ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993





محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19.@gmail.com

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

جنوری، فروری ۲۰۱۶ء

دیوبند

چینی علم نجوم

آپ بھی شعبدے دکھا سکتے ہیں

عاطف ہاشمی

RS.25/=

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے



جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

چیک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

سوچئے، خدارا سوچئے

بقلم خاص

آج کل دنیا بھر میں جو انتشار پھیلا ہوا ہے وہ باعثِ تشویش ہے اور افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ انتشار پورے عالم میں مسلمانوں کی ہلاکت کا سبب بنا ہوا ہے۔ امریکہ اور اسرائیل دہشت گردوں کو جنم دے کر اپنی کرتب بازیوں سے یہ ثابت کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں کہ اس دنیا میں دہشت گردی کے کارنامے صرف مسلمان ہی انجام دے رہا ہے۔ بعض فرقہ پرست ہندوؤں کا یہ دعویٰ بھی ضرب المثل بنا رہا کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہوتا، البتہ ہر دہشت گرد مسلمان ہی ہوتا ہے۔

اس طرح کے جملوں کو ہمارے علماء اور عوام کی طرف سے شدید مخالفت ہونی چاہئے تھی لیکن اس طرح کی زہریلی باتوں کی ابھی تک کوئی مخالفت جم کر نہیں ہو رہی ہے بلکہ ہمارے دینی مدرسوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً دہشت گردی کے خلاف کچھ اس طرح کی باتیں نشر ہوتی رہی ہیں اور کچھ اس طرح کے فتوے بھی ریلیز کئے گئے ہیں جن سے یہی تاثر ملتا ہے کہ دہشت گردی مسلمان کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ عالمی سطح پر وقتاً فوقتاً مختلف حادثات میں کچھ مسلمان جو حالات کے مارے ہوئے یا پھر جو قطعاً عاقبت نااندیش تھے وہ دہشت گردی میں ملوث پائے گئے ہیں یا پھر کچھ ایسے قد آور جنگجو بھی دہشت گردی سے جوڑ دیئے گئے ہیں جو امریکہ اور اسرائیل کی زہریلی سیاست کا مقابلہ ڈٹ کر کر رہے تھے اور سوئے اتفاق سے وہ مسلمان تھے۔ امریکہ اور اسرائیل نے ان کے خلاف اس قدر پروپیگنڈہ کیا کہ ہر داڑھی والا مسلمان مشکوک ہو کر رہ گیا۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کا اور مسلمانوں کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر کسی بھی مسلمان کی طرف سے دہشت گردی کا کسی جگہ اظہار ہو جاتا ہے تو وہ محض ایک اتفاق ہے لیکن اس اتفاق اور اس جارحانہ اقدام کی سزا پوری قوم کو دینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ دنیا بھر کے تمام دہشت گرد اس بات کا فائدہ اٹھا رہے ہیں کہ ہم کتنی بھی دہشت گردی کرلیں شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف ہی گھومے گی۔ داعش جیسی فتنہ پرور جماعتیں دہشت گردی کے بازار گرم کر کے اپنے جھنڈے پر کلمہ طیبہ لکھوا کر مطمئن ہو جاتی ہیں کہ اب ہماری وحشیانہ کارروائیوں کو مسلمانوں سے اور مذہب اسلام سے جوڑ دیا جائے گا۔

سچ یہ ہے کہ دہشت گردی کا بیج امریکہ نے بویا تھا اور جب دہشت گردی کی فصل پوری طرح تیار ہوگئی تو اب اس فصل کو اسرائیل کاٹ رہا ہے اور مسلمانوں کو اور دینِ اسلام کو بدنام کر رہا ہے۔ ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہندوستان کے لوگ بھی اس دہشت گردی کا اثر قبول کر رہے ہیں اور چوں کہ ہمارے ملک میں بھی سیاست کی بساط نفرت و عداوت کی پرچ پر بچھی ہوئی ہے اور لڑاؤ اور حکومت کرو کی پالیسی کو ہم آج تک نظر انداز نہیں کر سکے ہیں اس لئے اس ملک میں بھی مسلمانوں کا چین سے رہنا دوبھر ہوگیا ہے۔ اسرائیلی پالیسیاں ہندوستان میں بھی ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے بھڑوا کر اپنا الو سیدھا کر رہی ہیں۔ امریکہ اور اسرائیل ایک بار پھر ہمارے ملک کو زیر غمال بنانے کے لئے بابری مسجد، گھر واپسی، لو جہاد جیسی زہریلی تحریکات کی کر تھپ تھپا رہے ہیں اور دادری جیسے بداخلاقی کے اندوہناک حادثوں کو اندر خانہ بڑھاوا دے رہے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہمارے علمائے اپنے خوامخواہ والے اختلافات کو ختم کر کے عالمی طاقتوں سے بالمقابل ہونے کے لئے خود کو تیار کریں ورنہ وہ وقت دور نہیں کہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے اور ہمارا کوئی پرسان حال بھی نہیں ہوگا۔ امریکہ اور اسرائیل مسلمانوں کے مسلکی اختلافات کا فائدہ اٹھا رہے ہیں اور مسلمانوں کو تختۂ مشق بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔

امریکہ اور اسرائیل نے پوری دنیا میں ایسی گھناؤنی بساط بچھا دی ہے کہ مارنے والا اور مرنے والا دونوں مسلمان ہیں اور آئندہ مارنے اور مرنے والے کو یہ تک صحیح اندازہ نہیں ہو سکے گا کہ ہم کیوں مر رہے ہیں اور کیوں ایک دوسرے کو مار رہے ہیں؟ الٰہی خیر ہو اس دنیا کی، جو اب کچھ عالمی بدمست طاقتوں کی وجہ سے جنگ اور دہشت گری کا گہوارہ بنتی جا رہی ہے۔

مختلف پھول

ارشادات سرور کونین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

☆ مظلوم کی بددعا سے ڈر کیوں کہ اس کے اور خدا کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

☆ اگر تو صاحب منزلت ہے تو کسی کیلئے سعی کرنے میں دریغ نہ کر۔

☆ حاکم عادل کی تعظیم کرنا خدا کی تعظیم میں داخل ہے۔

☆ جب جنازے کے ہمراہ جائے تو مردہ کے غم سے زیادہ اپنا غم کر اور خیال کر، وہ ملک الموت کا منہ دیکھ چکا ہے اور مجھے دیکھنا ہے۔

☆ جس شخص نے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی اس کے واسطے میں جنت کا ضامن ہوں۔

☆ یاوہ گوئی سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی چیز بری نہیں۔

رہنما باتیں

☆ زیادہ علم والوں سے علم سیکھو اور کم علم والوں کو اپنا علم سکھاؤ۔

☆ کسی پر احسان کرو تو اس کو چھپاؤ اور اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کرو۔

☆ مصیبت میں گھبرانا خود بہت بڑی مصیبت ہے۔

☆ کسی سے خندہ پیشانی سے پیش آنا ایسی نیکی ہے جو بے مشقت حاصل ہوتی ہے۔

☆ جو شخص خدا کو بھول جاتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کو بھلا دیتا ہے۔

آگاہی

☆ قوموں کی زندگی دنوں سے نہیں فیصلوں سے شمار ہوتی ہے۔

☆ جب تک دل کو قدم بنا کر نہ چلا جائے اس وقت تک قدم ڈگمگاتے رہتے ہیں۔

☆ محبوب وہ ہے جس کی خامی ہی خوبی دکھائی دیتی ہے۔

کامیابی کے سنہرے اصول

☆ مصیبت میں صبر کامیابی کی کنجی ہے۔ (حضرت امام حسینؓ)

☆ محنت میں کامیابی کا راز چھپا ہے۔ (محمد علی جناح)

☆ خامیوں کا احساس، کامیابی کی ایک کنجی ہے۔ (بقراط)

☆ دن کا کام رات پر اور آج کا کام کل پر مت رکھو بلکہ برعکس اس کے کل کی فکر آج کرو کہ اس کے بغیر بہتری اور کامیابی کی صورت نظر نہیں آتی۔ (فرینکلن)

☆ لوگوں کو یہ معلوم ہونا شروع ہو گیا ہے کہ زندگی میں کامیابی کے لئے پہلی ضروری شرط یہ ہے کہ ہم حیوانات کی طرح حلیم، صابر اور محنت کش ہوں۔ (ہربرٹ اسپنسر)

☆ بہت زیادہ کی امید مت رکھو، کم کی امید کرنا اور اسے بھی زیادہ خیال کرنا کامیابی ہے۔ (گیٹس)

سنہری باتیں

☆ دنیا میں وہی لوگ سربلند رہتے ہیں جو تکبر کو اپنی زندگی سے دور پھینک دیتے ہیں۔

☆ اپنے آپ کو بہتے پانی کی طرح بناؤ جو اپنا راستہ آپ بناتا ہے۔

☆ اپنے دوست کو دوستانہ (خیر خواہانہ) نصیحت کرنے سے دریغ نہ کرو خواہ تمہاری نصیحت اس کو بری لگے یا اچھی تم کو جو کچھ کہنا ہو کہہ دو مگر

کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

اس کے منہ پر غصہ پی جاؤ۔

نمک پارے

☆ زندگی کا مقصد بنا لیجئے پھر اپنی ساری طاقت اس کے حصول پر لگا دیجئے، یقیناً آپ کامیاب ہوں گے۔

☆ عورت اگر چہ شر اور خرابی ہے مگر اس سے بڑھ کر خرابی یہ ہے کہ عورت کے بغیر گزارا بھی نہیں ہوسکتا۔

☆ گناہ ناسور ہے، اگر ترک نہ کرو تو برابر بڑھتا رہے گا۔

☆ جوانی، اس سے دھوکا نہ کھاؤ یہ عنقریب تجھ سے لے لی جائے گی۔

☆ روپے کی زیادہ عمر نہیں ہوتی مگر ہم نے اسے کسی کے ہاتھوں مرتے نہیں دیکھا۔

☆ حریص چاہتا ہے کہ فریب سے، ظلم سے، تمام دنیا کی دولت اپنے بیٹے کے لئے سمیٹ کر چھوڑ جائے اور بیٹا منتظر ہے کہ کب باپ وفات پائے اور وہ مال و دولت پر قبضہ جمائے۔

☆ جب دولت محو گفتگو ہوتی ہے تو کوئی قطع کلامی نہیں کرتا۔

☆ ناجائز ذرائع سے کمائی ہوئی ایک کوڑی، محنت اور دیانت سے کمائی ہوئی اشرفی کو لے ڈوبتی ہے۔

☆ غیر ضروری چیزوں کا خریدار ایک نہ ایک دن گھر کا ضروری سامان بھی بیچنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

زرّیں اقوال

☆ کوئی تمہارا دل دکھائے تو ناراض مت ہونا کیوں کہ قدرت کا قانون ہے کہ جس درخت کا پھل زیادہ میٹھا ہوتا ہے لوگ پتھر بھی اسی کو مارتے ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنی گمشدہ چیز کے ملنے سے خوش ہوتا ہے۔

☆ انسان کو بولنا سیکھنے کے لئے ایک سال لگتا ہے مگر کونسا لفظ کہاں بولنا ہے یہ سیکھنے کے لئے پوری زندگی لگ جاتی ہے۔

☆ جب دیواروں میں دراڑیں پڑتی ہیں تو دیواریں ٹوٹ جاتی ہیں اور جب دل میں دراڑیں پڑتی ہیں تو دیواریں بن جاتی ہیں۔

☆ جو نصیحت دوسروں کو کرو پہلے خود اس پر عمل کرو۔

☆ اگر جنت میں اپنی مرضی کی زندگی گزارنا چاہتے ہو تو اس دنیا میں اپنے رب کی مرضی کی زندگی گزارو۔

☆ جو کم پر راضی رہتا ہے وہ کسی سے دبتا نہیں۔

☆ جو اپنا دامن محفوظ نہیں رکھتا وہ ہمیشہ بے وقعت رہتا ہے۔

☆ زندگی صرف پھولوں کی سیج نہیں کانٹوں کی راہ گزار بھی ہے کچھ کرنے اور کچھ بننے کے لئے بڑی لگن اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے۔

☆ موت ایک ایسا پیالہ ہے جسے ہر شخص پی کر رہے گا۔

☆ قبر ایک ایسا دروازہ ہے، جس میں ہر شخص داخل ہو کر رہے گا۔

مبنی بر حقیقت باتیں

☆ دولت، رتبہ اور اختیار ملنے سے انسان بدلتا نہیں اس کا اصلی چہرہ سامنے آجاتا ہے۔

☆ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔

☆ نیک نامی انسان کا زیور ہے۔

☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔

☆ غصہ قابل ترین انسانوں کو بے وقوف بنا دیتا ہے۔

☆ نادان لوگ دل کا چین لٹا دیتے ہیں، دولت کے لئے جب کہ دانش مند لوگ دولت لٹا دیتے ہیں دل کے چین کے لئے۔

☆ جو شخص تمہاری باتوں کو غور سے نہ سنے انہیں سننے کی تکلیف نہ دو۔

☆ سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

☆ جب یہ پتہ چل جاتا ہے کہ زندگی کیا ہے تو وہ بہت کم بچی ہوتی ہے۔

☆ جو شخص نصیحت مان لے وہ بعض اوقات نصیحت کرنے والے سے بھی بڑا ہوتا ہے۔

☆ بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی۔

☆ حاسد کو کبھی راحت نہیں ملتی۔

☆ جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی۔

☆ خائن کبھی قابل اعتماد نہیں ہوتا۔

☆ بد اخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی۔

☆ ہنر انسان کا سب سے بڑا دوست ہے۔

☆ خود کو سب سے بہتر سمجھ لینا جہالت ہے۔

☆ دنیا میں آرام کا خواہش مند عقل سے دور ہے۔

☆ شریعت پر عمل کرنے میں مسلمانوں کے لئے امن ہے۔

☆ انسان کو عمل پر اختیار ہے، اس کے نتیجہ پر نہیں۔

☆ دشمن ایک بھی بہت ہے اور دوست زیادہ بھی کم ہیں۔

☆ جس نے آرزوؤں کو طویل کیا اس نے عمل کو خراب کیا۔

☆ ستارے آسمان کی زینت ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ زمین کی زینت ہیں۔

☆ صندل اس کلہاڑی کا منہ بھی خوشبودار کر دیتا ہے جو اسے کاٹتا ہے۔

☆ ہر خوش ہو کر ملنے والا دوست نہیں ہوتا۔

☆ دوست کتنا ہی اچھا ہو اسے اپنا راز مت بتاؤ۔

☆ تیرے سب سے برے دشمن تیرے برے ہمنشیں ہیں۔

☆ انسان بھائی کے بغیر تو رہ سکتا ہے مگر دوست کے بغیر نہیں۔

☆ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کر دے وہ تیرا مخلص دوست ہے۔

☆ جاہل کی صحبت سے بچو ایسا نہ ہو وہ تمہیں بھی جاہل بنا دے۔

☆ بزدل کی دوستی سے بچو کیوں کہ وہ ضرورت کے وقت چھوڑ جاتا ہے۔

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆ بڑا انسان وہ ہے جس کی محفل میں کوئی خود کو چھوٹا نہ سمجھے۔

☆ آدمی کے علم کا اندازہ تو ایک دن میں ہو جاتا ہے لیکن نفس کی خباثت کا پتہ برسوں بعد بھی نہیں چلتا۔

☆ ایک بات ہمیشہ زندگی بھر یاد رکھیں کہ کسی کو دھوکہ نہ دیں، دھوکہ میں بڑی جان ہوتی ہے، یہ کبھی نہیں مرتا، گھوم کر ایک دن واپس آپ کے پاس ہی پہنچ جاتا ہے، کیوں کہ اس کو اپنے ٹھکانہ سے بہت محبت ہوتی ہے۔

☆ ہنسی مذاق اور غصہ کے وقت پتہ چل جاتا ہے کہ آدمی اندر سے کتنا مہذب ہے؟

☆ جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔

☆ اگر آپ اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتے ہیں تو عیب جوئی اور نکتہ چینی سے دور رہئے۔

☆ دوسروں کو بے سکون کرنے والا کبھی سکون نہیں پا سکتا۔

☆ مومن کی کیفیت ایسی ہونی چاہئے کہ اپنی ہر نیکی کو اللہ تعالیٰ کا فضل تصور کرے اور اپنے علم، عمل اور تقویٰ پر ذرا بھی غرور نہ کرے اور غلطی و گناہ کی توبہ کرتا رہے۔

☆ زندگی استاد سے زیادہ سخت ہوتی ہے، استاد سبق دے کر امتحان لیتا ہے اور زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔

☆ قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔

☆ توبہ کا خیال خوش بختی کی علامت ہے، کیوں کہ جو اپنے گناہ کو گناہ نہ سمجھے وہ بد قسمت ہے۔

☆ جب اللہ آپ کو ایسی عزت دے جو خلق کی محتاج نہ ہو، ایسا

رزق دے جو اسباب کا محتاج نہ ہو اور ایسا ایمان دے جس میں آزمائش نہ ہو تو سمجھو کہ آپ پر اللہ نے اپنا فضل تمام کر دیا ہے۔

☆ جس قادر مطلق نے زبان کو گویائی عطا کی وہی قلب کو قوت ذکر عطا فرماتا ہے۔

☆ احسان ہر جگہ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔

☆ جو تمہیں تمہارے عیب سے آگاہ کردے وہ تمہارا دوست ہے۔

☆ ہر چیز اپنے وقت پہ اچھی لگتی ہے، نیکی کمانے کا صحیح وقت جوانی ہے، ہم نیکیاں اس وقت کرتے ہیں جب ہم برائیاں کرنے کے قابل نہیں رہتے۔

لفظ لفظ موتی

☆ اگر کامیابی حاصل کرنا ہے تو خوش اخلاقی کو اپنانا بہت ضروری ہے۔

☆ پاکی ایمان کا حصہ ہے۔

☆ حقیر سے حقیر پیشہ ہاتھ پھیلانے سے بہتر ہے۔

☆ ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے۔

☆ نفس کی تمنا پوری نہ کرو ورنہ برباد ہو جاؤ گے۔

☆ جس نعمت کی قدر نہ کی جائے وہ ختم ہو جاتی ہے۔

☆ اس راستے پر چلو جو بندے کو خالق سے ملا دیتا ہے۔

☆ غور وفکر اور مراقبہ ایک ایسا آئینہ ہے جو تیرے سامنے تیری برائیاں بھلائیاں پیش کردے گا۔

☆ خدا کی نعمتوں میں غور وفکر کرنا افضل عبادت ہے۔

☆ دین کا علم حاصل کرنا اور پھیلانا مسلمانوں کا فرض ہے۔

☆ عبادت کا شوق مومن کی پہچان ہے۔

☆ جو شخص علم کا ادب نہیں کرتا اس کو کبھی علم نہیں آسکتا۔

☆ گمنامی میں بھلائی ہے۔

☆ ہر کام میں ادب وتہذیب کا خیال رکھو۔

☆ دین کے دو حصہ ادب وتہذیب ہے۔

☆ حق پر جمے رہنا سب سے بڑا جہاد ہے۔

☆ وہ شخص ہرگز عالم نہیں ہے جس کے دل میں خدا کا خوف نہ ہو اور جو دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہو۔

☆ دنیا کے مال پر غرور نہ کرنا چاہئے۔

☆ ایسا دوست ملنا انتہائی مشکل ہے جو صرف اللہ کے لئے محبت کرے۔

☆ ایسی چیزوں سے پیٹ بھرو جسے ایک مومن کا پیٹ گوارا کرسکے۔

☆ طالب کے لئے پانچ باتیں ضروری ہیں۔

(۱) اچھی نیت (۲) استاد کی باتوں کو دھیان سے سننا (۳) استاد کی باتوں کو یاد رکھنا (۴) استاد کی باتوں پر غور وفکر کرنا (۵) استاد کی باتوں کو اچھے لوگوں میں پھیلانا۔

☆ جھوٹے سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں۔

☆ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے بھی زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔

☆ کمزور اور مظلوم کی حمایت کرنا نیکی اور شرافت ہے۔

☆ تندرستی اور زندگی کا بھروسہ نہیں۔

☆ غریبوں کی دعوت چاہے تکلیف دہ ہو قبول کرلینی چاہئے۔

☆ غیر عورت کی محبت کا بھروسہ نہیں۔

☆ اولاد کے سامنے اپنے بڑوں کی شکایت مت کر۔

☆ کبھی بھول کر بھی ماں باپ اور استاد کی شکایت مت کر۔

☆ ماں باپ کا حکم چاہے ناگوار ہو قبول کرلے۔

☆ غیر کے سامنے اپنے دوست کی شکایت مت کر۔

☆ بیوی کے سامنے اس کے میکے والوں کی شکایت مت کر۔

☆ بیوی کی محبت چاہے بدصورت ہو قبول کرلے۔

☆ رخصت کرنے کے بعد اپنے مہمان کی شکایت مت کر۔

☆ زیادہ کھانے والا بیماری کا منتظر ہے۔

☆ کسی پر ہرگز ظلم نہ کرو کیوں کہ ظلم کا انجام ندامت اور شرمندگی ہے۔

☆ محنت سے گھبرانے والے کبھی ترقی نہیں کرتے۔

☆ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو حقیقت کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں۔

☆ محنت مزدوری کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

☆ حقیقی کامیابی اپنی قربانیوں سے حاصل ہوتی ہے۔

درود پڑھنے کے فوائد

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے دو فرشتے اس پر مقرر کئے ہیں کہ جس جگہ میرا نام لیا جائے اور پر مجھ پر درود بھیجا جائے تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ خدا تیری مغفرت کرے اور دوسرا فرشتہ آمین کہتا ہے۔

بزرگوں نے فرمایا کہ درود بھیجنا ہر موقع پر واجب ہے۔ پیغمبر خداؐ نے فرمایا کہ جو کوئی درود مجھ پر اور میری آل پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار درود بھیجتا ہے۔

(۱) جو شخص درود پڑھتا ہے وہ خدائے تعالیٰ کے عمل میں موافقت کرتا ہے کیوں کہ یہ وہ عمل ہے جس کو خداوند تعالیٰ نے اپنی طرف بھی منسوب کیا ہے۔

(۲) جو مسلمان رسول اللہؐ پر درود بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ اور فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔

(۳) درود پڑھنے والوں کو دس نیکیاں ملتی ہیں اور دس گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور دس درجے بلند ہوتے ہیں۔

(۴) درود پڑھنے والا اپنا مکان جنت میں شہداء کے قریب پائے گا۔

(۶) جس دعا کی ابتدا و انتہاء میں درود پڑھا جائے گا وہ دعا یقیناً قبول ہوگی۔

(۷) درود پڑھنے والا قیامت میں نبی ﷺ کی شفاعت کا مستحق ہوگا۔

(۸) درود پڑھنے والوں کو مرنے سے پہلے جنت کی بشارت دیدی جاتی ہے۔

(۹) جو شخص سو مرتبہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار بار درود بھیجتا ہے اور فرشتے اس سے محبت کرتے ہیں اور اعانت و امداد کرتے ہیں۔

(۱۰) درود پڑھنے والے جنت میں اس طرح داخل ہوں گے کہ سرکار دو عالم کے کندھے ان کے کندھوں سے ملے ہوں گے۔

(۱۱) درود پڑھنے والے کی موت کے بعد درود ان کی میت کے لئے دعا و استغفار کرتی ہے۔

(۱۲) درود پڑھنے کا ثواب غلام آزاد کرنے سے بھی زیادہ ہے۔

(۱۳) درود پڑھنے والے کو صدقہ کا اجر ملتا ہے۔

(۱۴) جو شخص درود پڑھتا ہے خدا اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو اس کا نام مع باپ کے نام کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتا ہے۔

(۱۵) درود بھیجنے والے کو نبی کریم ﷺ خود جواب دیتے ہیں اور وہ شخص نبی کریم ﷺ کے جواب کا شرف وفخر حاصل کرتا ہے۔

(۱۶) ایک بار درود پڑھنے سے اسی (۸۰) برس کے گناہ صغیرہ معاف ہوجاتے ہیں۔

(۱۷) درود پڑھنے والے کے لئے تین دن کے گناہ بحکم خدا کاتبین نہیں لکھتے اور اس کی توبہ کا انتظار کرتے ہیں۔ اگر وہ توبہ نہ کرے تو تین دن کے بعد گناہ لکھے جاتے ہیں۔

(۱۸) درود پڑھنے والے کو خدا کی رحمت چاروں طرف سے ڈھانک لیتی ہے اور اسے قیامت کے دن عرش الٰہی کا سایہ میسر ہوگا۔

(۱۹) درود پڑھنے والا قیامت کے ہولناک مناظر سے محفوظ رہے گا۔ اسے پیاس کی شدت محسوس نہ ہوگی۔

(۲۰) درود پڑھنے والے پل صراط کو عبور کرتے وقت اپنے پیروں میں لغزش نہیں پائیں گے۔

(۲۱) درود پڑھنے والے کو اتنا ثواب ملتا ہے جتنا بیس مرتبہ جہاد کرنے میں ملتا ہے۔

(۲۲) درود جس مجلس میں پڑھا جائے اس مجلس کی زینت ہے۔

(۲۳) سو بار درود پڑھنے والے کو ایک لاکھ نیکیاں دی جاتی ہیں

اور اتنے ہی گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کی تیس دنیاوی اور آخروی حاجتیں پوری کردی جاتی ہیں۔

(۲۴) درود پڑھنے سے تنگ دستی اور محتاجی دور ہوجاتی ہے۔

(۲۵) جو پچاس مرتبہ درود پڑھتا ہے، اسے قیامت کے دن رسول خدا ﷺ سے مصافحہ کا شرف حاصل ہوگا۔

(۲۶) جو شخص بکثرت درود پڑھتا ہے اگر اس سے بعض فرائض میں کوتاہی ہوجائے تو باز پرس نہ ہوگی۔

(۲۷) درود پڑھنے والے کے دل سے کدورت دور ہوجاتی ہے۔

(۲۸) درود پڑھنے والے کو ایمان و ہدایت کی دولت سے نوازا جاتا ہے۔

(۲۹) جو شخص گھر میں داخل ہوکر گھر والوں کو سلام کرے اور پھر درود پڑھے تو اس گھر سے معاشی تنگی دور بھاگتی ہے۔

(۳۰) حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک سن کر درود پڑھنے والے پر خدا کی رحمت کی بارش ہوتی ہے۔

(۳۱) درود پڑھنے والے کی محبت زمین و آسمان کے رہنے والوں کے دل میں ڈال دی جاتی ہے۔

(۳۲) درود پڑھنے والے کی عمر میں مال و اسباب میں اہل و عیال میں برکت ہوتی ہے۔

(۳۳) اسلام پر حضور اکرم کا بہت بڑا حق ہے اور یہ حق درود ہی سے ادا ہوسکتا ہے۔

(۳۴) درود کا ورد رکھنے والے کا لقب کثیر الذکر رکھا جاتا ہے۔

(۳۵) بکثرت درود پڑھنے والے کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

اَلْمُسْتَقِيْمُ

تحریر کر کے شہد اور پانی سے دھو کر پلا دیں۔ انشاءاللہ تعالیٰ کبھی زنا اور بدکاری کی طرف خیال تک نہ جائے گا۔

موت کتنے قریب ہے؟

آپ حسب ذیل باتوں سے اندازہ کرسکتے ہیں

جب کسی کی موت قریب آتی ہے تو اس آدمی کا مزاج اور بہت سی عادتوں وغیرہ میں تبدیلی آجاتی ہے۔ وہ ہر کام عجیب وغریب طریقے سے کرتا ہے۔ اس کی ذہنیت اور مزاج ہی بدل جاتا ہے، علم نفسیات کے مطابق کچھ اہم اور خاص نقطے دیئے جارہے ہیں جس کی مدد سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کسی انسان کی موت کتنے قریب ہے یا کتنے دن باقی ہیں۔

(۱) اگر کسی انسان کو آئینہ میں اپنا عکس دکھائی دینا بند ہوجائے تو اس کی عمر تقریباً ایک دن کی اور ہے۔

(۲) اگر کسی انسان کی آنکھیں پتھرا جائیں اور آنکھوں میں کوئی ہلچل نہ ہو تب سمجھنا چاہئے کہ اس انسان کی زندگی کچھ ہی گھنٹوں کی ہے۔ مطلب وہ انسان کچھ ہی وقت کا مہمان ہے۔

(۳) اگر کسی انسان کو رات کے وقت دھروتارا دکھائی نہ دے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی عمر تقریباً چالیس دن کی رہ گئی ہے۔

(۴) اگر کسی انسان کا پیٹ سانس لیتے وقت بالکل نہ ہلے تو سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی زندگی کچھ گھنٹے کی رہ گئی ہے۔

(۵) اگر کسی انسان کو پانی، گھی، تیل میں اپنی پرچھائی یا تصویر نہ دکھائی پڑے تو یا دکھائی دینا بند ہوجائے تو اس انسان کی عمر یعنی زندگی کی تقریباً سات دنوں کی اور ہے۔

(۶) اگر کسی انسان کا مزاج اور عادتیں پوری طرح تبدیل ہوجائیں جس میں اس کی حرکتیں، بول چال اکڑپنا جائے تو اور اس کے مزاج میں سختی آجائے اور ہر کام عجیب وغریب طریقے سے کرنے لگے تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ اس کی عمر تقریباً ایک سال کی اور باقی ہے۔

(۷) مرنے سے ایک گھنٹے پہلے اپنی ناک نظر نہیں آتی۔

☆☆☆☆

دعائے حزب البحر

شان ورود دعا حزب البحر

معتبر علماء و حضرت شاہ ولی اللہؒ نے بیان کیا ہے کہ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ شہر قاہرہ میں تھے کہ حج کے دن قریب آ گئے۔ شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان ایام میں اپنے دوستوں اور مریدوں سے فرمایا کہ ''ہم کو اس سال غیب سے حج کرنے کا حکم ہوا ہے۔ جہاز تلاش کرو۔ دوستوں اور مریدوں کو بہت تلاش کے بعد ایک بوڑھے عیسائی کے جہاز کے سوا اور کوئی جہاز نہ ملا۔ سب اس جہاز میں سوار ہو گئے۔ جب بادبان اٹھا دیا تو قاہرہ کی آبادی سے نکلتے ہی مخالف ہوا چلنے لگی اور ایک ہفتے تک قاہرہ کی طرف اسی طرح ٹھہرے رہے۔ قاہرہ کے پہاڑ اس مقام سے دکھائی دیتے تھے۔ مخالف لوگ طعنے دینے لگے کہ ''شیخ فرماتے تھے کہ مجھ کو غیب سے حج کرنے کا حکم کیا گیا ہے اور حالت یہ ہے کہ حج کا وقت قریب آ گیا ہے اور جہاز مخالف ہوا کی زد میں ہے۔ یہ بات شیخ کے دل میں بے چینی کا باعث بنی مگر ضبط کی قوت سے پی گئے۔ اتفاقاً شیخ دوپہر کا قیلولہ فرما رہے تھے کہ خدا نے ان کو اس دعا کا الہام کیا اور حضور ﷺ کی زیارت بھی ہوئی۔ شیخ رحمہ اللہ نے نیند سے اٹھ کر یہ دعا پڑھنی شروع کی اور جہاز کے افسر کو بلا کر فرمایا کہ ''خدا کے بھروسے پر بادبان اٹھا دے۔'' اس نے جواب دیا کہ ''اگر ہم بادبان اٹھا دیں گے تو ہوا اسی وقت ہمارا منہ پھیر دے گی اور ہم کو قاہرہ میں پہنچا دے گی۔'' شیخ نے فرمایا ''ہم جو کچھ کہتے ہیں اس پر عمل کرو اور خدا کی عجیب مہربانی دیکھو۔'' جوں ہی بادبان اٹھایا، فوراً ہی موافق ہوا چلنے لگی۔ یہاں تک کہ اس رسی کو جس کے ساتھ جہاز کو باندھ رکھا تھا، کھول نہ سکے۔ بالآخر اس کو کاٹ دیا اور بڑی جلدی امن و امان اور سلامتی کے ساتھ مبارک و مقدس مقام تک پہنچ گئے۔

یہ دیکھ کر بوڑھے عیسائی کے بیٹے مسلمان ہو گئے اور وہ عیسائی بوڑھا دل میں غمگین ہوا۔ رات کو بوڑھے عیسائی نے خواب میں دیکھا کہ شیخ کے ساتھ جا رہے ہیں، اس نے اپنے بیٹوں کے پیچھے جانا چاہا مگر فرشتوں نے جھڑکا اور کہا کہ ''تو ان لوگوں کے دین والوں میں نہیں ہے، ان سے تیرا کیا مطلب؟''

صبح کے وقت خدا کی ہدایت اس کی مددگار ہوئی اور اس نے کلمہ توحید پڑھ لیا اور آہستہ آہستہ اس کا مرتبہ یہاں تک پہنچ گیا کہ وہ بڑے باطنی مقامات والا ہو گیا اور اس طرح کے لوگ اس کی نزدیکی اور صحبت کے طالب ہونے لگے۔

اجازت شرط ہے

وظائف کی اجازت حضرات مشائخ سے حاصل کرنا موجب برکت و سریع التاثیر ہوتی ہے۔ بغیر اجازت اثر زیادہ نہیں ہوتا، اس لئے اجازت ضروری ہے۔ نااہل کو اس کی اجازت نہیں دینی چاہئے۔ صاحب حرز کا ارشاد ہے کہ ''اجازت دینے سے قبل حزب البحر کا زبانی یاد کرنا ضروری ہے۔ اگر زبانی یاد نہ کر سکے تو دیکھ کر صحیح پڑھ لے۔ تلفظ درست ہوں۔'' جو شخص تمام شرائط کے ساتھ اس دعا کو پڑھے گا، اس کی ہر مراد پوری ہوگی بحکم اللہ۔ اجازت دیتے وقت کچھ شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر چند صلحاء و غرباء کو کھلانا اس طریقہ میں معلوم ہے اور اس کا ثواب حضرت شیخ ابوالحسن شاذلیؒ کی روح پاک کو بخشے۔

طریقہ زکوٰۃ حزب البحر زکوٰۃ صغیر

پہلا طریقہ : ماہ صفر کی ۶، ۷، ۸ تاریخ کو روزے رکھے اور بطریق سنت تینوں روز معتکف رہے اور تین بار اس طرح پڑھے کہ بعد نماز مغرب ایک بار، بعد نماز عشاء ایک بار اور بعد نماز چاشت ایک بار۔ روزمرہ تین دن تک اسی طرح مذکورہ تاریخوں میں پڑھے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد (یعنی ۸/صفر کے بعد جو رات ہو اس کی مغرب کے بعد) چند مساکین کو اپنے ہمراہ کھانا کھلائے۔ پھر روزمرہ ایک بار پڑھا کرے، اس کے لئے بعد مغرب کا وقت بہتر ہے۔ آئندہ اختیار ہے جو وقت چاہے مقرر کر لے لیکن روزمرہ ایک ہی وقت پر پڑھے۔ ہاں کسی روز خاص وقت کوئی عذر ہو جائے تو کسی دوسرے وقت پڑھ لے۔ زکوٰۃ

کے طور پر اس دعا کر پڑھنا ۸؍صفر کی چاشت کے بعد ختم ہو جائے گا اور ۵؍صفر کے بعد جو شب آئے گی جب سے شرعاً ۶ صفر شروع ہوگی اور اس شب کی مغرب کے بعد زکوٰۃ کی نیت سے حزب البحر پڑھنا شروع ہوگا۔ اس طریق میں نہ ترک حیوانات ہے نہ کسی اور طرح کا خطرہ ہے۔ سنت کے موافق سہل اور عمدہ طریقہ ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ فرماتے تھے کہ "بڑا مطلوب رضائے الٰہی ہے۔ اسی کو طلب کرے اور جہاں جہاں مقہوری اعداء کا تصور ہے وہاں شیطان کا خیال کرے" اور یہ بھی فرماتے تھے کہ "اس دعا کے پڑھنے سے روزی سے اطمینان میسر ہوتا ہے (گو اس نیت سے نہ پڑھے) اور جمعیت حاصل ہوتی ہے۔" ایام زکوٰۃ میں مطلوب فقط رضائے الٰہی رکھے۔ اس کے بعد جو روزمرہ پڑھے، اس میں جو خاص مطلب ہو مثلاً وسعت رزق وغیرہ کا خیال رکھے۔ دعا میں متعدد مطالب بھی مستحسن ہیں۔ اس لئے رضائے الٰہی کو ہر مطلب میں شامل رکھے اور اس طریق میں اعتصام اور اختتام بھی نہیں پڑھا جاتا ہے اور وہ مؤلفہ حزب البحر سے منقول نہیں ہے۔ کسی اور نے شامل کر دیا ہے۔ واضح ہو کہ جس دنیا کے حاصل کرنے کی مذمت وارد ہوئی ہے، اس قدر حصول دنیا اور کسی خلاف شرع کام کے لئے اس دعا کو نہ پڑھ۔ اس لئے کہ خلاف شرع کاموں کا طلب کرنا گناہ ہے۔ حزب البحر میں اعوذ باللہ نہ پڑھے بلکہ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرے۔

نوٹ : درج بالا طریقہ کے مطابق اگر زکوٰۃ ادا کی جائے تو ہر سال زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہوگا۔

دوسرا طریقہ: نصاب کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ سال بھر تک بلاناغہ روزانہ ایک بار پڑھ لے اکرے اور سوائے گائے کے گوشت کے، کسی حلال چیز سے پرہیز نہ کرے، نصاب کے بعد روزانہ بعد نماز عصر ایک بار پڑھ لیا کرے۔ بہتر ہے کہ بعد نماز مغرب روزانہ پڑھے۔

زکوٰۃ کبیر

پہلا طریقہ : ماہ صفر کی ۶، ۷، ۸ تاریخ کو روزہ دار ہو کر بطریق سنت مسجد میں معتکف رہے، عورتیں گھروں میں برائے زکوٰۃ اعتکاف کر سکتی ہیں۔ ساڑھے پانچ میٹر کپڑا اسبز رنگ کا بغیر سلائی کے احرام کی طرح (یعنی ساڑھی کی طرح) باندھ کر پڑھے۔ بعد نماز مغرب زکوٰۃ کی نیت سے حزب البحر پڑھنا شروع کرے، پہلے اور دوسرے روز ایک سو بیس (۱۲۰) بار پڑھے، تیسرے روز پانچ مرتبہ زیادہ یعنی ایک سو پچیس (۱۲۵) بار پڑھے تاکہ تین سو پینسٹھ (۳۶۵) کی تعداد پوری ہو جائے۔ اس سے فارغ ہونے کے بعد (یعنی ۸ صفر کے بعد) جو رات ہو، اس کی مغرب کے بعد چند مساکین کو اپنے ہمراہ کھانا کھلائے۔ پھر روزمرہ ایک بار پڑھے اور ۵ صفر کے بعد جو شب آئے جب سے شرعاً ۶ صفر شروع ہوگی اور اسی شب مغرب کے بعد زکوٰۃ کی نیت سے حزب البحر پڑھنا شروع ہوگا۔ حزب البحر پڑھنے کے دوران صرف نماز پڑھنے کا وقفہ ہوگا۔ بلا ضرورت شرعی یا فضول یا دنیاوی کلام کی اجازت نہ ہوگی، البتہ زوال کے وقت ملاقات اور دنیاوی باتیں کر سکتا ہے، پڑھتے پڑھتے جب عامل تھک جائے تو آرام کر سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل آیا پر عمل کرنا ضروری ہے۔

☆ دوران اعتکاف ترک حیوانات جمالی وجلالی کریں، ہر قسم کے گوشت، انڈے، مچھلی، دودھ، دہی، لسی، مکھن، گھی، پیاز، کچی ہینگ کا پرہیز کریں، روغنوں میں تل کا تیل یا روغن بادام کی اجازت ہے۔

☆ دریا یا تالاب کا پانی استعمال کریں، کنویں کے پانی سے پرہیز کریں۔

☆ تنہائی میں روزہ رکھ کر اعتکاف میں بیٹھیں، حصار ضرور کریں، قبلہ رو بیٹھ کر نصاب کی غرض سے باوضو پڑھیں۔

☆ روزانہ غسل کیا جائے۔

☆ تین سو پینسٹھ (۳۶۵) کی تعداد پوری کرنا ضروری ہے۔

۶......حسب شرائط تمام کرنے کے بعد قبولیت عمل کے لئے ایک گائے یا ایک خصی بکرا یا دنبہ، راہ حق میں قربانی کر کے چند صلحاء وغرباء کو اپنے ساتھ کھانا کھلائے۔ اگر تونگر ہو تو روزانہ ایک مرغ بھی صدقہ کرے اور کچھ نقدی حسب توفیق دے۔

۷......اگر اتفاقاً ممنوعہ چیز کھالی گئی تو فوراً ایک تولہ قند سیاہ کھا کر غسل کریں۔

نوٹ : اگر مندرجہ بالا ہدایات پر عمل نہ ہوا تو اثر نہ ہوگا بلکہ تاثیر عمل میں نقصان ہوگا۔

دوسرا طریقہ :بارہ (۲) یوم تک تیس (۳۰) مرتبہ روزانہ۔

تیسرا طریقہ : چھ(۶) یوم تک ساٹھ (۶۰) مرتبہ روزانہ

نوٹ: دونوں طریقوں میں زکوٰۃ کے آخر روز پانچ مرتبہ تعداد بڑھالیں تا کہ تین سو پینسٹھ (۳۶۵) کی تعداد پوری ہوجائے۔ باقی ہدایات وہی ہیں جو پہلے طریقے کی ہیں۔

عملیات حزب البحر

ذیل میں چند اعمال حزب البحر کا ذکر کیا جارہا ہے تا کہ زکوٰۃ نکالنے والے مستفید ہوسکیں۔

برائے قضائے حاجات

اگر کوئی شخص کسی کام میں عاجز ہوگیا ہو اور کوئی صورت سرانجام کی نظر نہ آتی تو ہو تو اس کو چاہئے کہ ایک مقام خالی اور صاف و پاکیزہ میں دو رکعت نماز قضائے حاجات ادا کرے، بعد میں اس دعا کو پانچ (۵) یا سات (۷) مرتبہ ایک مجلس میں پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہوگی۔

برائے امداد غیبی

اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْن. پچیس مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنے سے اللہ کی مدد شامل ہوجاتی ہے۔

برائے حب

روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر عرق گلاب پر دم کرے اور جب مقام وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رِيْحًا رَحْمَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ پر پہنچے تو ستر (۷۰) مرتبہ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ پڑھے۔ اس کے بعد کہے "یاالٰہی محبت اور دوستی فلاں بن فلاں کی بیچ دل میں فلاں بن فلاں کے اور اس کے تمام اعضاء اور استخوان میں ظاہر کر، کہ ایک لحظہ بغیر اس کے اُس کو قرار نہ پڑے، آمین آمین آمین۔" اس عمل کو کرنے کے بعد داہنے ہاتھ کو تین مرتبہ زمین پر مارے، اسی طرح تین روز تک کرے اور عرق گلاب پر دم کرتے رہیں، عمل پورا ہونے کے بعد عرق کو اپنے منہ پر مل کر مطلوب کے سامنے جائے۔ پس مطلوب فوراً طالب بن جائے گا۔ انشاء اللہ

واسطے غنی ہونے کے

تین روز تک روزانہ تیس (۳۰) مرتبہ پڑھے اور آخری مرتبہ جب مقام اَنْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِكَ پر پہنچے تو ستر (۷۰) مرتبہ پڑھے يَاغَنِيُّ اَغْنِنِيْ يَارَزَّاقُ اُرْزُقْنِيْ رِزْقًا طَيِّبًا وَّاسِعًا بِغَيْرِ حِسَابٍ اور روزانہ سات فقیروں کو روٹی کھلائیں، پس چند روز میں فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے اور رزق ایسی جگہ سے حاصل ہوگا جہاں سے گمان نہ ہوگا۔

برائے ادائے قرض

تین روز تک پندرہ مرتبہ پڑھے اور جب مقام وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْن پر پہنچے تو ستر مرتبہ کہے اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ. پس چند روز میں قدرت کی طرف سے کسی نہ کسی سبب سے قرض ادا ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

لڑکیوں کا نصیبہ کھلنے کے لئے

جب کسی لڑکی کا نصیبہ کھولنا منظور ہو تو تین روز تک اس کو کنویں کے پانی پر پڑھے، جس کا پانی رات کو بھی بھرا جاتا ہو، ہر روز تین مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرے اور جب مقام وافتح لنا فانک خیر الفاتحین پر پہنچے تو ستر (۷۰) مرتبہ پڑھیں قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ. اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اور دم شدہ پانی سے لڑکی کے ہاتھ پیر دھلا کر اس پانی کو ایسے مقام پر ڈال دیں جہاں کسی کا پاؤں نہ پڑھے یا کسی بہتے ہوئے پانی میں ڈال دے، پس جلد لڑکی کا بخت کھل جائے گا۔

برائے زبان بندی

اگر کسی شخص کو دشمن کی زبان بندی کرنی ہو یا دشمن کو ساکت یا مغلوب کرنے کی ضرورت ہو تو بارہ روز تک تیس مرتبہ حزب البحر مکمل پڑھے اور مطلب کا خیال دل میں رکھے اور جب اس مقام پر پہنچے

وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَائِنَا تو ستر مرتبہ پڑھے "يَاقَاهِرُ ذَالْبَطْشِ الشَّدِيْدِ اَنْتَ الَّذِىْ لَا يُطَاقُ اِنْتِقَامُهٗ يَاقَاهِرُ" اور کہے "الٰہی شرو مکر فلاں بن فلاں سے بچا اور اس کو اپنے قہر میں مبتلا کر اور اس کی عقل، آنکھ، کان، زبان کو میری طرف سے بند کر دے" اور پھر حزب البحر (مکمل) کو پوری کرے، اسی طرح تین مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دشمن کے تمام حواس و عقل و فکر، زبان وغیرہ بند ہو جائیں گے اور عامل کے حق میں کوئی برے الفاظ نہ کہہ سکے گا۔ مجرب ہے۔

برائے ہر مقصد و حاجت

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. سو بار صبح و شام پڑھیں، ہر کام خوش اسلوبی سے پورا ہوگا

شفائے مریض کے لئے

بیمار کی شفا کے لئے ہر روز پچیس بار پڑھے، ہر بار جب اس دعا پر پہنچے بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَىْءٌ تو اس آیت کو ستر بار پڑھے وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ اور کہے یاشافی اشف فلاں ابن فلانہ من جمیع الاسقام والآلام۔ اگر کوئی شخص مریض کسی علاج سے اچھا نہ ہوسکے تو یہ عمل کرے۔ انشاء اللہ العزیز تھوڑے ہی دنوں میں صحت کلی نصیب ہوگی۔

برکت رزق وخیر و عافیت کے لئے

نئے چاند کو دیکھتے ہی فوراً دعاء حزب البحر ایک بار اور سورہ ملک ایک بار پڑھنے سے پورا مہینہ خیر و عافیت سے گذرے گا اور رزق میں برکت رہے گی۔

تسخیر عبد السودہ

تحریر اسد اللہ سلیمانی، جھنگ

مصر کے الطوخی الفلکی کا عمل ہے، جسے انہوں نے اپنی کتاب السحر الکلھان صفحہ نمبر ۷۱ پر بیان کیا ہے۔ یہ عمل کل آٹھ یوم کا ہے، نہایت آسان ہے، دوران عمل پیاز، لہسن کا استعمال زیادہ رکھیں اور ترک جلالی کریں، عروج ماہ قمری میں بوقت شب بارہ بجے ایک علیحدہ کمرے میں ایک عدد چراغ کو روشن کریں، جس میں روغن تلخ درونی کا فلیتہ ہونا چاہئے۔ بخور حلتیت و مرکی کا روشن کرنا چاہئے، لباس بالکل سیاہ بغیر سلا ہوا اور دو ٹکڑوں میں پہننا چاہئے۔ مصلی بھی سیاہ ہونا چاہئے۔ اب آپ قبلہ رو مصلے پر بیٹھ کر سب سے پہلے اپنے اردگرد آیت الکرسی، چاروں قل شریف کا حصار کرلیں، پھر بخور روشن کرتے ہوئے عبارت کو ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ یہ روز اول کا عمل تمام ہوا۔ پھر آپ حصار کو کھول کر باہر نکل آئیں، یا پھر وہیں سو جائیں۔ سات یوم تک روزانہ مقررہ وقت پر آپ تمام لوازمات کو مدنظر رکھتے ہوئے پڑھائی کریں اور آٹھ یوم عبارت عمل کو دو ہزار مرتبہ ورد کریں، تعداد مکمل ہونے پر آپ کے سامنے ایک سیاہ فام شخص غیب سے نمودار ہوگا۔ آپ کو اس سے قطعی خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ آپ اس سے خاتم مانگیں، وہ آپ کو ایک عدد خاتم عطا کرے گا، جو کہ سونے کی ہوگی، آپ کو چاہئے کہ اس کا شکریہ ادا کریں اور خاتم کی بہت حفاظت کریں اور یہ راز کسی پر ظاہر نہ کریں، آپ اس سے یہ عہد پیماں طے کرلیں کہ جب بھی اس خاتم کو حرارت پہنچائی جائے گی فوراً حاضر ہو کر آپ کے دنیاوی امور میں مدد کرے گا۔ وہ آپ سے اقرار کرے گا، پس آپ اس کا شکریہ ادا کر کے رخصت کریں اور اللہ کا شکر ادا کریں، جب بھی آپ کو کسی مشکل ترین وقت پر کام لینا ہو تو اس خاتم کو حرارت پہنچائیں یا پھر اس کو رگڑ دیں، فوراً حاضر ہو کر آپ کی مدد کرے گا، عمل کی عبادت یہ ہے:

کرنمو شلخ جلنومو شلخ اجازت عام ہے۔

☆☆☆

اچھے اخلاق کی اہمیت

حکیم محمد سعید

دنیا کے مذاہب میں اخلاق کو خاص اہمیت حاصل ہے اور اگر یہ کہا جائے تو صحیح ہوگا کہ دین اور اخلاق کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کیا جاسکتا، دین کی تکمیل ممکن ہی نہیں ہے جب تک اخلاق کی بلندی حاصل نہ ہو۔

ایک حدیث شریف میں ہے کہ آں حضرت ﷺ نے فرمایا: ''میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہوں۔''

ایک دوسری حدیث میں اس سے اور زیادہ واضح الفاظ میں فرمایا: ''میں تو اسی لئے بھیجا گیا کہ اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں۔''

ان واضح اعلانات کے کا صاف مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا میں اللہ کی کتاب لے کر مبعوث ہوئے اور آپ ﷺ نے لوگوں کے اخلاق درست کئے تاکہ وہ دوسرے انسانوں کے لئے محبت و راحت اور ہمدردی کا نمونہ بن کر رہیں اور کرۂ ارض انسان کے لئے امن وامان کا گہوارہ بن جائے۔

سیرت رسول ﷺ کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی تعلقات کو معیاری حد تک درست کرنے کا کام آپ ﷺ نے ابتدائی مکی دور میں ہی شرع کر دیا تھا، نبوت کا ابتدائی دور تھا کہ حضرت ابوذرؓ نے اپنے بھائی کو اس نئے پیغمبر کے حالات اور تعلیمات کی تحقیق کے لئے مکہ بھیجا۔ انہوں نے واپس آکر اپنے بھائی کو بتایا کہ ''میں نے محمد ﷺ کو دیکھا کہ آپ لوگوں کو اخلاق حسنہ کی تعلیم دیتے ہیں۔'' اس بیان سے یہ بات عیاں ہوجاتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دین کی تبلیغ کے ساتھ ہی اخلاق حسنہ کی تعلیم بھی شروع کردی تھی۔

اسی دور میں جب مکے کے قریش کے مظالم سے تنگ آکر چند مسلمان آں حضرت ﷺ کی اجازت سے حبشہ کو ہجرت کر گئے یہ بات اہل مکہ پر شاق گزری اور انہوں نے حبش کے بادشاہ کے پاس ایک وفد بھیجا، جس نے تحفے تحائف بھی پیش کئے اور مہاجروں کے خلاف طرح طرح کی باتیں بھی اس کے کان میں ڈالیں۔ مقصد یہ تھا کہ حبش کا بادشاہ جو عیسائی تھا، مسلمانوں کا مخالف بن جائے اور انہیں اہل مکہ کے حوالے کردے۔ نجاشی نے تفتیش حال کے لئے مسلمانوں کو بلایا، ان کی جانب سے حضرت جعفر طیارؓ نے نمائندے کی حیثیت سے جو باتیں بتائیں ان میں یہ فقرے بھی شامل تھے:

''اے بادشاہ! ہم لوگ ایک اہل قوم تھے، بتوں کو پوجتے تھے، مردار کھاتے تھے، بدکاریاں کرتے تھے، ہمسایوں کو ستاتے تھے، بھائی بھائی پر ظلم کرتا تھا، زبردست زیردستوں کو کھا جاتے تھے، اس اثناء میں ایک شخص ہم میں پیدا ہوا، اس نے ہم کو سکھایا کہ ہم پتھروں کو پوجنا چھوڑ دیں، سچ بولیں، خون ریزی سے باز آئیں، یتیموں کا مال نہ کھائیں، ہمسایوں کو آرام دیں اور پاک دامنوں پر تہمت نہ لگائیں۔''

یہ تمام باتیں اخلاق حسنہ کے بنیادی اصولوں میں شامل تھیں اور اسی لئے انہیں سننے کے بعد نجاشی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

حضرت جعفر طیارؓ تو مسلمان ہوچکے تھے، اس لئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ انہوں نے عقیدت و محبت میں یہ کہا ہوگا، لیکن قیصر روم کے دربار میں بالکل اسی طرح کا واقعہ حضرت ابوسفیان کے ساتھ پیش آیا، جو اس وقت اسلام کی رحمت سے فیضیاب نہیں ہوئے تھے۔ جب ان سے آں حضرت ﷺ کی اصلاحی دعوت کا حال پوچھا گیا تو انہوں نے جو الفاظ کہے ان کا خلاصہ یہ تھا کہ لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ وہ پاک دامنی اختیار کریں، سچ بولیں اور قرابت کا حق ادا کریں۔

یہ شہادت س وقت کی ہے جب ابوسفیانؓ اسلام کے مخالف تھے، ان باتوں کے پیش نظر پورے یقین کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ دین کی تکمیل اخلاق حسنہ کے اپنانے پر منحصر ہے۔ دین نام ہے عقائد وعبادت اور اخلاق حسنہ کا۔ غور کیا جائے تو عقائد وعبادات کا ماحصل یہی ہے کہ انسان بہترین اخلاقی اصولوں کا حامل ہوتا کہ معاملات میں وہ بہترین نمونہ اور عام انسانوں کے لئے امن وعافیت کا پیغام بر ہوسکے۔

اخلاق سے متعلق سب سے بھاری اور دشوار تعلیم جو اکثر افراد پر

نہایت شاق گزرتی ہے وہ عفو ودرگزر، ضبط نفس، تحمل و برداشت کی ہے، لیکن اسلام نے ان دشوار باتوں کو بھی ایسے موثر انداز میں بتایا کہ فوراً قلب وروح میں جاگزیں ہوجاتی ہیں: مثلاً سورۂ انعام میں یہ فرمایا ''جن کو یہ مشرک اللہ کے سوا پکارتے ہیں ان کو برا نہ کہو، وہ اللہ تعالیٰ کو بے ادبی سے نادانستہ برا نہ کہہ بیٹھیں۔''

دین اور اخلاق دونوں لازم وملزوم ہیں۔ مسلمانوں کے آپس کے معاملات میں حسن اخلاق کو جو اہمیت حاصل ہے وہ سب جانتے ہیں۔ انہیں تو ایک دوسرے کا بھائی کہہ کر اللہ تعالیٰ نے اسے ایک نعمت سے تعبیر کیا، لیکن کافروں اور مشرکوں کے ساتھ بھی نرمی اور حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔

ترمذی میں یہ حدیث قدسی وارد ہے: ''اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے خلیل! حسنِ سلوک کرو، خواہ کافروں کے ساتھ ہی کیوں نہ معاملہ پیش آئے، تمہیں ابرار کے مقامات حاصل ہوں گے، میں اسے اپنے عرش کے سائے میں اپنے خطیرۂ قدس میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی قربت سے سرفراز کروں گا۔''

حضرت جابرؓ سے یہ حدیث مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں مجھ کو سب سے زیادہ عزیز اور قیامت میں نشست کے اعتبار سے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جن کے اخلاق اچھے ہیں اور تم میں سب سے زیادہ معتوب اور قیامت میں مجھ سے سب سے زیادہ دور وہ لوگ ہوں گے جو تصنع کے ساتھ باتیں کرتے ہیں اور اپنی چرب زبانی سے دوسروں پر غالب آنا چاہتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے حسن خلق کی تفسیر اس طرح بیان فرمائی ہے کہ خندہ پیشانی، سخاوت وفیاضی اور لوگوں کی تکلیف واذیت دور کرنے کا نام حسن خلق اور حسن سلوک ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ حسنِ خلق کے بغیر ایمان کی تکمیل نہیں ہوسکتی، یہ دین کا نصف حصہ ہے اور جس طرح دین میں عبادات کی اہمیت ہے وہی اہمیت اخلاق، معاملات کی ہے۔ آں حضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''تم میں مومن کامل وہی ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔''

ان کلمات چند سے یہ نکتہ قطعی طور پر واضح ہوگیا ہے کہ دین اسلام اخلاق کو اس حد تک بلند مقام دیتا ہے کہ اسلام اور اخلاق ہم معنی اور ہم مفہوم ہوجاتے ہیں۔ اسلام کا انداز فکر یہ ہے کہ اخلاق یعنی حسن اخلاق اور حسن سلوک کے بغیر معاملات زندگی استوار نہیں ہوسکتے اور انسانیت کی بہتری کی راہیں آسان نہیں ہوسکتیں اور نہ امن وسلامتی کو قیام و دوام حاصل ہوسکتا ہے۔

جب حقیقت حال یہ ہے اور جب قول فیصل یہ ہے تو ہمیں اپنے حالات پر احتیاط کے ساتھ اور فہم وفراست کے ساتھ غور کرنا چاہئے۔ ہمیں یہ اعتراف کرنا ہوگا کہ ہماری موجودہ بداخلاقی وبدحالی اور ابتذال کی وجہ اور ہمارے افلاس واضطراب کا اصل سبب قرآن حکیم سے ہمارا فرار ہے اور اس صورت حال نے ہمیں غیر محترم اور غیر ممتاز بنا کر رکھ دیا ہے اور ہمیں اپنی منزل سے بہت دور کردیا۔

☆☆☆

جسے اللہ اپنا ولی بناتا ہے

انسان روز اول سے کائنات کی اعلیٰ، ارفع ذات سے تعلق کو مضبوط بنانے کے لئے عبادات کے لئے مختلف انداز اختیار کرتا آیا ہے، کبھی وہ پتھر اور لکڑی کے بتوں کو اپنا ملجا، ماویٰ خیال کرکے ان کی پوجا پاٹ اور جاپ کرتا ہے تاکہ اپنے دیوتا معبود کو راضی کرکے اپنے اندر طمانیت اور ناقابل تسخیر بننے کی خوبیاں بیدار کرسکے اور کبھی وہ مظاہرہ قدرت میں سورج، چاند، اور چرند، پرند کی پوجا کرتا ہے مگر کائنات کے جمادات ونباتات کی عبادت کرکے بھی خالی ہاتھ رہتا ہے۔ دراصل ایسے گمراہ انسانوں کو اپنے خالق حقیقی کا ادراک نہیں ہوتا۔ وہ خالق کہ جس نے ارض و سما میں موجود ہر شئے کو اپنی قدرت سے پیدا کیا اور جو انسان کی شہ رگ سے بھی قریب ہے۔ اگر انسان اللہ کی عبادت کا ذکر کرے تو اللہ تعالیٰ اس انسان پر اپنی رحمت کے خانے کھول دیتا ہے۔ اسمائے ربی میں یہ خاصیت ہے کہ جو بھی مسلمان اس کا ورد قلب وزبان پر جاری رکھتا ہے اللہ پاک اسے اپنا ولی بنالیتا ہے اور ظاہر ہے جو اللہ کا ولی ہوگا دین ودنیا اور آخرت میں اس کے لئے فلاح ونجات کے لئے راستے کھل جائیں گے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اثرات کا چکر

سوال از: محمد مہتاب عالم

آپ نے علاج کرنے سے منع کیا ہے، میں علاج کرتا تھا میں ابھی ریاضت شروع نہیں کیا ہوں لیکن پھر بھی پرہیز بہتر ہے، میرے پاس جو بھی مریض آتے ہیں تو میں ان کی روداد آپ کے پاس بھیجتا رہوں گا۔ میراٹی نمبر T1241/15 ہے۔ اب مریض کی روداد سنے اور حل بتائیں مہربانی ہوگی۔ مریض کا نام آسمہ خاتون، عمر لگ بھگ ۳۰ سے ۳۵ ہے۔ مریض کے والدہ کا نام مریم خاتون والد شیخ امام الدین، شوہر کا نام محمد الیاس معاملہ یہ ہے کہ تقریباً جنوری ۲۰۱۴ء میں تبلیغی جماعت آسام گئی ہوئی تھی۔ جس میں ایک جوڑا یہ بھی تھے۔ جماعت نظام الدین مرکز سے گئی تھی وہاں ایک گھر میں قیام تھا، تقریباً بارہ بجے رات میں غسل کی حاجت ہوئی اور غسل کے فراغت کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ کچھ ہوا سا جسم میں داخل ہوا اس کے بعد صبح میں ایک عورت آئی، ناشتہ لے کر آئی اور کھانے کے لئے دینے لگے اور انہوں نے کھانے سے انکار کردیا جس کے بعد نظر سے نظر ملاتے ہوئے ان کے بدن پر ہاتھ رکھ دی اس کے بعد جماعت روانہ ہوگئی۔ تقریباً دو سو کلو میٹر بعد مغرب کے وقت کوئی آکر اطلاع کیا کہ ایک عورت بے ہوش ہو چکی ہے اس کے بعد معلوم کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ یہ آسمہ خاتون ہے، جب آسمہ کے شوہر پہنچے تو آسمہ نے کہا کہ گھر چلئے بچہ رو رہا ہے، اس کے بعد مسجد سے ایک بڑے میاں کو لے کر گئے اور آسمہ کے ناخنوں کو دبا کر کچھ دم کیا اور وہ ظاہر ہو گیا اور اپنے آپ خبیث بتا رہا تھا اور بتایا کہ جہاں قیام تھا وہاں سے عائشہ اور منی نے بھیجا ہے اس کے بعد بڑے میاں نے کہا کہ چلے جاؤ تو وہ بولا کہ چلا جاؤں گا مجھے گوشت کے ساتھ کھانا کھلایا گیا لیکن وہ پھنس گیا اس کے بعد سے آٹھ دن تک جماعت میں بہت پریشان کیا جیسے بے ہوش ہونا الٹا سیدھا رونا گھر جانے کی ضد کرنا ابھی کہنا کہ گھر میں بچہ رو رہا ہے، بہت سے لوگوں کو دکھایا گیا جب دیکھنے والے آتے تھے تو دب جاتا تھا اور پھر شروع ہو جاتا تھا پھر جماعت میں ایک ساتھی نے قرآن پاک کے مختلف آیات نشان زد کرکے دیا اور سرسوں کے تیل میں لہسن ڈال کر دیا اور کہا جن کی بھی اہلیہ پڑھی لکھی ہوں ان کو یہ آیات بتادیں وہ ان آیات کو اسی میں دم کرکے ان کو سنگھائیں، ان کے بدن پر مالش کریں اس کے بعد بالکل آرام ہو گیا۔ پوری جماعت بالکل ٹھیک رہا، گھر آنے کے بعد پھر شروع ہو گیا، آج تک ہے، بہت زیادہ پریشانی سے پیسہ بہت خرچ ہوا لیکن صحیح نہیں ہوا جب علاج ہوتا ہے صحیح ہو جاتی ہے اور اس پر خبیث آکر بتاتے ہیں کہ ہم تین ہیں کبھی کہتے ہیں کہ جارہے ہیں جب علاج کراؤ گے تو چلے جائیں گے۔

مولانا آپ سے گزارش ہے کہ آپ بہتر سے بہتر علاج کریں جو خرچہ ہوگا ہم انشاء اللہ دینے کی کوشش کریں گے۔

آپ سے سہولت یعنی کسی اور جانکاری کے لئے فون نمبر لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی علاج کرکے شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں۔

جواب

ہم اپنے شاگردوں کو دوران علاج اس لئے کسی کا علاج کرنے کو

منع کرتے ہیں کہ جب تک علاج کے سلسلہ میں پوری مہارت نہ ہوجائے اور جب تک علاج کرنے والوں کو تشفی بخش روحانی معلومات حاصل نہ ہوں تب تک ایسے کسی مریض کا علاج نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ روحانی علاج اتنا آسان نہیں ہوتا کہ ہرکس وناکس اس ذمہ داری کو سنبھال سکے اور شرعاً اور اخلاقاً بھی یہ بات غلط ہے کہ جب کسی انسان نے کسی علم کو باقاعدگی کے ساتھ سیکھا نہ ہو اور وہ خود کو اس کا ماہر ثابت کرکے اور لوگوں کو آزمائش میں ڈالے۔ یہ بات تو آپ نے بار بارت سنی ہوگی کہ نیم ملا خطرۂ ایمان اور نیم حکیم خطرۂ جان ثابت ہوتے ہیں، کتنے ہی مریض لب گور اس لئے پہنچ جاتے ہیں کہ ان کا علاج کسی اناڑی معالج نے کیا ہوتا ہے۔

روحانی عملیات کی لائن کا حال یہ ہے کہ جو شخص اس بارے میں بالکل ہی کورا ہوتا ہے وہ بھی چند لوگوں کا الٹا سیدھا علاج کرکے خود کو تیس مار خاں سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہوجاتا ہے۔ آج کل کے زمانہ کی ایک مشکل یہ ہے کہ کوئی بھی شخص کسی بھی بارے میں یہ کہنے کے لئے تیار نہیں ہوتا کہ وہ اس بارے میں کچھ نہیں جانتا اگر کسی مسجد کے مؤذن سے بھی آپ کسی جن زدہ یا سحر زدہ انسان کو دکھائیں گے تو وہ فوراً اس کا علاج پکڑ لے گا اور ہرگز ہرگز یہ کہنے کی زحمت نہیں کرے گا کہ میں اس سلسلہ میں کچھ نہیں جانتا۔ حالانکہ اس دنیا میں جو شخص اپنی کم علمی اور عدم واقفیت کا اعتراف کرلے وہ بھی کسی نہ کسی درجہ میں عالم ہوتا ہے، کیوں کہ نہ جانتے ہوئے بھی جاننے کا دعویٰ کرنا یا ہمہ دانی کا تاثر چھوڑنا بجائے خود ایک طرح کی جہالت ہے۔

آپ نے ہمارا شاگرد بننے کے بعد سمجھداری کا ثبوت دیا ہے آپ روحانی علاج کرنے سے خود کو روکے ہوئے ہیں، ہمیں یقین ہے کہ آپ اس احتیاط میں ثابت قدم رہیں گے اور آخر تک اپنی ہوش مندی اور اپنی سلامتی روی کا ثبوت دیتے رہیں گے۔

آپ نے آسمہ خاتون کی جو تفصیل تحریر کی ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آسمہ خاتون آسیبی اثرات کا شکار ہے اور آسیب بھی کوئی معمولی نہیں ہے بلکہ اس کو مختلف بھیس بدلنے کی قدرت حاصل ہے اور وہ ایک جسم سے دوسرے جسم میں بھی داخل ہوسکتا ہے۔

آج کل جنات کی یہ روش بھی چل رہی ہے کہ وہ کسی کو ستانے کے لئے کئی کئی مل کر ایک ساتھ انسانوں کے بدن پر سوار ہوجاتے ہیں اور مختلف انداز سے انسانوں کو پریشان کرتے ہیں، کچھ جنات جادو کے فن سے بھی واقف ہوتے ہیں اور وہ علاج کرنے والے عاملین کے روحانی فارمولوں کو اپنے علم سے کاٹتے رہتے ہیں اور انہیں بے اثر کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے یہ بات منجملہ احتیاط ہے کہ آسیب زدہ یا سحر زدہ مریضوں کو اناڑی عاملین کو نہ دکھائیں، کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بلکہ اکثر وبیشتر ایسا ہوتا ہے کہ اناڑی عاملوں کے علاج کرنے کی وجہ سے اثرات کم ہونے کے بجائے اور بڑھ جاتے ہیں اور کبھی کبھی تو لینے کے دینے ہی پڑ جاتے ہیں۔ علاج کے بعد بجائے فائدے کے نقصان ہوجاتا ہے اور اثرات اتنے قوی ہوجاتے ہیں کہ پھر ماہر عامل کے بھی پکڑ میں نہیں آتے۔ آسمہ خاتون اس کے شوہر کا علاج کسی عامل کامل سے کرائیں اور ہمیشہ کے لئے یہ بات پلے باندھ لیں کہ کسی بھی مریض پر کسی جن اور آسیب کو حاضر کرنا کوئی کمال نہیں ہے، اس طرح کی حاضری تو نابالغ بچے بھی کرگزرتے ہیں، کسی بھی مریض پر قرآن حکیم کی کوئی بھی آیت پڑھ کر دم کردیں اگر وہ آسیب کا شکار ہوگا تو آسیب حاضر ہوجائے گا اور سوالوں کے الٹے سیدھے جواب بھی دینے شروع کردے گا ایک تماشہ سا ہوجائے گا لیکن اس سے فائدہ کچھ بھی نہیں ہوگا بلکہ مریض کو الٹی تکلیف ہوگی اور ان کی جان کو اذیت برداشت کرنی پڑے گی۔

جب تک کسی عامل کامل سے رابطہ نہ ہو تو معوذتین کا نقش کسی بھی نمازی سے لکھوا کر آسمہ خاتون اور اس کے شوہر محمد الیاس کے گلے میں ڈلوادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد آسمہ خاتون اور محمد الیاس کے گلے میں ڈال دیں اور ایک بوتل پانی پر چالیس مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم

کر کے صبح شام دونوں میاں بیوی کو پلائیں لیکن یہ طریقہ عارضی طور پر راحت پہنچانے کا ہے، ان دونوں کا باقاعدہ کسی باضابطہ عامل سے کرانا ضروری ہے۔

معوذتین کا جو نقش نقل کیا گیا ہے اس کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ایک بار آپ سے تاکیداً پھر یہ عرض ہے کہ آپ اس نقش کو بھی نقل نہ کریں جو ہم نے پیش کیا ہے کسی اور نمازی یا کسی صالح شخص سے نقل کرادیں کیوں کہ ہم نہیں چاہتے کہ آپ خواہ مخواہ کسی رجعت کا شکار ہوجائیں اور آئندہ کے لئے آپ کی روحانی ترقی رک جائے۔

عقل باختہ لوگ

سوال از: جنید عالم ______ بہرائچ

مولانا صاحب اس سے پہلے میں نے ایک خط آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا لیکن ابھی تک اس کے جواب سے محروم ہوں، اس بار اللہ تعالیٰ کی ذات سے قوی امید ہے کہ وہ ضرور آپ تک میرے خط کو پہنچادیں گے۔

مولانا صاحب میری ایک پریشانی ہے جس کے سبب میں کافی پریشان رہتا ہوں، وہ یہ ہے کہ میری صحت اچھی نہیں ہے میں کافی دبلا پتلا ہوں اور مجھے بھوک بھی نہیں لگتی ہے بس کھانے کا وقت ہوتا ہے تو کھانا کھالیتا ہوں اور بخار بھی جب دیکھو تب چڑھ جاتا ہے۔ اس ہفتے تو میں پورے ایک ہفتہ بخار میں مبتلا رہا، جانچ وغیرہ ہوئی تو سب کچھ نارمل نکلا، لیکن اس کے باوجود بخار چڑھتا اور اترتا رہا اس کے بعد قاری زبیر احمد صاحب مدرسہ نور العلوم میں استاد ہیں ان کے پاس گیا اور اپنی پریشانی بیان کی تو انہوں نے تعویذ اور دم کر کے پانی پینے کے لئے دیا اور میں بفضلہٖ خداوند تعالیٰ شفایاب ہوگیا لیکن صحت جیسی دولت سے محروم ہوں، میری اکثر طبیعت خراب ہوجاتی ہے اور صرف بخار ہی آتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت میں سستی کا غلبہ ہوجاتا ہے اور اسکول اور کوچنگ جانے سے بھی قاصر ہوجاتا ہوں لہٰذا آپ سے بہت ہی مؤدبانہ گزارش ہے کہ میری صحت اور بخار نہ چڑھا کرے، اس کے لئے کچھ عنایت فرمائیں کیوں کہ جولائی، اگست کے شمارے میں عبدالرشید نوری صاحب کو آپ نے جواب دیا تھا کہ کوئی بھی بیماری ہو روحانی علاج کیے اور اللہ پر یقین بنائے رکھئے کہ وہ ہر بیماری سے شفا دینے والا ہے۔ ایک بار آپ نے اور کہی تھی کہ لوگ دس روپے کے جو شاندے پر تو ایمان لے آتے ہیں لیکن اللہ کا کلام ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا، یقیناً یہی بات ہے۔

ایک صاحب سے میں نے طلسماتی دنیا کا تذکرہ کیا اور انہیں پڑھنے کے لئے بھی دیا لیکن وہ صاحب مجھ سے کہنے لگے کہ مجھے تعویذ گنڈوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اور انہوں نے مجھے ایک ویڈیو بھی دکھائی جو کہ عاملین سے متعلق تھی اس کے اندر عاملین کا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح سے عاملین لوگوں کو دھوکا دیتے ہیں اور آپ پر کسی نے کچھ کرادیا ہے کہہ کر لوگوں سے روپے اینٹھتے ہیں۔ انہوں نے مجھے ہدایت کی کہ جو بھی ضرورت ہو صرف اور صرف اللہ سے رجوع کرو اور اسی سے مدد طلب کرو تو میں نے کہا کہ تعویذ گنڈوں میں اور کس سے مدد طلب کی جاتی ہے لیکن بات ان کے پلے نہ پڑی۔ خیر میں نے ان کی باتوں پر زیادہ دھیان نہیں دیا اور آپ کے رسالہ کا مطالعہ اب بھی جاری ہے اور انشاء اللہ آگے بھی جاری رہے گا۔

آخر میں آپ سے پھر گزارش ہے کہ میری صحت کے متعلق کچھ عنایت فرمائیں جس سے ساری بیماریاں دور اور جسم فربہ ہوجائے، کیوں کہ حدیث رسولؐ ہے" کہ طاقتور مومن کمزور مومن سے بہتر ہے"۔ پلیز جواب سے ضرور نوازیں اور میرے خط کو طلسماتی دنیا میں چھاپ دیں، نوازش ہوگی۔ مولانا صاحب ساری باتوں کو بتانا ضروری سمجھا اس لئے لکھ دیا ورنہ اتنا بڑا خط لکھنے کی ضرورت نہ تھی، خط کی طوالت کے لئے معافی کا طلب گار ہوں، اللہ حافظ۔

جواب

اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو خود کو عقل کل اور توحید وسنت کا ٹھیکیدار سمجھتے ہیں اور یہ بھی سمجھتے ہیں کہ دین کی حقیقت کو صرف انہوں

نے سمجھا ہے اور خوف آخرت کے متوالے صرف وہی ہیں۔ زیادہ تر ایسے ہی لوگ تعویذ گنڈوں کے پیچھے لاٹھیاں لئے دوڑ رہے ہیں ان کی پوری زندگی کا مطالعہ کر کے دیکھئے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ یہ لوگ کتنی خرافات میں مبتلا ہیں اور ان کے قدم کن کن مشرکانہ باتوں کے لئے اٹھتے ہیں اور ان کی زبان پر کتنی ہی مرتبہ ایسے کلمات رینگتے نظر آتے ہیں جو توحید و سنت کے قطعاً منافی ہوتے ہیں لیکن انہیں اپنی بکواس کا احساس ہوتا ہے اور نہ ہی اپنی ناجائز گفتگو کا۔ لیکن جیسے ہی تعویذ گنڈوں کی بات آتی ہے تو وہ اچانک ولی کامل اور توحید و سنت کے دلدادہ بن جاتے ہیں اور مخالفتوں کی جگالی شروع کر دیتے ہیں۔

یہ کہنا کہ بھروسہ صرف اللہ پر ہونا چاہئے بہت آسان ہے لیکن اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا کہ بھروسہ اور توکل صرف اللہ پر ہی ہے بہت مشکل ہے۔

اللہ پر بھروسہ کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ انسان اس دنیا میں اللہ کے پیدا کردہ تمام اسباب کو قطعاً نظر انداز کر کے زندگی گزارے اور کسی بھی سبب کی طرف کسی بھی سلسلہ میں کوئی بھی التفات نہ کرے۔ اس دنیا میں جب کوئی بیمار ہوتا ہے تو وہ اپنے علاج کے لئے کسی نہ کسی ڈاکٹر یا کسی نہ کسی طبیب کی طرف رجوع کرتا ہے تو کیا کسی بیمار آدمی کا کسی حکیم یا کسی ڈاکٹر کے مطب میں جانا اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کی علامت ہے؟

ایک آدمی کو اپنے روزگار کے سلسلے میں کسی بڑے آدمی کی سفارش کرانی ہے اور اس لئے وہ لاکھ جتن کر کے کسی بڑے آدمی کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اور اس سے جا کر یہ گزارش کرتا ہے کہ وہ فلاں محکمہ یا فلاں دفتر میں اس کی سفارش کر دے تو کیا کوشش اور کیا یہ کسی کے لئے کسی کی سفارش شرک ہے؟ کیا جدوجہد کرنا اللہ پر بھروسہ نہ کرنے کی علامت ہے؟

ایک انسان اپنا پیٹ بھرنے کے لئے بازار جاتا ہے، آٹا خرید کر لاتا ہے، سبزیاں لاتا ہے پھر گھر والے اس آٹے کی روٹیاں اور اسی سبزی کی ترکاری بنا کر اس کے سامنے رکھ دیتے ہیں تا کہ وہ اپنا پیٹ بھر سکے۔ کیا یہ تمام جلت پھرت اور کیا یہ تمام کوشش منجملہ کفر و شرک ہے، کیا اس کو یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس طرح کی بھاگ دوڑ کرنے والا انسان توحید و ایمان سے محروم ہے۔ میرے بھائی سچ یہ ہے کہ یہ دنیا دار الاسباب ہے اور اس دنیا میں سارے اسباب اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں۔ جو لوگ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی قدرتوں پر یقین رکھتے ہیں وہ ان اسباب کو اختیار کرتے ہیں، ان اسباب کی قدر کرتے ہیں اور ان اسباب کو اختیار کرتے ہوئے بھی ان کا بھروسہ اُس وحدہٗ لاشریک ہی پر ہوتا ہے جس کی مرضی کے بغیر اور جس کے اذن کے بنا اس دنیا میں کسی کو کسی بھی طرح کی کوئی کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔ ہوائیں چلتی ہیں اس کی مرضی سے باغوں میں پھول آتے ہیں، اس کی مرضی سے زمین اپنا سینہ چیر کر اناج پیدا کرتی ہے، اس کے حکم سے بادل پانی برساتے ہیں، اس کے حکم سے سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے، اس کے حکم سے اور سمندر ساکت و صامت ہو جاتا ہے، اسی کے حکم کی یہ دولت تعویذ ہو یا دوا اللہ کی مرضی کے بغیر کسی کو شفا کی دولت عطا نہیں ہوتی، جو لوگ تعویذوں سے للّہی بغض رکھتے ہیں وہ دواؤں اور جڑی بوٹیوں کے بارے میں اپنی زبان کیوں نہیں کھولتے، جو لوگ ڈیکسا پر، ٹیٹرا کیپسول پر، ایول پر یا خمیرہ مروارید پر، جوشاندے پر یا سونا مکھی پر یقین رکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ان ہی دواؤں اور غذاؤں کی یہ دولت انہیں شفا اور صحت نصیب ہو رہی ہے، ان کے خلاف ان کی زبان کیوں نہیں چلتی۔ حق تو یہ ہے کہ کسی دوا پر اندھا بھروسہ کرنا بھی شرک ہی ہے لیکن سچ یہ بھی ہے کہ کوئی بھی اللہ کا بندہ کسی بھی دوا اور کسی بھی غذا کے بارے میں یہ یقین نہیں رکھتا کہ اسی دوا اور غذا کی وجہ سے اس کی جان بچ گئی ہے، ہر مریض اور محتاط قسم کا مریض دوا اپنے حلق میں دوا انڈیلتے ہوئے اللہ شافی پڑھتا ہے کیوں کہ اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ محض دوا کھانے سے کچھ بننے والا نہیں ہے، دوا اسی وقت فائدہ کرے گی جب اللہ کی مرضی شامل حال ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص دوا کھاتا ہے تو دوا اس کے حلق میں داخل ہونے سے پہلے اپنے رب سے یہ سوال کرتی ہے کہ میں اس شخص کے مرض کو گھٹاؤں یا بڑھاؤں، پھر جو اللہ کا حکم ہوتا ہے دوا وہی کام کرتی ہے۔ ہم نے ہزار بار اس دنیا میں یہ دیکھا ہے کہ تریاق کھا کر لوگ مر گئے اور زہر کھا کر لوگوں کو زندگی مل گئی۔ بے شک تریاق انسان کو زندگی دینے کا موجب بنتا ہے مگر تب جب اللہ کا حکم ہو اور زہر انسان کو ہلاک کر دیتا ہے لیکن تب جب اللہ کی مرضی ہو۔

تعویذوں کے بارے میں بھی ہمارا یقین یہی ہے کہ تعویذ بھی محض کاغذ کا ایک ٹکڑا ہے اگر اللہ کی رضا اس کو حاصل نہیں ہے اور اللہ کی

رضا شامل حال ہو جائے تو تعویذ بھی وہی کام کرتا ہے جو قیمتی دوائیں کیا کرتی ہیں بلکہ تعویذ تو وہاں بھی باذن اللہ اپنا اثر دکھاتا ہے جہاں دوائیں اپنا اثر دکھانا چھوڑ دیتی ہیں۔

جو لوگ تعویذوں پر ایسا یقین رکھتے ہیں کہ تعویذ فی نفسہ مؤثر ہے تو بے شک وہ شرک میں مبتلا ہیں کیوں کہ تعویذ کسی کو فائدہ اور نقصان پہنچانے میں اللہ کی مرضی کا محتاج ہے۔ لیکن تمام سقراط و بقراط کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا کی سب سے قیمتی دوا بھی کسی مریض کو فائدہ پہنچانے میں اللہ کی مرضی اور اللہ کے اشارے کی محتاج ہے جو فلفی قسم کے حضرات صرف تعویذ پر یقین رکھنے کو شرک بتاتے ہیں ان کی عقلوں پر مخالفت کا ایک کالا بادل چھایا ہوا ہے اور یہ کالا بادل اسی وقت چھٹ سکتا ہے جب اصل توحید وسنت کی دولت ان کے ہاتھ لگ جائے، محض بسم اللہ کی گنبد میں قیام کر لینے یا ناقص عقل کے جنگلوں میں بھٹکنے سے انسان توحید پرست نہیں ہو جاتا، شاید ہمارا جواب کچھ تلخ ہو گیا لیکن اس میں پھر بھی اتنی تلخی نہیں ہے جتنی تلخیاں ان لوگوں کے الفاظ سے ٹپکتی ہیں جو تعویذ گنڈوں کی بے جا مخالفتوں میں مبتلا ہیں اور جو کسی کی سننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ایسے لوگوں سے آپ دور رہیں، یہ توحید وسنت کے نام پر آپ کو گمراہی میں مبتلا کر دیں گے اور آپ کو اتنے بڑے خسارے سے دوچار کر دیں گے کہ آپ کو اس کا احساس تک نہیں ہو سکے گا۔

اگر آپ کو بخار بار بار چڑھتا ہو تو پھر آپ یہ کریں کہ قرآن حکیم کی آیت قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ اگر آپ اس عمل کو صرف تین دن تک کرلیں گے تو آپ کو بار بار بخار کی شکایت سے نجات مل جائے گی۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو ہر بیماری سے نجات دے اور آپ کے جسم میں پھرتی اور قوت پیدا کرے۔ جسمانی قوت کے لئے آپ روزانہ مغرب کی نماز کے بعد ''یاقوی'' ۱۱۶ مرتبہ پڑھ لیا کریں، انشاء اللہ آپ زبردست طاقت سے بہرہ ور ہوں گے۔

اثر اور جسمانی کمزوری

سوال از: عرفان ——— مالی گاؤں

میں طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، میرا نام عرفان ہے، میری ماں کا نام رحیمہ بی ہے، والد کا نام شیخ عباس ہے۔

عرض گزارش ہے کہ میرے دماغ کی مین لینس کی حرکت سوکھ گئی ہے، جس کی وجہ سے میرے دونوں ہاتھ لوز ہو گئے اور سیدھے ہاتھ کی انگلی بند رہتی ہے۔ کلائی بھی لٹک گئی ہے، دونوں ہاتھ کام نہیں کر رہے ہیں، انگلیاں بھی کام نہیں کر رہی ہیں اور حرکت بھی نہیں کر پا رہی ہیں، بدن کا گوشت بھی ڈھیلا ہو گیا ہے، طاقت بھی ختم ہو گئی ہے، جسم میں تھرتھراہٹ رہتی ہے، پانچ سال ہو گئے سیدھا ہاتھ نیند میں آ گیا تھا، جمعرات کی رات زحل کی آخری ساعت میں درد ہوا تھا، الٹا ہاتھ میں تین چاک کی سائیکل پر گر گیا تھا۔ بدن پر معمولی زخم لگا تھا، یہ دن بدھ کا تھا، زحل کی ساعت تھی وہاں سے دونوں ہاتھ لوز ہو گئے۔ ڈیڑھ سال سے ایک جگہ ہوں۔ مہربانی کر کے آپ میرا علاج کیجئے، کرنی کرتوت ہے یا بیماری اس کا دیکھ کر علاج کرو، مجھے ایسا لگتا ہے کہ مجھ رات دن کوئی وار کرتا ہے۔ ڈاکٹری علاج بھی کئے اور یونانی بھی اور روحانی علاج بھی کئے مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہم نے آبِ شفا کا پانی منگایا مگر آپ کے منیجر نے نہیں بھیجا، میری حالت ایسی نہیں کہ میں وہاں آ سکتا ہوں آپ پانی تعویذ، پوسٹ کے ذریعہ بھیج دیجئے۔

جواب

''آبِ شفا'' ڈاک سے بھجوانا ابھی ممکن نہیں ہے کوئی آنے جانے والا ہو تو آپ اس سے منگا سکتے ہیں، جب تک آبِ شفا آپ تک نہ پہنچے آپ روزانہ صبح شام ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں اور دونوں وقت پانی پر دم کر کے پی لیا کریں، انشاء اللہ آپ کے اوپر جو بھی اثرات ہوں گے ان سے آپ کو نجات مل جائے گی۔ اگر سات مرتبہ ''یاسلام'' لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال لیں تو بہتر ہے۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر قسم کے اثرات سے نجات دے اور صحت کی دولت سے آپ کو سرفراز کرے آمین۔

ناتوانی سے پریشانی

سوال از: آصف ——— جلگاؤں

مولانا صاحب میں ۱۵ سالوں سے طلسماتی دنیا کا رسالہ مسلسل پڑھ رہا ہوں اور آپ کے سبھی نمبر میرے پاس موجود ہیں۔

مولانا صاحب میں مسلسل ۵ سالوں سے ٹینشن جیسے حالات سے گزر رہا ہوں، جس کی وجہ سے میرے دماغ کو کافی نقصان پہنچا ہے۔ (برین ڈیمج) جیسی شکایت کا سامنا کررہا ہوں، سر میں درد، چکر، چڑچڑا پن، جلن، کمزوری جیسی تکلیفوں کا سامنا کررہا ہوں، کئی بار سوچا کہ خودکشی کرلوں، مگر ایک ہی اولاد ہے، ایک بیٹا ہے جس کی محبت نے زندہ رکھا ہے۔ نیورولوجسٹ سے رابطہ قائم کرنے پر ڈاکٹر نے کہا کہ دماغ کو لے کر علاج کافی مہنگا ہے، میں مزدور ہوں، کمانے سے معذور ہوں، دماغی تکلیف کو سوچ سوچ کر ساتھ ہی ہائے بی پی کا بھی مرض لاحق ہوگیا ہے، روزانہ گولیاں، دوا کھانی پڑتی ہے جس کے نتیجہ میں گردے پر اثرات شروع ہوگئے، میں بہت گھبرا گیا ہوں۔

میں ابھی جینا چاہتا ہوں، میں ابھی مرنا نہیں چاہتا، کوشش یہ ہے کہ بیٹے کو اچھی سی نوکری مل جائے، میرے سامنے میرے بیٹے کی شادی ہوجائے آمین۔

سنا ہے اللہ رب العزت نے مؤکل اور فرشتوں کو ہر کام میں ذمہ داری پر مقرر کیا ہے؟ سنا ہے کہ مؤکل یا فرشتہ جس کسی بیمار انسان پر نظر کردے یا سر پر جسم پر ہاتھ رکھ کر دعا کردیں تو اس انسان کی تمام بیماریاں دفع ہوجاتی ہیں اور انسان صحت یاب ہوجاتا ہے۔

اس خط میں جوابی لفافہ ساتھ بھیج رہا ہوں امید ہے کہ کوئی ایسا عمل روانہ کریں گے جو مؤکل یا فرشتہ سے وابستہ ہو اور کبھی خطا نہ کرتا ہو۔ میرے مقصد کی نسبت سے عمل جلد از جلد روانہ کریں، اگر کمپیوٹر کاپی مل جائے تو بہتر نہیں تو تحریر بھی چلے گی، جتنی جلدی ہوسکے میں منتظر ہوں، کم عملی کی وجہ سے کوئی جملہ غلط لکھا گیا ہو تو معافی چاہتا ہوں۔

اللہ آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے آمین آپ کے اہل وعیال کو ہر بری نظر سے بچائے۔

جواب

آپ کا یہ فرمانا کہ میں ابھی مرنا نہیں چاہتا ایک عجیب سی بات ہے۔ اس دنیا میں ہر انسان کو زندگی مرنے کے لئے ہی ملی ہے، ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے اور موت کسی کی مرضی سے نہ آتی ہے اور نہ ٹلتی ہے، موت کا ایک وقت متعین ہے اور موت اپنے طے شدہ وقت پر آجاتی ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جب موت کا وقت آجاتا ہے تو پھر ایک منٹ کی بھی تقدیم یا تاخیر نہیں ہوتی۔ ہمارا یہ سوچنا اور یہ کہنا کہ ہم ابھی مرنا نہیں چاہتے کہ فضول سی بات ہے اور اس بات کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہر آدمی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کے بچوں کی شادی اس کی زندگی میں ہوجائے لیکن ہر آدمی کی ہر خواہش پوری نہیں ہوتی، جتنی بھی خواہشات پوری ہوجائیں ان پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

اللہ نے جو بھی زندگی انسان کو عطا کی ہے اس زندگی میں ایسے کارنامے انجام دینے چاہئیں کہ جن کی وجہ سے انسان کا نام دیر تک اس دنیا میں گشت کرتا رہے۔ صحابہ کرام، اولیاء اللہ دنیا میں نہیں رہے وہ بھی اس دنیا سے عام انسانوں کی طرح رخصت ہوگئے لیکن ان کا نام آج بھی زندہ ہے اور ان کے ذکر سے آج بھی محفلیں اور مجلسیں پرنور رہتی ہیں۔

بے شک اللہ اس کائنات کے نظام کو چلانے کے لئے رجال الغیب اور فرشتوں کو بے شمار ذمہ داریاں سونپی ہیں لیکن اس کائنات کا اصل حکمراں اللہ تعالیٰ ہے۔ فرشتے بھی اس کے حکم پر سونپی ہوئی ذمہ داریاں ادا کررہے ہیں۔ فرشتے اللہ کے حکم سے انسانوں کے کام بھی آتے ہیں، ان کی مدد بھی کرتے ہیں اور ان کے سروں پر اپنا دست شفقت بھی رکھتے ہیں اس لئے اگر ہم سب اپنا دامن اللہ کی بارگاہ میں پھیلائیں رکھیں تو اچھا ہے، اللہ راضی تو فرشتے بھی راضی۔

ہم اللہ سے آپ کے لئے یہ دعا کریں گے وہ آپ کو صحت کاملہ کی دولتوں سے سرفراز کرے اور مردان غیب کو یہ حکم دے کہ وہ غیب سے آپ کو کمک پہنچائیں۔ اگر آپ روزانہ ایک بار سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر ۱۳۱ مرتبہ پر "یاسلام" پڑھا کریں اور سورۂ یٰسین کے اول وآخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیا کریں تو انشاء اللہ آپ کے راستوں کی رکاوٹیں ختم ہوں گی، غیب سے آپ کی مدد ہوگی اور آپ اپنی زندگی میں راحت وفرحت محسوس کریں گے۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس عمل کی برکت سے آپ ان دواؤں سے بے نیاز ہوجائیں گے جن کو خریدنے کی آپ میں طاقت نہیں ہے، اللہ آپ کو تمام بیماریوں سے نجات دے آپ کو مسائل کے لئے وسائل بخشے اور ایسی طاقت عطا کرے کہ دیکھنے والے رشک کرنے پر مجبور ہوں۔



قرآن حکیم کی صورتوں کے ذریعہ مصیبتوں کا علاج

سورۃ الماعون (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۷)

دشمن کے برباد کے لئے

اگر کسی کا دشمن اس قدر خطرناک ہے کہ اس سے ہر وقت جان ومال کی بربادی کا خوف لگا رہتا ہو یا کوئی غنڈہ جو ہر وقت لوگوں پر ظلم کرتا ہے ایسے دشمن کی بربادی کے لئے اندھیری رات میں متواتر بلا ناغہ تیس رات پابندی کے ساتھ باوضو سورۃ الماعون ایک ہزار ایک مرتبہ پڑھے اور نیت دشمن کے ہلاک کی ہو تو دشمن ہلاک ہوگا جائز مقصد کے لئے کرے ناجائز طور پر نہ کرے یا بلاوجہ کسی کو حسد کی وجہ سے نقصان نہ پہنچائے ورنہ خود کو نقصان پہنچنے کا خطر ہوگا اس لئے احتیاط ضروری ہے۔

سورۃ الکوثر (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۸)

درد سر کے لئے

اگر کسی شخص کے سر میں درد ہو اور کسی طرح آرام نہ آتا ہو تو سورۃ الکوثر سات مرتبہ باوضو پڑھ کر مریض پر دم کرے انشاء اللہ تعالیٰ درد سر سے آرام حاصل ہوگا۔

دفع دشمن کے لئے

دشمن کو دفع کرنے اور اس کے شر سے محفوظ رہنے کے لیے باوضو اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ سوۃ الکوثر تلاوت کرے اور جب آیت اِنَّا شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ پر پہنچے تو ہر بار دشمن کے دفع کا تصور کرے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن دفع ہوگا۔

استخاضہ (کثرت حیض)

اگر کسی عورت کو استخاضہ کا مرض ہو یا حیض کی کثرت کے سبب پریشانی ہوتی ہو تو اس کے لئے روزانہ باوضو سورۃ الکوثر کو تین سو تیرہ مرتبہ بارش کے پانی پر دم کر کے پلائے بارش کا پانی نہ ملے تو نہر کا یا کنویں کا یا دریا یا نل کا پانی لے لیں انشاء اللہ تعالیٰ استخاضہ اور کثرت حیض کے مرض سے شفا حاصل ہوگی۔

بے اولاد کے اولاد ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص اولاد سے محروم ہو تو سورۃ الکوثر کو باوضو پانچ سو بار پڑھا کرے اور پابندی کے ساتھ یہ عمل کرے مکمل تین ماہ تک کرے انشاء اللہ تعالیٰ صاحب اولاد ہو جائے گا۔ اگر ہزار بار اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھا کرے اس نیت سے کہ حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ زیارت فیض بشارت سے کامیاب ہوگا۔ نزول باران رحمت کے وقت ایک سو بار پڑھیں جو دعا کریں گے قبول ہوگی۔ اگر کسی دشمن نے گھر میں جادو دفن کر دیا ہو، اس سورۃ کا ورد کرنے سے جادو دفن کرنے کی جگہ معلوم ہو جائے گی اور جادو کا اثر دور ہو جائے گا۔

سورۃ الکافرون (پارہ ۳۰ سورۃ ۱۰۹)

شرک وبداعتقادی سے حفاظت

جو شخص اس سورۃ کو نماز فجر کے بعد ایک سو مرتبہ ہمیشہ تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ وہ شرک اور بداعتقادی سے محفوظ رہے گا۔

ہر قسم کی حاجت روائی کے لئے

جو شخص اتوار کے دن طلوع آفتاب کے وقت دس مرتبہ باوضو یہ سورۃ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے جو حاجت طلب کرے گا، اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کی ہر قسم کی حاجت کو پورا کرے گا۔

بیمار کی صحت یابی کے لئے

جو شخص بیماری میں مبتلاء ہو اور کوئی دوا اثر نہ کرتی ہو یا ایسا مرض ہو جس کی دوا معلوم نہ ہو، اس مریض پر دم کرے اور پانی پر دم کر کے مریض کو پلائے تو انشاء اللہ تعالیٰ مریض جلد صحت یاب ہوگا۔

کرے انشاء اللہ تعالیٰ پیشاب میں خون آنا بند ہو جائے گا چند دن عمل کرنا ضروری ہے۔

بچہ کا سوکھا اور دبلا پن

جو بچہ سوکھا و دبلا اور کمزور ہو اور روز بروز سوکھتا جا رہا ہو اس کے موٹا تازہ ہونے کا یہ عمل بہت مفید ہے، گائے کا دودھ لے کر دہی جما کر چھاچ بلو کر گھر میں نکالا گیا ہو، مکھن آدھ پاؤ (سو گرام) لے کر کانسی کی تھالی (یا جو برتن میسر ہو) میں ڈالے اور باوضو ایک سو مرتبہ سورۃ القریش مکمل پڑھ کر اس مکھن پر دم کرے اور اس مکھن میں پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں سے اس پانی اور مکھن کو خوب ملائے۔ پھر اس کا پانی نتھارے (پانی نکال دے) اور مکھن کسی برتن میں رکھ کر اس مکھن میں تھوڑا سا مکھن لے کر روزانہ بچے کے بدن پر ملے اس طرح کہ بدن کا کوئی حصہ خالی نہ رہے اگر گرمی کا موسم ہو تو مالش کے بعد نہلا کر کپڑے پہنا دے (صابن نہ لگائے)

کاروبار میں ترقی کے لئے

جس آدمی کا کاروبار ٹھپ ہو چکا ہو اور روز بروز نقصان ہو رہا ہو تو اسے چاہئے کہ سورۃ القریش بعد نماز مغرب باوضو اکتالیس مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن دفع ہوگا اور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

برائے دفع دشمن

موذی دشمن کے دفع ہونے کے لئے سورۃ القریش بعد نماز مغرب باوضو اکتالیس مرتبہ روزانہ پابندی کے ساتھ پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن دفع ہوگا اور اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ جنگل میں رہزن، لٹیروں کا خطرہ ہو اخطرناک دشمن کا سامنا ہو تو: قافلہ کے ساتھ جانے والوں کو جنگل بیابان میں رہزن و لٹیروں کا خطرہ ہے یا کسی کو کسی سخت دشمن کا ڈر ہے یا جانی دشمن اچانک سامنے آ گیا ہے قافلے کی حفاظت کے لئے اول و آخر درود شریف تین مرتبہ پڑھے پھر ایک سو ایک بار سورۃ القریش پڑھے اور عاجزی سے دعا کرے دشمن کے دفع ہونے کے لئے تو انشاء اللہ دشمن دفع ہوں گے مگر لفظ اٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ پر اس دشمن کا تصور کرتا رہے اگر جانی دشمن سامنے آ جائے تو سورۃ القریش جس قدر ممکن ہو اس کی تلاوت کرتا رہے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن بلا نقصان پہنچائے دفع ہوگا۔

زہر کے نقصان سے حفاظت

اگر کسی نے غلطی سے زہر پی لیا ہو یا کسی دشمن نے کھلا دیا ہو ایسی صورت میں سورۃ القریش ایک مرتبہ پڑھ کر کھانے پر دم کرے اور کھانا کھائے انشاء اللہ تعالیٰ زہر کے اثر سے محفوظ رہے گا اگر جو کھانا کھا رہا ہے اس میں زہر ہے یا اس کا اثر ہے تب بھی اس کے اثر سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے محفوظ رہے گا۔

سفر کے دوران سواری کا حصول

اگر کوئی سفر کر رہا ہو لیکن راہ میں سواری ملنے کا امکان نہ ہو اور نہ کوئی سواری کا بندوبست ہو تو ایسی حالت میں راستہ میں کھڑے ہو کر سورۃ القریش بکثرت تلاوت کرے انشاء اللہ تعالیٰ سواری کا انتظام ہوگا اور منزل مقصود پر بآسانی پہنچ جائے گا۔

دشمنوں کے دفع کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کا کوئی جانی دشمن ہو اور ہر وقت نقصان و تکلیف پہنچانے کی فکر میں رہتا ہو تو اس کے دفع کے لئے بعد نماز فجر روزانہ باوضو سورۃ القریش ایک سو بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف سات سات بار پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن ذلیل ہوگا اور دفع ہوگا۔

☆ قافلہ کو ڈاکوؤں سے خطرہ ہو یا سخت دشمن سے ڈر ہو یا دشمن اچانک سامنے آ گیا ہو تو سورۃ القریش خطرہ کے وقت جتنا ہو سکے پڑھے اور دوسرے معاملہ میں ایک صد و ایک بار اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھ کر عاجزی سے دشمن کے دفع کی دعا کرے انشاء اللہ تعالیٰ دفع ہو جائے گا مگر لفظ اٰمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ، پر اس کا تصور کرتا رہے اور اگر غریب اور بے روزگار ہے تو اکتالیس بار اول و آخر درود شریف تین تین بار پڑھے اور کلمہ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ پر بھوک اور غریبی کے دفع کا تصور کرتا رہے اور سنتوں میں پڑھتا رہے تو ہر بلا سے امن و امان رہے گا (انشاء اللہ)

یہ سورۃ کھانے پر دم کرے خوب برکت ہوگی۔

☆ اگر کسی شخص نے زہر پی لیا ہو تو یہ سورۃ زعفران اور گلاب سے چینی کی طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر زہر خودہ کو پلائیں زہر دور ہو جائے گا۔

مجربات عملیات

چور کی گرفتاری

اگر کسی کا مال چوری ہو گیا ہو اور چور کا پتہ نہ چلتا ہو تو ایک نابالغ لڑکے کو طلب کرے اور اس کے دونوں کی ہتھیلیوں پر تیل لگا کر کالی روشنائی یا توے کی سیاہی مل دے۔ پھر ماش (کالا ثابت) کے دانے یا جو کے دانے لے کر ان میں سے ایک دانہ پر ایک عزیمت پڑھ کر دم کر لے اور اس لڑکے یا لڑکی کو جس کے ہاتھوں پر سیاہی لگائی ہے مارے اسی طرح دانے مارتا رہے ساتواں یا نواں دانہ مارنے پر چور کی صورت اسی بچہ کی ہتھیلیوں میں ظاہر ہوگی۔

عَزَمْتَ عَلَیْکُمْ فَتحُوْنَ فَتحُوْنَ فَتحُوْنَ جِنْتُکَ جِنْتُکَ شِفِیْعاً شِفِیْعاً شِفِیْعاً عَطِیْشاً عَطِیْشاً عَطِیْشاً سُرُوْراً سُرُوْراً سُرُوْراً قُلُوْراً قُلُوْراً قُلُوْراً سَهلاً سَهلاً سَهلاً نَهلاً نَهلاً نَهلاً اُحْضُرَامِنْ جَانِبَ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ بَحَقِ سُلَیْمَانَ بِنِ دَاوٗدُ عَلَیْهِمَا السَّلَام قُوَّةً۔

چور کی بابت معلومات

جن لوگو پر چوری کا شبہ ہو کہ انہوں نے چیز چرائی ہے ان سب لوگوں کے نام علیحدہ علیحدہ کاغذ پر لکھیں اور ان ناموں کے کاغذ کو علیحدہ علیحدہ گیہوں کے آٹے کے گولوں میں ڈال دیں، اور ایک تھال میں پانی بھر لیں اور اس کے بعد وضو آیت الکرسی ایک مرتبہ اور چاروں قل (یعنی قل یاایها الکافرون، قل هو الله احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) یعنی چاروں سورتوں کو شروع سے آخر تک پڑھیں اور ان گولوں پر دم کر کے پانی میں ڈال دیں بحکم خدا چور کا گولہ اوپر آ جائے گا اور باقی گولے پانی میں ڈوب جائیں گے۔

چور کی واپسی

اگر چور کسی کا مال لے گیا ہو اور بھاگ گیا ہو تو ثابت ماش لے کر مندرجہ ذیل کلمات پڑھے اور ایک ایک دانے پر دم کر کے آگ میں ڈال دے چور کے پیٹ میں درد ہوگا اور واپس لوٹ کر آئے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَا اَللّٰهُ فَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ یَا اَللّٰهُ یَا اَللّٰهُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَا حَقُّ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ بِسْمِ اللّٰهِ مَاشَآءَ للّٰهُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَصَلَّ اللّٰهُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

بھاگے ہوئے کو واپس بلانا

تالا (قفل) لے کر سورۃ یٰسین سات مرتبہ مِنَ الْمُکْرِمِیْنَ تک پڑھے اور آخر میں بھاگے ہوئے کا نام لے کر تالے پر دم کر دے اور پھر اس کو بند کرے اور ایک ہانڈی میں پانی ڈال کر اندھیری جگہ میں رکھ دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بھاگا ہوا فوراً حاضر ہوگا اگر دور ہے تو چند دن میں آ جائے گا۔ اس کے آتے ہی ہانڈی کو نکال کر تالا کھول دے اگر ایسا نہ کیا تو پھر بھاگ جائے گا۔

چیز کی حفاظت اور گمشدہ چیز کا مل جانا

اگر کوئی چیز گم ہو جائے تو بیس مرتبہ "یَاحَافِظُ" پڑھیں تاکہ وہ چیز محفوظ ہو جائے اور آئندہ مل جائے

گم شدہ (کھو جانے والے) اور مفرور بھاگے ہوئے کے لئے

ذیل کا تعویذ باوضو لکھے اور لفظ فلاں کی جگہ مفرور بھاگے ہوئے یا گمشدہ (کھو جانے والے) کا نام اور اس کے باپ کا نام لکھ کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر کسی کھونٹی میں بلند جگہ جس مکان سے مفرور ہوا ہے اسی مکان میں لٹکا دیا جائے ان شاء اللہ تعالیٰ مفرور یا گمشدہ واپس آ جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيْعاً. اِنَّهُ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ. يَا مُعِيْذُ يَا مُعِيْذُ يَامُعِيْذُ. اَعِذْ اَعِذْ اَعِذْ فُلَان بِنْ فُلَان.

خاکہ تعویذ گراف:

۷۸٦

د	ی	ع	م	یا
یا	د	ی	ع	م
م	یا	د	ی	ع
ع	م	یا	د	ی
ی	ع	م	یا	د

صلی اللہ علیٰ سیدنا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین

برائے واپسی مفرور

سورۃ الم نشرح اوراس کے بعد العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ لکھ کراس کے ساتھ فلاں بن فلاں (مفرور یا گمشدہ کا نام اوراس کے والد کا نام، لکھ کر قرآن شریف میں جس جگہ سورۃ الم نشرح ہے وہاں یہ تعویذ بنا کر رکھ دے اور جس مکان سے مفرور فرار ہوا ہے یا لڑکی لڑکا گم ہوئے ہیں۔اس مکان میں وہ قرآن کریم رکھ دے۔انشاء اللہ تعالیٰ مفرور واپس آجائے گا۔یا گمشدہ مل جائے گا۔

برائے حاضر کردن دزد (چور کا پتہ لگانا)

بر برنج ساہی (چاولکی سٹھی) یا چاول پر سات بار پڑھے اور جن لوگوں پر شبہ ہو پکار یا کچا کھلائے چور کے حلق شے چاول نیچے نہ اتریں گے وہ آیت معظمہ یہ ہے۔

فَلَوْلَا اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ.

برائے مفرور بھاگے ہوئے کے لئے

مندرجہ ذیل درود شریف لکھ کر دروازے پر لٹکا دے اور کاغذ کے پیچھے (پشت پر) بھاگے ہوئے کا نام اور اس کی والدہ کا نام لکھ دے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً حاضر ہو جائے گا۔وہ درود شریف یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ. وَاَلْفَ اَلْفَ مَرَّةٍ. آمین.

اقوال زریں

☆مشکلات کا مقابلہ کرنے کا نام زندگی، اوران پر غالب آنے جانے کا نام کامیابی ہے۔

☆دولت کی دیوی دیانتداری کے مندر میں رہتی ہے۔

☆دکھ، سکھ، غم وشادی، بیماری، تندرستی، کامیابی، وناکامی زندگی کے ناہموار راستے پر سفر کرنے والے کے لئے مختلف منزلیں ہیں جو چار وناچار سب کو پیش آتی ہیں۔پس جس شخص کا دل دنیا میں رہنے کو چاہتا ہے اسے یہاں کی تکالیف بھی برداشت کرنی ہوں گی۔

☆انسان دنیا کے سمندروں میں تنکے کی طرح بہا چلا جانے کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے، بلکہ اس لئے بھیجا گیا ہے کہ ملاح کی طرح موجوں کا مقابلہ کرتا ہوا اوروں کو پار اتارنے کی کوشش کرے۔

☆بہاؤ کے خلاف تیر کر مصائب کے چشمے کو بند کرنا کسی پیر اک ہی کا کام ہے۔ورنہ کوڑا کرکٹ تو دھارے کے ساتھ بہہ کر بتا ہی کے غلیظ گڑھے میں جا ہی گرتا ہے۔

☆بزدل اور ڈرپوک اپنے غیر معمولی نرم برتاؤ سے زیردست کو دلیر اور زبردست کو گستاخ کر لیتا ہے۔

☆جس طرح پست گدھے پر سب کوئی چڑھ جاتا ہے اسی طرح نالائق، نرم مزاج شخص پر سب حکومت کرتے ہیں۔

☆ترقی کی راہ میں سرپٹ دوڑنے والے ٹھوکر کھا کر گر جاتے ہیں یا دم اکھڑ کر پیچھے رہ جاتے ہیں۔اس میدان میں وہی سمجھ کر چلنے والے آگے بڑھتے ہیں جو آہستہ آہستہ استقلال کے ساتھ منزل مقصود تک چلے جاتے ہیں۔کامیابی کی دوڑ میں وہ گھوڑا نہ بنوں جو میدان جیت کر وہیں سرد ہو جائے۔

☆زیادہ نرہو کر کسی کے منہ کا نوالہ نہ بنو۔دیکھو نرم لکڑی کو ہی کرم کھا جاتے ہیں۔

☆کسی حالت میں اپنے دل کو مت گراؤ۔دیکھو لوگ گرے ہوئے مکان کی اینٹیں بھی اٹھا کر لے جاتے ہیں، لیکن کھڑی ہوئی عمارت کو کوئی ہاتھ نہیں لگاتا۔

☆مزاح گفتگو کی نمکینی ہے، خوراک نہیں۔

تبدیلی موسم میں خود کو بھی تبدیل کریں

دوران غذا ٹھنڈا پانی نظام ہضم کو ٹھنڈا اور ہاضم رطوبات کو پتلا کر کے بدہضمی، ریح، تبخیر اور تیزابیت کا باعث بنتا ہے اس لئے غذا سے ایک گھنٹہ پہلے اور دو تین گھنٹے بعد حسب خواہش پانی پئیں۔ صرف دوا ہی سے نہیں بلکہ غذا کو مستقل ہضم کریں۔

لیجئے برسات بھی اب رخصت ہونے کو ہے اور اب سردیوں کی ابتداء ہے۔ برسات کے بعد کی سردی کو معمولی سردی سمجھنے والے نزلہ، زکام، کھانسی، نمونیہ، پٹھوں اور جوڑوں کے درد کا شکار ہو جاتے ہیں۔ موسم تبدیل ہو رہا ہے اگر ہمیں صحت مند رہنا ہے تو ہمیں خود کو بھی بدلنا ہوگا۔

آج کل رات کو کافی خنکی ہو جاتی ہے اس لئے رات کو پنکھے کا استعمال اور خاص طور پر باہر سونا بند کر دیں۔ رات کو چادر اوڑھ کر سوئیں۔ برف، لسی اور ٹھنڈے مشروبات ترک کریں۔ کولر اور فریج کا ٹھنڈا پانی بھی ہضم میں رکاوٹ کا باعث ہوتا ہے بعض حضرات آج کل دن کو پنکھا مکھیاں اڑانے اور رات کو مچھر بھگانے کے لئے استعمال کرتے ہیں، یہ عقلمندی کی بات نہیں ہے موسم کی تبدیلی میں چست نرم گرم بدن میں دردستی اور اکڑاؤ ہوتا ہے پنکھے سے جو پسینے کی کمی ہوگی اس پسینے کو لانے کے لئے چائے اور دردوں کی گولیاں کھانی پڑتی ہیں۔ جرابیں استعمال کریں۔ روزانہ تازہ پانی سے غسل کریں اور غسل کرنے کے بعد سرسوں کے تیل سے بدن کی خوب زوردار مالش کر کے تولئے سے چکنائی رگڑ کر صاف کرلیں۔ یہ ہلکی تیل کی مالش جلد کی قوت بخش غذا ہے، کپڑے صاف رکھنے کے خبط میں بدن اور جلد کو غذا یعنی تیل سے محروم نہ رکھیں۔ آپ کا بدن خدا کی امانت ہے۔ اس لئے برف، سگریٹ، تمباکو، کیمیکلز، مسکن دواؤں سے خراب نہ کریں ایسا نہ ہو کہ اس کا مالک ناراض ہو جائے اور نظام جسم درہم برہم ہو جائے۔ صبح کی سیر ورزش، پی ٹی، دوڑ عمر کی مناسبت سے ضرور کریں۔ نزلہ زکام کا ڈر ہو تو ٹھنڈے شبنم والے گھاس پر چلنا درست نہیں، اس کے لئے فلیٹ بوٹ پہنیں مالش اور ورزش جسم میں خون کا دوران بحال کرتی ہیں بدن کو چست اور ہشاش بشاش رکھتی ہیں جسم میں توازن پیدا کرتی ہے۔ اس موسم میں گلا خراب، نزلہ زکام کی شکایت عام ہوتی ہے اس لئے اچار چٹنی، برف اور ٹھنڈی غذائیں بند کر دیں۔

اس کے لئے گرمی اور صفرا سے ہونے والے نزلہ زکام جس کی نشانی یہ ہے کہ آنکھ، ناک، منہ سے گرم ہوا اور حلق اور ناک میں خراش سوزش چھنکیں گرم پانی بہتا ہے تو یہ نسخہ استعمال کریں۔ ھوالشافی: بیدانہ ۴ ردانہ، لسوڑیاں ۴ ردانہ ابال کر صبح و شام پئیں۔ حلق میں خراش ہو تو لعوق سپستاں (لسوڑیوں کی چٹنی) آدھے سے ایک چمچ تک دن میں متعدد بار چاٹیں حلق کا کوا گر جائے تو حلق میں مسلسل خراش رہتی ہے جس کی وجہ سے کھانسی کی تحریک ہوتی ہے اس کے لئے مازو پانچ گرام، پھٹکری دس گرام باریک پیس کر چھان کر ڈبی میں رکھ لیں۔ دائیں بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو نم آلود کر کے یہ سفوف انگوٹھے پر لگا کر حلق میں اوپر اور دائیں بائیں جانب اچھی طرح سے لگائیں حلق سے لیس دار ریشہ نزلہ خارج ہو کر سکون ہوگا۔

دوران غذا ٹھنڈا پانی نظام ہضم کو ٹھنڈا اور ہاضم رطوبات کو پتلا کر کے بدہضمی، ریح، تیزابیت کا باعث بنتا ہے اس لئے غذا سے ایک گھنٹہ پہلے اور دو تین گھنٹے بعد حسب خواہش پانی پئیں۔ صرف دوا ہی سے نہیں بلکہ ورزش سے غذا کو مستقل ہضم کریں۔

ضروری بات: آج کل بیجا نفاست نے ہمیں کہیں کا نہیں چھوڑا، سفید آٹے کے خبط میں ہم نے اپنے لئے وہ چیز اپنالی ہے جو سوائے کمزوری بیماری اور قوت مدافعت کی کمی کے کچھ نہیں دے گی۔ گندم ہماری بنیادی غذا ہے اس میں سے سوجی میدہ اور چھان بورہ لیا جائے تو صرف پیٹ بھرنے اور غذا نگلنے کا عمل باقی رہ جاتا ہے جسم کو بنیادی غذا اور ضرورت سے محروم مت کریں۔ غذا میں آٹے کا چھان شامل کیجئے یہ قبض کشا، ہاضم اور مقوی بدن ہے۔ یہ قوت مدافعت کو بڑھاتا ہے۔

گرم مصالحہ اور مرچ: چونکہ موسم کے ساتھ ساتھ ان چیزوں کا استعمال بھی بڑھ جاتا ہے تو یہ معدہ آنتوں جگر گردوں میں سوزش پیدا کر کے پیچش، زخم معدہ اور بواسیر کا سبب بنتا ہے زیادہ مرچ مصالحے کھی

لذت کا معیار نہیں ہیں جب کھائی جانے والی چیز کو اپنی لذات اور ذائقہ محسوس نہ ہو تو کھانے کا مقصد فوت ہو جاتا ہے اور چیز اپنی تاثیر اور لذت سے محروم ہو جاتی ہے۔ چینی اور بناسپتی گھی دونوں صحت کے لئے اچھے نہیں اگر ممکن ہو تو چینی کی بجائے گڑ اور بناسپتی گھی کی بجائے دیسی گھی استعمال کریں۔ ستمبر میں دن کے اوقات میں تو ہلکی سی گرمی ہوتی ہے تو ٹھنڈے مشروبات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے رات کو ہلکی سی سردی ہوتی ہے گرمی ہوتی ہے تو ٹھنڈے مشروبات کا استعمال زیادہ ہوتا ہے رات کو ہلکی سی سردی ہوتی ہے تو چائے کا اور تمباکو کا استعمال ہوتا ہے جو کہ مناسب نہیں۔ چائے سے گرمی اور چستی نہیں آتی بلکہ حرکت قلب تیز ہو جاتی ہے۔ اس کا بہترین نعم البدل کھجور، بادام، چنے اور گڑ وغیرہ ہیں۔

چائے کے بہترین نعم البدل: چونکہ آگے جیسے جیسے موسم تبدیل ہو رہا ہے سردی بڑھتی جائے گی اور چائے کا استعمال بھی بڑھا چلا جائے گا اس لئے ہم آپ کے لئے لائے ہیں چائے کے کچھ نعم البدل تاکہ آپ چست بھی رہیں اور تندرست بھی۔

۱۔ ایک پاؤ گرم میٹھے دودھ میں آدھا چھوٹا چمچ پسی ہوئی ہلدی گھول دیں۔ مقوی اعضاء رئیسہ بہترین ٹانک ہے۔

۲۔ کیکر کی پھلی کے قہوے میں مناسب دودھ شامل کیجئے چائے مشابہ اور بہترین چائے تیار ہوگی۔

۳۔ بوہڑ کی ڈاڑھی کا قہوہ چائے کا بہترین نعمل البدل ہے۔

جسے بیماری میں بد پرہیزی مضر ہے ایسے ہی صحت کی حالت میں پرہیز کرنا یا وہم کرنا مناسب نہیں۔ انسان کا صحیح مزاج اور معیار زندگی وہی ہے جس کا اللہ پاک نے حکم دیا اور انبیاء و صحابہؓ نے عمل کیا ہم ہر چمکدار خوشنماء چیز میں نہ کھو جائیں کہ جسمانی طور پر کمزور پڑ جائیں۔ اچھے اعمال سے روح خوشبودار اور صحت و بہار دی پیدا ہوتی ہے۔ برے اعمال سے روح بدبودار سیاہ کمزور ہوتی ہے جو کہ خسارے کا سودہ ہے۔

قدرت کی تقسیم پر راضی بہ رضا رہیں، حسد، گلا، رنج و غم، ناشکری، بے صبری کو دل و دماغ سے نکال دیں کیونکہ اس سے عصبی کھچاؤ اور معدہ آنتوں میں انقباض پیدا ہوتا ہے اور قوت نہیں آتی دل کو طاقتور کرنے کے لئے ان چھ باتوں پر عمل کیا جائے جو روح اور جسم کی محافظ ہیں۔

۱۔ کلمہ اقرار بندگی ہے۔ ۲۔ نماز اظہار بندگی ہے۔ ۳۔ اکرام مسلم حقوق بندگی ہے۔ ۴۔ علم قانون بندگی ہے۔ ۵۔ نیت کا ٹھیک کرنا اساس بندگی ہے۔ ۶۔ اچھے کاموں کی دعوت دینا وظیفہ بندگی ہے۔

اقوالِ امام غزالیؒ

☆ اپنے تئیں بڑا جاننا برا ہے۔ حقیقت میں یہ خدائے پاک کے ساتھ خصوصیت ہے کیونکہ دراصل بڑائی اسی کو سزاوار ہے، فسق فجور سے بچنا تا وقت کہ نظر کی حفاظت نہ کی جائے، دشوار ہے۔

☆ تمسخر اکثر قطع دوستی، دل شکنی اور دشمنی کا باعث ہوتا ہے۔ اس سے دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

☆ بعض لوگ توکل کے یہ معنی لیتے ہیں کہ حصولِ معاش کی کوشش اور تدبیر نہ کریں۔ مگر یہ خیال جاہلوں کا ہے۔ کیوں کہ یہ شریعت میں سراسر حرام ہے۔

☆ برے کاموں سے بچنے کے لئے صفائے دل ضروری ہے اور صفائے دل کے لئے باطنی تقویٰ ضروری ہے۔

☆ اگر دل پاک ہے تو جسم پاک ہے۔ اگر دل صاف نہیں تو تمام جسم میں فساد ہوگا۔

☆ تین چیزیں خباثتِ قلب کو ظاہر کرتی ہیں (۱) حسد (۲) ریا (۳) عجب۔ عقل مندوں کو ان سے بچنا چاہئے جو شخص ان سے محفوظ رہے گا، وہ دوسری مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

☆ اپنے کو عظمت اور دوسروں کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا نام عجب ہے۔

☆ نیک نصیحت کے ماننے کی طرف طبیعت کا مائل نہ ہونا اور اپنی باتوں کی تردید سے رنجیدہ ہونا کبر ہے۔ عجب و کبر اور فخر نہایت مہلک بیماریاں ہیں۔

☆ دوست جو صرف تمہاری اچھی حالت کا دوست ہو اور آڑے وقت کام نہ آئے، اس سے بچنا چاہئے۔ کیونکہ وہ سب سے بڑا دشمن ہے۔

☆ علم دین وہ ہے جو خدائے تعالیٰ کا خوف زیادہ کرے۔ ذاتی برائیوں سے واقف کرے۔ خدا تعالیٰ کی عبادت کا شوق دل میں پیدا کرے، دنیا کی طرف سے ہٹائے، دین کی طرف لگائے اور برے افعال سے مجتنب کرے۔

۲۰۱۶ء علم الاعداد کی روشنی میں

یہ سال آپ کے لئے کیسا رہے گا؟

ہر شخص یہ جاننے کا خواہاں ہوگا کہ قسمت کے اعتبار سے ۲۰۱۶ء اس کے لئے کیالائے گا؟ آیئے اس راز پر سے پردہ اٹھائیں۔

سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں، مثلاً محمد اقبال۔

م ح م د ا ق ب ا ل

۱-۱۰=۲+۸=۳   ۱ ۲ ۱ ۱ ۴ ۴ ۸ ۴

سال ۲۰۱۶ء کا مفرد عدد ۹ حاصل ہوا، محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ایک حاصل ہوا، دونوں کو جمع کیا اور حاصل عدد ایک۔ محمد اقبال کا ۲۰۱۶ء کا عدد ایک حاصل ہوا، اس کے مطابق مندرجہ ذیل کے سامنے درج حالات پڑھ لیں۔ آپ اپنے نام کے عدد کے مطابق اپنی قسمت کا حال معلوم کریں۔

عدد نمبر ایک: اگر آپ تبدیلیوں کے خواہاں ہیں تو یہ سال آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، رہائشی یا معاشی جو بھی تبدیلی آپ چاہیں بصد شوق بروئے کار لائیں، فائدہ مند ثابت ہوں گی، سفر کرنے کا موقع بھی آپ کو ملے گا جو مادی لحاظ سے کامیاب ثابت ہوگا، تعلیم کامیابی نصیب ہوگی۔ جو لوگ ادویات کا کاروبار کرتے ہیں وہ لوگ کافی مالی فائدہ حاصل کریں گے، گزشتہ دور کی لاحق پریشانیوں اور مصیبتوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا اور معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہوجائیں گے۔ ماہ جون جولائی خوش بختی لائے گا۔

ماہ جون تا ستمبر کے ایام نکاح وشادی کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، پرانے دوستوں سے دوبارہ روابط قائم ہوں گے اور ان کی اعانت سے بعض اہم امور کی انجام دہی ہوگی، دریں سال صحت کا خیال رکھیں، نظام ہضم میں نقص پڑنے کا اندیشہ ہوگا، مارچ تا مئی اوزار آگ اور بجلی کے استعمال کے وقت محتاط رہیں، حادثہ کا خطرہ ہوگا۔

عدد نمبر ۲: اگر آپ کا عدد ۲ ہے تو یہ سال آپ کو تکمیل خواہشات دے گا، مالی حالات میں بہتری پیدا ہوگی، آپ اپنی فنی وانتظامی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں، انشاءاللہ معاشی ترقی نصیب ہوگی۔

اگر آپ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس کریں تو بصد شوق زیر عمل لائیں وہ آپ کے حق میں بہتر ثابت ہوگی، دریں سال معاشی ترقی وتوسیع کے لئے کی گئی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوگی، موسم بہار کے آغاز سے مادی فوائد کے حصول کی راہیں ہموار ہوں گی۔

اس سال آپ اپنی خوارک کا معیار ومقدار حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مقرر کریں، خاص طور پر موسم گرما میں بے اعتدالی وبدپرہیزی سے قطعی گریز کریں، ورنہ طویل وپیچیدہ بیماری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

نکاح وبیاہ کے لئے سال رواں کے ابتدائی ماہ سعد ثابت ہوں گے، خاص طور پر ماہ جنوری بعض حالتوں میں شادی اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوگی، ازدواجی حالات بہتر ہوں گے۔

سفر مادی اعتبار سے کامیاب ثابت ہوگا جب موقع ملے بصد شوق کریں، اس سال تعلیمی سلسلہ میں قدرے رکاوٹیں پیش آئیں گی، جن کو سعی وکوشش سے دور کیا جاسکے گا۔

عدد نمبر ۳: اس سال آپ کو کئی سنہری مواقع ملیں گے لیکن آپ ان سے صرف اسی صورت میں مستفید ہوسکیں گے جب آپ ہر موقع کو فوری طور پر ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں گے، ورنہ موقع ہاتھ سے نکل جانے پر کف افسوس ملنا پڑے گا، یہ مواقع معاشی ترقی سفر، دولت کے حصول کے ہوں گے۔

فنون لطیفہ قدیم اشیاء کی خرید وفروخت زیبائش وآرائش سے

متعلقہ اصحاب کافی مالی فائدہ حاصل کریں گے، معاشی لحاظ سے ماہ اپریل تا اگست کا عرصہ بہترین ثابت ہوگا۔

سارا سال نکاح وشادی کے لئے مبارک ہے، شادی شدہ حضرات کو گھریلو الجھنوں سے چھٹکارا نصیب اور حالات سازگار رہیں گے۔ تعمیر مکان یا جائیداد کے واضح امکانات موجود ہیں۔

تبدیلی جائے رہائش یا کاروبار کی ضرورت اگر محسوس کریں تو اسے بروئے کار لانے میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ زیادہ سودمند ثابت نہیں ہوگی۔ سفر پہلی یا تیسری سہ ماہی موزوں رہے گا، تعلیمی امور میں کامیابی نصیب ہوگی، صحت کے لحاظ سے موسم سرما احتیاط طلب ہوگا، بلغمی ریاحی امراض میں مبتلا ہونیکا اندیشہ رہے گا، صحت کی سخت حفاظت لازم ہوگی۔

عدد نمبر ۴: وہ اصحاب جو ادب اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھتے ہیں یا سیاست سے وہ اس سال ترقی کی منزل کو پالیں گے، دولت اور عزت وشہرت قدم چومے گی، رفاہی کاموں میں حصہ لینے سے قدر ومنزلت بڑھے گی۔

یہ سال مالی فوائد تو دے گا لیکن اخراجات میں کچھ اضافہ بھی ہوگا اگر آپ نے آمدنی وخرچ میں توازن قائم نہ رکھا تو مالی دقتیں پیش آئیں گی، آمدنی کے لحاظ سے دوسری وتیسری سہ ماہی بہتر ثابت ہوں گی۔

اس سال متعدد سفر پیش آئیں گے، کاروباری غرض کے تحت بھی اور دیگر مقاصد کے تحت بھی، یہ سفر وسیلہ ظفر ہوں گے، یہ سفر میل ملاقات بھی دیں گے، یہ سال تعلیمی شعبوں میں کامیابی دے گا۔

ماہ اپریل تا ستمبر شادی ونکاح کے لئے سعد اوقات ہیں۔ بعض حضرات کی شادی محبت کا نتیجہ ہوگی، ازدواجی حالات گزشتہ سالوں کی نسبت بہتر رہیں گے، وراثتی مسائل حل ہوں گے، رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

عدد نمبر ۵: اگر آپ کا عدد ۵ ہے تو یہ سال کاروباری ملازمتی اور تعلیمی بہتری دے گا، آپ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر ترقی کی منزل سے ہمکنار ہوسکیں گے، شراکتی کاروبار میں حصہ لینے والے حضرات خصوصی مالی فوائد حاصل کریں گے۔

اس سال آپ کو مختلف تبدیلیوں سے واسطہ پڑے گا، اگر تبدیلیاں کسی ٹھوس منصوبہ کے تحت زیر عمل لائی گئیں تو فائدہ مند ثابت ہوں گی ورنہ نقصان دہ رہیں گی، سفر کے لئے موزوں اوقات ماہ مارچ تا اگست ہیں، حصول مقاصد کا باعث ہوں گے، میل ملاپ کا ذریعہ بھی بنیں گے۔

حلقہ احباب میں تھوڑے مگر مخلص اشخاص شامل ہوں گے، جن کے تعاون سے بعض اہم مسائل طے کئے جائیں گے۔ اس سال گھریلو حالات بہتر رہیں گے، نکاح وشادی خوش کن ماحول میں ہوں گے، وراثتی امور میں قدرے رخنہ اندازیوں کا احتمال ہوگا، جن کے ازالہ کے لئے قانونی مدد کی ضرورت ہوگی۔

موسم خزاں میں صحت کی ہر ممکن حفاظت کریں، غفلت بے پرواہی اور بدپرہیزی کی صورت میں شدید علالت کا شکار ہونا پڑے گا۔

عدد نمبر ۶: اگرچہ گزشتہ سال آپ اپنی محنت کا صحیح معاوضہ حاصل نہ کرسکے تھے، لیکن اس سال آپ محرومیوں کا شکار نہیں ہوں گے، آپ اپنی اللہ داد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر توقع سے زائد صلہ پائیں گے، معاشی لحاظ سے بہترین اوقات ماہ فروری تا مئی اور ستمبر تا نومبر ہوں گے۔

شادی ونکاح غیر متوقع اور اچانک ہوں گے لیکن بہتر ازدواجی زندگی کی بنیاد بنیں گے، شادی شدہ حضرات کی ازدواجی زندگی بھی سکون بخش ہوں گی، سماجی تعلقات بڑھیں گے، رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔ ماہ مئی وجون اور ستمبر واکتوبر معاشی یا رہائشی تبدیلیاں دے سکتے ہیں جو سودمند ثابت ہوں گی، ان اوقات میں معاشی اغراض کے تحت کئے جانے والے سفر حصول مقاصد کا باعث ہوں گے، لیکن دوران سفر صحت کی حفاظت لازم ہوگی، ہر ممکن حفاظت کریں۔

اس سال تعلیمی سلسلہ کی کئی کوششیں کامیاب ثابت ہوں گی، ادب وشاعری اور فنون لطیفہ سے متعلق اصحاب خصوصی مادی فوائد حاصل کریں گے، سائنسی شعبہ سے متعلقہ افراد بھی ترقی پائیں گے۔

عدد نمبر ۷: اگر آپ کا عدد ۷ ہے تو یہ سال بغیر محنت کئے آپ کو ترقی کے مواقع شاذ ہی دے گا، پہلے دو ماہ مایوسی وناامیدی کی نظر ہوجائیں گے ماہ مارچ سے حالات بہتری کی طرف مائل ہوں گے اور محنت وکوشش کا نتیجہ مادی فائدہ کی صورت میں ملے گا۔

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے بعد ازدواجی الجھنیں دور ہوں گی اہم امور کی انجام دہی ہوگی، وراثتی معاملات طے کرلئے جائیں گے،

نکاح وشادی خوش کن ماحول میں ہوگی، عزیزوں سے مراسم بہتر ہوں گے، بعض حضرات کو رہائشی تبدیلیاں پیش آئیں گی، ماہ جون وستمبر بہتر اوقات ہوں گے۔

ماہ مئی وجون اور ستمبر واکتوبر میں ترقی وتوسیع کے مواقع ملیں گے، ان اوقات میں کئے جانے والے سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوں گے، تعلیمی شعبہ میں کامیابی نصیب ہوگی۔ اس سال لاٹری وغیرہ سے نقصان کا اندیشہ ہوگا۔

صحت کی حفاظت آپ کے حق میں بہتر ثابت ہوگی، بے اعتدالی وبد پرہیزی سے طویل وپیچیدہ بیماری کا شکار ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

عدد نمبر ۸: اگر آپ کا عدد ۸ ہے تو یہ سال آپ کے لئے گزشتہ سالوں کے بہ نسبت مادی لحاظ سے بہتر ثابت ہوگا، آپ معاشی طور پر ترقی کریں گے، ذہنی وجسمانی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے سے دولت اور عزت وشہرت حاصل ہوگی، ماہ اپریل تا ستمبر بہترین اوقات ثابت ہوں گے۔

ازدواجی زندگی میں بہتری پیدا ہوگی، گھریلو امور بطریق احسن انجام پذیر ہوں گے، بیاہ ونکاح کی رسوم کی ادائیگی بخیر وخوبی ہوگی، بعض حضرات اپنی پسند کی شادی کریں گے، رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

سال رواں میں غیر ملکی سفر کا موقع ملے تو بصد شوق کریں، نیا ماحول اور نیا ذریعہ معاش آپ کو موافق آئیں گے، اس سال تعلیمی کامیابی بھی نصیب ہوگی، بعض تبدیلیاں ''قسمت میں تبدیلی'' ثابت ہوں گی، صحت بہتر رہے گی، ذاتی اثر ورسوخ میں اضافہ ہوگا، عزت وشہرت بڑھے گی۔

عدد نمبر ۹: یہ سال زندگی کے ہر شعبہ میں ترقیاتی رجحان دے گا، معاشی اسکیموں کو بروئے کار لانے سے مادی بہتری پیدا ہوگی، معاشی لحاظ سے ماہ اپریل تا اکتوبر سعد اوقات ہوں گے، عزت وشہرت فزوں تر ہوگی، گھریلو امور کی حسب منشا انجام دہی سے سکون واطمینان نصیب ہوگا، تعمیر مکان یا جائیداد کی خرید کا غالب امکان ہے، رہائشی تبدیلی بھی ممکن ہے، غیر شادی شدہ حضرات حسب منشاء ازدواجی زندگی کی تکمیل میں کامیاب ہوں گے، دوسری چوتھی سہ ماہی خوش کن واقعات لائیں گے۔

سفر بھی پیش آئیں گے، یہ سفر مادی لحاظ سے بہترین ثابت ہوں گے، بعض حضرات معاشی تبدیلیوں سے دوچار ہوں گے جو سودمند ثابت ہوں گے، حلقہ احباب واعزا میں اضافہ ہوگا، تعلیمی شعبہ میں قدرے رخنہ اندازیوں کے راستی پیدا ہوگی، سماجی مصروفیتیں بڑھیں گی۔

دوستوں سے مفاد ملے گا لیکن ''آزمودہ واآزمودن جہل است'' کے مصداق غیر مخلص دوستوں پر اعتماد ہرگز نہ کریں، ورنہ دھوکہ دہی کا شکار ہوں گے، صحت بہتر رہے گی۔ (واللہ اعلم)

آیت قرآنی سے روحانی علاج

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ قرآن مومنین کے لئے شفا ہے۔ کسی متقی پرہیز گار شخص سے آیت شفا زعفران، عرق گلاب سے چینی کے برتن یا صاف کاغذ پر لکھ کر چینی کے برتن میں صبح نہار منہ ۴۱ روز بلا ناغہ پلائیں۔ اگر پھر بھی افاقہ نہ ہوتو تا شفا پلائیں۔ انشا اللہ تعالیٰ قرآن کی برکت سے شفا ملے گی۔

آیت شفا درج ذیل ہے

يَا شَافِيْ يَا كَافِيْ يَا سَلَامُ بِحَقِّ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّوْمِنِيْنَ. وَشِفَاءٌ لِّمَا فِي صُدُوْرِ. تَخْرُجُ مِنْ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّمَا فِي صُدُوْرِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَاهُوَشِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ. وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ. قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْ هُدًوَّشِفَاءٌ.

مزید اس کے ساتھ سات سلام بھی لکھ دیں مریض کو جلد شفا ہوگی۔

دعائے عافیت: ناطق قرآن مولا علی امیر المومنینؑ نے فرمایا اے ابن عباس اگر کسی کو کوئی مشکل ہو یا مال میں کچھ نقصان ہو یا اہل وعیال میں کوئی بیماری ہوتو حضور وخشوع کے ساتھ اس کو چاہئے کہ دعا مذکورہ پڑھے اور تفرع وزاری کے ساتھ اپنی حاجت طلب کرے۔ خدوند عالم اس کی حاجت برلائے گا۔ (نہج الاسرار)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِيْ صُعُوْبَتَهَا وَاكْفِنِيْ شَرَّهَا فَاِنَّكَ الْكَافِيْ وَالْمُعَافِيْ وَالْغَلِبُ وَالْقَاهِرُ. ترجمہ: بارالہا تیرے نبی ﷺ کا واسطہ جو نبی ﷺ رحمت ہیں اور ان کے اہل بیت کا واسطہ جن کو تو نے تمام عالم پر فوقت دی ہے۔ میں تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔ اس مصیبت کی سختی کو میرے لئے آسان کردے اور مجھ کو اس شر سے بچالے اس لئے کہ تو ہی بچانے والا ہے اور غالب وقاہر ہے۔

دعائے امراض قلب: اول وآخر تین مرتبہ درود شریف کی تلاوت ۱۴ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دم کریں۔

يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْيِيْ قَلْبِيْ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ.

پھوڑوں پھنسی اور خارش کے لئے: سفید چینی اور سرسوں کے تیل پر سورۃ فاتحہ بمع بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ پھر ان کلمات کو ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اس چینی کو دن میں چند بار تھوڑی تھوڑی مریض کو کھلائیں اور تیل کو متاثرہ مقام پر لگائیں مرض سے شفا ہوگی۔ بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ اَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِاِذْنِ رَبِّنَا.

فقر وفاقہ سے محفوظ: حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص ہر روز صبح وشام یہ کلمات طیبات سو مرتبہ پڑھے گا وہ فقر وفاقہ سے محفوظ رہے گا۔ غنا کا دروازہ اس پر کھل جائے گا۔ دعا یہ ہے۔ لَآاِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ.

دیگر: صبح صادق کے بعد سورج نکلنے سے پہلے
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. سو مرتبہ پڑھیں ہمیشہ بعد از نماز عشا اور اول وآخر ۱۱۔۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر يَاوَهَّابُ پڑھ کر ۱۰۰ مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔ يَاوَهَّابُ هَبْ لِيْ مِنْ نِّعْمَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ.

نافرمان اولاد کے لئے: سرکش نافرمان اولاد ہو یا بیوی سب کے لئے اس آیت مبارکہ کو اول وآخر ۱۱۔۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر ۱۴ مرتبہ کسی میٹھی چیز وغیرہ پر دم کر کے سب کو کھلائیں انشاء اللہ کلام پاک کی برکت سے باز رہے۔ قرآن پاک پارہ نمبر ۵ سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

حضرت سید علی بن عثمان ہجوری المعروف داتا گنج بخش لاہوری رحمتہ اللہ علیہ کی لکھی ہوئی شہرآفاق اور لازوال کتاب

کشف المحجوب

تحریر: ستّار طاہر

کتاب کی تصنیف وتالیف اور جمع کرنے کا کوئی مقصد نہیں ہوتا سوائے اس کے کہ مصنف کا نام زندہ رہے اور پڑھنے اور تعلیم پانے والے اس کے لئے دعا کرتے رہیں۔

یہ الفاظ صاحب کشف المحجوب حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے ہیں۔ انھوں نے کتاب کی تصنیف وتالیف کے حوالے سے جو بات کہی ہے اس میں یہ نکتہ بے حد اہم ہے کہ اس کتاب کے منظر عام پر آنے کا ایک بڑا مقصد یہ بھی ہونا چاہئے کہ اسے پڑھنے اور اس کتاب کے ذریعے سے تعلیم پانے والے مصنف کے لئے دعا کرتے رہیں۔ یعنی وہ کتاب انسانی فلاح اور انسان کی ذہنی اور باطنی تربیت کے لئے اتنی مفید اور اہم ہو کہ اسے جو پڑھے اس کے دل سے مصنف کے لئے دعا نکلے کہ اس نے ایسی کتاب تصنیف کی جو انسان کو بھلائی، خیر اور سچائی کا راستہ دکھاتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ کشف المحجوب ایسی ہی ایک کتاب ہے جو اس کے مصنف کے اپنے قائم کردہ معیار پر پوری اترتی ہے اور یہ کتاب زمانوں پر حاوی ہے اور اپنے موضوع پر بے مثل ہے اور سرچشمہ خیر ہے جو سدا جاری رہے گا۔

حضرت داتا گنج بخش ہجویریؒ کا مزار لاہور میں ہے۔ اسی نسبت سے لاہور داتا کی نگری کہلاتا ہے اور صدیوں سے یہ مزار مرجع خاص وعام ہے اور صدیوں سے اس کتاب سے لوگوں نے فیض اٹھایا ہے اور ہمیشہ فیض اٹھاتے رہیں گے۔

سید ابوالحسن علی المعروف داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ محمود غزنوی کے دور میں غزنی کے ایک محلہ ہجویر میں ۴۰۰ھ کے ماہ ربیع الاوّل میں پیدا ہوئے۔ ہوش سنبھالتے ہی تعلیم حاصل کرنے لگے اور مختلف مدارج اور منازل طے کرنے کے بعد ابوالفضل رحمتہ اللہ علیہ کو پیر طریقت بنایا۔

ان ہی کے حکم پر تبلیغ وتشہیر اسلام کے لیے عازم لاہور ہوئے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اکیلے ہی کٹھن اور جاں گسل منازل طے کیں اور لاہور پہنچے جہاں اس وقت کوئی اسلام کا نام لیوا نہ تھا۔ ایک ویران جگہ پر جھوپڑی بنا کر ڈیرہ ڈال دیا اور تبلیغ دین میں مصروف ہوگئے۔ بلاشبہ ان گنت انسانوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے متاثر ہوکر دین حق قبول کیا۔ ان میں لاہور کا نائب حاکم رائے راجا بھی شامل تھا۔ جواب داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے مزار کے احاطے میں دفن ہے۔ اس کی اولاد ہی مجاور اور جانشین بنی۔ حضرت داتا صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی حیات اور ان کے وصال کے بعد ان گنت لوگوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ سے فیوض حاصل کئے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی یہاں اعتکاف کیا اور وہ شعر ارشاد فرمایا جو آج زبانِ زد عام ہے۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا
ناقصاں را پیر کامل کاملاں را رہنما

حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کا سن وصال ۴۶۵ھ ہے۔ کشف المحجوب، فارسی زبان میں تصوف پر پہلی کتاب ہے اور تصوف کی کتب میں بنیادی اہمیت رکھتی ہے۔ اس کتاب کی وجہ تصنیف یہ ہے کہ حضرت داتا گنج بخش ہجویری رحمتہ اللہ علیہ کے ایک عزیز شاگرد حضرت ابوسعید ہجویری رحمتہ اللہ علیہ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے بسلسلہ تصوف سوالات کیا کرتے تھے۔ ان ہی سوالات کے جواب اور وضاحت کے ضمن میں یہ کتاب معرض تخلیق میں آئی اور یہ وہ کتاب ہے جس کو ہر دور کے صوفیائے کرام نے خراج تحسین پیش کیا ہے اور حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رحمتہ اللہ علیہ نے تو یہاں تک فرمایا کہ جس کا کوئی مرشد نہ ہو، اس کتاب کشف المحجوب کی برکت سے اسے مرشد مل جائے گا۔

کشف المحجوب کے قلمی نسخوں اور اشاعت کا احوال بھی خاصا دلچسپ ہے۔اے جے آربری نے انڈیا آفس لائبریری کی فارسی کتب کی فہرست میں یوں اندراج ہے: کشف المحجوب، از ہجویری، صفحات ۲۶۷، لیتھو، مطبوعہ لاہور ۱۸۷۲ء کشف المحجوب کا پہلا اردو ترجمہ مولوی فیروزالدین نے کیا جس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ڈاکٹر نکلسن نے اس کا پہلی بار انگریزی ترجمہ ۱۹۱۱ء میں شائع کیا۔سمرقندی نسخے کے کئی ایڈیشن مختلف ممالک سے شائع ہو چکے ہیں۔

کشف المحجوب کا مستندترین ایڈیشن روسی ماہر شرقیات والنٹین ژوکوفسکی کا طویل دیباچہ بھی شامل ہے۔ژوکوفسکی نے اسے ترتیب دینے پر کئی برس صرف کئے۔۱۹۰۵ء میں کتاب کا متن ترتیب دے کر معہ سات ضمیمہ جات شائع کروایا۔آٹھواں ضمیمہ ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا،مگر روس کے اندرونی انتشار اور سیاسی حالت کی بنا پر اس کی جز بندی نہ ہو سکی اور یہ منظر عام پر نہ آ سکا۔۱۹۰۸ء میں ژوکوفسکی کا انتقال ہو گیا تھا۔ ۱۹۱۸ء میں جب روس میں کچھ امن ہوا تو سویت حکومت نے ۱۹۱۴ء میں تیار ہونے والے نئے ایڈیشن کو ۱۵ مارچ ۱۹۲۶ء کو دو صفحوں پر پیش لفظ کے اضافے کے ساتھ شائع کر دیا۔

ژوکوفسکی نے کشف المحجوب کے اس نسخہ کی تکمیل وتدوین کے لئے متعدد قلمی نسخوں سے مدد لی تھی۔بہر حال یہ نسخہ مستندترین تسلیم کیا جاتا ہے۔کشف المحجوب کے کئی قلمی نسخے لینن گراوڈ، سمرقند، تاشقند، لندن، پیرس کی لائبریریوں میں موجود ہیں۔ایل ایس ڈگن نے اس سلسلے میں جو کام کیا ہے وہ بہت اہم ہے۔

اردو میں جن لوگوں نے کشف المحجوب کا ترجمہ کیا ہے ان میں مولوی فیروزالدین، شاہ ظہیر احمد ظہیری، خورشید احمد، محمد الدین بن منشی میراں بخش مرنگوی، محمد حسین مناظر حسین، علامہ ظہیر الدین بدایونی، مفتی غلام معین الدین نعیمی، کپتان واحد بخش، سیال چشتی صابری اور میاں طفیل محمد شامل ہیں۔

کشف المحجوب کی مقبولیت کے بارے میں کچھ لکھنا بے معنی ہوگا۔کہ اس کے بارے میں ہم سب جانتے ہیں کہ اس ایک کتاب نے انسانوں کی زندگیوں میں کیسے کیسے انقلاب پیدا کئے ہیں۔یہ کتاب فیض وبرکت کا ایک ایسا سرچشمہ ہے جو ہمیشہ جاری رہے گا۔

کشف المحجوب سے اقتباسات

☆جس شخص کو معرفت کا علم نہیں اس کا دل بسبب جہالت بیمار ہے۔

☆علم اگر چہ بے عمل ہی ہو، باعث عزت اور شرف ہوتا ہے۔

☆علم کا ترک کرنا بھی جہالت ہے۔

☆آگ پر قدم رکھنا آسان ہے،علم کی صحیح مطابقت اور موافقت مشکل ہے۔

☆......عزت درحقیقت وہ ہوتی ہے جو بندے کو خدا کے دربار میں حاضر کر دے۔اور ذلت وہ ہے جو بندے کو خدا سے غائب اور غافل کر دے۔

☆ درویش اپنے تمام معانی میں غیر اللہ سے بے تعلق اور تمام اسباب سے بیگانہ ہے۔

☆جب دل دنیا کے علائق سے آزاد ہو تو اس کی تمام کدورت جاتی رہے گی اور یہ صفت ایک حقیقی صوفی میں ہوتی ہے۔

☆صوفی وہ ہوتا ہے جو اپنے آپ سے فانی اور حق کے ساتھ باقی ہو۔تصوف کا حقیقی تقاضا ہے کہ صوفی مشاہدۂ ذات حق کے لئے عالم ظاہر اور عالم باطن دونوں میں سے کسی کو نہ دیکھے۔

☆مشائخ دلوں کے طبیب ہوتے ہیں۔

☆دنیا میں اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ملامت کے لئے مخصوص ہوا کرتے ہیں۔

☆باطل پر راضی ہونا باطل ہوتا ہے۔

☆جب مصیبت آتی ہے تو غافل لوگ کہتے ہیں کہ الحمد للہ جسم پر نہیں آئی اور دوستانِ الٰہی کہتے ہیں کہ الحمد للہ بدن پر آئی اور دین پر نہیں آئی۔

☆توفیق قبضۂ الٰہی میں ہے۔

☆جو شخص ہوائے نفسانی سے آشنا ہو وہ اللہ تعالیٰ سے جدا ہوتا ہے۔

☆مخلوق کا مخلوق سے مدد مانگنا بالکل ایسے ہے جیسے قیدی سے مدد مانگے۔

☆ایک سانس عبادت الٰہی میں بہتر ہے کہ خلقت تمہاری فرماں

برداری کرے۔

☆دل کے اعمال اعضا کے اعمال سے زیادہ فضیلت رکھتے ہیں۔

☆درویشی کی عزت کو خلقت سے پوشیدہ رکھ۔

☆درویشی کی غذا حالت وجد ہے اس کا لباس تقویٰ ہے اور مسکن غائب ہے۔

☆لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں۔ایک اپنے نفس کے عارف، سوان کا شغل مجاہد اور ریاضت ہوتا ہے دوسرے عارف حق، ان کا شغل مجاہدہ اور اس کی عبادت اور رضا جوئی ہوتی ہے۔

☆شوق اور خوف ایمان کے دوستوں میں سے ہیں۔

☆جس نے تمام اشیا کو اللہ کی طرف سے جانا وہ ہر چیز میں اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے نہ کہ چیزوں کی طرف۔

☆محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نازک نہیں۔

☆جب کوئی شخص یوں کہے کہ فاضل ہوں یا ولی تو وہ شخص فاضل رہتا ہے نہ ولی۔

☆ولی کرامت سے آپ ﷺ (رسول کریم ﷺ) کی نبوت کو بھی ثابت کرتا ہے اور اپنی ولایت کو بھی۔

☆جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچان لیا اس کا کلام کم ہو گیا اور اس کی حیرت ہمیشہ کے لئے ہو گئی۔

☆ولی کی طہارت کا طریقہ دنیا کی حیرانی میں تدبر اور تفکر کرنا ہے۔

☆دوست دوست کی بلا سے بھاگا نہیں کرتے۔

☆محبت تو یہ ہے کہ اپنے کو بہت تھوڑا جانے اور اپنے دوست کے تھوڑے کو بہت۔

☆ولایت کی شرط سچ بولنا ہے، جھوٹا ولی نہیں ہو سکتا۔

☆کرامت کی شرط پوشیدہ رکھنا اور معجزے کی شرط ظاہر کرنا ہے۔

☆اچھا کلام اگر چہ سخت ہو، اچھا ہوتا ہے۔

☆آدمی سامان کی زیادتی سے دنیادار نہیں ہو جاتا اور اس کی کمی سے درویش نہیں ہو جاتا۔

☆شریعت کا رد کرنا الحاد اور حقیقت کا رد کرنا شرک ہے۔

☆جب عالم بگڑ جائے تو عبادت الٰہی اور شریعت کے امور میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔جب امیر بگڑ جائے تو انتظام معاش بگڑ جاتا ہے اور جب فقیر بگڑ جائے تو مذہب اور خلاق بگڑ جاتا ہے۔

☆بندہ سوائے مخالفت نفس کے حق تعالیٰ کی طرف راہ نہیں پا سکتا۔

☆بہشت رضائے الٰہی اور دوزخ اس کے غضب کا نتیجہ ہے۔

☆حق کی تدبیر درست اور خواہش کی تدبیر خطا۔

☆جیسے مشاہدہ بغیر مجاہدے کے حاصل نہیں ایسے ہی مجاہدہ بھی بغیر مشاہدے کے محال ہے۔

☆کرامت کا اظہار جھوٹے کے ہاتھ پر محال ہے۔

☆ولی کرامت سے مخصوص ہوتا ہے، نبی معجزہ سے۔

☆علم یقین مجاہد سے ہوتا ہے۔

☆عین الیقین عارفوں کا مقام ہے، اس لحاظ سے کہ وہ موت کے لئے بالکل مستعد ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اقوال زرّیں

☆اگر پہاڑ کو سرکانے کی خواہش ہے تو پہلے ذروں کو سرکانا سیکھو۔

☆اپنی تمام طاقتوں کو جمع کر کے ایک مرکز پر لگاؤ۔

☆دنیا ان کو انعام میں لے گی جو مستعد، محنتی اور سرگرم ہوں۔

☆محنتی کے سامنے پہاڑ کنکر ہیں اور سست کے سامنے کنکر پہاڑ۔

☆شرمیلا پن انسانیت کی زینت ہے، لیکن کاروباری آدمی کئے عیب ہے۔

☆کامیابی کا زینہ ناکامیوں کے ڈنڈوں سے تیار ہوتا ہے۔

☆جس کام پر ہاتھ ڈالو، مضبوط اور مردانہ وار ڈالو۔ دریا کی پیروی کرو، سمند میں پہنچ جاؤ گے۔

☆تذبذب اور دودلی سے کوئی کام نہیں ہوتا۔

کام محنت سے لیا کب دل، ناداں تونے
اپنی ناکامیوں پہ اشک بہانے بے سود ہے

☆ہر کام میں دوسروں کا سہارا ڈھونڈنے کے برابر کوئی بے عزتی نہیں۔

☆آدمی صرف اسی وقت مغلوب ہوتا ہے جب وہ اپنے آپ کو مغلوب سمجھے۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

دنیاوی پریشانیوں کا قرآنی علاج

بدن پر داغ دھبہ

کسی کے بدن پر ناسور ہو یا کوئی داغ دھبہ ہو تو اکتالیس مرتبہ دوا یا مرہم پر یہ آیت پڑھ کر پھونکیں اور پھر استعمال کریں، انشاء اللہ العزیز داغ دھبہ دور ہو جائے گا۔

مُسَلَّمَةٌ لَا شِيَةَ فِيهَا. (پارہ ۱، سورۃ البقرہ آیت ۷۱)

ترجمہ : بے عیب ہے، کوئی داغ نہیں اس میں۔

دین سے غفلت

جو دین سے غافل ہو سیدھے راستے سے بھٹک جائے یا برے افعال میں مبتلا ہو تو اس کو پانی پر ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اکتالیس دن تک پلائیں۔

أُولَـٰئِكَ عَلَىٰ هُدًى مِنْ رَبِّهِمْ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. (پارہ ۱، سورۃ البقرہ آیت ۵)

ترجمہ : وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی لوگ کامیاب ہیں۔

ہر قسم کی بیماری سے شفا

ہر قسم کی بیماری سے شفاء حاصل کرنے کے لئے سات یا گیارہ مرتبہ جس جگہ تکلیف ہو وہاں ہاتھ رکھ کر پڑھیں اور تھتھلا دیں۔

وَإِنْ يَمْسَسْكَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهُ إِلَّا هُوَ وَإِنْ يَمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

(پارہ ۷، سورۃ الانعام، آیت ۱۷)

ترجمہ : اور اگر اللہ تمہیں کوئی سختی پہنچائے تو کوئی دور کرنے والا نہیں اس کو اس کے سوا اور اگر وہ کوئی بھلائی پہنچائے تمہیں تو وہ ہر شئے پر قادر ہے۔

گردے اور پتے کی پتھری دور کرنے کے لئے

گردے اور پتے کی پتھری دور کرنے کے لئے اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس وقت تک پلائیں جب تک کامیابی حاصل نہ ہو۔

وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (پارہ ۱، سورۃ البقرہ، آیت ۷۴)

ترجمہ : اور بے شک بعض پتھروں سے نہریں پھوٹ نکلتی ہیں اور بے شک ان میں سے بعض پھٹ جاتے ہیں تو نکلتا ہے ان سے پانی اور ان میں سے بعض اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ اس سے بے خبر نہیں جو تم کرتے ہو۔

مقدمہ میں کامیابی

مقدمہ میں کامیابی کے لئے روزانہ کسی بھی نماز کے بعد ۱۳۳ مرتبہ پڑھیں، حق پر ہو تو پڑھے، ناحق پڑھنے والا خود مصیبت میں گرفتار ہو سکتا ہے۔

وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا. (پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۸۱)

ترجمہ : اور کہہ دیں حق آیا اور باطل نابود ہو گیا، بے شک باطل ہے ہی مٹنے والا (نیست و نابود ہونے والا)۔

شوگر سے نجات کے لئے

شوگر کی موذی بیماری میں مبتلا اس دعا کو اکتالیس مرتبہ روزانہ پڑھا کریں، اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افاقہ ہوگا۔

رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا.

(پارہ ۱۵، سورہ بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

ترجمہ : اے میرے رب مجھے سچی طرح داخل کر اور سچی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار غلبہ دے۔

(پارہ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۸۰)

☆☆☆

نایاب اعمال

تحریر: سید سبطین حیدر گیلانی

لاکھوں میں ایک عمل: یہ عمل ایک ایسا عمل ہے جس سے آپ کی زبان بھی سیف ہو جائے گی بلکہ آپ جو بھی جائز ناجائز بات منہ سے نکالیں گے پوری ہوگی لیکن ہر ناجائز بات کرنے والا خود ذمہ دار ہوگا۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں کام کئے جاسکتے ہیں اور میرا ذاتی تجربہ ہے۔ میں نے ہزار دفعہ آزمایا ہے اور میں یہی عمل اکثر کرتا ہوں۔ اس کے کرنے کے بعد میں نے تمام عمل کرنے بند کردیئے ہیں۔ ضرورت ہی محسوس نہیں ہوئی تھی اس کی خاطر میں ایک سال سائیکل پر حجرہ شاہ مقیم سے بصیر پور ۴۲ر کلومیٹر کا فاصلہ روزانہ طے کرتا تھا۔ ایک سال کی جدوجہد کے بعد مجھے یہ وظیفہ ملا ہے جو کہ میرے استاد محترم میاں راشد چھچھر نے مجھے دیا تھا بہت مجرب ہے۔ اس عمل کے آگے بہت لوگ ہیچ ہوگئے ہیں یہ صرف اس ہی کا کرم ہے کہ میں اس منزل تک پہنچ گیا ہوں۔ اس میں زبان بھی سیف ہوجاتی ہے۔ ہر کام کے لئے مجرب المجرب ہے۔ آپ جس بھی کام میں استعمال کریں انشاء اللہ پورا ہوگا۔ میرا بارہا آزمایا ہوا ہے۔ سب سے پہلے پرہیز جلالی جمالی کے ساتھ سوا لاکھ دفعہ زکوٰۃ ادا کریں۔ پھر اس کے بعد عمل کو کام لائیں۔

عمل یہ ہے: وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَاَشَدُّ تَنْكِيْلًا۔

یہ آیت مبارکہ قرآن شریف کے سپارے نمبر ۵ رنصف کے پاس اور ۸۴ر نمبر آیت ہے اعراب لگا کر درست کریں۔ عمل کرتے وقت گیارہ گیارہ دفعہ اول آخر آیت الکرسی اور گیارہ گیارہ دفعہ درود پاک ابراہیمی پڑھ کر سینہ پر دم کریں اور پورے جسم پر دم کریں۔ کمرہ علیحدہ ہو ایک جگہ پر قائم کرکے عمل میں لائیں ورنہ نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ پاس بخورات جلائیں۔

محبوب کو قبضہ میں لانا: پہلے زکوٰۃ واجب ہے زکوٰۃ کے بغیر کام ہوجائے مگر بعض دفعہ عمل الٹا ہوجاتا ہے میرے ساتھ کئی دفعہ ہوا ہے۔ بندہ ناچیز زکوۃ کے بغیر کام نہیں کرتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء ادا کرکے منہ شمال کی طرف کرکے کھڑے ہوجائیں اور تیس تیس دفعہ تین بار پڑھ کر پاؤں دائیں والا سات بار زور کے ساتھ زمین پر ماریں پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔

وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَاَشَدُّ تَنْكِيْلًا فلاں بن فلاں تنکیلا۔

۳۰ دفعہ پڑھیں اور سات بار زمین پاؤں زور سے ماریں [illegible] طرح تین دفعہ کریں عمل اندھیری رات کو شروع کریں۔ ایضاً رات غسل کریں باوضو ہوکر منہ قطب شریف کی طرف کریں اور گیارہ مرتبہ پڑھیں محبوب کی تصویر پاس ضرور رکھیں دونوں طریقوں میں عمل اندھیری رات کو شروع کریں۔ تصویر لازمی ہے ورنہ کام نہ ہوگا۔ پاس بخورات جلائیں۔ ایضاً اتوار منگل کے دن دوپہر کے پونے بارہ بجے شروع کریں اور بارہ بجے پورے ختم کریں۔ ۱۲۵ر عدد کالی مرچ لیں اور ہر مرچ پر مندرجہ ذیل طریقہ پر پڑھ کر پھونک ماریں اور آگ میں جلاتے جائیں جو کہ پہلے جلاکر پاس رکھی ہو ل ایک تولہ سفید صندل آگ میں جالائیں محبوب کا کپڑا بھی جلائیں پہلے دن ہی محبوب حاضر ہوکر عاجزی کرے گا اگر خدانخواستہ نہ ہوا تو پھر دوسرے دن تیسرا دن یا پھر اکیس دن کریں۔ مطلب پورا ہوگا۔

کسی کو اپنا تابع کرنا: مندرجہ بالا ہر عمل ہر نماز پنج گانہ کے بعد ۱۱۰ر دفعہ پڑھیں جس کسی کو اپنے تابع کرنا مقصود ہو سات دن عمل کریں۔ انشاء اللہ پہلے ہی دن آثار معلوم ہوجائیں گے۔

دشمن کو نقصان پہنچانا: مندرجہ بالا عمل سات سو دفعہ چورا ہے کی مٹی یا نمک پر پڑھ کر دشمن کے گھر پھینک دیں تاکہ دشمن کے پاؤں اوپر آجائیں۔ انشاء اللہ دشمن اپنی آگ میں خود جلتا رہے گا۔ آپ کو پوچھے گا بھی نہیں۔

دفع اٹھرا: وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ۔ ۱۰۰۱ر دفعہ پانی پر دم کرکے عورت کو خالی کوکھ شروع کریں اور پورے نو ماہ پلاتے رہیں۔

تلاش گمشدہ: وَاللّٰهُ اَشَدُّ بَاْسًا وَاَشَدُّ افلاں بن فلاں تنکیلا. عشاء کی نماز کے بعد لازمی پڑھیں بخورات جلائیں منہ قطب شریف کی طرف کرکے روزانہ ۴۱ر دن پڑھیں انشاء اللہ ساتویں دن غائب حاضر ہوگا۔ جب حاضر وجائے تو عمل بند کردیں ورنہ مسلسل ۴۱ر دن کرنا ہوگا۔ عمل ایک جگہ پر کریں۔ مسجد میں نہ کریں تنہائی کا کمرہ ہو۔

آپ کے خواب اور ان کی تعبیر

خواب	تعبیر
آباد مسجد دیکھنا	دین اور اسلام کا خادم ہو، آخرت بہتر ہو۔
آب جاری دیکھنا	جو کام کرنا ہے یا ارادہ ہو یا انتظام ہو انجام خیر ہو۔
آم کھاتے دیکھنا	روزگار میں ترقی ہو غیب سے مدد ملے پریشانی دور ہو۔
آفتاب طلوع ہوتا دیکھا	نئی زندگی کا آغاز ہو یعنی حصول دولت، عزت، سرداری ملے
آفتاب غروب ہوتا دیکھنا	بے عزت ہو مفلسی، بے روزگاری، بیماری میں مبتلاء ہو
آلو بخارا دیکھنا	موسم میں دیکھے تو حسب مراد ترقی مال و منال ہاتھ آئے۔
آٹا جو کا دیکھنا	ترقی دین کا باعث ہو نیک نام ہو غم دور ہو۔
آگ روشن دیکھنا	جس قدر روشن دیکھے بہتری ہو دولت مند ہو ترقی حاصل کرے۔
آئینہ دیکھنا	دوست یا خدمت گار رفیق ملے تمنائے دلی بر آئے فکر و اندیشہ دور ہو
آسمان سفید دیکھنا	ارد گرد میں وبا پھیلے۔
آسمان سرخ دیکھنا	ملک میں خونریزی ہو جنگ چھڑنے سے تکلیف در پیش آئے
آواز جانوروں کی سننا	باعث پریشانی ہے مصیبت پیش آسکتی ہے۔
اذان سننا	پرہیزگاری کی جانب توجہ ہو خوشی و کامیابی کی علامت ہے
اژدھا دیکھنا	اولیاء اللہ سے فیض نصیب ہو کامیابی کی دلیل ہے۔
اخروٹ دیکھنا	کاروبار میں اضافہ ہو۔
اخبار دیکھنا	کوئی بری خبر سنے حادثہ کی علامت ہے۔
انڈہ دیکھنا	نئی شادی کی علامت ہے ازدواجی زندگی خوشگوار ہو۔
استغفار کرنا	مراد بر آئے نیکی کی جانب ذہن راغب ہو نئی شادی یا اولاد پائے
اونٹ دیکھنا	دور سے دیکھے تو سفر کی دلیل ہے۔
انگوٹھی دیکھنا	نیا کام شروع کرے شادی ہو اولاد پائے۔
انگور دیکھنا	لڑکی کی پیدائش ہو، دولت کی علامت ہے۔
انار دیکھنا	فرزند کی پیدائش کی علامت ہے۔
اولیاء اللہ کو دیکھنا	ان کی ہدایت پر عمل کرے اور توبہ کرتا رہے۔
انجیر کھانا	بیمار دیکھے تو شفاء پائے، دولت و کاروبار میں اضافہ ہو کی نشانی ہے
اندھیرا دیکھنا	ظلم و ستم ڈھائے بدی کا مرتکب ہو گمراہی کی علامت ہے
بچھو کو دیکھنا	کسی سے دشمنی پیدا ہو رنج و ملال پیدا ہو تکلیف اٹھائے۔
باجرہ دیکھنا	کسی قدر خیر و برکت کا باعث ہو۔

خواب	تعبیر
باغ پھل دار دیکھنا	دولت و ثروت ہاتھ آئے، کاروبار میں ترقی ہو آرام پائے۔
بارہ برج دیکھنا	باعث علوم اور حکمت حصل ہو بہت سے کاموں میں شامل ہو
بلغ سیاہ دیکھنا	کنیز ملے آرام و راحت پائے خوشی حاصل ہو۔
بوڑھا آدمی دیکھنا	درازی کی عمر کی نشانی ہے۔
بہشت میں داخل ہونا	جنتی ہونے کی دلیل ہے، دیندار ہو بزرگوں میں شامل ہو۔
بھیڑ یا بکری دیکھنا	مالدار عورت ملنے کا باعث ہے خوشحالی ہو۔
بھینسا دیکھنا	مصیبت میں مبتلاء ہو یا بیماری آئے۔
پاؤں کٹا دیکھنا	مال ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔
پتے درخت سے اتارنا	مال و دولت ملے رحمت الٰہی شامل حال ہو نیک خصال ہو۔
پل صراط رکھنا	راہ راست پر چلے مشکلات سے خلاصی پائے۔
پیاز دیکھنا	مال حرام حاصل کرے بدنام ہو غیبت و چغلی اختیار کرے۔
پیشانی پر بال دیکھنا	قرضدار ہو، غربت سے پریشان و بے قرار ہو۔
تربوز دیکھنا	دولت و عظمت کی نشانی ہے دنیاوی دولت میں بے شک ہو۔
تلوار دیکھنا	اولاد کی خوشخبری ہے مال میں برکت ہو۔
تالاب دیکھنا	صاف پانی دیکھے تو خوشی نصیب ہو اگر گدلا دیکھے تو بیماری ہے
تاج دیکھنا	مرد دیکھے تو دنیاوی فائدہ پائے عورت دیکھے تو شادی ہو۔
تسبیح دیکھنا	علم دین میں اضافے کی دلیل ہے۔
تخت دیکھنا	بزرگی یا اعلیٰ مرتبے کے حصول کی علامت ہے۔
تنور دیکھنا	بزرگی و عزت میں اضافہ ہو۔
تل دیکھنا	ملازمت ملے عہدے میں ترقی ہو، کاروبار میں ترقی ہو۔
تیل سرسوں کا دیکھنا	اولاد میں کثرت، ہو سکھ و خوشحالی گھر میں آئے۔
ٹڈیاں دیکھنا	گناہوں سے توبہ کرے۔
ٹانگہ پر سوار ہونا	کسی سفر کے لئے گھر سے باہر جانا پڑے۔
ثواب کی بات کرنا	نیک اور اچھی صحبت ملے۔
ثواب اولیاء کو پہنچانا	کسی ولی سے بیعت ہونے کی نشانی۔
جہاز ہوائی دیکھنا	سفر سے کامیابی کی دلیل ہے۔
جوتے کے تسمے ٹوٹے دیکھنا	عرصہ دراز تک سفر میں مبتلاء رہے پریشانی و الم کی دلیل ہے

جائے نماز دیکھنا	اگر گھر میں دیکھے تو خیر و برکت ہو اور یاد الٰہی میں مشغول ہو۔
جج یا منصف کو دیکھنا	کسی نیک شخص سے دین و دنیا میں انصاف حاصل ہو۔
جنازے کی میت اٹھانا	بہتری حاصل ہو اعلیٰ افسران سے فائدہ اٹھائے۔
جھنڈا سیاہ دیکھنا	خرابی اور کاموں کے بگڑ جانے کی دلیل ہے۔
جہنم دیکھنا	گناہوں سے توبہ کرلے اور نیکی کی جانب مشغول ہو۔
چڑیا دیکھنا	قدر و منزلت بڑھنے کو موجب ہے۔
چنبیلی کا پھول سونگھنا	بیٹی پیدا ہو، کنوارا دیکھے تو شادی ہو۔
چوہا دیکھنا	پوشیدہ دشمن یا بداخلاق عورت سے تکلیف ہو۔
چاند دیکھنا	بادشاہ یا وزیر ہو، عالم یا توقیر ہو، عورت اور دولت ملے۔
چاند گرہن لگا دیکھنا	غم میں مبتلاء ہو، جان و مال کے نقصان کی علامت ہے۔
چنبیلی کا پودا دیکھنا	غلام یا کنیز فرار ہو، تکلیف بے شمار ہو، دل بے قرار ہو۔
حکیم دیکھنا	گناہوں سے تائب ہو، نیک اور باوقار ہو۔
حرم کعبہ دیکھنا	دشمنوں سے محفوظ رہے۔
حجر اسود چومنا	دین سے حاکم وقت کو فائدہ حاصل ہو۔
خچر پر سوار ہو	دنیا میں بدنام و ذلیل ہو، عاقبت خراب ہو۔
خرگوش پکڑنا	عورت ناآشنا سے واسطہ پڑے۔
خیرات دیتے دیکھنا	خیرات دینے کی علامت ہے، گھر کی سختی ٹل جائے۔
دریا شفاف دیکھنا	نیک و رحم دل افسر سے پالا پڑے بیمار ہو تو صحت یابی پائے۔
دسترخوان دیکھنا	کاروبار میں وسعت و ترقی پانے کا سبب ہے۔
دانت گرتے دیکھنا	عمر دراز ہو، راحت باز ہو، ہم نشینوں میں ترقی پائے۔
درویش دیکھنا	دین داری کی علامت ہے، دل و دماغ مسرور ہوں۔
دودھ بھینس کا پینا	بہادر ہو مگر سست رو ہو، دولت مند اور نیک کامل ہو۔
دہی کھاتے دیکھنا	سفر اختیار کرے اور مال حلال پائے۔
دوزخ کا فرشتہ دیکھنا	مصیبت میں گرفتار ہونے کی علامت ہے۔
دوانہ کتا دیکھنا	بیماری پڑے یا وباء پھیلے لوگ تکلیف اٹھائیں۔
ڈاکو دیکھنا	کوئی چیز چوری ہونے کی دلیل ہے۔
ڈوبتے جہاز دیکھنا	تجارت میں نقصان ہو، موجب پریشانی ہے۔
ذاکر دیکھنا	موجب خیر و برکت ہے، راہ ہدایت پائے۔
ذکر الٰہی کرنا	بزرگان دین میں شامل ہو، عبادت الٰہی زیادہ کرے۔
رسی دیکھنا	عہد و پیمان کسی سے کرے جس پر ثابت قدم رہے۔
رشوت لینا	مال ناجائز کو قبضہ میں کرے ظالم اور بدنام ہو۔

ریت اڑتے دیکھنا	افلاس و تنگی میں گرفتار ہو۔
روٹی کھانا	دولت و نعمت پائے، عیش و عشرت میں مصروف ہو۔
روٹیاں جمع کرنا	مال و دولت کثرت سے جمع کرے۔
ریل گاڑی دیکھنا	کسی عزیز کے سفر سے آنے کی خبر ہے۔
روزہ رکھنا	گناہوں سے تائب ہو عبادت الٰہی میں مصروف رہے۔
روضہ رسول ﷺ دیکھنا	خواب میں نبی کریم کی زیارت نصیب ہو، حج کرے متقی ہو۔
روضہ اولیا اللہ کا دیکھنا	دلی مراد پوری ہو سعادت مندی اور اطمینان قلبی حاصل ہو۔
زعفران سے لکھنا	جج یا مجسٹریٹ ہو یا قاضی وقت کا ممتاز عہدہ پائے۔
زراعت کو پانی دینا	رزق بے اندازہ پائے سردار یا بادشاہ کی دولت ہاتھ آئے
زمرد کو دیکھنا	فرزند خوش بخت پیدا ہو۔
زیتون کا درخت دیکھنا	عورت تندخو بدمزاج ملے غم و اندیشہ میں مبتلاء ہو۔
زندہ کو مردہ دیکھنا	دفع آفات ہو مریض صحت پائے۔
زمین ہموار دیکھنا	عورت دیندار پرہیزگار ملے۔
زلزلہ گھر میں دیکھنا	اہل خانہ مصیبت میں گرفتار ہوں گناہوں سے توبہ کریں
سر کے بال گرنا	قرض ادا ہو اور سود سے نجات حاصل ہو۔
سانپ چھت سے گرتا دیکھنا	حاکم یا بادشاہ سے رنجش ہو یا بزرگوں سے ناراضگی ہو۔
سونا بہت سا پانا	سخاوت اور مروت میں شہرت اور دین کے کاموں میں قوی ہو
سمندر میں تیرتے دیکھنا	شہنشاہ وقت سے عہدہ پائے اور جلیل القدر ممتاز ہو۔
سمندر میں ڈوبتے دیکھنا	شہنشاہ یا بادشاہ کے عتاب میں آئے نیست و نابود ہو جائے
سورج چمکتا دیکھنا	عزت و بزرگی پائے ترقی دولت زر و مال ہو۔
سفر نامعلوم جگہ کا کرنا	مصیبت آئے اہل و عیال سے جدا ہو۔
شعر پڑھنا یا سننا	بے محل باتیں کرے ذلالت و گمراہی کا شکار ہو۔
شادی ہوتے دیکھنا	جس کی شادی ہوتے دیکھے اس کی دلہن یا دولہا گھر نہ لایا جائے
شمع گھر میں دیکھنا	عورت خوبصورت و پاکیزہ ملے جس سے گھر آباد ہو۔
شیر حملہ آور دیکھنا	دشمن سے خوف پیدا ہو دکھ اور درد کا اندیشہ ہو۔
صدقہ دینا	غم و اندوہ سے نجات پائے قرض سے خلاصی ہو۔
صفا و مروہ سے اترنا	دنیاوی اور دینی مقصد حاصل ہوں شاکر و صابر ہو۔
ضعیف بوڑھا دیکھنا	دنیاوی کمزوری کا باعث ہے۔
طوفان دیکھنا	اہل و عیال کی فکر میں سرگرداں و پریشان ہو۔
طلاق بیوی کو دینا	سردار قوم ہو جائے یا علم کی دولت پائے۔
عمارت ہٹانا	مالی فائدہ کی دلیل ہے، بیمار دیکھے تو مرض بڑھے۔

عالم کو دیکھنا	گمراہی سے بچے طالب علم دیکھے تو امتحان میں کامیابی ملے
ظروف دیکھنا	دنیاوی کاروبار میں مشغول ہو۔
ظرافت کرنا	دنیا کے فضول کاموں میں حصہ لے۔
ظریف بننا	عزت و بزرگی پائے، ہم نشینوں میں عزت ہو۔
ظلمت دیکھنا	گمراہی میں پھنسے رنج وغم اٹھائے۔
ظلمت دور ہو	رنج وغم سے نجات پائے، دیندار ہو آرام و راحت پائے۔
ظلمات دیکھنا	ناگہانی آفت میں گرفتار ہو، دکھ درد اور مصیبت اٹھائے۔
ظلم شہر میں دیکھنا	آسمانی بلائیں نازل ہوں، لوگ پریشان ہوں۔
ظلم کرنا	ظالم جابر شخص پر فتح پائے۔
ظالم بننا یا دیکھنا	شیطانی جماعتوں میں شامل ہو۔
ظالم کو ہلاک کرنا	قحط سالی دور ہو، نیک لوگوں کا دوست ہو۔
ظہر کا وقت دیکھنا	قحط سالی دور ہو، نیک لوگوں کا دوست ہو۔
ظہر کا وقت دیکھنا	رزق و دولت میں قدرے کمی وقع ہو۔
ظہر کی سنتیں پڑھنا	سنت نبوی ﷺ پر عمل کرے گا۔
ظہر کی نماز پڑھنا	گناہوں سے توبہ کرے دیندار اور پرہیز گار ہو۔
عشق میں مبتلاء ہونا	پریشانی بڑھے کاروبار میں نقصان ہو۔
غسل کرتے دیکھنا	اگر بیماری تو صحت پائے قرض سے نجات حاصل ہو۔
غسل جنابت کرتے دیکھنا	جھوٹ کی راہ اختیار کرنا۔
غسل چشمہ پر کرنا	تمام مصائب سے آزاد ہو، رحمت الٰہی نصیب ہو۔
غسل کیچڑ سے کرنا	مرض ہو یا بیمار ہو یا کسی مصیبت کا شکار ہو۔
غش کھانا	دنیا کی مصیبت و مصائب سے بے خبر ہو رنج سے نجات پائے۔
غشی دور کرنا	کاروبار میں ترقی ہو مصیبت ٹل جائے اور آرام پائے۔
غصہ سے دیکھنا	اگر خواب میں دنیاوی باتوں پر غصہ کھائے تو دین سے گمراہ ہو۔
غصہ گمراہ لوگوں پر کرنا	دیندار ہو گمراہ لوگوں سے نفرت ہو۔
غصہ پی جانا	عزت و مرتبہ بلند ہو رحمت الٰہی شامل حال ہو۔
غار میں جانا	مصیبت میں گرفتار ہو پریشان حال ہو۔
غار میں روشنی دیکھنا	مصیبت کے بعد راحت ملے۔
غار دیکھنا	مصیبت میں گرفتار ہو پریشان حال ہو۔
غار میں کسی کو جاتے دیکھنا	مصیبت میں گرفتار ہو پریشان حال ہو۔
غار سے باہر نکلنا	رنج وغم سے نجات پائے بیماری سے شفاء پائے۔
غائب کا دیکھنا	اگر حلال چیز دیکھے تو نعمت غیب سے پائے۔

غیبی خط کا دیکھنا	امداد پائے رحمت الٰہی شامل حال ہو۔
غبار آلود چہرا دیکھنا	کسی غم و اندوہ میں پھنسے جس سے تکلیف اٹھائے۔
غبار اڑتا دیکھنا	مصیبت میں گرفتار ہونا یا فتنہ فساد پھیلے۔
غرق دریا میں ہونا	حاکم وقت سے تکلیف پائے۔
غرق شہر ہوتے دیکھنا	قہر الٰہی لوگوں پر نازل ہو لوگ تباہ برباد ہوں۔
غرق مکان ہوتے دیکھنا	مشکلات میں اگر خود کو سلامت دیکھے تو نجات پائے۔
غرق درندہ ہوتے دیکھنا	دشمن سے نجات پائے بے خوف و خطر ہو۔
غلاف قبر دیکھنا	عورت سے تعبیر ہے اگر نیا دیکھے تو کنواری عورت سے شادی ہو
غلاف قبر پھٹا دیکھنا	بیوی کی بیماری و جدائی کا سبب ہے۔
غلام دیکھنا	اگر خود کو دیکھے تو قید کی صعوبت اٹھائے۔
غلام فرار ہوتے دیکھنا	تنگ دستی اور غم اندوہ میں مبتلاء ہو۔
غلام کو آزاد کرتے دیکھنا	دنیا سے جلدی کوچ کرنے کی علامت ہے۔
غلامی کرنا	ذلت و خواری ہے۔
غلہ دیکھنا	کمی رزق افلاس اور کڑے وقت کی دلیل ہے۔
غلہ خریدنا	تنگی رزق کا باعث ہے، غم واندوہ میں مبتلاء ہو۔
غلہ فروخت کرنا	تندرستی و راحت پائے بے فکر ہو آزاد طبع ہو۔
غلہ کاشت کرتے دیکھنا	نیکی کی علامت ہے صالح عمل کرے۔
غلیل چلاتے دیکھنا	ظالم لوگوں میں شامل ہو۔
غلیل بنانا	ظلم و ستم اختیار کرے تنگ دل ہو۔
غلیل توڑنا	گناہوں سے توبہ کرے نیکی کی راہ اختیار کرے۔
غم کھانا یا غمگین ہونا	خوشخبری پائے، شاد ہو، رنج سے آزاد ہو۔
غم سے نجات	رنج والم میں گرفتار ہو۔
غوطہ لگانا	مال و دولت کے لئے مشقت میں پڑے علم و دانش حاصل ہو
غوطہ لگا کر کچھ مال نکالنا	علم و عقل و دانش حاصل ہو عالم و فاضل ہو با تدبیر و باتوقیر ہو
غلاف کعبہ دیکھنا	عمرہ یا حج کرنے کی نشانی ہے۔
غلاف قرآن دیکھنا	تلاوت قرآن مجید کی طرف راغب ہو۔
غالب آنا دشمن کا پر	بیہودہ اور باطل امور کو ترک کرے نفس پر غالب آئے۔
فاختہ پکڑتے دیکھنا	نیک بی بی سے تعبیر ہے یا خادم و فرزند پائے۔
فاختہ پکڑتے دیکھنا	عورت غمگین ملے مگر خود کو نفع حاصل ہو۔
فاختہ کی آواز سننا	عورت خوبصورت پائے جس سے دل میں عشق پیدا ہو۔
فال دیکھنا	اگر نیک فال نکلے تو دشمن پر فتح حاصل ہو۔

فال پانا یا نکالنا	دروغ گوئی سے کام لے یا مال مشکوک پائے۔
فالودہ کھانا یا پینا	پاکیزہ کلام سنے یا کہے ہدایت وتلقین کرے۔
فالودہ بنانا	محنت ومشقت میں پڑے نکتہ چین ہو۔
فالسہ کھانا	فائدہ حاصل ہو والدین یا بزرگوں سے فیضیاب ہو۔
فتنہ وفساد دیکھنا	رنج وبلا میں پڑے خلقت گمراہ ہو۔
فتنہ زائل ہوتے دیکھنا	اس مقام کے لوگوں کے ہدایت پانے کا موجب ہے۔
فقیر کو مانگتے دیکھنا	تنگدستی اور مفلسی سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کرے۔
فقیر دیکھنا	مفلس وقلاش ہو فکر معاش ہو۔
فقیر سے کچھ لینا	باعث خرابی ہے رنج وغم میں مبتلاء ہو۔
فقیر خود کو بنا دیکھنا	لوگوں کی نظروں سے حقیر ہو کر فکر واندیشہ ہو۔
فللین کا کپڑا خریدنا	خوبصورت بیوی اس پیار محبت کرے۔
فوج دیکھنا	کاروبار میں ترقی ہو عزت ملے۔
فوج میں بھرتی ہونا	سفر طویل کرے فائدہ کم وبیش ہو۔
فوج کو لڑتے دیکھنا	رزق ودولت عام ہو، خلقت باآرام ہو۔
فیروزہ پتھر دیکھنا	فتح ونصرت حاصل ہو مقصد برآئے آرام وراحت پائے
فیروزے اپنے پاس دیکھنا	صاحب توقیر باعزت ہو۔
فیروزہ گم ہونا	باعث تنزل ہے مفلس ہو اور عزت میں فرق آئے۔
فرزند پیدا ہونا	دکھ اور مصیبت میں گھر جائے باعث پریشانی ہے۔
فرزند خوبصورت پانا	مال ودولت پائے غائب سے امداد ملے۔
فرزند گم ہوجانا	غربت کی علامت ہے مصیبت میں پھنسے پریشانی اٹھائے۔
فرش پر بستر بچھانا	عورت کی تلاش میں سرگرداں ہو۔
فرش پر بیٹھنا	عزت پائے، اگر عورت دیکھے تو راحت پائے۔
فرنی کھانا	کسی دوست یا عزیز سے ملاقات ہو۔
فرنی پکتی دیکھنا	کسی کے برخلاف منصوبہ بنائے۔
فرعون سے کچھ پانا	گمراہ ہو۔
فوارہ دیکھنا	دل کو سرور ہو رنج کافور ہو۔
قاری خوش آواز دیکھنا	خوشی ہو اولاد اور دوستوں سے آرام ملے۔
قاری بدآواز دیکھنا	کوئی منحوس خبر سنے اولاد اور عزیزوں رنج ملے۔
قارون دیکھنا	روپیہ کی لالچ میں اندھا ہو، دین سے گمراہی اختیار کرے۔
قاضی دیکھنا	عدل وانصاف پائے راحت حاصل ہو۔
قاضی اپنے آپ کو دیکھنا	اگر صاحب علم دیکھے تو مرتبہ بلند ہو۔

قالب آدمی کا دیکھنا	فکر وتردد دور میں پڑے یا خادم بے وفا پائے۔
قالین خریدنا	اگر بڑا خریدے تو عمر دراز ہو۔
قالین نیا خوشنما لینا	کسی کا مال یا غلام چھننے کی کوشش کرے بدنام ہو۔
قافلہ دیکھنا	ترقی کاروبار کی علامت ہے بیوی مالدار ملے۔
قافلہ گھر میں آتے دیکھنا	رکے ہوئے تمام کام پورے ہوں راحت وآرام پائے۔
قافلہ میں شامل ہونا	موت آئے یا سفر دور کا اختیار کرے۔
قبر دیکھنا	قید خانہ سے تعبیر ہے باعث عبرت ہے توبہ کرے۔
قبر معروف دیکھنا	حصول مقصد ہو مشکلات سے نجات پائے۔
قبر کھودنا	تکلیف ومشکلا میں پڑے محنت ومشقت اٹھائے۔
قبر پر مٹی ڈالنا	بغیر توبہ کے مرے۔
قفل کھولنا	دین ودنیا کے کام بخیر وعافیت اختتام پذیر ہوں۔
قفل دیر سے کھلنا	کاموں میں مشکلات پیدا ہوا گر کھلے تو ناکامی ہو۔
قلعہ دیکھنا	بڑے بڑے کاموں میں کامیابی حاصل ہو۔
قلعہ میں مقیم ہونا	دین میں ترقی ہو، دولت مند باتوقیر ہو۔
قلعہ گرتا دیکھنا	خرابی اور ناکامی کا باعث ہے عزت توقیر میں فرق آئے
قلم ہاتھ میں دیکھنا	جج بیرسٹر یا آفیسر مقرر ہو۔
قلم سے لکھنا	علم حاصل کرے۔
قلم دان دیکھنا	بادشاہ یا حاکم سے بلند عہدہ پائے۔
قرآن کی تلاوت کرنا	اللہ کا قرب حاصل ہو۔
گڑھا کھودنا	حیلہ ومکر سے مال حاصل کرے۔
گڑھے میں چھلانگ لگانا	مشکلات میں پڑے، یا لوگوں کو فریب دے۔
گڑھے سے نکلنا	مشکلات سے نجات پائے۔
گلاب کا پودا دیکھان	تندرستی پائے، خاندان میں ترقی ہو۔
گلاب کے پھول دیکھنا	خوبصورت فرزند ہو، راحت وآرام پائے۔
گلاب کا پھول کسی سے لینا	محبت کی نشانی ہے۔
گلا کا پھول پاس دیکھنا	زندگی میں خوشحالی آئے گی۔
گلاب کا پھول کسی کو دینا	محبت کی نشانی ہے۔
گلاب پاشی کرنا	شہرت، عزت اور نیک نامی حاصل ہو، ذرع وقار بزرگ
گلدستہ باندھنا	فتنہ وفساد کرے۔
گلدستہ ہاتھ میں دیکھنا	کسی خوشخبری سے بہرور ہو، اور راحت نصیب ہو۔
گل قند کھانا	قبض کی علامت ہے۔

گل قند خریدنا	مال ودولت نصیب ہو، نعمت پائے، آرام وراحت حاصل ہو
گردآلود چہرہ دیکھنا	رنج والم پہنچے، تکلیف سے پریشان ہو۔
گردآلو ہوا دیکھنا	دل کی صفائی کا باعث ہے۔
گردن پر بوجھ دیکھنا	درستگی دین، اور درازی عمر کی علامت ہے۔
گردن موٹی دیکھنا	امانت دار اور دیانت دار ہو، بزرگی حاصل ہو۔
گردن پتلی کوتاہ دیکھنا	بے دین اور گمراہ ہونے کا باعث ہے۔
گرم پانی پینا	بخار میں مبتلاء ہو، یا کسی اور بیماری میں پڑے۔
گرم پانی سے نہانا	اگر بیمار ہے تو صحت پائے، یا کسی کے مال سے فائدہ اٹھائے۔
گرنا اونچائی سے	عزت ومرتبہ میں کمی واقع ہو، عہدے سے معزول ہو۔
گرنا ٹھوکر سے	تنگ دستی وبیماری کا باعث ہے۔
گرنا راہ چلتے میں	دین سے بے بہرہ ہو۔
گروہ میں شامل ہونا	فتنہ وفساد میں شامل ہو، اگر اس سے علیحدہ ہو تو سلامتی پائے
گالی دینا	ذلت وخواری کا موجب ہے، حیران وپریشان ہو۔
گانا سننا، یا سنانا	بیہودگی بے حیائی بے غیرتی اور مصیبت کا باعث ہے۔
گانا سازوں کے ساتھ سننا	رنج وغم میں مبتلاء ہو، بے وجہ فکر واندیشہ میں پڑے۔
گاؤں دیکھنا	اگر گاؤں آباد دیکھے تو رحت وآرام پائے۔
گاؤں ویران دیکھنا	پریشانی پائے، کاروبار میں کمی آئے۔
گاؤں نامعلوم میں جانا	کسی مصیبت میں گرفتار ہو، اگر باہر نکلے تو رہائی پائے۔
گاؤں زبان کھانا	جنگ وجدل سے تعبیر ہے، کسی سے لڑائی جھگڑا کرے۔
گائے فربہ دیکھنا	کام میں ترقی ہو، دولت رزق آسائش حاصل ہو۔
گائے کمزور دیکھنا	جتنی پتلی کمزور دیکھے، اسی قدر تنگدستی ہو۔
گائے زرد پیلی دیکھنا	بیمار وبیکار ہو، مصیبت میں لاچار ہو۔
گھوڑا دیکھنا	قدر ومنزلت اور دولت سونا چاندی پائے
گھوڑا سیاہ دیکھنا	صاحب ولایت یا سردار ہو، حاکم فرمانبردار ہو۔
گھوڑا ابلق دیکھنا	مشہور ہو، جرأت وبہادری میں نامور ہو۔
گھوڑا سفید یا زرد دیکھنا	بیماری آئے یا بزدل ونامرد ہو جائے۔
گھوڑا دوڑانا	مراد حاصل ہو، علم میں کامل ہو، سردار قوم ہو۔
گھوڑی دیکھنا	بیوی ملے، جس قدر خوبصورت دیکھے، اسی قدر حسینہ عورت پائے
گھوڑی کا دودھ پینا	بادشاہی ومال کی بشارت ہے بیماری سے صحت پائے۔
گھی خریدنا یا کھانا	مال ونعمت پائے، مگر دل پریشان ہو۔
گھی فروخت کرنا	لوگوں میں مشہور اور معزز ہو، مال ودولت پائے۔

گیدڑ کا گوشت کھانا	مال حرام کھائے، بیماری اور تنگدستی ہو۔
گیند بلا کھیلنا	دنیاوی جستجو میں کامیاب ہو، عزت ومرتبہ پائے۔
گودڑی پہننا	دنیاوی جستجو میں کامیاب ہو، عزت ومرتبہ پائے۔
گور دیکھنا	دنیا سے نفرت اور دین کی طرف رغبت حاصل ہو۔
گور کشادہ صاف دیکھنا	آخرت اچھی ہو، صالح وبزرگی ہو مکان بنائے آرام پائے
گور تنگ وتاریک دیکھنا	غم واندوہ اور تکلیف میں مبتلاء ہو۔
گور میں اپنے آپ کو دیکھنا	عزیز واقارب سے کنارہ کش ہونا۔
گولی دوائی کی کھانا	اگر بیمار گولی کھائے تو صحت پائے۔
گوندھا آٹا گندم کا دیکھنا	تجارت یا کاروبار میں نفع حاصل ہو۔
گوندھا بیسن یا آٹا جو کا	ترقی، رزق اور مال حلال پائے، کام میں منفعت پائے۔
گونگا پن ہونا	حق بات سے کنارہ کرے دین سے گمراہ ہو۔
گونگا کسی کو دیکھنا	موجب تکلیف وذلت وخواری ہے، مصیبت آئے۔
گنا پانا، یا کھانا	مال ونعمت حاصل ہو اگر گنے فروخت کرے تو خیر وبرکت پائے
گنوں کا رس نکالنا	مال تجارت میں نفع ہو، یا دین کی سمجھ عطاء ہو۔
گنوں کا رس پینا	منفعت سے راحت پائے یا دین میں بزرگ پائے۔
گنبد دیکھنا	بلند بخت ہو، یا عورت نیک مشہور ملے، علم وحکمت پائے
گنبد شکستہ دیکھنا	تنزلی کا باعث۔
گینڈا کو مارنا	دشمن پر فتح ہو، مصیبت سے آزاد ہو۔
گیہوں کا آٹا دیکھنا	مال حلال پائے اور مشقت سے ہاتھ آئے۔
گیہوں کے خوشے دیکھنا	اگر سبز خوشے دیکھے، تو خوشحالی ہو، اگر خشک دیکھے تو قحط سالی ہو
گیہوں بھنے ہوئے کھانا	نعمت ودولت پائے، خوشحالی ہو۔
گدھی کا دودھ پینا	سمجھداری کی نشانی ہے، بیماری سے صحت پائے۔
گدھا کو دیکھنا	مال امانت یا مدفون شدہ چیز کھو جائے تکلیف اٹھائے۔
گدھے کو گھوڑا بنا دیکھنا	بادشاہ ہو، یا حاکم کا مال ملے، ذی جاہ وحشمت ہو۔
گدھے کو خچر بنا دیکھنا	سفر میں نفع ہو، مالداروں میں شامل ہو۔
گدھے کی آواز سننا	برے کاموں میں مبتلاء ہو۔
گدھے کا پیشاب دیکھنا	مرض عظیم سے افاقہ ہو، مگر کسی کام میں بدنامی ہو۔
گل سرخ دیکھنا	اگر باغ میں دیکھے، تو فرزند پیدا ہو، یا عورت پاکیزہ ملے
گنج دیکھنا	علم ومنفعت اور ولایت کی نشانی ہے، دولت لازوال ملے۔
گوشت پختہ دیکھنا	مال ودولت پائے، آرام وراحت ملے، کام میں برکت ہو
گھاس دیکھنا	خیر برکت کی نشانی ہے باعث دفع پریشانی ہے۔

لشکر دیکھنا	رحمت خداوندی ہو باران رحمت ہو، آسودہ حال ہو جائے
لشکر کو لڑتے دیکھنا	مصائب و بلا سے خلاصی پائے، راحت و آرام ہو۔
لشکر غیر کو کافر دیکھنا	مصیبت و بلا میں پھنسے بیماری عام ہو۔
لشکر کا فتح پانا	بیماریوں سے نجات حاصل ہو، قحط سالی دور ہو۔
لعل ٹوپی یا دستار میں دیکھنا	بادشاہ ہو، یا قوم کا سردار ہو، ذی وقار با عزت ہو۔
لعل ٹوٹنا یا گم جانا	عورت یا فرزند کی موت آئے، عہدہ بادشاہی سے معذور ہو
لاٹھی دیکھنا	کسی کو دوست پائے۔ لاٹھی پر ٹیک لگائے تو امداد پائے۔
لاٹھی ہاتھ میں دیکھنا	با عزت اور بزرگ ہو عہدہ یا سرداری پائے۔
لاٹھی لمبی مضبوط دیکھنا	دل کی مراد پوری ہو ارادہ مضبوط ہو۔
لباس سبز پہننا	کسی بزرگ سے روحانی فیض حاصل ہو۔
لباس سفید پہننا	عزت و بزرگی پائے دولت ہاتھ آئے سنجیدہ مزاج ہو۔
لباس زرد پہننا	دین و دنیا کی دولت و بزرگی پائے۔
لباس سیاہ پہننا	منفعت و بزرگی دولت و بزرگی پائے۔
لحاف اوڑھنا	اگر کنوارا ہو تو شادی کرے۔
لحاف سرخ اوڑھنا	چالاک حسینہ سے شادی کرے اگر لحاف صاف ستھرا ہو تو بیمار ہو
لڑائی لڑنا	کسی مرض میں مبتلاء ہو اگر غالب آئے تو مرض سے صحت پائے
لڑائی میں مغلوب ہونا	مرض یا مصیبت میں گرفتار ہو۔ دل آزار ہو۔
لڑائی شہر میں دیکھنا	وبا یا طاعون کی علامت ہے۔ ہلاکت کا اشارہ ہے۔
لڑتے بادشاہ کو دیکھنا	غلہ و مال میں زیادتی کی دلیل ہے۔
لڑکی حسینہ دیکھنا	نعمت و راحت پائے دولت و رزق ملے۔
لڑکی حسینہ گھر لانا	دولت بے اندازہ پائے۔ کاروبار میں ترقی ہو۔
لڑکا چھوٹا دیکھنا	خوش خبری پائے فرزند سے سرفراز ہو رنج دور ہو۔
لڑکی اجنبی کمزور دیکھنا	بیماری فتنہ و فساد و تنگدستی میں گرفتار ہو رنج و ملال پائے۔
لڑکا آشنا دیکھنا	دشمن اور اندیشہ و غم کی نشانی ہے۔
لڑکا بالغ و حسین دیکھنا	بہتری حال و زیادتی مال ہو۔ فکر و فاقہ سے آزاد ہو۔
لڑکا حیوان جیسا دیکھنا	دشمن قابو میں آئے۔ منفعت و کامیابی پائے۔
لسی مکھن والی پینا	نعمت پائے۔
لکڑی جوڑنا	اخوت و ہمدردی پیدا کرے اگر آرہ سے چیرتے دیکھے تو منافق ہو
لکڑی میں رندا لگانا	کاروبار کا میدان ہموار کرے، ہم پیشہ رقیبوں پر فتح یاب ہو۔
لکھنا کوئی چیز	اگر زیر مطلب لکھے تو مقصد حاصل ہو۔
لکھنا اور نہ سمجھنا	غم و اندوہ کی نشانی ہے۔
لکھنا خط	جس کی طرف لکھے اس سے دولت پائے یا مقصد حاصل ہو

لکھائی قرآن کی دیکھنا	موجب برکت و رحمت ہے رشد و ہدایت پائے بزرگی ملے۔
لوٹنا مال غنیمت کا	اگر لشکر اسلام کے ساتھ مال لوٹتے دیکھے تو دین کی دولت ہاتھ آئے
لوٹنا گھر مالک کا	علم و حکمت سکھائے یا تندرستی پائے۔ اگر بے علم ہو تو تلاوت کرے
لوٹا دھات کا دیکھنا	تانبے کا لوٹا دیکھے تو غلام پائے۔
لوح فتح (تختی) دیکھنا	علم و حکمت اور دیانت و ذہانت پائے راست پر چلے۔
لوح پڑھنا	اگر لکھا ہوا پڑھ لے تو علامہ وقت یا سیاست داں ہو۔
لوح قرآنی دیکھنا	نیک ہونے کی نشانی ہے۔
لونگ خریدنا	رشد و ہدایت پائے یا لوگوں میں تعریف و توصیف سے مشہور ہو
لونگ کھانا	غم و اندوہ میں مبتلا ہو۔ تکلیف پائے۔
لومڑی کو مارتے دیکھنا	دشمن مکار پر فتح یاب ہو، لومڑی کو حملہ آور دیکھے تو دھوکہ کھائے
لومڑی خریدتے دیکھنا	عیاری و مکاری، فریب و دھوکہ دہی سے مقصد میں کامیاب ہو
لاش دیکھنا	صحت و تندرستی کی علامت ہے، اگر بیمار دیکھے تو جلد شفا پائے
لیموں کھانا یا خریدنا	تکلیف و مصیبت پائے۔ کوئی پریشانی اٹھائے۔
لیموں دیکھنا	مرد عالم کی نشانی ہے۔ باعث فرحت و کامرانی ہے۔
ہاتھا پائی کرنا	اگر دشمن کو مضبوطی سے پکڑے دیکھو تو حالات اپنے موافق پائے
ہاتھا پائی عورت سے کرنا	اگر غیر عورت ہو تو ذلیل و خوار ہو، اگر منکوحہ ہو تو لڑائی جھگڑا ہو
ہاتھی سفید دیکھنا	عزت و دولت پانے کا سبب ہے، فرزند نیک پائے۔
ہاتھی خوبصورت دیکھنا	بادشاہ یا حاکم سے دولت و نعمت پائے یا خود سردار حکمراں ہو
ہاتھی سیاہ خونخوار دیکھنا	آفت آئے یا ایسا فتنہ ہو جس سے لوگ خوفزدہ ہوں۔
ہار پھولوں کا پہننا	اپنی بیوی سے محبت و پیار کرے اور عیش و آرام پائے۔
ہار پھولوں کا پرونا	خوبصورت لڑکی سے شادی کرنے کی دلیل ہے۔
ہار موتیوں کا دیکھنا	فرزند و مال و دولت پائے، فرحت و راحت ہاتھ آئے۔
ہار ٹوٹنا یا گم ہونا	بیوی سے جدائی ہونے کی نشانی ہے، باعث پریشانی ہے
ہدہد دیکھنا یا پکڑنا	امارت حاصل ہو، علم و حکمت اور منصب عہدہ پائے۔
ہدہد کی آواز سننا	خوشخبری پائے یا عورت حسینہ جمیلہ سے شادی کرے۔
ہدہد پسندیدہ دیکھنا	عورت صاحب جمال ہو، یا فرزند با اقبال پیدا ہو، شہرت پائے
ہدیہ دیتے دیکھنا	اگر لینے والا بزرگ و مشہور ہو تو عزت و دولت و آرام پائے
ہدیہ والدین کو دینا	خاندان کی آنکھوں میں ممتاز ہو، بزرگوں جیسی عزت پائے
ہل چلاتے دیکھنا	کامیابی کی دلیل ہے، رزق حلال و پاکیزہ ملے۔
ہنسنا کھلکھلا کر	غم و اندوہ سے تعبیر ہے، فکر و اندیشہ میں مبتلاء ہو۔
ہنسنا اتنا کہ آنسو نکل پڑیں	غم و اندوہ سے جلد نجات پائے، راحت و خوشی نصیب ہو
ہوا میں اڑنا	اگر آسمان کی طرف اڑتا دیکھے تو ناکامی و بیماری کا انتظار کرے

قسط نمبر ۵

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

سمندر کے وجود میں حکم واسرار

ارشادالٰہی ہے۔وَهُوَ الَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا. (نحل:۱۴)

اوراللہ وہ ہے جس نے مسخر کیادریا کوتمہارے لئے تا کہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ۔

خالق عالم نے سمندروں کو پیدا فرمایا اوران کو بڑی وسعت دی کیوں کہ ان کے نفعے بے شمار تھے،ان کی وسعت کا یہ حال ہے کہ انہوں نے زمین کا زیادہ تر حصہ ڈھک رکھا ہے اور اگر پانی سے کھلی ہوئی پوری زمین کا مقابلہ سمندر کی ڈھکی ہوئی زمین سے کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بہت بڑے سمندر میں چھوٹا سا ایک ٹیلہ بیچ میں آگیا ہے۔اب جس طرح خشکی کی زمین کو تری کی زمین سے بڑائی چھوٹائی میں نسبت ہے،بس وہی نسبت ان دونوں کی مخلوقات کو آپس میں ہے۔خشکی کی کائنات کا حال تو آپ معلوم کرچکے ہیں،اسی سے آپ سمندر کی مخلوقات کا اندازہ اس کی وسعت کے مطابق لگالیجئے۔

درحقیقت سمندری حیوانات جواہر اور خوشبو وغیرہ میں خشکی کی ان مخلوقات سے کئی گنا زائد ہیں،یہ سمندر کی کشادگی کی نشانی ہے کہ اس میں بعض حیوانات اور چوپائے ایسے عظیم الخلقت ہوتے ہیں کہ اگر وہ اپنی پیٹھ سطح سمندر پر ظاہر کردیں تو دیکھنے والا ان کو کوئی جزیرہ یا پہاڑ خیال کرے،خشکی پر جو بھی حیوانات ہیں کیا انسان و پرندے اور کیا گھوڑے اور گائیں وغیرہ یہ سب ہی مخلوقات سمندر میں پائی جاتی ہیں،بلکہ بعض سمندری مخلوقات ایسی بھی ہیں جو خشکی میں کبھی دیکھی نہ گئیں۔

غرض اللہ سبحانہ نے جس جس کی ضرورت سمجھی اس کو پیدا فرمایا،اگر سب کو بیان کی روشنی میں لانے کی کوشش کی جائے تو اس کے لئے بڑی بڑی جلدیں بھی ناکافی ہیں۔ذرا ملاحظہ کیجئے کہ پانی کی گہرائی میں سیپی کے پیٹ میں اللہ سبحانہ نے کیسا چمکتا ہوا گول موتی اور بڑی بڑی چٹانوں کی جڑوں میں کیسا دلفریب مرجان پیدا فرمایا۔خداوند قدوس نے اپنی مخلوق پر احسان جتاتے ہوئے فرمایا:

يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ. کہ ان دونوں سے موتی اور مرجان نکلتے ہیں۔(سورۂ رحمٰن آیت:۲۲)

بعض کا خیال ہے کہ قرآن پاک میں ''مرجان'' سے مراد باریک موتی ہیں،پھر ارشاد ہوا۔فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. یعنی تم اپنے رب کی کون کونسی نعمتوں کے منکر ہوجاؤ گے۔ساتھ ساتھ کشتیوں پر بھی نظر ڈال کر عبرت حاصل کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی پر اس کو کیسے ٹھہرایا؟لوگ اپنے مالوں کو لے کر ان کے ذریعہ کیسے آسان سے پانی پر راستہ طے کرتے ہیں اور دوسری غرضیں بھی اپنی پوری کرتے ہیں،دراصل کشتیاں بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں،اس لئے فرمایا۔وَالْفُلْكِ الَّتِیْ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِمَا یَنْفَعُ النَّاسَ کہ کشتیاں چلتی ہیں سمندر میں ان چیزوں کو لے کر جن میں لوگوں کے لئے نفع ہے۔

(سورۂ بقرہ آیت:۱۶۴)

یہ محض قدرت الٰہی ہے کہ ان سے ہر طرح کا کام لینا ہمارے لئے آسان فرمایا،یہ ہم کو بھی اٹھاتی ہیں اور ہمارے بوجھوں کو بھی،ان کے ذریعہ ہم ایک ملک سے دوسرے ملک جاتے ہیں،یہ جانا آنا بغیر کشتیوں کے ممکن ہی نہ تھا،اگر بغیر ان کی مدد کے ارادہ بھی کیا جائے تو بڑی دقت ومشقت سے شاید خود ہی پہنچ جائیں لیکن مال واسباب دور دراز شہروں میں کیسے لے جائیں؟

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جب اس راہ میں بندوں پر احسان کا ارادہ فرمایا تو لکڑی کو ایک پولی مسامات والی چیز بنایا تا کہ وہ پانی پر تیر سکے اور نہ صرف خود تیرے بلکہ بوجھ بھی اٹھا سکے۔پھر بندوں کو کشتیاں بنانا سکھایا،ادھر ہوا کو خاص مقدار سے اس وقت چلایا جب کہ کشتیاں ایک

جگہ سے دوری جگہ چلیں۔ نیز کشتیاں چلانے والوں کو ہوا کے چلنے اور رکنے کے اوقات سمجھائے سکھائے تاکہ وہ کشتیوں پر اسی وقت روانہ ہوں جب کہ ان کا بادبان ہوا سے بھر جائے اور ہوا اس کو لے کر چلے۔

پھر پانی کی حقیقت بھی بھلا دینے کے قابل نہیں، اس نے قدرت سے کیسا لطیف جسم پتلا بہنے والا ملے ہوئے اجزاء والا بنایا ہے کہ گویا وہ منفصل شئے ہے، پھر ایسا باریک ترکیب والا اور جلد کٹ جانے والا بھی ہے کہ گویا وہ منفصل اور جدا اجزا والا ہے۔ ہر عمل کو قبول کر لیتا ہے، بل بھی جاتا ہے، جدا بھی ہو جاتا ہے اس لئے کشتیوں کا اس پر چلنا آسان ہوتا ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو خداوند قدوس کی ان نعمتوں کو دیکھ کر بھی قدرت کی کارسازیوں سے غافل رہے جب کہ عالم کی یہ ساری چیزیں خالق عالم کی بے پناہ طاقت پر کھلی گواہی دے رہی ہیں۔ اس کی قدرت پر صاف اور واضح دلیلیں پیش کر رہی ہیں، زبان حال سے گویا ہیں اور ہر دیکھنے والے سے مخاطب ہیں کہ خدارا آنکھیں کھول کر ہماری صورت وشکل ہماری ترکیب وساخت ہماری صفائی ورونق ہماری تبدیلیاں اور ہمارے بیش از بیش فوائد پر نظر عبرت ڈال اور معرفت الٰہی کے زینہ پر قدم رکھ کیا ان کائنات عالم کو دیکھ کر کوئی عقل سلیم اور فہم مستقیم رکھنے والا یہ خیال کر سکتا ہے کہ یہ تمام اشیاء خود بخود بایں خوشنمائی ورعنائی وجود میں آگئیں یا انہیں جیسی کسی چیز نے ان کو وجود بخشا؟ نہیں نہیں عقل پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ یہ صرف خدائے قہار اور عزیز وجبار کی کارفرمائی اور کارسازی ہے۔

ف: خشکی سے نظر ہٹا کر تری پر نگاہ ڈالئے تو حیران ہو جائے کہ ہمارا مسکن زمین بھی اپنی لمبائی اور چوڑائی کے باوجود اس کے سامنے ایک حقیر سا خشکی کا ٹکڑا ہے، سمندر نے اس کو چاروں طرف سے آگھیرا ہے، آبادی کے لئے صرف ایک چوتھائی چھوڑا ہے، یہ قدرت الٰہی کا زبردست نمونہ ہے، ہمارے نفعوں سے یہ مالا مال ہے۔ فائدوں سے یہ بھرپور ہے، حکم ومصالح کا یہ خزانہ ہے، مفاد ومنافع کا یہ منبع ہے۔ کشتیوں کے ذریعہ ہم اس پر ہزاروں میل کی راہ طے کرتے ہیں اور تجارتی دھندے اور ملکوں سے لین دین کے معاملات چلاتے ہیں، یہ قدرت خداوندی کا زبردست مظاہرہ ہے ورنہ ذرا سمندر کی ہوشربا ہولناکی پر نظر کیجئے، ٹھاٹھیں مار رہا ہے، پہاڑ جیسی موجیں اٹھا رہا ہے، میلوں گہرا ہے، اس کے سامنے نہ ہماری اور نہ ہماری زمین کی کوئی حقیقت ہے، پھر ایک چھوٹی سی ہلکی سے کشتی جو درخت کے پتے کیطرح پانی پر پڑی ہے، اشارے میں ادھر ادھر ہوتی ہے۔

یہ کون سی طاقت ہے جو اس کو تھامے ہوئے ہے؟ نہ ٹوٹتی ہے بلکہ لدی پھندی مال واسباب سے بھری، موجوں کو پھاندتی، ہواؤں سے ٹکر لیتی غرض سخت خطرات سے کھیلتی چلی جارہی ہے، نہ موج اس کا کچھ بگاڑتی ہے، نہ سمندر کی مہیب مخلوقات اس کو گزند پہنچاتی ہے، یہ صرف قدرت الٰہی ہے جو یہ کرشمہ دکھا رہی ہے۔

سمندر نہ صرف ہمارے سفروں کی راہ بنتا ہے بلکہ ہماری بہترین غذا بھی فراہم کرتا ہے، یہ سخت کھاری سمندر جس کا پانی منہ تک نہ جا سکے، بدن پر لگ جائے تو کاٹ ڈالے، اس سے میٹھی تر وتازہ مچھلی نکالئے اور کھائیے اور سارے گوشتوں کو بھول جائیے، پھر سمندر اپنے دامن میں بے بہا دولت چھپائے ہوئے ہے۔ انمول موتی اس کی تہہ میں پڑے ہوئے ہیں جو ہمارے سینوں پر آکر چمکتے ہیں، چٹانوں کی جڑوں میں مرجان کا باغ لگا ہے جو ہماری زینت اور زیبائش کا سبب بنتا ہے۔

سُبْحَانَ مَا اَعْظَمَ شَانَهٗ

راہِ طریقت

تصوف وسلوک

آخری قسط

از قلم: حضرت مولانا پیر ذوالفقار علی نقشبندی مدظلہ العالی

سوال: نمبر ۲۶: قیوم کسے کہتے ہیں؟

جواب: عالم تجلیات صفات الٰہی کا مظہر ہے۔ اب تجلیات ت کا مظہر بھی کسی کو ہونا چاہئے اس کو قیوم کہتے ہیں کہ عالم کا قیام مادی ال پر نہیں بلکہ ذکر اللہ پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حدیث میں ہے کہ مت نہیں آئے گی جب تک کہ زمین پر ایک بھی اللہ اللہ کرنے والا ۔ مشائخ چونکہ ذکر اللہ کرتے ہیں اور اسکے سلسلہ کو جاری کرتے ہیں ان میں سے کسی خاص کو قیوم بنادیا جاتا ہے۔

سوال نمبر ۲۷: دست غیب سے کیا مراد ہے؟

جواب: بعض مشائخ کو روزانہ مصلے کے نیچے سے یا کسی اور ح سے رزق مل جاتا ہے یہ دست غیب کہلاتا ہے، یہ بھی دست غیب کہ بلاتوقع کوئی ہدیہ پیش کرے۔

سوال نمبر ۲۸: بزرگوں کے ختم شریف پڑھنے کی کیا ل ہے؟

جواب: کوئی آیت یا عبادت جسے کسی شیخ کی زندگی اور کیفیات سے مناسبت کاملہ ہو ان کے ایصال ثواب کے لئے پڑھنا ختم شریف کہلاتا ہے۔ بعض مشائخ خود متعین کرتے ہیں اور بعض کی وفات کے بعد متوسلین مقرر کردیتے ہیں۔

سوال نمبر ۲۹: خواب، واقعہ اور مشاہدہ میں کیا فرق ہے؟

جواب: نیند میں جو کچھ نظر آئے خواب کہلاتا ہے۔ مراقبہ میں بیٹھے بیٹھے سو جائے اور کچھ دیکھے تو واقعہ کہلاتا ہے۔ اگر مراقبہ میں بقائم ہوش وحواس کچھ دیکھے تو مشاہدہ کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۳۰: قبض وسط سے کیا مراد ہے؟

جواب: بعض اوقات سالک کو عجیب وغریب انشراح اور کیفیات محسوس ہوتی ہیں، یہ وسط کہلاتا ہے۔ بعض اوقات یہ کیفیات ایسے دب جاتی ہیں جیسے کچھ بھی نہ تھا، یہ قبض کہلاتا ہے۔ قبض وسط دونوں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں، ہم اپنی کمزوریوں کے باعث صرف وسط مانگتے ہیں جس طرح درخت کو کاشتکار پانی دیتا ہے پھر کچھ عرصہ پانی خشک وجذب ہونے کے لئے چھوڑ دیتا ہے، ہر وقت پانی کھڑا رہے تو نقصان دہ ہے اس طرح وقفے وقفے سے پانی دینے سے درخت سرسبز وشاداب ہوتا ہے، یہی حقیقت قبض اور وسط کی ہے، ان کیفیات کے ذریعہ سالک کی تربیت کی جاتی ہے۔

سوال نمبر ۳۱: فنافی الرسولؐ سے کیا مراد ہے؟

جواب: جب طبعی امور پر سنت کی اتباع ہونے لگے تو اس کیفیت کا نام فنافی الرسول ہے۔

سوال نمبر ۳۲: یادداشت سے کیا مراد ہے؟

جواب: چھوٹے بچے کو ترتیب سے اے بی سی یاد ہوتی ہے بڑے کو اتنی تیزی سے پڑھنا نہیں آتا مگر بوقت ضرورت صحیح انگلش لکھ سکتا ہے، یا ہم مسجد میں جانے کا ارادہ کرتے ہیں راستے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہیں، دوستوں کو سلام کرتے ہیں مگر مسجد میں جانا نہیں بھولتے۔ اس کو یادداشت کہتے ہیں، سالک بھی دنیا کے کام کرتا ہے مگر اللہ تعالیٰ کو ہرگز نہیں بھولتا۔

سوال نمبر ۳۳: نقشبندیہ سلسلہ اور چشتیہ سلسلہ میں بنیادی فرق کیا ہے؟

جواب: دونوں میں کاملین اولیاء اللہ گزرے ہیں، فرق صرف طریق کار کا ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے کسی نے پوچھا، میں سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہوں یا سلسلہ چشتیہ میں۔ فرمایا اس کی مثال

یوں ہے کہ ایک زمین میں جھاڑیاں ہیں، اس میں کاشت کرنے کے دو طریقے ہیں، ایک تو یہ کہ اس میں سال چھ مہینے صفائی کرو پھر کاشت کرو، دوسرا یہ کہ جتنا صاف ہوا تنا کاشت کرتے جاؤ اس نے کہا کہ مجھے دوسرا طریقہ پسند ہے موت کا کیا پتہ کب آجائے، فرمایا پھر تمہیں سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت ہونا چاہئے۔

سوال نمبر ۳۴: کیا وجہ ہے کہ حنفی المسلک ممالک مثلاً پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، وسط ایشیاء کی ریاستیں، ترکی اور شام وغیرہ میں سلاسل صوفیہ زیادہ رائج ہیں؟

جواب: تمام دین کا نچوڑ چار فقہیں ہیں اور یہ چار بھی سمٹ کر دو میں آجاتی ہیں، حنفی و شافعی۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا ہے کہ حنفی المسلک میں کمالات نبوت غالب ہیں اور شافعی المسلک میں کمالات ولایت غالب ہیں، حنفی المسلک ممالک میں اتباع سنت زیادہ ہوتی ہے۔

سوال نمبر ۳۵: نماز میں وساوس اور خیالات بہت آتے ہیں؟

جواب: ہر وسوسہ خیال ہے جب کہ ہر خیال وسوسہ نہیں ہوتا، وسوسہ وہ خیال ہے جو مقصد میں حائل ہو لیکن فقط خیال مقصد میں حائل نہیں ہوتا، خیالات کا آنا مضر نہیں، خیالات کا لانا مضر ہے۔ ہمیں نماز میں دنیا کے خیالات آتے ہیں جو اسفل ہے اور اکابرین کو خیالات آتے ہیں دین کے جو اعلیٰ ہیں جیسے حضرت عمرؓ نماز میں جہاد کی صفیں درست فرماتے تھے، ایسے خیالات محمود ہیں اور حضور قلب کے خلاف نہیں ہیں۔

سوال نمبر ۳۶: بعض مشائخ کو نماز میں اس قدر استغراق نصیب ہوتا ہے کہ ارد گرد کا پتہ بھی نہیں چلتا کہ کیا ہو رہا ہے، ہماری نمازیں کیوں ایسی نہیں ہیں؟

جواب: نماز میں اس قدر استغراق حاصل ہونا لازمی امر نہیں ہے، حضور قلب سے مراد نماز میں توجہ الی اللہ ہے نبی علیہ السلام نے ایک بچہ کے رونے پر نماز کو مختصر کر کے سلام پھیر دیا تھا۔

سوال نمبر ۳۷: سنا ہے وسوسہ آنے پر منتہی کی گرفت ہوتی ہے؟

جواب: صرف اس وسوسہ پر گرفت ہوتی ہے جو منتہی کو غافل کر دے جو وسوسہ آئے اور گزر جائے اس پر گرفت نہیں ہوتی۔

سوال نمبر ۳۸: ظن اور الہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: انسان جب نیت و ارادے کے ساتھ ایک رائے قائم کر لیتا ہے اس کو ظن کہتے ہیں اور جب خود بخود قلب میں کوئی خیال وارد ہوتا ہے اسے الہام کہتے ہیں۔

سوال نمبر ۳۹: عالم خلق اور عالم امر سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے کائنات کو دو طرح سے پیدا کیا ہے جسے کن کہہ کر پیدا کیا وہ عالم امر کہلاتا ہے جسے بتدریج پیدا کیا وہ عالم خلق کہلاتا ہے۔

سوال نمبر ۴۰: ساز اور باجوں کے ساتھ کسی قسم کا گانا حتی کہ حمد و نعت بھی ناجائز ہے، بغیر مزامیر کے چند شرائط کے ساتھ جائز ہے، مثلاً۔

(۱) اشعار فاسقانہ مضامین پر مبنی نہ ہوں۔
(۲) مجلس میں محرم، غیر محرم کا اختلاط نہ ہو۔
(۳) سامعین کو اتنی رغبت ہو جیسے بھوک میں کھانے کی۔

سوال نمبر ۴۱: سنت اور بدعت کی کیا پہچان ہے؟

جواب: سنت عمل آفاقی ہوتا ہے، بدعت علاقائی ہوتی ہے یعنی سنت عمل ہر جگہ اور ہر ملک میں یکساں ہوگا، مثلاً دسویں محرم کا روزہ رکھنا سنت ہے، یہ ہر جگہ ہر ملک میں رکھا جاتا ہے، دسویں محرم کا "منانا" بدعت ہے اسی لئے ایران میں منانے کا طریقہ اور پاکستان میں اور عراق میں اور ہندوستان میں اور ہے۔

سوال نمبر ۴۲: امت کا ایک بہت بڑا طبقہ تصوف کو اچھا نہیں سمجھتا یہ کیوں ہے؟

جواب: بعض لوگ ڈھونگی پیروں کی باتیں سن کر متنفر ہو جاتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ آج تو ہر معاملہ میں کھوٹا کھرے سے ملا ہوا ہے۔ نکھارنا تو ہمارا کام ہے۔ علماء میں بھی بعض نفس پرست دنیادار لوگ شامل ہو جاتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ علم حاصل کرنا بند کر دے۔ تصوف پر اعتراض کرنے والوں کی مثال ہندہؓ کی سی ہے جسے آکل الاکباد کہتے ہیں۔ مسلمان ہونے سے پہلے کتنی پکی دشمن تھی، مسلمان ہونے

کے بعد کہنے لگی "یارسول اللہ"؟ اب آپ سے بڑھ کر کسی چیز سے محبت نہیں۔ "معترضین پر تصوف کی حیثیت کھل جائے تو ان کا یہی حال ہو۔

سوال نمبر ۴۳: تصوف میں عروج کن چیزوں سے ہوتا ہے؟

جواب: چار چیزوں سے (۱) بعض مشائخ کی زبان سے "انا الحق اور سبحانی ما اعظم شانی" وغیرہ کے الفاظ کیوں نکلے؟

جواب: یہ الفاظ غلبہ حال میں نکلے اس حالت میں انسان معذور ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سامنے اگر درخت سے آواز نکل سکتی ہے۔ "انی انا اللہ" تو کیا عجب ہے کہ کسی انسان کی زبان سے انا الحق کے الفاظ نکلیں تاہم صاحب ہوش آدمی ایسے الفاظ کہے گا تو جوتے پڑیں گے۔

سوال نمبر ۴۵: اکثر گناہوں کا سبب کیا ہوتا ہے؟

جواب: اکثر گناہ "حب جاہ" "یاقوت باہ" کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

سوال نمبر ۴۶: حضرت مجدد الف ثانیؒ نے لکھا ہے کہ آخر میں حقیقت کعبہ اور حقیقت محمدیہ ایک ہو جائیں گے؟

جواب: کعبہ تجلیات ذاتی کا مرکز ہے اسی لئے وہ مسجود الیہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک بھی آخر میں دائمی طور پر تجلیات ذاتی کا مرکز بن جائے گا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ایک نبی حضرت یعقوب علیہ السلام نے سجدہ کیا، حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کروایا گیا۔ "لایسعنی ارضی ولاسمائی ولکن یسعنی قلب عبد مومن" کعبہ بھی تجلیات ذاتیہ کا مرکز ومومن کا قلب بھی، فرق اتنا ہے کہ کعبہ دائمی تجلیات کا مرکز مگر مومن پر کبھی ہیں کبھی نہیں۔

سوال نمبر ۴۷: بعض بزرگوں سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ ایک رکاب میں پاؤں رکھتے تو بسم اللہ پڑھتے، دوسرے پر پاؤں رکھتے تو والناس پڑھتے، یہ کیسے ممکن ہے یا بعض بزرگ اپنے شہر سے دوسری جگہ پہنچے شادی کی، بچے ہوئے واپس آئے چند گھنٹے ہی گزرے تھے کیا ایسا ہو سکتا ہے؟

جواب: زمانہ کا ایک طول ہوتا ہے، ایک عرض ہوتا ہے، عام مشہور یہی ہے کہ زمانہ کا صرف طول ہے عرض نہیں ہے، ممکن ہے اللہ تعالیٰ خواص سے ایسے کام زمانہ کے عرض میں کروا دیتے ہیں جیسے واقعہ معراج۔

سوال نمبر ۴۸: مبداء تعین کسے کہتے ہیں؟

جواب: ہر سالک کے لئے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں سے ایک مبداء تعین ہوتا ہے اس سالک کی رسائی اپنے مبداء تعین تک ہی ہوتی ہے اگر کسی کو اس سے اوپر سیر نصیب ہو تو وہ نظری ہوتی ہے قدمی نہیں (مقام نہیں بنے گا) جیسے گھر لاہور میں ہے یہ اصل مقام ہوا، اب جہاں گھوم پھر آؤ مقام یہی رہے گا۔

سوال نمبر ۴۹: تعین اول کونسا ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے۔ "کنت کنزاً مخفیاً فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق" (میں مخفی خزانہ تھا پس میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں، پھر میں نے مخلوق کو پیدا کر دیا) بعض مشائخ نے کہا کہ خدا کا پہلی بار مخلوق کو پیدا کرنے کا علم تعین اول ہے۔ بعض نے کہا ارادہ (تخلیق) تعین اول ہے لیکن حضرت مجدد الف ثانیؒ نے فرمایا جب (یہ چاہنا کہ مجھے پہچانا جائے) تعین اول ہے یہ "حب" ہی نبیؐ کا مبداء تعین ہے اس سے اوپر لاتعین کا مقام ہے۔

سوال نمبر ۵۰: صوفیائے کرام فقط مصلے پر بیٹھ کر تسبیحات پھیرتے رہتے ہیں جہاد میں حصہ کیوں نہیں لیتے؟

جواب: جہاد کا لفظ قرآن مجید میں کئی مقامات پر وارد ہوا ہے، مثلاً۔ (۱) جہاد بالمال یعنی اپنے مال کو اللہ کے راستے میں خرچ کرنا۔ "وجاھدوا باموالکم" پر دلیل ہے۔

(۲) جہاد بالنفس یعنی اپنی جانوں پر احکام شریعت نافذ کرنا، فرمان الٰہی ہے۔ "وتجاھدو فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم" اسی لئے حدیث پاک میں بھی وارد ہے۔ "المجاھد من جاھد نفسہ فی طاعۃ اللہ"

(۳) جہاد بالقرآن یعنی کفار کے سامنے اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اسلام کی دعوت پیش کرنا۔ "وجاھدھم بہ جھادا کبیرا" اس کی دلیل ہے۔

(۴) جہاد بالسیف یعنی کفار کے ساتھ قتال کرنا جیسے فرمان الٰہی ہے۔ "یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْهِمْ" صوفیائے کرام عام طور پر جہاد کی پہلی تین صورتوں میں فعال رہتے ہیں، اس کی مثالیں اظہر من الشمس ہیں۔ رہی بات جہاد بالسیف

کی تو جب دین اسلام کی سربلندی کے لئے جہاد فرض عین ہو جاتا ہے تو یہ حضرات کفن بردوش ہو کر میدان میں نکل آتے ہیں اور کفار کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار یعنی بنیان مرصوص بن جاتے ہیں۔ چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

(۱) ساتویں صدی ہجری میں تاتاریوں نے جب جلال الدین خوارزم شاہ کی واحد اسلامی سلطنت اور عباسی خلافت کا چراغ گل کر دیا تو یہ ضرب المثل بن گئی تھی۔

"اذا قیل لك ان التتار انهزموا فلا تصدق" (اگر کوئی کہے کہ تاتاریوں نے شکست کھائی تو یقین نہ کرنا)

ایسی عجیب صورت حال میں حضرت محمد دربندیؒ جیسے حضرات نے تاتاری شہزادوں کے دلوں کی کایا پلٹ دی اور تیس سال کے بعد یہی شہزادے مسلمان ہو گئے اور دنیا میں اسلام کی عظمت کا پھریرا لہرانے لگا، علامہ اقبالؒ نے کہا۔

ہے عیاں آج بھی تاتار کے افسانے سے
پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

(۲) ہندوستان میں جب اکبر بادشاہ کی وجہ سے دین الٰہی کی آندھی اٹھی تو حضرت مجدد الف ثانیؒ نے احیاء دین کا علم بلند کیا اور وقت کے بڑے بڑے فوجی جرنیلوں مثلاً شیخ فرید اور خاں خاقان کے دلوں پر توجہات ڈالیں حتی کہ وہ وقت آیا کہ رسومات بدعات کا قلع قمع ہوا اور دنیا میں "یحی الارض بعد موتها" کا نقشہ پیش ہوا، اورنگزیب جیسا دیندار بادشاہ انہی کی محنت کا ثمرہ تھا۔

(۳) روس نے داغستان پر حملہ کیا تو غازی محمد شہید حمزہ بےؒ اور شیخ شاملؒ جیسے مشائخ طریقت نے ۱۸۱۳ء سے ۱۸۵۹ء تک ۴۶ سال جنگ لڑی اور کمیونسٹوں کے ساتھ قتال کیا۔

(۴) طرابلس کی جنگ میں شیخ احمد الشریف سنوسی نے اپنے مریدین کو اطالویوں کے سامنے صف آراء کیا اور انہیں پندرہ سال ناکوں چنے چبوائے، صحرائے اعظم افریقہ کی سنوسی خانقاہ آج تک مشہور ہے۔

(۵) انیسویں صدی عیسوی میں الجزائر میں امیر عبدالقادر نے فرانسیسیوں سے ۱۸۳۲ء سے لے کر ۱۸۴۷ء تک ۱۵ سال جنگ کی یہ شیخ طریقت تھے۔

(۶) ہندوستان میں تحریک خلافت کے سلسلہ میں جہاد شاملی کے حافظ فیاض شہیدؒ اور انگریز سے آزادی کے حصول کے لئے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ کے ناموں کو تاریخ میں نمایاں مقام حاصل ہے۔

(۷) افغانستان میں سید جمال الدین افغانیؒ، ہندوستان میں شیخ الہند اسیر مالٹا حضرت محمود الحسنؒ اور سلسلہ شاذلیہ کے حسن البناء وغیرہم یہ سب حضرات مشائخ طریقت تھے، ان سب نے جہاد بالسیف کیا، ان عظیم قربانیوں کے بغیر تاریخ اسلام نامکمل ہے۔

(۸) سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے شیخ حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہیدؒ نے اپنے مریدین میں ایسا جذبہ جہاد بھرا کہ ایک خاتون اپنے دو بیٹوں کو مخاطب ہو کر کہنے لگی۔

بولی اماں محمد علی کی جاں بیٹا خلافت پہ دے دو

بتائیے حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ اور مولانا شوکت علیؒ میں جذبہ جہاد کس نے بھرا تھا، وہی شیخ جو خود بھی ایک ظالم کے ہاتھوں شہید ہوئے، آج بی ان کی قبر مبارک کے قریب یہ اشعار لکھے ہوئے ہیں۔

بہ لوح تربت من یافتند از غیب تحری
کہ ایں مقتول را جز بے گناہی نیست تقصیرے

حضرت مولانا محمد علی جوہرؒ مسلمانوں کی آزادی کے لئے اپنے گھر سے ہجرت کر کے لندن چلے گئے تا کہ مسلمانوں کی آواز انگریز کے ایوانوں تک پہنچا سکیں، قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور جب جان سے مار دیئے جانے کی دھمکی دی گئی تو "افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر" کے مطابق کفر کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر کہا۔

تم یوں ہی سمجھنا کہ فنا میرے لئے ہے
پر غیب میں سامان بقا میرے لئے ہے
پیغام ملا تھا جو حسین ابن علیؓ کو
خوش ہوں کہ وہ پیغام قضا میرے لئے ہے
اللہ کے رستے کی جو موت آئے مسیحا
اکسیر یہی ایک دوا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۴۵

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

ربوا

سود، اس کے معنی زیادتی اور اضافہ کے ہیں، قرض کے بدلہ ایک طے شدہ شئے اصل کے علاوہ وصول کرنے کو اہل عرب ربوا کہتے ہیں، قرآن میں آیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا كَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیْطَانُ مِنَ الْمَسِّ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا.

جولوگ سود کھاتے ہیں وہ نہیں اٹھیں گے مگر اس شخص کے مانند جس کو شیطان نے اپنی چھوت سے باؤلا بنادیا ہو، یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا تجارت بھی تو سود ہی کی طرح ہے، درحالانکہ تجارت کو خدا نے حلال ٹھہرایا ہے اور سود کو حرام قرار دیا ہے۔ (۲۷۵:۲)

شاہ ولی اللہ نے احکام القرآن میں لکھا ہے۔ ''ربوا وہ قرض ہے جو اس شرط پر بھی کہ مقروض قرض خواہ سے جتنا لیا ہے اس سے زیادہ یا اس سے بہتر واپس کرے۔ حقیقی ربوا تو یہی ہے مگر شریعت اسلامیہ نے ناجائز فائدہ کی دوسری صورتوں کو بھی ربوا قرار دیا ہے، فقہ حنفی کی رو سے ہم چیزوں کے باہمی تبادلہ میں زیادتی کے بلاعوض لیں وہ بھی ربوا ہے، گویا زیادتی کے ربوا ہونے کی شرط یہ ہے کہ دو چیزیں جن کا تبادلہ کیا جارہا ہے موزوں اور ہم جنس ہوں، چنانچہ ایک سیر گیہوں کا تبادلہ سوا سیر گیہوں سے کیا جائے تو پاؤ سیر کی زیادتی ربوا ہے۔ یہ ابوالفضل کہلاتا ہے، اسی طرح یہ تبادلہ اگر دست بدست نہ ہو تو ربوالنساء کہلائے گا۔

امام رازیؒ نے ممانعت ربوا کی حکمتوں پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ (ا) سودی کاروبار کی حرمت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک انسان کی دولت بغیر کسی عوض کے دوسرے کے پاس چلی جاتی ہے حالانکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ آدمی کے مال کی حرمت اس کے خون کی حرمت کی مانند ہے۔ اگر یہ شبہ کیا جائے کہ سودی قرضہ ہی قرض دار کو جو مہلت ملتی ہے وہ نفع سے خالی نہیں، وہ اس مدت میں اس روپئے سے نفع کماتا ہے۔ لہٰذا یہ سود نفع کے بدلہ میں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ نفع امر موہوم ہے، کبھی حاصل ہوتا ہے کبھی نہیں اور سود کی ادائیگی امر یقینی ہے۔ لہٰذا دونوں کا مبادلہ صحیح نہیں۔ (۲) دوسری وجہ یہ ہے کہ سود، سودخواروں کو زندگی کی جدوجہد میں حصہ لینے سے روک دیتا ہے، وہ کسب ہنر اور تجارت وصنعت سے بے تعلق ہوجاتا ہے اور عام لوگ ان کے فوائد سے محروم ہوجاتے ہیں۔ (۳) تیسری وجہ یہ ہے کہ سود کی وجہ سے صلہ رحم، ہمدردی اور احسان کے جذبات مفقود ہوجاتے ہیں۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ. فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

مومنو خدا سے ڈرو اور اگر ایمان رکھتے ہو تو جتنا سود باقی رہ گیا ہے اس کو چھوڑ دو اگر ایسا نہ کروگے تو خبردار ہوجاؤ (کہ تم) خدا اور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوئے ہو) (۲۷۹،۲۷۸:۲)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور دوسرے صحابہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے، دینے والے، سودی کاروبار رکھنے والے اور اس کی گواہی دینے والے سب پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے کہ گناہ میں سب برابر ہیں۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ سود کے حکم کی شدت کے پیش نظر فرماتے تھے کہ ربوا (سود) اور ربیہ (شبہ) دونوں چھوڑ دو، یعنی سود بھی چھوڑ دو اور جس میں سود کا شائبہ اور شبہ پایا جائے اس کے قریب بھی نہ جاؤ۔

ربیع الآخر

چوتھا اسلامی قمری مہینہ، جس وقت مہینوں کے نام تجویز ہوئے اس

وقت یہ بہار کے آخری دنوں میں آیا تھا اس لئے اس کا نام ربیع الثانی یا ربیع الآخر رکھ دیا گیا۔ اس ماہ میں شیخ الاسلام حضرت غوث الاعظم شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ نے وفات پائی تھی۔

ربیع الاول

تیسرا اسلامی قمری مہینہ، ربیع کہتے ہیں، موسم بہار کو اور جس وقت مہینوں کے نام تجویز ہوئے اس وقت اس مہینہ میں موسم بہار آیا ہوا تھا اس لئے اس کا نام ربیع الاول پڑ گیا، اس مہینہ کو سب سے بڑا شرف یہ حاصل ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اسی مہینے رونق فزائے دنیا ہوئے، اسی مہینہ کی بارہویں تاریخ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی۔

رجب

ساتواں اسلامی قمری مہینہ، رجب کہتے ہیں تعظیم کو اہل عرب اسے اللہ کا مہینہ کہہ کر بڑی تعظیم کیا کرتے تھے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رجب بہشت کی ایک ندی ہے جس کا پانی شیریں اور برف سے زیادہ سرد ہے جو شخص اس ماہ روزے رکھے اس ندی کے پانی سے سیراب ہوگا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے۔ شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رجب ہی میں حضرت نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار کرایا تھا اور یہ کشتی چھ ماہ بعد عاشورہ کے دن کنارے آ لگی تھی۔ رجب کی ستائیسویں رات بڑی بابرکت رات ہے۔ اس رات میں عبادت کرنے والوں کو سو برس کی حسنات لکھی جاتی ہے۔ اس مبارک شب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

رجس

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

بلا شبہ شراب، جوا، بت اور فال شیطان کے اعمال کی گندگی ہے۔
(۹۰:۵)

رجعت: بازگشت، واپسی، طلاق کا وقت گزرنے سے پہلے بیوی سے دوبارہ رجوع کر لینا، دوسرے معنی میں نکاح کا تسلسل قائم رکھنا۔

رجم

پتھراؤ، سنگساری، رجم کے لغوی معنی پتھروں سے مار ڈالنا اور سنگسار کرنا ہیں، نیز لعنت کرنا اور مردود کر دینا بھی ہیں۔ اسلام نے شادی شدہ زانی مرد اور شادی شدہ زانی عورت کی سزا رجم تجویز کی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع ۱۰ ہجری میں تقریباً سوا لاکھ صحابہ کرام کے روبرو سزائے رجم کا اعلان فرمایا۔ الولد للفراش وللعاھر الحجر. بچے کا نسب اس سے ثابت ہوگا جس کے بستر (گھر) پر وہ پیدا ہوا اور بدکار کے لئے پتھر ہیں۔ (بخاری) بیہقی میں حضرت حسن سے مروی ہے کہ عورتوں کی پہلی حدود یہ تھیں کہ انہیں گھروں میں قید کر دیا جاتا تھا۔ یہاں تک سورۂ نور کی آیت الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي نازل ہوئی اور عبادہ بن الصامتؓ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ نے ان کے لئے سبیل فرما دی ہے کہ کنواری کنوارے کے لئے زنا پر سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی اور شادی شدہ سے زنا پر سو کوڑے اور پتھروں سے رجم۔

ماعز بن مالک اسلمی ایک یتیم تھے جنہوں نے نعیم بن ہزال کے ہاں پرورش پائی تھی وہیں ایک آزاد کردہ باندی سے ملوث ہو گئے۔ وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اعراض فرمایا، وہ گھوم کر دوسری جانب آئے اور کہا۔ میں نے زنا کیا ہے، آپؐ نے پھر اعراض کیا، وہ گھوم کر دوسری جانب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے پھر اعراض کیا، غرض چوتھی بار کے اعتراف کے بعد آپؐ نے انہیں بلا کر پوچھا کہ کیا تم مجنوں ہو، انہوں نے کہا۔ نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور رجم کر دو اور وہ محصن تھا۔ اس روایت کو حضرت ابوہریرہؓ کے علاوہ جابر بن عبداللہؓ، ابن عباسؓ، جابر بن سمرہؓ، ابوسعیدؓ، ابونفرہؓ، سلیمان بن بریدہ اور کئی صحابیوں نے بیان کیا ہے۔

حضرات بشیر بن المہاجر، ابوبکر عمران بن حصین، سلیمان بن بریدہ

وغیرہ نے ایک عورت غامدیہ کا واقعہ بیان کیا ہے۔ غامد قبیلہ جہنیہ کی ایک شاخ تھی، اس عورت غامدیہ نے بھی حضرت ماعز کی طرح خدمت اقدس میں حاضر ہوکر اپنے جرم کا اعتراف کیا، چونکہ وہ حاملہ تھی اس لئے آپؐ نے فرمایا کہ جب ولادت ہوجائے تو پھر آنا، ولادت کے بعد وہ پھر آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بچہ روٹی کھانے کے قابل ہوجائے تب آنا، اس کے بعد وہ آئی تو آپؐ نے ایک صحابی کو اس کے بچہ کی پرورش کی ذمہ داری سونپی اور اس عورت کو رجم کا حکم صادر فرمایا۔

عسیف (اجیر) کا واقعہ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ نے بروایت حضرت ابوہریرہؓ، زید بن خالد الجہنی اور شبلی بن معبد سے روایت ہے کہ ایک لڑکا ایک عورت کے یہاں ملازم تھا اور وہاں پر اپنی مالکہ کے ساتھ ملوث ہوگیا، اس کا باپ اسے لے کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا کہ میں کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا، تیرے لڑکے کو کوڑوں کی سزا ہوگی اور ایک صحابی انیس کو حکم دیا کہ تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر وہ اعتراف کرے تو اسے رجم کردو، چنانچہ انیس گئے اور اس نے اعتراف جرم کرلیا اور اسے رجم کردیا گیا۔

حضرت عمرؓ کے سامنے ایک شامی شخص نے اپنی بیوی پر زنا کا الزام لگایا، آپؓ نے ابوواقد اللیثی کو اس کے پاس بھیجا، اس نے اعتراف جرم کیا، اس پر آپؓ نے سزائے رجم کا حکم فرمایا اور اسے رجم کیا گیا۔ اسی طرح حضرت عثمانؓ نے ایک عورت کے رجم کا حکم فرمایا اور اسے رجم کیا گیا۔ (بیہقی)

حضرت علیؓ کی خدمت میں شراحہ ہمدانیہ نامی ایک عورت لائی گئی آپ نے اسے پہلے تازیانہ لگائے اور بعد ازاں سزائے رجم جاری کی اور فرمایا کہ میں نے قرآن کے مطابق حد جاری کی اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق سنگسار کیا۔

(ماخوذ از سزائے رجم، قرآن وسنت کی روشنی میں)

رجیم: پھینکا ہوا، مارا ہوا، دھتکارا ہوا، جو شخص ذلیل وخوار ہوجائے اور مقام عزت سے گرجائے اس کے لئے یہ لفظ مستعمل ہے۔ قرآن مجید میں شیطان کو رجیم کہا گیا ہے اور اسے مردود اور دھتکارا ہوا قرار دیا ہے، جب تم قرآن شریف پڑھنا شروع کرو تو پہلے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لیا کرو۔

رحم

رحم وہ جذبہ ہے جس سے یتیموں کی غمخواری، بیکسوں کی تسکین، بیماروں کی تسلی، غریبوں کی امداد، مظلوموں کی حمایت اور زیردستوں کی اعانت ہوئی ہے۔ اسلام نے آپس میں ہمدرد وغم خوار بنے رہنے کی تعلیم دی ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اللہ کے بندوں پر رحم کھاؤ، تم پر رحمت کی جائے گی۔ تم لوگوں کے قصور معاف کردو، تمہارے قصور معاف کئے جائیں گے۔ حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کھائے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے۔ (ترمذی) دنیا میں رحم وکرم کے جو آثار پائے جاتے ہیں وہ سب رحمت الٰہی کا پرتو ہیں۔ مسلمانوں میں باہمی وصف یہ قرار دیا گیا کہ وہ کفار پر زور آور ہیں اور آپس میں رحم دل ہیں۔ (سورۂ فتح) پھر یہ رحم دلی صرف اور صرف مسلمانوں ہی کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ ان کا دائرہ وسیع ہے اور اس میں تمام مخلوق خدا شامل ہوجاتی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے، نہ اس کی مدد سے باز رہتا ہے۔ جو شخص اپنے بھائی کی کسی حاجت کو پورا کرنے میں لگا ہوگا اللہ جل شانہ اس کی حاجت کی تکمیل کرے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو کسی مصیبت سے چھٹکارا دلائے گا اللہ تعالیٰ یوم حشر کے مصائب میں سے کسی مصیبت سے اسے نکال دے گا اور جو شخص کسی مسلمان کی عیب پوشی کرے گا، قیامت کے دن اللہ جل شانہ اس کی عیب پوشی فرمائے گا۔ (بخاری اور مسلم)

رحمٰن

مہربان، اسم الٰہی۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

اور (لوگوں) تمہارا معبود خدائے واحد ہے، اس بڑے مہربان اور (اور) رحم والے کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ (۱۶۳:۲)



سنہ ۲۰۱۶ء

چینی علم النجوم کیسا گزرے گا

(۱) چوہے کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے یہ سعد سال ثابت ہوگا اور خوب جی بھر کر کما سکتے ہیں، بندر چوہے کا دوست ہوتا ہے اور اس کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

(۲) بیل کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے بندر کا سال نحس ثابت ہوتا ہے اس لئے اس سال بیل کو کوئی بڑا کام کرنے میں احتیاط برتنی چاہئے اور زیادہ محنت ومشقت کر کے اپنی طاقت ضائع نہیں کرنی چاہئے۔

(۳) چیتے کے سال والوں کے لئے بندر کا سال وہ تمام رکاوٹیں دور کرنے کا باعث ہوتا ہے جو چیتے کی راہ میں حائل ہوں، چیتے کے سال والوں کو بندر کے سال میں اپنی مصروفیتوں میں اضافہ کرنا چاہئے مگر بندر کی سرگرمیوں پر نظر رکھتے ہوئے احتیاط بھی برتنی چاہئے اس لئے کہ چیتے کو بعض حیرت انگیز واقعات سے بھی سابقہ پڑنے کے امکانات موجود ہیں۔

(۴) بلی کے سال میں پیدا ہونے والوں کو بندر کا سال نہایت احتیاط سے گزرانے کی ضرورت ہے اس لئے کہ بندر بلی کو ان نظروں سے نہیں دیکھنا، جن سے دوسرے جانور دیکھتے ہیں وہ کسی کے تقدس کو نظروں میں نہیں لاتا، لہٰذا خبردار یہ سال احتیاط کا ہے۔

(۵) اژدہے کے سال میں پیدا ہونے والے بندر کے سال میں جلد بازی اور غیر محتاط رویہ اختیار کر سکتے ہیں، جس میں احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے اس سال اژدہے کو نفع اور نقصان دونوں ہو سکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہوگا کہ اژدہا اس سال نفع کے لئے اور نقصان کا اندیشہ ہوتے ہی اپنا ہاتھ روک لے اس لئے کہ چالاک اور عیار بندر کسی کا نہیں ہوتا اس کو اپنے مفادات سب سے زیادہ عزیز ہوتے ہیں۔

(۶) سانپ کے سال والوں کو بندر کے سال میں کسی بڑے فائدے کی امید نہیں رکھنی چاہئے بلکہ بندر کی چالاکیوں پر نظر رکھتے ہوئے اس کی چالوں سے بچنا چاہئے۔

(۷) گھوڑے کے سال میں پیدا ہونے والوں کو بندر کے سال میں اپنی سرگرمیوں کو لگام نہیں لگانی چاہئے انہیں اپنی آنکھیں کھلی رکھ کر اپنا کام جاری رکھنا چاہئے اس لئے کہ بندر گھوڑے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔

(۸) بکری کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے بندر کا سال مشکلات کا زمانہ ہے، بکری اس پھرتی اور تیزی وطراری کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو بندر میں ہوتی ہے، بہرحال محتاط رہ کر اپنے کام سے کام رکھنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۹) بندر کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے اپنا سال سعد ہوتا ہے لیکن اس خوشخبری سے اتنا مغلوب نہیں ہونا چاہئے کہ وہ اپنی گردن تڑوا بیٹھیں، بندر کے سال والوں کو اپنے سال میں فائدہ ہوگا لیکن انہیں بے احتیاطی سے کام نہیں لینا چاہئے۔

(۱۰) مرغ کے سال میں پیدا ہونے والوں کو بندر کے سال میں حوصلے اور جرأت سے کام لینے کی ضرورت ہے ان کے لئے یہ سال بہت اچھا نہیں ہوتا تو بہت خراب بھی نہیں ہوگا، بہرحال احتیاط لازم ہے۔

(۱۱) لومڑی کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے بندر کے سال میں حوصلے اور جرأت سے کام لینے کی ضرورت ہے ان کے لئے یہ سال بہت اچھا نہیں ہوگا تو بہت خراب بھی نہیں ہوگا، بہرحال احتیاط لازم ہے۔

(۱۲) ریچھ کے سال میں پیدا ہونے والوں کے لئے بندر کا سال انتہائی خوش بختی لے کر آتا ہے۔ لہٰذا انہیں اپنے تمام نئے منصوبوں کو اس سال ضرور آزمانا چاہئے، ریچھ کے سال والوں کو اپنے مخصوص بے عمل طریق زندگی کو اس سال تبدیل کرنا چاہئے، حرکت میں برکت اس سال ان ہی کے لئے ہوں گی۔ ☆☆

اعداد کی خصوصیات

قاری منیر حسین محمدی

علم الاعداد سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لئے معلومات، مختصر مگر جامع پیش خدمت ہے۔ یاد رہے کہ یہ عدد صرف نام کے اعداد سے لئے جاتے ہیں۔

(۱) اس نمبر کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ مدد دیتا ہے مدد لیتا نہیں ہے، یہ متاثر کرتا ہے متاثر ہوتا نہیں ہے، یہ نمبر خاص طور پر اپنے اثرات مذہب کی طرف ڈالتا ہے اس کا ورد (یــا مُــو مــنُ ۱۳۶) مرتبہ بعد نماز فجر (یارحمنُ ۲۹۸) مرتبہ بعد نماز مغرب (یــاسمیع یا مجیب ۲۳۰) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔

(۲) یہ نمبر درمیانہ انداز کا ہوتا ہے، اس نمبر کی خصوصیت یہ ہے کہ سب نمبروں کے ساتھ اخلاق کا اظہار کرتا ہے، یہ ٹھوس مذہب کا قائل ہوتا ہے، یہ نمبر سفر میں خاص طور فائدہ پہنچاتا ہے اس کا ورد (یــاخــالقُ ۲۰۰ مرتبہ بعد نماز فجر (یاھادیُ) ۲۰ مرتبہ بعد نماز مغرب (یامغنی) ۱۱۰۰ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔

(۳) یہ نمبر ایک خاص خصوصیت رکھتا ہے، اپنے سن کے زمانہ میں سیاسی بحران لاتا ہے اس کے علاوہ یہ نمبر سیاست، موسیقی اور حساب اور سائنس سے خاص وابستگی رکھتا ہے، اس کا ورد (یــااللّٰہُ ۶۶) مرتبہ بعد نماز فجر (یــامــجیدُ ۵۷) بعد نماز ظہر (یــالطیف ۱۲۹) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔

(۴) یہ نمبر دوسرے نمبروں کے مقابلہ میں کمزور نمبر ہے لیکن یہ نمبر ہر ایک کو ملانے کی کوشش کرتا ہے، بالعموم اس کی کوششیں رائیگاں جاتی ہیں، یہ نمبر نئی نئی ایجادوں کا نمبر بھی ہے، اس نمبر میں بحث ومجادلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے یہ اپنے حامل کو کج فکری میں مبتلا کر دیتا ہے، اس کا ورد (یــاشھیدُ ۳۱۹) مرتبہ بعد نماز فجر (یــابِــرُّ ۲۰۲) مرتبہ بعد نماز ظہر (یامحصی ۱۴۸) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔

(۵) یہ نمبر چست وچالاکی سے تعبیر کیا جاتا ہے لیکن یہ نمبر اپنے حامل کو خود نمائی میں مبتلا کر دیتا ہے، اپنے حامل کو خوشامد پسندی پر اُکساتا ہے۔ اس نمبر کے لوگ اپنی تعریف کے بھوکے ہوتے ہیں، اس کا ورد (یاوھابُ ۱۴) بعد نماز فجر (یابدیعُ ۸۶) مرتبہ بعد نماز مغرب پڑھیں۔

(۶) یہ نمبر سب نمبروں کے مقابلہ میں کلی نمبر ہے، یہ نمبر ہر دلعزیزی کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے، یہ شہرت ومقبولیت کے ساتویں آسمان پر پہنچا دیتا ہے۔ اس نمبر کے لوگ قابل قدر فنکار ہوتے ہیں، اس کا ورد (یــاعلیمُ ۱۵۰) مرتبہ (یارحیمُ ۲۵۸) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنا چاہئے۔

(۷) اس نمبر کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کو بہادری سے وابستہ کیا جاتا ہے۔ اس نمبر کی روحانی قوت پوشیدہ ہوتی ہے، یہ دراصل الہامی نمبر ہے اور غیبی قوتوں سے اس کا خاص تعلق ہے، یہ نمبر کسی کی رفاقت کا محتاج نہیں ہوتا۔ اس کا ورد (یــاحلیمُ ۸۸) مرتبہ بعد نماز مغرب (یــاکبیرُ ۲۳۲) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھنا چاہئے۔

(۸) اس نمبر کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ سب نمبروں کی مدد کرنے میں لگا رہتا ہے۔ خدمت خلق اس کا خاص موضوع ہے۔ اس نمبر کے لوگ دوسرے نمبروں کی خیرخواہی کے لئے خود کو تباہ کر دیتے ہیں لیکن قدردانی سے یہ نمبر محروم رہتا ہے۔ اس کا ورد (یاباطنُ ۶۲) مرتبہ (یارافعُ ۳۵۱) مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

(۹) یہ سب نمبروں سے زیادہ طاقت ور نمبر ہے، یہ نمبر سب نمبروں میں ضم ہو جاتا ہے۔ یہ نمبر مدد لیتا ہے اور مدد کرتا بھی ہے، موقع محل کے اعتبار سے یہ نمبر دوسرے نمبروں پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس کا ورد بعد نماز فجر (یاباسطُ ۷۲) مرتبہ (یاکریمُ ۲۷۰) مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھیں۔

فــوائــد: ان وظائف کے پڑھنے سے زندگی کی مختلف رکاوٹوں سے اور اعداد کے منفی اثرات سے نجات ملے گی اور خطرات وحوادث سے بطور خاص وظیفہ پڑھنے والوں کی حفاظت ہوگی۔

☆☆☆☆

مختلف باتیں

جن دس چیزوں سے عمر کی برکت ختم ہوتی ہے وہ یہ ہیں
(۱) غصہ (۲) ہر وقت کی سوچ (۳) جھلاہت (۴) مسلسل غم (۵) بغض (۶) حسد (۷) نفرت (۸) مایوسی (۹) کاہلی (۱۰) بدہضمی (۱۱) بدخوابی (۱۲) رات کو دیر میں سونے کی عادت (۱۳) رات کو دیر میں کھانا کھانے کی عادت (۱۴) گھر کی گندگی (۱۵) جسم کی ناپاکی (۱۶) کچاپکا کھانا (۱۷) فقروفاقہ (۱۸) کبھی کم کبھی زیادہ کھانا (۱۹) الٹی سیدھی چیزیں کھانا (۲۰) عبادت سے بے پرواہی۔

جن ۲۰ چیزوں سے عمر میں خیر وبرکت پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہیں
(۱) دل اور دماغ پر کنٹرول (۲) استقامت (۳) صداقت روی (۴) صبر (۵) قناعت (۶) محنت (۷) صداقت (۸) اچھی خصلت (۹) صبح اٹھنا (۱۰) روزانہ نہانا (۱۱) وقت پر کھانا کھانا۔ (۱۲) صحیح غذاؤں کا لحاظ رکھنا (۱۳) نو گھنٹے سونا (۱۴) پھل کھانا (۱۵) میوں کا استعمال کرنا (۱۶) نشے سے بچنا (۱۷) گھر میں صفائی ستھرائی رکھنا (۱۸) ہر وقت پاک صاف رہنا (۱۹) نماز کی پابندی رکھنا (۲۰) ذہن کو یکسوئی رکھنا، ہر حال میں خوش رہنا۔

حضرت علیؓ نے فرمایا

حضرت علیؓ سے ایک دن ایک شخص نے پوچھا! حضرت اعمال میں سب سے افضل عمل کونسا ہے؟ مہینوں میں افضل مہینہ کونسا ہے۔؟ اور دنوں میں سب سے افضل دن کونسا ہے؟ اس سے پہلے میں نے یہی بات عبداللہ ابن عباسؓ سے بھی پوچھی تھی۔ انہوں نے جواب دیا تھا۔ اعمال میں سب سے اچھا عمل نماز ہے۔ مہینوں میں سب سے اچھا مہینہ رمضان ہے۔ اور دنوں میں سب سے اچھا دن جمعہ ہے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ مشرق سے مغرب تک سبھی لوگ یہی جواب دیں گے جو جواب حضرت ابن عباسؓ نے دیا ہے لیکن میرا جواب یہ ہے اعمال۔ اعمال میں سب سے اچھا عمل وہ ہے جو خدا کے یہاں قبول ہو۔ مہینوں میں سب سے افضل مہینہ وہ جس میں توبہ قبول ہوجائے اور انسان عملِ صالح کی طرف بڑھے۔ اور دنوں میں سب سے اچھا دن وہ ہے جس دن انسان دنیا کی حقیقت سمجھ کر دل کی گہرائی سے خدا کی طرف قدم بڑھائے اور پھر دنیا کی طرف مڑ کر نہ دیکھے۔

بری باتیں

اہل تجربہ کے قول کے مطابق یہ باتیں باعثِ غم ہوکرتی ہیں۔
(۱) بکریوں کے درمیان چلنا۔ (۲) بیٹھ کر عمامہ باندھنا۔ (۳) دانتوں سے داڑھی کترنا۔ (۴) رات کو سر میں کنگھی کرنا۔ (۵) دروازے کی چوکھٹ پر بیٹھنا۔ (۶) دائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ (۹) برہنہ ہوکر کھڑے ہوکر نہانا۔ (۱۰) قبرستان میں آوز سے ہنسنا۔

اچھی باتیں

اہل تجربہ کے قول کے مطابق یہ باتیں باعث خوشی ہوا کرتی ہیں۔
(۱) دبی آواز میں گفتگو کرنا۔ (۲) کھڑے ہوکر عمامہ باندھنا۔ (۳) ہر جمعہ کو ناخن تراشوانا۔ (۴) سونے سے پہلے سرمہ ڈالنا۔ (۵) عشاء کے بعد سوجانا۔ (۶) صبح کو سویرے اٹھنا۔ (۷) بائیں ہاتھ سے استنجا کرنا۔ (۸) دائیں ہاتھ سے کھانا کھنا۔ (۹) ہر وقت پاک صاف رہنا۔ (۱۰) راستے سے تکلیف دہ چیزوں کو ہٹادینا۔

گھریلو نسخے

☆ جھنگر دل کے مریض اور کینسیر کے لئے مفید ہے۔
☆ شہد اور لیموں کا رس ملا کر چاٹنے سے کھانسی ختم ہوجاتی ہے۔
☆ بالوں کو چمکدار بنانے کے لئے ارنڈی کا تیل لگانا چاہئے۔
☆ دانتوں کو صاف کرنے کے لئے شہد اور نمک ملا کر لگانا چاہئے۔ دانت بالکل صاف ہوجاتے ہیں۔
☆ جلنے کی وجہ سے جو زخم پڑ جاتے ہیں ان پر کریلا پیس کر باندھ دینے سے زخم بھر جاتے ہیں۔
☆ کھیرے کے رس کو دودھ میں ملا کر چہرے پر لگانے سے چہرہ صاف ہوجاتا ہے۔

الو کا پیغام انسانوں کے نام

از قلم عارف صدیقی (امروہہ)

الو ایک پرندہ ہے جس کو لوگ منحوس خیال کرتے ہیں۔ حالانکہ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ ایک غلط بات ہے الو کو منحوس خیال کرنا ایک جاہلانہ خیال ہے، صحیح بخاری کی حدیث میں ہے، ''رسول کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ، چھوا چھوت کوئی چیز نہیں، الو میں کوئی نحوست نہیں اور ماہِ سفر کا مہینہ منحوس نہیں'' ''ھامہ'' کی شرح میں ملا علی قاریؒ قدس سرہٗ فرماتے ہیں ''ھامہ'' ایک پرندہ ہے جسے لوگ منحوس خیال کرتے ہیں اور اس کو بوم (الو) کہا جاتا ہے۔ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ ''حاشیہ بہار شریعت'' میں فرماتے ہیں ''ھامہ'' سے مراد الو ہے زمانہ جاہلیت میں اہل عرب اس کے متعلق مختلف قسم کے خیالات رکھتے تھے۔ اور اب بھی لوگ اس کو منحوس سمجھتے ہیں جو کچھ بھی ہو حدیث پاک نے اس کے متعلق ہدایت کی کہ اس کا اعتبار نہ کیا جائے۔ نفع نقصان کا مالک صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہے وہ جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔

الو کو بوم ''ھامہ'' وغیرہ بھی کہا جاتا ہے اہل عرب کا اعتقاد تھا کہ اس مقتول کی روح جس کے خون کا بدلہ نہ لیا گیا ہو الو بن کر اس کی قبر کے پاس چلاتی رہتی ہے اور ''اسقونی، اسقوني من قاتلي کہا کرتی تھی۔ جب اس کے خون کا بدلہ لیا جاتا تو اڑ جاتی تھی اور بعض کا خیال تھا وہ سمجھتے تھے کہ مردہ کی ہڈی یا اس کی روح ھامہ (الو) بن جاتی تھی اسی کو لوگ صدی کہا کرتے تھے اس کی تفسیر میں علمائے ربانی نے اس حدیث میں مراد لی ہے ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انھوں نے کہا ایک دفعہ میں حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہاں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے حضرت کعب نے حضرت عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرمایا امیر المومنین آج میں آپ کو ایک نہایت عجیب قصہ سناؤں جو میں نے انبیاء (علیہ الصلاۃ وسلام) کے حالات کی کتاب میں رقم ہوا دیکھا ہے وہ قصہ یہ ہے ایک بار حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس ایک الو آیا اور کہا ''السلام علیکم یا نبی اللہ آپ نے جواب دیا وعلیک السلام یا ھامہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے الو سے کچھ سوالات کیے ہر سوال کا جواب الو نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو دیا حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تو دانے کیوں نہیں کھاتا؟

الو نے جواب دیا یا نبی اللہ حضرت آدم کو اسی وجہ سے جنت سے نکالا گیا۔ آپ نے پوچھا تو یہ بتا پانی کیوں نہیں پیتا؟ اس نے کہا یا نبی اللہ حضرت نوح کی قوم اس میں ڈوب کر ہلاک ہوئی، اس لئے پانی نہیں پیتا۔ آپ نے پوچھا تو نے آبادی کو کیوں خیر آباد کہہ دیا؟ اور ویرانہ میں رہنا تو نے کیوں پسند کیا؟ الو نے کہا یا نبی اللہ ویرانہ اللہ کی میراث ہے میں اللہ کی میراث میں رہتا ہوں جیسا کہ قرآن کی آیت ہے۔

و کم اهلكنا من قرية بطرت معيشتها فتلك مساكنهم لم تسكن من بعد هم الا قليلا و كنا نحن الوارثين.

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا جب تو ویرانے میں بیٹھتا ہے تو کیا بولتا ہے؟ اس نے جواب دیا میں یہ کہتا ہوں وہ لوگ کیا ہوئے جو اس جگہ مزے سے رہتے تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا جب تو آبادی سے گزرتا ہے تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا یا نبی اللہ میں کہتا ہوں ہلاکت ہو بنی آدم پر ان کو نیند کیسے آجاتی ہے؟ حالانکہ مصائب کے طوفان ان کے سامنے ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے الو سے پوچھا تو دن میں کیوں نہیں نکلتا؟ الو نے کہا یا نبی اللہ انسانوں کے ایک دوسرے پر ظلم کرنے کی وجہ سے میں دن میں نہیں نکلتا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا تو برابر بولتا رہتا ہے اس میں تیرا کیا پیغام ہے؟ اس نے جواب دیا میرا یہ پیغام ہے اے غافل لوگوں زادِ راہ اور اپنے سفر آخرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور پیدا کرنے والی ذات پاک ہے۔ اس وقت حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ پرندوں میں الو سے زیادہ انسانوں کا خیر خواہ (ہمدرد) کوئی نہیں

ہے اور جاہلوں کے دلوں میں الو سے زیادہ کوئی پرندہ برا نہیں ہے۔
اس واقعہ کو کسی شاعر نے یوں نظم کیا ہے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا مکالمہ

الو سے سلیمان نے ایک روز یہ پوچھا
کھیتوں میں تو کس وجہ سے دانا نہیں کھاتا؟
الو نے کہا ڈرتا ہوں اے حضرت والا
جنت سے اسی دانے نے آدم کو نکالا
یہ پوچھا کہ تو ویرانے میں کیوں رہتا ہے دن رات
آباد مقاموں کی بری لگتی ہے کیا بات؟
کہنے لگا یکساں ہیں یہ دنیا کے مواطن
معمور بھی ہوجائیں کے ویرانے کسی دن
پوچھا کہ تو ویرانے میں کیا کہتا ہے اکثر؟
جو کچھ تیرا مفہوم ہے وہ ہم سے بیاں کر
بولا میری تقریر میں یہ راز نہاں ہے؟
جو رہتے تھے ان محلوں میں وہ آج کہاں ہیں؟
پوچھا تو آبادیوں میں کیوں نہیں آتا؟
بولا کہ ستم انسانوں کا دیکھا نہیں جاتا
پوچھا ہمیں سمجھا دے ذرا اس کو وہ کیا ہے؟
جو کچھ نشیمن میں تیرے تیری صدا ہے
بولا کہ نشیمن میں یہ ہے میرا ترنم
چلنا ہے تمہیں غافلوں ہشیار رہو تم
تم زادِ سفر ساتھ میں لو تاحدِ مقدور
بے فکر نہ ہو منزل مقصود ہے بہت دور

"الو سے متعلق علماء ربانی کے ارشادات"

فتاویٰ قاضی خان میں لکھا ہے کہ اگر الو کے بولنے پر کسی نے کہا کہ کوئی شخص مرجائے گا، بعض فقہاء نے کہا کہ اس جملے کا کہنے والا کفر کی حد میں داخل ہوجائے گا، لیکن دوسرے فقہانے یہ تفصیل کی ہے کہ اگر اس نے بدفالی کی نیت سے یہ جملہ کہا ہے تو وہ کفر ہوجائے گا ورنہ نہیں۔

الو کا شرعی حکم: الو کھانا حرام ہے

الو کو خواب میں دیکھنے کی تعبیر

حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ الو خواب میں بادشاہ، قوی، ہابیت اور ستم گر ہے کہ ہر ایک اس سے ڈرتا ہے اور اگر دیکھے کہ اس نے خواب میں الو کو پکڑا ہے یا اس کو کسی نے دیا ہے اور فرماں بردار اور مطیع ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کا خاص مقرب ہوگا اور اگر دیکھے کہ الو نے اس کو پکڑا اور ہوا میں لے گیا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کے حکم سے سفر کرے گا اور بزرگی اور نام پائے گا۔ حضرت ابن سیرین علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ الو کسی کوچہ میں اترا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ اس کوچہ میں آئے گا اور اگر دیکھے کہ لوگوں نے الو مار ڈالا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ مرے گا یا معزول ہوگا۔ اور اگر دیکھے کہ اس کو الو نے پکڑا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کی پناہ میں ہوگا اور اگر دیکھے کہ الو نے منہ سے کوئی چیز نکال کر اس کو دی ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر بادشاہ کی پناہ میں ہوگا اور اگر دیکھے کہ الو نے منہ سے کوئی چیز نکا کر اس کو دی ہے تو دلیل ہے کہ اسی قدر بادشاہ کی عطاء اور بخشش پائے گا اور اگر دیکھے کہ الو اس کے ہاتھ سے اڑا دھا گا یا کوئی اور چیز اس کے ہاتھ میں رہ گی ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ اس پر غصہ ہوگا اور اپنے سے اس کو دور کرے گا اور اس کا کچھ مال لے گا۔ حضرت کرمانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ الو سے شکار پکڑتا ہے تو دلیل ہے کہ بادشاہ کا مال اور خزانہ اس کے تصرف میں آئے گا اور اگر دیکھے کہ الو نے اس کو چونچ اور پنجے سے مارا ہے تو دلیل ہے کہ اس کو بادشاہ سے جنگ وخصومت ہوگی اور اگر دیکھے کہ الو کو کھایا ہے یا اس کے پر نوچے ہیں تو دلیل ہے کہ اسی قدر بادشاہ سے مال ونعمت پائے گا اور اگر دیکھے کہ الو اس کے سر پر یا چہرے پر بیٹھا ہے تو دلیل ہے کہ اس کے لڑکا آئے گا اور بادشاہ ہوگا۔

حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ الو خواب میں دیکھنا دو وجہ پر ہے اول بادشاہ ظالم ستم گر اور خونخوار، دوم عالم بددیانت اور مکار، بعض نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص خواب میں دیکھے کہ الو اس کے پاس ہے تو دلیل ہے کہ اس کی عمر دراز ہوگی۔

الو کے سحری خواص

☆ عاملین نے فرمایا الو کی آنکھوں کو خشک کر کے سرمے میں تحلیل کرلیں اس سرمے پر ۴۰ ربار سورۂ جن پڑھ کر دم کردیں پھر جو بھی یہ سرمہ لگائے اس کو جنات تمام پوشیدہ مخلوقات نظر آئے۔ (واللہ اعلم)

☆ عاملیں سفلی راقم طراز ہیں منگل یا اتوار کو الو پکڑ کر بند کر کے اس کو تین دن، تین رات صرف شراب پلادیں اس کے پاس بیٹھے رہیں اس کو جگائے رکھنا ضروری ہے۔ تین دن بعد الو انسانی بولی بولنے لگتا ہے، ہر سوال کا جواب دیتا ہے، اللہ کا خوف دل میں رکھیں صرف علم کی اشاعت کے لئے یہ عمل کریں۔

☆ سفلی عالمین نے لکھا جو الو کی سر کی ہڈی کا سفوف کسی کے گھر میں ڈال دے وہ گھر ویران ہوجائے۔

☆ الو کی ہڈی اور گائے کا دودھ ملا کر اس میں گائے کا گھی ڈال کر اس کا تلک لگانے سے سارے پرندے تابع ہوجائیں۔

☆ الو کی گردن کی ہڈی اور کوے کی گردن کی ہڈی کو تابے کے خول میں رکھ کر تعویز بنا کر جیب میں رکھے کبھی جیب پیسے سے خالی نہ ہوگی۔

یہ تمام عمل سفلی عاملین کی بیاضوں سے نقل کیے گئے ہیں کوئی بھی اہل ایمان عمل کرنے سے قبل شرعی حکم حاصل کرلے اور بھی سحری خواص ہیں جو ایک سفلی عامل کی ڈائری میں رقم ہیں جن کی اشاعت کرنا مناسب نہیں ہے۔ خواہش مند حضرات فقیر سے رابطہ کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امثال حضرت سلیمان علیہ السلام

☆ خداوند تعالیٰ کی تنبیہ کو حقیر مت جان اور اس کی تادیب سے بیزار مت ہو، کیونکہ خدا تعالیٰ جس کو پیار کرتا ہے اسے تنبیہ کرتا ہے۔

☆ اپنی نگاہ میں آپ کو دانشمند مت جان۔ خداوند تعالیٰ سے ڈر اور بدی سے باز رہ۔

☆ اپنے ہم سایہ پر بدی کا منصوبہ مت باندھ جس حال میں کہ وہ بے فکر ہوکر تیرے پاس رہتا ہے۔

☆ کسی انسان سے بے سبب جھگڑا مت کر کہ اسنے تجھ سے بدی نہیں کی۔

☆ شریر کی بدکاریاں اس کو پکڑ لیں گی اور وہ اپنے ہی گناہ کی رسیوں سے جکڑا جائے گا۔

☆ اے کاہل آدمی! چیونٹی کے پاس جا، اس کی روش دیکھ اور دانش حاصل کر کہ باوجود یہ کہ اس کا کوئی سردار یا حاکم نہیں۔ وہ گرمی کے موسم میں اپنے لئے خوراک جمع کرتی ہے اور سردی میں اس سے فائدہ اٹھاتی ہے۔

☆ خداوند تعالیٰ ان چھ چیزوں کو ناپسند کرتا ہے (۱) اونچی آنکھیں (۲) جھوٹی زبان (۳) وہ ہاتھ جو بے گناہ کو آزر پہنچائے۔ (۴) وہ دل جو برے منصوبے باندھتا ہے (۵) وہ پاؤں جو جلد برائی کی طرف دوڑتے ہیں (۶) وہ گواہ جو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وہ جو بھائی کے درمیان جھگڑا برپا کرتا ہے۔ ☆

خداوند تعالیٰ کی راہ سیدھے لوگوں کے لئے ہے اور بدکرداروں کے لئے ہلاکت ہے۔

☆ وہ دولت جو بطاقت حاصل کی جاتی ہے گھٹ جاتی ہے اور محنت سے فراہم کردہ بڑھے گی۔

☆ ہوشیار آدمی کا ہاتھ حکمراں ہوگا اور ست آدمی خراج گزار ہوگا۔

☆ خداوند تعالیٰ کا خوف عمر کو دراز کرتا ہے، لیکن شریروں کی زندگی گھٹائی جاتی ہے۔

☆ ملائم جواب غصہ کو کھودیتا ہے۔ مگر کرخت باتیں غصہ انگیز ہیں۔

☆ شکستہ خاطر کے سب دن برے ہیں، مگر وہ جو خوش دل ہے ہمیشہ شکر گزار رہتا ہے۔

☆ جب انسان کی روش خداوند کی مرضی کے مطابق ہوتی ہے تو وہ دشمن کو بھی دوست بنالیتا ہے۔

☆ وہ جو مسکین پر ہنستا ہے گویا اس کے بنانے والے کی حقارت کرتا ہے اور وہ جو اوروں کی مصیبت سے خوش ہوتا ہے بے گناہ نہ ٹھہرے گا۔

شرف شمس

حصول دولت وعزت کے لئے

جب شمس برج اول عمل میں حرکت کرتا ہوا جب ۱۹ درجے پر پہنچتا ہے تو شرف ہوتا ہے۔ شمس سیارگان فلکی میں سب سے بڑا اور شہنشاہ کا درجہ رکھتا ہے، سب سے زیادہ نورانی اور طاقت ور اثر زمین پر ڈالنے والا ہے۔ پروردگار عالم نے وقت کے موقع میں عجیب قسم کی تاثیر رکھی ہے، حکمائے فلاسفر کا قاعدہ ہے کہ حصول اثر کے لئے فاعل کو مہیا کرتے ہیں تاکہ عالم فلکی کی تاثیر کو عالم سفلی میں اتارا جاسکے اور جب ایسا مادہ کرلیا جاتا ہے جو اس کا اثر قبول کرے تو اس اثر کو لوح یا نقش پر اتارلیا جاتا ہے اور وہ سبب زمین پر ظہور پذیر قدرت خدا کا ہوجاتا ہے۔ چنانچہ شمس شرف کے درجہ پر فائز ہونے سے تاثیر پیدا ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ رجوع خلق اور فتح ونصرت تیزی سے کام کرتی ہے۔ نتیجہ اس کا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے پاس یہ لوح ہوگی لوگ واقف ناواقف بڑے اور چھوٹے کسی نامعلوم کشش کے باعث متوجہ ہوجاتے ہیں۔ جوق در جوق آتے ہیں، شہرت، عظمت اور مقبولیت حاصل ہوتی ہے۔ لہٰذا اس وقت ان تمام لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جن کا خلقت سے عام تعلق ہے۔ سیاست داں، دکاندار، ستارہ وغیرہ کے کاروبار میں اضافہ کے لئے ایک مؤثر وقت ہے۔ دکاندار کے لئے خصوصاً یہ وقت مؤثر وقت آتا ہے اور لوگ جن کا خلقت کی آمد سے تعلق نہیں ان کے لئے تسخیر خلق کی ضرورت ہوتی ہے، یعنی اپنے اردگرد کام کرنے والوں افسران، خاندان اور قوم میں برتری ہو۔ لہٰذا اس وقت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ شرف شمس اس سال مزید معلومات کے لئے ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کریں درست معلومات حاصل ہوجائیں گی۔ قرآن کریم کی اس آیت سے فائدہ اٹھائیں، سورۂ اعراف کی آیت ۵۳

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِہٖ

اعداد قمری نکال کر لوح ذوالکتابت تیار کریں، لیکن لوح دو تیار کریں ایک درخت انار یا زیتون میں لٹکادیں اور ایک راست بازو میں باندھیں، لوح تیار کرتے وقت باوضو ہوں، علیحدہ کمرہ ہو، کہیں سے پاک صاف اور معطر ہوں، بخور شمس جلائیں، رجال الغیب کا خیال رکھیں، سفید کاغذ پر لکھیں، مشک وزعفران سے اس کو پاس رکھیں، تاثیر ظاہر ہوگی، اس کی برکت سے جمع خلق مطیع ومسخر ہوں گی اور جماعت، خاندان، قوم یا ماحول میں مقبولیت حاصل ہوگی۔ دعائے خیر میں ماہنامہ طلسماتی دنیا ضرور یاد رکھیں۔

آیت کے اعداد قمری یہ ہیں۔ (۲۴۹۹)

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

۷۸۶

جبرائیل

والقمر	۱۵۵۲	۱۳۳	والشمس
۱۳۴	۴۳۶	۳۷۸	۱۵۵۱
۴۳۹	۱۳۵	۱۵۵۰	۳۷۵
مسخرٰت بامرہ	۳۷۶	۴۳۸	والنجوم

☆☆☆☆☆☆

حاضرات خود دیکھیں

ایک خاص عمل

ماہر حاضرات قیصر احمد

حاضرات (خود بینی) بر آئینہ

یـا الٰهی بـحُـرمَتِكَ كُنْ كُنْ فَيكُوْن فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ مُسْتَهِيْدًا بِحَقِّ حضرت سليمان بن داؤد عليه السلام.

اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود ابراہیمی، تعداد ۲۴۷ بار گیارہ یوم۔

پرہیز جلالی وجمالی۔

نیا آئینہ، کمرہ سفید۔

طریقہ: مندرجہ بالا حاضرات کسی کرامت، کشف والہام سے کم نہیں۔ اس حاضرات کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ گویا یہ ایک غیبی خزانہ ہے۔ جو بھی اس حاضرات کو کرے گا وہ گھر بیٹھے دنیا کے تمام حالات بتا سکتا ہے۔ چوری، اغوا، گم شدہ، مفرور، امتحان میں کامیابی وناکامی، دلوں کا حال، امتحانی پرچہ جات، بیماری کا مرض وعلاج، آئندہ رونما ہونے والے واقعات کا بتانا وغیرہ وغیرہ۔

بس یہ سمجھیں کہ یہ "الہامی حاضرات" ہے۔ آپ کو دنیا کی ہر چیز کا پتہ کشف والہام کے ذریعہ ہوجایا کرے گا۔ جب بھی حاضرات کرنی ہو تو کمرہ میں قلعی (چونا) کروائیں اور بازار سے ایک نیا آئینہ خریدیں اور اس پر عطر گلاب لگائیں اور توجہ ویکسوئی کامل سے مندرجہ بالا عزیمت بعد نماز عشاء باوضو، باطہارت، اگربتی وغیرہ سلگائیں اور عزیمت آئینہ اپنے سامنے رکھ کر اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھیں اور ایک مرتبہ صرف بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور آیت کو ۲۴۷ بار آئینہ پر نظر جما کر توجہ ویکسوئی اور دل سے پڑھیں، اس طرح روزانہ عمل کو گیارہ یوم باپرہیز پڑھیں۔ چار پانچ روز میں ہی آپ کو آئینہ میں بادل یا دھواں سا اڑتا ہوا نظر آئے گا، پھر ایک دو دن بعد آپ کو آئینہ میں بادل اڑتے ہوئے نظر آئیں گے اور ہلکی سی بارش بھی ہوتی ہوئی نظر آئے گی، پھر نویں روز یا گیارہویں روز آپ کی شکل آئینہ میں سے غائب ہوجائے گی۔ اتفاقاً اگر آپ کی شکل غائب نہ بھی ہوئے تو آپ بارہویں روز آئینہ میں دیکھتے ہوئے اور مذکورہ بالا آیت کو صرف ۲۷ مرتبہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھتے ہوئے حاضرات کریں۔ آپ کو ایک بزرگ باریش نظر آئیں گے، پھر ان کو اپنا سلام عرض کریں اور جو پوچھنا ہو دریافت کریں، انشاء اللہ ہر جائز وشرعی سوال کا جواب سوفی صد سچا درست ملے گا۔

اس کے علاوہ اس حاضرات کو کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ سے اگر کوئی سوال کرے کہ فلاں مفرور شخص کہاں ہے؟ فلاں گم شدہ گاڑی کہاں ہے؟ غرض کسی بھی قسم کا سوال ہو تو اس کے لئے طریقہ یہ ہے کہ عامل (آپ) مذکورہ بالا عزیمت کو آنکھیں بند کر کے صرف ۱۸ مرتبہ پڑھے، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے اور اس سوال کا جواب معلوم کرے۔ انشاء اللہ تھوڑی ہی دیر میں ہر چیز عیاں ہوجائے گی اور عامل ہر سوال کا جواب بہ آسانی بتادے گا۔ لاجواب والہامی حاضرات ہے۔ حاضرات شائقین وعملیات شائقین کے لئے ایک بیش بہا وقیمتی تحفہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

منشی مسمریزم ایک شہرۂ آفاق انسان ہیں، بڑی مرنجا مرنج قسم کی طبیعت رکھتے ہیں، ان سے مل کر دل باغ باغ اور روح گل وگلزار ہوکر رہ جاتی ہے، ان سے ملاقات کر کے لمحہ بھر کے لئے ہر انسان یہ محسوس کرنے لگتا ہے کہ اس دنیا میں رنج اور غم نام کی کوئی چیز موجود نہیں ہے۔ ہر طرف خیریت ہے اور ہر جانب قہقہے برس رہے ہیں۔ دراصل ان سے بغل گیر ہوکر ہر انسان ان میں اور ان کی پر لطف باتوں میں گم ہوکر رہ جاتا ہے او رپھر اس کو اپنے گردوپیش کا بھی احساس نہیں رہتا۔ اصلی نام تو خدا ہی جانے کیا ہے لیکن چونکہ وہ اپنے سبھی ملنے والوں کو مسحور کردیتے ہیں اور ان کی چمتکاری قسم کی مزاح سے سبھی ان کی ذات کی بھول بھلیوں میں کھو جاتے ہیں اس لئے صاحب عقل ودانش قسم کے لوگوں نے ان کو منشی مسمریزم کا خطاب عطا کردیا تھا اور اب یہی خطاب ان کی پہچان بن چکا ہے، ان کا چہرہ ان کی عمر کی لحاظ سے بہت پتلا سا ہے اِدھر اُدھر کو زیادہ پھیلا ہوا نہیں ہے، ناک انتہائی نازک سی ہے، ایک دم نظر بھی نہیں آتی، آنکھیں بہت چھوٹی ہیں اور اندر کو دھنسی ہوئی بھی ہیں، کان نہ ہونے کے برابر ہیں، ہونٹ کچھ اس ٹائپ کے ہیں کہ جیسے کسی عورت سے مستعار لے کر فٹ کرالئے ہوں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ ان کا چہرہ، چہرہ محسوس نہیں ہوتا، کاغذ پر کسی بچے کی بنائی ہوئی ایک تصویر لگتا ہے، ان کی چٹکی داڑھی ان کی شخصیت کی سب سے بڑی پہچان ہے، یہ واللہ بالکل منفرد ہے، اس جیسی داڑھی کا آج تک اس کائنات میں ہمیں دوسرا آدمی نظر نہیں آیا۔ صوفی مسمریزم دیکھنے میں ۷۰ سال کے لگتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان کی عمر ۴۵ سال سے زیادہ نہیں ہے، میں جب بھی ان سے ملتا ہوں تو مجھے اپنے بچپن کی شرارتیں یاد آجاتی ہیں، نہ جانے کیوں انہیں دیکھ کر وہ تمام حرکتیں یاد آجاتی ہیں جو ہم دوسروں کو ستانے، ہنسانے اور رُلانے کے لئے کیا کرتے تھے۔ صوفی مسمریزم اتنے دبلے پتلے ہیں کہ طویل وعریض مولاناؤں کو انہیں دیکھ کر احساس کمتری ہوجاتی ہے اور وہ اپنے فربہ بدن کو دیکھ کر پانی پانی سے ہوجاتے ہیں، میں اگرچہ نہ موٹا ہوں اور نہ دُبلا لیکن جب بھی ان کے روبرو جاتا ہوں طفل مکتب ہی محسوس ہوتا ہوں، پچھلے دنوں وہ سعودی عرب کے ایک گاؤں سے لوٹ کر آئے تھے۔ دراصل روزگاری کی مارا ماری نے انہیں بھی وطن سے بے وطن کردیا تھا اور بیوی بچوں کے بے جا اصرار کی وجہ سے انہیں پیسہ کمانے کی ایک دھن سی ہوگئی تھی۔ انہوں نے اچھے بھلے لوگوں کا ایک قافلہ برائے ملازمت سعودی عرب جارہا ہے تو انہوں نے اپنے چند احباب سے تعاون حاصل کرکے سعودی عرب جانے کی ٹھان لی اور ایک دن اچانک ہم یار دوستوں کو یہ اطلاع ملی کہ صوفی مسمریزم روزگار کی سڑک پر پاپیادہ دوڑنے کے لئے سعودی عرب چلے گئے ہیں۔

میں نے یہ خوش خبری ایک دن بانو کو بھی سنائی تھی۔ سنو بیگم منشی مسمریزم جو نہ کچھ کرنے کے معاملہ میں بدنام تھے وہ اپنے بیوی بچوں کی خاطر آنا فانا سعودی عرب چلے گئے ہیں۔

حیرت کی بات ہے۔ بانو نے طنزاً کہا۔ وہ تو کاہلی کے امام ہیں، ان کا نکما پن تو ضرب المثال ہے۔ وہ سعودی عرب جاکر کیا کریں گے؟

بیگم۔ اتنی بھی بدگمانی کسی سے ٹھیک نہیں ہوتی۔ ''میں نے کہا تھا'' صوفی مسمریزم بھی اللہ کی مخلوق ہیں، وہ کوئی اٹھائے گیرے نہیں ہیں کہ جب بھی سوچو ان کے بارے میں غلط ہی سوچو۔ اللہ تو کسی کو بھی کسی بھی بات کی توفیق دے سکتا ہے، جب اللہ میاں کلو قصائی کے بیٹے کو جو سود

خوری میں پلا بڑھا ہے دعوت دین کی توفیق دے سکتے ہیں تو پھر ہمہ شما کی کیا اوقات ہے اور صوفی مسمر یزم تو ہمہ شما سے بہت آگے کی چیز ہیں، ان سے مل کر تو ان علماء کرام کو بھی ہنسی آجاتی ہے جو خوف آخرت کی بنا پر سو سو سال تک نہیں ہنستے۔

بس رہنے دیجئے۔ "بانو کے لہجہ میں بیزاری تھی" میں آپ کے سب دوستوں سے اچھی طرح واقف ہوں، مجھے تو آپ کا ایک دوست بھی کسی قابل نظر نہیں آتا۔ صوفی مسمر یزم تو نہ کرنے میں اتنے بدنام ہیں کہ ایک دن ان کی بیوی ہی کہہ رہی تھیں کہ کچھ کر کے نہیں دیتے، سارا دن گھر میں پڑے بیڑیاں پھونکتے رہتے ہیں اور پان چباتے رہتے ہیں، بے چاری کہہ رہی تھی کہ بچوں کی پوری فوج تیار کر لی ہے اور آمدنی کا کوئی معقول ذریعہ نہیں ہے۔ بے چاری خود محنت کرتی ہیں یا پھر کچھ بچے محنت مزدوری کر رہے ہیں، اس سے گھر چل رہا ہے۔ یہ کوئی زندگی ہے؟

بیگم۔ وہ سب ٹھیک ہے لیکن اسی غربت اور افلاس سے لڑنے کے لئے جب وہ میدان روزگار میں کود گئے ہوں تو ان کے لئے ہمیں دعا کرنی چاہئے، کیا معلوم کتنا کمالائیں اور کل کلاں کو ہمیں بھی ان سے کچھ لینا پڑ جائے اس لئے کسی کی اتنی مخالفت ٹھیک نہیں ہے، ابھی انہیں گئے ہوئے دو ہی دن تو ہوئے ہیں، لیکن بھئی مجھے تو وہ بہت یاد آرہے ہیں، ان کی وہ میٹھی میٹھی باتیں ان کا وہ انداز کریمانہ۔ ہم لوگ ان کے بغیر کیسے دن کاٹیں گے، میرا کلیجہ تو میرے منہ تک آرہا ہے۔

بانو۔ مجھے گھور کر دیکھ رہی تھی، آج پہلی بار اسے مجھ پر رحم سا آگیا تھا، اس لئے وہ مجھے تسلی دینے پر مجبور ہوگئی۔ اس نے کہا، چلو میں دعا کروں گی کہ وہ سعودی عرب میں جم کر رہیں اور جب وطن لوٹیں تو سرخرو ہو کر وطن لوٹیں۔ بولو، اب تو آپ کا دل خوش ہوا۔

بانو نے اس طرح میری طرف دیکھا کہ جیسے اس نے مجھ پر بہت بڑا احسان کر دیا ہے، یہ ہے ان عورتوں کا اپنے شوہروں کے ساتھ حسن سلوک۔ مجازی خدا تو ہم ہیں لیکن ہم ہی کو بندگی کے آداب بجالانے پڑتے ہیں۔ قیامت کے دن ان بیویوں پر کیا گزرے گی، خدا ہی جانے، کم سے کم میں تو ان کی عاقبت سے مطمئن نہیں ہوں۔

بانو سے گفتگو کے بعد میں اپنے چند احباب سے ملا اور میں نے انہیں بھی یہ خوش خبری سنائی کہ منشی مسمر یزم اس ڈھلتی ہوئی جوانی میں برائے روزگار سعودی عرب تشریف لے گئے ہیں، ان کے لئے دعا کیجئے کہ وہ خوش وخرم رہیں اور ڈھیر ساری دولت لے کر اپنے وطن لوٹیں۔

میرے کئی دوستوں نے خوشی کا اظہار کیا لیکن چند احباب ایسے بھی ہیں کہ انہوں نے اپنا منہ بسور کر یہ کہا تھا کہ اگر وہاں جم جائیں تب ہی کوئی بات بنیں گی کیوں کہ منشی مسمر یزم تو نہ کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ صوفی ہدہد اپنی بردباری میں ساتویں آسمان تک مشہور ہیں اور منشی مروارید کی سنجیدگی کی قسمیں کھائی جاتی ہیں لیکن ان دونوں نے بھی اچھے تأثرات کا اظہار نہیں کیا تھا اور اپنے چہروں پر سنجیدگی کے تمام تر تأثرات کو سمیٹتے ہوئے یہ فرمایا تھا، سدا کے نکمے ہیں اور تساہل اور کاہلی کا بحر الکاہل سے ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں، اتنے کاہل ہیں کہ بقول شخصے قضاء حاجات کے بعد اپنے پجامہ کا کمر بند بھی اپنی بیوی سے بندھواتے ہیں۔ ایک بار انہیں خارش ہوگئی تھی وہ وقت ان کی بیوی پر قیامت کا وقت تھا، ہر وقت بیوی سے کھجواتے تھے وہ مجبوراً خلع لینے پر آمادہ ہوگئی تھی وہ تو ہم جیسے کچھ مدبرین نے انہیں سمجھایا کہ خارش تو ایک دن ختم ہوجائے گی لیکن ایسا شوہر پھر ہاتھ نہیں لگے گا، یہ کچھ کریں نہ کریں تمہاری غلامی کرنے میں تو کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

ان حضرات مدبرین کی باتیں سن کر میں بھی اس بات کا قائل ہوگیا تھا کہ منشی مسمر یزم ہیں نکمے ہی، میں نے دنیا بھر کے مفکرین سے، مفتیان اعظم کا یہ قول مبارک ہزار بار سن رکھا تھا کہ زبان خلق کو نقارۂ خدا سمجھو۔

اس کے بعد اس سلسلہ میں میں نے کسی سے بات چیت نہیں کی، بس اللہ میاں سے یہ دعا کرتا رہا کہ وہ منشی مسمر یزم کو سعودی عرب میں جینے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ جس کام کے لئے گئے ہیں اس کام میں کھپے رہیں اور اپنی تنخواہوں کو حلال کر کے اپنے گھر واپس ہوں۔

میں نے ان کے لئے دعائیں دل کی گہرائیوں سے کی تھیں لیکن ان کا حشر خراب ہوا اور ٹھیک ایک مہینہ کے بعد منشی مسمر یزم سعودی عرب سے آدھمکے۔ ایک دن سر راہ چلتے ہوئے ان کے بیٹے نے بتایا کہ ابا حضور واپس آگئے ہیں۔ میں نے جب ان کے واپس آنے کی اطلاع بانو کو دی تو اس نے زبان سے تو کچھ کہا نہیں لیکن اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ میرا اور میری دعاؤں کا مذاق اڑا رہی ہو۔

بیگم! میں نے برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ایک بات یاد رکھنا کہ اللہ کے معصوم عن الخطا بندوں کا مذاق اڑانا کبیرہ گناہوں میں شامل ہے۔ صوفی مسمریزم گزشتہ کئی سالوں سے خطاؤں اور گناہوں سے مطلقاً کنارہ کشی اختیار کر چکے ہیں، ایک بار ایک فانی فی اللہ قسم کے بزرگ نے ان پر ایسی جلالی نظر ڈالی تھی کہ ان کے سارے جذبات اور احساسات جل کر بھسم ہو گئے، اب ان کے دل کی وادیوں میں بدمستی کی ایک چنگاری تک موجود نہیں ہے، ان کو دیکھ کر سنگ دل قسم کے لوگوں کو بھی رحم آجاتا ہے لیکن ایک تم ہو تو کسی پر بھی رحم کھانے کے لئے تیار نہیں ہوتیں۔ ارے بھئی ان بے چاروں کی کوئی مجبوری ہوگی جس کی وجہ سے وہ سعودی عرب سے واپس آگئے۔

میں کیا کہہ رہی ہوں۔" بانو نے برا مانتے ہوئے کہا" اور میری کیا مجال ہے کہ میں آپ کے کسی دوست پر انگشت نمائی کرسکوں، کیوں کہ میں جانتی ہوں کہ آپ کے بھی دوست چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہیں، کون ان میں خامیاں تلاش کرسکتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ ہنسنا اور مسکرانا تو میری عادت ہے۔

میں جانتا ہوں۔" میں نے کہا" لیکن جان ابوالخیال میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم کب کس طرح ہنستی ہو، تمہاری مسکراہٹوں کے مطلب ہزار ہوتے ہیں، کبھی کبھی تو تم ہم جیسے مادرزاد شریف لوگوں کو رُلانے کے لئے بھی مسکرا دیتی ہو۔

آپ تو میری ایک ایک ادا کے سو سو معانی تلاش کرتے ہو اور میری بھلائیوں کو بھی تنقید کی نظروں سے دیکھتے ہو، اس لئے میرا اب ہنسنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔

میں نے محسوس کیا وہ تو سچ مچ ہی رنجیدہ سی ہوگئی تھی اور اس بار سنجیدہ ہو جانا۔ اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔ میرا تو دم ہی نکل جاتا ہے، میں اس کو کتنا بھی ستالوں اور اس کی اداؤں پر کتنے بھی تنقید و تنقیص کے پہاڑ توڑ لوں لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ وہ رنجور ہو جائے اور اس کا خوب صورت چہرہ اس طرح لٹک جائے جس طرح کھونٹی پر کوئی سڑا بھسا تولیہ لٹکا ہوتا ہے۔ میں نے اپنے چہرے پر عمر بھر کی سنجیدگی سمیٹتے ہوئے کہا۔ میرے دل کی کائنات کی واحد ترین ملکۂ اعظم میں لعنت بھیجتا ہوں اپنے اُن تمام دوستوں پر جو تمہیں ایک نہیں بھاتے بھاڑ میں جائیں ایسی دوستیاں جو میری اور تمہاری ازدواجی زندگی کے لئے سم قاتل بن رہی ہوں۔ بیگم خدا کے لئے ایک بار مسکراؤ، تمہیں غمزدہ دیکھ کر میرے سارے جذبے خودکشی کرنے کے لئے پر تولنے لگتے ہیں اور دل کی وادیوں میں وہ والی گھنٹیاں بجنے لگتی ہیں جو صرف ہندوؤں کی ارتھیوں پر میں نے بجتی ہوئی سنی ہیں۔

میں بانو کے سامنے اس طرح کھڑا ہوگیا جس طرح کوئی نابالغ بچہ اپنی ماں سے کچھ لینے کے لئے کسی ضد پر اڑ جاتا ہے۔ شاید میرے چہرے پر یتیمی کی آندھیاں چل رہی تھیں جب ہی تو ایک دم اس کو مجھ پر رحم آگیا اور اس نے زبردستی کی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ مجھے کچھ نہیں ہوا، میں ٹھیک ہوں۔ تم منشی مسمریزم سے جاکر مل آؤ اور جاکر دریافت کرو کہ ان کا شان نزول کیا ہے؟

شکریہ بیگم! تم یقیناً میری طرح بے حساب جنت میں جاؤ گی، تم ایک ونڈرفل قسم کی زوجہ ہو، مجھے لگتا ہے کہ فرشتے بھی میری قسمت پر رشک کرتے ہوں گے۔

اب میری تعریف میں اوٹ پٹانگ بکنے کی ضرورت نہیں، جاؤ اور ہاں واپسی میں بھائی صاحب سے ملتے آنا۔ انہوں نے آپ کو بلایا تھا، میں صبح کہنا بھول گئی تھی۔

یہ ہے میری بیوی کے مزاج کا کل جغرافیہ، دم میں تولہ دم میں ماشہ۔ موڈ خراب ہوتا ہے تو میرے دوستوں کا ذکر تک برداشت نہیں کرتی اور موڈ اچھا ہوتا ہے تو خود دوستوں سے ملاقات کرنے کا اصرار کرتی ہے، واہ واہ بانو واہ۔

میں اکسٹھ باسٹھ کرتا ہوا صوفی مسمریزم کے گھر پہنچا۔ وہاں صوفی مروارید، صوفی ہدہد اور صوفی اذا جاء تشریف فرما تھے، غالباً وہ بھی ان کی اچانک واپسی کی وجہ جاننے کے لئے آئے ہوں گے، مجھے دیکھ کر سب چہک اٹھے۔ منشی مسمریزم بھی تشریف فرما تھے لیکن وہ مجھے نڈھال نڈھال سے محسوس ہوئے، میں نے بہت گرم جوشی کے ساتھ ان سے ہاتھ ملایا اور بغیر کسی تمہید کے میں نے یہ پوچھ لیا۔

خیریت تو ہے آپ کی واپسی اتنی جلدی کیسے ہوگئی؟

ابوالخیال میاں تمام شاہان عرب مجھ سے مطمئن تھے اور مجھے بڑے سے بڑا عہدہ دینے کے لئے مسلسل میٹنگیں کر رہے تھے لیکن میرا

دل دیوبند کی گلیوں میں الجھا ہوا تھا۔

آپ نے اتنی ساری نعمتوں کو لات کیوں ماردی۔ ”میں نے کہا“ کیا بعید ہے کہ وہ لوگ آپ کو وزیر خزانہ بنادیتے، ان کے پاس ریالوں کی کیا کمی ہے، ان بادشاہوں کی عقلوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا۔ یہ اگر کسی گدھے پر بھی مہربان ہوجائیں تو پھر اس کو بھی اپنا باپ بنا کر ہی چھوڑتے ہیں، آپ کو جمنا چاہئے تھا۔

وہ تو ٹھیک ہے لیکن برخوردار تم تو اپنا مزاج جانتے ہی ہو، میں چبوتروں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سعودی عرب میں سب کچھ تھا لیکن وہاں چبوترے نہیں تھے۔

چبوترے؟ صوفی مسکین نے حیرت سے انہیں دیکھا۔

جی ہاں چبوترے جہاں بیٹھ کر کچھ جھوٹ ہوجاتا ہے، کچھ غیبتیں ہوجاتی ہیں، کچھ گپ شپ اور کچھ لایعنی قسم کی باتیں۔

ایک دم مجلس میں سناٹا سا چھا گیا، ان کا انداز بیاں کچھ اس طرح کا تھا کہ صوفی ہدہد تو بے اختیار رونے لگے اور انہیں منشی مسمریزم پر والہانہ قسم کا رحم سا آگیا۔ انہیں روتا دیکھ کر میں نے بھی رونے کی تیاری شروع کردی تھی لیکن صوفی اذا جاء نے میرے غم کے طلسم کا بیڑہ غرق کردیا۔ انہوں نے خواہ مخواہ ہی اپنی چونچ کھولتے ہوئے کہا۔

چبوتروں کی تو شان ہی کچھ اور ہے، ان چبوتروں پر بیٹھ کر جو مزہ آتا ہے وہ مزہ تو آگرہ کے تاج محل کے صحن میں بھی نہیں آتا، ان چبوتروں کے جھوٹ، قسم قسم کی غیبتیں، طرح طرح کی بکواس شریف اور نیم شریف لوگوں پر کھٹے میٹھے الزامات، پگڑی اُچھال قسم کی باتیں۔

میں صوفیوں کی ان خرافات کو برداشت کرتا رہا، پھر میں نے دخل در معقولات کا فریضہ انجام دیتے ہوئے کہا۔ عالی جناب منشی مسمریزم صاحب! آپ فرمایئے کہ دیوبند کے چبوترے آپ کو کیا دیتے ہیں کہ ان چبوتروں کی خاطر آپ نے سعودی عرب کی ملازمت ہی کو لات ماردی۔

میاں ابوالخیال۔ ”وہ اپنی چنگی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے“ میری زندگی کا بیشتر حصہ ان چبوتروں پر گزرا ہے، بڑے بڑے ٹی وی چینلوں اور بین الاقوامی قسم کے اخباروں سے وہ معلومات فراہم نہیں ہوتیں جو مجھے ان چبوتروں سے فراہم ہوا کرتی تھیں، ان چبوتروں پر ایسے ایسے جیالے اپنا قیمتی وقت دیتے ہیں کہ جن کی قربانیوں پر رشک آتا ہے۔ صوفی مسمریزم بولے چلے جارہے تھے اور میں ان کے چہروں کو جو اُقلیدس ٹائپ کا تھا گھوررہا تھا اور ان کے تاثرات سے پوری طرح محفوظ ہورہا تھا۔

انہوں نے بتایا کہ دیوبند بھی ترقی کے دوڑ میں شہروں سے کم نہیں ہے۔ دیوبند میں ہی بڑی بڑی حویلیاں بن گئی ہیں اور جس طرح شہروں سے اور قصبوں سے کنوئیں، تالاب اور ویرانے آہستہ آہستہ ختم ہوگئے ہیں۔ اسی طرح ترقیوں کے آسیب نے شہروں کے معتبر چبوتروں کو بھی نگل لیا ہے جہاں جہاں کل چبوترے ہوا کرتے تھے وہاں وہاں اب شاندار مارکیٹ بن گئی ہیں، مکان بن گئے، مدرسے کھل گئے ہیں، نتیجہ یہ ہے کہ ہم جیسے چبوترے باز لوگ دوستانہ مجلسوں سے رفتہ رفتہ محروم ہوتے جارہے ہیں۔ سعودی عرب جاکر ہمیں سب کچھ نظر آیا، مسجدیں نظر آئیں، اونچے نیچے لباس نظر آئے، مسواک اور تسبیحیں نظر آئیں، بازاروں میں خواتین بھی نظر آئیں لیکن لاکھ تلاش کرنے پر دور دور تک ایک بھی چبوترہ نظر نہیں آیا جہاں بیٹھ کر ہم کسی سے گپ شپ کرسکتے اور کذب وغیبت کے مشروبات جی کھول کر پی سکتے، اس لئے ہم نے اپنے وطن واپس آکر ٹھان لی تاکہ ہم ان چبوتروں کی حفاظت کرسکیں جو کسی وجہ سے ابھی ترقی کی زد میں نہیں آسکے ہیں۔

منشی مسمریزم کی اوٹ پٹانگ باتیں سن کر میں اُکتا گیا اور میں موقعہ ملتے ہی وہاں سے کھسک گیا، وہاں سے نکل کر میں نے بھائی صاحب کے گھر کا رخ کیا۔ ہاشمی صاحب سے مل کر میری روح فنا ہوتی ہے۔ دراصل ان کا موڈ ہمیشہ خراب ہی رہتا ہے اور ان کی ایک خاص بات یہ ہے کہ وہ مجھ جیسے شریف لوگوں کو دیکھ کر کچھ زیادہ ہی اپنے علم پر اترانے لگتے ہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ میں ان کے سامنے طفل مکتب ہوں، میں ان کے گھر پہنچا تو وہ چائے نوش کررہے تھے اور خلاف عادت ان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔ میں نے سلام کیا، انہوں نے اتنی آہستہ سے جواب دیا کہ کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں سن سکا، پھر بولے، میں نے تم سے سفرنامہ لکھنے کی فرمائش کی تھی لیکن ایسا لگتا ہے کہ تمہیں لکھنے لکھانے کی اب فرصت نہیں ہے۔ حضرت! میں بولا میں صوفیوں کی مجلس سے ایمان ومعرفت کی دولتیں لے کر آرہا ہوں اور اب دن رات میرا مشغلہ حساب آخرت کی تیاری ہے۔

شاید یہ بھی کوئی شازش ہو!

یہ بھی قیامت کی ایک نشانی ہے کہ نیک لوگوں کی نیکیوں کو بھی آپ جیسے مدبرین سازش خیال کریں گے۔

انہوں نے مجھے گھور کر دیکھا اور کہا۔ کیا کہا یہ میں پھر بتاؤں گا۔

خدا حافظ (یارزندہ صحبت باقی)

شرائطِ ریاضت

صوفی ندیم محمدی

آج کل تقریباً تمام خواتین و حضرات تسخیر موکلات اور جنات وغیرہ کے شائق ہیں مگر انہیں یہ معلوم نہیں کہ یہ کام جس قدر آسان نظر آتا ہے اس قدر آسان نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہے مگر یاد رہے جب منزل مل جائے تو راستوں کی تمام مشکلات و پریشانیاں انسان بھول جاتا ہے۔

جو خواتین و حضرات کوئی دعوت تسخیراتِ موکلات یا جنات شرع کرنا چاہیں تو ان پر لازم ہے کہ پہلے وہ مطلوبہ جگہ سے عامر (وہاں کے رہائشی جن) کو رخصت کریں کیوں کہ عامل کے خلاف سب سے پہلے یہی رکاوٹ ڈال کر عمل ختم کرا دیتا ہے یا کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس کے بعد عامل خواتین و حضرت کو حجاب آنے چاہئیں۔ حجاب کے موکلات عامل کی بھرپور حفاظت کرتے ہیں،

اب میں نو شرائط ریاضتِ تسخیر تحریر کر رہا ہوں، ان پر عمل بھی بہت ضروری ہے۔ ان شرائط کو پورا کرتے ہوئے آپ جو تسخیر کا عمل کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ فتح و نصرت، کامیابی و کامرانی نصیب ہوگی۔

نو شرائط ریاضتِ تسخیرات

پہلی شرط :

تمام خواتین و حضرات جو تسخیر کا عمل کرنا چاہتے ہیں وہ ترکِ حیوانات ضرور کریں یعنی گوشت، دودھ اور گھی وغیرہ نہ کھائیں بلکہ ان سے تیار کردہ کوئی چیز بھی استعمال نہ کریں، صرف جو کی ٹکیا یا کھجور یا پھر کشمش کھا لیا کریں، کم کھانا، کم سونا اور کم بولنے پر عمل کریں۔ زیادہ گوشہ نشین رہیں، وقت پر نمازِ فرض و نفل ادا کریں، جہاں عمل پڑھیں وہاں حصار باندھ کر سو جائیں۔

دوسری شرط

:یاد رہے اللہ تعالیٰ نے تمام موکلات کو یہ قدرت دی ہے کہ وہ مافی الضمیر سے آگاہ ہوتے ہیں۔ آپ عمل کی تاثیر پر مکمل یقین رکھیں کہ موکلات آپ کے کاموں میں مددگار ثابت ہوں گے۔ اگر آپ کی سوچ منفی ہوگی تو ایسا خیال کرنا بے ادبی ہے اور بے ادبی کرنے والے کو کوئی انسان پسند نہیں کرتا یہ تو پھر موکلات ہیں۔

تیسری شرط :

مکمل عزم کے ساتھ عمل کو شروع کریں عمل کی تاثیر سے بددل نہ ہوں، بار بار عمل کو کریں، ساعات اور دوسری شرائطِ عملیات تسخیرات کا خیال رکھیں اور ہر وقت اس گمان میں رہیں کہ موکلات یا جنات میں سے کوئی نہ کوئی ضرور آپ کے پاس آئے گا۔ یاد رہے کہ یقینِ کامل جس قدر زیادہ ہوگا منزل اتنی ہی آسان ہوگی۔

چوتھی شرط :

وہ خواتین و حضرات جو کوئی بھی تسخیر کا عمل کریں وہ ہر ایک سے اس بات کو پوشیدہ رکھیں کہ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ اگر آپ ظاہر کریں گے تو عمل میں رکاوٹیں آئیں گی اور عمل چھوٹ جائے گا، اگر آپ صبر و ضبط اور محنت سے عمل کرتے رہے تو یقیناً تسخیر کر لیں گے۔

اللہ تعالیٰ کی نظر نہ آنے والی مخلوق ان سے خوش ہوتی ہیں جو ان کی باتیں راز میں رکھتے ہیں یعنی کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتے، اس ضمن میں ایک واقعہ سنیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

ایک عامل تھا، موکل کو بلا کر باتیں کیا کرتا تھا، تو پھر اپنے دوستوں کو فخریہ بیان کیا کرتا تھا کہ دوسروں کو یہ معلوم ہو کہ یہ بہت بڑا عامل ہے، اس کے قبضہ میں موکل ہے تو ایک دفعہ لوگوں نے دیکھا کہ اس کی لاش ایک گندی جگہ پڑی ہوئی ہے اور ایک کاغذ، ایک رسی میں گردن سے بندھا ہوا ہے، اس میں لکھا تھا یہ اس شخص کی سزا ہے جو بادشاہوں (موکلات) کے راز کو ظاہر کرتا تھا

پانچویں شرط

:عمل کرنے والے خواتین و حضرات سے میری گزارش ہے کہ کوئی عمل کسی لغو یا نالائق کام کی خاطر نہ کریں کیوں کہ موکلات تقویٰ و

طہارت کو پسند کرتے ہیں نیک کاموں میں دعوت دینے والے (عامل) کی بھرپور مدد کرتے ہیں اور برے کاموں سے نفرت کرتے ہیں، اگر آپ برے کاموں کے لئے ان سے مدد طلب کریں گے تو وہ آپ کو سخت نقصان پہنچائیں گے۔ایک عامل کا قصہ یاد آیا، آپ بھی سنیں اور اس سے سبق حاصل کریں۔

ایک عامل نے موکل کی حاضری کا عمل کیا اور کامیاب ہو گیا جب موکل کی حاضری ہوئی اور موکل نے عامل سے پوچھا کہ اے شخص تیرا مطلب کیا ہے؟ تو نے ہمیں کیوں بلایا ہے؟ اُس عامل نے کہا کہ فلاں عورت کو پسند کرتا ہوں، اس کی قربت چاہتا ہوں، جاؤ اور اس عورت کو اٹھا کر میرے پاس لے آؤ، بس اس کے سوا میرا کوئی مطلب نہیں، موکل عامل کی بات سنتے ہی غصہ میں آگیا اور پھر اس عامل کو اس کے انجام تک پہنچادیا، یعنی اس کو ختم کردیا۔

چھٹی شرط :

میں نے پہلی شرط میں جو غذا کھانے کو لکھی ہے اسے استعمال کریں، عمل کی جگہ اور کپڑے پاک وصاف ہوں، عطر، خوشبو اور بخور کا کثرت استعمال کریں کیوں کہ موکلات کو خوشبو بہت پسند ہے۔

ساتویں شرط :

عمل کرنے والے خواتین وحضرات عمل شروع کرنے سے پہلے تمام باتیں یعنی شرائط پہلے سے تحریر کر کے اسے ذہن نشین کرلیں جو انہوں نے موکل حاضر ہونے پر اس سے کرنی ہے۔

یادرہے موکل حاضر ہونے پر جو آپ نے شرائط موکل سے طے کرلیں پھر تاحیات اس پر عمل کرنا پڑے گا۔وعدہ خلافی کی صورت میں موت کی بانہوں میں جانا پڑے گا، لہٰذا وقت سے پہلے تمام باتیں ذہن نشین کرلیں۔

آٹھویں شرط :

تسخیر اب موکلات یا جنات وغیرہ کے لئے حصار بہت ضروری ہوتا ہے، یوں تو بزرگوں وعاملین سے منسوب کئی حصار ملتے ہیں مگر آیت الکرسی معہ اسمائے الٰہی، سورہ بقرہ کی آخری آیات اور حروف مقطعات کا حصار سب سے مضبوط اور دیرپا حصار ہوتا ہے۔

نویں شرط :

میرا مشورہ ہے کہ موکل یا جن وغیرہ کو اپنے سامنے حاضر کرنے سے پہلے اس کی حاضرات کا عمل کرلیں تو بہتر ہے، اس حاضرات سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ عامل اور مطلوبہ مخلوق سے شناسائی ہوجاتی ہے۔بار بار حاضرات کرنے سے یہ مخلوق آپ سے مانوس ہوجائے گی اور جب آپ اس کو تسخیر کرنے کی دعوت دیں گے تو یہ آسانی سے مسخر ہوجائے گی۔

سورۂ فاتحہ کے جن "زصطیش" کی تسخیر

پُرسکون ماحول اور الگ کمرے میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی ہر چیز بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے، غسل کر کے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہوجائیں، پہلے لوبان جلائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دو نفل نماز توبہ، دو نفل برائے ایصالِ ثواب حضور اکرم ﷺ دونوں رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں۔اب آپ سورہ فاتحہ ایک مرتبہ اور عمل تسخیر تین مرتبہ پڑھیں۔

اسی ترکیب سے سورۃ کی تعداد ۹۴۶۶ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں۔انشاء اللہ تعالیٰ جلد سورۃ ہذا کے جن "زصطیش" کی حاضری ہوگی۔جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد وپیمان کریں، بعد چلہ سورۃ مع عمل تسخیر کو ۱۱ مرتبہ روزانہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیكَ یازصطیش بحق سورہ فاتحہ بحق کٓھٰیٰعٓصٓ بحق سُلیمان بن داؤد علیہ السلام بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ احضُروا من جانب المشارق والمغارب اُحضرُ من جانب الجنوب والشمال یا زصطیش یا زصطیش حاضر شو۔

☆☆☆

سبھی عاملین حضرات قرآن مجید کی آیات سے عملیات حب تیار کرتے ہیں۔ جن میں زیادہ مشہور آیات قرآنیہ ذیل ہیں۔ جن سے عملیات اور نقوش وضع کئے جاتے ہیں

شمار	آیات قرآنی	سورۃ	آیات	کل اعداد	خاصیت آیا
۱	وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ	طٰہٰ	۳۹	۲۱۲۳	پہلی مرتبہ محبت پیدا کرنے کے لئے مجرب اور کثیر العمل ہے۔
۲	يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ	بقرہ	۱۶۵	۱۴۹۳	محبت میں شدت پیدا کرنے لئے جبکہ پہلے محبت ہو چکی ہو۔
۳	وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ	العدیات	۱۷	۱۲۹۱	
۴	قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اِنَّا لَنَرٰىهَا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ	یوسف	۳۰	۲۸۹۱	عورت کو محبت میں اندھا کرنے کے لئے
۵	) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ	بقرہ	۱۶۳	۸۷۹	جذب قلب کے لئے مجرب ہے۔
۶	وَرَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ	یوسف	۲۳	۴۴۷۸	ناجائز محبت پیدا کرنے لئے یا عورت کے اندر شہوت زیادہ کرنے کے لئے
۷	لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ	توبہ	۱۲۸	۲۸۹۶	تسخیر خلائق کے لئے جفار بھی استعمال کرتے ہیں۔
۸	زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ	العمران	۱۴	۱۹۵۷	تسخیر مستورات کے لئے عاملین و جفار اسی آیت سے کام لیتے ہیں اور کشائش رزق کے لئے یا ہجوم خواتین کے لئے بھی اسی آیت سے کام لیا جاتا ہے۔
۹	وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ	الانفال	۶۳	۳۷۳۱	جماعت میں محبت پیدا کرنے یا تمام گھر والوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لئے مجرب آیت یہی ہے۔

شرفِ زہرہ

اس سال شرفِ زہرہ کا قیمتی وقت ۲راپریل شام ۴ بجکر ۵۸ منٹ سے شروع ہوکر ۳راپریل دوپہر ۱۲ بجکر ۲۲ منٹ تک رہے گا۔

اس وقت محبت، تسخیر، شادی کے پیغامات، میاں بیوی کے درمیان محبت، تسخیرِ عوام اور تسخیرِ خواص کے لئے نقوش تیار کئے جاتے ہیں۔ عاملین کو اس وقت سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔

ہاشمی روحانی مرکز دیوبند بھی خواہش منداور ضرورت مند حضرات کی فرمائش پر اس وقت مذکورہ مقاصد کے لئے نقوش تیار کرتا ہے۔

واضح رہے کہ شرفِ زہرہ کا نقش ہاشمی روحانی مرکز صرف کاغذ پر تیار کرتا ہے جس کا ہدیہ -/700 ہے۔

یہ ہدیہ ۲۵ رمارچ ۲۰۱۶ء تک ہمارے پاس پہنچ جانا ضروری ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں یا منی آرڈر کریں۔ رقم اس اکاؤنٹ میں ڈال سکتے ہیں۔

HASAN AHMAED SIDDIQUI

Ac. No. 20015925432

State Bank Of India Deoband

ڈرافٹ اور اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کریں

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 یوپی

اپنا نام، والدہ کا نام اور اپنا ایڈریس اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں

موبائل : 09897320040

شرفِ شمس

''شرفِ شمس'' کا قیمتی وقت ہر سال آتا ہے اور دور اندیش لوگ اس وقت سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس وقت جو قیمتی اعمال کئے جاتے ہیں عاملین ان سے غفلت نہیں برتتے۔ ''شرفِ شمس'' کا وقت اس سال ۷راپریل دن ۳ بجکر ۳۰ منٹ سے شروع ہوکر ۸راپریل دن ۳ بجکر ۴۵ منٹ تک رہے گا۔

اس وقت حصولِ اقتدار، حصولِ منصب، حصولِ عزت وعظمت اور تسخیرِ خلائق کے لئے نقوش تیار کئے جاتے ہیں۔ الیکشن میں فتح حاصل کرنے کے لئے بھی اس وقت میں بنائے ہوئے نقوش تیر بہدف ثابت ہوتے ہیں۔

ضرورت منداور خواہش مند لوگ اس قیمتی وقت کے لئے خود بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں ار ہماری خدمات بھی حاصل کرسکتے ہیں۔

''ہاشمی روحانی مرکز'' ہر سال لوگوں کی فرمائش پر خصوصی نقوش تیار کرتا ہے۔ اگر مذکورہ مقاصد میں سے کسی مقصد کے لئے نقش تیار کرانا چاہیں تو اپنی فرمائش سے ہمیں آگاہ کریں۔

شرفِ شمس کا ہدیہ: کاغذ پر -/500 روپے

چاندی کے پترے پر : -/1500

یہ ہدیہ ۳۱ رمارچ ۲۰۱۶ء تک ہمارے پاس پہنچ جانا چاہئے۔

ہاشمی روحانی مرکز کے نام ڈرافٹ بنوا کر بھجوائیں یا منی آرڈر کریں۔ رقم اس اکاؤنٹ میں ڈال سکتے ہیں۔

HASAN AHMAED SIDDIQUI

Ac. No. 20015925432

State Bank Of India Deoband

ڈرافٹ اور اپنی فرمائش اس پتے پر روانہ کریں۔

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 یوپی

اپنا نام، والدہ کا نام اور اپنا ایڈریس اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں۔

موبائل : 09897320040

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضورپُرنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۱۱-۳
کیم جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۱۷-۳۵
۲ جنوری	قمروشمس	تربیع	۱۱-۰۰
۴ جنوری	قمرومریخ	قران	۱-۱۹
۵ جنوری	قمروشمس	تسدیس	۵-۱۲
۶ جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۱۴-۱۷
۷ جنوری	قمروزہرہ	قران	۶-۲۳
۸ جنوری	قمرومشتری	تربیع	۸-۱۳
۹ جنوری	قمرومریخ	تسدیس	۱-۴۸
۱۰ جنوری	قمروشمس	تربیع	۷-۰۰
۱۱ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۹-۰۰
۱۲ جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۴-۲۸
۱۳ جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۱۴-۲۵
۱۴ جنوری	قمروزحل	تربیع	۲-۳۵
۱۴ جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۲۰-۴۳
۱۶ جنوری	قمروزحل	تسدیس	۵-۵۱
۱۶ جنوری	قمروعطارد	تربیع	۲۰-۱۶
۱۷ جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۰۰-۲۳
۱۸ جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۱۹-۳۳
۱۹ جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۲-۴۵
۲۰ جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۱۳-۴۴
۲۱ جنوری	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۳-۳۰
۲۲ جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۲۲-۴۷
۲۳ جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۱۱-۵۱
۲۴ جنوری	قمرومریخ	تربیع	۲۱-۴۱
۲۵ جنوری	قمروزحل	تثلیث	۱-۵۵
۲۶ جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵-۲۰
۲۸ جنوری	قمرومشتری	قران	۵-۴۰
۲۹ جنوری	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۴۴
۳۰ جنوری	قمروعطارد	تربیع	۴-۴۱

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۵-۳۷
۲ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۶-۴
۴ فروری	قمروزحل	قران	۰۰-۵۹
۴ فروری	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۳۲
۶ فروری	قمروزہرہ	قران	۱۱-۲۹
۶ فروری	قمرومشتری	تثلیث	۲۱-۲۲
۸ فروری	قمروشمس	قران	۲۰-۸
۱۰ فروری	قمرومریخ	تثلیث	۲۲-۲۴
۱۱ فروری	قمرومشتری	مقابلہ	۱-۲۵
۱۲ فروری	قمروزحل	تثلیث	۱۶-۵
۱۳ فروری	قمروعطارد	تربیع	۸-۳۴
۱۵ فروری	قمرومریخ	مقابلہ	۵-۴۲
۱۶ فروری	قمروزحل	مقابلہ	۲۲-۴۰
۱۷ فروری	قمرومشتری	تربیع	۸-۳۲
۱۹ فروری	قمرومشتری	تسدیس	۱۴-۱۸
۲۰ فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۵-۱۵
۲۲ فروری	قمرومریخ	تربیع	۶-۴۶
۲۲ فروری	قمروشمس	مقابلہ	۲۳-۵۰
۲۳ فروری	قمروزحل	تربیع	۲۳-۳۲
۲۴ فروری	قمرومشتری	قران	۸-۱۳
۲۴ فروری	قمرومریخ	تسدیس	۱۹-۵۲
۲۶ فروری	قمروزہرہ	تثلیث	۱-۴۷
۲۶ فروری	قمروزحل	تسدیس	۱۱-۵۸
۲۶ فروری	قمروعطارد	تثلیث	۱۵-۷
۲۸ فروری	قمروشمس	تثلیث	۱۱-۲۰
۲۸ فروری	قمرونیپچون	تثلیث	۱۲-۱۹
۲۸ فروری	قمروزہرہ	تربیع	۲۱-۴۵
۲۹ فروری	قمروپلاٹو	تسدیس	۳-۸
۲۹ فروری	قمرومشتری	تسدیدس	۸-۱۱
۲۹ فروری	قمروعطارد	تربیع	۱۲-۵۸

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مارچ	قمرومریخ	قران	۱-۲۳
۲ مارچ	زہرہ وزحل	تسدیس	۴-۳۹
۲ مارچ	قمروزحل	قران	۱۲-۴۳
۲ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۱۵-۵۷
۳ مارچ	وعطارد	تسدیس	۸-۳۳
۵ مارچ	مر مشتری	تثلیث	۱-۵۷
مارچ	قمرومریخ	تسدیس	۲۱-۵۳
۷ مارچ	قمروزحل	تسدیس	۱-۲۹
۷ مارچ	قمروزہرہ	قران	۱۴-۱۴
۸ مارچ	قمرومریخ	تربیع	۱۶-۴۰
۹ مارچ	قمروشمس	قران	۷-۱۲
۱۰ مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۳-۲۰
۱۱ مارچ	قمروزہرہ	تسدیس	۲۳-۵۴
۱۲ مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۲۱-۲۶
۱۳ مارچ	قمرومشتری	تثلیث	۶-۵
۱۴ مارچ	قمرومریخ	مقابلہ	۷-۱۲
۱۵ مارچ	قمروزحل	مقابلہ	۶-۳۳
۱۶ مارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵-۱۵
۱۷ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۱۳-۳۰
۱۸ مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۲۰-۳۸
۲۱ مارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۱-۴۳
۲۲ مارچ	قمرومشتری	قران	۷-۵۶
۲۴ مارچ	قمروزحل	تسدیس	۲۰-۲
۲۷ مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۸-۰۰
۲۷ مارچ	قمروزہرہ	تثلیث	۱۲-۵۴
۲۹ مارچ	قمرومریخ	قران	۱-۴۰
۲۹ مارچ	قمروعطارد	تثلیث	۱۸-۲۵
۲۹ مارچ	قمرومشتری	تربیع	۱۹-۳۳
۳۰ مارچ	قمروزہرہ	تربیع	۳-۳۹
۳۱ مارچ	قمروشمس	تربیع	۲۰-۴۵

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (جنوری فروری، مارچ)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲؍فروری	تسدیس شمس وزحل	شروع	۸_۴۷
۳؍فروری	تسدیس شمس وزحل	مکمل	۲۳_۴۷
۵؍فروری	تسدیس شمس وزحل	ختم	۱_۲۲
۵؍فروری	تربیع شمس ومریخ	شروع	۲۰_۲۹
۶؍فروری	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۱_۲۹
۶؍فروری	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۱۲_۳۹
۶؍فروری	تثلیث عطارد ومشتری	مکمل	۰۰_۶
۷؍فروری	تربیع شمس ومریخ	مکمل	۱۷_۳۶
۷؍فروری	تسدیس وزہرہ ومریخ	مکمل	۲۰_۲۹
۷؍فروری	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۲۱_۴۸
۸؍فروری	تربیع شمس مریخ	ختم	۱۶_۱
۹؍فروری	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۴_۱۱
۹؍فروری	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۱۹_۲۲
۱۰؍فروری	تثلیث زہرہ ومشتری	مکمل	۱۳_۲۲
۱۱؍فروری	تثلیث زہرہ ومشتری	ختم	۷_۲۳
۱۲؍فروری	تسدیس مریخ ومشتری	شروع	۱۰_۱
۱۴؍فروری	تسدیس مریخ ومشتری	مکمل	۴_۲۸
۱۵؍فروری	تسدیس مریخ ومشتری	ختم	۲۳_۷
۲۴؍فروری	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۲۰_۵۰
۲۵؍فروری	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۱۳_۳۴
۲۶؍فروری	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۶_۶
۲۹؍فروری	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۱۰_۳۳
یکم؍مارچ	تسدیس زہرہ وزحل	مکمل	۶_۳۶
۲؍مارچ	تسدیس زہرہ وزحل	ختم	۲_۳۹
۴؍مارچ	تربیع عطارد ومریخ	شروع	۱۶_۱۳
۵؍مارچ	تربیع شمس وزحل	شروع	۱۰_۴۷
۵؍مارچ	تربیع عطارد ومریخ	مکمل	۱۱_۱۲
۵؍مارچ	تربیع عطارد ومریخ	ختم	۲۰_۳۲
۶؍مارچ	تربیع وشمس وزحل	مکمل	۱۱_۳۳
۶؍مارچ	تربیع وشمس وزحل	ختم	۲۳_۵۵
۸؍مارچ	مقابلہ شمس ومشتری	مکمل	۱۹_۱۳

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۸؍مارچ	مقابلہ شمس ومشتری	مکمل	۱۶_۲۶
۹؍مارچ	مقابلہ شمس ومشتری	ختم	۳_۳
۱۳؍مارچ	تربیع زہرہ ومریخ	شروع	۰۰_۶
۱۴؍مارچ	تربیع عطارد وزحل	شروع	۱۱_۳۷
۱۵؍مارچ	تربیع عطارد وزحل	مکمل	۰۰_۵۳
۱۵؍مارچ	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۲_۱۶
۱۵؍مارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	شروع	۵۶۰۲
۱۵؍مارچ	تربیع عطارد وزحل	ختم	۷_۳۷
۱۵؍مارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	مکمل	۱۵_۱۰
۱۵؍مارچ	تربیع زہرہ ومریخ	ختم	۱۵_۱۷
۱۵؍مارچ	مقابلہ عطارد ومشتری	ختم	۲۱_۱۴
۱۶؍مارچ	تربیع مشتری وزحل	شروع	۴_۴۲
۲۳؍مارچ	قران شمس وعطارد	شروع	۱_۳۵
۲۳؍مارچ	تربیع زحل ومشتری	مکمل	۱۵_۴۷
۲۴؍مارچ	قران شمس وعطارد	مکمل	۱_۳۷
۲۴؍مارچ	قران شمس وعطارد	ختم	۱۳_۳۲
۲۴؍مارچ	مقابلہ زہرہ ومشتری	شروع	۲۳_۴۷
۲۵؍مارچ	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۲_۵۲
۲۵؍مارچ	تثلیث عطارد ومریخ	مکمل	۴_۱۲
۲۵؍مارچ	تثلیث شمس ومریخ	شروع	۸_۲۰
۲۵؍مارچ	مقابلہ زہرہ ومشتری	مکمل	۱۷_۲۷
۲۵؍مارچ	تثلیث عطارد ومریخ	ختم	۱۷_۴۳
۲۵؍مارچ	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۲۲_۱۷
۲۶؍مارچ	مقابلہ زہرہ ومشتری	ختم	۲_۱۹
۲۶؍مارچ	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۷_۵۹
۲۶؍مارچ	تثلیث شمس ومریخ	مکمل	۱۶_۱
۲۷؍مارچ	تثلیث شمس ومریخ	ختم	۲۳_۲۵
۲۹؍مارچ	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۲۰_۴۹
۳۰؍مارچ	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۱_۳۸
۳۰؍مارچ	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۲۰_۱۴
۴؍اپریل	تثلیث وشمس وزحل	شروع	۲۱_۴۲
۵؍اپریل	تثلیث وشمس وزحل	مکمل	۲۱_۳۸

شرف شمس

۷؍اپریل دن ۳ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۸؍اپریل دن ۳ بج کر ۴۵ منٹ تک آفتاب مقام شرف میں ہوگا۔

حصول دولت، حصول اقتدار، حصول منصب کے لئے عمل کرنے کا مؤثر ترین وقت۔ عاملین کو اس وقت کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوطِ عطارد

۱۳؍مارچ شام ۶ بج کر ۳۸ منٹ سے ۱۴؍مارچ صبح ۷ بج کر ۵۲ منٹ تک عطارد ہبوط میں رہے گا، کسی کو علمی عہدے اور منصب سے گرانے کے لئے اعمال کئے جائیں، باذن اللہ نتیجہ خیز ثابت ہوں گے۔

شرف زہرہ

۲؍اپریل شام ۴ بج کر ۵۸ منٹ سے ۳؍اپریل دوپہر ۱۲ بج کر ۲۲ منٹ تک، زہرہ کو مقام شرف حاصل ہوگا، محبت اور تسخیر کے اعمال کا مؤثر ترین وقت۔ اس وقت کسی شخصیت اور محبوب کو فتح کرنے کے اعمال کئے جائیں، انشاء اللہ جلد نتائج برآمد ہوں گے۔

سیاروں کی رجعت

عطارد	دربرج دلو ۱۴؍فروری ۴ بج کر ۳۲ منٹ بحالت استقامت
عطارد	دربرج حوت ۵؍مارچ ۴ بج کر ۸ منٹ بحالت استقامت
عطارد	دربرج حمل ۲۲؍مارچ صبح ۶ بج کر ۲ منٹ بحالت استقامت
عطارد	دربرج ثور ۶؍اپریل صبح ۴ بج کر ۵۲ منٹ بحالت استقامت
زہرہ	دربرج دلو ۱۷؍فروری صبح ۱۰ بج کر ۷ منٹ بحالت استقامت
زہرہ	دربرج حوت ۱۲؍مارچ دن ۴ بج کر ۱۴ منٹ بحالت استقامت
زہرہ	دربرج حمل ۵؍اپریل رات ۱۰ بج کر ۴۰ منٹ بحالت استقامت
زہرہ	دربرج ثور ۳۰؍اپریل صبح ۶ بج کر ۲۶ منٹ بحالت استقامت
مریخ	دربرج قوس ۶؍مارچ دن شام ۹ بج کر ۴ منٹ بحالت استقامت
مریخ	دربرج قوس ۱۷؍اپریل شام ۵ بج کر ۴۴ منٹ بحالت رجعت

شرف قمر

۱۳؍فروری رات ۸ بج کر ۲۹ منٹ سے ۱۳؍فروری رات ۹ بج کر ۸ منٹ تک۔ ۱۲؍مارچ صبح ۴ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۲؍مارچ صبح ۶ بج کر ۲ منٹ تک۔ ۲۶؍مارچ رات ۳ بج کر ۴۵ منٹ سے ۲۶؍مارچ صبح ۵ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۸؍اپریل دوپہر ۲ بج کر ۵۳ منٹ سے ۸؍اپریل سہ پہر ۴ بج کر ۲۵ منٹ تک قمر مقام شرف میں ہوگا۔ یہ وقت مثبت کاموں کے لئے بہت مؤثر مانا گیا ہے، عاملین کو اس وقت کی قدر کرنی چاہئے۔

ہبوط قمر

۳۱؍جنوری دوپہر ایک بج کر ۲۶ منٹ سے ۳۱؍جنوری دوپہر ۳ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۲۷؍فروری رات ۹ بج کر ۲ منٹ سے ۲۷؍فروری رات ۱۱ بج کر ۳ منٹ تک۔ ۲۲؍اپریل صبح ۹ بج کر ۵۳ منٹ سے ۲۲؍اپریل دن ۱۱ بج کر ۵۴ منٹ تک قمر ہبوط ہوگا۔ یہ وقت منفی کاموں کے لئے مؤثر مانا گیا ہے، منفی کاموں کے لئے اس وقت کو اہمیت دیں لیکن منفی امور انجام دیتے وقت اپنی عاقبت کو نظر انداز نہ کریں۔

تحویل آفتاب

۱۹؍فروری کو صبح ۱۱ بج کر ۲۱ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔ ۲۰؍مارچ دن میں ۱۰ بجے آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ ۱۹؍اپریل رات ۹ بج کر ۴ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ ان اوقات میں ایسی خاص دعائیں اپنے رب کے حضور پیش کریں، انشاء اللہ شرف قبولیت حاصل ہوگا۔

منزل شرطین

۱۱؍فروری	دوپہر ۳ بج کر ۲۵ منٹ
۱۰؍مارچ	رات ایک بج کر ۱۰ منٹ
۵؍اپریل	دن ۱۲ بج کر ۱۶ منٹ

ان تاریخوں میں قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ شروع کرنے والوں کے لئے قیمتی اوقات۔

☆☆☆☆☆☆

منزل شرطین سے شروع کرکے روزانہ ایک حرف کو باموکل ۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، انشاء اللہ ۲۸ دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

نظراتِ سیارگان سے فائدہ اٹھائیں

تربیع عطارد و زحل

اس غیر مبارک وقت کی شروعات ۱۴ مارچ ۲۰۱۶ء کو ۱۱ بجکر ۳۷ منٹ پر ہوگی، اس غیر مبارک وقت کی تکمیل رات ۱۲ بجکر ۵۳ منٹ پر ہوگی اور اس غیر مبارک وقت کا خاتمہ ۱۵ مارچ صبح سات بج کر ۳۰ منٹ پر ہوگا۔ اگر اس غیر مبارک وقت میں اپنے کسی حاسد اور دشمن کو نقصان پہنچانا ہو تو اس سورۂ لہب کے خالی البطن نقش سے استفادہ کریں۔ اس نقش کو تربیع عطارد و زحل کے درمیان اگر ساعتِ زحل میں لکھیں تو بہتر ہے۔

نقش کے نیچے دشمن کا نام مع اسم والدہ لکھیں، درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی ویران جگہ پر دبا دیں۔

۱۴۵۵	۲۸۸۶	۴۸۵
۳۴۰۱		۲۴۲۵
۹۷۰	۱۹۳۰	۲۹۱۶

برائے فلاں ابن فلاں

تثلیث شمس و مریخ

اس مبارک وقت کی شروعات ۲۵ مارچ ۲۰۱۶ء ۸ بجکر ۱۰ منٹ پر ہوگی۔ یہ مبارک وقت ۲۶ مارچ ۲۰۱۶ء شام ۴ بجکر ایک منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، اس وقت کا خاتمہ ۲۷ مارچ کو رات گیارہ بج کر ۲۵ منٹ پر ہوگا۔ اس مبارک وقت میں سورۂ فاتحہ کا نقش خالی البطن لکھ کر اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ ہر بیماری سے نجات ملے گی، ہر بیماری سے اور ہر آفت سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ زبردست جسمانی اور روحانی قوت حاصل ہوگی۔ نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں، درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور نقش کے نیچے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

۷۸۶

۲۳۶۴	۶۳۰۹	۷۸۸
۵۵۲۱		۳۹۴۰
۱۵۷۶	۳۱۵۲	۴۷۳۳

قران شمس و عطارد

اس مبارک وقت کی شروعات ۲۳ مارچ ۲۰۱۶ء رات ایک بجکر ۳۵ منٹ پر ہوگی۔ یہ مبارک وقت ۲۴ مارچ ۲۰۱۶ء رات ایک بجکر ۳۷ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا، اس مبارک وقت کا اختتام دن میں ایک بج کر ۳۲ منٹ پر ہوگا۔ اس مبارک وقت میں ڈپریشن سے نجات پانے کے لئے ذہنی استحکام کے لئے، امراضِ جسمانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے کاروبار میں وسعت پیدا کرنے اور سفر میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اعمال کئے جا سکتے ہیں، اس مبارک وقت میں یاقویُ کا نقش آتشی چال سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں تو زبردست تقویت حاصل ہوگی اور ہر طرح کی کمزوری سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ
یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ
یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ
یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ	یاقویُ

تثلیث عطارد و مریخ

اس مبارک وقت کی شروعات ۲۴ مارچ ۲۰۱۶ء دن ۲ بجکر ۳۷ منٹ پر ہوگی، یہ مبارک وقت ۲۵ مارچ ۲۰۱۶ء رات ۴ بجکر ۱۲ منٹ پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا۔ اس مبارک وقت کا اختتام ۲۵ مارچ ۲۰۱۶ء شام ۵ بجکر ۴۳ منٹ پر ہوگا۔ اس مبارک وقت میں تسخیرِ محبت اور تسخیرِ خلائق کے لئے سورۂ یوسف کے نقش خالی البطن سے استفادہ کریں۔ درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں اور نقش کے نیچے طالب و مطلب کا نام مع والدہ لکھیں۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰		۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

آپ بھی شعبدے دکھا سکتے ہیں

توہم پرستی، جہالت کی پابند نہیں ہوتی، لیکن جہالت اس کے لئے ناگزیر ضرور ہوتی ہے۔ جن معاشروں میں علم و سائنس کا راج ہے توہم پرستی وہاں پورے معاشرے کی پہچان بن کر اس پر چھا نہیں جاتی بلکہ محدود رہتی ہے۔ برصغیر تو ہم پرستی کا مرکز ہے۔ ایسے میں ''روحانیت'' کا لبادہ اوڑھے نوسر بازوں، شعبدے دکھانے والوں کے لئے یہ خطہ بڑا زرخیز رہتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ پیسے کی دوڑ نے جلتی پر تیل کا کام کیا ہے یا شعبدے بازوں کے نقطہ نظر سے دیکھئے تو اس زمین کو ان کے لئے زیادہ زرخیز بنا دیا ہے۔ اب لوگوں کو جلد از جلد سب کچھ چاہئے اور یہ ''جادو'' ہی کے ذریعے ممکن ہے۔ اب لوگوں کا خواب بھی کوئے یار کی دشوار راہ کو اپنا تا نہیں بلکہ بازار کے شارٹ کٹ میں رہ جانا بن گیا ہے۔

رستے میں ویسے تو اک بازار بھی ☆ لیکن اس سے آگے کوئی یار بھی ہے

مال و دولت کے ذریعے عزت کے حصول کا خواب دیکھنے والے تاریک راہوں میں گم ہو رہے ہیں اور موہوم امید کی طلسماتی قید میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔

خواب دیکھا کہ اک طلسماتی ☆ عمر کی قید کاٹتا ہوں میں

جب لوگ حرص و ہوس یا ''ضرورت'' میں مبتلا ہو کر جعلی عاملوں کے پاس جاتے ہیں تو یہاں سے ان کے پابہ زنجیر ہونے کا جادوئی عمل شروع ہو جاتا ہے۔ وہ توہمات کے طوفان میں پھنستے چلے جاتے ہیں کیوں کہ شعبدوں کے ذریعے انہیں فریب نظر اور طلسم میں قید کر دیا جاتا ہے۔ انہیں علم ہی نہیں ہوتا کہ یہ سب نظر کا دھوکہ اور فریب ہے، اس فیچر میں جعلی عاملوں کے ایسے بہت سے شعبدوں کی سائنسی تشریح کی گئی ہے جن کے ذریعہ وہ لوگوں کو اپنا معتقد بناتے ہیں تاکہ جعلی عاملوں کے ذریعے خوابوں کی تعبیر حاصل کرنے کی خواہش مند جادو کا توڑ سیکھ سکیں۔

بوتل میں جن

ہمارے یہاں لوگوں میں پائی جانے والی بے چینی اور عقیدے کی کمزوری نے جعلی پیروں اور عاملوں کی چاندی کر دی ہے۔ عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی فرد کو جب پیر یا عامل کے پاس لے جایا جاتا ہے اور وہ پیر عامل قرار دیدیتے ہیں کہ اس شخص یا لڑکی پر ''جنات'' عاشق ہو گئے ہیں اور اگر انہیں اتارا نہیں گیا تو وہ اس شخص کو اپنے ساتھ لے جائیں گے، اسے مار کر ہی دم لیں گے۔ جعلی عامل کسی ایسے شخص پر سے جن اتارنے کا ڈرامہ کرتا ہے اور مریض کے ساتھ آئے افراد کے سامنے ہی خالی بوتل پر ڈھکن لگا کر اسے بند کرتا ہے، جس کے بعد تھوڑی دیر تک ''عمل'' کے بعد اس خالی بوتل میں دھواں بھرنا شروع ہو جاتا ہے اور جعلی عامل اس شخص پر آئے جن کو ''قابو'' کرنے کا دعویٰ کرتا ہے اور کہا یہی جاتا ہے کہ جن اب بوتل میں بند ہے اور وہ اب نقصان نہیں پہنچائے گا، تاہم اگر اس پورے عمل کا سائنسی جائزہ لیا جائے تو جن کو بوتل میں بند کرنا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، اس عمل کے لئے جعلی عامل خالی بوتل میں مائع امونیا لے کر گھماتے ہیں، کیمیکل کو بوتل سے نکالنے کے بعد بوتل کے ڈھکن پر نمک کے تیزاب کے دو تین قطرے ڈال کر ڈھکن کو اس طرح رکھا جاتا ہے کہ وہ قطرے نہ گریں۔ ''مریض'' کے آنے پر جعلی عامل اس بوتل پر وہ ڈھکن لگا دیتے ہیں اور نمک کے تیزاب کے قطرے بوتل میں گرتے ہی دھواں بننے کا عمل شروع ہو جاتا ہے اور اسی دھوئیں کو ظاہر کر کے جعلی عامل لوگوں سے ہزاروں روپے اینٹھ لیتے ہیں۔ یہی عمل ایک گلاس میں بھرے دھوئیں کو دوسرے گلاس میں منتقل کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، جس کے لئے ایک گلاس میں دھواں بنا کر دوسرے گلاس کو اسی کیمیکل کی مدد سے دھوئیں سے بھر کر ''جن'' کی ایک گلاس سے دوسرے میں منتقلی کا ڈرامہ رچایا جاتا ہے۔☆

کالی مرچ کے افعال

آنتیں : معدہ کی طرح آنتوں پر بھی اس کی نمایاں تاثیر ہوتی ہے جو چربیلی اور روغنی اور ثقیل دیر ہضم اشیاء معدہ میں بخوبی ہضم نہیں ہوسکتیں۔ وہ کالی مرچ کے اثر سے امعاء میں ہضم ہوکر جزو ریاح کے بدن بن جاتی ہیں۔ نیز کالی مرچ امعاء کے سدہ ریاحی اخراج کے لئے ایک مفید دوا ہے۔ کالی مرچ کے استعمال سے پاخانہ بافراغت اور اپنے وقت پر آتا ہے۔ ہرقسم کا قبض دور ہوجاتا ہے، زلق الامعاء، استرخاء الامعاء، زحیر بلغمی، مغص اور آنتوں کی کمزوری اور برودت اس کے استعمال سے جاتی رہتی ہے نیز رودہ مستقیم کے استرخاء اور اس کی غشاء مخاطی کی پرانی سوجن کو بھی اس سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔

آنکھ : طبی کتب میں مرقوم ہے کہ کالی مرچ اکلاً و اکتحالاً یعنی کھانے اور سرمہ کے طور پر استعمال کرنے سے مجلی بصر ہے۔ نیز آنکھ کی غلیظ رطوبات کو قطع اور دھند غبار نزول، بیاض، شبکوری اور بارد جیسے امراض کا قلع قمع کرتی ہے۔

پیشاب : یہ دوا گردہ ومثانہ کا تقیہ وتصفیہ کرتی ہے اور ان اعضاء کو خراب رطوبات اور غلیظ موادات سے صاف کرتی ہے، سدوں کو توڑتی ہے، گردوں اور مثانے میں جمے ہوئے خون یا لیس دار اور چپکے ہوئے اخلاط کو خارج کردیتی ہے، مدر بول ہے، اس لئے احتباس بول، عسر البول، تقطیر البول وغیرہ میں مستعمل ہے۔

کالی مرچ مثانہ کے ڈھیلا پن کو دور کرتی ہے، جس سے بڑھاپے میں پیشاب کا بے اختیار خارج ہونا موقوف ہوجاتا ہے۔ پیشاب کی سوزش، سوزاک اور اس کا تکلیف سے آنا بھی کالی مرچ کے استعمال سے دور ہوجاتا ہے۔

کالی مرچ دیگر وپتھری کو دور کرتی ہے اور آئندہ ان کی پیدائش کو بند بھی کردیتی ہے۔ گردہ ومثانہ کے درد، استرخاء، تشنج، برودت، ضعف و قروح باردہ، جمود الدم نے المثانہ، بول فی الفراش، سلسل البول وغیرہ میں مفید وموثر ہے اور ذیابیطس کو بھی آرام دیتی ہے۔

تلی : جس طرح کالی مرچ، منقی، مصفی اور مقوی کبد ہے، اسی طرح طحال کے لئے بھی موثر ہے اور اس کو تنقیہ وغیرہ کے عمل سے سدوں سے پاک کرتی ہے جس سے اس کا فعل بھی درست ہوجاتا ہے۔

عظم طحال کے لئے بھی یہ ایک مفید دوا ہے اور اس کو گھلا کر اصلی حالت پر لے آتی ہے نیز ورم طحال بارد، درد طحال، ظلایت طحال وغیرہ میں اندرونی اور بیرونی طور پر استعمال کی جاتی ہے۔

جگر : کالی مرچ جگر کا تنقیہ وتصفیہ بھی کرتی ہے اور اس کو تقویت بھی دیتی ہے، جگر کو سدوں سے پاک وصاف کرکے اس کے فعل کو باقاعدہ درست رکھتی ہے، نیز ضعف جگر، درد جگر، ورم جگر، بلغمی صفر الکبد، استسقاء وغیرہ میں مفید اور نفع بخش ہے۔ کالی مرچ، کیلوس عمدہ بناتی ہے۔ سفید ذرات خون کو کم اور سرخ ذرات خون کی افزائش کرکے صالح، جید، طاقتور اور صاف خون پیدا کرتی ہے، جگر کی برودت اور صلابت کو دور کرتی ہے اور اسے اعتدال پر رکھتی ہے۔

حلق : کالی مرچ حلق کی غلیظ، چسپندہ اور ملزوجہ رطوبات کو خارج کردیتی ہے اور حلق میں جمے ہوئے غلیظ اور بلغم ودیگر موادات کو رقیق کرکے قابل اخراج بناتی ہے۔ اسی واسطے بلغمی کھانسی، سرفہ مشاغ، النفس وغیرہ کی وجہ سے جب حلق میں رکاوٹ محسوس ہو اور بلغم خارج نہ ہوتا ہو تو ایسے موقع پر اسے استعمال کرکے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔

آواز بیٹھ جانے یا اس میں رکاوٹ محسوس ہونے میں بھی یہ ایک بہت مفید دوا ہے۔ آواز کو صاف ستھرا بنادیتی ہے، گلے کے سرد مواد اور برودت کے سبب سے غشاء مخاطی (میوکس ممبرین) یعنی باریک ونازک لعاب دار جھلی میں سوزش ہوجانے کو نافع ہے۔ خناق کی بعض حالتوں میں بھی اس دوا کے استعمال سے اکثر فائدہ ہوا ہے۔

☆☆☆

دولت مند لوگ

وہ کون لوگ ہیں جو روپیہ کے لحاظ سے خوش بخت ہوتے ہیں اس امر کو جاننے کے لئے چند اہم اصول ذیل میں دیئے جاتے ہیں۔ آپ خود معلوم کریں کہ کیا آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن کے پاس روپیہ کھچا چلا آتا ہے۔

بعض لوگ ایسے وقت پر پیدا ہوتے ہیں کہ وہ روپیہ پیدا کریں یا نہ کریں۔ روپیہ ان کے پاس آتا ہے اس کے لئے ستارے کام کرتے رہتے ہیں حالات واسباب ان کو مواقع بہم پہنچاتے رہتے ہیں۔

بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو شریک زندگی کی خوش بختی کی وجہ سے مالی فائدہ حاصل کرتے ہیں اور ادھر شادی ہوئی ادھر مختلف بہانوں سے پیسہ آنا شروع ہو گیا۔

بعض لوگ اپنے باپ یا ماں یا بھائی یا بہن یا محبوبہ کی خوش بختی سے بھی مال حاصل کرتے ہیں مثلاً اگر کسی کو بہن سے محبت ہے اور وہ بہن مالی خوش بختی کے لئے قدرت کا ایک شاہکار ہے تو بھائی کو بہن کی خوش بختی سے گی۔

اگر چہرے کا نیچے کا حصہ یعنی ٹھوڑی چوڑی ہو تو وہ آدمی یا عورت دولت والی ہوتی ہے ایسے لوگ بہترین کاروباری ہوتے ہیں ان کی ذہنی قوتیں خوب کام کرتی ہیں (۱) جن کی ٹھوڑی میں لکیر ہو (۲) یا گڑھا ہو (۳) یا بولنے میں لکنت یا رکاوٹ پیدا ہوتی ہو۔ تو یہ لوگ بھی دولت مند ہو جاتے ہیں۔

سر کے پچھے حصہ کی طرف سے دیکھیں اگر ایک سیدھی لکیر گردن کے وسط تک جاتی ہے تو یہ شخص بھی دولت پیدا کرے گا۔ لیکن یہ جمع نہ کرے گا۔ بلکہ گھر اور خاندان پر خرچ کرتا رہے گا۔ گردن پر لکیر کا آجانا اس کے خرچ کی دلیل ہے۔

وہ لوگ جن کے ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں ان میں فرق کسی جگہ نہ ہوں۔ گرہ دار ہوں تو کفایت شعاری کی علامت ہے۔ اور کمرشیل ذہنیت کی دلیل ہے۔ واضح لکیروں کا انگلیوں پر ہونا تخیل پسندی لیکن اخراجات میں غیر محتاط ہونے کی دلیل ہے۔

ہوشیار کاروباری آدمیوں کا ہاتھ جسم کے لحاظ سے چھوٹا ہوتا ہے یا اگر انگوٹھا پر گوشت اور عمدہ ہو اور چاروں انگلیوں کے آخری سرے کی پور لمبی نہ ہو بلکہ باقیوں کے برابر ہو۔ اور ہاتھ کی لمبائی کے مقابلہ میں انگلیاں چھوٹی ہوں تو ایسا شخص خوب روپیہ کماتا ہے۔

ایسی بات کم آدمیں میں پائی جاتی ہے جن سے دولت مندی کا اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کسی عادت میں شدت سے مبتلا ہوتے ہیں وہ عادت ان کی فطرت ثانیہ بن کر لوگو میں مشہور ہو جاتی ہے جیسے کہ چرچل کا سگار، کہ یہ لوگ اچھا لباس پہنتے ہیں۔ ذہنی قوتیں ان کی خوب کام کرتی ہیں اور یہ دولت کماتے ہیں۔ ان میں سے اکثر شراب کے عادی ہوتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

ادارہ خدمت خلق نے شیخ الہند ہال میں غرباء کو کمبل تقسیم کئے

دیوبند۔3/جنوری:

ہرقوم میں دوسری تمام انسانی خوبیوں کے علاوہ خدا ترسی اور خدمت خلق کو ہمیشہ ترجیح دی جاتی رہی ہے۔اسلامی شریعت میں بلاتفریق مذہب وملت تمام ضرورت مندوں کو اشیائے خوردنی کے ساتھ ساتھ ان کی جسمانی ضرورتوں کے سامان بھی مہیا کئے جاتے رہے ہیں۔اسی جذبہ کے تحت ادارہ خدمت خلق کی جانب سے دیوبند کے معروف شیخ الہند ہال میں ایک پروگرام کا انعقاد کرکے شدید سردی کے موسم کی مناسبت سے غریبوں اور مستحقین کے درمیان کمبل لحاف اور گرم کپڑے تقسیم کئے گئے۔اس موقع پر ادارہ خدمت خلق کے روحِ رواں مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ غرباء، مساکین اور بے سہارا لوگوں کا خیال رکھنا ہمارے بزرگوں کی روایت رہی ہے،انہیں کے نقش قدم کو اختیار کرتے ہوئے ادارہ خدمت خلق موقع بہ موقع غرباء کی مدد بالخصوص شدید سردی کے موسم میں گرم کپڑے کمبل اور لحاف مستحقین کے درمیان تقسیم کرنا اپنا فرض عین اور ضرورت مندوں کا حق سمجھتا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے بزرگوں کی ایسی تمام روایات کو زندہ رکھنا چاہئے جن کے ذریعہ سے غریبوں کی مدد اور انسانیت کی خدمت ہوتی ہے۔اس موقع پر آل انڈیا اقتصادی کونسل کے صدر مولانا حبیب صدیقی نے کہا کہ ادارہ خدمت خلق مولانا حسن الہاشمی کی زیر قیادت جو عوامی خدمات انجام دے رہا ہے وہ قابل ستائش ہیں۔کمبل تقسیم پروگرام کے تحت

غرباء و بے سہارا لوگوں کی مدد کو لازمی قرار دیتے ہوئے کہا کہ بہت سے غیرت مند لوگ آج بھی ایسی ناداری کی زندگی گزر بسر کر رہے ہیں، ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔لیکن وہ خدا کے سوا کسی دوسرے کے سامنے دست طلب دراز کرنے کو تیار نہیں ہیں دراصل ایسے ہی لوگ اس طرح کی امداد کے سب سے پہلے مستحق ہیں، جنہیں تلاش کرکے ان کی مدد کرنی چاہئے۔پروگرام کے مہمان خصوصی اور انفنٹی انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر اروند سنگھل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ دیوبند کی سیاسی وسماجی تنظیموں کو ایک مشترکہ لائحہ عمل تیار کرکے مستقل طور سے غریبوں کے گزر بسر کرنے کا پروگرام ترتیب دینا چاہئے اور سروے کرا کر اصل مستحقین کی نشاندہی کی جانی چاہئے۔انہوں نے کہا کہ مولانا حسن الہاشمی کی زیر قیادت ادارہ خدمت خلق اس طرح پروگرام منعقد کرکے سالہا سال سے غریبوں کی مدد کر رہا ہے جو خدمت خلق کی عمدہ مثال ہے۔آج اس پروگرام کے تحت 200 غرباء، یتیم، بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کے درمیان کمبل تقسیم کئے گئے۔اس موقع پر ادارہ خدمت خلق کے اراکین و نامہ نگاروں کے علاوہ وقاص ہاشمی، ربیع ہاشمی، محمد راشد قیصر، محمد حارث عثمانی، ڈاکٹر نعمان دانش، مفتی شاکر قاسمی، نصر الٰہی موجود رہے۔ پروگرام کی صدارت مولانا حبیب صدیقی نے کی اور نظامت کے فرائض مشتاق احمد نے انجام دیئے۔

اس موقع پر ادارہ خدمت خلق کی روحِ رواں مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ غرباء، مساکین اور بے سہارا لوگوں کا خیال رکھنا ہمارے بزرگوں کی روایت رہی ہے، انہیں کے نقش قدم کو اختیار کرتے ہوئے ادارہ خدمت خلق موقع بہ موقع غرباء کی مدد کرنا اپنا فرض عین اور ضرورت مندوں کا حق سمجھتا ہے۔

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

بندش نمبر

ڈھال بھی۔تلوار بھی

مارچ، اپریل ۲۰۱۶ء

بندشوں سے نجات کے قیمتی روحانی فارمولے

زندگی برباد کرنے کا ذریعہ

اف یہ بندشیں

بندش کیا ہے؟

بندش نمبر

ہر گھر کے ضرورت، ہر عامل اور عام آدمی کے پاس رہنے والا روحانی ہتھیار

مکان، دکان اور پلاٹ کی بندش کیسے کی جاتی ہے

شادی، نکاح، کاروبار، سفر، گھر، آفس کی بندش کھولنے کا طریقہ

RS.60/=

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



جلد نمبر ۲۳
شمارہ نمبر ۳، ۴
مارچ، اپریل ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے
اس شمارے کی قیمت ۶۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔
(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

بقلم خاص

عاقبت کی فکر ضروری ہے

خوف خدا سے دوراور عاقبت نا اندیشی کے اس دور میں روحانی عملیات کا غلط استعمال ایک قسم کا ذوق بن کر رہ گیا ہے۔ عوام کی گھٹیا سوچ کے غلط در غلط پہلو تو اپنی جگہ لیکن غلط اور دنیا پرست عاملین نے بھی وہ ستم ڈھائے ہیں کہ اللہ کے بندوں کو بلبلاتا دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

معمولی سی دشمنی کا بدلہ لینے کے لئے روحانی عملیات کا سہارا لیا جاتا ہے اور اپنے حریف کو ذلیل کرنے کے لئے غلط قسم کے عاملین کا سہارا لے کر وہ ہتھکنڈے استعمال کئے جاتے ہیں کہ جن کی اذیتیں دیر تک محسوس کی جاتی ہیں۔ عوام کی غلط سوچ اور غلط عاملین کی بے جا حرکتوں کی وجہ سے سینکڑوں گھر برباد ہو گئے ہیں اور اس کائنات کے کونے کونے میں افراتفری مچ گئی ہے۔

کسی کا کاروبار بند کر دیا جاتا ہے، کسی کے روزگار پر چاند ماری کی جاتی ہے، کسی کی کوکھ بند کر دی جاتی ہے جس کی بنا پر وہ اولاد سے محروم ہو جاتی ہے، کسی لڑکی کا رشتہ باندھ دیا جاتا ہے، اس کی شادی نہیں ہوتی اور اس بے چاری کی ساری عمر فریب امید میں گذر جاتی ہے، کسی کے سفر باندھ دیئے جاتے ہیں، اس کے عزائم کو زنجیریں پہنا دی جاتی ہیں۔ سچی محبت کرنے والے میاں بیوی کے درمیان نفرت کی دیوار کھینچ دی جاتی ہیں اور روحانی عملیات کے ذریعہ گھروں میں اور خاندانوں میں ایسی دراڑیں ڈال دی جاتی ہیں کہ لوگ محبت اور التفات کو ترسنے لگتے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ یہ تکلیف دہ حرکتیں وہ لوگ کرتے ہیں جن کو دنیا مسلمان سمجھتی ہے اور چہرے مہرے کے اعتبار سے یہ مسلمان ہی نظر آتے ہیں لیکن بزبانِ اسلام مسلمان اس کو کہتے ہیں کہ جس کی زبان اور قلم سے اللہ کے دوسرے بندے سلامت اور محفوظ ہوں۔ دوسروں کو ستانے والا، اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو رُلانے والا، معمولی سی رنجش پر دوسروں کو کسی عذاب میں جھونک دینے والا اور ذاتی خرمستی کی خاطر کسی کی راہیں کاٹ دینے والا ہرگز ہرگز مسلمان کہلانے کا حق دار نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کے دعوے کے مطابق بروز محشر ذرے ذرے کا حساب ہوگا، اگر سینگ والی بکری نے بے سینگ والی بکری پر حملہ کیا ہوگا تو اس کو بھی خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ پھر وہ لوگ عذاب الٰہی سے کیسے بچ پائیں گے کہ جن کی پوری زندگی لوگوں کو اذیت پہنچانے میں گذری ہو۔

لوگوں کی بندش کرنے والے اور کرنی کرتوت کا سہارا لے کر اللہ کے بندوں کو ستانے والے عاملین تو قیامت کے دن اللہ کا عذاب جھیلیں ہی گے لیکن وہ تمام لوگ بھی اللہ کی پکڑ کا شکار ہوں گے جنہوں نے اپنے مفادات یا اپنے نفس کی تسکین کی خاطر محض دولت پرستی کی بنا کر عاملین کو خوش کر کے اپنے رشتے داروں یا اپنے حریفوں کے لئے تباہ و بربادی کے کارنامے انجام دیئے ہوں گے۔ انہیں بروز حساب سخت قسم کی سزاؤں کا سامنا کرنا پڑے گا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے طے کردہ عذابِ الیم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

عوام و خواص کی فرمائش پر ادارہ طلسماتی دنیا نے ''بندش نمبر'' مرتب کرنے کا پروگرام بنایا۔ یہ نمبر انشاء اللہ گھر گھر کی ضرورت بنے گا اور اس نمبر سے نہ صرف عاملین فائدہ اٹھائیں گے بلکہ اس سے وہ تمام عوام بھی مستفیض ہو سکیں گے جو کسی وجہ سے عاملین سے رابطہ نہیں کر پاتے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اُن برے کارناموں سے محفوظ رکھے جو دوسروں کو ستانے، تڑپانے اور رُلانے کے لئے انجام دیئے جاتے ہیں۔

روحانی عملیات کی لائن ایک مقدس اور پاکیزہ لائن ہے، جو لوگ اس لائن کا غلط استعمال کرتے ہیں وہ دودھ کو زہر بنانے کی کوششوں میں مبتلا ہیں اور ایسی تمام تر کوششیں عاملین کی عاقبت کو برباد کرنے کا سبب بنتی ہیں۔ قابلِ قدر ہیں وہ عاملین جو دوسروں کو نفع پہنچانے میں مصروف ہیں اور بدترین ہیں وہ عاملین جو چند روپیوں کی خاطر لوگوں پر مصائب اور آفتیں برسانے کی بدترین حرکتوں کے ذمہ دار بنیں اور لوگوں کی زندگی میں زہر گھولیں۔

اللہ اپنے فضل و کرم سے ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں کسی بھی فن اور کسی بھی صلاحیت کا ناجائز فائدہ اٹھانے سے محفوظ رکھے۔

اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نفع اور نقصان نہیں پہنچتا

خالد مقبول حفظہ اللہ

میرا شعبہ روحانی علاج سے بیس سال سے تعلق ہے۔ بہت سے مریضوں سے واسطہ پڑا۔ مریضوں میں عقیدہ کے حوالے سے جو غلط باتیں دیکھیں، ان میں ایک اہم غلطی ''اللہ کو حقیقی طور پر نفع ونقصان کا مالک نہ ماننا ہے۔ کئی پڑھے لکھے اور مذہبی افراد بھی زبانی طور پر تو اقرار کرتے ہیں مگر حقیقت سے واقف نہیں یا پھران کا عقیدہ بھی مضبوط نہیں۔

خاص کر جادو اور جنات کے مریضوں میں تو یہ بات بہت ہی زیادہ دیکھنے میں آئی۔ جادو کروانے والے، کرنے والے یعنی جادوگر اور جنات وشیاطین سے نقصان .... سے زیادہ خوف بلکہ یقین ہوتا ہے کہ وہ عمل کریں گے اور ہم پر اثر ہوجائے گا یا جنات ہم پر حملہ کریں گے اور ہم پر اثرات آئیں گے یا نقصان ہوجائے گا۔

اسی لئے ضروری سمجھتا ہوں کہ اس عقیدہ کی صحیح تشریح ہوجائے اور عقیدہ صحیح اور مضبوط ہوجائے۔

وضاحت کے لئے بنیادی بات سمجھنا ضروری ہے۔ وہ یہ کہ جب بھی ہمارے نفع یا نقصان کے لئے کوئی تدبیر کرتا ہے تو اس کے بعد'' اَمرِ رَبّی ''یعنی اللہ کا فیصلہ ہوتا ہے کہ ہم کو کتنا نفع پہنچے یا کتنا نقصان؟ پھر جو فیصلہ ہوتا ہے، وہی عملی طور پر ہوتا ہے۔ اس کو درج ذیل مثالوں سے سمجھیں۔

۱۔ ایک صورت یہ کہ کسی جادوگر نے ہمارے خلاف عمل کیا۔ اپنی طرف سے اس نے بہت مضبوط عمل کیا۔ اب'' اَمرِ رَبّی ''یہ ہے کہ ۱۰۰ رفیصد کی جگہ صرف ۲۰ رفیصد اثر ہو تو جادو خود بخود ۸۰ رفیصد ضائع ہوجائے گا۔ اور ہم پر لازمی ۲۰ رفیصد اثر ہوگا۔

۲۔ دوسری صورت یہ کہ کسی جادوگر نے ہمارے خلاف عمل کیا۔ اپنی طرف سے اس نے بہت مضبوط عمل کیا۔ اب'' اَمرِ رَبّی ''یہ ہے کہ ۱۰۰ رفیصد اثر ہو تو ہم پر لازمی ۱۰۰ رفیصد اثر ہوگا۔ چاہے جتنے مرضی حفاظت کے اعمال ہم لوگ پڑھتے رہیں۔ یعنی پورا اثر ہوگا۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ۱۰۰ رفیصد ہم پر جادو کا اثر ہوتا ہے تو پھر حفاظتی اعمال پڑھنے کا فائدہ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ'' اَمرِ رَبّی ''میں بہت حد تک آپ کے اعمال اور نیت کا دخل ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میرا بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے تو میرا معاملہ اس کے ساتھ ویسے ہی ہو۔ (مسند احمد اور صحیح ابن حبان)

جب آپ عمل کرتے ہیں اور بے یقینی کی کیفیت سے کرتے ہیں تو'' اَمرِ رَبّی ''میں آپ کے یقین کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ اور جو جادو یا جن آپ کو نقصان دینے کے لئے آرہا ہوتا ہے، اس کو آپ کو نقصان دینے کے لئے جانے دیا جاتا ہے۔ کتنے مریض ایسے دیکھے جن کا یقین ہوتا ہے کہ فلاں شخص عمل کرتا ہے اور ہمیں نقصان ہوتا ہے۔ ان کی زبان پر یہ نہیں آتا کہ اللہ جل جلالہ کی مرضی سے ہم کو تکلیف پہنچی ہے۔ اللہ جل جلالہ کو تو وہ بیچ سے ہی نکال دیتے ہیں۔ بس وہ ہیں اور جادوگر۔ جادوگر حملہ کرتا ہے اور ان پر اثر ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں اسی حال پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔

دوسری طرف وہ لوگ بھی ہیں جو عمل کرتے ہیں اور اللہ جل جلالہ پر یقین رکھتے ہیں کہ وہ حفاظت فرمائیں گے۔ اور یقین بھی کامل درجہ کا رکھتے ہیں۔ ان کے

گھر اور مکان کی بندش کا طریقہ

عامل کو چاہئے کہ سب سے پہلے وہ قرآن کریم کی ان آیتوں کی زکوٰۃ ادا کرے۔ زکوٰۃ کا طریقہ ہر ایک آیت کو بہ نیت زکوٰۃ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ سب سے پہلے سورۂ نحل کی آیتوں کی زکوٰۃ ادا کرے، پھر سورۂ طارق کی اور آخر میں سورۂ قریش کی زکوٰۃ ادا کرے۔

۱-سورۂ نحل کی آخری دو آیت وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ○ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ اتَّقَوْا وَّالَّذِينَ هُمْ مُّحْسِنُونَ ○

۲-سورہ طارق کی آخری تین آیات إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ○ وَأَكِيدُ كَيْدًا ○ فَمَهِّلِ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ○

۳-لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ. إِيلَافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَٰذَا الْبَيْتِ ○ الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوعٍ وَّآمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ○

سورۂ قریش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں اور لگاتار چالیس دن تک پڑھیں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے دوران پرہیز جمالی کو ملحوظ رکھیں۔ ورنہ زکوٰۃ میں کمزوری رہے گی اور مقصود پوری طرح حاصل نہیں ہوگا۔ ان آیات کی زکوٰۃ کے بعد اصحاب کہف کی بھی زکوٰۃ ادا کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ اصحاب کہف کو روزانہ ۱۲۵ مرتبہ بہ نیت زکوٰۃ چالیس دن تک پڑھیں، اس زکوٰۃ کے دوران پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کو ملحوظ رکھیں: اِلٰهِي بِحُرْمَةِ يَمْلِيخَا مَكْسَلْمِينَا كَشْفُوطَطْ اَذْرَفَطْيُونَس كَشَافَطْيُونَس تَبْيُونَس يُوَانِس بُوس وَ كَلْبُهُمْ قِطْمِير وَعَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ. وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ. بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. مذکورہ آیاتِ قرآنی اور اصحاب کہف کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد عامل اس بات کا حق دار بن جاتا ہے کہ وہ گھروں، میدانوں، پلاٹوں اور مکانوں کی بندش کر سکے۔

کسی بھی یا دوکان کی بندش سے پہلے عامل کو چاہئے کہ وہ اس بات کی جانچ کر لے کہ اس جگہ میں جنات ہیں یا نہیں؟ عامل کو اس کا اندازہ کرنے کے لئے اس عزیمت کی بھی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے: الیقا ملیقا تلیقا انت تعلم ما فی قلوبهم. اس عزیمت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ بہ نیت زکوٰۃ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرنے سے عامل دورانِ بندش ہر طرح کی رجعت سے محفوظ رہے گا۔

انتباہ : عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان تمام باتوں کو پیش نظر رکھ کر بندش کرے۔ بندش کرتے وقت چاند عقرب میں نہ ہو، اماوس نہ ہو، اور عامل خود کسی بھی طرح کے مرض میں مبتلا نہ ہو، بندش کرتے وقت عامل پوری طرح پاک صاف ہو اور باوضو ہو۔ اگر بندش کے وقت عامل کا کوئی مددگار ہے تو وہ بھی پوری طرح پاک صاف ہو اور باوضو ہو۔ بندش کرتے وقت کوئی نابالغ بچہ اور عورت قریب نہ ہو۔ اگر بچہ اور عورت تین گز کے فاصلے پر ہے تو اس کو قربت نہیں مانیں گے۔ اگر جگہ کی بندش کرتے وقت یہ یقین ہو کہ جنات موجود ہیں تو پہلے سوا کلو اجوائن پر مذکورہ آیات پچیس پچیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور بندش سے چوبیس گھنٹے پہلے اس اجوائن کو اس جگہ کے کونوں میں بکھیر دیں جہاں کی بندش کرنی ہو۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے جنات ہٹ جائیں گے اور اپنا ٹھکانہ تبدیل کرلیں گے۔ اگر عامل نے موکل تابع کر رکھا ہو تو بندش کرتے وقت عامل کو چاہئے کہ بذریعہ موکل جنات سے معاہدہ کرلے اور اندازہ کرلے کہ وہ کتنے دنوں میں جگہ خالی کردیں گے۔ یہ معاہدہ ان مقامات پر ضروری ہے جہاں بندش کے بعد تعمیری کارروائی کا ارادہ ہو۔ تعمیر شدہ مکانوں کی بندش کے وقت جنات سے معاہدہ صرف احتیاط ہے، ضروری نہیں لیکن اگر عامل موکل کے ذریعہ کوئی جنات سے معاہدے کرنے کا اہل نہ ہو تو اس کے لئے اتنا کافی ہے کہ کھلی جگہوں کی بندش کرنے کے بعد تین ماہ تک تعمیر اور پرانی عمارت کو منہدم کرنے کی اجازت نہ دے، ورنہ خود مالکان عمارت کو وہاں رہائش کرنے کے والوں کو اور خود عامل کو کسی بھی طرح کا جانی، مالی نقصان ہوسکتا ہے۔ واضح رہے کہ آسیب زدہ اور سحر زدہ مقامات کی بندش کا طریقہ ایک ہی ہے۔ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ مین گیٹ سے یا جہاں پر مین گیٹ بنانا ہو اس کے دائیں طرف سے بندش کا آغاز کیا جائے، اس کے بعد اس کی سیدھ میں دوسری جانب بندش کریں، پھر بائیں طرف کی بندش کرکے واپس مین گیٹ کی طرف لوٹیں اور مین گیٹ کے بائیں طرف بندش کرکے مین دروازے پر کھڑے ہوکر اذان پڑھیں اور تین بار تالی بجائیں۔ انشاء اللہ بندش ہوجائے گی۔ عامل بندش شروع کرکے بندش ختم ہونے تک کسی سے بات نہ کرے تو بہتر ہے۔ (ناچیز حسن الہاشمی)

مختلف پھولوں

اسم مبارک

☆ انبیاء علیہم السلام کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالوہاب ہے۔

☆ شیاطین کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقہار ہے۔

☆ جنات کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالرحیم ہے۔

☆ پہاڑوں کی مخلوق کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالخالق ہے۔

☆ جنگلات کے جنگلی جانوروں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقادر ہے۔

☆ سمندروں کی مخلوق کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالقدوس ہے۔

☆ زمین کے کیڑے مکوڑوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک عبدالغیاث ہے۔

وہ باتیں جن سے خوشبو آئے

☆ میں نے یہ جانا ہے کہ لوگ آپ کی باتیں اور آپ کے کام بھول جائیں گے لیکن وہ اس احساس کو کبھی نہیں بھولیں گے جو آپ کی کسی بات یا کام کی وجہ سے ان کے ذہن ودل میں پیدا ہوا تھا۔

☆ اگر آپ کسی چیز کو پسند نہیں کرتے تو اسے تبدیل کردیجئے۔ اگر آپ اسے تبدیل نہیں کرسکتے تو پھر اپنا رویہ تبدیل کرلیجئے۔

☆ ہم کسی تتلی کی خوبصورتی کی تعریف وستائش تو کرتے ہیں لیکن اسے وہ خوب صورتی پانے کے لئے جن تبدیلیوں سے گزرنا پڑا ان کا اعتراف نہیں کرتے۔

☆ اگر کوئی شخص آپ کو محض ایک عام سا فرد سمجھتا ہو تو آپ بھی اس شخص کو دوسروں پر ترجیح نہیں دیتے۔

☆ تخلیقیت کبھی ختم نہیں ہوتی، آپ اسے جتنا استعمال کرتے ہیں اس میں اتنا ہی اضافہ ہوتا ہے۔

☆ اگر کوئی فرد اپنی اصلیت آپ پر آشکار کردے تو آپ اس پر یقین کیجئے۔

☆ ممکن ہے اپنی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات پر آپ کا کوئی اختیار نہیں ہے لیکن آپ کو یہ اختیار ضرور حاصل ہے کہ ان سے مغلوب نہیں ہوں۔

☆ محبت کسی حد بندی کو نہیں مانتی، محبت اپنی امیدوں سے بھری منزل پانے کے لئے ہر رکاوٹ پار کرجاتی ہے اور دیواروں میں سے گزرجاتی ہے۔

☆ اگر آپ کے پاس صرف ایک مسکراہٹ بچی ہو تو اسے ان لوگوں کو دیجئے جن سے آپ محبت کرتے ہیں۔

☆ اگر آپ کام نہیں کرتے تو پھر سب کچھ بے فائدہ ہے۔

☆ کسی کے بادلوں میں قوس قزح بننے کی کوشش کیجئے۔

☆ جرأت سب سے بڑی نیکی ہے کیوں کہ جرأت کے بغیر آپ کوئی نیک کام مسلسل انجام نہیں دے سکتے۔

☆ آپ خود کو سب سے بڑا تحفہ جو دے سکتے ہیں وہ ہے معاف کرنا، ہر کسی کو معاف کردیجئے۔

خوشبو کی

گل چیں

نازیہ مریم ہاشمی

☆ میری ماں نے مجھے کہا تھا جہالت کو بالکل بھی برداشت نہیں کرنا لیکن کسی کے جاہل ہونے اور غیر تعلیم یافتہ ہونے میں فرق ضرور سمجھنا کیوں کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو تعلیم تو حاصل نہیں کر سکے لیکن وہ کالجوں کے پروفیسروں سے زیادہ پڑھے لکھے اور ذہین ہیں۔

☆ تعصب ایک ایسا بوریا ہے جو ماضی کو الجھن میں بدل دیتا ہے، مستقبل کو خطرے میں ڈال دیتا ہے اور حال کو ناقابل رسائی بنا دیتا ہے۔

سیم وزر سے لکھنے کے قابل باتیں

☆ اپنے آپ کو اس وقت تک انسان نہ سمجھو جب تک تمہاری رائے تمہارے غصہ کے زیر اثر رہے۔

☆ اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

☆ جو شخص تمہارا غصہ برداشت کرلے اور ثابت قدم رہے تو وہ تمہارا سچا دوست ہے۔

☆ اچھے کے ساتھ اچھے رہو لیکن برے کے لئے برے مت بنو کیوں کہ تم پانی سے خون صاف کر سکتے ہو پر خون سے خون نہیں۔

☆ منزل حق کے حصول کے لئے نماز نہایت ضروری ہے کیونکہ مومن کی معراج ہی نماز ہے۔

☆ موت وہ تیر ہے جو اپنے ہدف پر لگنے کے لئے (گمان سے) نکل پڑا ہے۔

☆ غصہ ہمیشہ تنہا آتا ہے لیکن جاتے ہوئے اپنے ساتھ عقل، اخلاق اور شخصیت کی خوبصوری کو لے جاتا ہے۔

☆ معاف کر دینے سے انسان کی اپنی روح پاک ہو جاتی ہے۔

☆ انسان زبان کے پردے میں چھپا ہے۔

☆ ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆ جو چیز اپنے لئے پسند کرو دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔

☆ بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینہ سے بچو۔

☆ گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے، نیکی پر غرور، نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆ سب سے بہترین لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

☆ جو پاک دامن پر تہمت لگاتا ہے اسے سلام مت کرو۔

☆ اگر توکل سیکھنا ہے تو پرندوں سے سیکھو کہ جب شام کو واپس گھر جاتے ہیں تو ان کی چونچ میں کل کے لئے کوئی دانہ نہیں ہوتا ہے۔

☆ سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والے کی نظر میں چھوٹا ہو۔

☆ اس شخص کو کبھی موت نہیں آتی جو علم کو زندگی بخشتا ہے۔

☆ دو طرح سے چیزیں دیکھنے میں چھوٹی نظر آتی ہیں ایک دور سے دوسرے غرور سے۔

☆ کسی کو اس کی ذات اور لباس کی وجہ سے حقیر نہ سمجھنا کیوں کہ تم کو دینے والا اور اس کو دینے والا ایک ہی ہے اللہ، وہ ہے جو اس کو عطا کر کے آپ سے لے بھی سکتا ہے۔

☆ دوست کو دولت کی نگاہ سے مت دیکھو، وفا کرنے والے دوست اکثر غریب ہوتے ہیں۔

☆ پریشانی، حالات سے نہیں خیالات سے پیدا ہوتی ہے۔

☆ بہترین آنکھ وہ ہے جو حقیقت کا سامنا کرے۔

☆ دنیا میں سب سے مشکل کام اپنی اصلاح کرنا اور آسان کام

دوسروں پر تنقید کرتا ہے۔

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆ انسان زندگی سے مایوس ہو تو کامیابی بھی ناکامی نظر آتی ہے۔

شمع فروزاں

☆ معاشرے پر تمہارا اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہو سکتا کہ تم خود سنور جاؤ۔

☆ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو کیوں کہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کی نشانی ہے۔

☆ دو بھائیوں میں صلح کرا دینا نماز، روزہ اور صدقہ سے بڑی نیکی ہے۔

☆ صبر کی دو قسمیں ہیں ایک ناپسندیدہ چیز ملنے پر اور دوسرا محبوب چیز نہ ملنے پر۔

☆ اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے، ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

☆ اگر برائی کو ابتدا میں نہ روکا جائے تو وہ آہستہ آہستہ ضرورت بن جاتی ہے۔

☆ قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں۔

☆ زبان کی لغزش پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

☆ جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائے وہ ناقابل اعتماد ہے۔

☆ کمزور ترین شخص وہ ہے جو اپنا راز نہ چھپا سکے۔

☆ دنیا میں اپنی زندگی اچھی بسر کرنا چاہتے ہو تو لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔

☆ جو جنت کی خواہش کرتا ہے وہ بھلائی کی طرف جاتا ہے۔

☆ دانا وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ لگن اور اعتماد انسان کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔

☆ عقل مند بولنے سے پہلے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

☆ علم ایک ایسا خزانہ ہے جو خرچ کرنے سے بڑھتا ہے اسے کوئی چرا نہیں سکتا۔

☆ حقیر سے حقیر پیشہ بھیک مانگنے سے بہتر ہے۔

☆ قرآن مجید کو سمجھ کر پڑھنا اللہ سے کلام کرنے کے مترادف ہے۔

☆ لوگوں سے کٹ کر زندہ تو بے شک رہا جا سکتا ہے مگر خوش نہیں۔

اگر کسی سے محبت کرتے ہو تو اسے مت آزمانا، کیوں کہ اگر وہ دھوکہ باز یا بے وفا نکلا تو دکھ تمہیں ہی ہوگا۔

☆ سچائی کا مقابلہ دنیا کی کوئی طاقت نہیں کر سکتی۔

☆ محبت اور شک ایک دل میں نہیں رہ سکتے۔

☆ انسان گناہ اس وقت کرتا ہے جب وہ موت کو بھول جاتا ہے۔

☆ احساس کمتری اور احساس برتری میں مبتلا انسان کبھی بھی کامیاب نہیں ہوتا۔

☆ جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔

سنا آپ نے؟

جب آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین پر پھول اور غنچے کھلتے ہیں اور جب اللہ کی محبت یا خوف سے آنسو جاری ہوتے ہیں تو اللہ کی رحمت برستی ہے۔

☆ جب رب راضی ہونے لگتا ہے تو بندے کو اپنے عیبوں کا پتہ چلنا شروع ہو جاتا ہے اور یہی اس کی رحمت کی پہلی نشانی ہے۔

☆ شکوے شکایات کم کیجئے اور اللہ کی ان نعمتوں کے لئے شکریہ ادا کیجئے جو آپ کے پاس ہے۔

☆ صرف اتنی ذمہ داریاں قبول کریں جتنی کر سکتے ہیں، اپنی سکت سے زیادہ کام لینے سے گریز کریں۔

☆ اپنے ارد گرد کے لوگوں اور گھر والوں کو خوش رکھنے کی کوشش کیجئے، آپ کو بھی خوشی ملے گی۔

☆ دوسروں کی برائیوں پر نظر مت رکھیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے رہیں۔

☆ اپنے مسائل کے بارے میں کم سوچیں، مسائل کے حل کے لئے پوری کوشش کریں، نتائج کے بارے میں فکر مند نہ ہوں۔

☆ گلاب کی ان پتیوں کی طرح بنو جو اپنے مسلنے والے کے

ہاتھوں میں بھی خوشبو دیتی ہیں۔
☆ اگر کچھ لینے کی خواہش ہو تو بزرگوں کی دعا لو۔
☆ اگر کچھ دینے کی خواہش ہو تو اللہ کی راہ میں دو۔
☆ آپ کا ایک لفظ زخم بھی لگا سکتا ہے اور مرہم بھی بن سکتا ہے، اختیار آپ کے پاس ہے۔
☆ جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔
☆ جب قضا آتی ہے تو خرگوش کے ہاتھوں شیر کو بھی مات ہو جاتی ہے، اس لئے غرور صرف اللہ کی ذات کے لئے ہی ہے۔
☆ ہنسو ضرور لیکن اتنا کہ رونے کی نوبت نہ آئے۔
☆ وقت، دوست اور رشتے، یہ وہ چیزیں ہیں جو ہمیں مفت میں ملتی ہیں، ان کی قیمت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب یہ کہیں کھو جاتی ہیں۔
☆ کوئی آئینہ انسان کی اتنی سچی تصویر پیش نہیں کر سکتا جتنی کہ اس کی گفتگو۔
☆ حق پر چلنے والوں کا پاؤں شیطان کے سینے پر ہوتا ہے۔
☆ خوش نصیب وہ ہے جو اپنے نصیب پر خوش رہے۔
☆ بدترین شخص وہ ہے جو توبہ کی امید پر گناہ کرے۔
☆ کام جب صدق نیت سے کیا جائے تو کرنے کے بہت سارے طریقہ نکل آتے ہیں، نہ کرنے کی نیت ہو تو کوئی طریقہ نہیں نکلتا۔

لفظ لفظ موتی

☆ کسی کی ناجائز شکایت کرنے والا اپنی ہی شخصیت کا تأثر خراب کرتا ہے۔
☆ سچی دوستی، نایاب اور خالص چیز کی مانند ہے جو مشکل سے ہی ملتی ہے۔
☆ کسی کی خوبیوں کو دیکھ کر حسد نہ کرو بلکہ کوشش کرو کہ اس کی خوبیاں تمہارے کام آسکیں۔
☆ غریب انسان کی دولت، اعتبار، عزت اور تعلیم ہے، ان چیزوں کے ذریعہ وہ شہرت بھی پالیتا ہے۔
☆ جو شخص اپنے مزاج کو سمجھتا ہے وہ اپنے مسائل کا حل خود نکالتا ہے۔
☆ دنیا کا سب سے مشکل کام اپنی اصلاح اور سب سے آسان کام دوسروں پر نکتہ چینی کرنا ہے۔
☆ خدا کے حضور دعا مانگنا پریشانیوں کا سب سے بڑا حل ہے۔
☆ کسی کی نسبت سے برا خیال دل میں مت لاؤ ورنہ اس کا عکس تمہارے دل پر بھی ضرور پڑے گا۔
☆ تجربہ، مفت میں ملنے والی چیز نہیں اس کے لئے وقت وعمر گنوانی پڑتی ہے۔
☆ انسان کو جس قدر بری صحبت تباہ کر سکتی ہے کوئی دوسری شئے نہیں۔
☆ جذباتی لوگ دوسروں کے لئے کم اپنے لئے زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔
☆ آپ اپنے ساتھ سب سے زیادہ دشمنی اس وقت کر رہے ہوتے ہیں جب آپ کسی کی غیبت کر رہے ہوتے ہیں۔
☆ ایسی توجہ کے حق دار مت بنو، جس کے تم حق دار نہیں ہو۔
☆ دنیا کی محبت میں مبتلا شخص کو دنیا دکھ بھی بہت دیتی ہے۔
☆ بہت سے نقصانات اس لئے بھی ہوتے ہیں کہ ہم دوسروں سے مشورہ لینا گوارا نہیں کرتے۔
☆ وقت کے انتظار میں وقت کو ضائع کرنے والا بہت بڑا احمق ہے۔
☆ ہم دولت سے دوا حاصل کر سکتے ہیں، تندرستی نہیں۔
☆ دشمن ایک بھی بہت، دوست ہزار بھی کم ہیں۔
☆ پاؤں بھلے ہی پھسل جائے مگر زبان کو نہ پھسلنے دو۔
☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو، زبان نہیں۔
☆ ہم دولت سے کتابیں حاصل کر سکتے ہیں، علم نہیں۔

رہنما اقوال

☆ زندگی اس طرح بسر کرو کہ دیکھنے والے تمہارے اوپر افسوس کرنے کے بجائے تمہارے صبر پر رشک کریں۔
☆ موت کو ہمیشہ یاد رکھو مگر موت کی آرزو نہ کرو۔

☆ ہمیشہ سچ بولو تا کہ تمہیں قسم کھانے کی ضرورت نہ پڑے۔

☆ سب سے بہترین لقمہ وہ ہوتا ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

☆ مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہئے کیوں کہ ستارے ہمیشہ اندھیرے میں ہی چمکتے ہیں۔

☆ اللہ کی رحمت سے ہرگز ناامید نہیں ہونا چاہئے، حالات کیسے ہی ناسازگار کیوں نہ ہو۔

☆ جہنم کی آگ وہی آنسو بجھا سکتے ہیں جو وقت سحر ایک مومن کی آنکھ سے ٹپکیں۔

☆ جس طرح پھول کا حسن خوشبو، دل کا حسن یاد، زندگی کا حسن آس اور انسان کا حسن اخلاق ہے، اسی طرح آنکھوں کا حسن آنسو ہیں۔

☆ کبھی کبھی انسان زیادہ دکھوں کے باوجود ایک آنسو نہیں بہا سکتا اور کبھی یہ آنسو خوشی کے اظہار کے لئے آنکھوں سے چھلک پڑتے ہیں۔

☆ آنسو وہ انمول موتی ہیں جن کے آگے ہر چیز ماند پڑ جاتی ہے، یہ پتھر دل انسان کو بھی موم بنا سکتے ہیں۔

☆ اس دن پر آنسو بہانا چاہئے جو نیکی کے بغیر گزرا۔

اس دن پر آنسو بہانا چاہئے جو تیری عمر میں کم ہو گیا اور اس میں نیکی اور خدا کی یاد نہ تھی۔

☆ اپنے اندر وہ چیز پیدا کرو کہ تمہاری آنکھ سے پانی نکلے کہ اللہ تعالیٰ چشم گریاں رکھنے والے کو دوست رکھتا ہے۔

☆ خون کی ندیاں بہانے کے بجائے ایک آنسو پوچھنے کی شہرت زیادہ ممتاز ہے۔

☆ امیر تکبر کریں تو برا ہے لیکن غریب تکبر کریں تو بہت برا ہے۔

☆ زبان کو شکایت سے بند کرو خوشی کی زندگی عطا ہوگی۔

☆ اپنے ظاہر و باطن کو یکساں رکھو۔

☆ زندگی سادہ اور مختصر ہونی چاہئے ورنہ قیامت کے دن حساب میں بڑی پریشانی ہوگی۔

☆ دنیا کے ساتھ مشغول ہو جانا جاہل کا بد ہے لیکن عالم کا بدتر ہے۔

حرف حرف روشن

☆ جس درخت کی لکڑی نرم ہو، اتنی ہی اس کی شاخیں گھنی ہوتی ہیں۔

☆ جس کی تعلیم صحیح ہو وہ آنکھ سے بھی دیکھتا ہے، دماغ سے بھی اور دل سے بھی۔

☆

☆ جو شخص ہوش میں ہو، وہ غرور نہیں کرتا۔

☆ استاد بادشاہ نہیں ہوتا لیکن بادشاہ بناتا ہے۔

☆ جو دکھ کو گلے کو ہار بنا لیتے ہیں، وہ کبھی بھی دکھ سے نجات نہیں پاتے۔

☆ جڑیں سلامت ہوں تو ٹنڈ منڈ درختوں پر بھی موسم بدلتے ہی پھول آجاتے ہیں۔

☆ دعا ایک ایسی چیز ہے جس سے بڑی سے بڑی آرزو کی تکمیل میں مدد ملتی ہے۔

☆ خواہشات وہ بھنور ہے جس میں پھنس کر انسان اپنا مقصد حیات بھول جاتا ہے۔

☆ خواہشات وہ سیاہ رات ہے جو انسانی زندگی میں کبھی سویرا نہیں کرتی۔

☆ خواہشات وہ سمندر ہے جس کے ساحل تک پہنچنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔

☆ خواہشات وہ جام ہے جس کو جتنا زیادہ پیا جائے، پیاس اتنی ہی بڑھتی ہے۔

سنہری باتیں

☆ عبادت جو مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، زمین میں دھنسا دیتی ہے اور عبادت جو خالق کے لئے کی جاتی آسمان پر پہنچا دیتی ہے۔

☆ جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ عالم ہے، جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔

☆ خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی دے۔

باب بندش

صنم خانۂ عملیات

۲۲واں باب

رزق کی بندش ختم کرنے کیلئے

طریقہ (۱) : اگر کوئی شخص یہ محسوس کرتا ہو کہ کسی نے اس کا روزگار بند کر دیا ہے جس کی وجہ سے اس پر روزی کی راہیں تنگ ہوگئی ہیں اور دن بدن وہ غربت وافلاس کی دلدل میں دھنستا جا رہا ہے، کم آمدنی یا آمدنی کے مفقود ہو جانے کی وجہ سے قرض بھی بڑھتا جا رہا ہے تو ایسے شخص کو اپنے روزگار اور رزق کی بندش کو کھولنے کے لئے یہ عمل کرنا چاہئے۔

نوچندی جمعرات کو بعد نماز عشاء غسل کریں، بغیر سلا کپڑا پہنیں، اس لباس پر خوشبو لگائیں اور احرام کی طرح زیب تن کریں یعنی ایک ایک سفید چادر بطور لنگی کے باندھیں اور ایک سفید چادر اپنے تن پر ڈال لیں، سر پر ٹوپی نہ اوڑھیں یعنی یہ عمل ننگے سر ہی کریں، عمل مکمل تنہائی میں کریں اور جس جگہ عمل کریں وہاں بخور روشن کریں۔ جس مصلے پر عمل کی نیت سے بیٹھیں اس کے نیچے کاغذ کے دس ٹکڑے رکھ لیں، ان دس ٹکڑوں پر الگ الگ یہ حروف تحریر کریں: ک، ہ، ی، ع، ص، ح، م، ع، س، ق۔ کاغذ کے ان ٹکڑوں کو اوپر نیچے کر کے مصلے کے نیچے رکھ لیں اور تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ایک ٹکڑا نکالیں اور دیکھیں کہ اس پر کون سا حرف لکھا ہوا ہے۔ جو بھی حرف لکھا ہوا ہو اس حرف کے اعداد کے مطابق قرآن کریم کی یہ آیت پڑھیں: وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى. كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ.

اسی طرح ایک ایک کر کے دس ٹکڑے نکالے جائیں گے اور ہر ہر ٹکڑا نکالتے وقت تین مرتبہ درود شریف پڑھیں گے اور ہر ٹکڑا اٹھا کر کاغذ کے ٹکڑے پر جو حرف تحریر ہوگا اس کے اعداد کے مطابق ہی مذکورہ آیت پڑھنی ہے۔

حروف کے اعداد یہ ہیں:

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
۲۰	۵	۱۰	۷۰	۹۰	۸	۴۰	۷۰	۶۰	۱۰۰

جب دس ٹکڑوں پر اسی طرح پڑھ لیں تو رکعت نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں اور نماز سے فارغ ہو کر سجدے میں چلے جائیں اور سو بار ''یارزاق'' پڑھیں، اس کے بعد سر اٹھا کر بندشِ روزگار سے نجات کی دعا کریں۔

اس طرح اس عمل کو لگاتار اکیس راتوں تک کریں، انشاء اللہ رزق کی بندش ختم ہو جائے گی اور بفضلِ خداوندی روزگار کے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے۔

اس عمل کے پہلے دن غسل کرنا ہے اور آیت قرآنی پڑھتے وقت ایک بار بسم اللہ پڑھنی ہے، ایک بار کی تعداد میں ہر بار بسم اللہ پڑھنا ضروری نہیں ہے، اس عمل کے بعد دو رکعت نفل قضاءِ حاجت روزانہ پڑھنی ہے، پہلے دن عمل سے پہلے غسل کریں، اس

کے بعد روزانہ صرف وضو کر لینا کافی ہے۔ احرام پہلے دن اور اکیسوے دن پہننا ہے، باقی دنوں میں اچھا لباس زیب تن کریں۔

طریقہ (۲) : رزق کی بندش سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی بھی نوچندی بدھ، جمعرات یا جمعہ کو یہ عمل کریں، عشاء کی نماز کے بعد غسل کریں اور عمل کی نیت سے تنہائی میں بیٹھ کر عمل کی شروعات کریں۔ عمل سے پہلے دو نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں اور اللہ سے عمل کی کامیابی کی دعا کرنے کے بعد عمل شروع کریں۔ واضح رہے کہ عمل کے وقت کمرے میں روشنی کم ہو، چراغ جلائیں یا پھر نائٹ بلب روشن کریں جس کی روشنی ہری ہو۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد سورۂ اخلاص ایک سو ایک مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد اکتالیس بار یہ پڑھیں: یَاحَیُّ یَا قَیُّوْم بِفَضْلِ رَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اس کے بعد صرف ایک مرتبہ پڑھیں: وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبْ. وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا. پھر آسمان کی طرف پھونک ماریں اور یہ دعا کریں کہ اے اللہ مجھے بندش رزق اور بندش روزگار سے نجات دے۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے، اس عمل کو لگاتار اکتالیس دن کرنا ہے، اکتالیسوے دن پھر یہی نقش دوبارہ لکھیں اور اس کو اپنی دوکان یا آفس وغیرہ میں ہرے کپڑے میں پیک کر کے لٹکائیں۔ انشاءاللہ بندش کتنی بھی سخت ہوگی ختم ہو جائے گی اور رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۰	۱۳۴	۱۳۰	۱۲۷
۱۳۱	۱۲۶	۱۲۱	۱۳۳
۱۲۵	۱۲۸	۱۳۶	۱۲۲
۱۳۵	۱۲۳	۱۲۴	۱۲۹

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں ورنہ ہری پنسل سے لکھیں۔

طریقہ (۳) : جس شخص کی روزی بذریعہ سفلی عمل بند کر دی گئی ہو اس کو چاہئے کہ گیارہ دن تک یہ عمل کرے، اس عمل میں آیات کفایات کے ذریعہ روحانی مدد لی جاتی ہے۔ اس کے عمل کے دوران گیارہ دن ایک وقت کی نماز بھی اور نمازِ اشراق بھی قضا نہیں ہونی چاہئے۔ نمازِ اشرق کے علاوہ تمام نمازیں با جماعت پڑھنی چاہئیں۔

نوچندی جمعرات سے اس عمل کو شروع کرنا چاہئے، عمل کا طریقہ یہ ہے کہ نمازِ فجر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ حَسِیْبًا پڑھیں، نماز اشراق کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ عَلِیْمًا پڑھیں، نمازِ فجر سے نمازِ اشراق تک لاتعداد مرتبہ درود

شریف پڑھتے رہیں، نمازِ ظہر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَکِیْلاً پڑھیں، نمازِ عصر کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ نَصِیْرًا پڑھیں، نمازِ مغرب کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ وَلِیًّا پڑھیں اور نمازِ عشاء کے بعد تین سو مرتبہ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا پڑھیں۔ ہر نماز کے بعد اول و آخر صرف ایک بار درود شریف پڑھیں۔ عمل سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جاکر بندش کھلنے کی دعا کریں، اس کے بعد یہ آیات بطورِ نقش ایک کاغذ پر لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات مل جائے گی۔

اس نقش کو ناپاکی کی حالت میں نہ پہنیں اور بیت الخلا جاتے وقت بھی اس کو اتار دیا کریں۔

طریقہ (۴) : عمل بندشِ روزگار کھولنے میں عجیب تاثیر رکھتا ہے، اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں اور لگاتار پانچ راتوں تک یہ عمل کریں، یہ عمل نصف رات گذرنے کے بعد ہی کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ رات کو ایسی جگہ کھلے صحن میں ننگے سر اور ننگے پیر کھڑے ہو جائیں کہ کسی چیز کا سایہ اپنے وجود پر نہ پڑے۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد ۶۶ مرتبہ سورۂ نصر پڑھیں۔ اس کے بعد پانچ سو مرتبہ "یَا مُسَبِّبَ الاسباب" پڑھیں، آخر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ پانچ راتوں کے بعد یہ محسوس ہوگا کہ بندش کٹ رہی ہے اور رزق کے لئے دروازے کھل رہے ہیں۔

طریقہ (۵) : اگر کسی کا کاروبار جادو کے ذریعہ بند کر دیا گیا ہو اور کسی بھی عمل سے یہ بندش نہ کٹ رہی ہو تو اس نقش کو عروج ماہ میں بروز منگل بوقت طلوع آفتاب گلاب و زعفران سے سفید کاغذ پر یہ نقش لکھیں اور اس کو فریم میں لگا کر ایسی جگہ دوکان میں آویزاں کریں کہ اس پر گراہکوں کی نظر پڑے۔ انشاء اللہ چند روز میں بندشِ کاروبار ختم ہو جائے گا اور گراہکوں کا بھی تانتا بندھے گا اور خوب خیر و برکت ہوگی۔

۷۸۶

اللہ	اللہ	اللہ	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	الصمد	الصمد	اللہ
اللہ	اللہ	اللہ	اللہ

طریقہ (۶) : اگر کسی کی خواہش ہو کہ اس کے روزگار کی بندش کھل جائے اور اس کے بعد پھر کوئی بھی شخص اس کے روزگار کو بند نہ کر سکے تو اس کو چاہئے چالیس دن تک روزانہ گیارہ مرتبہ درود شریف، سو مرتبہ الم نشرح، چار سو پچاس مرتبہ حسبنا

اللّٰہ و نعم الوکیل، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس دن میں کاروبار کی بندش کھل جائے گی۔ چالیس دن کے دوران یہ نقش ہری پنسل سے لکھ کر اپنی دوکان کی چوکھٹ پر لگائے، انشاء اللہ اس کے بعد کوئی بندش نہیں کرا سکے گا۔

۷۸۶

۶۷	۶۶	۱۶۷	۶۶
حسبنا	اللّٰہ	ونعم	الوکیل
۱۶۰	۹۶	۱۲۳	۶۵
۹۵	۱۶۴	۶۸	۱۲۲
۶۷	۱۲۴	۹۴	۱۶۵

طریقہ (۷) : اگر کاروبار، دوکان، آفس یا گھر کی بندش کا شبہ ہو تو اس عمل کے ذریعہ بندش سے نجات حاصل کریں۔

عروج ماہ میں کسی بھی دن اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، شروع میں الحمد شریف گیارہ مرتبہ پڑھیں، آیت الکرسی اکتالیس مرتبہ پڑھیں، سورۂ یٰسین ایک مرتبہ پڑھیں، چاروں قل تین تین مرتبہ پڑھیں، سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک ایک بار پڑھیں، دوبارہ الحمد شریف ایک مرتبہ پڑھیں، یہ سب ایک بار پڑھیں۔ اسی طرح تین بار پڑھیں پھر پانی پر دم کریں اور وہ پانی دوکان میں، آفس میں، مکان وغیرہ میں چھڑک دیں لیکن باتھ روم، بیت الخلا وغیرہ میں یہ پانی نہ چھڑکیں، اگر کوئی مریض بندشوں کا شکار ہے بالخصوص کاروباری بندشوں کا شکار ہو تو وہ اس سے غسل بھی کرسکتا ہے لیکن یہ پانی نالی میں نہیں جانا چاہئے، کچی زمین میں گڑھا کھود کر نہائیں یا ایسی جگہ نہائیں ریت وغیرہ بچھا کر کہ پانی خشک ہو جائے لیکن نالی میں نہ جائے۔ انشاء اللہ کتنی بھی سخت بندش ہو گی ختم ہو جائے اور راہیں کھل جائیں گی۔

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر اس عمل کو لگاتار تین دن تک کرلیں تو بندشوں کا نام ونشان تک نہیں رہے گا۔

طریقہ (۸) : اگر کسی جگہ کو سفلی عمل کے ذریعہ باندھ دیا ہو یا کسی لڑکی کا عقد باندھ رکھا ہو یا کسی کی دوکان وغیرہ باندھ رکھی ہو یا کسی مرد کی شہوت باندھ رکھی ہو تو لوبان لے کر اس پر ۱۴۳ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کردیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور گیارہ دن تک اس لوبان کی بندش کی جگہ پر دھونی دیں۔ بندش میں مبتلا افراد بھی اس لوبان سے دھونی لیں، انشاء اللہ اس دھونی دینے سے بندش سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ (۹) : اگر بذریعہ بندش کسی کاروبار کو بند کر دیا گیا ہو تو بندش کھولنے کے لئے اس عمل کو مکمل یقین کے ساتھ کریں۔ انشاء اللہ بندش کتنی بھی سخت ہو گی کھل جائے گی اور کاروبار پھلنے پھولنے لگے گا۔ طریقۂ عمل یہ ہے کہ ایک جگ پانی لیکر اس پر ستر مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں: بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم ۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰن. اول وآخر درودِ تنجینا گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کردیں، پھر یہ پانی کاروبار کی جگہ میں چاروں کونوں میں چھڑک دیں اور تھوڑا سا پانی دروازے پر بھی چھڑک دیں۔ انشاء اللہ بندش سے نجات حاصل ہوجائے گی۔

درودِ تنجینا یہ ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْآفَاتِ وَ تَقْضِىْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِى الْحَيَاةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ الدَّعْوَاتِ وَ رَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَ قَاضِىَ الْحَاجَاتِ وَ يَا كَافِىَ الْمُهِمَّاتِ وَ دَافِعُ الْبَلِيَّاتِ وَ يَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يا الٰهى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ وَآلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

طریقہ (۱۰) : اگر کسی شخص کی ملازمت کی بندش کردی ہو کہ جہاں بھی کوشش کرے اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہو تو اس کو چاہئے نوچندی اتوار سے اس عمل کی شروعات کرے، عشاء کے بعد عمل کرے اور لگاتار گیارہ دن راتوں تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ بندش ختم ہوجائے گی اور ملازمت کے لئے راستے کھل جائیں گے۔ اول وآخر درود شریف کے ساتھ یہ عمل کرے اور یہ عمل ایک رات میں سو بار پڑھے، بسم اللہ صرف ایک بار پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم. يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَاب. يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب. يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَار يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِىْ وَ تَوَكَّلْتُ على اللّٰه ياربِّ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِىْ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ.

طریقہ (۱۱) : برائے ملازمت کسی کی کیسی بھی بندش ہو انشاء اللہ نو دن میں مکمل کھل جائے گی، نوچندی جمعرات کو باوضو ہو کر قبلہ کی طرف رخ کرکے یہ نقش لکھیں اور اس کو اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	یاوہاب
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

اگلے دن سے روزانہ یہ نقش نو عدد لکھیں اور نو آٹے کی گولیاں بنا کر ان میں یہ نقش رکھ دیں اور روز کے روز گولیاں دریا میں

ڈالیں اور عشاء کی نماز کے بعد روزانہ کھلے آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر نو سو مرتبہ "یامسبب الاسباب" پڑھیں، انشاء اللہ بندش رفع ہوگی اور ملازمت مل جائے گی۔

طریقہ (۱۲): ہر طرح کی بندش ختم کرنے کے لئے یہ عمل کریں۔ ایک سو مرتبہ آیت الکرسی، ایک سو بار سورۂ فاتحہ، ایک سو بار معوذتین پڑھ کر پانی پر دم کرلیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ لیں اور پانی پر دم کرکے پانی گھر کے تمام کونوں میں چھڑک دیں اور تھوڑا پانی گھر کے سب افراد پی لیں، اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ بندش سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

طریقہ (۱۳): مکان اور دکان کی بندش کھولنے کا نقش۔ اس نقش کو عروجِ ماہ میں مشتری کی ساعت میں لکھیں اور اس کے بعد اس پر ۶۶ مرتبہ چہل کاف پڑھ کر دم کردیں، پھر اس نقش کو شیشے کے فریم میں لگا کر دکان یا مکان میں آویزاں کردیں، انشاء اللہ ہر طرح کی بندش اور سحر سے نجات ملے گی۔ اس نقش کو اگر جمعرات کے دن لکھیں تو پہلی ساعت میں لکھیں، جمعہ کے دن پانچویں سات میں اور اگر پیر کے دن لکھیں تو تیسری ساعت میں لکھیں۔ فریم کو وقتاً فوقتاً کپڑے سے صاف کرتے رہیں اور وقتاً فوقتاً درود شریف پڑھ کر اس پر دم کرتے رہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاالله	یارحمن	یارحیم
یامالك	یارزاق	یاقادر
یارزاق	قل هو الله احد	یارزاق
الحمد لله	یارزاقُ	الحمد لله
یارزاقُ	الله الصمد	یارزاقُ
یاکافی المهمّات	یاکفیلُ	یاالله

طریقہ (۱۴): روزانہ سو مرتبہ "یالطیفُ یارزاقُ" گلاب و زعفران سے پورے سال لکھیں، یکم جنوری سے شروع کرکے ۳۱ر دسمبر تک یا کسی بھی مہینے سے شروع ہو کر کسی بھی مہینے تک لیکن انگریزی مہینوں میں پورے ایک سال تک لکھتے رہیں پھر جو کچھ بھی لکھا ہے اس کو آخیر میں سمندر میں ڈال دیں۔ اگر آٹے میں گولے بنا کر ڈالیں تو بہتر ہے، انشاء اللہ ہر طرح کی بندش سے نجات ملے گی اور آئندہ کے لئے بندش سے حفاظت بھی رہے گی، رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا اور دنیا ہر طرف سے کھنچی چلی آئے گی۔

طریقہ (۱۵): اگر کسی لڑکی کا نکاح باندھ دیا گیا ہو اور اس کے پیغام موصول نہ ہوتے ہوں یا پیغام تو موصول ہوتے ہوں، ٹھہرتے نہ ہوں تو اس کی بندش کھولنے کے لئے یہ عمل کریں۔ ایک تالہ لائیں اور اس کو بند کردیں، پھر اس تالے پر سو مرتبہ "یابدوح" پڑھ کر اُس تالے کو لڑکی کے سر پر رکھ کر ۲۷ر مرتبہ "یاباسط" پڑھیں، اس کے بعد اُس لڑکی سے کہیں کہ وہ اپنے ہاتھوں سے تالہ کھول دے، پھر اس تالے کو چابیوں سمیت بہتے پانی میں پھینک دیں اور یہ نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ اس کی

بندش ختم ہو جائے گی اور اچھے پیغام موصول ہو کر ٹھہر جائیں گے۔ اس عمل کے لئے تالا نیا خریدنا چاہئے۔ استعمال شدہ تالہ اس عمل کے لئے استعمال نہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و ینصرك الله نصراً عزیزاً	نصر من الله وفتح قریب	ان تستفتحوا فقد جاء کم الفتح	انا فتحنا لك فتحاً مبینا
۲۱۷۵	۱۲۳۲	۸۷۹	۱۳۰۱
۱۲۳۱	۲۱۷۲	۱۳۰۴	۸۸۰
۱۳۰۳	۸۸۱	۱۲۳۰	۲۱۷۳

طریقہ (۱۶) : اگر کسی لڑکی کا نکاح باندھ دیا گیا ہو، عمر نکل رہی ہو اور شادی طے نہ ہو رہی ہو تو یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد اس کو بندش سے نجات مل جائے گی اور شادی ہو جائے گی۔ نوچندی جمعرات کو عصر کی نماز کے بعد لڑکی کو غسل کرائیں اور اس سے کہیں کہ وہ سورۂ احزاب کی تلاوت کرے، سورۂ احزاب اکیسویں پارے میں ہے۔ اگر لڑکی سورۂ احزاب نہیں پڑھ سکتی تو سامنے بٹھا کر کوئی دوسرا شخص یا عورت سورۂ احزاب کی تلاوت کرے۔

اس عمل سے پہلے ایک لکڑی کی صندوقچی لا کر رکھ لیں، جس میں کنڈی بھی ہو اور جس میں تالہ لگایا جا سکتا ہو، تالے پر "یافتاح" ۴۸۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں۔ صندوقچی میں نئی روئی بچھا دیں، ایک سچا موتی رکھ دیں، سورۂ احزاب کی تلاوت کے بعد لڑکی کے ہاتھ سے یہ نقش صندوقچی میں رکھ کر لڑکی ہی کے ہاتھوں اُس صندوقچی میں تالہ لگوا دیں اور اس کی چابیاں سمندر یا دریا میں پھنکوا دیں، اور ایک نقش لکھ کر قرآن حکیم میں سورۂ احزاب کی جگہ رکھوا دیں، انشاء اللہ بہت جلد بندش کھل جائے گی اور زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ شادی ہو جائے گی، شادی کے بعد صندوقچی کو دریا میں چھوڑ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷	۸۸۸۱۴
۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۹
۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲	۸۸۸۰۹
۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۶

برائے نصیبہ کشائی

فلاں بنت فلاں

طریقہ (۱۷) : بندش شادی کی ہو، کاروبار کی ہو، گھر کی یا دکان کی ہو، ان سب بندشوں کے توڑ کے لئے یہ عمل اللہ

کے فضل سے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، یہ عمل اکیس دن کا ہے، اس عمل کے لئے دریا یا نہر کا پانی اتنی مقدار میں لے آئیں کہ اکیس دن کے لئے کافی ہو۔ اس پانی میں تھوڑا سا نمک بھی ملالیں۔ اس پانی پر یہ عمل پڑھ کر دم کردیں۔

(۱) عليُ الله، باقيُ الله، باقيُ خنَّاس سب فاني، فنا بحكم الله. ایک سو بار

(۲) سورۂ فاتحہ اکتالیس بار، سورۂ توحید اکتالیس بار، سورۂ کافرون اکتالیس بار، سورۂ فلق اکتالیس بار، سورۂ ناس اکتالیس بار۔

(۳) یاقهارُ یاجبارُ قهر کن فی علم السفلی الناری بحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہؐ وعلیٌّ امیر المؤمنین ۱۰۱ بار یہ سب پڑھ کر پانی پر دم کریں، اس کے بعد اس پانی کو سب دیواروں پر چھڑک دیں۔ انشاءاللہ اس عمل سے ہر طرح کی بندش ختم ہوجائے گی۔ کاروبار کے لئے راستے کھلیں گے، اچھے رشتے موصول ہوں گے گھر کی تمام نحوستیں ختم ہوں گی۔

اس کے بعد سات دن تک سورۂ حشر کی آخری چار آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں یا کسی سے پڑھواتے رہیں۔

طریقہ (۱۸) : کسی بھی طرح کی بندش یا گردش یا نحوست میں برائے صحت ہو، برائے کاروبار ہو یا برائے حزن و ملال ہو، کاغذ کے چار ٹکڑوں پر مندرجہ ذیل کلمات گلاب و زعفران سے لکھیں اور پتلی سی لکڑی لے کر اس پر ان کاغذ کے ٹکڑوں کو چپکادیں، پھر نوچندی جمعرات کو ایک لکڑی بہتے دریا میں چھوڑ دیں، یہ عمل ۴ نوچندی جمعراتوں میں کرنا ہے۔ انشاءاللہ بندش سے گردش نحوست سے اور ہر قسم کے رنج والم سے نجات مل جائے گی۔ کلمات یہ ہیں: بسم اللہ الحق المبین من العبد الذلیل الٰی رب الجلیل رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰاحِمِیْن و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہٖ اجمعین الطیبین الطاهرین.

طریقہ (۱۹) : اگر کسی شخص کی ایسی بندش کرادی گئی ہو کہ جہاں بھی جائے ناکامی ہو یا کسی کو بذریعہ سحر و بندش کسی منصب اور عہدے سے ہٹا دیا گیا ہو یا کسی شخص کی ایسی بندش کرادی گئی کہ وہ کسی خاص عہدے تک پہنچ نہ پاتا ہو اور بار بار کی کوششوں کے بعد بھی اس کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہو، جو شخص کسی مقابلہ میں یا الیکشن میں بار بار ہار جاتا ہو وغیرہ ایسے تمام امور میں آیاتِ لطیف کے ذریعہ بندش اور رکاوٹ سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ قرآن حکیم میں آیات لطیف چار ہیں۔ ان آیاتِ لطیف کے مجموعی اعداد ۶۶۹۹ ہیں، ان کا نقش مربع آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۶۷۴	۱۶۷۷	۱۶۸۱	۱۶۶۷
۱۶۸۰	۱۶۶۸	۱۶۷۳	۱۶۷۸
۱۶۶۹	۱۶۸۳	۱۶۷۵	۱۶۷۲
۱۶۷۶	۱۶۷۱	۱۶۷۰	۱۶۸۲

اس نقش کو گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کریں، یہ عمل نوچندی جمعرات کو کریں، اس کے بعد سات دن تک نمازِ فجر کے بعد ۱۲۹ مرتبہ ''یالطیف'' پڑھیں، نمازِ ظہر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ انعام کی آیت لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ. پڑھیں۔ نمازِ عصر کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ یوسف کی یہ آیت پڑھیں اِنَّ رَبِّیْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاءُ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ.

نمازِ مغرب کے بعد ۱۰۰ مرتبہ سورۂ شوریٰ کی یہ آیت پڑھیں اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَاءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ.

نمازِ عشاء کے بعد سورۂ ملک کی یہ آیت ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں: اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ سات دن کے بعد نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد یالطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھتے رہیں، انشاءاللہ ہر طرح کی بندش اور گردش سے نجات ملے گی۔

طریقہ (۲۰) : کسی بھی طرح کی بندش کھولنے کے لئے اپنے نام مع اسم والدہ میں جتنے بھی حروف صوامت (بغیر نقطے والے حروف) ہیں ان کے اعداد جمع کرلیں اور ان کو ان اعداد میں شامل کرکے ۲۴۷۔

پھر حسبِ قاعدہ مربع کا نقش آتشی چال سے بنا کر اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ بندش کسی بھی طرح کی ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

مثال : اگر ہمیں نور احمد کے لئے جو بیٹا ہے سروری کا رفعِ بندش کے لئے نقش بنانا ہے تو اس کے بعد اور ماں کے نام میں جو نقطے والے حروف ہیں ان کو حذف کردیں، نور احمد ایک حرف نقطے والا ہے 'ن' اس کو الگ کیا، سروری کے نام میں بھی ایک ہی نقطے والا حرف ہے 'ی' اس کو بھی حذف کردیا، باقی حروف کے کل اعداد ۷۲۵۔

قانون کے وضع کئے ۳۰

۷۲۵

۱۷۳ (۳۰) ۴

پھر چار سے تقسیم کیا

۴

۲۹

۲۸

۱۵

۱۲

۳

اس نقش کو عروج ماہ میں جو اتوار آئے اس کی پہلی ساعت میں بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، یا پھر اپنے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ بندش کسی بھی طرح کی ہوگی، کاروبار کی ہو، مقدمہ کی ہو، شادی کی ہو،، ترقی کی ہو، حصولِ منصب یا حصولِ اقتدار کی ہو کھل جائے گی اور ضروریات وخواہشات بروقت پوری ہونے لگیں گی۔

سات سلام اور چہل کاف کے عامل بنیں

تعارف

سات سلام اور چہل کاف کا عمل "پیران پیر غوث اعظم حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے۔ یہ عمل سایہ اور جادو کا خاص توڑ ہے۔ اس عمل کا عامل بننے کے لئے صرف اجازت کی ضرورت ہے، اجازت نقد ہدیہ کے ساتھ مشروط ہے، اجازت حاصل کرنے کے بعد اس عمل کے ذریعہ سے جنات، جادو ٹونا اور نظر بد کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ چہل کاف کے عامل اور اہل خانہ پر جادو اور سایہ اثر نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سب محفوظ رہتے ہیں، بشرطیکہ وہ اجازت لیتے وقت پہلے سے جادو اور جنات کے مریض نہ ہوں۔

چہل کاف وہ عمل ہے جو عاملین میں بہت مقبول ہے، دنیا کا شاید ہی کوئی جائز کام ایسا ہو جو اس عمل سے ممکن نہ ہو، شرط یہ ہے کہ اس عمل کا ماہرانہ استعمال کرنا آتا ہو، اسلحہ تو بہت سے لوگوں کے پاس ہوتا ہے مگر اچھی طرح چلانا کسی کسی کو آتا ہے، یہی روحانی اسلحہ کا بھی معاملہ ہوتا ہے۔ اگر اسلحہ کو صحیح استعمال نہ کرنا آتا ہو یا پھر بوقت ضرورت پاس نہ ہو، بے شک سامنے رکھا ہو تو دشمن مارا جائے گا، اس لئے دنیاوی اسلحہ کی طرح روحانی اسلحہ کو بھی ہر وقت لوڈ رکھنا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت فوری استعمال کیا جا سکے۔

اجازت لینے کے بعد کیا حاصل ہوگا

اس عمل کے لئے کسی چلہ کشی کی شرط نہیں ہے، اجازت لینے کے بعد آپ کو سات سلام اور چہل کاف کی ایک معمولی تعداد روزانہ (جب تک عمل رکھنا چاہیں) پڑھنی ہوتی ہے، اس کے پڑھنے سے آپ کی روزانہ حاضری لگتی رہے گی اور اس عمل کے پیچھے جنات آپ کی بوقت ضرورت مدد کریں گے، اس عمل کے پیچھے چونکہ جنات کی ایک بڑی تعداد ہے اور وہ سب ہی جادو اور جنات کے علاج کرنے میں ماہر ہونے کے ساتھ دیگر دنیاوی کاموں میں بھی معاون ہوتے ہیں، اس لئے روزانہ پڑھتے رہنے سے وہ بھی مدد کو تیار رہتے ہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ جب پولیس کی ضرورت پڑتی ہے تو ۱۰۰ پر کال کی جاتی ہے، کون آتا ہے؟ اس کا کوئی نہیں سوچتا، بس آنا چاہئے۔ اسی طرح جب اجازت یافتہ پڑھتا ہے تو اس کی کال بھی چہل کاف والوں کو جاتی ہے اور وہ آتے ہیں اور جس کام کے لے پڑھا گیا ہوتا ہے اس میں معاونت کرتے ہیں۔ اگر کسی کی نظر کھلی ہو تو اس کو جنات واضح نظر بھی آتے ہیں۔

اجازت کون لے

روحانی معالجین، مشائخ اور پیر حضرات، ایسے مریض جو عرصہ سے جادو اور جنات کی پکڑ میں ہوں، جو لوگ اپنی اور اپنے گھر والوں کو جادو اور جنات سے خود عمل کر کے نجات دلانے والے افراد۔

اجازت کے لئے اہلیت

اس عمل کی اجازت ہر کوئی لے سکتا ہے، اجازت لینے والے کا فن عملیات سے پہلے سے واقف ہونا ضروری نہیں۔ بالغ مرد اور عورت اجازت لے سکتے ہیں۔ اجازت لینے کا طریقہ، اس عمل کی اجازت چونکہ پانچ سو روپے نقد ہدیہ کے ساتھ مشروط ہے اس لئے جو بھی اجازت لینا چاہے وہ نقد برائے غرباء ہدیہ ادا کر کے محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی سے اجازت لے سکتا ہے۔ یہ رقم غریبوں پر تقسیم کی جاتی ہے۔

بندش لگانے اور کھولنے کے تیر بہدف اعمال

قیصرا حمد بی اے

معزز سامعین کرام! کسی کو تکلیف پہنچانا یا کسی کو اذیت دینا، یہ اسلام کے خلاف ہے۔ دین اسلام دنیا میں سب سے اعلیٰ دین ہے۔ اسلام ہمیں ہر برائی سے روکتا ہے۔ قدم قدم پر نیک اور اچھے کاموں کی تعلیم دیتا ہے۔ کسی کی دل آزاری نہ کرو، کسی کو تکلیف مت دو، غریبوں کی مدد کرو، خواہ وہ زکوٰۃ یا صدقہ کی صورت میں ہو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ، کسی کی حق تلفی مت کرو، ورثاء کا مال نہ کھاؤ، حق دار کا حق مت مارو، جھوٹ مت بولو، کسی کی غیبت مت کرو، حرام کاری وجوئے وشراب نوشی سے بچو، سود خوری سے بچو، رزق حلال کھاؤ، نماز پڑھو، روزہ رکھو۔ غرض قدم قدم پر نیکی کی تعلیم دین اسلام دیتا ہے۔ اگر میں دین اسلام پر لکھوں اور اس کے نیک اعمال کی ترغیب پر لکھوں تو میرے خیال سے صفحات کے صفحات بھر جائیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ ہم سب مومنین اور مسلمانوں کو اسلام کے احکامات پر چلنے کی توفیق بخشے اور نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

ہر کام بند کرنے کے لئے

زکوٰۃ: پاک وصاف پکی اینٹ لے کر گیارہ (۱۱) دن اکیس (۲۱) مرتبہ یہ عمل پڑھ لیں۔ پھر بعد میں کام میں لائیں۔ عمل تجربہ شدہ مندرجہ ذیل ہے۔

عمل: زہرہ بند۔ تن بند۔ کافی بند۔ صافی بند جبرائیل بند۔ اسرافیل بند۔ عزرائیل بند۔ منتر لوتیار بند۔ بحق توریت موسیٰ علیہ السلام بند۔ بحق فرقان حضرت محمد ﷺ بند۔ یا الٰہی بند۔ یا الٰہی بند ان جنتر منتروں حاضرین بند غائبین بند۔ بحکم خدا بند پیدا الیدخون۔ موسیٰ بھٹی بند۔ با اجازت پیر استاد ہر چیز بند۔

طریقہ: پاک وصاف اینٹ پر گیارہ دن اکیس دفعہ عمل پڑھ کر اینٹ پر دم کر کے کسی کنوئیں میں یا دریا میں ڈال دیں یا پھر کسی قبرستان میں دفن کر دیں۔

بندش

منتر: اندری اٹھاں۔ بندری بنھاں بوند گھٹ ستارے سوئے بناں۔ گھٹ کا پیٹ بناں۔ وچ ناڑا باہر بن بھاروٹا کی ڈھوئے میرا بیرا پیارا چلے منتر پھرے جنتر ویکھاں کالیا بھوت تیرے علم دا تماشا۔ چھوڑ مار کلدم گجے فلاں شے بند۔

زکوٰۃ: ۱۰۸/ بار سات یوم قبرستان میں جا کر پڑھے، زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

طریقہ: بعد جب بھی کام لینا ہو تو یا کسی بھی چیز کو باندھنا ہو تو سات مرتبہ منتر پڑھ کر سات عدد کنکروں پر پڑھ کر دم کرے اور اس چیز پر ماریں۔ انشاء اللہ فوراً بندھ جائے گی۔

نکاح باندھنا، رزق باندھنا وہر چیز کو باندھنا

عمل: فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ۔ (فیل:۵)

طریقہ: اس آیت کے اعداد ۵۸۵/ ہیں۔ دشمن کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد اور آیت کے اعداد تینوں کو جمع کر کے سات عدد نقش بنائیں۔ پھر نقش کے نیچے اپنا جو بھی مقصد ہو، لکھیں۔ نقش کے اوپر ۷۸۶ مت لکھیں۔ پھر ہر روز ٹھیک رات کے ۱۲/ بجے ایک نقش جلائیں۔ چند ہی دن کے بعد نتائج آپ کے سامنے آجائیں گے۔

تشریح: مثلث آتشی چال میں بنا کر استعمال کریں۔ خ

منتر: التی بنھاں پلٹی بنھاں بنھاں اگن سوائی۔ باراں گل بانستے بنھاں۔ قربت تیری دہائی۔ اگلو گجے پیرو گجے صدقہ شاہ اصغر دا۔

طریقہ: قبرستان کی تین کنکریاں لے کر عمل کو سات بار پڑھ کر کنکریوں پر دم کر کے پھونک ماریں اور اس چیز پر یہ کنکر ماریں، جس کو باندھنا ہے۔ ہر چیز بندھ جائے گی۔

نوٹ: جو چیز بھی باندھنی ہو تو بنھاں کی جگہ اس چیز کا نام لیں۔

بندش لگانا۔ حسبِ منشاء ہر چیز باندھنا

یا قابض   یا قابض

۱۰۶	۵۴۶	۳۱۸
۵۳۰	بستم دکان بحق یا قابض یا محیط تا من نہ کشایم نکشاید	۴۴۰
۳۳۴	۴۲۴	۲۱۲

یا قابض   یا قابض

طریقہ: منگل یا سنیچر کو کسی دکان یا کا اکھاڑہ یا فیکٹری یا مشین غرض جو چیز باندھنی ہو تو اس نقش کو اپنے مقصد کے ساتھ لکھ کر اکھاڑے یا دکان میں کسی ترکیب سے رکھ دے، کان بند ہو جائے اور اکھاڑہ اجڑ جائے گا۔ جب منظور ہو اکھاڑہ پھر جاری ہو جائے تو اس نقش کو نکال لے۔

دکان وکاروبار باندھنا حسب منشاء ہر چیز باندھنا

منتر: جل باندھوں۔ جنگلات باندھوں۔ ہری بیل کی تو مڑی باندھوں۔ دکان باندھوں۔ باندھوں پھوک سوائی۔ میری باندھی نہ بندھے تو گرو گورکھ ناتھ کی دہائی۔

طریقہ: ۱۰۸ مرتبہ اس عمل کو منگل یا سنیچر کو پڑھ کر پانی پر دم کرے۔ پھر اس پانی کو دشمن کی دکان کے باہر گرادے۔ دوسرے دن اسی طرح کرے۔ تین دن متواتر کرے۔ دشمن کا پوری عمر کا کاروبار بند ہو جائے گا۔

تنبیہ: مذہب اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانا گناہِ کبیرہ ہے۔ احتیاط کریں تو بہتر ہے۔ دامن بچائیں تو افضل ہے۔

کاروبار بند کرنا

طریقہ: اگر کسی کا کاروبار، دکان وغیرہ بند کرنا ہو تو دو چار دانہ ماش ثابت لے کر اس پر سات سات دفعہ مندرجہ ذیل منتر پڑھ کر پھونک دیں اور اس جگہ ڈال دیں، کاروبار بند ہو جائے گا۔

منتر: جل باندھوں جلیائی باندھوں جل کی باندھوں کاہی۔ تانبے کی تمبوریا۔ باندھوں لوہے کہ کڑاہی۔ میرا باندھے علم نہ بجے ہنومان کی دہائی۔

منتر بندش

منتر: ہتھ بنھاں۔ ہتھیار بنھاں۔ لوہاتے لوہار بنھاں گاؤ کا کھیر بنھاں۔ ندی کا نیر بنھاں۔ چھوڑ بنھاں۔ بانڑ بنھاں۔ حاضر پتھا گرتے گران بنھاں چھڑ یا گزتے پر یا بانڑ حکم اللہ تے پیرا ستاد دے نال بنھاں۔

زکوٰۃ: اس کی کوئی زکوٰۃ نہیں ہے۔ روزانہ طاق اعداد میں پڑھیں گے۔ اتنا ہی زور اثر ہوگا یعنی عمل جتنا پرانا ہوگا، اتنا ہی اثر کرے گا۔

پرہیز: سفید پیاز اور گوشت۔

طریقہ: جب کسی چیز کو باندھنا ہو تو لوہاتے لوہار کی جگہ اس چیز کا نام لیں اور آگے بنھاں کہیں اور عمل پڑھیں، وہ چیز بندھ جائے گی۔ جب کھولنا مقصود ہو تو شروع منتر سے لے آخر بنھاں لفظ کی جگہ چھوڑاں پڑھیں، وہ چیز کھل جائے گی۔

(مجرب المجرب ہے اور آزمودہ ہے)

مشین روکنا یا آٹے کی چکی روکنا

عمل: اول اسم اللہ دا۔ جادوا اسم رسول اللہ ﷺ دا تیجا اسم خلفائے راشدین دے۔ چوتھی آیت قرآن دی حدہ حضرت پیر دستگیر دا۔ ڈس پیر مرشد پیرا استاد وانجن بنھاں انجن کی سبھ سار بنھاں تیل بنھاں تیل کی سبھ سار بنھاں۔ ٹھس بنھاں ٹھس دی سب رفتار بنھاں۔ ایسی بادی بنھاں جیسی بدھے نہ کوئی۔ پھر منتر ایسر بادھے دا۔ تیری واچھیا بھورے کم سوئی اللہ کے رسول ﷺ کرے۔

طریقہ: گیارہ مرتبہ مٹی پر یا قبرستان کی گیارہ کنکریوں پر گیارہ مرتبہ عمل پڑھ کر ڈال دیں یا رکھ دیں، وہ چیز بند جائے گی۔

عمل بندش، ہر چیز کو باندھنا

عمل: اللہ تے رسول بدھے پیر۔ بدھے ساجی احمد۔ احمد کبیر بدھے سبھ نال۔ بل بدھاں کنہاں نال۔ ایسی بادی بدھاں جیسی بدھے نہ کوئی۔ پھر منتر ایسر مانڈے کا تیری واچھیاں پھرے کم سوئی آپ اللہ تے آپ رسول ﷺ کرے۔

طریقہ: مندرجہ بالا عمل کو گیارہ مرتبہ مٹی پر یا قبرستان کی سات کنکریوں پر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس جگہ پھینک دیں۔ انشاء اللہ فوراً وہ جگہ ویران اور بند ہو جائے گی۔

ہر چیز بند کرنا

طریقہ: دکان، فیکٹری یا جو بھی چیز بند کرنی ہو تو منگل یا سنیچر

کو دن بارہ بجے سات عدد قبرستان کی کنکریوں پر ۱۰۱ر بار یہ آیت پڑھ کر بغیر بسم اللہ بغیر درود کے دم کریں اور اس جگہ ڈال دیں، وہ چیز فوراً بندھ جائے گی آیت یہ ہے۔

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَاَكِيْدُ كَيْدًا ۔ (طارق: ۱۵۔۲۶)

بندش ہر چیز باندھنا

عمل : دربناں دربار بناراجہ بناں پرج ابناں نگرنا بناں تلوار بناں کالی مائی کے چارے بیٹے چوہاں سر بھرویئاں نہ پتن بنھ نہ پکن روٹیاں پار سمندر کیڑاؤ سے، جاں مچھی مول نہ چھپے، جلتی بنھ ملتی بنھ بنھوں (چلتی دکان) اگن سرائیں، سوائے مکھ سن کا مکھ بنھ، ہنومان کی دہائی۔

طریقہ : سات عدد قبرستان کی کنکریاں یا قبرستان کی مٹی لے کر عمل مذکورہ بالا کو گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے ڈال دیں، وہ چیز فوراً بند ہو جائے گی۔

ہر چیز بند کرنا

عمل: یاالٰہی بند، یاالٰہی بند، یاالٰہی بند۔ بحرمت محمد مصطفیٰ ﷺ و بدن۔ یا قابض یا قہار یا جبار یا ضار احدرص طعک لموہ پڑھ کر پھینکوں جس پر خاک، اس کی دکان (یا جو بھی چیز باندھنی ہو) بند بحق اسرافیل بند بحق میکائیل بحق عزرائیل بند۔ بحکم خدا بند۔ ریتی اتے ریتا، ستی اُتے ستاں فلاں دی دکان بند (یا جو چیز بند کرنی ہو اس کا نام لیں۔) الٰہی بحرمت چارے یار بند۔

طریقہ :۱۰۸ر مرتبہ بغیر بسم اللہ درود شریف پڑھ کر عمل مذکورہ بالا کو کسی مٹی پر یا قبرستان کی مٹی پر دم کر کے پھینک دیں، وہ جگہ وہ چیز فوراً بندھ جائے گی۔

بندش ہر چیز باندھنا

عمل : جل باندھوں جلیائی باندھوں۔ باندھوں تیل کڑاہی چھتیس بوند کا چھونپڑا، باورا آدم کی دہائی۔

طریقہ : قبرستان کی ۲۱ر عدد کنکریاں لے کر ہر کنکری پر عمل کو ۲۱ر مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس جگہ پھینک دو، فوراً چیز بندھ جائے گی۔

بندش یعنی ہر چیز کو باندھنا

عمل: اللہ اللہ حق فرید۔ یا فرید بابا فرید۔ کملی مس اندھیری رات۔ پانی باندھوں پون باندھوں۔ چاروں کھونٹ باندھوں۔ جن باندھوں۔ جنات باندھوں۔ بھوت باندھوں۔ پری باندھوں۔ چڑیل باندھوں۔ ڈائن باندھوں۔ ہر چیز باندھوں۔ دکان باندھوں۔ مکان باندھوں۔ کاروبار باندھوں۔ میرا باندھے نہ بندھے تو بابا فرید کی کملی نہ کہلاؤں۔ حق فرید فرید بابا فرید۔

طریقہ : ۲۱ر مرتبہ عمل کو پڑھ کر کسی چیز مثلاً قبرستان کی مٹی یا قبرستان کے کنکروں پر دم کر کے اس جگہ ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ وہ چیز فوراً بندھ جائے گی۔ (آزمودہ است)

اعمال بندش اور اخلاص صدری

۱۔ **عمل بندش** :اندری بنھاں بندی بنھاں، بوند ستارے سکے گیٹ کا پیٹ بنھاں وچے بنھاں ناڑے بھاروٹا کی ڈھووے میرا بھیرو۔ پیر پیارا چلتے منتر پھرے جنتر دیکھاں کالیا بھوت تیری حاضری کا تماشا بنھ مار کلام کچے لاں شئے دامنہ بجھے۔

۲۔ **عمل بندش** :حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی بیٹھا میں تا دلیر بند کھڑا ہیں تاثیر بند لکھ بنھ، مکھ، ہتھیار بنھ، دل دل دریا بنھ فلاں چیز بنھ ایسا بنھے جیسا آپ دانا تارنی بنھے۔

عمل خلاص (کھولنا)

عمل : حاضر ماتا تارنی نیل سنگل جھاڑنی بیٹھا ہیں تا کھڑا کر، کھڑا ہیں تاراہ چھوڑ۔ لکھ چھوڑ، مکھ چھوڑ، ہتھیار چھوڑ، دل دل دریا چھوڑ، فلاں جند سحر جادو ترڑ، ایسا جادو چھوڑ جیسی آپ نا تارنی چھوڑے۔

مندرجہ بالا اعمال پر تاثیر و تجربہ کی کسوٹی پر پورے اترے ہیں۔ ان اعمال بندش کو جائز جگہ پر استعمال کریں۔

فوائد

۱۔ اگر کسی چیز کو باندھنا ہو تو عمل بندش سات بار مٹی کی سات کنکروں پر پڑھ کر جس چیز کو باندھنا ہو، اس کو ایک ایک کر کے ماریں۔ یا مٹی پر دم کر کے مٹی ڈال دیں۔ ان شاء اللہ وہ چیز فوراً بند ہو جائے گی۔ اگر اس کو کھولنا ہو تو عمل خلاص کو سات بار پڑھ کر سات عدد مٹی کے کنکروں پر دم کر کے اس چیز کو ماریں، ان شاء اللہ فوراً اخلاص ہوگی۔

۲۔ اگر کسی عورت کے حمل اسقاط ہو جاتے ہوں تو آپ عمل

بندش نمبر یعنی حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی سات بار پڑھ کر نئے تالے پر دم کر کے تالے کو بند کرلیں اور چابی اس عورت کو دیں۔ عورت تالا اور چابی اپنے گھر میں محفوظ جگہ رکھے جب بچہ کی ولادت کا وقت آجائے تو پھر عمل خلاص یعنی عمل نمبر ۳ کو سات بار پڑھ کر اسی تالے پر دم کر کے چابی لگا کو کھولیں، ان شاء اللہ جلدہ ولادت ہوگی۔ اگر عورت کی لکھ نہ کھولی گئی تو بچہ آپریشن سے ہوگا۔

۳۔ اگر کسی گائے بکری، بھیڑ، دنبی، اونٹنی کے یا بھینس یا کوئی مادہ جانور کا حمل اسقاط ہوجاتا ہوتو آپ عمل بندش سات بار پڑھ کر نمبر ۲ والا یعنی حاضر ماتا تارنی نیل سنگل گاڑنی پڑھ کر تالے کے اوپر سات بار پڑھ کر دم کر کے تالے کو بند کریں اور چابی تالے سے نکال لیں اور جب بچہ کی پیدائش کا وقت ہوتو اسی تالے کے اوپر سات بار عمل خلاص پڑھ کر دم کر کے تالا کھول دیں ان شاء اللہ بچہ کی جلدی پیدائش ہوگی۔

۴۔ اگر کسی عورت یا مرد پر کسی نے جادو کر دیا ہوتو آپ عمل خلاص حاضر ماتا تارنی نیل سنگل جھاڑنی سات بار پڑھ کر مسحور پر پھونک ماریں، انشاء اللہ فوراً اسی وقت جادو کا اثر ختم ہوجائے گا۔

۵۔ اگر کسی نے کسی کا ہتھیار باندھ دیا ہو اور وہ ہتھیار اس کو تنگ کر رہا ہو یا ہتھیار ہاتھ اور پاؤں کو لگ کر زخمی کرتا ہو یا خراب رہتا ہوتو آپ عمل خلاص سات مرتبہ پڑھ کر اس پر پھونک ماریں، ان شاء اللہ فوراً ہتھیار خلاص ہوجائے گا۔

۶۔ اگر کسی نے دکان، ٹریکٹر، موٹر سائیکل، انجن، بھٹہ یا بھٹی، آٹا پیسنے والی مشین، ورکشاپ، کاروبار، فٹ بال، کبڈی، اکھاڑہ، کرکٹ، والی بال باندھ دیا ہوتو آپ عمل خلاص سات مرتبہ پڑھ کر اس پر پھونک ماریں، ان شاء اللہ فوراً ہی خلاص (کھل) جائیگی۔

ہمہ قسم کی بندش دکھولنے کے تیر بہدف اعمال

سحر جادو اور ہر قسم کی بندش کھولنا

عمل: ڈب چھوڑاں۔ ڈب جھاڑ چھوڑاں۔ اگ دانار چھوڑاں کالی گانیاں ست سریاں۔ ست بیٹیاں چھوڑاں۔ آڑے چھوڑاں۔ جڑے چھوڑاں۔ سلطان احمد کبیر دے کڑے چھوڑاں۔ بارہ کوہ اگاڑی بارہ کوہ پچھاڑی چھوڑاں۔ ایسی چھوڑا چھوڑاں جیسی چھوڑ چھڑے۔ حضرت سلیمان پیغمبر ماعیلی بیری واچہ۔ چھوڑاں کا ہو اللہ استاد پیر بادشاہ چھوڑے۔ اللہ دے نبی دا بچن کوئی نہ سکے پھیر۔ ماعیلی بھرے منتر ایشور مہادیو۔ قدرے اللہ قدرے رسول ﷺ اللہ دی الٰہی محمد ﷺ دی بادشاہی۔

طریقہ: سات بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پئیں۔ اگر آپ پر کسی بھی قسم کی بندش سحر یا جادو ہوگا، ان شاء اللہ فوراً ہمیشہ کے لئے ختم ہوگا۔ اگر کسی کی دکان، فیکٹری یا کارخانہ بند ہوتو سات مرتبہ عمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی صبح اور شام چھڑکیں، انشاء اللہ ہر قسم کی بندش ختم ہوگی۔

عمل (۲) بندش ختم کرنا

عمل: اللہ دی الٰہی۔ محمد دی بادشاہی، جو قرآن پاک پڑھے کرے بچے نبی کو سلام۔ آدس پکھی پچاس وی نبی بائی۔ بائی سیٹھر ماتر چھوڑی ایڑا پیڑا میں چھوڑاں رس چھوڑاں رسکار چھوڑاں۔ دریاں چھوڑاں۔ دردی دردی چھوڑاں سوموار آیا۔

طریقہ: عمل مذکورہ بالا کو پانی پر سات بار پڑھ کر دم کر کے پئیں۔ اگر دکان مکان، فیکٹری، مکارخانہ بند ہوتو پانی دم کیا ہوا صبح اور شام چھڑکیں۔ ان شاء اللہ ہمہ قسم کی بندش فوراً ختم ہوگی۔

سحر و جادو ہمہ قسم کی بندش کھولنا

منتر: ہتھ بجے ہتھیار بجے۔ کوکھ بجے پھوک بجے۔ گر صراحی۔ لکھ ٹکے دادستہ بجے ہنومان دی دہائی۔ ایسی بجنی بجے جیسے ساگر سمندر دی نہر بجے۔

طریقہ: مذکورہ بالا عمل کو سات یا گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور اگر کسی نے دکان، فیکٹری، کارخانہ یا کوئی بھی شے باندھی دی ہوتو پانی کو روزانہ صبح وشام چھڑکیں۔ تین یوم میں انشاء اللہ ہر قسم کی بندش وسحر دور ہو۔

سحر و جادو اور ہر قسم کی بندش کھولنا

سورۂ کوثر اور سورۂ الم نشرح ۱۰۱، ۱۰۱ بار دونوں پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں اور دکان فیکٹری کارخانہ یا کوئی بھی چیز بند ہوتو پانی پر دم کر کے پانی کو صبح وشام چھڑکیں۔ کیا مجال ہے کہ تین چار دن میں بندش ختم نہ ہو۔ عمل کیا ہے؟ معجزاتی کرشمہ ہے۔ آزمائیں اور احقر کو دعاؤں میں یاد فرمائیں۔

سحر و جادو اور وہمہ قسم کی بندش ختم کرنا

عمل سورۂ عبس ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور دم کریں اور کہیں کہ جس نے مجھ پر جادو کیا ہے، وہ جادو سحر اس پر پلٹ کر جائے اور اسی پر پڑے۔ ایسا ہی ہوگا۔ اور اگر کسی کی دکان فیکٹری، کارخانہ یا کوئی اور دوسری چیز بند ہو تو مذکورہ بالا عمل کو ۲۱ مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کر کے صبح وشام دکان پر یا فیکٹری پر چھڑکیں۔ تین چار یوم میں بندش ختم ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

دنیا کی ہر قسم کی بندش ختم کرنا

عمل: الم نشرح، سوۂ کوثر۔

الٓمّٓ. اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ. اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْ وَاٰثَارَھُمْ، وَکُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاہُ فِی اِمَامٍ مُبِیْنٍ. لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ الْفَتَّاحِ الْعَلِیْمِ. اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. یَا بَاسِطُ. یَامُخْلِصُ یَا خَلَاصُ بِحَقِّ خواجہ خضر والیاس علیہ اسلام وبحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ.

تمام آیتیں صرف ۱۰۱ بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ اور اگر دکان، کارخانہ فیکٹری یا کوئی اور چیز باندھ دی ہو تو مذکورہ بالا عمل ۱۰۱ بار پانی پر پڑھ کر دم کریں اور صبح وشام پانی چھڑکیں۔ برسہا برس کی بندش ان شاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں ختم ہو جائے گی۔

(آزمودہ است، مجرا مجرب است)

ہر قسم کی بندش سحر و جادو ختم کرنا

عمل: بجری با چار بجری کوڑ باندھوں۔ بجری دسوں دوار۔ بجری آئے بجری جائے سب جگ سمائے جادو ٹونہ سب رد ہو جائے۔ جو جو کرے سو سومر۔ الٹ پلٹ کر اسی پر پڑے بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ. وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَاءٌ وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ. وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ابحق کٓھٰیٰعٓصٓ حٰمٓ عٓسٓقٓ. طریقہ: عمل مذکورہ بالا صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ ہر قسم کا سحر و جادو ختم ہوگا۔ اور اگر کسی نے مکان، دکان، فیکٹری، کارخانہ یا کوئی بھی چیز باندھ دی ہو تو عمل مذکورہ بالا کو صرف گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر قسم کی بندش فوراً ختم ہوگی۔

سحر جادو ہر قسم کی بندش کھولنا

عمل: بند بند سحر بند۔ آسیب بند۔ کرتوت بند۔ دشمن کا دماغ بند۔ دشمن کا ہاتھ بند۔ دشمن کا پیر بند۔ دشمن کا دل بند۔ دشمن کا ہر قسم کا وار بند۔ بحق حضرت علی کرم اللہ وجھہ وبحق یَاوَلِیُّ یَاعَلِیُّ لَآ اِلٰہَ کی کھائی محمد رسول اللہ کی دہائی العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحاً الوحاً الوحاً۔

طریقہ: سرسوں کے ۴۰ عدد دانوں پر عمل مذکورہ بالا کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دکان، مکان کے تمام گوشوں میں ڈال دیں، انشاء اللہ جادو سحر و ہمہ قسم کی بندش ختم ہوگی۔

عمل سفلی سے دنیا کی ہر قسم کی بندش صرف پانچ منٹ میں کھولنا

اگر کسی نے کسی کی دکان، مکان، فیکٹری یا کارخانہ یا کوئی بھی چیز باندھ دی ہو تو اس سے بہتر عمل آپ کو کہیں نہ ملے گا۔

یعنی کھولنے کا عمل۔ یہ عمل میرا سیکڑوں مرتبہ کا خود کا آزمایا ہوا ہے۔ عمل کیا ہے؟ چلتا جادو ہے۔ ہر چیز صرف پانچ منٹ میں کھلتی ہے۔

ٹوٹکا: خنزیر (سور) کی چند عدد ہڈیاں یا دانت لیں۔ اگر دونوں نہ ملیں تو ان دونوں میں سے کوئی بھی چیز لے لیں۔ ان کو کسی برتن یا ڈبہ میں رات کو پانی میں بھیگا رہنے دیں۔ اب اس پانی کو جو جگہ سحر و جادو سے باندھی گئی تھی، اس جگہ اس پانی کو صبح وشام چھڑکیں اور پھر تماشہ ملاحظہ فرمائیں۔ پانچ منٹ میں نتیجہ آپ کے سامنے ظاہر ہو جائے گا۔ اور اگر آپ یہ نہ کر سکیں تو سور کی ہڈی یا دانت دکان کی دہلیز میں دفن کر دیں، بندش ختم ہو جائے گی۔

بندش کھولنا جادو سے نجات

عمل: جادو ٹونہ آسیب۔ دیو پری سوکھا مسان۔ آگ کا کوٹ سمندر کی چھائی۔ اللہ کی دہائی۔ جے توں نہ جادیں تینوں پاپ۔ میں کراں مینوں پاپ بحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ.

طریقہ: سات یا گیارہ بار عمل پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں۔ اور اگر دکان کارخانہ یا کوئی اور دوسری چیز بندھ ہو تو پھر عمل مذکورہ بالا کو گیارہ یا اکیس مرتبہ سرسوں پر پڑھ کر دم کر کے اس جگہ بکھیر دیں۔ انشاء

اللہ دو یا چار روز میں بندش ختم ہو جائے گی۔

ہر بندھی ہو چیز کو کھولنا

منتر: ہتھ بجے ہتھیار بجے۔ کوکھ بجے پھوک بجے گر مراجی۔ لکھ نکے دار ستہ بجے۔ ہمّو ماندی دہائی۔ ایسی بجنی بجے۔ جیسے ساگر سمندر دی لہر بجے۔

طریقہ: مندرجہ بالا منتر کو پہلے سات یا گیارہ بار یا پھر اکیس بار پانی پر دم کر کے دے دیں۔ اگر دکان بندھی ہوئی ہو تو پانی کو دکان میں چھڑکیں۔ اگر کسی کے عضو تناسل کو باندھا تو اس کے جسم پر تھوڑا سا پانی چھڑکیں اور تھوڑا سا پانی مریض کو پینے کو دیں۔ انشاء اللہ العزیز تین یوم میں مکمل کامل شفا ہوگی۔ یہ منتر ہر بندھی ہوئی چیز کو کھولنے میں تیر بہدف ہے۔

ہر بندھی چیز کو کھولنا (چھٹکارا بندش)

۱۔ **عمل**: جل کھولوں جلال کھولوں۔ دل کھولوں۔ دماغ کھولوں۔ نظر کھولوں۔ ہر طرح کی بندش کھولوں۔ میرا کھلے نہ کھلو تو راجن مائی کی دہائی۔ راجن مائی سے بھی نہ کھلے تو حضرت سلیمانؑ کی دہائی۔

طریقہ: دو یا چار عدد اگربتی سلگائیں اور ۱۱۳ر بار عمل پڑھ کر اگربتی پر پھونک ماریں اور اگربتی جلائیں۔ انشاء اللہ عمل سے ہر بندھی شے فوراً ہی کھل جائے گی۔

۲۔ **عمل**: آیت الکرسی دل قرآن۔ چودہ طبق وآسمان۔ آیت الکرسی دل ہزاری رسول اللہ ﷺ کی آئی سواری۔ لنکا کا کوٹ سمندری کھائی۔ ہمارا کاٹا نہ کٹے تو حضرت سلیمانؑ کی دہائی بحق سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ (سورہ یٰسین)

طریقہ: عمل کو صرف ۲۱ر مرتبہ پڑھ کر اور آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر اپنے پر دم کریں۔ ان شاء اللہ ہر بندھی سے کھل جائے گی۔ اور اگر دکان، کاخانہ یا کوئی اور دوسری شے بندھی ہو تو پھر عمل مذکورہ بالا کو ۲۱ر مرتبہ پانی پر دم کر کے پانی صبح وشام چھڑکیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر بندھی شے فوراً کھل جائے گی۔

۳۔ **عمل**: تن خلاصی۔ من خلاصی۔ جل خلاصی۔ جبرائیل خلاصی۔ میکائیل خلاصی۔ اسرافیل خلاصی۔ عزرائیل۔ خلاصی۔ جادو ٹونہ سب خلاصی نہیں تو دہائی حضرت علی شیر خدا کی۔

طریقہ: صرف ۱۲ا مرتبہ عمل پڑھ کر اور اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر پھونک ماریں۔ انشاء اللہ عمل سے ہر بندھی چیز فی الفور کھل جائے گی۔

عمل: بابا فرید چلے بن کر سہات سرخاں گورگان شیداں چوران سحراں چاروں دیا ہٹاتے بحق لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

طریقہ: بہ نیت گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔ اگر دکان فیکٹری، کارخانہ بند ہو تو بیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے چھڑکاؤ کریں۔ انشاء اللہ فی الفور پر بندھی ہوئی چیز کھل جائے گی۔ اور بندش ختم ہو جائے گی۔

دکان، فیکٹری کارخانہ، ہر بندھی ہوئی شے کھولنا

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو اور بندش کر رکھی ہو تو اس کو چاہیے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کو چار کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھ کر اور ان ٹکڑوں کو گتے پر الگ الگ چپکا کر دکان کے چاروں کونوں پر لٹکا دے۔ ان شاء اللہ خوب آمدنی ہوگی اور ہر قسم کی بندش ختم ہو جائے گی۔

طلسم، ہر بندھی چیز کھولنا

اگر کسی مرد یا عورت کو جادو کے ذریعے باندھ دیا گیا ہو تو ہد ہد کے گوشت کا بخور کریں، فوراً کھل جائے گا۔ اگر دکان، کاخانہ، فیکٹری یا جو بھی شے بند ہو، ادھر بھی اس کے گوشت کی دھونی دیں، فی الفور بندش ختم ہوگی۔

بند خواب کو کھولنا، مرد اور عورت کی شہوت کو کھولنا بندش دکان کو کھولنا، ہر بندھی ہوئی چیز کو کھولنا

عمل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ جیسے بادشاہ۔ محمد ﷺ جیسے وزیر۔ حضرت خواجہ خضرؑ جیسے دلبند۔ دستگیر جیسے پیر۔ ہٹ کھلے۔ دکان کھلے کاروبار کھلے۔ چار کوٹ کی راہ کھلے۔ دوہائی حضرت خضر دی۔ دہائی مہتر الیاسؑ۔

طریقہ: عمل کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے تو بندھا ہوا آدمی، عورت کھل جائے گی اور اگر دکان کھولنی ہو تو پانی پر عمل کر کے چھڑکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جادواور بندش کاتوڑ

حسن الہاشمی

ایک تیر بہدف روحانی علاج

اکابرین نے جادواور بندش کا توڑ بذریعہ ہفت سلام کیا ہے۔ راقم الحروف نے جب بھی اس عمل کو کسی سحرزدہ یا بندش پر آزمایا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے ہمیشہ مجرب پایا ہے۔ اللہ کا کرم یہ ہے کہ اس عمل نے کبھی خطا نہیں کی، یہ ایک تیر بہدف علاج ہے، اس علاج سے ضرورت مندوں کو اور عاملین کو فائدہ اٹھانا چاہیے۔

اس علاج کی شروعات اس طرح کریں کہ جمعرات کے دن مریض کو غسل کرا کر صاف ستھرا لباس پہنا دیں۔ اگر جمعرات نوچندی ہو یا عروج ماہ کی کوئی جمعرات ہو تو اور بھی بہتر ہے لیکن اگر مریض سحرو بندش سے پریشان ہو تو کسی بھی جمعرات سے علاج کی شروعات کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو اور اماوس نہ ہو۔ اگر جمعرات کے دن چاند عقرب میں ہو یا اماوس ہو تو پھر اگلی جمعرات کا انتظار کریں، مریض کو غسل دینے کے بعد ہفت سلام کا تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور جمرات کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر اس کو آبِ زمزم سے یا تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں۔

۷۸۶

سَلامٌ علیٰ نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْن			
۳۲۲	۶۴	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۳۲۱	۶۵
۱۳۳	۱۱۲	۶۲	۳۲۰
۶۳	۳۱۹	۱۳۴	۱۱۱

جمعرات کے دن مریض سَلامٌ علیٰ نُوحٍ فِی الْعٰلَمِیْن ۶۲۷ مرتبہ پڑھے۔ اگر مریض خود نہیں پڑھ سکتا تو عامل یا گھر کا کوئی دوسرا فرد پڑھ کر مریض پر دم کردے، یہ پانی صرف ایک بار عصر کے بعد پلانا ہے اور مریض کو عصر کے بعد ہی مذکورہ آیت پڑھنی ہے یا کسی اکوئی دوسرا پڑھ کر مریض پر دم کرے۔ جمعہ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھیں اور اس کو بھی آبِ زمزم سے یا سارے پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں۔

۷۸۶

سَلامٌ علیٰ مُوسٰی وَھَارُوْن			
۲۶۸	۱۱۶	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۲۶۷	۱۱۷
۱۳۳	۱۱۲	۱۱۴	۲۶۶
۱۱۵	۲۶۵	۱۳۴	۱۱۱

جمعہ کے دن مریض سَلامٌ علیٰ مُوسٰی وَھَارُوْن ۶۲۵ مرتبہ پڑھے، ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر مریض پر دم کردے اور عصر کے بعد ہی مریض پر پڑھ کر دم کرنا ہے۔

ہفتہ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر عصر کے بعد پلانا ہے۔

۷۸۶

سَلامٌ علیٰ اِلْیَاسِیْن			
۱۲۰	۴۲	۱۱۰	۱۳۱
۱۰۹	۱۳۲	۱۱۹	۴۳
۱۳۳	۱۱۲	۴۰	۱۱۸
۴۱	۱۱۷	۱۳۴	۱۱۱

ہفتہ کے دن مریض سَلامٌ علیٰ اِلْیَاسِیْن ۴۰۳ مرتبہ پڑھے ورنہ کوئی اور اتنی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

اتوار کے روز چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادہ پانی سے دھو کر پلادے۔

۷۸۶

سَلامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۴۶۰	۹۰	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۴۵۹	۹۱
۱۳۳	۱۳۹	۸۸	۴۵۸
۸۹	۴۵۷	۱۳۴	۱۳۱

اتوار کے دن مریض سَلامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم ۸۱۸ مرتبہ پڑھیں ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر اتنی ہی تعداد میں مریض پر دم کردے۔

پیر کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے یہ نقش لکھیں اور آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی			
۱۳۱	۱۱۰	۹۰	۵۵۳
۹۱	۵۵۲	۱۳۲	۱۰۹
۵۵۱	۸۸	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۵۵۰	۸۹

پیر کے دن مریض ۸۸۴ مرتبہ سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی پڑھے، ورنہ کوئی دوسرا شخص پڑھ کر اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر دم کردے۔

منگل کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔

۷۸۶

سَلامٌ عَلَیْکُم طِبْتُم فَادْخُلُوْھَا خالدین			
۱۳۱	۱۷۰	۴۵۱	۱۴۲۲
۴۵۲	۱۴۲۱	۱۳۲	۱۶۹
۱۴۲۰	۴۴۹	۱۷۲	۱۳۳
۱۷۱	۱۳۴	۱۴۱۹	۴۵۰

منگل کے دن مریض ۲۱۷۴ مرتبہ سَلامٌ عَلَیْکُم طِبْتُم فَادْخُلُوْھَا خالدین پڑھے یا کوئی اور اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

بدھ کے دن چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے یہ نقش لکھ کر آبِ زمزم سے یا سادے پانی سے دھو کر مریض کو پلادے۔

۷۸۶

سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر			
۱۳۱	۱۵	۴۱۸	۴۶۳
۴۱۹	۴۶۲	۱۳۲	۱۴
۴۶۱	۴۱۶	۱۷	۱۳۳
۱۶	۱۳۴	۴۶۰	۴۱۷

بدھ کے دن مریض "سَلامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْر" ۱۰۲۷ مرتبہ پڑھے یا کوئی اور اتنی ہی تعداد میں پڑھ کر مریض پر دم کردے۔

پہلے دن یعنی جمعرات کے دن یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۱۰	۶۴	۳۲۲
۶۵	۳۲۱	۱۳۲	۱۰۹
۳۲۰	۶۲	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۳۱۹	۶۳

۷۸۶

۱۳۱	۱۱۰	۱۱۶	۲۶۸
۱۱۷	۲۶۷	۱۳۲	۱۰۹
۲۶۶	۱۱۴	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۲۶۵	۱۱۵

۷۸۶

۱۳۱	۱۱۰	۴۲	۱۲۰
۴۳	۱۱۹	۱۳۲	۱۰۹
۱۱۸	۴۰	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۱۱۷	۴۱

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۱۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

۷۸۶

۱۳۱	۱۱۰	۹۰	۵۵۳
۹۱	۵۵۲	۱۳۲	۱۰۹
۵۵۱	۸۸	۱۱۲	۱۳۳
۱۱۱	۱۳۴	۵۵۰	۸۹

۷۸۶

۱۴۲۲	۴۵۱	۱۷۰	۱۳۶
۱۶۹	۱۳۲	۱۴۲۱	۴۵۲
۱۳۳	۱۷۲	۴۴۹	۱۴۲۰
۴۵۰	۱۴۱۹	۱۳۴	۱۷۱

۷۸۶

۴۶۳	۴۱۸	۱۵	۱۳۱
۱۴	۱۳۲	۴۶۲	۴۱۹
۱۳۳	۱۷	۴۱۶	۴۶۱
۴۱۷	۴۶۰	۱۳۴	۱۶

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھ لیں، کالا کپڑا چڑھانے سے پہلے اچھی طرح موم جامہ کرلیں یا مضبوط قسم کی پلاسٹک لپیٹ لیں یا لیمولیشن کرالیں تاکہ پانی اندر نہ پہنچ سکے۔ اس نقش کو پہننے کے بعد سات دن تک کسی میت میں شرکت نہ کریں نہ ہی سات دن تک ایسے گھر میں جائیں جہاں موت ہوگئی ہو یا بچہ پیدا ہوا ہو۔ اس نقش کو باندھ کر سات دن تک کسی زچہ خانہ میں بھی نہ جائیں۔ سات دن کے بعد ۴۰ دن تک ۱۳۱ مرتبہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یا سلام" پڑھتے رہیں، انشاء اللہ ہر طرح کے سحر، گردش اور بندش سے نجات ملے گی، یہ عمل عورت و مرد اور بچوں کے لئے یکساں مؤثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔



مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

بندش کھولنے کے لئے

سوال از: کبیر احمد خاں ــــــــــ بجنور

میں تین سال تک شارجہ میں رہا، والد کے انتقال کے بعد میں انڈیا واپس آگیا تھا اور اپنے وطن بجنور میں، میں نے کپڑے کی دوکان کھولی، شروع شروع میں یہ دوکان خوب چلی، دیکھنے والوں کو حیرت ہوا کرتی تھی اور بدخواہوں کو حسد بھی ہوتا تھا، اس کے بعد رفتہ رفتہ کام ہلکا ہوتا چلا گیا اور رفتہ رفتہ میرے کام کی پوزیشن بالکل خراب ہوگئی اور اب حالت یہ ہے کہ میں سارا دن دوکان پر ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھا رہتا ہوں، سیزن بھی خالی چلا جاتا ہے، قرض بے حد ہوگیا ہے، زندگی کی ضروریات رو رو کر پوری ہوتی ہیں، بعض عاملوں سے بات کی تو انہوں نے بندش بتائی، تعویذ بھی انہوں نے دیئے لیکن مجھے ان سے کوئی فائدہ نظر نہیں آیا، آپ کوئی علاج بتائیں تاکہ بندش کھل جائے اور پریشانیاں دور ہوں۔

جواب

دکان کھولتے اور بند کرتے وقت ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور چالیس روز تک دوکان کھولنے کے بعد اپنے ٹھیے پر بیٹھ کر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں، یہ عمل بیٹھ کر کریں، لیکن عمل کے آگے پیچھے کھڑے ہوکر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، جب تک اس عمل سے فارغ نہ ہوجایا کریں خرید و فروخت شروع نہ کریں، انشاء اللہ چالیس دن میں بندش کھل جائے گی اور خریداروں کا سلسلہ شروع ہوگا۔ چالیس دن کے بعد آیت الکرسی والا عمل جاری رکھیں اور سورۂ الم نشرح والا بند کردیں، فائدہ ہونے پر اطلاع دیں۔

بندشوں کی ستم نوازیاں

سوال از: انور علی انور ــــــــــ مرادآباد

میں تقریباً دو سال سے ماہنامہ ”طلسماتی دنیا“ کا مطالعہ کررہا ہوں یقیناً آپ نے یہ رسالہ جاری کرکے امت مسلمہ پر احسان کیا ہے، اللہ آپ کو اجر عظیم عطا فرمائے اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔ (آمین)

میرا نام انور علی، میری عمر ۳۵ سال ہے، ماں کا نام قیصر جہاں ہے۔ میں مرادآباد کا رہنے والا ہوں، تقریباً پندرہ سال پہلے میں مرادآباد سے پورنپور آگیا تھا، پڑھائی ختم کرنی پڑی، آٹھویں پاس کرنے کے بعد پھر نہ پڑھ سکا۔ اپنے ایک رشتہ دار کی سرپرستی میں ۹ سال گزارے، بدلے میں تمام محنتوں کے باوجود خالی ہاتھ مرادآباد آنا پڑا۔ پھر مرادآباد کی جگہ نوکری کی، بہت محنت کی مگر کہیں بھی مستقل نوکری بھی نہیں مل سکی، ہر قدم پر حادثے ہوتے ہیں، میرے ساتھ حادثے بہت ہوتے ہیں، کہیں سفر پر جاتا ہوں تو ایکسیڈنٹ بہت ہوتے ہیں مگر اللہ کے کرم سے صاف بچ جاتا ہوں۔

میرے چھ بھائی اور بھی ہیں سب بہت محنت کرتے ہیں مگر کسی کو کامیابی نہیں ملتی ہے، سب تنخواہ لاتے ہیں مگر پھر پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، سارے بھائی پریشان ہیں، اللہ کے کرم سے نماز وغیرہ اور تمام ہی دعاؤں کا بھی ورد رکھتے ہیں مگر ہر گھڑی کوئی نہ کوئی حادثہ یا پریشانی منہ اٹھائے رہتی ہے، اب پھر میں مرادآباد چھوڑ کر پورنپور آگیا ہوں، ایک

صاحب نے اپنی دوکان کرائے پر دینے کا وعدہ کرلیا تھا۔ مرادآباد سے نوکری چھوڑ کر پورنپور آ گیا۔ انہوں نے دوکان کی چابی بھی دیدی مگر آٹھ روز کے بعد اپنی دوکان واپس مانگ لی، مجھے ان کی دوکان بغیر کسی حجت کے واپس کرنا پڑی کہ یہ ان کی امانت تھی، اب میں نے کچھ روپیہ اُدھار قرض لے کر بیس ہزار روپیوں سے جوتے چپل کا کام شروع کیا، دوکان نہ ہونے کی صورت میں، میں نے گھر لاکر لگالیا، تمام دوکانوں پر مال کے سیمپل دکھائے، دوکانداروں سے طے کیا کہ نقد مال دوں گا۔ سب نے حامی بھرلی، جب مال دیدیا تو اب پیسے نہیں دے رہے ہیں۔ اگر دے بھی رہے ہیں تو آٹھ آٹھ دن میں سو سو روپے کرکے دیدیتے ہیں۔ وہی مال دوسروں سے اسی ریٹ پر لیتے ہیں مگر میرے ساتھ بھی لوگ پیسے دینے میں بہت پریشان کرتے ہیں، میرا مال اچھا ہونے کے باوجود بھی کم بکتا ہے، اب کچھ دن بعد جن لوگوں سے ایک سال کے وعدے پر اُدھار روپے لایا تھا اس کا ٹائم پورا ہونے والا ہے، اب مجھے فکر ہے کہ وعدے کے مطابق ان کی رقم بھی پہنچادوں جب کہ میری رقم سب پھنس چکی ہے۔ حساب لگا کر دیکھا تو پتہ چلا کہ چھ مہینے محنت کرنے کے بعد بھی کوئی منافع نہیں ہوا ہے۔ ساری رقم ملنے کے بعد بھی اور باقی مال کا حساب لگانے کے بعد بھی بیس ہزار روپے ہی ہوسکیں گے۔ ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی نے کاروبار باندھ دیا ہو، مجھے یہ بتائیں ایسا کیوں ہے؟ یا کوئی چیز مجھے پڑھنے کی بتادیجئے۔ میری شادی چار سال لگی رہی، پھر بغیر کسی وجہ سے لڑکی والوں سے ان بن ہوگئی، میری شادی بھی نہیں ہوئی ہے۔ اللہ کے کرم ہے اللہ نے بہت عزت دی ہے مگر کامیابی نہیں ملتی۔ خط کچھ زیادہ طویل ہوگیا، برائے مہربانی میرا خط رڈی میں نہ ڈالیں میری رہنمائی فرمائیں، اللہ آپ کو اس کا دے گا۔

ایک سال میں نے کوئی غزل بھی نہیں کہی، بالکل ذہن کند ہوگیا ہے، پہلے روزانہ ایک دو شعر کہتا تھا۔

جواب

آپ بلاشبہ بندشوں کا شکار ہیں، اسی لئے زندگی میں قدم قدم پر آپ کو رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑرہا ہے۔ بہتر تو یہ تھا کہ آپ کسی معتبر عامل سے اپنا باقاعدہ علاج کراتے کیوں کہ اس طرح کی بندشیں جو سفلی عمل کے ذریعہ کی گئی ہوں بغیر روحانی علاج ختم نہیں ہوتی۔ اس طرح کی بندشوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی صحیح عامل سے باقاعدہ علاج کرانا ضروری ہے، لیکن جب تک آپ کسی عامل سے رابطہ قائم نہ کرسکیں اس وقت تک ان وظائف اور اعمال پر توجہ دیں جو ہم آپ کے لئے پیش کررہے ہیں۔

نماز تو آپ پڑھتے ہی ہوں گے۔ ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرلیا کریں۔

جمعہ کے بعد سورۂ بقرہ پڑھ کر اپنے قلب پر دم کیا کریں، عشاء کی نماز کے بعد روزانہ ایک تسبیح لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم کی پڑھا کریں اور نماز فجر کے بعد یا نماز اشراق کے بعد یہ تسبیحات پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ یہ تسبیحات آیات قرآنی پر مشتمل ہیں اور انہیں ہر ہفتے کے سات دنوں میں اسی ترتیب کے ساتھ پڑھنا ہے۔

جمعرات کے دن سَلٰمٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ. سو مرتبہ پڑھیں۔ جمعہ کے دن سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ. سو مرتبہ پڑھیں۔

ہفتہ کے دن سَلٰمٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ. سو مرتبہ پڑھیں۔

اتوار کے دن سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. سو مرتبہ پڑھیں۔

پیر کے دن سَلٰمٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی. سو مرتبہ پڑھیں۔ منگل کے دن سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْھَا خٰلِدِیْنَ سو مرتبہ پڑھیں۔

بدھ کے دن سَلٰمٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ سو مرتبہ پڑھیں۔

ان تسبیحات کو پڑھنے کے بعد اپنے قلب پر بھی دم کریں اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی بھی لیا کریں، انشاء اللہ ان تسبیحات سے آپ کو زبردست فائدہ محسوس ہوگا اور آپ کی رکاوٹیں خود بخود ختم ہونے لگیں گی۔

اگر جمعرات کے دن ۱۴۱ سو مرتبہ سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ. مغرب کے بعد پڑھ لیا کریں تو اور بھی بہتر ہے۔ اگر آپ نے ان تمام تسبیحات کو ہمارے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اپنا معمول بنالیا تو انشاء اللہ آپ کو بندشوں کی ستم نوازیوں سے نجات مل جائے گی، آپ کے دماغ کے بند دروازے ایک بار پھر کھل جائیں گے اور آپ کے لئے روزگار کے دروازے بھی مفتوح ہونے لگیں گے لیکن ان

تسبیحات کی پابندی کرنے کے ساتھ آپ کو چاہئے کہ کسی معتبر عامل سے جو قرآنی آیات کے ذریعہ علاج کرتا ہو رابطہ قائم کریں۔ سفلی علاج کے چکر میں نہ رہیں، زندگی میں ہزار نقصانات اٹھانے کے باوجود بھی کوئی ایسا راستہ اختیار نہ کریں جو اللہ کی ناراضگی کا سبب بن جائے۔ آج کل یہ بات اڑی ہوئی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل کے ذریعہ ہی ممکن ہے، یہ قطعاً غلط ہے، سفلی جادو کی کاٹ بھی قرآنی آیات سے ہو جاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا فی الحقیقت عامل ہو اور اس نے نقش وغیرہ کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کررکھی ہو۔ جو لوگ گلی گلی عامل بنے بیٹھے ہیں ان کی اکثریت جہل مرکب میں مبتلا ہے، انہیں نہ روحانی عمل کرنے کی تمیز ہے نہ نقش بھرنے کا سلیقہ، یہ تو صرف اپنے گھر کا دال دلیا چلانے کے لئے قلم کاغذ لے کر بیٹھ گئے ہیں، ان لوگوں کے چکر میں پڑکر اپنی عقل کا مذاق نہ اڑائیں اور نہ ہی اپنے آپ کو نئے نئے عذاب میں مبتلا کریں بلکہ آپ اپنے ماحول میں ایسے عامل کو تلاش کریں جو متقی اور پرہیزگار ہو اور جو قرآنی آیات کے ذریعہ روحانی علاج کی خدمت انجام دے رہا ہو۔ آپ تلاش کریں گے تو ایسے عامل آپ کو ایک نہیں کئی مل جائیں گے اور ان ہی کے ہاتھوں میں شفا ہوگی کیوں کہ جو لوگ سفلی عمل کرتے ہیں ان کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں اور ایسے لوگ بسا اوقات شرکیہ علاج کے ذریعہ مریض کی آخرت کا بھی بیڑہ غرق کردیتے ہیں۔ اس طرح روحانی علاج کے لئے قدم اٹھاتے وقت پوری احتیاط برتیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو ان مشکلات سے اور ان بندشوں سے نجات دے اور کسی عامل کامل سے آپ کی ملاقات کرادے تاکہ آپ اپنی آخرت اور اپنے عقیدے کی حفاظت کے ساتھ اپنا روحانی علاج جاری رکھ سکیں۔

بندش کا دکھ

سوال از: (نام ندارد) ________ باڑی پورہ

میں کریانہ دوکانداری کرتا ہوں۔ میرا کام بے حد اچھا چلتا تھا بیوپاری مجھے پندرہ بیس لاکھ روپے کا کام دیتے تھے۔ میں انھیں کے روپیہ سے کام کرتا تھا وہ میری بے حد عزت احترام کرتے تھے۔ میں نہایت ایمانداری کے ساتھ ان کے روپیہ واپس دیتا تھا۔ وہ بھی مجھے بے حساب مال بھیجتے تھے لیکن اچانک کسی نے میرے ہرے بھرے باغ کو اجاڑ دیا۔ انہوں نے مال دینا بند کردیا۔ وہ میری شکل دیکھ کر لڑنے جھگڑنے کو اٹھتے ہیں صرف اپنا روپیہ مانگتے ہیں۔ میں انہیں دیتا ہوں۔ لیکن وہ میری بے عزتی کرتے ہیں۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جن کے پاس میرا روپیہ بقایا ہے۔ وہ بھی گالیاں دیتے ہیں۔ لڑتے ہیں جھگڑتے۔ انہوں نے تقریباً لاکھوں روپیہ کھایا میں ان کے پاس جاکر ہاتھ جوڑتا ہوں۔ لیکن وہ نرم ہونے کے بجائے مارنے کو آتے ہیں۔ دوکان میں جو مال تھا وہ سڑ گیا۔ کوئی گاہک اسے لینے کو تیار نہیں۔ دکان خالی ہوگئی۔ صرف قرضدار ہی قرضدار آتے ہیں۔ بیوپاری گاہک۔ گھر والے سب لوگ میری بے عزتی کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ میں پاگل ہو گیا ہوں۔ کس نے مجھے تباہ کیا۔ میں پریشان ہوں گھر میں تنگ دستی آگئی ہے۔ جب کہ وہ ہی میرے بیوپاری میرے ہمسایہ دکان داروں کو بے حساب ٹرکوں کے ٹرک مال بھیجتے ہیں۔ نہ جانے وہ مجھے کیوں نہیں دیتے ہیں۔ یہ حالات دیکھ کر میں زہر کھانے پر تیار ہو گیا ہوں۔

جواب

کسی بھی صاحب ایمان شخص کو زہر کھانے کی بات زبان سے نہیں نکالنی چاہئے۔ ایسی باتیں ان ہی لوگوں کو زیبا دیتی ہیں جو ایمان سے محروم ہوں اور جو زندگی کو خدا کی امانت کے بجائے اپنی ملک سمجھتے ہوں۔ اللہ پر ایمان لانے والے اور اس سے ڈرنے والے خودکشی کرکے اپنی جان گنوانے کی بات خواب وخیال میں بھی نہیں کرسکتے۔ حالات کتنے بھی خراب ہوں۔ وہ پھر بھی ٹھیک ہو سکتے ہیں۔ زخم ہمیشہ ہرے بھرے نہیں رہتے۔ ان پر کھرنڈ بھی جمتا ہے۔ اور وہ مندمل بھی ہو جاتے ہیں۔ اندھیرے کتنے ہی بھیانک ہوں بالآخر چھٹ جاتے ہیں اور سورج ایک بار پھر طلوع ہوتا ہے۔ اور گھروں میں پھر روشنی بکھرتی ہے۔ دور خزاں کے بعد پھر دور بہار آتا ہے۔

آپ کے حالت آج ابتر ہیں۔ آپ کی جیب آج خالی ہے۔ آج ذہنی کشمکش اور مالی کس مپرسی کا شکار ہیں۔ لیکن آپ یقین کریں کہ جس طرح آپ کا اچھا دور بیت گیا ہے۔ اسی طرح یہ برا دور بھی بیت جائے گا۔ اور ایک دن آپ پھر سکون وعافیت کی دولت سے اور چھوٹے بڑے نوٹوں سے بہرور ہوں گے۔ غم کے بادل چھٹیں گے اور خوشیوں کے خزانوں سے آپ ایک بار پھر مالا مال ہوں گے۔ صبح ہوتی ہے شام ہوتی

ہے عمریوں ہی تمام ہوتی ہے۔ کہ مصداق آپ کی زندگی میں بھی شام کے بعد پھر روشنی نمودار ہوگی۔ جس طرح چاند اور سورج کو گہن لگتا ہے۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کو بھی گہن لگ جاتا ہے اور وقتی طور پر چاند اور سورج کی طرح انسان کے آسمان تقدیر میں کالس بکھر جاتی ہے۔ لیکن اس کے بعد پھر گہن کا پردہ ہٹتا ہے اور چاند اور سورج کی طرح تقدیر بھی پھر چمکتی ہے۔ اور اپنے جلوے دکھاتی ہے۔

بالاشبہ آج آپ کی کی بدخواہی کی وجہ سے بندش میں مبتلا ہوکر رہ گئے ہیں۔ اور جہاں ہاتھ ڈال رہے ہیں نقصان ہورہا ہے۔ انہوں نے بھی نگاہیں پھیرلی ہیں اور دوستوں نے بھی ہاتھ کھینچ لیا ہے۔ اعتماد کو ٹھیس پہنچی ہے۔ اور ساکھ ڈانواں ڈول ہوکر رہ گئی ہے۔ لیکن اگر آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور اپنے اللہ کو یاد کرتے رہے تو انشاء اللہ جلد ہی آپ کو درد وغم کی اس دلدل سے جس میں آپ پھنسے ہوئے ہیں نجات مل جائے گی۔ آپ روزانہ گیارہ سو مرتبہ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ پڑھا کریں۔ اور روزانہ ایک گلاس پر پانی پر سو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ الرَّحِیْمِ پڑھ کر دم کرکے پیا کریں۔ دوکان کھولتے اور بند کرتے وقت ۳ر مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں۔ چالیس دن کے بعد آپ کو بندش کے دکھ سے انشاء اللہ چھٹکارا نصیب ہوجائے گا۔

بندش کا شکار

سوال از: حفیظ رحمانی ——————— ممبئی

''طلسماتی دنیا'' کا جادو ٹونا نمبر پڑھا۔ بہت بصیرت افروز معلومات ہیں اس میں، میں نے ''روزی کی بندش'' کا مضمون پڑھا، میں اس سے بہت متاثر ہوں خدانخواستہ میں بھی بندشِ رزق کا شکار ہوں۔ برسوں سے میں اپنے کام کے لئے کوشاں ہوں۔ مگر کام انجام نہیں پارہا ہے۔ بلکہ چار پانچ برس سے تو ایک کام بھی ہاتھ میں نہیں ہے۔ میرا تعلق فلمی شعبے سے ہے۔ کام کے لئے بہت کوشش کرتا ہوں۔ مگر کوئی کام نہیں بنتا۔ بے روزگاری اس نوبت تک پہنچ چکی ہے کہ واقعی اب اپنے عزیز ورشتہ داروں کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت آگئی ہے۔ شاید میرے کسی ہم پیشہ نے مجھ پر روزی کی بندش لگادی ہے تاکہ میں ترقی نہ کرسکوں۔ براہ کرم آپ مجھے اس لعنت سے آزاد کریں۔ اور بندشِ روزگار سے چھٹکارا دلائیں۔ اس سلسلے میں آپ کی ہدایات کا منتظر ہوں۔

جواب

آج کل جادو ٹونا اور کرنی کرتوت عام ہوکر رہ گیا ہے۔ ان برائیوں سے کوئی شعبۂ زندگی مبرا نہیں ہے۔ ہر جگہ اس طرح کی نحوستیں بکھری ہوئی ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ کہیں بھی ہوں۔ اپنا تعلق اپنے رب سے قائم ودائم رکھیں۔ نماز پنجگانہ کی حفاظت کریں اور ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی اور معوذتین (قرآن کی آخری دوسورتیں) پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے رہیں۔

رات کو باوضو سونے کی عادت ڈالیں۔ اور سونے سے پہلے آیت الکرسی ۳ر مرتبہ پڑھ کر زور سے تالی بجایا کریں۔

عشاء کی نماز کے بعد ''یَا حَافِظُ یَا رَزَّاقُ یَا کَرِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا نَاصِرُ'' ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ بہت جلد بندشوں سے آزاد ہوجائیں گے۔ اور کاروبار کی تمام رکاوٹیں آہستہ آہستہ دور ہوجائیں گی۔

غمِ زندگی کا رونا

سوال از: عائشہ بیگم ——————— محبوب نگر

آپ کی خدمت میں چند پریشانیاں لے کر حاضر ہوئی ہوں، میری بچیوں کا کہیں بھی رشتہ نہیں طے ہورہا ہے، عمر بڑھتی جارہی ہے۔ مولانا علاج بھی کروائی ہوں۔

کرنی کرتوت رکاوٹیں آرہی ہیں، چار بچے ہیں دو لڑکے اور دو بچیاں ہیں، بچی کی عمر ۲۵ر سال ہے، اس سے بڑا بچہ حافظ قرآن ہے۔ عمر ۳۰ر سال ہے، ابھی تک کہیں بھی بچی کی وجہ سے شادی نہیں کررہی ہوں، بچی کے رشتے والے آتے ہیں، دیکھ کر چلے جاتے ہیں پلٹ کر جواب نہیں دیتے، بچوں کی فکروں کی وجہ سے آئے دن بیمار ہوگئی ہوں، زندگی کا کیا بھروسہ جلد سے جلد فرض سے سبکدوش ہوسکوں اور ہم لوگ معاشی طور پر مستحکم نہیں ہیں، سر پر خاوند کا سایہ بھی نہیں ہے اور ایک بیوہ کا پرسانِ حال اللہ ہی ہے۔

میں ایک ان پڑھ عورت ہوں، علم سے واقف نہیں ہوں، چند نماز کی سورتیں اور اللہ کے نام پڑھ سکتی ہوں اور خط برابر والے ایک پڑوسی

بہن ہماری پریشانیاں دیکھ کر لکھ رہی ہے۔ اور اس کے پتہ پر خط کا جواب دیں، چند آسان وظائف دیں اور تعویذ بھی دیں جس کو میں پڑھ کر اللہ اور اس کے رسول کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرسکوں، میرے بچے بھی میری نافرمانیاں کرتے ہیں، گھروں میں لڑائیاں بچے بات نہیں مانتے، معاشی طور پر بھی خدمت کے ذریعہ نندوں ساس، بھاوجوں، بھائیوں کے کام آئی اب ہمیں ضرورت کے وقت کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے۔

چھ شادیاں کی ہیں۔ ان کی خدمت کرنا، انہیں احساس تک نہیں ہے۔ بچی کا نام احمدی بیگم ہے۔ ۱۹۸۱ء ہے تاریخ پیدائش معلوم نہیں، بروز ہفتہ صبح ۵ بجے پیدا ہوئی ہے بچی۔ ذرا بھاری موٹی جسم کی ہے اور رنگت بھی گندمی ہے، چہرے پر نکھار کے لئے اور منہ پر نور پیدا ہونے کے لئے وظیفہ بتایئے، بچی انٹرمیڈیٹ کا امتحان دینے کے لئے تیار نہیں ہے لیکن ہم امتحان دینے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ امتحان میں کامیابی کے لئے وظیفہ بتادیں۔ اللہ کے سامنے گڑگڑا کر دعا کرنے اور اللہ سے بچی کے لئے رشتہ آسان طریقہ سے ملے۔ میں بہت پریشان ہوں جس کا شوہر نہیں ہے، جس کا کوئی بھی پرسان حال نہیں ہے، جس کے پاس نقدی نہیں ہے اس کو جینے کا کوئی حق نہیں ہے کیوں کہ میرے شوہر ہر معاشی ذمہ داریاں، چار بہنوں اور ایک بھائی کی شادی کرنے کے بعد میرے شوہر ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اور فالج کی وجہ سے گزر گئے۔

مولانا سے ایک بیوہ کی گزارش ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ سے دعا اور وظائف کی درخواست کرتی ہوں، ان وظائف اور تعویذ کی وجہ سے جلد سے جلد قرض سے سبکدوش ہوسکوں۔ اللہ آپ کو اور آپ کے اسٹاف کو خدمت خلق کرنے والے تمام لوگوں کو دنیا اور آخرت میں کامیاب بنائے۔

جواب

آپ کی زندگی کے حالات جان کر دکھ ہوا، اللہ آپ کو مزید صبر وضبط کی دولت سے سرفراز کرے اور زندگی کے باقی ایام بھی اسی طرح صبر وضبط کے ساتھ گزاریں جس طرح کے صبر وضبط کے ساتھ آپ نے اب تک کی زندگی گزاری ہے، اس میں شک نہیں کہ بعض لوگوں کی زندگی میں اتنے مصائب اور اتنے مسائل صف بہ صف آگے پیچھے اور دائیں بائیں کھڑے رہتے ہیں کہ انہیں دیکھ کر کلیجہ منہ کو آتا ہے، آپ پر جو بھی گزرتی ہوگی اس کا اندازہ کرنا ہر ایک کی بس کی بات نہیں ہے۔ آپ نے اپنی زندگی میں بہت کچھ کھویا ہے اور اب تو آپ کے پاس کچھ کھونے کو ہے بھی نہیں اور آپ کیا کھوئیں گی، بس ایک زندگی ہے جو وقت پر آپ کا ساتھ چھوڑ دے گی لیکن ہم نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ اس زندگی کی کیا خوشیاں اور کیا غم۔ جب یہ زندگی فانی ہے تو اس زندگی میں پیش آنے والی ہر چیز بھی فانی ہے، خوشیاں ملتی ہیں تو وہ بھی ہمیشہ نہیں رہتیں اور غم ملتے ہیں تو ان کو بھی دوام نصیب نہیں ہوتا۔ ہمارے دین اسلام نے یہ کہہ کر ہی تسلی دی ہے کہ اس زندگی کا ہر دکھ اور ہر غم خواہ وہ کتنا بھی شدید اور اذیت ناک ہو وہ ایک دن فنا ہوجاتا ہے،۔ ہر رات وہ کتنی ہی سیاہ اور اذیت ناک ہو بالآخر گزر جاتی ہے اور صبح کا نور پھر دنیا میں پھیل جاتا ہے، انشاء اللہ ایک دن تقدیر کی رات بھی ڈھل جائے گی اور آپ کی قسمت کے آسمان پر رنج وغم کی جو کالی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں وہ چھٹ جائیں گی اور خوشیوں کا آفتاب ایک دن ضرور طلوع ہوگا، آپ کی دعائیں قبول ہوں گی اور جو دعائیں ہم آپ کے لئے کریں گے وہ بھی قبول ہوں گی، اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے، تھوڑا سا صبر اور کریں اور اللہ کی رحمتوں کا انتظار کریں۔

قرض کی ادائیگی کے لئے مغرب کی نماز کے بعد یہ دعا ۲۱ بار پڑھا کریں۔ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. انشاء اللہ بہت جلد آپ کا قرض ادا ہوجائے گا، یہ دعا پڑھتے وقت اگر اپنے بالوں میں کنگھا کرتی رہیں تو جلد نتائج برآمد ہوں گے۔

لڑکی کے رشتہ کے لئے ہر جمعہ کو سورۂ احزاب کی تلاوت ایک بار کیا کریں، انشاء اللہ چار ماہ کے اندر اندر اچھا پیغام وصول ہوگا۔

اگر آپ روزانہ ۱۵۰ مرتبہ "یاعلیم" پڑھ کر صاحبزادی کو پلا دیا کریں تو انشاء اللہ اس کو تعلیم کی طرف رغبت ہوگی اور انشاء اللہ صاحبزادی امتحان کے لئے بھی راضی ہوجائے گی۔ امتحان کے زمانہ میں اگر وہ روزانہ "یاحسیب" ۸۰ مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ اچھے نمبروں سے پاس ہوجائے گی۔

عشاء کی نماز کے بعد اگر ۴۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر مل لیا کریں تو اس سے چہرہ پرکشش اور خوبصورت ہوجاتا ہے۔ اس عمل کی تاکید اپنی بیٹی کو کریں، انشاء اللہ وہ

جاذب نظر ہو جائے گی اور دیکھنے والے اس کو خوشنما محسوس کریں گے۔
آپ صبح شام ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ عافیت میں رہیں گی، راحتوں کا نزول گھر میں ہوگا اور دل کو ایک طرح کا سکون میسر رہے گا۔
ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کی مزید آزمائش نہ کرے اور آپ پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برسادے اور آپ کو آپ کی اولاد کے دامن سے وہ محبت اور خوشی عطا کرے، جس کی کمی آپ کی زندگی میں ہے۔

بندشوں کے اُتار چڑھاؤ

سوال از: محمد حسین قاسمی ــــــــــ اورنگ آباد
میں پندرہ سال پہلے دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہوا تھا، فارغ ہونے کے بعد میں چند سال تک مقامی مسجد میں امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیتا رہا، اس کے بعد میری شادی ہوگئی، میری بیوی کا نام شاکرہ پروین ہے، یہ میرے چچا کی بیٹی ہے، شادی کے بعد میں نے امامت چھوڑ دی اور میں اپنے چچا کے ساتھ زمین کی خرید وفروخت کے کاروبار میں مصروف ہو گیا لیکن اس کاروبار میں کافی رکاوٹیں پیش آتی رہیں، مجبوراً میں نے اس کاروبار سے خود کو الگ کرلیا، اس کے بعد میں سعودی عرب چلا گیا، میں ریاض میں اپنے ایک دوست کے کاروبار میں لگ گیا اور میں نے سیلزمینی کی ملازمت اختیار کرلی، میرے دوست کا کاروبار ٹھیک تھا لیکن جب سے میں اس کی دوکان کا سیلزمین بنا اس کا کام ٹھپ ہو گیا، یہاں تک کہ دوکان کو بند کرنا پڑا۔ میں ریاض سے واپس آگیا اور میں نے اپنے ہی گھر کے پاس پرچون کی دوکان کھول لی، اس دوکان کے کھولنے میں میرے چچا نے جو میرے سسر بھی ہیں مالی مدد کی اور دوکان کے لئے انہوں نے مجھے ایک لاکھ روپے دیئے، دوکان شروع میں خوب چلی، دیکھنے والے بھی رشک کرتے تھے ہر وقت گراہکوں کا ہجوم رہتا تھا لیکن چند ماہ کے بعد آہستہ آہستہ یہ دوکان بھی ختم سی ہو کر رہ گئی، دوکان کے ٹھپ ہو جانے پر مجھے تشویش ہوئی اور نہ چاہتے ہوئے بھی یار دوستوں کے مشورے پر میں نے ایک عامل کو دکھایا۔ انہوں نے بتایا کہ تمہاری سخت بندش کی گئی ہے اور تم کچھ بھی کرلو کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک کسی سے اپنی بندش نہ کٹ والو، مجھے ان کی باتوں پر یقین نہیں آیا، پھر میں ایک پنڈت کے پاس گیا، یہ پنڈت ایک گاؤں میں جنتر منتر کا کام کرتا ہے اس کے پاس بھی میرا ایک دوست لے گیا۔ اس پنڈت کے علاج سے اس کو کچھ فائدہ ہوا تھا، پنڈت نے مجھے دیکھتے ہی بول دیا کہ تم جادو ٹونے کا شکار ہو اور جب تک تم اس سے مکتی حاصل نہیں کرلو گے پریشان رہو گے اور جہاں بھی ہاتھ ڈالو گے ناکام رہو گے۔ اس کی بات سن کر میری تشویش بڑھ گئی، طالب علمی کے زمانہ میں، میں نے طلسماتی دنیا ایک دو بار پڑھا تھا اور مجھے یہ رسالہ مفید بھی معلوم ہوا تھا۔ ایک شمارہ جون ۲۰۰۲ء کا ہے، میرے پاس ابھی تک موجود ہے، اس کی روحانی ڈاک سے میں بہت متاثر ہوا تھا اسی لئے میں آپ سے رجوع کررہا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ آپ میری مشکلوں کا کوئی حل نکالیں گے اور اگر میں واقعتاً کسی جادو ٹونے اور کسی بندش کا شکار ہوں تو مجھے اس سے نجات دلائیں اور میرا کوئی روحانی علاج تجویز کردیں تاکہ میری دوکان پھر چل پڑے، میں جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا ہوں ناکام ہو جاتا ہوں اللہ کے لئے کچھ کیجئے اور میری مدد کیجئے۔

جواب

بلاشبہ آپ زبردست بندش کا شکار ہیں اور آپ کو جس نے بھی یہ بتایا ہے کہ آپ پر جادو ٹونا کا اثر ہے تو وہ صحیح بتایا ہے۔ بندش دو طرح کی ہوتی ہے، ایک بندش تو مال پر ہوتی ہے اور اس بندش میں انسان آمدنی کے لئے ترستا ہے، آمدنی کے ذرائع تقریباً بند ہو جاتے ہیں، آمدنی جب مفقود ہو جاتی ہے تو پھر قرض بڑھتا ہے اور بڑھتا ہی رہتا ہے کیوں کہ آمدنی ہوتی نہیں اور جب آمدنی ہوتی نہیں تو پھر قرض ادا ہونے کی نوبت بھی نہیں آتی۔ آج کل چونکہ قرض کا لین دین بھی بطور سود ہوتا ہے اور جب بروقت سود کی رقم ادا نہیں ہوتی تو پھر قرض بے تحاشہ بڑھتا ہے۔ اس لئے مقروض دوہری مار کا شکار ہوتا ہے اور جب سود کی رقم ہی ادا نہیں ہوتی تو اصل رقم ادا کرنے کا تو سوال ہی نہیں پیدا نہیں ہوتا۔ مالی اور کاروباری بندش میں ایسا ہی ہوتا ہے جیسا آپ کے ساتھ ہوا ہے۔ بندش میں مبتلا انسان دوکان کرے، ملازمت کرے یا کوئی اور دھندہ کرے اس کو نقصان ہی ہوتا ہے، پیسے کی آمد ورفت فطری انداز میں نہیں چلتی، دوکان چلتے چلتے بند ہو جاتی ہے، گراہک آتے آتے رک جاتے ہیں، ملازمت میں بھی وہ راحت نصیب نہیں ہوتی اور کم آمدنی کے ساتھ ساتھ بڑھتے

ہوئے قرض کا غم بھی انسان کو خون کے آنسو رُلاتا ہے۔ کتنے ہی لوگ اگر وہ کاروباری بندشوں اور رُکاوٹوں کا شکار ہوں تو وہ بیرون ملک جا کر بھی پنپ نہیں پاتے اور اچھی خاصی رقم خرچ کر کے بیرون ملک کی ملازمت میں ناکام رہتے ہیں اور پھر خالی ہاتھ ہوتے ہوئے بے چارے واپس ہو جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد جب وہ اپنے وطن میں کچھ کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں یہاں بھی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور یہاں بھی قدم قدم پر انہیں پسپائی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ اس طرح کی بندشوں کو خود بھی محسوس کرنے اور دوسروں کے انتباہ کے باوجود بھی انسان اپنا علاج کرنے میں اتنی تاخیر کر دیتے ہیں کہ رائی کا پربت بن جاتا ہے اور مشکلات دس سے ضرب کھا کر دس گنی ہو جاتی ہیں۔ جو لوگ دور اندیش ہوتے ہیں وہ شروع ہی میں اپنا علاج کرا لیتے ہیں اور شکر اپالنے کی غلطی نہیں کرتے۔

ایک بندش عزت واقتدار اور مقبولیت واعتبار کی بھی ہوتی ہے اگر کوئی شخص اس طرح کی بندش میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو پھر اس کی عزت خاک میں مل جاتی ہے، وہ جہاں بھی جاتا ہے وہیں کسی نہ کسی وجہ سے رسوا ہوتا ہے۔ اقتدار کے لئے جدوجہد کرتا ہے یا کسی عہدے اور منصب کی جستجو کرتا ہے تو ناکامی اور نامرادی کے سوا اس کے کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا لوگ اس سے دور ہو جاتے ہیں اور اقارب آستین کا سانپ بن کر رہ جاتے ہیں۔ اس سے اندازہ یہ ہو جاتا ہے کہ بندش صرف مال کی نہیں جان کی بھی ہوتی ہے اور دوسرے معاملات کی بھی ہوتی ہے۔ مختصر یہ سمجھئے کہ بندش کا دکھ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے اور یہ غم کبھی کبھی اتنا بڑھ جاتا ہے کہ انسان پوری طرح اس کی لپیٹ میں آ جاتا ہے لیکن آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ صرف مالی بندش کا شکار ہیں اور آپ صرف پیسے کی آمد سے محروم ہیں، بیوی آپ سے محبت کرتی ہے آپ کے اہل خانہ بھی آپ سے محبت کرنے میں آپ کے تعلقات سسرال والوں سے بھی ہمیشہ سے اچھے ہیں اگر ابتر ہوتے تو آپ اس کا ذکر ضرور کرتے۔

کاروباری بندشوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پانی پر دم کر کے پی لیا کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد "یاغنی یامغنی" دو سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ روزانہ مغرب کے بعد ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں اور جمعہ کی شب میں عشاء کے بعد سورۂ یٰسین کی اس طرح تلاوت کریں کہ ہر مبین پر "اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ" ۲۱ مرتبہ پڑھا کریں، سورۂ یٰسین کے اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، انشاء اللہ ان وظائف کی پابندیوں سے آپ کو راحت نصیب ہوگی اور آپ مالی بندشوں کے غم سے پوری طرح نجات پائیں گے۔ اگر آپ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

اللّٰہُ لَطِیْف

۳۲۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

رہنمائی چاہتے ہیں

سوال از: سید نثار محی الدین ——— بنگلور

(۱) اردو سے اردو معنی کی کتاب جو اردو کی ہوتی ہے سمجھ میں نہ آنے والی ہوتی ہیں، اس لئے ایک ہی حروف کے معنی کو دوہرا کر ۳، ۴، ۵ بار معنی لکھا ہوا ہوتا ہے۔

(۲) اور کچھ پھلوں اناج، دال، دانے وغیرہ کے نام بھی آتے ہیں، یہ بھی کچھ سمجھ میں آتے ہیں، اس لئے اگر یہ ہو سکے تو ہر چیز کو تصویر کے ساتھ اور نام کے ساتھ لکھے جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔ ایک پھل کا نام یا کچھ دال دانے کا نام وغیرہ الگ الگ ریاست میں الگ الگ نام سے جانا جاتا ہے۔ ان چیزوں میں پنساری کے دوکان کی چیزوں کے اہم نام ہیں۔ (۳) آپ اپنے شاگردوں کے لئے اپنا ایک الگ نمبر فون اور وقت مقرر کر کے رکھیں تا کہ آپ سے ضرورت پڑنے پر گفتگو ہو سکے، یہ بہت ہی ضروری چیز ہے، آپ اگر چاہیں تو اس کے لئے سالانہ کچھ متعین کر کے وصول کر سکتے ہیں۔

(۴) ایک اور کتاب کی ضرورت ہے جو تعویذوں کے بارے میں کچھ لوگ غلط فہمیاں پیدا کرتے ہیں جن کے لئے ایک چھوٹی سی کتاب جو اچھی طرح سے سمجھ میں آ جائے اور تعویذوں کی مخالفت کرنا چھوڑ دے

اس کے لئے آپ کو بہت ساری خوبیوں اور قرآن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھنا ہوگا اور حروف کو نمبر میں تبدیل کرنے کو بھی غلط کہتے ہیں اور ہاتھ کی انگلیوں میں نگینہ جو چاندی کی انگوٹھی لگوا کر پہننے کو بھی شرک قرار دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں بھی تفصیل سے آپ سمجھائیں۔

(۵) ہرنیا کا کوئی روحانی علاج ہوسکتا ہے یا پھر کوئی قرآنی آیتوں سے تھائی رائیڈ کا بھی کوئی علاج ہے کہ نہیں۔ سفید داغ کا بھی کوئی قرآنی علاج ہے کہ نہیں۔ میں آگے چل کر یابصیر کا چلّہ شروع کرنے جارہا ہوں، اس کے لئے آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے اور دوسرا دولت حاصل کرنے کے لئے بھی ہر جمعہ کو نماز شروع کیا ہوں اور مجھے آپ بیمار کی بیماری کو پہچاننے کا حروف تہجی کے ذریعہ کیسے کیا جاتا ہے یہ بھی معلوم کرادیں۔ سب سے بڑی اور اچھی بات یہ ہوگی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتلائیں کہ کوئی غائب آدمی جیسا کہ کوئی مؤکل یا جن یا کوئی مخلوق جو میرے عمل سے متاثر ہوکر میری مدد کرے جیسا کہ اگر کوئی بیمار میرے پاس آیا ہے اسے کیا بیماری ہے اور کیا تکلیف ہے اور اس کی تکلیف کو دور کرنے کا صحیح طریقہ بتلا سکے۔ بیمار کی ساری ہسٹری مجھے معلوم کراسکے اور وقت ضرورت میری اور میرے گھر والوں کی مدد بھی کرسکے، ویسے میں ہر کام میں بہت دیری سے اترا ہوں اور غربا کی مدد کرنے بڑا شوق ہے اور میں مرنے سے پہلے کچھ اچھے کام کرکے لوگوں کی دعا لینا چاہتا ہوں اس میں اگر آپ کی رہنمائی ہوگئی تو آپ بھی اس ثواب کے کام میں شامل ہوجائیں گے۔ دعا کریں کہ مجھے نیک مقصد میں کامیابی ملے، میں بھی آپ کے حق میں ہمیشہ دعا کرتا رہتا ہوں تاکہ آپ جیسے بزرگ رہنما برائے خدمت خلق سلامت رہیں آمین۔ یہ خط میں آپ کو بنگلور میں پرسلی دے رہا ہوں، میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا جواب ضرور دیں گے، اس کا جواب آپ جس طریقہ سے چاہو آپ دے سکتے ہیں، آپ مجھے ای میل بھی کرسکتے ہیں، بس ختم کررہا ہوں۔ خدا حافظ

جواب

آپ روحانی عملیات کی قدیم کتابیں پڑھ کر دیکھیں کتنی ادق زبان میں یہ کتابیں لکھی گئی ہیں، اکثر مضامین کسی کے پلّے ہی نہیں پڑتے۔ روحانی عملیات پر مشتمل مضامین ویسے بھی خشک ہوتے ہیں اور اگر صاحب مضمون کا اندازِ نگارش بھی خشک ہو تو پڑھنے والوں کو بہت کوفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بہت ہی اہم اور قیمتی مضامین خشکی کی وجہ سے اپنی اہمیت کھودیتے ہیں، نقش سلیمانی، نافع الخلائق، حرزِ سلیمانی وغیرہ میں ایسے ایسے قیمتی عمل درج ہیں کہ اگر ان کو صحیح طریقہ سے کرلیا جائے تو دنیا بھر کی راحتیں عامل کے دامن میں سمٹ آئیں، لیکن ان روحانی فارمولوں سے اسی وقت استفادہ ممکن ہے جب یہ کسی کے سمجھ میں آرہے ہوں، جب صحیح طریقہ سے سمجھ میں ہی نہیں آئیں گے تو کوئی عامل ان سے استفادہ کیسے کرسکتا ہے۔ آج کل تو لوگوں کو محنت و مشقت کرنے کا شوق بھی نہیں ہے، زیادہ تر لوگ اپنی ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی خواہش کرتے ہیں۔ روحانی عملیات کی لائن میں پہلا قدم اٹھاتے ہی نادان لوگ مؤکل، ہمزاد اور جن تابع کرنے کی باتیں شروع کردیتے ہیں ایسے ہی نادان لوگوں کی وجہ سے روحانی عملیات کی لائن ایک عجوبہ بن کر رہ گئی ہے۔ جب صحیح طریقہ سے اس لائن کی شروعات نہیں ہوتی اور جب کوئی بھی طالب علم خوش فہمیوں کی بھول بھلیوں سے باہر نکلنے کی کوشش بھی نہیں کرتا تو پھر اس کو صحیح طور پر کامیابی بھی نصیب نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں طالب علم یا تو روحانی فارمولوں سے بدظن ہوجاتا ہے یا پھر خالصتاً جھوٹ اور افترا کی بنیادوں پر اپنی دوکان چلاتا رہتا ہے اور لوگ جب بے وقوف بننے کے لئے خود ہی تیار رہتے ہیں اور انہیں بے وقوف بنانا کچھ مشکل بھی نہیں ہوتا، سچ یہ ہے کہ ہمارے بزرگوں نے علم وعمل کا جو اثاثہ علمی کتابوں میں چھوڑے ہیں وہ حرف بہ حرف درست ہیں اس کے اثر وجاذبیت میں ذرّہ برابر بھی شک نہیں کیا جاسکتا لیکن قدیم کتابیں زیادہ تر ایسی زبان میں لکھی گئی ہیں اور اس انداز سے انہیں مرتب کیا گیا ہے کہ اس زمانہ کے لوگ انہیں ہضم نہیں کرپاتے۔ ادارہ طلسماتی دنیا نے ان کتابوں کو بہ انداز جدید اور پرکشش تحریر اور اسلوب کے ساتھ اس طرح پیش کیا ہے کہ لوگوں نے نہ صرف کہ اس انداز کو سراہا ہے بلکہ ان تحریروں سے زبردست استفادہ بھی کیا ہے۔

طلسماتی دنیا کی تحریک بھی آپ دیکھئے کہ روحانی عملیات کی لائن جو کل تک خشک اور پیچیدہ تھی آج دلچسپ اور پرکشش بن کر لوگوں کے سامنے آئی ہے اور لوگ ان عملیات سے بھرپور استفادہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں جو ہمارے بزرگوں کا نہایت قیمتی سرمایہ ہے۔

آپ نے مشورہ دیا ہے کہ مختلف علاقوں میں چونکہ مختلف چیزوں

کے نام دوسرے ہوتے ہیں تو ان کے وہ نام بھی چھاپ دینے چاہئیں، مشورہ تو آپ کا قابل قدر ہے لیکن ایسا کرنے میں ہمارے لئے مشکل پیدا ہوگی کیوں کہ دنیا میں چھ ہزار سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے طلسماتی دنیا دنیا بھر میں پڑھا جاتا ہے۔ یہ امریکہ کے ان جزیروں میں بھی جارہا ہے جہاں آج تک ہندوستان کا کوئی شخص نہیں پہنچ سکا۔ ہمیں بتایئے دنیا بھر میں بولی جانے والی زبانوں کو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں اس کا صرف آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم جن جن چیزوں کے نام لکھیں ان کے دوسرے نام اپنے اپنے علاقوں میں لوگ خود سمجھیں اور دوسروں کو بھی ان ناموں سے روشناس کرائیں۔

مثلاً بطور صدقہ جوار، باجرہ، مکی اور گیہوں کا ذکر ہوتا ہے تو جوار، اور باجرے کو دوسری کسی زبان میں کیا کہا جاتا ہے، اس کی زحمت قارئین کو خود کرنی چاہئے۔ اگر ہم اس جستجو میں لگ جائیں گے تو مضامین کی افادیت اوران کی وسعت کم ہوجائے گی اور ہم ان ہی چیزوں کے مختلف ناموں میں الجھ کررہ جائیں گے تاہم پھر بھی اس بات کی کوشش کریں گے کہ کچھ چیزوں کے عام فہم نام بتانے کی کوشش کریں اور اس بات کی کوشش بھی کریں کہ چیزوں کے نام بالکل ہی ناقابل فہم بن کر نہ رہ جائیں۔

آپ کا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ ہم شاگردوں کے لئے اپنا کوئی دوسرا موبائل نمبر مقرر کرلیں اور اس نمبر پر صرف شاگرد ہی ہم سے مخاطب ہوں آپ کا یہ مشورہ بھی قابل قدر ہے، انشاء اللہ اس پر ہم جلد عمل کریں گے اور ایک موبائل صرف شاگردوں کے لئے مخصوص کردیں گے تاکہ بوقت ضرورت ان سے بات چیت ہوسکے اور بروقت شاگردوں کی تشفی ہوسکے لیکن آپ کا یہ کہنا کہ اس کی شاگردوں سے کوئی سالانہ فیس رکھ لیں شاید اچھا نہیں ہے، یہ ایک غیر ضروری بات ہے، یہ ہرگز ہرگز مناسب نہیں ہے۔ ہمارے شاگرد اگر ہم سے کوئی رہنمائی چاہیں گے تو ہمارا فرض ہے کہ آپ ان کی رہنمائی کریں اور انہیں مطمئن کریں۔ رہنمائی کا کوئی ہدیہ یا فیس مقرر کرنا ٹھیک نہیں ہوگا لیکن آپ نے جس نقطہ نظر سے یہ مشورہ دیا ہے اس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ آپ کا یہ مشورہ بہت اہم ہے کہ کوئی ایسی کتاب ضرور مرتب کرنی چاہئے جس میں اُن اعتراضات کے جواب دیئے جائیں گے جو تعویذ گنڈوں کی مخالفت میں کیئے جاتے ہیں۔ جب کہ ان اعتراضات میں کوئی جان نہیں ہوتی یہ اعتراضات زیادہ تر ان لوگوں کی طرف سے اچھلتے ہیں جنہیں توحید وسنت کی گہرائیوں کا کوئی علم نہیں ہوتا یہ لوگ خود کو دانش مند سمجھتے ہیں حالانکہ یہ اتنی عقل سے بھی بہرہ ورنہیں ہوتے جو اپنا گھر چلانے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ ان لوگوں کو تعویذ گنڈوں سے خدا واسطے کا بیر ہوتا ہے اور یہ تعویذ اور روحانی عملیات پر پھبتیاں کس کر یہ سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوئی کارنامہ انجام دیدیا ہے، کوئی ایک آدھ حدیث کو آڑ بنا کر یہ دسیوں احادیث کے خلاف اپنی زبان کو کھولتے ہیں اور اُن تمام بزرگوں کی سوچ وفکر پر بہتان اٹھاتے ہیں جن کی ساری زندگی توحید وسنت کی آبیاری میں گزرتی ہے۔

ہم بہت جلد ایسی کتاب پیش کریں گے جس میں اُن واہی اعتراضات کا جواب موجود ہوگا جو تعویذ اور روحانی عملیات کے سلسلہ میں کچھ چھٹ بھیّوں کی طرف سے وقتاً فوقتاً اچھالے جاتے رہے ہیں۔

نادان اور کمسن ہیں وہ لوگ جو انگوٹھی اور نگینہ پہننے کو بھی شرک سمجھتے ہوں، ایسے ہی لوگ اسلام کی حقانیت اور اس کی وسعت نظری کو بدنام کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اکثر انبیاء نے انگوٹھی پہنی ہے اور اکثر بزرگوں نے نگینوں اور پتھروں کے استعمال کو جائز سمجھا ہے لیکن جن کے سروں میں عقل ہی نہ ہو ان سے کیا الجھنا۔ آپ کے اور دیگر ہوش مند حضرات کے مشورے کے پیش نظر اگر بے جا اعتراضات کے دفاع میں کوئی کتاب مرتب کی گئی تو اس میں ۷۸۶، علم الاعداد، انگوٹھی، اور نگینوں سے متعلق بھی انشاء اللہ مدلل گفتگو کی جائے گی اور ان مخالفین روحانی عملیات کے اُن اعتراضات کی قلعی کھولی جائے گی جسے وہ پوری دنیا میں اپنے سروں پر اٹھائے پھر رہے ہیں اور ان کے شور وغل سے شریف لوگوں کا ناک میں دم ہوگیا ہے اور سادہ لوح قسم کے لوگ تعویذ اور جھاڑ پھونک سے بدظن ہونے پر مجبور ہورہے ہیں۔

روحانی عملیات میں تمام جسمانی بیماریوں کا علاج بھی موجود ہے، ہرنیا، تھائرائڈ، شوگر، اختلاف قلب، ہارٹ اٹیک اور حد تو یہ ہے کہ کینسر کا بھی علاج روحانی عملیات میں موجود ہے لیکن علاج کرنے اور کرانے والوں کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ کلام اللہ میں ہر جسمانی اور روحانی امراض سے نمٹنے کے بے مثال فارمولے موجود ہیں۔ یقین ہی ہر کامیابی کی کنجی ہے اور اگر انسان قوت اعتبار اور قوت یقین سے محروم ہوجائے تو پھر اس کو

کسی بھی چیز سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور اس کی اپنی بدگمانی اور سوءِ ظنی اس کو اللہ کی بے شمار نعمتوں اور حقیقتوں سے محروم کردیتی ہے۔

برص کا بھی روحانی عملیات میں علاج ہے۔ وہ یہ کہ مریض ہر ماہ ایام بیض کے تینوں روزے رکھے، افطار کے وقت "یا مجید" سو مرتبہ پڑھے اور اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ اس کو برص کی بیماری سے اور سفید داغوں سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۲۰۳	۲۱۷	۲۱۳	۲۱۰
۲۱۴	۲۰۹	۲۰۴	۲۱۶
۲۰۸	۲۱۱	۲۱۹	۲۰۵
۲۱۸	۲۰۶	۲۰۷	۲۱۲

آپ ایمان ویقین کے ساتھ "یا بصیر" کا چلہ کریں اور یقین رکھیں کہ اس چلّے کی برکت سے آپ کی بینائی قائم ودائم رہے گی اور اگر آنکھوں میں اور بصارت میں کوئی کمزوری پیدا ہوگئی ہوگی تو وہ بھی انشاء اللہ دور ہوجائے گی۔

روحانی امراض کی تشخیص کے لئے کئی بار کئی فارمولے ہم طلسماتی دنیا میں پیش کرچکے ہیں ان کو آپ تلاش کرلیں اور حروف تہجی سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے راقم الحروف کی مرتب کردہ "علم الحروف" کا مطالعہ کریں۔ اس کتاب میں حروف تہجی سے متعلق آپ کو سیر حاصل بے شمار خزانے مل جائیں گے اور آپ کے سوال کا جواب بھی اس میں موجود ہوگا۔

نظر نہ آنے والی مخلوقات جنات، مؤکلین اور ہمزاد وغیرہ کی تسخیر کے لئے آپ طلسماتی دنیا کا جنات نمبر، مؤکلین نمبر، حاضرات نمبر اور ہمزاد نمبر کا مطالعہ غور وفکر کے ساتھ کریں۔ ان نمبرات میں ایسے ایسے فارمولے موجود ہیں کہ جنہیں لاکھوں روپے خرچ کرکے بھی حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ ان نمبرات کے مطالعہ سے آپ کو بیش بہا معلومات حاصل ہوں گی اور انشاء اللہ آپ کا مطالبہ بھی پورا ہوجائے گا، آپ کا ذوق ہے کہ آپ روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے پریشان اور ضرورت مندوں کی خدمت کریں، یہ ایک اچھا ذوق ہے اور یہ ایک قابل قدر جذبہ ہے لیکن اس ذوق کی صحیح معنوں میں تکمیل اسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ روحانی عملیات کی کتابوں کا نہایت غور وفکر کے ساتھ مطالعہ جاری رکھیں۔ عامل کے لئے کمال یہ ہے کہ اس کو روحانی فارمولوں کا استحضار رہے، اسے روحانی علاج کی خاطر بار بار کتابوں کی ورق گردانی نہ کرنی پڑے۔ شوگر کے لئے کونسا نقش دیا جاتا ہے، بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لئے کونسا روحانی فارمولہ استعمال ہوتا ہے، ردّ سحر اور ردّ آسیب میں کونسے نقوش مؤثر ثابت ہوتے ہیں، جسمانی امراض میں کن تعویذوں کو ترجیح دی جاتی ہے اور غربت وافلاس سے نجات حاصل کرکے مال دار بننے کے لئے کونسے وظائف واوراد مؤثر ثابت ہوتے ہیں اور نظر بد سے چھٹکارا پانے کے لئے کن آیات قرآنی کو پڑھ کر جھاڑ پھونک کی جاتی ہے وغیرہ۔ عامل کے ذہن میں جس قدر ان فارمولوں کا استحضار ہوگا اتنے ہی کامیابی اس کے حصہ میں آئے گی۔ مؤکل حاضرات اور ہمزاد اس لائن کا ایک جزو ہیں، یہ چیزیں اس لائن کی شرط نہیں ہیں۔ اگر یہ نہ بھی حاصل ہوں تب بھی آپ ایک کامیاب عامل بن سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ کا مطالعہ اس قدر وسیع ہو کہ علاج کے دوران آپ کا اپنا سر پکڑ کر سوچنا نہ پڑے، دیگر عامل کی نیت بالکل صاف ستھری ہونی چاہئے، ہدیہ لینا ناجائز نہیں ہے لیکن صرف ہدیے کی خاطر ہی لوگوں کے کام آنا شاید درست نہیں ہے، اگر کسی کے پاس دینے کو کچھ نہ ہو تب بھی اس کا کام کرنا چاہئے اور عامل کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کسی کو وقت سے پہلے اور تقدیر سے زیادہ نہ کبھی ملا ہے اور نہ کبھی ملے گا۔

بہت سے لوگوں کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ ہم تو کسی سے کچھ بھی نہیں لیں گے تو یہ سوچ بھی غلط ہے، اس سوچ وفکر سے روحانی عملیات کی ناقدری ہوتی ہے اور لوگ مفت میں ملی ہوئی چیزوں کو استعمال میں بھی نہیں لاتے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ مناسب ہدیہ مقرر کرکے حسن نیت اور حسن خلوص کے ساتھ لوگوں کی خدمت کرے اس کے بعد کوئی اپنی خوشی سے زیادہ سے زیادہ دے یا کوئی تنگ دست کچھ بھی نہ دے عامل کے چہرے پر خوشی اور غم کے کوئی آثار نمایاں نہیں ہونے چاہئیں، دنیا قدموں میں آجائے گی یا بالکل بھی دنیا ہاتھ نہ آئے گی تو عامل کے دل ودماغ کی کیفیت یکساں رہنی چاہئے۔ بقول شاعر

خوشی خوشی میں ہے نہ غم میں ہے کچھ ملال مجھے
بنادیا ہے محبت نے بے مثال مجھے

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کے اندر لوگوں کی خدمت کرنے کی صلاحیت پیدا کرے، آپ اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمت اسی انداز میں کریں اور عمر کے آخری سانس تک کرتے رہیں جس انداز میں اللہ کے بندوں کی خدمت اولیاء کرام نے کی تھی۔ یقین رکھیں کہ "خدمت خلق" سے بڑھ کر کوئی اچھائی نہیں، کوئی ریاضت نہیں اور کوئی کام نہیں۔ خدمت خلق اللہ تک پہنچنے کا سب سے زیادہ مؤثر اور آسان طریقہ ہے، خدمت اگر دکھاوے کی بھی تو اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہے جب کہ دکھاوے کی کوئی عبادت اللہ کی نظروں میں مقبول نہیں ہے۔ آپ کے خط کے جواب میں جو تاخیر ہوئی اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں، مصروفیات بے پناہ ہیں اس دوران عمرہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی اور اس دوران لکھنے پڑھنے کا کام موقوف رہا۔

آپ نے ہمارے بارے میں حسن ظن اور جس حسن عقیدت کا اظہار کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسا ہی بنادے جیسا آپ سمجھتے ہیں اور ہمیں ان تمام خطاؤں سے محفوظ رکھے جو دیکھنے والوں کو نظر نہیں آتیں لیکن جو انسان کی روح کو تباہ و برباد کردیتی ہیں اور انسان ظاہراً اچھا بھلا ہوکر بھی اللہ کی نظروں سے گرجاتا ہے اور اس کی شخصیت قطعاً پامال ہوکر رہ جاتی ہے۔

سچ ہے یا وہم

سوال از: رئیسہ فاطمہ ــــــــــ اورنگ آباد

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں۔

حضرت ایک سوال عرض تحریر ہے کہ میں جاننا چاہتی ہوں کہ میرے گھر میں ہمیشہ پریشانی و اداسی کیوں رہتی ہے، خیر و برکت بھی نہیں ہے، دشمنوں کی سازشوں کا شکار تو رہی ہوں مگر کوئی اور بھی وجہ لگی ہے۔ حضرت مجھے ہمیشہ پتہ نہیں کیوں یہ لگتا ہے کہ میرے گھر کی زمین یا گھر پر کوئی جادو کیا گیا ہے یا پھر زمین پر کوئی دفینہ موجود ہے، پاس پڑوس میں بھی ایک گھر ایک ایک کرکے جب افراد خانہ فوت ہوگئے ناچیز کا ایک نوجوان بھائی بھی کچھ سال پہلے اچانک ہارٹ اٹیک سے انتقال کرگیا، گھر میں میرے ساتھ افراد خانہ کا سلوک بہت ٹھیک نہیں، عجیب عجیب خواب بھی دیکھتی ہوں، کئی بار مرغی کے بچے پالے تھے سب اچانک بیمار ہوکر مرجاتے تھے یا بلی کے نوالہ بن جاتے تھے، کئی بار بیمار بھی ہوئی تھی، کسی نے علاج کے لئے مرغ منگایا تھا مجھ پر سے اُتار کرنے کے لئے وہ مرغ بھی راتوں رات مرگیا۔ میں آسیبی اثرات و جادو کا بھی شکار ہوں، آپ نے تشخیص بھی کی تھی اور طریقہ علاج بھی بتایا تھا، فلیتے کا پانی استعمال کررہی تھی اور سر پر سرسوں کے تیل پر معوذتین پڑھ کر سوتے وقت سر پر لگاکر سوتی تھی، لگانے پر کئی دنوں سے نیند نہیں آرہی ہے، کبھی آئی بھی ہے تو صبح ہونے کے بعد کچھ دیر، یہاں بہت نیند آئی تھی ایک نشہ کی طرح ہمیشہ نیند طاری رہتی تھی مگر وہ نقصان دہ تھی پر تھوڑی دیر میں سونا پڑتا تھا کوئی ذہنی کام نہیں کرسکتی تھی مگر الحمد للہ آپ کے طریقہ علاج سے نیند میں کمی ضرور ہے مگر تھکاوٹ کا احساس بھی نہیں ہے۔ حضرت آپ اپنے علم کی روشنی میں بتائیں کہ کیا گھر یا زمین جادو کا اثر ہے یا گھر میں خزانہ ہے کیوں دوران علاج خواب میں دیکھا تھا کہ ایک چھوٹا بچہ میرے پرانے گھر میں جواب دوبارہ بنوائے ہیں وہاں آنگن میں ایک چھوٹا بچہ کھڑا ہے مگر نیند خواب میں میں نے دو چھوٹے چھوٹے مرغی کے بچے کو اپنی خالہ زاد بہن کے ہاتھوں میں دیا اور دل میں سوچا کہ معلوم کریں گے خزانہ کونسی جگہ ہے میری بہن کے ہاتھوں اس بچہ کے ہاتھ میں مریں گے، بچہ کو دیدیا اس بچہ نے ان چوزوں کو آنگن میں ایک جگہ رکھ دیا اور وہ چوزے فوراً مرگئے۔ یہ خواب بھی مجھے سرسوں کے تیل لگانے پر بڑا اور عجیب عجیب خواب نظر آنے لگے۔

حضرت خط کی طوالت پر معافی چاہتی ہوں کہ وجہ کیا ہے مجھے جو جو پریشانیاں ہیں وہ آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے میں نے کئی خطوط آپ الگ الگ پریشانیاں لکھ کر بھیجی ہیں الحمد للہ ان میں سے ایک دو شائع ہوچکے ہیں۔ حضرت آپ کی پرانی مریضہ ہوں اس بار بھی تشخیص کردیں، خدا آپ کی عمر دراز کرے آمین۔

جواب

آپ کے گھر میں آسیبی اثرات کا شبہ ہے اور اس کا امکان بھی ہے، گھر میں دفینہ ہو لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ دفینہ کے چکر میں نہ پڑیں، آپ کو اپنے اور اپنے گھر کی علاج کی فکر کرنی چاہئے۔ الحمد للہ آپ اس سے غافل بھی نہیں ہیں۔ آپ نے پہلے بھی روحانی علاج کی طرف دھیان دیا ہے اور ہماری رہنمائی کا فائدہ اٹھایا ہے اور آپ نے بہ ذات

خود یہ محسوس بھی کیا ہے کہ پہلے کے مقابلہ میں آپ کی صحت کچھ بہتر ہے اور آپ کے کچھ مسائل حل بھی ہوئے ہیں، نیند وغیرہ کے معاملہ میں آپ کو کچھ آرام ملا ہے۔ آپ ذہنی طور پر کافی پریشان رہا کرتی تھیں اور بے وقت کی نیند سے بھی آپ کو کافی پریشانی تھی، اب ان تکلیفوں سے آپ کو نجات مل چکی ہے لیکن یہ بات بھی سچ ہے کہ جسے کہتے ہیں مکمل صحت اور پوری طرح اثرات بد سے نجات وہ ابھی آپ کو حاصل نہیں ہوسکی ہے۔ اس لئے آپ کو روحانی علاج جاری رکھنا چاہئے۔

یہ بات بھی تجربات سے ثابت ہے کہ جب کوئی آسیبی اثرات میں مبتلا ہوتا ہے وہ مرد ہو یا عورت یا کسی گھر میں اثرات ہوتے ہیں تو اس گھر میں رہنے والوں کو الٹے سیدھے خواب نظر آتے ہیں اور طبیعت ہر وقت گری گری اور اکھڑی رہتی ہے اور آپ کے گھر میں تو اثرات ثابت شدہ ہیں اور خود آپ بھی آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور آپ غم سحر سے بھی دو چار ہو چکی ہیں۔ لہٰذا آپ کو جتنے بھی خراب خواب نظر آئے کم دھیان دیں، آپ روزانہ سونے سے پہلے ایک بار آیت الکرسی ضرور پڑھ لیا کریں اور اگر آپ روزانہ سونے سے پہلے اپنے گھر کے صحن میں کھڑے ہو کر "یارقیب" ۲۱ مرتبہ پڑھ کر تین بار تالیاں بجادیا کریں تو انشاء اللہ رات بھر آپ کے گھر کی حفاظت رہے گی اور برے خوابوں سے بھی محفوظ رہیں گی۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کو اثرات بد سے نجات دے اور برے اور پریشان کن خوابوں سے بھی آپ کی حفاظت فرمائے۔ اگر آپ اس نقش کو لکھ کر لٹکائیں تو انشاء اللہ جنات کی ریشہ دوانیوں سے کافی حد تک محفوظ رہیں گی۔

> بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم
> الٰہی بحرمت یملیخا مکسلمینا کشفوطط
> اذرفطیونس کشا فطیونس تبیونس یوانس
> وکلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل
> ومنھا جائر ولوشآء لھداکم اجمعین
> برحمتك یاارحم الراحمین.

دکھ یہ بھی

سوال از: (ایضاً)

محترم بزرگ اس ناچیز کو کوئی ایسا تعویذ و وظیفہ عنایت کردیں جس سے جلد ہی برسر روزگار ہو جاؤں۔ سخت محنت کر کے بھی ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتی ہوں اور اس کے برعکس ساتھی لوگوں کو عزت دی جاتی ہے، کئی جگہ اسکولوں میں ٹمپریلی ٹیچر کی سروس کی ہے مگر وہاں بھی لوگ حد سے زیادہ محنت کرواتے ہیں اور بنا معاوضہ دیئے کچھ ایسا پریشان کرتے ہیں کہ اسے چھوڑ دینا پڑتا ہے، لوگ محنت کروا کر بھی معاوضہ نہیں دیتے کام سے پہلے سبز باغ دکھائے جاتے ہیں، پرمانینٹ کا لالچ دیا جاتا ہے مگر مجھے پھر بے آسرا کر دیا جاتا ہے۔ اس فیلڈ سے ہٹ کر بھی دوسری جگہ کام کیا ہے مگر وہاں بھی رکاوٹ آگئی، سب کے کام بنتے ہیں صرف میں اٹک جاتی ہوں۔

حضرت مجبور ہوں، معاشی مسئلہ درپیش ہے، بچی ہوئی زندگی میں کہیں روزگار سے لگ کر اپنا بوجھ اٹھانا چاہتی ہوں، اسباب نہیں بنتے ہیں۔ حضرت اس ناچیز کو کوئی ایسا زود اثر تعویذ عنایت کردیں کہ کہیں جلد از جلد کسی اسکول میں پرمانینٹ لگ جائے اور اللہ وسیلے بنادے۔ حضرت جانتی ہوں مجھ پر جنات و جادو کا اثر ہے، آپ نے پہلے تصدیق کی تھی اور حل بھی بتایا تھا، وہ علاج ابھی چالو ہے، فلیتے پانی میں ڈال کر پینے والا۔

حضرت اب سروس کے لئے بھی تعویذ عنایت کردیں، دعا کے ساتھ خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے آمین۔

جواب

چند وظائف آپ کے لئے لکھ رہے ہیں اگر آپ نے ان کی پابندی کرلی تو انشاء اللہ بہت جلد اچھا روزگار نصیب ہوگا اور آپ کو مالی مشکلات سے انشاء اللہ نجات عطا ہوگی۔

روزانہ نماز فجر کے بعد "یارزاق" سو مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر درود شریف صرف ایک بار۔ نماز ظہر کے بعد "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَكِیْل" ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر درود شریف گیارہ بار۔ نماز عصر کے بعد "یَا مُغْنِیُ" سو مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر درود شریف صرف ایک بار مغرب کی نماز کے بعد "نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر" تین سو مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر درود شریف سات بار۔ عشاء کی نماز کے بعد "یَا وَاسِعُ" ۱۳۷ مرتبہ پڑھا کریں، درود شریف اول و آخر صرف ایک بار۔ نصف رات کے بعد کھلے صحن میں ننگے سر اور ننگے پاؤں کھڑے ہو کر "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ" پانچ سو مرتبہ پڑھا

کریں، اول وآخر درود شریف پانچ بار۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف کی پڑھا کریں، انشاء اللہ ان وظائف کی پابندی سے آپ کے روزگار سے متعلق جو گلے شکوے ہیں وہ ختم ہوجائیں گے آپ کوئی اچھی نوکری مل جائے گی یا پھر کاروبار کے لئے غیب سے کوئی بندوبست ہوجائے گا، اللہ اگر اپنا فضل فرمادے تو دنیا کی ہر مشکل آسانی میں اور دنیا کی ہر آفت راحت میں بدل جاتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ آپ کو تنگ دستی اور تنگ دامانی سے نجات دے آپ کو پیسہ بھی دے اور خیر و برکت بھی عطا کرے آمین۔

عقل ترک کردینے کی اذیت

سوال از: محمد اسرائیل۔

خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ میرا بھائی محمد عارف آپ کی کتاب جنات نمبر سے بادشاہ ابو یوسف کا وظیفہ تین دن کا کیا جس میں دوسرے دن ارواح حاضر ہوئی اور اس نے عمل کرنے سے منع کیا اور کہا کہ آپ وظیفہ بند کردیں، آپ کا کام ہوجائے گا، اس نے دوسرے ہی دن سے وظیفہ بند کردیا، دو تین دن کے بعد اس کی طبیعت خراب ہوگئی اس کو بخار اور سر درد ہونے لگا اور وہ دیوانوں کی طرح واہی تباہی کی باتیں کرتا ہے، کچھ ہی دیر کے بعد ٹھیک ہوجاتا ہے اس کو دن میں ارواحیں نظر آتی ہیں جن سے وہ طرح طرح کی باتیں کرتا ہے، سر اور بدن میں شدید درد کی وجہ سے نیند نہیں آتی جب کہ بندہ اس سے پہلے چند وظیفہ کرچکا ہے جس میں بہ فضلہ تعالیٰ کامیاب ہوا ہے لیکن اس وظیفہ میں ناکام ہوگیا، مجھے معلوم ہے کہ آنجناب نے عہد کیا ہے کہ کوئی بھی علم پوشیدہ نہیں رکھوں گا۔ لہٰذا بزرگوار سے بصد احترام التماس ہے کہ اس عمل کی ناکامی سے جو بلا نازل ہوئی ہے اس سے آنجناب کا کوئی وظیفہ تعلیم فرمائیں، عنداللہ مشکور رہوں گا۔ اس رقعہ کے جواب کا شدت سے منتظر رہوں گا۔

جواب

کوئی باموکل وظیفہ شروع کرنے کے بعد بند نہیں کرنا چاہئے، بند کرنے سے رجعت ہوجاتی ہے اور رجعت عامل کو بہت پریشان کرتی ہے، جب بھی کوئی عامل کسی غیبی مخلوق کو حاضر کرنے کا عمل کرتا ہے تو غیبی مخلوق کوئی بھی ہو جن ہو، موکل یا ہمزاد وغیرہ میں سے کوئی ہو تو وہ بہ آسانی مسخر نہیں ہوتے اور اگر وہ یہ دیکھتے ہیں کہ عامل کے اندر مسخر کرنے کی صلاحیت ہے تو پھر وہ عامل کو ورغلانے کی کوشش بھی کرتے ہیں، اس کو ڈراتے بھی ہیں، اور اس کے عمل میں خلل ڈالنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ کا بھائی مذکورہ عمل میں کامیابی کے قریب پہنچ گیا تھا لیکن ارواح نے حاضر ہوکر اس کو گمراہ کردیا اور اس کو عمل سے روک دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ عمل تو ختم ہوا لیکن عمل کی رجعت نے عامل کو ایک عجیب طرح کے خلجان میں مبتلا کردیا۔ اب ارواح اس کا اس وقت تک ناک میں دم کرتی رہیں گی جب تک اس کو اپنے عمل کی رجعت سے نجات نہیں مل جاتی۔ رجعت سے نجات حاصل کرنے کے لے مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ دن تک تین سو مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں۔ الیقًا ملیقًا تلیقًا شافیًا کافیًا اِرتَضٰی مُرتَضٰی بحق یا بلُوح وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا. اسًا لاسًا سَالُوسًا۔ ۲۱ دن کے بعد روزانہ صرف ۲۱ مرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہیں اور آئندہ کے لئے نہیں تاکید کردیں کہ کوئی بھی باموکل وظیفہ اگر شروع کریں تو اس کو درمیان میں بند نہ کریں۔ وظیفے کو ادھورا چھوڑنے سے عامل رجعت کا اور انقلاب عمل کا شکار ہوجاتا ہے اور طرح طرح کی بیماریوں میں بھی مبتلا ہوجاتا ہے۔

بندش کیا ہوتی ہے؟ اور کیسے لگتی ہے کیسے ختم ہوتی ہے

خالد مقبول حفظہ اللہ

بندش کو سمجھنے کے لئے ایک اصول ذہن میں رکھیں۔ کسی بھی چیز کو تصور میں لائیں اور اس کو زنجیر سے جکڑ کر تالا لگا دیں۔ اسی کو بندش لگانا کہتے ہیں۔ یہ مختصر اور جامع تعریف بندش کی ہے۔ اس کی کئی مثالیں دی جاسکتی ہیں۔

☆ مثلاً...... کسی کی گاڑی کرایہ پر چلتی ہو اور اس کو زنجیر سے باندھ کر تالا لگا دیں تو وہ اب نہیں چل سکے گی۔

☆ کسی کی دکان یا کاروبار کو زنجیر سے باندھ کر تالا لگا دیں تو اب وہ کاروبار یا دکان نہیں چلے گی۔ مسلسل نقصان ہی ہوگا۔

☆ بہت ذہین بچے کے ذہن کو زنجیر سے جکڑ کر تالا لگا دیں تو اب وہ ذہین بچہ ایک نالائق بچہ بن جائے گا۔

☆ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ بندش کسی بھی چیز کو لگائی جاسکتی ہے۔ بندش لگائی بھی جاتی ہے اور لگ بھی جاتی ہے۔ اس کی تفصیل بہت لمبی ہے اور یہ روحانی معالجین کو سمجھانے کی چیز ہے۔ عوام کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ بندش لگتی ہے اور بغیر علاج کے ختم نہیں ہوتی۔

بندش کیسے لگتی ہے؟

بندش لگنے کی کئی وجوہات ہوتی ہیں۔ ہم صرف روحانی وجوہات کا ذکر کریں گے۔ روحانی وجوہات میں تین بڑی وجوہات ہیں۔

(۱) نظر بد: یہ اپنی والدین، قریبی ملنے والے یا کسی فرد کی لگ سکتی ہے۔

(۲) سحر (جادو) حاسدین کسی جادوگر سے عمل کروا کر بندش لگوا دیتے ہیں۔

(۳) جنات وشیاطین کبھی شرارتاً اور کبھی انتقاماً بندش لگا دیتے ہیں۔

بندش کیسے ختم ہوتی ہے؟

امید ہے کہ درج بالا باتیں سمجھ میں آگئی ہوں گی۔ اب یہ بھی سمجھ لیں کہ جب تک تالا نہیں کھولیں گے، کام نہیں ہوگا۔ فرض کریں کہ حقیقت میں کسی کے پاؤں میں زنجیر باندھ کر تالا لگا دیا جائے تو کیا یہ صحیح ہے کہ وہ صرف اللہ جلالہ سے دعائیں کرتا رہے اور کوئی تدبیر نہ کرے؟ یقیناً یہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح بندش لگنے کے بعد صرف دعائیں نہ کریں، بلکہ تالا کھولنے کی حتی الامکان تدبیر کریں اور ساتھ دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اب تدبیر کیا کریں؟ یہی صحیح طریقہ ہے اور اسی سے بندش سے نجات ملتی ہے۔

اب تدبیر کیا کریں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ جب تالا لگا ہو اور آپ کے پاس چابی نہ ہو تو تالا کھولنے والے کو بلائیں اور تالا کھلوا کر اس کو اجرت ادا کریں۔ اسی طرح روحانی طور پر تالا کھولنے والے ہی بندش کا تالا کھول سکتے ہیں۔ خود سے کوشش کرتے رہنے سے کبھی کبھار کامیابی ہو بھی جاتی ہے مگر صحیح طریقہ یہی ہے کہ کسی ماہر تالا کھولنے والے سے کام کروائیں۔ وہ کام ٹھیک بھی کرے گا، جلدی بھی کرے گا اور خرابی بھی نہیں آئے گی۔ جتنا وہ ماہر فن ہوگا، اتنا ہی جلدی اور اچھا کام کرے گا۔ یہی حال روحانی علاج کرنے والے عاملین کا ہے۔ جتنے ماہر ہوں گے، وہ بندش کو سمجھیں گے بھی اور اس کا توڑ بھی اسی کے حساب سے کریں گے۔ جس طرح تالا کھولتے وقت ضرب لگائی جاتی ہے۔ صحیح ضرب لگے تو تالا کھل جاتا ہے، غلط ضرب لگے تو نہیں کھلتا۔ تالا بڑا اور مضبوط ہو اور ضرب کسی چھوٹی سی چیز سے لگائی جائے تو بھی نہیں کھلتا۔ اسی طرح روحانی علاج کرنے والے عاملین کو بھی چاہئے کہ مہارت حاصل کریں۔ جس طرح کی بندش ہو، اس سے بڑھ کر علاج دیں گے تو بہت جلدی مریض کی بندش سے جان چھوٹ جائے گی۔ ورنہ مریض کا وقت اور پیسہ برباد ہوگا اور کام بھی نہیں ہوگا یا ہوگا بھی بہت دیر سے ہوگا۔ اس طرح مریض روحانی معالج اور روحانی علاج سے بدظن ہوگا۔

خلاصہ یہ کہ خود سے تالا اس وقت کھولنے کی کوشش کریں، جب آپ کچھ کھولنا جانتے ہوں۔ ورنہ اس اصول پر عمل کریں "جس کا کام اسی کو ساجھے۔"

مختلف قسم کی بندشوں سے نجات

اور بندش لگانے کے اعمال

ازقلم: مولانا اعجاز دامت برکاتہم

اولاد کی شادی، ہر قسم کی رکاوٹ، پریشانی دور ہو

جو شخص پریشان ہو کہ خود کی یا اپنے بھائی بہن کی یا اولاد کی شادی میں طرح طرح کی رکاوٹیں پیدا ہورہی ہیں، شادی کے رشتے اول تو آتے ہی نہیں یا آتے ہیں تو بہانہ بہانہ سے انکار کردیتے ہیں، ان سب شکایات کے ازالہ کے لئے ایک خاص عمل ہے، وہ عمل یہ ہے۔

اول درود شریف ایک سو ایک بار پڑھ کر یہ عمل شروع کریں۔ سوا لاکھ (یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار) بار آیت کریمہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ پڑھیں، چاہے اکیلا شخص (مرد بھی پڑھ سکتا ہے، عورت بھی پڑھ سکتی ہے، جس کی شادی رکی ہوئی ہے، وہ خود بھی پڑھ سکتا ہے) پڑھ لے یا گھر میں تمام اہل خانہ مل کر پڑھ لیں یا محلہ کی عورتیں لڑکیاں مل کر پڑھ لیں۔ اس میں دنوں کی قید نہیں ہے کہ اتنے دن میں لازمی طور پر پڑھی جائے بلکہ سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے، چاہے جتنے دنوں میں ہو، سوا لاکھ کی تعداد پوری ہونے کے بعد ایک سو ایک بار درود شریف پڑھیں۔

آیت کریمہ کی تعداد سوا لاکھ کرنے کے بعد۔ یَا لَطِیْفُ سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ یہ بھی اکیلے پڑھ سکتے ہیں، کچھ لوگ جمع ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جب اس کی تعداد سوا لاکھ پوری ہوجائے تو اب روزانہ کسی بھی وقت گیارہ سو بار یَا لَطِیْفُ پڑھنا شروع کردیں اور گیارہ سو مرتبہ روزانہ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک شادی ہو کر دولہن رخصت نہ ہوجائے، درمیان میں ناغہ نہ کریں، بددل ہو کر نہ چھوڑیں اور اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں، انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی حاصل ہوگی۔

یہ عمل ہر مشکل پیش آنے پر، دشمن کے شر کو ختم کرنے کے لئے اور دیگر لوگوں کے شر سے حفاظت کے لئے بھی بہت مفید ہے، ہر قسم کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے بھی یہ عمل بہت کارآمد ہے۔

پیشاب پاخانہ کی بندش کھولنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب یا پاخانہ بند ہوگیا ہو تو اس کے لئے یہ آیت باوضو لکھ کر مریض کو پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پیشاب جاری ہوگا، یہ عمل پاخانہ کی بندش کے لئے بھی کارآمد ہے، نیز یہ عمل مثانہ کی کنکریوں کے لئے بھی مفید ہے۔ شرط یہ ہے کہ جب تک مکمل شفا نہ ہو، باوضو لکھ کر پلاتا رہے، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ○ فَكَانَتْ هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ○ (سورۂ واقعہ آیت نمبر: ۵،۶) وَحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○ (سورۃ الحاقہ، آیت نمبر: ۱۴)

پیشاب پاخانہ کی بندش ختم کرنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب بند ہوگیا ہو تو اس کے لئے باوضو یہ آیت لکھ کر دھو کر مریض کو پلائے، انشاء اللہ تعالیٰ اس کا پیشاب جاری ہوجائے گا، یہ عمل پاخانہ کی بندش کے لئے بھی مفید ہے، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَیْنًا.

پیشاب پاخانہ کا بند کھولنا

اللہ نہ کرے کسی کا پیشاب یا پاخانہ بند ہوجائے اور ایسا بند لگے کہ مریض تڑپنے لگے اسکے لئے مندرجہ ذیل آیت باوضو لکھ کر پانی میں گھول کر مریض کو پلائے، انشاء اللہ تعالیٰ پیشاب کی بندش کھل جائے گی اور پیشاب جاری ہوجائے گا، وہ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قُلْ كُوْنُوْا حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ○ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ فِیْ

صُدُوْرِكُمْ فَسَيَقُوْلُوْنَ مَنْ يُّعِيْدُنَا قُلِ الَّذِىْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَسَيُنْغِضُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوْسَهُمْ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ قَرِيْبًا۝

پیشاب پاخانہ کا جاری ہونا

اگر پتھری کی وجہ سے پیشاب رک گیا ہو یا پاخانہ میں رکاوٹ پیدا ہوگئی ہو تو اسکے لئے باوضو سورۂ تکاثر لکھیں اور پانی میں گھول کر مریض کو پلائیں، انشاء اللہ تعالیٰ پیشاب کی یا پاخانہ کی بندش کھل جائے گی۔

سورۂ تکاثر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ۝ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ۝ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۝ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ۝ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ۝ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ۝ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ۝ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ۝

پیشاب کی بندش دور کرنا

اگر خدانخواستہ کسی کا پیشاب بند ہوگیا ہو تو اس کے جاری کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے مریض کے گلے میں باندھ دے، انشاء اللہ تعالیٰ پتھری سے نجات حاصل ہوگی اور پیشاب جاری ہوجائے گا، وہ آیت یہ ہے۔ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ۝ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۝

(سورۂ قمر، آیت نمبر: ۱۱،۱۲)

دشمن کی نیند اور کھانا پینا باندھنا

اگر شرعی اعتبار سے کسی سخت جانی دشمن سے واسطہ پڑ جائے کہ اس کی نیند کی بندش کردی جائے اور اس کا پانی بند کردیا جائے تو مندرجہ ذیل نقش باوضو لکھ کر موم جامہ کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، عورت اپنے بائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کا کھانا پینا اور سونا سب بند ہوجائے گا اور وہ پریشان ہوکر شرارت سے باز آجائے گا۔

وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۷	۲
۱	۵	۹
۸	۳	۴

تنبیہ: اس نقش کو ضرورت کے وقت باندھے اور چند دن بعد کھول کر رکھ دے، کسی کو بلاوجہ ستانا سخت گناہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ نقش لکھنے سے قبل کسی عالم دین متقی بزرگ سے مشورہ کرلے تاکہ ہر قسم کے حقوق العباد کے گناہ سے محفوظ رہے۔

شادی کی رکاوٹ دور کرنا

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ۝

(سورۂ مومنون: ۱۱۸)

شادی میں رکاوٹ اور ہر قسم کی رکاوٹ کے لئے اول درود شریف گیارہ بار، اس کے بعد تین سو تیرہ بار یہ دعا، اس کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھے، مسلسل پڑھتا رہے، کم از کم چالیس دن پڑھے، ایک چلہ میں کام نہ ہو تو دوسرا چلہ کرے، انشاء اللہ تعالیٰ شادی کی رکاوٹ اور ہر قسم کی رکاوٹ دور ہوگی، مجرب عمل ہے۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

ہر طرح کی بندش کا ایک کرشماتی توڑ

مولانا حکیم سلیم اللہ ظفر

اگر خدانخواستہ آپ کسی بھی قسم کے بندش کے اثرات بد کا شکار ہیں، بندش جیسی بھی ہو جب سے ہو، جس پر بھی ہو، جہاں ہو، چند دنوں سے ہو یا صدیوں پرانی۔ الغرض جہاں بھی بندش کا نام یاذکر آئے تو آپ کوئی الفور یہ نسخہ کیمیا یاد آنا چاہئے، اُدھر بندش کا ذکر، اِدھر اس کرشماتی عمل کا نام زبان پر، آپ انشاء اللہ خود اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کریں گے کہ اس بابرکت عمل نے آپ کی تمام بندشوں کو کیسے چن چن کر ختم کیا ہے، بفضل خدا بندشوں کا نام تک مٹ جائے گا۔

بابرکت کرشماتی عمل

يَافَتَّاحُ تَفَتَّحْتُ بِالْفَتْحِ وَالْفَتْحُ فِيْ فَتْحِ فَتْحِكَ يَافَتَّاحُ.

ترجمہ: اے فتاح! میں نے تیرے فضل سے فتح پائی ہے اور درحقیقت ساری فتح تیرے حکم سے اے فتاح ہے“

جو حضرات اس کرشماتی اور پرتاثیر عمل سے بھرپور اور ہمیشہ کے لئے مستفید ہونا چاہیں وہ ہمارا ادارہ ہاشمی روحانی مرکز دیوبند سے رابطہ فرما کر اس عمل کی باقاعدہ زکوٰۃ ادا کرلیں کیوں کہ جب تک کسی عمل کی بھرپور طاقت عامل کے پاس نہ ہو تو کامل و مکمل فائدہ یقینی نہیں ہوتا۔

صبح شام اول وآخر ۱۱بار درود شریف کے ساتھ اس کی ایک تسبیح پڑھ لینے سے بھی بہت سارے فوائد مشاہدہ میں آئے ہیں۔

مختلف چالوں میں عمل مذکورہ کے نقوش

يَافَتَّاحُ

وَالْفَتْحُ	بِالْفَتْحِ	تَفَتَّحْتُ	يَافَتَّاحُ
فِيْ فَتْحِ	وَالْفَتْحُ	بِالْفَتْحِ	تَفَتَّحْتُ
فَتْحِكَ	فِيْ فَتْحِ	وَالْفَتْحُ	بِالْفَتْحِ
يَافَتَّاحُ	فَتْحِكَ	فِيْ فَتْحِ	وَالْفَتْحُ

يَافَتَّاحُ

یہاں پر اپنا مقصد تحریر فرمائیں۔

(کل اعداد عبارت ۴۴۲۰)

آتشی چال

۵۰۰

۱۱۰۴	۱۱۰۸	۱۱۱۱	۱۰۹۷
۱۱۱۰	۱۰۹۸	۱۱۰۳	۱۱۰۹
۱۰۹۹	۱۱۱۳	۱۱۰۶	۱۱۰۲
۱۱۰۷	۱۱۰۱	۱۱۰۰	۱۱۱۲

۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰

مقصد تحریر

بادی چال

۵۰۰

۱۱۰۰	۱۱۰۶	۱۱۰۳	۱۱۱۱
۱۱۱۲	۱۱۰۲	۱۱۰۹	۱۰۹۷
۱۱۰۷	۱۰۹۹	۱۱۱۰	۱۱۰۴
۱۱۰۱	۱۱۱۳	۱۰۹۸	۱۱۰۸

۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰

مقصد تحریر کریں

آبی چال

۵۰۰

۱۱۱۱	۱۰۹۷	۱۱۰۴	۱۱۰۸
۱۱۰۳	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۰۹۸
۱۱۰۶	۱۱۰۲	۱۰۹۹	۱۱۱۳
۱۱۰۰	۱۱۱۲	۱۱۰۷	۱۱۰۱

۵۰۰ ۵۰۰ ۵۰۰

مقصد تحریر کریں۔

خاکی

۵۰۰

۱۱۰۷	۱۱۰۱	۱۱۰۰	۱۱۱۲
۱۰۹۹	۱۱۱۳	۱۱۰۶	۱۱۰۲
۱۱۱۱	۱۰۹۸	۱۱۰۳	۱۱۱۰
۱۱۰۴	۱۱۰۸	۱۱۰۹	۱۰۹۷

۵۰۰

مقصد تحریر کریں۔

بندش بندش بندش

حسد و بغض کے اس پرفتن ماحول میں ہر طرف سے بندش، بندش اور بندش کی صدائیں دن رات، صبح شام سننے کو ملتی ہیں! الا ماشاء اللہ، شاید ہی کوئی انسان ایسا ہو کہ جو خود یا اس کے تمام معاملات زندگی بندشوں سے کامل محفوظ ہوں۔

نوجوانوں سے بوڑھوں تک، مردوں سے عورتوں تک، انسانوں سے جانوروں تک، فصلوں، کھیتوں، کاروبار سے عمارتوں تک، اللہ کی پناہ! ہر طرف بندشیں ہی بندشیں ہیں۔ عام طالب علموں، اسٹوڈینٹ سے لے کر محنت کرنے والے ذہین، محنتی اچھے پیپرز حل کرنے والے مگر ہر بار ہی مایوسی اور ناکامی والے ریزلٹ کا منہ دیکھنے والے طلباء تک، کلاس روم میں داخل ہوتے ہی سر درد، طبیعت کی ناسازی، نسیان اور مختلف قسم کی پریشانیوں اور ٹینشنوں کا شکار ہونے والے باصلاحیت، ایماندار معلمین، مدرسین، ٹیچرز اور پروفیسرز صاحبان تک، مساجد کے عام مؤذنین سے لے کر خوبصورت آواز ترنم والے مؤذنین، ائمہ کرام، واعظین، مقررین، خطباء کرام، نامور قراء کرام اور ثنا خواں اچانک گلے کی خرابی، بندش، طبیعت کی خرابی میں اکثر مبتلا رہنے والے ناظمین، مہتممین و مشائخان طریقت تک، ان پڑھ طبقے سے لے کر تعلیم یافتہ طبقہ کی محرومیوں تک، عام چھوٹے درد جے کے ملازمین سے لے کر غربت، تنگی قرضوں، بے برکتی، نحوست، ٹینشن کا رونا رونے والے بڑے بڑے پرکشش تنخواہوں اور آمدنیوں والے افسران بالا تک روزگار کی تلاش میں مارا مارا پھرنے والے ان پڑھ نوجوان سے لے کر در در کی خاک چھاننے والے اور مایوسی کے عالم میں روزانہ واپس آنے والے اچھے بھلے ڈگری ہولڈرز نوجوانوں تک۔

شہر و ملک میں ناکامی دیکھنے والے نوجوان سے لے کر اپنے ہاتھوں میں تھامے ویزے، پاسپورٹ اور قرضہ لی ہوئی بھاری رقم اور مستقبل کو بہتر سے بہتر بنانے کی امید میں بیرون ملک جانے میں رکاوٹ بندش کا رونا رونے والے جنٹلمینوں تک ایک چھابڑی فروش ریڑھی لگانے والے اور عام معمولی درجہ کے دکانداروں سے لے کر تاجروں، مارکیٹ، فیکٹریز اور کارخانہ جات کے مالکان تک، چھوٹی چھوٹی بیماریوں سے لے کر مختلف لیباریٹریز، مہنگے مہنگے ہسپتالوں، بھاری فیسز والے ڈاکٹروں اور صحت کی امید میں بھاری قرضوں کے تلے رہنے والے بے شمار بیماریوں کا مجسمہ بنتے موت و حیات کی کشمکش میں تڑپنے والے انسانوں کے اشکوں تک، سانولے رنگ اور متوسط گھرانوں کی بچیوں سے لے کر اچھے تعلیم یافتہ، ہنرمند و برسر روزگار، بڑی بڑی فیملیوں کے کھاتے پیتے گھرانوں کے بچوں کے رشتے نہ ملنے سے مایوس والدین تک صدیوں سے معاشرے میں خاندانی شرافت میں مشہور اچھی سیرت کردار کیریکٹر کے باوجود بلاوجہ ذلت و رسوائی اور بے عزتی کا شکار ہونے والے معززین تک۔

نئے نویلی شادی شدہ جوڑوں سے لے کر محبت کی جگہ اچانک نفرتوں، اتفاق و اتحاد کی جگہ لڑائی، جھگڑوں، اولاد خاص کر نرینہ اولاد سے محروم بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھنے والے جوڑوں تک، اچانک طلاق، خودکشی کی نوبت تک پہنچنے والے دوست احباب تک ہر وہ شخص جو پریشان ہے، مایوس ہے۔

سب سے پہلے توبہ کرے، اللہ کو منائے، اللہ کو راضی کرے اور اپنی بداعمالیوں سے من جانب اللہ لگنے والی بندشوں سے آزادی اللہ سے عاجزانہ گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگے۔ اس کے بعد علاج کو سنت سمجھتے ہوئے ہاشمی روحانی مرکز میں تشریف لائیں، جہاں ہردلعزیز شخصیت ہمارے شیخ و مربی حضرت مولانا حسن الہاشمی امت مسلمہ کی خدمت کے لئے دن رات کوشاں ہیں! اللہ اپنے سب پریشان بندوں کی تمام پریشانیاں دور فرمائے آمین۔



رزق کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

مرتب: اراکین روحانی علاج گاہ، دارالعمل چشتیہ لاہور

رزق کی بندس سے مراد آمدنی کی بندش ہے۔ ہم نے اس رسالے میں کاروبار کی بندش ختم کرنے کے روحانی طریقوں کو الگ سے تحریر کیا ہے، دیگر آمدنی کے تمام طریقوں کی بندش کے روحانی علاج کو رزق کی بندش میں دیا گیا ہے۔ مثلاً نوکری کی بندش، ترقی کی بندش، آمدنی کی بندش وغیرہ۔

اپنی آمدنی کا ذکر لوگوں کے سامنے نہیں کرنا، بہتر تو یہ ہے کہ کسی سے نہ کیا جائے، کیوں کہ نظر بد لگتے دیر نہیں لگتی اور نظر بد سے بھی بندش لگ جاتی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جاچکا ہے کہ بندش لگنے کی تین روحانی وجوہات ہوتی ہیں۔ (۱) نظر بد (۲) جادو (۳) جنات۔ اس لئے پہلے تشخیص کی جائے کہ بندش کس وجہ سے لگی ہے؟ پھر اسی کے مطابق علاج کیا جائے۔

رزق کی ہر طرح کی بندش ختم کرنے کا انمول عمل

اگر حالات روز بروز بد سے بدتر ہورہے ہوں، کسی جگہ سے بھی آمدنی کا ذریعہ نہ بن رہا ہو، جس کام میں ہاتھ ڈالیں، ناکامی کا منہ دیکھیں، ہر طرف سے رزق کے معاملہ میں بندش لگ گئی ہو تو اس انمول عمل کو کریں۔ وسعت رزق کے لئے عجیب وغریب عمل ہے، صحیح طرح عمل کرنے سے ہر طرح کی بندش ختم ہوجاتی ہے اور رزق کے معاملات میں آسانی ہوجاتی ہے، وافر مقدار میں رزق میسر آتا ہے۔ عمل کا معمول جاری رکھنے سے دوبارہ رزق کے معاملات میں بندش نہیں لگتی۔

اس عمل کی شرط یہ ہے کہ نماز فجر کے بعد کیا جائے۔ جو لوگ فجر کے بعد نہیں کرسکتے وہ کوئی وقت مقرر کرکے عمل کرلیں لیکن تاثیر میں فرق آئے گا۔ جو تاثیر فجر کے بعد عمل کرنے کی ہے وہ کسی اور وقت میں نہیں ہے، ایک ہی شخص پڑھے گا اور ایک ہی نشست میں پڑھا جائے گا، مل کر پڑھنے سے عمل کا چلہ نہیں ہوتا۔

عمل یہ ہے۔ نماز فجر کے بعد اول وآخر گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم. ایک چلّے میں سوا لاکھ پورا کریں، تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ چالیس یوم پڑھیں۔ ایک بھی کم یا زیادہ نہ ہو، ایک وقت مقرر پر پڑھیں، کوشش کریں کہ جگہ بھی ایک ہی رہے، کھانے میں کوئی پرہیز نہیں، جتنا تقویٰ اختیار کریں گے اتنا ہی زیادہ فیض پائیں گے۔

چلہ کی تکمیل کے بعد روزانہ پانچ سو مرتبہ معمول میں رکھیں، یہ ضروری ہے پانچ سو کم کا معمول کرنے سے اثرات میں کمی واقع ہونا شروع ہوجاتی ہے، معمول رکھنے کے تین طریقہ ہیں۔

(۱) کوئی وقت مقرر کرکے پانچ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر سات بار درود شریف۔

(۲) نماز فجر کے بعد تین سو مرتبہ اور نماز مغرب کے بعد دو سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر تین تین بار درود شریف پڑھیں۔

(۳) ہر نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اول وآخر ایک ایک بار درود شریف۔

جو معمول آسان لگے، اسی کو اپنائیں، معمول بنانے کے بعد تبدیل کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

(نوٹ) اس عمل کی خاصیت یہ ہے کہ رزق کے علاوہ کسی بھی قسم کی بندش لگی ہو وہ بھی دور ہوجاتی ہے، البتہ رزق کے معاملات میں آسانی کے لئے اس میں خاص تاثیر ہے۔

اس عمل کو نوچندی شب جمعرات یا شب جمعہ سے شروع کیا جائے۔ خواتین بھی یہ عمل کرسکتی ہیں، ناغہ کے دنوں میں اس عمل کو پڑھنے کی شرعی ممانعت نہیں ہے اس لئے ناغہ کے دنوں میں بھی پڑھا جائے گا۔ خواتین کے لئے ایک الگ طریقہ یہ بھی ہے کہ پاکی کا غسل کرکے اس عمل کو شروع کریں اور اکیس یوم میں سوا لاکھ پورا کرلیں۔

اس عمل کی ماہنامہ طلسماتی دنیا کے ممبران کو اجازت ہے اور دعا بھی

ہے کہ ہر عمل کرنے والے کا اللہ جل شانہ ہمیشہ کے لئے رزق فراخ کردے آمین۔

رزق میں حائل تمام دشواری اور بندش ختم

سید ذیشان نظامی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ دریا یا نہر یا جاری کنوئیں سے پانی لیں اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر بہتے نلکے کا پانی لیں، اس پر ذیل کا ورد کریں، پھر اس پانی کو اپنی دوکان یا جائے تجارت پر اس طرح چھڑکیں کہ پانی اس جگہ پر نہ پڑے، جہاں پاؤں آتے ہوں، یہ کام مسلسل اکیس یوم تک جاری رکھیں۔

(۱) سورۂ الحمد شریف مع بسم اللہ شریف ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۲) سورۂ اخلاص ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ○

(۳) يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ قَهِّرْ كُنْ فِي الْعِلْمِ سِفْلِيْ وَنَارِيْ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ. ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔

(۴) وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا○ وَجَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَفِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا وَاِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ فِي الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا○ (سورۂ بنی اسرائیل: ۴۵، ۴۶) ۴۱ مرتبہ اور اس کے بعد ذیل کا نقش بعد از نماز فجر سفید کاغذ پر موٹے مارکر سے بنائیں اور اس پر ذیل کا ورد مبارک بہ تعداد ذیل کرکے دم کریں، اس کو خوشبو لگا کر فریم کرکے دوکان میں دروازے کے عین سامنے والی دیوار پر لٹکا دیں جہاں گاہکوں کی نظر اس پر پڑتی رہے، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت رزق میں حائل تمام دشواریاں اور رکاوٹیں اور سحر سفلی وناری سب ختم ہوجائیں گی اور دوکان پر کاروبار کی پہلی حالت نہ صرف بحال ہوجائے گی بلکہ دن بہ دن ترقی پیدا ہوجائے گی، فقیر اور اس کے بزرگوں کا نہایت آزمودہ نسخہ ہے۔

ورد یہ ہے۔

(۱) اول وآخر درود تنجینا ۱۱ مرتبہ۔

(۲) اسم الٰہی "یَا مُهَيْمِنُ" ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

(۳) "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ" ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۲۷۹	۲۸۶
۲۸۵	۲۸۳	۲۸۱
۲۸۰	۲۸۷	۲۸۲

طلسمات کا خزانہ

علامہ محمد رفیق زاہد

نظروں سے غائب ہوجانا

نظر خلائق سے مخفی ہوجانے کے عملیات کا تعلق نوامیس کے اعظم ترین اعمال سے ہوتا ہے۔ ابوبکر بن وشید یمانی اس سلسلہ کا ایک مجرب المجرب عمل کتاب بلنیاس میں بیان کرتے ہوئے تحریر کرتا ہے کہ مولا جانور جو خاکستری رنگ کا ہر جگہ پایا جانے والا عام ابابیل کی شکل وصورت کے مشابہ پرندہ ہے۔ آخر فصل خریف میں پکڑ کر مضبوط فولادی پنجرے میں بند کریں اور بڑی احتیاط کے ساتھ اسے صبح وشام دانہ و پانی کھلاتے پلاتے رہیں۔ چھبیسویں روز کے بعد اس جانور کے سر پر تاج نما ہالہ کی طرح بال اُگنے لگیں گے۔ ان بالوں کے اُگنے اور سر پر تاج کی صورت کے مکمل بننے تک اس کی خوب احتیاط کے ساتھ پرورش کرتے رہیں۔ جب اس جانور کے سر پر پیدا ہونے والے بالوں کی مقدار پوری ہوجائے گی تو اس کے ساتھ ہی وہ جانور عامل کی نظروں سے پوشیدہ ہوجائے گا۔ جس وقت عامل معلوم کرے کہ وہ جانور نظروں سے غائب ہوگیا ہے تو کسی قسم کی کوئی بھی پریشانی دل میں نہ لائے کیوں کہ جانور پنجرہ میں ہی موجود ہوتا ہے جس کا ثبوت پنجرے میں جانور کی آوام اور اس کی پوشیدہ حرکات وسکنات سے ہوسکتا ہے۔ جانور کا عامل کی نظروں سے مخفی ہوجانا دراصل اس کے سر پر اُگنے والے بالوں کے باعث ہوتا ہے۔ چنانچہ عامل کامل احتیاط کے ساتھ قفس سے اس جانور کو نکالے اور نہایت مضبوطی کے ساتھ پکڑے، یہ جانور باوجودیکہ عامل کے ہاتھ میں پکڑا ہوتا ہے لیکن ظاہری طور پر نظر نہیں آتا، اس وقت عامل خدا کا نام لے کر مولا کے سر پر اُگنے والے بالوں کے تاج کو قینچی سے کتر کر حفاظت کے ساتھ رکھے اور جانور کو دوبارہ قفس میں بند کردے۔ اس وقت وہ پرندہ جو اپنے سر پر موجود بالوں کی موجودگی کی وجہ سے نظروں سے پوشیدہ ہوگیا تھا، بالوں کے اس کے سر سے کاٹ لینے کے بعد دوبارہ نظر آنے لگتا ہے۔ اس عمل کے بعد یہ بات عامل کے اپنے اختیار میں ہوتی ہے کہ وہ اس پرندے کو چھوڑ دے یا دوبارہ عمل کے لئے اسے قفس میں بند کرکے رکھے۔ بہتر ہے کہ عمل میں کامیابی کے حصول کے بعد جانور کو آزاد کردیا جائے، پھر جس وقت ضرورت ہو ان تاج نما بالوں کو کتان یعنی السی کے پاک کپڑے میں باندھ دیں اور اپنے پاس رکھیں نظر خلائق سے غائب ہوجائیں گے۔

نظروں سے اوجھل ہونا

دوالیس کا اعمال خفا کے سلسلہ کا ایک عمل جس کے متعلق مندرج ہے کہ یہ عمل نہایت صحیح و مجرب ہے۔ اس طرح پر ہے کہ صحرائی گرگٹ کو پکڑ کر سورج گرہن میں ذبح کرکے اس کی کھال اتار کر اسے دباغت دیدیں اور باقی جسم کے ڈھانچے سے اس کا تمام گوشت و پوست کاٹ کر پھینک دیں کہ ہڈیاں بالکل صاف ہوجائیں۔ اس عمل کے بعد ان تمام ہڈیوں کو ایک صاف برتن میں رکھ کر برتن میں پانی ڈالیں اور خیال کریں تو ایک ہڈی ان میں سے پانی کے اوپر تیر آئے گی اور ایک پانی کے درمیان میں رہے گی جب کہ دوسری ہڈیاں پانی کی تہہ میں بیٹھ جائیں گی۔ ان دونوں ہڈیوں کو نکال کر نشان کرکے علیحدہ علیحدہ رکھ لیں۔ خفا کے اس عمل کا دارومدار انہی دو ہڈیوں پر ہے۔ چنانچہ وہ پہلی ہڈی جو پانی کی سطح پر تیر کر آئی تھی اسے گرگٹ کی دباغت کردہ کھال کے خشک ہوجانے کے بعد اس کھال میں لپیٹ کر رکھیں اور دوسری ہڈی کو ویسے ہی رہنے دیں پھر جب عمل کرنا مقصود ہو تو عمل کے وقت پہلی ہڈی کو سر پر رکھیں اور دوسری ہڈی کو اپنے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر رکھیں، نظروں سے اوجھل ہوجائیں گے۔

ایک مجرب دخنہ بیان کرتے ہوئے ترکیب عمل میں تحریر کرتے ہیں کہ گدھے اور بندر کی چربی اور دونوں کا خون فصد ہم وزن لے کر ان تمام اجزاء کو خوب پیس کر باہم آمیز کرلیں اور کتان کے کپڑے کو اس محلول سے آلودہ کرکے اس کی بتی بنائیں اور تانبے یا کانسی کے نئے چراغ دان میں روغن تلخ کے ساتھ روشن کریں۔ اہل محفل ایک دوسرے کو گدھے اور بندر کی صورت دیکھیں گے۔

دفائن کا وخزائن کا مشاہدہ

مرأۃ العالمین میں حضرت خواجہ ارفع شاںلیلی لکھتے ہیں کہ زمین کے ہر قسم کے پوشیدہ فائن وخزائن کا پتہ چلانے کے لئے ذیل کا عمل جسے دخنۃ الدفائن کا نام دیا جاتا ہے۔ علمائے مخفیات وطلسماتی کا مجرب المجرب عمل ہے۔ قصائد میں اس دخنہ کو حکیم افلاطون کی طرف منسوب کرکے

بیان کیا گیا ہے، اجزاء اس کے یہ ہیں۔ گدھے کا خون، میعہ سائلہ، زہرہ گاؤ، بھیڑیئے کی چربی۔ ترکیب کے مطابق ان سب اجزاء کو ہم وزن لے کر خوب پیش کر خشک کرلیں پھر جس جگہ دفینہ کے موجود ہونے کا گمان ہو وہاں رات کے وقت اس دخنہ کو آگ پر سلگا کر سو رہیں، خواب میں دفینہ کے اسرار کو عیاں پائیں گے۔ راقم الحروف اس عمل کے ذریعہ متعدد بار دفینوں کا پتہ چلا چکا ہے۔

عملِ مطران

عمل مطران یعنی حسب ضرورت وحالات مینہ کا برسانا حکیم ناصر جمال طہرانی اخبار روحانیات میں اس عمل کا ذکر کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ یہ ایک نہایت عجیب وغریب عمل ہے جسے علمائے مخفیات وطلسمات نے اسرار میں شمار کیا ہے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ جب عامل اس عمل کو بجالانا چاہے تو جو یا آرد گندم کی ۹ روٹیاں پکائے اور طلوع فجر سے قبل آبادی سے دور نکل کر یہ روٹیاں نو کتے تلاش کر کے ان کو ایک ایک روٹی کھلائے اور خاموشی کے ساتھ واپس پلٹ آئے، بحکم خدا پہلے ہی روز بادل چھا جائیں گے اور خوب بارش ہوگی اگر ایسا نہ ہو تو دوسرے روز بھی یہ عمل بجالایا جائے۔ اگر دوسرے روز بھی بارش نہ ہو تو پھر تیسرے روز اس عمل کے نتیجہ میں یقینی طور پر رحمت خدا جوش میں آجائے گی اور اس قدر بارش ہوگی کہ زمین خدا سیراب ہوجائے گی۔ یہ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آج جب کہ اس عمل کو حاصل ہوئے کوئی ربع صدی سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے، میں متعدد مواقع پر اس عمل کو آزما کر خدائے بزرگ و برتر کی حکمت کاملہ کا عملی مشاہدہ کر چکا ہوں۔

طلسم طلب باراں

عبداللہ بن عجلان العقدی عوارف الحروف میں طلب باراں کے لئے اکابر علمائے طلسمات کا ایک مجرب المجرب عمل نقل کرتے ہوئے ترکیب عمل کے متعلق لکھتے ہیں کہ موسم گرما کے دنوں میں بارش کے پانی کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی زمین پر گرتی ہیں، انہیں جمع کر کے سایہ میں خشک کریں اور سفوف کی طرح پیس کر سنبھال کر رکھیں، پھر جب بارش کی حاجت ہو تو درخت سدرہ کی لکڑی کی آگ روشن کر کے اس پر اس سفوف کا دخنہ جلائیں جب یہ دھواں آسمان کی طرف بلند ہوگا تو خدا کی قدرت سے مطلع ابر آلود ہوجائے گا اور بارش برسنے لگے گی، جب تک یہ دخنہ روشن رہے گا بارش برستی رہے گی، جب بارش کا موقوف کرنا مقصود ہو تو دخنہ کو بند کردیں بارش بند ہوجائے گی۔

طلسماتِ عجیب

فوراً درخت اُگانے کے لئے طلسمات فلاطیس کا عمل ہے کہ مختلف قسم کے پھل دار درختوں کے بیج لے کر ان کو کسی شیشے کے برتن میں ڈال کر پہلے ایک ہفتہ تک روزانہ انسان کے خون فصد سے تر کر کے سورج کی دھوپ میں خشک کریں۔ دوسرے ہفتے میں بھی متواتر روزانہ بقدر خون ڈالتے رہیں اور برتن کو سایہ میں رکھ کر خشک کرتے رہیں۔ اس عمل کے بعد یہ تمام بیج اپنے پاس بہ حفاظت رکھ چھوڑیں، پھر جب اس عمل کا مظاہرہ کرنا مقصود ہو تو کھیت کی تازہ مٹی میں ان میں سے چند ایک بیج لے کر اگادیں، پانی کو گرم کر کے اس مٹی پر چھڑکیں اور قدرے انتظار کریں، کچھ ہی دیر بعد سرسبز درخت پیدا ہوجائیں گے جن میں پل بھر کے اندر پھول اور پھل بھی آجائیں گے۔ درخت کو فوراً بار آور کرنے کے لئے مادہ گائے کے پہلے حمل کے بچے کو پیدائش کے فوراً بعد ذبح کر کے اس کا کلیجہ نکال کر سایہ میں خشک کر کے باریک پیس کر محفوظ کرلیں، پھر جب مطلوب ہو کہ کسی درخت میں فوراً پھول آجائیں تو اس سفوف میں سے حسب ضرورت لے کر اس کو پانی میں حل کر کے اس درخت کی جڑ میں ڈال دیں، تھوڑی دیر میں وہ درخت پھل پھول لے آئے گا۔

طلسم حصول زر و مال

قدیان بن انوش اپنے قصائد میں حکیم حورابی سے نقل کرتا ہے کہ جب چاند گرہن لگتا ہے تو اس وقت خدائے تعالیٰ کی حکمت کاملہ سے گرگٹ جانور کے جسم میں یاقوت کی طرح کا سرخ رنگ کا ایک چمکدار پتھر پیدا ہوتا ہے جو سات روز میں پختہ ہوکر مکمل ہوجاتا ہے، چنانچہ چاند گرہن کے ایک ہفتہ بعد اس جانور کو پکڑ کر ہلاک کیا جائے تو یہ پتھر اس کے پوٹہ میں یعنی سنگ دانہ سے دستیاب ہوگا۔ اس پتھر کو جو کوئی انگوٹھی میں نگینہ کی جگہ لگوائے اور کسی سعید ساعت میں اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی میں پہن لے تو دولت، شہرت، عزت، خوش اقبالی اور حسن دعوت کی لازوال دولت سے مالا مال ہوگا جس کام میں ہاتھ ڈالے گا اس میں اسے بطور احسن کامیابی حاصل ہوگی، تجارت اور کاروباری امور میں سو فیصدی نفع ہوگا غرضیکہ ایسا شخص جہاں کہیں بھی جائے مال و دولت کی کمی نہ ہوگی، یہ عمل مجرب المجرب ہے۔ ☆

قسط نمبر ٦

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

فرمان خداوندی ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ.

(سورۃ الانبیاء، آیت نمبر: ۳۰)

یعنی ہم نے پانی سے ہر چیز کو زندہ کیا، پس کیا وہ ایمان نہیں لاتے ہیں۔ ارشاد ہوا:

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ. (سورۃ النحل، آیت نمبر: ٦٠)

کہ پس اُگائے ہم نے اس سے باغ رونق والے تم کو یہ قدرت نہ تھی کہ ان کے درختوں کو اُگاتے، کیا ہے کوئی معبود اللہ کے ساتھ، بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو پھر جاتے ہیں۔

غور کیجئے اللہ تعالیٰ نے میٹھا پانی پیدا فرما کر اپنے بندوں پر کیسا احسان فرمایا اور زمین پر حیوانات ونباتات دونوں کی زندگی کا اس کو سبب ٹھہرایا، پانی انسان کے لئے اس قدر قیمتی ہے کہ اگر انسان اس کے ایک گھونٹ کا سخت حاجت مند ہو اور اس کو اس سے روک دیا جائے تو وہ اس کو حاصل کرنے کے لئے دنیا کے سارے خزانے دیدینا بھی آسان سمجھے، سخت تعجب ہے کہ لوگ اس زبردست نعمت سے بھی غافل ہیں۔

ملاحظہ کیجئے انسان کو اس کی اس قدر سنگین حاجت اور یہ اتنا ارزاں کہ ہر شخص اس کے حاصل کرنے پر قادر۔ اگر اس کے حصول پر پابندی لگ جائے تو مخلوق کی زندگی تنگ ہو جائے بلکہ ان کی حیات ہی سخت خطرہ میں پڑ جائے پھر پانی کی نرمی اور لطافت کو بھی ذرا ذہن میں لائیے کہ پانی زمین میں کس طرح گھس کر اس کے اجزاء میں پیوست ہو جاتا ہے اور درختوں کی جڑیں اس سے غذا حاصل کرتی ہیں نیز حرارت آفتاب سے یہ اپنی لطافت ہی کی بنا پر درخت کی شاخوں تک چڑھتا ہے، حالانکہ اس کی طبعی حرکت نیچے جانے کی ہے اور چونکہ انسان کے لئے اس کا پینا بھی ضروری تھا کہ غذا نرم ہو کر بدن میں پھیل جائے، اس لئے قدرت نے پینے والے کو اس کے پینے میں خاص لذت بخشی اور بے بدل سرور ولطف عطا فرمایا تاکہ یہ آسانی سے نیچے اتر جائے اور پھر اترتے ہی بدن میں رچ جائے۔

قدرت نے پانی کو یہ صلاحیت بھی نصیب فرمائی کہ یہ بدنوں اور کپڑوں پر سے میل کچیل صاف کر دے۔

پانی سے ہی مٹی نرم کر کے اور گوندھ کر اس سے عمارت تیار کی جاتی ہے اور دوسرے کام بھی نکالے جاتے ہیں۔

غرض پانی سے اس چیز کو رقیق اور پتلا کر لیا جاتا ہے جو خشک کام میں نہیں آسکتی، پینے کی چیزیں اس سے رقیق کر کے آسانی سے پی لی جاتی ہیں۔ اس سے آگ بجھائی جاتی ہے، آگ کے شعلوں کو پانی سے ٹھنڈا کیا جاتا ہے۔ اگر انسان کو ایسا خطرناک پھندا لگ جائے کہ جان کے لالے پڑ جائیں تو پانی ہی اس پھندے کو دور کرتا ہے، انسان اگر تکان سے چور ہو، تھکا ماندہ ہو تو پانی پینے سے فوری تسلی ملتی ہے، سکون نصیب ہوتا ہے۔ پانی سے کھانے بھی پکتے ہیں اور وہ ساری اشیاء اس سے قابل استعمال بنتی ہیں جو تر ہو کر ہی کام میں آتی ہیں۔

حاصل کلام یہ کہ انسان کی وہ ساری غرضیں اسی سے پوری ہوتی ہیں جن میں بغیر اس کے چارہ نہیں، یہ عین خداوند قدوس کی کریمی ہے کہ اس قدر بڑی نعمت اور اس قدر سستی اور قابل حصول۔ اگر اس پر ذرا روک تھام لگ جاتی تو یہ روک انسان کے لئے موت کا پیغام ہوتی۔

بس صرف پرورش مخلوق کی خاطر پانی کو سب پر پھیلا دیا، کیا حیوان کیا نباتات ومعدنیات سب ہی کو سیراب کیا اور اپنی کریمی کا سب سے بڑا ثبوت دیا۔ سبحان المتفضل العظیم۔

ف: یہ پانی جوہر ایک کو ملے اور اس کے بغیر کسی کا کام نہ چلے ایک

بے بہا دولت ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا کی ہر دولت بے حقیقت ہے، یہ خشک مردہ زمین میں جان ڈال کر اس کو تر و تازہ ہرا بھرا شاداب بناتا ہے، پھل لاتا ہے، پھول کھلاتا ہے۔ اگر اس کا وجود نہ ہو تو انسان عدم کی نذر ہو، دنیا جل بھن کے ختم ہو، گرمی کے تپتے دنوں میں جب پانی کی کمی پڑتی ہے تو دنیا اس کو ترستی ہے، اس کی امید میں تڑپتی ہے۔
زمین مارے خشکی کے تڑکتی ہے، ہر طرف دھول اڑتی ہے، سبزہ کو نگاہ ترستی ہے، پھر جب یہ جھوم جھام کر دنیا پر چھاتا ہے اور پھر برس پڑتا ہے تو دم بھر میں خشک میدانوں کو جل تھل کر ڈالتا ہے، انسانوں کی امیدوں کو بر لاتا ہے اور ہر چیز کے لئے پیغام حیات لاتا ہے اس لئے فرمان خداوندی ہے کہ ہر شئے اسی سے زندہ ہے۔



☆بدبخت ہے وہ شخص جو خود تو مرجائے اور اس کا گناہ نہ مرے یعنی کوئی بری بات جاری کر جائے، مثلاً کوئی کھوٹا سکہ بنانا، برا کھیل جاری کرنا، بری کتاب کی اشاعت کرنا وغیرہ۔
☆موت سے محبت کرو تو زندگی عطا کی جائے گی۔
☆شکر گزار مومن عافیت سے قریب تر ہے۔
☆جس نے مخلوق سے کچھ مانگا وہ خالق کے دروازے سے اندھا ہے۔
☆تو نفس کی تمنا پوری کرنے میں مصروف ہے اور وہ تجھے برباد کرنے میں۔
☆خالق کا مقرب وہی ہے جو مخلوق پر شفقت کرتا ہے۔
☆کفران نعمت اور خودستائی قرب حق کی ضد ہیں۔
☆افلاس گناہوں سے بچاتا ہے اور تونگری معصیت کا جال ہے۔ افلاس کو اپنا محافظ خیال کر۔

سفر کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

محمد اجمل انصاری

بیرون ملک سفر کی بندش کو ختم کرنے کے لئے

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمن رحمانی مدظلہ، تحریر فرماتے ہیں کہ مندرجہ ذیل نصاب پر عمل کریں۔ ان شاء اللہ چند ہی دنوں میں مشکلات کا خاتمہ ہوگا اور بیرون ملک سفر کی بندش سے نجات ملے گی۔ دعائیں قبول ہونا شروع ہو جائیں گی۔ نصاب یہ ہے۔

ظہر کی نماز کے بعد چار سو نواسی (۴۸۹) مرتبہ

یَا فَتَّاحُ

عصر کی نماز کے بعد پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ

یَا وَلِیُّ یَا نَصِیْرُ

مغرب کی نماز کے بعد ایک سو اسّی (۱۸۰) مرتبہ

یَا سَمِیْعُ

عشاء کی نماز کے بعد ایک سو سینتیس (۱۳۷) مرتبہ

یَا وَاسِعُ

فجر کی نماز کے بعد تین سو آٹھ (۳۰۸) مرتبہ

یَا رَزَّاقُ

پڑھیں۔ اور جمعے کی نماز کے بعد سے یہ عمل شروع کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بیرون ملک سفر میں بندش کا خاتمہ ہوگا۔ زندگی میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

بیرون ملک سفر میں ہر قسم کی رکاوٹ اور بندش کا خاتمہ

جس شخص کو بیرون ملک جانے میں بہت رکاوٹیں آرہی ہوں، بیوی کو شوہر کے پاس جانے میں یا شوہر کو بیوی کے پاس جانے میں، نوکری کے سلسلے میں یا کسی بھی مقصد کے لئے بیرونِ ملک کا سفر کرنا ہو اور کسی طرح کامیابی نہ ہو رہی ہو تو اس عمل کو کریں۔ کئی بار کا تجربہ ہے کہ اس عمل کو کرنے والے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ وہ عمل یہ ہے۔

اول درود شریف ایک سو ایک بار پڑھ کر یہ عمل شروع کریں۔ سوا لاکھ (یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار) بار لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّی كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. پڑھیں۔ چاہے اکیلا شخص (مرد بھی پڑھ سکتا ہے، عورت بھی پڑھ سکتی ہے، جو باہر جانا چاہتا ہے وہ خود بھی پڑھ سکتا ہے، پڑھ لے یا گھر میں تمام اہل خانہ مل کر پڑھ لیں یا محلّہ کی عورتیں لڑکیاں مل کر پڑھ لیں۔ اس میں دونوں کی قید نہیں ہے کہ اتنے دن میں لازمی طور پر پڑھی جائے بلکہ سوا لاکھ تعداد پوری کرنی ہے، چاہے جتنے دنوں میں ہو۔ سوا لاکھ کی تعداد پوری ہونے کے بعد ایک سو بار درود شریف پڑھیں۔ آیت کریمہ کی تعداد سوا لاکھ کرنے کے بعد

یَا لَطِیْفُ

سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بھی اول و آخر درود شریف ایک سو ایک (۱۰۱) بار پڑھیں۔ یہ بھی اکیلے پڑھ سکتے ہیں، کچھ لوگ جمع ہو کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ جب اس کی تعداد سوا لاکھ پوری ہو جائے تو اب روزانہ کسی بھی وقت، جو باہر جانا چاہتا ہے، گیارہ سو بار یَا لَطِیْفُ۔ پڑھنا شروع کر دے اور گیارہ سو مرتبہ روزانہ اس وقت تک پڑھتے رہیں، جب تک کام نہ ہو جائے۔ درمیان میں ناغہ نہ کریں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے رہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی ہوگی۔

مرد مسحور جو بوجہ سحر عورت پر قادر نہ ہوسکے

مرغی کے تین انڈے ابال کر چھلکا اتار لیں اور پھر ترتیب وار یہ

آیات (ایک انڈے پر ایک آیت) لکھ دیں۔

(۱) قَالَ مُوْسَى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهُ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. (یونس:۸۱)

(۲) اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ. (الانبیاء:۳۰)

(۳) وَقَدِمْنَآ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا. (الفرقان:۲۳)

یہ انڈے مسحور کو کھلائیں۔

عدم قدرت برعورت

ایک شخص نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں اپنی بی بی سے صحبت کرنے سے قاصر ہوں، حالانکہ میں کمزور نہیں لیکن جب پاس جاتا ہوں تو بند ہو جاتا ہوں۔ آپ دو انڈے ابلے ہوئے منگوا کر چھلکا اتار کر ایک انڈے پر یہ آیت لکھیں۔

وَالسَّمَاءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (ذریات:۴۷)

اس کو مرد کو کہیں "تو کھالے"۔ دوسرے پر یہ آیت لکھی:

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ (ذریات)

اسے کہیں "کہ یہ بیوی کو کھلا دے"۔ چنانچہ اس کی رکاوٹ دور ہوگئی۔ (باوضو لکھیں)

مرد کی نامردی بوجہ سحر علاج

اگر کوئی مرد سحر سے نامرد ہو جائے تو تین بار روز سورہ ابراہیم کو پڑھے۔ نامردی دور ہوگی۔ اور مشک و زعفران سے لکھ کر پئے تو قوت اصلی سے زیادہ قوت ہوگی۔

دیگر قاصر از زن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ (1) رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْ صُحُفًا مُّطَهَّرَةً (2) فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ (3) وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ (4) وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (5) اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِيْنَ فِيْهَا اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ (6) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ (7) جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ خَالِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ (8)

بستہ عورت کا علاج

اگر پاک باز عورت کو کسی نے حسد و بغض کی وجہ سے بذریعہ جادو بستہ کر دیا ہو تو ان حروف کو کسی کاغذ پر لکھ کر دھو کر عورت اپنی شرم گاہ کو دھوئے۔ اور ایسا ہفتہ عشرہ تک کرے۔ اثر باطل ہوگا، ان شاء اللہ۔

حروف یہ ہیں: ف ج ش ث ظ ز ف ج ا ش ج ش ت

اقوال زریں

☆ جو شخص تادیب دنیا سے راہِ صواب اختیار نہ کرے، وہ عذاب عقبیٰ میں بھی گرفتار ہوگا۔

☆ اتنا کھاؤ جتنا ہضم کر سکو، اتنا پڑھو جتنا جذب کر سکو، علم در سینہ، نہ کہ در سفینہ۔

☆ زندگی میں تین چیزیں بہت سخت ہیں۔ ۱۔ خوف مرگ۔ ۲۔ شدتِ مرض۔ ۳۔ ذلتِ قرض۔

☆ کسی کی نسبت برا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ یاد رکھو کہ اس کا عکس اس کے دل پر ضرور پڑے گا۔

☆ نظر اس وقت تک پاک ہے جب تک وہ اٹھائی نہ جائے۔

☆ بیماریوں میں سب سے بری دل کی بیماری ہے۔ دل کی بیماریوں میں سب سے بری دل آزاری ہے۔

اولاد کی بندش کو ختم کرنے کا ایک خاص عمل

از قلم: اراکین روحانی علاج گاہ دار العمل چشتیہ، لاہور

اولاد کی بندش سے مراد یہ ہے کہ مرد یا عورت میں کوئی ایسا نقص پیدا کر دینا جس کی وجہ سے ان کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو۔ یا اگر ہو بھی جائے تو مردہ ہو۔ اس بندش کا شکار زیادہ تر خواتین ہی ہوتی ہیں۔

اولاد کی بندش کا علاج کرتے وقت یہ ہرگز نہیں بھولنا چاہئے کہ اولاد نہ ہونے کی صرف بندش ہی وجہ نہیں ہوتی، طبی وجوہات بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے جب بھی بندش اولاد کا علاج کریں، یہ تسلی کر لیں کہ مرد اور عورت میڈیکل رپورٹس کے مطابق اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ شوہر یا بیوی میں سے کسی میں یا دونوں میں کوئی نقص نکل آئے تو طبی علاج بھی جاری رکھا جائے۔ ورنہ اولاد کے حصول میں بندش ختم ہونے کے باوجود، ناکامی کا سامنا ہوگا۔

ہر قسم کی بندش اولاد کا مجرب روحانی علاج

ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَیْکُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا یَغْشٰی طَآئِفَةً مِّنْکُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ یَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِیَّةِ یَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَیْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ کُلَّهٗ لِلّٰهِ یُخْفُوْنَ فِیْ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا یُبْدُوْنَ لَکَ یَقُوْلُوْنَ لَوْ کَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ کُنْتُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ لَبَرَزَ الَّذِیْنَ کُتِبَ عَلَیْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰی مَضَاجِعِهِمْ وَلِیَبْتَلِیَ اللّٰهُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ وَلِیُمَحِّصَ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔

یہ آیت ”آیت قطب“ کہلاتی ہے۔ اس کی بے شمار خاصیتیں ہیں۔ اس سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے اس کا عامل ہونا ضروری ہے جو عامل، وہ بھی اس کے ورد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہر طرح کے جادو، جنات، نظر بد وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس میں خاص تاثیر رکھی ہے۔ بندشِ اولاد کے علاج کے لئے اس کا طریقہ درج ذیل ہے: علاج کے پہلے روز پانی چینی، نمک، آٹا اور بخور یا اگر بتیوں کو سامنے رکھ کر تین سو تیرہ (۳۱۳) بار اس آیت کا ورد کیا جائے۔ شوہر اور بیوی مل کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ دوسرے روز سے شوہر اور بیوی دونوں اکتالیس (۴۱) مرتبہ اس آیت کا ورد بعد نماز عشاء کریں۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف۔ اچھا سا بخور یا عربی خوشبو والی اگربتی بھی روشن کریں کہ دونوں ایک ہی کمرے میں، ایک ہی وقت میں وظیفہ پڑھیں۔ وظیفہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور درج بالا دم شدہ اشیاء پر بھی دم کریں۔ پانی صبح نہار منہ، عصر کی نماز کے بعد، عشاء کے بعد اور رات کو سوتے وقت پئیں اور سونے والے کمرے میں رات کو چھڑکیں۔ چینی، نمک اور آٹے کو اپنے کھانے پینے میں استعمال کریں۔ بخور یا اگر بتیوں کی دھونی مغرب سے دس منٹ قبل اپنے سونے والے کمرے میں دیں۔ اگر پورے گھر میں دے سکتے ہیں تو بہت اچھا ہے۔ پھر پانی بھی پورے گھر کے پاک کونوں اور دیواروں پر چھڑکیں۔ مسلسل اکیس یوم عمل کریں۔ جس دن عورت پاکی کا غسل کرے، اس دن سے آغاز کریں۔

یہ ایک بہت مجرب علاج ہے اور اس کو کرنے کے بعد دوسرے علاج کی ضرورت نہیں رہتی۔ اکیس یوم کا ایک کورس ہے۔ عموماً دو سے تین کورس میں مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔ جب دوسرا کورس شروع کریں تو پہلے کی طرح تین سو تیرہ بار پڑھ کر شروع کریں۔

اولادِ نرینہ کی بندش کو ختم کرنے کا ایک خاص عمل

اولاد نرینہ کی بندش میں کوئی ایسا نقص پیدا کر دیا جاتا ہے، جس کی وجہ سے صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ لڑکا پیدا نہیں ہوتا اور اگر ہوتا ہے تو مردہ ہوتا ہے یا پیدا ہو کر جلد مر جاتا ہے۔ شادی شدہ جوڑا اسی

خواہش میں عمر گزار دیتا ہے کہ ان کے ہاں لڑکا ہوگا۔ بروقت علاج نہ کروانے کی وجہ سے لڑکے پیدا کرنے کی صلاحیت میں بھی فرق آجاتا ہے۔ بندش ختم ہونے کے بعد پھر طبی علاج بھی کرنا پڑتا ہے۔

آج کل تو میڈیکل سائنس نے بہت ترقی کر لی ہے۔ ڈاکٹر کہتے ہیں لڑکا یا لڑکی۔ آپ کی مرضی ہے۔ جو چاہیں گے، وہی پیدا ہوگا۔ جب تک میڈیکل سائنس نے یہ دعویٰ نہیں کیا تھا، اس وقت تک کچھ پڑھے لکھے افراد اس بات کو مانتے ہی نہیں تھے کہ ایسا جادو کیا جاسکتا ہے کہ لڑکا پیدا نہ ہو، لڑکیاں ہی پیدا ہوں۔ ان کا کہنا یہ ہوتا تھا کہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کی مرضی سے ہوتا ہے۔ اب ڈاکٹرز کہتے ہیں تو وہ مانتے بھی ہیں اور کوئی اعتراض بھی نہیں کرتے۔ اب یہ بھی نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی۔ کہنے کا مقصد ہے کہ عاملین کے خلاف جاتا ہے، ڈاکٹرز کے نہیں۔ جب تک ڈاکٹرز نہیں کہیں گے، بات نہیں مانیں گے۔

اولادِ نرینہ پیدا کرنے کی صلاحیت اللہ جلہ شانہ نے صرف مرد میں رکھی ہے۔ عورت میں یہ صلاحیت ہی نہیں ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر کوئی یہی چاہتا ہے کہ اس کے لڑکا ہو۔ کچھ لوگ لڑکی ہونے پر یہی کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے فیصلہ پر راضی ہیں مگر وقت آنے پر ان کے منہ سے بھی لڑکے کی ہی خواہش نکلتی ہے۔ کئی بار اس کا تجربہ ہو چکا ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ بندش کا علاج کروانے کے بعد، جب بندش ختم ہوجائے تو اولادِ نرینہ کے حصول کے لئے روحانی علاج ضرور کرائیں۔ ساتھ ہی طبی ادویات بھی استعمال کریں، جن کو استعمال کرنے سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں ہاشمی روحانی مرکز کی خدمات حاصل کی جاسکتی ہیں۔

اولادِ نرینہ کی بندش کا ایک خاص روحانی علاج تحریر کیا جاتا ہے۔ اگر پابندی کے ساتھ اس علاج کو کرلیا جائے تو امید ہے کہ ان شاء اللہ، ناکامی ہرگز نہ ہوگی۔

حمل کے آغاز سے ہی اس علاج کو شروع کردیں۔ آغاز سے قبل ایک جاندار کا صدقہ دیں۔ اسی طرح اختتام پر بھی دیں۔ مرد روزانہ وقت مقررہ پر سورۂ یوسف ایک بار پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ عورت سورۂ مریم ایک بار پڑھے۔ اول و آخر تین تین بار درود شریف۔ پڑھ کر دونوں اولادِ نرینہ ہونے کی دعا کریں۔ یہ عمل تہجد کے وقت کرنا افضل ہے۔ دو رکعت نماز نفل پڑھ کر کریں تو اور بھی اچھا ہے۔

نمازِ عشاء کے بعد شوہر اور بیوی سورۂ فلق اور سورۂ ناس، ایک سو اکیس مرتبہ پڑھیں۔ اول و آخر تین بار درود شریف۔ یہ مرضی ہے کہ شوہر سورۂ فلق کو منتخب کرے اور بیوی سورۂ ناس کو۔ پڑھ کر پانی، چینی، نمک اور آٹے پر دم کریں۔ اور ان سب کو اپنے کھانے پینے کے استعمال میں لائیں۔ چالیس دن کا ایک کورس ہے۔ ہر کورس کے بعد تشخیص کریں یا کروائیں۔ انشاء اللہ، دو سے تین کورس میں بندش سے نجات مل جائے گی۔ علاج میں حتیٰ الامکان اس بات کی پابندی کی جائے کہ شوہر اور بیوی کے علاوہ کسی اور کو علاج کی خبر نہ ہو۔

اقوال حضرت غوث الاعظمؒ

☆ اوروں پر ہر دم نیک گمان رکھ اور اپنے نفس پر بدظن رہ۔

☆ اے عالم! اپنے علم کو دنیاداروں کے پاس اٹھنے بیٹھنے سے میلا نہ کر۔

☆ تیرا کلام بتادے گا کہ تیرے دل میں کیا ہے؟

☆ ظالم مظلوم کی دنیا بگاڑتا ہے اور اپنی آخرت۔

☆ مقتدی بن مقتدائے امت مت بن

☆ عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے بولتا ہے۔

☆ تنہا محفوظ ہے اور ہر گناہ کی تکمیل دو سے ہوتی ہے۔

☆ بجز اپنے اور اپنے بال بچوں کی ضرورت کے گھر سے باہر مت نکل۔

☆ کوشش کر کہ گفتگو کی ابتداء تیری طرف سے نہ ہوا کرے اور تیرا کلام جواب بنا کرے۔

☆ غیر ضروری بات کا جواب دینے سے بھی زبان کو بند رکھ چہ جائے کہ تو خود کوئی فضول بات کرے۔

☆ دنیادار دنیا کے پیچھے دوڑ رہے ہیں اور دنیا اہل اللہ کے پیچھے۔

☆ مومن کے لئے دنیا ریاضت کا گھر اور آخرت راحت کا گھر ہے۔

☆ بدگمانی تمام فائدوں کو بند کر دیتی ہے۔

ہر قسم کی بندش کو ختم کرنے کے مجرب اعمال

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہٗ

۱۔ مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْلِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ يَافَتَّاحُ يَا فَتَّاحُ يَافَتَّاحُ

ہر نماز کے بعد ایک سو ایک (مرتبہ، اول و آخر تین بار درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرمائیں گے۔ ہر قسم کی بندش کا خاتمہ ہوگا۔

۲۔ کوئی شخص حالات کے گرداب میں پھنس گیا ہو اور اپنی مسلسل کوششوں کے باوجود اس سے نکل نہیں پارہا ہو، ہر طرف بندشیں ہی بندشیں لگی ہوں تو وہ مندرجہ ذیل عمل کرے۔

فجر کی نماز کے بعد تین سو تیرہ (۳۱۳) مرتبہ

يَاعَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ

ظہر کے نماز کے بعد تین سو پچاس (۳۵۰) مرتبہ

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ

عصر کی نماز کے بعد دو سو (۲۰۰) مرتبہ

نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ

مغرب کی نماز کے بعد دو سو (۲۰۰) مرتبہ

يَاسَلَامُ

عشاء کی نماز کے بعد تین سو (۳۰۰) مرتبہ

يَامُغْنِيْ يَابَاسِطُ

پڑھیں۔ ہر وظیفہ کے اول و آخر درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ چار پانچ ماہ مکمل پابندی کے ساتھ یہ عمل کرلے تو اللہ کے فضل و کرم کا مشاہدہ ہوگا۔ ہر طرح کی بندشوں سے نجات مل جائے گی۔

رشتہ، کاروبار اور ہر قسم کی بندش دور کرنے کے لئے

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا . اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا. پارہ ۳۰ / سورہ الم نشراح کی آیت ۵ / تا ۶ / کو ہر نماز کے بعد اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔ اس عمل کو مسلسل چالیس (۴۰) یوم کریں۔ اول و آخر ایک بار درود تنجینا پڑھیں۔

ہر قسم کی بندش سے نجات...... ''یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ'' کا عمل

ہر قسم کی بندش کو دور کرنے کے لئے ''یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ'' کا چالیس (۴۰) دن تک چھ ہزار دو سو پچاس مرتبہ (۶۲۵۰) مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اول آخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ، ہر طرح کی بندش دور ہوجائے گی۔ اگر ایک چلے میں کام نہ بنے تو پھر دوسرا چلہ کریں۔

ہر قسم کی بندش سے نجات۔ ''یَافَتَّاحُ'' کا عمل

''یَا فَتَّاحُ'' کا کو صبح یا رات کو سوتے وقت گیارہ سو (۱۱۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ ہر بندش خود بخود ختم ہوجائے گی کیونکہ اس اسم کی برکت ہر راستے کی رکاوٹیں ہٹ جاتی ہیں۔

ہر قسم کی بندش اور مشکلات کا خاتمہ

ایسی بندش جو کسی تدبیر سے نہ ٹوٹ رہی ہو یا کسی ایسی مہم درپیش آگئی ہو جس کا حل ہونا بہت ہی مشکل نظر آرہا ہو تو چالیس (۴۰) روز تک اس اسم ''یَا قَیُّوْمُ'' کو بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) مرتبہ روزانہ پڑھیں، انشاء اللہ جس کام میں بندش لگی ہے وہ ختم ہو جائے گی۔ جو مشکل بھی درپیش ہوگی حل ہوجائے گی۔

ہر قسم کی بندش ختم کرنے کا ایک خاص عمل

ہر قسم کی بندش کو ختم کرنے کے لئے اکسیر عمل ہے۔ روزانہ مقررہ وقت پر اکیس (۲۱) مرتبہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب
اے کھولنے والے دروازوں کے اور اے سبب پیدا کرنے والے اسباب کے
وَیَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ
اور اے پھیرنے والے دلوں کے اور نگاہوں کے اور اے فریاد سننے والے فریادوالوں کے
وَیَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا مُفَرِّ الْمَحْزُوْنِیْنَ
اور اے راہ بتانے والے حیرانوں کے اور اے فرحت دینے والے غمگینوں کے
اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ
میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے میری فریاد سن لے
تَوَکَّلْتُ عَلَیْکَ یَا رَبِّیْ وَفَوَّضْتُ اِلَیْکَ اَمْرِیْ
بھروسہ کیا میں نے تجھ پر اے میرے پروردگار اور سپرد کیا میں نے تجھ کو اپنا کام
یَارَبِّ یَارَبِّ یَارَبِّ یَااللّٰہُ
اے پروردگار اے پروردگار اے پروردگار اے اللہ
یَابَاسِطُ یَارَزَّاقُ یَافَتَّاحُ یَاکَرِیْمُ
اے خوشحالی بخشنے والے اے روزی دینے والے اے رحمت کے دروازے کھولنے والے اے سخی

ہر قسم کی بندش کو کھولنے کے لئے چہل کاف کا خاص وظیفہ

نوچندی شب پنجشنبہ کو (جمعرات) کو بعد نماز عشاء چالیس (۴۰) مرتبہ درود شریف پڑھ کر چہل کاف چالیس (۴۰) مرتبہ پڑھیں۔ ہر ایک مرتبہ پڑھنے پر رب ذوالجلال کے حضور نہایت عاجزی وانکساری کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے دعا مانگیں۔ آخر میں دوبارہ چالیس دن تک عمل بلا ناغہ جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ، اللہ جل شانہٗ کے فضل سے چالیس (۴۰) دن سے قبل مراد پوری ہوگی، ہر قسم کی بندش سے نجات ملے گی۔ مگر پھر بھی چالیس (۴۰) دن تک پڑھتے رہنا ہے۔ درمیان میں نہ چھوڑیں۔ اس کا پورا فائدہ حاصل کرنے کے لئے نماز پنج گانہ ادا کریں۔ گناہوں سے پرہیز لازمی ہے۔ وقت اور جگہ ایک رکھیں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے اس کا تلفظ خوب درست کریں۔ تاکہ غلطی نہ ہو۔

نوٹ: چہل کاف کے وظیفہ کے لئے اجازت لینی بہت ضروری ہے۔

صرف اکیس یوم میں ہر قسم کی بندش ختم کرنے کا خاص عمل

یہ عمل ایک خاص بزرگ کا عطیہ ہے اور انتہائی مجرب ہے۔ یقین سے صرف اکیس یوم پڑھیں۔ ان شاء اللہ، ہر قسم کی بندش ٹوٹ جائے گی۔ شروع چاند کی تاریخوں میں شب جمعرات یا شب جمعہ سے آغاز کریں۔ اور اکیس یوم مسلسل پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔ اگر خدانخواستہ کوئی کسر رہ جائے تو مزید ایک بار دہرالیں۔ عمل یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (1)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (2) اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (3) مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (4) اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (5) اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ (6) صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ (7)

فَعَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّاْتِیَ بِالْفَتْحِ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَکُمُ الْفَتْحُ. فَفَتَحْنَا عَلَیْھِمْ اَبْوَابَ کُلِّ شَیْءٍ. وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ. رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ.

اقوال زریں

☆ بہترین قول ذکر، بہترین فعل عبادت اور بہترین خصلت حلم ہے۔

☆ ہر ایک بات جو ذکر سے خالی ہو، لغو ہے، ہر ایک خاموشی جو فکر سے خالی ہو سہو ہے، ہر ایک نظر جو عبرت سے خالی ہو لہو ہے۔

☆ نہایت خوشحالی اور نہایت بدحالی برائی کی طرف لے جاتی ہے۔

☆ اس سے پوچھا گیا بھائی بہتر ہے یا ر؟ جواب دیا، بھائی اگر یار ہو۔

☆ فقیر وہ ہے کہ اس کی خاموشی فکر کے ساتھ اور اس کی گفتگو ذکر کے ساتھ ہو۔

☆ ملک الموت جان کنی کے واسطے صرف ایک بار نہیں آتے بلکہ زندگی میں بصورت قرض خواہ بھی نمودار ہوتا رہتا ہے۔

☆ صرف مجرم کو سزا دینا کافی نہیں بلکہ راز دان کو بھی سزا ملنی چاہیے۔

ہر قسم کی بندش کھولنے کے لئے

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری، ضلع اوکاڑا، پنجاب، پاکستان

بخت کشادن دختران و پسران

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ ہر دور میں اہم رہا ہے۔ عصر حاضر میں تو لڑکیوں کے لئے اچھا بر ملنا ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ ہر فرد یہی چاہتا ہے کہ ہونے والی بیوی کافی سارے جہیز کے ساتھ کاربار کے لئے بھی رقم اپنے ساتھ لائے جب کہ لڑکیاں جہیز نہ ہونے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر بیٹھی بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ بعض عاشق نامراد اچھے رشتہ کی بات طے ہونے پر اور جہیز کا مطالبہ پورا نہ ہونے پر سفلی عاملین سے بوجہ بغض لڑکیوں کا بخت بستہ کرواتے نظر آتے ہیں۔ یہ بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ مرد، عورت ہر دو ناکام ہونے کی صورت میں مخالف کی عقد بندی کے درپے رہتے ہیں۔ پاکستان ہی نہیں دنیا کے ہر خطہ میں سفلیات کے جاننے والے بکثرت پائے جاتے ہیں، جو یہ کام معمولی معاوضہ لے کر خرابی پیدا کرتے ہیں۔ یہی لوگوں کے کاروبار کو بھی بستہ کرتے ہیں۔ ہم ہر دو جنس کی بخت کشائی کے اعمال تحریر کر رہے ہیں تاکہ بنی نوع انسان کو فائدہ پہنچے۔ اس مقصد کے لئے ہم سورۂ یٰسین شریف کی آیت مبارکہ سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ. سے نقوش بخت کشائی اور دل پسند شادی تیار کرنے کا طریق تحریر کرتے ہیں۔

نام سائلہ رانی بنت شریفاں	اعداد ۹۰۲
آیت مبارکہ کے اعداد	۴۲۸۸
مجموعہ اعداد	۵۱۹۰

ان اعداد کا مربع جفت جفری قاعدہ کے مطابق تحریر کریں۔ آیت کے اعداد کے حروف پیدا کر کے اس موکل علوی اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ موکل علوی کا اسم لوح کے اوپر درج کریں اور اس اجنہ لوح کے نیچے درج ہوگا۔

اعداد آیت مبارکہ ۴۲۸۸ حروف: ح ف ر د غ...... اسم موکل علوی: حفر دغائیل...... اسم اجنہ: حفر غغغغیوش مثال نقش مربع جفت آتشی یہ ہے خانہ نمبر ۹ میں کسر ہے۔

حفر دغائیل

۱۲۹۶	۱۳۰۳	۱۳۰۹	۱۲۸۲
۱۳۰۷	۱۲۸۴	۱۲۹۴	۱۳۰۵
۱۲۸۶	۱۳۱۳	۱۲۹۹	۱۲۹۲
۱۳۰۱	۱۲۹۰	۱۲۸۸	۱۳۰۱۱

غغغغیوش

اس نقش کو سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے کسی محبت کی ساعت میں تحریر کیا جائے اور سائلہ اپنے پاس رکھے یا گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بخت کشادہ ہو جائے گا اور شادی کے پیغامات آئیں گے۔

اگر کسی مخصوص جگہ رشتہ کرنا مطلوب ہو تو اس آیت کے اعداد میں ہر دو کے نام مع والدہ کے اعداد شامل کر کے نقش تیار کیا جائے اور طالب اپنے گلے میں پہنے یا اپنے پاس رکھے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو مطلوبہ جگہ شادی ہوگی، مثلاً:

نام طالب: رانی بنت شریفاں: اعداد ۹۰۲

نام مطلوب: اختر بن سرداراں: اعداد ۲۱۱۷

آیت مبارکہ کے اعداد: ۴۲۸۸ مجموعہ: ۷۳۰۷

اس نقش کے آیت مبارکہ کے اعداد سے اسم موکل اور اسم اجنہ حسب سابق پیدا کئے جائیں گے اور اسم طالب و مطلوب مع والدہ کے اعداد سے بھی اسم موکل اور اسم اجنہ پیدا کریں۔ مثلاً اعداد طالب و مطلوب: ۹۰۲ + ۲۱۱۷ = ۳۰۱۹

حروف: ط ی غ غ غ اسم موکل: طیغغغائیل

اسم اجنہ: طیغغغیوش

مثالی نقش مربع جفت مخصوص جگہ شادی کے لئے یہ ہوگا۔ کسر خانہ نمبر ۵ میں ہے۔

طیجغائیل—حفر دغائیل—طیغغغیوش

۱۸۲۶	۱۸۳۲	۱۸۳۸	۱۸۱۱
۱۸۳۶	۱۸۱۳	۱۸۲۴	۱۸۳۴
۱۸۱۵	۱۸۴۲	۱۸۲۸	۱۸۲۲
۱۸۳۰	۱۸۲۰	۱۸۱۷	۱۸۴۰

حفر غغغغیوش

اس نقش کو رانی اپنے گلے میں ڈالے۔ اگر اختر چاہے کہ اس کی شادی رانی سے ہو جائے تو اس نقش کو اختر گلے میں ڈالے۔ اگر اختر کی بخت کشائی مطلوب ہے تو نقش اول میں بجائے رانی کے اختر کے اعداد اور آیت مبارکہ سے مربع جفت آتشی رفتار سے تیار کر کے اختر کے گلے میں ڈالے۔

بخت کشائی کے لئے چند چٹکلے

جس لڑکی کا نکاح یا شادی نہ ہوتی ہو یا بخت باندھا گیا ہو تو ذیل کے اسمائے طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر کسی سعد وقت میں لکھ کر کسی مٹی کے کوزے میں ڈال کر پانی سے بھر دیں۔ تین ہفتہ تک لڑکی اس کوزہ سے پانی پیتی رہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور جلد شادی یا نکاح ہو جائے گا۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں:

سـولـمـالـج سـلـحـحـی هـمـلـوخـیـم

ایضاً

اسم طلسم کو کسی کپڑے پر دھاگہ سے کڑھائی کر کے اپنے پاس رکھے، مقصد بر آئے گا، طلسم یہ ہے۔

هـمـطـیـطـلا هـنـا سـلـمـسـلا بـطـیـسـلـه—
هـمـوبـریـحـه مهسـه کـهلـهـه بـلـع عـجـالـیـب

اگر کسی دوشیزہ کا بخت بستہ ہو تو

اگر کسی دوشیزہ کا بخت بستہ ہو تو ذیل کی عبارت کو کسی سعد وقت میں سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے کسی کنویں یا دریا میں ڈال دیں۔ روزانہ ایسے گیارہ تعویذ تیار کر کے آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالیں۔ صرف گیارہ روز تک ایسا کریں۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو بخت کشادہ ہوگا اور شادی یا نکاح کے پیغامات آئیں گے اور کسی صالح مرد سے شادی ہو جائے گی۔ وہ عبارت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم من یحی العظام وھی رمیم رب العرش العظیم من کان لکم الفتح بخت (نام لڑکی مع والدہ) و آور بازوجاً صالحا ابداً۔

مردوں کے لئے چند چٹکلے

اگر کسی مرد کو لڑکی نہ دیتے ہوں تو اس طلسم کو سفید کاغذ پر زعفران سے لکھ کر دھو کر پانی کو لڑکی کے دروازے پر چھڑک دے اور ایک تعویذ لکھ کر لڑکی کے گھر کے دروازے کی چوکھٹ کے نیچے دفن کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو لڑکی والے راضی ہو کر رشتہ دیں گے۔

ع مع ل اح ااا ھ ـ ح م اا م اا ہ مح اح اا ح
م ۰ اح ۹ ـ اا ہ ۹ م ۱۱۱۲۱۳۱ ہ ااا - اا ۲ ہ ح ـ ع -
ا ۱۵ م ۳۹

اگر لڑکی والے رشتہ نہ دیتے ہوں

اگر لڑکی والے رشتہ نہ دیتے ہوں تو ان اسمائے طلسمات کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر وہ پانی ان کے دروازے پر چھڑک دیں۔ اللہ نے چاہا تو وہ رشتہ دینے پر راضی ہو جائیں گے۔ اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

جابہالہ سحر ۹ہ مہ ۱۹ اح ااا ع اللہ

اگر لڑکی والے رشتہ کے لئے راضی نہ ہوں

اگر لڑکی والے رشتہ کے لئے راضی نہ ہوتے ہوں تو اس دعا کو سفید کاغذ پر لکھ کر دھو کر لڑکی کے گھر میں جہاں رشتہ کی بات کرنا ہو چھڑک دیں، وہ راضی ہو جائیں گے۔ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ یاشفیا یا شفیها بلقها یا طلمسلسیا یا سحایا انحایالع (نام لڑکی مع والدہ اور ناراض لوگوں کے

نام لکھیں) راضی شود یا محشایا محشینا یاسین ماتعسنایا طنایا سمنا آہ آہ آہ فتصبر یا کھیح یا کھکھح یا ارحم الراحمین

ہمہ قسم کی بندش نکاح ختم کرنے کے لئے

ہمہ قسم کی بندش نکاح ختم کرنے کے لئے سورہ فتح لکھ کر غسل کرنے اور پینے کے لئے دیں۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

بستہ مردوزن کا کشادہ کرنا

اکثر سفلی عاملین چند روپوں کے لالچ میں بذریعہ سحر جادو کسی کا اچھا خاصا چلتا ہوا کاروبار بستہ کردیتے ہیں، کسی کی ترقی باندھ دیتے ہیں، کسی کا نکاح بستہ کردیتے ہیں تاکہ شادی نہ ہوسکے۔ اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ مردوزن کی قوت مباشرت تک بستہ کردیتے ہیں اور اس طرح میاں بیوی ایک دوسرے سے آہستہ آہستہ متنفر ہوجاتے ہیں۔ اساتذہ عظام اور علمائے جعفر نے شہوت بستہ کے اعمال صرف اس لئے وضع کئے ہیں کہ آوارہ اور زانی مردوزن کی شہوت بستہ کردی جائے تاکہ وہ اس فعل بد سے باز آجائیں، لیکن دولت کے پجاریوں نے اس سے بھی شر کا پہلو نکال لیا ہے۔ ہم ذیل میں بستہ مردوزن کو کشادہ کرنے کے چند مجرب اعمال تحریر کررہے ہیں۔

اگر کسی مرد کو سحر جادو کے ذریعہ بستہ کردیا ہو

اگر کسی مرد کو کسی حاسد دشمن نے سحر جادو کے ذریعے بستہ کردیا ہو تو وہ مرد اپنی حلال بیوی پر بوقتِ ملاپ قادر نہ ہوتا ہو تو ذیل کے نقش کو قمر درجدی کے اوقات میں سیسہ کی دھات پر کسی لوہے کے قلم سے کندہ کریں اور مرد بستہ اس لوح کو اپنی کمر پر باندھے تو سحر جادو کا اثر زائل ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۰	۵۵	۴۸
۴۹	۵۱	۵۳
۵۴	۴۷	۵۲

کبیکج

اگر پاک باز عورت کو بذریعہ جادو بستہ کردیا ہو

اگر پاکباز عورت کو کسی نے حسد وبغض کی وجہ سے بذریعہ جادو بستہ کردیا ہو تو ان حروف کو کسی کاغذ پر تحریر کرکے دھو کر عورت کے عضو پوشیدہ کو دھوئے اور ایسا ہفتہ عشرہ تک کرے۔ اثر باطل ہوگا۔ حروف یہ ہیں۔

ف ج ش ث ظ ز ف ج ا ش ج ش ث

بستہ مرد کا عورت پر کشادہ کرنا

کئی بار کا مجرب عمل ہے، طریقہ یوں ہے کہ بستہ مرد کا نام مع والدہ لے کر ابجد قمری سے عدد نکالیں اور ان اعداد میں (۱۲۰۰) اعداد اور جمع کرکے ایک مربع ذیل کی چال سے پر کریں اور نقش کو قمر در سنبلہ کے اوقات میں جب شمس وقمر کی نظر تثلیث یا تسدیس ہو تحریر کریں۔ نقش کو زعفران اور گلاب سے تیار کریں۔ مقررہ وقت میں زیادہ تعداد میں نقش تیار کریں تاکہ مرد بستہ ہفتہ عشرہ تک دھو کر صبح وشام پی لیا کرے۔ مقصد حاصل ہوگا، مثلاً

بستہ مرد کا نام مع والدہ = اسماعیل بن صاعہ

اعداد = ۴۷۸+۱۲۰۰=۱۶۷۸ تفریق ۳۰=۱۶۴۸

۱۶۴۸ تقسیم ۴=۴۱۲ مقررہ رفتار سے نقش پر کیا تو تیار ہوا۔ مذکورہ بالا اوقات کے لئے کوئی بھی رائج الوقت تقویم ملاحظہ فرمائیں۔

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۱۴	۱	۸	۱۱
۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲

اور اصل نقش یہ تیار ہوا۔

۲۵	۴۱۲	۴۱۹	۴۲۲
۴۱۵	۴۲۶	۴۲۱	۴۱۶
۴۲۰	۴۱۷	۴۱۴	۴۲۷
۴۱۸	۴۲۳	۴۲۴	۴۱۳

جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو

جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو، خواہ اس کو کسی نے بذریعہ سحر جادو

باندھ دیا ہو یا نامرد ہو، اسے تین روز تک بالترتیب اس عبارت کو لکھ کر کاغذ کے ٹکڑوں پر دیا جائے تاکہ وہ بھی دھوکر پی لے یا اسے چینی کی پلیٹ پر زعفران وگلاب کی روشنائی سے لکھ کر نہار منہ شہد ڈال کر چٹایا جائے۔ انشاء اللہ عورت پر قادر ہوگا۔ پہلے روز لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ كٓهٰيٰعٓصٓ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰهِىْ بِحُرْمَةِ مُحَمَّدٍ وَّعَلِىٍّ وَ فَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ اَنْ تُعَافِيَنِىْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِىْ عَلَى الْجِمَاعِ الْجَلِيْلَةِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

دوسرے روز لکھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓعٓسٓقٓ يَا صَمَدُ يَا فَرْدُ يَاذَا الْجَلَالِ، وَالْاِكْرَامِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْ تُعَافِيَنِىْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِىْ عَلَى الْجِمَاعِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

تیسرے روز لکھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا فَرْدُ اَنْ تُعَافِيَنِىْ مِنَ الْعِنَّةِ وَ تَقْدِرَ لِىْ عَلَى الْجِمَاعِ وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اگر بذریعہ جادو مرد کو بیوی سے روک دیا ہو یعنی بندش کردی ہو

اگر بذریعہ جادو مرد کو بیوی سے مجامعت سے روک دیا ہو تو اس کے علاج کے لئے ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں۔ درخت سدرہ کے سات تازہ پتے یعنی کونپلیں لے کر دو پتھروں میں پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اس پانی پر آیت الکرسی اور چاروں قل شریف پڑھ کر دم کریں اور پھر سحر زدہ کو صرف تین گھونٹ پلادیں اور باقی پانی سے غسل کرائیں۔ یہ نسخہ بیماری، سحر زدہ کے لئے تیر بہدف ہے جب کہ مرد کو بیوی سے جماع سے روک دیا گیا ہو۔ انشاء اللہ ایک ہی بار کے استعمال سے فائدہ ہوگا۔ آیت الکرسی اور چاروں قل بھی یہاں درج کئے جاتے ہیں تاکہ ہر قاری کو آسانی رہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ. لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ. وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ. وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ. وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ. لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِى الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِىْ يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

ترقی رزق اور بستہ کاروبار کشادہ کرنا

اگر کسی کی دکان، دفتر یا کاروبار بستہ کردیا گیا ہو یا کسی وجہ سے کاروبار نہ چلتا ہو، لاکھ کوشش اور محنت سے بھی کاروبار میں ترقی نہیں ہوتی، تو ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے غیبی اسباب پیدا ہوں گے اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ جب تک نقش دکان، دفتر میں آویزاں رہیں گے کسی قسم کے سحر، جادو اور نظر بد کا اثر نہیں ہوگا۔

ترکیب عمل کچھ اس طرح ہے کہ سفید کاغذ کے چوبیس الگ الگ ٹکڑوں پر ذیل کا نقش تحریر کریں، نقش لکھنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں، عروج ماہ میں کسی بھی دن مبارک دن کی سعد ساعت میں تحریر کیا کریں۔ اب سوا کلو گندم کا آٹا گوندھ کر اس کے اکیس برابر وزن کے پیڑے بنائیں اور ہر پیڑے میں ایک ایک نقش بند کرکے کسی نہر یا دریا میں ڈال دیں اور واپس اپنی دوکان، دفتر، کاروباری جگہ پر آکر وہاں لوبان کا بخور روشن کریں۔ باقی جو تین نقش ہیں ان میں سے ایک کو

دکان، دفتر کے اندر بالکل سامنے اونچی جگہ پر جہاں آنے والے کی نظر پڑے آویزاں کریں۔ باقی دو کو دائیں بائیں طرف کی دیواروں پر بلند جگہ آویزاں کریں۔ اب کچھ دیر بیٹھ کر وہی شعر پڑھیں، پس عمل مکمل ہوا۔ اسی شعر کو بلا تعدا چلتے پھرتے اور کاروباری جگہ پر بیٹھے پڑھا کریں۔ اس عمل سے وہ تمام لوگ جن کا واسطہ اکثر عوام الناس سے رہتا ہے مثلاً ڈاکٹرز، حکماء، وکلاء، تاجران اور دوکاندار حضرات یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ پڑھنے والا شعر یہ ہے۔

با ہست خضر با مست خضر جو چلے خضر کی آن
ہند سندھ کوٹ نگر تھیں لے آئیو میری دوکان

اور نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ.

ااک۱۱۱۱۹۰۰۰طءل۹و

بندش کاروبار ختم کرنے کے لئے

سفید کاغذ پر عام روشنائی سے ایک بار سورۂ فاتحہ، ایک بار الم نشرح، ایک بار آخری دونوں قل شریف اور آخر میں دعا تحریر کریں۔ سارا عمل مکمل تحریر کیا جا رہا ہے تاکہ آپ کو آسانی رہے۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ. وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ. مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ. وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ. وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِکِ النَّاسِ. اِلٰہِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ. الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

طریقہ استعمال

اس کاغذ کو سات مساجد سے تھوڑا تھوڑا پانی جو تقریباً ایک لیٹر ہو میں بھگودیں، جب سیاہی اتر جائے تو اس پانی کو صبح وشام کاروباری جگہ، دفتر، دکان وغیرہ میں چھڑکاؤ کریں، جب پانی خشک ہو جائے تب اوپر سے گزر سکتے ہیں۔ دیواروں پر بھی چھڑک دیں۔ انشاء اللہ بندش ختم ہوگی اور کاروبار خوب چلے گا۔

دکان کی بندش ختم کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل سب نام لکھ کر کاروبار کی جگہ پر روزانہ تین بار جلائیں اور لوبان کا بخور روشن کریں، ہفتہ عشرہ کافی ہے، نام یہ ہیں:

ابلیس۔ نمرود۔ شداد لعین۔ فرعون۔ ابوجہل۔
مارو و ماروت۔ ہامان

ہمہ قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کی دکان بذریعہ جادو باندھ دی گئی ہو، حلوائی کی بھٹی، گھر کا چولہا، کمہار کی آوی وغیرہ، مرد وزن کی شہوت، ہر قسم کی بندش کو کھولنے کے لئے یہ عمل بارہا کا مجرب ہے۔ آزمائیں اور راقم کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

اللہ جیسے بادشاہ محمد ﷺ جیسے وزیر حضرت خواجہ جیسے دل بند دستگیر جیسے پیر ہٹ کھلے دکان کھلے چار کوٹ کا راہ کھلے دوہائی حضرت خضر علیہ السلام دی دوہائی حضرت مہتر الیاس دی۔

اس عمل کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر دم کریں اور پانی کو متاثرہ جگہ پر چھڑک دیں، انشاء اللہ سحر باطل ہوگا اور بندش کھل جائے گی۔

ترقی رزق وبرکت کے لئے

یہ نقش سفید پاکیزہ کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے جو شخص اپنے پاس رکھے اس کے رزق میں برکت ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۲	۴۲۵	۴۳۰
۴۲۷	۴۲۹	۴۳۱
۴۲۸	۴۳۳	۴۲۶

اللّٰہُ لطیفٌ بعبادہٖ یرزق من یشاء وھو القوی العزیز

خسارہ دکان، کاروبار ختم کرنے کے لئے

اگر کسی دکان یا کاروبار میں خسارہ جارہا ہوتو اسے چاہئے کہ جب صبح اٹھ کر اپنی دکان یا کاروبار کی جگہ پر آئے تو سب سے پہلے درود شریف باوضو گیارہ بار پڑھے، پھر سورہ نصر دس مرتبہ پڑھے۔ سورہ نصر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

پھر دعا کرے، پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور دعا کرے اور اپنے کام میں مصروف ہوجائے۔ انشاء اللہ بہت جلد تنگی دور ہوجائے گی اور دوکان وکاروبار خوب چلے گا۔

برائے ادائیگی قرض

اگر کسی پر قرض کا بوجھ بڑھ گیا ہوتو اسے چاہئے کہ نماز عشاء پڑھ کر اسی جگہ پر سورہ نصر اکتالیس مرتبہ روزانہ اکتالیس روز تک پڑھے۔ انشاء اللہ قرض سے سبک دوش ہوجائے گا۔ مجرب وکثیر الاثر عمل ہے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف ضرور پڑھیں کیوں کہ درود شریف کے بغیر کوئی دعا قبول نہیں ہوتی اور درود شریف سے دعا کو روحانی پر لگ جاتے ہیں اور دعا قبول ہوتی ہے۔

علم ومعرفت اور بند حافظہ کو کھولنے کا نقش

مشک و زعفران اور گلاب سے چینی کی پلیٹ پر یہ نقش لکھے۔ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک بعد نماز فجر یہ تین نقش لکھے۔ جس کو استعمال کرانا مقصود ہو وہ جمعرات، جمعہ، ہفتہ تین دن تک روزہ رکھے اور ہر دن نقش آب زمزم سے گھول کر روزہ افطار کرے۔ انشاء اللہ بے حد فوائد حاصل ہوں گے۔

۷۸۶

الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	الٓمٓ	الٓمٓ
الٓمٓ	نٓ والقلم وما یسطرون	الٓمٓ

بند حافظہ کو کھولنے اور علم ومعرفت کے لئے

جو شخص

الٓمٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورہ البقرہ: ۱تا۵) بروز جمعرات دن کے پہلے پہر کسی پاکیزہ برتن میں مشک وزعفران سے لکھ کر اور شیریں پانی سے دھوکر پی لیا کرے اور اس روز کھانا نہ کھایا کرے بلکہ اسے رات کو بھی پی لیا کرے اور دن کو روزہ رکھے۔ تین دن یا پانچ دن ایسا ہی کرے۔ حافظہ قوی اور علم ومعرفت مستحکم ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اگر کسی کی پڑھائی باندھ دی گئی ہو

اگر کوئی بچہ یا بڑا کند ذہن ہو اور جو کچھ بھی یاد کرتا ہو اسے بھول جاتا ہو تو وہ نقش عدد زعفران سے لکھے اور ایک کو اپنے گلے میں باندھے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس پانی کو استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے اس کا ذہن تیز ہوگا۔ اگر کوئی امتحان میں کامیاب ہونا چاہتا ہو تو اس نقش کو بوقت صبح سورج طلوع ہونے کے بعد سورج کے سامنے بیٹھ کر زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اُسے باریک شکل میں موڑ کر اسے اپنے لکھنے والے قلم کے اندر رکھ لے اور اپنے پاس ایسا بھی قلم رکھے جو لکھتا نہ ہو، پھر اس سے امتحانی پرچے پر اس آیت کو لکھے اور جس کے اندر اس نقش کو رکھا ہو اس کے ساتھ پرچہ تحریر کرے اللہ کے حکم سے امتحان میں غیبی امداد حاصل ہوگی۔ ایک عدد نقش کو اپنے سیدھے بازو پر بھی باندھے اور دوسرے کو پانی میں ڈال کر اس کا پانی استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے زبان صحیح ہوگی اور وہ الفاظ کو صحیح بیان کرے گا۔ پڑھائی میں ذہن تیز

رکھنے کے لئے اس نقش کو گلاب کے عرق میں ڈال کر اس عرق کو پینا نہایت فائدہ مند ہے۔

نٓ

والقلم	وما	یسطرون
یسطرون	والقلم	وما
وما	یسطرون	والقلم
والقلم	وما	یسطرون

نٓ

پیشاب کھولنے کے لئے

اگر کسی انسان یا حیوان کا پیشاب بند ہو گیا ہو، وجہ خواہ سحری ہو یا کوئی اور تو یہ طلسم ہاتھوں اور پیروں پر لکھیں، پیشاب کھل جائے گا، طلسم یہ ہے۔

دائیں ہاتھ پر یہ طلسم لکھیں　　عطست

بائیں ہاتھ پر یہ طلسم لکھیں　　عطست

دائیں پاؤں پر یہ طلسم لکھیں　　عبطوسا

بائیں پاؤں پر یہ طلسم لکھیں　　عطس

جب پیشاب کھل جائے تو لکھے ہوئے طلسم پانی سے دھو دیں۔

مریض عشق کا علاج

اگر کوئی شخص کسی پردہ نشین دوشیزہ سے عشق میں مبتلا ہو اور اس کے ساتھ کسی بھی طرح نکاح ممکن نہ ہو یا کوئی عورت کسی حسین مرد پر عاشق ہو گئی ہو اور کوئی صورت وصال کی ممکن نہ ہو یا کسی مرد کو کسی نے بذریعہ سحر جادو اپنے عشق میں مبتلا کر دیا ہو، یا کسی پاک دامن عورت کو کسی مرد نے بذریعہ سحر جادو اپنے عشق میں مبتلا کر دیا ہو تو مریض عشق کے علاج کے لئے یعنی اس کے دل سے معشوق کا عشق و محبت ختم کرنے کے لئے عالم علامہ فاضل یگانہ ولی صالح امام ابی عبداللہ محمد بن یوسف السوسیؒ فرماتے ہیں کسی برتن پر یہ حروف تحریر کر کے مریض عشق کو نہار منہ چٹا دیں۔ وہ اپنے معشوق و محبوب دل ربا کو بالکل بھول جائے گا اور کبھی اس کا خیال تک دل میں نہ لائے گا۔ راقم السطور نے کئی بار اس عمل کو آزمایا اور سریع الاثر پایا۔ وہ حروف یہ ہیں:

ا ب ق ا ل ہ و ل د ر ک م ہ۔ و وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰکُمْ کَمَا نَسِیْتُمْ لِقَاءَ یَوْمِکُمْ ھٰذَا۔ و نَسِیَ مَا قَدَّمَتْ یَدَاہُ۔ وَلَقَدْ عَھِدْنَا اِلٰی اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ فَنَسِیَ وَلَمْ نَجِدْ لَہٗ عَزْمًا۔ وَ کَذٰلِکَ الْیَوْمَ تُنْسٰی۔ (نام محبوب و دل ربا مع والدہ تحریر کریں)

بندش شدہ مردمی طاقت کھولنا

بند شدہ مردمی طاقت کھولنے کے لئے مندرجہ ذیل کو زعفران سے لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پلائیں، ایک ہفتہ کافی ہے۔ عمل نورانی یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا. لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ وَیُتِمَّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ وَیَھْدِیَکَ صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا. (سورہ فتح ۱ تا ۲) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَاسْتَغْفِرْہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا. (سورہ نصر) وَمِنْ اٰیٰتِہٖ اَنْ خَلَقَ لَکُمْ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْکُنُوْا اِلَیْھَا وَجَعَلَ بَیْنَکُمْ مَّوَدَّۃً وَّرَحْمَۃً اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. اُدْخُلُوْا عَلَیْھِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْہُ فَاِنَّکُمْ غٰلِبُوْنَ. فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْھَمِرٍ. وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَی الْمَآءُ عَلٰٓی اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ. رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ. وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ. وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ. یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ. وَتَرَکْنَا بَعْضَھُمْ یَوْمَئِذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰھُمْ جَمْعًا. وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِیَ خَلْقَہٗ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ وَھِیَ رَمِیْمٌ. قُلْ یُحْیِیْھَا الَّذِیْٓ اَنْشَاَھَآ اَوَّلَ مَرَّۃٍ وَّھُوَ بِکُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمٌ. حَتّٰٓی اِذَا رَکِبَا فِی السَّفِیْنَۃِ خَرَقَھَا قَالَ اَخَرَقْتَھَا لِتُغْرِقَ اَھْلَھَا. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحَقِّ الْمَکْنُوْنِ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اَھْلِ بَیْتِہٖ الطَّاھِرِیْنَ اَنْ تَحُلَّ ذِکْرَ فلان بن فلان عن فلانۃ بنت فلانۃ بکھیعص حمعسق بِقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ. وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا بِاَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ.

اگر کسی کو سحر سے باندھا گیا ہوتو

معقود اور بستہ فرد پر سحری اثرات ختم کرنے کا یہ خاص عمل ہے۔
طریقہ اس کا یہ ہے کہ سورہ فاتحہ، سورہ نصر، چاروں قل کسی نئے پیالے، شیشے یا چینی کی پلیٹ پر عرق گلاب وزعفران سے تحریر کریں اور پھر آبِ زمزم یا عرقِ گلاب سے دھو کر مسحور، معقود کو پلادیں، فوراً خلاصی ہوگی۔

حل المعقود

جس کسی کو سحر جادو سے معقود کردیا گیا ہو اور وہ اپنی بیوی سے جماع پر قادر نہ ہوتا ہو تو اس کے لئے یہ عمل چار انڈوں پر لکھا جاتا ہے اور مسحور کو کھلایا جاتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ انڈے کو ابال کر چھلکا اتار کر سفیدی پر لکھا جائے اور پھر کھلایا جائے۔

پہلے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: مصعلل کال ماصعی کعممال حل عقد فلاں بن فلاں قَالَ مُوْسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ۔

دوسرے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: مطعل کال ماصعب کعممال حل عقد فلاں بن فلاں وَقَدِمْنَا اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا

تیسرے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ

چوتھے دن انڈے پر لکھ کر کھلانے والا عمل: یا صعکمال حل عقد فلانه بنت فلانه وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا یا مصعلل کال حل عقد فلانه بنت فلانه

اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو

اگر کسی عورت کو حمل نہ ٹھہرتا ہو تو عورت کے قد کے مطابق کچا سوت کے ساتھ دھاگے لے کر اس عزیمت کو سات مرتبہ پڑھ کر ایک گرہ لگائے، اس طرح سات گرہ لگائے اور عورت کے گلے میں ڈال دے۔
عزیمت جو دھاگے پر پڑھنا وہ یہ ہے:

الف نام اللہ تعالیٰ قدرت رحمانی
سچا کلمہ دین کا اور بہشت نشانی
اور ٹالے جب نہ لگے قدرت ربانی
سپتل شیو سارا دان جار جُٹ کلام پہنچانی
سوا لاکھ اسی ہزار پیغمبر اور پیر مرشد کی دہائی

ڈورا باندھ کر اکیس یوم تک مندرجہ ذیل بزرگوں کے نام کی نیاز دے
حضرت خواجہ شاہ کمالؒ، حضرت لال دیالؒ، حضرت بال صاحبؒ، حضرت شال سکندرؒ، حضرت خواجہ پیر صوفی بہادر علی شاہ قادریؒ، حضرت بنا بوئیؒ، حضرت خواجہ علی شہیدؒ، حضرت تا کھبڑ غازیؒ۔
اکیس یوم کی نیاز میں گھی دو کلو، چاول سات کلو، گیہوں پانچ کلو، چینی پانچ کلو، سوگی حسب ضرورت شامل کرے۔ یہ اکیس یوم کی نیاز ہے، چاہے ایک ہی روز اکٹھی دے یا روزانہ تھوڑی تھوڑی کر کے دے۔
انشاءاللہ حمل ہوگا اور طویل العمر بیٹا پیدا ہوگا۔

عمل خضر علیہ السلام برائے زیادتی آمدنی ورزق

اس عمل کو پانی کے کنارے یعنی کسی دریا، بڑی نہر، حوض کے کنارے کیا جائے۔ اگر ایسا موقع میسر نہ ہو تو بڑا ساٹپ یا برتن پانی کا بھر کر پاس رکھ لیں اور نوچندی جمعرات سے پانچ تسبیح روزانہ پڑھا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف ہو، چند ہی ہفتوں میں رزق کے اسباب پیدا ہو جائیں گے، جب تک تسلی بخش حالت نہ ہو عمل جاری رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ خضر نور۔ خضر ظہور۔ خضر حاضرا حضور۔ خضر مامون۔ خضر بھرپور۔ خضر غرض غریب نواز۔ میری مشکل کرو آسان۔ خواج خضر مہتر اولیاء سے رزق، مہتر اولیاء کے پاس سے۔ اللہ کا دیدار محمد ﷺ کی شفاعت۔ رزق آئے دن اور رات۔ نہیں آئے تو ڈھائی ہے محمد ﷺ کی لاکھ لاکھ۔

آسانی ولادت کے لئے

بعض اوقات لوگ دشمنی سے عورتوں کی سو باندھ دیتے ہیں، جس کی وجہ سے بروقت بچہ کی پیدائش نہیں ہوتی۔ آسانی ولادت کے لئے خواہ وجہ بندش ہو یا دیگر کوئی وجہ ہو درج ذیل نقش لکھ کر دھو کر پلائیں۔

ایک نقش ہاتھ میں دیدیں یا موم جامہ کر کے کمر میں باندھ دیں، انشاءاللہ تعالیٰ بچہ کی ولادت آسانی سے ہوجائے گی۔

۷۸۶

ف ب	ت ا	اس	ح ظ
ح ظ	اس	ت ا	ف ب
ت ا	ف ب	ح ظ	اس
اس	ح ظ	ف ب	ت ا

آسانی ولادت

جس وقت اثر وضع حمل ظاہر ہوجائے کہ اس وقت وضو کریں جب تری وضو خشک ہوجائے تب زن حاملہ کے ہاتھوں اور پاؤں کے سب ناخنوں پر ایک ایک الف لکھ دیں، انشاءاللہ تعالیٰ آسانی ولادت ہوجائے گی، وجہ بندش ہو یا کوئی اور وجہ ہو، سب کے لئے عمل لاجواب ہے۔

آسانی ولادت

اگر کسی حاملہ کی بائیں ران پر بوقتِ ولادت الف اس طرح تین تین مرتبہ لکھ کر باندھ دیا جائے تو بچہ بہ آسانی پیدا ہوگا، وجہ بندش ہو یا کوئی اور وجہ ہو، سب کے لئے یہ عمل لاجواب ہے۔ کاغذ اس وقت باندھا جائے جب پیدائش کا درد شروع ہوجائے۔ نقش اس طرح لکھیں۔

ااا	ااا

ناکامی کو کامیابی میں بدلنا

اس حروف کے اسوار کو یاد کرے جن کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے، ہرکام کے بعد ایک دفعہ پڑھنا چاہئے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ یَا رَبُّ یَابَدِیْعُ یَابَاقِیْ یَابَاعِثُ یَابَرُّ بِمَا اَوْدَعْتَہٗ حَرْفَ الْبَاءِ مِنَ الْاَسْرَارِ الْمَکْنُوْنَۃِ وَالْاَنْوَارِ الْمَخْزُوْنَۃِ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ صَلَائِکَتِکَ خُدَّامَ ھٰذِہِ الْحَرْفِ فِیْمَا اٰمُرُھُمْ بِہٖ مِمَّا فِیْہِ رِضَاءٌ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

بندش رزق ختم ہو اور فراخی رزق کے لئے

اگر کوئی شخص حرف ب کو ان تمام اسماء الٰہی کے درمیان لکھے جو سے شروع ہوتے ہیں پھر مفلس آدمی کو دے کہ وہ واپس رکھے تو خدائے تعالیٰ اس کی روزی فراخ کردے گا۔ اسی ترکیب سے لکھ کر یبوست کی مرض والے کو پلائیں تو اس کو آرام ہو، مثلاً یوں لکھے: باسط ب باطن ب باری ب باعث ب باقی ب بدیع ب بصیرت۔

فراخی رزق

اگر کوئی آدمی رزق میں فراخی چاہتا ہے تو زحل ومشتری کی تسدیس یا تثلیث میں یہ نقش لکھ کر پاس رکھے، انشاء اللہ رزق میں فراوانی ہوجائے گی۔

۷۸۶

ب ب ب یا باسط یا باطن باری یا باعث یا باقی یا بدیع یا بصیر ب ب ب

درخت ثمر آور ہو

اگر اس حرف کو کوری اینٹ پر مندرجہ ذیل انداز سے لکھ دیا جائے، پھر اس کوری اینٹ کو اس درخت پر باندھ دیا جائے جس پر پھل نہ آتے ہوں تو انشاءاللہ اس پر پھل آنا شروع ہوجائیں گے۔ "ج ی م ترمیھم ایاتنا ج ی م فی الآفات ج ی م فی انفسھیم جیم"

بندھی ہوئی مردانہ قوت کا علاج

جس شخص کی مردانگی متاثر ہوگئی ہو وہ کسی چینی کی پلیٹ پر سو حرف ج لکھ کر دس روز تک پئے، روزانہ لکھے، پھر اس کو پانی سے دھو کر پئے۔ انشاءاللہ مردانگی پلٹ آئے گی۔

آسانی ولادت

اگر حرف جیم کو بشکل مثلث لکھ کر اس کے نیچے موکل کا نام لکھ کر کسی درد زہ والی عورت کی کمر میں باندھ دیں تو فوراً وضع حمل ہو، اس کی شکل یہ ہے۔

۷۸۶

ج	ج	ج
ج	ج	ج
ج	ج	ج

بحق یا کلکائیل

درخت پر پھل لانا

درخت جھاؤ کی لکڑی پر یہ طلسم لکھ کر اس درخت پر باندھیں، جس میں پھل، پھول نہ آتے ہوں تو وہ درخت بار آور ہوگا۔

ح	ی	م

برائے کشائش رزق

اہل خاصیت نے لکھا ہے کہ جب قمر سرطان میں ہو اور مشتری کو بہ نظر مودت دیکھتا ہو، اس وقت ۳۵ حرف دال قطعہ حریر سفید پر لکھ کر زیر نگین انگشتری رکھیں اور وضو کر کے لباس پاک و پاکیزہ پہن کر وہ انگشتری پہن لیں۔ اگر منعم ہے تو نعمت اس کی باقی رہے گی اور خیر و برکت زیادہ ہوگی اگر مفلس ہے تو اس پر ابواب رزق و روزی کشادہ ہو جائیں گے۔

قید سے نجات

اگر کوئی شخص ناحق قید ہو تو پانچ مرتبہ ہ ہ ہ ہ ہ اور اس کے ساتھ سورہ الم نشرح پوری تحریر کر کے قیدی کے گلے میں ڈال دیں اور قیدی روزانہ سورہ طٰہٰ پڑھا کرے، بہت جلد قید سے خلاصی پائے گا۔

حصولِ نکاح وشادی

ایک سبز ریشمی ٹکڑے پر ۳۵ مرتبہ واؤ لکھیں اور ساتھ لکھیں وَاَذِّنْ فِیْ النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ. بے نکاح والی عورت جب اپنے پاس رکھے گی تو فوراً نکاح کی خواست گاری ہوگی۔

شہوت بستہ کھولنا

اگر کوئی فاحشہ عورت کسی مرد کی شہوت باندھ دے کہ سوائے اس کے کسی دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے تو اس کا علاج یہ ہے کہ جس وقت آفتاب برج جدی میں ۱۴ر درجے پر ہو اس وقت کسی نئے کپڑے پر حرف "ز" لکھ کر اس مرد کا نام مع والدہ لکھ کر اس کپڑے میں کسی ویرانے کی مٹی لگا دے اور سے گوگل اور کافور کا بخور دے کر کسی کنویں میں پھینک دے، جس میں پانی خشک ہو۔ انشاء اللہ اس کی شہوت کھل جائے گی۔

دفع تپ وقوت باہ

صاحب حرز الامان تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کوئی حرف (حا) کو بعد مجمل اس کے کہ آٹھ ہیں، انگوٹھی کے نگینہ پر اس طرح لکھے (ح ح ح ح ح ح ح ح) اس کی حرارت زائل ہو جائے گی۔ اگر اس پل میں صاحب تپ چند بار غسل کرے تو بخار بالکل دفع ہو جائے گا اور جو کوئی اس انگوٹھی کو اپنے پس رکھے اس کی قوت باہ زیادہ ہوگی اور اگر اس کو سحر کر کے باندھا ہو تو سحر باطل ہو جائے گا لیکن چاہئے کہ یہ حرف انگشتری پر اس وقت تحریر کریں کہ جب قمر ناظر بسعود و منصرف از نحوس ہو اور ساعت اولیا ہشتم روز دوشنبہ یا جمعہ کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، حرز الامان میں ہے کہ حرف حا واسطے دفع حمیات محرقہ دفع اور ام حارہ جمیع امراض کے جو یبوست یا حرارت سے پیدا ہوتے ہیں نہایت نافع ہے اور مواضبت کرنا اس حرف کی تکرار پر احداث برودت و رطوبت کرتا ہے اور یہ حرف کل حروف باردہ میں سے ایسے اعمال قوت میں نفوذ و تاثیر میں ممتاز ہے اور اس کا فعل قوی و اکمل ہے۔ ان حروف کے بہ نسبت کل جو اس مزاج پر ہیں اور شمس المعارف میں ہے کہ اس حرف کو نرم کرنے میں قلوب کے اور تسکین غضب میں ایک سر عجیب ہے اور جلب مودت و جذب نفوس میں تاثیر عظیم ہے۔

زبان کھلنا

جس بچے یا بچی کی زبان نہ کھلی ہو تو یہ طلسم لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ طلسم منزل اکلیل میں ہی لکھنا ضروری ہے۔ انشاء اللہ تھوڑے ہی دنوں میں زبان کھل جائے گی۔

> ف ف ف ف ف ف ف احب یاسمطسطائیل بحق
> سلطف سطیطال کیطم لطلم لطش ۲۲ هلنك احب واكشف
> الحجاب بینی و بینك نام مع والده العجل الوحا الساعة

شادی میں رکاوٹیں ڈالنے کا جادو

اس قسم کا جادو اکثر نوجوان لڑکیوں پر کیا جاتا ہے تاکہ ان کی شادی نہ ہو سکے۔ کچھ لوگ حسد اور دشمنی کی وجہ سے کنواری لڑکیوں پر جادو کرواتے ہیں کہ ہمیں رشتہ نہیں مل سکا، لہٰذا کسی دوسرے سے بھی شادی

نہ ہوسکے گی۔

جادوگر کا طریقہ

سفلی عامل کے پاس لوگ بندش شادی کے لئے لڑکی کے استعمال کی چیزیں مثلاً کنگھی، کپڑا، زیر جامہ یا بال وغیرہ لے کر جاتے ہیں۔ جادو کرنے والا لڑکی اور اُس کی ماں کے نام سے جادو کا عمل کر کے دیتا ہے اور اُسے کسی ویرانے یا قبرستان میں دفن کرنے کو کہتا ہے جس کے اثرات بدشروع ہوتے ہیں تو شادی میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات جادو کا عمل تالے یعنی قفل پر کیا جاتا ہے اور اسے کسی بڑی نہر، دریا یا تالاب وغیرہ میں ڈالا جاتا ہے۔

تیسری شکل یہ ہوتی ہے کہ جادو کے عمل سے لڑکی پر شیطان جنات یا خبیث روح کی چوکی بٹھادی جاتی ہے۔ وہ شیطان اُس کے اوپر مسلط ہو جاتے ہیں۔ ان چار مواقع پر جنات کو مسلط ہونے کے لئے آسانی ہوتی ہے۔ شدید غصہ یا شدید خوف کی حالت میں، شدید غفلت یا بہت زیادہ شہوت پرستی کی کیفیت میں۔

مسحور کی علامت

اگر عورت پر یہ جادو ہو جائے تو اس کی مندرجہ ذیل علامات ہوتی ہیں:

۱- اکثر سر درد ہونا اور کسی علاج سے فائدہ نہ ہونا۔

۲- چھاتی میں شدید گھٹن کا احساس خاص طور پر عصر کے بعد سے نصف رات تک۔

۳- رشتہ طلب کرنے والے شخص کا بدصورت نظر آنا۔

۴- ریڑھ کی نچلی ہڈیوں میں درد ہونا۔

۵- بعض دفعہ معدے میں مسلسل شدید درد ہونا۔

۶- نیند کے دوران بہت زیادہ گھبراہٹ ہونا۔

۷- بہت زیادہ پریشان خیالی۔

۸- دل میں کثرت سے وسوسے پیدا ہونا۔

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو اس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہو جائے گا اور اس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہو جائے گی۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اسے آگ میں گرم کریں، پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیشاب کرے تاکہ پیشاب سے وہ قفل ٹھنڈا ہو جائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے۔ پھر اُس قفل پر مزوجات مع مؤکلات تحریر کریں، جو یہ ہیں:

۸	۶	۴	۲
ح	و	د	ب
رَتُخحَضائیل		کَمسفَائیل	ہُدُوحائیل

پھر اس باکرہ لڑکی کو کسی بڑے دروازے میں کھڑی کر کے اُس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اسے کسی بڑی نہر یا دریا میں ڈال دیا جائے۔ پس سحر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان دوشیزہ کا نکاح نہ ہو رہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ سفید کاغذ پر تحریر کر کے اسے کندر کا بخور دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا۔ عمل یہ ہے۔

نہش۔ کہل۔ ماوش۔ بارش۔ سدرش۔ ہوش۔ نوش۔ نواش۔ فہواش۔ انحلت عُقدۃ فلاں بن فلاں وَ رَغِبَ فِیْ خِطْبَتِہَا کُلُّ مَنْ رَاٰھَا بحقّ ھٰذِہِ الْاَسْمَاءِ الْعَظِیْمَۃِ وَ بِاَلْفِ اَلْفِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ و سلم الوحا العجل الساعۃ۔

شادی کے لئے

اگر کسی کنواری لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا اس پر سحر تعطیل الزوج کا اثر ہو یا وہ کنواری کسی مخصوص جگہ شادی کرنا چاہتی ہو تو اس کے لئے یہ عمل کیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ جگہ شادی ہو جائے گی۔ بدھ کے دن نماز ظہر کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت کسی کاغذ پر تحریر کریں تاکہ لڑکی اسے اپنے پاس رکھے، بہت جلد مقصد پورا ہو۔

عمل یہ ہے:

بِسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ یاحیُّ یاحیُّ یاحیُّ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَا فَعَّالٌ لِمَا یُرِیْدُ اسأَلُكَ بِالقُرْاٰنِ العَظِیْمِ وَالنَّبِیِّ الكَرِیْمِ وَ بِحَقِّ عِیْسٰی وَ مُوْسٰی وَ اِبرَاھِیْمَ الخَلِیْلِ تَحْلِبُوْا (فلاں بن فلاں) اِلٰی مُحَبَّةِ (فلاں بنت فلاں) وَتَحلِبُوْا اَیُّھَا اَوْلَادَ اٰدَمَ لِلْخَطُوْبَةِ وَالزَّوَاجِ فِی الحَلَالِ بِحَقِّ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَاِنَّہٗ لِحُبِّ الخَیْرِ لَشَدِیْدٌ یَا مُقَلِّبَ القُلُوْبِ یَا عَلَّامَ الغُیُوْبِ یَامُحَلِّبَ القُلُوْبِ لِلْقُلُوْبِ اَنْ تَحلِبَ اَوْلَادَ آدَمَ اِلٰی حَامِلَةِ حِجَابِیْ ھٰذَا بِھَا یَظْھَرُ الحُبُّ فِیْ قُلُوْبِ وَ اَعْیُنِ النَّاسِ بِحَقِّ اللّٰہِ الوَاحِدِ الاَحَدِ الفَرْدِ الصَّمَدِ وَ بِحَقِّ مَنْ یَّقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْن وَ صَلَّی اللّٰہُ علٰی سیدنا محمد و علٰی آلہٖ و سلم۔

رشتوں کا پیغام آئے

اگر کسی کنواری کی منگنی نہ ہوتی ہو یا رشتہ کا کوئی پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کریں تاکہ لڑکی اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام آئیں گے یا منگنی وغیرہ ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ک ک ک ک ک

۲۵۴	۲۳۶	۲۵۱
۲۳۸	۲۵۰	۲۵۳
۲۳۹	۲۵۵	۲۳۷

(دائیں اور بائیں جانب: ک ک ک ک ک)

ک ک ک ک ک

بندش کا علاج

اگر کسی کا نکاح و شادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت و نکاح نہ ہوتا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تاکہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے۔ انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح و نسبت ہو جائے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رر	ررر	رر
س	س	س
رر	ررر	رر

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْھِہٖ اَھْدٰی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَكَ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ فَاِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْرًا اِنَّ مَعَ العُسْرِ یُسْرًا فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ

پیغامِ نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو، یا کسی نے نکاح و نسبت باندھ دی ہو یا شادی میں رکاوٹ ہو سب کے لئے یہ عمل بڑا لاجواب ہے۔ یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے۔ وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّأْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ لِیَشْھَدُوْا مَنَافِعَ لَھُمْ لِتَعَیَّنَ بَعْلًا صَالِحًا یَاْتِیْ (فلاں بنت فلاں) بِحَقِّ ھٰذِہِ الاَسْمَاءِ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدنا محمد و علٰی آلہٖ وسلم اور مسجد سے مٹی لے کر اس کی سات ٹکیاں بنائی جائیں، پھر ہر ایک ٹکیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَأْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّأْتِیْنَ یَأْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔

پھر ایک ٹکیہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی ٹکیہ بدن پر ملے اور غسل کرے، اسی طرح ہر جمعۃ المبارک کو غسل کرے اور غسل کا پانی چلتے راستے میں ڈالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات ہفتے گزرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح و نسبت ہو جائیگی۔

پیغام شادی

اگر کسی لڑکی کے لئے شادی کا پیغام نہ آتا ہو تو اس کے لئے یہ نقش تحریر کر کے گلے میں ڈال دیں یا بائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ تعالیٰ چند ہفتوں کے اندر اندر اچھا پیغام موصول ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا	اِنْ تَسْتَفْتِحُوا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ	نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيبٌ	وَ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيزًا
۱۳۰۱	۸۷۹	۱۲۳۲	۲۱۷۵
۸۸۰	۱۳۰۴	۲۱۷۲	۱۲۳۱
۲۱۷۳	۱۲۳۰	۸۸۱	۱۳۰۳

الٰہی بحرمت ایں نقش مبارک فلاں بنت فلاں کا بخت کشادہ ہو

برائے پیغام نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس کی کمر میں یہ نقش تحریر کر کے باندھا جائے۔ نقش کمر پر رہنا چاہئے، گرہ آگے لگائیں، انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد پیغام وصول ہوگا، نقش یہ ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رک	ع	ط	ص
ح ف	ط	ص	ک
ط ع	ص	ک	ق
ص ع	ی	ن	ح
ع ع	ی	ف	ط

یا اللہ جل جلالہٗ بحرمت ایں نقش فلاں بنت فلاں کا پیغام نکاح جلد آئے آمین

برائے نکاح و نسبت

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ ہو رہی ہو تو اس کے لئے سورہ طٰہٰ کا یہ نقش بڑا مفید ہے۔ نقش تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈالا جائے اور لڑکی سات یوم تک روزانہ ایک مرتبہ سورہ طٰہٰ کی تلاوت کر کے اپنی نسبت یا شادی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ کے اندر ہی نکاح و نسبت یا شادی کی بات پکی ہو جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۹۸۱۸	۹۹۸۲۱	۹۹۸۲۹	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۶	۹۹۸۱۷	۹۹۸۲۲
۹۹۸۱۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۴	۹۹۸۲۶

اچھے رشتوں کے لئے

جس لڑکی کے لئے رشتے نہ آتے ہوں یا بات بن کر بگڑ جاتی ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل نقش تحریر کر کے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنے کو دیں تاکہ کنواری دوشیزہ اسے اپنے گلے میں ڈالے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۸۸۸۱۶	۸۸۸۲۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۱۱
۸۸۸۱۴	۸۸۸۰۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۱۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۱۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۰۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۱۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۲۲

ایاک نعبد و ایاک نستعین

اور سورہ احزاب سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے سبز رنگ کے کپڑے میں لپیٹ کر لکڑی کی ایک ڈبیہ میں خوشبو لگا کر رکھ دیں، سورۃ کے آخر میں اُس لڑکی کا نام جس کے رشتہ نہ آتے ہوں، مع والدہ بھی تحریر کریں، پھر اس ڈبیہ کو بکس میں کپڑوں کے درمیان رکھ دیں اور روزانہ ایک مرتبہ اسی سورۃ کی تلاوت کرتی رہے۔ انشاء اللہ بہت جلد اچھے رشتے آنا شروع ہو جائیں گے۔

من پسند رشتوں کے لئے

من پسند رشتوں کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں، ان دونوں پتھروں کا وزن دو کلو سے کم نہ ہو، نقش کے نیچے لڑکی کا نام مع والدہ، پھر اس لڑکے کا نام مع والدہ تحریر کریں جس سے شادی کرنا مطلوب ہو۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۹	۷۳	۸۱
۸۰	۷۸	۷۵
۷۴	۸۲	۷۷

نام لڑکی مع والدہ الحب نام لڑکا مع والدہ

پیغاماتِ نکاح کے لئے

اگر کسی نوجوان لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو سورۂ ممتحنہ ایک نشست میں پانچ مرتبہ پڑھ کر لڑکی اپنی شادی کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو مسلسل پانچ روز تک کرے۔ اگر لڑکی خود نہ کر سکے تو اس کی والدہ یا کوئی بہن بھائی عمل کرے اور پھر اُس لڑکی کا نام لے کر شادی کے لئے دعا کرے۔ عمل سے قبل مندرجہ ذیل نقش جو اسی سورہ مبارکہ کا ہے تحریر کر کے لڑکی کے گلے میں ڈال دیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد رشتوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۵۳۳۷	۲۴۳۴۰	۲۵۳۴۳	۲۵۳۳۰
۲۵۳۴۲	۲۵۳۳۱	۲۴۳۳۶	۲۵۳۴۱
۲۵۳۳۲	۲۵۳۴۵	۲۵۳۳۸	۲۵۳۳۵
۲۵۳۳۹	۲۵۳۴۴	۲۵۳۳۳	۲۵۳۴۴

بخت کشادہ فلاں بنت فلاں

قوتِ جمع ختم کر دینے کا جادو

اس جادو سے مرد کی شہوت ختم یا کم ہو جاتی ہے، وہ باوجود کوشش کے اپنی بیوی سے ہمبستری نہیں کر سکتا۔ یہ جادو مرد اور عورت دونوں پر بھی سفلی عامل کر دیتے ہیں۔

جادو کا طریقہ

اس مقصد کے لئے جادو کرنے والا عامل کسی مردہ جانور کی لمبوتری ہڈی پر جادو کا عمل جس مرد یا عورت کے نام سے کرے اس پر اثرات شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات سفلی عامل ہمبستری والے گندے کپڑے پر عمل کرتا ہے اور کبھی کسی قفل پر جادو کا عمل کر کے قفل کو بند کر کے دفن کروا دیتا ہے۔ کبھی شیطان جن کی چوکی بٹھا دیتا ہے۔

علامات جو مرد پر ظاہر ہوتی ہیں

۱- اس جادو سے متاثرہ مرد جب اپنی بیوی کے قریب ہو کر اس سے جماع کا ارادہ کرتا ہے تو مرد کا آلہ تناسل سکڑ جاتا ہے اور وہ اپنی بیوی سے جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا جب کہ اس سے قبل مرد کی شہوت عروج پر ہوتی ہے۔

۲- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ تھوڑی دیر کے لئے مرد اپنی بیوی سے معمولی شہوت کے ساتھ جماع کرنے میں قدرے کامیاب ہو جاتا ہے، مگر لذت سے محروم رہتا ہے۔

۳- جب مرد جماع کی کوشش کرتا ہے تو اسے اپنی بیوی پر غصہ آنے لگتا ہے یا عجیب سی گھبراہٹ طاری ہوتی ہے، جس کی وجہ سے جماع کی طرف سے اُس کا خیال ہٹ جاتا ہے۔

علامات جو عورت پر ظاہر ہوتی ہیں

اگر سحر الربط عورت پر کیا گیا ہو تو عورت پر مندرجہ ذیل علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱- عورت کی ٹانگیں غیر ارادی طور پر ایک دوسرے سے چپک جاتی ہیں اور اس کا خاوند اس سے جماع نہیں کر سکتا۔

۲- مجھے ایک ایسے نوجوان کا واقعہ یاد ہے جب وہ اپنی بیوی سے جماع کا ارادہ کرتا اور کوشش کرتا تو اس کی بیوی غیر ارادی طور پر اپنی دونوں سرینوں کو ملا لیتی تھی کہ خاوند جماع کرنے میں ناکام ہو جاتا تھا۔ وہ اپنی بیوی کو ڈانٹتا تو بیوی یہی کہتی کہ مجھے اس پر اختیار نہیں ہے، بے شک زنجیروں سے باندھ دے۔

۳- خاوند مباشرت کرے تو عورت کو لذت محسوس نہیں ہوتی اور دورانِ جماع نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑی رہتی ہے۔

۴- عین اُس وقت عورت کو خون آنا شروع ہو جاتا ہے جب اس کا خاوند اس سے مباشرت کرنے کے لئے تیار ہوتا ہے، جس کی وجہ سے وہ ہم بستری نہیں کر سکتا۔ اسے سحر الربط النزیف بھی کہا جاتا ہے لیکن یہ قسم سحر نزیف سے مختلف ہے۔ اس سے صرف جماع کے وقت خون آتا ہے جب کہ سحر النزیف میں ہر وقت خون آتا ہے۔

۵- مرد جب مباشرت کرتا ہے تو اس کے عضو کے سامنے گوشت کا

ایک بہت بڑا بند آجاتا ہے، جس سے وہ جماع کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اسے سحر الربط الانسداد کہتے ہیں۔

۶۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرد کنواری لڑکی سے شادی کرتا ہے اور جب اس سے ہمبستری کرتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ لڑکی کنواری نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ شکوک و شبہات میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن جب علاج کیا جائے اور جادو کا اثر باطل ہو جائے تو اس باکرہ کا پردۂ بکارت اسی طرح واپس آجاتا ہے، جس طرح جادو کے عمل سے پہلے ہوتا ہے۔ اس جادو کو ربط التغویر کہتے ہیں۔

علاج سحر الربط عن الزوجۃ

۱۔ سات انڈے لے کر ان کو ابال لیا جائے، پھر ان کا چھلکا اُتار کر پہلے انڈے پر تحریر کریں۔

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ.

دوسرے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

تیسرے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

اَوَلَمْ يَرَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا.

چوتھے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ. وَ يَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا.

پانچویں انڈے پر یہ تحریر کریں۔

فَفَتَحْنَآ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. وَ فَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا.

چھٹے انڈے پر یہ تحریر کریں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ.

اور ساتویں انڈے پر یہ تحریر کریں۔

مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ.

پھر ایک ایک کر کے روزانہ نہار منہ مسحور کو کھلا دیں۔ پس اس طرح مربوط کا ربط ختم ہو جائے گا اور وہ اپنی زوجہ سے جماع کے قابل ہو جائے گا۔

باطل سحر الربط

حسب سابق سات انڈے لے کر پہلے پر الطھطیل دوسرے پر ۱۱۱ مھطھطیل تیسرے پر مھطھطیل چوتھے پر #جھطھطیل پانچویں پر ۱۱۱۱ نھطھطیل چھٹے پر ہے منھطھطیل اور ساتویں پر لھطھطیل لکھیں اور روزانہ ایک انڈا نہار منہ مسحور کو کھلایا کریں۔ اور ایک چینی کی پلیٹ پر یا سفید کاغذ پر سورہ فاتحہ اور سورہ الم نشرح پھر الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ الٓمٓرٰ کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ قٓ نٓ والقلم وما یسطرون تحریر کریں، پھر یہ خاتم بنائیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

۶۵	۷۰	۶۳
۶۴	۶۶	۶۸
۶۹	۶۲	۶۷

اور اسے دھو کر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی کو دیا جائے تاکہ وہ اس سے غسل کریں اور کچھ پانی پی لیں، پس انشاء اللہ تعالیٰ ان دونوں کا ربط ختم ہوگا۔

انوکھا علاج

مسحور معقود مرد ہو یا عورت اسے اپنے سامنے بٹھا کر اس کی ہتھیلی پر سورہ الم نشرح تحریر کریں، پھر اُس کی ہتھیلی پر سورہ یٰس شریف کی تلاوت کریں یہاں تک کہ اُس کی مٹھی بند ہو جائے، پھر بند مٹھی پر سورہ واقعہ کی تلاوت کریں یہاں تک کہ مٹھی کھل جائے۔ پڑھتے وقت سندروس، مصطگی اور جاوی کا بخور روشن کریں۔ اگر مسحور کی مٹھی بند نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اس پر جادو کا اثر نہیں ہے، جسمانی مرض ہے۔

مرد و زن کا ربط ختم کرنا

مندرجہ ذیل حروف کسی برتن میں تحریر کریں، پھر اُس برتن میں خالص روغن زیتون ڈال دیں، یا کسی موی کاغذ پر تحریر کر کے شیشی میں ڈال دیں اور اس میں روغن زیتون ڈال دیں اور مسحور وزن کو دیں، مرد اپنے ذکر پر اس روغن کی مالش کرے جب کہ عورت اپنی فرج میں لگائے۔ پس دونوں کا ربط ختم ہو جائے گا، حروف یہ ہیں:

ف ح س ع د ث ظ خ ذ ظ خ ز ف ج ش ح ش ث
ز ث ح ش ث ط ہ ث خ ز ف ب ق ح ث س ث ث ح ظ خ
ز ذ ح س ن ش ظ ت ح ط خ ر ہ ح س ث ش ث ط خ ن

معقود کا کشادہ کرنا

معقود مرد و زن کے لئے یہ عمل بھی عجیب الاثر ہے، طریقہ یہ ہے کہ کسی نئے چینی یا شیشے کے برتن میں زعفران و گلاب سے یا سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے مندرجہ ذیل عزیمت تحریر کریں، پھر اسے دھو کر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی یا معقود مرد و زن کو پلایا جائے۔ پس ربط ختم ہو جائے گا اور دونوں جماع کے قابل ہو جائیں گے۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اللّٰھمّ صلّ وسلّم وبارك على سيدنا و مولانا محمد ﷺ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَائِهَا وَ عَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُوْرِ الْأَبْصَارِ وَ ضِيَائِهَا وَ اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ دَائِمًا أَبَدًا۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّيْ جَعَلَهٗ دَكَّاءَ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّيْ حَقًّا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

د	ط	ب
ج	ہ	ز
ح	و	ا

مسحور کا سحر باطل ہو

معقود مسحور مرد کے لئے جو اپنی زوجہ سے جماع سے عاجز آ چکا ہو اپنے ذکر پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کرے، پھر اپنے دائیں ہاتھ پر بھی یہی خاتم تحریر کرے جماع کرے، اس حالت میں کہ خاتم لکھے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بند رکھے۔ بے شک کھل جائے گا۔

خاتم یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

د۲۷	ط۴۹	ب۳۵
ج۳۶	ہ۴۸	ز۴۷
ح۳۸	۳۴ ا	و۳۹

فی حل المعقود

گھوڑے کا دایاں کھر لے کر اس پر مندرجہ ذیل حروف لوہے کی کسی نوک دار چیز سے تحریر کریں، پھر اسے گرم کر کے کسی نئے برتن میں پانی لے کر اس میں ٹھنڈا کریں اور یہ پانی مسحور معقود کو پلا دیں، پس انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا ربط کھل جائے گا اور وہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔

حروف یہ ہیں: ل م ق ف ن ح ل

مربوط کو کھولنا

مندرجہ ذیل عمل کسی سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے ایک بڑی بوتل عرق گلاب میں ڈال دیں تا کہ مربوط مسحور اس سے روزانہ صبح و شام دو، دو گھونٹ پی لیا کرے۔ کم از کم اکیس یوم تک ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرست ہو جائے گا۔ عمل یہ ہے۔

سورہ فاتحہ کے بعد یہ تحریر کریں: عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَّأْتِيَ بِالْفَتْحِ إِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَكُمُ الْفَتْحُ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ السَّمَاءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ. فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ. وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ. رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ أَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ. رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا. وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِيْمَانُهُمْ. قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا بِالْحَقِّ. وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ. مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا. حَتّٰى إِذَا جَاءُوْهَا وَ فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا. إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا. فَفَتَحْنَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ. لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ. نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ. وَ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا. إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. الخ

شہوت کشادن

جس کسی کی قوت مردمی باندھی گئی ہو کہ وہ اپنی حلال بیوی سے جماع نہ کر سکے، اُس کی شہوت کشادن کے لئے مندرجہ ذیل عمل عجیب الاثر ہے۔ ذیل کا نقش ایک سبز رنگ کے پیالہ یا پلیٹ میں تحریر کریں، پھر اسے سندروس کا بخور دیں اور اسے رات کو گھر کے صحن میں رکھ دیں تا کہ

اس پر شبنم گرتی رہے۔ سورج نکلنے سے پہلے اٹھا کر اس کو خالص زیتون کے تیل سے دھو کر اس تیل کو کسی شیشی میں محفوظ کر لیں، یہ تیل میاں بیوی جماع سے پہلے لگائیں۔ اللہ کے حکم سے مقصد پورا ہوگا، نقش یہ ہے۔

جبرائیل

ا	ہ	ط	م
ہ	ط	م	ا
ط	م	ا	ہ
م	ا	ہ	ط

اسرافیل

مسحور و معقود کا سحر باطل کرنا

مندرجہ ذیل نقش تحریر کر کے مسحور مریض کو دیں تاکہ وہ اسے پانی میں بھگو دے اور اس پانی سے کچھ پی لے اور باقی پانی سے غسل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مسحور کا سحر ختم ہو جائے گا اور معقود اپنی بیوی پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے قادر ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل
مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل	مزجل

حل مربوط

اس خاتم کو ایک کاغذ پر تحریر کر کے ایک رات تک روغن بیضہ مرغ میں رکھیں، پھر اس روغن کی مربوط مسحور مالش کرے، انشاء اللہ اس کا ربط ٹوٹ جائے گا۔

جبرائیل

بقطریال	طفیال	رمیال
زنقطا	ھططعیش	حلیس
وھیم	ایہ	حارادیہ

اسرافیل

مربوط کے کھولنے کے لئے

عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ جب بھی میں نے یہ عمل لکھا مربوط و مسحور کے لئے بہت فائدہ ہوا اور مربوط فوراً تندرس ہوگیا۔ عمل یہ ہے: سورہ فاتحہ تین مرتبہ سورہ اخلاص، تین مرتبہ معوذتین، تین مرتبہ پھر یہ تحریر کریں۔

حَلَلْتُ ذَكَرَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنْ عُقْدَةٍ فِيْ حَرِيْرٍ اَوْ بِشْرٍ اَوْ تَنُّوْرٍ اَوْ سَاقِيَةٍ اَوْ قُبُوْرٍ اَوْ بَيْتٍ مَعْمُوْرٍ اَوْ مَهْجُوْرٍ اَوْ سَقْفٍ مَرْفُوْعٍ اَوْ بَحْرٍ مَسْجُوْرٍ اَوْ كِتَابٍ مَسْطُوْرٍ اَوْ رَصَاصٍ اَوْ نُحَاسٍ اَوْ قُمَاشٍ اَوْ جُبٍّ اَوْ حَجَرٍ اَوْ شَقٍّ اَوْ مَسْجِدٍ اَوْ بِيْعَةٍ اَوْ عَجِيْنٍ اَوْ سِكَّةٍ اَوْ طَرِيْقٍ اَوْ فَلَاةٍ اَوْ جَبَلٍ اَوْ غَارٍ اَوْ كَهْفٍ اَوْ غَيْطٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ قِرْطَاسٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ اَوْ رَمْلٍ اَوْ وِسَادَةٍ اَوْ قَلَنْسُوَةٍ اَوْ مَرْتَبَةٍ اَوْ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَلْتُ ذَكَرَ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنْ كُلِّ عَقْدَةٍ فِيْ كُلِّ مَا ذُكِرَ وَغَيْرِهٖ بِقُدْرَةٍ مِنْ اَمْرِهٖ اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ. فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ. كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ.

یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے اور ایک نئے برتن میں مندرجہ ذیل عبارت تحریر کر کے اسے روغن زیتون سے صاف کریں، پھر اس روغن کو میاں بیوی پی لیں، مقصد پورا ہو جائے گا۔

المص الر کھیعص حمعسق طس یس ق ن

اور مربوط مسحور کی دائیں ران پر الگ الگ حروف میں یہ تحریر کریں کھیعص اور بائیں ران پر حروف جداگانہ میں یہ اسم تحریر کریں حمعسق انشاء اللہ تعالیٰ ربط کھل جائے گا، خواہ کتنا ہی عرصہ گزر چکا ہو اور ہر طرح کے سحر، جادو، طلسم گرہ لگائی گئی ہو، کھل جائے گی یا کسی قبر میں جادو دفن ہو۔

انشاء اللہ تعالیٰ سب کا اثر ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆

قارئین سے گزارش ہے کہ بندش نمبر کے بارے میں اپنی قیمتی رائے سے آگاہ کریں۔ (منیجر)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

مختلف قسم کی بندشیں ختم کرنے کے اعمال

سید ذیشان نظامی

کاروباری بندش کا توڑ

اول و آخر درود ابراہیمی گیارہ بار پڑھیں اور اس کو سات بار پڑھیں، اَقْطَعَ السِّحْرُ الْبَنْدِشِ الرِّزْقِ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

اس کے بعد سورہ کافرون گیارہ مرتبہ، سورہ فلق گیارہ مرتبہ اور کلمات ذیل گیارہ مرتبہ:

يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ قَهَرْ كُنْ فِي الْعِلْمِ السِّحْرِ سِفْلِيْ وَ نَارِيْ وَ بَنْدِشْ رِزْقِ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ يَا قَهَّارُ يَا جَبَّارُ پڑھیں اور دعا کریں، بعد ازاں دیا سے پانی ایک بوتل لے کر آئیں اور اس پر ذیل کی آیت مبارکہ ایک سو ایک بار پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو اکتالیس دن صبح کو دوکان یا کاروبار کی جگہ پر دیواروں پر اچھی طرح چھڑکا دیں، یہ پانی ہرگز زمین پر نہ گرے، اس کے بعد یہ آیات سات بار پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُوْسٰى اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُلْقُوْنَ. فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

ہر قسم کی کاروباری بندشوں کے لئے

ذیل کا عمل ہر قسم کی کاروباری بندشوں کے لئے نہایت مجرب و اعلیٰ اور کارگر ہے۔ فقیر کا آزمائش شدہ نسخہ ہے۔

اس مقصد کے لئے نوچندی بدھ کو بوقت تہجد اٹھ کر تازہ غسل و وضو کے ساتھ آٹھ رکعت نفل تہجد اس طریقہ سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص سات مرتبہ پڑھیں، بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اللہ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، پھر سجدے سے سر اٹھا کر پانی پر دم کریں، پھر ذیل میں دیا ہوا نقش پانچ عدد سفید کاغذ پر زعفران و عرق گلاب سے لکھیں اور سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کریں اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور خشوع وخضوع سے دعا مانگیں۔

طریقۂ استعمال

چار عدد نقوش کو علیحدہ گتے پر چسپاں کریں، خوشبو لگائیں اور دوکان یا جائے تجارت کی چاروں دیواروں پر چسپاں کردیں یا لٹکا دیں اور عدد نقش موم جامہ کر کے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں۔

اس پانی کے سات حصے کرلیں اور روزانہ ایک حصہ دوکان میں، دوکان کھولنے کے فوری بعد چھڑکیں، اب اپنی نشست پر بیٹھ کر روزانہ اکتالیس یوم تک سورہ اخلاص اور درود پاک ذیل ہی گیارہ مرتبہ پڑھ کر دوکان کے چاروں اطراف میں پھونک ماردیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کی سحری، سفلی اور ناری بندش ٹوٹ جائے گی اور دم بدم رزق میں بے پناہ اضافہ ہوگا۔

درود پاک اور نقش یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ مَا جَمِيْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَّ بِعَدَدِ كُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

۷۸۶

۵۳۳۰	۵۳۳۳	۵۳۳۷	۵۳۲۳
۵۳۳۶	۵۳۲۴	۵۳۲۹	۵۳۳۴
۵۳۲۵	۵۳۳۹	۵۳۳۱	۵۳۲۸
۵۳۲۲	۵۳۲۷	۵۳۲۶	۵۳۳۸

بندش کاروبار کے لئے بے حد مفید اور آزمودہ عمل

سفلی و ناری عمل سے بندش کے لئے چھ انچ لمبی چار عدد کیل آہنی

شکل لیں اور ہر کیل پر ذیل کی آیات مبارکہ اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر دوکان یا جائے تجارت کے چاروں کونوں میں ان کو ٹھوک دیں، انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے سحر سفلی وناری کا اثر ختم ہوجائے گا اور بندش ٹوٹ جائے گی۔

پہلی کیل: فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ. وَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ. قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

دوسری کیل: فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ. فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ.

تیسری کیل: وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا. فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا. فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا. اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ. رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ. اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ نِ الْكَوَاكِبِ.

چوتھی کیل: وَحِفْظًا مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ. لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ. دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ. اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ.

ان کیلوں کو ٹھونکنے کے بعد گیارہ یوم تک ذیل کا عمل بھی باوضو حالت میں قبلہ رخ ہو کر کریں، معتدل آواز میں اذان کہیں اور اپنی نشست پر بھی پھونک ماریں، اس کے علاوہ اپنے اوپر اور ملازمین پر بھی پھونک ماریں، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت بندش ہمہ اقسام مکمل طور پر ختم ہوجائے گی اور کاروبار پھر رواں دواں ہوجائے گا۔

سخت ترین سحری بندش کو کھ کے توڑ کے لئے

سخت ترین سحری بندش کو کھ کے توڑنے کے لئے ذیل کا عمل ازحد نافع اور آزمودہ ہے۔ عمل تھوڑا محنت طلب ہے، اس لئے اسے دھیان سے کیا جائے تو کوئی توجہ نہیں ہے کہ عمل اپنا اثر ونتیجہ نہ دکھائے۔

اس کے لئے ایک چاقو یا چھری لوہے کی لی جائے، جس کا دستہ بھی لوہے کا ہو، اس چھری پر اکتالیس مرتبہ سورۃ الفلق، سورۃ الناس اور سورۃ الکوثر پڑھ کر دم کریں۔

اب مریض کے سر سے پیروں تک چھری اتار کر بائیں سے دائیں لکیر کھینچ دیں۔ سات لکیریں کھینچنے کے بعد مریض کو الٹا لٹا دیں اور عمل مذکورہ دوبارہ پڑھ کر ان ہی لکیروں کے اوپر سے نیچے کی طرف تین لکیریں کھینچ دیں جو بائیں سے دائیں ہوں۔ اس مرتبہ بھی مریض کے سر سے پیروں کی طرف سے اتارنا ہے۔ یہ ایک دن کی کاٹ ہوگی۔

اس طریقہ سے روزانہ عصر اور مغرب کے درمیان یہ کاٹ مسلسل گیارہ یوم تک کی جائے گی۔ یہ کام شوہر کرے یا کوئی دوسری عورت کرے، ہرگز غیر محرم مرد نہ کرے۔

اب روزانہ چینی کی ایک طشتری پر باوضو حالت میں زعفران و عرق گلاب سے سورہ فلق اور سورہ ناس مع بسم اللہ شریف (جعفری طریقہ) سے تحریر کریں۔

مسلمان جنات کے بتائے ہوئے اعمال

رشتہ کی بندش: سورۂ یٰسین تین بار دس دن تک پڑھیں۔

کاروباری بندش: سورہ بقرہ روزانہ ایک بار گیارہ دن پانی پر دم کر کے تیزی پھیرنی ہے، پاک جگہ پر اور اپنے اوپر پانی بہانا کپڑوں سمیت۔

اولاد کی بندش: سورۂ یٰسین چالیس دن پانچ مرتبہ پانی پر دم کر کے نہار منہ دونوں میاں بیوی پئیں۔

چہل کاف کے جنات کے بتائے ہوئے علاج

کاروباری بندش: چہل کاف ۲۷ بار دو دن عشاء کے بعد اور منگل کے دن سوا پاؤ کالے ماش پر چہل کاف سات بار پڑھ کر دم کریں، اپنے اوپر سات دفعہ الٹا وار کر ویرانہ میں جا کر رکھیں اور یہ چار منگل کرنا ہے، ہر قسم کی بندش انشاء اللہ ختم ہوجائے گی۔

رشتوں کی بندش: ہر نماز کے بعد رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ گیارہ بار پڑھ کر دعا کریں۔

رشتوں کی بندش: سورۂ فجر سات بار اکتالیس دن پڑھ کر دعا کریں۔

اولاد کی بندش: سورۂ عصر عشاء کی نماز اکیس دن اکتالیس بار پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے میاں بیوی دونوں کھائیں۔ ایک تسبیح استغفار کی دونوں میاں بیوی پڑھیں اور ایک تسبیح رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ صبح کی نماز کے بعد پڑھیں۔

از: قاری محمد ممتاز صاحب لاہور

رشتہ کی بندش ختم کرنے کے اعمال

رشتہ کی بندش آج کل کے بڑے مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے۔ بہت زیادہ والدین صرف اسی مسئلہ میں پریشان ہیں۔

رشتہ کی بندش کا مسئلہ عام ہونے کی ایک بڑی وجہ خود والدین بھی ہیں، ایک روحانی بندش ہوتی ہے اور ایک دنیوی بندش۔ دنیوی بندش سے مراد خود اپنے گرد اپنے قائم کردہ اصولوں کا جال بننا، جس کی وجہ سے اچھے سے اچھے رشتہ میں کوئی نہ کوئی خامی نکل آئے۔

رشتہ کی روحانی بندش تین وجہ سے لگتی ہے۔

(۱) نظریہ: یہ اپنی، والدین، قریبی ملنے والے یا کسی بھی فرد کی لگ سکتی ہے۔

(۲) جادو : حاسدین کسی جادگر سے عمل کروا کر رشتے کو باندھ دیتے ہیں، عموماً اس میں دو وجوہات کا مشاہدہ زیادہ ہوا، پہلی یہ کہ رشتہ مانگا اور نہیں دیا۔ دوسری دشمنی کہ فلاں کی اولاد کا رشتہ نہ ہو۔ ایک وجہ آج کل نئی دیکھنے میں آرہی ہے کہ لڑکا لڑکی محبت کرتے ہیں، والدین راضی نہیں، لڑکی اپنے اوپر خود بندش لگوا لیتی ہے کہ میرا کہیں رشتہ ہی نہ ہو۔ والدین پریشان ہو کر آخر کار اسی لڑکے سے رشتہ کر دیں گے۔ بے چارے والدین عاملین سے علاج لے کر آتے ہیں اور لڑکی علاج کرتی نہیں، والدین اور عامل سے جھوٹ بولتی رہتی ہے کہ میں علاج کر رہی ہوں، وظیفہ پڑھ رہی ہوں، تعویذ استعمال کر رہی ہوں۔ جب علاج کیا ہی نہ جائے تو بندش کیسے کھلے؟ آخر کار والدین تھک ہار کر لڑکی کے آگے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ اسی طرح کبھی لڑکا بھی یہی حرکت کرتا ہے اور اپنے اوپر بندش لگوا لیتا ہے۔ ماہر عامل کو پتہ لگ جاتا ہے کہ معاملہ کیا ہے لیکن عام عاملین کو پتہ نہیں لگتا۔ جب وہ تشخیص کرتے ہیں تو بندش آتی ہے اور وہ علاج دیتے رہتے ہیں اور نتیجہ وہی صفر۔

(۳) جنات وشیاطین : جنات یا شیاطین کسی لڑکا یا لڑکی کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اس کا رشتہ ہونے نہیں دیتے۔ کچھ شرارت کے طور پر ایسا کرتے ہیں اور کہیں رشتہ نہیں ہونے دیتے۔ کچھ دشمنی میں ایسا کرتے ہیں کیوں کہ بچوں کے والدین یا ان کے بڑوں میں کسی نے جنات کو یا ان کے بچوں کو تکلیف دی ہوتی ہے یا پھر کسی عامل کے ذریعے تکلیف دلوائی ہوتی ہے اور وہ انتقاماً بدلہ لیتے ہیں۔

ایک اچھے عامل کو یہ پتہ لگانا بہت ضروری ہے کہ رشتہ کی بندش کی وجہ کیا ہے؟ ہر بندش جادو نہیں ہوتی۔ جب وجہ پتہ لگے گی تو علاج کرنے میں بھی آسانی ہوگی۔

درج ذیل میں رشتہ کی بندش کو ختم کرنے کے جو اعمال دیئے جارہے ہیں ان کو کرنے کی عام اجازت ہے۔ اگر کسی عمل میں اجازت ضروری ہوگی تو اس میں لکھا ہوگا، ورنہ عام اجازت تصور کی جائے۔

رشتے میں ہر طرح کی رکاوٹ کے خاتمے کے لئے

حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز الرحمٰن رحمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جس کے رشتے میں رکاوٹ ہو (لڑکی ہو یا لڑکا) رشتہ پسند نہ آتا ہو، لڑکی لڑکے والوں کو پسند نہ آتی ہو یا لڑکا پسند نہ آتا ہو تو اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل کریں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جلد رکاوٹ دور ہو کر رشتہ طے ہو جائے گا۔ یہ عمل حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب (سومرانی شریف) کا فرمودہ ہے۔ عمل یہ ہے: ہر نماز کے بعد سات مرتبہ اس آیت کو پڑھیں: حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. (التوبہ:۱۲۹)

اور رات کو سوتے وقت ایک سو مرتبہ یہی آیت پڑھیں اور دعا کریں اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں گے۔

رشتے کی رکاوٹ دور کرنے کے لئے

وَھُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَہٗ نَسَبًا وَّصِھْرًا وَکَانَ رَبُّکَ قَدِیْرًا. (فرقان:۵۴)

اکیس دن تک تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں اور خوب دعائیں مانگیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رشتے کی رکاوٹ دور ہوگی اور بہترین رشتہ نصیب ہوگا۔

بیٹیوں کے رشتوں میں رکاوٹ دور کرنے کا عمل

بیٹیوں کے رشتوں میں رکاوٹ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد اول و آخر درود شریف پڑھ کر سورہ زمر کی آیت ۳۴-۳۳ پارہ ۲۴ والذی جآء بالصدق سے لے کر المحسنین تک پڑھیں اور رکاوٹوں سے نجات اور اچھی جگہ رشتے طے ہونے اور خیر و عافیت سے شادی ہونے کی دعا کریں۔

طلسم عقد بستہ کے لئے

پیرزادہ محمد مبین ہاشمی صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت یا مرد یا لڑکی کا عقد سحر و جادو کے ذریعہ باندھ دیا گیا ہو اور کسی قسم کی کوئی تدبیر کارگر ہوتی نظر نہ آرہی ہو اور مایوسی دامن گیر ہو چکی ہو تو ذیل کی عبارت کو اکتالیس بار پڑھا جائے اور لکھ کر اسے پاس رکھا جائے تو عقد بندی کا جادو باطل ہو جائے گا۔ اگر یہ عمل اس طرح کیا جائے کہ جمعہ سے شروع کر کے سات روز تک متواتر صبح شام ۲۵ بار پڑھیں، پھر بعد نماز عشاء ۱۲۵ ر بار پڑھیں، اس عمل کے بعد اس کو لکھ کر بازو پر باندھ لیں، نصیب کشائی کے لئے مجرب ہے۔

وَتَسُوْتَهَا جَوْمَيَا قَاسَوْا اَوْمَاسَاتَا تَمْهَاتَا قَاقُوْا شَاطَاتَا سَوْعَاهَاتَا لَقَسَاتَا خَاصَو طَلَافًا خَادَوْ سَوْ تَطَاوَسَتُوْهَتَا وَجِيَا مَا قَا اَسَوْا سَاتَوْا هَمْتَا قَاهَوْا تَاسَوْا هَوْ قَوْسَا خَا اَوْتَسْهَا جَوْ مَسْقَاتَسْهَاتَوْا مَسْقَاقَوْا۔

نوٹ : اس عمل کو صرف عاملین حضرات کر سکتے ہیں، جنہیں سریانی اور عبرانی زبان کے عمل کرنا آتے ہوں۔

شادی کی رکاوٹ دور

اگر کسی کی شادی کسی ناگہانی کی وجہ سے بار بار ملتوی ہو جاتی ہو اور اس رکاوٹ کے دور ہونے کی کوئی امید بر نہ آتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل مفید ہے، اس کے لئے بعد نماز فجر قبلہ رخ بیٹھ کر اول و آخر درود شریف اکیس اکیس مرتبہ، سورہ الانشراح سات بار اور آیات کفایہ ساٹھ مرتبہ پڑھ کر سجدہ میں گر کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ سات یا گیارہ یوم کے عمل سے رکاوٹ بفضل باری تعالیٰ دور ہو جائے گی اور شادی ہو جائے گی۔

وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا. (نساء:۴۵)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا. (نساء:۴۵)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا. (احزاب:۳۹)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا. (نساء:۷)

وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. (رعد:۴۳)

رکی ہوئی شادی کا حل

جن لڑکوں یا لڑکیوں کی شادیاں رک جاتی ہیں اور والدین کے لئے پریشانی کا سبب بنتی ہیں، ایسی رکی ہوئی شادیوں کی راہ کھولنے کے لئے یَا فَتَّاحُ کو روزانہ ایک سو چھپن (۱۵۶) مرتبہ بعد نماز عصر چالیس روز تک پڑھیں، اول و آخر تین تین بار درود شریف پڑھیں، اگر وہ خود نہ پڑھ سکیں تو ان کے والد یا والدہ میں سے کوئی ایک اس وظیفہ کو پڑھ لے۔ انشاء اللہ شادی کی راہیں کھل جائیں گی۔

شادی میں رکاوٹ کا عمل

بعد نماز عشاء اور فجر سات سات مرتبہ سورہ مزمل کی تلاوت کریں اور پھر ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر گڑگڑا کر خصوصی دعا کریں، انشاء اللہ کامیابی نصیب ہوگی۔

شادی میں رکاوٹ ہو تو

اگر رشتوں کی بندش لگادی گئی ہو اور لڑکا لڑکی بوڑھے ہو رہے ہوں، جہاں بات لگتی ہو انکار ہو جاتا ہے، اول تو رشتے آتے نہیں، اگر آتے ہیں تو واپسی جواب نہیں ملتا۔ ایسی صورت میں سورۃ والتین مکمل روزانہ باوضو ساٹھ مرتبہ بعد نماز فجر پڑھیں، چالیس دن عمل کریں، انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر کام ہو جائے گا۔ سورۃ والتین یہ ہے:

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ . وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ. فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ.

سفلی، بندش، جادو سحر اور جنات کا علاج
بذریعہ قرآن و نورانی اعمال

حکیم پروفیسر عبدالرؤف نظامی چشتی قادری

جب ہم اپنے معاشرے میں زندگی کا تجربہ کرتے ہیں تو کئی مرتبہ انسان اپنی جدوجہد اور خلوصِ نیت کے باوجود اپنی منزل کے حصول میں ناکام اور نامراد رہتا ہے۔ پھر اس کا ذہن ایسے امور کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو مروجہ شعوری علوم سے یکسر الگ ہوتے ہیں۔ اس طرح اس کی توجہ براہِ راست روح، ماورائی علوم، کالا جادو، بندش وغیرہ کی طرف مبذول ہو جاتی ہے جس کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

۱۔ کوشش اور جدوجہد کے باوجود کاروبار نہ چلنا۔
۲۔ لڑکے لڑکیوں کی شادی میں تاخیر۔
۳۔ لڑکیوں کے رشتے نہ آنا یا بات بن کر ٹوٹ جانا۔
۴۔ لاعلاج بیماریاں پیدا ہونا اور ادویات کا اثر نہ کرنا۔
۵۔ کاروبار یا فیکٹری میں ملازمین کا نہ ٹکنا اور مشینوں کا خراب رہنا۔
۶۔ خاندان میں چھوٹے بڑے کا ادب، رشتوں کی قدروں اور اخلاقیات کا فقدان۔
۷۔ آس پڑوس اور خاندانوں کے افراد اور ان کی اولادوں میں بدسلوکی اور شک وغیرہ۔
۸۔ بیوی شوہر میں بدگمانی، نفرت، عداوت و طلاق وغیرہ۔

یہ چند ایسی مثالیں ہیں جو انسان کو بندش، کالا علم کے شک اور احساس میں مبتلا کئے رکھتی ہیں۔ عموماً یہ بیماریاں دوسروں کی ترقی، خوشحالی، کامیابی اور سکون و اطمینان دیکھ کر بغض و حسد پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے جو آگے چل کر عداوت اور دشمنی جیسے قبیح امراض دلوں میں پیدا کرتی ہے اور پھر ایسے مریضانہ ذہنیت کے حامل افراد اس بے وجہ کی دشمنی میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ سامنے سے حملہ آور ہونے کے بجائے پیٹھ پیچھے چھرا گھونپنے کے لئے پیشہ ور عاملین، شیاطانی اور جناتی طاقتوں کے معاونین کے پھندے میں پھنس کر نہ صرف بے دریغ روپیہ بلکہ اپنا ایمان، دنیا اور آخرت اپنے خود ساختہ دشمنوں کو تباہ و برباد کر دینے کے لئے داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

جادو واقعات کو غیر فطری طور پر ظہور پذیر لانے کا ایک فن ہے۔ اس میں حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنی خفیہ صلاحیتوں چلہ کشی، ارتکاز وغیرہ کے ذریعے استعمال کے قابل کر لے اور ان صلاحیتوں کو تخریب کاری کے لئے استعمال کرتے ہوئے نفرت، بیماری اور بندش میں کسی عام انسان کو مبتلا کر دے۔ ایسے عامل دراصل اپنے منتروں اور مؤکلات کے ذریعے فریقِ مخالف کی قوت متخیلہ پر اثر انداز ہوتے ہیں جس کے بگڑ جانے سے انسانی جسم کا اندرونی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور غصہ و بے چینی، بے سکونی اور خود دہشت میں مبتلا ہو کر اپنے روز مرہ کے امور بخوبی نمٹانے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں، حوصلہ ہار جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مالی امور میں نقصانات، قرض کے بوجھ تلے دب جانا، کاروبار میں دل کا نہ لگنا، اپنوں سے نفرت، بے گانوں سے محبت غرض ہر معاملے میں تنزلی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر آپ بندش میں مبتلا ہیں، اگر آپ کے گھر کی دیواروں پر خون کے چھینٹے آتے ہوں بستروں سے زنگ آلود کیلیں یا سوئیاں برآمد ہوں، چلتے ہوئے کاروبار میں رکاوٹ پیش آنے لگے، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں سلب ہو جائیں،

ذہن بچوں کا اچانک پڑھائی سے دل اچاٹ ہو جائے، باقاعدگی سے میڈیکل چیک اپ کرانے اور ان کے اچھے رزلٹ آنے کے باوجود اچانک بیماریاں گھیر لیں۔ بچے بچوں کے رشتے میں پریشانی ہو، سایہ جھپٹ اور جناتی مخلوق کی جانب سے پریشان کیا جا رہا ہو تو۔

۱۔گھر میں ہلکی آواز سے کثرت سے آذانیں دینا شروع کر دیں۔

۲۔قرآن کی باقاعدگی سے تلاوت کو معمول بنا لیجئے اور اگر معنی کے ساتھ پڑھنا شروع کریں تو یقین بڑھ جاتا ہے اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

۴۔صدقات دیتے رہیں، چاہے ایک مٹھی آٹا یا چاول ہی کیوں نہ ہو، کہ صدقات ردِ بلا ہوتے ہیں۔

۴۔چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے کثرت سے کوئی اسماء الٰہی اور دورد ابراہیمی پڑھتے رہیے۔

۵۔سخت مالی مشکلات میں مبتلا افراد روزانہ بلاناغہ چالیس راتوں تک زیر آسمان ۱۱ رمرتبہ درود شریف اول آخر ۱۱ رمرتبہ الحمد اللہ، ۱۱ رمرتبہ آیت الکرسی، ۱۱ رمرتبہ سورۂ واقعہ پڑھ کر اپنے حق میں دعا کریں اور چونٹیوں کو روزانہ چالیس دن تک آٹا، سوجی چینی کی صورت میں بطور غذا صدقہ ڈالیں۔

اسماء الٰہی سے جادو بندش کا علاج

قرآن حکیم، ''طبیب اعلی اللہ رب العالمین'' کا کلام ہے اور شیطان کے تمام ہتھیاروں، حربوں اور جنتر منتر سب کو ختم کر دیتا ہے۔ اس کا سہارا لینے والے پر کئے گئے جادو سحر بندش سے سب حربے ناکام بنا دیتا ہے۔ قرآن کریم کے اسماء الٰہی جہاں ایسے گندے علوم کا توڑ کرتے ہیں، وہیں دواؤں اور علاج کی رفتار و اثر اور محبتوں اور الفتوں کو بڑھانے کی تاثیر بھی رکھتے ہیں۔ جس طرح آب یعنی پانی جادو کو ختم کرتا ہے، اس اصول پر میرا تجربہ ہے کہ تمام ذکر و اذکار کا جن کے حرف اول آخر آبی ہوں، وہ سب جادو ختم کرنے میں اپنی مثال آپ ہیں۔ یاد رہے کہ آبی حروف یہ ہیں ''ج۔ز۔ک۔س۔ق۔ث۔ظ۔''

۱۔آبی حرف ''یا سلام'' سلام قولا من رب رحیم (جسمانی امراض پیدا کرنے والے جادو اور ابتدائی بندش کا توڑ)

۲۔ ''یا قیوم'' (روحانی منزل کے مسافر پر ہونے والے جادو کا توڑ)

۴۔ ''یاقابض'' (جادوگر کی قوت سلب کرنے کا عمل)

۵۔''یاقوی'' (جسمانی قوت کو زائل کرنے والے جادو کا توڑ)

۶۔ ''یا قدوس ''سبوح قدوس ربنا ورب الملائکة والروح (جادو بندش کے علاوہ روحانی و دنیا استدراجی حملوں کا توڑ)

۷۔ ''یا جبار''(جان لیوا جادو کا توڑ)

۸۔''یا قهار'' (جان لیوا جادو کے لئے)

۹۔''یا کبیر '' (اگر جادو سے کسی کو عہدہ یا مرتبہ سے گرادیا گیا ہو تو اسم بہترین علاج ہے)

۱۰۔''یا سمیع'' (سماعت بیکار کر دینے والے جادو کا توڑ)

۱۱۔''یا جلیل'' (عوام میں مقبولیت کے خاتمے کا علاج)

۱۲۔''یاجامع'' (اپنی قوت مدافعت کو بڑھانے کے لئے تاکہ جادو بے اثر ہو جائے۔

۱۳''یاقادر'' (اعصابی طور پہ مسحور افراد کا علاج)

۱۴۔''یا قدیر' (اعصابی طور پر مسحور افراد کا علاج)

۱۵۔''یا ظاهر '' (جادو کرنے اور کرانے والے کو بے نقاب کرنے والا اسم)

آبی حرف آخر والے اسماء الٰہی

آبی حرف آخر والے اسماء الٰہی نہ صرف جادو کو زائل کرتے ہیں بلکہ رجعت السحر یعنی جادو کرانے والے پر بھی پلٹاتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں کہ نورانی الفاظ کے اثرات ہمیشہ ایک وقت معین کے بعد ظلماتی تاثرات پہ غالب آتے ہیں۔ عامل کے لئے یقین کامل ہونا ضروری ہے۔ نیت کا ہونا شرط ہے۔

۱۔''یا باعث '' (مردہ کے ہمزاد کے ذریعہ ہونے والے جادو اور بندش کا علاج)

۲۔''یا وارث'' (اولاد بندی، کوکھ بندی والے جادو کا علاج)

۳۔''یا قدوس '' (جادو کے علاوہ روحانی یا استدراجی حملوں

کاتوڑ)

۴۔"یا حافظ" (برائے تحفظ از بندش وسحر)

۵۔"یاحفیظ" (برائے تحفظ از سحر)

۶۔"یاحق" (آبی باطنی قوتوں کو جگاتا ہے تاکہ ہر قسم کا جادو خود بخود زائل ہوجائے)

۷۔"یاعزیز" (عزیز واقارب میں جھگڑا پیدا کرنے والے جادو کا علاج)

۸۔ "یارزاق" (بندش روزگار والے جادو کا توڑ)

۹۔"یاخالق" (سیارگان کی عدم موافقت کا علاج)

روحانی ونورانی اعمال

اگر کسی کے کاروبار کو ختم کرنا ہوتا ہے تو ایسی جگہ بدارواح اور سفلیات کو مسلط کردیا جاتا ہے جن کی وجہ سے افراد کا رجحان مخصوص جگہ کم ہوجاتا ہے اور یوں بارونق علاقہ میں بھی کوئی کاروبا نہیں رہتا۔ انجام کار بندہ جگہ چھوڑتا رہتا ہے۔ یہ جہاں جاتا ہے، جادو اور سفلیات اس کے ساتھ جاتی ہیں۔ ایسی صورت میں کاروبار کی جگہ پہ ایسے نقوشِ قرآنی یا طلسماتِ نورانی کا استعمال کیا جاتا ہے جن کی وجہ سے نحوست وبندش ختم یا کم ہو اور کاروبار کی جگہ آباد ہو۔ بعض اوقات گردشِ سیارگان کی وجہ سے بھی مسائل پیدا ہورہے ہوتے ہیں جنہیں اکثر عاملین بندش اور جادو کی آڑ لے کر افراد کو ذہنی طور پر کوفت میں بتلا کرتے ہیں۔ جہاں تک ستاروں کی نحس اثرات کو ختم کرنے کا تعلق ہے، اس میں آیات الٰہی کو ستاروں کی مناسبت سے استعمال کرتے ہوئے شفا اور نجات ممکن ہے۔ بیماری، بندش بھی تو ستاروں کی منفی شعاعوں سے پیدا ہوتی ہے جو انسانی رجحان میں تاثیر پیدا کرتی ہیں۔ علم نجوم ایک قدیم سماوی سائنس ہے۔ سیکھنے اور سمجھنے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ ہمارے دین میں اس کی جازت ہے۔ ہمارے کابرین بھی اس علم کو جانتے تھے۔ خصوصاً دور جدید میں ہم احمد رضا خان بریلویؒ صاحب کا نام تو اس حوالے سے پیش کرسکتے ہیں۔ علم نجوم کا جو نفور ہمارے یہاں رائج ہے، وہ درست نہیں ہے۔ علم نجوم اور اس طرح کے دیگر پر اسرار علوم سے انسانی رجحانات کا اندازہ ہوتا ہے۔ سورۃ النحل کی آیت ۱۶ میں ہے نہ نجوم سے ہدایت ملتی ہے۔

اب بندش ختم کرنے کے اعمال لکھے جاتے ہیں

۱۔عمل: اس عمل میں درج ذیل دو قسم کے عمل پڑھے جائیں گے۔ یاخالص یا مخلص یا خلاص جل وچ خواجہ سیویا باعث درور پیر بدھی بنھ چھڈ اوندا جو ظاہر حضرت پیر۔

۲۔بجلی چھڈاں تاراں چھڈاں رت پوہ دیاں دھاراں چھڈاں۔ دوکان دی بندش چھڈاں بال کھڈ کی لاگیا جو بھیرو ویر پیارا ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے دونوں قسم کے عملوں کو پانی یا مٹی پر ۱۴۱ بار پڑھ کر چھڑکیں۔ چند یوم کرنے سے بندش ختم ہوجائے گی۔

۲۔عمل: ایسے عمل میں جن کی مخفی قوتیں کس عامل نے سلب کرلی ہوں کا کسی بے احتیاطی کے سبب ختم ہوگئی ہوں، جنات مؤکلات ہمزاد چھوڑ کر چلے گئے ہوں تو ایسے عاملین کو چاہئے کہ وہ روزانہ اس عمل کو صبح وشام ایک تسبیح پانی پہ دم کر کے ایک سانس میں پی لیں۔ یقین دلاتا ہوں کہ بندش ختم ہوجائے گی۔ سلب کی ہوئی قوتیں عمل کو دوبارہ واپس مل جائیں گی، لیکن اس عمل کی اجازت شرط ہے۔ اجازت فقیر راقم الحروف سے یا پھر ڈاکٹر خالد مقبول صاحب سے حاصل کی جاسکتی ہے۔ اس عمل میں اجازت سے مؤکلات جاتے ہیں اور جب کام ہوجائے تو ان کو واپس کرنا سائل کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

لا الہ کھولیس۔ الا اللہ آن کھولیس۔ محمد الرسول اللہ جس میکوں بدھاں تُساں آپ کھول ڈیوو۔

بندش کاروبار کے توڑ کا عمل

۱۔عمل: ۲ یا ۴ عدد لیموں پہ آخری دونوں سورتیں ۷، ۷ بار پڑھ کر ۲، کٹ لگائیں۔ پھر لیموں کاٹ دیں اور اس کے چار ٹکڑے کریں۔ لیموں کاٹتے وقت نیت یہ ہو کہ جس نے مجھ پہ اور میرے بچوں پر، گھر، کاروبار بندش کا عمل کیا ہے، اس کی کاٹ کررہا ہوں۔ چاروں لیموں چورستہ پہ پھینک دیں۔ یہ عمل سات ہفتہ کریں۔ جس روز یہ عمل کریں، پھر ہر ہفتہ اسی دن عمل کریں۔

شادی کی بندش کو ختم کرنا

روزانہ بعد نماز عشاء نہایت توجہ، یکسوئی اور کامل یقین کے ساتھ صرف گیارہ دن (جمعرات سے شروع کر کے اتوار تک) اس طرح پڑھیں: (۱) دورود شریف ۱۰۰ ر مرتبہ۔ (۲) یامغنی ۱۱ ر ہزار مرتبہ۔ (۳) درود شریف ۱۰۰ ر مرتبہ وظیفہ اتوار کو ختم کریں۔ نیاز دلائیں، صدقہ دیں اور دیکھیں کہ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ انشاء اللہ بہت جلد شادی کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

صدقات

قارئین! یاد رکھیں کہ مشکل کیسی ہی کیوں نہ ہو، صدقہ ایک بہترین علاج ہے۔ ستاروں کی نحوست ہو یا جادو آسیبی یا جناتی بندش یا اثرات ہوں یا روحانی و کالا علم، صدقہ کسی بھی مشکل کا زور توڑنے کا ایک مجرب طریقہ ہے۔ فرمانا مولا علیؑ ہے کہ جب مشکلات میں گھر جاؤ تو صدقہ کے ذریعے سے اللہ سے تجارت کرو۔ اول اپنا صدقہ دیں، کالے علم، بندش یا سفلی علم کے خلاف بہترین صدقات مریخ کے ہیں۔ دوئم زحل کے۔ بڑا گوشت گائے کا بروز منگل ہلدی ملا کر صدقہ کریں۔ کالے ماش یا کالا نمک بروز ہفتہ صدقہ دیں۔

صدقہ رزق: چاول، باجرہ چینی فی کس ایک کلو لے کر مکس کریں۔ پھر برابر حصے کریں۔ روزانہ صبح کیڑے مکوڑوں کی رہائش گا میں ڈال دیا کریں۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔

بندش نکاح

حسب توفیق زرد رنگ کا کپڑا لے اس میں چنے کی دال اور شکر سوڈا سوا کلو باندھ کر اپنے جسم سے پھیر کر جمعرات کے روز عصر کی نماز کے بعد کسی ایسی جگہ رکھ دیں، جہاں کیڑے مکوڑے ہوں۔ وہاں پوٹلی کو کھول کر رکھیں۔ صدقہ والا عمل کم از کم پانچ جمعرات ضرور کریں۔ رشتے میں رکاوٹ دور ہو جائے گی۔

> اپنے آپ کو بدل دو تمہاری قسمت خود بخود بدل جائے گی۔
> ☆ کسی سے اتنی توقعات وابستہ مت کیجئے کہ توقعات ٹوٹیں تو ساتھ ساتھ آپ خود بھی ٹوٹ جائیں۔

مختلف بندشوں کو ختم کرنے کے روحانی طریقے

ازقلم مولانا حسن الہاشمی

ہمہ بندش سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ایسی مصیبت کا شکار ہو گیا ہو جو عزت و مال کے درپے ہو یا جس کی وجہ سے انسان کا چین وسکون ختم ہو گیا ہو اگر کوئی شخص ایسی ناگہانی بلا کا شکار ہو کر رہ گیا ہو۔ مختلف قسم کی بندشوں اور رکاوٹوں نے زندگی کو مفلوج کر دیا ہو اور اس شخص کو اس مصیبت سے چھٹکارے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو تو ایسے حالات میں اس کو سورۃ فاتحہ کا یہ عمل کرنا چاہئے۔ سورۂ فاتحہ کے کل حروف کی تعداد ایک سو پچیس (۱۲۵) ہے۔ اگر ہر حرف کے بدلے میں ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ سورۃ فاتحہ کو پڑھا جائے تو تعداد ایک لاکھ پچیس ہزار (۱۲۵۰۰۰) مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو ''ختمِ کبیر'' کہتے ہیں۔ اگر حرف کے بدلہ میں ایک سو (۱۰۰) مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھا جائے تو تعداد ۱۲۵۰۰ مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو ''ختم وسیط'' کہتے ہیں۔

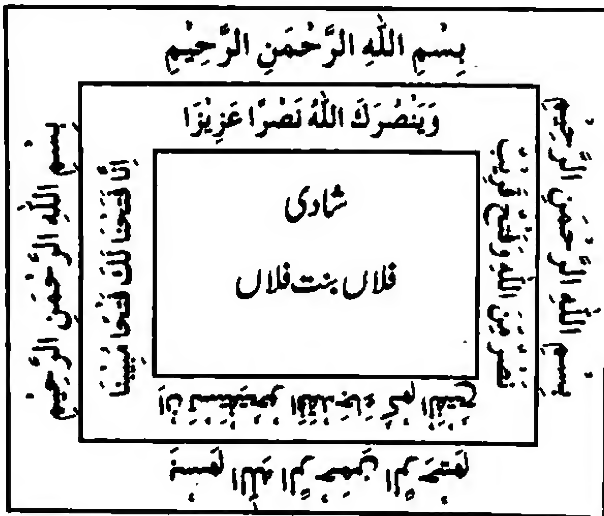
اگر ہر حرف کے بدلہ میں دس (۱۰) مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھی جائے تو تعداد بارہ سو پچاس (۱۲۵۰) مرتبہ بیٹھے گی۔ اس طریقہ ختم کو ''ختمِ صغیر'' کہتے ہیں۔

ان تینوں ختم میں جو بھی فوری طور پر ممکن ہو، اس پر عمل کرے۔ ان شاء اللہ کیسی بھی مصیبت ہوگی رفع ہو جائے گی۔

اگر ختمِ صغیر پڑھنا ہو تو پھر ایک ہی آدمی باوضو ہو کر پڑھے۔ اگر مصیبت ختم نہ ہو تو لگاتار چھ (۶) مہینوں تک نوچندی جمعرات یا نوچندی اتوار کو پڑھے۔ اگر مصیبت سے نجات مل جائے تو عمل موقوف کردے۔ باقی دونوں ختم ایک سے زائد افراد مل کر پڑھیں۔ ختم کے بعد ہر بار اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں اور اپنی بے کسی اور کمزوری کا کھلے الفاظ میں اقرار کریں۔ انشاء اللہ رحمت خداوندی جوش میں آئے گی اور مصائب رفع ہوں گے۔ بندشوں کا خاتمہ ہوگا۔ مشکلات دور ہوں گی۔

لڑکیوں کی شادی کی رکاوٹ دور کرنے کا مجرب ترین عمل

نئے چاند کی پہلی جمعرات کو بشرطیکہ چاند عقرب میں نہ ہو، مندرجہ ذیل نقش ان لڑکیوں کے لئے تیار کریں، جن کی شادی نہ ہو رہی ہو، رشتے نہ آ رہے ہوں یا شادی میں رکاوٹیں کھڑی ہو رہی ہوں۔ ان لڑکیوں کے لئے یہ تعویذ تیر کی طرح کام کرے گا۔ تعویذ باوضو بنائیں اور اس کو گلاب وزعفران سے لکھیں۔ تعویذ کو اس طرح تیار کریں۔



تعویذ کو تیار کرنے کے بعد چاروں آیات قرآنی سو سو مرتبہ پڑھ کر اس تعویذ پر دم کر دیں اور لڑکی کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ، چند ماہ کے اندر پیغام وصول ہوگا۔ اور شادی کی تمام رکاوٹیں دور ہو جائیں گی۔

یہ عمل ایک بزرگ کا بخشا ہوا ہے، جسے قارئین کے لئے اجازت عام کے ساتھ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین، سب بیٹیوں کو عزت و آبرو کے ساتھ رخصت کرے اور سب کے گھر آباد رکھے۔ آمین۔

رشتے کی ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو، منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو، سرے سے کوئی رشتہ ہی نہ آتا ہو یا اگر رشتہ آتا ہو تو کوئی بھی بات طے نہ ہوتی، رشتے والے ناپسند کر کے چلے جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی سورۂ فاتحہ کی تلاوت اس مشکل سے نجات دلا دیتی ہے۔ چنانچہ جو کوئی یہ چاہے کہ کسی اچھی اور نیک جگہ پر اس کا نکاح ہو جائے اور اس معاملے میں اسے کامیابی نصیب ہو، اس کا گھر بس جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ چالیس یوم تک ہر روز بلاناغہ ایک سو مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر ہی مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور کوئی اچھا اور نیک رشتہ آجائے گا۔

اگر بالفرض چالیس یوم تک مقصد پورا نہ ہو تو مایوس نہ ہو، اس عمل کو مزید چالیس یوم تک جاری رکھے۔ بفضل باری تعالیٰ ضرور مقصد میں کامیابی ہوگی۔ اور جلد ہی کسی اچھی جگہ نکاح ہو جائے گا اور اچھے طریقے سے شادی کا مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے پا جائے گا۔ (عام اجازت ہے۔ خ)

شادی کی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو، بندشیں اور رکاوٹیں ہوں، تو جمعہ کے دن، بوقتِ اشراق، چار رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔ اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے۔ ان شاء اللہ، بندش اور رکاوٹیں دور ہوں اور مقصد حاصل ہو جائے گی۔

اقوال زریں

☆ جو شخص اپنے دوستوں کی ہر خطا پر عتاب کرے، اس کے دشمن بہت ہوں گے۔

☆ جو شخص انتقام کے طریقوں پر غور کرتا ہے اس کے زخم ہمیشہ تازہ رہتے ہیں۔

☆ زاہد وہ ہے کہ دنیا سے احتراز رکھے، اپنی قسمت پر رضامند رہے اور مقدارِ عمل سے زیادہ بات نہ کہے۔

کشکول اخلاق

☆ بندہ جس وقت گناہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر چار احسان فرماتا ہے۔ (۱) نہیں بند کرتا رزق کو (۲) نہیں موقوف کرتا تندرستی کو (۳) نہیں ظاہر کرتا گناہ کو (۴) نہیں عذاب کرتا فی الحال۔

☆ ڈھونڈا ہم نے دولت مندی کو مال میں مگر پایا اس کو قناعت میں۔ (۲) ڈھونڈا ہم نے راحت کو کثرتِ مال میں مگر پایا اس کو قلتِ مال میں۔ (۳) ڈھونڈا ہم نے لذت کو نعمتوں میں مگر پایا ہم نے اس کو تندرستی میں۔ (۴) ڈھونڈا ہم نے رزق کو زمین میں مگر پایا اس کو آسمان میں۔

☆ چار چیزیں سخت ترین اعمال سے ہیں: (۱) بخشنا خطا کا وقت غصے کے۔ (۲) سخاوت کرنا وقت مفلسی کے۔ (۳) پاک دامن رہنا وقت خلوت میں۔ (۴) سچی بات کہنا بوقت خوف یا امید کے۔

☆ سچ بولنے کے لئے ہمیشہ دو آدمیوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک وہ جو سچ بولے، دوسرا وہ جو سچائی کو سنے، اگر سچ سننے والے نہ ہوں تو بولنے سے کیا فائدہ؟۔

☆ دنیا آٹھ چیزوں سے قائم ہے۔ (۱) خدائے رحیم کی رحمت سے۔ (۲) رسول کریم ﷺ کی رسالت سے (۳) حکما کی عقل وحکمت سے۔ (۴) عابدوں کی عبادت سے۔ (۵) عالموں کی پند ومواعظت سے۔ (۶) بادشاہوں کی سیاست وعداوت سے۔ (۷) بہادروں کی شجاعت وشہادت سے۔ (۸) کریموں کی سخاوت سے۔

☆ نیک کام کرنے سے دل کو دو مرتبہ راحت ملتی ہے۔ (۱) جب وہ کام کیا جاتا ہے۔ (۲) جب اس کا اجر ملتا ہے۔

☆ جلدی کرنا چھ کاموں میں سنت ہے۔ ان کے علاوہ سب کاموں میں جلدی شیطان سے ہے۔ (۱) مہمان کو کھانا کھلانے میں (۲) مردے کی تجہیز وتکفین میں۔ (۳) لڑکی کی شادی کرنے میں۔ (۴) قرض ادا کرنے میں۔ (۵) گناہ سے توبہ کرنے میں۔ (۶) اذان سن کر مسجد کو جانے میں۔

☆ چار چیزوں کو تھوڑا نہ سمجھو۔ (۱) قرض (۲) مرض (۳) دشمنی (۴) آتش۔

☆ تین چیزوں کی قلت ہی بہتر ہے۔ (۱) قلت طعام (۲) قلت المنام (۳) قلت الکلام۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: جنید احمد خاں

نام والدین: سرفراز خاں، یاسمین

تاریخ پیدائش ۱۷ر ستمبر ۱۹۸۲ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں اور باقی حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے ایک حرف آبی، دو حرف بادی، دو حرف خاکی اور تین حروف آتشی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۰ ہیں۔ تین کا عدد جولانیٔ طبع کی علامت مانا گیا ہے۔ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ یہ انسان آزاد رہنے کی تربیت دیتا ہے چنانچہ وہ تمام لوگ جن کا مفرد عدد تین ہو، آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں انہیں پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ لوگ جلدی سے کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے۔

۳ عدد کے لوگوں میں حکومت کرنے کا شوق بھی ہوتا ہے اور صلاحیت بھی۔ ۳ عدد کے لوگ اصول اور ضابطوں کو پسند کرتے ہیں اور خود بھی بے اصولیوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کرتے ہیں یہ لوگ پرامن زندگی کو پسند کرتے ہیں، ان میں غیرت ہوتی ہے اور یہ لوگ خوددار بھی ہوتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ ہر مجلس اور ہر محفل میں خود کو نمایاں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں رہنے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ حسن پسند بھی ہوتے ہیں، عاشق مزاج بھی، عشق و محبت ان کی زندگی کا اہم مشغلہ ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں زبردست خود اعتمادی ہوتی ہے اس لئے بروقت اقدام کرنا ان کی فطرت ہوتا ہے، یہ اپنی خوش اخلاقی اور خوش طبعی کی وجہ سے اپنا حلقہ احباب وسیع سے وسیع تر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ جب اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہیں تو ان کا اعتماد گھائل ہوجاتا ہے، یہ رازدار بتانے کے قابل نہیں ہوتے کیوں کہ یہ اپنا راز بھی محفوظ نہیں رکھ پاتے، ان میں مبالغہ آمیزی کی بھی عادت ہوتی ہے، کسی کی تعریف اور تضحیک میں یہ حدود سے تجاوز کرجاتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ مفاد پرست ہوتے ہیں انہیں ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے اور بغیر ذاتی مفاد کے یہ کسی سے دوستی نہیں کرتے۔ ۳ عدد کے لوگ زندہ دل ہوتے ہیں اور زندہ دلی کی قدر کرتے ہیں، یہ خشک زندگی گزارنے کے قائل نہیں ہوتے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مطلب پرستی کے ساتھ ساتھ ایک طرح کا غرور بھی ہوتا ہے، یہ جلدی سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور جلدی سے کسی کی بڑائی تسلیم نہیں کرتے، ان کا یہ گھمنڈ کبھی کبھی ان کو بہت نقصان پہنچاتا ہے لیکن یہ اپنی فطرت سے باز نہیں آتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۳ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ جولانیٔ طبع سے بہرہ ور ہوں گے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی شوخی نمایاں ہوگی، آپ دل پھینک قسم کے انسان ہیں، محبت کرنے میں نڈر ہیں اور کسی سے بھی اظہار محبت کرنے میں آپ ذرا بھی نہیں جھجکتے، آپ کے اندر ایک طرح کا احساس بڑائی ہے، آپ خوش اخلاق ہیں اور اپنی خوش اخلاقی سے لوگوں کو مسحور کرنے میں کامیاب رہتے ہیں، آپ مال و دولت کمانے کے اہل ہیں، لیکن شاہ خرچی کی وجہ سے اکثر آپ تنگ دست اور تنگ دامن ہی نظر آتے ہیں، آپ بغیر کسی مطلب کے کسی کے لئے کوئی مصیبت مول نہیں

لیتے، آپ کے پیش نظر ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد ہوتے ہیں اور آپ اپنے مفاد کی خاطر ان سے بھی ہاتھ ملا لیتے ہیں، محبت کرنا آپ کا مشغلہ ہے۔ لیکن محبت کے معاملہ میں بھی آپ اپنے مفادات کو نظر انداز نہیں کرتے، آپ کے خیالات بہت بلند ہیں، آپ کی طبیعت میں نفاست ہے اور آپ لوگوں میں بھی نفاست اور طہارت تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ خود کو بے جا انا اور تکبر سے بچائے رکھیں تو آپ کی دوستی پر لوگ فخر کریں گے اور اپنے بلند خیالوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ایک بے مثال انسان بن جائیں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں گے، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔ ۷ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کے لئے ترقی کا موجب بنیں گی۔ ۵، ۶ اور ۹ عدد والوں کے ساتھ آپ کی دوستی خوب جمے گی۔ ایک اور ۲ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے یا برے ثابت ہوں گے۔ ۴ اور ۸ عدد آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور لوگ آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوں گے، ان عدد کے لوگوں اور چیزوں سے آپ کے لئے حتی الامکان دور رہنا ہی مفید ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھا عدد نہیں ہے، یہ بدقسمتی کا عدد ہے، اس عدد کی وجہ سے دوسرے لوگ حامل عدد کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ اس عدد کی وجہ سے خدانخواستہ آپ کو چوری، ڈکیتی اور راہزنی کی وارداتوں سے سابقہ پڑ سکتا ہے۔ اس لئے احتیاطی تدابیر کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۷ ہے۔ اس کا مفرد عدد ۸ اور ۸ آپ کا دشمن عدد ہے اس لئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز بہت آئیں گے اور کئی بار ایسا بھی ہوگا کہ آپ کامیابیوں کے بالکل نزدیک پہنچ کر ناکام ہو جائیں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶ اور ۱۷ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ جمعہ اور اتوار بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں، آپ اپنے کاموں کی شروعات بدھ، جمعہ اور اتوار کو کر سکتے ہیں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی، پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اس دن بھی اپنے اہم کاموں سے احتیاط برتیں۔

پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آ سکتا ہے، چار یا ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں پتھر جڑوا کر استعمال کریں اور اللہ کی قدرت پر بھروسہ رکھیں، اسی کی مرضی اور حکم اس دنیا کی ہر چیز اپنا اثر دکھاتی ہے۔

فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔ ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کی بیماری، جوڑوں کے درد، امراض کمر، پتے اور گردے کی بیماریوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ چقندر، کاسنی، سیب، زیتون، انار، اناس، انگور، انجیر اور پودینہ ہمیشہ آپ کے لئے فائدے مند ثابت ہوں گے اور انشاء اللہ آپ کو تقویت پہنچائیں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۵۷ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۱۲۳ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ ہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۰	۳۳	۳۷	۲۳
۳۶	۲۴	۲۹	۳۴
۲۵	۳۹	۳۱	۲۸
۳۲	۲۷	۲۶	۳۸

آپ کے مبارک حروف ب اور غ ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز انشاء اللہ آپ کو راس آئے گی، ان رنگوں کو اہمیت دیجئے۔ اگر آپ ان رنگوں کے پردے اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر لٹکائیں گے تو انشاء اللہ آپ راحت و فرحت محسوس کریں گے۔

آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ کی سنجیدگی آپ کی شخصیت کی جان ہے، آپ بہت امید پرست واقع ہوئے ہیں، برے سے برے حالات میں بھی آپ آس کے دامن کو اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے، آپ کے اندر کاروبار کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ کاروبار میں کسی بھی طرح کا نقصان اٹھانے کے قائل نہیں ہیں۔ اگرچہ آپ کی طبیعت میں تعلّی اور احساس بڑائی کا عنصر غالب ہے لیکن اس کے باوجود آپ اپنے حلقہ احباب میں مقبول ہیں، آپ میں انتقام لینے کی عادت بھی ہے، اگر آپ کسی کے مخالف ہوجائیں تو بدلہ لینے پر آپ کی طبیعت آپ کو اُکساتی ہے لیکن اگر کوئی آپ کے سامنے اپنا سر جھکادے تو آپ جلد ہی معاف بھی کردیتے ہیں، برے حالات میں بے راہ روی اور بلیک میلنگ جیسے استعمال کا سرزد ہوجانا بھی آپ کی طرف سے عین ممکن ہے۔ اگر آپ عیاری اور مکاری کی ٹھان لیں تو بڑے سے بڑے شیطان کو آپ مات دے سکتے ہیں، آپ تعیش پسند بھی ہیں بلکہ تعیش پسندی آپ کی فطرت کا ایک اٹوٹ حصہ ہے، آپ جیسے لوگ نیند کو دنیا کی ہر قیمتی چیز سے زیادہ قیمتی چیز سمجھتے ہیں۔ آپ اپنی شخصیت سے متعلق یہ تفصیل پڑھنے کے بعد اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی ان خامیوں کو حتی الامکان کم کرنے کی کوشش کریں جو آپ کی شخصیت کو داغدار بناتی ہیں اور لوگوں کی نظروں میں آپ کا وزن کم کرتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دوبار آیا ہے جو آپ قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کرسکتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ کے اندر کمی یہ ہے کہ آپ بروقت اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھاپاتے، آپ کو چاہئے کہ اپنی فہم وادراک کی دولت کا بھرپور فائدہ اٹھائیں اور کامیابی اور ترقی کا کوئی چانس گنوانے کی غلطی نہ کریں۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں اور اپنی منصوبہ بندیوں کو دنیا کے سامنے بروقت پیش نہیں کرپاتے، آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ رہتی ہے، جس کی بناپر آپ پیش قدمی کرنے سے گریز کرتے ہیں اور اپنی ہنرمندیوں کو دنیا کے روبرو پیش نہ کرکے انعام واکرام سے محروم رہ جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴، ۵، اور ۶ کی غیر موجودگی اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ گھریلو ذمہ داریوں سے اپنا دامن چراتے ہیں، آپ گھریلو مسائل سے اکثر راہِ فرار اختیار کرتے ہیں جو آپ کو زیبا نہیں دیتا، یہ ایک طرح کی کوتاہی ہے اور یہ پست ہمتی کی علامت ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچپن میں کسی وجہ سے غربت کی وجہ سے یا ماں باپ کی بے توجہی کی وجہ سے آپ کے اندر ایک طرح کی محرومی کا احساس پنپ رہا ہے جو گھریلو مسائل میں عدم دلچسپی یا بیزاری پر اُکساتا ہے، اگر ایسا ہے تو آپ کو اس احساس کو اپنے دل ودماغ سے اتار کر پھینک دینا چاہئے اور اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اپنی اصلاح کے لئے آپ کو کسی ماہر نفسیات سے ملنا چاہئے تاکہ وہ آپ کی بیماری کو پرکھ کر آپ کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دے سکے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کو پسند کرتے ہیں، آپ ہر جگہ انصاف اور مساوات کو دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ستم آپ کو ہرگز ہرگز گوارہ نہیں ہوتے اور عدم رواداری سے بھی آپ کو کڑھن محسوس ہوتی ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات کو پرکھنے کی زبردست صلاحیت رکھتے ہیں، آپ نفاست پسند بھی ہیں، گندگی اور غلاظت سے آپ کو سخت نفرت ہے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا اضطراب ہے جو ہر وقت آپ کو دکھی اور پریشان رکھتا ہے، اس اضطراب اور بے چینی سے آپ کو اپنا پیچھا چھڑانا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت مضبوط ہے، آپ کے عزائم مستحکم ہیں۔ ۹ کا دوبار آنا آپ کے خیالات کی پاکیزگی کو بھی ظاہر کرتا ہے اور یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ کے اندر غیرت اور حمیت بھی بدرجہ اتم موجود ہے، آپ حسن

اخلاق اور جذبہ خیر سگالی کی دولت سے بھی مالا مال ہیں۔

آپ کے چارٹ کی درمیانی لائن بالکل خالی ہے، یہ لائن زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کے خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اپنی ضرورت کی چیزوں کے انحصار سے بھی ایک طرح کی ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، لیکن اپنی فطری خودداری کی بنا پر آپ کسی سے کبھی کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے آپ یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ لوگ خود آگے بڑھ کر مدد کریں لیکن آپ کی اس امید پر پانی پھرتا ہے تو آپ کو بہت اذیت ہوتی ہے۔ آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں، متانت، آزادی، امید ویقین، ہردلعزیزی، قوت استدلال، خوش طبعی، دانائی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ شاہ خرچی، فریب دہی، مکاری، نفس پرستی، غرور و بڑائی، مبالغہ آمیزی، اظہار تکبر وغیرہ۔

آپ کی تقدیر اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ میں ایک طرح کا بڑاپن موجود ہے، سنجیدگی آپ کی آنکھوں سے ٹپکتی ہے اور آپ کا چہرہ خود بول کر آپ کے حسن اخلاق اور آپ کی باطنی خوبیوں کو واضح کرتا ہے۔ آپ کے دستخط میں ایک طرح کا سسپنس موجود ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کو معمہ بنائے رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کی گہرائی تک نہ پہنچ سکیں، اپنی شخصیت کے اس خاکہ کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ اس خاکہ نویسی کا حق ادا کریں گے وہ اس طرح کہ آپ اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کریں گے اور اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوششوں کو جاری رکھیں گے تاکہ آپ کی خوبصورت شخصیت اور بھی خوبصورت اور پرکشش ہو جائے۔

ہر قسم کے امتحان میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی اسکول، کالج یا یونیورسٹی کا طالب علم ہو وہ امتحان میں کامیابی کے لئے ہر نماز کے بعد باوضو ۱۶ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور اور پھر اللہ تعالیٰ سے اپنی کامیابی کی دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ امتحان میں ضرور کامیابی ہوگی، یہ عمل کسی نوکری یا باہر کے ملک جانے کے لئے، انٹرویو کے لئے بھی کارآمد ہے۔

قسط نمبر: ۴۶

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

رحمۃ

مہربانی۔ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. اور ہم نے آپ کو تمام عالموں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ (۲۱:۱۰۷)

اَوَلَمْ يَكْفِهِمْ اَنَّا اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ يُتْلٰى عَلَيْهِمْ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَرَحْمَةً وَّذِكْرٰى لِقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ.

کیا ان لوگوں کے لئے یہ کافی نہیں کہ ہم نے تم پر کتاب نازل کی جو ان کو پڑھ کر سنائی جاتی ہے، بے شک مومنوں کے لئے اس میں رحمت اور نصیحت ہے۔ (۲۹:۵۱)

رحیم

رحم والا، اسم الٰہی۔ وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ.

اور خدا سے بخشش مانگو، بے شک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲:۱۹۹)

اعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ العقاب وَاَنَّ اللّٰه غفور رحیم.

جان رکھو کہ خدا سخت عذاب دینے والا اور یہ کہ خدا بخشنے والا مہربان بھی ہے۔ (۵:۹۸)

رخ : گال، چہرہ، ایک خیالی پرند کا نام جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہاتھی کو اٹھا کر لے جانے کی قوت رکھتا ہے۔

رد

رد کے معنی لوٹا دینے کے ہیں اور شریعت میں ایک یا کئی ذوی الفروض وارثوں کو مقررہ حصہ دینے کے بعد عصبہ کی غیر موجودگی میں باقی ترکہ کو ان ہی میں لوٹا دینے یا تقسیم کر دینے کو رد کہتے ہیں، عول میں تو ہر وارث کے حصہ سے کچھ کمی کر کے تمام ورثاء کے حصہ پورے کئے جاتے ہیں اور رد میں ایک وارث کو اپنے مقررہ حصہ سے بھی کچھ زیادہ ملتا ہے۔

رد کا طریقہ حضرت علیؓ نے صحابہ کے مشورہ سے تجویز فرمایا مگر اس سے حضرت زید بن ثابتؓ نے اختلاف کیا، وہ کہتے ہیں باقی ترکہ بیت المال کا ہے، انہی کی رائے کو امام مالکؒ اور امام شافعیؒ نے اختیار کیا ہے، البتہ امام ابوحنیفہؒ اور امام احمدؒ نے حضرت علیؓ کی رائے کو ترجیح دی ہے کہ وراثت چونکہ رشتہ و تعلق نسب کی بنا پر تقسیم کی جاتی ہے۔ اس لئے جب تک وہ موجود ہے اس کو مقدم رکھنا چاہئے، قرآن میں صاف صاف ارشاد ہے۔

وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بعضهم اولیٰ ببعضٍ. حکم خداوندی میں رشتہ دار آپس میں ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ (۳۳:۶)

اگر کسی میت کے ذوی الفروض میں وارثوں میں صرف بیوی ہو یا بیوی کے ذوی الفروض ورثہ میں صرف شوہر ہو تو ان کا جتنا حصہ مقرر ہے اتنا ہی ملے گا اور باقی ترکہ اگر عصبہ ہیں تو عصبہ پائیں گے ورنہ ذوی الارحام پائیں گے۔ (اسلامی فقہ جلد:۲)

رزاق

رزق دینے والا، خدا تعالیٰ۔ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ. بے شک وہی خدا رزاق ہے جو زبردست قوت والا ہے۔

(۵۱:۵۸)

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ.

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے، رزق فراخ کر دیتا ہے (اور جس کے لئے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔ (۴۲:۱۲)

رس

ایک کنوئیں کا نام اصحاب الرس، وہ قوم ہے جس نے اپنے نبی کو

اس کنوئیں میں ڈال دیا، پھران پر عذاب خداوندی نازل ہوا تو وہ لوگ اسی کنوئیں میں دھنسا دیئے گئے۔

وَقَوْمَ نُوحٍ لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ أَغْرَقْنَاهُمْ وَجَعَلْنَاهُمْ لِلنَّاسِ آيَةً وَأَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ عَذَابًا أَلِيمًا. وَعَادًا وَثَمُودَ وَأَصْحَابَ الرَّسِّ وَقُرُونًا بَيْنَ ذَٰلِكَ كَثِيرًا.

اورنوح علیہ السلام کی قوم نے بھی جب پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کرڈالا اور لوگوں کے لئے نشانی بنادیا اور ظالموں کے لئے ہم نے دکھ دینے والا عذاب تیار کررکھا ہے اور عاد اور ثمود اور کنوئیں والوں اور ان کے درمیان اور بہت سی جماعتوں کو بھی ہلاک کرڈالا۔

(۳۸/۳۷:۲۵)

رسالت

پیغمبری، تیسری چیز جس پر ہر مسلمان کو ایمان لانا اور عقیدہ رکھنا ضروری ہے وہ رسالت ہے، رسالت کے لفظی معنی کس بات یا پیغام کو دوسروں تک پہنچانا ہے اور شریعت میں رسالت اس منصب کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ہدایت اور اپنے احکام بندوں تک پہنچاتا ہے۔

اللہ عقل فوق المادیٰ دائرہ میں داخل ہوسکتی ہے اور نہ جذبات کی فعل اندازی سے محفوظ رہ سکتی ہے۔انسانی عقل بے شمار اخلاقی رویوں اور ان کے اثرات کا احاطہ کرنے سے قاصر ہے اس لئے اسے الہامی تعلیم ہدایت کی ضرورت ہے، اللہ کے مبعوث کردہ رسول انسان کی ہدایت کے لئے نوشتے اور صحیفے لاتے رہے اور اپنی زندگیوں کو بھی ان کے لئے نمونہ عمل بناتے رہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک اہل دنیا کے لئے ایک مکمل نظام حیات تھی اور قرآن مجید بھی ان کی لائی ہوئی ایک جامع اور مکمل کتاب ہے اور یہ رسالت ایک وہی چیز ہے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔ اللّٰہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلاً ومن الناس.

اللہ خود ہی اپنے پیغام رساں منتخب فرماتا ہے، فرشتوں میں سے اور انسانوں میں سے۔(۷۵:۲۲)

رسول

خبر لانے والا وہ نبی جو صاحب کتاب ہو، قاضی بیضاوی نے لکھا ہے کہ رسول وہ ہے جو شریعت جدیدہ لے کر آیا ہو اور نبی کے لئے یہ ضروری نہیں پس نبی، رسول سے عام ہے۔اس کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کتنے انبیاء گزرے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی اور رسولوں کی ۳۱۳۔وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ.

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول کے سوا کچھ نہیں، ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزرے ہیں۔(۱۴۴:۳)

وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ.

محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ خدا کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کردینے والے) ہیں۔

(۴۵:۳۳)

اگر چہ کہ نبی اور رسول کا اطلاق ایک ہی معنی میں ہوتا ہے مگر محققین کے نزدیک نبی اور رسول میں فرق ہے۔ نبی عام ہے اور رسول خاص جس شخص پر اللہ کی طرف سے وحی آئی اور جس کو تبلیغ احکام الٰہیہ پر مامور کیا گیا وہ نبی ہے، اس کے علاوہ جس کو منجانب اللہ کوئی خصوصی امتیاز حاصل ہو، مثلاً اس کو کوئی نئی کتاب یا نئی شریعت دی گئی ہو اس کو نبی رسول یا رسول نبی کہتے ہیں۔

رشوت

ناواجب کارروائی کا معاوضہ، گھونس، سود اور جوا کی طرح اسلام میں رشوت بھی حرام ہے۔ حضرت ابوسلمہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت کی۔(ترمذی) حضرت علیؓ نے حکام کی تقرری کے لئے لازمی قرار دیا کہ ایسے شخص کو حاکم مقرر کیا جائے جس کا نفس طمع کی طرف مائل نہ ہو اور حضرت عمر بن عبدالعزیز کا بھی یہی فیصلہ تھا کہ جو لالچ سے پاک ہو، اسی کو ملازم رکھا جائے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا

اِلَى الْحُكَّامِ. آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقہ سے نہ کھاؤ اور نہ اسے حکام تک پہنچاؤ۔(۸۸:۲)

رضا

رضا کے معنی خوشنودی کے ہیں اور اہل تصوف کی اصطلاح میں بندہ کا خدا کی مرضی پر خواہ فضل وکرم ہو، خواہ آزمائش وابتلاء، راضی رہنا ہے۔ رضا کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ سے راضی ہونا، اس کی صورت یہ ہے وہ اپنے بندہ کو ثواب ونعمت وفضل سے نوازے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم سے راضی ہوجائے اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ فرمان الٰہی پر عمل پیرا ہو، منع اور عطا، افضال وابتلاء دونوں حالتوں میں اپنے دل کو مستحکم رکھے، ابوذر غفاریؓ کا قول یہ ہے کہ میرے نزدیک مفلسی تونگری سے اور بیماری صحت مندی سے زیادہ محبوب ہے۔ حضرت فضیل بن عیاضؒ نے فرمایا کہ رضا زہد سے افضل ہے کیوں کہ راضی اس سے اوپر کی منزل کا متمنی نہیں ہوتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ جب کسی بندے کو محبوب بناتا ہے تو اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے، اگر وہ صبر کرتا ہے تو اس کو چن لیتا ہے اگر اس کی قضا پر راضی ہوتا ہے تو اس کو برگزیدہ کرلیتا ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے دعا مانگی کہ اللّٰهُمَّ دلني على عمل اذا عملت رضيت عني.

اے میرے رب مجھے ایسا عمل بتا جس پر میں کروں تو مجھے تیری رضا حاصل ہوجائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ یہ بات تمہاری قوت برداشت سے باہر ہے، یہ سن کر وہ روتے ہوئے سجدے میں گر پڑے، چنانچہ وحی نازل ہوئی کہ اے فرزند عمران! میری رضا تو تمہارے اندر ہے، تم کو چاہئے کہ قضا پر راضی ہو۔ مطلب یہ کہ جب بندہ خدا کی قضا پر راضی رہے گا تو یہ اس کی دلیل ہے کہ حق تعالیٰ اس سے راضی ہے۔

حضرت ابوالعباس بن عطا کہتے ہیں کہ الرضا نظر القلب الى قديم اختيار لله للعبد. بندے پر اللہ کے قدیم اختیار کی جانب دلی نگاہ کو رضا کہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ بندے کو جو کچھ پہنچے اس پر وہ اعتقاد رکھے، یہ اللہ کے ارادہ قدیم اور حکم ازلی کی بنا پر ہے جو میرے لئے مقدر فرمایا ہے۔ اس پر بندہ بے چین نہ ہو بلکہ خوش دل رہے۔(کشف المحجوب)

رضاعت

وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ.

اور جو باپ چاہتے ہیں کہ ان کی اولاد پوری مدت ماں کا دودھ پئے تو ماؤں کو چاہئے کہ کامل دو برس تک دودھ پلائیں۔(۲۳۳:۲) امام اعظمؒ کے نزدیک مدتِ رضاعت ڈھائی برس ہے۔ اس مدت کے اندر کسی بچہ نے کسی عورت کا دودھ پیا تو وہ اس کی رضاعی ماں بن جائے گی۔ اگر باپ کی حیثیت کم ہے تو بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب ہے، اگر اس کو طلاق مل جائے تب بھی عدت بھر بغیر اجرت کے اس کو دودھ پلانا چاہئے۔(تفسیر مظہری) اسی طرح اگر بچہ ماں کے علاوہ کسی کا دودھ نہیں پیتا تب بھی عورت پر بچہ کو دودھ پلانا واجب ہے، اگر خاوند مالدار ہے اور وہ کسی عورت کو اجرت دے کر دودھ پلوا سکتا ہے تو ماں دودھ پلانے سے انکار کرسکتی ہے، اگر ماں مریض یا بے حد کمزور ہے تب باپ کو چاہئے کہ بچہ کو ماں سے دودھ نہ پلوائے اگر ماں کا دودھ بچہ کے لئے مضر ہے تب بھی ماں دودھ نہ پلائے۔ کسی غیر عورت سے بچہ کو دودھ پلائے تو اس کی اجرت ادا کرنا ضروری ہے۔ ماں جب تک اس شوہر کے نکاح میں رہے جس کا یہ بچہ ہے تو وہ شوہر سے اجرت نہیں مانگ سکتی، البتہ مطلقہ عورت عدت کی مدت گزر جانے کے بعد اجرت کا مطالبہ کرسکتی ہے اور باپ کو یہ اجرت دینی پڑے گی۔

کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ماں بچہ کو دودھ پلانا چاہتی ہے اور اس کا دودھ بچہ کی صحت کے لئے نقصان دہ بھی نہیں ہے مگر باپ اپنی کسی جذباتی خواہش کی بنا پر اس کو اس سے روکتا ہے تو باپ کو ایسا نہ کرنا چاہئے، کسی دوسرے کے بچہ کو شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو دودھ نہ پلانا چاہئے البتہ کسی بچہ کی جان بچانے کے لئے بے اجازت بھی پلا سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

☆ گناہ کے چہرے پر اگر کوئی نقاب نہ پڑا ہو اور کوئی روغن یا ملمع نہ کیا ہو تو وہ ایسا ڈراؤنا اور گھناؤنا نظر آئے کہ اس کی طرف رغبت کرنا ناممکن ہو بلکہ ایسی نفرت ہو کہ کسی طرح اس کے پاس جانے کو دل نہ چاہے گا۔

سحر و جادو کی حاضری کا طریقہ

ترکیب عمل کے مطابق مسحور شخص کو نہلا دھلا کر پاکیزہ لباس پہنایا جاتا ہے اور اس کی دونوں آنکھیں کپڑے سے ڈھانپ کر عامل اپنے سامنے بٹھالیتا ہے۔ مسحور شخص کپڑے کے اندر بھی عامل کے حکم کے مطابق اپنی آنکھیں بند کئے رکھتا ہے اور بالکل خاموش حالت میں سحر وجادو کے حاضر ہوجانے کے ارادے کو دل ہی دل میں دوہراتا ہے۔ عامل تانبے یا پیتل کے برتن کو کسی رنگ دار قسم کے سوتی کپڑے میں باندھ کر مریض کے لواحقین کے سامنے مریض کو دیدیتا ہے کہ وہ اس برتن کو اپنے دل کے مقام پر خوب دبا کر لگائے رکھے اس کے بعد لکڑی کے کوئلے دہکا کر مریض کے سامنے رکھ دیئے جاتے ہیں اور کوئلوں پر کوئی سا خوشبودار قسم کا دخنہ جلا کر اس کی دھوپ مریض کے بدن کو پہنچائی جاتی ہے اس کے لئے مریض کے تمام بدن کو کسی کمبل وغیرہ سے ڈھانپ دیا جاتا ہے تاکہ دھونی کے سبب پیدا ہونے والے دھویں اور کوئلوں کی تپش وحرارت مریض کے جسم میں خوب کھل کر پسینہ آجائے، چنانچہ جب دھونی کے عمل کے نتیجہ میں مریض کا تمام جسم پسینہ سے تربتر ہوجاتا ہے تو عامل ذیل کے اسمائے طلسمات کا ورد کرنا شروع کردیتا ہے۔

اسمائے طلسمات یہ ہیں۔

فَقوْخِیًّا قُوْخا خَقُوْقًا حَارًا وَبَارِدًا كَقَامِيْطَرًا قُوْقَرْقًا مِسحرًا عَنْ جَمِيْع بَدَنِهٖ وَمَالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَمَنْ حَوْلَهٗ عَلٰى مَاحَقَانًا صَبَابًا اَنْ يَّبْطِلَ جَمِيْعًا مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطِيْنِ وَمِنْ ثَوْرِ السَّاحِرِيْنَ مَسَامِيْرًا لَقَاخَقًا شَمْشَاعًا مَارِسًا لَحْمًا شَحْمًا تَاكِلُ الْعِظَامَ وَتَشْرِبُ الْمَرْقَةَ مَدْقُوْقًا رَقُوْشًا عَنْ مَرِدِهَا عَظِيْمَةً مَشْوِيَّةً هَيَاحًا دَامُوْهِطًا هٰذِهِ السَّاعَةِ رَوَيْدًا كِيْدًا يَرْقَدًا فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ يَاذُو الطَّوْلِ قَوْمًا نَاظِرًا بِالْعَيْنِ نَاظِرَةً بِعَوْنِ اللّٰهِ تَعَالٰى.

عمل کی برکت سے مسحور شخص پر اثر انداز سحر وجادو کی متعلقہ تمام اشیاء جو جس بھی صورت میں موجود ہوتی ہے اس کے دل کے مقام پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر ہوجاتی ہے۔ اگر عامل کے عمل کے باوجود مسحور شخص کا سحر وجادو اس کے مقام دل پر رکھے ہوئے برتن میں حاضر نہیں ہوتا تو پھر عامل برتن کو اس شخص سے لے کر علیحدہ رکھ دیتا ہے اور عمل کا ورد کرتے ہوئے مریض کے سر کے بالوں کو ان کی جڑ کے مقام سے پکڑ کر کھینچنا شروع کردیتا ہے اور اسی طرح مریض کے دونوں ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کو بھی باری باری کر کے پکڑ کر کھینچنے لگتا ہے۔ حیرت انگیز طور پر نہ تو مریض کو ہی کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی عامل کو کچھ پتہ چلتا ہے کہ بقدرت خدا متاثرہ شخص کا جادو تمام کا تمام اس کے بالوں اور ہاتھ پاؤں سے نکلنا شروع ہوجاتا ہے۔ عامل اس عمل کو جاری رکھتا ہے اور جب یہ دیکھتا ہے کہ اب کوئی بھی چیز برآمد نہیں ہورہی ہے تو اس وقت وہ عمل کو ختم کردیتا ہے اور اس کے ساتھ ہی مریض کی آنکھوں پر سے کپڑا اتار کر اسے عمل کے مقام سے اٹھا دیا جاتا ہے۔ عمل کے تمام کرنے کے بعد جادو وسحر کی حاضری کے عمل میں جو کچھ کاغذات، ہڈیاں، گوشت وخون فولادی کیل کانٹے، جلے سڑے پتلے، حیواناتی اعضاء، مسان کی خاک وغیرہ برآمد ہوا سے دریا ندی یا کسی نہر میں پھینک دیں اور جس طرح بھی مناسب خیال کرہیں اس شخص کا روحانی علاج کریں اور اس کے لئے ایسا عمل تجویز کریں کہ جس کی موجودگی کی وجہ سے اس شخص پر دوبارہ سحر وجادو کا حملہ نہ ہوسکے۔ سحر وجادو کی حاضری کے اس عمل کی تسخیر کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے تاہم عامل کا عمل کو اپنے روحانی پیشوا کے حکم سے بجالانا، مضبوط قوت ارادی کا مالک ہونا اور ظاہر وباطن کی طہارت کا پابند ہونا ضروری ہے جیسا کہ تحریر کرچکا ہوں کہ یہ عمل میرے روزانہ کے معمولات سے ہے۔ اس لئے اس کی صداقت وحقانیت پر کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں کیا جاسکتا۔ برسوں سے یہ عمل ہزارہا سحر وجادو کے ستائے ہوئے انسانوں پر آزمایا جاچکا ہے اور تادم تحریر آج بھی میری دوسری ان گنت مصروفیات کے باوجود روزانہ بیسیوں لوگ اس عمل کا عملی مظاہرہ دیکھنے، سحر وجادو کے علاج اس کے مستقل حل اور روحانی علاج معالجہ کے لئے میرے پاس آتے رہتے ہیں جو خدا کے فضل وکرم سے مستفیض ومستفید ہوکر جاتے ہیں۔ روحانی علوم وفنون کی اشاعت اور خدمت خلق کے جذبہ کے پیش نظر میری طرف سے اس عمل کی ہر خاص وعام کو اجازت ہے تاکہ ہر شخص اس عمل کو آزما کر حقیقت طلسمات کا مشاہدہ کرسکے۔ ☆

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے
ان کی زباں بندی

دشمن کے دل کو نرم کرنے کا عمل

کوشخص فجر کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ "یَا رَحِیْمُ" پوری توجہ کے ساتھ پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ تمام مخلوق اس پر مہربان ہوگی اگر جو دشمن کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ بھی نرم ہو جائے گا اور نقصان پہنچانے سے رک جائے گا۔

دشمن کے مکروفریب سے محفوظ رہنے کا عمل

جوشخص سورۂ "لِإِيلَافِ قُرَيْشٍ" اکتالیس مرتبہ پڑھے بعد نماز مغرب ان شاء اللہ دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

حاسد اور دشمن کی زبان بندی کا عمل

صبح شام ان آیات کو تین مرتبہ پڑھا کرے یا لکھ کر اپنے داہنے بازو پر باندھے انشاء اللہ تعالیٰ بدگو، حاسد اور دشمن کی زبان بند ہو جائے گی، اور لوگوں کے سامنے برائی نہ کر سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْ لَا تُبْطِلُوْ صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِىْ يُنْفِقُ مَالَهُ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُوْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهُ وَابِلٌ فَتَرَكَهُ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكَافِرِيْنَ (پ۳، ع۴)

دشمن کی بربادی کے لئے

سورۃ کوثر پچاس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے دشمن کے گھر میں ڈال دے دشمن برباد ہو جائے گا۔

بربادی دشمن ظالم کے لئے

اگر دشمن بہت ہی ظالم اور مکار ہو اور مخلوق خدا کو بلاوجہ ستاتا ہو تو کسی متقی عالم دین سے مشورہ کر کے کہ اس کو برباد کرنا جائز ہے تو:
يَاقَهَّارُ اُقْهُرْهُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. تین سو ساٹھ بار بعد نماز مغرب ایک تاریک گوشہ میں بیٹھ کر بلاناغہ اکتالیس روز پڑھے اور دشمن کی صورت پڑھتے وقت دل میں یوں رکھے کہ وہ میرے سامنے تڑپ رہا ہے۔

ہر مشکل کے حل اور دشمن کے شر وفتنہ کے خاتمہ کے لئے اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جوشخص دشمنوں میں گھرا ہو اور دشمن اسے ستاتے ہوں یا کوئی ایسی مشکل آگئی ہو صبر کا حل دور دور نظر نہ آتا ہو دل پریشان رہتا ہو دماغ کام نہ کرتا ہو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل عمل ہر مشکل سے نجات دلائے گا اور دشمنوں کے شر وفتنہ کا خاتمہ کر دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عمل یہ ہے: بعد نماز عشاء اول گیارہ بار درود شریف ل پھر تین سو بار یہ آیت پڑھے۔ اِنَّمَا اَشْكُوْا بَثِّىْ وَحُزْنِىْ اِلَى اللّٰهِ.

پھر پانچ سو بار پچھتر (۵۷۵) بار پڑھے حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ.

آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے گڑ گڑا کر دعا مانگے ان شاء اللہ تعالیٰ بڑی سے بڑی مشکل حل ہوگی۔ اور دشمن کا شر وفتنہ ختم ہوگا۔ اگر مقدمہ بازی ہو رہی ہو تو مقدمہ میں بھی انشاء اللہ کامیابی ہوگی یا مقدمہ کرنے والا خود ہی راضی نامہ لکھے گا۔

ہر قسم کے دشمن موذی جانور سے حفاظت اور ہر ناگہانی مصیبت سے بچاؤ کے لئے

اگر کوئی آدمی دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائے تو فوراً ان کلمات کا ورد شروع کر دے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھ لیا کرے تو بحکم خداوندی ہر نقصان سے بچا رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ اَغِثْنِیْ یَارَحْمٰنُ۔

برائے خرابی وہلاکت دشمن

اگر کوئی دشمن جان سے مارنا چاہتا ہو یا جائیداد اور مکان پر قبضہ کر کے بیٹھا ہو حق پر غاصبانہ قابض ہو اس کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

شنبہ (ہفتہ) کے دن چاند کی آخری تاریخوں (آخری عشرہ) میں ان آیات کو باوضو لکھ کر وہ کاغذ ایک شیشی میں رکھے اور اس شیشی پر درخت کے پتوں کا رس ڈال کر دشمن کے گھر وہ شیشی دفن کر دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن طرح طرح کی آفات ومصائب میں مبتلاء ہو کر خراب وبرباد اور ہلاک ہوگا۔ شرط یہ ہے کہ بلاوجہ کسی پر ظلم نہ کرے اور یہ عمل کرنے سے پہلے کسی نیک متقی عالم دین سے مشورہ کر لے ورنہ زیادتی کرنے پر خود نقصان اٹھائے گا۔ ایات درج ذیل ہیں۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ. اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ. الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ. وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوْا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. وَفِرْعَوْنَ ذِی الْاَوْتَادِ. الَّذِیْنَ طَغَوْا فِی الْبِلَادِ. فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ. فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ. اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ. فَیَوْمَئِذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ. وَلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ.

دشمن اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت (سورہ قریش کا عمل)

مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورہ لایلاف قریش ہر بار بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں بہت مقبول مفید اور موثر عمل ہے۔

اول آخر درود شریف پڑھیں۔

طریقہ

عصر کی نماز کے بعد ۳۱۳ مرتبہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. اول آخر درود شریف پڑھیں۔

یالطیف کا عمل

ہر نماز کے بعد ایک سو انتیس (۱۲۹) مرتبہ یالطیف پڑھیں آخر میں یہ آیت پڑھیں لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ. (انعام ۱۰۳)

ایک آموزمودہ عمل

دشمنوں سے حفاظت کے لئے ذیل کی دعا اکسیر ہے اور بارہا کی آمودہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَاهِرِ الْقَوِیُّ الْکَافِی اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شِرَّةِ عَدُوِّلِی هُوَ اَقْوٰی مِنِّی بِرَبِّ هُوَ اَقْوٰی مِنْهُ اِنَّا کَفَیْنَاکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ رَبِّ اَنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

وہ لوگ جن کے دشمن زیادہ ہیں کم از کم ایک بار صبح وشام پڑھ لیا کریں اور زیادہ مشکل کے وقت سو بار پڑھا کریں۔

ظالم وکافر کو مغلوب کرنے کا عمل

جب کسی دشمن ظالم وکافر سے سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ دعا پڑھیں وہ سخت مشکل میں مبتلا ہو جائے گا اور مغلوب ہوگا۔

اَللّٰهُ الْغَالِبُ اللّٰهُ الْقَاهِرُ مُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ قَاهِرُ الْحَقِّ حَیْثُ کَانَ وَبِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ خَامِدُوْنَ.

یہ بہت عجیب التاثیر اور سخت دعا ہے پڑھتے ہی فوراً اثر کرتی ہے بارہا کی آزمودہ ہے اس بارے میں سخت ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ دعا نہ پڑھیں اور نہ ہی چھوٹے موٹے جھگڑے یا اختلاف میں استعمال کریں۔

ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل

ظالم حکمران سے خطرہ ہو تو پورے یقین کے ساتھ درج ذیل دعا

پڑھیں۔ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اَللّٰهُمَّ اكْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا عمل

سورہ یٰسین شریف کی اس آیت بوقت ضرورت ورد کیا جائے۔

يٰسٓ (1) وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ (2) اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ (3) عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ (4) تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ (5) لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّا اُنْذِرَ اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُوْنَ (6) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ (7) اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ (8) وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ۔

اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ۔

ان آیات کو صبح وشام تین تین بار پڑھ لیا جائے یا بوقت ضرورت پڑھا جائے۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل

وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (یٰس ۹)

☆ دشمنوں سے حفاظت اور جائز مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ چار اعمال اکسیر ہیں۔

☆ سات بار یہ دعا پڑھیں: اَللّٰهُ نَاصِرُنَا، اَللّٰهُ حَافِظُنَا، اَللّٰهُ نَاظِرُنَا، اَللّٰهُ مَعَنَا۔ اول وآخر تین تین بار درود شریف۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد چارسو پچاس بار یہ دعا پڑھیں۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

☆ بکثرت یہ آیت پڑھیں: وَاُفَوِّضُ اَمْرِيْ اِلَى اللّٰهِ. اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌ بِالْعِبَادِ. (المومن ۴۴)

☆ کثرت سے ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ'' کا ورد رکھیں۔

دشمنوں کے شر سے حفاظت کا ورد

جو شخص فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھے گا۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ ہوگا۔ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْقَوِيُّ لِمَا بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْوَرِيُّ لِمَنْبَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الشَّدِيْدُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ۔ دشمنوں کے دفع کرنے اوران کے نقصان رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے۔

دفع دشمن کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرُ الْقَائِمِ الْكَافِي اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ عَدُوِّ هُوَ اَقْوٰى مِنِّيْ بِرَبٍّ هُوَ اَقْوٰى. بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ بار پڑھے اول وآخر درود شریف گیارہ بار۔ انشاء اللہ دشمن دفع ہوگا۔

دشمن سے حفاظت کے لئے

یہ آیت دشمنوں سے حفاظت کے لئے اکسیر ہے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔ روزانہ ۱۰۰ ر مرتبہ پڑھیں۔

دشمن یا مصیبت کا خوف

اگر دشمن یا کسی طرح کی بلا کی آمد خوف ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔

دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے

جو آدمی ۳۱۳ ر مرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے گا۔ وہ انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ۔

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے

جب دشمن کا سامنا ہو ہو جائے یا دشمن کے سامنے جائے تو کلمات ذیل پڑھے ان شاء اللہ تعالیٰ دشمن اس سے مغلوب ہوگا اور وہ ناکام رہے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ يَا سُبُّوْحُ يَا قُدُّوْسُ يَا غَفُوْرُ۔

دشمن کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی دشمن چرب زبان ہو اور اپنی زبان زوری سے ہر وقت پریشان کرتا ہو یا عدالت میں جھوٹی شہادت دینا ہو تو ایسے آدمی کی زبان بندی کے لئے یہ آیت مسلسل بلا ناغہ پڑھتا رہے۔ ان شاء اللہ مخالفت کے معاملے میں دشمن کی زبان بند ہو جائے گی اور وہ مخالفت میں کبھی کچھ نہ کر سکے گا۔ وہ آیت یہ ہے۔

قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْكُمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ . وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ.

دشمن سے حفاظت

اگر جنگل میں کوئی قتل کرنے کے درپے ہو، تو اس آیت کا ورد کریں دشمن کے شر ایذا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.

برے دفع دشمن

دشمنوں کو تباہ و برباد نیست و نابود کرنے کے لئے اس آیت کریمہ کا ورد کیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا . (طٰہٰ ۱۰۵)

دشمن کو زیر کرنے کی دعا

جو کوئی اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کا ورد کرے گا حق تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا خاتمہ بالخیر ہو گا بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی نظر میں اس کی عزت بڑھے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. سُبْحَانَ ذِى الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِى الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الَّذِىْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ.

دشمن پر فتح یابی

ہر کام میں ثابت قدم رہنے کے اور دشمنوں پر فتح یابی کے لئے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ظالموں کی صحبت سے نجات

ظالموں کی صحبت سے نجات کے لئے درج ذیل آیات بہ کثرت پڑھنی چاہیے۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا.

ہر قسم کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے

ہر قسم کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے روز صبح و شام پارہ ۲۶/اور سورۂ طور پارہ ۲۷/ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہو گی۔

مقدمہ سے نجات کے لئے

خدانخواستہ کسی مقدمہ میں پھنس جائے تو اس مصیبت سے نجات کے لئے موقع ہو تو خود پڑھے ورنہ اگر خود مجبور ہے تو اپنے ماں باپ بھائی یا عزیز و اقارب سے پڑھوالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً بلا اخذ جواب بری ہو گا۔ روزانہ بعد نماز عشا یا بعد نماز فجر باوضو بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ خود بخود چھوٹ جائے گا۔

يَا رَحْمٰنُ كُلِّ شَيْئٍ وَوَارِثَهٗ وَرَاحِمَهٗ يَا رَحْمٰنُ.

زبان بندی دشمن

یہ دعا ۳/مرتبہ پڑھ کر دشمن کی طرف دم کرے زبان بند ہو جائے گی۔

اَللّٰهُمَّ مِنْ شَافِهَةِ الْكِفَايَةِ وَسُرَادِقَتِ الرِّعَايَةِ مَنْ هُوَ الْغَايَةُ وَالنِّهَايَةُ اِخْتِمْ عَلٰى لِسَانِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَقْفَالُهَا.

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نظر بد، جادو اور جنات کے اثرات کی روحانی تشخیص کرنے کے طریقے

خالد مقبول حفظه الله

بندش کا علاج کرنے کے لئے سب سے ضروری ہے کہ صحیح تشخیص کی جائے۔ بندش کی روحانی وجوہات تین ہوتی ہیں۔

ا۔ نظر بد　　۲۔ جادو　　۳۔ جنات

جب بھی کسی کو یہ شک ہو کہ بندش لگ گئی ہے تو اس کو چاہئے کہ روحانی تشخیص کرے۔ درج بالا تینوں وجوہات کا اطمینان کرلے کہ ان میں سے کسی کا اثر تو نہیں ہے۔ اگر تینوں میں سے کسی کا اثر نکل آئے تو پھر سمجھے کہ بندش ہوسکتی ہے۔ اگر کسی کا بھی اثر نہ نکلے تو بندش کا گمان نہ کرے۔ ہر مصیبت یا مشکل روحانی وجوہات کی بناء پر نہیں آتی۔ انسان کے گناہوں کی شامتِ اعمال ہوتی ہے، بددعاؤں کا اثر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان ہوتا ہے۔

یہاں یہ ضروری ہے کہ عوام کس طرح خود سے روحانی تشخیص کرسکے کہ کیا اس پر نظر بد کا اثر ہے؟ کیا اس پر یا اس کی جگہ پر جادو یا جنات کے اثرات ہیں؟ اس مسئلے کے حل کو عوام تک آسانی سے ہاشمی روحانی مرکز کی روحانی درسگاہ نے پہنچایا ہے۔ اب عوام خود آسانی سے گھر بیٹھے اپنی اور اپنی جگہ کی تشخیص کرسکتی ہے۔ اعتماد سے درج ذیل روحانی تشخیص کے اعمال کریں اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

نظر بد کی روحانی تشخیص

اس عمل سے نظر بد کی تشخیص بھی ہوتی ہے اور علاج بھی۔ عمل کا طریقہ یہ ہے کہ سات ثابت لال مرچیں لی جائیں۔ ایک مرچ پر درج ذیل آیات سات بار پڑھ کر دم کی جائیں۔ اگر مریض پاس ہو تو اس پر بھی ساتھ ہی دم کردیا جائے۔ اسی طرح ساتوں لال مرچوں پر دم کیا جائے۔ کل انچاس (۴۹) مرتبہ آیات پڑھی جائیں گی۔ پھر مریض کو لٹا کر اس پر سے سات چکر (گھڑی کی الٹی سمت میں) دے کر ساتوں مرچوں کو چولہے پر رکھ کر جلائیں۔ نظر بد ہونے کی صورت میں مرچوں سے دھسک نہیں آئے گی یا کم آئے گی۔ روزانہ عمل کریں یہاں تک کہ دھسک آنا شروع ہوجائے۔

چاہے جتنے دن لگ جائیں۔ سورۂ قلم کی ۵۱۔۵۲ آیات ہیں:

وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ. وَمَاهُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ.

نظر بد اگر تشخیص میں آجائے تو جلد از جلد اس کو ختم کرنے کی تدابیر کریں۔ اس سلسلے میں روحانی علاج گاہ کی خدمات بھی حاضر ہیں۔

نوٹ: مرچیں ثابت لیں۔ خالی نہ ہوں اور نہ ہی کوئی سوراخ ہو۔ پہلے سات لال مرچوں کو بغیر دم کئے چولھے پر رکھ کر جلا کر دیکھ لیں کہ دھسک کیسی ہوتی ہے؟

جادو اور جنات کی فرد کی روحانی تشخیص

روحانی علاج میں سب سے اہم مرحلہ روحانی تشخیص کرنے کا ہوتا ہے۔ عاملین کی ایک بہت بڑی تعداد سادہ عوام کو غلط اور جھوٹ پر مبنی تشخیص بتا کر ڈراتے ہیں، ان کی لاعلمی اور سادگی کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طرح طرح کی باتیں کرکے ان کو ذہنی مریض بنادیتے ہیں اور پھر مجبور ہوکر مریض یا سائل وہ سب کچھ کرتا ہے، جو عامل چاہتا ہے۔

جو شخص کسی کلام کا عامل ہوتا ہے، اس کا وہ عمل چلتا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اہل ہوتا ہے اور اگر کسی بھی کتاب میں کوئی عمل یا کلام کو دیکھے تو وہ بغیر اجازت کرسکتا ہے۔ مگر عوام کے ساتھ یہ معاملہ نہیں ہے۔ وہ عامل بھی نہیں ہوتے اور عموماً ذکر واذکار کے پابند بھی نہیں ہوتے۔ ایسے میں جب وہ تشخیص کا عمل کتاب سے دیکھ کر کرتے ہیں تو اکثر ناکامی ہوجاتی ہے۔ اس کی وجہ روحانی قوت کی کمی ہوتی ہے۔ تشخیص کے عمل میں کسی ایک آیت کو تین یا سات بار پڑھنا لکھا ہوتا ہے، کچھ

میں تین چار سورتوں کا پڑھنا لکھا ہوتا ہے۔ کچھ میں تعویذ لکھ کر تشخیص کی جاتی ہے۔ ان سب میں عوام کو نہیں پڑنا چاہئے۔ ہم آپ کو ایک ایسا عمل بتا رہے ہیں، جس میں کسی اجازت کی ضرورت نہیں اور تشخیص بھی بالکل صحیح ہوگی۔ بشرطیکہ ہمارے بتائے ہوئے طریقے پر تشخیص کی جائے۔

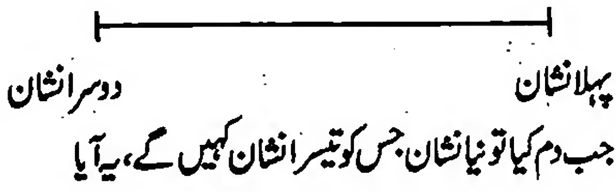
یہ عمل ''منزل'' کا عمل ہے ''منزل'' قرآنی آیات اور سورتوں کا وہ مجموعہ ہے، جس میں قرآن مجید کی تقریباً وہ تمام آیات وسورتیں شامل ہیں جو جادو اور جنات کے متاثر مریضوں کے علاج میں پڑھی جاتی ہیں۔ اس عمل کو پڑھ کر تشخیص کرنے کا فائدہ یہ ہے کہ کئی آیات اور سورتیں پڑھنے سے تشخیص میں مخالف طرف سے جنات وشیاطین جو رکاوٹیں ڈالتے ہیں، وہ آسانی سے نہیں ڈال سکتے اور ایک عام آدمی بھی باآسانی روحانی تشخیص کرسکتا ہے۔ میری تمام حضرات وخواتین سے کہ خود روحانی تشخیص کریں اور دیکھیں کہ آپ خود اور آپ کے گھر میں کتنے روحانی مریض ہیں؟ اگر روحانی مریض موجود ہوں تو ان کے روحانی علاج کی طرف توجہ دیں اور اپنے قریبی کسی نیک اور ماہر عامل کو دکھائیں اور علاج کروائیں۔ جادو اور جنات کے اثرات کا علاج نہ کرانے سے ہماری زندگیوں میں طرح طرح کی پریشانیاں اور رکاوٹیں آتی رہتی ہیں۔ جنہیں ہم اپنی کم علم کی بنا پر اتفاق سمجھ کر درگزر کرتے رہتے ہیں اور بداثرات کی دل دل میں ڈوبتے جاتے ہیں۔ پھر جب نکلنے کا کوئی راستہ نہیں نظر آتا یا پانی سر سے اونچا ہوجاتا ہے اور اثرات ختم ہونے میں کافی وقت لگتا ہے۔

اس لئے اگر پہلے سے ہی علم ہو اور علاج کی طرف توجہ دیں تو انشاءاللہ، بہت سی موجودہ پریشانیوں سے نجات مل سکتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ جلہ شانہ ہم سب کو اس عمل کی سمجھ عطا فرمائیں۔

کپڑا ناپ کر تشخیص کرنا

سب سے پہلے مریض کے کپڑے کو بالشت سے ناپیں اور نشان لگائیں۔ نشان کا آغاز پہلا نشان اور اختتام دوسرا نشان کہلائے گا۔ پھر جو نشان لگائے ہوں، ان پر منزل ایک بار یا تین بار پڑھ کر دم کریں۔ دوبارہ ناپیں اور نیا نشان (تیسرا نشان) حالیہ ناپ کے مطابق لگا دیں۔ اب دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلا ہے؟ تیسرا نشان دوسرے سے آگے آیا، پیچھے گیا یا کچھ فرق نہیں پڑا۔ اگر فرق پڑا ہو تو اس کو نوٹ کرلیں۔ اب دوبارہ منزل ایک بار پڑھ کر دم کریں۔ مگر اب کی بار پیمائش کا آغاز تو وہ رہے گا جو کہ پہلے تھا (یعنی نشان اول) مگر اختتام جو بعد میں نیا نشان (چوتھا نشان) لگائیں اور دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلا؟

اس طریقے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر مریض پر دونوں اثر یعنی جادو اور جنات کا ہو تو دونوں کا پتہ لگ جاتا ہے۔ جب کہ عام طریقہ پر جس میں ایک بار پیمائش کی جاتی ہے صرف ایک ہی اثر کا پتہ چلتا ہے۔ اس مثال سے سمجھیں



جب دم کیا تو نیا نشان جس کو تیسرا نشان کہیں گے، یہ آیا

پہلا نشان دوسرا نشان

اب دیکھیں کہ تیسرا نشان پہلا دونوں نشانوں کے اندر آیا ہے تو کہیں گے کہ مریض پر جنات کا اثر ہے۔ دوسرے الفاظ میں کپڑا بڑھ گیا ہے۔ یہاں تک تو عام طریقہ ہے جو عاملین کے ہاں رائج ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اگر مریض پر جادو کا اثر ہو جو کہ اکثر ہوتا ہے تو پھر پتہ کیسے چلے گا؟ اس کے لئے ایک بار مزید وہی دم کپڑے پر دوبارہ کیا جائے گا مگر اب نشان پہلا اور تیسرا ہی ناپا جائے گا۔

جب دم کیا تو نیا نشان جس کو چوتھا نشان کہیں گے، یہ آیا:

پہلا نشان تیسرا نشان چوتھا نشان

اب دیکھیں کہ چوتھا نشان پہلے اور تیسرے نشانوں سے باہر چلا گیا۔ اس کو ہم جادو کہیں گے۔ دوسرے الفاظ میں کپڑا چھوٹا یا کم ہوگیا۔ اس طرح مریض پر جادو اور جنات دونوں کا اثر ہے۔ اور دونوں کا ہی علاج کرانا ہوگا۔ اگر دوبارہ دم پر نیا نشان (تیسرا نشان) اپنی جگہ پر ہی رہے اور کوئی تبدیلی نہ ہو تو ہم کہیں گے کہ صرف جنات کا اثر ہے۔

اور اگر چوتھا نشان پہلے اور تیسرے نشان کے دوبارہ اندر آیا تو ہم کہیں گے کہ شدید جادو جنات کا اثر ہے۔ اسی طرح جادو کے لئے بھی سمجھ لیجئے۔ کے ناپ کو لکھ کر محفوظ رکھیں۔

اس طرح آپ خود اپنی اور اپنے اہل وعیال کی تشخیص کر سکتے ہیں۔

کیسے پتہ لگائیں کہ علاج کا فائدہ ہو رہا ہے یا نہیں؟

جس طرح طبی علاج میں ٹیسٹ ہوتے ہیں اور رپورٹ آتی ہے۔ پھر علاج کرتے ہیں اور جب رپورٹ کرواتے ہیں تو نئی رپورٹ سے پتہ لگ جاتا ہے کہ فرق پڑ رہا ہے یا نہیں۔ اسی طرح کپڑا بھی ایک روحانی ٹیسٹ ہے۔ اگر علاج کے بعد کپڑا ناپنے پر پہلے سے کم فرق ہے تو سمجھ لیں کہ علاج سے فائدہ ہو رہا ہے۔ اسی کو جاری رکھیں۔

کیسے پتہ لگائیں کہ جسم کے کسی خاص حصے پر جادو یا جنات کا اثر ہے؟

سب سے پہلے جتنے بھی کمرے، باتھ روم چھت، گیراج اور گھر کے ایسے حصے ہوں، جہاں کونے ہوں جیسے سیڑیاں، ان کو گن لیں۔ ان کی تعداد کے برابر دو انچ چوڑے اور ایک فٹ لمبے سفید کاٹن کی پٹیاں لے لیں۔ مثلاً چار کمرے، دو باتھ روم، ایک چھت، ایک گیراج، ایک اوپر جانے والی سیڑھیاں۔ یہ کل نو ہوئے تو ۹ پٹیاں لیں گے۔ رات کو سونے سے قبل ایک پٹی لے کر جس جگہ کی تشخیص کرنا ہو، اس کے جتنے کونے ہوں، ہر کونے پر تین چار بار پٹی کو رگڑیں۔ پھر اس جگہ درمیان میں پٹی کو رکھ دیں۔ اسی طرح سب جگہ کریں۔ باتھ روم میں کسی اونچی جگہ رکھ دیں اور سو جائیں۔ صبح اٹھ کر کسی ایک جگہ کی پٹی لیں اور دوبارہ اسی جگہ کے کونوں پر رگڑیں اور ایک لفافے میں پٹی کو ڈال دیں۔ اسی طرح سب پٹیاں اکٹھی کرلیں۔ اب یہ پٹیاں تشخیص کے لئے تیار ہیں۔ یہ سارا کام کرنے کے بعد اب ان پٹیوں پر دم کیا جائے گا اور تشخیص کی جائے گی۔

ایک پٹی لیں۔ اس پر ایک بالشت کھول کر رکھیں اور دونوں طرف نشان لگادیں۔ اسی طرح سب پٹیوں پر نشان لگالیں۔ ایک وقت میں چار سے پانچ پٹیاں اپنے سامنے رکھیں۔ ان پٹیوں پر منزل پڑھ کر دم کریں۔ دوبارہ ناپیں اور نیا نشان حالیہ ناپ کے مطابق لگا دیں۔ اب دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلا ہے؟ پھر منزل پڑھ کر ایک بار اور دم کریں مگر اب کی بار پیائش کا آغاز وہی رہے گا جو کہ پہلا تھا مگر اختتام جو بعد میں نیا نشان (تیسرا نشان) لگایا ہے، وہ ہوگا۔ اب حالیہ ناپ کے مطابق نیا نشان لگائیں اور دیکھیں کہ کیا نتیجہ نکلا ہے؟ پچھلے صفحات میں تفصیل سے طریقہ تحریر کردیا ہے۔

یہاں تک تو تشخیص ہوگئی اور پتہ چل گیا کہ کون کون سے کمرے میں جنات کا اثر ہے، کس میں جادو کا اور کن کمروں میں جنات اور جادو دونوں کا اثر ہے۔ جیسا کہ مرض، ویسی دوا۔ جس کمرے میں جس کا اثر ہو، اسی طرح کا علاج کیا جائے۔ پھر ایک ہفتہ بعد دوبارہ یہ تشخیص کا عمل کریں۔ اور پرانے ناپ سے نئے ناپ کا موازنہ کریں۔ اور دیکھیں کہ کس کس جگہ سے اثرات کم ہوگئے؟ کس جگہ بالکل فرق نہیں پڑا؟

ایک اہم بات کہ جس جگہ پر ایک انگلی سے زائد کا اثر ہو، وہاں صرف اثرات نہیں ہوتے، وہاں مخلوق کی موجودگی بھی ہوتی ہے۔ ایسی جگہ پر مریض یا بچوں کو بالکل سونے نہ دیں۔ اور جلد از جلد اس جگہ کو روحانی طور پر صاف کریں یا کروائیں۔

یہ عمل کئی لوگوں کو بتایا اور جب انہوں نے کیا تو حیران رہ گئے کہ ان کے گھروں میں کتنا زیادہ اثر ہے۔ دراصل اب وہ ماحول نہیں رہا کہ صبح ہوتے ہی نماز فجر ادا کی جائے یا ہر طرف سے قرآن پاک کی تلاوت۔ ان کی جگہ ٹی وی اور گانے فلموں نے لے لی۔ اس لئے اب گھروں میں زیادہ اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔

تمام پڑھنے والوں سے گزارش ہے کہ اس عمل کو ضرور کریں۔ آپ کی بہت سی پریشانیاں اور رکاوٹیں، گھر پر اثرات کی وجہ سے ہوتی ہیں۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عمل کو کرنے والوں کو کامیاب کرے۔ آمین۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو خود سے تشخیص کرنے کے عمل کی سمجھ اور توفیق عطا فرمائیں تا کہ لوگ غلط قسم کے عاملین کے جھانسے میں نہ آئیں۔

☆ جو شخص کہ علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے، وہ ایک بیمار ہے، جس کے پاس دوا تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔

☆ عالم بے عمل اور عابد بے معرفت چکی کے مانند ہیں، جو روز و شب چکر میں سرگرداں ہے لیکن نہیں جانتی کہ کس حال میں

مرد اور عورت کی شہوت

کی بندش کو ختم کرنے کے اعمال

شہوت کی بندش سے مراد یہ ہے کہ مرد اور عورت دونوں کی شرمگاہ کی بندش لگا دی جائے۔ مرد کی لگے گی تو وہ عورت سے جماع کرنے پر قادر نہیں ہوگا۔ عورت کی لگتی ہے تو وہ مرد کو جماع کرنے نہیں دیتی۔ مگر شرمگاہ میں عجیب طرح کی خارش ہوتی ہے۔ اگر صحبت کرلی جائے تو عورت کو بہت درد بھی ہوتا ہے۔ مرد وعورت کی شہوت کی بندش کا علاج دیا جارہا ہے۔

مرد مسحور جو بوجہ سحر عورت پر قادر نہ ہو سکے

ان آیات کا تعویز لکھ کر سحر زدہ کے گلے میں ڈال دیں۔

اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ (الانبیاء:۳۰)

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صٰغِرِيْنَ (الاعراف:۱۱۹)

قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ (یونس:۸۱)

وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (بنی اسرائیل:۸۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (1) وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا (2) فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)

سحری نامردی کا علاج

جو کوئی بوجہ سحر یا جادو اپنی عورت پر قدرت سے محروم ہو گیا ہو اور اسے شرمندگی کا سامنا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد لئے روزانہ بعد از نماز فجر، (۲۱) اکیس یوم تک چینی کی طشتری پر اسم الٰہی "یَا جَبَّارُ" زعفران وگلاب سے گیارہ (۱۱) مرتبہ لکھ کر اسے پانی سے دھو کر نہار منہ اس کا پانی لیا کرے اور اسی کا ورد اکیس (۲۱) مرتبہ کر کے اپنے اور پر دم کیا کرے۔

ان شاء اللہ العزیز الحکیم، اس عمل کی بدولت، اس کی قوت مردمی نہ صرف بحال ہو جائے گی بلکہ اس کے مادہ منویہ کے اندر گاڑھا پن پیدا ہو جائے گا اور اسے اپنی عورت پر مکمل قدرت حاصل ہو جائے گی۔

لوح خلاصی بندش

ذوالفقار احمد (راول پنڈی)

سب سے پہلے اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر، آقائے نامدار محمد ﷺ پر کھربوں درود وسلام۔ آج آپ کی خدمت میں ''لوح خلاصی بندش'' لے کر حاضر خدمت ہوں۔ یقین کے ساتھ استعمال کریں کیونکہ کلام برحق ہے، شک وسوسہ کرنا کفران نعمت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ کس طرح بند دروازے کھلتے ہیں۔

سب سے پہلے کسی بھی نوچندی شب جمعرات یا شب جمعہ کو غسل کریں۔ پاک صاف کپڑے زیب تن کریں۔ صاف جگہ کا انتظام کریں۔ دانت ضرور صاف کریں۔ جو لوگ غیبت، چغل خوری، زنا جیسے کاموں میں ملوث ہیں، وہ پہلے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں، توبہ کریں اور آئندہ یہ کام نہ کرنے کی قسم کھالیں اور عہد کریں۔ تب یہ لوح ان کو کام دے گی۔ اگر یہ کام چھوڑ سکتے تو پھر لوح بنانے کی زحمت نہ کریں۔

لوح کی تیاری سے پہلے ۱۰۰ا/مرتبہ استغفار پڑھیں۔ اپنے گناہوں کی معافی مانگیں۔ پھر ۱۰۰ا/مرتبہ کوئی سا درود شریف پڑھیں اور آقائے نامدار محمد ﷺ کی محبت اگر دل میں نہیں تو پھر دل پتھریلی اور بنجر زمین سے بھی بدتر ہے۔ اس کے بعد پورے لوازمات سے لوح تیار کریں۔ اگربتی جلا کر رجال الغیب کو پشت کر رکھیں۔ کل ۸/نقش تیار کریں۔ حسب توفیق صدقہ کر ایک نقش رات کو پانی میں بھگو دیں۔ صبح نہار منہ چند گھونٹ یہ پانی پی لیں۔ باقی جو پانی بچے اس کو کسی بڑے ٹب یا بالٹی میں پانی ڈال کر مکس کر لیں۔ اس پانی سے ایک بوتل بھر لیں اور گھر کی سب دیواروں اور دوکان، فیکٹری وغیرہ کی دیواروں پر چھڑکاؤ کریں۔ احتیاط کریں پانی نیچے نہ گرے۔ اب جو پانی بالٹی یا ٹب میں باقی ہے، اس سے غسل کریں۔ ایسی جگہ غسل کریں کے پانی نالی وغیرہ میں نہ جائے۔ اگر ایسی نہیں ہے تو ٹب یا بالٹی کمرے میں لے جائیں۔ اس پانی میں تولیہ بھگو کر اپنے پورے جسم میں ملیں اور باقی پانی چھت پر ڈال دیں۔ متواتر ۷/روز عمل کرنا ہے۔ اس کے علاوہ ۴۰/روز متواتر صبح کے وقت سورۃ الفلق و ناس ۲۱/مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں اور مغرب کی نماز کی جو سنتیں ہیں، ان میں یہ دونوں سورتیں فاتحہ کے بعد پڑھا کریں۔ ہر چیز کی بندش ختم ہو جائے۔

یہ لوح صرف میرے پاس دستیاب ہے اور کہیں نہ ملے گی۔ جو حضرات خود تیار نہ کر سکیں وہ براہ راست مجھ سے یا پھر ادارے سے رابطہ کریں۔ آخر میں مجھ گناہ گار کو طلسماتی دنیا کے بانی اور تمام اسٹاف کو اور میرے استاد محترم کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ ہم سب کو زندگی اور صحت دے تاکہ ہم لکھتے رہیں اور ادارہ یہ انمول موتی آپ تک پہنچاتا رہے۔ اللہ نگہباں۔

نقش جو گلے میں پہننا ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۳۴۹۲	۳۴۹۵	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۱	۳۴۹۶
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۳	۳۴۹۰
۳۴۹۴	۳۴۸۹	۳۴۸۸	۳۵۰۰

عزرائیل

میکائیل

یہ نقش ۷/عدد تیار کرنے ہیں جن سے غسل کرنا ہے اور بندش والی جگہ چھڑکائی کرنا ہے۔ اور نہار منہ پینا ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۲	۳۴۹۵	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۱	۳۴۹۶
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۳	۳۴۹۰
۳۴۹۴	۳۴۸۹	۳۴۸۸	۳۵۰۰

یہ عمل ایک بزرگ کا بخشا ہوا ہے، جسے قارئین کے لئے اجازت

عام کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے۔اس دعا کے ساتھ کہ رب العالمین، سب بیٹیوں کو عزت وآبرو کے ساتھ رخصت کرے اور سب کے گھر آباد رکھے۔آمین۔

رشتہ کی ہر قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی لڑکی یا لڑکے کی شادی نہ ہوتی ہو، منگنی ہوکر ٹوٹ جاتی ہو، سرے سے کوئی رشتہ ہی نہ آتا ہو یا اگر رشتہ آتا ہو تو کوئی بھی بات طے نہ ہوتی ہو، رشتے والے ناپسند کر کے چلے جاتے ہیں تو ایسی صورت میں بھی سورۂ فاتحہ کی برکت سے دلی مراد جلد ہی پوری ہو جاتی ہے۔چنانچہ جو کوئی یہ چاہے کہ کسی اچھی اور نیک جگہ پر اس کا نکاح ہو جائے اور اس معاملے میں اسے کامیابی نصیب ہو، اس کا گھر بس جائے تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر اور عشاء کی ادائیگی کے بعد کسی سے کلام نہ کرے۔ چالیس یوم تک ہر روز بلاناغہ ایک سومرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر ہی مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی اور کوئی اچھا اور نیک رشتہ آجائے گا۔

اگر بالفرض چالیس یوم تک مقصد پورا نہ ہو تو مایوس نہ ہو، اس عمل کو مزید چالیس یوم تک جاری رکھے۔بفضل باری تعالیٰ ضرور مقصد میں کامیابی ہوگی اور جلد ہی کسی اچھی جگہ نکاح ہو جائے گا اور اچھے طریقے سے شادی کا مرحلہ کامیابی کے ساتھ طے پاجائے گا۔(عام اجازت ہے۔خ)

شادی کی ہر رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی کی شادی نہ ہوتی ہو، بندشیں اور رکاوٹیں ہوں، تو جمعہ کے دن، بوقتِ اشراق، چار رکعت نفل ادا کرنے کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ مزمل پڑھے۔اول وآخر اکیس بار درود شریف۔پھر سجدہ میں جاکر اپنی شادی کی دعا کرے۔اس عمل کو سات جمعوں تک جاری رکھے۔انشاء اللہ بندشیں اور رکاوٹیں دور ہوں گی اور مقصد حاصل ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆کسی کی قلتِ عقل کا اس کے کثرت کلام سے اندازہ ہوتا ہے۔

☆حقیقی خوبصورتی کا چشمہ دل ہے۔اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھیں کچھ کام نہیں دیتیں ہیں۔

اقوال زریں

☆دوست سے اپنے حقوق کا خواہاں نہ ہو بلکہ دوست کے حقوق خود بخود پورے کر۔(امام شافعیؒ)

☆ہزاروں دوستوں کی موجوگی میں خوش نہ ہو بلکہ ایک دشمنِ غائب سے خائف رہ۔(امام شافعیؒ)

☆یہ خیال غلط ہے کہ مفلسوں کو مفلسی بے قرار رکھتی ہے بلکہ دولت مندوں کو دولت ان سے بھی زیادہ بے قرار رکھتی ہے۔

☆نفس کی خواہش پوری کرنے سے اطمینان نہیں ہوتا بلکہ یہ آگ پر گھی ڈالنے کی مانند ہے۔جو بجھانے کی بجائے الٹا اس آگ کو تیز کرتا ہے۔

☆سچی خوشی کوئی پالتو پرندہ نہیں ہے جو ہر وقت ہمارے پنجرے میں بند رہے بلکہ وہ عنقائے بلند پرواز ہے۔جس کے قابو میں لانے کے لئے بہت کچھ نفس شکنی کی ضرورت ہے۔

☆یتیم وہ نہیں جو والدین کے سائے سے محروم ہوگیا ہے، بلکہ یتیم درحقیقت وہ ہے جو اخلاق کی نگرانی سے محروم ہے۔(حضرت علیؓ)

☆غم وغصہ اتنا نہ کر کہ وہ تمہیں کھا جائے، بلکہ اتنا غم وغصہ کر کہ تم اسے کھا جاؤ۔

☆ایک اور ایک دو نہیں بلکہ گیارہ ہوتے ہیں۔

☆صرف زبان ہی سے شکر کافی نہیں بلکہ اپنے عمل اور سے بھی ظاہر کرو۔

☆باتیں بنانا اور کام کچھ نہ کرنا طلب نہیں کہلاتی بلکہ سراسر ہوس ہے۔

☆دانا لوگ دوسرے سے متعلق بری باتیں فوراً نہیں مال لیتے بلکہ کان بھی نہیں دھرتے۔

☆شرافت ونجابت کوئی ماں کے پیٹ سے لے کر نہیں آتا۔ ملکہ سب ایک سے ہوتے ہیں لیکن جو اپنے اخلاق وعادات اور دل ودماغ کی حالت کو اچھا کرلیتا ہے۔وہی اصلی شریف ونجیب ہوتا ہے اور جو اپنے آپ کو خراب کرلیتا ہے وہ کمینہ ورذیل ہوتا ہے۔

☆عیب کو کرنے والا ہی نہیں بلکہ عیب کو ظاہر کرنے والا بھی بدتر ہے۔

بندش روزگار کیسے ختم ہو؟

مولانا علی آفاق

فون کی گھنٹی بجی اور سلام اور دعا کے بعد سائل نے اپنا نام محمد علی بتایا اور ساتھ یہ بھی بتایا کہ راولپنڈی کا رہنے والا ہوں۔ تقریباً پچھلے بیس سال سے انگلینڈ معاش و روزگار کے لئے جاتا رہتا ہے، مگر پچھلے ۲۰ ر سال کی معاشی کسمپرسی اور آج کی حالت میں کوئی فرق نہیں۔ پہلے بھی مقروض تھا آج بھی چولہا جلانے کے لئے قرضہ کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اسوقت بھی سوالاکھ سے زائد کا مقروض ہوں۔ پاکستان میں پراپرٹی کی خرید و فروخت کا کام کرتا ہوں، جس کی بدولت معاشی پہیہ چلتا ہے۔ لیکن ایک دوست کے مکان میں پاٹنر شپ کے عنوان سے ۵ر لاکھ روپے پھنس گئے ہیں۔ اب وہ مکان بک جائے اور میں قرض خواہوں اور قرضوں سے نجات حاصل کرسکوں۔ جب ان کی ساری کہانی سن لی اور روحانی تشخیص کی تو پتہ چلا کہ وہ کافی عرصہ سے معاشی بندش کا شکار ہیں اور بغیر درست علاج کے ان کے اس مکان کے فروخت ہونے اور معاشی حالات کی درستگی کا کوئی راستہ نظر نہیں آرہا ہے۔

میری عادت ہے کہ میں روحانی یا جسمانی مریض کو اودھیرے نہیں رکھتا اور سبز باغ دکھانے سے بھی اساتذۂ کرام نے منع فرمایا ہے۔ اس لئے اس مریض سائل کو دوٹوک انداز میں بتادیا کہ آپ کا علاج بشمول آپ کے گھر کے علاج کے، تقریباً ۲۱ سے ۶۰ ر دن کا ہوگا۔ اس دورانیہ میں آپ کے معاملات ان شاء اللہ درست ہوجائیں گے۔ اس دوران خواب یا دیگر پیش رفت سے آگاہ رکھیں۔ مگر یہ علاج آدھا تصور ہوگا۔ اس کے بعد حفاظت، حصار، بچاؤ، دفاع اور آپ کے دشمن کی امیدوں پر پانی پڑجائے، وہ مایوس ہوجائیں تو اس کے لئے علاج سے اگلا قدم اٹھانا ہوگا۔ جو علاج کا اہم حصہ ہونے کے باوجود مریض اور معالج کی نگاہ سے عموماً اوجھل ہوتا ہے۔ معالج کی نگاہ سے اس لئے کہ مریض ہمیشہ ان کے پاس چکر لگاتا رہے اور مریض کی نگاہ سے اس لئے کہ وہ ناواقف ہوتا ہے یا پھر ہوشیاری اور چالاکی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مزید پیسہ صرف نہیں کرنا چاہتا۔

خاص الخاص علاج، تعویذات، دھونیاں اور مخصوص وظائف کے ساتھ مریض اور اس کے اہل خانہ کے لئے روزانہ ترتیب سے وقت مقرر کرکے پڑھائی دی تو اللہ کا کرنا یہ ہوا کہ مریض کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ایک کے بجائے، دو مکان فروخت کروادیے اور معاشی بوجھ جو قرضوں کی صورت میں تھا، اس سے بھی نجات مل گئی۔

مگر وہ مریض حصار، دفاع حاصل کئے بغیر رفو چکر ہوگیا تو چند ایام کے بعد معاملات بگڑنا شروع ہوگئے۔ رابطہ پر میں نے ساری صورت حال سے آگاہ کردیا تو کہنے لگے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی۔ جلدی میں تھا۔ چلیں ابھی کچھ کریں میں حصار بھی لوں گا۔

خلاصہ: علاج اور حصار سے ہی روحانی امراض سے نجات ممکن ہے۔ ورنہ پریشانی ہی پریشانی ہے۔

بندش کا علاج

عذرا نامی ایک خاتون نے فون پر رابطہ کیا۔ اور اپنی بیٹی کے رشتہ کے متعلق مسائل پر گفتگو کرنے لگیں۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ پچھلے دو سال سے مختلف مشہور رسائل سے وظائف کرچکے ہیں۔ مگر بیٹی کے رشتہ کے سلسلہ میں معاملات ٹس سے مس نہیں ہوئے بلکہ پہلے جو تھوڑے بہت رشتہ والے دیکھنے آتے تھے، وظائف کی کثرت اور بلا تشخیص اور اندھا دھن اور دیوانہ وار پڑھنے کی وجہ سے وہ بھی آنا بند ہوگئے۔ جس کا سادہ سا ترجمہ یہ ہے کہ بندش رشتہ میں مزید سختی آگئی۔ پہلے پہل جادو کے ذریعہ مسلط کردہ جنات جادوگر کی ہدایت کے مطابق رشتہ کے طے ہونے میں رکاوٹ بنے تھے۔ مگر اب وہ جنات اور جادو ذاتی عناد پر اتر آیا ہے۔ مریضہ کے لواحقین اور مریضہ کو صاف عرض کردیا کہ علاج کے دوران رابطہ، جیسے علاج بتایا جائے ویسے ہی کرنا اور جو وظائف تجویز کئے جائیں، ان کی پابندی کرنی ہوگی۔ مریضہ نے ساری ہدایات پر عمل کرنے کی یقین دہانی کروادی تو علاج شروع ہوا۔ پہلی ہی رات لڑکی

کی ماں نے خواب میں دیکھا کہ وہ خود اور اس کے گھریلو ملازمین گھر کا کوڑا کباڑ اٹھا کر گھر سے باہر پھینک رہے ہیں۔ جو اس بات کی نشانی تھی کہ تیر نشانہ پر لگا۔

علاج چلتا رہا، گھر میں خوشگوار احساس نمودار ہونا شروع ہوگیا، ۲۰ روز کے بعد رشتے دوبارہ آنے شروع ہوگئے۔ اللہ تعالیٰ نے خاص کرم کیا کہ ان رشتوں میں سے ایک رشتہ پسند آگیا اور بات طے ہوگئی۔ لڑکی نے وظیفہ پوری تندہی سے پڑھا۔ علاج بھی بھرپور توجہ سے کیا۔ یہ بھی سمجھا دیا کہ آپ کے روحانی دشمن، کاروبار کے دشمن، آپ کے گھریلو سکون کے دشمن اور آپ کے جان و مال کے دشمن آپ کے علاج سے ختم نہیں ہوئے۔ بلکہ ان کا مسلط کردہ جادو آپ سے تھوڑی دیر کے لئے دور ہوا ہے۔ اب اگر آپ مستقل بنیادوں پر حاسدین، جادوگروں اور ظالموں سے نجات چاہتے ہیں تو پھر حصار کا عمل لینا ہوگا۔ ورنہ خود بھی مایوس ہوں گے اور عاملین کو الگ بدنام کریں گے اور بالآخر ایسی ولدل میں پھنس جائیں گے کہ جس سے نکلنے کا موقع، پیسہ اور وقت آپ کے پاس نہیں ہوگا۔

لہٰذا علاج مکمل کروائیں یعنی علاج و حصار پر توجہ دیں۔ ادھورا علاج ہمیشہ پریشانی اور مایوسی ہی لاتا ہے۔ الحمدللہ ہمارے ادارے میں علاج بھی سکھایا جاتا ہے۔ حصار بھی کروایا جاتا ہے اور مکمل رہنمائی بھی کی جاتی ہے۔ اس مریضہ کو حصار کا عمل اجازت کے ساتھ ادارہ کی طرف سے عنایت ہوا اور اس کی پہلی منزل کی ریاضت تجویز ہوئی۔

۵۔۷ دن کی ریاضت کے بعد اس نے اپنی قریبی عزیزہ کو خواب میں دیکھا کہ اور ساتھ ہی اگلے دن اس کی طبیعت ناساز ہوگئی اور اس سحر کروانے والی عورت کو ہسپتال جانا پڑا۔

قارئین! دیکھا آپ نے جب درست علاج کے بعد حصار وحفاظت کا عمل کیا جائے تو جادو کروانے والوں کی کسی شامت آتی ہے۔ پس بندش کے خاتمے کے لئے علاج اور حصار کے لئے ادارہ سے فوری رابطہ فرمائیں۔

عامل بندش کا علاج کیسے کرے؟

عامل بندش کا علاج کیسے کرے؟ ایک انتہائی اہم سوال ہے جو کہ روحانی علوم کے شائقین اور روحانی درسگاہ کے طالب علم اکثر کرتے ہیں۔ بعض عاملین بھی یہ سوال کرتے ہیں۔ ان تمام کے افادہ اور قارئین کے علم میں اضافہ کے لئے یہ مضمون خاص طور پر ''بندش'' کے عنوان پر خاص نمبر میں شائع کیا جارہا ہے۔ بندش کے خاتمے کے لئے صحیح اور غلط طریقے سب ہی رائج اور مشہور ہیں۔

غلط طریقے تو یہ ہیں کہ بغیر تشخیص علاج دئے دیا، نہ علامات پوچھیں، ظاہری اور باطنی تشخیص کے بغیر ہی صرف بندش کا نام سنا اور فتویٰ صادر کردیا کہ منزل پڑھیں، درود شریف کی کثرت کریں، یالطیف پڑھیں، یامنتقم پڑھیں۔ ایسے غلط طریقہ علاج سے معاملہ جادو کا ہو یا جن کا، معاملہ نظر بد کا ہو یا پھر معمولی چپقلش کا، ہر صورت معاملات بگڑتے ہیں اور عموماً سائلین کا اعتماد روحانی معالجین اور بعض دفعہ قرآن حدیث سے بھی اعتبار اٹھ جاتا ہے جو کہ زبردست آخرت کا نقصان ہے۔ اس لئے ایسا طریقہ ہرگز اختیار نہ کریں اور سائلین ایسے معالجین اور نیم حکیم لوگوں سے اجتناب کریں۔ یہ بات نہیں کہ ان اذکار سے فائدہ نہیں ہوتا۔ فائدہ ضرور ہوتا ہے مگر علاج نہیں ہوتا۔ اور کئی بار معاملہ بہت زیادہ بھی بگڑ جاتا ہے۔

دوسرا غلط طریقہ علاج یہ ہے کہ معالج نے روحانی تشخیص تو کرلی مگر درست تشخیص نہ کرسکا۔ کپڑے کو چیک کیا مگر مریض سے اس کے گھر، کارو، روزگار ملازمت اور گھریلو زندگی کے معاملات پوچھے بغیر علاج شروع کردیا۔ جس کا نقصان یہ ہوسکتا ہے کہ: گرگھریلو حالات کی جانچ پڑتال نہ کی تو مکمل علاج اور شفاء سے مریض محروم رہے گا اور بالآخر معالج اور مریض دونوں ہی مایوسی کا شکار ہوں گے۔

تیسرا غلط طریقہ مریض علاج لینے کے بعد رفو چکر ہوگیا، کوئی رابطہ نہ رکھا۔ معالج کی طرف سے یہ غلطی ہوئی کہ اس نے اپنے جنات سے مریض کی روانہ کی بنیاد پر رپورٹ حاصل نہ کی۔

چوتھا غلط طریقہ علاج یہ ہے کہ: معالج نے علاج شروع کردیا مگر مریض کے حالات کے مطابق صدقہ عملیات ادا نہ کیا اور نہ ہی کروایا۔ جس کی وجہ سے مریض کو علاج میں خاطر خواہ فائدہ نہ ہوا اور بعض دفعہ معالج بھی علاج کی رجعت کا شکار ہوگیا۔

پانچواں غلط طریقہ یہ ہے کہ مریض کی خصوصی رعایت کی، اس کا بڑھ چڑھ کر علاج کیا، جادو اتارا، جنات سے دوبدو جنگ کی مگر اس خصوصی شفقت اور محنت ومحبت کا صلہ مریض نے یہ دیا کہ وہ سر چڑھ گیا۔ اس لئے میرا اپنا مشورہ یہ ہے کہ مریض کو پابند رکھا جائے جب تک وہ پوری طرح سے صحت یاب نہ ہوجائے۔

کاروبار کی بندش کو ختم کرنے کا اعمال

مرتب: اراکین رحانی علاج گاہ، دارالعمل چشتیہ، لاہور

کاروبا کی بندش سے آج کل ایک دنیا پریشان ہے۔ حسد اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ ایک دکان دار، ساتھ والی دکان کو چلتے دیکھتا ہے تو اس پر بندش لگوا دیتا ہے۔ حالانکہ اس کو چاہئے کہ اپنے لئے ترقی کاروبار کا عمل کرے اور کروائے مگر اس کی طرف دھیان نہیں جاتا کہ دوسرے بھی خوش رہیں اور ہمیں بھی رزق ملے۔ بس ایک ہی دھن سوار ہے کہ دوسروں کو کیوں رزق میسر آرہا ہے؟ کیوں اس کی دکان میں گاہک جاتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ہی اس سوچ رکھنے والوں کے ذہنوں کی اصلاح فرمائیں۔

کاروبار میں بندش

حضرت خواجہ شمس الدین عظیمی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے اچھا خاصا چلتا ہوا کاروبار ٹھپ ہو جاتا ہے۔ اور دکان یا کاروبار میں ایسی بندش ہو جاتی ہے کہ تمام سامان اور وسائل مہیا ہونے کے باوجود بکری نہیں ہوتی۔ اور آڈر وغیرہ نہیں آتے۔ کہیں سے آڈر ملتا ہے تو اس کی تکمیل نہیں ہوتی۔ دکان میں خریدار آتے ہیں، مال پسند کرتے ہیں لیکن خریدے بغیر چلے جاتے ہیں۔ اس کے تدارک کے لئے یہ عمل کریں۔

صبح سویرے اٹھ کر وضو کریں۔ دکان یا دفتر میں ایسے وقت پہنچیں کہ ابھی سورج نہ نکلا ہو۔ ایک مرتبہ قل اعوذ برب الناس پوری سورۃ پڑھ کر دکان یا دفتر کے دروازے پر دم کریں۔ پانچ قدم پیچھے ہٹ کر پیروں کے دونوں جوتے اتارلیں اور جوتوں کو ہاتھ میں لے کر تین دفعہ اس طرح جھاڑیں کہ جوتوں کے تلوے ایک دوسرے سے ٹکرائیں۔ اور جوتے پہن کر دکان یا دفتر کے اندر جا کر لوبان کی دھونی دیں۔ یہ عمل صرف ایک دفعہ کر لینا کافی ہے۔ اس عمل میں یہ بات پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ جوتے لیدر سول (Leather Sole) کے ہوں۔

چلتی دکان کو بندش لگ گئی ہو

اگر دکان چلتے چلتے یک دم رک جائے تو پھر ہر جمعرات کو چند آدمیوں کو اکٹھا کرے اور سوا لاکھ مرتبہ "یَا فَتَّاحُ یَا رَزَّاقُ" کا ورد کروائے۔ اس کے بعد اللہ کے حضور کاروبار کھلنے کی التجا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کاروبار کھل جائے گا۔ اور دکان خوب چلنے لگے گی یا کاروبار کا کوئی اور ذریعہ بن جائے گا۔ یہ عمل گیارہ جمعرات تک جاری رکھے۔

بند کاروبار یا دکان کا چلنا

اگر کسی کی دکان چلتی نہ ہو یا چل کر بند ہو گئی ہو یا فائدہ کم ہو گیا ہو، بندش لگ گئی ہو تو اس صورت میں دکان پر اسم "یَا وَاجِدُ" کو روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ چالیس دن تک پڑھیں۔ اگر ایک چلّے میں کام شروع نہ ہو تو دوسرا چلہ کریں۔ اس طرح تین چلوں تک دکان بہت منافع دینے لگے گی۔ انشاء اللہ۔ بندش کا خاتمہ ہوگا۔

کاروبار کو تباہی سے بچانے کے لئے

اگر کسی شخص کا کاروبار بندش کی وجہ سے تباہی کے کنارے پہنچ چکا ہو اور وہ شخص یہ چاہے کہ میرا کاروبار باقی رہے اور ہر طرح کی بندش ختم ہو جائے "تُو یَا رَزَّاقُ" کو روزانہ بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) مرتبہ دس (۱۰) دن تک پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس جگہ پر چھڑکیں جس جگہ سے بندش دور کرنا مقصود ہو۔ انشاء اللہ وہ کاروبار بربادی سے محفوظ رہے گا اور دیر تک باقی رہے گا۔

رکے ہوئے کام یا دکان کا جاری ہونا

یہ وظیفہ "یَـا رَزَّاقُ" رکی ہوئی دوکان یا بندشدہ کام کو دوبارہ جاری کے لئے بہت اکسیر ہے۔ اگر کسی شخص کا کاروبار چلتے چلتے گر جائے اور آمدنی ختم ہوجائے تو اسے چاہئے کہ چالیس (۴۰) دن تک دکان یا کاروبار شروع کرتے وقت اس وظیفہ کو پہلے کی طرح تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ روزانہ پڑھے۔ پھر اس کے بعد گیارہ (۱۱) دن گیارہ سو مرتبہ (۱۱۰۰) مرتبہ روزانہ "یَـا وَھَّـابُ" کا ذکر کرے۔ بارہویں دن پھر پہلے والے وظیفہ کو پہلے کی طرح تین ہزار ایک سو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ پڑھنا شروع کردے اور چالیس (۴۰) دن تک پھر پڑھے چالیسویں دن شرینی لاکر اللہ کی راہ میں لوگوں میں تقسیم کردے۔ ان شاء اللہ وظیفہ کی برکت سے اس کی دکان کا رکا ہوا سلسلہ دوبارہ شروع ہوجائے گا۔

دکان، دفتر، فیکٹری کی بندش توڑنے کا ایک خاص عمل

یہ علاج چالیس دنوں پر مشتمل ہے۔ حسب ضرورت چینی اور شکر لے کر دونوں ملادیں۔ ایک پیکٹ نمک بھی لے لیں۔ زیادہ مقدار میں پانی لیں۔ بروز منگل اور ہفتہ چالیس دن تک، بندش والی جگہ پر تین سو تیرہ بار معوذتین، اول وآخر اکیس اکیس بار درود تنجینا پڑھ کر ان اشیاء پر دم کریں۔ شکر اور چینی داخلی راستوں کے کونوں پر ڈال دیں۔ کچھ بالکل مین دروازے کے دائیں اور بائیں، اندر اور باہر کی طرف ڈال دیں۔ نمک کو بندش ولی جگہ کے ہر کونے میں ڈالتے جائیں۔ ڈالنے والا عمل منگل اور ہفتہ کو کرنا ہے۔ جب کہ پانی روزانہ چالیس یوم تک چھڑکتے رہنا ہے۔ جس دن چینی اور شکر پر چیونٹیا آگئیں، سمجھیں بندش کا خاتمہ ہوگیا۔

نـوٹ: جن لوگوں نے معوذتین کی بنیادی زکوۃ ادا کی ہوئی ہے، وہ تین سو تیرہ کی بجائے ایک سو اکیس کی تعداد پڑھیں۔

معوذتین کی زکوٰۃ

: روزانہ ایک ہزار، روزانہ چالیس دن تک پڑھ کر ادا کریں۔
اورل وآخر گیارہ بار دورد شریف۔

اقوال زریں

☆ بے تدبیر وہی نہیں ہے جو تدابیر سوچنے کی عقل نہیں رکھتا بلکہ وہ بھی ہے جو صرف اپنی ہی تدبیر سے کام کرتا ہے۔ اور کسی کی صلاح نہیں لیتا۔

☆ گناہ گار خالق ومخلوق دونوں کا بلکہ اپنا بھی دشمن ہے۔

☆ لباس میں آرائش کا نہیں بلکہ آسائش کا خیال رکھو۔

☆ دروغ گو صرف یہ ہی نہیں کہ اس کی بات پر کسی کو یقین نہیں ہوتا بلکہ اصل سزا یہ ہوتی ہے کہ خود اسے کسی پر بھروسہ نہیں ہوتا۔

☆ اس بات کا خیال نہ کرو کہ کون کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ وہ کیا کہتا ہے۔

☆ بے قوف وہی نہیں ہے جو جاہل ہے بلکہ وہ بھی بے قوف ہے جو پیسے کے لئے جان دیتا ہے اور جان کے لئے روپیہ صرف نہیں کرتا۔

کام نہ کرنے سے انسان کو آرم نہیں ملتا بلکہ بے کار دماغ زیادہ پریشان اور تکان محسوس کرتا ہے۔

☆ غریب وہ نہیں جس کے پاس دولت نہ ہو بلکہ غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو۔

بہادر وہ ہی نہیں جو دوسروں کو مغلوب کر سکے، بلکہ وہ بھی بہادر ہے جو اپنے آپ کو بچا سکے۔

☆ عابد وہی نہیں جو شبانہ روز عبادت کرے بلکہ وہ بھی عابد ہے جو خدمتِ خلق میں مصروف رہے۔

زندہ وہی نہیں جس کے جسم میں جان ہو، بلکہ وہ بھی زندہ ہے جس نے دوسروں کے لئے جان دیدی ہو۔

☆ بدخو کی صحبت سے فاسق خوش خلق کی صحبت بدرجہا بہتر ہے۔

☆ جس کا غصہ زیادہ ہے اس کے دوست کم ہیں، جس نے بدمعاش پر انعام کیا اس نے بدمعاشی کی امداد کی جس نے کسی سے سوال کیا اس نے ذلت اٹھائی، جس نے بے عمل سے علم سیکھا اس نے اس کی جہالت کو ترقی دی۔ جس نے بے وقوف کو علم پڑھایا، اس نے بے فائدہ عمر ضائع کی۔ جس نے ناشکر گزار پر احسان کیا اس نے اپنی نیکی ضائع کی۔

☆ مجھے رونا آتا ہے جب میں دنیا کو عالم کے ساتھ کھیل تے دیکھتا ہوں۔

بندش رزق و بیان عملیات تسخیر الرزق

امتیاز حسین سروری قادری

فتوح وکشائش رزق کے اعمال سے یہاں یہ مراد ہے کہ آدمی اسباب میں تاامکان پوری سعی وکوشش بجالائے اور ساتھ ہی دعا ومناجات یا عمل ووظیفہ کی صورت میں خداوند تعالیٰ سے اپنی کوشش میں خیر وبرکت ہونے کا طالب ہو۔ فتوحات، دستِ غیب، توکل وغیرہ کی کسی اصطلاح سے ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ انسان کو کسی حالت میں بے سعی کچھ مل جانے کی امید دلائی گئی ہے اور ان اصطلاحات کا مفہوم بے سعی وکوشش مال وزر مل جانے کا امکان ظاہر کرتا ہے۔ ہرگز نہیں، سعی وکوشش، کسب وتحصیل شرعاً، اخلاقاً، عرفاً نہایت ضروری ہے۔ جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے ''طلب کسب الحلال فریضة بعد الفریضة ''یعنی حلال روزی کے لئے سعی کرنا فرائض عبادات کے بعد فرض ہے۔ (مشکوٰۃ)

مزعومہ توکل اور دست غیب کے بھروسہ پر اختیار اسباب سے غافل وکاہل ہوجانا سنت اللہ اور حکمت الٰہیہ کی خلاف ورزی بلکہ خودکشی ہے۔

بے تردد و امن روزی نمے آید بدست
میکند یا کاہلاں ایں نکتہ تلقین آسیا

بعض کم ہمت اور ناکارہ مزاج کے آدمی، پرائز بانڈ، سٹہ اور دست غیب وغیرہ کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ تن پروری کے لئے بیٹھے بٹھائے روپے، تکیہ یا مصلے کے نیچے سے نکل آیا کریں اور ہم مزے سے دن بھر گل چھرے اڑاتے پھریں۔ لاحول ولاقوۃ کس قدر لغو اور بیہودہ خیال ہے، یہ تو کیمیا کے شوق سے بھی بدتر ین شوق ہے اور اس کے متعلق جس قدر عملیات کتابوں میں بھرے پڑے ہیں وہ سب من گھڑت اور روایتی ہیں۔ تعویذات سے ایسا ہونا ناممکن ہے۔ بعض لوگ جنات یا شیاطین کو مسخر کر کے ان کے ذریعہ روپے منگواتے ہیں، جو وہ کہیں سے چوری کر کے عامل کو لا کر دیتے ہیں یہ شرعاً سخت حرام ہے۔ ہاں البتہ اولیاء اللہ کی کرامات ہے کہ ان سے خلاف عادات دست غیب ظاہر ہوا ہو، سچ تو یہ ہے کہ انہیں یہ کرامت شریعت پر عمل کرنے اور اطاعت رسول ﷺ کی برکت سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ کرامات کا کرشمہ ہے نہ کہ عملیات وتعویذات کا۔ اولیاء اللہ اپنے لئے کبھی مصلے کے نیچے نہیں جھانکتے، ان کو ان باتوں کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ وہ چاہیں تو سنگریزوں کو اشرفیاں اور جواہرات بنادیں جیسا کہ خلیفہ چہارم داماد رسول ﷺ امام الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہ کی کرامت کا قصہ مشہور ہے۔ دیکھو ان کی کرامت سے مٹھی بھر کنکر اشرفیاں بن کر سائل کے دامن میں پہنچ گئیں اور شاہ ولایت عمر بھر فقر وفاقہ میں ہی رہے۔ اپنے لئے کبھی ایک ٹھیکری پر کچھ دم کر کے پیسہ تک نہ بنایا۔

الغرض بزرگان دین نے جو وظائف وعملیات تعلیم فرمائے ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی کوشش ومحنت میں خیر وبرکت کا طالب ہو نہ کہ بیٹھے بٹھائے مفت کے کھانے کی فکر میں مبتلاء ہو اور وہاں یہ بات یاد رکھیں کہ رزق دینے والی ذات صرف اور صرف اللہ کی ہے۔

سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب کلید توحید کلاں میں ایک حکایت نقل فرماتے ہیں کہ'' کہتے ہیں کہ دو طالب اپنی اپنی غرض سے ایک باطن باصفا درویش کی خدمت میں گئے اور وہیں رہنے لگے۔ ایک کہتا تھا کہ روزی ازلی تقدیر کے مطابق ملتی ہے اور دوسرے کا کہنا تھا کہ روزی کا انحصار کرامت درویش پر ہے۔ ایک دن درویش نے شفقت فرمائی اور اس طالب کے پاس چلے گئے جو حصول روزی کو کرامت درویش سے مشروط سمجھتا تھا اور اپنے خادموں میں سے ایک خادم کو حکم دیا کہ ایک تربوز کا گودا نکال کر اس میں موتی بھر کر لاؤ۔ خادم نے حکم کی تعمیل کی اور تربوز میں موتی بھر کر درویش کی خدمت میں پیش کردیا اور درویش نے وہ تربوز طالب کو عطا کردیا۔

طالب تربوز کی اندرونی حالت سے بے خبر تھا، اس لئے بدحالی و مفلسی کی بنا پر اس نے وہ تربوز راستے میں ایک سبزی فروش کے ہاتھ ایک ٹکے میں بیچ دیا۔ کچھ دیر بعد نصیب ازلی کا قائل دوسرا طالب وہاں آنکلا اور سبزی فروش سے وہ تربوز خرید کر اپنے گھر لے گیا۔ ادھر تربوز کی اندرونی حالت سے واقف خادم پہلے طالب کے پاس پہنچا تاکہ اسے درویش کی خفیہ عطا سے آگاہ کر کے انعام حاصل کرے لیکن طالب اسے تنہا دیکھ کر پہلے ہی خفگی سے بول اٹھا کہ آج درویش نے مجھے ایک تربوز عطا کیا تھا لیکن میں نے اسے ایک ٹکے میں فروخت کر دیا ہے۔ خادم یہ بات سن کر حیران رہ گیا اور مقصود بے سود سے پردہ ہٹا کر حقیقت حال بیان کر دی۔ حقیقت حال سن کر طالب کے دل میں حسرت کی آگ بھڑک اٹھی اور بھاگا بھاگا سبزی فروش کے پاس پہنچا اور اس سے وہ تربوز واپس مانگا۔ سبزی فروش نے کہا کہ بھئی وہ تربوز تم نے میرے پاس بطور امانت تو نہیں رکھا تھا کہ میں اسے تمہارے لئے سنبھال کر رکھتا۔ میں نے تم سے خریدا اور دوسرے کے ہاتھ بیچ دیا۔ طالب اس خریدار یعنی دوسرے طالب پاس پہنچا اور اس سے تربوز مانگا۔ اس نے جواب دیا کہ بھئی یہ تو مرا ازلی نصیب تھا جو مجھے مل گیا، تجھے کیوں دوں؟ آخر دونوں نے یہ معاملہ درویش کی خدمت میں پیش کر دیا۔ درویش یہ سن کر متعجب ہوا اور اس خدائی عطا کو تسلیم کر کے تربوز کا فیصلہ خریدار طلب کے حق میں کر دیا۔

رزق ہر چند باسباب تعلق دارد
روزِ میثاق اسباب بمسبب انگیخت
ہمت عالم زدل وجاں بسبب بستہ کمر
کمتراست دل وجان بمسبب انگیخت

ترجمہ: ہر چند کہ رزق کا تعلق اسباب سے ہے لیکن اسباب بھی تو روزِ میثاق مسبب ہی نے پیدا کئے ہیں۔

سارا جہاں دل وجان سے اسباب کے پیچھے بھاگ رہا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جن کی نظر مسبب الاسباب پر جاتی ہے۔ سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا کوئی آدمی پیدا نہیں کیا جسے رزق ومنصب سے محروم رکھا گیا ہو اور نہ ہی ایسا تن پیدا کیا ہے جس پر سر نہ رکھا ہو۔

جو شخص اپنے سر کو ہوا و ہوس سے خالی رکھتا ہے، اس کا سر خزائن اسرار الٰہی سے بھرا رہتا ہے۔ وہ جہاں بیٹھتا ہے اور جدھر بھی دیکھتا ہے اسے خزائن الٰہی دکھائی دیتے ہیں۔ اس کی نظر سے مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔ چنانچہ ضرب المثل ہے۔ مٹی کسی بڑے ڈھیر سے اٹھاؤ۔ کبھی کوئی مادر زاد مفلس خدا رسیدہ نہیں ہوا کیونکہ فقر مکب (منہ کے بل گرانے والے فقر) سے مرتبہ محبت اور مرتبہ محبّ پر ہرگز نہیں پہنچا جا سکتا۔ پس معلوم ہوا کہ رزق کسب واعمال سے آتا ہے اور خواص کا رزق معرفت ذات لم یزل سے آتا ہے کہ وہ لازوال ہے، متوکل آدمی روزی معاش کی فکر میں نہیں پڑتا اور نہ ہی وہ ربیع وخریف کی فصل کا انتظار کرتا ہے کیونکہ روزِ اول جب رزق لکھا جا چکا تو نوکِ قلم ٹوٹ گئی تھی۔ مردہ دل آدمی کا رزق حرص ہے اور حرص کا پیٹ نہیں، اس لئے حریص آدمی کسی حال میں بھی مال ودولت سے سیر نہیں ہوتا اور وہ ہمیشہ غلط طریق پر رہتا ہے۔ اس کے برعکس عارف ہر وقت استغراق حق کی حالت میں وصال مطلق کی طرف متوجہ رہتے ہیں اس لئے ان کا رزق ہر وقت ان کے تعاقب میں سرگرداں و پریشاں رہتا ہے۔ اس حقیقت کو بھلا یہ بے توکل و بے معرفت و بے عمل و بے شعور و بے مذہب واہل بدعت، جاہل و ناشائستہ لوگ کیا جانیں؟ چنانچہ گبریلے (گوبر کا کیڑا) کا رزق گوبر ہے اور وہ اس میں خوش رہتا ہے اور عطار کا رزق عطر ہے اور وہ اس سے معطر رہتا ہے۔ جو آدمی طلب الٰہی میں محو ہو جاتا ہے، رزق اس کی تلاش میں سرگرداں ہو جاہے۔ فرمایا گیا ہے، جسے اللہ مل گیا وہ مخلوق سے مستغنی ہو گیا۔ عارف، واصل اور متوکل کے لئے ہر روز نیا رزق اترتا ہے۔ لہٰذا روح بایزید پرسکون رہتی ہے لیکن نفس مرید پریشان رہتا ہے۔ بندے کا رزق موت کی طرح شہ رگ سے قریب رہتا ہے۔ جس طرح موت بندے کو کہیں نہیں چھوڑتی اس طرح رزق بھی بندے کے پس ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔

رزق گر برآدمی عاشق نہ می بودی چرا
از زمین گندم گریبان چاک می آمد برون؟

قولہ تعالیٰ: وَمَا مِن دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا (ھود:۶)
''اور زمین میں کوئی جاندار ایسا نہیں ہے جس کا رزق اللہ کے ذمے نہ ہو'' مصنف کتاب سلطان العارفین حضرت سلطان باہو رحمۃ

اللہ علیہ آگے مزید فرماتے ہیں کہ ''جو شخص رزق، ایمان، یقین اور تصدیق قلب تو چاہتا ہے لیکن ذکر اللہ سے غافل رہتا ہے تو یہ چاروں مراتب اس سے بیزار رہتے ہیں اور جو شخص ہر وقت ذکر اللہ میں مشغول رہتا ہے اس سے رزق ایمان یقین اور تصدیق قلب جدا نہیں ہوتے بلکہ اس سے یکتا وشاد رہتے ہیں۔ رزق آدمی کی تلاش میں اس طرح سرگرداں رہتا ہے''۔ جس طرح کہ ملک الموت عزرائیل علیہ اسلام طلب جان میں اور جس طرح وہ آدمی کو بحر وبر میں کہیں نہیں چھوڑتے، اسی طرح رزق بھی آدمی کو کہیں نہیں چھوڑتا۔

تسخیر عناصر

خواجہ حسن نظامی اپنی کتاب تسخیر مہر وقہر شرح حزب البحر ص ۱۰۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ ''دعائے تسخیر کے متعلق عاملین کا یہ بھی خیال ہے کہ یہ عناصر کی تسخیر کا سب سے بڑا عمل ہے، وہ کہتے ہیں کہ اس دعا کے اندر شروع میں سات موکلوں کی قسم کھائی ہے جو ہوا میں ہیں اور سات موکلوں کی مزید قسم کھائی کہ زمین پر ہیں، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہوا کے سات موکلوں سے مراد عناصر ہیں جن کا تعلق فضائے آسمانی سے ہے اور اس کے اندر تمام مقناطیسی اور برقی کہربائی وغیرہ عناصر پوشیدہ ہیں اور زمین کے موکلوں سے مراد بھی وہ عناصر ہیں جن کا تعلق زمین کی مٹی سے ہے مثلاً جمادات، نباتات، حیوانات اور انسان اور تین چیزیں اور کہ جو ان کے علاوہ زمین سے تعلق رکھتی ہیں۔

یورپ وامریکہ کے اعمال تسخیر

میں ناظرین کو ایک بہت ضروری بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ عناصر کی تسخیر ہو یا جنات، ہمزاد اور ملائکہ اور پوشیدہ موکلوں کی تسخیر یا دھاتوں کی شکل کا بدلنا یعنی پارہ کا چاندی بنانا یا سونا بنانا یا تانبے کا سونا بنانا یا جواہرات بنانا، جو کہ ہم ایشیائی لوگوں میں صدیوں سے رائج ہے اور ہمارے ہزاروں لاکھوں بزرگ اس خیال میں اپنی پوری زندگیاں خرچ کر چکے ہیں کہ جنات کو اور ہمزاد کو اور کواکب کو اور ملائکہ کو اور غیبی موکلوں کو اپنا مسخر بنائیں اور دھاتوں کو سونے میں بدل دیں۔ یہاں تک کہ حضرت مولانا رومؒ نے مثنوی شریف میں ایک شعر لکھ دیا کہ کیمیا، ریمیا اور سیمیا سوائے اولیاء اللہ کے کوئی نہیں جانتا، گویا مولانا روم کے زمانہ میں بھی مسلمانوں کو ان علوم کا بہت شوق تھا اور غالباً ہزاروں لاکھوں آدمی ان چیزوں کی طرف متوجہ تھے، اس لئے مولانا کو لکھنا پڑا کہ یہ علوم صرف اولیاء اللہ ہی کو معلوم ہوتے ہیں اور دوسروں کو معلوم نہیں ہوتے۔

میں ان علوم کے وجود کا منکر نہیں ہوں اور میں اس بات کو بھی مانتا ہوں کہ بعض اولیاء اللہ کیمیا جانتے تھے اور ان کو دست غیب بھی حاصل تھا کیونکہ وہ لاکھوں روپیہ بے دریغ خرچ کرتے تھے اور ان کی آمدنی کا کوئی مقررہ ذریعہ نہ تھا۔ لیکن مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ ہمارے بزرگوں نے کیمیا اور سیمیا اور ہیمیا وغیرہ علوم وفنون اور تسخیر کواکب وجنات میں جتنا وقت اور پیسہ خرچ کیا اس کا کوئی عام فائدہ نہیں ہوا یعنی ان کے ان علوم وفنون سے کوئی ایسی چیز ظاہر نہیں ہوئی جو سب لوگوں کے مشاہدہ میں آجاتی اور ہر خاص وعام کو اس کا فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اب میں اپنا مقصد سمجھانے کے لئے یورپ وامریکہ کی مثال دینا چاہتا ہوں کہ ان لوگوں نے عملی کیمیا اور عملی تسخیر کواکب اور عملی تسخیر عناصر دنیا کے سامنے پیش کر دیئے اور آج دنیا کے کروڑوں آدمی ادنیٰ، اعلیٰ، عالم، جاہل سب ہی اپنی آنکھوں سے ان چیزوں کو دیکھ رہے ہیں۔

ایشیاء کے جو لوگ مسلمان نہیں تھے وہ آگ اور سورج کو، سمندر اور دریاؤں کو اور درختوں کو آگ، پانی، سانپ، بچھو، بندر، ہاتھی وغیرہ کو پوجتے تھے تاکہ وہ چیزوں ان کی مسخر ہو جائیں اور ان کے کام آئیں۔ مسلمانوں نے غیر خدا اشیاء کی پوجا تو نہیں کی لیکن ان کی تسخیر کے لئے اپنا وقت اور روپیہ بہت ضائع کیا۔

یورپ اور امریکہ کی کیمیا گری سب کو معلوم ہے۔ گھڑیوں کو بال کمانی لوہے کہ ہوتی ہے اور اس کا وزن بہت ہی کم ہوتا ہے کیونکہ وہ بال کی طرح باریک ہوتی ہے، اس لئے اس کو بال کمانی کہتے ہیں لیکن باوجود لوہے کی ہونے کے وہ سونے کے بھاؤ بکتی ہے یورپ اور امریکہ کے کیمیا گروں نے لوہے کو سونے کے بھاؤ بکوا دیا۔

ایسا ہی عناصر کا حال ہے۔ یورپ اور امریکہ نے پانی کو آگ میں گرم کر کے بھاپ بنائی اور بھاپ کو ایسا مسخر کیا کہ ہزاروں ریلیں اور کارخانے اس بھاپ کے زور سے چل رہے ہیں۔ بجلی، مقناطیس اور ہوا کی اور بہت سی قوتیں ہیں جن کا ذکر اس ''دعائے خاص'' میں ہے جن کو

مسخر کرنے کے لئے ہم اور ہمارے بزرگ صدیوں سے محنت کر رہے ہیں، یورپ اور امریکہ کی مسخر ہو چکی ہیں ہوائی جہاز ہوا کو مسخر کر کے اڑ رہے ہیں۔ بے تار کی خبریں آسمان اور زمین کے درمیان کی مقناطیسی قوتوں کے ذریعہ آناً فاناً میں آ جا رہی ہیں، بجلی، کمپیوٹر، سوئی گیس وغیرہ کے تماشے دنیا دیکھ رہی ہے۔ غرض یہ کہ لاکھوں چیزیں یورپ اور امریکہ والوں کی ایجاد کردہ، تسخیر کواکب اور تسخیر عناصر کا سرِ عام مشاہدہ اور فائدہ دنیا والوں کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے، جن سے عام لوگ بھی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور ان کے موجدوں کو بھی کروڑوں روپے کی دولت بھی مل رہی ہے۔

حق الیقین کی طرف آئیں

یہ سب معلوم ہونے کے بعد اب میں اپنے قائین کو خزینہ روحانیات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ علم الیقین اور عین الیقین کے میدان سے آگے بڑھ کر اب حق الیقین کے قصرِ عالی میں داخل ہوں یعنی تسخیر کواکب، تسخیر جنات، تسخیر ہمزاد، دستِ غیب اور تسخیر مؤکلات کے اعمال میں اپنا وقت ضائع نہ کریں بلکہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی وہ ہنر سکھائیں جس سے عملاً ہم لوگ بھی عناصر اور کواکب اور جنات اور موکلوں کی مخفی قوتوں پر قبضہ کر سکیں۔

رسالہ طلسماتی دنیا میں ہر ماہ مختلف مضامین چھپتے ہیں، تصوف، اخلاقیات، معاشرات، طب، نفسیات وغیرہ، جن کا مقصد قائین کو اعمال، عقیدے اور اصلاح کے ساتھ روحانی علاج ومعالج کی تربیت دینا ہوتی ہے۔ بعض اوقات قائین کی معلومات کے لئے تسخیر مؤکلات وہمزاد کے اعمال بھی دیے جاتے ہیں اور مضمون کے آخر میں ایڈیٹر سے اس بات کی وضاحت بھی کی جاتی ہے کہ ایسے اعمال عوام کے لئے نہیں ہیں، ایسے اعمال کی تکمیل کاملین حضرات کی زیرِ نگرانی ہی ہو سکتی ہے۔ الغرض ایسے اعمال لکھنے سے پہلے مجھے بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنی قوم کو اور اپنے ملک کو وقت اور روپے کی قدر سکھاؤں اور کوشش کروں کہ میری قوم اور میرے ملک کے افراد اس قسم کے کاموں میں اپنا وقت اور اپنا روپیہ پیسہ خرچ نہ کریں جیسا کہ عملیات وتسخیر کواکب وجنات کے اعمال میں وقت اور پیسہ دونوں خرچ ہوتا ہے اور نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہ نکلا کہ چند افراد میں ایسی قوتیں پیدا ہو گئیں کہ وہ محض اپنی ذات کو یا اپنے صرف چند متعلقین کو ہی فائدہ پہنچا سکیں۔ مفاد عامہ ان میں بہت کم ہے اور روپے اور اور وقت کا خرچ زیادہ اور کامیابی کا چانس بھی نہ ہونے کے برابر۔

حضرت میاں محمد شیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خوجہ حسن نظامیؒ آگے مزید فرماتے ہیں کہ ''کتاب کی اشاعت سے بیس پچیس سال پہلے ایک بزرگ پیلی بھیت میں رہتے تھے جن کا اسم گرامی حضرت میاں محمد شیر تھا۔ اس زمانہ میں چار بزرگ ہندوستان میں بہت مشہور تھے۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب گنج مرادآباد میں اور حضرت حاجی وارث علی شاہ صاحبؒ دیوہ میں اور حضرت غوث علی شاہؒ پانی پت میں اور حضرت میاں محمد شیر صاحبؒ پیلی بھیت میں۔ مجھے اس زمانہ میں تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا شوق تھا اور میں دو برس تک مسلسل ان اعمال کی کوشش کر رہا تھا اور جو شخص جو طریقہ تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا بتاتا تھا، اس پر محنت کرتا تھا۔ سردی کے موسم میں دریا کے پانی کے اندر آدھی رات کو کھڑے ہو کر عمل پڑھنے سے گردوں میں تکلیف ہو گئی تھی۔ ترکِ حیوانات کے چلوں سے جسم مرجھا گیا تھا اور ایک طرح کا جنون اور خبط میرے اندر پیدا ہو گیا تھا۔ یکایک میں نے سنا کہ پیلی بھیت میں حضرت میاں محمد شیر صاحب تسخیر جنات اور تسخیر ہمزاد کے بہت بڑے عامل ہیں۔ اس واسطے میں دہلی سے ریل میں سوار ہو کر پیلی بھیت گیا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میرے دل میں صرف ہمزاد اور جنات کی تسخیر کا شوق تھا۔ خدا پرستی یا خداجوئی کا کچھ بھی خیال نہ تھا، جب میں پیلے بھیت کے اسٹیشن پر اترا تو میرے پاس صرف چار پیسے تھے۔ میں نے خیال کیا کہ بزرگوں کے پاس خالی ہاتھ نہ جانا چاہئے اس لئے میں نے ایک آنہ کے امرود خرید لیئے اور شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں دیکھا مٹی سے لپا ہوا ایک کچا چبوترہ ہے اور اس پر کوئی فرش نہیں ہے۔ چبوترہ کے اوپر ایک دروازہ ہے اور اس کا آدھا کواڑ کھلا ہوا ہے اور چوکھٹ کے پاس ایک چھوٹی سی منڈھیا بچھی ہوئی ہے اور سانولے رنگ کے چھوٹے قد کے ایک بزرگ اس منڈھیا پر بیٹھے ہیں جن کی سفید لمبی داڑھی ہے اور گاڑھے کا

لباس ہے اور نیلے گاڑھے کی ایک چھوٹی سی پگڑی سر پر باندھی ہوئی ہے۔ میں نے قریب جا کر سلام کیا اور امرود ان کے قدموں میں رکھ دیئے اور جہاں اور بہت سے لوگ مٹی کے چبوترے پر بیٹھے تھے میں بھی وہیں بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ کہو میاں دلی میں خیریت ہے؟ میں نے گستاخانہ انداز میں عرض کی۔ جب آپ کو یہ معلوم ہوگیا کہ میں دہلی کا ہوں اور دہلی سے آیا ہوں تو یہ بھی معلوم ہوگا کہ دہلی میں خیریت ہے یا نہیں؟ یہ سن کر شاہ صاحب مسکرائے اور فرمایا ہم تو درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کے نام لینے والوں میں ہیں جہاں تم رہتے ہو اور جن کے تم کہلاتے ہو۔ یہ امرود کیوں لائے ہو؟ میں نے کہا جن کا نام ابھی آپ نے لیا کہ آپ ان کا نام لینے والے ہیں۔ انہی کی نصیحت ہے کہ بزرگوں کے پاس خالی ہاتھ نہ جانا چاہئے۔ شاہ صاحب مسکرائے اور فرمایا کہ جب چار ہی پیسے پاس تھے تو انسان انہیں خرچ ہی کیوں کرے۔

تھوڑی دیر کے بعد نینی تال پہاڑ کے کچھ آدمی ایک عورت کو لائے اور اس کو چبوترہ کے نیچے بٹھادیا، اس عورت کی آنکھیں لال تھیں اور وہ بہک رہی تھی، ساتھ والوں نے کہا۔ اس عورت پر آسیب ہے۔ شاہ صاحب نے فرمایا تیل منگاؤ۔ تھوڑی دیر میں تیل آ گیا۔ شاہ صاحب نے اس تیل کو نہ اپنے ہاتھوں میں لیا نہ اس کو دیکھا نہ اس پر کچھ کیا۔ تیل کے آتے ہی فرمایا کہ ایک ایک قطرہ تیل کا عورت کے دونوں کانوں میں ڈال دو۔ فوراً تعمیل کی گئی۔ تیل ڈالتے ہیں عورت اچھی ہوگئی۔ آنکھوں کی سرخی جاتی رہی اور اس کے حواس بھی درست ہوگئے۔ شاہ صاحب پھر مسکرائے اور مجھ سے فرمایا۔ لوگ کہیں گے یہ عورت میری کرامت سے اچھی ہوئی۔ حالانکہ اس میں میری کوئی کرامت نہیں ہے میں نے تو کچھ بھی نہیں کیا، نہ تیل پر کچھ پڑھا، نہ اس کو ہاتھ لگایا۔ دراصل عورت کے دماغ میں خوشکی تھی، تیل ڈالنے سے خشکی جاتی رہی اور عورت تندرست ہوگئی۔ میں نے کہا جاننے والے سب جانتے ہیں۔ آپ کے بہلانے اور ٹالنے سے کچھ فائدہ نہیں ہے۔ یہ سن کر شاہ صاحب نے پھر تبسم فرمایا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا میاں جب ہم تمہاری عمر میں تھے تو ہم کو ہمزاد اور جنات تابع کرنے کا بہت شوق تھا۔ ہمیں ایک شخص نے تسخیر ہمزاد اور تسخیر جنات کا عمل بتایا اور ہم نے مسجد میں جا کر اس کو پڑھنا شروع کیا۔ ایک غیبی چیز نے ہم کو مسجد کے بوریہ میں لپیٹ کر کونہ میں کھڑا کر دیا اور ہم مشکل سے بوریہ کے باہر نکلے اور ہم نے بوریہ کو پھر بچھادیا اور پھر عمل پڑھنا شروع کیا اور پھر ہم کو کسی نے بوریہ میں لپیٹ کر کھڑا کر دیا۔ تین دفعہ ایسا ہوا۔ چوتھی دفعہ ایک آدمی ہمارے سامنے آیا اور اس نے کہا میں جن ہوں تو یہاں کیوں بیٹھا ہے اور کیا پڑھ رہا ہے؟ ہم نے کہا جنات اور ہمزاد کو تابع کرنے کا عمل پڑھ رہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا ''اے پاگل: تو خدا کا مسخر ہوجا اور خدا کا تابعدار بن جا۔ ساری مخلوق تیری مسخر اور تابعدار بن جائے گی اور ہم جنات بھی خدا کی مخلوق ہیں ہم بھی تیرے تابعدار ہوجائیں گے''۔ اس دن سے ہم نے تو میاں جنات اور ہمزاد کی تسخیر کے عملیات چھوڑ دیئے اور خدا کے دروازہ پر آن بیٹھے۔

شاہ صاحب کی یہ بات سن کر میرے دل کی آنکھیں کھل اور ایک کانٹا سا نکل گیا جو دو برس سے میرے خیال میں چبھا ہوا تھا اور اس دن میں نے عہد کرلیا کہ اب خدا کی تابعداری کے سوا اور کسی چیز کی تسخیر کا عمل نہیں پڑھوں گا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ہے پھر میں نے اس شوق کی طرف توجہ نہیں کی۔

نتیجہ

حاصل مقصد یہ ہے کہ عملیات تسخیر رزق وفتوحات کے اعمال لکھنے سے پہلے قارئین خزینۂ روحانیات کو یہ بات سمجھا تا جاتا ہوں کہ آپ اپنا وقت اور پیسہ تسخیر کواکب، تسخیر عناصر، تسخیر ہمزاد اور تسخیر مؤکلات اور جنات میں ضائع نہ کریں۔ ان عملیات کو محض مقاصد دین اور کشائش دنیا کے لئے کام میں لائیں۔ یا دنیوی محنت اور تجارت اور علوم وفنون اور ہنر مندی حاصل کرتے وقت یہ اعمال اس نیت سے کریں کہ اللہ تعالیٰ کی تائید اور غیبی مدد شامل حال رہے اور انسان کی کوشش اور محنت کا کوئی اچھا نتیجہ نکلے۔ اس سے زیادہ اور کسی بکھیڑے اور خلجان میں پڑنا مناسب نہیں ہے۔

میں جانتا ہو کہ اتنی لمبی تمہید باندھنے کا کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ سچی اور فائدہ کی کھری بات بہت کم لوگ ہی قبول کرتے ہیں اور دھوکہ اور فریب اور خاص کر پرائز بانڈ کے نمبر، ریس وسٹہ

وغیرہ کے اعمال لوگوں کو فوراً اپنی طرف متوجہ کر لیتے ہیں کیونکہ لوگوں کی ڈیمانڈ ہی یہی ہوتی ہے۔ دستِ غیب، تسخیر ہمزاد و جنات کے بارے میں جو کچھ صاف صاف لکھ دیا وہ یقیناً بہت تھوڑے لوگوں پر اثر کرے گا اور صدیوں کا بنا ہوا رواج آسانی سے تبدیل نہیں ہوگا۔

باوجود محنت کے جس شخص کا کاروبار ترقی نہ کرتا ہو یا کسی نے سحر وجادہ کے زور سے کاروبار بند کر دیا ہو یا گردش سیارگان کا اثر ہو، اس کے لئے یہ عمل اکسیر ہے۔ طریقہ ہے کہ شب جمعرات عروج ماہ سے روزانہ پانچ پانچ مرتبہ اور جمعہ کو گیارہ مرتبہ معہ اول آخر درود ۷، ۷ مرتبہ اس طرح سے سورۂ فتح کو پڑھو کہ فتحاً قریبا کے بعد کہو ماشاء الله لا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم اللهم لك الدينا والاخرة تعطى من تشاء ومنع ممن تشاء اللهم انك غنى فاغننى من الفقر واقض دينى وحائجى وارزقنى طواف بيتك الحرام وزيارت سيد الانا صلى الله عليه وسلم فى العاجل وشفاعتهم فى الاجل ووفقنى فى عبادتك وارزقنى جهادافى سبيلك يا ارحم الراحمين . اللهم انى اسئلك بكلماتك ومعا قد عرشك وسكان سموتك وارضك وانبيائك ورسلك ان تصلى على محمد وال محمد وان تجعل لى من امرى مرجا ومخرجا ومن عسرى يسراًبرحمتك يا ارحم الرحمين ۔ پھر سورۃ پڑھو اور دوسرے فتحنا قريباً کے بعد پھر یہی دعا ماشاء الله لا حول سے الرحم الرحمين تک پڑھو اور جب محمد رسول الله پر پہنچو تو دل میں طلب حاجت کرو اور سورہ پڑھتے جاؤ تا آنکہ وہ ختم ہو جائے اور ختم ایک مرتبہ سورۃ اذاجاء ایک مرتبہ یامن اذا تضايقت الا مور ففتح لها باباًلا تصل اليه الا وهام ضاقت على امورى ففتح لى باباً لايصل اليه وهمى انك على كل شئى قدير وبالا جابة جديد صلى الله تعالىٰ على خير خلقه وآله واصحابه اجمعين اللهم افتح لنا ابواب رحمتك يافتاح الهى بحق انا فتحنا لك فتحا مبينا وبحق ينصرك الله نصرا عزيزوبحق انا ارسلنك شاهدا ومشر اونذيدراً وبحق حلو اساورمن فضة وسقهم ربهم شراباً طهوراً يا ففتح فتح يا مسبب سبب يا سهل سهل يا ميسر يسرا يا مفرج فرج يا مكرم كرم نصر من الله وفتح قريب وبشر المومنين ياارحم الرحمين ويا غافر المذنبين ويا غياث المستغيثين ويا اله العالمين ويا خير ا لناصرين برحمتك يا ارحم الرحمين وبحق محمد وآله واصحابه اجمعين. (تمام وظائف صحیح تلفظ سے پڑھیں۔)

پڑھ کر سجدہ میں جا کر طلب حاجب کرو اور پھر درود پڑھو مگر جمعہ کے روز جب اس طرح ۱۱ر مرتبہ سورۃ فتح کو ختم کر لو تو سورہ توحید، سورہ ناس، سورہ فلق، سورۃ قریش ہر ایک تین تین مرتبہ اور آیت الکرسی ایک مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھو، وان يكادو الذين كفرو اليزلقونك بابصارهم لما سمعو االذكر ويقولون انه لمجنون وما هوا الا ذكر للعلمين .بسم الله الرحمن الرحميم اللهم خلقتنى ولم اك شيئًا وعلمنى ولم اعلم شيئًا ورزقنى ولم املك شيئًا رب ظلمت نفسى وارتكبت المعاصى انا مقربذ نوبى الٰهى ان غفر تنى فلاينقض من ملكك شيئاً وان عزتنى فلا يزيدنى فى سلطانك شئى تجد من تعوذبه غيرى ولا اجز ولا جزمن ير حمنى غيرك اسئلك بعزتك ان تغفرلى وترحمنى وتر زقنى وتعطينى وتقضى حاجتى برحمتك يا ارحم الرحمين. پھر سجدہ میں جا کر بواسطہ محمد ﷺ وآلہ وسلم وآل محمد ﷺ طلب حاجب کر کے ۷ر مرتبہ درود پڑھو، ان شاء اللہ باب فتوح کشادہ ہوئے مگر کسی کو اس کا بھید نہ بتادے۔

عمل یا باسط زیادتی رزق وروزی کے لئے

عمل "یا باسط" عاملین میں بہت مشہور ہے۔ اکثر قدیم بزرگ اسے عمل میں رکھتے تھے، جس کی وجہ سے بفضل تعالیٰ وہ لوگوں سے مستغنی رہتے تھے۔

اگر کوئی نقش "یا باسط" کا عامل ہونا چاہے تو اول اس دعا کو ۷۲ر مرتبہ معہ اول وآخر سات سات مرتبہ درود کے پڑھے "بسم الله الرحمن الرحمين . يا باسط انت الذى يبسط الرزق ممن يشاء بقدرته يا باسط " اس کے بعد سیب کی لکڑی کے قلم سے صحرا یا دریا کے کنارے ۷۲ نقش دو پایہ "یا باسط" کے لکھ کر چلتے پانی میں ڈالے۔

۷۸۶

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	یا اخی جبرائیل احضروا وامسخرات والفتوحات بحق یا باسط	۴۲

یہی عمل روزانہ ۲۷ رروز تک کرے، اس کے بعد ہر روز صرف ایک نقش لکھ کر اپنے مصلے کے نیچے سجدے کے مقام پر رکھ کر ۲۷ ربار مع اول آخر درود کے یہ پڑھے **یا جبرائیل بحق یا باسط الذین یبسط الرزق لمن یشاء بقدرته یاباسط** ۔مگر یہ عمل صرف اس کو کرنا چاہئے جو دین[illegible] دنیوی معاش نہ کرسکتا ہو، رزق حلال کھاتا ہو، جھوٹ نہ لولتا ہو، پابند صوم صلوٰت ہو اور صاحبِ اجازت ہو، ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوگا۔

عمل مجرب برائے دفع تنگ دستی وذلت

اکثر دیکھا گیا ہے کہ بعض لوگ پہلے بہت خوش حال اور آسودہ زندگی گزار رہے ہوتے ہیں کہ یکا یک ایسی سخت پکڑ میں آجاتے ہیں کہ مال ودولت وحشمت آناً فاناً ختم ہوجاتے ہیں۔دوست اپنے پرائے سب ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، غرض دیکھتے ہی دیکھتے وہ پائی پائی کے محتاج ہوجاتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ اگر وہ کسی روحانی علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو وہاں سے بھی نتیجہ ندارد، علاج معالجے کی طرف توجہ کریں تو دوائیں بے اثر۔غرض ہر طرف سے مایوسی اور ناامیدی ہی ناامیدی۔

عاملین کے پاس جائیں تو کوئی جادو بتائے تو کوئی نظر بد وجنات کا اثر بتائے، سب کچھ بتانے اور کرنے کے باوجود نجات کا کوئی راستہ پھر بھی نہیں ملتا۔محترم قارئین جادو، جنات اور نظر بد کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی ہوسکتی ہیں جن کی طرف عاملین بہت ہی کم توجہ دیتے ہیں، وہ یہ ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ ایسے لوگ عموماً کسی کی بددعا کا شکار ہوتے ہیں قصداً یا سہواً اپنے کسی رشتہ دار، والدین، ہمسایہ، غریب، کسی فقیر یا علمائے کرام یا دین سے وابستہ اشخاص کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اوران کی تذلیل کرنا، رشوت خوری، شرابی، بے جا اسراف کرنے والے متکبر دوسروں کا حق دبانے والے وغیرہ جب خدائی گرفت میں آجائیں تو بھلا یہ عملیات وتعویذات کب ان کو اس آزمائش سے نکال سکتے ہیں۔جو مرضی سے کرلیں، نتیجہ کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔**الامان والحفیظ**.

ایسے بدنصیب لوگ جو ہر طرف سے مایوس ہوچکے ہوں تو ان کے لئے راقم السطور ایک طریقہ کا تعلیم دیتا ہے، انشاء اللہ جس نے بھی ان باتوں پر عمل کرلیا تو ضرور بالضرور رب غفور رحیم کے فضل وکرم سے مصیبتوں کے بادل چھٹ جائیں گے اور پھر سے زندگی کی رونق لوٹ آئی۔

۱۔سب سے پہلے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی سچے دل سے معافی مانگیں۔

۲۔اپنا اصلاحی تعلق کسی عالم دین، اللہ والے سے جوڑ کر رکھیں اوران کی تعلیمات پر پوری طرح عمل کریں۔

۳۔جتنا زیادہ ہو سکے روزانہ بلا تعداد درود شریف خواجہ دوعالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرکے آپ ﷺ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں۔انشاء اللہ رحمۃ للعلمین ﷺ کی برکت سے دعا ضرور قبول ہوگی۔

۴۔نماز باجماعت کی پابندی، قرآن کی بلاناغہ تلاوت، شعائر اسلام پہ عمل یقیناً اللہ کی رحمت کو متوجہ کرتے ہیں۔

۵۔ان تمام پریشانیوں اوران دیکھی مصیبتوں سے بچنے کا ایک خاص وظیفہ بتایا جاتا ہے۔

درود یہ: **اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد وعترته بعد دکل معلوم لك.**

اول آخر ۱۰۰+۱۰۰ ابار، درمیان میں ہزار مرتبہ (اللھم اغفرلی ورحمتی) پڑھ کر دعا کریں کہ یا اللہ میں نے اس تمام وظیفہ کا ثواب، تمام امت محمدیہ ﷺ اور خصوصاً ان لوگوں کو بخش دیا ہے، جن کا کسی قسم کا دینی یا دنیوی حق میرے پیچھے رہ گیا ہو یا کوئی مسلمان میرے سے آزردہ ہوا ہو یا کسی کو میری وجہ سے جانی، ومالی یا روحانی تکلیف پہنچی ہو۔یا اللہ اس وظیفہ کا ثواب ان کو پہنچا اوران کے حق سے مجھے نجات عطا فرما اور میرے دینی ودنیوی کاموں کو تکمیل تک پہنچا الغرض اس طرح کم ازکم ۱۰ منٹ تک انتہائی خشوع وخضوع سے دعا کریں۔

ان شاء اللہ جلد ہی آپ فرق محسوس کریں گے کہ کوئی روحانی قوت آپ کے کاموں کو بناتی چلی جارہی، غائبانہ اسباب رزق وغیرہ پیدا ہوتے جارہے ہیں، بس عمل کو نہ چھوڑیں بلکہ مقاصد کے حصول تک جاری رکھیں۔

منتر، مندرہ، افسون سے ردِّ بندش اور ردِّ سحر کا طریق

ماہر علومِ مخفیہ حکم غلام سرور شباب

روحانی علوم وفنون کی تلاش وجستجو اور تحقیق وتجربات کے لئے ایک عمر چاہئے، تلاش علوم کی خاطر مجھے کیا کچھ نہ کرنا پڑا۔ ایک ایک عمل کو حاصل کرنے کی غرض سے مہینوں اور برسوں عاملین کی خدمت کرنا پڑی، پھر کہیں جا کر انہوں نے اپنے صدری اعمال کا اظہار کیا۔

ایسے لوگوں سے بھی واسطہ پڑا جو علم کو اپنے گناہوں کی طرح چھپائے پھرتے ہیں، کہ مبادا دوسروں کو علم ہو جائے، بخیلوں کے سینے سے علمی بات نکالنا بڑا صبر آزما اور جان جوکھوں کا کام ہے، جو بہر صورت راقم الحروف کو کرنا پڑا۔

مجھے معلوم نہ تھا کہ برسوں کی محنت، خدمت اور تلاش وجستجو سے حاصل کردہ اعمال ایک دن یوں بلا بخل پیش کرنا پڑیں گے، جٹا دھاری سادھوؤں، تیاگی لوگوں، مادی دنیا سے دل برداشتہ شہر خاموشوں کے باسی مردوں کی خدمت کرنے والے زندہ دل فقیروں کے سینے کے رازوں کو طشت از بام کر رہا ہوں۔

آج آپ کو کیسے کیسے نایاب اور صدری اعمال مل رہے ہیں جنہیں آپ برسوں تلاش کر رہے تھے مگر نہ ملتے تھے، ان کی قدر کرنا اب آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں تو اشاعتِ علم کے لئے کوشاں ہوں۔

مندرہ شاہ علی خورد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ اِنِّیۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ. یَااَللّٰهُ یَا كَرِیۡمُ اَللّٰهُ الصَّمَدُ یَا تَنۡكَائِیۡلُ یَامِیۡكَائِیۡلُ یَاوَرۡدَائِیۡلُ یَاجِبۡرَائِیۡلُ یَااِسۡرَافِیۡلُ حَاكِمٌ حَكِیۡمٌ حَافِظٌ حَفِیۡظٌ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الۡمُحۡسِنِیۡنَ. بحق یا بدوح یا علی شاہ علی

یا علی دہنوں کھینچ بان مار
سلطان سید احمد کبیر بجیر تان مار
شاہ شرف الدین کا سبز نشاں مار
شاہ علی آفت کا جہاں مار
گرو گیا پتلی سیتی جادو گری سب ابتری
استاد گر کے تیرے سے گڈا مسان مار
نارسنگھ کو پکڑ لچھمن اور سیتا کو تان مار
ہنومان کی دم لپیٹ کے بھیروں کے کان مار
ہر طرف سے اک پل میں آن مار
لاحول کے زنجیر سے ملحد شیطان مار
ہاتھی اور مہاوت باندھ گھوڑے کا اسوار باندھ
تیر و تفنگ طنبور بجنتر کی تار باندھ
ٹونہ ٹوٹکا سب جادو باندھ
ہاتھ کی گھ گھتان کو باندھ
کیا کرایا بھیجا بھیجایا افسون باندھ
کل مڑھی مسان کل منتر باندھ
ندین الہ دریا کی لہر پون پانی پربت پہاڑ باندھ
بہتی گنگا کا اشنان باندھ
چاہے اژدہا شیش ناگ سون طنبوے کو باندھ
جل جوگنی پتال چار سوسٹھ جوگناں سٹھ چکر آس پاس
رحمت ہمارے رسول اللہ کی سب ؟؟؟؟ راس
حق لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ

طریقہ ریاضت

چاند یا سورج گرہن جب لگنا شروع ہو پڑھنا شروع کر دیں اور گرہن ختم ہونے سے قبل ایک سو دس مرتبہ مندرا پڑھ لیں، اس عمل کے عامل ہو جائیں گے، عمل قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں اور

ہر گرہن میں عمل کی تجدید کرتے رہیں، عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

علاج

اس عمل سے سحر، جادو، ٹونہ، آسیب، سب کا علاج کیا جاسکتا ہے۔ آسیب زدہ اور مسحور کے لئے گنڈا تیار کریں، مریض کے قد کے برابر کچے سوت کے سات تار لے کر چار تہہ کر کے گیارہ گرہ لگائیں، ہر گرہ پر ایک مرتبہ پڑھیں، یہ گنڈا مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

مندرجہ حضرت علی کلاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. شاہِ مرداں شیرِ یزداں قوتِ پروردگار لَا فَتٰى اِلَّا عَلِي لَا سَيْفَ اِلَّا ذُو الْفِقَار.

مردانِ شاہ علی کی ضرب زور سے لگا ☆ غائبات پر سوار ہوئے آپ شہنشاہ

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ. اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ. مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ. يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ. وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَاشَآءَ. وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. وَلَايَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا. وَهُوَالْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ.

کو پڑھے آپ مرتضیٰ سبحان اللہ پڑھ کر کمر باندھ لیا گیا۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ. اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.

کی ڈھال کو اٹھا

اَلَمْ تَرَكَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ. اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ. وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ. تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ. فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ.

کی شمشیر لی اٹھا

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ. اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ. فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ. الَّذِيْٓ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ.

کٹار سان لا۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. اَللّٰهُ الصَّمَدُ. لَمْ يَلِدْ. وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ.

کا نیزہ دست میں لے آ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ. مَلِكِ النَّاسِ. اِلٰهِ النَّاسِ. مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ. الْخَنَّاسِ. الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ. مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

کی کمان لی اٹھا

یا ایہا المزمل باللمان کا تیر ترکش میں لا

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ. لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ. ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ. اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ. فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ. اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ.

کی گرز آپ دی اللہ
مومنین کمر باندھ کر تیار ہو کھڑا
لا الٰہ کو پڑھ کر جبرائیل کو بلا
مندرہ الا انت کا میکائیل بھی آ
سبحانک اسرافیل جلدی پھیرا پا
انی کنت عزرائیل یا علی چڑھے دھا
من الظالمین کلکائیل یا بدوح مدد آ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم جی اسم اعظم الست ہوا تھا
خواجہ اویس قرنی سب نبی کے یار آ
خواجہ خضر آئے ہیں بحروں کے جو ملاح
پیر میراں محی الدین جسی بھی آئے ہیں غوثوں کے بادشاہ
فرید شکر گنج خواجہ قطب کو بلا
آدم نبی نوح ذکر شعیب کا بھی آ
یعقوب تے اور وہیں یوسف بھی ساتھ تھا
موسیٰ توریت لے کر عاصاں کو پکڑ دھا
عیسیٰ انجیل بغل یں دس کو نال لا
عیسیٰ بھی زبور لے داؤد آ گیا

چڑھے سب مرسل نبی حجت کا حکم تھا
دلدل پر سوار ہوئے شاہ لا فتی
کفر بھی ست ہوا رستم بھی ساتھ تھا
؟؟؟ یاقید جو جنوں کا بادشاہ
راون مچھندر شاہ شرف کو باندھ لا
جسرت گھر وگورکھ ناتھ بوعلی کا پہرہ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً كِفْكَافُهَا كَكَمِيْنٍ كَانَ مِنْ كَلْكَا تَكَرُّ كَرًّا كَكَرِّ الْكَرِّ فِيْ كَبِدٍ تَجَلّٰى مُشَكْشَكَةً كَلُكْلُكٍ كَلْكَا كَفَاكَ مَابِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهُ يَا كَوْكَبًا كُنْتُ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا.

چہل کاف پڑھ کر رام کو بلا
سیتا کو لیا باندھ رام کے سوا
دھسر کو کیا قید جو لنکا کا بادشاہ
باراں امام نال لے حضرت الیاس چڑھے دھا
جوگی اسماعیل رام چندر جی کو قید کردیا
دھنت بھیم سین عیسر ما کو پکڑ دھا
لونا چماری کالکاں دیوے دھرت میں دبا
جو اللہ جل شانہٗ کو مانے اس کو مارے دھا
نانک تے مردانہ پکڑ کر دیویاں کو لا
ناردیو کل سبھی جوگناں کو زنجیر پا
چھ راگ چھتی راگنیاں حضور میں لا
جنتر کی تار بن سبھی تار تھیں ہٹا
جادو مسان کل جڑی کو میخ لا
الو کا بدن باندھ گنڈا تعویذ باندھ لا
منتر سبھی کو باندھ و دھنتر کو پیچ پا
جادو جل کو آگ مردوں کی خاک پا
کالے علم کو باندھ چلی مٹھ کو پکڑ لا
سید احمد کبیر سب دھنتوں کو باندھ لا
کھیل سبھی بند مدار کے مدار کا
مدد میری پیرمولی علی بادشاہ

سانپوں سہوں کی ذات ان سے قید لا
سانپوں کی زہر کیل بچھو کی طرف آ
بس ان کی پکڑ باندھ ڈنگ سبھی چیز کا
حضرت سلیمان سمیت تخت دیوؤں کی طرف جا
دیو پری جن بھوت سب چڑیلوں کو باندھ لا
سایہ سب کو باندھ جو غائبات میں رہا
نظر اور پٹار اک پلک میں ہٹا
چندری اور ہر تای اک پھوک میں ڈرا
بیماری سب کو دفع کر پڑھو درود بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
سرور بھی اس سے یاد کرے علی جی کا مندرا
جنگ چڑھے چوک کر کبھی زخم نہ ہوا
مدد میری پیر دستگیر بادشاہ
بندوق توپ کرچ اور سبھی راہکا
نیزہ اور تلوار گرز سب باندھوں کو باندھ لا
ہتھیار سبھی کو باندھ زمین میں جو رہا
رضا کو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ. صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ. غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ.

دعا گو آمین
درود مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو یقین سے سدا
حضرت سلیمان پیغمبر کا تخت چلے خدا کا حکم چلے
حضرت شاہ علی کا مندرہ چلے
ہر دم چلتی رہے یہ صدا
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

طریقہ اوّل چلہ کبیر

اس مندرہ کو مسلمانوں کے قبرستان میں روزانہ ایک وقت مقرر پر جا کر اکتالیس مرتبہ روزانہ گیارہ روز تک پڑھیں مگر روزانہ گھر سے دو نفل

برائے ثواب روح حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ پڑھ کر جائیں اور قبرستان پہنچ کر پہلے اہل قبور کے لئے فاتحہ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود پاک اور پھر مندرہ پڑھیں، پھر آخر میں اہل قبور کے لئے فاتحہ پڑھ کر واپس آجائیں، پھر گیارہ روز عیسائیوں کے قبرستان میں جائیں۔

اب روزانہ گھر میں دونفل برائے ثواب روح حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہٗ پہلے کی طرح پڑھ کر جائیں مگر اب قبرستان میں جاکر فاتحہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اکتالیس مرتبہ مندرا اور اول و آخر ایک تسبیح درود پاک پڑھیں اور گیارہ روز بلاناغہ ایسا کریں۔ تیسری دفعہ ہندوؤں کے مسان گھاٹ کی جگہ گیارہ روز بیٹھ کر روزانہ اکتالیس مرتبہ مندرہ پڑھیں، جیسے عیسائیوں کے قبرستان میں پڑھا تھا، اگر مسان گھاٹ کی جگہ نہ مل سکے تو تیسری مرتبہ کسی ویران جگہ بھی پڑھا جاسکتا ہے۔ اس کے بعد روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا تاکہ عمل ہمیشہ قابو میں رہے۔

طریقہ دوم چلہ صغیر

عالم نوروز کے وقت سے کچھ دیر قبل مندرہ پڑھنا شروع کردیں اور صرف گیارہ مرتبہ پڑھیں، ایک سال کے لئے آپ اس کے عامل ہوجائیں گے، ہر سال نوروز کے وقت پڑھ کر تجدید عمل کرنا ہوگی اور روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا۔ عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

طریقہ سوم چلہ صغیر

چاند یا سورج گرہن کے وقت مندرہ کو گیارہ یا اکتالیس مرتبہ پڑھیں تو بھی اس کے عامل ہوجائیں گے۔ اسی طرح اگر دیوالی کی رات اکتالیس مرتبہ پڑھیں تب بھی عمل قابو میں آجائے گا، مگر ہر برس گرہن یا دیوالی کو تجدید عمل ضروری ہوگی، روزانہ ایک مرتبہ پڑھنا ہوگا، عمل ہمیشہ قابو میں رہے گا۔

طریقہ چہارم چلہ صغیر

چلتے پانی کے کنارے کسی بڑی نہر یا دریا کے کنارے او دو نفل برائے ثواب روح حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود پاک اور پھر گیارہ مرتبہ مندرہ پڑھیں، پھر ایک تسبیح درود اور آخر میں دو نفل برائے ثواب حضرت خضر علیہ السلام پڑھ کر واپس آجائیں۔

روزانہ ایک وقت مقررہ پر عمل پڑھیں اور گیارہ روز تک بلاناغہ پڑھیں، آپ مندرہ کے عامل ہوجائیں گے، اب روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھتے رہیں، عمل قابو میں رہے گا۔

یہ مندرہ جادو، ٹونہ، مشان، جن، بھوت، چڑیل، دیو، پری، ڈاکنی، عیسر ماہو اور ہندوؤں کے علوم ہنومان اور دیگر تمام تر سفلی، کالے علم اور غلیظ جادو، سرجھنگا جادو وغیرہ کے بداثرات کو جڑ سے ختم کرکے تمام بیماریوں سے مسو اور آسیب زدہ کو نجات دلاتا ہے، علاوہ ازیں ہانڈی یا جادوئی مٹھ گڈا وگیرہ کے تمام اثرات کو ختم کرتا ہے۔

اٹھراہ کی مریض عورتیں خاص کر جن کا بچہ ہوکر مرجاتا ہے یا اسقاط حمل ہوتا حتی کہ اٹھراہ کی تمام تر جملہ اقسام پر حاوی ہے، اسی طرح اگر کوئی مسحور یا آسیب زادہ جو جناتی اور شیطانی علوم کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہو شفایاب ہوجاتا ہے، جنات اور آسیب اس کے پڑھنے سے انسان کے جسم سے علیحدہ ہوکر بھاگ جاتے ہیں۔

یہاں تک کہ اس سے ہر مرض کا علاج کیا جاسکتا ہے، معمولی امراض تو صرف ایک مرتبہ کے دم سے ہی ہمیشہ کے لئے ختم ہوجاتے ہیں۔ غضب کا جھاڑ ہے، اگر میں یہ کہوں کہ تمام دم کرنے والے عملوں کا سرتاج عمل ہے تو بے جانہ ہوگا۔ اس سے بڑا کوئی بندش کا عمل میری نظر سے نہیں گذرا۔

اس مندرہ شریف کا چلہ کبیر کے عامل پر گولی اور کوئی ہتھیار اثر نہیں کرتا۔ اس کے عاملِ کبیر کے سامنے کوئی شخص نہ گا سکتا ہے نہ ساز بجا سکتا ہے۔

اس کا عامل ہشت راگ اور چھتیس راگنیوں کو باندھ سکتا ہے، اس عمل سے سانپ، بچھو اور ہر زہریلی چیز کا زہر باندھا جاسکتا ہے۔ تمام اقسام کے ہتھیار باندھے جاسکتے ہیں، بخار، گفتار بد کے اثرات کو باندھا جاسکتا ہے۔ کالے علم کا اثر باندھا جاسکتا ہے، جنات کو اس سے قید بھی کیا جاسکتا ہے۔ غرضیکہ اس مندرجہ سے اس کا عامل ہزاروں کام لے سکتا ہے، عملیاتی دنیا میں یہ ایک عمل ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔

افاداتِ مندرہ شریف

۲- جو شخص بھی کامل یقین و اعتماد سے مندرہ کو روزانہ وردِ زباں

رکھے تو اس کا عامل کامل ہو جائے گا اور ہر مریض کا علاج کر سکتے گا۔

۲- یہ مندرہ تمام راگوں کو باندھ دیتا ہے، اگر اس کو ورد زباں رکھا جائے تو بجتے راگ ڈھول، بینڈ، باجے سب باندھ دیتا ہے۔

۳- قبرستان میں لگاتار جا کر روزانہ غروب آفتاب منہ مغرب کی طرف کر کے اکتالیس یوم پڑھنا ہر جائز مقصد میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

۴- گھریلو بجلی کا کام کرتے وقت اگر مندرہ شاہ علی رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ پڑھ لیا جائے تو اگر کرنٹ لگ بھی جائے تو بجلی دور پھینک دے گی، آسمانی بجلی مندرہ شریف کے ورد کرنے والے پر کبھی نہیں گرتی۔

۵- تلوار اور نیزہ، بندوق، پستول چلانے والا مندرہ شاہ علی کے عامل پر وار نہیں کر سکتا، جو روزانہ مندرہ کو ورد میں رکھے تو کبھی کوئی دشمن اس کا سامنا نہ کر سکے گا۔

۶- اس سے سانپ کا زہر بھی ختم ہو جاتا ہے، سانپ کے کاٹنے والے کو جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو وہاں پر نشتر سے ہلکا سا بدن زخم کر دیں، تا کہ خون بہنے لگے، پھر مندرہ پڑھ کر دم کریں تو اللہ کے حکم سے مریض شفایاب ہوگا۔

۷- رات کو پیدل سفر کرتے یا رات کو کسی خطرناک اور ویران جگہ جانے سے یا ایسا سفر جو آپ کے لئے خطرے کی علامت ہو سات مرتبہ مندرہ پڑھ کر گھر سے نکلیں، انشاء اللہ تعالیٰ خیریت سے مقصود پر پہنچیں گے۔

۸- جس جگہ پر وقتی طور پر معالج نہ مل سکے اور کوئی وسیلہ نہ ہو جب کہ مریض سخت لاچار ہو، رات ہو یا دن کوئی ذریعہ نظر نہ آتا ہو سات مرتبہ پڑھ کر مریض کے اوپر دم کریں اور پانی کے اوپر پڑھ کر پلائیں۔ مریض کو آرام پہنچے گا، وہ وقت ٹل جائے گا جس کی وجہ سے وہ مریض پریشان تھا۔

۹- گائے، بھینس، بکری اور اونٹ یا دیگر پالتو حلال جانور نا گہانی وجہ سے بیمار ہو جاتے ہیں، تو ایک ایک مرتبہ پڑھ کر ان کے کانوں پر دم کر دیں اور پانی پڑھ کر پلائیں یا نمک خوردنی لے کر اس پر پڑھ کر کھلائیں، انشاء اللہ صحت یاب ہوں گے۔

۱۰- دشمن کے پاؤں کی مٹی دائیں یا بائیں کسی ایک پاؤں کی لے کر کا اس مندرہ کو اکتالیس مرتبہ با تصور دشمن پڑھ کر دم کریں اور وہ مٹی بغرض تباہی دشمن کے اس کے گھر میں پھینک دیں، تو دشمن ذلیل و خوار ہوگا، بشرطیکہ دشمنی جائز ہو۔ ناجائز کسی کو تنگ نہیں کرنا چاہئے۔

۱۱- روزانہ رات کو سونے سے پہلے ایک مرتبہ پڑھ کر تمام گھر کا حصار کر لیں، تو صبح تک کوئی جناتی خلل نہ ستائے گا اور نہ کسی طرح کے سحر جادو کا حملہ ہوگا، نہ ہی کوئی ڈراؤنے خواب آئیں گے، رات آرام سے بسر ہوگی۔

۱۲- جو کوئی اس مندرہ کو روزانہ غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے وقت ایک ایک مرتبہ پڑھے ہمیشہ سحر، جادو و آسیب اور شر شیطانی سے محفوظ رہے۔

۱۳- مکانوں کی بنیاد رکھتے وقت چار اینٹوں پر ایک ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ایک ایک اینٹ بنیاد کی طرف لگا دیں تو ایسا مکان ہمیشہ آسیبی اور سحری خلل سے پاک رہے گا۔

۱۴- اگر بے اولاد حضرات اس کو ہمیشہ ورد رکھیں اور دونوں میاں بیوی ایک ایک مرتبہ روزانہ پڑھ کر دم کر کے اس پانی کو پیا کریں تو وہ صاحبِ اولاد ہی نہیں بلکہ حسین اولاد پیدا کریں گے، جو کہ سخت کڑیل اور غصہ ور قسم کی ہوگی مگر بات حق کی کرےگی۔

۱۵- دشمن کو زیر کرنے کے لئے عدالت یا کچہری، تھانہ یا حوالات، جیل خانہ یا بند اغوا گان جس جگہ بھی سات مرتبہ پڑھے گا، چوبیس گھنٹوں کے اندر اثر ہوگا، دشمن اگر سامنے آ جائے تو اس کے دائیں پاؤں کی مٹی پر پڑھ کر دم کریں، اگر وہ عدالت کے کمرے کی اندر جاتے جاتے گرانا شروع کر دیں تو مقدمہ آپ خود جیت جائیں گے اور دشمن خوف کھائے گا۔

۱۶- ایسے مرد و زن جن کے پٹھے درد کرتے ہوں، کمزوری اور ضعیفی ہو، ہر وقت پورے جسم میں درد رہتا ہو، ایسے وقت جب کہ مریض کا نفس متاویہ چل رہا ہو تو مندرہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں، انشاء اللہ فوراً اثر ہوگا، اگر چند مرتبہ ایسا کیا جائے تو مکمل صحت ہوگی۔

۱۷- جس گھر میں جناتی، آسیبی یا سحری اثرات ہوں، مندرہ کو سات مرتبہ پانی پر پڑھ کر دم کریں اور پانی گھر کے در و دیوار پر چھڑک دیں، اثرات ختم ہوں گے، ارواحِ خبیثہ، جنات و شیاطین اور جادو ٹونہ کے لئے لوگان، گوگل، تخمہ اسپند، کافور پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور ان چیزوں کا بخور روزانہ شام کو روشن کریں، ایک ہفتے کے اندر تمام خطرات ختم ہوں گے۔

۱۸- اگر کسی شخص پر سحر جادو، سفلی یا کالے علم، عارضہ جناتی یا شیطانی ارواحِ خبیثہ کی وجہ سے پاگل پن کا دورہ پڑتا ہو یا کسی شخص کا دماغ خراب ہوکر وہ مجنون ودیوانہ ہوگیا ہو، ایسے مسحور وآسیب زدہ کے لئے روزانہ تین مرتبہ پانی پر مندرہ پڑھ کر دم کر کے اکتالیس یوم تک بلاناغہ پلائیں تو مریض جلد از جلد ٹھیک ہوکر صحت یاب ہوجائے گا۔

۱۹- جس مردوزن کو صرع یعنی مرگی، جنات یا سحر جادو کی وجہ سے سخت تکالیف ہو تو اس کے لئے کچے سوت کے ساتھ تار مریض کے قد کے برابر لے کر ان کو چار تہہ کر کے گیارہ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر ایک مرتبہ مندرہ پڑھیں اور یہ گنڈا بطور تعویذ بنا کر مریض کے دائیں بازو پر باندھا جائے اور روزانہ تین مرتبہ مندرہ پانی پر دم کر کے پلایا جائے اور ایک مرتبہ مریض پر دم کیا جائے گا، انشاء اللہ شفا ہوگی۔

۲۰- جنگل میں اگر آپ اکیلے ہوں اور ڈر وخوف محسوس کریں تو ایک دفعہ بلند آواز سے مندرہ شاہ علی پڑھیں اور آخر میں تین مرتبہ یا علی المدد کہیں، انشاء اللہ دور دور تک شور سنائی دے گا، یہ جنات اور شیاطین، ارواحِ خبیثہ کے بھاگنے کی آواز ہوگی، جنگل کے درندے تک کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

۲۱- دنیا میں پائے جانے والے تمام قسم کے سحر، جادو، ٹونہ اور ہر ایسا علم جو کہ شیطانی قوتوں کا حامل ہے، اس مندرہ کے آگے ذرا بھی دم نہیں مار سکتا۔

راقم الحروف نے خود اس مندرہ شریف سے بے شمار مسحوران دہر کا علاج کیا ہے۔

۲۲- ہانڈی یا مٹھ جو کہ ایک دشمن دوسرے شخص پر وار کرتا ہے اگر کہیں ایسا واقعہ ہو تو مندرہ کا عامل مندرہ پڑھ کر ہانڈی کی طرف پھونک مارتا ہے، ہانڈی اور مٹھ واپس انہیں کے گھر پر چلی جائے گی، جو کہ اس علم کے چلانے والے ہوں گے۔

۲۳- اگر کسی مرد یا عورت پر کسی خبیث روح ہنومان، کالی دیوی، عیسر مہا ہو، لونا چماری، بھیروں، چڑیل وغیرہ کی چوکی بٹھائی گئی ہو جس کی وجہ سے مریض بے حد پریشان ہو، ایسے مریض کو گنڈا گرہ لگا کر بطور تعویذ گلے میں لٹکانے کو دینا چاہئے۔ روزانہ ایسے مریض پر مندرہ صبح و شام پڑھ کر دم کیا جائے اور پانی پر دم کر کے پلایا جائے۔ بخور، گوگل، لوبان، تخم اسپند کا دھواں کیا جائے۔

۲۴- جو عورتیں عرصہ دراز سے اٹھراہ کے موذی مرض میں مبتلا ہوں، ان کے لئے ان کے قد کے برابر کچے سوت کے تاروں سے گرہ لگا کر گنڈہ تیار کر کے ان کے گلے میں ڈال دیا جائے اور حمل کے شروع سے بچہ کی پیدائش تک عورت کو اجوائن دیسی اور مرچ سیاہ جس پر اکتالیس مرتبہ مندرہ پڑھ کر دم کیا گیا ہو، روزانہ سونے سے قبل تھوڑی سی کھانی چاہئے اور اس کے بعد پانی بالکل نہیں پینا، انشاء اللہ تعالیٰ بچہ صحیح سلامت صحت منداور خوبصورت طویل العمر ہوگا۔

۲۵- جن لوگوں کو مسان، چڑیل، بھوت، دیوڈاکنی، کالے علم کے تعویذات، گنڈا وغیرہ کی وجہ سے مختلف قسم کے جسمانی، ذہنی عارضہ پیدا ہوگئے ہوں اور کسی بھی علاج سے فائدہ نہ ہوتا ہو، ایسا مریض مندرہ کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کرے اور تین مرتبہ پان پر پڑھ کر دم کر کے روزانہ پی لیا کرے، اکتالیس یوم کے اندر شفایاب ہوں گے۔ انشاء اللہ

لاعلاج بیماری سے شفا کے لئے

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ایک ہزار بار پڑھ کر سرسوں کا تیل ایک بوتل پر دم کر کے محفوظ رکھئے، جب کوئی مریض کسی قسم کے درد یا دیگر تکالیف میں آئے تو ذرا سا تیل اس میں سے دیا جائے اور کہہ دیں کہ ایک ایک قطرہ سوتے وقت مریض کے کان میں ڈالیں اور درد کی جگہ مالش کریں۔ اس سے ہر قسم کی تکلیف رفع ہوگی۔ اگر سوتے میں طرح طرح کے ڈراؤنے خواب آتے ہوں تو اس سے نجات ہوگی۔ اگر کسی قسم کا خطرہ آسیب وغیرہ کا ہوگا تو اس سے نجات ہوگی اور جو دوا مریض کے استعمال میں آرہی تھی اور وہ اثر نہیں کرتی تھی انشاء اللہ اثر کرے گی۔

چیچک سے نجات

اگر چیچک یا خسرا نکلنے کا خوف ہو تو انشاء اللہ نہ نکلے گی اور اگر نکل آئی ہو تو چینی کی رکابی پر لکھ کر آبِ زمزم سے اور اگر آبِ زمزم نہ ملے تو بارش کے پانی سے اور یہ بھی نہ ملے تو تازہ پانی سے دھوکر پلائیں۔ انشاء اللہ صحت کامل ہوگی۔

کلونجی

کلونجی کا استعمال

کلونجی کو دوسری چیزوں کے ساتھ ملا کر مندرجہ ذیل بیماریوں کے لئے استعمال ہو رہا ہے۔

۱۔ ہائی بلڈ پریشر اور دیگر امراض قلب۔
۲۔ قوت حافظہ کے لئے۔
۳۔ سرطان (کینسر) کے لئے۔
۴۔ آنکھوں کا موتیا۔ ۵۔ بہرا پن اور کان کا بہنا۔
۶۔ ہچکی۔ ۷۔ یرقان۔
۸۔ قبض۔ ۹۔ پیچش۔
۱۰۔ شوگر (ذیابیطس) ۱۱۔ گنجا پن۔

اس کے علاوہ دیگر بے شمار امراض میں اس کا استعمال ہو رہا ہے۔

مزاج: کلونجی کا مزاج گرم خشک ہے۔

مقدار خوراک: کلونجی مزاج گرم ہونے کی وجہ سے اس کا تین ماشہ سے زیادہ استعمال ٹھیک نہیں ہے اسے کسی چیز کے ساتھ ملا کر کھانا چاہئے۔

ضروری نوٹ: حاملہ خواتین کلونجی یا روغن کلونجی کا استعمال نہ کریں۔

آنکھ کے امراض

کلونجی لے کر باریک پیس لیں اور پانی میں جوش دیں پھر کلونجی کو کپڑے میں باندھ کر نکور کریں اور اس کا پانی آنکھ میں ڈالیں۔ بفضل تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

اختلاج قلب

اختلاج قلب میں دل دھڑکتا ہے اور نبض غیر منظم چلتی ہے۔ یعنی نبض میں نظم نہیں ہوتا۔ کلونجی ۵ رگرام برگ بادرنجبویہ۔ ۲۰ رگرام۔ ترکیب استعمال: دواء المسک معتدل جواہر دار ۳ رگرام۔ مذکورہ بالا جوشاندہ کے ہمراہ کھائی جاتی ہے۔

اخراج پتھری کے لئے

شہد۔ تخم ہار یک شدہ۔ کلونجی۔ حرمل۔ زیرہ سفید ہم وزن کو پیس کر ملا لیں یہ ایک معجون کی شکل میں تیار ہوگا۔ ایک چمچہ نہار منہ تین دن مریض کو کھلائیں۔ باذن اللہ تعالیٰ شفا نصیب ہوگی۔

اعصابی تناؤ

ایک چمچہ کلونجی آئل ایک کپ چائے کے ساتھ آپ کو سکون بخشتا ہے اور تناؤ کی تمام علامات کو دور کرتا ہے۔ (دن میں ایک دفعہ)

امراض جلد

تمام جلدی امراض کے لئے مفید نسخہ۔
کلونجی کا تیل آدھا چمچہ روغن گلاب آدھا چمچہ۔ ہلدی ایک چمچہ۔ سرکہ حسب ضرورت۔ سرکہ کے علاوہ تمام ادویہ کو مکس کر لیں سرکہ سے تکلیف زدہ عضو کی مالش کریں۔ اور مکس دوا کو تکلیف والی جگہ پر لیپ کریں۔
پرہیز: مچھلی۔ انڈا اور ان جیسی گرم اشیاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔

امراض ناک

کلونجی کا تیل۔ زیتون کا تیل۔ ہم وزن لے کر ملا لیں اور ناک میں روزانہ علی الصبح ٹپکائیں۔ تین قطرے روزانہ ڈالیں۔ یہ علاج دس یوم تک کریں۔

چہرے کا حسن

کلونجی ۵۰ رگرام پیس کر ۵۰۰ رگرام شہد میں ملا کر آمیزہ تیار کر لیں۔ ترکیب استعمال: صبح وشام چہرے پر لیپ کر کے آدھ گھنٹہ بعد چہرہ صاف کر لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بندشوں کو ختم کرنے کے فارمولے

از قلم: استاذ العالمین حضرت مولانا محمد امان اللہ صاحبؒ

برائے کشادن مردمی

درج ذیل تعویذ بارہ عدد بنائے اور ایک کو کمر میں باندھے۔ باقی گیارہ تعویذ، گیارہ دن تک پیتا رہے۔ ایک تعویذ روزانہ پینا ہے۔ انشاءاللہ، مردمی کھل جائے گی۔ تعویذ درج ذیل ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

یا فتاح	تفتحت	بالفتح	والفتح
تفتحت	بالفتح	والفتح	فی فتح
بالفتح	والفتح	فی فتح	فتحك
والفتح	فی فتح	فتحك	یافتاح

الٰہی کشادم مردمی فلاں بن فلاں تازندہ باد کشادہ باد

برائے کشادن نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فَلَمَّآ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ. اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (1) اَللّٰهُ الصَّمَدُ (2) لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ (3) وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (4)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ (5)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ (6)

تین تعویذ بنائے۔ ایک بازو میں باندھے اور دو عدد بارش کے پانی یا آب زمزم میں گھول کر گیارہ دن تک بوقت صبح نہائے۔ انشاءاللہ نکاح کھل جائے گا۔

برائے کشادن نکاح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى (131) وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْاَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى.

اتوار، سوموار، جمعہ کو لکھے۔ اور سبز کپڑے میں لپیٹ کر سبز دھاگہ کے ساتھ بازو پر باندھے اور بعد نماز عشاء، فرض و وتر کے درمیان "یا لطیف یا ودود" نوسونو (۹۰۹) بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ بار۔ اکیس (۲۱) یوم یا اکتالیس (۴۱) یوم پڑھیں۔

دفعہ برائے بندش۔ روحانی علاج کا طریقہ

برائے عاملین

۱۔ علاج مکمل کیا جائے۔ ۲۔ تمام علامات ایک دفعہ لکھ کر دی جائیں۔ ان کو ختم کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ ۳۔ مریض کو حصار اور دفاع کی طرف بھرپور توجہ دلائی جائے۔

علاج مکمل کیا جائے: اس کا مطلب بہت آسان اور سادہ ہے کہ مریض کو اس کی بتائی ہوئی علامات اور اس کے کپڑوں کی تشخیص کے مطابق علاج مکمل دیا جائے۔ اگر جادو کھلایا جارہا ہو تو تعویذات پینے کے لئے دیے جائیں اور جسمانی طور پر جادو متاثر کررہا ہو تو تعویذات جسم پر ملنے کے لئے اور تعویذات پینے کے لئے دیئے جائیں۔

اگر مریض اپنے کاموں میں رکاوٹ محسوس کرتا ہو تو نہانے، پینے اور جسم پر ملنے کے علاج کے ساتھ گلے میں تعویذ ڈالنے کے لئے دیا جانا ضروری ہے۔ مثلاً حمل ہو، ملازمت میں پریشانی، امتحانات کے معاملہ میں رکاوٹ وغیرہ کے لئے گلے میں تعویذ دیا جانا ضروری ہے۔

گھر میں علامات کی موجودگی کی صورت میں گھر کا عمل کرنا انتہائی اہمت کا حامل ہے۔ مثلاً ایک لڑکی کا رشتہ نہیں ہورہا ہے۔ ایک لڑکے کو ملازمت نہیں مل رہی۔ کاروبار میں رکاوٹیں آرہی ہیں۔ بیرون سفر کی رکاوٹ ہے۔ کام چلتا چلتا رک جاتا ہے۔ ملازمت برقرار نہیں رہتی گھر میں بے سکونی، لڑائی جھگڑا، طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔ مریض کے کپڑے پر بہت اثرات کا اظہار ہورہا ہے۔ جنات باطنی طور پر آپ کی رہنمائی کررہے ہیں کہ گھر میں کوئی چیز ہے۔ مریض خواب مختلف دیکھتا ہے جس میں جانور، پانی، ہوا میں اڑنا وغیرہ سمیت چیزیں ظاہر ہورہی ہیں تو سمجھ لیں کہ گھر کا علاج کئے بغیر مریض کے ساتھ گھر کو بھی مستقل مریض کا درجہ دے کر علاج نہ کیا گیا تو شفاء بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

گھر کا عمل کیسے ہو؟: آپ کے بنیادی مضبوط اور وہ اعمال جن پر آپ کو سالہا سال کا بھروسہ ہے اور بطور عامل بہت ہی کم آپ کلو اس عمل نے مایوس کیا ہے، اس عمل کے ذریعے گھر کے جادو، جنات کی صفائی کریں۔ پانی چھڑکنے کے لئے دیں۔ اگر بتی پر دم کریں۔ بخورات پر دم کرکے دیں۔ ہر کونہ ہر کمرہ، چھت، صحن، واش روم، کچن اور اسٹور سمیت ہر مقام کی روحانی طور پر اپنے جنات اور کلام کے ذریعے صفائی کریں۔ اس کے بعد چراغ وغیرہ جلوا کر معاملہ کنٹرول ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

وظائف کا علاج میں کردار: آپ کے پاس رشتہ کی بندش کا مریض آیا ہے۔ اس کا علاج مکمل درج بالا طریقے سے کریں۔ جادو کی کاٹ سے متعلق وظائف تجویز کریں۔ سارا علاج مکمل ہونے کے بعد اس کی شادی میں آسانی کے لئے وظائف تجویز کریں۔ (وظائف کی تجویز ہمارے ادارے میں سکھائی جاتی ہے)

دفاع اور حصار کی اہمت اور ضرورت: آپ کو ایسے بے شمار مریض ملیں گے جو بے شمار اور لاتعداد معالجین اور عاملین سے علاج کروا کر مایوسی کا شکار ہوچکے ہوں گے۔ اب پیسے خرچ کرنے سے کترا رہے ہوں گے یا پھر پیسے ختم ہوچکے ہوں گے اور ساتھ ہی یہ بات کہیں گے کہ ہمارا علاج آج تک کوئی نہیں کرسکا۔ جبکہ معاملے کی حقیقت یہ ہوگی کہ علاج کروالیا، وظائف پڑھ لئے حفاظت کی طرف سے عدم توجہ یا عاملین کی طرف سے راہنمائی نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہر بار دشمنوں کی دشمنی کا نشانہ بنتا ہے۔

بیرونی بندش: عامل علاج کرلیتا ہے، مریض کے معاملات درست ہوجاتے ہیں، جادوگر کی مسلط کردہ مخلوق، باہر رہ کر نوکری، کاروبار، سفر اور دیگر معاملات میں پریشانی کا باعث بنتی ہے۔ اس معاملے کے حل کے لئے عامل کو خود محنت کرنی پڑتی ہے۔ اور مریض کو وظائف بھی تجویز کرنے ہوتے ہیں۔ یہ بندش کی شکل پریشان کن ہوتی ہے مگر حل ہوسکتی ہے۔ ناقابل حل نہیں ہے۔

دفاع کے بغیر گزارہ نہیں: آج کے دور میں دفاع اور حصار کے بغیر گزارہ ممکن نہیں۔ ورنہ بار بار علاج سے مریض اکتاہٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے لازماً حصار اور علاج دونوں پر توجہ دیں۔

لوح خاص دفع بندش

محمد اسد اللہ سلیمانی صاحب (جھنگ)

قارئین کی خدمت میں بندش دور کرنے کے لئے خاص الخاص عمل پیش کررہا ہوں۔ جس کی برکت سے سخت بندش کا خاتمہ کرسکتے ہیں۔ آج کے دور میں لوگوں کو بندش کی وجہ سے کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ کوئی کاروباری بندش سے پریشانی ہے تو کوئی رشتہ نہ ہونے کی وجہ سے بندش کا شکار ہے۔ جسے دیکھو وہ پریشانی کے عالم میں ہے اور عامل کے پاس جاکر لوگوں کا صرف یہی سوال ہوتا ہے کہ مجھ پر یا یا میرے گھر پر بندش تو نہیں لگی ہوئی ؟

آج ہم جس دور میں سانس لے رہے ہیں یہ حسد اور بغض کا دور ہے کوئی کسی کو برداشت کرنے کو تیار نہیں۔ اس لئے پھر حاسد لوگ سفلی علم والوں کے پاس جاکر بندش لگوادیتے ہیں۔ اور ایک اچھے بھلے گھرانے تباہ کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ جنات کی طرف سے بھی بندش لگ جاتی ہے۔ یعنی بعض جگہ جنات رہتے ہیں یا کسی پر آجائے یا کسی عامل نے بھیجے ہوتے ہیں بندش لگانے کے لئے۔ تو ایسے مریض کے لئے پھر کافی محنت کرنی پڑتی ہے تب جاکر بندش ختم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ نظر بد کی وجہ سے بھی بندش کا شکار ہوجاتا ہے۔ اس لئے ہمیشہ نیکی کی طرف راغب رہنا چاہئے تاکہ انسان رکاوٹوں اور مصیبتوں سے بچا رہے۔

اگر کوئی واقعی کالے علم کی وجہ سے بندش کا شکار ہو یا جنات کی وجہ سے ہو یا کوئی اور حرج سے بندش آپ پر لگی ہوئی ہے تو "لوح خاص بندش" اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح کی بندش سے نجات مل جائے گی۔ اس لوح مبارک کو بے شمار مقاصد میں استعمال کرسکتے ہیں مثلاً کاروبار کی بندش دور کرنا، رشتہ وشادی کی بندش دور کرنا، ستاروں کی بندش لگی ہو تو پھر بھی فائدہ ہوگا۔ یعنی نحوست سے بچائے گی، بیرون ملک وحصول ملازمت میں بندش دور کرنا جنات وسفلی ارواح وغیرہ کی بندشیں ختم ہوجاتی ہیں۔ غرض آپ ہر طرح کی بندش دور کرنے کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔

ترکیب استعمال :طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو علیحدہ پاک وصاف کمرہ میں داخل ہوجائیں۔ پھر خوشبودار بخور یا اگر بتیاں سلگائیں۔ اب بعد نماز عشاء مصلے پر بیٹھ جائیں۔ عامل خود بھی عطر خوشبودار لگا کر بیٹھے اور اپنا خصوصی حصار کرکے بیٹھے۔ پھر گولڈن کاغذ پر تین عدد مشک وزعفران سے لوح مبارک تحریر کرے اور عبارت عمل ۳۱۳ ر پڑھے اور الواح مبارکہ پر دم کردیں اور نیاز بھی ساتھ رکھی ہو جو بعد میں تقسیم کردیں۔ اسی طرح ۱۱ر روز مسلسل کرنا ہے۔ پھر ایک اپنے پاس رکھ لیں اور دوسری گھر میں لٹکائیں اور تیسری بوتل میں ڈال کر لوح مبارک اس میں ڈال دیں۔ اس میں سے روزانہ پیتے رہیں۔ انشاء اللہ ۲۱ تا ۴۱ ر روز میں اثرات شروع ہوجائیں گے اور بندش ختم ہونا شروع ہوجائیں گی۔ فیض اٹھانے والوں کو چاہئے کہ مجھ عاجز کو دعاؤ میں یاد رکھیں اور اجازت مجھ سے ضرور لے لیں تاکہ مکمل فائدہ حاصل ہو۔ عبارت عمل یہ ہے: الا اللہ ختم کر بندش، محمد رسول اللہ کرم کرو مجھ پر بحق یا فتاح تفتحت بالفتح والفتح فی فتح فتحك یا فتاح العجل الساعة الوحا.

لوح مبارک یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۳۳۵	۳۳۰	۳۳۷
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

(عبارت عمل یہاں لکھیں)

وکفی باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

دعائے حاجات

جوشخص ہر نماز کے بعد اس دعا کو ہمیشہ پڑھے گا خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد تو اللہ تعالیٰ ہر خوف کی چیز سے اس کی حفاظت کرے گا۔ اس کے دشمنوں پر اس کی مدد کریگا اور اس کو غنی کردیگا اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچائے گا جہاں اس کا خیال بھی نہ جائے اور اس کی زندگی اس پر آسان کردے گا۔ اور اس کا قرضہ ادا کردیگا اگر چہ وہ پہاڑ کے برابر ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کو ادا کردے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ يَا اَحَدُ يَا وَاحِدُ يَامَوْجُوْدُ يَا جَوَّادُ يَا بَاسِطُ يَا كَرِيْمُ يَا وَهَّابُ يَا ذَاالطَّوْلِ يَاغَنِيُّ

اے اللہ اے یکتا اے یگانہ اے موجود اے بہت سخی اے پھیلانے والے اے کرم کرنے والے اے بہت دینے والے اے بخشش کرنے والے اے بے پرواہ اے بے پرواہ کرنے والے

يَامُغْنِيُّ يَافَتَّاحُ يَارَزَّاقُ يَا عَلِيْمُ يَاحَكِيْمُ يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ يَارَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَابَدِيْعَ

بہت کھولنے والے اے بہت روزی دینے والے اے تمام چیزوں کو جاننے والے اے حقیقت کو جاننے والے زندہ اے قائم بالذات مہربان اور رحم کرنے والے اے بے انتہا مہربان اور رحم

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ. يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ نَفِّحْنِي مِنْكَ بِنَفْحَةِ خَيْرٍ

کرنے والے اے آسمان اور زمین کو بلانمونہ پیدا کرنے والے اے بزرگی اور عظمت والے اے بہت زیادہ مہربان اے بہت زیادہ احسان کرنے والے مجھے اپنی طرف سے ایسی خوشی عطا کر

تُغْنِيْ بِهَا عَمَّنْ سِوَاكَ اِنْ تَفْتِحُ فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ اِنَّافَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. نَصْرٌمِّنَ

جو تیرے سوا تمام سے بے پرواہ کردے، اگر تم کامیابی چاہتے ہو تو یہ (جان لو) کہ کامیابی آچکی ہے بے شک ہم نے آپ کو کھلی ہوئی کامیابی عطا کی ہے۔ اللہ کی طرف سے مدد اور قریبی فتح

اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ. اَللّٰهُمَّ يَاغَنِيُّ يَاحَمِيْدُ يَامُبْدِئُ يَامُعِيْدُ يَا وَدُوْدُ يَاذَالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ يَا

(کی امید ہے) اے اللہ اے بے پرواہ اے قابل تعریف اے پیدا کرنے والے اے دوبارہ زندہ کرنے والے اے بہت زیادہ محبت کرنے والے اے عظمت والے عرش کے مالک اے

فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ اِكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ وَاحْفَظْنِيْ

جو چاہے وہ کر گزرنے والے اپنی حلال کی ہوئی باتوں کے ذریعے حرام باتوں سے مجھے بے پرواہ کردے اور اپنے فضل کے ذریعے اپنی ذات کے سوا تمام سے بے پرواہ کردے اور جس

بِمَا حَفِظْتَ بِهِ الذِّكْرَ وَالنْصُرْنِيْ بِمَا نَصَرْتَ بِهِ الرُّسُلَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ.

ذریعے تو نے اپنے کلام کی حفاظت کی اسی سے میری بھی حفاظت فرما اور جن ذریعے سے تو نے اپنے رسولوں کی مدد فرمائی انہی ذرائع سے میری مدد فرما تو ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔

بندش لگانے کے طریقے

حضرت کاش البرنیؒ

بستن راہ مطلوب

اگر کسی شخص کا مطلوب شہر سے باہر جانا چاہے اور طالب کو یہ امر ناگوار ہو، نیز جس شخص کی بیوی میکے میں ہی رہے اور سسرال میں بہت کم ٹھہرے، اس کے لئے یہ عمل سودمند ہے۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ قمر درعقرب یا قمر تحت الشعاع ہو، تو نام مطلوب مع مادر کے اعداد نکالے اور اس میں ۵۴۳/ اضافہ کر کے ایک مثلث خاکی پر کرے۔

رفتار مثلث خاکی

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

حاشیۂ مثلث پر مطلوب کا نام مع والدہ لکھے اور اپنے گھر کے دروازے کے باہر دفن کردے، جہاں سے اس کے جانے کا احتمال ہو۔ بحکم خدا مطلوب باہر قدم نہ رکھ سکے گا۔

نکاح باندھنا

اگر کسی شخص نے لڑکی کی نسبت ایک جگہ سے توڑ کر دوسری جگہ کرنے کا ارادہ کرلیا ہو اور غرض یہ ہو کہ وہ کسی دوسری جگہ رشتہ طے نہ کر سکے تو اس کے لئے یوں کریں کہ نام اس شخص کا مع والدہ کو، جس کے ہاتھ میں رشتہ ہے، زیادہ اشخاص ہوں تو تمام کے نام مع والدہ لے۔ ہر ایک کے نام میں علیحدہ علیحدہ ۵۴۳/عدد جمع کر کے ایک ایک مثلث خالی علیحدہ علیحدہ تیار کرے۔ ہر مثلث کے گرد مطلوب کا نام مع والدہ اور حروف صوامت کے امتزاج سے جو کلمات بنیں وہ لکھو۔

یہ جس قدر نقش ہوں، ان کو ایک جگہ لپیٹ کر تعویذ بنالو۔ ایسے تین تعویذ تیار کرانے ہیں۔ ایک کو رشتہ والوں کی گزرگاہ یا ان کے مکان میں دفن کرادو۔ دوسرے کو پانی میں بھگو کر وہاں چھڑک دو، جہاں کوئی مجلس فیصلہ مقرر کی جاتی ہے۔ تیسرے کو قبر میں گڑھا کر کے اس میں دفن کردو۔ اور اس قبر سے تھوڑی سی مٹی اٹھالو اور اس جماعت کے اندر ڈال دو، جو فیصلہ کرنے والی ہو۔ اگر فیصلہ ہوچکا ہو تو مطلوب کے گھر ڈال دو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ وہ مجلس یا لڑکی کے وارث تمہارے خلاف رائے نہ دے سکیں گے۔ مطلب بہرکیف حاصل ہوگا۔ رشتہ واپس مل جائے گا۔ اس میں عمل کو استعمال کرنے کے لئے خواہ مجلس اپنے گھر بلا کر قائم کرو یا مطلوب کے گھر کراؤ۔ انشاء اللہ تعالیٰ سو فیصد کامیابی ہوگی۔

تعلقات باندھنا

جن دو ہستیوں کے درمیان ناجائز تعلقات ہوں اور وہ اس فعل قبیحہ سے باز نہ آتے ہوں تو اس نقش کو قمر درعقرب یا قمر درمحاق یا قمر درزوال میں اتوار کے دن ساعتِ زحل میں کالی سیاہی سے لکھو۔ اس نے نیچے یہ عبارت لکھو۔

''بستم فعل زنا، فلاں ابن فلاں بین فلان بنت فلاں بحق عزرائیل''۔

اجھزط

۹۸۰	۹۸۵	۹۷۷
۹۷۸	۹۸۱	۹۸۳
۹۸۴	۹۷۶	۹۸۲

نقش کے اوپر ۷۸۶ نہ لکھیں بلکہ اجھز ط لکھو۔ نقش کو ایک سانس میں پر کرو اور دونوں میں سے کسی ایک کے پرانے کپڑے میں لپیٹ کر کسی قبر میں دفن کردو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دونوں کے درمیان ناجائز قسم کے تعلقات ختم ہوجائیں گے۔ خواہ مرد، مرد سے ہوں یا مرد عورت سے ہوں۔

ھدایات برائے عاملین

عام روحانی خدمات کی بنا پر وقتاً فوقتاً ایسے واقعات فون یا خط و کتابت کے ذریعہ علم میں آتے رہتے ہیں، جن میں مختلف عاملین قارئین اور دوست احباب اس بات کا تذکرہ کرتے رہتے ہیں کہ میرے پاس روحانی امراض کے حوالے سے لوگ آتے رہتے ہیں، علاج کرتا ہوں شفاء ہو جاتی ہے۔ بندش رشتہ، کاروبار ملازمت، حب وغیرہ کے کام آسانی سے کر لیتا ہوں، روحانی میدان میں پچھلے کئی سال سے لوگوں کی خدمت کر رہا ہوں۔ میرا معاشی سلسلہ بھی بہتر چل رہا تھا، مگر پچھلے چند ماہ سے مختلف پریشانیوں کا شکار ہوں۔ ۱۔ مریض کم آتے ہیں۔ ۲۔ پیسے کی تنگی ہونی شروع ہو گئی۔ ۳۔ گھر میں بیماری اور ناچاقی نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔ ۴۔ قرضوں میں جکڑا گیا ہوں۔ ۵۔ کسی کا علاج کروں تو ری ایکشن فوری آتا ہے۔ ۶۔ گھر میں مختلف چیزوں کی موجودگی کا احساس ہے۔

ان تمام معاملات یا اس طرح کے دیگر مضر اثرات اور علامات کی وجہ عام طور پر مضبوط حصار سے محرومی ہے۔ مریضوں کے علاج پر بھرپور توجہ بلکہ ضرورت سے زائد توجہ مگر اپنے گھر سے غفلت، اپنے علاج اور حصار سے نا صرف غفلت بلکہ اس تکبر اور گھمنڈ کا احساس اور دعویٰ کہ مجھے ہرگز کس صورت کچھ ہونا ممکن نہیں ہے۔

دوسری وجہ مضر اثرات کی یہ ہے کہ ایسے کیس میں ہاتھ ڈالنا کہ جو کہ اپنے بس سے باہر ہو۔ اب یہ بات کیسے پتہ چلے کہ یہ کیس میرے سے بھاری ہے؟ ہمارے سلسلہ اور ادارے میں یہ چیز بھی سکھائی جاتی ہے کہ جنات اور مؤکلات سے رابطہ کس طرح کیا جائے اور ان سے مشاورت کیسے کی جائے؟

تیسری وجہ مضر اثرات اور عامل کی بندش کی یہ ہوتی ہے کہ مریض کے علاج کے وقت جنات سے ان کی خوراک معلوم نہیں کی جاتی ہے۔ ان کو بغیر خوراک اور اجرت کے بغیر ہی کام پر لگا دیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے مضر اثرات اور بندش آنا ایک لازمی امر ہے۔

چوتھی وجہ مضر اثرات اور عامل کی بندش یہ ہوتی ہے کہ عام طور مریض اور اپنی جانب سے عملیاتی صدقہ کی ادائیگی سے غفلت برتتے ہیں، وہ صدقہ کس شکل اور کتنی مقدار میں ہوتا ہے۔ ہمارے سلسلے اور ادارہ میں یہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

پانچویں وجہ مضر اثرات اور بندش کی عموماً یہ بھی ہوتی ہے کہ ابتدا میں ہم مریض کا ایک کام جنات و موکلات کے سپرد کرتے ہیں مگر مریض کے اہل خانہ کی طرف سے ایک لمبی فہرست خواہشات کی سپرد کی جاتی ہے جس کی جنات کو سخت کوفت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ کہ مریض کے معالج کو بندش کا سامان کرنا پڑتا ہے۔

چھٹی وجہ مضر اثرات کی یہ ہوتی ہے کہ کمزور حصار، دفاع اور کتابی عمل یا استاد کی مضبوط نگرانی کے بغیر عمل کی صورت میں فوری طور پر عامل بندش رزق بندش مریضاں یا سائلین کا شکار ہوتا ہے اور ساتھ معاشی مشکلات کا شکار ہو جاتا ہے۔ بچوں اور بیوی کا پریشانیوں میں مبتلا ہونا، کمزور عمل اور کمزور حصار کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ اس لئے ہمارا ادارہ کمزور اور ابتدائی درجہ کے عمل میں صرف اپنے علاج کی پابندی اور توجہ پر زور دیتا ہے۔

ساتویں وجہ مضر اثرات کی یہ ہوتی ہے کہ عامل سارے جہاں کا علاج کرے گا، تشخیص میں دلچسپی لے گا، اپنے گھر، اپنی ذات، اپنی اولاد اور اپنی بیوی اور اپنے کاروبار کو تشخیص کے مرحلے سے گزارنے کی زحمت ہرگز گوارہ نہیں کرے گا۔

خلاصہ یہ کہ سب سے پہلے مضبوط اعمال، و حصار دفاع حاصل کریں۔ ان کی پابندی کریں، مریضوں سے صدقات دلوائیں۔ اپنی تشخیص، علاج اور بال بچوں کی حفاظت کا خاص خیال رکھیں ورنہ مضر اثرات، بندش رزق، گھریلو ناچاقی سمیت بے شمار دیگر علامات خون، ہڈی، بے سکونی، بے چینی اور پریشانی آپ کا پیچھا نہیں چھوڑیں گی۔

گھر کے علاج کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ چراغ جلائیں۔ گھر کا عمل کریں، جنات کو گھر سے نکالیں، پانی چھڑکیں، دھونی دیں، یہ سارے اعمال الحمد للہ ہم اپنے ادارے میں بنیادی درجہ میں سکھانا شروع کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے ہمارے ادارے سے منسلک تمام لوگ جو ہماری بتائی ہدایات پر عمل کرتے ہیں وہ معاشی تنگی، قرضہ، گھریلو ناچاقی سمیت تمام روحانی اور عملیاتی علاج کی پیچیدگیوں اور مضر اثرات سے محفوظ رہتے ہیں لہٰذا دیر نہ کریں اور ادارے سے علاج کے مضر اثرات اور پریشان کن حالات سے حفاظت کے لئے آج ہی رابطہ فرمائیں۔ بندشوں سے نجات کے لئے کامران اگربتی، طلسماتی موم بتی اور ہفتہ واری بخورات نہایت موثر ثابت ہوتی ہیں۔ عاملین ان سے استفادہ کریں تو بہتر ہے۔

دشمن کا کاروبار تباہ کرنے کے لئے

از قلم : سید فیض احمد شاہ

قرنِ اول میں سحر و ساحری کی ترکیب و ترتیب کے لئے محولہ بالا عمل کے علاوہ ہزاروں ایسے اعمال آج بھی مرقوم و مستور ملتے ہیں جن سے اس دور کی طلسماتی و روحانی حقائق کی علمی اور عملی شکل کو واضح طور پر سمجھا جاسکتا ہے۔ دورِ قدیم سے لے کر متاخرین کے دور تک کے طلسماتی اعمال و وظائف کو تقابلی حیثیت سے دیکھا جائے تو دونوں کے درمیان صرف اجمال و تفصیل کا ہی فرق دکھائی دے گا۔ دوسرا سب سے اہم اور واضح فرق یہ بھی نظر آئے گا کہ قرنِ اول کے طویل ترین دور میں علمائے فن نے طلسماتی اعمال و وظائف کو رمز و کنایہ میں لکھا اور شدید ضرورت کے وقت اپنے قریب ترین اور قابلِ اعتماد تلامذہ کو ہی تعلیم کیا۔ دوسرے دور میں جو دورِ وسطیٰ کے نام سے پہنچانا جاتا ہے علمائے فن نے رمز و کنایہ کے طلسم کو توڑتے ہوئے مخفی علوم کو واضح عبارت میں ترتیب دے کر لکھا اور بخل شکنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان علوم کو عام لوگوں تک پہنچانے میں ممکنہ حد تک کوششیں کیں، تاریخ طلسمات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ اہل کالدوسرایان اور بابل کے علمائے مخفیات نے اس علم کو مدون کرنے میں قابل صد تحسین کوششیں کیں۔ اور اس علم کے باقیات کو ایک جگہ حفظ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

واصل ابنِ عطا بغدادی اپنے مصحف میں تحریر کرتا ہے کہ مخفی علوم کی تعلیم و اشاعت کا سہرا بابل و کالدوسریان کے علماء کے سر پر ہی بندھتا ہے۔ جنھوں نے اس فن کی بقاء و اشاعت کے لئے متقدمین و متاخرین کے مختلف ادوار کے امام علماء کی نسبت زیادہ کام کیا اور اس فن کی ایک باقاعدہ بنیاد قائم کر ڈالی۔ اہل کالدوسریان کے یہاں طلسماتی اعمال کی جس تربیت کو مستند علیہ حیثیت حاصل ہے بطور نمونہ ان میں سے مصحفِ بغدادی کے حوالہ سے دو ایک اعمال سپردِ قلم کئے جاتے ہیں تاکہ اس فن کے ماہرین کو اس دور کے اعمال و وظائف کی حیثیت و حقیقت سے آگاہی حاصل ہوسکے۔

قاضی جرجان الیافوجی مشہور کالدی ساحر، البیان والتبیان میں رقمطراز ہیں کہ ذیل کا عمل جس کا موضوع دشمن کے کاروبار کو تباہ کر کے اسے معاشی طور پر تباہ کرنا ہے، اس طرح پر پایا جاتا ہے۔

کہ حال کسی منحوس ساعت میں جو مریخ و زحل سے متقارن ہو منگل کے روز دشمن کی جائے رہائش سے طلوع فجر سے پیشتر تین یا سات مٹھی بھر خاک اٹھا لائے۔ اگر ایسا ممکن نہ ہو تو پھر خانہ دشمن کے قریب واقع کسی چوراہے سے یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر عیسائیوں یا ہندوؤں کے مرگھٹ سے خاک اٹھا لائے اور اس پر دشمن اور اس کے والدین کے ناموں کے ساتھ ذیل کی عبارت کو تین سو نو (۳۰۹) مرتبہ پڑھ کر پھونکے اور قمر ناقص النور کے دنوں میں ہفتہ اتوار اور منگل کے دن مسلسل تین دفعہ اسی مٹی کو خانہ دشمن میں پھینک دے یا اس کی راہ گزر میں ڈال دے۔ دشمن کا کاروبار دن بدن تباہی و بربادی کا شکار ہو کر بالکل ختم ہو جائے گا۔ دشمن کے چاروں راستے بند ہو جائیں گے وہ معاشی طور پر مفلوج ہو جائے گا۔ ایسا کاروبار بستہ ہو جائے گا کہ کوئی صورت بھی اس کے لئے حصول روزگار و رزق کی باقی نہ رہے گی۔

عبارت عمل حسب ذیل ہے۔

طَنبُوْرَا غَطًا غَطْمَا غَنطُوْرَا غِیَاطَارًا طِیًا غَا غَوْغَطَا طَنوْبُوْرَا غِیَاطًا ھَیَا ھَطَا غَطَا غَنطَا غَنطُورا غَنطَارَاہ۔

الیافوجی اس عمل کو درج کرنے کے بعد اس کی تفصیل میں فرماتے ہیں کہ اسمائے عمل طلسماتی اعمال و وظائف کے سلسلہ کے ان اعمال پر ترتیب ہیں جن کو عملیات میں مستقل حیثیت حاصل ہے۔ بغدادی لکھتے

ہیں کہ اس عمل کی حقانیت وصداقت پر علمائے فن کا بالاتفاق اجماع ثابت ہے۔ یہ ایک انتہائی مؤثر و بے خطا قسم کا زبردست سفلی عمل ہے جس کے بجائے لانے کی صرف اسی صورت میں اجازت ہے کہ جب عامل اس کے علاوہ کوئی دوسرا چارۂ کار نہ سمجھتا ہو۔ اس کا مقابل ومخالف دشمن اس قدر مضبوط وطاقتور ہو کہ وہ اس کے مقابلہ سے عاجز ہو اور دشمن کو نقصان پہنچانے کا راستہ اسے معاشی طور پر برباد کر دینے میں ہی بہتر اور مناسب خیال کرتا ہو تو اس وقت اس عمل کی اجازت ہے۔ محض ذاتی دشمنی وعداوت کے لئے اس عمل کا بجالانا عذابِ خدا کو دعوت دیتا ہے۔ جن کا انجام خود عامل کے حق میں اس کی تباہی وبربادی کی صورت میں نکلے گا۔ اس لئے عمل کی بجا آوری سے قبل عامل کے لئے انتہائی ضروری ہے کہ وہ اس معاملہ پر خوب غور وفکر سے کام لے اور جائز ضروریات کے لئے ہی اس عمل کو بجالائے ورنہ اپنے ہاتھوں کو ظلم سے روکے۔ کیونکہ وبال کی صورت میں عامل کی مالی ومعاشی تباہی کی صورت کے علاوہ اس کی ہلاکت کا بھی یقینی خطرہ ہو جاتا ہے۔

بغدادی اپنے مصحف میں قاضی جرجان کے اس عمل کی تشریح و توضیح میں فرماتے ہیں کہ تباہی روزگار کے اس طلسم مقابل میں علمائے فن نے سحر وجادو کے زیر اثر تباہ وبرباد کا روزگار کی بہتری اور کشادگی کے لئے ترقی رووزگار کے نام سے جو عمل ترتیب دیا ہے وہ حیرت انگیز طور پر اسی عبارت کے کلمات وحرف میں اول وآخر ''یا'' اور ''قا'' کے الفاظ کی زیادتی کے ساتھ سلسلہ کے لئے مؤثر عمل کے طور ملتا ہے۔ چنانچہ اس عمل کے متعلقہ طلسم کی عبارت یوں ملتی ہے۔

یَا طَنْبُوْ رَا قًا یَا غَطَا قًا یَا غَطْمَا قًایَاغَنْطُوْ رَاقًا یَا غِیَا طَا رَاقًا یَـا طِیَا غَا قًا یَا غَوْغَطَا قًا یَا طَنْبُوْدَاقًا یَاغَیَا طافا یا ھیا قا ما عطا تا یَا غَطَاقًا یَا غَنْطَا قًا یَا غَنْط.ا رَا قًا.

ترکیب عمل کے مطابق عامل قمر زائد النور کے اوقات میں اپنے مطلوبہ سائل کے کاروباری مقام کی مٹی منگوائے اور عبارت عمل کو چھ سو مرتبہ تلاوت کر کے کاروباری کشادگی کی نیت کے ساتھ پھونک اور اپنے سائل کو حکم دے کہ وہ اس مٹی کو اپنے مکان، دکان یا کاروباری جگہ پر زمین کھود کر دفن کر دے اس کے علاوہ عامل اس عبارتِ عمل کو زہرہ مشتری کی سعید ساعت میں پارچہ کاغذ پر لکھ اور اس پرچہ کو بطور تعویذ لپیٹ کر مکان یا کاروباری جگہ میں کسی بلند مقام پر لٹکائے۔ بغدادی کہتا ہے کہ صاحب البیان والتبیان کے مطابق اگر اس عبارت عمل کے کلمات وحروف کو بارش برستے وقت بارش کا پانی حاصل کر کے اس پانی پر عمل کی مقررہ معینہ تعداد کے مطابق پڑھ کر اس پانی کو سحر وجادو سے باندھے ہوئے کاروبار کی جگہ یا مکان میں چودہ (۱۴) یوم تک صبح وشام چھڑکے اور اسی عمل کو پاک کو صاف کاغذ پر زعفران اور عرق گلاب کی سیاہی سے تحریر کر کے وہ شخص اپنے پاس رکھے جو گردشِ روزگار کا شکار ہو تو عمل کی خیر وبرکت سے اس شخص پر ایک چلہ کامل یعنی چالیس (۴۰) دن بھی نہ گزرنے پائیں گے کہ اس کی کاروباری پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔ سحر وجادو کے اثرات باطل ہو کر کشادگی کے دروازے کھل جائیں گے اور برسوں سے تباہی وبربادی کا شکار کاروبار خدا کے فضل وکرم سے منافع بخش ثابت ہونے لگے گا۔ اس طرح تمام مالی ومعاشی الجھنوں کا دور دورہ جاتا رہے گا۔

مصحف بغدادی کے مطابق یہ عمل جو دشمن کی کاروباری تباہی وبربادی اور تباہی وبربادی کے شکار کاروبار کو از سر نو کشادہ کر دینے کے حقائق پر مشتمل ہے۔ درحقیقت ابلیسی اور اس کی حواریوں کے ان منحوس قسم کے مخفی اسماء سے مرتب ہے جو لوح محفوظ میں پائے جاتے ہیں۔ چونکہ اس عبارت عمل میں شیاطین کے ان مخفی ناموں سے مدد طلب کی گئی ہے اور ایسا کرنا چونکہ غضبِ خداوندی کو چیلنج کرنا ہوتا ہے اس لئے عامل کے عمل کا شکار شخص نحوستوں کے جال میں پھنس کر تباہ وبرباد ہو جاتا ہے۔ اس کی معکوس عبارتِ عمل جو ترقی روزگار کے اسرار ورموز کی جامع ہے۔ اس میں چونکہ یہ شیطان نام کے اول ''یا'' آخر ''قا'' کے الفاظ کا اضافہ کر دیا گیا ہے جس سے دعا کا مفہوم تبدیل ہو گیا ہے۔ غضب کی بجائے خدائے بزرگ وبرتر سے مدد طلب کی گئی ہے اور اس طرح یہ جامع الاعمال عبارت اللہ تعالیٰ کی رحمت وکرم کی مناجات کی حامل بن جاتی ہے اور خدائے رحیم وکریم اس عبارت کو بطور امداد پڑھنے والے کے کاروباری حالات کو ترقی وکشادگی سے بدل دیتا ہے۔

محرر السطور السید فیض احمد شاہ نقوی الباخری قارئین کرام کی خدمت میں عرض کرنا چاہے کہ دوبیہ اول کے سحر وساحری حقائق پر مشتمل یہ عمل میرا مدتوں سے ذاتی طور پر آزمودہ ومجرب عمل ہے جسے ہزار ہا

کاروباری طور پر ستائے ہوئے بندگانِ خدا کے لئے عملی طور پر آزما کر جہاں ان لوگوں کی روحانی طور پر مدد کر چکا ہوں وہاں اس عمل کی صداقت کے ان گنت کرشمے مشاہدہ کر چکا ہوں۔ میں منکرانِ اعمال ووظائف کو چیلنج کر کے کہتا ہوں کہ اگر آپ کا روحانی اعمال پر یقین ہے تب بھی نہیں ہے تو بھی کسی مالی معاشی طور پہ ستائے ہوئے شخص کے لئے اس عمل کو آزمائیں اور اس کی زوُد واثری کو آپنی آنکھوں سے خود ملاحظہ کر کے دیکھیں کہ ان حقائق میں کس قدر صداقت کا عنصر ہے۔

دشمن کی صحت کو تباہ و برباد کرنے کے لئے

بغدادی اپنے مصحف میں سحر وساحری کے قرنِ اول کی تصنیفِ اول البیان والتبیانی کے مندرجات کے حوالہ سے تحریر کرتا ہے کہ چونکہ سحر وساحری کا موضوع تباہی وبربادی، مصائب وآلام اور مختلف جسمانی روحانی امراض کا پیدا کرنا ہے اس لئے ضروری خیال کیا گیا ہے کہ اس فن متین کے عاملین کے لئے بطور نمونہ نفاق وعداوت اور تباہی وبربادی روزگار کے محققہ بالا ہر دو راعمال کے لئے ساتھ خرابی صحت کے اثرات کا حامل ایک عمل بھی پیش کر دیا جائے تا کہ یہ اعمال اس فن کی اصلیت وحقیقت کو واضح کر سکیں۔

بغدادی رقمطراز ہے کہ آلیا فوجی تحریر کرتا ہے کہ جو عامل اپنے جس دشمن کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کی صحت کو تباہ برباد کر دینا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ قمر درعقرب کے اوقات میں پیر یا بدھ کے روز غروبِ آفتاب کے وقت سیاہ مرچ، بابونہ، بلادر، خشخاش اور اسپند کا بخور جلائے عمل کو تنہائی کے کسی پرسکون مکان میں بجالائے۔ ترکیب کے مطابق عامل اپنے مطلوبہ دشمن کی شکل وصورت پر زفت، مور یا سرخ رنگ کی مٹی سے ایک پتلا تیار کرے۔ اسے بخور سے دھوپ دے کر خشک کر لے۔ اس پتلا کو اپنے سامنے کسی بلند مقام پر رکھے۔ کامل یقین کے ساتھ اس پتلا کو دشمن کا حقیقی جسم تصور کرتے ہوئے قہر وغضب کی نگاہوں سے دیکھے اور ذیل کی عبارت عمل کو ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ تلاوت کر کے پھونکے۔ اس عمل پر روزانہ وقت مقررہ پر مداومت کرے اور جب سات یوم گذر جائیں تو اس پتلا کو کفن کے ٹکڑا میں لپیٹ کر رات کے وقت قبرستان میں چلا جائے، آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے اس عمل کو بلاتعین تعداد پڑھنا شروع کرے۔ جب افقِ آسمان پر سرخ رنگ کا ستارہ ٹوٹے تو فوراً ہی اس پتلا کو کسی امنہ و بوسیدہ قسم کی قبر میں دبا دے اور خاموشی کے ساتھ واپس چلا آئے۔ اس عمل پر ایک رات اور ایک دن بھی نہ گزرنے پائے گے کہ عامل کے عمل کا شکار اس کا مطلوبہ دشمن حیرت انگیز طور پر کربناک و دردناک عوارضات جسمانی میں بتلا ہو کر بسترِ مرگ پر جا پڑے گا۔

اس عمل میں بغدادی احتیاط وانتباہ کے طور پر تحریر کرتا ہے کہ اس عمل غضب کی زبردست اور نقصان دہ تاثیر کی وجہ سے علمائے فن نے یہ حکم کیا ہے کہ عامل اس عمل کے زیادہ سے زیادہ ہفتہ وعشرہ کے بعد اس مدفون پتلا نکال لائے اور اسے کسی دریا، ندی، نہر یا جاری پانی میں بہا دے۔ اگر عامل اس عرصہ سے زیادہ اس پتلا کو دفن رکھے گا تو اس کا مطلوبہ دشمن لاعلاج مریض بن کر تیر قضائے اجل کا شکار ہو جائے گا۔ جس کی ذمہ داری خود عامل کے سر پر ہوگی اور ظلم کرنے کی صورت میں بارگاہِ رب العزت میں سخت قسم کی پرسش ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس عمل کے ساتویں روز عامل اس پتلا کو اکھاڑ کر لائے اور پانی میں بہا ڈالے۔ بغدادی اس عمل کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ سات یوم تک عامل کے دشمن کے پتلا کے دفن رہنے کی صورت میں اس کا مطلوبہ دشمن ایسی پوشیدہ قسم کی بیماریوں کا مریض بن جاتا ہے کہ جن سے جیتے جی اس کے لئے چھٹکارا پانا انتہائی مشکل بن جاتا ہے۔ عبارت عمل ملاحظہ ہو۔

قَهـارُ فَيـوُ قَهرًا قَـقًا قَهـرُ قَاقَوْ قِيطَقَا قَرْ قُوْ مُوْ تُوا يَا قَيَا قُوْطَطَا شَطَطَا هَلَكَا بَيَا سَا قَا قَا طَا قَنَا قَنَاقَنطُوْ اَلسَّاعَقَا.

اس عمل کی تشریح وتفسیر میں تحریر ہے کہ اس کے بجالانے کی ایک دوسری صورت اس طرح پر ہے کہ عامل زوالی ماہ قمری میں دشمن کے جسم کا پہنا ہوا کوئی ایسا کپڑا حاصل کرے جس میں اس کا پسینہ موجود ہو۔ اس کپڑے پر عامل دہن بلادر (یعنی بھلانواں) کے تیل سے فولادی قلم کے ساتھ غروب ہوتے ہوئے آفتاب کی سرخی کو دیکھتے ہوے منہ میں فلفل گرد کے چند دانے رکھ کر تحریر کرے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی عبارت عمل کو اس کی مقررہ تعداد جو ایک سو دس (۱۱۰) مرتبہ ہے پڑھتے ہوئے انگوٹھی پر رکھ کر جلا ڈالے اور اس کپڑے کی جو خاک ہاتھ لگے اسے حفاظت کے ساتھ اپنے پاس سنبھال رکھے۔ پھر جب دشمن کو

جسمانی بیماریوں میں مبتلا کرنا چاہے تو اسی خاک کی ایک چٹکی میں کلب سیاہ (یعنی کالا کتا) کا خون یا خون خنزیر کے چند قطرے اضافہ کر کے خوب ملائے۔ اس خاک کو کسی طریقہ سے جس بھی دشمن کو کھلا پلا دے گا۔ اس خاک کے اس کے حلق سے نیچے اترتے ہی وہ خورندہ کھاتے ہی ایسا ہو جائے گا کہ اسے اپنے تن بدن میں ایک آگ سی جل اٹھتی محسوس ہونے لگے گی۔ اس کے دل ودماغ کی قوتیں مفلوج ہو جائیں گی۔ اعصاب وعضلات میں تشنجی کیفیت طاری ہو جائے گی۔ جوڑ جوڑ میں درد پیدا ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ شخص سر سے پاؤں تک سراپا مریض بن جائے گا۔

ایسا مریض جس کی نہ تو تشخیص ہی ممکن ہو سکے گی اور نہ ہی اس کے لئے کوئی علاج ہی کارگر ہو سکے گا۔

اگر عامل اپنے عملِ روحانی اور فیضانِ نظر سے اس عمل کو باطل کر دے تو ایسے مریض کا زندہ بچ نکلنا ممکن ہو سکتا ہے ورنہ اسی سحر وجادو کے نتیجہ میں مریض کسی بھی صورت میں موت سے ہمکنار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ چونکہ دوسرا طریقۂ عمل بھی انتہائی مہلک اور لاعلاج قسم کے اسرار کا حامل ہے اس لئے اس عمل کو بجالاتے سے بیشتر مکمل غور وفکر کر لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ خواہ مخواہ کسی کو اپنے ظلم کا نشانہ بنانے کی بجائے خوفِ خدا کا فکر کرنا چاہئے تا کہ ایسا نہ ہو کہ عامل خود ایک دن عذاب الٰہی کا شکار ہو کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ دشمن کو بیمار کر دینے کے متعلقہ ان ہر دو اعمال کو درج کرنے کے بعد بغدادی سحر وساحری کے متاثرہ مریض کے علاج کے بارے میں تحریر کرتا ہے کہ عمل غضب کی عبارت کے ہر کلمہ کے اول وآخر ''وَ'' اور ''اَلَا'' کے چند الفاظ کا اضافہ کیا جائے تو اس صورت میں یہ اعجازِ مسیحا کی مالک بن جاتی ہے۔ چنانچہ اس کی ترتیب شدہ صورت یہ ہوگی۔

وَقَھَا رًا اَلَا وَقَیُوَ اَلَا وَقَھُرَا قَقَا اَلَا وَقَھُرَ قَا اَلَا وَقَوُقِیطَقَا اَلَا وَقَوُقُوُ اَلَا وَمُوطُوُ اَلَا وَیَا قَیَاقُوُ طَطَا اَلَا وَشَطَطَا اَلَا وَھَلَکَا اَلَا وَنَیَاسَا قَا اَلَا وَیَا قَا طَا قَنَا اَلَا وَقَنطُوُ اَلَا وَالسَّاعَقَا اَلَا وَسَاعَقَا اَلَا ۔

جادو وسحر کے شکار مریض کے علاج کے لئے اس عمل سے مستفید ہونے کی صورت یوں ہے کہ عامل مریض کو غسل کروا کے پاک وصاف لباس پہنائے اور اسے خوشبویات سے معطر کر کے اپنے سامنے بٹھائے۔ عمل کو سرانجام دینے سے قبل اپنا اور مریض کا حصار کرے اس کے بعد مریض کے سر کے بالوں میں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلیوں کو ڈالے، بائیں ہاتھ کو اس کے مقام دل پر رکھے اور مندرجہ بالا عبارت عمل کو (۹) مرتبہ تلاوت کر کے دونوں ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے فوراً ہٹالے اس وقت عامل محسوس کرے گا کہ اس کے دونوں ہاتھوں میں مریض کے جسم سے آگ کے شرارے نکل کر داخل ہو گئے ہیں۔ عامل اپنے ہاتھوں کو جلتا ہوا محسوس کریگا جبکہ مریض محسوس کرے گا کہ اس کے جسم سے جلانے والی آگ خارج ہونے لگی ہے ایک لمحہ تک اس حالت کے جاری رہنے کے بعد عامل دوبارہ مریض کے سر اور اس کے دل پر ہاتھ رکھے، عمل کو پڑھے اور حسب سابق جب اس کے ہاتھوں میں تپش وحرارت پیدا ہو جائے تو ہاتھوں کو مریض کے سر اور دل سے ہٹا کر کچھ دیر توقف کرے اور پھر دوبارہ عمل پر مداومت کرے اور اس عمل کو اس وقت تک بجالاتا رہے جب تک کہ اس کے ہاتھوں میں مریض کے جسم سے حرارت نکل کر اسے جلاتی رہے جوں ہی تپش وحرارت کا مریض کے جسم سے نکلنا بند ہو جائے گا عامل کے ہاتھوں میں پیدا ہونے والی تپش جاتی رہے گی۔

اس عمل کے نتیجہ میں سحر وجادو کا مریض اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے صحت یاب ہو جائے گا۔ ہم نے قارئین فیوض طلسمات کے لئے فصلِ اول کے طور پر درج کیا ہے ان کی تفصیل بیان کرنے سے مراد خلقِ خدا پر ظلم کرنے کے لئے ذخیرہ اعمال کو اکٹھا کرنا نہیں ہے بلکہ ایک خالصتاً علمی اور فنی معلومات پر مشتمل علوم مخفیہ کے دوران کی باقیات کا بیان کرنا ہے۔ جس کے ساتھ شر کے بیان میں خیر کے پہلو کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ ارباب علم وفن صرف خیر کے پہلو کو ہی اپنے عمل وتجربہ میں لا کر خوشنودی خدائے تعالیٰ حاصل کریں گے اور یہی ہمارا مدعا اور مقصد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

منفی اعمال انجام دیتے وقت اس بات کا دھیان رکھیں کہ جذبات میں بہہ کر کسی پر ظلم نہ جائے۔ اور ناحق کوئی لقمۂ اجل نہ بن جائے۔

بندش لگانے کے خاص اعمال

خواب کا باندھنا اور کھولنا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس کی نیند بند کرنی ہو تو نام مطلوب مع والدہ کے نام کے ساتھ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" لکھ کر زمین میں دفن کردیں تو مطلوب کو نیند نہیں آئے گی۔ اور اگر نیند کھولنی ہو تو تعویذ نکال کر پانی میں بہادیں۔

نوٹ: اس عمل کے لئے "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کا عامل ہونا ضروری ہے۔

مرد کو بستہ (باندھنا) اور کھولنا

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس مرد کو بستہ (باندھنا) منظور ہو اس کی نیت سے پچاس (۵۰) مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" چھری پر پڑھ کر چھری زمین میں گاڑ دیں اور دوسری چھری پر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھ کر زمین میں گاڑ دیں۔ مرد بستہ ہوجائے گا۔

اگر کھولنا منظور ہو تو چھریوں کو نکال کر ایک ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" سات روٹیوں کے ٹکڑوں پر دم کرکے کھلائیں۔ کھل جائے گا۔

نوٹ: اس عمل کے لئے "اَللّٰہُ الصَّمَدُ" کا عامل ہونا ضروری ہے۔

بدکاری سے باز رکھنا

اگر کوئی بدکاری کی طرف مائل برے کاموں سے رغبت رکھتا ہو، کسی بھی طرح سے باز نہ آتا ہو تو پرانی قبر کی تھوڑی سی مٹی لاکر اس پر باوضو حالت میں بارہ (۱۲) بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دم کریں اور کسی میوہ دار درخت کے نیچے دفن کریں۔ دفن کرتے وقت اللہ تعالیٰ عزوجل سے اس طرح دعا مانگیں کہ "یا اللہ تعالیٰ افلاں بن فلاں کو بری حرکات سے محفوظ رکھ۔"

ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز، جس کے لئے بھی یہ عمل کیا جائے گا، اللہ تعالیٰ عزوجل اس پر اپنا خاص فضل وکرم نازل فرمائے گا اور حرام کاری سے بچا کر رکھے گا۔

رغبت زنا کے خاتمے کے لئے

اگر کوئی مرد یا عورت زنا جیسے مکروہ فعل میں مبتلا ہوں اور کسی بھی طور اس عملِ بد سے باز نہ آتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع اور مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے اس زانی یا زانیہ کا وہ کپڑا جو اس نے پہنا ہوا ہو اور اس میں سے اس کے پسینے کی بو آتی ہو۔ اس کپڑا پر سورۂ مائدہ کی آیات ذیل لکھیں اور ساتھ میں سورۂ کوثر کو اس زانی یا زانیہ کے نام مع والدہ کے حروف کے اعداد کے مطابق پڑھ کر اس پر دم کریں اور بعد ازاں کلمات ذیل گیارہ مرتبہ پڑھ کر اس کپڑے پر دم کریں اور پھر اس کپڑے کو قبرستان مین جاکر کسی انتہائی بوسیدہ پرانی قبر میں دفن کردیں اور دفن کرتے وقت یہ کلمات ادا کریں۔

کلمات: كَمَا مَاتَ صَاحِبُ هٰذَا لِلْقَبْرِ بِمُوْتُ الزِّنَا وَحُبُّهُ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةَ اَوْفُلَان.

جس طرح یہ قبر والا مرگیا ہے، یہ زنا بھی مرجائے اور اس کی رغبت فلاں مرد یا فلاں (زانیہ کا نام لیں) کے دل سے فوت ہوجائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ العزیز، اس عمل سے اس زانی یا زانیہ کے دل سے زنا کی رغبت کا خاتمہ ہوجائے گا، اور زنا سے متنفر ہوجائے گا۔ (ہوجائے گی)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ . اُحِلَّتْ لَكُمْ بَهِيْمَةُ الْاَنْعَامِ (المائدہ)

سورہ کوثر کا طریقہ

اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ . فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ . اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ . فلان بنت فلان فى الزِّنَا الْحَرَام خَتَمَ شُوْدٍ اَبْتَر.

نوٹ: فلاں بن فلاں کی جگہ زانی یا زانیہ اور اس کی ماں کا نام لیں۔

کلمات مبارکہ: اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالسُّوْرَةِ الْكَوْثَرِ اِضْعَعِ الزِّنَا وَالرَّيْغُ مِنْ قَلْبِ فُلَانَةَ اَوْفُلَانٍ فَاِنَّكَ فَعَّالٌ لِمَا تَشَآءُ

وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ.

یا اللہ بحق ان آیات اور سوۃ کوثر کے، عادت زنا اور خواہش بد کو مٹا دے دل سے فلاں جو دختر فلاں عورت کی ہے یا دل سے فلاں مرد کے جو پسر فلان عورت کا ہے (زانی یا زانیہ میں سے جو بھی ہو، اس کا اور اس کی ماں کا نام لیں) کیونکہ جو کچھ تو جانتا ہے، وہی کرتا ہے یعنی جو تیری مشیت میں ہے، وہی ہوتا ہے اور تو ارحم الراحمین ہے۔

مرد بدکار کی بندش

عامل کامل حضرت حافظ جمیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک لال رنگ کا ریشمی کپڑا لے کر اس پر چہل کاف لکھ کر مرد کی چارپائی یا بستر کے بیچ میں باندھیں یا سی دیں۔ انشاء اللہ مرد بدکاری کو چھوڑ کر نیکوکاری اختیار کرے گا۔

زنا باندھنے کا عمل

نوٹ: اس عمل کے لئے چہل کاف کا عامل ہونا شرط ہے۔

علامہ محمد جاوید صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ جو کوئی زنا جیسے بد عمل میں مبتلا ہو اور کسی طور پر اس فعلِ بد سے باز نہ آتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ بعد نماز عشاء یہ عمل کریں اور مٹھائی اور پانی پر دم کریں۔ جب زانی یا زانیہ پاک صاف ہوں، اس وقت اس کو مٹھائی کھلا دیں اور پانی، چائے یا شربت میں ملا کر پلا دیں۔ یہ عمل عروج ماہِ قمر میں جمعہ سے شروع کیا جائے۔ اور ہفتے میں تین دن پیر، جمعرات اور جمعہ کے دن کریں۔

ان شاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم نوے (۹۰) یوم کے عمل پیہم سے وہ زانی یا زانیہ، زنا جیسے فعلِ بد سے تائب ہو جائیں گے۔ اور زنا کرنے کی بندش لگ جائے گی۔ مزید زنا نہیں کر سکیں گے۔ عمل یہ ہے:

سورۂ فاتحہ معہ تسمیہ	اکیس (۲۱) مرتبہ
سورۂ رحمٰن	تین (۳) مرتبہ
سورۂ ملک	سات (۷) مرتبہ
سورۂ جمعہ	تین (۳) مرتبہ
سورۂ مزمل	تین (۳) مرتبہ

اقوال زریں

☆ بے اعتبار وہی شخص نہیں جو کسی کی امانت کو مار لیتا ہے۔ بلکہ وہ بھی ہے جو کسی کی بات کو دوسروں پر ظاہر کر دیتا ہے۔

☆ مصیبت ہمیں آزار پہنچانے کے لئے نہیں بلکہ بیدار کرنے کے لئے آتی ہیں۔

☆ اپنے آپ کو دانا نہ سمجھو بلکہ اس بات کا اندازہ لگا کہ تجھ میں کیا کیا نادانیاں ہیں؟۔

☆ چور وہی نہیں جو کسی کی چیز چرائے۔ بلکہ وہ بھی ہے جو جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ وہ جانی اور بجھی ہوئی بات کو چوراتا ہے۔

☆ بلی چوہے کو ثواب کی خاطر نہیں بلکہ سواد کی خاطر مارتی ہے۔

☆ قیامت کے روز یہ نہ پوچھا جائے گا کہ تم نے کیا کچھ پڑھا ہے۔ بلکہ یہ کہ تم نے کیا کچھ کیا ہے۔

☆ دولت مند وہی نہیں جس کے پاس دولت ہے۔ بلکہ وہ بھی دولت مند ہے جو قانع ہے۔

دوست وہ نہیں جو حالتِ بد دیکھ کر افسوس کرے، بلکہ دوست وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

☆ اگر پیٹ کا دھندا نہ ہوتا تو کوئی جانور جال میں نہ پھنستا، بلکہ خود شکاری بھی جال نہ بچھاتا۔

☆ آدمی کو صرف باتوں سے ہی مت پرکھو بلکہ زیادہ تر اس کے اعمال وخواہشات سے اس کی انسانیت کا اندازہ لگاؤ۔

☆ جاہل ہی بیوقوف نہیں ہوتے بلکہ وہ تعلیم یافتہ بھی بیوقوف ہوتے ہیں جو علم کا صحیح استعمال نہیں جانتے۔

☆ بیوقوف کے گلے میں گھنٹی باندھنے کی ضرورت نہیں، بلکہ وہ خود ہی بہت جلد اپنے آپ کو واضح کر دے گا۔

☆ خدا کے دین کے لئے قابلیت شرط نہیں ہے۔ بلکہ خدا کا دین شرط قابلیت ہے۔

☆ بادشاہوں کے جاہ وجلال وشان وشوکت، امرء کے دولت ومال وحشمت وثروت اور حسینوں کے حسن وجمال اور زیب وزینت ہی کو نہ دیکھو، بلکہ بنظر عبرت یہ دیکھو کہ کتنی جلدی جلد چلے جاتے ہیں۔

جنات کی حقیقت

جنات کیا ہیں

انسان اور فرشتوں کے علاوہ جنات ایک دوسری دنیا کا نام ہے۔

جنات اور انسانوں میں ایک قدر مشترک یہ ہے کہ دونوں سمجھ بوجھ کی صفت رکھتے ہیں، دونوں میں اچھے اور برے راستہ کو منتخب کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔ جنات انسانوں سے چند چیزوں میں مختلف ہیں ان میں سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جن کی حقیقت انسان کی حقیقت سے مختلف ہے۔

جن کو جن اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ آنکھوں سے اوجھل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اِنَّهٗ يَرٰىكُمْ هُوَ وَقَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ۔ (الاعراف: ۲۷)

وہ اور اس کے ساتھی تمہیں ایسی جگہ سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم ان کو نہیں دیکھ سکتے۔

جنات کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن میں خبر دی ہے کہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں چنانچہ فرمایا: وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ۔ (الحجر: ۲۷)

اور اس سے پہلے جنوں کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔

اور سورۃ رحمٰن میں فرمایا: وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ۔ (الرحمٰن) اور جن کو آگ کی لپٹ سے پیدا کیا۔

ابن عباس، عکرمہ، مجاہد اور حسن وغیرہ نے کہا کہ "مارج من نار" سے شعلہ کا کنارہ مراد ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ خالص اور عمدہ آگ سے پیدا کیا۔ (البدایۃ والنہایۃ: ۵۹/۱)

امام نووی نے شرح مسلم میں فرمایا "مارج" سے وہ شعلہ مراد ہے جس میں جنات کی سیاہی کی آمیزش ہو۔

جنات کے آگ سے پیدا ہونے پر ایک شبہ اور اس کا جواب

اس پر یہ اعتراض ہوسکتا ہے کہ آگ میں اتنی زیادہ خشکی ہوتی ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے آگ میں زندگی کا پیدا ہونا مشکل ہے۔ زندگی کے وجود کے لئے رطوبت درکار ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے لئے ایک مخصوص ڈھانچہ اور روح جس کو نفس بھی کہتے ہیں ناگزیر ہوتا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض اپنی جگہ درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ اس آگ میں اتنی مقدار میں رطوبت فراہم کرسکتا ہے جس سے آگ میں زندگی پیدا ہوسکے۔ اس لئے کہ پانی اور آگ کے اجزاء سے گرم ہوتا ہے۔ یہ اجزاء پانی کے اجزاء میں مدغم ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے گرم پانی جب ہوا میں ہوتا ہے تو آگ کے اجزاء لطیف شکل اختیار کرکے پانی سے جدا ہوجاتے ہیں اور پانی اپنی پہلی سی خنکی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ جو بھاپ اوپر کو اٹھتی ہے وہ اس لئے کہ آگ کے اجزاء بھی اوپر کو اٹھتے ہیں کیونکہ آگ کے اجزاء خفیف ہوتے ہیں اور اور خفیف چیز میں اوپر آنے کی قوت ہوتی ہے۔ ہر چند کہ بھاپ میں رطوبت کے اجزاء ہوتے ہیں لیکن اس میں زیادہ تر آگ ہی کے اجزاء پائے جاتے ہیں، جو مرطوب اجزاء پر غالب ہوکر ان کو بھی اپنے ساتھ اوپر لے جاتے ہیں اور اجزاء کو اپنی لطافت کے حکم میں کردیتے ہیں۔ اس طرح پانی اور آگ کے اجتماع کی جو بات ہم نے کہی بالکل ثابت اور صحیح ہوجاتی ہے جب یہ کلیہ صحیح ہوگیا تو یہ بات محال نہیں رہی کہ اللہ رطوبت کے کچھ اجزاء آگ میں پیدا کرتا ہے جس سے آگ میں زندگی آجاتی ہے ان اجزاء کا ڈھانچہ اور روح سے کوئی تعلق نہیں اس لئے کہ آگ بذات خود ڈھانچہ رکھتی ہے اور اس کی روح ہوا ہے۔

دوسرا شبہ اور اس کا جواب

ایک اعتراض یہ ہوسکتا ہے کہ جن آگ سے نہیں پیدا ہوئے کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تمام فرشتوں کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تمام فرشتے سجدہ میں چلے گئے مگر ابلیس نہیں گیا اس کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: فَسَجَدُوْ اِلَّا اِبْلِیْس ،اس آیت میں ابلیس کو فرشتوں سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے اس سے معلوم ہوا کہ وہ فرشتوں میں سے تھا کیونکہ زبان عرب میں کسی کو استثناء دوسری جنس سے نہیں کرتے ہیں مثلاً یہ نہیں کہا جاتا ہے کہ ''عندی عشرۃ دراھم الا ثوبا'' (میرے پاس دس درہم ہیں مگر ایک کپڑا نہیں ہے) لہٰذا اگر ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا تو تمام فرشتوں سے اس کا استثناء کیوں کر جائز ہے۔ جب کہ اللہ تعالیٰ عربی زبان میں ہم سے خطاب کررہا ہے؟ اس لئے اس سے معلوم ہوا کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے تھا اور جن آگ سے نہیں پیدا کئے گئے ہیں۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ ابلیس فرشتوں کی جنس سے نہیں تھا۔ پھر بھی اس کو فرشتوں کے ساتھ اس لئے جمع کردیا گیا ہے کہ دونوں کے لئے (اپنی جنسیت کے اختلاف کے باوجود) ایک خاص حکم صادر کیا گیا تھا اور وہ سجدہ کا حکم ہے چونکہ زبان عرب میں اس طرح کا استثناء جائز بلکہ اہل عرب میں مشہور ہے۔ اس لئے مذکورہ بالا اعتراض صحیح نہیں صحیح بات وہی ہے جو ہم نے کہی۔

ابوالوفاء بن عقیل نے اپنی کتاب ''الفنون'' میں کہا کہ ایک شخص نے جنوں کے متعلق دریافت کیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. (الحجر:۲۷) ہم نے جنوں کو آگ سے پیدا کیا ہے۔

نیز یہ بھی بتایا کہ آگ کے شعلے ان کو نقصان پہنچاتے اور ان کو جلا دیتے ہیں، تو بھلا آگ کو کیسے جلاسکتی ہے؟۔ ابوالوفاء نے جواب دیا:

''معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح انسان کو مٹی کی طرف منسوب کیا اسی طرح شیطانوں اور جنوں کو آگ کی طرف منسوب کیا ہے۔ انسان کے مٹی سے پیدا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصلیت آگ ہے وہ خود آگ نہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''نماز میں شیطان نظر آیا تو میں نے اس کا گلا دبوچ دیا جس سے مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کے تھوک کی برودت محسوس ہوئی۔ اگر میرے بھائی سلیمان علیہ السلام کی دعا نہ ہوتی تو میں اسے قتل کردیتا۔''

جو شخص جلادینے والی آگ ہو بھلا اس کے تھوک میں برودت کیسے ہوسکتی ہے؟ اس سے ہمارا قول کی صحت ثابت ہوتی ہے۔

یہ بات کہ جنات اب اپنے آتشیں عنصر پر باقی نہیں ہیں۔ نبی ﷺ کے اس فرمان سے بھی معلوم ہوتی ہے کہ ''اللہ کا دشمن ابلیس میرے چہرے پر ڈالنے کے لئے آگ کا شعلہ لے کر آیا تھا۔''

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: شب معراج میں میں نے ایک عفریت کو دیکھا جو آگ کا شعلہ لے کر میرا تعاقب کررہا تھا۔ جب بھی میں نے پیچھے دیکھا وہ نظر آیا۔

ان حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ اگر جنات اپنے آتشیں عنصر یا شیطان آگ کا شعلہ لے کر آتا بلکہ اس کا ہاتھ یا کوئی اور عضو ہی انسان کو چھوکر جلادینے کے لئے کافی ہوتا جیسا کہ حقیقی آگ محض انسان کو چھو دینے سے جلادیتی ہے۔ معلوم ہوا کہ یہ آگ تمام عناصر میں گھل مل کر برودت ہی کا غلبہ ہوجاتا ہے یا تو خود اعضاء کی وجہ سے یا بدن سے نکلنے کی وجہ سے یا بدن سے نکلنے والی چیزوں مثلاً لعاب کی وجہ سے۔ جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یہاں تک کہ مجھے اپنے ہاتھوں میں اس کی زبان کی برودت محسوس ہوئی۔'' اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے غذا کو جسم کی بالیدگی کا ذریعہ بنایا ہے۔ غذا جتنی گرم یا ٹھنڈی خشک وتر ہوتی ہے اسی حساب سے بالیدگی اور نشو ونما ہوتی ہے اور ان میں توالد و تناسل کا عمل جاری رہتا ہے ان اسباب کی بنا پر وہ اپنے آتشیں عنصر سے منتقل ہوکر عناصر اربعہ کا مجموعہ ہوگئے۔

جنات کی تخلیق کب ہوئی؟

اس میں شک نہیں کہ جنوں کی تخلیق انسان کی تخلیق سے پہلے ہوئی اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ. الحجر:۲۶-۲۷)

''ہم نے انسان کو سڑی ہوئی مٹی کے سوکھے گارے سے بنایا اور

اس سے پہلے جنو کو ہم آگ کی لپٹ سے پیدا کر چکے تھے۔''

اس آیت میں صراحت ہے کہ جن انسان سے پہلے پیدا کیے گئے ہیں۔ بعض متقدمین کا خیال ہے کہ ان کی پیدائش انسان سے دو ہزار برس پہلے ہوئی۔ لیکن قرآن اور حدیث میں اس کی کوئی دلیل نہیں۔

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کو انسان سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جنات زمین کے باشندے تھے اور فرشتے آسمان کے باشندے نماز، تسبیح اور دعا کرتے، ہر اوپر آسمان والے فرشتے نیچے آسمان والوں سے زیادہ عبادت، دعا، تسبیح اور ذکر و اذکار کرتے۔ اس طرح فرشتوں نے آسمان کو آباد کیا اور جنوں نے زمین کو۔

جن بوڑھے ہو کر دوبارہ جوان ہوتے ہیں

ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنوں کے باپ ''سومیا'' کو پیدا کیا اور اس سے کہا: کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ ہم لوگوں کو دیکھیں لیکن لوگ ہمیں نہ دیکھ سکیں، ہمیں زمین میں دفن کیا جائے۔ ہم لوگوں میں بوڑھا دوبارہ جوان ہو جائے۔ چنانچہ اس کی یہ خواہش پوری کر دی گئی اب وہ لوگوں کو دیکھتے ہیں لیکن لوگ انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ جب وہ مرتے ہیں تو زمین مدفون ہوتے ہیں۔ ان میں کوئی بوڑھا اس وقت تک نہیں مرتا جب تک دوبارہ جوان نہ ہو جائے یعنی بالکل بچہ کی طرح۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا: پھر اللہ نے آدم کو پیدا کیا اور اس سے کہا: تم کیا چاہتے ہو؟ آدم نے کہا: پہاڑ (یا شاید جنت کہا) آدم کو پہاڑ (جنت) دے دیا گیا۔

اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے جویبر عثمان نے سند کے ساتھ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ جنوں کو پیدا کر کے ان کو زمین کو آباد کرنے کا حکم دیا چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے لگے۔ ایک عرصہ دراز کے بعد انھوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور کشت و خونریزی شروع کر دی۔ ان میں ایک بادشاہ تھا جس کو یوسف کہا جاتا تھا۔ انھوں نے اس کو قتل کر دیا۔ چنانچہ اللہ نے آسمان دنیا سے فرشتوں کی ایک فوج بھیجی اس فوج کو جن کہا جاتا تھا، انہیں میں ابلیس بھی تھا جو چار ہزار فوج کا کمانڈر تھا۔ فوج زمین پر اتری اور جنوں کی اولاد کو تباہ کر دیا اور ان کو زمین سے جلا وطن کر کے سمندر کے جزیروں میں منتقل کر دیا۔ ابلیس اور فوج اس کے ساتھ تھی اس نے زمین میں بود و باش اختیار کر لی۔ ان کے لئے کام کرنا آسان ہو گیا اور انھوں نے زمین ہی میں رہنا اچھا سمجھا۔ محمد بن اسحاق نے حبیب بن ثابت وغیرہ سے بیان کیا کہ ابلیس اور اس کی فوج آدم کی پیدائش سے پہلے چالیس برس تک زمین میں قیام پذیر رہی۔

عربی زبان میں جنوں کے نام

ابن عبدالبر نے کہا کہ اہل علم و زبان کے نزدیک جنوں کی چند قسمیں ہیں:

۱۔ اصلی جن کو ''جنی'' کہتے ہیں۔

۲۔ وہ جن جو لوگوں کے ساتھ رہتے ہیں اسے ''عامر'' کہتے ہیں۔

۳۔ جو جن بچوں کو پریشان کرتا ہے اسے ''ارواح'' کہتے ہیں۔

۴۔ سب سے زیادہ خبیث اور پریشان کرنے والے جن کو ''شیطان کہتے ہیں۔

۵۔ جس جن کی شرارت حد سے زیادہ بڑھ جائے اور اس کی گرفت مضبوط تر ہو جائے تو اسے ''عفریت'' کہتے ہیں۔

جن کی قسمیں

اس سلسلے میں نبی ﷺ نے فرمایا کہ جنوں کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ ایک قسم وہ ہے جو ہوا میں اڑتی ہے۔

۲۔ ایک وہ ہے جو سانپ اور کتوں کی شکل میں ہوتی ہے۔

۳۔ وہ ہے جو سفر اور قیام کرتی ہے یعنی بھوت وغیرہ۔ اس کو طبرانی، حاکم اور بیہقی نے ''الاسماء والصفات'' میں صحیح سند کے ساتھ بیان کیا، ملاحظہ ہو صحیح الجامع ۸۵/۳۔

ابن ابی الدینا نے ''مکاید الشیطان'' میں ابو درداء سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے جن پیدا کیے۔

ایک قسم سانپ بچھو اور کیڑوں مکوڑوں کی ہے۔

دوسری ہوا کی مانند۔

تیسری وہ جو حساب و کتاب اور جزا و سزا کی مکلف ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بھی تین قسموں میں پیدا کیا۔

ایک قسم چوپایوں کی ہے۔ ان کے بارے میں اللہ کا ارشاد ہے:

لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا. (الاعراف:۱۷۹)

''ان کے دل ہیں مگر سمجھتے نہیں، آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، کان ہیں مگر سنتے ہیں''

دوسری قسم وہ ہے جس کا جسم آدم کی طرح ہے لیکن روح شیطان کی۔

تیسری قسم وہ ہے جو بروز قیامت زیر سایہ الٰہی ہوں گے جب کہ وہاں کوئی سایہ نہ ہوگا۔

زمخشری کہتے ہیں کہ میں نے دیہاتیوں کے ہاں جنوں کے بارے میں ایسی عجیب چیزیں دیکھی ہیں جن کو بیان نہیں کیا جاسکتا۔ کہتے ہیں کہ جنوں میں ایک جنس ایسی بھی ہے جس کی نصف شکل انسان کی سی ہوتی ہے اس کا نام ''شق'' ہے یہ مسافر کو تنہا دیکھ کر پریشان کرتا بلکہ بسا اوقات مار ڈالتا ہے۔

جنوں کی دنیا ایک ناقابل انکار حقیقت

کچھ لوگوں نے جنوں کے وجود کا بالکل انکار کیا ہے۔ بعض مشرکین کا خیال ہے کہ جن سے وہ شیاطین مراد ہیں جو ستاروں کی شکل میں ہوتے۔ (مجموع الفتاویٰ ۲۴/۲۸۰)

فلاسفہ کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ جنات سے مراد وہ برے خیالات اور خبیث طاقتیں ہیں جو نفس انسانی میں پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح فرشتوں سے مراد وہ اچھے رجحانات وخیالات ہیں جو انسان میں موجود ہوتے ہیں۔ (مجموع الفتاویٰ ۴/۲۴۶)

متاخرین کا ایک گروہ اس بات کا قائل ہے کہ جنات وہ جراثیم اور مائیکروب ہیں جن کو جدید سائنس نے دریافت کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد البہی نے سورہ جن کی تفسیر میں کہا کہ جنات سے مراد فرشتے ہیں۔ ان کے نزدیک جنات اور فرشتے ایک چیز ہیں دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ فرشتے لوگوں سے اوجھل ہوتے ہیں۔ البتہ انہیں نے جنات میں ان لوگوں کو شامل کیا ہے جو اپنے ایمان وکفر اور خیر وشر کے معاملہ میں انسانوں کی دنیا سے اوجھل ہوتے ہیں۔ (تفسیر سورہ جن، ص ۸)

جنوں کے وجود کا انکار کرنے والوں کے پاس اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ انھیں ان کے وجود کا علم نہیں، لیکن لاعلمی کوئی دلیل نہیں ہو سکتی، عقل مند کے لئے یہ معیوب بات ہے کہ جس چیز کو وہ نہیں جانتا اس کا انکار کر بیٹھے، اسی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کی تردید کی اور فرمایا: بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ. (یونس:۳۹)

دلائل

۱۔ تواتر: مجموعہ فتاویٰ ۱۹/۱۰ میں ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: ''جنوں کے وجود کے سلسلہ میں مسلمانوں میں سے کسی جماعت نے مخالفت نہیں کی اور نہ اس سلسلہ میں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو ان کی طرف نبی بنا کر بھیجا تھا۔ اکثر کافر جماعتیں بھی جنوں کے وجود کو تسلیم کرتی ہیں، یہود ونصاریٰ جنوں کے بارے میں اسی طرح اعتقاد رکھتے ہیں جس طرح کہ مسلمان، البتہ ان میں کچھ لوگ اس کے منکر ہیں جیسا کہ مسلمانوں میں جہمیہ اور معتزلہ وغیرہ اس کا انکار کرتے ہیں حالانکہ جمہور ائمہ اس کو تسلیم کرتے ہیں۔ جنوں کے وجود کو تسلیم کرنے کی دلیل یہ ہے کہ اس سلسلہ میں انبیاء کرام سے بتواتر واقعات منقول ہیں جو بدیہی طور پر معلوم ومشہور ہیں اور یہ بھی بدیہی طور پر معلوم ہے کہ جنات زندہ اور عقل وفہم رکھنے والی مخلوق ہے، وہ جو بھی کام کرتے ہیں اپنے ارادہ سے کرتے ہیں بلکہ وہ امر ونہی کے بھی مکلف ہیں، وہ کوئی صفت یا عرض نہیں جو انسان کی ذات سے قائم ہیں جیسا کہ بعض ملحدین کا خیال ہے۔ جب جنوں کا معاملہ انبیا کرام سے اس قدر تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ ہر خاص وعام اسے جانتا ہے تو اس کا انکار کسی ایسی جماعت کے شایان شان نہیں جو اپنے کو رسولوں کی طرف منسوب کرتی ہو۔ (ابن تیمیہ صفحہ نمبر ۱۳ پر رقمطراز ہیں)

۲۔ قرآن حدیث میں کے نصوص: مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ. (الجن:۱)

''اے نبی ﷺ! کہو، میری طرف وحی بھیجی گئی ہے کہ جنوں کے ایک گروہ نے غور سے سنا''

دوسری جگہ فرمایا: وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا. (الجن:۶)

اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں میں سے کچھ لوگوں کی پناہ مانگا کرتے تھے، اس طرح انہوں نے جنوں کا غرور اور زیادہ بڑھا دیا"

اس کے علاوہ بے شمار آیات واحادیث ہیں جن کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں ہوگا۔

۳۔ مشاہدہ اور معائنہ

آج اور آج سے پہلے بہتیرے لوگوں نے ان میں سے کچھ چیزوں کا مشاہدہ بھی کیا ہے یہ اور بات کہ جو لوگ اس کا مشاہدہ کرتے اور سنتے ہیں ان میں سے اکثر نہیں جانتے کہ وہی جن ہیں کیونکہ ان کے تصور میں پہلے سے یہ ہوتا ہے کہ وہ یا تو روحین ہیں یا غیبی اور فضائی مخلوق۔

عہد قدیم میں وجدید میں معتمد لوگوں نے اپنے مشاہدات بیان کئے ہیں۔ اعمش ایک عظیم المرتب عالم گزرے ہیں وہ کہتے ہیں: ہمارے پاس شام کے وقت ایک جن نکل کر آیا، میں نے کہا: تمہاری پسندیدہ غذا کیا ہے؟ اس نے کہا: چاول، ہم نے اس کو چاول پیش کیا، میں دیکھ رہا تھا کہ لقمے اور پر اٹھتے ہیں مگر کوئی وجود نظر نہیں آتا، میں نے کہا: یہ خواہشات جو ہم میں پائی جاتی ہیں کیا تم لوگوں بھی ہوتی ہیں؟ اس نے کہا کہ: ہاں! میں نے کہا: تم لوگوں میں روافض ہیں؟ اس نے کہا: جو ہم لوگوں میں سب سے برا ہے۔

اس قصہ کو بیان کرنے کے ابن کثیر نے کہا: میں نے یہ سند اپنے استاد حافظ ابوالحجاج المزی کو دکھائی تو انھوں نے کہا: اعمش تک اس کی سند صحیح ہے۔ پھر کہا کہ: حافظ ابن عساکر نے عباس بن احمد مشقی کی سوانح حیات میں بیان کیا کہ عباس بن احمد نے کہا کہ ایک رات جب میں اپنے گھر میں تھا ایک جن کو یہ شعر گنگناتے سنا۔

قُلُوْبٌ بَرَاهَا الْحُبُّ حَتّٰى تَعَلَّقَتْ
مَذَاهِبُهَا فِيْ كُلِّ غَرْبٍ وَشَرْقٍ
تَهِيْمُ بِحُبِّ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَبُّهَا
مُعَلَّقَةً بِاللّٰهِ دُوْنَ الْخَلَائِقِ

(یہ دل جس کو محبت نے زخمی کر دیا ہے اور اس کی کرچیاں مغرب ومشرق میں بکھری گئی ہیں۔ یہ دل اللہ کی محبت میں دیوانہ اور اسی کا اسیر ہے نہ کہ مخلوق کا، کہ اللہ ہی اس کا رب ہے۔) (ابن کثیر کا بیان تمام ہوا)

میں کہتا ہوں: بہتیرے معتبر لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے جنوں سے کلام کیا اور ان کو دیکھا ہے، ان کا ذکر انشاء اللہ آئندہ صفحات میں کریں گے جہاں ہم نے یہ بحث کی ہے کہ ان میں مختلف صورتیں بدلنے کی صلاحیت موجود ہے۔

۴۔ جنوں کے اصلیت وماہیت:

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی ہے یہ فرشتے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور جنات آگ سے گویا آپ نے دو حقیقتوں کے درمیان فرق ملحوظ رکھا۔ اس سے ان لوگوں تردید ہوتی ہے جو جنات اور فرشتوں میں فرق نہیں مانتے ہیں۔

گدھے اور کتے جنوں کو دیکھتے ہیں

ہر چند کہ جنات ہمیں نظر نہیں آتے لیکن بعض جاندار مثلاً گدھے اور کتے ان کو دیکھتے ہیں۔ مسند احمد اور ابوداؤد میں جابر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ مروی ہے: "اگر تمہیں رات میں کتے یا گدھے کی آواز سنائی دے تو اللہ کے ذریعہ شیطان سے پناہ مانگو۔ اس لئے کہ گدھے ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جو تم نہیں دیکھتے ہو۔"

اس میں کوئی تعجب نہیں کیونکہ سائنس دانوں نے یہ تحقیق کی ہے کہ بعض جانداروں میں ایسی چیزوں کو دیکھنے کی صلاحیت ہے جن کو ہم نہیں دیکھ سکتے۔ چنانچہ شہد کی مکھی بنفشی اوٹ کے اوپر بھی شعاعوں کو دیکھ سکتی ہے۔ اسی لئے وہ سورج کو بدلی کی حالت میں بھی دیکھ لیتی ہے اور الورات کی گھٹاٹوپ تاریکی میں چوہے کو دیکھ لیتا ہے۔

شیطان اور جنات

شیطان جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن میں کئی جگہ ہم سے بیان کیا ہے اس کا تعلق جنوں کی دنیا سے ہے۔ پہلے پہل وہ اللہ کی عبادت کرتا تھا اس نے آسمان میں رشتوں کے ساتھ سکونت اختیار کی، جنت میں داخل ہوا، پھر جب اللہ نے اس کو آدم کے لئے سجدہ کا حکم دیا تو تکبر گھمنڈ اور حسد سے حکم کی تعمیل نہ کی چنانچہ اللہ نے اس کو اپنی رحمت سے دور ونفور کر دیا۔

عربی زبان میں شیطان ہر سرکش اور متکبر کو کہا جاتا ہے۔ شیطان کو شیطان اس لئے کہتے ہیں کہ اس نے اپنے رب سے سرکشی کی۔

عجیب و غریب عمل

حسن الہاشمی / فاضل دارالعلوم دیوبند

اس عمل کو ایسے افراد کریں جو انتہائی مشکل میں گرفتار ہوں یا ان کی کوئی عزت نہ کرتا ہو یا وہ مختلف بندشوں کا شکار ہوں یا کوئی شخص اپنا مرتبہ اونچا کرنا چاہے یا کوئی کسی مقدمہ میں کامیاب ہونا چاہے۔ یہ عمل انسان کو ذلتوں سے نجات دلاتا ہے، روزق کے دروازے کھولتا ہے، مصائب سے خلاصی عطا کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس عمل کی زکوٰۃ ادا کرے تو پھر وہ روحانیت کا بادشاہ بن جاتا ہے۔ اس عمل کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس کی سوالاکھ کی تعداد ۴۰ دن میں پوری کی جائے۔

اگر چالیس دن میں پوری کرنا مشکل ہو تو پھر تین چلوں میں پوری کی جائے گی۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو چھ چلوں میں پوری کی جائے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو پھر زیادہ سے زیادہ ۹ چلوں میں پوری کی جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اگر کسی بھی مقصد کے لئے سات مرتبہ پڑھ لیں تو انشاء اللہ اسی وقت کام ہوگا۔

عمل یہ ہے: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بسم اللّٰہ بَابُنَا تَبَارَکَ حِیطَاتُنَا یٰسٓ سَقفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

اگر اس نقش کو لکھ کر کوئی اپنے گلے میں ڈال لے تو اس کی بھی جائز مرادیں پوری ہو جائیں لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس نقش کے اوپر مذکورہ عمل بھی تحریر کر دینا چاہئے، تب ہی اس نقش میں اثر پیدا ہوگا۔

اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر اس نقش کو اس کا عامل لکھے گا تو اس نقش کی تاثیر سو فیصد ظاہر ہوگی اور جس کے گلے میں یہ نقش ہوگا اس کی تمام حاجتیں، تمام ضرورتیں اور تمام خواہشات اللہ کے فضل و کرم سے پوری ہوں گی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللّٰہ بَابُنَا تَبَارَکَ حِیطَاتُنَا یٰسٓ سَقفُنَا کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا حٰمٓعٓسٓقٓ

حِمَایَتُنَا فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْم۔

ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق
ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک
ی	ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ
ع	ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی
ص	ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع
ح	م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص
م	ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح
ع	س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م
س	ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع
ق	ک	ہ	ی	ع	ص	ح	م	ع	س
ک	ہ	ی	ع	ص	ع	م	ع	س	ق

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی مسکین کا بھی جواب نہیں ہے۔ یہ بھی نئے دور کے ایک کامیاب صوفی ہیں، ان کو دیکھ کر شریعت وطریقت کی افادیت کا اندازہ بہت آسانی سے ہوجاتا ہے۔ پیری مریدی اور تعویذ گنڈوں کا سلسلہ ان کے خاندان میں کئی نسلوں سے بدستور چلا آرہا ہے اس لحاظ سے اگر یہ کہا جائے کہ صوفی مسکین خاندانی صوفی ہیں تو بے جانہ ہوگا۔ اس دنیا میں جب خاندانی حکیم ہوسکتے ہیں تو خاندانی صوفی کیوں نہیں ہوسکتے۔

صوفی مسکین شکل وصورت کے اعتبار سے گربہ ملت محسوس ہوتے ہیں لیکن عقل وخرد کے اعتبار سے ان کا مقام لومڑی اور کوے سے بھی سوا ہے۔ بے حد عقل منداور بے حد چالاک، کیسی بھی الجھن ان کے حوالے کردو چٹکی بجا کر اس کو منٹوں میں حل کرلیں گے اور حل کرتے ہوئے ذرا بھی انہیں تھکان کا احساس نہیں ہوگا۔ کرامتوں کا عظیم سلسلہ بھی ان کے خاندان کی مخصوص روایت ہے۔ کرامتیں تو ان کے خاندان کے نابالغ بچوں سے بھی صادر ہوجاتی ہیں۔ ان کے چچازاد بھتیجے کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے پوری بخاری شریف تین دن میں یاد کرلی تھی پھر ایک دن میں بھلادی۔ ان کے جدامجد کرامتوں کے ماہر تھے ایسی ایسی کرامتیں ان کی طرف منسوب ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ ان کے جدامجد کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ پرندوں کی طرح ہوا میں اڑتے تھے اور اس سے بڑی کرامت یہ تھی کہ اڑتے وقت کسی کو نظر بھی نہیں آتے تھے۔ ان ہی کے بارے میں چشم دید گواہوں نے بتایا کہ وہ خشکی میں مچھلی کی طرح تیرتے تھے، ان کے بارے میں یہ بھی مشہور ہے کہ ان کا جسم نور بن کر فضاؤں میں بکھر جاتا تھا لیکن یہ منظر وہی لوگ دیکھ سکتے تھے جن کی پچاس سال سے تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی ہو۔ ان کے والد بھی صاحب کرامت بزرگ تھے، ان کی سب سے بڑی کرامت یہ تھی کہ وہ عصر کی نماز روزانہ مدینہ میں جاکر پڑھتے تھے، چنانچہ عصر اور مغرب کے درمیان انہیں کبھی ان کے محلہ میں نہیں دیکھا گیا اور یہی اس بات کی سب سے بڑی دلیل تھی کہ وہ بہ نفس نفیس مدینہ میں موجود ہیں۔

ان کے مجھلے چچا کے بڑے داماد کے خالہ زاد بھائی کا حال یہ تھا کہ وہ اڑتے ہوئے پرندوں کے پر گن کر بتادیا کرتے تھے۔ انہوں نے ایک بار نہیں بلکہ کئی بار آسمان کے ستاروں کی صحیح تعداد بتائی اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ تعداد بالکل درست ہے تاہم اگر کسی کو یقین نہ آئے تو وہ خود گن کر دیکھ لے۔ صوفی مسکین کے پاس بھی کرامتوں کا پورا اسٹاک ہے، لیکن یہ اپنی کرامتوں کو زیادہ ظاہر نہیں کرتے، ان کی ایک کرامت تو میں نے بہ چشم دیکھی تھی۔ ہوا یہ تھا کہ بھری برسات میں وہ میرے ساتھ ایک سڑک پر مٹر گشت کررہے تھے، سڑک پر کیچڑ پھیلی ہوئی تھی اچانک صوفی مسکین کا پاؤں پھسل گیا اور گرتے گرتے سنبھل گئے۔ میں نے کہا الحمدللہ، اللہ نے آپ کو چاروں خانے چت ہونے سے بچالیا، وہ بولے جب بھی ایسا ہوتا ہے تو فرشتے مجھے سنبھال لیتے ہیں اور زمین پر گرنے نہیں دیتے۔ ابھی بھی نصف درجن فرشتوں نے مجھے اپنی آغوش میں لے لیا تاکہ ایک صوفی کی بے عزتی نہ ہونے پائے۔ میں بولا لیکن مجھے تو ایک فرشتہ بھی نظر نہیں آیا۔ انہوں نے جواب دیا۔ فرشتے ہرکس وناکس کو نظر نہیں آتے ان کا دیدار کرنے کے لئے بانگ دہل پکا صوفی بننا پڑتا ہے۔ اسی لئے تو کہتا ہوں کہ تم بھیا اس وادی پرنور میں پوری طرح داخل ہوجاؤ، تاکہ تمہارے حصے میں بھی اس طرح کی کچھ کرامتیں آجائیں، کب تک قلم کے ذریعہ اوراق سیاہ کرتے رہوگے۔ انہوں نے کہا صوفی شہتوت کو دیکھئے الف کے نام بے نہیں جانتے لیکن ہزاروں لوگوں کو وہ بلاٹکٹ جنت میں داخل کراچکے ہیں۔ صوفی نمکین کو دیکھو، دیکھنے میں بالکل چوپٹ نظر آتے ہیں لیکن روزانہ مجلسیں جماتے ہیں اور روزانہ درجنوں مرید بنالیتے ہیں۔ میں نے کہا آپ کی باتیں سن کر دل میں لالچ تو بہت آتا ہے اور ایک ہوک سی

بھی اٹھتی ہے، لیکن بیوی صوفی بننے کی اجازت نہیں دیتی۔ عزیزم! انہوں نے کہا تھا کہ بیوی کی غلامی سے فوراً نجات حاصل کرو اور راہ تصوف میں گھوڑے دوڑاؤ۔

لیکن میں گھوڑا کہاں سے لاؤں گا میں تو گدھا خریدنے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں۔

تم ہاتھی بھی خرید سکتے ہو، چند مرید تو بناؤ پھر ان کی طرف سے تحفے اور ہدیئے اتنے وصول ہوجایا کریں گے کہ بغیر بلے کے رن بناؤ گے اور بغیر پچ کے کرکٹ کھیلو گے اور بغیر گیند کے چھکے مارو گے۔

سمجھ گئے؟ اگر نہیں سمجھے تو شام کو گھر آنا تفصیل سے سمجھاؤں گا۔

ان سے نمٹ کر جب گھر پہنچا تو بانو اخبار کی تلاوت میں مصروف تھی۔ وہ ایک خاص ادا کے ساتھ کہنے لگی۔

موسم کس قدر خراب ہے، مسلسل بارش ہورہی ہے، سڑکوں پر پانی بھرا ہوا ہے اور آپ کو ایسے میں بھی گھومنے پھرنے کی سوجھ رہی ہے۔

بیگم! میں صوفی مسکین کے ساتھ ٹہل رہا تھا وہ مجھے سمجھا رہے تھے کہ اگر یہ زندگی آرام وراحت کے ساتھ گزارنا چاہتے ہو تو میدان تصوف میں قدم رکھو اور پیری مریدی کرنے کے لئے اپنی کمر کس لو۔

بانو میری بات سن کر آگ بگولہ ہوگئی اور کہنے لگی کہ آج تک تمہارے دماغ میں یہ کیڑا کلبلا رہا ہے۔

میں نے بھی لال پیلا ہوتے ہوئے کہا۔ تم پیری مریدی کو کیڑا کہتی ہو، اللہ سے ڈرو، بخشش بھی نہیں ہوگی۔

میں بھی اس پیری مریدی کو عظیم وسیلۂ تربیت سمجھتا ہوں جو سچ مچ کے اولیاء اور صوفیاء کے ذریعہ اس میں چلی تھی اور چل رہی ہے۔ بانو تقریر کرنے کے انداز سے بول رہی تھی لیکن وہ پیری مریدی جو صرف اپنا الو سیدھا کرنے، دولت سمیٹنے اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس سے مجھے وحشت ہوتی ہے اور میں اسی کی مخالفت کرتی ہوں۔ مرید وہی لوگ بنا سکتے ہیں جو خود کسی کے مرید ہوں اور جن کو اپنے شیخ کی طرف سے بیعت کرنے کی اجازت حاصل ہو۔

بجا فرمارہی ہو۔'' میں نے کہا'' میں بغیر کسی کا پلہ تھامے اس کام کو ہاتھ نہیں لگاؤں گا، میرے بچپن کے دوست کلن شاہ کے سوتیلے سسر منشی نواب کے پیرزاد بھائی کے استاد مکمل قسم کے شیخ ہیں، ان کو خلافت راشدہ ان کے اُن بزرگوں سے باضابطہ اور براہ راست موصول ہوئی تھی جو ایک ہزار سال سے کوہ ارارات میں دفن ہیں۔ وہ مجھے ازراہ ہمدردی خلافت دینے کے لئے بے چین ہیں، ان سے خلافت وصول کرکے میں اس میدان مبارک میں چھلانگ لگاؤں گا، بس تم اجازت مرحمت فرمادینا تاکہ میں عذاب دنیا سے محفوظ رہوں۔

میں تو اجازت نہیں دے سکتی، بانو نے کہا۔ میں آپ کی حقیقت جانتی ہو، آپ پابندی سے نماز تو پڑھتے نہیں، رمضان کے روزے رکھ لیتے ہو کس طرح یہ میں جانتی ہوں، برائے خدا خلافت لینے سے پہلے پانچوں وقت کی نماز بروقت پڑھنے کی عادت ڈالو۔ فضول باتوں سے خود کو بچاؤ، چھچھورے اور نکمے دوستوں سے اپنی حفاظت کرو اور حسن وعشق کی ناجائز باتوں سے پکی توبہ کرو۔ پھر میں سوچوں گی کہ آپ کو اجازت دوں یا نہ دوں۔

واری اللہ کی بندی میں بڑبڑاتا رہا مجھے سرتاپا تقویٰ بنے بغیر اجازت نہیں دوگی۔

بے شک جب تک آپ سدھر نہیں جائیں گے میں اس کار مقدس کی آپ کو اجازت نہیں دے سکتی۔

تم بیوی ہو یا تھانیدار، تمہیں شوہر سے بات کرنے کا سلیقہ تک نہیں آتا تم مجھے بگڑا ہوا ثابت کررہی ہو، تم کہتی ہو کہ میں پابندی سے نماز نہیں پڑھتا۔ تم یہ بک رہی ہو کہ رمضان کے روزے بھی کھاپی کے پورے کرتا ہوں، بھلی مانس!

میں درجنوں ایسے مولویوں سے واقف ہوں جو گنڈے وار نماز پڑھتے ہیں اور جو رمضان بھر سفر میں رہتے ہیں اس لئے روزے بھی نہیں رکھ پاتے لیکن جن کے چہرے مہرے پر ایمان لانے والے ان کے گھروں پر جوق در جوق جارہے ہیں اور ان کے حلئے سے مستفیض ہورہے ہیں اور دن رات مرید بننے کی ایک تحریک چلا رہے ہیں۔

چلئے ان کے پاس حلیہ تو ہے آپ کے پاس تو حلیہ بھی نہیں، آپ تو اکثر پتلون پر کرتا پہن لیتے ہیں اور نیکر اور بنیان میں بازار تک چلے جاتے ہیں۔

تم کہتی ہو کہ میں حسن وعشق کی باتیں کرنا چھوڑ دوں۔ اری بھلی مانس حسن وعشق کے دم سے اس کائنات میں رنگ ہے، ورنہ اس غم سے بھری دنیا میں رکھا کیا ہے؟ اور محترمہ یہ دور جدید ہے اس دور میں معیاری

قسم کی داڑھی والے لوگ بھی حسن وعشق سے مسلسل مستفیض ہورہے ہیں، نہ ان پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں نہ کوئی قیامت آرہی ہے۔

انگلیاں تو اس لئے نہیں اٹھ رہی ہیں۔ بانو بولی کہ جن لوگوں کو انگلیاں اٹھانی چاہئے تھیں وہ خود ان بیماریوں میں مبتلا ہیں، لیکن برائی تو برائی ہے، برائی اگر مولوی حضرات بھی کررہے ہوں تو بھی قابل گرفت ہے بلکہ زیادہ قابل گرفت ہے کہ وہ جانتے بوجھتے بے راہ روی کے صحراؤں میں بھٹک رہے ہیں اور اللہ سے بے خوف ہوکر خرمستیاں کررہے ہیں۔

تم کہتی ہو میں خود کو سدھار لوں، آخر میں کدھر سے بگڑا ہوں، تمہیں اپنے شوہر سے اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے شرم نہیں آتی، بے حساب دوزخ میں جاؤ گی۔

میں جہاں بھی جاؤں گی آپ ہی کے ساتھ جاؤں گی۔

گویا کہ تم مجھے جہنم میں بھی چین سے کوئی عذاب نہیں بھگتنے دوگی۔

اچھا ایک کام کرتی ہوں، بانو نے اپنا موڈ بدلتے ہوئے کہا۔ چلو بھائی صاحب سے مشورہ کرتے ہیں اگر انہوں نے اجازت دیدی تو آپ کار خیر کے لئے گھر سے نکل پڑیں میں نہیں روکوں گی۔

بہت چالاک ہوگئی ہو، میں نے بانو کو گھورتے ہوئے کہا۔ تم جانتی ہو کہ ہاشمی صاحب مجھے پیری مریدی کی اجازت نہیں دیں گے کیوں کہ وہ ایک دنیادار قسم کے عالم دین ہیں وہ کیوں مجھے اجازت دیدیں گے، وہ تو غصہ میں آکر میرے ہاتھ کا نوالہ بھی چھین لیں گے۔

آپ بکواس مت کیجئے، بانو چیخ کر بولی۔

میں بکواس کررہا ہوں، سچ تو کڑوا ہوتا ہے، کسی کو برا کہہ لوں آپ کو برا نہیں لگے گا لیکن اگر ہاشمی صاحب کو برا کہوں گا تو آپ چراغ پا ہوجائیں گی۔ ارے ہاشمی صاحب میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہیں، ان کے چہرے پر داڑھی بھی ایک ہی ہے ایک درجن داڑھیاں نہیں ہیں کہ تم ان کا اتنا احترام کرتی ہو، شوہر شوہر ہوتا ہے اس کے مجازی خدا ہونے میں شک کرنا بھی کفر ہے، لیکن تم ان باتوں کو کیا سمجھوگی۔

چلئے میں آپ کی سفارش کردوں گی، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وہ میری سفارشوں کو جلدی سے نہیں ٹھکراتے۔

جی ہاں، وہ میرے سلام کا جواب اس طرح دیتے ہیں کہ جیسے کوئی کنجوس سرمایہ دار جو کسی فقیر کو ایک چونی دیتے ہوئے ناک منہ چڑھائے اور جب تم سلام کرتی ہو تو ان کا جواب لاجواب ہوتا ہے اور اس طرح پرتپاک انداز سے جواب دیتے ہیں کہ مجھ جیسے شریف شوہروں کو رقابت سی ہونے لگتی ہے اور وادیٔ دل میں شک کروٹیں لینے لگتا ہے۔

بانو ہنس دی اور میں نے بھی مصلحت اسی میں سمجھی کہ موڈ صحیح کرلوں۔ شام کو مغرب کے بعد ہم دونوں مولانا ہاشمی صاحب کے دولت کدے پر پہنچے، اتفاق سے وہ گھر ہی میں موجود تھے اور اپنی اہلیہ سے بات چیت کررہے تھے، میں نے گھر میں داخل ہوتے ہی انہیں سلام کیا۔ انہوں نے اسی طرح جواب دیا جس طرح معیاری مالکان اپنے نوکروں کے سلام کا جواب بے نیازی سے دیتے ہیں تاکہ نوکروں کو اس بات کا احساس رہے کہ سلام وجواب سے وہ دوست نہیں بن جائیں گے غلام ہی رہیں گے۔ بانو نے بھی انہیں سلام کیا، انہوں نے اس کے سلام کا جواب چہرے پر تبسم لاکر دیا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کی خیریت بھی پوچھی۔ اس طرح کی حرکتیں دیکھ کر میں احساس کمتری کا شکار ہوجاتا ہوں اور میرے اندر کا شوہر پن میری غیرت کی دیواروں سے سر ٹکرا کر خودکشی کرنے کی پلاننگ کرنے لگتا ہے اور دل میں ایک عجیب طرح کی اُچھل کود شروع ہوجاتی ہے، اُف! میری دوراندیشیاں۔

ان کی اہلیہ نے میرے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا، فرضی میاں اچھے ہو، بہت دبلے ہوگئے۔ بانو کھانے کو نہیں دے رہی کیا، ان کا یہ جملہ سن کر سب ہنس دیئے لیکن جب میں نے ہنسنے کی کوشش کی تو میں اور افسردہ ہوگیا۔

کچھ دیر کے بعد بانو نے کہا بھائی صاحب آج تو میں آپ کے پاس ایک فریاد لے کر آئی ہوں۔

بولو، میں کیا خدمت کرسکتا ہوں، ہاشمی صاحب نے حسن اخلاق کے ساتھ کہا۔

انہیں بہت دنوں سے یہ شوق لگ رہا ہے کہ یہ لوگوں کو مرید بنائیں اور ان کی تربیت کریں، ان کے کچھ دوستوں نے انہیں یہ مشورہ اس لئے بھی دیا ہے کہ اس سے ان کی آمدنی میں بھی اضافہ ہوگا اور ان کا وقت بھی کٹ جایا کرے گا۔

بیٹا تربیت تو اللہ کے بندوں کی وہی کرسکتا ہے جو خود تربیت یافتہ ہو، جو خود تربیت سے محروم ہوں وہ کسی کو کیا دے سکتا ہے۔ میں تو یہ سمجھتا

ہوں کہ یہ تو ابھی مرید بننے کے بھی اہل نہیں ہیں، یہ شیخ کیسے بن سکتے ہیں اور اگر ان جیسے لوگ بھی پیری مریدی کرنے لگیں گے تو اس لائن کا رہا سہا وقار بھی خاک میں مل جائے گا۔

آپ تو دراصل پیری مریدی کے مخالف ہیں۔''میں نے ہمت کر کے کہا۔

جی ہاں۔لیکن میں اس پیری مریدی کا مخالف ہوں جو صرف پیسے بٹورنے کے لئے کی جاتی ہے اور جس کا مقصد صرف لوگوں کو بے وقوف بنانا ہوتا ہے۔پیری مریدی کے کچھ اصول ہوتے ہیں، کچھ ضابطے ہوتے ہیں، کچھ شرائط ہوتی ہیں، ایسا تھوڑا ہی ہے کہ کوئی بھی ایرا غیرا اس لائن میں کود پڑے اور لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنا شروع کر دے، تم ابھی تک پتنگ اڑا لیتے ہو، پکچروں کا شوق رکھتے ہو، ٹی وی میں پوری دلچسپی ہے اور موقع بہ موقع عشق بازی بھی کر لیتے ہو بکواس کرنے میں تم یگانۂ زمانہ سمجھے جاتے ہو۔

بھائی صاحب آپ میری توہین کر رہے ہیں، یہ سب کام جن کا آپ نے ذکر کیا میرے ذاتی فعل ہیں۔جنہیں میں اپنے گھر کی چہاردیواری میں کرتا ہوں، باہر والوں کو اس کی خبر نہیں ہے، جب کہ پیری مریدی تو میں گھر سے باہر کروں گا اور سب لوگ گھر سے باہر ہی کرتے ہیں۔مولوی ابوداؤد بھی گھر سے باہر مکمل پیر نظر آتے ہیں۔آسمان کے فرشتے بھی ان پر عش عش کرتے ہیں، حالانکہ ان کے گھر کا حال بہت برا ہے اور گالیاں بھی اچھی خاصی بک لیتے ہیں، وہ تو صبح شام اپنی زوجہ کو نہایت پابندی کے ساتھ زدوکوب بھی کرتے ہیں۔

اس طرح کے لوگوں کی مثال دے کر تم خود کو اچھا ثابت نہیں کر سکتے۔اس طرح ہی کے لوگوں نے اس مقدس سلسلہ کو بدنام کیا ہے، کوئی چور اگر پکڑا جائے تو وہ پولیس سے یہ کہہ کر سزا سے نہیں بچ سکتا کہ فلاں شخص بھی چوریاں کر رہا ہے، اگر چوری کرنا برا ہوتا تو وہ کیوں کرتا؟

چلئے مولوی ابوداؤد کو چھوڑیئے آپ تو صوفی مسکین کو بھی پیر نہیں کہتے جب کہ وہ خاندانی پیر ہیں اور ان کے دو ہزار سے زیادہ مرید تو عالم برزخ میں ہیں۔

میں صوفی مسکین کے بارے میں زیادہ نہیں جانتا لیکن جتنا جانتا ہوں اس کی روشنی میں یہی سمجھتا ہوں کہ وہ مرید کرنے کے حق دار نہیں ہیں۔خلافتیں تو آج کل مل ہی جاتی ہیں لیکن ہر کس وناکس کی عطا کردہ خلافت کوئی سند نہیں ہوتی، پھر میں تو اس بات ہی کو نہیں مانتا کہ صوفی اور پیر خاندانی بھی ہوتے ہیں، یہ کوئی ترکہ نہیں ہے جو باپ کے مرنے کے بعد بیٹے کو ملے اور اس طرح یہ سلسلہ چلتا رہے اور جہاں یہ ترکے والا سلسلہ چل رہا ہے وہاں نہ کوئی اصلاح ہو رہی ہے نہ تربیت، چند وظائف بتا کر پیر صاحب مرید سے اپنا دامن چھڑا لیتے ہیں اور ماہ بہ ماہ اور سال بہ سال بس ہدیہ وصول کرتے رہتے ہیں۔اس طرح کے پیروں سے نہ شریعت کی حفاظت ہو رہی ہے، نہ طریقت کو پھل پھولنے کا موقع مل رہا ہے۔ہاں اگر تم سچ مچ کے پیر بننا چاہو تو پہلے اپنی اصلاح کرو، بزرگوں کی صحبت اختیار کرو اپنی وضع قطع درست کرو، زبان کی حفاظت کرو اور غلط سلط دوستوں سے دور رہو، چند سال اس طرح گزار کر پھر کسی کے مرید بنو اس کے بعد جب شیخ تمہیں خود خلافت دیدے تو پھر پیری مریدی کا آغاز کرو۔

یہ تو وہ بات ہوگئی۔''میں نے کہا'' نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

بھائی صاحب!'' بانو نے کہا، بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جنہیں تصوف کے الف بے کی بھی خبر نہیں ہے، مثلاً منشی کرامت علی کا بیٹا خواجہ زعفران علی کا پوتا منقاد علی کل تک سڑکوں پر کنچے کھیلتا تھا اور چھتوں پر کنکوے اڑاتا تھا۔لڑکیوں کو چھیڑنے کے بھی کئی قصے اس سے منسوب ہیں۔آج اس کا حال یہ ہے کہ روزانہ مجلسیں جماتا ہے، لمبی لمبی دعائیں کراتا ہے، گاؤں کے لوگ دھڑا دھڑ اس کے مرید ہو رہے ہیں اور اس کے گھر میں اب بھی گھی شکر کی کمی نہیں ہے۔اگر آپ انہیں اجازت دیدیں گے تو ان کا شوق بھی پورا ہو جائے گا اور کچھ معاشی حالات بھی سدھریں گے، تنخواہ میں تو اب گزارہ ہوتا نہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا۔'' ہاشمی صاحب بولے'' کہ تم بھی بھٹک گئی ہو، یہ بھی تیتر بازی، کبوتر بازی کی طرح کوئی شوق ہے جس کی اجازت نابالغ بچوں کو دیدی جائے اور یہ بھی کوئی ذریعہ معاش ہے کہ جسے اختیار کر کے اپنے گھر کی غربت ختم کی جائے۔بانو جو لوگ پیسے بٹورنے کے لئے یا اپنے نفس کی تسکین کے لئے بزرگی کا پیشہ اختیار کر رہے ہیں وہ کوئی بھی ہوں وہ بزرگی کو بدنام کر رہے ہیں اور اس لائن کی عظمتوں کو خاک میں ملا رہے ہیں۔مجھے تم سے ہمیشہ حسن ظن رہا۔آج تمہاری زبان سے

ایسی کچی بات سن کر مجھے افسوس ہو رہا ہے۔ ابوالخیال کی صحبتوں نے تم پر بھی غلط اثر ڈالا ہے۔

بیٹا ہاشمی صاحب کی اہلیہ بولیں، بیٹا تو بت کدہ میں اذان دیتا رہ اسی میں تیری بھلائی ہے اور اسی میں قوم کی آبرو ہے۔

ان کے لکھے ہوئے مضامین سے لوگوں کی اصلاح ہو رہی ہے۔ ''ہاشمی صاحب بولے'' اور بناوٹی لوگوں کی حقیقتیں کھل رہی ہیں، ان کی لکھی ہوئی کتاب اذان بت کدہ بھی خوب فروخت ہو رہی ہے اور سماج کے معیاری لوگ اس کتاب سے استفادہ کر رہے ہیں، لیکن افسوس جو دوسروں کو آئینہ دکھانے کے کام کر رہا تھا اب وہ خود ایسی صورت اختیار کرنا چاہتا ہے کہ جب کوئی اور اسے آئینہ دکھائے گا تو اسے خود اپنے منہ کو چھپانا پڑے گا۔ برخوردار! ہاشمی صاحب نے میری طرف دیکھ کر کہا، تمہیں میری باتیں کڑوی لگیں گی لیکن حقیقت یہ ہے کہ تم جو کام کر رہے ہو یہی کام عظیم ہے، تم طنز میں ڈوبے جملوں سے سماج کے بگڑے ہوئے لوگوں کے کھوکھلے کردار کی حقیقت کھول کر دامن معاشرہ میں جو پیوندکاری کر رہے ہو یہ ایک عظیم کام ہے اسی میں لگے رہو اسی میں تمہاری عزت ہے اور اسی میں فلاح و کامرانی مضمر ہے۔

مجھے ان تحریروں سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ کچھ لوگ تعریف کرتے ہیں، واہ واہ کرتے ہیں اور بس نہ کوئی ڈرافٹ آتا ہے نہ کوئی منی آرڈر۔

بہت سے کاموں کے فائدے دیر میں ظاہر ہوتے ہیں، لیکن جب ظاہر ہوتے ہیں تو انسان کو اس وقت اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا وقت ضائع نہیں ہوا۔ کھیتی کرنے والے کو چند ماہ میں فصل مل جاتی ہے لیکن باغ لگانے والے کو دیر میں پھل نصیب ہوتے ہیں، کھیتی اپنے لئے بوئی جاتی ہے اور باغ آنے والی نسلوں کے لئے لگائے جاتے ہیں، تمہارا کام باغ لگانے کا ہے جس کا پھل آنے والی نسلیں کھائیں گی اور تا قیامت تمہارا نام ایک اچھے طنز نگار کی حیثیت سے لائبریریوں کی زینت بنے گا۔ تم مر جاؤ گے لیکن دنیا میں تمہاری کتابیں زندہ رہیں گی۔

آپ ان کی کچھ تنخواہ بڑھا دیجئے، گھر کا سودا سلف، دوائیں، بچوں کی فیس، ان کا دماغ پریشان رہتا ہے، الگ سے کوئی آمدنی بھی نہیں ہے میں بھی ان کے چہرے پر جب فکر و تشویش کی آندھیاں چلتی ہوئی دیکھتی ہوں تو مجھے ہی ان پر رحم آ جاتا ہے۔

چلو میں اس بارے میں غور کروں گا اور کوئی بہتر صورت ان کے لئے نکالوں گا۔ ہاشمی صاحب نے ایک سنجیدہ اعلان کیا اور اس کے بعد ہم دونوں میاں بیوی اپنے گھر کو واپس آ گئے۔

گھر جیسے پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ گھر کے دروازے پر صوفی مسکین، صوفی ہل من مزید، صوفی قالو بلی، صوفی صواد ضواد اور صوفی آر پار کھڑے ہوئے تھے، صوفی قالو بلی نے ہم دونوں کو دیکھ کر کہا۔

کہاں تشریف لے گئے تھے؟

میں نے جھلا کر کہا، ہنی مون منانے گیا تھا۔

ماشاءاللہ صوفی مسکین نے کہا، کیا ہنی مون ہفتے کے ہفتے منا رہے ہو۔

آپ لوگوں کا شان نزول؟ میں نے کسی جج کی طرح پوچھا۔

یہیں دروازے پر کھڑے ہو کر پوچھو گے، بیٹھک کھولو تو ہم کچھ عرض کریں۔

میں نے بیٹھک کھولی ہی تھی کہ بانو نے مجھے آواز دی، میں اندر آ گیا تو بانو بولی، میں ناشتہ بھجوا رہی ہوں، آپ ان سے باتیں کریں۔

بڑی حیرت کی بات تھی بلکہ یہ تو ایک طرح کا معجزہ تھا۔ بانو میرے دوستوں کے لئے ناشتہ اس وقت بناتی ہے جب میں اس کی خوشامد کروں اور اپنے دوستوں کے فضائل بیان کروں لیکن یہ آج کیا ہوا کہ اس نے خود ہی ناشتہ بنانے کی تیاری شروع کر دی اور اس لب ولہجہ میں مجھ سے بات کی کہ مجھے بے اختیار اپنی سہاگ رات یاد آ گئی، وہ سہاگ رات جب اس نے پرتپاک انداز میں مجھ سے کہا تھا، آئی لو یو۔ شاید مجھے خوش کر کے پیری مریدی کی لائن سے ہٹانے کی پلاننگ کر رہی تھی اور میں بھی اندر سے کچھ ٹوٹ گیا تھا اور مجھے یہ احساس ہو گیا تھا کہ پیری مریدی ایک عظیم سلسلہ ہے جو عظیم لوگوں کے ہی بس کی بات ہے، ہم جیسے بجونگڑے اور لپاٹی قسم کے لوگ اس مسند پر اگر دندنانے لگیں گے تو بزرگی اور ولایت کی ایسی کی تیسی ہو جائے گی۔

میں نے اپنے چاروں دوستوں کو ناشتے کی خوش خبری سنائی، پھر ان لوگوں سے پوچھا کہ آپ لوگوں کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

صوفی قالو بلی بولے ہر چیز کی کانفرنس ہو رہی ہے آج تک تصوف کی کانفرنس نہیں ہوئی۔ ہم لوگوں نے یہ سوچا ہے کہ ہم تصوف کی ایک کانفرنس منعقد کریں گے اور اس میں دنیا بھر کے صوفیوں کو مدعو کر کے اس

کانفرنس کی رونق بڑھائیں گے۔

یار اصل بات تو کرو، صوفی مسکین نے لقمہ دیا۔

اور ہاں، صوفی قالو بلی بولے ہم لوگوں نے یہ سوچا ہے کہ اس کانفرنس میں آپ کو خصوصی مہمان کی حیثیت سے بلائیں۔

میرے خیال میں خصوصی مہمان تو آپ کسی صوفی ہی کو بنائیں۔

یار تم صوفیاء سے کچھ کم ہو، ذراسی داڑھی ہی تو کم ہے ورنہ دیکھنے میں ایسے لگتے ہو جیسے تصوف تمہارے گھر کا لونڈا ہو۔

میں اپنی بیوی سے مشورہ کرلوں۔" میں نے کہا، آپ جانتے ہیں کہ میں اپنی زوجہ سے پوچھے بغیر ہگنا موتنا بھی پسند نہیں کرتا۔"

بے شک آپ اپنی زوجہ سے مشورہ کرلیجئے، انشاء اللہ وہ ہماری تجویز سے متفق ہوگی اور تم دیکھنا کہ خصوصی مہمان کی حیثیت سے تمہیں اسٹیج پر دیکھ کر کتنے ہی صوفیوں کے منہ میں پانی آجائے گا وہ تمہیں اسی وقت نقد خلافت عطا کریں گے اور تمہارا مرید بننے کے لئے ایک لمبی قطار وجود میں آجائے گی، بس تم ہاں کردو اور اگلے ہی دن بینک میں اپنا اکاؤنٹ کھول لو اور دیکھو صوفیوں کے گھروں میں دولت کس طرح برستی ہے۔

ناشتے کے بعد یہ لوگ چلے گئے اور یہ فرما گئے کہ بیوی سے مشورہ کرکے ہمیں جلد مطلع کردینا تاکہ کانفرنس کی تیاری شروع کی جاسکے۔

ان لوگوں کے چلے جانے کے بعد میں اندر بانو کے پاس گیا اور میں نے کہا۔

ناشتہ از خود بنانے کا اور اتنا اچھا بنانے کا شکریہ۔

اس میں شکریہ کی کیا بات ہے، آپ کے دوستوں کی مہمان نوازی کرنا تو میرا فرض ہے، اس فرض میں اگر کوئی غلطی ہوجایا کرے تو آپ نظر انداز کردیا کریں۔

بانو میں سو فیصد جھجک کے ساتھ ایک مشورہ لے رہا ہوں وہ یہ کہ میرے یہ احباب جو ابھی آئے تھے تصوف کی ایک کانفرنس منعقد کررہے ہیں ان کا کہنا یہ ہے کہ یہ لوگ مجھے اس کانفرنس میں خصوصی مہمان بنانا چاہتے ہیں۔

آپ کیوں اس چکر میں پڑتے ہیں، ابھی ابھی بھائی صاحب نے یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ آمدنی بڑھانے کے لئے غور وفکر کریں گے اور کوئی بہتر صورت نکالیں گے، اگر آپ کا کوئی قدم اس وقت غلط اٹھ گیا تو انہیں برا لگے گا اور وہ ہاتھ اٹھالیں گے۔

صحیح بات ہے لیکن ان دوستوں سے کیسے نمٹوں جو ہر قدم پہ میرے کام آتے ہیں اور ہر اعتبار سے چندے ماہتاب اور چندے آفتاب ہیں، ان کی مخالفت کرنے سے یہ ڈر لگتا ہے کہ یہ چاند سورج ناراض نہ ہوجائیں اور میری دنیا کسی بھیانک اندھیرے کا شکار نہ ہوجائے۔

جب یہ لوگ دوبارہ آئیں تو ان سے میری بات کرادینا، میں انہیں سمجھالوں گی۔

ایک دو دن کے بعد صوفی مسکین اور صوفی قالو بلی آدھمکے اور انہوں نے پوچھا، کیا مشورہ ہوا۔

میں بولا، ذرا ان ہی کی زبانی سنئے۔

کیا براہ راست بات کریں گی؟" صوفی مسکین کے منہ سے پانی ٹپک رہا تھا۔"

جی ہاں، لیکن برقعہ پہن کر۔

یار کبھی کبھی تو یہ برقعہ بازی بہت کھلتی ہے۔

اس کے بعد بانو برقعہ اوڑھ کر بیٹھک میں آئی اور اس نے ملکۂ ترنم کی آواز میں بولنا شروع کیا۔

کانفرنس کی ذمہ داریاں عظیم ہوتی ہیں اور انہیں فرصت ہی کہاں ملتی ہے جو اس عظیم ذمہ داری کو نبھاسکیں، عنایت ہوگی اگر آپ ان کی معذرت قبول کرلیں، یہ کانفرنس میں شریک ضرور ہوجائیں گے لیکن انہیں خصوصی مہمان نہ بنایئے، یہ ایک طالب علم کی حیثیت سے کانفرنس میں آئیں گے۔

بانو بہن، صوفی قالو بلی بولے۔ اس موضوع پر پہلی بار کانفرنس ہورہی ہے، اس کانفرنس میں ہم خصوصی مہمان ایسے شخص کو بنانا چاہتے ہیں جو بالکل فٹ ہو، ابوالخیال فرضی چاہے صوفی نہ ہوں لیکن دیکھنے میں ایسے لگتے ہیں کہ جیسے ابھی کسی خانقاہ سے تصوف کی ڈگری لے کر نکلے ہوں اور جیسے ملائکہ نے بہ ذات خود انہیں وضو کراکے دنیا میں روانہ کیا ہو۔

کچھ بھی ہو، بانو نے کہا۔ میں تو اجازت نہیں دے سکتی، البتہ ہماری دعا ہے کہ آپ کی کانفرنس کامیاب رہے اور اس میں ایسا خصوصی مہمان آپ کو دستیاب ہوجائے کہ اس کی وجہ سے آپ کی کانفرنس میں چار چاند لگ جائیں۔

بانو کے سامنے ان لوگوں کی ایک نہیں چلی مجھ جیسے افلاطون کی کبھی

نہیں چلی تو ان بے چاروں کی کیا چلتی۔ یہ اپنی دلیلیں دیتے رہے اور بانو ایک ایک کر کے انہیں کاٹتی رہی، بالآخر یہ طے پایا کہ میں کانفرنس میں شریک رہوں گا اور اسٹیج پر رہوں گا اور خصوصی مہمان صوفی بل ترنی من فطور کو بنائیں گے جو اس وقت کے مانے ہوئے صوفی ہیں اور جن کا چرچا قبرستانوں تک میں چل رہا ہے اور مردے دھڑا دھڑ ان سے بیعت ہو رہے ہیں۔

صوفی مسکین اور صوفی قالو بلی بھی ناشتہ کر کے جب چلے گئے اور میں زنان خانہ میں پہنچا تو بانو مکمل رضامندی کا اظہار کرتے ہوئے بولی، یہ ہوئی نا بات، اگر آپ اسی طرح میری بات مانتے رہیں تو ہمارے گھر کا ناک نقشہ بدل جائے اور ہماری ازدواجی زندگی میں ایسے گل بوٹے کھلیں گے کہ جس سے مادرزاد شریف لوگ بھی متاثر ہوں گے۔

میں تو ہمیشہ تمہاری بات مانتا ہوں، لیکن تم میری قدر ہی نہیں کرتیں۔

میں ہمیشہ آپ کی تعریف کرتی ہوں اور آپ کو ایک اچھا شوہر قرار دیتی ہوں، بس آپ اتنا کر لیں کہ اپنا وقت فضول باتوں میں ضائع نہ کریں اور غیر معیاری دوستوں سے خود کو بچائیں۔

پھر وہی بات، تم میرے دوستوں کو غیر معیاری بتاتی ہو، جب کہ ان جیسے معیاری لوگ آج تک دنیا میں پیدا نہیں ہوئے۔ ان سب کا حال یہ ہے کہ ہر معاملہ میں مجھے اہمیت دیتے ہیں اور ہر حال میں میرا احترام کرتے ہیں۔

صرف اس لئے کہ یہ لوگ جب بھی اپنا ٹائم پاس کرنے کے لئے یہاں آتے ہیں تو آپ ان کو ناشتہ کراتے ہیں اور ان کی ہر طرح کی مدد کرتے ہیں، آپ بھول گئے ہیں ان ہی لوگوں نے آپ کو میدان سیاست میں کودنے کا مشورہ دیا تھا تو میں نے جب بھی مخالفت کی تھی۔ اس زمانہ میں یہ لوگ آتے رہے اور آپ کو اکساتے رہے، ہمارا پرچون کا سودا پندرہ دن میں ہی میں ختم ہو گیا تھا، بار باران لوگوں کا آنا اور کھانا اور ان کی خوراکیں تو بہ ہی بھلی۔ چوپائے بھی ان کے شغل کلو واشر بوا کے سامنے شرمندہ سے ہو جاتے ہیں۔

لیکن عزت کتنی ملی تھی، الیکشن سے پہلے جو بھی ملتا تھا وہ اس طرح سلام کرتا تھا جیسے برسوں کی شناسائی ہو اور جیسے میں ملک کا وزیر خزانہ ہوں۔ عورتوں تک نے سلامیاں دینی شروع کر دی تھیں، دودھ پیتے بچے آٹوگراف لینے کے لئے مچل اٹھتے تھے۔

اور الیکشن کے بعد کیا ہوا تھا جب آپ کو صرف نوے ووٹ ملے اور آپ کی ضمانت ضبط ہوئی تو مذاق سا بن کر رہ گیا تھا۔ آپ کے دوستوں کی تعداد نوے سے کہیں زیادہ ہے لیکن ان دوستوں نے بھی آپ کو ووٹ نہیں دیا۔

بیگم تم نے وہ شعر نہیں سنا۔

شکست و فتح نصیبے سے ہے ولے اے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

بیگم اس دنیا میں ہار کر بھی عظمت ملتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ میں الیکشن میں ہار گیا تھا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ میری ضمانت بھی ضبط ہو گئی تھی لیکن آج بھی جب کسی چبوترے پر چڑھتا ہوں تو دیکھنے والے کہتے ہیں۔

آیئے نیتاجی! پدھاریئے قائد ملت جی، آج تک لوگ اس طرح سلام کرتے ہیں جیسے میں پورا پارلیمنٹ ان کے نام کر دوں گا۔

اور ایک دن تو حد ہو گئی کہ اچھے بھلے انسان نے مجھے "امیر الہند" کہہ کر مخاطب کیا۔ اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ ہمارے ملک میں امیر الہند بننا کتنا آسان ہے، ہلدی اور پھٹکری لگائے بغیر بھی انسان امیر الہند بن جاتا ہے۔

میں تو یہی کہوں گی کہ ان دوستوں سے خود کو بچایئے جو آپ کو مبالغے کر کے خوش فہمی کے قطب مینار پر چڑھا دیتے ہیں اور جب وہاں سے آپ گرتے ہیں تو آپ کو بہت چوٹ لگتی ہے اور ہمیں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ آپ کو یاد نہیں کہ آپ کو ایک مرتبہ ان لوگوں نے شاعری کے لئے اکسایا اور آپ کو مشاعرے اٹینڈ کرنے کی ترغیب دی، اس زمانہ میں دن بھر آپ زینے کی آخری سیڑھی پر بیٹھ کر غزلیں لکھتے رہتے تھے اور غزلیں ایسی ہوتی تھیں کہ انہیں ہضم کرنے کے بعد پیٹ میں مروڑ ہو جاتا تھا، آپ نے نشستوں میں باقاعدہ حصہ لینا شروع کر دیا تھا لیکن آپ کو لوگ ایک بار دیکھنے کے لئے سو بار سوچا کرتے تھے کہ وہ آپ کے پہچان والے تھے اور بعض لوگ اس لئے واہ واہ کرتے تھے کہ وہ اپنی ناسمجھی کو چھپانے کے لئے واہ واہ کا شور مچا دیا کرتے تھے تاکہ شاعر بھی مطمئن ہو جائے اور دیگر سامعین کو یہ اندازہ ہو جائے کہ شعر سمجھنے والے بھی اس مشاعرے میں موجود ہیں پھر ان ہی دوستوں نے آپ کو یہ غلط مشورہ دیا کہ پاکستان کے شاعروں کی غزلیں پڑھ دیا کرو۔ مشاعرہ انڈیا میں ہو رہا ہے، کراچی اور لاہور سے کون چوری کی رپٹ لکھوانے آئے گا،

اس میں بھی بہت بدنامی ہوئی۔ آپ نے کسی ایسے شاعر کا کلام بھی پڑھ دیا تھا جو اسٹیج پر موجود تھا اور اس نے وہیں آپ کو پکڑ لیا اور ایک بار ان ہی دوستوں کے مشورے پر آپ نے شادی کرانے کا ایک "میرج آفس" کھول لیا تھا اس وقت کیا ہوا تھا۔ یاد ہے آپ کو، ہندوستان کے وہ تمام بوڑھے جن کی زندگی کے آخری ایام چل رہے تھے، عورتوں کے امیدوں پر ہمارے گھر کے سامنے لائن لگا کر کھڑے ہو گئے تھے۔

اس زمانہ میں آپ کا پوسٹر بھی تو کس قدر دل کو لبھا دینے والا تھا، آپ نے پوسٹر میں لکھا تھا، پہلے آیئے، پائیدار بیوی کے لئے۔ سب سے پہلے درخواست دیجئے، زیادہ درخواستیں موصول ہو جانے پر قرعہ اندازی کی جائے گی اور ہاں۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی یہ کہہ کر بانو اتنی زور سے ہنسی کہ مجھے یہ سمجھنے میں دیر نہ لگی کہ بس اب قیامت قریب ہے، اس قدر تو وہ جب بھی نہیں ہنسی تھی جب میں اس کا نیا نیا شوہر بنا تھا اور جب میں اس کو یہ سمجھانے میں کامیاب تھا کہ مجھ سے اچھا شوہر آج تک اس کائنات میں پیدا ہی نہیں ہوا اور ہاں بیگم مجھے بھی اس زمانہ کی ایک بات یاد آ گئی کہ ہمارے دفتر میں جتنے بھی لوگ برائے شادی آیا کرتے تھے سب شادی شدہ ہوا کرتے تھے اور سب کی ایک ہی التجا ہوا کرتی تھی کہ یعنی نکاح صیغۂ راز میں رہے گا اور نان ونفقہ کی ذمہ داری بیوی پر ہوگی، ہم صرف اپنی مردانہ خدمات پیش کر سکیں گے۔

چلو ہٹو بدتمیز کہیں کے۔ بانو نے اپنے ان آنسوؤں کو جو زیادہ ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں سے نکل آئے تھے پونچھتے ہوئے کہا۔

اور مجھے تو اس وقت شرمندگی ہوئی تھی جب آپ یہ ماننے کے لے تیار ہی نہیں تھے کہ یہ غزل اس بے چارے شاعر کی ہے جو بدنصیبی سے انڈیا کے ہندوپاک مشاعرے میں شریک ہو گیا تھا۔ اس طرح کے کارنامے آپ کے دوستوں ہی کا نتیجہ تھے۔ اسی لئے تو میں کہتی ہوں کہ وہ دوست اچھے نہیں جو جھوٹی تعریفیں کر کے آپ کو گمراہ کریں کہ آپ اس خوش فہمی میں مبتلا ہو جائیں کہ آپ بھی ہیں پانچویں سواروں میں۔

اللہ نے آپ کو لکھنے کی صلاحیت دی ہے اسی ذریعہ سے آپ کو دولت بھی مل سکتی ہے اور عزت بھی۔ دوسری خرافات کی طرف ہرگز ہرگز دھیان نہ دیں اور دوستوں کے غلط سلط مشوروں پر ایک دم ایمان نہ لے آیا کریں۔

اچھا بھئی اب چپ بھی ہو جاؤ، میں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا،

میں مانتا ہوں کہ میرے دوست جب تعریف کرنے پر آتے ہیں تو مجھے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں لیکن میں ان کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتا، یہ سب معصوم عن الخطا ہیں اور یہ سب مجھ سے سچی محبت کرتے ہیں، چلو میں تمہاری بات مانتا ہوں، میں پیری مریدی کے میدان میں خود کو نہیں اتاروں گا کیوں کہ میں اس لائق نہیں ہوں، لیکن ان دوستوں کے ہر مشورے کو میں نہیں ٹھکرا سکتا، پھر بھی میں ان کے مشوروں پر ایک دم فیصلہ نہیں کرتا، میں تم سے ضرور پوچھتا ہوں جب تم کوئی بات کہتی ہو اسی کو زیادہ اہمیت دیتا ہوں۔ میرے تمام سمجھ دار دوستوں کا کہنا یہ ہے کہ میں بیوی کا غلام ہوں اور تم یہ سمجھتی ہو کہ میں ان بے چارے دوستوں کی زد میں ہوں، آخر میں کروں کیا؟

فی الحال موڈ صحیح کرو اور قلم کاغذ اٹھا کر اپنی ذمہ داری ادا کرو، لکھو اور لکھتے رہو، ایک دن آپ کا نام سارے عالم میں پھیل جائے گا۔

میں نے بیوی کا مشورہ مان تو لیا لیکن مولویوں اور صوفیاؤں کے پاس جب بھی میں اچھی کار دیکھتا ہوں اور جب بھی میں انہیں بغیر پروں کے اڑتے ہوئے دیکھتا ہوں تو میرے منہ میں پانی آنے لگتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ کسی طرح آناً فاناً میں، میں بھی کسی طرح بزرگ بن جاؤں اور دن دہاڑے پیری مریدی کرنے لگوں، تاکہ میری بھی پانچوں تر ہو جائیں اور میں بھی ہلدی اور پھٹکری لگے بغیر سرخرو ہو جاؤں اور میری دھوم بھی اسی طرح ہو جائے جس طرح مولوی گلفام اور صوفی چقندر کی ہے۔ یہ لوگ کسی مستند مدرسہ کے پڑھے ہوئے نہیں ہیں لیکن ان کی طوطی بول رہی ہے اور ان کا نام چل رہا ہے اور جب میں مولوی ابوالخبیث کو دیکھتا ہوں جو کل تک ایک اجڑے ہوئے سے مکتب میں نابالغ بچوں کو الف بے پڑھایا کرتے تھے اور آج وہ بغیر پروں ہی کے زمین پر اڑے اڑے پھر رہے ہیں، لگاتار عورتوں کو بھی اپنا مرید بنا رہے ہیں، پڑھی لکھی خواتین کی اچھی خاصی تعداد گھیر چکے ہیں، کل تک ان کی جیب میں رکشے کے پیسے نہیں ہوتے تھے اور آج انہوں نے ایک کار بھی خرید لی ہے، ان کی کار دیکھ کر میرا کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ آہ! ثم آہ، کیا کہوں کیا کروں۔

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے

یار زندہ صحبت باقی

کیف مریم اور سورۃ الناس

زہر مہرے سے بندش کا مکمل خاتمہ

سید عبد الخالق عباس

قارئین اکرم طلسماتی کو السلام علیکم۔ بعد سلام تمام قارئین کرام سے خاص اپیل ہے کہ خزینۂ روحانیات کے باقی محترم جناب خالد مقبول اور علی مقبول صاحب کے لئے اور ادارے کے تمام لوگوں کے لئے خاص دعائیں کیا کریں۔ میرا روحانی علوم ان ہی ہستیوں کی وجہ سے آپ تک پہنچ رہا ہے۔ میری ہمیشہ سے ہی خواہش رہی کہ میں روحانی علوم کو پھیلاؤں تا کہ ہر بندۂ خدا فیض حاصل کر سکے۔ میں اللہ کے بعد بہت شکر گزار ہوں مولانا حسن الہاشمی صاحب کا، یہ بندش نمبر کے حوالے سے مضمون لکھنے کا کہا ہے۔

میرے مضامین، میرے خاندان کے بزرگوں کے کیے ہوئے عمل ہوتے ہیں۔ جو میں آپ قائین کو پیش کرتا ہوں۔ میرے آج کے عمل کا عنوان ہے "عمل کیف مریم اور سوۃ ناس خاتمہ بندش" اس عمل میں اتنی روحانی قوت ہے کہ ہر قسم کی بندش کو جڑ سے ختم کر دے گا۔ یہ عمل میرے نانا مرشد حضرت سراج الدین میاں بندگی کا عطا کیا ہوا ہے اور میرے آنے والی کتاب کرشمات بخاری میں ہے۔ یہ کتاب زیر طبع ہے۔ اس عمل سے جس نے بندش لگائیں ہو، وہ عامل خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور اگر جناتی بندش ہو یا آسیبی، آپ یقین کریں، آپ خود محسوس کریں گے ان کو دفع ہوتی ہوئے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ایسے مضمون مستقبل میں پیش کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ جو قارئین نے نہیں پڑھے ہوں گے۔

کیف مریم ایک خاص بوٹی ہے جو دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی اور دوسری زرد رنگ کی۔ کیف مریم کو دائی حلیمہ کا پنجہ بھی کہا جاتا ہے۔ زرد رنگ کیف مریم خواتین کے امراض میں استعمال ہوتی ہے خاص کر کے حاملہ کے جب بچہ پیدا ہونے لگے تو یہ بوٹی یعنی مریم بوٹی کیف مریم کا پانی پلاتے ہیں۔ درد کے بغیر بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اس بوٹی کی خاص بات یہ ہے کہ بوٹی دیکھنے میں بے جان محسوس ہوتی ہے۔ جب اس بوٹی کو پانی کے ایک پیالہ، جس میں پانی بھرا ہوا ہو، ڈال دیا جائے تو دس سے پندرہ منٹ میں یہ بوٹی کھل جاتی ہے۔ یہی اس کی خاص قوت روحانی ہے۔ یہ اس کی تاثیر ہے۔ میرے نانا مرشد نے سیاہ رنگ کی کیف مریم استعمال کی ہے۔ کیف مریم سعودی عرب اور مصر میں پائی جاتی ہے۔ میں نے اس عمل کی قوت کو مریم بڑھانے کے لئے زہر مہرہ پتھر بھی استعمال کیا ہے۔ میں جو عمل پیش کرتا ہوں، پہلے خود کرتا ہوں، پھر آپ قائین کی نظر کرتا ہوں۔

"بندش چاہے کسی بھی قسم کی ہو مثلاً رزق کی ہو، اولاد کی ہو، ملازمت کی ہو، کاروبار، ازدواجی زندگی کی ہو، مردانہ قوت کی بندش کو، رحم کی بندش کو یہ عمل جڑ سے ختم کرے گا۔ ہر بندش کو ختم کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ میں ان تمام بندشوں کو ختم کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔

ا۔ رزق کی بندش

اکثر یہ میرے مشاہدہ دیکھنے میں آیا ہے کہ اچھا بھلا چلتا ہوا کاروبار یکدم شدید مندے کا شکار ہو جاتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے رزق کی برکت ختم ہو جاتی ہے۔ جب ایسی صورت حال ہو تو اس بات کو جان لینا چاہئے کہ اس کے پیچھے کسی حاسد دشمن کا ہاتھ ہے، جس نے اپنے حسد کے زیر اثر کسی بد عامل سے ایسا عمل کروایا ہے جو رزق و کاروبار کی تباہی اور بندش کا باعث بنا ہے اور مریض نجات حاصل نہیں کر پا رہا اور دوسری طرف ایسا فرد یا گھر کے تمام لوگ ذہنی پریشانیوں اور ٹینشن کا شکار ہو کر مختلف بیماریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔

طریقہ بندش رزق، کاروبار کوزائل کرنے لئے

ایک مٹی کے کوزے میں پانی ڈال کر کیف مریم ڈالدیں۔ ۳۰۸ ربار سورۃ الناس اول وآخر درود شریف ۲۱ ربار پڑھیں پانی پر دم کریں، جس میں کیف مریم ڈالی تھی اور زہر مہرہ پر بھی دم کریں۔ ۲۱ر تک دم کر کے مکان یا دوکان یا آفس میں پانی چھڑکیں اور عمل کے دوران زہر مہرہ بھی رکھیں۔ ۲۱ر دن اور زہر مہرہ اس پتھر پر بھی دم کریں۔ خوشبو سے معطر کر کے کالی ڈوری میں مکان یا آفس یا دوکان کی بیرون چوکھٹ پر لگائیں انشاء اللہ بندش ختم ہوجائے گی۔ خوشحالی آئیگی۔

۲۔ اولاد کی بندش

یہ بندش عورت یا مرد پر آکر ہو تو اولاد پیدا نہیں ہوسکتی۔ گندے عامل شہوت کو باندھ دیتے ہیں۔ ڈاکٹری رپورٹ بھی ٹھیک ہوگی مگر بندش کی وجہ سے اولاد نہیں ہوسکے گی۔ اس بندش کی وجہ سے مرد اور عورت میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے۔ ازواجی زندگی خراب ہوتی ہے۔ آخر طلاق کی بات آجاتی ہے۔ اس بندش کو زائل کرنے کے لئے ۳۸۱ر بارہ سورۃ الناس مٹی کے کورے برتن میں آب زمزم یا عرق گلاب ڈال کر اور کیف مریم ڈال کر پڑھیں۔ ۴۱ر دن تک۔ اور زہر مہرہ پر بھی دم کرتے رہیں۔ زہر مہرہ دو عدد ہوں۔ ایک عورت اور دوسرا مرد کے لئے۔ وہ پانی روزانہ میاں بیوی پئیں۔ چاہے بندش عورت پر ہو یا مرد پر، زہر مہرہ دونوں عمل ختم ہونے پر یعنی ۴۲ر دن گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اولاد پیدا ہوگی۔

۳۔ بندش شادی ونکاح

نکاح وشادی میں رکاوٹ اور آئے رشتوں میں باوجود پسندیدگی کے، کسی نہ کسی وجہ سے معاملہ بھی کا طے نہ ہونا آج کے دور کا ایک گھمبیر مسئلہ ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اس ساری کاروائی کے پیچھے گھر یا خاندان کے کسی ذاتی پسند، انا، حسد اور بغض کی کارفرمائی کا نتیجہ ہوتا ہے، جو کسی نہ کسی بدذات، نام نہاد، لالچی اور آنکھوں پر دولت کی پٹی باندے ساحرین عاملین سے ان کی منہ مانگی رقم دے کر سحر سفلی، ناری اور میلہ گندہ کالا عمل کرواتا ہے اور مختلف طریقوں سے سحری لحاظ سے ایسی بندش کروائی جاتی ہے، جس سے کاموں میں مسلسل رکاوٹ پڑتی ہے اور اچھے بھلے رشتے لڑکی یا لڑکے کی جانب سے محض ناک بھوں چڑھا کر بلا کسی خاص وجہ سے، ٹھکرا دیا جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں لڑکی یا لڑکے کی عمر رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور صحیح وقت شادی کا گزر جاتا ہے۔ اب ہر طرح سے رشتے آنا بند ہو جاتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں عورت فطرت سے مغلوب ہو کر اکثر ہسٹریا کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس سحری بندش کے توڑ کے لئے منگل کے دن سوا کلو گوشت بغیر ہڈی کا لائیں۔ جس پر بندش نکاح ہو ۹ر بار واریں اور نماز جعفر کے ایک گھنٹے بعد چیل کوے کو ڈال دیں۔ پیچھے مڑ کر نہ دیکھیں۔ اگر گوشت خریدنے کی طاقت نہ ہو تو لال مسور سوا کلو لے کر ۹ر بار اسی طریقے پر وار کر پرندوں کو ڈال دیں۔ گھر آکر غسل کریں۔ پھر نوچندی جمعہ کے دن، نماز فجر کے بعد ۳۱۳ر بار سورۃ الناس اول وآخر درود شریف گیارہ بار، کیف مریم مٹی کے کوزے میں ڈالیں پانی کے ساتھ اور زہر مہرہ پر بھی ساتھ میں پڑھتے جائیں اور کوزے میں دم کریں اور زہر مہرہ پر بھی۔ تھوڑا پانی پیں لیں اور چھت پر جا کے دوسرے پانی میں حل کر کے ۳ر لوٹے سر سے پاؤں تک ڈالیں۔ کپڑے پہنے رہیں۔ دھوپ میں سوکھ جائیں تب جا کر کپڑے تبدیل کریں۔ ہر جمعے نماز کے بعد سوجی اور شکر چیونٹیوں کو ڈالیں اپنے ہاتھ سے۔ ۴۱ر دن کے اندر اندر بندش ختم ہوگی اور زہر مہرہ کالی ڈوری میں ڈال کر گلے میں ڈالیں۔

قارئین کرام! زہر مہرہ ایک عام پتھر دیکھنے میں آتا ہے مگر میری روحانی ریسرچ اور میرے خاندان کے درویشوں کی نظر میں ایک نایاب اور لاجواب روحانی پتھر ہے۔ اس کے استعمال سے جادو، نظر بد، بندش، حسد، رکاوٹ، بیماری، دل کی بے چینی، زائل ہوتی ہے۔ یہ پتھر کالے اور پیلے رنگ کا ہوتا ہے۔ دل کے مریض اس کو لاکٹ بنا کر گلے میں ڈالتے ہیں۔ بے پناہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ امید ہے کہ آپ قارئین کرام اس عمل سے اپنی بندشوں سے نجات پائیں گے۔ انشاء اللہ۔

خالد مقبول صاحب اور علی مقبول صاحب اور مجھے اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمر وزحل	تربیع	۱۲-۹
۲؍اپریل	عطارد وزحل	تثلیث	۴۹۱۷
۳؍اپریل	شمس ومشتری	تثلیث	۵۰-۲۲
۳؍اپریل	قمر وزحل	تسدیس	۵۳-۲۱
۴؍اپریل	قمر وعطارد	مقابلہ	۲۶-۳
۵؍اپریل	قمر ومریخ	مقابلہ	۲۷-۸
۶؍اپریل	عطارد ومشتری	تثلیث	۵۵-۱۸
۷؍اپریل	قمر ومشتری	تربیع	۱۲-۱
۸؍اپریل	قمر وزحل	قران	۵۹-۱۸
۹؍اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۹-۲۲
۱۰؍اپریل	شمس وعطارد	قران	۲۹-۹
۱۱؍اپریل	قمر ومریخ	تثلیث	۴-۸
۱۲؍اپریل	قمر وشمس	تربیع	۱۳-۹
۱۳؍اپریل	قمر ومریخ	تربیع	۱۲-۱۵
۱۴؍اپریل	قمر وشمس	تسدیس	۱-۱۶
۱۵؍اپریل	قمر وعطارد	تسدیس	۱۳-۱
۱۵؍اپریل	زہرہ وزحل	مقابلہ	۵۴-۹
۱۷؍اپریل	قمر وزحل	تثلیث	۵۹-۸
۱۸؍اپریل	مریخ ومشتری	تربیع	۸۵-۵
۱۹؍اپریل	قمر ومشتری	تربیع	۲-۰۰
۲۰؍اپریل	قمر ومریخ	قران	۹-۲
۲۱؍اپریل	عطارد ومشتری	تربیع	۴۵-۹
۲۲؍اپریل	قمر وزہرہ	قران	۲۳-۱
۲۲؍اپریل	زہرہ ومشتری	تسدیس	۱۰-۰۰
۲۴؍اپریل	قمر ومریخ	تسدیس	۲۹-۱۸
۲۶؍اپریل	قمر ومشتری	قران	۳۳-۲۰
۲۷؍اپریل	قمر وعطارد	تربیع	۴۲-۱۹
۲۸؍اپریل	قمر وشمس	تثلیث	۶-۲۳
۳۰؍اپریل	قمر ومریخ	تثلیث	۵۰-۱
۳۰؍اپریل	قمر وعطارد	تثلیث	۵۳-۱۷

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمر وزحل	تسدیس	۲-۲
۲ مئی	قمر وزہرہ	تثلیث	۳۲-۱۹
۳ مئی	عطارد وزحل	مقابلہ	۷-۱۴
۴ مئی	قمر وشمس	مقابلہ	۱۱-۹
۴ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۳۴-۹
۴ مئی	شمس ومشتری	تربیع	۳۳-۱۴
۵ مئی	قمر وزحل	قران	۶-۲۲
۶ مئی	قمر ومشتری	تثلیث	۱۴-۱۸
۷ مئی	قمر وزہرہ	مقابلہ	۲۰-۲۳
۹ مئی	قمر وشمس	تثلیث	۸-۸
۱۰ مئی	قمر ومریخ	تثلیث	۴-۲
۱۱ مئی	قمر ومشتری	مقابلہ	۲۰-۵
۱۲ مئی	قمر ومریخ	تربیع	۲۳-۸
۱۳ مئی	قمر وعطارد	تربیع	۵۷-۳
۱۴ مئی	قمر وزحل	تثلیث	۳۰-۱۴
۱۵ مئی	قمر ومشتری	تثلیث	۵۵-۱۰
۱۵ مئی	مریخ وزحل	مقابلہ	۳۲-۱۱
۱۷ مئی	قمر وزہرہ	تسدیس	۵۵-۴
۱۸ مئی	قمر وشمس	مقابلہ	۲۳-۹
۱۹ مئی	قمر وعطارد	قران	۳۶-۱۳
۲۱ مئی	قمر وزہرہ	قران	۲۷-۲۲
۲۳ مئی	قمر وزحل	تثلیث	۴۱-۶
۲۴ مئی	قمر وعطارد	تسدیس	۴-۳
۲۵ مئی	قمر وشمس	تربیع	۴۸-۲۲
۲۶ مئی	قمر ومریخ	تربیع	۴۱-۱۰
۲۷ مئی	قمر وزہرہ	تسدیس	۵۰-۷
۲۸ مئی	قمر وشمس	تثلیث	۰۰-۱۷
۲۹ مئی	قمر ومشتری	تسدیس	۵۳-۱۱
۳۰ مئی	شمس وعطارد	قران	۲۵-۲۲
۳۱ مئی	قمر ومشتری	تربیع	۵۹-۲۲

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمر وزہرہ	تثلیث	۳۰-۱۶
۲ جون	قمر وزحل	قران	۴۹-۱
۳ جون	قمر ومریخ	مقابلہ	۵۹-۳
۳ جون	قمر ومشتری	تثلیث	۰۰-۷
۶ جون	مریخ ومشتری	تسدیس	۷-۵
۶ جون	قمر وزہرہ	مقابلہ	۳۱-۱۱
۷ جون	قمر وشمس	تثلیث	۲۷-۱۴
۸ جون	قمر وزحل	تربیع	۳۱-۱۴
۹ جون	قمر وشمس	تربیع	۱۱-۲۱
۱۰ جون	قمر وزحل	تثلیث	۱۴-۱۷
۱۰ جون	عطارد وزہرہ	تسدیس	۴۱-۱۸
۱۱ جون	قمر وعطارد	تسدیس	۲۳-۰۰
۱۲ جون	قمر وشمس	تسدیس	۵۲-۳
۱۳ جون	قمر وزہرہ	تربیع	۱۴-۷
۱۴ جون	شمس ومریخ	قران	۲۵-۲۱
۱۵ جون	قمر وزہرہ	تسدیس	۸-۱۵
۱۶ جون	قمر ومشتری	تسدیس	۳۴-۸
۱۹ جون	قمر وزحل	تثلیث	۴۲-۱۱
۲۰ جون	قمر وعطارد	تسدیس	۶-۱
۲۱ جون	قمر ومشتری	قران	۷-۲
۲۲ جون	قمر وعطارد	تربیع	۵۷-۱۵
۲۴ جون	قمر وزحل	تسدیس	۲-۱۰
۲۵ جون	قمر وعطارد	تثلیث	۳۷-۹
۲۶ جون	قمر ومشتری	تسدیس	۵۱-۴
۲۷ جون	قمر ومریخ	تثلیث	۲۹-۲
۲۸ جون	قمر ومشتری	تربیع	۱۰-۱۶
۲۹ جون	قمر وزحل	قران	۱۹-۷
۳۰ جون	قمر وعطارد	مقابلہ	۴۹-۱۵
۳۰ جون	قمر وزہرہ	تثلیث	۱۵-۲۳
۳۰ جون	قمر ومشتری	تثلیث	۴۶-۲۳

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اپریل، مئی، جون ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۴؍اپریل	تثلیث عطارد و مشتری	شروع	۱۳_۴
۱۴؍اپریل	تثلیث عطارد و مشتری	مکمل	۷_۲۱
۱۵؍اپریل	تثلیث عطارد و مشتری	ختم	۴۰_۱۴
۱۸؍اپریل	تثلیث زہرہ و زحل	شروع	۱۳_۱
۱۸؍اپریل	تثلیث زہرہ و زحل	مکمل	۶_۲۰
۱۹؍اپریل	تثلیث زہرہ و زحل	ختم	۵۹_۱۴
۲؍مئی	تثلیث شمس و مشتری	شروع	۱۳_۱
۳؍مئی	تثلیث شمس و مشتری	مکمل	۲۷_۱۳
۴؍مئی	تثلیث شمس و مشتری	ختم	۴۶_۱۳
۹؍مئی	قران شمس و عطارد	شروع	۲۵_۵
۹؍مئی	قران شمس و عطارد	مکمل	۴۱_۲۰
۱۰؍مئی	تثلیث زہرہ و مشتری	شروع	۵۷_۴
۱۱؍مئی	تثلیث زہرہ و مشتری	مکمل	۳۱_۱
۱۱؍مئی	تثلیث زہرہ و مشتری	ختم	۵_۲۰
۱۳؍مئی	قران عطارد و زہرہ	شروع	۱۲_۱۱
۱۴؍مئی	قران عطارد و زہرہ	مکمل	۴۳_۱
۱۴؍مئی	قران عطارد و زہرہ	ختم	۳۰_۷
۱۷؍مئی	تربیع مشتری زحل	شروع	۴۱_۱۱
۲۱؍مئی	تثلیث عطارد و مشتری	شروع	۴۱_۲
۲۱؍مئی	مقابلہ شمس و مریخ	شروع	۲۵_۲۲
۲۲؍مئی	مقابلہ شمس و مریخ	مکمل	۴۶_۱۶
۲۳؍مئی	مقابلہ شمس و مریخ	ختم	۵۶_۱
۲۴؍مئی	مقابلہ زہرہ و مریخ	شروع	۵۶_۱۶
۲۵؍مئی	مقابلہ زہرہ و مریخ	مکمل	۷_۸
۲۵؍مئی	تثلیث عطارد و مشتری	ختم	۳۵_۱۳
۲۵؍مئی	مقابلہ زہرہ و مریخ	ختم	۴۳_۱۵
۳۰؍مئی	تربیع مشتری و زحل	ختم	۵۵_۱۴
۳؍جون	قران شمس و زہرہ	شروع	۵۲_۱۰
۳؍جون	مقابلہ شمس و زحل	شروع	۵۲_۱۲
۳؍جون	مقابلہ زہرہ و زحل	شروع	۵۱_۱۱
۳؍جون	مقابلہ شمس و زحل	مکمل	۷_۱۲
۳؍جون	تربیع شمس و مشتری	شروع	۱۹_۱۳
۳؍جون	مقابلہ شمس و زحل	ختم	۴۴_۲۳
۴؍جون	مقابلہ زہرہ و زحل	مکمل	۱۶_۶
۴؍جون	تربیع زہرہ و مشتری	شروع	۳۰_۹
۴؍جون	مقابلہ زہرہ و زحل	ختم	۲۹_۱۵
۴؍جون	تربیع شمس و مشتری	مکمل	۲۷_۱۶
۵؍جون	تربیع شمس و مشتری	ختم	۳_۶
۵؍جون	تربیع زہرہ و مشتری	مکمل	۱۸_۶
۵؍جون	تربیع زہرہ و مشتری	ختم	۴۳_۱۶
۷؍جون	قران شمس و زہرہ	مکمل	۱۸_۳
۸؍جون	قران شمس و زہرہ	ختم	۲۵_۲۳
۹؍جون	مقابلہ عطارد و مریخ	شروع	۴۵_۵
۹؍جون	مقابلہ عطارد و مریخ	مکمل	۲۵_۲۲
۱۰؍جون	مقابلہ عطارد و مریخ	ختم	۳۹_۶
۲۰؍جون	مقابلہ عطارد و زحل	شروع	۵۹_۶
۲۰؍جون	مقابلہ عطارد و زحل	مکمل	۲۱_۲۰
۲۱؍جون	مقابلہ عطارد و زحل	ختم	۵۷_۲
۲۲؍جون	تربیع عطارد و مشتری	شروع	۲۷_۱۴
۲۳؍جون	تربیع عطارد و مشتری	مکمل	۲۳_۴
۲۳؍جون	تربیع عطارد و مشتری	ختم	۲۲_۱۱
یکم؍جولائی	تسدیس زہرہ و مشتری	شروع	۵۰_۲

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تربیع عطارد و مشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۲؍جون دن میں ۲ بجکر ۲۷ منٹ سے ہورہی ہے۔ یہ نحس وقت ۲۳؍جون کو صبح ۴؍بجکر ۲۴ منٹ پر مکمل ہوگا۔ ۲۳؍جون کو دن میں ۱۱؍بجکر ۲۲ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

اس وقت دشمنوں اور حاسدوں کی املاک کو نقصان پہنچانے کے لئے ساعتِ عطارد یا ساعت مریخ میں بھوج پتر پر سورۂ فیل کا خالی البطن نقش تیار کریں اور کسی قبرستان میں دبادیں لیکن خدا کے لئے ناحق کسی کو برباد نہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۳۹۰۷	۴۸۸
۳۴۱۹	فلاں ابن فلاں برباد شود	۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تربیع شمس و مشتری

یہ نحس وقت ۳ جون دوپہر ایک بج کر ۹ منٹ پر شروع ہوگا، ۴؍جون کو شام ۴ بجکر صبح ۲۷ منٹ پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اور ۵؍جون صبح ۶ بج کر ۳ منٹ پر یہ نحس وقت ختم ہوجائے گا۔ حاسدوں اور دشمنوں کو ویران کرنے کے لئے یہ نقش تیار کریں اور اس کو قبرستان میں دبادیں۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۳۹۰۷	۶۸۸
۳۶۱۹	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۲۴۴۰
۹۷۶	۵۱۵۲	۲۹۳۱

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے قبرستان میں دبائیں، اگر زوال کے وقت دبائیں تو اچھا ہے۔

تثلیث عطارد و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۲۱؍مئی رات ۱۰؍بجکر ۲۵ منٹ پر ہوگی اور ۲۵ مئی کو دوپہر ایک بج کر ۳۵ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس دوران عطارد یا مشتری کی ساعت میں کسی بھی حاجت کے لئے نادِ علی کا یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تثلیث زہرہ و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۱۰؍مئی صبح ۴ بجکر ۵۷ منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۱۱؍مئی ایک بجکر ۴۶ منٹ پر پایۂ تکمیل کو پہنچے گا اور ۱۱؍مئی کو رات ۸ بجکر ۵ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

اس دوران حصولِ محبت، حصولِ دوستی اور حصولِ تسخیر خلائق اور حصولِ خیر و برکت کے لئے سورہ یوسف کا نقش خالی البطن تیار کرکے ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

قران شمس و زہرہ

اس سعد وقت کی شروعات ۳؍جون صبح ۱۰؍بجکر ۵۲ منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۷؍جون رات کو ۳؍بجکر ۱۸؍منٹ پر مکمل ہوگا اور ۸ جون کو رات ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس وقت سعد میں سورۂ یٰسین کا نقش خالی البطن بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں۔ انشاءاللہ جملہ مقاصد حسنہ میں زبردست کامیابی ملے گی۔

۷۸۶

۵۵۳۵۰	۱۴۶۱۰	۱۸۴۵۰
۱۲۹۱۶۰	یہاں مقصد لکھیں	۹۲۲۵۰
۳۶۹۰۰	۷۳۸۰۰	۱۱۰۷۱۰

☆☆☆

شرف قمر

۶ر مئی رات ایک بج کر ۵۲ منٹ سے ۶ر مئی رات ۳ بج کر ۲۶ منٹ تک۔ ۲ر جون دن ۱۱ بج کر ۳۳ منٹ سے ۲ر جون رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں ہوگا، ان اوقات میں مثبت کاموں کو ترجیح دیں، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۹ر مئی شام ۴ بج کر ۵ منٹ سے ۱۹ر مئی شام ۶ بج کر ۷ منٹ تک۔ ۱۵ر جون رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ سے ۱۶ر جون رات ۱۲ بج کر ۵۵ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کاموں کو اہمیت دیں، ناجائز امور سے خود کو بچائیں، انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر در عقرب

۱۹ر مئی دن گیارہ بج کر ۵۹ منٹ سے ۲۱ر مئی رات ۱۲ بج کر ۱۷ منٹ تک۔ ۱۵ر جون شام ۶ بج کر ۴۸ منٹ سے ۱۸ر جون صبح ۷ بج کر ۳ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں ان اوقات میں اہم کاموں سے گریز کرنا چاہئے۔ ان اوقات میں کسی گھر کی بنیاد رکھنا، منگنی کرنا، شادی کرنا وغیرہ احتیاط کے خلاف ہے۔

تحویل آفتاب

۲۰ر مئی کو رات ۸ بج کر ۲۲ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱ر جون کو صبح ۴ بجے ۳۰ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات میں اپنی خاص دعائیں اپنے رب کے حضور رکھیں، انشاء اللہ شرف قبولیت سے سرفراز ہوں گی۔

منزل شرطین

۳ر مئی رات ایک بج کر ۴۴ منٹ

۳۱ر مئی صبح ۶ بج کر ۳۹ منٹ

۲۷ر جون دن ۱۲ بج کر ۳۸ منٹ

اوج شمس

۹ر جون دن ۴ بج کر ۳ منٹ سے ۱۰ر جون شام ۵ بج کر ۷ منٹ تک اوج شمس ہوگا۔ جو لوگ شرف شمس سے فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں اس وقت وہ اپنی غفلت کی تلافی کر سکتے ہیں، کاروبار، اقتدار اور ترقی اور حصول منصب کے لئے نقوش تیار کریں۔

اوج زہرہ

۱۰ر جون شام ۵ بج کر ۴۰ منٹ سے ۱۱ر جون دوپہر ایک بج کر ۱۴ منٹ تک اوج زہرہ ہوگا۔ جو لوگ شرف زہرہ سے فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں ان کے لئے تلافی کا وقت، حصول پیغام نکاح اور تسخیر و محبت کے لئے نقوش تیار کریں۔

سیاروں کی رجعت و استقامت

عطارد	۲۲ر مئی شام ۶ بج کر ۵۰ منٹ	بحالت استقامت در برج ثور
عطارد	۱۳ر جون صبح ۵ بج کر ۱۲ منٹ	بحالت استقامت در برج جوزا
عطارد	۳۰ر جون صبح ۵ بج کر ۶ منٹ	بحالت استقامت در برج سرطان
زہرہ	۲۴ر مئی دن ۳ بج کر ۳۵ منٹ	بحالت رجعت در برج جوزا
زہرہ	۱۸ر جون رات ایک بجکر ۲۹ منٹ	بحالت رجعت در برج سرطان
مریخ	۱۷ر مئی شام ۷ بج کر ۲۲ منٹ	بحالت رجعت در برج عقرب
مریخ	۳۰ر جون صبح ۵ بج کر ۱۹ منٹ	بحالت استقامت در برج عقرب

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

اے یم یو اقلیتی کردار کی بحالی
معروف وکیل جیٹھ ملانی نے کیس کی مفت پیروی کی پیش کش کی

نئی دہلی: سپریم کورٹ کے معروف وکیل رام جیٹھ ملانی نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے اقلیتی کردار کی بحالی سے متعلق کیس کی مفت پیروی کی پیش کش کی ہے۔ اے ایم یو کے ایک سینئر افسر نے بتایا کہ جیٹھ ملانی نے کہا ہے کہ وہ یونیورسٹی کے اقلیتی کردار سے متعلق مقدمے کی سپریم کورٹ میں مفت پیروی کریں گے، اے ایم یو ان کی پیش کش کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اے ایم یو کے اس معاملے کی سماعت آئندہ ۴؍ اپریل کو ہوگی، فی الحال اس کی پیروی مشہور وکیل ہریش سالوے کر رہے ہیں۔ افسر نے بتایا کہ اے ایم یو کے اقلیتی درجے سے متعلق ایک قومی سیمنار آئندہ ۲۷؍ فروری کو نئی دہلی میں منعقد کیا جائے گا۔ منتظمین کی طرف سے جاری بیان کے مطابق وائس آف ہیومینیٹی نامی ادارے کی طرف سے منعقد اس سیمنار کی صدارت سابق چیف جسٹس اے ایم احمدی کریں گے۔ جبکہ جیٹھ ملانی اس پروگرام میں مہمان خصوصی ہوں گے۔

افضل گرو کے معاملہ میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کیئے گئے۔ پی چدمبرم

نئی دہلی: (ایجنسی) سابق وزیر داخلہ اور کانگریس کے سینئر رہنما نے ۳ رسال بعد اعتراف کیا ہے کہ پارلیمنٹ پر حملے میں سزائے موت پانے والے افضل گرو کے معاملہ میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے گئے۔ سابق وزیر داخلہ کا کہنا تھا کہ پارلیمنٹ پر حملہ کیس کے حوالہ سے افضل کی سزائے موت کے معاملے میں انصاف کے تقاضے پورے نہیں کئے گئے۔ ۲۰۰۱ء کے حوالے سے سنگین قسم خدشات موجود تھے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کا حصہ ہوتے ہوئے عدالتی فیصلے کو غلط نہیں کہا جا سکتا لیکن ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ افضل گرو کے معاملہ میں انصاف نہیں کیا گیا۔ افضل گرو کی برسی کے موقع پر منعقد کی گئی تقریب کے حوالے سے کانگریس کے سینئر رہنما نے کشمیری طلبہ پر لگائے گیے غداری کے الزامات کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہوئے کہا کہ پہلی سماعت کے موقع پر ہی عدالت ان تمام الزامات کو مسترد کر دے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ طالب علمی کے زمانہ وہ زمانہ ہوتا ہے جب طلبہ کو غلط ہونے کا بھی حق ہوتا ہے اور یونیورسٹی ایسی جگہ ہوتی ہے جہاں کسی کو اشتہاری قرار نہیں دیا جا سکتا۔ اوضح رہے کہ گرو کو عدالت نے ۲۰۰۱ء پالینٹ حملہ کیس میں ملوث ہونے کے جرم میں سزائے موت سنائی تھی اور پھر انھیں ۲۰۱۳ء میں سزائے موت دے دی گئی، افضل کی موت کے وقت پی چدمبرم وزیر خزانہ جبکہ سشیل کمار شندے وزیر داخلہ تھے۔

پٹیالہ ہاؤس کورٹ میں جو بھی ہوا وہ افسوس ناک
راجناتھ سنگھ

نئی دہلی: وزیر داخلہ راجناتھ سنگھ نے جمعرات کو راجیہ سبھا میں کہا کہ پٹیالہ ہاؤس میں جو بھی ہوا وہ افسوس ناک ہے۔ انھوں نے کہا کہ مجھے جیسے ہی واقعہ کی اطلاع ملی، میں نے فوراً دہلی پولیس کمشنر سے کہا کہ سخت کارروائی کی جانی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ جس رکن اسمبلی کی بات ہو رہی ہے، اس کے خلاف بھی ایف آئی آر درج ہوئی ہے اور گرفتاری ہوئی ہے۔ ادھر سپریم کوٹ نے دہلی کی پٹیالہ ہاؤس عدالت کے احاطے میں جے این یو طلبہ یونین کے صدر کنہیا کمار اور دیگر بشمول صحافیوں کے ساتھ مار پیٹ کرنے والے ان تین وکیلوں کے خلاف، جو ایسا کرتے ہوئے کیمرے میں قید ہو گئے ہیں، کارروائی کی درخواست پر جمعہ کو سماعت کرنا منظور کر لیا۔

Tilismati Dunya
(Monthly) R.N.I. 66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17
Abulmali, Deoband 247554 (U.P.)

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا


آعداد بولتے ہیں -/120


تعلقات اعداد -/40


سورہ مزمل کی عظمت وافادیت -/45


اعداد کی دنیا -/55


علم الاسرار -/75


آیت الکرسی کی عظمت وافادیت -/20


بسم اللہ کی عظمت وافادیت -/30


اعداد کا جادو -/45


کرشمۂ اعداد -/45


علم الاعداد -/85


علم الحروف -/60


مجموعۂ آیات قرآنی -/20


سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت -/25


سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت -/50


سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت -/60


جانوروں کے طبی فائدے -/45


کشکول عملیات -/80


تحفۃ العالمین -/120


اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج -/250


پتھروں کی خصوصیات -/55


مختلف پھولوں کی خوشبو -/100


اذان بت کدہ -/90


اعمال حزب البحر -/20


اعمال ناسوتی -/20


بچوں کے نام رکھنے کا فن -/85

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند

ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں
+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/





Photex freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر

(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر

(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو

(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

مئی سنہ ۲۰۱۶

دیوبند

آہ! مُسلم پرسنل لا بورڈ کی بے بسی

مجرّب روحانی فارمولے

سورۂ قریش کے جن حسطیش کی تسخیر کا عمل

عاطف ہاشمی

Rs.25/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم



جلد نمبر ۲۲
شمارہ نمبر ۵
مئی ۲۰۱۶ء
سالانہ زرتعاون ۳۰۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۰۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۲۵ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
1500 سو روپے انڈین

غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون
1800 سو روپے انڈین

لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
موبائل نمبر: 09359882674
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جزکو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
بحرمین قانون، ملک اور اسلام کے مخالفین سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

اداریہ

آہ! مسلم پرسنل بورڈ کی بے چارگی

بقلم خاص

۱۹۷۲ء میں جب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وجود میں آیا تو حکومت اتر پردیش لرز کر رہ گئی تھی اور شاہ بانو کیس کے تانے بانے بکھر کر رہ گئے تھے۔ اس وقت مسلم جماعتوں کا عظیم الشان اتحاد سامنے آیا کہ جس نے باطل طاقتوں کے ہمّوں اور ولولوں کو ذبح کر دیا تھا اور دنیا پر یہ بات دو اور دو چار کی طرح واضح ہوگئی تھی کہ مسلمان کتنا ہی گیا گذرا ہو وہ اپنے مذہب اور اس کے قوانین کے بارے میں آج بھی حساس ہے، وہ دین اسلام پر اپنی جان و مال سب کچھ نچھاور کر سکتا ہے۔

اسلام کے خلاف سازشیں اس وقت بھی چل رہی تھیں اور باطل طاقتیں ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر اُس وقت بھی اسلام اور اس کے قوانین کو کمزور کرنے کے لئے سازشوں کے جال بننے میں مصروف تھیں۔ آں جہانی اندرا گاندھی ہندوستان کی راجدھانی پر پوری قابض تھیں اور اپنے مزاج کے اعتبار سے وہ ضدی اور ہٹ دھرم قسم کی فرماں روا تھیں اور حکومت کرنے کے گر انہیں اپنے خاندان سے وراثت میں ملے تھے لیکن جب آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ وجود میں آیا اور بلا کسی تامل اور اختلاف کے حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند کو بورڈ کا صدر منتخب کیا گیا تو اندرا گاندھی جیسی قوی، مضبوط اور بیکل عورت کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور ہندوستان کی عدالتوں کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑی۔

باطل طاقتوں نے بخوبی یہ اندازہ کر لیا تھا کہ مسلمان کتنا بھی بے عمل ہو یہ اپنے مذہب کے خلاف کسی سازش اور کسی ریشہ دوانی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ شروع شروع میں مسلم پرسنل لاء بورڈ نے چاق و چوبند ہو کر اپنے اجلاس کئے اور ہر اُس سازش کا ڈٹ کر مقابلہ کیا جو اسلامی قوانین سے متعلق باطل مزاجوں میں باقاعدہ پرورش پا رہی تھیں ارباب باطل مسلم پرسنل لاء بورڈ سے پوری طرح خوف زدہ تھے۔ انہیں اس بات کا اندازہ تھا کہ جب بھی ہم کوئی بھی قدم اٹھائیں گے ہمیں مسلم پرسنل لاء بورڈ کی مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وقتی طور پر وہ سازشیں دب گئیں، جو ارباب باطل کے گھر ندوں میں وجود پذیر ہوئی تھیں اور ایک خاص طبقہ باقاعدہ اُن سازشوں کی پرورش کر رہا تھا۔ وقتی طور پر فتنوں کا سر کچلا گیا، مسلم اتحاد کے سامنے باطل طاقتوں نے سر جھکا دیا اور ملک کی فضا کو ہموار کر لیا گیا۔ پھر رفتہ رفتہ وہ جذبے اور وہ ولولے سرد پڑ گئے جو مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرتے ہوئے عامۃ المسلمین اور علماء کرام کے دلوں میں موجزن تھے۔ پھر جمود و تعطل کے گھنیرے بادل مسلم پرسنل لاء بورڈ کے افق پر چھانے لگے اور بورڈ محض شاندار اجلاس کرنے والا ایک ادارہ بن کر رہ گیا۔ جو رفتہ رفتہ اُن لوگوں کی گرفت میں آچکا تھا جو بورڈ کے ذریعہ اپنے سیاسی اور ذاتی مفادات کے حصول میں مصروف تھے۔ علاقہ پرستی، اقربا پروری، منافقت اور جلب منفعت وغیرہ ان تمام راہوں سے بورڈ کے ذمہ دار گذر گئے اور جب اخلاص ختم ہوگیا تو بورڈ کا وجود ایک دکھاوا اور اس کی ہلچل ایک رسم بن کر رہ گئی۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کرنے کے بعد مسلمانوں کے لئے کیسے کیسے صدمات برداشت کئے کہ ہم پوری طرح اس کا اندازہ بھی نہ کر سکے۔ دارالعلوم دیوبند دو حصوں میں بٹ گیا، قاسمیوں کے اتحاد کے تانے بانے بکھر گئے، ایسی دراڑ قاسمی برادری کے درمیان پیدا ہوئی کہ دونوں گروپوں کی باہمی مصالحت کے باوجود ان کے دلوں کے درمیان کھڑی ہوئی دیواریں سرنگوں نہ ہو سکیں اور دن بدن فاصلے بڑھتے ہی گئے اور اس کے بعد مظاہر علوم سہارنپور بھی دو حصوں میں بٹ گیا۔ اس طرح نہ جانے کتنے مدرسوں میں ٹوٹ پھوٹ ہوئی اور ہر ٹوٹ پھوٹ مسلمانوں کے اتحاد کو منہ چڑاتی نظر آئی۔ پھر وہ جمعیۃ العلماء جو مسلم قوم کی واحد نمائندہ جماعت ہونے پر فخر محسوس کیا کرتی تھی اس کا وجود بھی دو حصوں میں بٹ گیا، اوپر کا دھڑ کسی کے پاس چلا گیا اور نیچے کے دھڑ پر کوئی اور قابض ہوگیا۔ اس اختلاف کی آہا کار ایسی مچی کہ لفظ اتحاد سے گھن سی آنے لگی۔ باطل کے کیمپوں میں لڈو بٹتے رہے اور علماء ایک دوسرے کی سرزنش کرنے میں مصروف ہوتے جا رہے تھے۔ اس کے بعد بریلوی حضرات بھی دو خاندان میں بٹ گئے۔ وہاں بھی ایک ہری پگڑی والا طبقہ پیدا ہو گیا جو اپنی برادری کے دوسرے بھائیوں پر انگلیاں اٹھانے لگا اور ایک پھر ایک دن وہ تبلیغی جماعت جو فرشتوں کی جماعت سمجھی جاتی تھی، جہاں زر، زمین اور اقتدار کو شجر ممنوعہ سمجھا جاتا تھا وہاں بھی اختلاف نے سر ابھارا اور وہاں بھی "حضرت جی" بننے کی خاطر وہ سب کچھ ہوا جو سیاسی اور نیم سیاسی جماعتوں کے گروہ میں ہوتا ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ کھلم کھلا اسلامی قوانین میں تبدیلیاں کرنے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ نکاح و طلاق کے مسائل کے مذاق اڑائے جا رہے ہیں لیکن اُف مسلمانوں کی بے بسی اور علماء وقت کی مطلب پرستی اُکتنا عجیب ماحول ہے کہ بس الامان والحفیظ۔ مسلم پرسنل لائے بورڈ کی خاموشی نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے وہ باطل کے سامنے اتنا بے بس ہے کہ اس سے کسی اقدام کی امید باندھنا ہی فضول ہے۔ کاش! مسلمانوں کو یہ احساس ہو جائے کہ ان کے باہمی اختلاف کے پیچھے ان لوگوں کی سازشیں بدستور چل رہی ہیں، جو صرف مسلمانوں سے اتحاد و اتفاق ہی سے خوف زدہ ہوتے ہیں۔

مختلف پھول

ارشاد باری تعالیٰ

اللہ ہی تو ہے جو ہواؤں کو چلاتا ہے تو وہ بادلوں کو اُبھارتی ہیں پھر اللہ اس کو جس طرح چاہتا ہے آسمان میں پھیلا دیتا ہے اور تہہ تہہ کر دیتا ہے، پھر تم دیکھتے ہو کہ اس کے بیچ میں سے مینہ نکلنے لگتا ہے، پھر جب وہ اپنے بندوں میں سے جن پر چاہتا ہے اسے برسا دیتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور پیشتر تو وہ مینہ کے اترنے سے پہلے ناامید ہو رہے تھے تو (اے دیکھنے والے) اللہ کی رحمت کی نشانیوں کی طرف دیکھ کہ وہ کس طرح زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بے شک وہ مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور اگر ہم ایسی ہوا بھیجیں کہ وہ (اس کے سبب) کھیتی کو دیکھیں (کہ) زرد (ہوگئی ہے) تو اس کے وہ ناشکری کرنے لگ جائیں تو تم مردوں کو (بات) نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو جب کہ وہ پیٹھ پھیر کر پھر جائیں آواز سنا سکتے ہو اور نہ اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) راہ راست پر لا سکتے ہو تو تم تو انہی لوگوں کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں سو وہی فرمانبردار ہیں۔ اللہ ہی تو ہے جس نے تمہیں (ابتدا میں) کمزور حالت میں پیدا کیا پھر کمزوری کے بعد طاقت عنایت کی، پھر طاقت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا، وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور وہ علم والا، قدرت والا ہے اور جس روز قیامت برپا ہوگی گنہ گار قسمیں کھائیں گے کہ وہ (دنیا میں) ایک گھڑی سے زیادہ نہیں رہے تھے اسی طرح وہ (وہ رستے سے) الٹے جاتے تھے اور جن لوگوں کو علم اور ایمان دیا گیا تھا وہ کہیں گے کہ اللہ کی کتاب کے مطابق تم قیامت تک رہے ہو اور یہ قیامت ہی کا دن ہے لیکن تمہیں اس کا یقین ہی نہیں تھا تو اس روز ظالم لوگوں کو ان کا عذر کچھ فائدہ نہ دے گا اور نہ ان سے توبہ قبول کی جائے گی اور ہم نے لوگوں کے (سمجھانے کے) لئے اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بیان کر دی ہے اور اگر تم ان کے سامنے کوئی نشانی پیش کرو تو کافر کہہ دیں گے کہ تم تو جھوٹے ہو۔ اسی طرح اللہ ان لوگوں کے دلوں پر جو سمجھ نہیں رکھتے مہر لگا دیتا ہے، پس تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور (دیکھو) جو لوگ یقین نہیں رکھتے وہ تمہیں بے صبرا نہ بنا دیں۔

نصیب والے

جھڑکیاں دینے والا رعب، جمانے والا، دھمکیاں دینے والا بھول چکا ہوتا ہے کہ وہ بھی انسان ہے، انسانوں پر رعب جمانے اور انہیں جھڑکی دینے کا کوئی حق نہیں۔ ہر لفظی استحقاق صرف غرور نفس کا دھوکا ہے اور غرور کسی انسان میں اس وقت تک نہیں آسکتا جب تک وہ بد قسمت نہ ہو، کیوں کہ نصیب والے قسمت والے ہمیشہ عاجز و مسکین رہتے ہیں۔

اچھی عادتیں

☆ خیرات مال میں اضافہ کرتی ہے۔

☆ انسان کا سب سے بڑا دشمن نفس ہے۔

☆ احسان دشمن کو بھی زیر کر لیتا ہے۔

☆ خاموشی فضول گوئی سے بہتر ہے۔

☆ سچ بولنے والا دشمن جھوٹے دوست سے اچھا ہے۔

☆ توبہ گناہ کو کھا جاتی ہے۔

☆ علم سے بڑھ کر کوئی دولت نہیں۔

☆ سب سے بڑی بہادری بدلہ نہ لینا ہے۔

گلی کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☆محبت کے بغیر خوبصورتی زہر ہے۔
☆دل کی صفائی سب سے زیادہ ضروری ہے۔
☆سب سے اچھا نشہ خدمت خلق کا ہے۔
☆جھوٹ رزق کو کھا جاتا ہے۔
☆خوش کلامی ایک ایسا پھول ہے جو کبھی مرجھا نہیں سکتا۔
☆ماں کی آغوش بچے کی سب سے اچھی درسگاہ ہے۔
☆غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔
☆اپنا زخم اس کو مت دکھاؤ جس کے پاس مرہم نہ ہو۔
☆کسی کو اپنے سے کمتر مت سمجھو، نہ جانے خدا نے اس کو کونسی کونسی صلاحیتوں سے نوازا ہو۔
☆اگر لوگوں کے قصور معاف کروگے تو اللہ تمہارے قصور معاف کرے گا۔
☆کوئی شخص بھی اتنا طاقت ور نہیں کہ وہ اپنا برا کئے بغیر دوسروں کا برا کر سکے۔
☆برے سلوک کا بہترین جواب اچھا سلوک ہے۔

ارسطو نے کہا

☆ہر ایک نئی چیز اچھی معلوم ہوتی ہے مگر دوستی جتنی پرانی ہو اتنی ہی عمدہ اور مضبوط ہوتی ہے۔
☆شر کو شر سے رفع کرنا اچھی بات ہے مگر شر کو خیر سے رفع کرنا نسبتاً زیادہ بہتر ہے۔
☆جو بات معلوم نہ ہو اس کے اظہار میں شرم نہیں کرنی چاہئے۔
☆دنیا ایک خش پوش کنواں ہے، عقل مندوں کو ہوشیاری کے ساتھ قدم رکھنا چاہئے۔
☆نہ تو پیاسے رہو اور نہ زیادہ نشے میں چور رہو۔
☆زیادہ باتیں کرنا دیوانگی کی دلیل ہے، چاہے وہ باتیں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہوں۔
☆زندگی میں سب سے بہتر اس طرح اٹھنا چاہئے کہ جس طرح ایک دعوت سے اٹھتے ہیں۔
☆انسان کے اسباب ظاہری میں عزت کا مرتبہ سب سے بلند ہے۔
☆خاموشی سب سے آسان کام اور زیادہ نفع بخش عادت ہے۔
☆کسی کے عیب تلاش نہ کرتا کہ دوسرا تیرے عیبوں کی جستجو نہ کرے۔

نمک پارے

☆جانوروں کو کبھی یہ فکر نہیں ہوتی کہ گھڑی میں کیا بجا ہے۔
☆جانور موت کے احساس کے بغیر مر جاتے ہیں۔
☆ان کے آخری لمحات غیر ضروری رسموں اور بوجھل تکلفات سے آلودہ نہیں ہوتے۔
☆ان کی تجہیز و تکفین پر کچھ خرچ نہیں ہوتا۔
☆ان کی موت کے بعد کوئی ان کی وصیت کے سلسلہ میں مقدمہ بازی نہیں کرتا۔

اقوال زریں

☆عالم کا امتحان اس کے علم کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ دیکھنا چاہئے کہ وہ فتنہ انگیز باتوں سے کیسے بچتا ہے۔

☆ جس لمحے آپ نے سوچا کہ ہار کی صورت میں کیا کریں گے تو آپ شکست کھا گئے۔

☆ اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں سے زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ پانی کے قطروں سے دریا بنتا ہے اور سوچوں سے شخصیت بنتی ہے۔

☆ اللہ پر بھروسہ رکھو اللہ ہی بہتر کارساز ہے۔

☆ ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔

☆ محبت کی ترجمانی کرنے والی کوئی چیز ہے تو وہ پیاری ماں ہے۔

☆ ماں کا ایسا پیار ہے جو کسی کے سیکھنے اور بتانے کا نہیں۔

☆ ہمیشہ ڈرو کہ ماں نفرت فریاد سے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے۔

☆ ماں کی محبت حقیقت کی آئینہ دار ہے۔

☆ مجھے پھول اور ماں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔

☆ سخت سے سخت دل کو ماں کی پرغم آنکھوں سے موم کیا جا سکتا ہے۔

☆ بچے کے لئے سب سے اچھی جگہ ماں کا دل ہے، خواہ بچے کی عمر کتنی ہو۔

☆ دنیا کی بہترین موسیقی ماں کی لوری کی آواز ہے۔

☆ اس وقت کو یاد کرو جب تم مجبور تھے جسم کی مانند تھے اور تمہاری ماں کی نگاہیں تمہیں پیار سے دیکھتی تھیں۔

☆ رب کعبہ کے بعد صرف ماں کی آغوش میں ہی سکون ملتا ہے۔

☆ گود میں جو تیری سر رکھ دیا میں نے محسوس کیا، اس سے بہتر بھی کوئی جنت ہوگی۔

☆ زیادہ تر عالموں کی محفلوں میں بیٹھا کرو اور داناؤں کی باتوں سے غور سے سنا کرو۔

☆ ہمیشہ سچ کو اپنا پیشہ بنالو جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کا چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔

☆ جنازے کی نماز میں شرکت کیا کرو اور دعوتوں اور عیش عشرت کی محفلوں سے ہمیشہ اپنے آپ کو بچا کر رکھو۔

☆ کوئی چیز پیٹ بھر کر مت کھاؤ کیوں کہ اس سے عبادت میں سستی پیدا ہوتی ہے۔

☆ کسی جاہل کو اپنا دوست مت بناؤ اور کسی دانا کو اپنا دشمن مت بناؤ۔

☆ اپنے کاموں میں ہمیشہ علمائے کرام سے ضرور مشورہ کر لیا کرو۔

☆ باپ کی ڈانٹ ڈپٹ اولاد کے لئے اس طرح ہے جس طرح کھیتوں کے لئے پانی۔

☆ قرض لینے سے اپنے آپ کو بچاؤ کیوں کہ قرض دن کی رسوائی ہے اور رات کا غم۔

☆ اگر کوئی شخص تمہارے سامنے کسی کی شکایت کرے کہ فلاں نے میری آنکھ اندھی کر دی ہے تو جب تک تم دوسرے کی بات نہ سن لو اس وقت تک یقین نہ کرنا، کیوں کہ ممکن ہے کہ اس شخص نے اس کی دونوں آنکھیں پہلے ہی نکال دی ہوں۔

مشعلِ راہ

☆ سب سے اچھی زندگی وہ بسر کرتے ہیں جو اپنی ضرورت پوری کرنے کے لئے اللہ کے سوا کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے۔

☆ ہم تکلیف کے جس مقام پر بھی ہوں، ہم سے آگے ضرور کچھ لوگ ہوتے ہیں، انہیں دیکھ کر ہمیں شکر کی لاٹھی تھام لینی چاہئے تاکہ ہر راستہ سہولت سے کٹ سکے۔

☆ اگر ہم اللہ کی خوشنودی کے لئے انسانوں کو محبت سے دیکھنا شروع کر دیں تو آپ محسوس کریں گے کہ اللہ آپ کو مسکرا کر دیکھ رہا ہے۔

☆ کسی کو ذلیل کرنے سے پہلے خود ذلیل ہونے کے لئے تیار رہیں کیوں کہ اللہ کا ترازو ہمیشہ انصاف تولتا ہے۔

☆ رات کی تنہائی میں خاموشی سے جب دعا مانگو تو لگتا ہے اللہ صرف میرا ہے۔

☆ تم کسی بھی انسان کو برا مت سمجھو، شاید وہ ویسا نہ ہو جس طرح تم سمجھتے ہو۔ حقیقی علم تو اللہ کے پاس ہے اور تم تو لاعلم ہو۔

☆ آخرت کے لئے محنت کرو، تمہارے دنیاوی کاموں کے لئے اللہ ہی کافی ہے۔

☆ زندگی کی سب سے بڑی 'ہار' یہ ہے کہ کسی کی آنکھ میں آنسو آپ کی وجہ سے آئے اور زندگی کی سب سے بڑی 'جیت' یہ ہے کہ کسی کی آنکھ میں آنسو آپ کے لئے آئے۔

☆ زبان کی حفاظت کرو، کیوں کہ عزت و ذلت کی یہی ذمہ دار ہے۔

☆ اپنا محاسبہ کرتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے۔

☆ اپنے اعمال کو تولتے رہو اس سے پہلے کہ تمہارے اعمال تولے جائیں۔
☆ اپنے آپ کو (اللہ کے سامنے) بڑی پیشی کے لئے تیار کرو جس دن تمہاری کوئی برائی پوشیدہ نہ رہے گی۔
☆ لوگوں کے لئے آپ تب تک اچھے ہو جب تک آپ ان کی امیدوں کو پورا کرو اور تمہارے لئے بھی لوگ اچھے ہیں جب تک آپ ان سے کوئی امید نہ رکھو۔
☆ سچ بولنے کا شوق ہو تو اپنے بارے میں بولو، لوگوں کی زندگی عذاب مت بناؤ۔
☆ ان چیزوں کے بارے میں نہ سوچیں جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے مانگنے کے بعد بھی آپ کو نہیں دیں، بلکہ ان لاتعداد نعمتوں کو دیکھیں جو اللہ نے بغیر مانگے آپ کو دے رکھی ہیں۔
☆ کسی سے اتنی توقعات مت کیجئے کہ ٹوٹیں تو آپ خود بھی ساتھ ٹوٹ جائیں۔

ماڈرن ڈکشنری

☆ محبت: سرطان سے زیادہ مہلک مرض۔
☆ جدوجہد: بے کار جوتیاں چٹخانا
☆ آئیڈیل: پڑھے لکھے بے وقوفوں کی جنت۔
☆ انٹرویو: اپنے سے زیادہ احمق کے سوالوں کا جواب دینا۔
☆ لومیرج: خودکشی۔
☆ طالب علم: ملک کا زبردست دادا۔
☆ یاد: ان کی جن کی ضرورت پڑے۔
☆ وفاداری: ایک کا ساتھ دینا دوسرے کو دھوکا دینا۔
☆ پڑوسن: جسے آپ کے ذاتی حالات آپ سے زیادہ معلوم ہوں۔
☆ کمپیوٹر: بے حافظہ دماغ۔
☆ ناک: ڈبل بیرل کی بندوق۔
☆ لپ اسٹک: رنگین مسکراہٹ۔

منتخب اشعار

کسی سے دکھڑا کہوں مجبوری کی حد یہ ہے
میں جو روتا ہوں تو بچوں کو ہنسی آتی ہے

☆

جو اک لفظ کی خوشبو نہ رکھ سکا محفوظ
میں اس کے ہاتھ میں پوری کتاب کیا دیتا

☆

میں نے یہ سوچ کے بوئے نہیں خوابوں کے درخت
کون جنگل میں لگے پیڑ کو پانی دے گا

☆

اب اس کو کھو رہا ہوں بڑے اشتیاق سے
وہ جس کو ڈھونڈ لانے میں زمانہ لگا مجھے

☆

ایک عمر تک احساس کے شعلوں میں تپا ہوں
جب جاکے غم زیست کو پہچان سکا ہوں

☆

ایک ناتمام خواب مکمل نہ ہوسکا
آنے کو زندگی میں بہت انقلاب آئے

زرّیں اقوال

☆ بہترین انسان وہ ہے جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچے۔
(نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
☆ تین چیزیں محبت بڑھاتی ہیں، سلام کرنا، دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا، مخاطب کو بہترین نام سے پکارنا۔
(حضرت عمر فاروقؓ)
☆ سب سے بہتر لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔
(حضرت علیؓ)
☆ جس نے اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھ لیا جان لو اسے کوئی مرتبہ حاصل نہیں ہوا۔ (حضرت عبدالقادر جیلانیؒ)
☆ حسد بہت بری شئے ہے، اسے دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔
(حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ)

قسط نمبر: ایک

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ہر زمانہ کے فتنے

ہر دور اور ہر زمانہ کے فتنے مختلف ہوتے ہیں، آج کا ایک نیا فتنہ یہ ہے کہ ذکر وسلوک کی محنت کو عجمی سمجھا جارہا ہے، تصوف وسلوک کی محنت کو تزکیۂ نفس کی محنت کو، تصفیہ قلب کی محنت کو عجمی سمجھا جارہا ہے اور یہ بات کہی جارہی ہے کہ ہمیں تو احادیث میں کہیں یہ بات نظر آتی ہی نہیں اور اس کے تانے بانے ہندوؤں کے ساتھ ملانے کی کوشش کی جارہی ہے اور لوگوں کو ہٹایا جاتا ہے کہ تم کن باتوں میں پڑگئے ہو، نتیجہ کیا نکلتا ہے کہ دلوں میں غفلت آرہی ہے، جاننے کے باوجود اللہ کے حکموں کی نافرمانیاں ہورہی ہیں، نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، حاضری ہوتی ہے، حضوری سے محروم ہوتے ہیں، چونکہ یہ تربیتی اجتماع ہے اس لئے آج کی اس محفل میں آپ لوگوں کے سامنے ذکر کے عنوان پر چند باتیں کہنی ہیں۔

لفظ ذکر کا استعمال قرآن میں

ذکر کا لفظ قرآن مجید میں کئی معنوں میں استعمال ہوا، ایک تو قرآن مجید کے لے استعمال ہوا۔

(۱) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحَافِظُوْنَ ○ تو یہاں قرآن مجید کے لئے ذکر کا لفظ استعمال ہوا، نصیحت نامہ۔

(۲) ایک ذکر کا معنی اللہ تعالیٰ کی یاد، جیسے ہم بات کرتے ہوئے کہتے ہیں اس نے آپ کا ذکر کیا، فلاں جگہ آپ کا ذکر ہورہا تھا تو ذکر کا معنی یاد، تو اس محل میں اس عنوان سے اس لفظ کو کھولا جائے گا کہ قرآن کی نظر میں ذکر کی اہمیت کیا ہے۔

اس دور کے فتنے

پہلے زمانہ میں فتنے پیدل چل کر آتے تھے، یوں لگتا ہے کہ آج کے دور میں وہ سواری پر سوار ہوکر آرہے ہیں، ہر بندہ پوچھتا ہے اجی! قرآن میں کہاں ہے اس لئے آپ کے سامنے قرآن مجید کی آیت پیش کی جائیں گی۔ امید ہے کہ آپ اسے دل کے کانوں سے سنیں گے۔ (اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِمَنْ کَانَ لَہٗ قَلْبٌ) ان باتوں میں نصیحت ہے ان کے لئے جن کے اندر دل ہو اور سینے میں پتھر کی سل ہو تو پھر یہ باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔

کثرت ذکر کا حکم قرآن میں

قرآن مجید میں ذکر کے متعلق بہت ساری آیات ہیں، یہ وہ عمل ہے کہ اللہ رب العزت نے جس کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا، فرمایا۔ (یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا) اب اس طرح حکم ہے، امر کا صیغہ ہے تو حکم الٰہی یہ ہے کہ ہم کثرت کے ساتھ ذکر کریں تو جس چیز کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا، آج جب اسے سکھانے کی بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ جی یہ نئی چیز کہاں سے آگئی ہے، قلبی ذکر کہاں سے آگیا ہے، سنئے قرآن عظیم الشان (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا) اس کی بات ہی نہ مانئے جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کردیا، اب یہاں قلب کا تذکرہ ہے یا نہیں؟ ذکر کا تذکرہ ہے یا نہیں (وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَہٗ عَنْ ذِکْرِنَا) اس کی پہچان کیا ہوتی ہے۔ (وَاتَّبَعَ ھَوَاہُ وَکَانَ اَمْرُہٗ فُرُطًا) وہ خواہشات کی پیروی کرتا ہے اس کا معاملہ حد سے بڑھا ہوا ہے، لہٰذا اللہ رب العزت نے اس عمل کو کثرت کے ساتھ کرنے کا حکم دیا ہے۔

ذکر نہ کرنے والوں کے لئے آئینہ

اور جو آدمی ذکر سے غافل ہوتا ہے تھوڑا ذکر کرتا ہے اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں۔ (وَلَا یَذْکُرُوْنَ اللہَ اِلَّا قَلِیْلًا) یہ

لوگ ذکر نہیں کرتے مگر تھوڑا (مُذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ لَا اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ) آئینہ دکھارہے ہیں کم ذکر کرنے والے کو جو انسان ذکر سے غافل ہوتا ہے، شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے۔

باخدا کون؟

کچھ ہوتے ہیں۔ "باخدا" جو ذکر کررہے ہوتے ہیں، اس لئے حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ رب العزت نے موسیٰ علی الصلوٰۃ والسلام کو وحی فرمائی۔ "اتحب ان اسکن معك فی بیتك یا موسیٰ" اے موسیٰ علیہ السلام کیا آپ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ میں آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں رہوں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ کے عاشق رونے لگے محبت میں، عشق میں اور پھر پوچھا "کیف تسکن معی فی بیتی یاربی" "اے اللہ آپ میرے گھر میں کیسے رہ سکتے ہیں، فرمایا میرے پیارے پیغمبر! "انا جلیس مع من ذکرنی" جو میرا ذکر کرتا ہے میں اس کا ہم جلیس ہوتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اس لئے اللہ والوں کو "باخدا" کہتے ہیں، انہیں اللہ رب العزت کی معیت نصیب ہوتی ہے۔

شیطان کا ساتھی کون؟

اور جو ذکر سے غافل ہوں، ان کو شیطان کی معیت نصیب ہوتی ہے۔ سنئے قرآن پاک کی آیت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ) اور جو آنکھ چرائے رحمٰن کی یاد سے ہم اس پر شیطان کو مسلط کردیتے ہیں اور وہ اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان بنے۔ (وَمَنْ يَّكُنِ الشَّيْطٰنُ لَهٗ قَرِيْنًا فَسَآءَ قَرِيْنًا) جس کا ساتھی شیطان بنا کتنا برا ساتھی اور دوسری جگہ فرمایا (وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ) قرین کی جمع قُرَنَآءَ ہم نے ان کے ساتھی متعین کردیئے (فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ) انجام خسارہ تو سب سے پہلی بات قرآن مجید سے ثابت ہوئی کہ جو آدمی ذکر نہیں کرتا اس کے دل پر شیطان کا تسلط اور قبضہ ہوتا ہے۔

ذکر کرنے والوں کے لئے ایک بڑا فائدہ

جو لوگ ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو شیطان کے وساوس سے محفوظ فرمادیتے ہیں، سنئے قرآن عظیم الشان (اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا) بے شک وہ لوگ جو متقی ہیں۔

(اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ)

جب شیطان کی جماعت ان پر حملہ آور ہوتی ہے تو اللہ کا ذکر کرتے ہیں تو اللہ کے ذکر کی وجہ سے اللہ ان کو محفوظ فرمادیتے ہیں تو شیطانی حملوں کا دفاع "ذکر" کے ذریعہ سے ہوسکتا ہے۔

جنگی ضابطہ

عام طور پر دستور ہے کہ جب آدمی کسی کو اپنے قبضے میں لیتا ہے تو جو اس کے پاس سب سے مہلک ہتھیار ہوتا ہے اس کو چھین لیتا ہے فوجی دوسرے کو قابو میں کرتا ہے تو کہتا ہے (Hands Up) کیا مطلب؟ اگر کوئی ہتھیار ہے ان سے نیچے پھینک دے اور ہاتھ اوپر کرلے تاکہ یہ بیک فائر نہ کرسکے تو شیطان بھی جب کسی پر قابض ہوتا ہے تو سب سے پہلا کام اس کا یہ ہے کہ جو مہلک ہتھیار ہے وہ چھین لیتا ہے اور وہ کونسی چیز ہے؟ وہ اللہ کی یاد ہے، چنانچہ ارشاد فرمایا۔ (اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ) شیطان نے اس پر غلبہ پایا اور ان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کیا اور تو شیطان پہلا کام یہ کرتا ہے (Hands Up) ذکر سے غافل کرتا ہے، اس کو پتہ ہے یہ ذکر سے خالی ہوں گے تو بس میں ان کے ساتھ ایسے کھیلوں گا جیسے بچے گیند کے ساتھ کھیلا کرتے ہیں۔

شیطان کے حملہ کی ایک چال

اسی لئے قرآن مجید میں یہ تذکرہ فرمایا گیا کہ شیطان اللہ کے ذکر سے پہلے روکتا ہے اور اس کے بعد پھر نماز سے روکتا ہے، ذکر کا تذکرہ پہلے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں، سبحان اللہ (اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ)

اور یہ تمہیں روکتا ہے اللہ کے ذکر سے اللہ کی یاد سے اور نماز سے تو دیکھا ذکر کا تذکرہ پہلے یہ پہلی باؤنڈری ہے، عقل مند لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی باؤنڈری سے دشمن کو باہر رکھیں، کہتے ہیں کہ (First Defence

(Line
(Second Defence Line) تو دشمن کو پہلی باؤنڈری سے
پرے رکھتے ہیں کہ قریب آنے ہی نہیں دیتے تو ہماری (First Defence
Line) اللہ کی یاد ہے، ذکر ہے اور جس نے اس کو کچھ اہمیت نہ دی پھر اس کی نماز
میں شیطان آئے گا پھر وہ وساوس بھری نمازیں پڑھے گا، آج لوگ پوچھتے ہیں کہ
نماز میں وساوس آتے ہیں اس کا علاج بتایئے کہ بھائی آپ نے سیکنڈ باؤنڈری
(SecondBoundary) پر آنے کیوں دیا، اس کو فرسٹ لائن
(FirstLine) پر کیوں نہیں روکا، کرونا اللہ کا ذکر تاکہ نماز خراب کرنے والے
دشمن کو پہلی ہی حد پر روکا جاسکے، پھر نماز مقبول ہوجائے گی۔

مقصد نماز

سمجھ میں آنے والی بات ہے نماز کا اپنا مقصد بھی یاد الٰہی ہے، اللہ
تعالیٰ کا ارشاد فرماتے ہیں (اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ) نماز قائم کیجئے میری
یاد کی خاطر، تو نماز کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی یاد اور جس میں اللہ تعالیٰ کی یاد
نہیں وہ نماز، نماز ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے فرمایا (لاصلوٰۃ الا بحضور
القلب) حضور قلب کے بغیر نماز ہی نہیں ہوتی، قرب قیامت کی علامت
بتائی گئی کہ تم دیکھو گے کہ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی ہوں گی مگر ان کے
دل اللہ کی یاد سے غافل ہوں گے۔

دل کو سکون کیسے ملے

ذکر کی کثرت سے انسان کے دل کو سکون ملتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے
ہیں۔ (اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ) جان لو اللہ کی یاد کے ساتھ
دلوں کا اطمینان وابستہ ہے تو ذکر سے طمانیت قلب نصیب ہوتی ہے، آج
چونکہ ذکر نہیں کرتے اس لئے دل کا سکون لٹ گیا ہے۔

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

اور جب اللہ تعالیٰ کی یاد ہی دل میں نہیں تو سکون کہاں سے ملے تو
اسی لئے کہتے ہیں کہ (Depression) میں مبتلا ہوگئے ہیں، یہ
مسلمانوں کا لفظ نہیں ہے، یہ کفار کی زندگی سے آیا ہے، مومن اور ڈپریشن
(Depression) یہ دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں، اللہ تعالیٰ کی یاد
سے دل کو سکون ملتا ہے۔

اولوالالباب کون؟

اللہ تعالیٰ نے کثرت کے ساتھ ذکر کرنے والوں کو اولوالالباب
فرمایا، یہ میرے عقلمند بندے ہیں۔ Genius بندے یہ میرے بڑے
دانشمند بندے ہیں اولوالالباب ہیں کون؟ (اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیَامًا
وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ) جو کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے
مجھے یاد کرتے ہیں یہ بڑے عقل مند بندے ہیں تو جو آدمی اللہ کے ذکر
سے غافل ہوگا اس کا مطلب ہے بڑا ہی بے عقل انسان ہے یا پھر اس
نے عقل کو سنبھال کے رکھا ہوا ہے استعمال نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ ارشاد
فرماتے ہیں۔ سنئے! قرآن مجید کہتے ہیں ناعجمی چیز ہے، کدھر سے لے
آئے ویسی چیز ہے، عربی چیز نہیں ہے، نہیں! یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔
اللہ تعالیٰ کی یاد کرنا اللہ کا ذکر کرنا تزکیہ نفس حاصل کرنا، تزکیہ قلب حاصل
کرنا یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔

تسخیر و محبت کے روحانی فارمولے

محمد اجمل انصاری

برائے محبت

محبت کے لئے مندرجہ ذیل کلمات باوضو چالیس بار پڑھ کر شربت یا کسی میوہ پردم کر کے مطلوب کو کھلا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محبت پیدا ہو جائے گی۔ صرف جائز مقصد کے لئے کرے، ناجائز مقصد کے لئے نہیں کرنا ورنہ کامیاب نہیں ہوگا۔ اور وبال و مصائب کا شکار ہوگا۔

یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا سَیِّدِیْ یَا اَللّٰہُ یَا اَللّٰہُ یَا اِلٰھَکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلِ الْمَوَدَّۃَ وَالْمَحَبَّۃَ بَیْنَ فَلَان وَفَلَان کَمَا بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَّعَائِشَۃَ وَکَمَا بَیْنَ آدَمَ وَحَوَّا وَکَمَا بَیْنَ اِبْرَاھِیْمَ وَسَارَہ وَکَمَا بَیْنَ عَلِیٍّ وَفَاطِمَۃَ الزَّھْرَاءِ بِحَقِّ اسْمِ الْاَعْظَمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

سورہ قریش، اکتالیس مرتبہ پڑھ کر سرسوں یا رائی کے دانوں پردم کر کے سات روز تک دوپہر کو آگ میں جلائے اور کچھ دانے مطلوب کے گھر میں ڈال دے۔ بحکم خدا محبت کرنے لگے گا۔

برائے حب

مندرجہ ذیل آیت شریفہ کو باوضو لکھ کر مع طالب اور اس کی والدہ کا نام لکھ کر ہوا میں لٹکا دے کہ ہلتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب خود حاضر ہوگا اور معافی مانگے گا آزمودہ ہے اور عجیب و غریب ہے اگر کسی کی بیوی ناراض ہو کر گھر بیٹھ گئی ہے اور نہیں آتی تو لکھ کر ہوا میں لٹکا دے انشاء اللہ تعالیٰ فوراً آ جائے گی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَی الَّذِیْ بَارَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۔ فَلَان بِنْ فَلَان عَلٰی حُبِّ فُلَانَۃِ بِنْتَ فَلَان۔ بِنْتَ فَلَانَۃ۔

برائے تسخیر مطلوب

اول و آخر درود شریف تین تین مرتبہ پڑھے اور درمیان میں آیت: سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ۔ پڑھ کر کسی پھل پردم کر کے مطلوب کو کھلا دے، انشاء اللہ مطلوب مطیع ہوگا۔

مرد کو عورت کا تابعدار بنانا

اگر عورت اپنے خاوند کو اپنا تابعدار اور اپنی محبت میں گرفتار رکھنا چاہے تو وہ یہ عمل کرے۔ دو کاغذ کے ٹکڑوں پر یہ عبارت پکی کالی روشنائی یا زعفران سے لکھوائے۔ ایک ٹکڑا لپیٹ کر موم جامہ کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھے (اگر مرد ہے تو اپنے دائیں بازو پر باندھے) اور دوسرا کاغذ کا ٹکڑا جس پر عبارت لکھی ہے اس کو دھو کر کسی شربت یا دودھ میں دھو کر پلائے ایک دوسرے میں مرتے وقت تک محبت الفت برقرار رہے گی۔ وہ عبارت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ عَزَمْتُ عَلَیْکَ بِقُدْرَۃِ الْفِیْلِ وَبِحُرْمَۃِ مُحَمَّدٍ مُّصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِحُرْمَۃِ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰہِ وَبِحُرْمَۃِ رُوْحُ اللّٰہِ فَلَانَ عَلٰی حُبِّ فُلَانَۃِ بِنْتِ فُلَانَۃ۔

خاوند کو مطیع کرنا

اس آیت شریفہ کو بارہ مرتبہ سفید شکر و چینی پر پڑھ کر اپنے خاوند کو کھلائے۔ شوہر محبت کا دم بھرنے لگے گا۔ اپنی بیوی کے علاوہ کسی دوسرے کا نام نہ لے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ۔

خاوند کو تابع فرمان کرنا

یہ تعویذ جو عورت موم جامہ کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھے گی خاوند اس کا تابع فرمان رہے گا۔ اور اگر مرد اپنے دائیں بازو پر باندھے تو عورت مطیع ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِحَقِّ مُوْسٰی بِحَقِّ دَائُوْدَ وَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَبِحَقِّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ وَعِزْرَائِیْلَ.

جس کواپنی محبت میں گرفتار کرنا ہو اس کے پاؤں کے نیچے کی مٹی لے کر گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس مٹی پر پھونکے پھر وہ اس پر ڈال دے انشاء اللہ العزیز محبت میں کرنے لگے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِحَقِّ شَمْعَتْشَا الَّذِیْ یُقَلِّبُ الشَّمْسَ مِنَ الْمَغْرِبِ اِلَی الْمَشْرِقِ.

مطیع کرنے کے لئے

زعفران اور کالی مرچ ایک ایک ماشہ لے کر دو ٹکڑے سیسے پر جو رانگ کی قسم کا ہوتا ہے پانی ڈال کر دونوں کو گھسے اور کاغذ پر سات جگہ یا اللہ اور سات جگہ یارحمٰن لکھ کر یہ عبارت لکھے۔

لَیِّنْ قَلْبَ فَلَانِ بِنْ فَلَانِ وَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَہٗ الرَّأفَۃَ وَالرَّحْمَۃَ وَالْحَنَانَ وَالْقُبُوْلَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ. وَاِذْقَالَ اِبْرٰھِیْمُ رَبِّ اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنْ لِّیَطْمَئِنَّ قَلْبِیْ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَۃً مِّنَ الطَّیْرِ فَصُرْھُنَّ اِلَیْکَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰی کُلِّ جَبَلٍ مِّنْھُنَّ جُزْءً ثُمَّ ادْعُھُنَّ یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا. وَاعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ کَذٰلِکَ یَاْتِیْ فَلَانِ بِنْ فَلَانَۃِ خَاضِعًا ذَلِیْلًا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَائَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ.

پھر جس کو مطیع کرنا ہو اس کے سر پر سات بار پھیرے سوتے میں یا جاگتے میں اور اگر وہ شخص ایسا ہے کہ اس کے پاس جانا ممکن نہیں تب دور ہی سے کہ جس طرح کوئی شخص طالب اپنے مطلوب کو دیکھتا ہو اور وہ اس کو نہ دیکھتا ہو تو سات مرتبہ اسکو پھیرا دے (گھما دے) اور ہر مرتبہ اللہ اکبر کہے اور پھر وہ کاغذ اپنے پاس رکھے۔ مطلوب پیچھے پیچھے آئے گا اور اس عمل کو جمعرات کو آفتاب نکلتے ہی لکھنا ہے۔

تنبیہ : صرف جائز مقصد کے لئے کرے، ناجائز کے لئے کریگا تو نقصان اٹھائے گا۔

اتوار کی رات (ہفتہ کے دن کے بعد جو رات آتی ہے) یا بدھ کی رات (منگل کے دن کے بعد جو رات آتی ہے) کو وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ بعد سورۃ فاتحہ کے دونوں رکعت میں اکیس اکیس مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ الرَّحِیْمٌ. اِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

بعد سلام پھیرنے کے بیس مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سجدے میں جا کر یَارَحِیْمُ میری حاجت آسان کر فلاں بن فلاں (یا فلانہ بنت فلانہ) کو مجھ پر مہربان فرما اور میرا تابع فرمان فرما۔ بِحَقِّ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ.

فلاں بن فلاں کی جگہ مطلوب کا نام اور اس کے والد کا نام لے یا عورت ہونے کی صورت میں مطلوبہ کا نام اور اس کی والدہ کا نام لے۔

☆اِنَّآ اَنْزَلْنٰہُ (مکمل سورۃ) ۲۱ روانہ بنولہ پر ایک ایک مرتبہ فی دانہ پڑھ کر آگ میں جلا دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک ہفتہ میں مطلب پورا ہوگا۔

اہل خانہ اور تسخیر عام کے لئے

اِنَّ رَبَّکَ یَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَہٗ وَثُلُثَہٗ وَطَآئِفَۃٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَکَ وَاللّٰہُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّھَارَ.

اس آیت شریفہ کو تین دن تک روزانہ پڑھے مخلوق خدا مہربان ہوگی، اور اگر اس آیت کو اکتالیس بار شرینی پر دم کر کے کھلا دے تو انشاء اللہ تعالیٰ میاں بیوی میں بے انتہاء محبت ہوگی۔

افسر کے پاس جاتے وقت

کٓھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا سیدھے ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے بند کرنا شروع کرے اور انگوٹھے پر ختم کرے اور حٰمٓ عٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی سے بند کرنا شروع کرے اور افسر کے سامنے جا کر مٹھی کھول دے۔ انشاء اللہ تعالیٰ افسر مہربان ہوگا۔

برائے حب زوجین

اس آیت شریفہ کو بارہ مرتبہ سفید شکر گڑ (میٹھائی) پڑھ کر اپنے

خاوند کو کھلائے وہ محبت کا دم بھرنے لگے گا اور اپنی بیوی کے علاوہ دوسرے کا نام نہ لے گا۔ وہ آیت یہ ہے : وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ (سورہ یٰسین)

زوجین میں محبت کا عمل

جس طرف سے زیادتی ہو چاہے خاوند ہو یا بیوی اس کے نام کے اعداد نکال کر اس کے موافق پڑھیں "یَاجَامِعُ" عدد میں کمی زیادتی نہ ہو۔

حسب منشاء شادی کرنے کے لئے

چاروں نمازوں کے بعد ۳۳ر مرتبہ اور عشاء کے بعد ۳۳۳ر مرتبہ اول آخر درود شریف : اِنَّمَا اَشْكُوْ بَثِّيْ وَحُزْنِيْ اِلَى اللّٰهِ.

تا حصول مقصد پڑھنا ضروری ہے بے حد اکسیر ہے لیکن شرط یہ ہے کہ وظیفہ پڑھنے کے بعد اس طرح دعا کرے یا اللہ میرا کام فلاں جگہ کر دے اگر میرے دین و دنیا کے لئے مفید ہے تو اس جگہ کر دے ورنہ جہاں تیری رضا ہو وہاں مجھے منظور ہے ان شاء اللہ چند دنوں میں ہی کامیابی نصیب ہوگی۔

حکام وسلاطین کو راضی کرنے کے لئے

رَبِّيْ اَنِّيْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِر.

اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بعد از نماز عشاء تین سو ساٹھ مرتبہ پڑھنے سے پہلے اور عمل پڑھنے کے بعد کسی سے کلام نہ کرے، حاکم مہربان ہوگا اور اس کا مقصد پورا ہوگا۔

☆ اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی بیوی، بہن بھائی، والد، والدہ اس سے خوش ہو جائیں اور محبت کرنے لگیں تو چاہئے کہ اول اکیس بار درود شریف پڑھے درمیان میں یہ الفاظ پڑھکے تین سو بار۔

يَاقَابِضُ اِقْبِضْ ثُمَّ قَبَضْنَاهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَسِيْرًا.

آخر میں اکیس مرتبہ درود شریف، اکتالیس روز پابندی سے عمل کرے۔ منہ مطلوب کے گھر کی طرف کرے یا گھر میں پڑھے تو متعلقہ شخص کا تصور کرکے پڑھے۔

اولاد کی فرمانبرداری اور ان کے دل میں والدین کی محبت

اگر کسی شخص کی اولاد نافرمان ہو شراب پینے والی اور خلاف شرع کام کرنے والی ہو تو اس کے لئے اس لڑکے یا لڑکی کی والدہ یا اہل ... تین سو بار روزانہ باوضو مندرجہ ذیل کلمات پڑھے : يَارَءُوْفُ ... حَكِيْمُ يَامَنَّانُ. اس کے بعد ساٹھ بار یہ اسم پڑھے "یَاہُو"

مخلوق خدا محبت کرے اور کہنا مانے

یہ عمل تسخیر مخلوق کا ہے اس عمل کا کرنے والا لوگوں کی نگاہ میں محبوب اور باعزت بن جاتا ہے اور لوگ اس کی اطاعت کرتے ہیں یہ عمل تبلیغ و دعوت کا کام کرنے والوں کے ضروری ہے تاکہ مخلوق خدا اس کی بات سنے اور اس کی بات پر عمل کرے عمل یہ ہے۔

روزانہ بلا ناغہ یہ عمل کرے باوضو اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر تین سو تیرہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور آخر میں پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اگر کسی عورت کا شوہر یا اولاد مخالف یا ناراض ہوں تو ان کو موافق یا راضی کرنے کے لئے اول پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر سات بار یہ آیت پڑھے آخر میں پانچ مرتبہ درود شریف پڑھے اور نمک پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دے اگر ایک مرتبہ کرنے سے حاصل نہ ہو تو بار بار کرے ان شاء اللہ تعالیٰ شوہر یا اولاد مخالفت سے باز آجائیں گے اور ناراضگی ختم ہو جائے گی۔ وہ آیت یہ ہے۔

وَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ.

ہر ملاقاتی سے خیر آنے کی امید

جو شخص صبح کو یہ دعا پڑھے جو بھی اس کا ملاقاتی آئے گا اس کے حق میں خیر ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ اَنَّ مَنْ يُدْخِلُ عَلَيْنَا فِيْ. هٰذَا الْيَوْمِ اِنْ كَانَ خَيْرًا فِيْ حَقِّنَا فَاَدْخِلْهُ وَاِنْ كَانَ فِيْ حَقِّنَا شَرًّا فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ.

واسطے زباں بندی

جس وقت دربار میں یا کسی حاکم کے دفتر میں کسی بزرگ کے پاس کسی حاجت کے لئے جائے تو اس کو تین بار پڑھ کر اپنے بدن پر دم کر کے جاوے۔ دیکھتے ہی مہربان ہو جائے گا۔

قسط نمبر ۶

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

ہوا کی پیدائش میں حکمت وراز

فرمان خداوندی ہے۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيَاحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنَاكُمُوْهُ وَمَا اَنْتُمْ لَهٗ بِخَازِنِيْنَ ○ (سورۂ حجر، آیت ۲۲)

"یعنی ہم ہی ہواؤں کو بھیجتے ہیں جو کہ بادل کو پانی سے بھر دیتی ہیں، پھر ہم ہی آسمان سے پانی برساتے ہیں، پھر وہ پانی تم کو پینے کو دیتے ہیں اور تم اتنا پانی جمع کر کے نہ رکھ سکتے تھے۔"

ہوا خلقت وفطرت سے پھیلنے اور کھلنے کا خاصہ رکھتی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو خشکی کے حیوانات ہلاکت کی نذر ہوتے، تمام حیوانات بری کے لئے ہوا ایسی ہی ناگزیر ہے جس طرح پانی تری کے حیوانات کے لئے۔ ہوا سونگھنے سے ان کے بدنوں کی حرارت میں اعتدالی کیفیت قائم رہتی ہے۔ یا اگر ہوا سے سانس نہ لیں تو حرارت ان کے قلوب پر حملہ آور ہو اور پھر ان کی جان کے لالے پڑ جائیں۔ ہوا ہی بادلوں کو اِدھر سے اُدھر اڑا کر مختلف مقامات میں بارش برساتی ہے اور کاشت کا کام چلاتی ہے۔

اگر ہوا نہ ہوتی تو بادل بوجھل ہو کر ایک جگہ ٹھہرے رہتے اور زمین ان کے پانی سے سیراب نہ ہوتی، نیز کشتیاں بھی ہوا ہی کے رحم وکرم پر چلا پھرا کرتی ہیں، ہوا ان کو ایک ملک سے دوسرے ملک لے جا کر وہ مال واسباب پہنچاتی ہے جو دوسری جگہ نہیں ہوتا اور یوں ہر ملک دوسرے ملک کی پیداوار سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اگر ہوا نہ ہوتی تو ہر ملک کی پیداوار سے صرف مقامی مخلوق فائدہ حاصل کرتی۔ اِدھر سے اُدھر منتقل ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا اور چوپایوں کے ذریعہ مال کا منتقل کرنا بہت ہی دشوار ہوتا۔

پھر یہ بھی ہے کہ اِدھر سے اُدھر مال منتقل ہونے سے لوگوں کی تجارت چلتی ہے اور ان کو نفعے ملتے ہیں۔ اگر ہوا کا وجود نہ ہوتا تو تجارت کا دروازہ بند تھا اور پھر نفع کی راہ بھی مسدود تھی، ہوا پاکیزگی اور صفائی پیدا کرتی ہے اور گندگی اور عفونت اڑا لے جاتی ہے۔ ہوا نہ چلے تو رہائش گاہیں بری طرح سڑ جائیں، وبائی امراض پیدا ہو کر حیوانات کو موت کے گھاٹ اُتار دیں، ہوا گرد اور ریت اڑا کر باغوں میں لاتی ہے اور اس سے درختوں کو قوت پہنچاتی ہے، پہاڑوں کے بالائی حصوں میں ریت ڈال کر ان کو قابل کاشت کرتی ہے۔ ہوا جب سطح سمندر پر چلتی ہے تو پانی ہوا کے زور سے نہ معلوم کیا کیا مفید چیزیں ساحل پر لا ڈالتا ہے اور لوگوں کو نفع پہنچاتا ہے۔

بارش جب ابر سے گرتی ہے تو ہوا ہی اس کو قطرات کی شکل میں بکھیر کر زمین پر بارش برساتی ہے۔ ہوا نہ ہو تو پورا کا پورا پانی بیک وقت ابر سے زمین پر آرہے اور جس پر گر جائے وہ موت کا لقمہ بنے۔ البتہ قطرات زمین پر آکر مجموعی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور ان سے ندیاں اور دریا بہہ پڑتے ہیں اور پھر لوگ بلا خطر اس پانی سے نفع اندوز ہوتے ہیں، یہ سب اس خداوند قدوس کی حکمت ومصلحت ہے جس کی زبردست تدبیر سے نظام عالم چل رہا ہے۔

پھر بارش برسنے پر خلق خدا کے لئے نفعوں کا جو دروازہ کھلتا ہے وہ سب پر ظاہر ہے اور ہر عقل مند پر روشن ہے، چنانچہ ارشاد ہے۔

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ○ يُنْبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ ط اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ○

"یعنی وہ ایسی ذات ہے جس نے تمہارے واسطے آسمان سے پانی برسایا جو تم کو پینے کو ملتا ہے اور اسی سے درخت پیدا ہوئے جن میں تم جانور چرنے چھوڑ دیتے ہو۔ اس پانی سے تمہارے لئے کھیتی زیتون،

کھجور، انگور اور ہر قسم کے پھل اُگاتا ہے۔ بے شک اس میں سوچنے والوں کے لئے دلیل موجود ہے۔"

ملاحظہ کیجئے کہ بارش کے بعد آسمان کھل بھی جاتا ہے اور ہوا بادلوں کو لے اُڑتی ہے، نہ مسلسل بارش ہوتی ہے، نہ آسمان برابر کھلا ہی رہتا ہے بلکہ دونوں حالتیں یکے بعد دیگرے آتی رہتی ہیں۔ اگر یہ کیفیات نہ بدلیں تو زمین پر خطرات رونما ہوں۔

غور کیجئے اگر بارش لگاتار برستی رہے تو کیا تباہ کاریاں مچائے، ترکاریاں اور سبزیاں سڑ جائیں، گھر اور مکانات پیوند زمین ہوں، راستے آمد ورفت کے بند ہو جائیں، سفر رک جائیں بلکہ بہت سے کاروبار اور پیشے بھی بند پڑے رہیں۔ اسی طرح بارش جب بالکل بند ہو جائے اور آسمان برابر کھلا رہے تو بدن نباتات خشک ہو جائیں، چشموں اور جھیلوں کا پانی سڑ جائے اور مخلوق خدا سیکڑوں خطرات کا شکار ہو۔

ہوا متعفن ہو کر بیماریوں کو پھیلا دے، ہر شئے کا بھاؤ چڑھ جائے، چراگاہیں جل بھن کر ختم ہوں، شہد کی پیداوار بند ہو، کیوں کہ مکھیاں پھولوں سے شہد کا مادہ نہ چوس سکیں، اب جب کہ بارش باری باری سے آتی بھی ہے اور رکتی بھی ہے تو مسلسل بارش ہونے یا نہ ہونے کے جو کچھ برے اثرات ہوتے ہیں ان سے عالم کو نجات ملتی ہے۔ ہوا معتدل رہتی ہے اور ہر چیز اپنی مناسب کیفیت میں باقی رہتی ہے۔

اگر کہیں کہ بعض دفعہ اعتدال کے خلاف بھی ہوتا ہے یعنی بارش بالکل رک جاتی ہے اور عالم پر برے اثرات طاری ہو جاتے ہیں یا بارش لگاتار برستی رہتی ہے اور عالم میں سخت بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ سب کچھ قدرت کی طرف سے انسانوں کی گوشمالی کے طور پر ہوتا ہے، یعنی صرف اس لئے کہ مخلوق خدا ظلم اور بدکاری سے ہاتھ کھینچے، بالکل اس طرح کہ جب جسم بیماری کا شکار ہوتا ہے تو بدمزہ اور بدذائقہ دوا استعمال کی جاتی ہے تاکہ اس سے جسم اصلاح کی حالت میں لوٹ آئے اور جسمانی بگاڑ سے نجات ملے۔ ارشاد فرمایا۔

وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ○

یعنی اتارتا ہے اندازہ سے جس کو چاہتا ہے وہ اپنے بندوں سے باخبر ہے اور ان کو دیکھتا ہے۔

ف:۔ ہوا کی عجوبہ کاری سب ہی سے زائد ہے، عالم میں اس کی کارفرمائی سب ہی سے زبردست ہے، ہر جاندار کی زندگی کا مدار اسی پر ہے، اگر یہ دم بھر رُک جائے تو ہر جاندار منٹوں کا مہمان ہو، دیکھتے دیکھتے وجود سے عدم کو سدھارے، اشاروں میں دنیا سے آخرت کی طرف منہ موڑے، یہ پانی جس کی بے پناہ اہمیت کام ہم ابھی ابھی پتہ لگا آئے ہیں اس کو آسمان سے لانے میں اسی ہوا کا زبردست ہاتھ ہے۔ ذرا غور کیجئے یہ بارش کو کن کن کرشمہ سازیوں سے زمین پر لا ڈالتی ہے، پہلے حرارت آفتاب کی مدد سے بخارات کو بلندی کی طرف اڑاتی ہے اور ان کو ابر کی شکل دیتی ہے، پھر ان کو فضا میں چلاتی پھراتی ادھر سے اُدھر لے جاتی ہے حتیٰ کہ بارش کو قطروں کی شکل میں زمین پر گراتی ہے۔

کہتے ہیں کہ چاروں سمتوں کی ہوا حرکت میں آتی ہے، تب کہیں جا کر بارش کا ایک قطرہ زمین پر برستا ہے، مشرقی ہوا بادلوں کو اوپر کی جانب جنبش دیتی ہے، شمالی ہوا بادلوں کے ٹکڑوں کو یکجا کرتی ہے، جنوبی ہوا ان کو برسنے کے قابل کرتی ہے۔ پھر مغربی ہوا قطرات کی صورت میں بارش سے زمین کو سیراب کرتی ہے، اللہ اکبر حیرت کا مقام ہے۔ کارخانہ قدرت کی ایک ایک چیز کیا کیا حیرت انگیز کام کر رہی ہے اور اشرف المخلوقات انسان کی حیات کے لئے سرگرداں ہیں۔ چنانچہ حضرت سعدیؒ نے انہی حالات کو سامنے رکھ کر انسان کو کیا دلنشیں الفاظ میں فہمائش فرمائی ہے۔

ابرو باد مہ وخورشید وفلک درکارند
تاتو نانے بکف آری وبہ غفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ وفرمانبراد
شرط انصاف نہ باشد کہ تو فرماں نبری

☆ ایک عالم شخص شیطان پر ہزار عابد سے سخت تر ہے اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر، کیوں کہ عالم، وارث انبیاء ہیں اور انبیاء کی میراث نہ دنیا تھی نہ درہم، بلکہ ان کی میراث علم تھا۔ پس جس نے وہ حاصل کیا اس نے بہت حاصل کیا۔

☆ علم تو نور خدا ہے جو گنہ گاروں اور بدبختوں کو نہیں دیا جا سکتا۔

☆ حیا سے صرف بھلائی ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک



ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

عامل بننے کی خواہش

سوال از: عبدالکریم قاسمی۔

میں ایک عاجز اور تنگ دست بندہ آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ میں بہت دنوں سے اپنے دل میں یہ تمنا اور خواہش رکھتا ہوں کہ اچھا خاصا ایک عامل بنوں اور خدمت خلق کے لئے تیار رہوں لیکن ہمیں کوئی ایسا عامل باعمل نظر نہیں آرہا ہے جس کی وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں، بہت محنت اور جدوجہد کے بعد کسی نے آپ کے بارے میں جانکاری دی وہ بھی ادھورا ہی موبائل کا نمبر تک نہیں ملا، انہوں نے صرف آپ کے دفتر سے جو ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نام سے جو رسالہ نکلتا ہے اس کے بارے میں صرف پتہ دیا۔

میں آپ سے ضروری گزارش کروں گا کہ آپ میری رہنمائی کریں گے۔

جواب

شاگرد بننے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا مکمل نام اپنے والدین کا نام، اپنی تاریخ پیدائش، اپنا پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ اور موبائل نمبر بھجوادیں، اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے چار فوٹو اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں، جب یہ سب چیزیں ہمیں موصول ہوجائیں گی تو آپ کو شاگردی کا ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا، اس میں کچھ ریاضتیں ہوں گی ان کو پورا کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا، ان ریاضتوں کی تکمیل کرنے میں آپ کو دو سال تک لگ جائیں گے، اس کے بعد آپ کو فن عملیات کی کتاب تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنا ہوگا، تب جا کر آپ کے اندر نقوش اور عمل تیار کرنے کی شدھ بدھ پیدا ہوگی۔

اگر آپ اس محنت ومشقت کے لئے تیار ہوں اور آپ صبر وضبط کے ساتھ مذکورہ ریاضتوں کو پورا کرسکتے ہوں تو آپ اپنے قدم اٹھایئے، انشاء اللہ ہم آپ کی وقتاً فوقتاً رہنمائی کریں گے۔

روحانی عملیات کی لائن میں سفر اور سفر کی تکمیل اسی وقت ممکن ہے جب طالب علم محنت ومشقت کے لئے خود کو پوری طرح تیار کرے، اس لائن میں آکر جو لوگ ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی نادانیاں کرتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے، وہ اکثر وبیشتر ناکام ہی ہوجاتے ہیں اور پھر انہیں ان اکابرین کے سرمایۂ علم وعمل پر شک ہونے لگتا ہے جو برسہا برس کی محنت کے بعد انہوں نے اپنے پسماندگان کے لئے کتابوں میں چھوڑا ہے۔ حکیم اور ڈاکٹر بننے میں بھی ایک وقت درکار ہوتا ہے، چند دنوں اور چند ہفتوں میں کوئی حکیم اور ڈاکٹر نہیں بنتا، اسی طرح صحیح قسم کا عامل بننے میں بھی وقت درکار ہے اور ایک اچھا اور مستند عامل بننے میں کم سے کم تین سال تو لگ ہی جاتے ہیں۔ خدمت خلق کا جذبہ اور ذوق اپنی جگہ لیکن خود کو اہل اور قابل بنانا بھی ضروری ہے، ورنہ جس طرح نیم حکیم خطرہ جان اور نیم ملا خطرۂ ایمان ہوا کرتا ہے اسی طرح نیم عامل لوگوں کے لئے خطرۂ جان اور خطرۂ ایمان ہی ثابت ہوتا ہے اور اس کے علاج سے فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہونے احتمال رہتا ہے۔

اگر آپ واقعتاً اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ رکھتے ہوں تو باقاعدگی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھئے اور صبر وضبط کے ساتھ ان ریاضتوں کی تکمیل کیجئے جو اس لائن کی بنیاد ہیں۔

رہنمائی طلب گار

سوال از: محمد جعفر عبدالغنی ——— ممبئی

خدمت اقدس میں عرض ہے، ناچیز اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی دعاؤں سے خیر وعافیت سے ہوں۔ میراٹی نمبر ۸۴۸ ہے۔ تین سال کا عرصہ لگا، آپ نے جو دوسرا کتابچہ روانہ کئے ہیں جو طریقہ اس میں تحریر تھا اسی طریقہ سے چلہ پورا کیا ہوں، روزانہ کے جو ورد ہیں وہ بھی پوری توجہ اور یکسوئی سے ادا کرتا ہوں اور وہ تاعمر پڑھنا ہے، چلہ پورا ہونے کے بعد اپنے آپ میں حیرت انگیز تبدیلی محسوس کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر گزار ہوں آپ کی دعاؤں کے صدقہ کامیابی نصیب ہوئی۔ اسماء حسنیٰ سے میں عام مریضوں کا علاج کررہا ہوں، نقوش عملیات اور پانی پر دم (وغیرہ) سر کے مریضوں کو دینے سے کافی فائدہ ہوتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے شفاء نصیب ہوتی ہے، میری والدہ اور گھر میں بچیوں اور بہوؤں کو پیش خدمت کرتا ہوں اللہ کے فضل وکرم سے شفایابی ہوتی ہے۔

آپ سے ملاقات کرنے کی خواہش دل میں ہے اور دیوبند آنا چاہتا ہوں، تحریری اجازت نامہ کی خواہش ہے۔ ممبئی، تھانہ، کلیان اور بھیونڈی شہر کے مضافات میں آپ کے خاص شاگردوں سے تعارف کرادیجئے، رابطہ قائم کرنے کے لئے موبائل نمبر دیجئے، ان شاگردوں (عاملوں) کے حلقوں میں شرکت کرنے سے مزید عملی مشق سے عملیات فن میں مزید نکھار اور باریکی سے سمجھنے میں مدد ملے گی، آپ کی بڑی کرم فرمائی ہوگی۔ کامیابی اور کامرانی کے ساتھ یہ روحانی سفر جاری وساری رہے۔ بندہ ناچیز وخاکسار کو آپ خصوصی دعاؤں میں یاد فرمایئے عین نوازش ہوگی۔

اس خط کو روحانی دنیا میں جگہ دیں، (چھاپ دیں) تو بڑی مہربانی ہوگی، خط تحریر کرنے میں کچھ غلطیاں ہوئی تو آپ سے معافی چاہتا ہوں۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ آپ نے پہلے کتابچہ کی ریاضتیں مکمل کیں اور اب دوسرے کتابچے کی تکمیل کرنے میں جس کا نام ”قلب قرآن“ ہے آپ مصروف ہیں، اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

قلب قرآن کی ریاضتوں کے دوران آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ یہ کتابچہ آپ کے اور آپ کے پروردگار کے درمیان جتنے بھی پردے حائل ہیں ان کو ہٹانے میں آپ کی غیبی امداد کا ذریعہ بن رہا ہے۔ اگر آپ ایمان ویقین اور مکمل یکسوئی کے ساتھ ان ریاضتوں کو پورا کرتے رہے تو آپ کی بالمشافہ جنات اور ملائکہ سے ملاقات بھی ممکن ہے۔ روحانی عملیات کی لائن درحقیقت بندگی کی لائن ہے اور یہ لائن اگر اس کی شروعات ایمان ویقین کے ساتھ ہو تو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی بے بندگی شرمندگی۔

ہم یقین کرتے ہیں کہ اگر آپ نے بقیہ ریاضتوں کی بھی تکمیل کرلی تو آپ کے اندر ایسی روحانی صلاحیتیں پیدا ہوجائیں گی جو خدمت خلق کرنے میں مدد ومعاون ثابت ہوں گی اور آپ اللہ کے بندوں کی توقعات پر کھرے اتریں گے۔

ہم بار بار اس لائن کے طالب علموں کو یہ بات سمجھاتے ہیں کہ جذبۂ خدمت قابل قدر سہی لیکن جب تک خدمت کا جذبہ رکھنے والے خود کو اہل اور قابل نہیں بنائیں گے تو ان کا منشا ہرگز ہرگز پورا نہیں ہوگا۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ آہستہ آہستہ روحانی منزلیں تہہ کررہے ہیں اور آپ پر رفتہ رفتہ یہ منکشف بھی ہورہا ہے کہ یہ لائن عبدیت اور بندگی سے جڑی ہوئی ہے۔ اگر آپ نے مکمل طہارت اور پاکیزگی کے ساتھ ان ریاضتوں کو اور ہفتہ واری سورۂ یٰسین کے وظائف کو جاری رکھا تو انشاء اللہ راز فطرت آپ پر منکشف ہونے لگیں گے اور آپ کے قلب پر الہامات کی بارشیں بھی ہونے لگیں گی، اس کے ساتھ ساتھ آپ کو فن عملیات کی کتابیں بھی پڑھنی چاہئے۔ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کرنے سے بھی آپ کی کافی حد تک تشفی ہوجائے گی اور آپ کے اندر نقش بنانے کی اہلیت پیدا ہوجائے گی جو اس لائن کی بنیادی ضرورت ہے۔ اس شمارے میں یا پھر اگلے شمارے میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست شائع ہوگی جو شاگرد آپ کے قریب تر ہوں ان سے رابطہ بنائے رکھیں اور ان کی خدمت میں بیٹھ کر اس لائن کی ضروری تربیت کی تکمیل کریں۔ ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کے اندر زبردست روحانیت پیدا کرے اور آپ اللہ کے ان بندوں کی روحانی ضرورتیں پوری کرسکیں جو بے چارے بھٹک رہے اور ان کے سروں پر کوئی دست شفقت رکھنے والا نہیں ہے، روحانی علاج کا سلسلہ

جاری رکھیں اور اگر کسی مریض کی تشخیص یا علاج کرنے میں بھی کوئی ہچکچاہٹ ہو تو فون کرلیں، ہم انشاء اللہ رہنمائی کریں گے۔

مولانا وستانوی کی خاطر دارالعلوم دیوبند سے بدظنی

سوال از: محمد مہتاب عالم نرکٹیا گنج ــــــــــــــ بہار

خدمت اقدس میں گزارش یہ ہے کہ اتنے پہلے بھی ایک خط بھیج چکا ہوں اور ساتھ میں ۲۵ روپے کا ٹکٹ لگا لفافہ بھی، لیکن جواب سے اب تک محروم ہوں۔ اس خط میں، میں اپنے گھر کے تمام حالات اور اپنے حالات لکھ رہا ہوں میں زیادہ لکھ نہیں پاتا ہوں اس لئے ان پورے حالات کو پھر لکھنا مشکل ہے۔

میراثی نمبر 1241/15 ہے اور میں ابھی تک ریاضت شروع نہیں کیا ہوں کیوں کہ سوالات پہلے بھیج چکا ہوں اور کچھ اب بھیج رہا ہوں، جواب کا منتظر ہوں۔

سوال نمبر ایک: کچھ وظائف فجر اور عشاء کے بعد پڑھنا ہے جب کہ میں تبلیغی جماعت کے مرکز میں رہتا ہوں اور صبح فجر اور عشاء کے بعد تعلیم ہوتی ہے۔

سوال نمبر۲: دارالعلوم دیوبند کو اور دیوبند شہر کو بہت مقدس مانتا تھا اور مانتا ہوں لیکن جب سے مولانا غلام محمد وستانوی صاحب کو ہٹایا گیا میرے دل میں ایک دھکا سا لگا اور تب سے دارالعلوم کا مخالف ہوں، اصل مخالفت انتظامیہ سے ہے کیوں کہ میرے خیال سے وستانوی صاحب غلط نہیں تھے تو کیا میں غلط ہوں۔

سوال نمبر۳: مجھے پڑھنے کا بہت ہی شوق تھا لیکن میں پڑھ نہیں سکا گھر سے بھاگ کر گیا تھا اور مولانا شاہد صاحب کے مدرسہ مدرسۃ الشیخ محمد زکریا سہارنپور میں تعلیم حاصل کیا لیکن حافظ نہیں بن سکا، حالات نے اجازت نہیں دیا اور میں امامت کرنے لگا آج میں سکٹا (جہاں کے ودھا یک محمد خورشید گنا منتری بہار میں) حلقہ کے مرکز نرکٹیا جامع مسجد میں امامت کرتا ہوں اور لوگ کوئی مولانا صاحب کوئی حافظ صاحب کہتے ہیں اور میں جب کہتا ہوں کہ میں عالم حافظ نہیں ہوں تو وہ مذاق سمجھتے ہیں کیوں کہ رمضان میں چلہ میں رہتا ہوں تو کیا میں عالم ہو جاؤں گا آخری اپیل اگر کوئی خیر خواہ یا کوئی ادارہ میرا خرچ اٹھالے تو میں آج بھی تعلیم کے لئے ترس رہا ہوں۔

جواب

ہمیں افسوس ہے کہ آپ نے شاگرد بننے کے بعد ابھی تک ریاضتیں شروع نہیں کی ہیں، ہر انسان کی زندگی میں سب سے قیمتی متاع وقت ہوتا ہے، جو لوگ اس متاع کو ضائع کردیتے ہیں انہیں بالآخر پچھتانا پڑتا ہے، ہر ضائع شدہ چیز دوبارہ پھر بھی انسان کو مل جاتی ہے، دولت ضائع ہونے کے بعد پھر مل سکتی ہے، تندرستی تباہ ہونے کے بعد پھر بحال ہوسکتی ہے، عزت وآبرو خراب ہونے کے بعد پھر عطا ہوسکتی ہے، لیکن ایک وقت ہی ایسی متاع ہے جو ایک بار ضائع ہوجائے تو پھر دوبارہ نصیب نہیں ہوتی، اس لئے ہر انسان کو اس وقت کی قدر کرنی چاہئے جو لوگ کوئی بھی کام بروقت کرتے ہیں وہ خوش نصیب بھی ہوتے ہیں اور دور اندیش بھی، خیر مضٰی ما مضٰی۔ اب آپ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی طرف دھیان دیں اور جلد از جلد خود میں اہلیت پیدا کرنے کی کوشش شروع کریں اور خدا کے لئے اب وقت ضائع نہ کریں۔

تبلیغی جماعت کی طے شدہ ذمہ داریوں کے علاوہ دوسرے کسی بھی وقت میں ان ریاضتوں کی تکمیل کریں، لیل ونہار کے ۲۴ ساعتوں میں کوئی تو وقت ایسا ہوگا کہ جس میں آپ ان ریاضتوں کی تکملیل کرسکیں، اگر آپ کوئی نظم بنائیں گے تو اللہ کی مدد بھی ضرور آئے گی لیکن اگر آپ خود ہی دھیان نہیں دیں گے تو زندگی کا قیمتی وقت ضائع ہوگا اور پھر آپ کو پچھتانا پڑے گا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کچھ حالات ایسے بنیں کہ مولانا غلام وستانوی جیسے باصلاحیت عالم دین کو دارالعلوم دیوبند کے نظام سے ہٹادیا گیا لیکن خود انہوں نے بھی دارالعلوم دیوبند کی عظمتوں کی خاطر خود کو اس کشمکش سے یکسو کرلیا اور مجلس شوریٰ کے رکن کی حیثیت سے آج بھی دارالعلوم دیوبند اور انتظامیہ کے فرائض ادا کررہے ہیں اور پابندی کے ساتھ میٹنگوں میں شرکت کررہے ہیں۔

اس بات کو لے کر آپ کا دارالعلوم دیوبند سے بدظن ہوجانا اچھا نہیں ہے کسی بھی شخص کو انتظامیہ سے شکایت ہوسکتی ہے لیکن دارالعلوم دیوبند سے بدظنی ہوجانا کہاں کا انصاف ہے، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند سے اپنی بدظنی دور کریں، یہ وہ ادارہ ہے جو بلاشبہ

ملت اسلامیہ کی عزت وعظمت کی علامت بنا ہوا ہے۔ اس ملک میں اگر دین اسلام کی بقا کے کچھ نظارے دیکھنے کو ملتے ہیں تو اس کا ظاہری سبب دارالعلوم دیوبند ہی ہے اور یقیناً تبلیغی جماعت جیسی قابل قدر جماعت بھی دارالعلوم دیوبند ہی کی اولاد ہے۔ اگر دارالعلوم دیوبند نہ ہوتا تو پھر مولانا الیاسؒ بھی نہ ہوتے اور ان کی قائم کردہ جماعت بھی نہ ہوتی۔ جو لوگ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں ان سب کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی عظمت ورفعت کو پہچانیں اور اس ادارہ کی قدر کریں، محض اس لئے اس عظیم الشان ادارہ سے بدظن ہو جانا کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے مولانا وستانوی کو عہدۂ اہتمام سے ہٹا دیا تھا، درست نہیں ہے۔

دارالعلوم دیوبند ہندوستان کے مسلمانوں کی آبرو ہے، یہ ہمارے ملی وقار کی پہچان ہے اس سے بدظن ہو جانا سرتاپا غلط ہے اور اس بدظنی سے آپ کو جو اولین فرصت میں توبہ کرنی چاہئے۔

مولانا غلام وستانوی صاحب ہرگز ہرگز غلط نہیں تھے اور ان کا بڑا پن دیکھئے کہ وہ آج بھی دارالعلوم دیوبند سے محبت کرتے ہیں اور برابر مجلس شوریٰ کی میٹنگوں میں شرکت کر رہے ہیں، پھر آپ کیوں دارالعلوم دیوبند سے بیزار ہو گئے؟ اور کسی ایک بات خاطر جو اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو دارالعلوم سے یا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے مستقل بدگمان ہو جانا کہاں کی دانش مندی ہے؟

امید ہے کہ ہمارے اس جواب کو پڑھنے کے بعد آپ دارالعلوم دیوبند سے اپنی بدگمانی کو دور کرلیں گے کیوں کہ دارالعلوم دیوبند ہمارے بزرگوں کی عظیم الشان نشانی ہے اور ہمارے ملی وقار کا منفرد مظہر ہے۔

آپ نے بچپن میں دینی تعلیم سے راہ فرار اختیار کر کے بہت بڑی غلطی کی تھی لیکن اس غلطی کی تلافی ابھی بھی ممکن ہے۔ اگر آپ چاہیں تو آپ دینی تعلیم کی تکمیل کر سکتے ہیں، تمام عمر علم سے نابلد رہنے سے بہتر ہے کہ زندگی میں جب بھی موقع مل جائے انسان اپنی تعلیم کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دے۔ یقین کریں کہ اگر آپ حافظ قرآن ہونے کے ساتھ عالم دین بھی ہوتے اور پھر باضابطہ عامل بھی بن جاتے تو مزہ آجاتا۔ کیوں کہ ہماری خواہش اپنے شاگردوں کے بارے میں یہ ہوتی ہے کہ وہ حافظ قرآن بھی ہوں کسی دینی مدرسہ سے فارغ بھی ہوں، صاحب تقویٰ بھی ہوں اور پھر باضابطہ عامل بھی ہوں، تب ہی وہ اللہ کے ضرورت مند بندوں کی صحیح معنوں میں خدمت کرنے کے اہل ثابت ہوں گے۔ آپ دعوت کے کام میں لگے ہوئے ہیں اگر آپ اس کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کے لئے بھی وقت نکال لیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا، دعوت دین کے ساتھ ساتھ اگر آپ اللہ کے بندوں کی روحانی ضرورتیں بھی پوری کردیں گے تو آپ کا اجر وثواب کئی گنا بڑھ جائے گا اور ہماری روحانی تحریک کو بھی تقویت حاصل ہوگی، اگر آپ دینی تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے آپ کو اخراجات کی ضرورت کیوں پڑے گی، آپ وضاحت کریں پھر اس سلسلہ میں غور وفکر کیا جائے گا۔

باموکل عمل کی خواہش

سوال از: بابا غلام محمد پرویز ــــــــــ کشمیر

امید قوی رکھتا ہوں بہ فضل الٰہی آپ بخیر وعافیت ہوں گے۔ ناچیز جناب والا کے شاگردوں میں سے ایک ادنیٰ شاگرد ہے جس کا نمبر 951/13 ہے۔ میں نے آپ کے بھیجے ہوئے کتابچہ کے مطابق الحمدللہ سورۂ یٰسین کے ۹ چلّے مکمل کئے اور نقوش کی زکوٰۃ بھی نکالی، دوران چلہ بہت سارے مصائب کا مقابلہ ہوا، بیماری حملہ آور ہوئی، ہاتھوں اور پنڈلیوں کے جوڑ بند ہو گئے، نماز کے ارکان ادا کرنے میں دشواری محسوس ہوئی۔ کچھ ڈاکٹروں سے ملا، انگریزی دوائی سے کچھ بھی افاقہ نہ ہوا، آپریشن کی نوبت آئی، فون پر آپ سے رجوع کیا، آپ نے پانی پر دم کرنے کے لئے یاسلام ۱۳۱ بار پڑھنے کا حکم فرمایا۔ الحمدللہ اللہ کے فضل وکرم سے شفایاب ہو گیا۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز پر شکل (تصویر) دکھائی دینے لگی، حتیٰ کہ جائے نماز کے نقشہ نگاری پر جانوروں کی خوفناک شکلیں دکھتی تھیں، جہاں کئی دو دائرہ ہوتے تو آنکھیں نظر آتی تھیں، یہ آنکھیں ڈراؤنی ہوتی تھیں۔ ایک بار آپ نے اپنے رسالہ میں کسی شاگرد کو ایسے حالات میں لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنے کو فرمایا تھا۔ میں بھی عمل پذیر رہا، کثرت سے پڑھنا شروع کیا، الحمدللہ مسئلہ ٹھیک ہو گیا البتہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ رجعت یا یوں کہیں بے برکتی جیسی ہو رہی ہے۔ اپنی طرف سے چلوں کے دوران کوئی کوتاہی یا غلطی نہیں کی جناب محترم المقام ایک بار تہجد کے لئے اٹھنے میں دیر ہو گئی، کانوں میں آپ کی آواز آئی میں مولانا

ہوں اٹھو، دیر ہورہی ہے، تو اس طرح میں تہجد قضا کرنے سے بچ گیا۔
بہت شوق ہے اور بچپن سے یہ ارمان لئے ہوئے ہوں کہ کب سے ایسی عبادت کرنے میں کامیاب ہوجاؤں کہ اوروں کے کام آؤں۔
دوسری ریاضت کے لئے تشنہ طلب ہوں، باموکل عمل کی بہت چاہت ہے، میں وقت گنوانا نہیں چاہتا ہوں لہٰذا میری عرضی جلد از جلد قبول فرمائیں، آج تک جو چھٹی لکھی وہ شائع نہیں ہوئی اگر آج انصاف کریں تو کسی نزدیکی اشاعت میں میری یہ حقیر تحریر شائع فرمادیں۔

جواب

پروردگار عالم کا شکر ہے کہ اس نے آپ کو توفیق بخشی اور آپ نے روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کو پورا کرلیا۔ اس دوران آپ کو اگر کوئی دشواری محسوس ہوئی تو وہ محض ایک اتفاق ہے ورنہ شاگردوں والے کتابچے میں جو ریاضتیں درج ہیں ان کو جاری رکھنے سے طلبا کو کسی طرح کی نہ کوئی رجعت ہوتی ہے اور نہ کسی طرح کی الجھن اور رکاوٹ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ ریاضتوں کے درمیان کسی بھی طرح کے پرہیز کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، صرف پرہیز اتنا ضروری ہوتا ہے کہ زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں طالب علم کو ان سے حتی الامکان بچنا چاہئے جیسے جھوٹ، غیبت، الزام تراشی اور بے فضول قسم کی باتیں۔ دوران ریاضت طالب علم اپنی زبان کو جتنا کم استعمال کرے گا اتنا ہی اس کے حق میں بہتر ہوگا، خاموشی ہزار قسم کے فتنوں اور آفتوں سے انسان کو بچاتی ہے۔
پہلے کتابچہ کی تکمیل کے بعد آپ کو دوسرا کتابچہ دفتر ہاشمی روحانی مرکز سے منگانا چاہئے تھا، جس کا نام "قلب قرآن" ہے، اس کتابچہ میں جو وظائف درج ہیں وہ آپ کی روحانیت بڑھانے کے لئے مفید ثابت ہوں گے۔ اس کتاب کے وظائف آپ کی روحانی صلاحیتوں کو بیدار کریں گے۔ اگر آپ نے خود کو گناہوں سے محفوظ رکھا تو آپ کو اجنہ اور ملائکہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوگا اور آپ کے اندر قابل رشک قسم کی اہلیت پیدا ہوگی۔ دوران ریاضت اگر کوئی غیر معمولی بشارت خواب میں یا جیتے جاگتے محسوس ہو تو اسکو صیغہ راز میں رکھنا چاہئے، بشارتوں کا چرچا کرنا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، پھر آئندہ کے لئے کشف والہام کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ اسی لئے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ روحانیت کا سفر تہہ کرتے ہوئے صبر وضبط کا دامن تھامے رکھنا نہایت ضروری ہے جو لوگ چھلک جاتے ہیں اور پیش آنے والی کرامتوں کا ذکر شروع کردیتے ہیں، انہیں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ آئندہ پھر ان سے کسی کرامت کا صدور نہیں ہوتا، صبر وضبط ہی روحانیت اور ولایت کے راستوں کی سب سے بڑی کنجی ہے، جس کو یہ کنجی میسر ہو وہ خوش نصیب ہے اور اس کو آخری منزل تک جانے سے کون روک سکتا ہے۔
عبادت انسان کے خود کام آتی ہے، عبادت سے دوسروں کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا لیکن عبادتیں جب بارگاہ خداوندی میں قبول ہوجاتی ہیں تو پھر انسان میں جو صلاحیتیں پیدا ہوتی ہیں، ان سے اللہ کے دوسرے بندے مستفیض ہوتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی عبادتوں کو قبولیت کا شرف عطا کرے اور اس کے نتیجے میں آپ کے اندر وہ روحانی، صلاحیتیں پیدا کردے جن سے اس کے ضرورت مند فائدہ اٹھائیں۔ اگر آپ باموکل عمل کرنا چاہتے ہیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔
طلسماتی دنیا کے موکلات نمبر میں سے یا کسی بھی کتاب میں سے کوئی عمل اپنی بساط کے مطابق منتخب کریں پھر اس کو خوب غور وخوض کے ساتھ پڑھیں، اس کے بعد تمام شرائط وقواعد کے ساتھ اس کو شروع کریں، عمل سے متعلق جو پرہیز ہوں ان کو بھی ملحوظ رکھیں، جمالی اور جلالی پرہیز کے بغیر باموکل عمل میں کامیابی نہیں مل سکتی۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کی اس خواہش کو بھی پورا کردے اور آپ باموکل عمل میں کامیابی سے ہمکنار ہوجائیں آمین۔

تین کلمات کے اعداد وحروف

سوال از: عبدالرشید نوری ———— بھوپال
گزارش یہ ہے کہ اول کلمہ شریف، تیسرا کلمہ شریف اور لاحول ولاقوۃ شریف کے فوائد اور فضائل سے نوازیں اور اس کے پڑھنے کے کیا طریقہ ہیں، اول کلمہ شریف کے کل کتنے حروف ہیں اور اس کے کل کتنے عدد ہیں۔ براہ کرم ماہنامہ طلسماتی دنیا میں جواب عطا ہو۔

جواب

پہلے کلمہ جو "طیب" کہلاتا ہے اس کے پڑھنے کے فوائد بے شمار ہیں، اس کے پڑھنے سے طبیعت توحید کی طرف راغب ہوتی ہے اس کا

ورد کرنے والے حضرات شرک اور گمراہی سے محفوظ رہتے ہیں، اس کے حروف ۲۴ اور اس کے اعداد ۶۱۹ ہیں۔ کمال کی بات ہے کہ اس کلمہ میں تمام حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں اور حروف صوامت کی قوت روحانی مسلم ہے۔

کلمہ طیبہ کا نقش تمام انسانی ضرورتوں میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور انسان کو اپنی مرادیں پوری کرانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۷	۱۶۱	۱۵۷	۱۵۴
۱۵۸	۱۵۳	۱۴۸	۱۶۰
۱۵۲	۱۵۵	۱۶۳	۱۴۹
۱۶۲	۱۵۰	۱۵۱	۱۵۶

تیسرا کلمہ تمجید ہے اس کا ورد کرنے سے انسان میں عاجزی، انکساری پیدا ہوتی ہے اور تعلق مع اللہ قائم ہوتا ہے۔ جو لوگ اس کلمہ کا ورد پابندی کے ساتھ کرتے ہیں وہ منکسر المزاج ہوتے ہیں اور غرور و تکبر سے دور رہتے ہیں، اس کے ورد سے روح میں پاکیزگی اور طہارت پیدا ہوتی ہے۔ اس کلمہ کے حروف ۷۱ اور اس کے اعداد ۲۳۲۹ ہیں۔ کلمہ تمجید کا نقش بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، یہ نقش انسان کو غرور و تکبر سے بچاتا ہے اور انسان کے مزاج میں عاجزی اور انکساری پیدا کرتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷۴	۵۸۸	۵۸۵	۵۸۲
۵۸۶	۵۸۱	۵۷۵	۵۸۷
۵۸۰	۵۸۳	۵۹۰	۵۷۶
۵۸۹	۵۷۷	۵۷۹	۵۸۴

لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھنے کے بعد بے شمار فائدے ہیں، سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ورد سے شیطان کی سازشوں سے انسان محفوظ رہتا ہے۔ اگر یہ کلمہ تین بار پڑھ کر آسیب زدہ انسان کے دونوں کانوں پر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو آسیب سے نجات ملتی ہے، اس کا نقش شیطانی حرکتوں سے اور جنات کی سازشوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر اس کے نقش کو کسی گھر میں لٹکا دیا جائے تو شیاطین اور جنات اپنی حرکتوں سے باز آجاتے ہیں۔ ہر مسلمان کو صبح شام اس کلمہ کا ورد کرنا چاہئے۔ اس کے حروف ۳۱ اور اس کے اعداد ۱۵۱۶ ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۱	۳۸۵	۳۸۲	۳۷۸
۳۸۳	۳۷۷	۳۷۲	۳۸۴
۳۷۶	۳۸۰	۳۸۷	۳۷۳
۳۸۶	۳۷۴	۳۷۵	۳۸۱

مقدمہ میں کامیابی

سوال از: محمد سعید ———— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ میری زمین کا مقدمہ کئی دنوں سے چل رہا ہے، فیصلہ نہیں ہو رہا ہے اور نہ ہی راضی نامہ ہو رہا ہے۔ التجا ہے دعا فرمائیں، مقدمہ میں کامیابی ملے، فیصلہ جلدی ہو جائے، یا راضی نامہ ہو جائے اس کے لئے کوئی روحانی عمل ذکر و اذکار، دعا عطا فرما دیں نوازش و کرم ہوگا۔

جواب

مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے آیت کریمہ کا ختم، سوا لاکھ مرتبہ کرائیں، یہ ختم تین افراد سے گیارہ افراد تک مل کر کر سکتے ہیں۔

آیت کریمہ یہ ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔ یہ وہ دعا ہے کہ جو حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت پڑھی تھی جب مچھلی نے انہیں نگل لیا تھا اور اس دعا کی برکت سے مچھلی نے انہیں دریا کے کنارے پر لے جا کر اُگل دیا تھا اور آپ کی جان محفوظ رہی تھی۔ کسی بھی مصیبت کے وقت اس دعا کا ورد مفید ثابت ہوتا ہے اور اس دعا کی برکت سے تمام آسمانی اور ارضی آفتوں سے نجات مل جاتی ہے۔

اکابرین نے اس دعا کا ورد مقدمہ کی کامیابی کے لئے بھی بتایا ہے، اس دعا کی برکت سے مقدمہ میں کامیابی بھی مل سکتی ہے اور مقدمہ سے نجات بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ نجات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ

فریقین میں صلح اور سمجھوتہ ہوجاتا ہے۔ آپ ایک بار مذکورہ طریقہ سے اس کا ختم کرائیں، ہر پڑھنے والا اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اگر آپ اس کا اہتمام نہیں کرسکتے تو کم سے کم مقدمہ کی تاریخ سے ایک دن قبل آپ اس آیت کریمہ کو خود گیارہ ہزار مرتبہ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اگر آپ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ آپ کو راحت ملے گی اور آپ کا مقدمہ جلد طے ہوگا اور فیصلہ انشاء اللہ آپ کے حق میں رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۹۷	۹۴	۸
۹۵	۷	۲	۹۶
۶	۹۲	۹۹	۳
۹۸	۴	۵	۹۳

یا اللہ جل جلالہ بہ برکت ایں نقش ہر بلا دفع شود و جملہ حکام و افسران مسخر شدند

عمل سورۂ مزمل

سوال از: ڈاکٹر رضوان ______ شولہ پور

محترم ہاشمی صاحب! امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ میرا نام ڈاکٹر رضوان شیخ ہے، میں مہاراشٹر سے شولہ پور ضلع میں موہول نامی گاؤں میں رہتا ہوں اردو بھی سیکھ رہا ہوں، اس لئے لکھنے میں کوئی غلطی ہو تو امید ہے کہ ایک نظر انداز کریں گے۔

جناب! میں ڈاکٹر (B.A.M.S) ہونے کے ساتھ علیل بھی ہوں اور پچھلے ۱۳ سالوں سے لوگوں کا روحانی علاج بالکل مفت کرتا ہوں، ماشاء اللہ کافی لوگ فیضیاب ہورہے ہیں۔ میرے استاد محترم نے مجھے روحانیت کی تعلیم دی اس کے علاوہ کرناٹک میں گلبرگہ شریف کے بزرگ محترم جناب تاج الدین بابا جنیدی سے بیعت ہوں جہاں پر ہمیں قادریہ، چشتیہ اور جنیدیہ سلسلہ میں بیعت کرائی جاتی ہے۔ میں ۲۰۱۳ء میں حضرت والا سے بیعت ہوں۔

جناب آپ کا ایک سورۂ مزمل کا عمل جو طلسماتی دنیا میں مارچ ۲۰۱۴ء میں شائع ہوا تھا (اس کی اسٹیٹ کاپی دے رہا ہوں) آپ کی اجازت چاہتا ہوں، میرا مقصد ہے کہ میری روحانی ترقی ہو اور ہر دعا قبول ہو تاکہ لوگ روحانی طور پر مطمئن اور فیضیاب ہوجائیں اور اسلام کی قوت اور سچائی کا اعتراف کرتے ہوئے اسلام میں داخل ہوجائیں اور اسی طرح ہمارے مسلم معاشرہ کی بھی اصلاح ہو، اللہ گواہ ہے کہ اس کے علاوہ میرا کوئی مقصد نہیں۔

جناب اس عمل کے علاوہ میری روحانی ترقی اور دعاؤں کی مقبولیت کے لئے آپ خود کوئی عمل تجویز کرنا چاہیں تو ضرور کریں، تقریباً آپ کی تمام کتابیں میرے پاس ہیں، اگر ان میں سے کوئی عمل کرنا چاہوں تو اس کی بھی اجازت دیجئے۔ میری اردو ابھی کمزور ہے اس لئے کچھ باتیں سمجھ نہیں پایا، پرہیز جلالی یا پرہیز جمالی کے دوران کون کونسی غذا کھا سکتے ہیں؟ مہربانی فرما کر وضاحت فرمائیں۔

محترم جناب! میرے دو بچے ہیں، عیسیٰ (۱۱ سال) اور حاذق (۷ سال) میں چاہتا ہوں کہ عملیات یہ سلسلہ ہمارے خاندان میں تاقیامت چلتا رہے اسی لئے ان بچوں کے بارے میں اپنی استاد سے اجازت لے چکا ہوں کہ بالغ ہونے کے بعد بچے ہمارے عملیات پر عمل کرسکتے ہیں، اسی طرح کیا آپ میرے بچوں کو آپ کے عملیات کی اجازت دے سکتے ہیں؟ اگر آپ کی رضامندی ہو تو شاگردی کے تمام شرائط پوری کروں گا اور بچے بڑے ہونے کے بعد انہیں اس کی تعلیم آپ کی بتائی ہوئی روشنی میں کروں گا۔

جناب! قریبی رسالہ میں یا جوابی لفافہ میں میری الجھنوں کا حل بتایئے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں دعا ہے کہ اللہ مولانا ہاشمی کو ایمانی جسمانی، روحانی اور ذہنی ترقی دے، دین اور دنیا کی بہترین کامیابی دے اور اللہ اور اللہ کے رسول آپ سے راضی ہوں آمین۔ تمام امت مسلمہ کے لئے دعا کریں، وقت مل سکے تو آپ اپنی نصیحتوں سے سرفراز کریں۔ مہربانی فرما کر اس بار جواب ضرور دیں۔

جواب

آپ کو مطلوبہ سورۂ مزمل کے عمل کی اجازت دی جاتی ہے، آپ جملہ قواعد و شرائط کو ملحوظ رکھ کر اس عمل کی شروعات کریں، درمیان عمل اگر آپ کو بشارتیں ہوں یا آپ کو اچھے اچھے خواب نظر آئیں تو ان کی چرچا نہ

کریں بلکہ نہایت صبر وضبط کے ساتھ اپنے عمل کو جاری رکھیں اور چلّے کی تکمیل کریں۔ پرہیز جمالی اور جلالی میں جن اشیاء کی ممانعت کی جاتی ہے ان کے علاوہ آپ کچھ بھی کھا سکتے ہیں لیکن دوران عمل غذا سادی رکھیں اور ایسی غذاؤں سے بھی بطور خاص پرہیز رکھیں جن سے ریحائیں آتی ہوں اور جن سے غنودگی آتی ہو۔ اس سلسلہ میں آپ کسی حکیم سے بھی مشورہ کرسکتے ہیں۔ ہم آپ کو اُن عملیات کی جو کشکول عملیات اور علم الاسرار میں منقول ہیں اجازت دیتے ہیں، ان دونوں کتابوں کے علاوہ اگر آپ ہماری کسی بھی تصنیف کے کسی عمل کی یا طلسماتی دنیا کے نمبرات میں تحریر شدہ کسی وظیفہ کی بالخصوص باموکل عمل کو کرنے کی خواہش کریں تو ہم سے اجازت طلب کریں، بغیر اجازت کے اگر بڑا عمل نہ کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ آپ کے بچے جب بالغ ہوجائیں اور ان میں روحانی عملیات کی صلاحیت پیدا ہوجائے وہ روحانی عملیات کا مقصد سمجھنے لگیں تب ہی ان کے لئے اس لائن میں چلنے کی اجازت طلب کریں۔ البتہ ان کی تربیت کرتے رہیں۔ آج کل ماں باپ کو اپنے بچوں کی تربیت کرنے کی فرصت نہیں ہے اس کا نتیجہ یہ برآمد ہورہا ہے کہ بچے راہ راست سے بھٹک رہے ہیں۔ بچوں کے ہاتھوں میں جب سے موبائل آگئے ہیں ان کی ذہنی افتاد خراب ہوگئی ہے، موبائل ایک ضرورت کی چیز ہے لیکن اس موبائل نے کچی عمر میں بچوں کو عشق بازی کی لعنت میں گرفتار کردیا ہے، اپنے بچوں پر نظر رکھیں کہ وہ اس طرح کی بے ہودگیوں کا شکار نہ ہوں تاکہ آنے والے کل میں جب انہیں روحانیت کی تعلیم دیں تو ان پر اثر انداز ہو اور وہ کسی لائق بن سکیں، ہمیں امید ہے کہ آپ بطور خاص اپنے بچوں کی تربیت کریں گے تاکہ مسلم سماج میں ان کا نام ہوسکے اور بچے آپ کے لئے آپ کے خاندان کے لئے اور پوری مسلم قوم کے لئے باعث افتخار ثابت ہوسکیں۔

شوگر کی بیماری سے پریشانی

سوال از: احمد قمر رشادی ———— شولہ پور

عرض گزارش ہے کہ بندہ خیریت سے رہ کر آپ حضرت کی بھی خیریت نیک درنیک چاہتا ہے۔ بندہ آپ کا ایک ادنیٰ سا شاگرد ہے جس کا ئی نمبر 985/13 ہے۔ میرا نام احمد قمر، والدہ کا نام نسیمہ بیگم اور والد کا نام محمد اسحاق ہے۔ میری پیدائش بدھ کے دن ۱۹۶۸ء میں ہوئی ہے حضرت میری پریشانی یہ ہے کہ ایک سال سے طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوں، خصوصاً شوگر علاج کرانے سے شوگر کنٹرول میں نہیں آتی بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کرایا مگر کنٹرول میں نہیں ہے۔ حضرت میں امامت کرتا ہوں اب فی الحال حالت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کو جی نہیں چاہتا ہے اور نماز پڑھاتا ہوں نسیان (بھول) بہت زیادہ ہوتی ہے اور شک میں مبتلا ہوجاتا ہوں حالانکہ اللہ نے بہت اچھا حافظہ عطا کیا ہے حضرت میں آپ کو بڑی امید سے خط لکھ رہا ہوں، برائے مہربانی میری تشخیص کریں اور میری پریشانی کا علاج بتائیں اور کوئی مخصوص وظیفہ دیں جو میری صحت اور رزق دونوں میں کام آئے، مہربانی فرماکر جواب جلد سے جلد عنایت فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی صحت میں، عمر میں، رزق میں، آپ کے علم میں مزید برکت عطا فرمائے اور آپ کا سایہ تادیر ہم پر قائم ودائم رہے آمین۔

جواب

شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۱۳۸	۱۱۴۱	۱۱۴۴	۱۱۳۱
۱۱۴۳	۱۱۳۲	۱۱۳۷	۱۱۴۲
۱۱۳۳	۱۱۴۶	۱۱۳۹	۱۱۳۶
۱۱۴۰	۱۱۳۵	۱۱۳۴	۱۱۴۵

اگر گلاب وزعفران سے یہ نقش لکھ کر اس کا پانی دونوں وقت کھانا کھانے کے بعد پی لیا کریں تو انشاء اللہ شوگر گھٹنے بڑھنے نہیں پائے گی وہ ہمیشہ کنٹرول میں رہے گی اور کچھ دنوں کے بعد آپ کو دوا سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۹	۱۵۱۴	۱۵۲۱
۱۵۲۰	۱۵۱۸	۱۵۱۶
۱۵۱۵	۱۵۲۲	۱۵۱۷

شروع شروع میں اگر آپ اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ تازہ پانی سے دھو کر پئیں تو زیادہ بہتر ہے۔

اپنی تندرستی اور اپنے روزگار میں ترقی کے لئے صبح شام ''یاسلام یاحفیظ یامغنی'' تین سومرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، ہر فرض نماز کے بعد ے مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنائیں اور ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد ایک تسبیح درود شریف پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ چند ماہ کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ آپ کی تندرستی بحال ہورہی ہے اور آپ کا روزگار ترقی کی طرف جارہا ہے۔

آپ جسمانی طور پر کمزور ہیں، آپ پر کسی بھی طرح کا کوئی اثر نہیں ہے البتہ شوگر نے آپ کے اندرونی اعضاء کو کمزور کر رکھا ہے اس کا اثر ظاہری اعضاء سے بھی ہورہا ہے۔ شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے غذا پر نظر رکھیں، جو چیزیں شوگر کو بڑھاتی ہیں ان سے حتی الامکان پرہیز کریں، وقت پر کھائیں، وقت پر سوئیں اور وقت پر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں، جن لوگوں کی زندگی میں ربط ضبط نہیں ہوتا انہیں شوگر زیادہ پریشان کرتی ہے۔ اگر نماز فجر کے بعد چہل قدمی کی عادت ڈال لیں تو اور بھی بہتر ہے۔ شوگر کے مرض میں چلنا پھرنا سب سے زیادہ مفید ثابت ہوتا ہے، مولویوں میں آرام طلبی بھی پائی جاتی ہے اور یہی آرام طلبی ان کے لئے وجہ بیماری بنی ہوئی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس بیماری سے نجات دے اور آپ سے امت مسلمہ کی رہنمائی کا کام لے جو موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔

ساس کی ستم نوازیاں

سوال از: جمیرہ خاتون ـــــــــــ بھیونڈی

میری شادی کو ۵ سال ہوگئے ہیں لیکن ان پانچ سالوں میں، میں سکون اور راحت سے محروم رہی، میرے شوہر مجھ سے محبت کرتے ہیں، میری ضرورتوں کا خیال رکھتے ہیں لیکن وہ اپنی ماں کے اشاروں پر چلتے ہیں اور ان کی ماں جو میری ساس ہیں ان کی سوچ وفکر صحیح نہیں ہے وہ میرے شوہر کو میرے خلاف بھرتی ہیں، ان کی باتوں میں آکر میرے شوہر مجھ پر زیادتیاں کرتے ہیں اور مجھ پر ہاتھ تک اٹھا دیتے ہیں، برائے مہربانی میرے لئے دعا کریں اور ایسا کوئی عمل بتائیں کہ میرے شوہر مجھ سے محبت کریں اور مجھے ساس کے ظلم وستم سے نجات مل جائے۔

جواب

ان دنوں مسلم معاشرہ ابتری کا شکار ہو چکا ہے، ازدواجی زندگی کی ناکامی گھر گھر کی کہانی بنی ہوئی ہے، اولاً تو شوہر ہی اپنی بیوی سے وہ محبت نہیں کرتا جس کی حق دار از روئے شرع بیوی ہوتی ہے اور اگر حسن اتفاق سے شوہر بیوی کی چاہت کے حقوق ادا کر رہا ہو تو ساس کو یہ بات گوارہ نہیں ہوتی اور وہ مختلف انداز سے اس طرح کے پینترے چلتی ہے کہ بس توبہ ہی بھلی، اس دور میں ساسوں کا حال بہت خراب ہو چکا ہے، ساسوں کے ظلم وستم کو دیکھ کر ہلاکو خاں اور چنگیز خاں کی داستانیں یاد آتی ہیں اور اگر بدنصیبی سے گھر میں کوئی نند بھی ہو تو پھر بہو کے لئے کئی کئی قیامتیں ایک گھر میں جمع ہوجاتی ہیں اور وہ شوہر جس نے کبھی اپنی ماں کی بات ہی نہ سنی ہو اور جو ساری زندگی ماں کی نافرمانی کا شکار رہا ہو۔ شادی کے بعد اچانک اسے یہ سبق یاد آجاتا ہے کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس لئے وہ اپنی ماں کا دل دکھانے کو جرم عظیم سمجھنے لگتا ہے، یہ تمام حرکتیں اس لئے ہوتی ہیں کہ لوگ اسلامی تعلیمات سے بالکل ہی نابلد ہو کر رہ گئے ہیں۔ انہیں اس بات کی خبر ہی نہیں ہے کہ اسلام نے ازدواجی زندگی گزارنے کے لئے کن اخلاق اور کن طریقوں کا پابند کیا ہے، نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی، داڑھیوں کا سائز بھی ٹھیک ٹھاک ہوتا ہے لیکن رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باقی سنتوں کا پوری زندگی میں بالخصوص ازدواجی زندگی میں کوئی اتہ پتہ نہیں ہوتا، اللہ ایسی بے عملی کی زندگی سے تمام مسلمانوں کو نجات عطا کرے۔

آپ سے درخواست ہے کہ آپ صبر وضبط سے کام لیں اور اپنی محبت اور خدمت سے اپنے شوہر کا دل جیتنے کی کوشش کریں، ساس کیسی بھی ہو اس کی برائی اپنے شوہر کے سامنے زیادہ نہ کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ روزانہ آپ ''یالطیف یاحفیظ'' دوسومرتبہ صبح شام پڑھا کریں، انشاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے آپ محفوظ رہیں گی اور شوہر کی محبت آپ کو ملتی رہے گی جو آپ کی ازدواجی زندگی کی اساس ہے۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو ساس کی زیادتیوں سے نجات دے اور آپ کے شوہر کو عقل سلیم عطا کرے آمین۔



ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

مجرب فارمولے

برائے نکاح

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا اس بات کی مکمل تصدیق ہو چکی ہو کہ اس پر کسی بدروح، سایہ آسیب یا بداعمال کا اثر ہے تو اس عمل کو ایسے کیا جائے کہ وہ لڑکی خود اپنے پہنے ہوئے دوپٹے کو چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں پھاڑ کر روزانہ ایک ٹکڑے پر نادِ علی کو اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر اکیس مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے اور اسے کوئلے پر رکھ کر اس کی دھونی اپنے پورے جسم کو دے۔

سات دن اس عمل کو کرنے کے بعد نادِ علی کو صبح وشام ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنالے اللہ کے حکم سے جو بھی رکاوٹ ہوگی اس کا ضرور خاتمہ ہوتا اور ....دنوں کے اندر ضرور کہیں نہ کہیں نسبت طے پاجائے گی۔

عمل ہمزاد

اگر کوئی پاک وباوضو حالت میں ہر وقت رہنے کا عادی ہو اور اسے کسی زبردست عمل کی تلاش ہو تو کامل پرہیز جلالی وجمالی کرتے ہوئے ایک عدد تانبے کا ایسا چراغ بنوایا جائے جس کے اندر صاحب عمل کا نام کندہ ہو پھر اسے پاک وصاف کمرے میں اپنے پیچھے کسی میز کے سہارے رکھے اور روزانہ بعد نماز عشاء نادِ علیؑ کو اپنے مقصد کا کامل تصور باندھ کر اتنا پڑھے کہ صبح فجر کی نماز پڑھ کر سوجائے اور نماز ظہر سے پہلے اٹھ جائے پاک پرہیزگاری کا عملی طور زبردست تاثر اس عمل کو کامیاب ہونے میں چار چاند لگادے گا اور ڈر وخوف کو اپنے پاس بھی نہ آنے دے۔

اللہ کے حکم سے چالیس دن کے اندر اندر ہمزاد ضرور متشکل ہو کر سامنے آکر کلام کرے گا اور اس کی ترکیب کیا ہوگی اس کے لئے میری کتاب شرائط چلہ مطالعہ کریں۔

تبادلہ روکنا

اگر کوئی ملازم کہیں نوکری کرتا ہو اور دوسرے حاسد افراد اس کے خلاف ناجائز باتیں کر کے افسران کو بھڑکاتے ہوں اور اس کا تبادلہ کسی اور جگہ کروانا چاہتے ہوں جس سے ملازم کو کافی نقصان ہوتا ہو تو چاہئے ایسی کیفیت پیدا ہونے سے پہلے یا بعد میں نادِ علیؑ کو روزانہ بعد نماز عشاء ورد کر کے سوجایا کرے اور اپنے مطلب کی دعا کیا کرے۔

اللہ کے حکم سے دوسرے حاسد افراد اس کے کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور اگر کوئی ویسے بھی نادِ علیؑ کا عمل اس مقصد کی خاطر اسی طرح کرتا جائے جیسے اوپر لکھا گیا ہے تو کوئی بھی حاسد اپنے برے ارادے میں کامیاب نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

عمل حب شجری

یہ ایسا عمل ہے جس سے محبوب کے دل میں اپنی محبت قائم کی جا سکتی ہے اگر میاں بیوی کے دل میں بھی محبت نہ ہو اور وہ ایک دوسرے سے شدید مخالف کرتے ہوں تو سیب کے درخت کی جڑ کی مٹی ایک کلولا کر اس کو جہاں اس عمل کو کرنا ہے وہاں رکھا جائے اور اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر تھوڑی سی مٹی پر نادِ علیؑ کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ مٹی اتنی ضرور ہونے چاہئے جس سے سات دن اس عمل کو کر کے مٹی ختم ہوجائے۔ روزانہ بعد نماز عشاء اس عمل کی ابتداء کی جائے اور اکتالیس مرتبہ اسے پڑھ کر کسی کپڑے میں اس مٹی کو رکھا جائے۔

آٹھویں دن جہاں سے مٹی لی ہو وہاں سے تھوڑی جگہ کھود کر اس مٹی کو وہاں دفن کردیں۔ اس تمام عمل میں اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھا جائے تاکہ سو فیصد کامیابی ہو۔

اس سے استخارہ میں بڑی کامیابی ملتی ہے۔ یہ نقش خزانہ ربّی کی

کلید ہے۔ دست غیب کی قوی امید ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۰	۴۲۵	۴۳۲
۴۳۱	۴۲۹	۴۲۷
۴۲۶	۴۳۳	۴۲۸

نقش کے دائیں القوی العزیو اور بائیں بعبادہ یرزق لکھیں

سخت مصیبت سے نجات

اگر کوئی ایسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے جس میں کوئی بھی کام نہ آرہا ہو یا دنیاوی کوئی بھی کام سیدھا نہ ہوتا ہو ہر طرف سے مصیبتوں نے گھیر ڈالا ہو تو نادِ علی بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے اور اللہ سے دعا کرے۔

اللہ تعالیٰ اس پاک کلام کے بدلے میں ضرور ان مصائب سے چھٹکارہ دلوائے گا جس میں کوئی بھی پھنس چکا ہوگا۔

ہر کام میں برکت

ہر مقصد میں فتح اور ہر کام میں برکت حاصل کرنے کے لئے نادِ علیؑ کو کاروباری مقام پر اکیس مرتبہ پڑھے اور گھر میں بعد نماز عشاء گیارہ مرتبہ پڑھے اور اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھے اللہ کے حکم سے اگر مٹی میں ہاتھ ڈالے گا تو وہ سونا بن جائے گی۔ اگر کسی پر نحوست کے بادل چھائے رہتے ہوں اور سوچی سمجھی اسکیم کے تحت نقصان ہوتے ہوں تو نادِ علیؑ کا کثرت سے ورد کرے۔ اللہ رحمت کرے گا۔

وصولی قرض

اگر کوئی شریف انسان کسی کو اپنی حلال کمائی سے روپے دے چکا ہو اور روپے لینے والا واپس نہ کرتا ہو تو نادِ علیؑ کو روزانہ بعد نماز عشاء اکیس مرتبہ اپنے مقصد کا تصور باندھ کر پڑھے اللہ کے حکم سے جس نے روپے لئے ہوں گے اللہ اس کے دل میں رحم ڈالے گا اور وہ رقم ضرور واپس کرے گا۔

قرض اتر جائے

اگر کوئی فرد قرض دینے میں پھنس چکا ہو اور اس کا کوئی وسیلہ نہ بنتا ہو، عزیز رشتہ دار سب منہ موڑ چکے ہوں تو نادِ علی کو روزانہ کسی صاحب کرامت بزرگ کے مزار پر جا کر قبلہ رخ ہو کر اپنے مقصد کا مکمل تصور باندھ کر پڑھے۔ اللہ کے حکم سے غیب سے قرض کی ادائیگی کا کوئی وسیلہ ضرور بنے گا۔

رزق میں غیبی امداد

غیبی طریقے سے رزق کی آمد دنیاوی مشکلات کے سو فیصدی خاتمے کے لئے ایک عدد تانبے کا ایسا چراغ بنوایا جائے جس میں حروف مقطعات کندہ ہو سکیں پھر اس میں سرسوں کا تیل ڈال کر ہر جمعرات کو قبلہ رخ جلائے اور اس کے سامنے بیٹھ کر پاک و باوضو حالت میں نادِ علی کو ایک سو ایک کی تعداد میں پڑھے اور سجدے میں سر رکھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کی دعا مانگے۔

اس عمل کا ذکر کسی سے مت کرے اللہ نے چاہا تو ایسے طریقے سے رزق کی آمد ہوگی کہ گمان بھی نہیں ہو کر سکے گا۔ اگر اس عمل کو کوئی خاتون کرنا چاہے تو اس بات کا ضرور خیال رکھے کہ مخصوص ایام میں ہرگز اس عمل کو نہ کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآن پاک کا دل سورۂ یٰسٓ

صغیرہ بانو شیریں مرحومہ

انسان کو دکھ وغم سے نجات دلاکر راحت دینے والی آفاقی سورۃ

رب تعالیٰ کا کلام، اسمائے ربانی اور صفات سب اس کے کمال اور عظمت کی دلیل ہیں۔ اللہ کی بزرگی کلام پاک میں واضح ہے۔ اسی لئے پریشانی اور مصائب کے دوران اس سے نصرت واعانت کا طلب گار ہونا چاہئے۔ تمام امور کی بارگ ڈور کا ماخذ اللہ تعالیٰ کی ہی ذات کبریا ہے۔ اسی کے سامنے سر جھکا کر گڑ گڑا کر رحمتوں کا طالب ہونا چاہئے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن شریف کا دل سورۃ یٰسٓ ہے۔ اس کی تلاوت بابرکت سے فلاح دارین ملتی ہے اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

احادیث میں سورۂ یٰسٓ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے سورۂ یٰسٓ مکی ہے۔ اس میں ۸۳ر آیات اور ۵ر رکوع ہیں۔ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے امام احمدؒ، ابوداؤد اور ابن ماجہؒ نے روایت کی ہے۔

سورۃ یٰسٓ کو قریب الموت شخص کے قریب پڑھا کرو۔ اس طرح موت کی سختی کم ہوجاتی ہے۔ بیمار پر پڑھ کر دم کرنے سے اسے صحت ملتی ہے۔

کسی پر جادو کا اثر ہو تو وہ بھی اس سورۃ کی برکت سے ٹھیک ہوجاتا ہے۔ آسیب بھاگتا ہے اور برکات وکشائش رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ غم والام دور ہوتے ہیں۔ ہر قسم کی مہم سے قبل اس کا پڑھنا بہت مفید ہے۔ سورۃ یٰسٓ کا ترجمہ ضرور پڑھئے۔ اس کی آیات میں کفار کے کفر کی تمثیل بھی بیان کی گئی ہے نیز مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا بھی ذکر ہے۔

بلند فشار خون اور یٰسٓ

محترم بھائی حکیم عبدالوحید سلمانی اس سچے واقعے کے راوی ہیں۔ ایک دن سورۂ یٰسٓ پر بات ہورہی تھی۔ انھوں نے بتایا کہ ۱۹۷۲ء میں انھیں ایک خان صاحب ملے۔ ان کا فشار خون (بلند بلڈ پریشر) بہت رہتا تھا۔ ہر طرح کے علاج کئے۔ ڈاکٹر سے لے کر طبیب کے ٹوٹکے تک سب آزمائے، کوئی دوا کارگر نہ ہوئی۔ پھر عرصہ دراز بعد ان سے ملاقات ہوئی، تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے: ایک شادی کی تقریب میں شریک ہوا۔ اس دن میری طبیعت خراب تھی۔ محسوس ہورہا تھا کہ بلند فشار خون قابو میں نہیں۔ میں تقریب چھوڑ کر گھر جانے کے لئے کھڑا ہوگیا۔ میزبان نے روکا اور کہنے لگے، کھانا لگ گیا ہے، کھا کر جائیے۔ میں نے معذرت کر کے جانے کی وجہ بتائی۔ وہیں ایک بزرگ بیٹھے تھے" انھوں نے کہا میں تمہیں ایک آسان علاج بتاتا ہوں جو بلند فشار خون کو صحیح کردے گا۔"

نماز فجر پڑھ کر ایک پیالے میں پانی بھریئے۔ ایک بار درود ابراہیمی پڑھیے، پھر ایک بار سوۃ یٰسٓ اس کے بعد ایک بار درود ابراہیمی پڑھ کر پانی پر دم کیجئے اور پی لیجئے۔ اکتالیس روز مسلسل یہ عمل کیجئے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بلند فشار خون معمول کی سطح پر آجائے گا۔ یہ عمل کم فشار خون (لو بلڈ پریشر) میں بھی مفید ہے، آزما کر دیکھئے۔ میں نے یہ عمل شروع کردیا۔ اس کے بعد کبھی یہ شکایت نہیں ہوئی، بالکل ٹھیک ہوں، کوئی پرہیز بھی نہیں کرتا۔

حکیم صاحب کہنے لگے: اس کے بعد میں نے کئی ہزار مریضوں کو یہ عمل بتایا اور وہ بھی ٹھیک ہوگئے۔ البتہ دو افراد ایسے جنھوں نے تھوڑی

حیل وحجت کی۔ اسلام آباد کے ایک سائنس دان تھے، کہنے لگے، پانی پر پھونک نہیں کرسکتے۔ ''جراثیم شامل ہوجاتے ہیں۔

ایک اور مولانا نے فرمایا کہ پھونک مارنا بدعت ہے، اور یہ علاج نہیں کرسکتے۔'' میں نے ان دونوں حضرات سے کہا کہ'' آپ پانی پر دم نہ کیجئے۔ بس اپنے پاس پانی کا پیالہ رکھئے اور سورت پڑھ کر کو پی لیجئے۔

ان دونوں نے ایسا کیا۔ ڈیڑھ ماہ بعد انھوں نے بھی بتایا کہ'' بلند فشار خون ختم ہوگیا ہے۔''

صلح کرائیے

خاندان میں دشمنی ہو، آپس میں کسی بات پر ناچاقی ہوجائے یا ناراضی ہو تو بادام کی چند گریاں لیجئے۔ اوّل آخر تین بار درود ابراہیمی پڑھئے اور سورۃ یٰسین سات بار پڑھ کر باداموں پر دم کیجئے۔ اس کے بعد فریقین کو کھلادیں، آپس میں صلح ہوجائے گی۔ تین دن یہ عمل کریں۔

آفات سے بچاؤ

پہلی رات کا چاند دیکھ کر اول وآخر درود پاک اور ایک بار پوری یٰسین پڑھئے۔ پھر اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت کے طفیل آفات سے بچاؤ کے لئے گڑگڑا کر دعا کیجئے اللہ تعالیٰ رحم فرمائے گا۔

بواسیر کا خاتمہ

برسہا برس سے خاتمہ بواسیر کے لئے چھلہ مستعمل ہے چاندی کا چھلہ لے کر پیالے میں تھوڑا سا پانی لیجئے۔ اس پر سات بار سورۃ یٰسین پڑھ کر دم کیجئے اور پھر اول آخر درود شریف پڑھئے۔ پھر چھلہ سیدھے ہاتھ میں پہن لیجئے۔ مرض کی شدت میں کمی آجائے گی۔ اگر یہ سورۃ پڑھ کر دعا کی جائے تو شفا ملتی ہے۔ ہر مرض کے لئے اس کا پڑھنا باعث شفا ہے۔ روزانہ معمول بنا لیجئے اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

فصل پر تلاوت کے اثرات

ڈاکٹر امجد محسن الدنی نے بغداد یونیورسٹی سے ایک دلچسپ موضوع پر پی ایچ ڈی کی ہے۔ ان کی تحقیقی مقالے کا موضوع تھا، گندم کے پودوں میں ادراک حیات۔ انھوں نے اس پر باقاعدہ تحقیق پانچ مختلف کیاریوں میں گندم کے بیج بوئے اور یکساں دیکھ بھال کر رہے۔ ایک کیاری پر طالبہ کی یہ ذمّے داری لگائی کہ وہ بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرے۔ وہ خود بھی قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھ کر پانی پر دم کر اور کیاری میں ڈال دیتے۔ پانچوں کیاریوں میں پودے نکلے اور کوشے لگے۔ جب دانے گنے گئے تو جس کیاری پر سورۂ یٰسین کا ورد گیا تھا، وہاں سب سے زیادہ دانے نکلے۔ یہ صرف سورۂ یٰسین کا اعجاز تھا اور قرآن پاک کی آیات کا اثر کہ پودوں کی نشوونما بہت بہتر ہوگئی یوں نباتات میں ادراک حیات کا پہلو ثابت ہوگیا۔ میری ایک جاننے والی لندن میں مقیم ہیں۔ انھیں باغبانی کا بہت شوق ہے۔ ان کا ایک قیمتی پودا مرجھانے لگا، کسی طرح ٹھیک نہیں ہوا۔ وہ بھی صبح کے وقت گملے کے قریب بیٹھ کر تلاوت کرنے لگیں۔ ایک ہی ہفتے میں مرجھایا پودا ہرا ہوگیا اور اس کی نشوونما بہتر ہوگئی۔ اب انھوں نے معمول بنا لیا ہے کہ پودوں کے پاس بیٹھ کر تلاوت کرتی ہیں۔ ایک خاتون لاعلاج مرض میں گرفتار تھیں۔ ان کا معمول تھا کہ جب بھی قرآن پاک پڑھتیں، سورۂ یٰسین ضرور ایک بار پڑھ لیتیں۔ ان میں سے کسی نے پوچھا کہ آپ سورۂ یٰسین کیوں پڑھتی ہیں؟ انھوں نے بتایا: میں نے اپنی والدہ کو ہمیشہ قرآن پڑھنے کے بعد یٰسین پڑھتے دیکھا ہے۔ وہی عادت مجھے مل گئی۔ رفتہ رفتہ وہ اس سورت کی تلاوت کثرت سے کرنے لگیں۔ ترجمہ بھی پڑھ لیتیں۔ اللہ نے ان کے حال پر رحم فرمایا اور انھیں صحت کاملہ حاصل ہوگئی۔

شادی میں مددگار

نوجوان بچیوں کی ایک والدہ نے مجھے بتایا: میری بچیوں کی شادی میں رکاوٹ تھی۔ رشتے آتے اور پھر ختم ہوجاتے۔ ایک واقف کار نے بتایا کہ سورۂ یٰسین کی آیت نمبر ۳۶ رمعنی سمجھ کر آیت کا ورد کیجئے شادی میں رکاوٹ دور ہوجائے گی۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ سورۂ یٰسین شروع کر کے آیت ۳۶ رکی تلاوت بار بار کرنے لگی۔ آخر میں پوری سورۃ پڑھ کر دعا کر لیتی۔ اللہ تعالیٰ نے پھر بچیوں کے نصیب کھول دئے اور ان کی شادیاں ہوگئیں۔ آج وہ اپنے گھروں میں خوش ہیں۔ کچھ

خواتین روزانہ سورۃ یٰسین کی تلاوت کر کے دعا کرتی ہیں کہ بچیاں اپنے گھروں میں آباد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں۔

عوارض دور کیجئے!

بانجھ پن دور کرنے، ولادت میں آسانی، دودھ میں زیادتی، مفرور کو بلانے، حافظے کی کمی اور قید سے نجات کے لئے سورۂ یٰسین پڑھی جاتی ہے۔ علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: جو شخص اللہ پر توکل کرے اور اسی کی طرف متوجہ ہو، اللہ تعالیٰ اس کے کفیل اور کارساز بن جاتے ہیں۔ کیونکہ وہی ایسی ذات کبریا ہے جہاں خوف زدہ کو اطمینان ملتا ہے اور امن کا متلاشی پناہ پاتا ہے۔

علامہ صاحب کی واضح ہدایت کے بعد کچھ اور لکھنے کی گنجائش نہیں۔ قرآن پاک کی عظمت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ آپ بھی تسلسل سے بار بار پڑھیے۔ ہر دفعہ آپ پر اس کے نئے معنی آشکار ہوں گے اور لطف و سرور ملے گا۔ سورۂ یٰسین پڑھیے اور دعا کیجئے۔ عجز و انکساری سے سربسجود ہو کر دعا کی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت فرماتا اور حاجات پوری کرتا ہے۔ اس کی بارگاہ میں سر جھکایئے، آپ کی دعا ضرور قبول ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ!

حافظ جاوید اقبال یونیورسٹی لا کالج میں محترم جسٹس میاں نذیر اختر کے شاگرد تھے۔ وہ روزانہ سورۂ یٰسین ستر بار پڑھتے تھے۔ آخر ایک دن ایسا آیا کہ جس پر نظر ڈالتے، اس کے قلب کی کیفیت معلوم کر لیتے۔ یہ سورۂ یٰسین کا اعجاز تھا۔ یہ سچا واقعہ اس مبارک سورت کے حوالے سے محترم میاں نذیر اختر جسٹس صاحب نے بیان کیا ہے۔

ہمارے ایک قاری انور کمال نے سورۂ یٰسین کے بارے میں بتایا: جب بھی مجھے کوئی مشکل پیش آئے، میں اہل خانہ کے ساتھ اول آخر درود شریف اور ۲۷/بار سورۂ یٰسین پڑھ کر دعا کرتا ہوں۔ تین دن پڑھنے سے مشکل حل ہو جاتی ہے۔ وہ سورۂ یٰسین کا ورد ہر مشکل اور پریشانی کا حل بتاتے ہیں۔

> حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ "جب لاغر کے بعد حاکم موٹا ہو جائے تو جان لو کہ وہ رعیت اور اپنے رب کی خیانت کرتا ہے۔
> غربت اور امارت دونوں سے انسان کی استعداد میں کمی آ جاتی ہے۔

سورۃ قدر کا مجرب عمل

تحریر : ذوالفقار تھاور

برائے طلب حاجات

بعد نماز عصر دونوں ہاتھوں کو دعا کے لئے اٹھائیں اور ہاتھ کی ہر انگلی کے سرے کو دبا کر سوہ القدر پڑھیں۔ اس طرح ہر روز ۱۰ ر مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کو طلب کریں اور ہاتھوں کو چہرے پر پھیر لیں۔

یہ عمل ۱۰ ر دن تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ آپ کی خواہش حقیقی پوری ہو جائے گی۔ ایمان میں پختگی، چہرے میں نور کی آمد اور تازگی۔ دل کی صفائی، قوت ارادی میں مضبوطی اور آپ اپنے جسم میں طاقت محسوس کریں گے۔

جادو کی کاٹ

اگر کسی شخص کو یہ شک ہو کہ میرے اوپر کسی نے سحر یا جادو کر دیا ہے یا کسی نے چلتے ہوئے کاروبار پر بند کر دی ہو اور کاروبار میں نقصان ہونے لگے تو اس عمل کو ۶ ر دن تک ضرور بجالائیں۔

بیمار حضرات کی شفایابی کے لئے بھی یہ عمل زود اثر ہے۔

عمل نمبر ۱۔ پیر منگل اور بدھ کے دن انجام دیں۔

عمل ۲۔ جمعرات، جمعہ و ہفتہ کے دن انجام دینا ہے۔ ایک بوتل میں پانی ساتھ لے کر بیٹھیں۔

پہلا عمل : اول دو رکعت نماز برائے حاجات بجالائیں۔

دوم : ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں اور پانی پر دم کر دیں۔

سوم : ۱۰۱ ر مرتبہ سورہ الفلق اور سورہ الناس ملا کر پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ (1) مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ (2) وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ (3) وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ (4) وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (1) مَلِكِ النَّاسِ (2) اِلٰهِ النَّاسِ (3) مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ (4) الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ (5) مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.

لیکن بسم اللہ صرف ایک مرتبہ یعنی سورہ الفلق کے ساتھ پڑھیں اور پانی پر دم کر دیں۔

دوسرا عمل

یہ عمل جمعرات، جمعہ، ہفتہ کے دن کرنا ہے۔

اول : ۲ ر کعت نماز برائے حاجت بجالائیں۔

دوم : ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں۔

سوم : ۱۰۱ ر مرتبہ سورہ الحمد پڑھیں۔

چہارم : ۱۲۱ ر مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں۔

پنجم : ۱۰۱ ر مرتبہ آیت الکرسی ھو العلی العظیم تک پڑھیں۔

اس کے بعد یہ ساری سورتیں پانی پر دم کر دیں تھوڑا سا پی لیں اور گھر کے جو بھی افراد ہوں ان سب کو پلا دیں اور باقی گھر کے کمروں اور کاروباری جگہ آفس دکان کے کونوں پر چھڑک دیں۔

ان شاء اللہ کیسی ہی بندش ہو کلام الٰہی کی برکت سے خاک ہو جائے گی اور کاروبار چمک اٹھے گا۔

ساتواں دن اتوار خالی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جس بشر کو تزکیہ نفس کی ضرورت ہو اسے لازم ہے کہ وہ کثرت سے روزہ رکھا کرے۔ میں مسیحی دوستوں سے کہوں گا کہ وہ اس بات میں مسلمانوں کی تقلید کریں۔ ان کے روزہ رکھنے کا طریقہ بہترین ہے۔ (ڈاکٹر سی فرانڈ)

جنات کی دنیا

جنات میں شادی بیاہ کا رواج

زیادہ واضح اور صحیح بات یہ ہے کہ جنات میں شادی بیاہ کا رواج ہے، علماء کرام اس بارے میں اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کرتے ہیں جس میں اہل جنت کی بیویوں کی صفت بیان کی گئی ہے۔ کہ:

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (الرحمٰن:۵۶)

جنھیں ان جنتوں میں پہلے کبھی کسی انسان یا جن نے نہ چھوا ہوگا۔

''لوامع الانوار البھیۃ'' کے مصنف نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس کی سند محل نظر ہے۔ اس حدیث میں ہے کہ : جس طرح آدم کی اولاد میں پیدائش کا عمل جاری ہے اسی طرح جنوں میں بھی توالد وتناسل کا سلسلہ جاری ہے، لیکن آدم کی نسل زیادہ ہے۔ (ابن ابی حاتم وابوالشیخ بروایت قتادہ)

مندرجہ بالا حدیث صحیح ہو یا نہ ہو بہرحال آیت کریمہ میں صاف وضاحت ہے کہ جنوں میں جنسی عمل ہوتا ہے۔

ایک دوسری آیت میں ہے :اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ۔ (الکہف ۵۰)

اب کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا سرپرست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارے دشمن ہیں۔

اس آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اولاد اور ذریت کی خاطر جنات آپس میں شادی بیاہ کرتے ہیں قاضی عبدالجبار کہتے ہیں کہ ذریت سے مراد بال بچے ہیں۔ جنوں کے لطیف مخلوق ہونے سے پیدائشی عمل میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ آپ نے کبھی دیکھا ہوگا کہ کچھ جاندار مخلوق اتنی لطیف ہوتی کہ اپنی لطافت کی وجہ سے بغیر گہری نظر کے نظر نہیں آتی۔ اس کے باوجود اس لطافت سے پیدائشی عمل میں رکاوٹ نہیں پیدا ہوتی ہے۔

تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری فرماتے ہیں کہ کبھی کبھی پرانی کتابوں میں ایک چھوٹا سا کیڑا نظر آتا ہے وہ جب تک حرکت نہ کرے تیز سے تیز نگاہ بھی اس کو دیکھ نہیں سکتی، پھر جونہی ٹھہرتا ہے آنکھوں سے اوجھل ہو جاتا ہے، اگر آپ اس کے سامنے اپنا ہاتھ لہرائیں تو وہ دوسری طرف مڑ کر ہاتھ کی مضرت سے بچ جاتا ہے۔ اللہ کی ذات پاک ہے جو اس کی شکل اور ظاہری وباطنی اعضاء اور اس کی خلقت کی تفصیلات کو خوب جانتا ہے اور اس کے نگاہ ودل سے واقف ہے۔ شاید اللہ کی مخلوق میں اس سے بھی کہیں زیادہ چھوٹی اور باریک مخلوق ہو۔

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ (یٰسین:۳۶)

پاک ہے وہ ذات جس نے جملہ اقسام کے جوڑے پیدا کیے خواہ وہ زمین کی نباتات میں سے ہوں یا خود ان کی اپنی جنس (یعنی نوع انسانی) میں سے یا اشیاء میں سے جن کو یہ جانتے تک نہیں ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ : اس کیڑے کی انتہائی لطافت جب پیدائشی عمل میں مانع نہیں تو اللہ جو ہر قسم کی پیدائش پر قادر ہے اس کی قدرت سے جنوں میں پیدائش کیونکر محال ہو سکتی ہے؟ ''وہ تو جب کسی شیٔ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔'' (یٰسین)

کچھ لوگ کا خیال ہے کہ جنات نہ کھاتے پیتے ہیں نہ شادی بیاہ کرتے ہیں لیکن قرآن وحدیث کے جو دلائل ہم نے ذکر کیے ہیں ان کی رو سے یہ خیال باطل ہے۔

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ جنات کی چند قسمیں ہیں۔ ان میں سے کچھ کھاتے اور پیتے ہیں اور کچھ نہیں کھاتے پیتے۔

وہب من منبہ کہتے ہیں کہ ''جنات کی چند قسمیں ہیں، خالص جنات ہوا کی جنس سے ہیں جو نہ کھاتے پیتے ہیں اور نہ مرتے اور پیدا ہوتے ہیں۔ دوسری جنس کے جنات کھاتے، پیتے شادی بیاہ کرتے، پیدا ہوتے اور مرتے ہیں، وہب نے کہا کہ وہب نے جو بات کہی اسے دلیل کی ضرورت ہے جبکہ ان کے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں۔ بعض علماء نے جنوں کیک کھانے کی کیفیت اور طریقہ کو جاننے کی کوشش کی ہے کہ آیا وہ چباتے اور نگلتے ہیں یا سونگھتے ہیں مگر اس بارے میں بحث

کرنا غلط ہے۔ کیونکہ ہمیں کیفیت نہیں معلوم اور نہ اللہ اور اس کے رسول نے اس کی وضاحت کی ہے۔

کیا انسان اور جنات میں شادی بیاہ ممکن ہے؟

ہمیشہ سننے میں آتا ہے کہ فلاں آدمی نے جن عورت سے شادی کرلی یا انسانوں میں سے کسی عورت کو جن نے شادی کا پیغام دیا۔ سیوطیؒ نے سلف سے بہت سے ایسے واقعات نقل کئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان اور جنوں میں شادی بیاہ ہوسکتا ہے۔

علامہ ابن تیمیہؒ اپنی کتاب ''مجموع الفتاوی ۳۹/۱۹'' میں رقمطراز ہیں کہ : ''کبھی کبھی انسان اور جنات آپس میں نکاح کرتے ہیں اور ان کے اولاد بھی ہوتی ہے، یہ چیز بہت مشہور اور عام۔''

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔

وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ (بنی اسرائیل:۶۴)

''ان کے مال اور اولاد میں شریک ہو۔''

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آدمی جب اپنی بیوی سے ہم بستری کرتا ہے اور بسم اللہ نہیں پڑھتا تو شیطان اس کی بیوی سے مجامعت کرتا ہے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ''اگر آدمی اپنی بیوی سے حالت حیض میں صحبت کرتا ہے تو شیطان اس کی بیوی سے جماع کرنے میں اس سے سبقت کرجاتا ہے۔ بیوی حاملہ ہوتی ہے اور ہیجڑا بچہ پیدا کرتی ہے۔ سب ہیجڑے جنات کی اولاد ہیں۔ اس کو ابن جریر نے روایت کیا ہے۔

نبی ﷺ نے جنوں سے شادی کرنے سے منع کیا ہے۔ اسی طرح فقہاء کا یہ کہنا کہ جنات اور انسانوں میں شادی بیاہ جائز ہیں، نیز تابعین کا اس کو مکروہ سمجھنا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ چیز ممکن ہے اگر ممکن نہ ہوتی تو شریعت میں اس کے جواز وعدم جواز کا فتویٰ نہ لگایا جاتا۔ اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ جنات آتشیں عنصر سے بنے ہیں اور انسان چار عناصر (ہوا، مٹی، آگ، پانی) سے مرکب ہے لہٰذا آتشیں عنصر کی وجہ سے جن عورت کے رحم میں انسان کا نطفہ ٹھہرنا ممکن ہیں کیونکہ انسان کے نطفہ میں رطوبت ہوتی ہے جو آگ کی گرمی سے خشک ہوکر ختم ہوجائے گی۔ بالفرض اگر یہ چیز ممکن ہوتی تو شریعت میں اس کو حلال قرار دیا جاتا ہے۔ اس اعتراض کا جواب کئی پہلو سے دیا جاسکتا ہے:۔

اول : ہرچند کہ جنات آگ سے پیدا ہوئے ہیں لیکن اب وہ اپنے آتشین عنصر باقی نہیں ہیں بلکہ کھانے پینے اور توالد وتناسل کے عمل سے دوسری حالت میں بدل گئے ہیں۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ جنات کا باپ خالص آگ سے پیدا ہوا تھا جیسا کہ انسانوں کے باوا آدم خالص مٹی سے بنے تھے، لیکن باپ کے علاوہ جنات کا کوئی فرد آگ سے نہیں بنا۔ جس طرح کہ آدم کی اولاد میں کوئی بھی مٹی سے نہیں پیدا ہے۔ نبی ﷺ نے بتایا کہ آپ کو نماز میں شیطان نظر آیا تو آپ نے اس کا گلا گھونٹا جس کی وجہ سے آپ کو اپنے ہاتھ میں اس کی زبان کی برودت محسوس ہوئی۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں اس کا گلا گھونٹتا رہا یہاں تک کہ اس کا لعاب ٹھنڈا ہوا چلا اور اس کی زبان ٹھنڈی ہوگئی۔ شیطان کے لعاب ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ وہ آتشیں عنصر سے منتقل ہوچکا ہے اگر وہ اپنی حالت پر برقرار رہتا تو اس میں ٹھنڈک کیسے ہوتی اس مسئلہ میں ہم گزشتہ صفحات میں بحث کرچکے ہیں اب اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ آسیب زدہ شخص کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ اسی طرح (حدیث کی روسے) شیطان آدم کی اولاد کے رگ وریشے میں سرایت کئے ہوئے ہے۔ لہٰذا اگر وہ اپنی حالت پر برقرار رہتا تو آسیب زدہ شخص کو اور جس کے رگ وریشے میں وہ سرایت کئے ہوئے ہے جلا کر خاک کردیتا۔

مالک بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک جن ہمارے ہاں کی ایک لڑکی کو شادی کا پیغام دے رہا ہے اس کی خواہش ہے کہ وہ حلال طریقہ سے کرے؟ مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرمایا : شریعت کے نقطہ نظر سے میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا مگر مجھے پسند نہیں کہ اگر کوئی عورت حاملہ ہو اور اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا شوہر کون ہے؟ اور وہ یہ جواب دے کہ ایک جن پھر اس سے السلام میں فساد برپا ہو۔

دوم : اگر ہم یہ تسلیم کرلیں کہ حمل ٹھہرنا ممن ہے اور حمل نہ ٹھہرنے سے یہ بھی لازم نہیں آتا کہ شرعی طور پر نکاح ناممکن ہے۔ اس لئے کہ چھوٹی بچی، نیز آمیسہ (جو زیادہ عمر کی ہوچکی ہو اور بچے پیدا کرنے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو) اور بانجھ عورت کو حمل ٹھہرنا تصور کے خلاف ہے۔ بانجھ مرد کے لئے بھی حمل ٹھہرانا غیر ممکن ہے۔ اس کے باوجود ان لوگوں کے لئے نکاح کرنا جائز ہے۔ کیونکہ گرچہ نکاح کی مصلحت افزائش نسل اور دوسری قوموں کے مقابلہ میں اپنی کثرت پر فخر ومباہات ہے تاہم کبھی اس پر عمل نہیں بھی ہوتا ہے۔

سوم : یہ اعتراض کہ اگر یہ ممکن ہوتا تو نکاح کی حلت کی صورت میں اس کا اثر ظاہر ہوتا۔ یہ ضروری نہیں کہ کیونکہ کبھی کوئی چیز ممکن ہوکر

بھی کسی وجہ سے حلال نہیں ہوتی مثلاً مجوسی او بت پرست عورتوں کو حمل ٹھہر سکتا ہے لیکن ان سے نکاح جائز نہیں۔ یہی مسئلہ ان عورتوں کا ہے جو قرابت یا رضاعت کی وجہ سے حرام ہیں۔ دوسری جگہوں میں دوسری وجوہات ہو سکتی ہیں۔ جن لوگوں نے انسان اور جنات میں نکاح کو جائز کہا ہے اس کا سبب یا تو جنسیت میں اختلاف ہے یا یہ کہ اس سے مقصد حاصل نہیں ہوتا ہے جیسا کہ ہم آئندہ بیان کریں گے یا یہ کہ اس نکاح کی شریعت نے اجازت نہیں دی ہے۔ جہاں تک اختلاف جنس کی بات ہے تو یہ ظاہر ہے قطع نظر اس کے کہ جماع کرنا اور حمل ٹھہرنا دونوں ممکن ہیں۔

رہا مسئلہ نکاح سے مقصد نہ حاصل ہونے کا تو ہم کہیں گے کہ : اللہ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے ہم ہی میں سے جوڑے پیدا کئے تا کہ ہمیں ان سے سکون حاصل ہو اور ہمیں آپس میں محبت اور الفت عطا کی چنانچہ فرمایا : یٰاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِیْرًا وَّنِسَآءً (النساء:۱)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد عورت دنیا میں پھیلا دیئے۔

نیز فرمایا : هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا (الاعراف:۸۹)

وہ اللہ ہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی کی جنس سے اس کا جوڑا بنایا تا کہ اس کے پاس سکون حاصل کرے۔

نیز فرمایا : وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ. (الروم:۲۱)

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے بیویاں بنائیں تا کہ تم ان کے پاس سکون حاصل کر سکو اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت پیدا کر دی یقیناً اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔ ان لوگوں کے لئے جو غور فکر کرتے ہیں۔

نیز فرمایا : فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا. (الشوریٰ:۱۱)

''آسمانوں میں اور زمین کا بنانے والا جس نے تمہاری اپنی جنس سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کئے''۔

جنات ہماری جنس سے نہ ہونے کی وجہ سے ان میں سے ہمارے لئے جوڑے نہیں پیدا کئے گئے اس لئے وہ ہمارے جوڑے نہیں ہوسکتے ہیں ورنہ بنی آدمی سے نکاح کی حلت کا جو مقصد ہے وہ فوت ہو جائے گا وہ یہ کہ شوہر اور بیوی میں سے ہر ایک دوسرے سے سکون واطمینان سے بہرہ ور ہو۔ اللہ نے بتایا کہ اس نے ہماری ہی جنس سے ہمارے لئے جوڑے پیدا کئے ہیں تکہ ہم ان کے پاس سکون حاصل کریں۔

اب جنات اور انسان میں شادی بیاہ کے جواز کے سلسلہ میں جو شرعی رکاوٹ درپیش ہے وہ یہی کہ شوہر اور بیوی ایک دوسرے سے سکون نہیں حاصل کر سکیں گے۔ یہ بات دوسری ہے کہ انسان اور جنا میں معاشقہ ہو جائے اور آدمی جن عورت سے شادی کرنے لئے اس لئے تیار ہو جائے کہ اسے اپنی جان کا خطرہ ہے یا انسانوں میں سے کوئی عورت کسی جن سے خطرہ کی بنا پر شادی کر لے کیونکہ ایسا نہ کرنے پر ان کو ایذا اور پریشانی کا سامنا ہو سکتا ہے بلکہ جان سے ہاتھ دھونا پڑ سکتا ہے۔ اللہ نے بتایا کہ اس نے شوہر اور بیوی میں محبت اور رحمت پیدا کی ہے جب کہ انسان اور جنات کے درمیان یہ چیز مفقود ہے کیونکہ صبح ازل سے دونوں میں دشمنی اور صبح قیامت تک باقی رہے گی اس کی دلیل اللہ کا یہ فرمان ہے : وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ. (البقرہ:۳۶) ہم نے حکم دیا ہے کہ اب تم سب یہاں سے اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہو۔

نیز طاعون کے بارے میں نبی ﷺ کا یہ فرمان بھی کہ : یہ تمہارے دشمن جنات کا حملہ ہے۔ جنات چونکہ آگ کی پلٹ سے پیدا ہیں اس لئے وہ اپنی اصلیت دکھا کر رہیں گے۔ صحیحین میں ابوموسیٰ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ : ایک رات مدینہ میں کسی گھر مین اس کے افاد سمیت آگ لگ گئی۔ نبی ﷺ کو ان کے متعلق بتایا گیا تو آپ نے فرمایا : یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔ سونے چلو تو اسے بجھا دیا کرو۔ جب آگ ہماری دشمن ہوتی ہے تو جو چیز اس سے بنی ہوئی ہوگی وہ بھی ہماری دشمن ہوگی۔ لہٰذا جب نکا کا مقصد ہی میاں بیوی کا ایک دوسرے کو سکون پہنچانا ہے اور موجودہ صورت میں یعنی جن اور انسان کے ملاپ میں وہ ممکن نہیں ہے تو پھر یہ نکاح کا جواز ہی ختم ہو جاتا ہے۔

قسط نمبر: ۴۷

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

رقیم

نوشتہ، کتبہ، ایک شہر کا نام۔ اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيْمِ كَانُوْا مِنْ اٰيٰتِنَا عَجَبًا۝

کیا تم نے جانا کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے تھے۔ (9:18)

بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ اصحاب رقیم تین اشخاص تھے جو بارش سے بچنے کے لئے ایک غار میں پناہ گزیں ہوئے تو ایک بڑے پتھر نے اس غار کے دہانے کو بند کردیا، ان تینوں نے اپنے اپنے بہترین عمل کا واسطہ دے کر بارگاہ الٰہی میں منت وسماجت کی تو وہ پتھر آہستہ آہستہ کھسک گیا۔ بعض مفسرین کا خیال ہے کہ اصحاب کہف ہی کو اصحاب رقیم کہا گیا ہے۔

رکاز

دفینہ، وہ دفینہ جو ایک نامعلوم مدت سے ہو، زمین کے اندر جو خزانہ ہو یا کسی نے کوئی چیز دفن کردیا ہو تو اسے کنز یا رکاز کہتے ہیں۔ زمین کے اندر خود بخود جو چیزیں پیدا ہوں جیسے کوئلہ، ابرق، پٹرول، سونا، چاندی، لوہا، تانبا، پیتل، نمک و پارہ تو انہیں معدن کہتے ہیں۔ دفینہ کو کوئی شخص اپنی ملکیت کی زمین میں پاجائے تو اس میں سے ۱/۵ حصہ اسلامی حکومت لے لے گی اور بقیہ ۴/۵ اس کا ہوگا، معنی ذخائر کو جس شخص کی زمین میں پایا جائے، ائمہ ثلاثہ امام ابوحنیفہؒ، امام شافعیؒ اور امام مالکؒ کی رائے میں وہ اس کا مالک ہوگا، اسی طرح اگر وہ کسی مباح زمین میں دریافت کرے گا تو وہ بھی اسی کی ملکیت سمجھی جائے گی لیکن امام مالکؒ مباح زمین میں پائے جانے والے معدن کو ریاست کی ملکیت قرار دیتے ہیں۔ رکاز اور معدن کی زکوٰۃ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک پہلی قسم میں بیس فیصد یعنی خمس واجب ہے، بقیہ چیزوں میں کچھ نہیں۔ امام شافعیؒ، امام احمدؒ، اور مالکؒ وغیرہ رکاز کی زکوٰۃ میں خمس کے قائل ہیں اور معدن میں عام نقدی کی زکوٰۃ کی طرح ڈھائی فیصد کے قائل ہیں۔

رکعت: نماز کا ایک حصہ جس میں ایک رکوع اور دو سجدے شامل ہیں۔

رکوع

اللہ کے سامنے جھکنا، نماز میں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھکنا اور سبحان ربی العظیم پڑھنا، جب بندہ رکوع میں جاتا ہے تو اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے کا ثواب پاتا ہے اور رکوع میں سبحان ربی العظیم پڑھتا ہے تو تمام کتب سماوی پڑھنے کا ثواب اسے ملتا ہے اور جب رکوع سے اٹھ کر سمع اللہ لمن حمدہ کہتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کی نماز کو خاص رحمت کے ساتھ دیکھتا ہے۔ (شرح اربعین نودیہ)

رمضان

نواں اسلامی قمری مہینہ جسے سید الشہور بھی کہتے ہیں، اسی ماہ میں قرآن مجید نازل ہونا شروع ہوا اور اسی ماہ میں روزے فرض ہوئے۔ اس ماہ کو تمام مہینوں پر فضیلت حاصل ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزوں پر اعتقاد رکھتے ہوئے اور حصول آداب کی نیت سے رکھے، اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جس شخص نے رمضان میں عبادت کی اور ثواب کی نیت سے کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور جو شخص شب قدر کو عبادت کے لئے کھڑا ہوا اس پر اعتقاد رکھتے ہوئے اور حصول ثواب کی نیت سے تو اس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔ (بخاری)

صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ رمضان کے اصلی معنی سخت تکلیف میں جلنا اور تکلیف برداشت کرنا ہیں۔ اس مہینہ کا نام جب تجویز کیا گیا تو اتفاقاً سخت گرمی کا زمانہ تھا، اس مہینہ میں روزے رکھنا اسلام کا اہم فریضہ ہے، ارشاد خداوندی ہے۔

یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۝

مومنو، تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بنو۔ (۲:۱۸۳)

اور رمضان میں تراویح بھی پڑھی جاتی ہے، یہ بیس رکعت کی نماز عشاء کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اسی مہینہ میں شب قدر بھی آتی ہے جس کے متعلق قرآن مجید میں ہے کہ یہ ہزار مہینوں سے افضل ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ۝

رمی الجمار

جمرہ پر کنکریاں پھینکنا، حج کا ایک اہم رکن۔ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرہ پر کنکریاں ماری تھیں چاشت کے وقت دن چڑھے اور اس کے بعد دن ڈھلے (بخاری و مسلم)

ذی الحجہ کی گیارہویں اور بارہویں کو مسجد خیف کے پاس جو تین حجرے ہیں ان پر تکبیر بلند کرتے ہوئے سات سات کنکریاں پھینکی جاتی ہیں، رمی کے مکروہات یہ ہیں۔

(۱) نجس کنکریاں پھینکنا (۲) جمرے کے پاس جو کنکریاں ہیں ان کو پھینکنا چاہئے اس میں تاخیر نہ کرنا (۳) رمی کرتے وقت تکبیر چھوڑ دینا۔

رواداری

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رواداری کی نادر الوجود مثالیں قائم فرمائی ہیں۔ فتنہ پرور اور سازشی یہودیوں کے دکھ درد میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شریک رہے، ان کے جنازوں کو دیکھ کر احتراماً کھڑے ہوجاتے تھے، اہل مکہ نے ان کے سور مانوفل بن عبداللہ بن مغیرہ کی لاش کے معاوضہ میں دس ہزار درہم پیش کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت لئے بغیر لاش بھجوادی۔ (ابن ہشام) جنگ بدر کے قیدیوں کو نہ کیا نہ لونڈی غلام بنایا بلکہ فدیہ لے کر چھوڑ دیا جن کے پاس روپیہ نہیں لیکن علم تھا ان کا فدیہ یہ قرار دیا کہ دس دس بچوں کو لکھنا سکھادیں، جن کے پاس روپیہ تھا نہ علم انہیں بغیر شرط کے رہا کردیا، جنگ احد میں جب کفار کے لئے بددعا کرنے کی استدعا کی گئی تو فرمایا۔ ”میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا، اللہ میری قوم کو ہدایت دے کیوں کہ یہ لوگ نہیں جانتے۔“ فتح مکہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے بدترین دشمنوں کو بھی معاف کردیا، اسی عثمان بن طلحہ کو جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بیت اللہ کا دروازہ کھولنے سے انکار کردیا تھا، دوبارہ خانہ کعبہ کی کنجی سونپ دی۔ امیر حمزہؓ کی قاتل وحشی اور ان کا کلیجہ چبانے والی ہندہ زوجہ ابوسفیان تک کو معاف کردیا، اس قسم کی بے شمار مثالیں اسلامی تاریخ میں جابجا ملتی ہیں۔

روح

روح کی حقیقت و معرفت میں عقل عاجز ولاچار ہے، کفار قریش نے یہودیوں کے سکھلانے پر نضر بن حارث کو بھیجا کہ وہ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روح کی کیفیت اور ماہیت دریافت کرے تو یہ آیت نازل ہوئی۔

وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَا اُوْتِیْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِیْلًا۝

تم سے روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دو کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔ (۱۷:۸۰) رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے روحیں لشکر سے پیوستہ ہیں جو ان کی معرفت کی سعی میں ہے وہ وقت ضائع کرتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ غلطی پر ہے۔ متکلمین کی ایک جماعت کہتی ہے کہ روح ایک عرض ہے جس سے خدا کے حکم کے تحت جاندار زندہ ہوتا ہے، اونچے درجہ کے فرشتوں کو بھی روح کہا گیا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو بھی روح منہ (اللہ کی طرف سے روح) کہا گیا ہے، ان کو مردوں کو زندہ کرنے کا معجزہ دیا گیا تھا۔ قرآن مجید کو بھی روح کہا گیا۔

وَکَذٰلِکَ اَوْحَیْنَا اِلَیْکَ رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا

اوراسی طرح ہم نے آپ کی طرف روح (یعنی قرآن حکیم کی وحی بھیجی۔۴۲:۵۲)

روح القدس، پاک روح یعنی جبرائیل علیہ السلام۔

وَاٰتَیْنَا عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ الْبَیِّنَاتِ وَاَیَّدْنٰہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ط

اورہم نے عیسیٰ ابن مریم کوواضح دلائل عطا کئے اورہم نے ان کو روح القدس کے ذریعہ تائید دی۔(۲:۸۷)

روح الامین

امانت دارروح، یعنی جبرائیل علیہ السلام۔علماء نے روح الالقاء، روح الاعظم، روح المکرم کے ناموں سے بھی جبرائیل علیہ السلام کویاد کیا ہے۔وَاِنَّہٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ o نَزَلَ بِہِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ o عَلٰی قَلْبِکَ لِتَکُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ o بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ o

اس قرآن کوروح الامین نے آپ کے دل پراتارا۔واضح اوراور صاف عربی زبان میں تاکہ آپ ڈرانے والے بن جائیں۔

(۲۶:۱۹۳/۱۹۵)

روم

نام شہراٹلی، یونانِ قدیم۔روم سے بازنطینی بادشاہت مراد ہے۔بیضاوی اورجلالین نے لکھا ہے کہ قرآن کے آسمانی کتاب ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس نے جو پیشین گوئی کی تھی کہ اہل روم پھر غالب آجائیں گے اوریہ اللہ کا وعدہ ہے تواہل روم غالب آہی گئے۔

غُلِبَتِ الرُّوْمُ o فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِنْ بَعْدِ غَلَبِھِمْ سَیَغْلِبُوْنَ o زمین کے ایک چھوٹے سے حصہ میں اہل روم مغلوب ہوگئے اوروہ مغلوب ہونے کے باوجود بہت جلد پھر غالب ہوجائیں گے۔

(۳۰:۳)

رویا

خواب، نظارا، انبیاء علیہم السلام حالت بیداری میں جوعالم الغیب کے مشاہدات اپنی آنکھوں سے کرتے تھے ان کوبھی رویا، کبھی نوم سے تعبیر کرتے ہیں، جس طرح سونے والاخواب میں دنیا بھر کے مناظر دیکھتا ہے اورجاگنے والوں کواحساس تک نہیں ہوتا۔

وَاِذْ قُلْنَا لَکَ اِنَّ رَبَّکَ اَحَاطَ بِالنَّاسِ وَمَا جَعَلْنَا الرُّءْیَا الَّتِیْ اَرَیْنٰکَ اِلَّا فِتْنَۃً لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَۃَ الْمَلْعُوْنَۃَ فِی الْقُرْاٰنِ وَنُخَوِّفُھُمْ فَمَا یَزِیْدُھُمْ اِلَّا طُغْیَانًا کَبِیْرًا o (۱۷:۶۰) میں رویا سے مراد بھی مشاہدہ ہے۔قرآن مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام عزیز مصر، حضرت ابراہیم علیہ السلام اورآنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خوابوں کا ذکرآیا ہے۔حضرت ابوذربن عقیلؓ سے روایت ہے کہ حضور پرانوار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کا خواب نبوت کے چالیس اجزاء میں سے ایک جزء ہے اوریہ طائر کے پاؤں اورپر کی مانند ہوتا ہے جب تک کہ کسی نے نہ کہا ہو لیکن جہاں کسی کواس کی خبردی تو فوراً گرپڑا (یعنی جوشخص سب سے پہلے تعبیر دیتا ہے خواب اسی کے موافق ہوتا ہے) راوی کہتے ہیں کہ میراخیال ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خواب کا تذکرہ کسی عقل مند سے کرو یا اپنے حقیقی دوست سے ان کے سوااورکسی کے سامنے اپنا خواب بیان نہ کرو۔(ترمذی)

رویت ہلال

اسلامی نکتہ نظر سے چاند کاوجودفوق الافق ہونا کافی نہیں بلکہ اس کا قابل رویت ہونا اورعام آنکھوں سے دیکھے جانا ضروری ہے کیوں کہ مہینہ کی ۲۸ تاریخ کوبھی دوربین کے ذریعہ چاندکودیکھا جاسکتا ہے۔

صحیح بخاری میں ہے۔

لاتصرموا حتی تروہ ولا تفطروا حتی تردہ فان غم علیکم قلر والہ.

روزہ اس وقت نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لواورعید کے لئے افطاراس وقت تک نہ کرو جب تک چاند نہ دیکھ لواوراگر چاندتم پرمستور ہوجائے توحساب لگالو (یعنی حساب سے تیس دن پورے کرلو)

اسی کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں۔

الشھر تسع وعشرون لیلۃ فلا تصرموا حتی تروہ فان غم علیکم فاکملو العدۃ ثلاثین. (صحیح بخاری جلداول ص:۲۵۶)

مہینہ (یقینی) انتیس راتوں کا ہے اس لئے روزہ اس وقت تک نہ رکھو جب تک (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو، پھراگرتم پرچاند مستور ہوجائے تو (شعبان) کی تعداد تیس دن پورے کرکے رمضان سمجھو۔

پہلی قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ پاس اسم اعظم ہے، آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اسم اعظم مجھے عطا کر دیجئے تا کہ میں اس کا ورد کروں اور اسکے ذریعہ اپنی دعائیں رب العالمین کے حضور میں پیش کر سکوں، یہ سن کر حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا کہ تمام اسماء حسنیٰ اسم اعظم ہیں اور ان اسماء حسنیٰ میں کسی طرح کی تفریق اور کسی طرح کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ اصلی بات یہ ہے کہ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنے والا خود کتنا متقی اور کتنا پرہیز گار ہے اور کس قدر ایمان ویقین کے ساتھ ان اسماء الٰہی کا ورد کرنے والا ہے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر کوئی شخص اللہ کی وحدانیت کا قائل ہو اور ذرّے کے برابر بھی شرک میں مبتلا نہ ہو، اس کا سر صرف بارگاہ خداوندی میں جھکتا ہو اور اس کا دامن مراد صرف مالکِ کون مکان کے سامنے ہی پھیلتا ہو اور اس کو یہ یقین ہو کہ میری دعائیں صرف میرا مولیٰ ہی سن سکتا ہے اور میری مدد صرف میرا مولیٰ ہی کر سکتا ہے۔ ایسا شخص اسماء حسنیٰ میں سے اگر کسی بھی اسم الٰہی کا اگر ورد کر دے گا تو نتائج صدفی صد ظاہر ہوں گے اور ورد کرنے والا اپنی دلی مراد کو پہنچے گا۔

روض الریاحین میں اسی طرح کا ایک واقعہ منقول ہے کہ ایک بزرگ سے جو اسم اعظم جانتے تھے، ایک شخص نے اسم اعظم کی فرمائش کی، ان بزرگ نے فرمایا، میں تمہیں اسم اعظم بتادوں گا مگر پہلے تم شہر کے فلاں دروازے پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور شام تک وہاں کھڑے رہو، اس دوران جو واقعات وہاں پیش آئیں وہ شام کو آکر مجھے بتاؤ۔

وہ شخص اس جگہ جا کر کھڑا ہو گیا اور دن بھر کے تمام واقعات کو اپنے ذہن میں نوٹ کرتا رہا، اسی دوران یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک شخص جو بہت بوڑھا بھی تھا اور ضعیف بھی تھا وہ لکڑیوں کا بوجھ اپنے سر پر رکھ کر گزر رہا تھا کہ ایک پولیس والے نے اس کو بوڑھے کو مارا پیٹا اور اس کو آگے جانے سے روکا اور پھر اس کی لکڑیاں بھی چھین لیں وہ بے چارہ لکڑیاں وہیں چھوڑ کر واپس ہو گیا لیکن پولیس والے کو اس پر رحم نہ آیا۔

ان بزرگ نے پوچھا اگر تمہیں اسم اعظم کا علم ہوتا تو تم اس پولیس والے کے ساتھ کیا سلوک کرتے، اس شخص نے جواب دیا میں اسم اعظم کے ذریعہ اس ظالم کے خلاف بددعا کرتا اور اس کو ہلاک کر کے ہی دم لیتا۔ بزرگ نے فرمایا کہ وہ بوڑھا آدمی جو لکڑیاں لے کر جا رہا تھا وہ ہی میرا مرشد ہے اور اسی سے میں نے اسم اعظم کی تعلیم حاصل کی ہے۔

اس سے یہ اندازہ ہوا کہ اسم اعظم کی دولت ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو قوت صبر وضبط رکھتے ہوں اور اپنی ذاتی تکالیف کی وجہ سے کسی کو بددعا دینے کی غلطی نہ کرتے ہوں، جن لوگوں میں صبر وضبط نہیں ہوتا ان لوگوں کو اسم اعظم کی دولت عطا نہیں ہوتی۔

اسم اعظم کی دولت حاصل کرنے کا شوق ہمیشہ ہی سے لوگوں کو رہا ہے اور اس شوق کی تکمیل کے لئے لوگوں نے اپنے بزرگوں کی کنڈیاں کھٹکھٹائی ہیں۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے اسم اعظم کی فرمائش کی، شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس سے کہا۔ میں تجھے ضرور اسم اعظم کے بارے میں بتاؤں گا لیکن دریائے دجلہ کے کنارے پر تم کل شام کو دریائے دجلہ کے کنارے پر پہنچ جانا، وہ شخص اگلے دن وہاں پہنچ گیا۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ وہاں پہلے سے موجود تھے، شیخ نے اس شخص کو دیکھ کر کہا، میں دریا کے بیچ میں جا کر تجھے اسم اعظم بتاؤں گا کنارے پر نہیں۔ دونوں کشتی میں سوار ہو گئے، جب کشتی کچھ دور پہنچی تو شیخ نے اس شخص کو دریا میں دھکا دیدیا، وہ شخص اگرچہ تیرنا جانتا تھا لیکن دریا کی لہروں کی وجہ سے پریشان ہو گیا اور بار بار یہ پکارتا رہا، یا شیخ یا شیخ مجھے بچاؤ لیکن شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اس کی نہیں سنی اور کشتی کا رخ کنارے کی طرف موڑ دیا، جب وہ شخص مایوس ہو گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ اب شیخ اس کو کشتی پر سوار نہیں کریں گے تو اس نے آسمان کی طرف دیکھ کر تڑپ کر اور بلک کر کہا۔ اے اللہ مجھے بچالے، یہ کہتے ہی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے کشتی اس کے قریب کی اور اس کو کشتی میں بٹھالیا، پھر فرمایا جب کوئی انسان تڑپ اور آہ وزاری کے ساتھ اللہ کو پکارتا ہے تو بس یہی اعظم ہے اور یہ حرکت میں نے تجھے اسم اعظم کی تربیت دینے کے لئے کی تھی۔ آج کے بعد تو یہ سمجھ لینا کہ دل کی تڑپ کے ساتھ اللہ کو پکارنا ہی اسم اعظم ہے۔ باقی آئندہ)

سورۂ قریش کے جن ''حسطیش'' کی تسخیر کا عمل

پر سکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانوروں سے متعلق ہر چیز بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں۔ یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے۔ غسل کر کے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہوجائیں، پہلے لوبان مہکائیں، پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں رکعت میں بعد سورۂ الفاتحہ سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ سورۂ ''قریش'' ایک مرتبہ اور عمل تسخیر تین مرتبہ پڑھیں۔ اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۶۰۶۲ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ جلد سورۂ ہذا کے جن ''حسطیش'' کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و پیمان کریں، بعد چلہ سورۂ قریش مع عمل تسخیر کو گیارہ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَرِنِیْ اَنْظُرْنِیْ اِلَیْکَ یَا حسطیش بِحَقِّ سورۃ قریش بِحَقِّ کٓھٰیٰعٓصٓ بِحَقِّ سُلیمان بن دائود علیہ السلام بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ اُحْضُرُوْ مِنْ جَانِبِ الْجنوب والشمال یا حسطیش یا حسطیش یا حسطیش حاضر شو۔



ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اسلام آباد پاکستان

نام: منظور حسین عارفی

نام والدین: نسیم احمد، نزہت بانو

تاریخ پیدائش: ۱۷؍فروری ۱۹۸۳ء

تعلیم: بی کام و تکمیل علوم دینیات

آپ کا نام ۱۴ حروف پر مشتمل ہے۔ ان میں سے ۶ حروف نقطے والے ہیں، بقیہ ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں دو حرف آبی، تین حروف آتشی، چار حروف خاکی اور پانچ حروف بادی ہیں۔ بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں بادی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آبی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد دو مرکب عدد ۲۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۶۸۵ ہیں۔

۲ کا عدد باہمی ربط ضبط اور باہمی معاہدے کی علامت ہے۔ اس عدد کا حامل قدرتی مناظر سے دلچسپی رکھتا ہے اور یہ فنون لطیفہ کا شیدائی ہوتا ہے اس کی شوقین مزاجی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے۔ جن محفلوں میں دل لگی اور دل بستگی کا سامان ہوتا ہے، یہ اس محفل میں شرکت کرنے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک خاص قسم کی کشش ہوتی ہے یہ لوگ اپنے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت رکھتے ہیں، لوگ ان کی طرف کھنچتے ہیں اور ان کی باتوں سے محظوظ ہوتے ہیں، ان کی آواز میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے جو سامعین کو مسحور کر دیتی ہے۔

۲ عدد کے لوگ صبر و تحمل کی دولت سے بھی سرفراز ہوتے ہیں، بے صبرا پن اور جذبات کی رو میں بہہ جانا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا، یہ لوگ برے سے برے حالات میں بروقت صبر کر لیتے ہیں اور اس کا بھرپور فائدہ اٹھاتے ہیں، ان لوگوں کو کم سن بچوں سے بہت محبت ہوتی ہے، بچوں کو خوش کر کے یہ لوگ اپنے دل میں ایک فرحت محسوس کرتے ہیں، بچوں سے اظہار محبت کر کے انہیں روحانی سکون ملتا ہے۔

۲ عدد کے لوگ دور اندیش ہوتے ہیں، حکمت عملی ان کی ذات کا جزء ہوتی ہے، یہ لوگ ہر معاملہ میں اپنا قدم نہایت احتیاط سے اٹھاتے ہیں اور جلد بازی سے خود کو محفوظ رکھتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں کی ہر ممکن کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان کی زندگی سادگی اور شرافت کے ساتھ گزرے، برائیوں سے خود کو بچانا ان کی فطرت میں شامل ہوتا ہے، برے لوگوں کی صحبت سے بھی یہ حتی الامکان خود کو بچاتے ہیں، لیکن اگر کسی وجہ سے یہ راہ راست سے بھٹک جائیں تو پھر ان کا سنبھلنا مشکل ہوتا ہے۔

۲ عدد کے لوگ مستقل مزاج ہوتے ہیں، ان میں ایک طرح کا استحکام ہوتا ہے جو انہیں ڈانواڈول ہونے سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے، یہ لوگ جس جگہ جم جاتے ہیں پھر یہ اس جگہ پر جمے ہی رہتے ہیں، انہیں کسی مقام سے ٹس سے مس کرنا آسان نہیں ہوتا۔ ۲ عدد کے لوگ صحت و تندرستی کے معاملہ میں خوش نصیب نہیں ہوتے اکثر ان کی صحت متاثر رہتی ہے اور سچ تو یہ ہے کہ لوگ بد پرہیزی کا مظاہرہ بہت کرتے ہیں اور بد پرہیزی ان کی صحت کے معاملہ میں زہر قاتل ثابت ہوتی ہے، بیمار ہو جانے کی حالت میں یہ لوگ علاج سے نہیں گھبراتے لیکن پرہیز سے بہت دور رہتے ہیں اور بد پرہیزی ان کے لئے بہت مضر ثابت ہوتی ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں میں ایک طرح کی فطری شرم ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ خود کو ہر جگہ اور ہر محفل میں نمایاں کرنے کے آرزومند بھی ہوتے ہیں، ان کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کا ذکر اور ان کا چرچا ہر محفل میں ہوتا ہے، لوگ ان کے خلاف تبصرے بھی خوب کرتے ہیں، لیکن ۲ عدد کے لوگ اپنے خلاف ہونے والی گفتگو پر نہایت صبر و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہیں اور یہ مظاہرہ انہیں سرخروئی اور عظمت سے بہرہ ور کرتا ہے، ان کا صبر و ضبط اور

ان کی خاموشی ان کی حکمت عملی کا ایک حصہ ہوتی ہے۔

۲ عدد کے لوگوں میں ایثار کرنے کا جذبہ بدرجۂ اتم موجود ہوتا ہے یہ لوگ خود کام کرتے ہیں اور اس کا سہرا دوسروں کے سر پر باندھ دیتے ہیں، ان لوگوں کی قوت خیالی بہت بڑھی ہوتی ہے، یہ ان لوگوں میں شامل ہوتے ہیں جن کے بارے میں عام لوگوں کا خیال یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ دن میں جاگتے ہوئے اچھے خواب دیکھنے کے عادی ہیں۔ ۲ عدد کے لوگوں میں روحانی صفات بھی موجود ہوتی ہیں، یہ سوچ وفکر کے اعتبار سے قدامت پسند ہوتے ہیں، یہ لوگ سادہ مزاج ہوتے ہیں، اور سادہ لوحی ان کی فطرت کا جزء ہوتی ہے، لاگ لپیٹ، دھوکہ وفریب، عیاری ومکاری جیسے مذموم اوصاف سے ان کا کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ انہیں بے جا اختلاف اور خواہ مخواہ کی لڑائی جھگڑوں سے وحشت ہوتی ہے یہ لوگ کبھی طناطنی کے ماحول کو پسند نہیں کرتے۔

۲ عدد کے لوگ اپنے مزاج کے اعتبار سے ہمیشہ شریف اور اچھے ثابت ہوتے ہیں، تعلقات نبھاتے ہیں، دوستی کا خیر مقدم کرتے ہیں لیکن چونکہ یہ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اس لئے یہ بہت جلد لوگوں سے بدگمان بھی ہوجاتے ہیں، مگر یہ لوگ کینہ پرور نہیں ہوتے، یہ ناراض بھی بہت جلد ہوتے ہیں اور پھر راضی بھی جلد ہی ہوجاتے ہیں، بغض وعناد کی آگ میں جھلسنا ان کے مزاج کے برخلاف ہوتا ہے۔ ۲ عدد کے لوگوں کی زندگی میں روٹھ منائی کا سلسلہ بہت چلتا ہے ان میں صلاحیتیں بہت ہوتی ہیں، شخصیت میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے لیکن ان کا حساس ہونا ان کو بار بار صدمات سے دوچار کرتا ہے اس لئے مطلوبہ ترقی اور کامیابی سے یہ اکثر محروم ہوجاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۲ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ کے مزاج میں سادگی ہے، ملنساری ہے، آپ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، دوسروں پر بھروسہ کرتے ہیں، دوسروں کے خیالات کو اہمیت دیتے ہیں، آپ خود بھی اہم ہیں اور آپ خود بھی قابل بھروسہ ہیں اس لئے لوگ آپ سے جلد ہی مانوس ہوجاتے ہیں اور آپ سے دوستی کرنے میں فخر محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر غور وفکر کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں، آپ صاحب عقل ہیں لیکن آپ چالاک نہیں ہیں، آپ کی سوجھ بوجھ ضرب المثل بن سکتی ہے، آپ کی سادگی اور سادہ لوحی آپ کے لئے ہمیشہ باعث افتخار ثابت ہوگی، آپ کے اند اعتباری بھی ہے آپ بہت جلد لوگوں پر بہت زیادہ کرلیتے ہیں اور ا صفت کی وجہ سے آپ بار بار نقصانات سے دوچار ہوتے ہیں، لوگو بھروسہ کرنا چاہئے لیکن ایک دم نہیں اور آنکھیں بند کرکے نہیں، ملاقاتیوں پر سوچ وسمجھ کر بھروسہ کریں تاکہ نت نئے نقصانات سے آ محفوظ رہ سکیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۲، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں، ان تاریخوں م اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ کامیابی ہمکنار ہوں گے۔

آپ کا لکی عدد ۸ ہے۔ ۸ عدد کی چیزیں بطور خاص آپ کو را آئیں گی۔ ۸ عدد کی شخصیتیں بھی آپ کے لئے موزوں اور مفید ثا ہوں گی۔ ۸ عدد کی چیزوں کو اور لوگوں کو آپ ہمیشہ اہمیت دیں، ج حضرات کا مفرد عدد ۷، ۸ یا ۹ ہو ان سے آپ کی دوستی خوب جمے گی۔ ایک ۳، ۴ اور ۶ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، یہ لوگ حالا کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں گے، پانچ کا عدد آپ دشمن عدد ہے، اس عدد کے لوگ اور اس عدد کی چیزیں آپ کو کبھی راس نہ آئیں گی، اگر آپ پانچ عدد کے لوگوں سے اور ۵ عدد کی چیزوں سے آ دور ہی رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۰ ہے، یہ ایک روحانی عدد ہے جو آپ روحانیت اور پوشیدہ علوم سے آگاہی دلائے گا لیکن آپ کے ل ضروری ہوگا کہ آپ مادہ پرستی سے پرہیز کریں، چونکہ آپ کا مرکب عد ۲۰ ہے تو آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی شخصیت کے روحانی پہلو اُجاگر کریں، انشاء اللہ آپ زبردست فائدے اٹھائیں گے، ہر قسم ک خدمات بھی آپ کے لئے ترقی کا باعث بنیں گی، آپ خدمت خلق کے ذریعہ اپنی شناخت بنانے میں کامیاب رہیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے جو آپ کے لئے خوش آئند ہے۔ اس تاریخ کی وجہ سے آپ کی زندگی میں اچھے انقلاب آ رہیں گے، آپ کی پیدائش دوسرے مہینے کی ہے یہ مہینہ بھی آپ کے مبارک ہے۔ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے، یہ عدد آپ کے لئے عام سا عدد ہے لیکن یہ عدد آپ کی قسمت کا عدد ہے، یہ عدد زند

بھر حالات کے ساتھ ساتھ آپ کی روحانی مدد کرتا رہے گا اور آپ کو خوش بختیوں سے دوچار کرتا رہے گا۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۷، ۱۲، ۱۷ اور ۲۳ ہیں۔ یہ بات آپ یاد رکھیں کہ نام کے حساب سے ۲ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ۲ تاریخ آپ کی غیر مبارک تاریخ ہے۔ ۱۷ تاریخ بھی آپ کی علم نجوم کے حساب سے غیر مبارک ہے، جب کہ ۱۷ تاریخ آپ کی پیدائش کی تاریخ ہے اور اس کا مفرد عدد آپ کا کلی عدد ہے۔

اس تفصیل کا مطلب ہے کہ آپ کو زندگی میں اگرچہ کامیابیاں بار بار ملتی رہے گی لیکن آپ اعداد کے ٹکراؤ کی وجہ سے بار بار رکاوٹوں سے بھی دوچار ہوتے رہیں گے، غیر مبارک تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے، یہ ستارہ ایک کمزور ستارہ ہے، جو اپنے حامل کو بار بار مشکلات سے دوچار کرتا ہے، اس ستارے کی وجہ سے انسان کو زندگی میں کئی بار مختلف قسم کی رکاوٹوں اور پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ کے لئے ہفتے کا دن اہم ہے، اس دن آپ اپنے خاص کام کر سکتے ہیں، ہفتے کے علاوہ بدھ اور جمعہ کے دن بھی آپ کے لئے اہم ہیں۔ ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کاموں کو انجام دے سکتے ہیں لیکن اتوار، پیر، منگل آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوں گے، ان دنوں میں اگر آپ اپنے اہم کاموں سے گریز کریں تو آپ کے لئے اچھا ہوگا۔

یاقوت آپ کی راشی کا پتھر ہے اس پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں باذن اللہ سنہرا انقلاب آسکتا ہے، اس پتھر کو چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ نیلا اور سبز رنگ آپ کو ہمیشہ راس آئے گا، اگر آپ کو اپنے گھر کی کھڑکیوں اور دروازوں پر پردے لٹکانا پسند کریں تو ان رنگوں کو ترجیح دیں، انشاء اللہ گھر میں راحت رہے گی اور آپ سکون سے بہرہ ور ہوں گے۔

جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کے علاج کی طرف فوری توجہ دیں، ہرگز ہرگز غفلت نہ برتیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراضِ معدہ، امراضِ دانت، دردِ گھٹیا، امراضِ چشم، پیروں اور ٹانگوں کی تکالیف، امراض دماغ وغیرہ کی شکایت ہوسکتی ہے۔

شلجم، کھیرا، خربوزہ، سرسوں اور السی وغیرہ ہمیشہ آپ کو راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی پر اچھا اثر ڈالیں گے، لہٰذا وقتاً فوقتاً مختلف انداز سے ان چیزوں کا استعمال کرتے رہیں۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کے مجموعی اعداد ۵۸۵ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۶۵۱ ہو جاتے ہیں۔ ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۵	۱۶۹	۱۶۵	۱۶۲
۱۶۶	۱۶۱	۱۵۶	۱۶۸
۱۶۰	۱۶۳	۱۷۱	۱۵۷
۱۷۰	۱۵۸	۱۵۹	۱۶۴

آپ کے مبارک حروف ث، س، ش اور ص ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی چیزیں انشاء اللہ آپ کو راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی اور کام کاج پر اچھا اثر ڈالیں گی، مثلاً سنترہ، شہد، شہتوت وغیرہ۔

آپ کی فطرت میں سادگی ہے اور سادہ لوحی بھی ہے، آپ جلد لوگوں کی طرف مائل ہوجاتے ہیں اور جلد ہی لوگوں پر بھروسہ کر لیتے ہیں جو بسا اوقات آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ کے دل ودماغ میں ایک طرح کی بے چینی ہے جو اکثر آپ کو پریشان رکھتی ہے آپ چونکہ حساس ہیں اس لئے معمولی معمولی باتوں کا آپ اثر لیتے ہیں اور خواہ مخواہ بھی غمگین ہوجاتے ہیں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جذبۂ رقابت، مکمل اعتماد، گھریلو سکون، سادگی اور سادہ لوحی، قوتِ برداشت، استقلال واستحکام، دور اندیشی، غور وخوض، اظہار ہمدردی اور وفاداری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں، زود اعتباری، دوسروں کی طرف جلد مائل ہوجانا، حساس ہونے کی وجہ سے جلد لوگوں سے بدگمان ہوجانا، بے وجہ کی شرم، مسلسل اضطراب، ٹال مٹول، مایوسی، ترش روئی، تذبذب اور تردد وغیرہ۔

اس دنیا کے ہر شخص میں کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں، صرف خوبیاں اور صرف خامیاں کسی میں نہیں ہوتیں، دوراندیش اور اچھے بھلے لوگ وہ ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرتے رہیں اور آہستہ آہستہ اپنی خامیوں سے نجات حاصل کرتے رہیں، ہمیں امید ہے کہ اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کریں گے اور ان خامیوں سے نجات پانے کی کوشش جاری رکھیں گے جن کی طرف ہم نے اس خاکہ میں اشارہ دیا ہے۔ اس طرح اس کالم نویسی کا حق ادا ہوگا اور آپ کی شخصیت میں بھی چار چاند لگ جائیں گے، آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۲ بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، گویا کہ آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں بیان کر سکتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ بروقت اپنی قوت ادراک کا فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پرجوش ہیں، لطیفہ گوئی آپ کی فطرت ہے اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے ہنر سے آپ واقف ہیں اور کسی بھی محفل کو زعفرانی بنالینے میں آپ کامیاب رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے لاپرواہی کی طرف اشارہ کرتی ہے اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو ذمہ داریوں سے راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسا کرنا پست ہمتی کو ثابت کرتا ہے، ایسا لگتا ہے کہ بچپن میں آپ رنج اور محرومی کا شکار رہے ہیں اور اسی وجہ سے آپ کی فطرت میں ایک طرح کے احساس کمتری کے آثار ابھی تک موجود ہیں، یہی احساس کمتری کبھی کبھی آپ کو باغی بھی بنادیتی ہے۔ آپ کبھی کبھی اپنی شخصیت سے شاکی نظر آنے لگتے ہیں اور کبھی کبھی تو آپ قدرت کو بھی تنقید کا نشانہ بنالیتے ہیں، بسا اوقات یہ باتیں اور یہ الجھنیں آپ کو اپنی ذمہ داریوں سے لاپرواہ بنادیتی ہیں، آپ کو اس لاپرواہی سے نجات حاصل کر لینی چاہئے کیوں کہ اس کی وجہ سے آپ کی خوبصورت شخصیت کا قتل ہوتا ہے اور آپ بہت ساری خوبیوں کے باوجود لوگوں کی نظروں میں کمتر قسم کے بن جاتے ہیں۔ ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔ ۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پر کھنے کی بھرپور صلاحیت رکھتے ہیں، آپ نظافت پسند بھی ہیں لیکن آپ کی طبیعت کی بے چینی آپ کو ایک طرح کی کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں، لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اکثر معاملات میں آپ جلد بازی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں۔ آپ کے چارٹ میں دو لائنیں مکمل ہیں، لیکن درمیان کی لائن پوری خالی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار آپ کی خوشیاں اور آپ کی کامیابیاں ادھوری رہ جائیں گی، درمیان کی لائن زحل سے تعلق رکھتی ہے اس کا خالی پن یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ صحیح موقع پر صحیح اقدام نہیں کرپاتے، آپ کے اندر ایک طرح کی ہچکچاہٹ رہتی ہے کہ جو آپ کو جرأت مندی سے روکتی ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ دوسروں سے توقعات وابستہ رکھتے ہیں جو آپ کے لئے زیادہ تر اذیت دہ ثابت ہوتا ہے، آپ فطرتاً غیرت مند ہیں لیکن خواہ مخواہ کی خوش فہمیوں کی بنا پر آپ دوسروں سے بلاوجہ امیدیں قائم کر لیتے ہیں، یہ امیدیں آپ کے لئے نت نئے صدمات کا سبب بنتی ہیں۔ آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو معمہ بنائے رکھتے ہیں اور اپنی خوبیوں اور خامیوں پر پردہ ڈالنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں، آپ کا فوٹو اور آپ کی آنکھیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ آپ کے اندر بڑا آدمی بننے کی خواہش اور جذبہ موجود ہے اور آپ چند ٹکوں پر قناعت کرنے والے انسان نہیں ہیں۔ اپنی شخصیت کے اس خاکے کو پڑھنے کے بعد اگر آپ نے اور بھی بہتر بنانے کی جدوجہد کی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری خاکہ نویسی کا حق ادا ہوا اور ہمارے اندر دوسرے لوگوں کے بارے میں قلم اٹھانے کا حوصلہ برقرار رہے گا۔

آسان روحانی مجربات مع تعویذات وادعیہ

مولانا فیاض حسین جعفری

آسیب: سورۂ فلق ایک مرتبہ پڑھ کر پانی پردم کریں اور پی لیں۔ نمک کا استعمال کم کریں شہد کھایا کریں۔ فرعون ہامان نمرود کاغذ پر لکھ کر بتی بنائیں اور گھر میں دھونی دے دیں۔ (۳؍روز صرف)

انکھیں درست: کھانے کے بعد ہاتھ ضرور دھوئیں اور گیلے ہاتھ بھنوؤں پر لگا کر آنکھیں کو ٹھنڈک پہنچائیں۔

بہرہ پن: کان پر ہاتھ رکھ کر پارہ ۲۸؍سورۃ حشر آیت نمبر ۲۱؍ لَوْ انزلنا سے یتفکرون پڑھ کر دم کیا کریں۔

بادی بواسیر: جوار کے آٹے کی روٹی چند روز کھلائیں۔ گرم اشیاء مرچ اور تیل کی تلی ہوئی چیزوں سے پرہیز کریں۔

پیٹ درد: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ پڑھ کر پانی پردم کریں اور شمال کی طرف منہ کر کے پانی پی لیں ؍پلادیں۔

پیٹرول زیادہ دیر چلے: ٹنکی بھروانے کے بعد یا پہلے اول وآخر دو، دو مرتبہ درود اور سات مرتبہ سورۂ الکوثر پڑھ لیں۔

تبادلہ کی منسوخی: عشاء کی نماز کے بعد ۱۹؍دن تک ۱۹؍مرتبہ سورۃ تبت یدا پڑھ کر دعا کریں تبادلہ رک جائے گا۔

تعلیم زیادہ: اپنی Age کے مطابق روزانہ رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا پڑھا کریں اول بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آخر درود پڑھیں۔

ٹیس پڑنا: ٹیس والی جگہ پر لونگ کا تیل لگادیں اور انگلی سے × کا نشان لگائیں۔

ٹانگ درد: روغن زیتون کی ہلکی مالش کریں اور ساتھ ساتھ سوۃ الفیل پڑھتے جائیں درد رفع ہو جائے گا۔

ثابت قدم رہنا: یَا کَافِیْ اِکْفِ (ذہن میں اپنا اور اپنی جماعت کا تصور رکھیں) پڑھتے رہیں دلیری پیدا ہوگی۔

ثمر بار ہو: باغ درخت کو پھل زیادہ آئے گا۔ سورۃ ۴؍جمعہ دم کریں۔

جملہ امراض: یَا شَافِیْ اِشْفِ بِحَقِّ علی زین العابدینؓ چار، چار مرتبہ ایک دن تین ۳؍مرتبہ دم کریں۔

چوری نہ کرے: اَلْبَرُّ ۲۰۰؍مرتبہ پانی پر پڑھ کر پلادیں۔ مگر اسے معلوم نہ ہو کہ پانی دم کیا ہوا ہے۔

چھپکلی نہ آئے: کمرے میں مور کا پر رکھ دیں۔

حافظہ تیز ہو: قرآن پاک کا کوئی مختصر سورۂ حافظے کی تیزی کی نیت سے پڑھا کریں۔

حل مشکلات: سورۂ الحمد پڑھتے وقت اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. ۱۰۰؍مرتبہ پڑھ کر مکمل کریں اور پھر دعاء کریں۔

مکان خالی کرانا: نماز عشاء کے بعد (صرف ایک مرتبہ) سورۂ انشقاق کی آیت نمبر ۴؍صرف ۳۰۰؍سو مرتبہ پڑھیں۔

خوبصورت رہنا: یَا جَمِیْلُ اعداد کے مطابق ۹۳؍مرتبہ صبح وشام پڑھتے رہیں باسی پانی نہ پئیں۔

درد شقیقہ: نوشادر اور کافور ہم وزن لے کر ملالیں اسے سونگھیں درد رفع ہو جائے گا۔ وقت ضرورت کام لیں۔

دل کی تیز دھڑکن: سینے پر ہاتھ رکھ کر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. پڑھنا شروع کر دیں طبیعت بحال ہو جائے گی۔

ڈوباہو اقرض واپس: سورۂ العادیات ۵؍مرتبہ روزانہ چند یوم تک پڑھیں اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

ڈرائونے خواب نہ آئیں: تکئے کے نیچے کھرے یا امرود کے پتے رکھ دیں۔

ذیابطیس: (پیشاب میں شکر آنا) مٹھائی سے اجتناب کرے اور جامن کے موسم میں جامن کھائے۔

ذکر الٰہی: اللہ کا ذکر تمام پریشانیوں کا حل ہے۔ سجدے میں جا کر شُکْرًا لِلّٰه. کہا کریں۔ حسب توفیق جتنی دفعہ پڑھ سکیں۔

رزق کی فراوانی: چاروں کونوں میں دس، دس مرتبہ یا رزاق پڑھا کریں ہر طرف سے آنا شروع ہو جائے گا۔

رکاوٹیں دور: سینے پر ہاتھ رکھ کر ۷۰؍مرتبہ یا فتاح روزانہ پڑھتے رہیں۔

زخم مندمل : کائی لگاتے رہیں۔

زکام : دو وقت کھانے میں وقفہ دیں، سونف کا قہوہ پئیں فاقہ بہترین علاج ہے۔

سر درد : اپنی کنگھی ربرش الگ کریں۔ سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھ کر ۴ رمنٹ تک سر پر پھیریں۔

سحر کا اثر ختم : تھوڑا سا پانی سامنے رکھیں ۱۰ رمنٹ تک الگ بیٹھ کر درود پڑھتے رہیں۔ بعد میں پانی گملے میں ڈال دیں (۳ رصرف)

شادی ہو جائے : سورۃ احزاب پارہ نمبر ۲۱ رلکھی لکھائی فریم کروا کر گھر میں کسی جگہ لگا دیں۔

شفاء : یَاشَافِیْ یَاکَافِیْ ۷ رمرتبہ پڑھ کر جسم پر دم کریں۔ ۱۳۱ رمرتبہ یَاسَلَامُ پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پئیں۔

صحت بحال : ۱۹ شعرا ۔۸۰ روَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنَ اپنی Age کے مطابق پڑھیں (عمر سالوں میں)

صلح صفائی : ۲۰ رمرتبہ یَاوَدُوْدُ پڑھ کر ہاتھ ملائیں، یا کوئی دوسرا دونوں کی صلح کے لئے پڑھ دے۔

ضد نہ کریے : ۷ رروز تک سات دفعہ یَامُقِیْتُ پڑھ کر ناشتہ پر دم کرے۔

ضبط وصبر : اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّادِقِيْن. ۱۴ رمرتبہ خود پڑھے یا دوسرے پر دم کرے یا پانی پر دم کر کے دے۔

طاقت جسمانی : دوپہر کے کھانے کے بعد تھوڑا سا پیاز اور گڑ کھائے (حکیم بوعلی سینا)

طویل عمر : غم کرنا چھوڑ دے دوسروں کے جائز کام کرے۔ صبح یا شام سیر کرے یا چلتا پھرتا رہے۔

ظالم پر فتح ہو : رَبِّ اِنِّی مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ کا ورد رکھے۔ ہر دشمن کے لئے ۱۳، ۱۳ مرتبہ پڑھے۔

ظلم سے بچا رہے : دعائے امام زمانہ پڑھتا رہے۔

عہدہ واپس ملے : ۱۰۰ امرتبہ یَاعَزِیْزُ پڑھنا شروع کر دے۔

عداوت دور ہو : اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ...... اپنا نام...... دوسرے کا نام۔

غصہ رفع ہو : اپنے ہاتھ سے تھوڑا سا پانی پی لے۔

غلط رویہ درست : ۷ رمرتبہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ خود پڑھے دوسروں کے لئے دم کرے۔

فائدہ ہو : اپنے مال پر ایک تسبیح یَانَافِعُ پڑھ دے۔

فالج کا علاج : ادرک چوستا رہے ہر تیسرے دن لہسن کی ایک تری نگل لے۔

قوت بدن : گوشت اچھی طرح گلا کر دودھ میں پکا کر کھائے۔

قبض نہ ہو : پانی زیادہ پیا کرے۔ رات کو چائے یا دودھ میں روغن بادام کے چند قطرے ڈال کر پئے۔

یرقان : پپیتا کھائیں، جو کا قہوہ پئیں۔

کمپیوٹر نقصان نہ دیے : ہر ۲۰ رمنٹ بعد ۲۰ رسیکنڈ تک آنکھوں کو آرام دے۔

کینسر دفع ہو : رات کے اندھیرے میں کینسر کو مخاطب کر کے کہیں..........اس شریف عورت رمرد کی جان چھوڑ دے۔ آپکی مہربانی

گوشت گل جائے : پکاتے وقت خربوزہ کا چھلکا ڈال دیں۔

گلے کا درد : اول وآخر درود پڑھ کے نیم گرم دودھ کے چند گھونٹ پی لے۔

لیکوریا : اونٹنی کے دودھ کی کھیر پکا کر کھائیں۔

لقوہ : جنگلی کبوتر کے گوشت کا شوربہ۔

مچھر نہ آئیں : کلونجی کے دانوں کا دھواں دے دیں۔

مقبولیت : روزانہ ۹۹ رمرتبہ یَامَجِیْدُ پڑھ لیا کریں۔

نظر تیز : غسل سے پہلے پاؤں کے انگوٹھوں پر تھوڑا سا سرسوں کا تیل مل لیں

نظر بد دور : وضو والا پانی تھوڑا سا متاثرہ فرد پر انگلی سے چھڑک دیں۔

وسوسہ : لاحول ولا قوۃ تین مرتبہ اور اعوذ باللہ تین مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

وبا : عربی پڑھنے والے لِیْ خَمْسَةٌ اُطْفِیْ. پڑھیں دیگر صبح شام یہ پڑھیں عبداللہ کا پوت آمنہ کا جایا۔ بھاگری وبا محمد گھر آیا۔

ہچکی : دونوں کانوں میں چند سیکنڈ تک انگلی ڈالے رکھیں ہچکی بند ہو جائے گی۔

ہر کام درست : ۱۴ رمرتبہ اَللّٰهُ رَبِّی پڑھ کر کام بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے شروع کرے۔

یاد داشت برقرار : پارہ نمبر ۱۴ مرتبہ سورۃ حجر آیت نمبر ۹ راپنی Aeg کے مطابق پڑھیں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ Age کے مطلب ہے جتنے سال آپکی عمر ہے آدھا سال پورا سمجھیں۔

بڑے لوگوں نے فرمایا

☆خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیار کا کام کرتی ہیں۔(البیرونی)

☆جس گھر میں عورت دکھی رہتی ہے وہ گھر جلدی تباہ ہوجاتا ہے۔ (سرتی)

☆ایمان۔ عشق پہ ساری زندگی فدا اور آزادی پر عشق بھی قربان کردینا چاہا ہئے۔(چتوفی رہنگری کے معروف شاعر)

☆دنیا پر کتابیں ہی حکومت کرتی ہیں۔(کارلائل)

☆کتابیں گھروں کی طرح ہیں، ان میں رہنا چاہئے۔

☆وہ لوگ جو ادبی وراثت کی طرح سے بے نیازی برتنے لگتے ہیں، وحشی ہوجاتے ہیں اور جن لوگوں میں ادبی تخلیق کی صلاحیتیں مفقود ہوجاتی ہیں ان کے ہاں خیالات ومحسوسات کی ترقیاں بھی رک جاتی ہیں۔(ٹی۔ایس۔ایلیٹ)

☆فن شخصیت کے اظہار کا نام نہیں ہے بلکہ شخصیت سے فرار کا نام ہے۔

☆جب کسی دور میں طوفان طرق وباراں آنے لگتے ہیں تو مجھ جیسے ہی افراد ظاہر ہوتے ہیں۔(کیرک گارڈ)

☆ادب کا تعلق جمالیات سے ہوتا ہے اور نقاد کا روایات سے (کاوش صدیق)

☆جو مرد یہ سمجھتا ہے کہ وہ عورت کو جیت رہا ہے، درحقیقت وہ عورت کے آگے شکست تسلیم کررہا ہوتا ہے۔(سارہ اینڈرسن)

☆جنس ایک ناقابل تردید حقیقت ہے۔اس کو تسلیم کرلینا جنسی مسائل سے نجات کی طرف پہلا قدم ہے۔(سگمنڈ فرائڈ)

☆ہماری ساس ہمیشہ اچھی بہو ڈھونڈتی ہے اور ہماری بہو اچھی ساس، دونوں کبھی نہیں ملتیں۔(کوئین میری)

☆ہر بیٹا اپنے باپ کی نظر میں یوسف ہے۔(دانش عرب)

☆وہ راز نہیں جس کی امین عورت ہے۔(دانش چین)

☆بڑے کام کرو مگر بڑے دعوے نہ کرو۔(دانش یونان)

☆نصیحت ایک ایسی چیز ہے جس کی عقل مندوں کو ضرورت اور بے وقوف اسے قبول نہیں کرتے۔(دانش عرب)

☆کپڑے کو کاٹنے سے پہلے سات بار ناپو۔کونکہ اسے کاٹنے کا ایک ہی موقع ہوتا ہے۔(روسی دانش)

☆تجربہ وہ کنگھی ہے جو زندگی میں ایسے وقت کام دیتی ہے، جب ہمارے بال جھڑ چکے ہوتے ہیں۔ (دانش بلجیم)

☆اپنے اسلاف کو بھول جانے والا اس چشمے کی مانند ہے جس کا کوئی دھارا نہ ہو یا اس درخت کی مانند ہے جس کی کوئی جڑ نہ ہو۔(دانش چین)

☆محض دفاع ہمیشہ شکست کی ابتداء ہوتا ہے۔(جنرل گیاپ)

☆ایک ہی مقام پر ٹھہرے رہنا چھوٹے دماغ والوں کا کام ہے۔ (جان کول فلاسفر)

☆آزادی کی جدوجہد میں یہ بات بھی شامل ہونی چاہئے کہ جو آزادیاں حاصل کرلیں گئیں ہیں، ان کا تحفظ کیا جائے۔

☆درخت اپنے قدموں (پاؤں) پر ہی فنا ہوتے ہیں۔ (الیگزنڈروس پیناگولس)

☆آزاد رہنا خوشی کی بات ہے اور خوشی کے لئے آزادی ضروری ہے۔

☆غداروں سے مجھے نفرت ہے اور ڈرپوک مجھے مکروہ لگتے ہیں۔

☆جب آئے دن تمہاری رائے بدلتی رہتی ہے تو پھر اپنی رائے پہ بھروسہ کیوں کرتے ہو۔(بوعلی سینا)

☆قلت عقل کا اندازہ کثرت کلام سے ہوتا ہے۔(بوعلی سینا)

☆مباحثہ، عقل مندوں کے لئے صیقل اور جہلا کے لئے عداوت ہے بیج ہے۔(بوعلی سینا)

☆اگر ہم نے لکھنے کا پیشہ اختیار کرلیا ہے تو ہم میں سے ہر شخص ادب کے سامنے جواب دہ ہے۔(ژاں پال سارتر)

☆جیتنے والے کی خوبیاں تلاش کرو اور جو ہار جائے اس کی خامیاں۔

☆ہر نیا خیال، فلسفہ یا تحریک تین منزلوں سے گزرتا ہے، پہلا تو سماج اسے بیہودہ و بے معنی سمجھ کر نظر آداز کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر بھی اسے غیر اہم اور نا قابل توجہ سمجھا جاتا ہے۔ لیکن آخر کار اس کے جوہر کی روشنی اس طور پر ہر سو پھیلنے لگتی ہے کہ اس کے مخالفین اسے اپنا انکشاف کہہ کر خود سے وابستہ کر لیتے ہیں۔ (ہنری جیمس)

☆انقلاب اس وقت آتا ہے جب سماجی اداروں میں تبدیلی کے ساتھ نظام املاک میں گہری تبدیلیوں کی طرف بھی انسان کا ذہن جانے لگے۔ (سارتر)

☆بعض اوقات نیا نظریہ اپنے داخل میں صحت مند توانائی تو رکھتا ہے لیکن غیر مناسب زمانی حالات کی بدولت کسی بڑی تحریک کا پیش خیمہ نہیں بن پاتا، اور وہ تحریک پیدا نہیں ہوتا جس کی صلاحیت اس کے بطون میں موجود ہوتی ہے۔

☆ہر نئی تحریک اپنے ساتھ یا تو فکر و نظر کا نیا خزینہ لاتی ہے یا پھر پرانے خیال میں تجدد اور ترمیم کر کے اسے نیا بنا ڈالتی ہے۔

☆جدید سائنس کی ہر فتح، ارسطو کے کسی نہ کسی نظریہ کی شکست سے وابستہ ہے۔ (برٹرینڈ رسل)

☆سب سے آسودہ و مطمئن شخص وہ ہے جو کنج تنہائی میں بیٹھ کر اپنی رفاقت پر قناعت کرتا ہے۔ (سینیکا)

☆نظریاتی اساس کمزور ہو تو ہم خیال لوگوں کی یک کثیر تعداد جمع کر لینے کے باوجود تحرک زیادہ عرصہ تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور اگر مادی منفعت کی ضامن ہو تو مفاد پرست لوگوں کی یلغار اس کی کمر توڑ ڈالتی ہے۔

☆ہر ایک شے متغیر اور متبدل ہو رہی ہے۔ (یونانی فلاسفر)

☆انسان، فطرت کی صنعت ہے۔ اس لئے انسانی فن یا آرٹ خود فطرت کی صنعت ہے۔ (ہکسلے)

☆اب ہم ایسے زمانے میں رہ رہے ہیں جو کتابوں کا نہیں اخباروں کا ہے۔ (شیلے)

عوام کی زندگی میں خطرناک لمحات وہی آتے ہیں جب عام طاقت کو مجرموں کے ہاتھوں میں چلے جانے دیتے ہیں۔ (والی برانٹ)

☆صرف طاقت کے ذریعہ معقول کام کئے جا سکتے ہیں۔ (؟)

☆وئی چیز حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آپ وہ "چیز حاصل کرنے کی پوزیشن میں ہوں"۔ (؟)

☆واحد شخص کی اہمیت بھی ہے لیکن صورتحال کی بھی اپنی اہمیت ہوتی۔ (؟)

☆حالات کی بہت اہمیت ہے اور کچھ شخصیات حالات کی وجہ سے اہم ہو جاتی ہیں۔ اگر وہ شخص اور صورت حال باہم مل جاتے ہیں تو پھر تاریخ ایک کی بجائے دوسرا راستہ اختیار کرتی ہے۔ (؟)

☆کوئی شخص تمہیں کس طرح سمجھ سکتا ہے جبکہ تم خود ہی اپنے آپ کو نہیں سمجھ سکتے۔ (شیلسنجر / اطالوی ادیب)

☆سب سے بڑی بات یہ ہے کہ بے فائدہ خوف کے ابھرنے سے محتاط رہو۔ (سینٹ کویشن)

☆ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے لیکن یہ اپنے آپ کو یکساں حالات میں نہیں دہراتی۔ (پٹیر ونی)

☆دہشت گردی تاریخ کی دایہ ہے۔ (؟)

☆شکوک کی موجودگی کے بغیر ہم واقعات اور چیزوں کی قدر و قیمت کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ (؟)

☆یقین حاصل کرنے کا جنون خیالات کو جنم دیتا ہے۔

☆دنیا میں کوئی شخص مکمل طور پر غلط نہیں اور بدنام سے بدنام ترین شخص میں بھی کچھ اچھی باتیں پائی جاتی ہیں۔ (ہیلڈر کمارا)

ہمیشہ تھوڑے لوگ اقلیتیں ہی ہوتی ہیں جو دنیا میں تبدیلی لاتی ہیں۔ یہی لوگ ہمیشہ بغاوت کر کے، جدو جہد کر کے انقلاب پیدا کرتے ہیں۔ یہی مٹھی بھر لوگ عوام کو بیدار کرتے ہیں۔ (؟)

☆امن تک صرف اچھے ارادوں والے لوگوں کی مدد سے ہی پہنچا جا سکتا ہے۔

☆وحشی درندے بھی اسی کو تفریح طبع کے لئے ہاک نہیں کرتے، صراف انسان ہی وہ جاندار ہے جو انسانوں کی تکلیف اور موت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (جے ای فروڈ)

☆ ہم انصاف تو بہت زیادہ پسند کرتے ہیں مگر انصاف کرنے والوں کو اچھی نگاہ سے نہیں دیکھتے۔ (گلیڈ سٹون)

☆ اقتدار کے غاصب اکثر لوگوں سے غلط بیانی کر کے ان کو عارضی جنگ بندی پر راضی کر لیتے ہیں، پھر طاقت کے استعمال کا دور آتا ہے۔ جس کے ذریعے وہ اپنا اختیار جبری طور طریقوں سے مستحکم کر لیتے ہیں۔ (گروٹے ریونانی مورخ)

☆ جب معاشرے میں اعتدال اور انصاف باقی نہیں رہتا تو نیکی، بدی کے سامنے معذرت خواہ ہوتی ہے۔ صدق، کذب کے سامنے اور شرافت رذالت کے سامنے معذرت خواہ ہوتی ہے۔ (ڈاکٹر آغا افتخار حسین)

☆ حب الوطنی تو کسی بدمعاش آدمی کی پناہ گاہ ہوتی۔ (ڈاکٹر جانسن)

☆ جب طاقت ننگی ہو کر سامنے آجئے تو پھر جائے وقوعہ ملکی ہو یا بین القوامی ایسی طاقت کا استعمال زیادہ سنگدلانہ اور سفاکانہ ہوجاتا ہے۔ (برٹرینڈ رسل)

بھوکا اور ننگا مزدور جب جبر وظلم کے خلاف اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو بڑے بڑے بادشاہوں کے تاج اس کی ٹھوکروں کی زد میں ہوتے ہیں۔ (برٹرینڈ رسل)

☆ مرد عام طور پر بزدل عورتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کر کے ان کے آقا بن سکیں۔ (برٹرینڈ رسل)

☆ سب سے بڑی غلطی کسی بھی چیز کی آگاہی نہ رکھنا ہے۔ (کارلائل)

اچھا قانون نیکی کرنے کو آسان اور برائی کے ارتکاب کو مشکل بنا دیتا ہے۔ (کلیڈ اسٹون)

☆ وجدان، فکر کی ایک ترقی یافتہ شکل ہے۔ (برگساں)

☆ سازش وہی ہوتی ہے جو سازش کے ارادہ سے کی جائے۔ (مولانا امین احسن اصلاحی)

☆ کتنے افسوس کی بات ہے کہ جو لوگ ملک چلا سکتے ہیں وہ ٹیکسیاں چلا رہے ہیں۔ اور جو ملک کی تقدیر بنا سکتے ہیں وہ حجامتیں بنا رہے ہیں۔ (جارج برنر)

☆ جو آدمی چانس یعنی اتفاقی موقع سے فائدہ نہیں اٹھاتا، وہ بلند مقام حاصل نہیں کر سکتا۔

☆ تمہارا کام یہ ہے کہ پہلے کھودو اور پھر بودو۔ خدا ضرور کامیابی دے گا۔

☆ دولت کی دیوی دیانت کے مندر میں رہتی ہے۔

اعمال لاثانی

از تحریر : اقبال غنی

دوستوں! آپ ایک عرصہ سے میرا قلم "مقدر کا سکندر" پڑھ رہے ہیں۔ بانڈ کی دنیا میں نمبروں پر تحقیق میرا شوق ولگن ہے۔ جس کے لئے میں نے عرصہ ۱۶ رسال سے محنت کی۔ اس کے علاوہ میرا روحانی دنیا سے بھی لگاؤ ہے۔ خاص کر اولیاء کے مزار پر حاضری میرا شوق ہے۔ آج روحانی دنیا میں آپ دوستوں کے لئے اعمال ثانی لے کر حاضر ہوں۔ دکھی لوگوں کے لئے یہ ایک انمول تحفہ ہے۔ اسمائے حسنیٰ یا قرآنی آیات سے مزین کوئی بھی عمل وظیفہ نقش ہو وہ تیر بہدف ہوتا ہے۔ صرف انسان کا یقین کامل ہونا ضروری ہے۔ لیکن ایک بات پتھر پر لکیر ہوتی ہے کہ آپ کوئی بھی کلام پڑھیں۔ کلام الٰہی کا ورد کریں۔ آپ کو دس نیکیاں ضرور ملتی ہیں۔ اللہ کی طرف سے دوسری نوازش کا کوئی احاطہ نہیں۔ جواب اپنے بندے کو اپنی ذات سے نوازتا ہے۔ کسی بھی وظائف کا ورد کرتے وقت ہمیں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ یا کسی الہام کو قریب نہیں آنے دینا چاہئے۔ مکمل اعتماد اور یقین کے ساتھ کسی بھی عمل کو عبادت سمجھ کر کرنا چاہئے۔ اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ ایک تو مقصد میں کامیابی دوسری رب کی طرف سے اپنی رحمتوں کے خزانے عطا ہوتے ہیں۔ ذیل میں دیا جانے والا عمل سورہ توبہ کی آخری آیت کریمہ سے تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے اس قسم کے کئی اعمال پڑھے ہوں گے۔ لیکن میرے تجربہ شدہ طریقہ پر عمل کرنے سے کامیابی چند قدم پر ہے۔ اس پر عمل کرنے سے پہلے بندہ ناچیز اور سید انتظار حسین شاہ زنجانی صاحب سے اجازت ضرور لے لیں۔

آپ کو کسی قسم کا کوئی بھی مسئلہ ہے۔ گھریلو پریشانی، اولاد کی نافرمانی، جائز رشتہ، جائز محبت، بندش رشتہ، بندش کاروبار، بندش اولاد، اس ضرورت کے لئے آپ دو رکعت اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے ادا کریں۔ پھر اس عمل کی تیاری کریں۔ آپ کے مسائل انشاء اللہ حل ضرور ہوں گے۔

کسی بھی نوچندی جمعرات کو دو رکعت قضائے حاجت ادا کریں پھر یہ مکمل نقش مکمل تیار کریں۔ نفل نماز سے فارغ ہو کر آیت کریمہ جو درج کی جارہی ہے۔ گیارہ گیارہ مرتبہ اول وآخر درود شریف اور درمیان میں گیارہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ پھر ذیل میں دیا گیا نقش آتشی چال سے مکمل کریں۔ نقش لکھنے کے بعد پھر ایک مرتبہ اوپر کی ترتیب سے آیت کریمہ گیارہ سو مرتبہ ورد کریں اور نقش پر دم کریں۔ آیت کریمہ اور نقش بمعہ چال یہ ہیں۔

حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حسبی اللہ	لا الہ الا ھو	علیہ توکلت	وھو رب العرش العظیم
۹۷۲	۱۸۷۰	۱۴۷	۱۰۹
۱۸۶۹	۹۶۹	۱۱۲	۱۴۸
۱۱۱	۱۴۹	۱۸۶۸	۱۷۰

نقش کے نیچے اپنا مقصد دعائیہ انداز میں لکھیں

نقش لاثانی خاص کو اگر آپ تسخیر وغیرہ کے لئے تیار کر رہے ہیں تو دو عدد نقش تحریر کریں۔ ایک اپنے پاس رکھیں، دوسرا اپنے دفتر یا کاروبار وغیرہ کی جگہ پر چسپاں کریں۔ آیت کریمہ کا ورد صبح وشام ہمراہ درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ کی تعداد میں کریں۔ ۴۱ ریوم کل مدت ہے۔ اگر بیماری، جادو، آسیبی اثرات کے لئے تیار کر رہے ہیں پھر آپ نقوش کو چار عدد تحریر کریں۔ ایک عدد اپنے پاس رکھیں، باقی تین عدد نقوش ثانی نقش سات یوم کے حساب سے اکیس یوم استعمال کریں۔ یعنی نقش سے ایک بوتل پانی تیار کرلیں اور وہ پانی سات یوم استعمال کریں۔ ورد آیت کریمہ کا ہر نماز کے بعد ایک سو دس مرتبہ اول وآخر درود شریف کے ہمراہ کریں۔ اپنے اوپر دم کریں۔ انشاء اللہ آپ کی جملہ حاجات ضرور پوری ہوں گی۔ صدقہ خیرات ضرور کریں۔ اس سے بلائیں رد ہوتی ہیں۔

یہ بچہ کس کا ہے؟

اکثر اوقات اس طرح کے واقعات آپ کو سننے میں ملیں گے کہ اسپتال میں نرسوں کی غلطیوں کیوجہ سے دانستہ یا غیر دانستہ طور پر لڑکا لڑکی سے تبدیل کرلیا جاتا ہے اور ہر ماں کا مطالبہ یہ ہوتا ہے کہ میرے یہاں لڑکے کی ہی ولادت ہوئی ہے اس کے لئے ماں اور بچے یا بچی کا ڈی این اے ٹیسٹ ہوتا ہے۔ جس کی مدد سے بچے یا بچی کی اصل ماں کا پتہ چلتا ہے آج سے چودہ سو پہلے قرآن مجید نے اس مسئلے کا حل قرآن مجید میں دیا ہے۔ جو تا قیامت قانون کی شکل اختیار کر گیا ہے مگر ہم آج بھی ڈی این اے ٹیسٹ کے محتاج ہیں آپ اس کتاب پر تفکر تو کریں پھر آپ کو کوئی مسئلہ مسئلہ نہیں رہے گا۔

قبول اسلام کا یہ واقعہ حیرت انگیز بھی اور سبق آموز بھی۔ حیرت انگیز اس اعتبار سے کہ قرآن شریف کو نازل ہوئے کم وبیش ڈیڑھ ہزار سال کا عرصہ گزر گیا مگر آج تک اس نکتے پر کسی کی نظر نہ جاسکی جو ایک امریکی ڈاکٹر کے قبول اسلام کا محرک بنی۔

ہوا یہ کہ ایک امریکی اسپتال میں ایک روز زچگی کے دو کیس ایک ساتھ آئے۔ ایک عورت سے لڑکا پیدا ہوا اور دوسری سے لڑکی۔ جس رات ان دونوں بچوں کی ولادت ہوئی، اتفاق سے نگراں ڈاکٹر موقع پر موجود نہیں تھا اور دونوں بچوں کی کلائی میں وہ پٹی بھی نہیں باندھی گئی جس پر بچے کی ماں کا نام درج ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بچے خلط ملط ہوگئے اور ڈاکٹروں کے لئے یہ شناخت کرنا مشکل ہوگیا کہ کس عورت کا کون سا بچہ ہے حالانکہ ان میں سے ایک لڑکی تھی اور دوسرا لڑکا۔

دراصل نرس کی لاپروائی سے یہ پریشانی ہوئی جس کی ذمہ داری تھی کہ وہ بچوں کی کلائی پر ان کی ماں کا نام لکھ کر پٹی باندھتی۔

ولادت کی نگرانی کرنے والے ڈاکٹروں کی ٹیم میں ایک مسلمان مصری ڈاکٹر بھی تھا جسے اپنے فن میں بڑی مہارت حاصل تھی اور امریکن ڈاکٹروں سے اس کی بڑی اچھی شناسائی تھی۔ اب دونوں خواتین کے ڈاکٹر سخت حیران تھے کہ اس مشکل کا حل کیسے نکالا جائے۔ امریکی غیر مسلم ڈاکٹر نے مصری ڈاکٹر سے کہا۔ تم تو دعویٰ کرتے ہو کہ قرآن ہر چیز کی توجیہہ وتشریح کرتا ہے اور اس میں ہر طرح کے مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے ''تو اب تم ہی بتاؤ کہ اس میں سے کون سا بچہ کس عورت کا ہے؟''

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ ہاں ''قرآن میں بے شک ہر معاملے میں رہنمائی ہے اور میں اسے ثابت کر کے دکھاؤں گا مگر ذرا مجھے موقع دیجئے کہ میں خود پہلے اس معاملے میں اطمینان حاصل کرلوں۔ چنانچہ مصری ڈاکٹر نے باقاعدہ اس مقصد کے لئے مصر کا سفر کیا، جامع ازہر کے بعض شیوخ سے اس مسئلے میں استفسار کیا اور امریکی ڈاکٹر کے ساتھ بات چیت کی روداد بھی پیش کی۔ ازہری عالم نے جواب دیا۔ ''مجھے طبی معاملات ومسائل میں تو ادراک حاصل نہیں ہے البتہ میں قرآن کی ایک آیت پڑھتا ہوں، آپ اس پر غور وفکر کریں۔ اللہ نے چاہا تو آپ کو اس مسئلے کا حل اس میں مل جائے گا۔'' چنانچہ اس عالم نے ایک آیت پڑھ کر سنائی جس کا ترجمہ کچھ یوں ہے۔

''مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے۔'' (سورۃ النساء۴ آیت ۱۱)

مصری ڈاکٹر نے اس آیت میں غور وتدبر شروع کردیا اور گہرائی میں جانے پر اسے مشکل کا حل بالآخر مل ہی گیا۔ چنانچہ وہ امریکہ آیا اور اپنے دوست امریکی ڈاکٹر کو اعتماد بھرے لہجہ میں بیایا۔ ''قرآن نے ثابت کردیا کہ ہے کہ ان دونوں میں سے کون سا بچہ کس ماں کا ہے۔''

مصری ڈاکٹر نے کہا کہ اسے ان دونوں عورتوں کے دودھ کا طبی معائنہ کرنے کا موقع دیجئے۔ حل معلوم ہوجائے گا۔ چنانچہ تجزیہ وتحقیق کے نتیجہ میں معلوم ہوگیا کہ کون سا بچہ کس عورت کا ہے۔ مصری ڈاکٹر اپنے غیر مسلم دوست ڈاکٹر کو اس نتیجہ سے پورے اعتماد آگاہ کردیا۔

ڈاکٹر حیران وششدر رہا کہ آخر یہ کیسے معلوم ہوگیا؟ مصری ڈاکٹر نے اسے بتایا کہ تحقیق وتجزیے کے نتیجے میں یہ بات سامنے آئی کہ لڑکے کی ماں کی چھاتی میں لڑکی کی ماں کے مقابلے میں دودھ دوگنا پایا گیا مزید برآں لڑکا لڑکی کی ماں کے دودھ میں نمکیات اور حیاتیں (وٹامن) کی مقدار بھی دوگنی تھی۔

مصری ڈاکٹر نے پھر امریکی ڈاکٹر کے سامنے قرآن کریم کی وہ متعلقہ آیت تلاوت کی جس کے ذریعے اس نے اس مسئلے کا حل تلاش کیا جس کے لئے دونوں ڈاکٹر غلطاں وپیچاں تھے۔

امریکی ڈاکٹر پر اس حیرت انگیز واقعے کا اتنا اثر ہوا کہ وہ فوراً اسلام لے آیا۔

ایسا ہی ایک واقعہ حضرت علیؓ کے زمانہ میں بھی پیش آیا تھا جس سے پتہ چلتا ہے کہ چودہ سو سال پہلے بھی اسلام نے اس طرح کے پیچیدہ مسئلہ کو لمحوں میں حل کرلیا تھا۔

حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والے (قاضی) ہیں۔ سعید بن المسیبؒ سے مروی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب کوئی مشکل مسئلہ آتا اور حضرت علیؓ موجود نہ ہوتے تو حضرت عمرؓ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرتے تھے۔ (تعوذ پڑھا کرتے تھے) کہ کہیں فیصلہ غلط نہ ہوجائے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں، حضرت علیؓ کو فیصلہ کرنے میں ایک خاص ملکہ حاصل تھا۔ اسی خصوصیت کی بنا پر رسول اللہ ﷺ کے بعد اکابر صحابہؓ کے دور میں بھی آپؓ ہی مقدمات کے فیصلے کرتے تھے۔ کتاب ''سیر وتوارخ'' میں آپؓ کے بیشمار فیصلے محفوظ ہیں۔ آپؓ کے زمانہ خلافت میں دوعورتوں نے ایک رات ایک جگہ زچگی کی۔ ایک کے ہاں لڑکا پیدا ہوا اور دوسری کی لڑکی تھی، لڑکی والی نے اپنی لڑکی کو لڑکے والی کے جھولے میں ڈال کر لڑکے کو لے لیا کیونکہ وہ لڑکے کی خواہش رکھتی تھی لڑکے والی نے کہا کہ لڑکا اس کا ہے۔ یہ مقدمہ آپؓ کے پاس آیا۔ آپؓ نے حکم دیا۔'' دونوں کے دودھ وزن کیے جائیں جس کا دودھ وزنی ہوگا لڑکا اس کا ہے۔

☆ خدا کا بندوں سے انتقام لینے کا مطلب یہ ہے کہ خدا اسے ادب سکھاتا ہے نہ کہ اپنا حصہ نکالتا ہے۔

☆ زندگی جب تک نیک کاموں کا ذریعہ نہ ہو شائستہ نہیں کہی جاسکتی۔

نصائح افلاطون

☆ طلب علم میں شرم مناسب نہیں کیونکہ جہالت شرم سے بدتر ہے۔

☆ بدنفس وہ ہے جو لوگوں کی بدی ظاہر کرے اور نیکی چھپانے کی کوشش کرے۔

☆ عقل جس جگہ کامل ہوگی، حرص وشر ناقص ہوگا۔

☆ نیکی میں اگر تجھے رنج پہنچے تو رنج نہ رہے گا۔ فعل نیک رہ جائے گا۔ گناہ میں اگر لذت حاصل ہو تو لذت تو نہ رہے گی، فعل بد البتہ باقی رہے گا۔

☆ عاقل وہ ہے کہ عمر کو ضروری کاموں میں خرچ کرے۔

☆ بات کو دیر تک سوچو پھر منہ سے نکالو اور پھر اس پر عمل کرو۔

☆ جو لوگوں کو عمل صالح کی ہدایت کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے، اس کی مثال اس شخص کے سی ہے جس نے دوسروں کو روشنی دکھلانے کے لئے چراغ اپنے ہاتھ میں رکھا۔

☆ حاکم وقت ایک بڑے دریا کے مانند ہے جس کا پانی چھوٹی ندیوں میں جاتا ہو۔ اگر بڑے دریا کا پانی شیریں ہے تو ندیوں کا بھی شیریں ہوگا اور اگر دریا کا پانی تلخ ہوگا تو لامحالہ ندیوں کا پانی بھی تلخ ہوگا۔

☆ اچھی بات کو حاصل کرنے میں بری بات کو ذریعہ اور وسیلہ نہ بنانا چاہئے۔

☆ وہ شخص عقل مند نہیں ہے جو دنیاوی لذتوں سے خوش اور مصیبتوں سے مضطرب ہو۔

☆ خدا سے ایسی چیزیں مت چاہو جن کا نفع دیرپا نہ ہو بلکہ باقیات الصالحات کے خواہاں رہو۔

☆ ہر روز اپنا منہ آئینہ میں دیکھا کرو اگر بری صورت ہے تو برا کام نہ کرو تاکہ دو برائیاں جمع نہ ہوں۔ اگر اچھی صورت ہے تو اس کو برا کام کرکے خراب نہ کرو۔

☆ جوانی میں خدا کے وجود کا انکار کرنے والوں میں سے آج تک میں نے ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو بڑھاپے میں بھی اپنی بات پر قائم رہا ہو۔

دعاءِ بڑھتی-روحانی قوتوں کا خزانہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد اللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

دعائے بڑھتی عہد سلمانی کو کہتے ہیں۔ یہ دعا بہت بابرکت ہے اس کیک اندر جو اسماء الٰہی ہیں ان میں اسم اعظم ہے۔ ان کے فضائل اور خواص کل اسماء اور عزائم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ فن اعمال کے لوگ میں عہد بہت مشہور ہے۔ دعائے برھتی کے اسماء یونانی خط میں لکھے ہوئے تھے شیخ الوالحسن شاذلیؒ نے ان اسماء کو عربی خط میں منتقل کیا ہے۔ ہزاروں لوگ مرشد کامل نہ ملنے کیک اس علم کی تلاش میں ہلاک ہوگئے ہیں۔ اور نقل کرنے میں بھی بہت اختلاف کیا ہے اور قوم تحیط وغیرہ بعض کاہنوں نے ان اسماء شریفہ میں ایسے الفاظ ملا دئے تھے جن کے پڑھنے سے کفر کا اندیشہ ہے۔

فقیر محبوب علی شاہ نے بہت سی کتابوں اور اولیاء کرام ومشائخین شیوخ سے [illegible] کر نہایت صحیح طور سے بغیر تبدیل وتحریف کے جن میں کچھ شک نہیں۔ لکھے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان ہی اسماء پر ہر علم روحانی کی اصل بنیاد ہے۔ اگر خدا توفیق دے اور اس علم روحانی کو تم نے حاصل کرلیا تو ایسے مقام میں صدنشین ہو جاؤ گے جہاں تمہارے باپ دادا کا گزبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور نہ تمہارے گرد کوئی پہنچے گا اور نہ پہنچ سکے گا۔

اس علم کو حاصل کرنے میں روزہ وریاضت کی ضرورت ہے۔

اس کی طلب میں گھبرانا نہ چاہئے۔ اور اکثر ان [illegible]نخوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے جو اس علم میں مال رکھتے ہوں طالب شوق کو فقیر محبوب علی شاہ کی طرف سے اجازت عام ہے جس کا دل چاہے عمل میں لاکر دعائے خیر سے یاد فرمائے۔

اس دعائے برھتی عہد سلمانی کے اسماء کے خواص میں کچھ شک نہیں کرنا چاہئے، یہ اسماء الٰہی اس عہد کے ہیں، جو حضرت سلمیان علیہ السلام نے اپنی سلطنت واپس آنے کے وقت ہیکل کبیر کے دروازے پر کل جنات سے لیا تھا۔ اگر لکھنے والے اس عہد کے خواص میں بڑی بڑی ہزاروں کتابیں لکھ ڈالیں تب بھی اس عہدک کے پورے خواص نہ لکھ سکے۔ حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں اس عہد کے چوبیس اسماء الٰہی ہیں تمام جنات علوی اور سفلی سب موکلات ان اسماء کے تابع ہیں۔ کوئی ان کے حکم سے پیچھے نہیں رہ سکتا ہے۔ فن عملیات کے ہر عمل میں ان اسماء کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا کیونکہ ان سے بڑھ کر کوئی عزیمت نہیں ہے۔ اس اسماء کے آگے کسی دوسرے عملیات کی ضرورت نہیں جو عامل اس کو اپنے عمل میں لے آئے وہ ہر قسم کے اعمال کرسکتا ہے۔ مثلاً جنات کو حاضر کرنا، خزانوں کا نکالنا، ہر قسم جنات کا اثر دور کرنا، دشمن کو ہلاک یا بیمار کرنا، کسی کو مکان یا شہر سے نکالنا، دشمنوں میں جدائی ڈالنا دور دراز سے کسی کو بلانا، حاجت روائی کے لئے کسی کے پاس ہاتف بھیجنا اور حب وبغض اور ہر قسم خیر وشر کے اعمال ان اسماء سے کرسکتا ہے۔

طالب کو چاہئے کہ وہ ہر وقت خوف الٰہی سے ڈرتا رہے۔ اور موکلات سے ایسی باتوں کی درخواست نہ کرے، جو حلال نہیں ہیں، کیونکہ انجام اس کا بہتر نہ ہوگا۔ اور اگر حلال باتوں کو بھی بے تکلف موکلات سے حاصل کیا تب بھی آخر خدا کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ دنیا میں کوئی ہمیشہ نہیں رہا، حرام فعلوں میں مؤکلات اطاعت نہیں کرتے عامل [illegible]اری اس نصیحت پر عمل نہ کرے گا تو محنت برباد اور حصول مقصد میں دیر لگتی ہے۔ اس واسطے عامل کو پہلے ان شرائط کا پابند ہونا لازم ہے جو اعمال کے واسطے رکھی گئی ہیں۔ کیونکہ ہر کام کے واسطے شرطین ہوتی ہیں جن کے بغیر کوئی کام سرانجام نہیں ہوتا، پس یہ سات شرطیں ان شرائط جو عملیات [illegible] ہوتیہ [illegible]س کیک علاوہ ہیں جن کو ہم بیان کرتے

ہیں۔ طالب ان شرائطوں کا پابند رہے۔

پہلی شرط

کہ اس فن کا طالب اکثر وقت اپنا خلوت یا نیک لوگوں کی صحبت میں گزارا کرے۔ اور کسی سے اپنا راز بیان نہ کرے۔ مگر جس شخص پر یہ اعتماد رکھتا ہو کہ وہ راز کو ظاہر نہ کرے گا۔ اور ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں۔

دوسری شرط

کہ چھوٹے یا بریا بڑے استنجے کو بہت کم جایا کرے۔ اور اکثر اوقات باوضو رہے کیونکہ بغیر وضو رہنے میں جنات وغیرہ سے اذیت پہنچنے کا خوف رہتا ہے۔ اور اکثر اثناء عمل میں استنجے کی ضرورت ہو تو پہلے اس سے فارغ ہو کر پھر عمل کو پورا کرے۔

تیسری شرط

کہ جس مکان میں یہ خلوت کرتا ہے وہ مکان عمارت سے بہت دور ہونا چاہئے۔ مگر شرط مزکورہ اس وقت ہے جب عامل جنات یا موکلات کو حاضر کرنا چاہئے۔ ورنہ نہیں ہے۔

چوتھی شرط

کہ ہر وقت مکان خلوت میں خشبو روشن رکھے کیونکہ موکلات کو خوشبو سے بہت رغبت ہے۔

پانچویں شرط یہ ہے

کہ کسی پر ظلم نہ کرے۔ یہاں تک کہ کسی جاندار کو نہ ستائے۔ اور نہ ان سے کوئی کام لے کر ان پر مشقت ڈالے۔

چھٹی شرط یہ ہے

کہ حیوانات کے گوشت اور دودھ اور گھی وغیرہ کل حیوانی چیزوں سے پرہیز کرے۔ یہاں تک کہ مچھلی اور پرندے کے گوشت سے بھی اور یہ پرہیز ایام خلوت سے ہمیشہ قائم کرنا چاہئے کیونکہ اس کے سبب سے موکلات جلد حاضر ہوتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔

ساتویں شرط یہ ہے

کہ اپنی نیت اور ارادہ کو مضبوط اور قائم رکھے اور شک نہ آنے دے اور اگر کسی عمل میں خلل واقع ہو جائے تو دوبارہ اس کو شروع کرے بالکل ترک نہ کر دے۔ یہ شرطیں اس فن کی بہت ضروری اور اس کے اصرار میں سے ظاہر کیا ہے اگر ان پر عمل کرے گا تو پھر اس عمل کا اہل ہو جائے گا۔ اور جلد ترقی کر سکے گا۔ اب ہم اس دعوت شریفہ کا طریقہ تحریر کرتے ہیں۔ جو شخص ان اسماء کو عمل کرنا چاہے تو لازم ہے کہ سات روز کی ریاضت کرے اور ایام ریاضت کی خوراک کے مطابق جو کا آٹا چھان کر اس کے چوتھائی وزن روغن زیتون آگ پر رکھ کر جوش دیں پھر آٹا اس میں ڈال کر ٹکیاں بنا کر ایام ریاضت میں ان کے ساتھ روزہ افطار کرے، مگر پیٹ بھر نہ کھائے اسی طرح سحری کو بھی کھائے اور اسماء دعوت کو چینی کے برتن میں لکھ کر پانی سے دھو کر پہلے اس سے روزہ افطار کرے اور ہر فرض کے بعد اس دعوت اسماء کو پینتالیس (۴۵) بار پڑھ کر موکلین کو اپنی اطاعت اور قضائے حوائج کا حکم کرے یہاں تک کہ سارو روز پورے ہو جائیں۔ بعد اس کے جب کسی موکل یا بادشاہ جنات کو حاضر کرنا چاہے تو ہفتہ کے روز روزہ رکھ بخور عود الاسود روشن کر کے دعوت کو سات بار پڑھ کر جس جن یا موکل کو طلب کرنا ہو طلب کرے اسی وقت حاضر ہوگا اور جو حاجت ہوگی اس کو پورا کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ اَیَّتُھَا الْاَرْوَاحُ الرُّوْحَانِیَّۃُ الْعَلْوِیَّۃُ وَاسَفْلِیَۃُ وَخُدَّامُ ھٰذَا ہِ الْعَھْدِ الْکَبِیْرَان تَجِیْبُوْ اَدْعُوْلِی وَتَقْضُوْ حَاجَتِیْ بِعِزِہٖ بَرْھَتِیْہٖ کِرَیْہِ تَتْلِیْہِ طُوْرَان مَزْجَلِ بُزْشَان کَظْھِرْ نَحُوْ شَلَجِ بَرْھَیُوْلَا بَشْکِیْلَخِ تَرْ مَنِ الْغُلِ لِیْظَ قَبْرَاتِ غَیَاھَا کَیْدَھُوْ لَا شَمْخَا ھِرِ شَمْخَا ھِیْرِ شَمْھَاھِیْرِ بَحَقِّ ھٰذَا الْعَھْدِ الْمَاخُوْذِ عَلَیْکُمْ یَاخُدَّامُ ھٰذِہٖ لَاَسْمَاءِ الْاِنْقِیَادُ فِی مَا اَمْرُکُمْ بِہٖ بِعِزَۃِ اللّٰہِ اِذَا عَاھَدْتُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ کَفِیْلًا وَبِحَقِّ الَّذِیْ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ اُحْضُرُ اُحْضُرُوْ السَّاعَۃِ وَاسْمِعُوْا وَالْبَصِیْرُ وَاَطِیْعُوْا کُوْنُوْ اعَوْنًا لِی عَلٰی جَمِیْعِ مَا اَمْرُکُمْ بِہٖ یہاں اپنی حاجت کا نام لیوے۔ بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰہِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مَنْ عَصٰی اَسْمَآءِ اللّٰہِ بِنَارِ الْمُوْقَدَۃِ اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ ھٰذِہٖ الْاَسْمَاءِ الَّتِی عَاھَدْتُمْ بِھَا عِنْدَ بَابِ الْھَیْکَلِ الْکَبِیْرِ وَبِحَقِّ

هَيَا اشرا هِيَا اَدُوْنِي اَصْبَائوْتُ اَلْ شَدَاىَ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَوْتَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ هَيَا اَلْوَحَا ۲، اَلْعَجَلْ ۲، اَلسَّاعَةِ ۲، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ .

دنیا میں سب سے بڑا تسخیر اور فتوحات کا عمل

اس دعائے برھتی میں غضب کی تسخیر اور فتوحات ہے۔ حضرت امام غزالی وخواجہ ابوالحسن شاذلی اور دیگر بزرگان دین تحریر فرماتے ہیں کہ تسخیر خلائق کے لئے دعائے برھتی کو مثاء سعید شب اتوار تنہائی جگہ پاک صاف باوضو بخور عود لوبان جلا کر اول و آخر درود شریف سو سو مرتبہ اور دعائے برھتی ۲۲۵ مرتبہ روزانہ سات دن تک پڑھے۔ عامل ہو جائے گا۔ لیکن جب دعا برھتی پڑھتے ہوئے جمیع ما امرکم بہ پر پہنچے تو یہ الفاظ کہیں۔

وَتَوَكَّلُوْا اسْخَرُلِىْ قُلُوْبُ جَمِيْعِ الْمَخْلُوْقَاتِ وَ يَحْضُرُوْلِىْ مِنْ كُلِّ اَوْلَادِ آدَمَ وَبَنِهٖ حَوًّا لِلْمُسَخَّرَ اتِ وَالْحَاضِرَاتِ اِلٰى هٰذَا الْمَكَانِىْ وَجَلْبِ جَمِيْعِ الْمَنَافِعِ وَوُسْعَتِ الرِّزْقِ وَدَائِمَ الْفُتُوْحِ وَدَفْعِ جَمِيْعِ الْمَضَرَّاتِ غَنِىْ وَعَنْ مَا يَحُوتُهٗ شَفَقَتِى بِحَقِّ اِسْمِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ اِحْتَرَقَ مَنْ اَسْمَاءِ اللّٰهِ بِنَارَ الْمُوْةِ اَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ لِتِىْ عَاهَدَ تُمْ بِهَا عِنْدَ بَابِ الْهَيْكَلِ الْكَبِيْرِ وَبِحَقِّ اَهْيَا اِشْرَا هِيَا اَدُوْنِي اَصْبَائوْتُ اِلْ شَدَاىَ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ هَيَا اَلْوَحَا۲ .اَلْعَجَلْ ۲، اَسَاعَةِ ۲، بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَعَلَيْكُمْ.

ملا کر پڑھا کریں، اسی طرح روزانہ پڑھے۔ اس کے بعد روزانہ بطور ورد چوبیس مرتبہ ہمیشہ پڑھتا رہے، عامل ہو جانے پر بردباری خوش خلقی وسعت حوصلہ اختیار کرے۔ اللہ کی مخلوق دن رات کھچی ہوئی چلی آتی ہے۔ ہزاروں مخلوق کو فائدہ پہنچے گا۔ عامل کو چاہئے کہ خیرات قیموں، بیوگا، مسکین، غربا، فقراء کو کھانا ئے ولباس سے جس طرح فائدہ پہنچ جائے پہنچائے۔ دن بدن ہر وقت عامل کے پاس مخلوق کا ہجوم لگا رہے گا۔ اگر ایک مرتبہ کے عمل سے کامیابی نہ ہو تو اکل حلال اور ترک حیوانات کر کے عمل کریں۔ ضروری کامیابی ہوگی۔ اس سے بڑھ کر دنیا میں تسخیر کا کوئی عمل نہیں ہے۔ فقیر محبوب علی شاہ اجازت عام مخلوق خدا کو دیتا ہے۔ جس کا دل چاہے عمل میں لا کر فائدہ حاصل کرے کے فقیر کو دعائے خیر میں یاد کرے۔

ارکان مؤکلان (ہر کام)

اگر کسی کے پاس حاجت کے لئے مؤکل روانہ کرنا ہو تو پرہیز جلالی و جمالی یعنی جس چیز میں روح و جان رہتی ہو اس کا گوشت، مچھلی، انڈا، دودھ، دہی گھی اور بدبودار اشیاء مثلاً تھوم، پیاز، ہینگ وغیرہ بالکل نہ کھائے۔ دن کو روزہ رکھے رات کو بعد نماز عشاء جگہ تنہائی میں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور دعائے برھتی ایک ایک بار پڑھے اور سورۃ الناس ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور ہر سیکڑہ کے بعد دعاء پڑھے۔ مثلاً اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کرنا ہو تو یہ کلمات کہنے چاہیں۔

اَجِيْبُوْ وَ تَوَكَّلُوْ اَيُّهَا الْوَاسْوَاسُ الْخَنَّاسُ وَادْخُلُوْ بِقَلْبِ فَلَان بِنْت فَلَان بِالْمَحَبَّةِ وَالْمُوَدَّةِ وَعَطِفُوْ قَلْبَهٗ عَلَىَّ. تو مطلوب محبت میں بے قرار ہو کر حاضر ہوگا۔

اگر قضائے حاجات کے لئے کسی کے پاس مؤکل بھیجنا ہو تو بطریقہ بالا اول و آخر درود شریف اور دعائے برھتی پڑھے اور سورۃ الناس ہزار بار پڑھتے وقت اور ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات کہے۔

اَجِيْبُوْ و تَوَكَّلُوْ اَيُّهَا الْوَاسْوَاسُ الْخَنَّاسُ وَادْخُلُوْ عَلٰى فَلَان بِنْ فَلَان فِىْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَاضْرِبُوْهُ بِالسُّيُوْبِ وَالْحَرَابِ وَاَيْقَظُوْهُ وَسَمُوْالَهٗ حَاجَتِىْ وَعَرَّفُوْهُ بِاِسْمِىْ وَكُنْيَتِىْ وَمَحَلِّىْ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ.

پس وہ شخص صبح پہنچ کر حاجت روائی کرے گا۔

اگر اپنی محبت میں کسی کی نیند بند کرنی ہو تو سورۃ الناس کے ہر سینکڑے کے بعد یہ کلمات پڑھے۔

اَجِيْبُوْ و تَوَكَّلُوْ اَيُّهَا الْوَاسْوَاسُ الْخَنَّاسُ بَعَقْدِ نَوْمِ فَلَا بِنْ فَلَان حَتّٰى لَا يَاكُلُ وَلَا يَشْرَبُ وَلَا يَنَامُ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ وَسَخِّرُلِىْ قَلْبَهٗ وَفُوَادَهٗ وَالْبِسُوْ رُوْحَانِيَّتَهٗ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ.

موکلات یا جنات کو حاضر کرنا

ایک پاک صاف نابالغ بچہ کی ہتھیلی میں خاتم غزالی لکھ کر اور

لوبان کی دھونی روشن کرکے بچہ کی ہتھیلی کو دھونی کے دھویں کے مقابل کرکے دعوت برھتی پڑھتا جائے اور مؤکلات کو حکم دے کہ ہتھیلی کی انگلیاں متفرق کردیں۔ جب انگلیاں الگ الگ دکھائی دیں تو ان کو حکم دے کہ ہتھیلی سر پر رکھ دے جب یہ کام بھی مؤکل کردیں تب ان سے کہے کہ اس بچہ میں حلول کرو۔ اور بچہ کو بغیر تکلیف کے زمین زمین پر لٹادو۔ فوراً بچے بے ہوش ہوجائے گا۔ اس وقت بچہ ایک پاک سفید چادر اوڑھا دیں۔ پھر بچہ کی طرف خطاب کرکے اسماء بعدہ کو پڑھ کر یہ آیت پڑھے۔

وقالو جلجلو دهم شهد تم علينا قالو انطقنا الله الذى انطق كل شئى انطق ايها الروح بحق الذى انطق النملة لسليمان بن داود عليه السلام وانطق عيسى فى المهد صبيا.

اور ان کلمات کو پڑھتا رہے یہاں تک کہ وہ بچہ بولنے لگے۔ اس وقت جو کچھ دریافت کرنا ہو اس سے دریافت کریں۔ صحیح خبر دے گا۔ مثلاً غائب یا مسافر یا خزانہ معلوم کرنا یا دو لشکروں میں حالت معلوم کرنا کہ کس کی فتح ہوگی۔ یا کسی بیمار کا مرض یا دوا معلوم کرنا گویا کہ جو بھی سوال شریعت کیک دائرے میں رہ کر دگے یا جو کچھ معلوم کرنا ہو دریافت کریں فوراً جواب دے گا۔ جب پھر فارغ ہو جاؤ تو مؤکل کو اس ترکیب سے جو آگے آتی ہے رخصت کردے۔ بچہ ہوشیار ہو کر اٹھ بیٹھے گا۔ جو شخص اس عمل پر کامیاب ہوگیا وہ دنیا کا بادشاہ ہے۔

خزانہ معلوم کرنا

اگر زمین میں خزانہ معلوم کرنا ہو تو اس کی ترکیب یہ ہے کہ ایسے درخت کی لکڑی لیں جس میں اس وقت تک پھل نہ لگا ہو۔ اس لکڑی پر خاتم غزلی کے حروف اور سات حروف حالکھیں، پھر جس جگہ خزانہ کا خیال ہو وہاں اس لکڑی کو ڈال دیں اور خشک دھنیا آگ پر روشن کرو اور اکیس بار دعوت برھتی کو پڑھو اور ہر بار مؤکلات کو حکم کرو کہ اس لکڑی کو خزانہ کی جگہ کھڑا کردیں۔ مؤکلات ایسا ہی کریں گے۔ تم وہاں سے خزانہ نکال لو اگر خزانہ نکالنے میں کوئی مانع یعنی جن وغیرہ درپیش ہو تب لوبان ذکر سیاہ روشن کرو اور برھتی کو پڑھ کر مؤکلات کو اس کے مانع کے دفع کرنے کا حکم دو۔ پس ہر قسم کا مانع دفع ہوگا۔ اور خزانہ نکالنے میں کوئی دقت نہ ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ساتویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہِ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح، ہ)

سہیل ایک غریب گھرانہ کا لڑکا تھا۔ اپنے والد اختر صاحب کی اچانک وفات کے بعد جب اس کے گھر میں غربت وافلاس کے آسیب منڈلائے تو اس کو روزگار کی خاطر دوبئی جانا پڑا، حسن اتفاق سے دوبئی میں اس کو ایک اچھی پوسٹ حاصل ہوگئی۔ سہیل کی والدہ شہناز سہیل سے بے پناہ محبت کرتی تھیں وہ اس کی جدائی ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت نہیں کرتی تھیں، لیکن شوہر کی وفات کی وجہ سے جب مالی مسائل نے عرصہ حیات تنگ کیا تو شہناز کو اپنے دل پر صبر وضبط کا پتھر رکھنا پڑا اور اس نے مجبوراً اپنے بیٹے کو دوبئی روانہ کر دیا۔ شوہر کی جدائی کے بعد سہیل کی جدائی شہناز کے لئے ایک قیامت تھی، لیکن گھریلو حالات کی وجہ سے یہ قیامت شہناز کے سر سے گزر گئی۔ شہناز کے پانچ بچے تھے، چار لڑکیاں تھیں، دلنواز، عرشی، مسکان اور حنا، حنا کو گڑیا کہہ کر پکارتے تھے، سہیل شہناز کی اولاد میں سب سے چھوٹا تھا۔ سہیل کی ایک ماموں زاد بہن تھی نشا، سہیل کا بچپن نشا کے ساتھ کھیل کود میں گزرا اور نہ جانے کس وقت ان دونوں کے درمیان محبت کا رشتہ قائم ہوگیا۔ دونوں ایک دوسرے سے ملے بغیر قرار نہیں پاتے تھے، لیکن جب سہیل دوبئی گیا تو نشاء کو بھی صبر وضبط کرنا پڑا، دونوں میں بہت سارے عہد وپیمان ہوئے، دونوں نے ایک ساتھ جینے مرنے کی قسمیں بھی کھائیں۔

سہیل نشا سے یہ کہہ کر نشا میرے انتظار کرنا، میں آؤں گا اور تم سے شادی کروں گا، رخصت ہوگیا، وہ تین سال دوبئی میں رہا، اس دوران سہیل اور نشا فون پر باتیں کرتے رہے۔

سہیل کے گھر میں جنات کی پوری ایک برادری قابض تھی، وقتاً فوقتاً یہ جنات سہیل کے گھر والوں کو مختلف انداز سے پریشان کیا کرتی تھی، گھر میں پتھر بھی برستے تھے، خون بھی برستا تھا اور غلاظتیں بھی برستی تھیں۔ سہیل کی سب سے چھوٹی بہن گڑیا پر جنات حاضر ہوا کرتے تھے اور سارے گھر کو خون کے آنسو رلاتے تھے۔ سہیل نہ جنات کا قائل تھا، نہ روحانی عملیات کا، وہ عاملین کی تمام کارروائیوں کو ڈھکوسلے بازی قرار دیتا تھا لیکن سہیل کی والدہ اور اس کی بہنیں نہ صرف یہ کہ ان چیزوں کو مانتی تھیں بلکہ وقتاً فوقتاً عاملین سے رجوع بھی کرتی تھیں لیکن عاملین ان کو اثرات سے نجات دلانے میں کامیاب نہیں ہوسکے تھے۔ نشا کے والد سرور جو سہیل کے حقیقی ماموں تھے نہایت شریف انسان تھے وہ سہیل کو اپنی اولاد سے زیادہ چاہتے تھے لیکن جب سہیل دوبئی سے واپس ہورہا تھا ان کی بیٹی کا رشتہ ایک اچھے نوجوان سے آیا اور سرور صاحب نے یہ رشتہ منظور کرلیا۔ نشا اس رشتے سے مطمئن نہیں تھی وہ صرف سہیل کو چاہتی تھی اور سہیل کے لئے بھی نشا کے بغیر جینا امر محال تھا لیکن دونوں مجبور تھے اور دونوں نے حالات کے سامنے گھٹنے ٹیک دیئے تھے لیکن دونوں کے دلوں

سے ایک دوسرے کی محبت نہیں نکلتی تھی، چھپ کر ملنا اور ایک دوسرے کو پرچے لکھنا بدستور جاری تھا، پھر یہ ہوا کہ ایک دن سہیل کا ایک پرچہ نشا کی ماں ساجدہ کے ہاتھ لگ گیا، بس ایک قیامت آگئی اور ساجدہ نے نشا کو بہت ڈانٹا۔ اس کے بعد نشا اور سہیل پر پابندیاں لگ گئیں لیکن سرور صاحب اس بات سے بے خبر تھے، اس لئے سرور صاحب نے ایک دن پکنک کا پروگرام بنایا اور اس پکنک میں انہوں نے خاص طور پر نشا اور سہیل کو ایک دوسرے کے قریب ہی رکھا۔ یہ بات ساجدہ کو مسلسل کھل رہی تھی لیکن وہ شوہر کے سامنے بے بس تھی اور وہ نشا اور سہیل کی غربت سے ایک خطرہ محسوس کررہی تھی، دوران پکنک یہ حادثہ پیش آیا کہ سہیل کے گھر میں جنات نے باقاعدہ کچھ حرکتیں شروع کردیں اور گڑیا پر حاضر ہوکر ایک جن سے سہیل کے گھر کو تباہ کرنے کی وارننگ دی اور اسی دن دوسرا حادثہ یہ پیش آیا کہ سہیل کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اس کو ہوسپٹل میں ایڈمٹ کرایا گیا، کافی چوٹ آئی اور اس کی جان کو خطرہ درپیش ہوگیا۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا کہ ہم ۳۶ گھنٹے گزرنے کے بعد ہی کوئی فیصلہ لے سکیں گے، اس کے بعد پڑھئے کیا ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہوسپٹل میں پورا خاندان جمع ہوگیا تھا جو لوگ سہیل کے بدخواہ تھے وہ بھی منہ لٹکائے ہوئے ہوسپٹل میں کھڑے تھے۔ سرور صاحب بھی بہت اداس تھے، ان کی بیوی ساجدہ بھی بار بار اپنے آنسو پونچھ رہی تھیں لیکن اس وقت دو دلوں پر سب سے زیادہ قیامت ٹوٹ رہی تھی، ایک شہناز پر اور دوسرے نشا پر، یہ دونوں تو روتے روتے پاگل سی ہوگئی تھیں۔ اُدھر سہیل کے گھر جنات کی سازشوں کی وجہ سے ایک کہرام مچا ہوا تھا، گڑیا کی حالت اچھی نہیں تھی، بار بار اس کو دورے پڑ رہے تھے اور بار بار جنات اس پر حاضر ہوکر طرح طرح کی وارننگ دے رہے تھے۔ شہناز کو گڑیا کی وجہ سے اپنے گھر لوٹنا پڑا، شہناز کی دوسری بیٹیاں اگرچہ گڑیا کی وجہ سے گھر ہی پر موجود تھیں لیکن ان کا دل تو بھائی کے وجود میں اٹکا ہوا تھا اور انہوں نے دعاؤں کے لئے مصلّٰی سنبھال رکھا تھا۔

سہیل کی حالت اچھی نہیں تھی، اس کے خون چڑھ رہا تھا، یہ سب انتظام سرور صاحب نے کیا تھا۔ آج وہ بے حد اداس تھے اور مسلسل سہیل کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہے تھے، ساجدہ نے انہیں تسلی دیتے ہوئے کہا، آپ اتنے پریشان کیوں ہیں؟ کیا آپ کو اللہ پر بھروسہ نہیں ہے؟ سب ٹھیک ہوجائے گا، آپ گھر جاکر آرام کیجئے میں یہاں سہیل کے پاس ہوں اور ہاں آپ نشا کو بھی اپنے ساتھ لے جائیں یہ رو رو کر پاگل ہورہی ہے۔ سرور صاحب نے نشا کی طرف دیکھا وہ دیوار پر سر ٹکائے بے تحاشہ رو رہی تھی۔ سرور صاحب نے اس کے قریب جاکر کہا، بیٹی! صبر وضبط سے کام لو، اللہ سے دعا کرو اور مجھے یقین ہے کہ سہیل ٹھیک ہوجائے گا، چلو تم میرے ساتھ چلو۔

نہیں پاپا، نشا نے کہا۔ میں سہیل کو اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جاسکتی، آپ امی کو لے جائیے مجھے یہیں رہنے دیں، جب تک سہیل کو ہوش نہیں آجائے گا میں گھر نہیں جاؤں گی۔

ساجدہ جانتی تھی کہ نشا اور سہیل ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، اسے یقین تھا کہ اگر ان دونوں کو ذراسی بھی قربت میسر آگئی تو قیامت آجائے گی اور اگر سرور صاحب کو یہ بھنک پڑگئی کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں تو خدا ہی جانے پھر کیا ہوگا۔ ساجدہ نے نشا کو سمجھایا کہ تمہارا یہاں رہنا مصلحت کے خلاف ہے لیکن نشا نے ایک نہیں سنی، مجبوراً نشا کو ہوسپٹل چھوڑنا پڑا، ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ رات کو مریض کے پاس ایک فرد سے زیادہ نہیں رہ سکتا، اس لئے صرف نشا ہی سہیل کے پاس رہی، رات بھر سہیل کی طبیعت خراب رہی لیکن اگلی صبح سے اس کو سکون ملنا شروع ہوا اور ڈاکٹروں نے بھی اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ اب اگرچہ سہیل خطرے سے باہر ہے لیکن صورت حال پوری طرح ۳۶ گھنٹے کے بعد ہی سدھرے گی، ابھی سہیل کے پاس زیادہ آمد ورفت نہیں رہنی چاہئے۔

نشا ساری رات سہیل کے کمرے میں رہی، سہیل ڈاکٹروں اور نرسوں کی زبردست نگہداشت میں تھا اس لئے نشا کو کسی بھی طرح کی خدمت کرنے کا موقع نہ مل سکا، بس نشا ہر پل، ہر لمحہ سہیل کی زندگی کی دعا کرتی رہی اور بالآخر ۳۶ گھنٹے کے بعد سہیل پوری طرح ہوش میں آگیا اور سہیل کو اہل خانہ کی دعاؤں کی بہ طفیل نئی زندگی مل گئی لیکن اس دوران سرور صاحب نے یہ محسوس کرلیا کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے کی ذات میں دلچسپی لیتے ہیں۔ ہوسپٹل سے ڈسچارج ہونے کے بعد سہیل اپنے گھر چلا گیا لیکن اس کی محبت کا راز اس کے ماموں پر کھل گیا، یہ راز اس وقت کھلا

جب اپنے رشتے کے سلسلہ میں نشا کے قدم ڈگمگا رہے تھے اور وہ اس رشتے کا انکار کرنے کے لئے خود کو آمادہ کر چکی تھی۔ سہیل کے ایکسیڈنٹ نے اور دوران علاج نشا اور سہیل کی قربت نے اس عشق میں پھر جان ڈال دی تھی جوان کے درمیان بچپن سے تھا۔

اُدھر سہیل کے گھر کی حالت ابتر ہو چکی تھی، اس کے گھر میں ہر روز خون کی بارشیں ہورہی تھیں، راتوں کو کسی کے چنگھاڑنے کی آوازیں آتی تھیں اور بار بار گڑیا کو فٹس آتے تھے، بار بار اس پر جنات کا ورود ہوتا تھا اور بار بار وہ اہل خانہ کو یہ وارننگ دیا کرتے تھے کہ گڑیا ہماری ہے اور ہم گڑیا کو لے کر جائیں گے۔

سرور صاحب کو اگرچہ یہ اندازہ ہو چکا تھا کہ ان کی چہیتی بیٹی سہیل سے عشق کرتی ہے لیکن وہ سہیل سے خفا نہیں ہوئے البتہ یہ ہوا کہ نشا پر پابندی عائد ہوگئیں۔ اب اس کے آنے جانے پر پہرے لگا دیئے گئے، ایک دن سرور صاحب نے نشا کو اپنے کمرے میں بلوایا، نشا تنہا ان کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ کرسکی اس نے اپنی امی کو اپنے ساتھ لیا اور وہ حسب حکم سرور صاحب کے کمرے میں پہنچ گئی، دونوں ماں بیٹی بہت خوف زدہ تھیں، دونوں ہی سرور صاحب کے مزاج کی کرختگی سے اچھی طرح واقف تھیں، انہیں معلوم تھا کہ اگر سرور صاحب ضد پر آجائیں تو پھر کسی کی نہیں سنتے، ہمالیہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے لیکن سرور صاحب اپنی ضد سے ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ ہوسپٹل میں سرور صاحب نے اپنی آنکھوں سے نشا اور سہیل کو بغل گیر ہوتے ہوئے دیکھ لیا تھا اگر سہیل کی جگہ کوئی اور لڑکا ہوتا تو سرور صاحب اسی وقت اس کا خون کر دیتے لیکن سہیل ایک طریقہ سے ان کی کمزوری تھی، اس لئے انہوں نے وہ منظر دیکھ کر خون کے سے گھونٹ پی لئے لیکن انہوں نے ساجدہ کو یہ حکم دیا تھا کہ آج کے بعد نشا اور سہیل ایک دوسرے کے قریب نہ ہونے پائیں، نشا بھی سمجھ گئی تھی کہ ان کی محبت کا راز ان کی جلد بازی کی وجہ سے پوری طرح اس کے ماں باپ پر کھل گیا ہے، اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے اور سہیل کے درمیان دیواریں کھڑی ہو جائیں گی، کافی دیر کمرے میں موت کا سناٹا رہا، پھر سرور صاحب نے اپنے خاص انداز میں نشا سے پوچھا۔

یہ سب کچھ کب سے چل رہا ہے؟

نشا چپ رہی، اس کے چہرے پر خوف و ہراس بکھرا ہوا تھا، اس کی آنکھیں نمناک تھیں، اس کے ہاتھ پیر کانپ رہے تھے۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔'' سرور صاحب نشا کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔''

یہ دونوں بچپن ہی سے ایک دوسرے کی ذات میں دلچسپی لیا کرتے تھے۔'' ساجدہ نے بتایا''

اور تم خاموشی سے یہ تماشہ دیکھتی رہی؟

کیا اندازہ ہوسکتا تھا۔'' ساجدہ بولی'' دونوں بہن بھائی کی طرح تھے، کون اس بات کا اندازہ کرسکتا تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے عشق کرتے ہیں۔ تین سال پہلے جب سہیل دوبئی جا رہے تھے اس دن یہ دن بھر روتی رہی اور اس نے ایک دو دن کھانا بھی نہیں کھایا تھا لیکن میں اس وقت بھی یہ اندازہ نہ کرسکی کہ نشا سہیل سے محبت کرتی ہے، میں تو صرف یہ سمجھی کہ ہر وقت کے اپنے ساتھی کے بچھڑ جانے پر افسوس ہو رہا ہے۔

کیا شہناز ان دونوں کی محبت سے واقف تھی۔'' سرور صاحب نے پوچھا۔''

شاید۔ لیکن وہ آپ کے سامنے اپنی زبان نہیں کھول سکتی تھی۔

کیوں؟ کیا میں بھوت ہوں، کیا میں اپنی بہن کا درد نہیں سمجھ سکتا تھا۔

شہناز نے آپ سے کہا تھا، آپ بھول رہے ہیں۔'' ساجدہ نے یاد دلایا۔''

مجھے یاد ہے لیکن اس وقت کہا تھا کہ جب نشا کی بات پکی کرنے کے لئے میں نے ان کے گھر والوں کو مدعو کرلیا تھا اور میں نے رشتہ کے سلسلہ میں اپنی رضامندی ظاہر کردی تھی۔

رضامندی، نکاح نہیں ہوتا۔'' ساجدہ نے ڈرتے ڈرتے کہا۔''

تم بکواس کرتی ہو، تم عورت ہو، عورت زبان کے مول کو نہیں سمجھتی، اس دنیا میں وعدہ اور غیرت بھی کوئی چیز ہے۔ شہناز کو اگر اپنے بھائی پر بھروسہ تھا تو اس کو بہت پہلے مجھ سے کہہ دینا چاہئے تھا، میں خود سہیل کو پسند کرتا تھا۔

تو یہ کام تو اب بھی ہوسکتا ہے۔

اب ہرگز نہیں ہوسکتا۔'' سرور صاحب چیخے۔'' اب تمہاری ذمہ داری یہ ہے کہ نشا کو سہیل سے دور رکھنا اور اب نشا کو سہیل کے گھر جانے کی

اجازت نہیں ہے۔

اس دوران نشا اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی، نشا کے ماں باپ میں کافی دیر تک بحث چلتی رہی، ساجدہ نے اپنے شوہر کو مختلف انداز سے سمجھانے کی کوشش کی لیکن سرور صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے اور اس کے بعد بہت تیزی کے ساتھ سرور صاحب نے نشا کی شادی کی تیاریاں شروع کردیں، کسی طرح سہیل کو بھی یہ بات معلوم ہوگئی کہ سرور صاحب نے اسے اور نشا کو بوس وکنار کرتے ہوئے دیکھ لیا ہے اس لئے اب نشا پر پہرے بٹھادیئے گئے ہیں۔ اس دوران سہیل اور گڑیا کو دیکھنے کے لئے سرور صاحب کئی بار شہناز کے گھر گئے لیکن ان کا برتاؤ پہلے سے کافی بدلا ہوا تھا، اب وہ دوران ملاقات سہیل کے لئے بھی گرم جوشی کا مظاہرہ نہیں کیا کرتے تھے۔ سہیل محسوس کرتا تھا کہ وہ ماموں کا رویہ پہلے سے کافی تبدیل ہوچکا ہے، نشا سے بات چیت کرنے کا بھی اب کوئی ذریعہ باقی نہیں رہ گیا تھا۔ ساجدہ بھی اکھڑی اکھڑی رہنے لگی تھی اور نئے نئے غموں اور تکلیفوں کی وجہ سے شہناز کی صحت بھی دن بہ دن تباہ ہورہی تھی۔ اب سہیل کی زندگی میں صرف غم ہی غم باقی رہ گئے تھے، ایک طرف نشا سے دوری دوسری طرف گڑیا کی مسلسل بیماری، تیسری طرف ماں کی گرتی ہوئی صحت اور اس کے چہرے پر بکھرے ہوئے بھیانک سناٹے۔

کبھی کبھی سہیل یہ سوچنے پر مجبور ہوجاتا تھا کہ اس کی ماں کتنے صدمات برداشت کرے گی۔ اختر صاحب کی موت کا غم، چہیتے بیٹے کی ناکامیٔ محبت کا غم، گھر میں جنات کی سازشوں کی فکر اور گڑیا پر برسنے والے اثرات اور اس کے معاملہ میں دل ودماغ میں نازل ہونے والے اندیشے اور ایک دن اس نے اپنی ماں کا سر سہلاتے ہوئے یہ پوچھ ہی لیا۔

امی۔ تم اداس کیوں رہتی ہو؟

شہناز نے اس سوال کے جواب میں اپنے بیٹے کی طرف دیکھا، اس کی آنکھوں میں آنسو تھے، وہ آنسو جو بجائے خود کسی سوال کا جواب ہوتے ہیں۔

امی بولو۔

کیا بولوں، میرے پاس بولنے کے لئے ہے ہی کیا، میری دنیا تو اسی دن اجڑ گئی تھی جب تمہارے باپ دنیا سے چلے گئے تھے، وہ اپنے مرنے کے بعد وراثت میں صرف خاندانی اختلافات اور بے شمار صدمات چھوڑ گئے تھے، میں نے اس وراثت کو تقسیم نہیں ہونے دیا بلکہ میں اس وراثت کی خود حق دار بنی اور ان کی اولاد کو ہر ممکن طور پر ان اختلافات سے جو مجھے ترکہ میں ملے تھے، دور رکھا، میں نے فاقے کئے، بھوک برداشت کی، پھٹے پرانے کپڑے پہنیں لیکن اس لئے اللہ میاں سے کوئی گلہ نہیں کیا کہ میرے بچے کسی احساس کمتری کا شکار نہ ہوجائیں، میں نے اپنا بچا کچا زیور فروخت کرکے اور قرض کی لعنت میں مبتلا ہوکر تمہیں دوبئی بھیجا تاکہ تمہاری بہنوں کا مائیکہ کسی غریب کی جھونپڑی بن کر نہ رہ جائے، تم دوبئی گئے، اللہ نے تمہیں کامیاب بھی کیا تمہاری بہنوں کی کچھ آس بھی بنی لیکن۔

اس کے بعد الفاظ ساتھ نہ دے سکے اور شہناز بلک بلک کررونے لگی۔

امی، میری امی۔ خدا کے لئے خود کو سنبھالئے۔ سہیل نے اپنی ماں سے لپٹتے ہوئے کہا۔ ''امی ایک آپ ہی تو ہمارا سہارا ہیں، ایک آپ ہی تو ہماری کائنات ہیں اگر آپ کو کچھ ہوگیا تو ہمارا کیا ہوگا۔

شہناز اس طرح بلک بلک کر روئی تو چاروں بیٹیاں بھی پھوٹ پھوٹ کررونے لگیں، گھر کا سارا ماحول سوگوار ہوگیا۔

چند منٹ کے بعد سہیل نے اپنی ماں سے پوچھا ——— آپ کیا چاہتی ہیں؟

شہناز چپ رہی، اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

امی! میں پوچھ رہا ہوں کہ آپ چاہتی کیا ہیں؟

میں کون، اور میری اوقات کیا۔ ''شہناز بولی'' مجھے شکایت تو تمہارے باپ سے ہے وہ ہمیں بیچ منجدھار میں چھوڑ کر دنیا سے چلے گئے، جاتے جاتے وہ مجھے قرضوں کا بوجھ دے گئے، دشمنیاں دے گئے، مخالفتوں کے ایسے طوفان دے گئے کہ جن طوفانوں میں آج تک میں ایک بے جان تنکے کی طرح بہہ رہی ہوں۔ شہناز کی آواز رندھی ہوئی تھی وہ دوران گفتگو سرد قسم کی آہیں بھی بھر رہی تھیں، اس کو دیکھ کر اس کے چاروں بیٹیاں رورو کر بے سدھ ہوئی جارہی تھیں اور سہیل بھی کافی حد تک ٹوٹ کر بکھر چکا تھا وہ اپنی ماں کے غم زدہ چہرے پر نظریں گاڑے کھڑا تھا اور شہناز بول رہی تھی، مجھے امید تھی کہ تم ان بہنوں کے صحیح رکھوالے ثابت ہوں گے اور ان کے سروں پر جو باپ کی محبت سے محروم ہوچکی ہیں اپنا

دست شفقت رکھ کر باپ کی محبت ان کے دامن میں ڈال دو گے، مجھے اپنی نہیں صرف ان چاروں کی فکر ہے، لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ ان کی تقدیر ہی کھوٹی ہے، ان کی تقدیر میں نہ کسی کی محبت ہے نہ خوشیاں، یہ بھی میری طرح اس دنیا میں رہ کر صرف بدنصیبی کے پہاڑ ڈھوئیں گی۔

سہیل اپنی ماں سے لپٹ گیا، اس نے شہناز کے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔ امی خدا کے لئے چپ ہو جاؤ، خود کو سنبھال لو اور مجھے بتاؤ کہ آپ چاہتی کیا ہو؟

شہناز نے آنسوؤں سے تربتر آنکھوں سے سہیل کو دیکھا، وہ ایک لمحے خاموش رہی پھر بولی۔

میں چاہتی ہوں کہ تم نشا کو بھول جاؤ، تم ایسا کوئی کام مت کرو کہ میں اپنے بھائی کی نظروں میں گر جاؤں، سہیل ذرا سوچو، یاد کرو وہ وقت جب تمہارے باپ کا انتقال ہوا تھا ہمیں رشتے داروں نے کیسے کیسے دکھ دیئے تھے، کیسے کیسے طعنے ہم نے سنے، کیسے کیسے الزامات ہم پر اُچھالے گئے۔ ہمارے رشتے دار محبت اور حمایت کے دو لفظ بولنے کے بھی روادار نہیں تھے، دن رات غربت اور افلاس کے ناگ ہم ڈسا کرتے تھے، تمہارے باپ کے قرض ادا کرتے کرتے میری ناک کی لونگ تک بک گئی تھی، صرف لے دے کے ایک آبرو بچی تھی یہ بھی داؤ پر لگ جاتی کہ سرور صاحب نے ہمارا ساتھ نہ دیا ہوتا، ان ہی کی مدد سے ہمیں کچھ راحتیں ملیں اور ان ہی کی مدد سے تم دوبئی جانے میں کامیاب رہے اور میری بدنصیب آنکھ نے جو خواب دیکھا تھا وہ پورا ہوا۔ میں نہیں چاہتی کہ تمہاری کسی حرکت سے ان کی دل شکنی ہو اور وہ مجھے اور تمہیں اپنی نظروں سے گرادیں۔ میرا ان کے سوا اب ہے ہی کون۔ سہیل خاموش رہا، بہت ضبط کرنے کے بعد اس کی آنکھیں چھلک اٹھیں، اس کو روتا دیکھ کر شہناز پھر بے قابو ہوگئی، اس کی چاروں بہنیں بھی تڑپ اٹھیں، شہناز نے کانپتی آواز میں بھرپور بولنا شروع کیا۔

چندا۔ اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں نشا کو وقت سے چھین کر تمہارے قدموں میں ڈال دیتی۔

امی اگر آپ ماموں جان سے کہہ دیتیں تو........

جانتی ہوں کہ میں ہی قصوروار ہوں، لیکن میں اپنی اوقات سمجھتی تھی سرور بھائی کو اللہ نے سب کچھ دیا ہے اور ہمیں ہر چیز سے اور ہر خوشی سے محروم رکھا ہے، میں لاکھ چاہنے پر ہمت نہ کر سکی۔ میں یہ سمجھتی تھی کہ وہ اپنی بیٹی کو جو محلوں میں زندگی گزار رہی ہے اس جھونپڑی کے حوالے نہیں کر سکتے تھے مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرا بھائی صرف دولت کے حساب سے مال دار نہیں بلکہ وہ حسن اخلاق اور حسن ظرف کے حساب سے بھی لاکھوں میں ایک ہے کاش میں ہمت کر پاتی، بیٹا اب تم مجھے معاف کر دو میں تمہیں اپنے دودھ کا واسطہ دیتی ہوں تم ایسا کوئی کام مت کرنا جس سے تمہارے ماموں اور ممانی کو دکھ پہنچے، تم نشا کو بھول جاؤ اور اس سے اپنا ناطہ توڑ لو۔

ٹھیک ہے امی۔ سہیل نے ایک سرد سی آہ بھرتے ہوئے کہا، میں آپ کی خاطر اپنی ان بہنوں کی خوشیوں کی خاطر ہنسی خوشی یہ غم سہہ لوں گا اور نشا کی محبت کو اپنے دل سے کھرچ کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پھینک دوں گا۔

کافی دیر تک سب روتے رہے، اس کے بعد سہیل ہی نے اپنی بہنوں سے کہا، بس اب رونا دھونا ختم کرو آج کے بعد اس گھر میں ایک نئی زندگی ہوگی اور مستقبل کے نئے منصوبے، یہ آخری رونا تھا۔ اب کوئی نہیں روئے گا، اب اپنی پیاری امی کی خاطر ہم سب کچھ سہیں گے اور فضاؤں میں ہر وقت قہقہے بکھیریں گے۔ اسی شام ایک ملازمہ کے ہاتھوں نشا نے ایک پرچہ سہیل کو پہنچایا جس میں تحریر تھا۔

سہیل! بہت مجبوری میں، میں نے اپنے ماں باپ کی خاطر یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ اب میں تم سے کبھی نہیں ملوں گی، میں امید کرتی ہوں کہ تم اپنی زندگی کے سب فرائض ادا کرو گے؟ دل و جان سے زیادہ عزیز سہیل۔

اور بھی غم ہیں زمانہ میں محبت کے سوا

تم اپنی امی کا خیال رکھنا، وہ صرف تمہارے سہارے جینے کے خواب دیکھ رہی ہیں اور بس میری طرف سے یہ آخری بات

نہ تم بے وفا ہو نہ ہم بے وفا ہیں
مگر کیا کریں اپنی راہیں جدا ہیں

سہیل نے پرچہ پڑھ کر دل ہی دل میں کہا، نشا! اب میں بھی محبت کی اس داستان کو خود فراموشی کے قبرستان میں دفن کر چکا ہوں، اپنی ماں کی خاطر۔ آج کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہو گئے۔

ہم دونوں مر چکے ہیں، ہمارے ارمان اور ہمارے جذبات کا انتقال ہو چکا ہے لیکن ہم دونوں ایک دوسرے سے اجنبی بن کر اس وقت تک زندہ رہیں گے جب تک ہماری سانسیں باقی ہیں۔ (باقی آئندہ)

پھلوں کی غذائی افادیت

آم اس کا مزاج گرم تر ہے۔ یہ خون پیدا کرتا ہے۔ مقوی باہ ہے۔ ہاضمہ درست کرتا ہے۔ قبض کشا اور مقوی معدہ وجگر ہے۔ پیشاب آور ہے۔ بے خوابی کو دور کرتا ہے۔ آم کا رس اور شہد مساوی مقدار میں ملا کر استعمال کرنا جنسی اعضا کا محافظ ہے۔ دودھ ملا لینے سے معدہ کی گرانی دور ہوگی۔ اگر چالیس روز تک آم ایک سیب اور ایک گلاس دودھ پی لیا جائے تو باہ کی کمزوری، دمہ، قبض اور دل کی کمزوری رفع ہو جائے گی۔ جسم فربہ ہوگا۔ آم چونکہ بہت زیادہ خون پیدا کرنے والا پھل ہے اس لئے اس کے استعمال چہرہ پر رونق آجاتی ہے۔ دودھ پلانے والی عورتوں میں دودھ کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس میں وٹامنز نشاستہ، روغنیات کے علاوہ فاسفورس پروٹین فولاد کیلشیم اور پوٹاشیم بھی ہوتا ہے۔

زیادہ خون پیدا کرنے کے سبب چہرہ کا رنگ نکھاتا ہے اور چہرے پر چمک دمک آجاتی ہے۔ آم بلغم کو پتلا کرتا ہے۔ اس لئے کھانسی اور دمے کے مریضوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ آم دل ودماغ جگر معدہ گردے پٹھوں ہڈیوں اور پھیپڑوں کو بھی طاقت دیتا ہے۔ خون صاف کرنے کی اس سے اچھی اور کوئی دوا نہیں۔ میٹھا اور شیریں آم کھانے والی عورتوں کی اولاد خوبصورت ہوتی ہے۔ سنگرہنی پیٹ کے امراض میں بے حد مفید ہے قلب وجگر یا پھیپھڑے کا شدید کہ مرض ہو سانس لینا دشوار ہو تو آم کا پتلا رس تھوڑی سی دہی میں ملا کر پینا مفید ہے۔ آم یرقان میں بھی فائدہ دیتا ہے۔

پیشاب قطرہ قطرہ آنے یا آخری عمر یا مرض کے سبب بلا اختیار نکل جانے میں مفید ہے۔ ضعف دماغ دائمی نزلہ سر درد اور سر کی گرانی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ہونے میں بھی مفید ہے۔ نسیان اور حافظہ کی کمزوری کو دور کرتا ہے۔ آم کے سبز پتے سایہ میں خشک کر کے پندرہ سے بیس روز تک بلحاظ عمر باسی پانی سے استعمال کریں گردہ یا مثانہ کی پتھری خارج ہو جائے گی۔ سایہ میں خشک کردہ پتوں کو جلا کر راکھ کرلیں۔ یہ منجن استعمال کریں۔ بہت سے امراض یہاں تک کہ پائیوریا سے بھی نجات مل جائیگی۔

اگر آم کے تازہ پتوں کو چبا کر لعاب دہن تھوکتے جائیں تو دانتوں سے خون آنا بند ہوا اور ہلتا ہوا دانت جم جائے۔ آم کے رس میں شہد ملا کر استعمال کرنا تلی کے لئے مفید ہے۔ کچا بھنا ہوا آم کا شربت لو کے اثر کو کم کرتا ہے۔ کھٹا آم مضر صحت ہے۔ زکام اور خرابی خون کا باعث ہوتا ہے۔ دانتوں کو نقصان پہنچاتا ہے آم کا اچار بال کو ٹوٹنے سے روکتا ہے اور گرتے ہوئے سفید بالوں کو مضبوط بناتا ہے۔

کیلا

پھل اور سبزیاں پروردگار کی ایسی نعمت ہیں جن کا کوئی بدل نہیں ان میں کیلے کو بڑا اہم مقام حاصل ہے۔ جدید تحقیق کے مطابق جن افراد کی غذا میں پوٹاشیم کم ہو ان میں دماغی صدمے کے حملے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ہماری روزمرہ کی غذا میں کم از کم ۴ر۲ گرام پوٹاشیم ضروری ہونا چاہئے۔ اس کی مناسب مقدار ایک دن میں ۴ر گرام ہے۔ کیلا پوٹاشیم کا خزانہ ہے ایک کیلا کھانے سے پوٹاشیم کی دن بھر کی مقدار حاصل ہو جاتی ہے۔ کیلے میں وٹامن اے اور سی کے علاوہ کیلشیم اور فاسفورس بھی بڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ کیلا غذائیت سے بھرپور ہوتا ہے۔ کیلا نہ صرف بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) اور دماغی صدمہ کے امکان کو کم کرتا ہے۔ بلکہ یہ قبض کشا بھی ہے۔ اور معدے کی گرمی کم کرتا ہے۔ یہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بھی مفید ہے نرم غذا کے سبب کیلا بچوں کی اولین غذا میں شامل ہے۔ کیلا معدہ کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال گردوں کو مضبوط کرتا ہے مثانے کی جلن کو کم کرتا ہے اور بالوں کا گرنا بند کرتا ہے۔ کیلے کو خربوزہ کے بیجوں کے ساتھ پانی میں پیس کر چہرے پر لیپ کریں تو چھائیاں دور کرتا ہے اور رنگ صاف کرتا ہے کیلا نہار منہ نہیں کھانا چاہئے۔ کیلا کھانے کے بعد اگر معدہ میں گرانی محسوس ہو تو الائچی کے دو ایک دانہ کھالیں ایسا کرنے سے معدہ ہلکا پھلکا ہو جائے گا۔ جسم کو چست اور صحت مند بنانے کے لئے یہ جادو کا اثر رکھتا ہے۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

تصوف کے سلسلہ میں کوئی عظیم الشان کانفرنس کرنے کی خواہش تو دل سے نکل گئی تھی کیوں کہ بیوی کی ضد تھی کہ میں ان چکروں میں نہ پڑوں، پھر وہ مولانا حسن الہاشمی کہ جن کو اپنا بڑا مانتے ہوئے میری روح کانپتی ہے انہوں نے مجھے کچھ اس طرح سمجھایا اور میری تنخواہ بڑھانے کا لالچ بھی دیا کہ میں اُف نہ کرسکا اور میں نے تصوف کے بارے میں سوچنا مطلقاً چھوڑ دیا، لیکن آہ میری قسمت یہ نہ جانے مجھے مرنے سے پہلے کتنے ہچکولے کھلائے گی اور نہ جانے مجھے اس زندگی میں خواہشات کے نام پر کتنی مرتبہ مرنا پڑے گا اور مرنے کے بعد نہ جانے کتنی بار پھر دوبارہ زندہ بھی ہونا پڑے گا۔ آج صبح ہی صبح خالہ طمطراق کے بڑے صاحبزادے صوفی دلباغ حسین آدھمکے۔ انہوں نے نہایت کروفر کے ساتھ ناشتے کا آرڈر دیا اور پھر انہوں نے نہایت فخر کے ساتھ دس بارہ اخباروں کی کٹنگ میرے سامنے ڈالتے ہوئے کہا۔

میاں ابوالخیال فرضی! ہم لوگ دیکھتے رہ گئے اور کچھ حضرات نے پالا جیت لیا، دیکھو ان خبروں کو جنہیں اخبارات نے باوضو ہو کر چھاپا ہے، صوفیوں کی یہ کانفرنس جس میں بہ نفسِ نفیس وزیر اعظم نریندر مودی نے بھی شرکت کی ہے، پوری دنیا میں آج اس کا چرچا ہو رہا ہے اور فرقہ پرست لوگ بھی حلقہ بہ گوش تصوف ہونے کے لئے بے قرار ہیں، میاں اب تو ہوش میں آجاؤ، اگر اب بھی تم نے کوئی اقدام نہیں کیا تو دنیا بھر کے فرقہ پرست تصوف کا میدان فتح کرلیں گے اور ہمارے ہاتھوں کے طوطے اڑنے سے پہلے ہی دم توڑ دیں گے۔

میں کیا کروں۔ میں بہت مجبور ہوں۔ میں حضرت عزرائیلؑ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرسکتا ہوں لیکن بیوی کے سامنے مردانگی پانی بھرنے لگتی ہے۔

آخر تم بیوی کے غلام کب تک رہو گے، تمہارے اندر اتنی صلاحیتیں ہیں کہ اگر تم چاہو تو ایک درجن بیویاں نقد حاصل کرسکتے ہو۔

لیکن بھائی بانو جیسی بیوی ملنا مشکل ہے۔

دراصل تم خوش فہمی کے گنبد میں رہتے ہو، ہمت کرکے اس سے باہر نکلو تو ہم تمہارے لئے بیویوں کے ڈھیر لگادیں گے، ان کے لب ولہجہ میں مجاہدوں جیسی للکار تھی اور ان کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں۔

چھوڑیئے ان باتوں کو میں نے عاجزانہ انداز میں کہا۔ آپ یہ بتائیے کہ صوفیوں کی کانفرنس میں ہوا کیا، اس کانفرنس میں کتنے صوفیوں نے شرکت کی اور صوفیوں نے کرامتوں کی بارشیں کس انداز میں کیں۔

کیا بتاؤں کہ یہ کانفرنس کتنی کامیاب رہی، صوفی العجائب والغرائب بتا رہے تھے کہ ساتویں آسمان سے ۱۰۰ سے زیادہ فرشتوں نے آکر اس کانفرنس میں شرکت کی، صوفی مسکین کو تم جانتے ہی ہو کہ اس طرح کی تقریبات میں کس آن بان کے ساتھ شرکت کرتے ہیں، انہوں نے جامنی رنگ کی شیروانی سرخ رنگ کا چوڑی دار پجامہ اور سر پر ہرے رنگ کی پگڑی، دیکھنے والے ہاتھوں ہاتھ ان سے بیعت ہو رہے تھے، مولوی صواد ضواد نے بھی اپنے منفرد قسم کے حلیے سے مزہ باندھ رکھا تھا، انہیں دیکھ کر آر ایس ایس کے لوگ متاثر ہونے پر مجبور تھے، حد تو یہ ہے کہ نریندر مودی جی نے بھی انہیں ان نظروں سے دیکھا کہ جن نظروں سے مجنوں لیلیٰ کو دیکھتا تھا، صوفی ہدہد نے تصوف کی عظمت ثابت کرنے کے لئے کئی کرامتیں بھی دکھائیں۔

کیا وہ ہوا میں اڑے؟" میں نے پوچھا۔"

اڑنے کا ارادہ کر رہے تھے لیکن کسی منسٹر نے روک دیا کہ اس وقت حاضرین مودی جی کو دیکھ رہے ہیں اگر تم بغیر پروں کے اس کانفرنس میں اڑتے پھرو گے تو لوگ تمہیں دیکھنے لگیں گے اور مودی جی کی اہمیت پر پانی پھر جائے گا، بس اس مشورے کی وجہ سے صوفی ہدہد اڑنے سے باز رہے

لیکن سنا ہے کہ انہوں نے کچھ ایسی کرامتوں سے عوام کو مستفیض کیا کہ وہ ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار کسی صوفی سے سرزد ہوئی تھیں۔

اور کچھ بتایئے اس کانفرنس کے بارے میں۔" میں نے دلچسپی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"

سب سے بڑی بات تو یہ ہے کہ ہزاروں صوفیوں کا اجتماع حکومت کے زیر سایہ رہا اور ہندوستان کا وزیر اعظم پگڑیوں اور داڑھیوں سے براہ راست مستفیض ہوا۔ نریندر مودی اس قدر خوش تھے کہ جیسے انہیں زعفران کا کوئی کھیت ہاتھ لگ گیا ہو، گھبراہٹ میں وہ دین اسلام کی تعریف بھی کر بیٹھے تھے، یہ بھی کہہ گزرے اسلام کے ماننے والے دہشت گرد نہیں ہو سکتے لیکن نریندر مودی کا سر کسی صوفی کے سامنے نہیں جھکا البتہ کئی معتبر اور مستند قسم کے صوفی نریندر مودی کے سامنے گردن ڈالے اس طرح کھڑے تھے جیسے نریندر مودی وزیر اعظم نہیں بلکہ شیخ العرب والعجم ہوں، ایک صوفی جن کا نام مسٹر شہتوت ہے اور جنہیں فخر اجمیر کا خطاب درجنوں صوفیوں کی طرف سے مل چکا ہے انہوں نے نریندر مودی کے قدموں پر اپنا سر رکھنے کی جسارت تک کر دی تھی لیکن اسی وقت کسی صاحب کرامت مولوی نے انہیں ٹوکا کہ مودی وزیر اعظم ہیں خواجہ غریب نواز نہیں ہیں، تم ان کے قدموں پر اپنا ماتھا کیوں ٹیک رہے ہو۔

اور کون کون صوفیا اس کانفرنس میں شریک ہوئے؟

صوفی قالوبلی، صوفی زلزال، صوفی اکڑفوں، صوفی آؤں تو جاؤں کہاں، صوفی اذا جاء، صوفی جل تو جلال تو، صوفی تاشقند، صوفی ہل من مزید، صوفی معشوق وغیرہ اور کچھ مولویوں نے بھی شرکت کی جیسے مولوی آئین ملت، مولوی منطق حسین، مولوی آفت حسین، مولوی نشتر خان، مولوی معصوم عن الخطا اور درجنوں امیر الہند قسم کے لوگ اس کانفرنس میں شریک رہے اور بھائی مجھے تو بار بار یہ احساس ہوتا رہا کہ کاش ابوالخیال فرضی بھی اس انوکھی کانفرنس میں شرکت کرتے جو نریندر مودی کی سیاست کو نئی زندگی دینے کے لئے وجود میں آئی ہے۔ یقین کرو تم سب صوفیوں پر بھاری رہتے اور تمہیں دیکھ کر نریندر مودی کو کم سے کم ایک مرتبہ تو ضرور بے ہوش ہونا پڑتا۔

کیوں بھائی۔ مجھ میں کونسے سرخاب کے پر لگے ہوئے ہیں۔ "میں نے بناوٹی عاجزی سے کہا۔"

سمجھنے والے سمجھتے ہیں کہ تمہارے اندر پورا خم خانۂ تصوف چھپا ہوا ہے اور تمہارا حلیہ بھی اتنا شاندار ہے کہ تمہیں دیکھ کر کتنے ہی مرحوم صوفیوں کی روحیں دنیا میں آ کر رقص کرنے لگتی ہیں، ایک معتبر قسم کی خاتون ایک دن کہہ رہی تھیں کہ ابوالخیال فرضی اگر قلم کار نہ ہوتے تو پھر ولی ہوتے اور اپنی ولایت سے لاکھوں کا بھلا کرتے۔

میں آپ کی بات کا یقین کر سکتا ہوں کیوں کہ خواتین مجھ سے بہت متاثر ہو جاتی ہیں، ایک اچھی بھلی خاتون نے تو مجھے کئی کئی بار جنت الفردوس میں آمد و رفت کرتے بھی دیکھ لیا تھا۔

اب آپ کا کیا خیال ہے؟" انہوں نے اپنی بین الاقوامی قسم کی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔"

کس بارے میں؟

صوفیوں کی کوئی دوسری کانفرنس منعقد کرنے کے بارے میں، میں سمجھتا ہوں کہ اگر تم جیسے جیالے اس میدان میں کود پڑیں گے تو صوفیوں کو نئی زندگی ملے گی اور کیا بعید ہے کہ نریندر مودی صوفیوں سے متاثر ہو کر خود بھی صوفی بن جائیں اور حکومت کو لات مار کر کسی درگاہ کے مجاور نہ بن جائیں، مجھے ان کے اندر چھپا ہوا ایک اچھا انسان صاف طور پر نظر آ رہا ہے۔

میں پھر وہی کہوں گا کہ میں اپنی بیوی کی مرضی کے بغیر کسی پروگرام کی داغ بیل نہیں ڈال سکتا۔

آپ نہیں سمجھیں گے میں واقعتاً اپنی بیوی سے بہت ڈرتا ہوں۔

میں تمہیں ایسا تعویذ دوں گا کہ تمہاری بیوی کی زبان بند ہو جائے گی، تم کچھ بھی کرتے پھر نا وہ ایک لفظ نہیں بولے گی تم ہمت تو کرو۔

چلو میں کوشش کروں گا، میں نے انہیں تسلی دی، ناشتے سے نمٹ کر وہ چلے گئے اور وعدہ کر گئے کہ صوفیوں کی اگلی کانفرنس ہم کریں گے اور تم اس کی روح رواں ہو گے۔ میں نے بھی ہاں کر دی لیکن مجھے معلوم تھا کہ اگر میں اس طرح کی کسی کانفرنس کا ذکر کروں گا تو بانو میری روح نکال کر کسی کتے کے گلے میں ڈال دے گی، پھر بھی میں نے اگلی صبح سو مرتبہ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھ کر ہمت کر کے بانو سے پوچھ ہی لیا کہ کیا میں صوفیا کرام کی طرف سے ہونے والی کسی کانفرنس میں شرکت کر سکتا ہوں۔

بانو نے مجھے ایسی نظروں سے دیکھا جیسی نظروں سے موت کا فرشتہ اس انسان کو دیکھتا ہے کہ جس کی روح قبض کرنے کا حکم مل چکا ہو۔

تھوڑی دیر موت کی سی خاموش رہی، پھر اس نے کہا۔ پھر وہی بات آخر آپ کے دل سے یہ خرافات کس طرح نکلیں گی، کیا میں اپنے مائیکہ میں چلی جاؤں؟

اگر تم مائیکہ میں چلی گئیں تو کیا ہمارا نکاح ٹوٹ جائے گا؟

لاحول ولاقوۃ۔ کیا فضول باتیں کرتے ہو، دل چاہتا ہے کہ اپنا سر دیواروں پہ دے ماروں۔

کیسے سمجھاؤں۔ صوفیوں کے اریب قریب رہنا کوئی گناہ نہیں ہے۔ یہ تو وہ سعادت ہے کہ جس کی خواہش اللہ کے سب نیک بندے کرتے ہیں، ایک بار اگر میں سچ مچ کا صوفی بن گیا تو پھر دیکھنا ہمارے خاندان میں کتنی تیزی کے ساتھ سدھار آئے گا۔ منشی بختاور کا لونڈا جب سے صوفی بنا ہے ان کے گھر میں نیکیاں بارش کی طرح برستی ہیں، اس کی بیوی تک جماعت میں جانے لگی ہے، جب کہ پکچر دیکھے بغیر اس کا تو پانی بھی ہضم نہیں ہوا کرتا تھا، تمہیں تو یاد ہوگا اس نے چار بچوں کی ماں بننے کے بعد بھی کالو قصائی کے لڑکے سے باقاعدہ عشق لڑایا تھا اور آج دیکھنے میں وہ اس دور کی رابعہ بصری لگتی ہے، یہ سب اس تصوف کی خیر و برکت ہے جس سے تم چڑتی ہو۔

بانو۔ اس طرح چپ بیٹھی رہی جیسے وہ میری کوئی بات سن ہی نہ رہی ہو، میں نے کہا جب تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہوتی تو تم اپنے ہونٹوں پر سناٹا طاری کر لیتی ہو۔

کیا بولوں۔ ''اس نے چیخ کر کہا'' آپ کو کتنا ہی سمجھا لو لیکن جیسے ہی یہ نیم آوارہ قسم کے دوست آتے ہیں اور آپ کے کان بھرتے ہیں تو آپ پھر ایسے ہی ہو جاتے ہیں جیسے سدا سے آپ ہیں۔

میں سدا سے کیسا ہوں؟ کیا میں مادر زاد بگڑا ہوا ہوں؟ کیا میں شوہر بننے کے قابل نہیں۔

آخر تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو۔

میں نے آپ کو کبھی برا انسان نہیں سمجھا، میرا کہنا یہ ہے کہ آپ صراط مستقیم پر چلنا شروع ہی کرتے ہیں کہ کوئی دوست آتا ہے اور آپ کو پھر راہ راست سے بھٹکا دیتا ہے، کل تک آپ ٹھیک تھے اور رات آپ خود ہی فرما رہے تھے کہ میں نے اور بھائی صاحب نے آپ کو ایک غلط راستے پر جانے سے روکا ہے۔ آج پھر وہی بات وہی گدھے کی ایک لات۔

بس تمہاری یہی باتیں اذیت پہنچاتی ہیں، تم تصوف کو گدھے کی لات بتاتی ہو۔ اری بھلی مانس تصوف ہی کی وجہ سے حضرت جنید بغدادیؒ دنیا میں آئے، تصوف ہی کی وجہ سے شیخ عبدالقادر جیلانی پروان چڑھے اور تصوف ہی کی وجہ سے خواجہ غریب نواز کو فروغ ملا۔ سنا ہے کہ تمہارے کوئی جدامجد بھی بہت بڑے صوفی تھے وہ بھی تصوف ہی کی وجہ سے قابل احترام مانے گئے لیکن تم ہو کہ تصوف کے پیچھے نہ جانے کب سے لاٹھی لے کر دوڑ رہی ہو۔

معاف کرنا میں تصوف کی مخالف نہیں ہوں، میں تو اس بازاری تصوف کے خلاف بولتی ہوں جو لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے۔ مولوی بغدادشریف کا بیٹا دلدل کل تک گلیوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا پھرتا تھا اور کنکوے اڑانا اس کا محبوب مشغلہ تھا، آج وہ اپنی خانقاہ بنا رہا ہے اور عقل سے عاری قسم کے لوگ اپنی بیوی بچوں سمیت اس سے دھڑا دھڑ بیعت ہو رہے ہیں۔

بیگم۔ خدا کے لئے اپنی زبان کو لگام دو۔ دلدل میاں پچھلے کئی سال سے دعوت کے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جمعرات کے دن میں نے خود اسے اپنی آنکھوں سے گشت کرتے ہوئے دیکھا ہے ایک دن وہ ایک رکشے والے سے اس بات پر ایک گھنٹے تک بحث کرتے رہے کہ اسٹیشن سے محلہ ابوالبرکات تک کا بھاڑا ۲۵ روپے ہوتا ہے تو تم ۳۰ روپے لے کر کیوں اپنی کمائی کو حرام کر رہے ہو، کتنی گہری بات تھی، ان کی باتوں کے ایک ایک حرف سے تقویٰ ٹپک رہا تھا۔ آج وہ صوفیاء کرام کے بہ طفیل اس قدر نیک ہو چکا ہے کہ اس سے زیادہ نیک ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، اس کا تو حق ہے کہ وہ اپنی خانقاہ بنائے اور ہمارا فرض ہے کہ اس کی خانقاہ کو کمک پہنچائیں لیکن تمہیں تو صوفیوں سے کپڑے پھاڑنے سے فرصت نہیں۔

بانو نے مجھے گھور کر دیکھا، پھر بولی، کسی کے عیب کھولنے کا مجھے کوئی شوق نہیں لیکن میں نے سنا ہے کہ دو مہینے پہلے اسی دلدل نے جس کی تم تعریفیں کر رہے ہو خالہ ارجمند بانو کی لڑکی کو کھلے عام چھوڑ دیا تھا اور اس لڑکی نے ان کی داڑھی پکڑ لی تھی۔

میں نے بھی سنا ہے۔ بے شک سنا ہے لیکن اس وقت مدبرین قسم کے لوگوں نے یہ بھی کہا تھا کہ سزا دلدل میاں کو ملنی چاہیے تھی، داڑھی کا کیا قصور تھا کہ لڑکی نے داڑھی ہی پکڑ لی۔

دلدل میاں کو شرم نہیں آتی کہ اچھی خاصی بڑی داڑھی رکھ کر دن دہاڑے لڑکیوں کو چھیڑتے ہیں اور ان ہی دلدل میاں نے مدرسہ بلبلیہ کا چندہ کر کے سارا کا سارا خود ہضم کرلیا اور ایک روپیہ بھی مدرسہ والوں کو نہیں دیا، اب اس کو خانقاہ بنانے کا کیا حق ہے؟ میں اس طرح کے صوفیوں کی جو آج حشرات الارض کی طرح پیدا ہورہے ہیں مخالفت کرتی ہوں اور ایسے ہی نام نہاد صوفیوں سے دور رہنے کی میں آپ کو تاکید کرتی ہوں۔

سنو میری جان سنو! دہلی میں صوفیوں کی جو کانفرنس ہوئی ہے اس نے تصوف کی برکتیں پورے ملک میں پھیلادی ہیں، حد تو یہ ہے کہ وہ نریندر مودی جنہوں نے پورے گجرات کو آگ میں جھونک دیا تھا اور جنہوں نے مسلمانوں اور اسلام کے خلاف سازشوں کے رنگ برنگے جال بنے تھے، انہوں نے بھی اس کانفرنس میں شرکت کی اور صوفیوں سے گلے مل کر یہ ثابت کردیا کہ وہ بھی ایک اچھے انسان ہیں۔ جب سے میں نے تصویروں میں صوفیوں کو نریندر مودی سے لپٹ چپٹ کرتے دیکھا ہے میرے دل میں بھی یہی ارمان مچل رہے ہیں کہ میں بھی صوفی بن جاؤں اور میں بھی نریندر مودی کے گھٹنوں میں اپنا سر ٹیک دوں۔

ہمیشہ غلط چلو گے، غلط سوچو گے اور غلط قسم کے غلط کارناموں سے متاثر ہوں گے، خدا ہی جانے وہ دن کب آئے گا جب آپ کی اصلاح ہوگی۔ یہ کہہ کر اس نے ایک ٹھنڈا سانس لیا۔

میں گھبرا گیا، کیوں کہ جب بھی وہ ٹھنڈا سا سانس لیتی ہے تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ اس کا ہارٹ فیل ہوجائے گا اور میں بھری بہار میں یتیم و مسکین ہو کر رہ جاؤں گا، ہاں لوگ تو ماں باپ کے مرنے سے یتیم ہوتے ہیں لیکن مجھے ایسا لگتا ہے کہ جس دن میری بیوی مرجائے گی میں سچ مچ یتیم ہوجاؤں گا، اس لئے میں نے اپنی گفتگو کا انداز بدلا اور پھر میں بولا۔

جانِ ابوالخیال! عرض یہ ہے کہ تم اخبارات کی ان کٹنگ کو دیکھو، دیکھو کیسی کیسی نورانی داڑھیوں والے کیسے کیسے ہری پگڑی والے کس طرح نریندر مودی پر گر رہے ہیں، جیسے پروانے کسی شمع محفل میں نچھاور ہو رہے ہوں۔ آخر میں بھی تو انسان ہوں اس طرح کے منظر دیکھ کر کس طرح اپنے دل کو قابو میں رکھوں اور کس طرح اپنے ولولوں کو تسلی دوں۔

''یہ سب لوگ'' بانو نے مستحکم لب و لہجہ میں کہا۔ لپاٹی ہیں یہ سب بکاؤ لوگ ہیں یہ لوگ اسلام کو بدنام کرنے والے ہیں۔ بانو نے عالمانہ انداز میں بولنا شروع کیا، یہ لوگ اس کی وجہ سے آج تک نریندر مودی پوری دنیا میں بدنام ہیں، ظالم و جابر کی حیثیت سے ان کی ایک پہچان بنی ہوئی ہے، انہوں نے آج تک گجرات کے دنگا و فساد پر کسی بھی طرح کی شرمندگی کا اظہار بھی نہیں کیا ہے، ان کی حکومت میں آئے دن مسلمانوں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، کتنے ہی بے قصور لوگ جیلوں میں ڈال دیئے گئے ہیں، گائے کے نام پر کتنے ہی مسلمانوں کا قتل کردیا گیا ہے لیکن مودی کی خاموشی کا طلسم آج تک نہیں ٹوٹا ہے، ایسے شخص کو صوفیوں کی کانفرنس میں مدعو کرنا غیرت ملی کے خلاف ہے اور چورا ہے پر اسلام کو بدنام کرنے کے مترادف ہے۔ جن صوفیوں نے یہ حرکت کی ہے وہ سب دنیادار ہیں اور تصوف کی لائن سے اس دنیا کی نعمتیں اپنے دونوں ہاتھوں سے بٹور رہے ہیں، ان کا روحانیت اور دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ سب مداری ہیں اور مداریوں کی کوئی اوقات نہیں ہوتی۔

بیگم! تمہاری بہت سی باتیں درست ہیں لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہوتا ہے کہ تم ان صوفیوں کو کہ جن کے حلئے دیکھ کر آر ایس ایس کے کرم چاری بھی متاثر ہو رہے تھے، مداری قرار دے رہی ہو۔ میں کسی بھی چیز کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ میں نے جب سے اخبارات میں ان ہرے بھرے صوفیوں کی تصویریں دیکھی ہیں میرا ایمان مسلسل بڑھ رہا ہے اور کئی دن سے میں فجر کی نماز تک جماعت سے پڑھ رہا ہوں، اس سے بڑی حقانیت ان صوفیوں کی کیا ہوگی۔

اور آپ نے یہ تصویر نہیں دیکھی۔ بانو نے ایک تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، دیکھئے اس تصویر میں کوئی صوفی کس طرح نریندر مودی کے سامنے رکوع کر رہا ہے، کیا صوفیوں کی یہ شان ہوتی ہے۔ آپ ان ساری تصویروں میں ایک تصویر بھی ایسی نہیں دکھا سکتے کہ جس میں نریندر مودی کسی صوفی کے سامنے جھک رہے ہوں، سب تصویروں میں نام نہاد صوفیوں کا حال یہ ہے کہ ایک ظالم آدمی کے آگے اس طرح جھک رہے ہیں کہ جیسے جھکنے کے معاملے میں ایک دوسرے سے بڑا مقام حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

بیگم۔ یہ صوفیوں کے اخلاق ہیں، وہ جھک کر یہ ثابت کررہے ہیں کہ عاجزی اور انکساری کا اظہار کرنا ہمارا دستور ہے۔

بے شک عاجزی اور انکساری مسلمانوں کا طرۂ امتیاز رہا ہے اور صوفیوں نے اسلام کے اس وصف کو اور زیادہ بڑھا دیا ہے لیکن کسی ظالم کی تعریف کرنا اور ان کے سامنے اپنے سروں کا جھکانا غیرت ملی کا قتل ہے، اُن مسلمانوں کے اور ان مظلوموں کی روحوں پر کیا گزرتی ہوگی جو گجرات کے ظلم کا نشانہ بنے تھے اور آج تک جن کے ورثاء کی فریاد تک کوئی سننے والا نہیں۔

آخر تم چاہتی کیا ہو؟ صوفیوں کی اس کانفرنس میں طاہر القادری تک شریک ہوئے ہیں، جن کے سامنے اسرائیل تک گھٹنے ٹیکتا ہے۔

اسرائیل گھٹنے ٹیکتا ہے یا طاہر القادری اسرائیل کے سامنے ایڑیاں رگڑتے ہیں؟ بانو نے ایک خطرناک قسم کا سوال کیا۔

بیگم تم اُن طاہر القادری پر چھینٹے اڑا رہی ہو کہ جن کی پالیسیوں کے چرچے آسمانوں تک ہو رہے ہیں، ان ہی طاہر القادری کی وجہ سے ساتویں آسمان کے فرشتے بھی صوفیوں کی کانفرنس میں موجود رہے، میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ صوفیوں کی اس مبارک تقریب میں ہزاروں کراماً کاتبین موجود تھے اور کانفرنس کی کارروائی بقلم خود لکھ رہے تھے۔

بانو نے اپنی ہنسی دباتے ہوئے مجھے گھور کر دیکھا، پھر زیر لب بولی اور ان ہی طاہر القادری کی وجہ سے محفل سماع منعقد ہوئی اور صوفیوں نے رقص کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا، کیا تصوف اسی کا نام ہے۔

میری جان! تم کیوں اپنا خون جلا رہی ہو، سماع اور رقص موجودہ تصوف کی ایک شق ہے اور اس شق کو پورا کرنے کے لئے دو چار صوفیوں نے رقص کا مظاہرہ کردیا، بس اتنی سی بات ہے تم چراغ پا ہو۔ یہ دیکھو کہ اس رقص کو دیکھ کر ہمارے وزیر اعظم کی باچھیں کس قدر کھل گئی تھیں اور انہیں یہ کھل کر اندازہ ہوگیا تھا کہ جو ساز و سامان ساری دنیا میں موجود ہے وہ ساز و سامان تصوف کے بستے میں بھی رکھا ہوا ہے، پھر اہل دنیا تصوف کی مخالفت کیوں کررہے ہیں، چنانچہ نریندر مودی جی کو مسلمانوں کی تعریف کرنی پڑی اور یہ اعتراف بھی کرنا پڑا کہ اسلام کا دہشت گردی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ دیکھا آپ نے، ناچ گانے کا یہ فائدہ ہوا؟

نہیں، ہرگز نہیں۔ بانو نے منطقی انداز میں بولنا شروع کیا۔ نریندر مودی کی زبان پر اسلام کی تعریف میں جو بھی کلمات آئے وہ محض کرشمۂ قدرت ہے اسلام ایک سچا مذہب ہے، بے شک وہ اپنے ماننے والوں کو قتل وغارت گری اور دہشت گردی سے دور رہنے کی تاکید کرتا ہے، نریندر مودی کی حکومت کے وزراء شدت کے ساتھ مسلمانوں کو اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں تب نریندر مودی انہیں لگام کیوں نہیں کستے، دراصل نریندر مودی اس ہاتھی کی طرح ہیں جس کے کھانے کے دانت کچھ اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے کچھ اور۔

چلو نریندر مودی کو بھی چھوڑو۔ ''میں نے کہا'' اور بازاری قسم کے صوفیوں پر بھی مٹی ڈالو۔ لیکن کیا میں سچ مچ کے صوفیوں کے شانہ بشانہ چل کر کوئی عمدہ صوفی کانفرنس میں منعقد کرسکتا ہوں۔

ہرگز نہیں، میں تمہیں ان جھمیلوں میں پڑنے کی اجازت نہیں دے سکتی۔ بانو نے دوٹوک انداز میں کہا۔ تو کیا میرے ارمان میرے دل کی دیواروں سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر یوں ہی خودکشی کرتے رہیں گے، کیا ان بیچاروں کو اس وادیٔ رنگ و بو میں اچھل کود کرنے کا کوئی موقعہ نہیں ملے گا؟

دل کیا ہے ایک اُجڑا ہوا قبرستان ہے جس میں ہزاروں خواہشیں مدفون ہیں اور ہزاروں حسرتیں بے گور وکفن پڑی ہوئی ہیں، لے دے کے تم سے امید تھی کہ تم میرے ارمانوں کے گھر پر اپنا دست شفقت ضرور رکھو گی لیکن تم حسن الہاشمی سے رشتے بنا کر گمراہ ہوچکی ہو، کاش تمہیں ایک مظلوم شوہر کے حقوق ادا کرنے کی توفیق ہوتی۔

میں نے یہ ڈائیلاگ تو کسی نہ کسی طرح بول دیئے لیکن ایکٹنگ کی لاکھ کوشش کے باوجود اپنی آنکھوں کو نم کرنے میں کامیاب نہ ہوسکا۔

پھر بھی بانو کا دل پسیج گیا، اس نے کہا کہ آپ اس موضوع کو میری خاطر، یعنی اُس بیوی کی خاطر جس کے لئے آپ نے ایک بار بھری دوپہر میں اس بات کا وعدہ کیا تھا کہ آپ آسمان سے چاند ستارے توڑ کر میرے قدموں میں ابھی ڈال دیں گے، یاد ہے نا؟

جی، کچھ کچھ یاد تو ہے۔ ''میں اس طرح بولا جیسے میں کسی بہت پرانی قبر سے بول رہا ہوں۔''

تو میرے سرتاج! آپ آسمان پر چڑھ کر چاند ستارے توڑنے کی زحمت نہ کریں، بس اس طرح کی فرمائشوں کو ترک کردیں تاکہ زندگی کے بقیہ دن رات میں سکون وراحت کے ساتھ گزار سکوں۔

کچھ دیر گھر میں مکمل خاموشی رہی، پھر اس نے موقعہ غنیمت جان کر کہا۔ ہاں میں آپ سے اس بات کا وعدہ کرتی ہوں کہ بھائی صاحب جلد از جلد آپ کی تنخواہ بڑھادیں اور آپ کو اذان بت کدہ کی دوسری جلد لکھنے کا حکم دیں، پہلی جلد کی طرح اگر دوسری جلد بھی مقبول ہوگئی تو ہماری تنگ دامانی انشاء اللہ بالکل ختم ہوجائے گی اور آپ کی جیب بھی ہر وقت خالی خالی نہیں رہے گی۔

چلو میں نے تمہاری بات مان لی اور اب میں اس طرح کی کانفرنسوں میں شرکت کی ضد نہیں کروں گا لیکن تم مجھے ایک دکان کھولنے کی اجازت دو۔

کیسی دکان؟ بانو نے سرتا پا سوال بنتے ہوئے کہا۔ اور حضرتِ من دکان کے لئے پیسے کہاں سے آئیں گے، ہمارا حال تو فی الحال یہ ہے کہ اگر ہم مرجائیں تو گھر میں کفن کے پیسے نہیں۔

میں نے اطلاعاً عرض کیا، میں ایسی دکان کی بات کر رہا تھا کہ جس میں ایک روپیہ بھی لگانا نہیں پڑتا اور سامان خوب بکتا ہے۔

دنیا میں ایسی دکان کونسی ہے کہ جو راس المال کے بغیر چلتی ہو، مونگ پھلی بھی اگر بیچو گے تو مونگ پھلی خرید کے بھی تو لاؤ گے۔

بیگم۔ میں مفتی مروارید کے صاحب زادے میاں گل قند کی طرح ''ایوارڈ'' بیچنے کی دکان کھولوں گا جس کی کامیابی کے لئے صرف ایک بار ایک اچھا سا سائن بورڈ لکھوانے کے لئے پیسے خرچ کرنے پڑیں گے۔

''ایوارڈ''؟! میں کچھ سمجھی نہیں۔

بیگم آج کل لوگوں کو ایوارڈ یافتہ ہونے کا ایک مرض ہوگیا ہے جو ایوارڈ کے لائق ہوتے ہیں تو انہیں کہیں نہ کہیں سے ایوارڈ مل ہی جاتے ہیں، لیکن کچھ لوگ کسی لائق نہیں ہوتے وہ بے چارے ایوارڈ کو ترستے ہیں، میں ایسے لوگوں کو بہت سستے داموں میں ایوارڈ فروخت کروں گا،

ایسے ایوارڈ کون بے وقوف خریدے گا۔

بیگم! کل ہی کی تو بات ہے خواجہ امرود بخت کا بیٹا جس پر شاعری کی دھن سوار ہوگئی ہے اور جو ابھی تک زندگی میں ایک شعر بھی ایسا نہیں کہہ سکا ہے جسے کوئی شریف آدمی ہضم کرلے وہ کہہ رہا تھا فرضی صاحب کوئی ایسا پروگرام رکھو کہ میرے نام کی ایک شام ہوجائے، خواہ وہ بھری دوپہر میں ہو لیکن اس میں مجھے ایک عدد ایوارڈ عطا کردو۔ میں لوگوں کی نظروں میں آجاؤں گا، اس سلسلہ کے تمام اخراجات میں برداشت کروں گا اور ایوارڈ کی قیمت بھی میں ادا کروں گا، یقین کرو بیگم ایسے بہت من چلے ہیں جو ایوارڈ کے لئے مارے مارے پھر رہے ہیں، چند ہزار خرچ ہوں گے انہیں ایوارڈ مل جائے گا اور مجھے پیسے۔

بانو نے مجھے اس طرح دیکھا کہ جیسے میں اس دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہوں۔

میں نے اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ بانو جب بھی مجھے اس طرح دیکھتی ہے تو میں سمجھ جاتا ہوں کہ میں نے قلعہ فتح کرلیا ہے۔

جی ہاں میرے قارئین بیوی کسی قلعہ کی مانند ہی ہوتی ہے اور بیوی کو منالینا ایسا ہی ہے جیسے کسی سلطان کا قلعہ فتح کرلیا ہو۔

زندگی رہی تو میں ایک ایسی شاندار دکان کھولوں گا جوان شاعروں کو، قلم کاروں کو، نیتاؤں کو قوم کی برائے نام سی خدمت کرنے والوں کو خطابات، القابات اور ایوارڈ عطا کرے گی، بہت کم داموں میں، اگر آپ بھی کوئی خطاب یا کوئی ایوارڈ حاصل کرنا چاہیں تو مجھ سے رابطہ قائم کریں، جب آپ اس دکان پر تشریف لائیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کیسے کیسے شریف زادے امیدوار بن کر لائن میں لگے ہوئے ہیں اور کس طرح یہ لاوارث قوم قابل قدر قسم کے ایوارڈوں سے سرفراز ہو رہی ہے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ایک

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

تاریخ پیدائش نامعلوم (اختلافی)

تاریخ وفات 302ھ

مزار مبارک بغداد شریف

خاندانی نام جنید بن محمد، کنیت ابوالقاسم، آپ نے فقہ کی تعلیم حضرت ابوثورؒ سے حاصل کی، تصوف کے رموز ونکات حضرت حارث محاسبیؒ سے سیکھے اور خرقۂ خلافت مشہور صوفی بزرگ حضرت سری سقطیؒ سے حاصل کیا جو آپ کے حقیقی ماموں بھی تھے۔

جذب وکیف کی انتہائی منزلیں طے کرنے کے باوجود حضرت جنید بغدادیؒ ہمیشہ احتیاط اور ہوش کی حالت میں رہے۔ آپ کی عارفانہ عظمتوں پر تمام اولیائے کرام متفق ہیں۔ اسی لئے آج بھی آپ کو سیدالطائفہ (صوفیوں کے سردار) کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ شہر بغداد کا واقعہ ہے جو اپنے وقت میں متمدن دنیا کا سب سے بڑا علمی اور تہذیبی مرکز تھا اور اسی شہر کے ایک گوشے میں ایک مرد خدا، بندگان خدا کے دلوں کی کثافت دھونے کے مشکل ترین کام میں مصروف تھا۔ ایک دن ایک شخص درویش کی خانقاہ میں حاضر ہوا، درویش نے حسب معمول مہمان کی تواضع کی اور پوچھا۔ ''میرے بھائی! تم کہاں سے آرہے ہو؟''

جواب میں اس شخص نے کہا۔ ''میں حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ شیخ کی روحانی برکات سے فیضیاب ہوسکوں۔''

جو شخص اللہ کی بارگاہ کرم میں حاضر ہو چکا ہو، اسے ایک انسان کے پاس آنے کی کیا ضرورت ہے؟'' درویش نے اپنے عقیدت مند کو ٹوکتے ہوئے کہا۔ ''جو ذات اقدس اپنے ایک ایک بندے کی کفیل ہو، اس نے تمہیں بھی محروم نہیں رکھا ہوگا۔''

اس شخص نے درویش کی بات سنی مگر اپنی ضد پر قائم رہا۔ ''شیخ! مجھے آپ کا فیض صحبت درکار ہے، میں بڑی توقعات لے کر حاضر ہوا ہوں۔ برائے خدا آپ مجھے مایوس نہ کیجئے گا۔''

درویش نے کچھ دیر کے لئے سکوت اختیار کیا، پھر اس شخص کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''جب سے تم حج کے لئے گھر سے نکلے ہو، کیا تم نے گناہوں سے بھی اجتناب کیا ہے؟''

اس شخص نے نفی میں جواب دیا۔

درویش نے کہا۔ ''اس کا مطلب ہے کہ تم سفر میں نہیں تھے۔'' پھر اس شخص سے پوچھا۔ ''سفر کے دوران میں جب تم رات گزارنے کے لئے کسی سرائے میں ٹھہرے تو کیا تم نے کوئی مقام قرب طے کیا؟''

اس شخص نے بڑی حیرت سے درویش کی طرف دیکھا اور نفی میں اپنے سر کو جنبش دی۔

درویش نے تاسف آمیز لہجے میں کہا۔ ''اس کا مفہوم یہ ہے کہ تم نے منزل بہ منزل سفر طے نہیں کیا۔'' اس کے بعد درویش نے اس شخص سے ایک اور سوال کیا۔ ''پھر جب تم نے احرام باندھا تو اپنے سابقہ لباس کے ساتھ ساتھ انسانی کمزوریوں مثلاً خود بینی، بغض، حسد اور حرص وطمع کو بھی اپنے آپ سے دور کیا یا نہیں؟''

درویش کے سوالات سن کر اس شخص کی حیرت میں مزید اضافہ ہوگیا تھا۔ ''میں اپنی ایسی کسی کمزوری پر قابو نہیں پا سکا۔''

درویش نے کہا۔ ''پھر تو تم نے احرام ہی نہیں باندھا۔'' اس کے بعد اس شخص سے پوچھا۔ ''جب تم نے عرفات کے میدان میں وقوف کیا تو مراقبہ ذات باری کیا؟'' جب اس شخص نے نفی میں جواب دیا تو درویش نے کہا۔ ''پھر تو تم نے وقوف ہی نہیں کیا۔''

اسی طرح درویش نے اس شخص سے مسلسل سوالات کئے۔

''جب تم مزدلفہ پہنچے تو تمام نفسانی خواہشات سے قطع تعلق کیا؟''

''جب تم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تو جمال ذات باری کا مشاہدہ کیا؟''

''جب تم نے 'صفا اور مروہ' کے درمیان سعی کی تو مقام صفا حاصل کیا یا نہیں؟''

''پھر جب تم ''منیٰ'' میں آئے تو تم نے اپنے نفسانی خواہشات کو قربان کیا؟''

''پھر جب تم نے رمی جمار کی تو اپنی حیوانی حسرتوں اور آرزوؤں کو بھی دل سے نکال کر دور پھینکا یا نہیں؟''

وہ شخص ہر سوال کا جواب نفی میں دیتا رہا تو درویش نے کسی تکلف کے بغیر کہا۔''میرے بھائی تم نے سرے سے حج ہی نہیں کیا۔ واپس جاؤ اور دوبارہ اس طرح حج کرو جیسے میں نے تمہیں بتایا ہے تا کہ تم مقام ابراہیمی تک پہنچنے کی سعادت حاصل کرسکو۔''

یہ درویش مشہور صوفی بزرگ حضرت جنید بغدادیؒ تھے، قارئین اسی ایک واقعہ سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادیؒ کی عارفانہ شان کیا تھی؟

☆☆☆☆

آپ کا خاندانی نام جنید تھا، والد محترم کا نام محمد اور دادا کا نام جنید قواریری تھا۔ دادا کے نام پر آپ کا نام رکھا گیا، ابوالقاسم آپ کی کنیت تھی۔ حضرت جنید بغدادیؒ کی تاریخ پیدائش میں شدید اختلاف ہے۔ اکثر مؤرخین نے تو آپ کا سن پیدائش تحریر ہی نہیں کیا۔ بعض تذکرہ نگاروں نے نہایت محتاط انداز میں ۲۱۵ھ کو حضرت جنیدؒ کا سال ولادت قرار دیا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد ''نہاوند'' کے باشندے تھے۔ آل سامان کے دور حکومت میں اس قدیم شہر کو تاریخی اہمیت حاصل تھی۔ دولت ایران اور مملکت عثمانیہ کے درمیان میں جو متنازعہ کوہستانی علاقہ ہے ان دنوں علاقہ جبل کے نام سے مشہور تھا۔ دولت عباسیہ کے آخری زمانہ تک پہاڑی علاقہ کا صدر مقام یہی شہر ''نہاوند'' تھا۔ حضرت جنیدؒ کی ولادت سے پہلے آپ کے والد جناب محمد نے ترک وطن کر کے بغداد کی سکونت اختیار کرلی تھی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم آئینہ سازی اور شیشہ گری کے آلات کی تجارت کیا کرتے تھے۔ بعض مؤرخین کا خیال ہے کہ جناب محمد نے اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے کوہستانی علاقہ چھوڑا اور بغداد منتقل ہوگئے مگر جب ہم اس دور کے حوالے سے تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ایک اذیت ناک صورت حال سامنے آتی ہے۔ عباسی خلیفہ مامون الرشید نے ۲۱۴ھ میں علی بن ہشام نامی ایک شخص کو علاقہ جبل کا عادل (گورنر) مقرر کیا تھا اور اس کے ساتھ ہی قم، اصفہان اور آذربائیجان وغیرہ کے علاقے بھی اس کی تحویل میں دیدیئے تھے۔ علی بن ہشام فطرتاً ایک سنگ دل انسان تھا، اس نے حکومت کا رعب وجلال قائم کرنے کے لئے مخلوق خدا پر بے شمار مظالم ڈھائے۔ ہزاروں انسانوں کا مال واسباب لوٹا اور ان کی جائیدادیں ضبط کرلیں۔ بہت سے لوگوں کو سرمقتل لے جاکر ذبح کرڈالا۔ نتیجتاً پورے علاقہ میں ایک کہرام برپا ہوگیا، مجبور و بے کس انسان آسمان کی طرف منہ کر کے فریاد کرتے تھے۔

''اے خدا! تو نے علی بن ہشام کو ہمارے کونسے گناہوں کی پاداش میں ہم پر نازل کیا ہے۔''

اسی گریہ وزاری کے دوران وہ ستم رسیدہ لوگ غائبانہ طور پر عباسی خلیفہ مامون الرشید کو مخاطب کر کے کہا کرتے تھے۔''امیر المؤمنین آپ کو خبر بھی ہے کہ آپ نے کس ظالم وجابر حاکم کو ہم پر مسلط کیا ہے؟ کیا یہی آپ کا نظام مملکت ہے؟''

جب علی بن ہشام کی ایذا رسانیوں کی خبریں خلیفہ مامون الرشید تک پہنچیں تو وہ شدت غضب سے بدحواس ہوگیا، پھر اس نے فوری طور پر عجیف نامی ایک شخص کو سر دربار طلب کیا جو شجاعت واستقامت میں بڑی شہرت رکھتا تھا۔

''عجیف! جب سے میں نے علی بن ہشام کے مظالم کی داستانیں سنی ہیں، میں بے خوابی کے مرض میں مبتلا ہوگیا ہوں۔'' عباسی خلیفہ مامون الرشید نے عجیف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''کیا تو مجھے میری کھوئی ہوئی نیندیں لوٹا سکتا ہے؟''

''امیر المؤمنین! میں کوئی طبیب نہیں ہوں۔'' عجیف نے عاجزی کے ساتھ عرض کیا۔''اگر میری وجہ سے خلیفۃ المسلمین کی کھوئی ہوئی نیندیں واپس آسکتی ہیں تو غلام حاضر ہے۔ عجیف اپنی جان دے کر بھی آپ کو خوابوں کو پرسکون بنا سکتا ہے۔''

''میری آنکھیں بس ایک ہی منظر دیکھنا چاہتی ہیں تو علی بن ہشام کو زنجیریں پہنادے اور پھر اسے میرے قدموں میں لاکر ڈال دے۔'' مامون الرشید بہت زیادہ جذباتی ہوگیا تھا۔''پھر میں اس ستمگر و نافرمان کا سر اپنے پیروں سے کچل ڈالوں۔''

''اگر میری زندگی نے وفا کی تو ایسا ہی ہوگا امیر المؤمنین! عجیف

نے سرخم کرتے ہوئے کہا۔

پھر مامون الرشید کے حکم پر عجیف اپنا لشکر لے کر علاقہ جبل کی طرف بڑھا، جب علی بن ہشام نے یہ خبر سنی تو اس نے سرکشی اختیار کی اور حکومت کے دوسرے باغی بابک سے مل کر علم بغاوت بلند کرنا چاہا مگر عجیف نے اسے سنبھلنے کا موقع نہیں دیا اور وہ کسی بلائے ناگہانی کی طرح علی بن ہشام کے سر پر پہنچ گیا اور پھر ۲۱۷ھ میں اس جابر و سفاک انسان کو گرفتار کر کے عباسی خلیفہ مامون الرشید کے سامنے پیش کر دیا۔ علی بن ہشام کو دیکھ کر مامون الرشید اس قدر جذباتی ہو گیا تھا کہ اس نے علاقہ جبل کے حاکم کا عدالتی احتساب کرنے کے بجائے اسی وقت علی بن ہشام اور اس کے بھائی حبیب کے قتل کے احکام جاری کر دیئے، پھر جب دونوں بھائیوں کے جسم خون میں نہا کر ساکت ہو گئے تو مامون الرشید نے نیا حکم جاری کیا۔

''علی بن ہشام کا سر نیزے پر بلند کرو اور اسے عراق، خراسان، شام اور مصر کے گلی کوچوں میں پھراؤ، جب تمام لوگ یہ عبرتناک تماشہ دیکھ چکیں تو پھر اس ظالم و نافرمان کے سر کو سمندر میں پھینک دو۔''

علی بن ہشام کا دور جفا کاری چار سالوں پر محیط تھا۔ اس نے ۲۱۴ھ سے ۲۱۷ھ تک مخلوق خدا پر وہ مظالم ڈھائے کہ جنہیں دیکھ کر سخت دل انسان بھی کانپ اٹھتے تھے، یہی وہ پر آشوب زمانہ تھا جب حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم جناب محمد نے نمناک آنکھوں کے ساتھ اپنے آبائی وطن ''نہاوند'' کو سلام آخر کہا اور ہجرت کر کے بغداد پہنچے اور اسی تاریخی شہر میں حضرت جنیدؒ جیسا نابغۂ روزگار صوفی پیدا ہوا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک ایسے خاندان میں آنکھیں کھولیں جس کا بہ ظاہر علم و فضل سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اگر زہد و تقویٰ کو بنیاد بنایا جائے تو اس خاندان میں ایسا کوئی پرہیزگار شخص بھی پیدا نہیں ہوا جس کے حوالے سے اس گھرانے کو شہرت یا فضیلت حاصل ہو، البتہ حضرت جنید بغدادیؒ کی ننھیال کو ایک محترم علمی خانوادے سے نسبت تھی۔ آپ کے حقیقی ماموں حضرت سری سقطیؒ نہ صرف اپنے عہد کے مشہور صوفی بزرگ تھے بلکہ آنیوالے زمانوں میں بھی آپ کا نام ہمیشہ عزت و احترام سے لیا جائے گا۔

☆☆☆☆

بغداد منتقل ہونے کے بعد بھی جناب محمد نے اپنا وہی کاروبار جاری رکھا جب حضرت جنیدؒ پانچ چھ سال کے ہوئے تو والد کے حکم سے شیشے کی دکان پر جا کر بیٹھنے لگے۔ اس واقعے سے بھی اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ آپ کے والد محترم کسی قسم کا علمی ذوق نہیں رکھتے تھے۔ ان کی ذہنی معراج یہ تھی کہ وہ کسی طرح اپنے بیٹے کو ایک کامیاب دکاندار بنا دیں، جناب محمد اسی کوشش میں لگے ہوئے تھے مگر قدرت حضرت جنید بغدادیؒ کے بارے میں کچھ اور فیصلہ کر چکی تھی۔ اہل دنیا ظاہر کی آنکھوں سے بس اتنا ہی دیکھ سکتے تھے کہ ایک پانچ چھ سالہ بچہ شیشے کی دکان پر بیٹھتا ہے اور آنے والے خریداروں کے ساتھ بڑی شائستگی اور ذہانت کے ساتھ گفتگو کرتا ہے مگر کسی کو یہ راز معلوم نہیں تھا کہ اس بچہ کا دل آئینے سے بھی زیادہ صاف ہے اور یہی بچہ جوان ہو کر سیکڑوں آئینے تراشے گا، ایسے آئینے کہ جن کی آب و تاب قیامت تک باقی رہے گی۔

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ اپنے والد محترم کے ساتھ دکان پر بیٹھے تھے کہ آپ کے ماموں حضرت سری سقطیؒ تشریف لائے اور اپنے بہنوئی جناب محمد کو مخاطب کر کے فرمایا۔ ''یہ بچہ دکانداری اور تجارت کے لئے پیدا نہیں ہوا ہے۔''

''پھر آپ ہی بتائیں کہ یہ بچہ کس کام کے لئے دنیا میں آیا ہے۔'' جناب محمد حضرت سری سقطیؒ جیسے عارف کی بات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر تھے، اس لئے سرسری لہجے میں بولے۔ ''یہ دکاندار کا بیٹا ہے، دکاندار ہی بنے گا۔''

''یہ کوئی کلیہ نہیں'' حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ''اللہ اپنی قدرت بے مثال کو جس طرح چاہے ظاہر کرے، انشاء اللہ یہ بچہ وہی بنے گا جو میری آنکھیں دیکھ رہی ہیں۔''

جناب محمد نے اپنے برادر نسبتی سے بہت حجت کی مگر حضرت سری سقطیؒ نے ان کا کوئی عذر تسلیم نہیں کیا اور بھانجے کو اپنے گھر لے آئے۔ اب حضرت جنید بغدادیؒ ایک عارف وقت کی محبت کے سائے میں پرورش پا رہے تھے۔ حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنیدؒ کو اپنے رنگ میں رنگنا شروع کر دیا، ابھی صرف ایک ہی سال گزرا تھا کہ حضرت سری سقطی حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے گئے، اس مقدس سفر میں حضرت جنید بغدادیؒ بھی ماموں کے ہمراہ تھے اور آپ کی عمر مبارک محض سات سال تھی۔

اس سفر کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ مکہ

معظمہ پہنچنے کے بعد ایک دن ایک مجلس خاص میں حضرت سری سقطیؒ تشریف فرما تھے اور آپ کے گرد عارفوں کا ہجوم تھا اور میں ان بزرگوں کے قریب ہی کھیل رہا تھا، باتوں باتوں میں یہ مسئلہ چھڑا کہ شکر کیا ہے؟ تمام بزرگوں نے مختلف انداز میں اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا، آخر میں حضرت سقطیؒ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔

"بیٹا جنید! تم بھی بتاؤ کہ شکر کسے کہتے ہیں؟"

میں نے جھجکتے ہوئے تمام بزرگوں کی طرف دیکھا اور پھر عرض کیا۔

"اللہ کی نعمتوں کو پا کر اس کی نافرمانی نہ کی جائے، میرے نزدیک اسی کا نام شکر ہے۔"

ایک سات سالہ بچے کی زبان سے یہ الفاظ سن کر تمام بزرگ جھوم اٹھے اور بہت دیر تک حضرت جنید بغدادیؒ کی ذہانت کی تعریف کرتے رہے، پھر جب تمام درویش خاموش ہو گئے تو حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کی طرف دیکھ کر نہایت پرسوز لہجے میں فرمایا۔

"مجھے یقین ہے کہ تمہیں حق تعالیٰ سے جو فیض پہنچے گا وہ تمہاری زبان کے ساتھ مخصوص ہوگا۔

حضرت سری سقطیؒ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف درست ثابت ہوئی۔ جب حضرت جنید بغدادیؒ جوان ہوئے تو ساری دنیا آپ کے اعجاز کلام کی قائل تھی، جب بھی تقریر فرماتے تو پوری مجلس آپ کے الفاظ کی تاثیر سے بے حال ہو جاتی۔

روایت ہے کہ جب حضرت سری سقطیؒ نے آپ کے بارے میں یہ پیش گوئی کی تھی حضرت جنید بغدادیؒ اس وقت کو یاد کر کے اکثر رویا کرتے تھے، جب کوئی شخص رونے کا سبب پوچھتا تو آپ نہایت رقت آمیز لہجے میں فرماتے۔

"پیرومرشد نے فرمایا تھا کہ میری زبان سے فیض ربانی جاری ہوگا۔ کاش! حضرت شیخ میرے دل کے بارے میں یہی ارشاد فرما دیتے۔"

یہ حضرت جنید بغدادیؒ کا انکسار تھا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلب اور زبان دونوں سے اپنا فیض جاری کیا۔ ☆☆

قسط نمبر:۱۵۲

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے میرے بھائیو! اب میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ ہم کو کون سی محفوظ جگہ جانا چاہئے، جہاں پر یہ آخری سال ہم دریودھن اور اس کے ساتھیوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو کر گزار سکیں اور اپنا آپ ان سے بچا سکیں۔'' یدھشٹر کے اس سوال کے جواب میں ارجن کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! اس وقت میری نگاہوں میں کئی ایک ریاستیں ہیں جہاں ہم پناہ لے کر گمنامی کی زندگی بسر کر کے جلاوطنی کا یہ آخری سال گزار سکتے ہیں، میرے خیال کے مطابق ہمیں پنچال، منشیا، سلو، ودھے، دوارکا، کلینگا یا مگدھ کی ریاستوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا چاہئے۔'' ارجن کی یہ گفتگو سن کر یدھشٹر نے کچھ سوچا پھر وہ اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو میرے بھائیو! ریاست منشیا کا مرکزی شہر ویرت ہمارے لئے بہترین جائے پناہ ہو سکتا ہے اور جہاں پر ہم اپنی جلاوطنی کا یہ آخری سال کامیابی سے گزار سکتے ہیں ویسے تو میرے دل کا یہ فیصلہ تھا کہ ہمیں پنچال یا دوارکا میں گزارنا چاہئے لیکن یہ دونوں ریاستیں پہلی جگہیں ہوں گی، جہاں پر دریودھن اور اس کے ساتھی ہمیں تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ کوشش کریں کہ وہ ہمیں پہچان کر دوبارہ بارہ سال کی جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیں۔ لہٰذا پنچال اور دوارکا کا چھوڑ کر میں نے ویرت شہر کا انتخاب کیا ہے، یہاں تک دوسری ریاستوں اور شہروں کا تعلق ہے، میں نہیں جانتا کہ ان کے راجہ کیسے ہیں لیکن منشیا کے راجہ کو میں جانتا ہوں وہ ایک نیک اور مخلص انسان ہیں اور اپنے اطراف میں اپنی شرافت کی وجہ سے مشہور اور معروف ہے۔ لہٰذا اے میرے بھائیو! اب یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے کہ ریاست منشیا کے شہر ویرت کا رخ کریں گے اور وہاں گمنامی کا یہ سال بسر کریں گے۔'' یدھشٹر جب خاموش ہوا تو ارجن کہنے لگا۔

''اے میرے بھائی! آپ نے اپنی زندگی کے بہترین اور عمدہ دن بسر کئے ہیں، آپ ریاست منشیا کے مرکزی شہر ویرت جا کر کیا کام کریں گے اور ہم سب بھائی یہ بھی نہ دیکھ سکیں گے کہ آپ کوئی کام کریں یا کسی اور شخص کے ماتحت رہ کر محنت و مزدوری کریں۔''

ارجن کی گفتگو پر یدھشٹر مسکرایا پھر وہ کہنے لگا۔ ''سنو میرے بھائیو! وہاں میں کسی کے ماتحت رہ کر کام نہیں کروں گا بلکہ کوشش کروں گا' ویرت شہر میں ریاست منشیا کے راجہ کے مصاحب کے طور پر کام کروں گا۔ سنو اس ریاست میں داخل ہو کر میں راجہ سے یہ کہوں گا کہ میرا ویدوں کا علم اور فلسفے کی معلومات بے مثل ہیں اور میں اس پر یہ بھی ظاہر کروں گا کہ میں اسے بہترین جوا بھی سکھا سکتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح میں ویرت کے راجہ کے دوست مشیر اور ساتھی کی حیثیت سے اس کے ساتھ رہ سکوں گا وہاں بھی اپنا نام کانکا بتاؤں گا۔''

یہاں تک کہنے کے بعد یدھشٹر تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر اس نے چھوٹے بھائی بھیم سین کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''بھیم سین! میں جانتا ہوں کہ تم ایک غصیلے اور جذباتی شخص ہو اور بات بات پر دوسروں پر ہاتھ اٹھا لیتے ہو، میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ ویرت شہر میں تم کیا کرو گے، کس کے تحت کام کرتے ہوئے اپنے آپ کو ضبط کر سکو گے اور کیسے تم وہاں اپنے آپ کو چھپا سکو گے۔''

اس پر بھیم سین مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اے میرے بھائی! جو کچھ مجھے ویرت شہر میں جا کر کرنا ہے وہ میں نے پہلے سے سوچ رکھا ہے۔ میں وہاں کے راجہ کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور اس سے کہوں گا کہ میں وہ فنون کا ماہر ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کھانا پکانے کا شوقین رہا ہوں۔ لہٰذا میں ایک بہترین باورچی کا کردار ادا کر سکتا ہوں اور دوسرا میں یہ ظاہر کروں گا کہ میں ایک بے مثل پہلوان ہوں اور یہ کہ میں ویرت

کے پہلوانوں کو اور راجہ کے دوسرے بڑے بڑے پہلوانوں کو اس فن میں تربیت دے سکتا ہوں۔ ان دونوں کاموں کے سلسلہ میں راجہ نے اگر مجھ سے کوئی حوالہ پوچھا تو میں کہوں گا کہ یہ دونوں کام اس سے پہلے میں اندر پرساد کے راجہ یدھشٹر کے پاس رہ کر کر چکا ہوں، مجھے امید ہے کہ میری یہ گفتگو سن کر راجہ مجھے باورچی اور پہلوان کی حیثیت سے رکھ لے گا۔ میں اپنا نام بتاؤں گا۔" بھیم سین کی گفتگو سن کر یدھشٹر مطمئن اور خوش ہوگیا، پھر اس نے اپنے دوسرے بھائی راجن کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اے ارجن میرے بھائی! اب تم کہو کہ تم اپنے آپ کو وہاں کیسے چھپاؤ گے اور کیا کام کرکے وہاں بارہ ماہ کی جلاوطنی گزارنے میں کامیاب ہوگے؟" اس سوال پر ارجن تھوڑا سا مسکرایا پھر کہنے لگا۔

"اے میرے بھائی! آپ جانتے ہیں کہ میں شروع ہی سے رقص وموسیقی کا لدادہ رہا ہوں، میں راجہ سے کہوں گا کہ میں رقص اور موسیقی کا ماہر ہوں، ظاہر ہے کہ یہ سب راجہ مہاراجہ موسیقی اور رقص کے بے حد شوقین ہیں، میرے انکشاف پر ویرت کے راجہ خوش ہوگا اور مجھے اپنے ساتھ ایک رقاص اور گویئے کی حیثیت سے کام کرنے کی اجازت دیدیگا، میں وہاں اپنا نام ہائل بتاؤں گا۔"

یدھشٹر شاید ارجن کا جواب بھی سن کر خوش ہوا تھا کیوں کہ اس کے بعد اس نے اپنے تیسرے بھائی نکولہ کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

نکولہ تھوڑا سا مسکرایا اور پھر کہنے لگا۔ "آپ جانتے ہیں میں گھوڑوں کو تربیت دینے کا ماہر ہوں، میں ویرت کے راجہ کو اپنا نام گرنتھی بتاؤں گا اور راجہ کو یہ یقین دلاؤں گا کہ میں اس کے اصطبل کے گھوڑوں کو ایسی تربیت دوں گا کہ گھوڑے اس کے اشاروں پر کام کریں گے۔ میرا یہ فن جان کر یقیناً ویرت کا راجہ خوش ہوگا اور مجھے اپنے محل میں کام کرنے کی اجازت دیدے گا۔"

پھر سہادیو نے یدھشٹر کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے میرے بھائی! آپ جانتے ہیں کہ ویرت کے راجہ کی آمدنی کا دارومدار زیادہ تر چوپائے پالنے پر ہے، میں نے سن رکھا ہے کہ راجہ کے پاس گائیوں کے بے شمار ریوڑ ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ میں گائیوں اور ان کے بچھڑوں کو پالنے کا ماہر ہوں۔ لہٰذا میں ویرت کے راجہ کے پاس جاؤں گا اور اس سے یہ کہوں گا کہ میں اس کے ریوڑوں کی بہترین حفاظت کرسکتا ہوں کہ میں گائیوں کے بچھڑوں کو پرورش کرنے کا ماہر ہوں، میرا یہ فن جان کر ویرت کا راجہ یقیناً خوش ہوگا اور مجھے بھی اپنے محل میں شاہی ریوڑوں کی دیکھ بھال اور نگہبانی کے لئے رکھ لے گا۔ اس طرح ہم پانچوں بھائی راج محل میں رہتے ہوئے اپنی جلاوطنی کا یہ آخری سال خاموشی اور گمنامی سے گزارنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔" سہادیو کا جواب سن کر یدھشٹر بھی خوش ہوگیا تھا پھر اس نے اپنی بیوی دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

"اے دروپدی! تمہارا معاملہ باقی رہتا ہے اب تم کہو تم خود کو کس طرح چھپاؤ گی؟"

دروپدی مسکرائی پھر کہنے لگی تم میرے متعلق فکرمند نہ ہو، میں بھی تم پانچوں سے پیچھے نہ رہوں گی۔ میں بھی ویرت کے راجہ کی رانی کی خدمت میں حاضر ہوں گی اور اس پر انکشاف کروں گی کہ میں عورتوں کو زیب وزینت دینے اور انہیں سنوارنے کا فن جانتی ہوں۔ آپ بھی جانتے ہیں کہ میں بال بنانے کی ماہر ہوں، میں رانی پر یہ انکشاف کروں گی کہ میں عورتوں کے بال بنانے کے کم ازکم سو طریقے جانتی ہوں اور میں رانی پر یہ بھی ظاہر کروں گی کہ میں پھولوں کے گلدستے بنانے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ میں اسے اپنا نام سرندھری ظاہر کروں گی اور مجھے امید ہے کہ میرے یہ دو فن جان کر رانی مجھے اپنے ساتھ محل میں رہنے کی اجازت دے دے گی۔"

دروپدی کا بھی جواب سن کر یدھشٹر خوش ہوا تھا، پھر وہ اپنے چاروں بھائیوں، بیوی دروپدی اور برہمن رمیا کو لے کر ویرت شہر کی طرف کوچ کرگیا تھا۔

ویرت سے قریب آکر یدھشٹر نے اپنے ساتھ سفر کرنے والے رمیا کو مخاطب کرکے کہا۔ "اے رمیا! تم ہمارے ساتھ شہر میں داخل نہ ہوسکو گے اس لئے کہ یہاں تم ہماری طرح اپنے آپ کو گمنام نہ رکھ سکو گے لہٰذا تمہارے متعلق میرا یہ فیصلہ ہے کہ یہاں سے تم ریاست پنچال کی طرف جانا اور ہماری بیوی دروپدی کے باپ دروپدہ کے پاس جاؤ اور ان پر ہرگز ظاہر نہ کرنا کہ ان دنوں ہم ویرت میں ہیں۔ اسے صرف یہ بتانا کہ ہم نے دواتون کا جنگل چھوڑ دیا ہے اور یہ کہ ہم سب خیریت سے ہیں،

کسی گمنام جگہ اپنی جلاوطنی کا آخری سال گزاریں گے تا کہ کوروؤں سے اپنا راج پاٹ حاصل کرسکیں۔"

رمیا چپ چاپ وہاں سے روانہ ہوگیا تھا جب کہ وہ پانچوں بھائی دروپدی کو لے کر ویرت کی طرف بڑھے تھے اور پھر شہر کے قریب پہنچ کر ایک بہت بڑے درخت کے نیچے رک گیا، پھر اس نے اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

"اے میرے بھائیو! یہ جو ہم اپنے ہتھیار ساتھ اٹھائے ہوئے ہیں تو لوگ اس سے ضرور ہماری طرف متوجہ ہوں گے اور جب ہم شہر میں داخل ہوں گے تو لوگ ہمارا جائزہ لیں گے کہ ہم لوگ کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں اور اس طرح شاید ہم گمنامی کا آخری سال ویرت میں نہ گزار سکیں۔ لہٰذا اپنے ان ہتھیاروں کا ٹھکانہ لگانے کے بعد ایک ایک کر کے شہر میں داخل ہونا چاہئے تا کہ ہماری آمد پر کسی کو شک تک نہ ہو اس لئے کہ ہمارے چچازاد بھائی نے ضرور اپنے جاسوس اِدھر اُدھر پھیلا رکھے ہوں گے۔ اگر ہم پانچوں بھائی اکٹھے داخل ہوئے تو یہ خبر شہر میں پھیل جائے گی کہ پانچ اجنبی اس شہر میں داخل ہوئے تھے، لہٰذا ہم الگ الگ شہر میں داخل ہوں گے اور شہر میں جو پہلا چوک آئے وہاں پر سب جمع ہو جائیں گے، پھر کسی سرائے میں قیام کریں گے، اس کے بعد یہ باری باری چند دن کے وقفے کے ساتھ راجہ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور اپنا اپنا مقصد اور مدعا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔"

یدھشٹر کی اس تجویز سے سب نے اتفاق کیا، اس موقع پر ارجن نے بولتے ہوئے کہا۔"یہ بڑ کا درخت جس کے نیچے ہم کھڑے ہیں بہت بڑا اور بلند ہے، ہمیں اپنے ہتھیار کپڑوں میں لپیٹ کر درخت کی اونچی شاخوں کے ساتھ لٹکا دینا چاہئے۔"

"یدھشٹر کے علاوہ دوسرے بھائیوں نے بھی ارجن کی اس تجویز کو پسند کیا پھر انہوں نے اپنے ہتھیار کس کر کپڑے میں باندھے اور اس درخت کی بلند شاخوں کے ساتھ باندھ دیا تھا، اس کے بعد وہ الگ الگ شہر میں داخل ہوئے، شہر کے پہلے چوک پر وہ جمع ہوئے پھر ایک سرائے میں انہوں نے قیام کیا۔

چند یوم کا وقفہ ڈال کر ایک روز یدھشٹر راجہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یدھشٹر کو دیکھتے ہی ویرت کا راجہ اپنی جگہ سے اٹھ کر یدھشٹر سے ملا اور اس سے بڑی عزت واحترام سے ملا۔ اس نے یدھشٹر کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"کہو تم کون ہو اور کس سلسلہ میں مجھ سے ملنے کا ارادہ کیا ہے؟"

اس پر یدھشٹر نے طے شدہ منصوبہ کے مطابق اسے اپنی آمد کی وجہ بتائی۔ راجہ اس کی گفتگو سے خاصا متاثر ہوا اور اسے اپنے ساتھ رہنے کی دعوت دیدی۔

یوں دروپدی سمیت پانچوں بھائی ویرت کے راجہ کے محل میں رہنے لگے، اس طرح انہیں وہاں رہتے ہوئے چار ماہ کا عرصہ گزر گیا، اس دوران شہر میں ایک میلے کا بندوبست کیا گیا اور یہ میلہ وہاں کے دیوتا سنکارا کو خوش کرنے کے لئے ترتیب دیا جاتا تھا۔ اس میلے میں قدیم رسم ورواج کے مطابق نوجوانوں کے درمیان طرح طرح کے مقابلوں کا بندوبست کیا جاتا تھا اور آس پاس کی ریاستوں کو بھی اس میلے میں شرکت کی دعوت دی جاتی تھی۔ اس کے جواب میں بڑے بڑے ماہر پہلوان تیغ زن، نیزہ بازی اور دوسرے فنون کے ماہر لوگ شرکت کرتے تھے، اس میلے میں سب سے عجیب واقعہ جو رونما ہوا وہ یہ کہ باہر سے آئے ہوئے ایک پہلوان نے ویرت کے سارے پہلوانوں کو اپنے سامنے پچھاڑ دیا تھا اور پھر میدان میں کھڑے ہو کر اس نے لوگوں کو مخاطب کر کے یہ چیلنج دیا کہ اگر کوئی اور پہلوان جس کا تعلق ویرت شہر سے ہو اور وہ اس مقابلہ سے بچ گیا ہو تو میرا سامنا کرنے کے لئے اترے۔ اس موقع پر چونکہ ویرت کا راجہ اور رانی اور دیگر مصاحب اور مشیر بھی میدان میں بیٹھے ہوئے تھے۔ لہٰذا اس پہلوان کے اس چیلنج کو انہوں نے اپنی توہین سمجھا اور وہ فکر مند ہو کر سوچنے لگے کہ ویرت شہر سے کس پہلوان کو اس کے مقابلہ میں نکالا جائے۔

ویرت کا راجہ بھی اسی تفکر میں ڈوبا ہوا تھا کہ ایک ساتھی اور مصاحب کی حیثیت سے یدھشٹر جو اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، راجہ کے کان میں بڑی رازداری سے کہنے لگا۔"اے راجہ جن دنوں میں اندر پرساد کے راجہ یدھشٹر کے ساتھ کام کیا کرتا تھا، ان دنوں میں نے اندر پرساد میں ایک پہلوان کو دیکھا تھا، جو ہر پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیتا تھا، وہ انتہائی طاقت ور پہلوان تھا اور جب تک میں وہاں تھا میں نے اس پہلوان کو کسی سے بھی چت ہوتے اور مات کھاتے ہوئے نہیں دیکھا تھا۔ اے راجہ! خوش قسمتی سے اس وقت پہلوان یہاں موجود ہے اور آج کل

راج محل میں آپ کے باورچی خانہ کے نگراں کی حیثیت سے کام کررہا ہے۔ اس کا نام والا ہے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ والا کو اگر طلب کر کے اس پہلوان کے سامنے لایا جائے تو وہ ضرور اسے اپنے سامنے چت کر کے رکھ دے گا۔ یدھشٹر کی یہ گفتگو سن کر راجہ بے حد خوش ہوا۔ اس نے فوراً اپنے ایک ملازم کو بھیج کر بھیم سین کو طلب کیا۔

بھیم سین اس وقت میدان کے اندر ہی موجود تھا اور بڑی دلچسپی سے اس منظر سے لطف اندوز ہو رہا تھا، باہر سے آئے ہوئے اس پہلوان کے چیلنج پر وہ اس سے کشتی کرنے میدان میں اس لئے نہ اترا تھا کہ کہیں اس کے کشتی لڑنے کے انداز سے اسے پہچان نہ لیا جائے کہ یہ والا نہیں بلکہ اندر پرساد کا بھیم سین ہے۔ لہٰذا وہ میدان میں نہ اترا تھا، جب ویرت کے راجہ نے اسے طلب کیا تو وہ بھاگا بھاگا اس کے پاس آیا اور جب راجہ نے اسے بتایا کہ وہ کشتی کے لئے میدان میں اترے اور یہ کہ کانکا یعنی اسکے بھائی یدھشٹر نے اس کی بڑی تعریف کی ہے کہ وہ اندر پرساد راجہ یدھشٹر کے پاس ایک پہلوان کی سی حیثیت سے کام کرتا رہا ہے۔ یہ انکشاف سننے کے بعد بھیم سین کشتی کے لئے تیار ہو گیا، وہ میدان میں اترا، تھوڑی دیر تک دونوں پہلوان ایک دوسرے سے قوت آزمائی کرنے کے بعد ایک دوسرے کے خلاف کشتی کے داؤ پیچ استعمال کرتے رہے، باہر بیٹھے ہوئے لوگ بالکل خاموش، پرسکوت، بڑے غور اور انہماک سے ان کے مقابلہ کو دیکھ رہے تھے، تھوڑی دیر تک ایسا ہی سماں رہا، دونوں ہی پہلوان ایک دوسرے کو چت کرنے کی کوشش کرتے رہے پھر اچانک بھیم سین نے اپنے دونوں ہاتھوں پر فضا میں بلند کر لیا، پھر وہ اسے تیزی کے ساتھ فضا کے اندر چکر دیتا رہا، یہاں تک کہ وہ پہلوان بے ہوش ہو گیا اور پھر بھیم سین نے اسے زوردار انداز میں زمین پر پٹخ دیا جس سے اس پہلوان کو اس قدر سخت چوٹیں آئیں کہ وہ وہیں مر گیا تھا، یہ سماں دیکھنے کے بعد راجہ نے بھیم سین کو اپنے پاس طلب کیا، اس نے نہ صرف یہ کہ بھیم سین کو یہ مقابلہ جیتنے پر مبارک باد دی بلکہ انعام و اکرام سے بھی خوب نوازا۔ اس طرح بھیم سین نے سنکارا کے اس میلے میں کشتی کا مقابلہ جیت لیا تھا اور ویرت کا راجہ پہلے کی نسبت اس کی زیادہ عزت اور احترام کرنے لگا تھا۔

دروپدی کو ویرت کی رانی سداشنہ کے پاس رہتے ہوئے تقریباً دس ماہ کا عرصہ گزر گیا تھا، اس دوران رانی سداشنہ دروپدی کے ساتھ بیحد عزت اور احترام سے پیش آتی کیوں کہ اس کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی تھی کہ سرندھری نام کی یہ باندی اندر پرساد کی رانی کے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ اس بنا پر سداشنہ دروپدی کے ساتھ بڑی نرمی اور شفقت کے ساتھ پیش آتی تھی، اس نے اپنے محل میں اسے ایک لونڈی کی حیثیت سے نہیں بلکہ اپنی ایک قریبی ساتھی کی حیثیت سے رکھا ہوا تھا۔ اس رانی سداشنہ کا ایک بھائی بھی تھا جس کا نام کیچک تھا، یہ کیچک ویرت کے راجہ کی افواج کا سپہ سالار بھی تھا اور جس وقت پانڈو برادران اور دروپدی پناہ لینے کی خاطر ویرت شہر میں داخل ہوئے تھے اس وقت کیچک اپنی ریاست کی سرحدوں کو مضبوط بنانے کے لئے شہر سے باہر تھا۔

پانڈو برادران اور دروپدی کو راج محل میں رہتے ہوئے دس ماہ کا عرصہ گزرا تو کیچک واپس ویرت آ گیا۔ ویرت شہر کے لوگوں اور راجہ کی سرف سے اس کے استقبال کے لئے بہترین انتظام کیا گیا تھا۔

کیچک اپنی واپسی کے چند روز بعد اپنی بہن رانی سداشنہ سے ملنے کے لئے گیا جس وقت راج محل میں یہ دونوں، بہن بھائی آپس میں گفتگو کر رہے تھے اس وقت راج محل کے باغ کے قریب عزازیل، عارب اور عبیطہ نمودار ہوئے، باغ کے ایک بہت بڑے درخت کے پاس کھڑے ہو کر عزازیل نے عارب اور عبیطہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"سنو میرے ساتھیو! کیا تم جانتے ہو کہ میں یہاں کیوں آیا ہوں۔"

اس پر عارب نے بڑے باادب انداز میں عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے آقا یہ تو آپ ہی جانتے ہیں ہمیں کیا خبر کہ آپ یہاں کیوں آئے ہیں، اس پر عزازیل مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔

"میرے ساتھیو سنو! تم جانتے ہو کہ رانی کا بھائی کیچک سرحدوں سے واپس آیا ہے اور اس وقت وہ اپنی بہن سداشنہ سے ملنے کے لئے آیا ہوا ہے۔ اس وقت وہ دونوں بہن بھائی باتیں کر رہے ہیں اور جوں ہی یہ کیچک اپنی بہن سے ملنے کے بعد یہاں سے واپس جائے گا تو میں اسے اس محل کے اندر کام کرنے والی دروپدی کے خلاف حرکت میں لاؤں گا۔"

عزازیل کے اس انکشاف پر عارب و عبیطہ دونوں نے حیرت اور تعجب سے عزازیل کی طرف دیکھا، پھر عبیطہ نے اس کو مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے آقا! آپ اس کیچک کو دروپدی کے خلاف کیسے اور کس

طرح حرکت میں لائیں گے۔" جواب میں عزازیل کہہ رہا تھا۔
"سنو رفیقان دیرینہ! اس وقت دروپدی اس باغ میں موجود ہے جس کے باہر ہم کھڑے ہوئے ہیں۔ جونہی کیچک اپنی بہن سداشنہ سے ملنے کے بعد اس محل سے باہر نکلے گا میں اس سے ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے ملوں گا اور اس سے کہوں گا کہ اس محل میں ایک ایسی لڑکی ہے کہ اس جیسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی ویرت میں نہیں اور اگر تم اسے اپنا لو تو تمہاری زندگی انتہا درجہ کی خوشگوار اور پرسکون گزر جائے گی اور میں اس سے یہ بھی کہوں گا کہ اس لڑکی کو اپنانے کے بعد اس کی عزت اور تکریم اور ریاست کے اندر اس کے جلال میں بے حد اضافہ ہوجائے گا، پھر دیکھنا میرے دونوں ساتھیو، کیچک کیسے اس باغ میں داخل ہوتا ہے اور دروپدی کو اپنے ساتھ شادی پر مجبور کرتا ہے، یہ معاملہ ہوگا تو تم دیکھنا کہ کس طرح پانڈو برادران شادی کے آڑے آئیں گے اور جب ایسا ہوگا تو کیچک اور پانڈو برادران کے درمیان جھگڑا ہوگا۔ اس طرح ویرت میں دنگا فساد ہوگا اور یہی ہمارا مقصد اور مدعا ہے کہ اس دنیا کے اندر ہر جگہ لڑائی جھگڑا اور فساد پیدا ہو۔" عزازیل جب خاموش ہوا، تب عارب اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے میرے آقا ہم ایسا کیوں نہ کریں کہ پانڈو برادران جو اس وقت یہاں بھیس بدل کر زندگی بسر کر رہے ہیں اور دروپدی بھی ان کے ساتھ ہے، آپ جانتے ہیں کہ پانڈو برادران دواتون کے جنگل میں اپنی جلاوطنی کے بارہ سال بسر کرنے کے بعد اب یہاں داخل ہوئے ہیں اور یہاں پر وہ اپنی جلاوطنی کا آخری اور تیرہواں سال بسر کر رہے ہیں۔ اس تیرہویں سال میں ان کی اصلیت اور حقیقت کسی پر ظاہر ہوتی ہے تو پھر انہیں ایسے ہی جلاوطنی کے اور برس جنگل میں گزارنے ہوں گے۔ اے آقا! اس موقع پر اگر ہم دریودھن کو بتادیں کہ پانڈو برادران اپنی بیوی دروپدی کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں تو وہ انہیں تلاش کرنے یہاں آجائے گا۔ اس طرح ان کی حقیقت لوگوں پر ظاہر ہوجائے گی اور پانڈو برادران کو مزید بارہ سال جنگل میں گزارنا پڑجائیں گے اس طرح ہمارا برائی پھیلانے کا مقصد بھی پورا ہوجائے گا۔" عزازیل نے فوراً بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اے عارب تمہارا کہنا درست نہیں ہے، اس کو میں بدی اور گناہ کا پھیلاؤ نہیں کہتا، ہم کیوں دریودھن کے پاس جاکر بتائیں کہ پانڈو برادران اپنی بیوی کے ساتھ یہاں رہ رہے ہیں۔ ہم دریودھن کی بہتری نہیں چاہتے اور نہ ہی ہم اس بھلائی کے حق میں ہیں بلکہ ہم تو دنگا فساد کھڑا کرنے کے خواہش مند ہیں۔ اس موقع پر ہم اگر دریودھن کو یہ بتادیتے ہیں کہ پانڈو برادران ویرت شہر میں رہ رہے ہیں تو اس طرح پانڈو برادران کو اور بارہ سال جلاوطنی کے بسر کرنا پڑجائیں گے اور اس طرح کوئی دنگا فساد کھڑا نہیں ہوگا، پر پانڈو برادران جب اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال کامیابی کے ساتھ گزارنے کے بعد ہستنا پور کا رخ کریں گے اور کورو برادران سے اپنی ریاست واپس مانگیں گے تو اس موقع پر میں دریودھن کو سمجھاؤں گا کہ وہ کسی بھی صورت ریاست انہیں واپس نہ کرے۔ اگر ایسا ہوگا تو دیکھنا ان پانڈوؤں اور کوروں کے درمیان ایسی طویل جنگ ہوگی کہ چاروں طرف لاشوں کے انبار لگ جائیں گے۔ اس سانحہ اور ایسے حادثہ کو میں بدی اور گناہ کے پھیلاؤ کا نام دیتا ہوں۔ لہٰذا ہم کسی پر یہ ظاہر نہیں کریں گے کہ پانڈو برادران اس وقت ویرت شہر میں رہتے ہیں۔ میری خواہش اور مرضی یہ ہے کہ یہ پانچوں اپنی جلاوطنی کے تیرہ سال بسر کرنے کے بعد ہستنا پور شہر میں داخل ہوں اور وہاں جاکر اپنی ریاست کی واپسی کا مطالبہ کریں۔ اس کے بعد جو دنگا فساد برپا ہوگا اسے دنیا دیکھے گی۔ عارب عزازیل کی اس گفتگو کے جواب میں کچھ کہنا چاہتا تھا پر وہ خاموش رہا، اس لئے کہ کیچک اس وقت اپنی بہن سداشنہ کے کمرے سے نکلا تھا اور سیدھا اس طرف آیا تھا جہاں وہ کھڑے تھے اور جب کیچک ان کے پاس آیا تو عزازیل آگے بڑھا اور کیچک کی راہ روکتے ہوئے وہ کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

بی جے پی ایم ایل اے، او پی شرما کی اسمبلی سے چھٹی طے

آپ ممبر اسمبلی الکالامبا کے ساتھ بدسلوکی معاملہ میں اتھکس کمیٹی کی رپورٹ ہاؤس میں پیش، معطلی کی سفارش

نئی دہلی بی جے پی ممبر اسمبلی او پی شرما کو دہلی اسمبلی سے معطل کیا جاسکتا ہے۔ آپ حکومت نے الکالامبا سے ہوئی بحث کے معاملے میں اتھکس کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں شرما کو معطل کرنے کی سفارش کی ہے۔ او پی شرما پر الزام ہے کہ انہوں نے ہاؤس میں الکالامبا کو رات بھر سڑکوں پر گھومنے والی کہا تھا۔ اتھکس کمیٹی کی رپورٹ کو ہاؤس میں ٹیبل کردی گئی ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہوتا ہے تو دہلی میں بی جے پی کے پاس تین کی بجائے ۲ ممبر اسمبلی رہ جائیں گے۔ بی جے پی کے وشواس نگر سے رکن اسمبلی اوم پرکاش شرما کی اسمبلی رکنیت پر برطرفی کی تلوار لٹک رہی ہے۔ اتھکس کمیٹی نے اس معاملے میں تحقیقاتی رپورٹ اسمبلی کے حوالہ کردی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ او پی شرما ایک ہبی چول کرمنل (عادی مجرم) ہیں ان کو کمیٹی نے ۴ بار معافی مانگنے کا موقع دیا جسے انھوں نے مسترد کردیا۔ اس لئے شرما کو اسمبلی کی ممبرشپ سے برخاست کیا جائے۔ رپورٹ سونپے جانے کے بعد اس پر ہاؤس کو ہی آخری فیصلہ کرنا ہے۔ مانا جارہا ہے کہ ہاؤس میں ڈبیٹ کے دوران بی جے پی ایم ایل اے، او پی شرما کو آخری بار معافی مانگنے کا موقع بھی دیا جاسکتا ہے۔ واضح رہے کہ آپ ایم ایل اے، الکالامبا پر قابل اعتراض تبصرہ کرنے کے معاملہ میں اسپیکر نے پہلے انھیں ۲ دن کے لئے اسمبلی سے معطل کیا تھا۔

آپ ایم ایل اے، نے اس وقت بھی شرما کی اسمبلی سے رکنیت منسوخ کرنے کی مانگ کی تھی۔ واضح رہے کہ یہ معاملہ اس وقت کا ہے جب اسمبلی میں بجٹ کے دوران شرما سے کہا کہ تم کیا بول رہے ہو، آپ تو نشے کا بزنس کرتے ہو۔ اس کے جواب میں شرما نے لامبا سے کہہ دیا کہ تم تو رات بھر گھومتی ہو۔ شرما کے اس تبصرہ پر اسمبلی میں جم کر ہنگامہ ہوا۔ اس دوران الکا نے شرما کو تھپڑ مارنے کی کوشش بھی کی تھی۔ تقریر کے دوران شرما نے کیجری وال کو بھی ٹوکا تھا۔ اس سے پہلے منگل کو سی ایم اروند کیجری وال کے بجٹ تقریر پر بھی شرما نے بار بار ٹوکا ٹاکی کی تھی۔ او پی شرما کے بار بار ٹوکنے پر آپ ایم ایل اے نے اعتراض ظاہر کیا تھا۔ آپ ممبران اسمبلی کا کہنا ہے کہ شرما کے رویے ٹھیک نہیں ہیں وہ کئی بار ہاؤس میں بھی قابل اعتراض رویے اختیار کر چکے ہیں۔ او پی شرما نے اس سلسلے میں کہا ہے کہ کیجر وال جی کو اپوزیشن میں تین لوگ بھی نہیں بھاتے، تو طرح طرح کی باتیں کر کے ہم کو ایوان سے باہر کرنا چاہتے ہیں۔

امریکہ کا جنگی طیارہ گر کر تباہ

کابل (یو این آئی) افغانستان میں امریکی فوج کا ایک جنگی طیارہ گر کر تباہ ہوگیا لیکن اتحادی افواج کے فوجیوں نے طیارے کے پائلٹ کو بچالیا۔ حادثہ ایئر بیس کے قریب ہوا۔ افغانستان کی امریکی فوج نے آج یہ اطلاع دی کہ امریکی ایئر فورس کا ایک ایف ۱۶/طیارہ گر کر تباہ ہوگیا۔ ہوائی جہاز ہوائی اڈے سے پرواز بھرنے کے بعد ہی گر کر تباہ ہوگیا۔ ہوائی جہاز کے پائلٹ کو حادثہ کا شکار طیارہ سے نکال کر اسے علاج کے لئے ہسپتال میں داخل کروادیا گیا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993





محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جون ۲۰۱۶

جنات کی تباہ کاریاں

دولت حاصل کرنے کے گُر

Rs.25/=

عاطف ہاشمی

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

بقلم خاص

ماہِ رمضان المبارک

ہر سال یہ مہینہ ایک معزز مہمان کی حیثیت سے آتا ہے اور مہمان کا اکرام کرنا اور اس کی مہمان نوازی کا فرض ادا کرنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ ماہِ مبارک کی مہمان نوازی اس طرح کریں کہ رمضان المبارک میں دین وشریعت کے جو تقاضے ہیں ان کو خلوص وللہیت اور دلی رغبت کے ساتھ پورا کریں اور شب وروز کے چوبیس گھنٹوں میں زیادہ تر ساعتیں عبادت وریاضت میں گذاریں اور یہ سوچ کر ماہِ مبارک کا احترام کریں کہ آپ کی زندگی میں یہ مہینہ شاید آخری بار آیا ہے۔

اس مہینے میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کریں اور ہر نماز کے بعد کوئی نہ کوئی تسبیح پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ مسجد میں داخل اور خارج ہوتے وقت سنجیدگی اور ادب کو ملحوظ رکھیں اور جب تک مسجد میں رہیں دنیا کی باتوں سے خود کو بچائیں۔ جو لوگ مسجد کا احترام نہیں کرتے وہ اللہ کی نظروں سے گرجاتے ہیں۔

پورے رمضان کے روزے رکھیں، بدنصیب ہیں وہ لوگ جنہیں رمضان میں روزے رکھنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ روزے سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور روزہ روحانی تربیت کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ ہر نیک عمل کی ایک جزا متعین کی گئی ہے لیکن حق تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں خود ہی اس کی جزا بن جاؤں گا۔ سبحان اللہ! کیا انداز ہے رب العالمین کا۔ اس کے باوجود اگر کسی مسلمان کو روزے رکھنے کی توفیق نہ ہو تو اس کی بدنصیبی کا کیا ٹھکانہ ہے۔ جو لوگ کسی بیماری یا کسی عذر شرعی کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکے انہیں کسی مفتی سے مشورہ کرکے بروقت اس کا فدیہ ادا کردینا چاہئے اور آخرت کے لئے اپنے کاندھوں پر کوئی بوجھ نہیں رکھنا چاہئے۔

روزہ رکھنے کے لئے سحری کرنا سنت رسولؐ ہے۔ بغیر سحری کے روزہ رکھنا ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اس ناپسندیدہ عمل سے احتراز کرنا چاہئے۔ سحری کرنے سے پہلے اگر تہجد کی نماز پڑھ لیں تو اس عبادت میں چار چاند لگ جاتے ہیں اور روزے دار کو خود ہی محسوس ہوتا ہے کہ اس نے اپنی بندگی کا حق ادا کردیا۔

حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جن لوگوں کے اخلاق اچھے نہیں ہوتے وہ نہ صرف لوگوں کی نظروں سے گرجاتے ہیں بلکہ وہ لوگ اللہ کی نظروں سے بھی گرجاتے ہیں اور جو لوگ اپنے مالک حقیقی کی نظروں سے گرجاتے ہیں ان کو دنیا و آخرت میں عزت حاصل نہیں ہوتی۔ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اخلاق کو بہتر سے بہتر بنائے، بالخصوص رمضان المبارک میں قدم قدم پر حسنِ اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اللہ کے بندے ہندو ہوں یا مسلمان، وہ اپنے مسلک کے ہوں یا دوسرے مسلک کے ان کی عزت کرنا، ان کے جذبات واحساسات کا احترام کرنا اور اپنے ساتھ حسنِ عمل اور حسنِ اخلاق سے یہ ثابت کرنا چاہئے کہ مسلمان ایک بے مثال قوم ہے اور وہ اس کائنات میں ہیرو کی حیثیت رکھتا ہے۔ جو مسلمان رمضان المبارک میں بھی بحث وتکرار میں اور لڑائی جھگڑوں میں مبتلا رہتے ہیں وہ شیطان کو تقویت پہنچاتے ہیں اور اپنی حیثیت عرفی کا خود قتل کردیتے ہیں اور سزا کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

افطار کرنا کرانا بھی ماہِ رمضان کا ایک خاص طریقہ ہے۔ اپنے اہل خانہ کے لئے لذیذ چیزوں کا اہتمام کرنا نیک لوگوں کا شیوہ رہا ہے۔ حسب گنجائش روزانہ افطار کا اہتمام کرنا چاہئے اور دوسرے لوگوں کو بھی افطار کرانے کی سنت ادا کرنی چاہئے۔ آج کل جو افطار پارٹیاں ہوتی ہیں ان کی حیثیت سیاسی ہے، ان میں دکھاوا زیادہ ہوتا ہے اور کسی خاص غرض کی وجہ سے ان کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ دین وشریعت کے تقاضے پورے کرنے کے لئے کسی بھی مسافر، کسی بھی قیدی کو یا اپنے ہی خاندان کے چند غرباء یا کسی ایک غریب رشتے دار کو افطار کرنا اللہ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے اور انسان کو روحانی ترقی نصیب ہوتی ہے۔

زکوٰۃ بھی ماہِ رمضان المبارک کا ایک خاص حصہ ہے، اس ماہ میں ایک روپیہ ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ستر روپئے اللہ کی راہ میں دیئے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کے ذمہ دار تو وہ مسلمان ہیں جو صاحبِ نصاب ہوں اور صاحب نصاب وہ لوگ کہلاتے ہیں کہ جن کے پاس ساڑھے سات تولہ سونا یا باون تولہ چاندی ہو اور اس کا مالک بنے ہوئے ایک سال گذر چکا ہو۔ سونا، چاندی ان کے قبضہ میں ہو وہ کہیں گروی نہ رکھا ہو، ایسے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنی جمع پونجی میں سے ڈھائی فی صد اللہ کے راستے میں نکالیں اور اللہ کے مستحق بندوں کی مدد کریں۔ اس سلسلے میں اپنے رشتے داروں کو ترجیح دینی چاہئے۔

زکوٰۃ کے علاوہ صدقہ وخیرات بھی ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ ادا کرنا چاہئے کیوں کہ ماہِ مبارک میں خیرات کرنے کا ثواب کہیں زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ قرآن کریم کی تلاوت بھی ماہِ مبارک میں زیادہ سے زیادہ کرنی چاہئے کیوں کہ ماہِ مبارک میں ایک ایک حرف پر ستر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور اجر وثواب اتنا بڑھادیا جاتا ہے کہ بندے سے اجر وثواب سمیٹا نہیں جاتا۔

پیارے قارئین! ماہِ مبارک پھر دستک دے رہا ہے۔ اگر ہم اس ماہِ مبارک میں خود کو بدلنے کی ٹھان لیں تو اللہ کی رضا کے ہم حق دار بن سکتے ہیں اور اگر رمضان میں کی ہوئی ہماری عبادتیں مقبول ہوگئیں تو کیا بعید ہے کہ پوری زندگی سنور جائے اور ہم سچ مچ کے مسلمان بن جائیں اور ہمارا رب ہم سے راضی ہوجائے۔

مختلف پھول

سربلندی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جس سے اللہ تعالیٰ سربلندی عطا کرتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے۔
صحابہؓ نے عرض کیا۔ "ضرور ارشاد فرمایئے"
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو تمہارے ساتھ جہالت سے پیش آئے تم اس کے ساتھ بردباری کا رویہ اختیار کرو جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کردو جس نے تمہیں محروم کیا، تم اسے عطا کردو اور جو تم سے رشتہ توڑ دے، تم اس سے جوڑلو اور صلہ رحمی کرو۔

خالق کائنات

☆ اللہ سے نزدیک ہونے کے لئے اللہ کے بندوں سے نزدیک ہوجاؤ۔ (جبران)

☆ اس آدمی سے ہوشیار رہو جو یہ سمجھتا ہے کہ خدا صرف آسمان پر رہتا ہے۔ (برنارڈ شاہ)

☆ تمام علماء اور اساتذہ یہ بات سمجھنے سے عاجز وقاصر ہیں کہ وجود کیوں کر ہوا اور یہ کیوں کر برابر ہوتا چلا جارہا ہے، ہمیں ایسے خالق حقیقی کا اقرار کرنا ہی پڑتا ہے جو ہمیشہ اور ہر وقت موجود ہے۔ (مریاں)

☆ سکینڈ منٹوں میں، منٹ گھنٹوں میں، گھنٹے دنوں میں، دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں، مہینے سالوں میں، سال صدیوں میں تبدیل ہورہے ہیں۔

☆ سورج اور چاند نکل رہے ہیں، ستارے جگمگ کررہے ہیں زمین پر پودے اُگ رہے ہیں، ہوا چل رہی ہے، درختوں کے پتے ہل رہے ہیں، پھول اور پھل نمودار ہورہے ہیں، شبنم گررہی ہے، سمندر میں پانی بہہ رہا ہے، کوہِ آتش فشاں سے چنگاریاں نکل رہی ہیں، یہ انسان ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہورہا ہے، اپنے جانور گھوم رہے ہیں، غرض ساری کائنات حرکت میں ہے اور حرکت تحریک اور طاقت کے تابع ہوتی ہے پر وہ کونسی تحریک، وہ کونسی طاقت ہے جس کی وجہ سے کائنات میں حرکت کی یہ رونق موجود ہے، دل سے بے اختیار جواب آتا ہے وہ محرم، وہ طاقتور، وہی اعلیٰ ذات ہے، جس کے وجود کے بارے میں آنکھیں رکھنے کے باوجود اندھے، کان رکھنے کے باوجود بہرے اور عقل رکھنے کے باوجود بے وقوف لوگ انکار کرتے ہیں اور ایمان، احساس اور بصیرت رکھنے والے اقرار۔

اقوال زرّیں

☆ جب تم احسان کی تلوار سے کسی کی انا کے سانپ کو زخمی کردو تو پھر لازم ہے کہ اس سے ہوشیار رہو۔

☆ آرام ایک ایسا لفظ ہے جسے بزرگوں نے کشمکش حیات کی تلخیوں سے بچنے کے لئے لغت کی زینت بنادیا ہے۔

☆ حادثات ایک کسوٹی ہے، جس پر انسان کی ہمت اور اہلیت کو پرکھا جاتا ہے۔

☆ وہ انسان جس کے ایک عرصہ سے دوستی چلی آرہی ہو، اسے ذراسی بات پر رنجیدہ کرنا مناسب نہیں۔

مہک دار باتیں

☆ شکایت کرنا چھوڑ دو دل کو سکون ملے گا۔

گل چیں کی خوشبو

نازیہ مریم ہاشمی

☆طنز کرنا چھوڑ دو روح کو قرار ملے گا۔

☆حرص کرنا چھوڑ دو بے قراری سے نجات ملے گی۔

☆دوسروں کا مذاق اڑانا چھوڑ دو اپنا ضمیر مطمئن رہے گا۔

سنہری باتیں

☆ کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کے عقل مند اپنے عیب خود محسوس کر لیتا ہے، دنیا محسوس نہیں کرتی اور بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا، دنیا محسوس کر لیتی ہے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے تمہیں آگاہ کرے۔

☆خوش قسمتی ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتی ہے کہ کیا سمجھداری گھر کے اندر موجود ہے۔

واہ واہ کیا بات ہے

☆روزی وہ چیز ہے جو اس کو تلاش نہ بھی کرے پھر بھی اس کو پہنچ جاتی ہے۔

☆ دوسروں کے حالات ہمیں اور ہمارے حالات دوسروں کو اچھے معلوم ہوتے ہیں۔

☆عقل مند اپنے عیب خود دکھاتا ہے جب کہ بے وقوف کے عیب دنیا دیکھتی ہے۔

☆ظالموں کے ساتھ خاموشی سے زندہ رہنا خود ایک جرم ہے۔

☆طنز وہ تیر ہے جو سمندر میں بھی بھگو کر مارا جائے تو اس کی چبھن کم نہیں ہوگی۔

نیک صلاح

☆ پینا چاہتے ہو تو یاد الٰہی کا شربت پیو۔

☆ آنا چاہتے ہو تو غریبوں کی مدد کو آؤ۔

☆بولنا چاہتے ہو تو حق بات بولو۔

☆ بچنا چاہتے ہو تو گناہوں سے بچو۔

☆ جانا چاہتے ہو تو حج کو جاؤ۔

☆ چھوڑنا چاہتے ہو بری عادتوں کو چھوڑو۔

☆ سننا چاہتے ہو تو دکھیوں کی پکار سنو۔

☆ حاصل کرنا چاہتے ہو تو علم حاصل کرو۔

☆ سیکھنا چاہتے ہو تو ادب وتہذیب سیکھو۔

☆ رونا چاہتے ہو تو اپنے گناہوں پر روؤ۔

عورت اور عزت

☆ جب عورت کو عزت نہ ملے تو وہ اپنی ذات کے خول میں بند ہو جاتی ہے اور مرد سمجھتا ہے کہ اس نے عورت کو تسخیر کر لیا ہے، عورت نے اس سے دب کر خاموشی اختیار کر لی ہے لیکن مرد یہ نہیں جانتا کہ یہ خاموشی اس کی ذات کی نفی کے لئے اختیار کی گئی ہے اور اس چپ کے پردے میں فقط چپ، بیزاری، بیگانگی اور مصلحت کے جذبے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

مشعل راہ

محبت تو یہ ہے کہ کوئی احساس دلائے بنا آپ کے درد کو سمیٹ لے، آپ کی کمزوریوں کو ڈھانپ لے، اس میں نہ کوئی وعدے ہوں نہ انتظار، اس میں کچھ طلب کرنے کی نوبت نہ آئے ورنہ محض رابطے میں

رہنا گفتگو میں محبت کے بلند و بانگ دعوے کرنا زبان کا چسکا تو ہو سکتا ہے لیکن محبت نہیں۔

☆ اس سے پہلے کہ ہم سے سب کچھ چھن جائے ہمیں بہت کچھ چھوڑ دینا چاہئے۔

☆ انسان کو اپنے اندر جھانکنا آجائے تو وہ دوسروں کے احساسات کو سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

☆ دنیا سے محبت کرنے والا دنیا کا غلام بن جاتا ہے اور اللہ سے محبت کرنے والے کی دنیا غلام بن جاتی ہے۔

☆ جس کے لئے اللہ کافی ہو جائے اسے کسی سہارے کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆ وہ نیکی جس کا کوئی گواہ نہ ہو سب سے معتبر ہوتی ہے۔

☆ جب بھی گناہ کی طرف مائل ہونے لگو تو تین باتیں لازمی یاد رکھو، اللہ دیکھ رہا ہے، فرشتے لکھ رہے ہیں، موت ہر حال میں آنی ہے۔

☆ جو انسان یہ سمجھتا ہے کہ اللہ جو کرتا ہے وہ ہمارے لئے بہتر ہوتا ہے، وہ کمال کا ایمان رکھتا ہے۔

☆ دو گھونٹ اللہ کو بہت پسند ہیں، ایک غصہ کا، دوسرے صبر کا گھونٹ۔

☆ کھانے میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج ہے مگر کان میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج نہیں۔

☆ کسی کو ذلیل کرنے سے پہلے خود ذلیل ہونے کے لئے تیار ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ترازو ہمیشہ انصاف تولتا ہے۔

☆ اللہ آپ کی منصوبہ بندی کو اس وقت توڑ دیتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ آپ کی منصوبہ بندی آپ کو توڑنے والی ہے۔

☆ حساس لوگوں کو حساسیت اور سنگ دلوں کو ان کا غرور مار دیتا ہے۔

☆ اگر تو چاہتا ہے کہ تیری معاشرے میں عزت ہو تو ہر کسی سے مسکرا کے مل اور سب کی سن اور جتنا ہو سکے تو چاہتیں بانٹ۔

☆ اگر کسی نے تمہارے ساتھ نیکی کی ہو تو اس کا بدلہ دینے میں دیر مت کرو اور اگر کسی نے برائی کی ہو تو اس کا بدلہ لینے سے پرہیز کرو۔

☆ کچھ چیزیں، کچھ باتیں، کچھ راز صرف اللہ اور آپ کے درمیان ہی اچھے لگتے ہیں۔

☆ ہنسی مذاق کرنے اور کسی کی دل آزاری کرنے میں تھوڑا سا ہی فرق ہوتا ہے اور بہت سے لوگ اس چھوٹی سی لائن کو بہت جلدی کراس کر جاتے ہیں اور انہیں احساس تک نہیں ہوتا۔

شمع فروزاں

☆ خوبصورت لوگ لازمی نہیں کہ اچھے ہوں لیکن اچھے لوگ ہمیشہ خوبصورت ہوتے ہیں۔

☆ انسان پہاڑ سے گر کر کھڑا ہو سکتا ہے لیکن کسی کی نظروں سے گر کر پہلے والا مقام حاصل نہیں ہو سکتا۔

☆ شکست کھانا بری بات نہیں، شکست کھا کر ہمت ہار جانا بری بات ہے۔

☆ زبان انسان کے اچھی یا بری شخصیت کے راز کو اُگل دیتا ہے۔

☆ انسان کو بولنا سیکھنے میں دو سال لگتے ہیں لیکن کونسا لفظ کہاں بولنا ہے یہ سیکھنے میں ساری زندگی لگ جاتی ہے۔

☆ زندگی استاد سے زیادہ سخت ہوتی ہے کیوں کہ استاد سبق دے کر امتحان لیتا ہے اور زندگی امتحان لے کر سبق دیتی ہے۔

☆ کبھی بھی کسی کو نیچی نظر سے مت دیکھو کیوں کہ تمہاری جو حیثیت ہے یہ تمہاری قابلیت نہیں بلکہ اللہ کا تم پہ کرم ہے۔

☆ والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔

☆ باپ کی موجودگی سورج کی مانند ہوتی ہے، سورج گرم تو ضرور ہوتا ہے مگر سورج نہ ہو تو اندھیرا چھا جاتا ہے۔

☆ وقت سب کو ملتا ہے زندگی بدلنے کے لئے لیکن زندگی دوبارہ نہیں ملتی وقت بدلنے کے لئے۔

☆ اپنی زبان کی تیزی اس ماں پر مت چلاؤ جس نے تمہیں بنایا سکھایا۔

☆ دنیا میں سب سے کمزور وہ ہوتا ہے جو اپنی خواہشات پر قابو نہ رکھ سکتا ہو۔

☆ دل کے اندر اتنی جگہ پیدا کرو کہ تمہارے اس دل میں دوسروں کے راز سما جائے۔

☆ سب کچھ کھونے کے بعد بھی اگر آپ کے اندر حوصلہ باقی ہے تو سمجھ لیجئے ابھی آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

☆ دنیا میں وہی لوگ سربلند رہتے ہیں جو تکبر کے تاج کو دور پھینک دیتے ہیں۔

سنہری باتیں

☆ صبر ایمان سے ایسا ملا ہوا ہے جیسے جسم سے سر۔

☆ استاد کی عزت کرو، یہ وہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھلاتی ہے۔

☆ زیادہ نہ ہنسو، اس لئے کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔

☆ سادگی ایمان کی علامت ہے۔

☆ سب سے بڑا دشمن انسان کا نفس ہے۔

دلچسپ حقائق

☆ آپ خواب میں صرف ان چہروں کو دیکھتے ہیں جنہیں آپ جانتے ہیں۔

☆ کی بورڈ کی آخری لائن میں موجود بٹنوں سے آپ انگلش کا کوئی لفظ نہیں لکھ سکتے۔

☆ انسانی دماغ ستر فیصد وقت پرانی یادوں میں یا مستقبل کی سنہری یادوں کے خاکہ بنانے میں گزارتا ہے۔

☆ کسی بھی بحث کے بعد پچاسی فیصد لوگ ان تلخیوں اور اپنے تیز جملوں کو سوچتے ہیں جو انہوں نے اس بحث میں کہے ہوتے ہیں۔

☆ پندرہ منٹ ہنسنا جسم کے لئے اتنا ہی مفید ہے جتنا کہ دو گھنٹے سونا ہے۔

☆ آپ اپنے آپ کو آئینے میں حقیقت سے پانچ گنا زیادہ حسین دیکھتے ہیں۔

☆ نوے فیصد لوگ اس وقت ڈر جاتے ہیں جب ان سے کہا جاتا ہے ”کچھ پوچھوں آپ سے۔“

یاد رکھئے

☆ اپنے آپ پر اعتماد رکھنے والے فتح حاصل کرتے ہیں۔

☆ خدا سے مدد چاہتے ہو تو ثابت قدم رہو کیوں کہ خدا ثابت قدم لوگوں کے ساتھ ہے۔

منتخب اشعار

چہرے سجے سجے ہیں تو دل بجھے بجھے
ہر شخص میں تضاد ہے مقامات کی طرح

☆

اپنے تیور کو سنبھالو کہ کوئی یہ نہ کہے
دل بدلتے ہیں تو چہرے بھی بدل جاتے ہیں

☆

ہمارا تذکرہ چھوڑو ہم ایسے جن کو
نفرتیں کچھ نہیں کہتیں وفائیں مار دیتی ہیں

☆

اپنے بے نور چراغوں کو ضیا دی جائے
نہ کہ ہمسائے کی قندیل بجھا دی جائے

☆

مصلحت یہ ہے کہ کچھ دوست بنائے رکھنا
دل ملے یا نہ ملے ہاتھ ملائے رکھنا

☆

زندگی جس کا بڑا نام سنا جاتا ہے
ایک کمزور سی ہچکی کے سوا کچھ بھی نہیں

دستک

☆ چار چیزیں جنت کی طرف لے جاتی ہیں۔

- اپنی مصیبت کو چھپانا۔
- والدین کے ساتھ نیکی۔
- چھپا کر صدقہ کرنا۔
- کثرت سے لا الہ الا اللہ کا ذکر کرنا۔

☆ چار چیزیں زندگی میں کام آئیں گی۔

- غصہ کی حالت میں کوئی فیصلہ مت کرنا۔
- خوشی کی حالت میں کوئی وعدہ مت کرنا۔

دوسری قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم شب قدر اور ساعت جمعہ یا خط تقدیر کے مثل پوشیدہ ہے کوئی قطعی کہہ نہیں سکتا کہ یہ اسم اعظم ہے، مگر محققین اور بزرگان دین نے اپنی تحقیق اور رائے کے مطابق بیان کیا ہے۔ اکثر عاملین کاملین وصالحین وزاہدین وعابدین بلکہ علماء المسلمین صدیوں سے اسم اعظم کی تلاش میں سرگرداں رہے ہیں۔ کتنی ہی کتابیں تصنیف کی گئیں اور اکثر لوگوں نے اس کی تلاش میں کتب تفاسیر واحادیث کے مطالعہ میں زندگیاں صرف کردیں، مگر کسی ایک نقطہ پر سب کی رائے مرکوز نہ ہوسکی۔ عوام تو عوام خواص اور عالم روحانیت بھی اس امر پر متفق نہ ہوسکے کہ یہی اسم اعظم ہے۔ لہٰذا ان ہی اقوال بزرگان دین کو یکجا کرتا ہوں تاکہ عوام وخواص مستفید ہوں اور ناچیز کے لئے بھی ذریعہ نجات ہو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کے تمام اسماء ہی مقدس، محترم وعظیم ہیں صرف ذات باری کا نام اللہ اسم ذات ہے، اس کے علاوہ تمام اسماء صفاتی ہیں۔

خصوصاً حدیث شریف یہ ہے جس کو حضرت سعد بن ابی وقاصؓ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ نام بتادوں کہ جب کوئی اس کے ذریعہ پکارے تو اللہ دعا قبول کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے تو عطا کرے وہ دعا یہ ہے۔ جو حضرت یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○

ایک صحابیؓ نے عرض کیا۔ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ دعا خاص حضرت یونس علیہ السلام کے لئے تھی یا عام مسلمانوں کے لئے بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا ارشاد نہ سنا۔

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِيْنَ○

ترجمہ: پس ہم نے یونسؑ کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور یونہی نجات دیں گے ہم ایمان والوں کو

(رواہ احمد وترمذی والنسائی والحاکم)

دوسری حدیث شریف میں فخر الانبیاء سید الکائنات احمد مجتبیٰ نے ایک شخص کو یہ کلمات پڑھتے سنا۔ اللھمّ انی اسئلک بانی اشھد انک انت اللہ لاالہ الّا انتَ الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ''خدا کی قسم تو نے اللہ تعالیٰ کا وہ نام لے کر سوال کیا ہے کہ جب اس کے ذریعہ سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعہ دعا کی جاتی ہے تو قبول فرماتا ہے۔'' (اس حدیث کی روایت احمد ابن ابی شیبہ، ابوداؤد وترمذی، نسائی اور ابن ماجہ، ابن حبان اور حاکم نے کی)

امام ابوالحسن علی مقدسی اور امام عبدالعظیم منذری اور امام ابن حجر عسقلانی وغیرہم ائمہ طاہرین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے اسنادمیں کسی قسم کے شک کی گنجائش نہیں ہے اور در بارہ اسم اعظم میں یہ سب احادیث سے جید اور صحیح ہے۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے۔ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ○ الٓمّٓ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ○

اور بعض علماء صالحین یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام کو اسم اعظم کہتے ہیں اور بعض اولیاء کرام نے یَا اَللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کو اسم اعظم بتایا ہے۔ حضرت زید بن صامتؓ کے فرمان کے مطابق اللھمّ انی اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ یہ اسم اعظم ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یوں دعا کی۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَاَدْعُوْ الرَّحْمٰنَ وَاَدْعُوْكَ البر الرَّحِيْم. وَاَدْعُوْكَ بِاَسْمَاءِ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَاعَلِمْتُ مِنْهَا وَمَالَهم اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ. نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صدیقہ ان کلمات میں اسم اعظم ہے۔

حضرت ابودرداء اور ابن عباسؓ فرماتے ہیں یارب یارب اسم اعظم ہے۔ بقول حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اَللّٰهُ اَللّٰهُ

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم. اسم اعظم ہے۔

حضرت ابوامامہ باہلی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد رشید قاسم بن عبدالرحمٰن شامی ''اَلْحَيُّ الْقَيُّوْم'' کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔ حضرت امام قاضی عیاضؒ نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ اسم اعظم کلمہ توحید ہے۔ حضرت امام رازیؒ اور بعض دوسرے صوفیائے کرام کا اتفاق ہے کہ اسم اعظم کلمہ ''یاھو'' ہے۔ جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ''اللہ'' اسم اعظم ہے۔ حضرت غوث الثقلین شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اسم ''اللہ'' پکارا جائے تو اس وقت تیرے دل میں بجائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ ہو اور بعض صوفیائے کرام نے ''بسم اللہ شریف'' کو اسم اعظم بتایا ہے۔ حضرت قطب ربانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے منقول ہے کہ بسم اللہ زبان عارف سے ایسی ہے کہ جیسے لفظ ''کن'' کلام خالق سے۔ حضور پرنور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ان پانچ کلموں سے جو دعا کرے گا اور جو کچھ اللہ رب العزت سے مانگے گا اللہ جل شانہ عطا فرمائے گا وہ کلمے یہ ہیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر. لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. بعض حضرات ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن'' کو اسم اعظم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جب کوئی آدمی تین مرتبہ ''يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْن'' کہتا ہے تو فرشتہ پکارتا ہے کہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ تیرے ارحم الراحمین نے تیری توبہ فرمائی ہے۔

حضرت سیدنا امام جعفر صادق علیہ السلام ''يَا رَبَّنَا'' کو اسم اعظم فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ''ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام'' کہتے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مانگ تیری دعا قبول ہوئی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور عرض کیا کہ جب کوئی حاجت پیش آئے تو ان دعاؤں کو پڑھ کر دعائیں مانگیں حاجت بحکم خدا پوری ہوگی۔ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ يَا كَاشِفَ السُّوْءِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا مُجِيْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ يَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ بِكَ اُنْزِلُ حَاجَتِيْ وَاَنْتَ تَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا. حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کی تحقیق میں ایک پوری کتاب لکھی ہے اور اس دعا جامع پر زیادہ زور دیا ہے اور بہت سے محققین کے اقوال اس دعا کے بارے میں پائے جاتے ہیں، وہ دعائے اسم اعظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام يَا خَيْرَ الْوَارِثِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ يَا سَمِيْعَ الدُّعَاءِ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَلِكُ يَا سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِيْمُ يَا قَلِيْمُ يَا قَائِمُ يَا غَنِيُّ يَا مُحِيْطُ يَا حَكِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا سَرِيْعُ يَا كَرِيْمُ يَا مُخْفِيْ يَا مُعْطِيْ يَا مَانِعُ يَا مُحْيِيْ يَا مُقْسِطُ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِيْبُ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ اَنْتَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ وَاسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْاَعْظَمُ الَّذِيْ اِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰى وَاِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ. اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. حضرت قطب ربانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم یہ ہے۔ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم. ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہؒ کی تحقیق یہ ہے کہ اسم اعظم ان سورتوں میں پوشیدہ ہے۔ سورۂ بقرہ، سورۂ آل عمران اور سورۂ طٰہٰ اور بعض محققین نے ''اَلْحَيُّ الْقَيُّوْم'' کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔

باوجود ان تمام اختلاف رائے کے اکثر کی یہی رائے ہے کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے کیوں کہ یہ اسم ذاتی ہے اور جس قدر اقوال اور آیات اسم اعظم کے بارے میں آئے ہیں ان سب میں اسم ''اللہ'' موجود ہے ویسے بھی یہ ایک طولانی بحث ہے۔ اس لئے اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتا کیوں کہ اس فقیر کے تجربہ میں ان چھ حروف ''ھ، و، ا، د، ی، ل'' میں ہی سب کچھ ہے۔ عجیب وغریب نظارے اور اس میں بے شمار راز ہیں جو کہ قدرت ہی بہتر جانتی ہے جو لذت اس میں ہے وہ تو شاید تجربہ کے بعد ہی سامنے آتی ہے لیکن اس کی راہ متعین کرنا عامل کی مرضی پر ہے اور یہی چھ حروف بے شمار تحقیق کے بعد ایسے ہیں جو کہ انتہائی سریع التاثیر ہیں اور ان میں ہی اسم اعظم پوشیدہ ہے۔ (باقی آئندہ)

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

شکایت ایک طالب علم کی

سوال از محمد اکرم ــــــــ ساہیوال (پاکستان)

جناب والا انتہائی ادب عجز وانکساری سے خیرات کے لئے گزارش ہے کہ نظر کرم شفقت فرمائیں، عملیات میں سے کچھ خیرات فقیر کو عنایت فرمائیں۔ چونکہ سید سخی است بخیل نیست۔ آپ کے علم عمل عملیات میں کمی نیست محروم نہ فرمائیں۔ اسی ذات کا امتی ہوں جس کے آپ، پس آپ نے تحفۃ العالمین کو ہدایت فرمائی، بندہ نے وہ خرید لی ہے۔ چار عدد تصویریں مکمل پتہ ارسال کر دیا مگر کوئی جواب نہیں آیا۔ نو ماہ گزر چکے ہیں اور فون پر بھی بار بار بندہ آپ کو تنگ کرتا رہتا ہے اس نمبر سے 03104452232۔ دفتر رابطہ کیا تو جواب میں کیا بندہ ۱۰۰ روپے انڈین ارسال کریں تو بندہ نے کہا پتہ لکھوا دو بھیج دوں گا۔ جب دوبارہ رابطہ کیا تو جواب ملا۔ ایں دفتر نیست ویب سائٹ کا کہا تو حضرت بدھ ساڑھے نو بجے کا ٹائم عنایت فرمایا مگر سارے دن فون پر رابطہ کرتا رہا حضرت مصروف تھے، کتابچہ کا حضرت نے فرمایا مگر دفتر والوں نے بھی نہیں بھیجا۔ اللہ اور اس کے رسول کی رضا کے لئے خط کا جواب ویب سائٹ یا انٹرنیٹ جو بھی ہو اور کتابچہ عنایت فرمائیں، جس پتہ پر یہ پیسے ارسال کرنے ہیں وہ بھی عنایت فرمائیں، بندہ سے بھیج دوں گا حضرت واسطہ اس ذات مقدس کا جو تمام عالم کو تخلیق کرنے والی ہے، ضرور مہربانی فرمائیں، بندہ کو اپنے شاگردوں میں ضرور شمار فرمائیں، خواہش ہے کہ حضرت کا شاگرد بنوں۔

جواب

آپ کی انٹری شاگردی کے رجسٹر میں ہو چکی ہے اور آپ کو شاگردی کا کتابچہ بذریعہ ڈاک روانہ کر دیا گیا ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کتابچہ کی تمام ریاضتیں نہایت پابندی کے ساتھ اور تمام شرائط وقیود کے ساتھ ادا کریں گے اور اس کتابچہ کی ترتیب کو بھی ملحوظ رکھیں گے، خوبی کی بات یہ ہے کہ ان تمام بنیادی ریاضتوں میں کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے، اگر پرہیز ہے تو صرف اتنا کہ طالب علم زبان سے متعلق جو گناہ ہوتے ہیں ان کو مطلقاً ترک کر دے، جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، گالی گلوچ اور فضول اور لایعنی باتیں، کوئی بھی طالب علم جب تک مذکورہ غلطیوں سے محفوظ نہیں رہتا تو اس کی زبان میں اثر بھی پیدا نہیں ہوتا۔ روحانی عملیات میں تمام تر کارنامے قلم اور زبان سے تعلق رکھتے ہیں اور ان دونوں میں اثر پیدا کرنے کے لئے ان دونوں چیزوں کا گناہوں سے محفوظ رکھنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ دوران ریاضت کوئی پرہیز نہیں ہے، وقت اور جگہ کی پابندی بنیادی شرائط میں داخل ہے کیوں کہ وقت اور جگہ کی پابندی سے روحانیت نازل ہوتی ہے اور ہر ریاضت کو قوی تر بنانے میں مدد کرتی ہے۔ جو طلبا وقت اور جگہ کی پابندی کا لحاظ نہیں رکھتے وہ روحانیت اور نورانیت سے محروم رہتے ہیں۔

روحانی عملیات میں سب سے زیادہ خطرناک چیز رجعت ہے۔ اگر کوئی شخص رجعت کا شکار ہو جاتا ہے تو وہ خطرے میں آ جاتا ہے رجعت اگر محبت کی طرف ہو جائے تو انسان کے چاہنے والے اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور آہستہ آہستہ اس کا حلقہ احباب نمٹ جاتا ہے اور رشتوں میں دراڑیں بھی

پڑ جاتی ہیں۔قرابت داریوں اور تعلقات سے متعلق ہر امید ٹوٹ جاتی ہے اور ہر خوش فہمی پامال ہوکر رہ جاتی ہے، رجعت اگر جسم پر پڑ جائے تو دل و دماغ قابو میں نہیں رہتا، یا تو انسان پاگل ہو جاتا ہے یا پھر وہ کسی بڑی بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے لیکن جو لوگ نہایت پابندی کے ساتھ بنیادی ریاضتوں پر دھیان دیتے ہیں وہ کسی بنا پر روحانی عملیات میں ناکام تو ہو سکتے ہیں البتہ رجعت اور انقلاب عمل کا شکار نہیں ہوتے۔اس لئے بطور خاص ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ آپ وہ بنیادی ریاضتیں جو شاگردی والے کتابچہ میں درج کی گئی ہیں ان کا اہتمام خلوص دل اور خلوص نیت کے ساتھ کریں، یہ روحانی عملیات کی خشت اول ہے۔اگر یہ صحیح طریقہ سے رکھی گئی تو انشاء اللہ پوری عمارت ہر طرح کی ٹوٹ پھوٹ اور کمزوری سے محفوظ رہے گی اور اگر ایسا نہ ہوا تو آخر تک روحانی عملیات میں ایک طرح کی کمزوری اور ایک طرح کا ٹیڑھا پن باقی رہے گا۔بقول شاعر ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

اگر کسی عمارت میں پہلی اینٹ تو ٹیڑھی رکھی گئی تو دیوار کتنی اونچی ہو جائے وہ ٹیڑھی ہی رہے گی، اس لئے دنیا کے تمام ہوش مند طبقے شروع ہی سے اپنی بنیادوں کو مضبوط کر کے چلتے ہیں، تب ہی جا کر وہ کامیابیوں اور کامرانیوں کے حق دار بنتے ہیں۔

کاموں کی زیادتی اور پھیلاؤ کی وجہ سے دفتر میں بہت سی بدنظمیاں پیدا ہو جاتی ہیں جو یقیناً مخلص کے خواہش مندوں اور طلب گاروں کے لئے باعث زحمت ثابت ہوتی ہیں لیکن جن کی طلب سچی اور لگن مخلصانہ ہو وہ ایک نہ ایک دن حصول مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور جن کے جذبوں میں بچکانہ پن ہوتا ہے اور جن کی طلب میں استحکام واستقلال نہیں ہوتا وہ راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں۔الحمد للہ آپ نے ابھی دفتر کی بے اعتنائی یا کسی بدنظمی کی وجہ سے ہتھیار نہیں ڈالے اور آپ کی طلب اور جستجو میں کوئی کمی پیدا نہیں ہوئی اور آج آپ کامیابی سے ہمکنار ہو رہے ہیں۔آپ کو کتابچہ بھی روانہ کر دیا گیا ہے اور آپ کو شاگرد بھی بنالیا گیا ہے اور آج ہم بذات خود آپ سے محو گفتگو ہیں۔آپ نے صبر وضبط سے کام لیا اور صبر وضبط نے آپ کو سرخرو رکھا۔ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ روحانی عملیات کے تمام اسباق کو اور تمام ریاضتوں کو صبر وضبط کے ساتھ پورا کریں گے اور پھر انشاء اللہ ایک دن آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔اگر آپ دوران ریاضت اِدھر اُدھر اپنا دھیان نہ بھٹکائیں اور جھاڑ پھونک وغیرہ سے دور رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، کیوں کہ دوران ریاضت عملیات اور جھاڑ پھونک آپ کو رجعت سے دوچار کر سکتی ہے اور رجعت ہم بتا چکے ہیں اس لائن میں ایک تباہ کن حادثہ ہے جس کی فکر اور ڈر ہر عامل اور ہر طالب کو ہونا چاہئے۔

عام سوال

سوال از: (نام مخفی)

سورہ رحمٰن کی آیت يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّن نَّارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنتَصِرَانِ کی زکوٰۃ کا طریقہ بتائیں۔

دوسرا حزب البحر کیا ہے، اس کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے؟

برائے مہربانی تفصیل ارسال کر کے نوازش فرمائیں۔آنحضرت کے وقت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدھے نقطہ پر آ گیا ہوں، معاف کرنا نام مخفی رکھیں۔

جواب

آپ نے نام مخفی رکھنے کی فرمائش کی جو سمجھ سے بالاتر ہے۔اگر نام اس لئے مخفی رکھا جائے کہ خط میں کوئی پرائیویٹ بات لکھی ہو، یا اپنے گھر کے مسائل ہوں تو بات سمجھ میں آتی ہے یا پھر کوئی لڑکی خط لکھ رہی ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے نام کی اشاعت نہ ہو، تو بات قرین عقل ہوتی ہے لیکن کسی مرد کا اپنے نام کو مخفی رکھنے کی فرمائش کرنا جرأت اور مردانگی کے خلاف ہے، تاہم آپ کی فرمائش کی وجہ سے ہم آپ کے نام کو شائع نہیں کر رہے ہیں۔

آپ نے اپنی صحیح تاریخ پیدائش نہیں لکھی ہے، اسکول سرٹیفکیٹ کے اعتبار سے جو تاریخ ہوئی ہے اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے اس لئے آپ کے لئے ہر مہینہ کی ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخیں مبارک ثابت ہوں گی۔اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ

آیت کو بہ نیت زکوٰۃ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں، ۴۰ دنوں میں کل تعداد سوا لاکھ ہوگی اور انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، روزانہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔

حزب البحر کی زکوٰۃ ماہ صفر میں ادا کی جاتی ہے، ایسی کتاب کا مطالعہ کریں جس میں حزب البحر موجود ہو، ہر کتاب میں زکوٰۃ کا طریقہ درج ہوتا ہے، ہماری ترتیب دی ہوئی حزب البحر میں بھی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ درج ہے۔ کسی بھی کتب خانہ سے یہ کتاب حاصل کرلیں اور ماہِ صفر میں زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوٰۃ نکالنے کا جب آپ ارادہ کریں تو شروعات عروج ماہ سے کریں اور کلنڈر میں یہ دیکھ لیں کہ جس دن آپ شروع کر رہے ہیں اس دن چاند برج عقرب میں تو نہیں ہے۔

درمیان زکوٰۃ میں اگر چاند برج عقرب میں ہو تو کوئی حرج نہیں ہے لیکن عمل شروع کرتے وقت چاند برج عقرب میں نہیں ہونا چاہئے۔ روحانی عملیات کا اصول یہی ہے، باقی اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے اس کے سامنے ہر قاعدہ اور ہر کلیہ ہیچ ہے لیکن ہمیں اسباب اور شرائط و قواعد کا پابند ہو کر ہی کوئی اقدام کرنا چاہئے اسی میں بھلائی مضمر ہوتی ہے۔

طالب علمانہ سوالات

سوال از: عابد علی ـــــــــــ کلکتہ

میں عابد علی ٹی نمبر 15/1265 کلکتہ سے لکھ رہا ہوں، سچ جانئے میں آپ کو خط و خطوط کے ذریعہ آپ کا بے حد قیمتی وقت بالکل ضائع کرنا نہیں چاہتا پر بہت ضروری ہے میرے لئے آپ کو لکھ رہا ہوں۔ اس سے پہلے قریباً چار ماہ قبل بھی خط لکھا تھا تو جواب نہیں ملا، اس لئے پھر سے کوشش کر رہا ہوں، بس میرے کچھ سوالات کے جواب سے مجھے مدد فرمائیں، وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) مثلث اور مربع کے نقوش، مقصد کے حساب سے دینے چاہئیں یا سر اسم کے عنصر کے مطابق؟ اگر نام کے عنصر کے مطابق تو نام کے اعداد کے مجموعہ کے مطابق عنصر معلوم کریں یا سر اسم کے حرف کا عنصر کے مطابق؟

(۲) مثلث اور مربع کے خانوں کی تاثیر مختلف ہوتی ہے۔ اگر آتشی مثلث لکھنے ہیں تو آتشی چال کے مطابق اعداد کو ان کی قیمت کے لحاظ سے بالترتیب پر کریں گے یا مقصد کے مطابق پہلا خانہ پر کریں گے۔

(۳) اگر سر اسم کا عنصر اور اسمائے الٰہی کے عنصر ہم مزاج نہ ہوں تو قوی کیسے بنائیں، نقش کو۔

(۴) تعویذ اور عمل میں اثر لانے کے لئے کہیں ساعت، کہیں، دن، کہیں نظرات، کہیں مہینہ، کہیں برج، کہیں کواکب، کہیں طالع کے مطابق کرنے کا ذکر ہے تو سب سے ضروری کس کو مدنظر رکھ کر عمل کریں کہ مکمل تاثیر پیدا ہو۔

(۵) دنوں کے مؤکلات کی عزیمت کو کیسے کام میں لایا جاتا ہے؟

(۶) چالیس بہ لحاظ ترتیب خانہ اور نقوش بہ لحاظ چالیس میں کیا فرق ہے؟

(۷) درجہ، طالع، نظرات، کواکب، اور بروج میں تفصیل چاہئے کہ عمل با اثر کر سکیں اور تقویم سے ملا سکیں۔

(۸) حٰمٓ عٓسٓقٓ، الٓمٓ کی جس پر نظر کر کے ۵۰۰۰ بار پڑھنا ہے وہ تختی چاہئے۔

(۹) تمام بخور کہیں ملیں گے؟

حضرت مجھے مندرجہ ذیل کچھ خاص عملیات کی اجازت چاہئے تھی۔ برائے کرم ہمیں اجازت دیں تو بڑی مہربانی ہوگی، دعا میں یاد رکھیں میں اجازت چاہتا ہوں۔

(۱) آیت قطب، حصار قطبی، دعائے برہتیہ، حزب البحر، چہل کاف، نادعلی، عہد نامہ، نامہ مبارک حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صلوٰۃ الغوثیہ، سلام کواکب، دیوان علی۔

(۲) درود و سلام نمبر میں درج ہر درود شریف۔

(۳) تمام اسماء الٰہی۔

(۴) عامل کامل (کاش البرنی) کے صفحہ ۵۶ میں جو استخارہ مجرب ہے اس کی اجازت۔

(۵) عامل کامل (کاش البرنی) کے صفحہ ۱۲۴ میں جو بسم اللہ شریف کی دعوت کی اجازت۔

مختصراً پوری کتاب عامل کامل، رد سحر (تینوں جلد) آسیبی قوتوں

سے نجات، تحفۃ العالمین، کشکول عملیات، ہر نمبر، رموز الجفر، مصباح الارواح، قواعد عملیات، عکس لوح، اعظمی، فیضان القرآن، فیضان الحروف اور شمع شبستان رضا کی اجازت چاہیئے۔

جواب

مثلث اور مربع کے نقوش مقصد کے اعتبار سے لکھنے چاہئیں، نام کے پہلے حرف کے حساب سے نہیں، البتہ نقوش میں اگر آپ طالب کے عنصر کو پیش نظر رکھیں تو افضل ہے۔ مثلاً اگر طالب کا عنصر آتشی ہو تو نقش آتشی چال سے لکھنا چاہیئے اور اگر طالب کا عنصر بادی ہو تو نقش بادی چال سے لکھنا بہتر ہے اور آپ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تمام چالوں میں آتشی چال سب سے زیادہ قوی ہوتی ہے اس لئے اکثر عاملین زیادہ تر آتشی چال ہی سے نقوش مرتب کرتے ہیں۔

یہ بات بھی آپ اپنے پلّے سے باندھ لیں کہ روحانی عملیات کی لائن ایک ایسا سمندر ہے کہ جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے، اس سمندر میں اتنے مدوجزر ہیں اور اس میں اتنے بھنور ہیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ ان سب کی اگر گہرائیوں میں آپ جائیں گے تو بہت مشکل ہوگی، یوں بھی ہر انسان کی زندگی بہت مختصر ہے اور چونکہ اب وقت میں برکت ہی نہیں رہی اس لئے سال مہینے کے برابر اور مہینہ عشرے کے برابر لگتا ہے۔ اس کے علاوہ انسان اپنے ذاتی مسائل میں اس قدر مصروف ہو گیا ہے کہ واقعتاً اس کو سر کھجانے کی فرصت نہیں ہے، ایسی صورت حال میں نقوش اور عملیات میں آسان طریقوں کو ترجیح دینی چاہیئے اور پیچیدگیوں سے خود کو بچانا چاہیئے۔

کسی بھی نقش کو اگر کسی عامل یا کسی صاحب کتاب نے کسی خاص طریقہ سے مرتب کرنے کی تاکید کی ہو تو اس کا لحاظ رکھنا چاہیئے، ورنہ عناصر کے اعتبار سے نقوش مرتب کرنا کافی ہے اور نقش اللہ کے فضل و کرم سے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

کسی بھی نقش اور عمل کے لئے مثبت مہینہ کو فوقیت دینی چاہیئے اس کے بعد کوشش کرنی چاہیئے کہ عمل کی شروعات عروج ماہ میں ہو، اگر نقش محبت کا لکھنا ہے تو نوچندی جمعہ کو ترجیح دیں۔ اگر نقش مال و دولت سے متعلق ہے تو نوچندی جمعرات کو ترجیح دیں، اگر نقش تسخیر اور مقبولیت کے لئے ہے تو نوچندی اتوار کو فوقیت دیں وغیرہ۔

اگر اس کا اہتمام کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پھر عروج ماہ پر قناعت کریں، نوچندی جمعرات وہ کہلاتی ہے جو چاند کی ۳ تاریخ یا اس کے بعد پڑے اسی طرح نوچندی جمعہ یا اتوار بھی وہی کہلاتا ہے جو چاند کی ۳ تاریخ یا اس کے بعد آئے۔

عروج چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک کا عرصہ ہے اس کے بعد ۱۵ سے ۲۸ تاریخ کا عرصہ زوال ماہ کہلاتا ہے۔

بعض عاملین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ چڑھتے چاند کے ساتھ ساتھ نقش لکھتے وقت اگر چڑھتے سورج کا بھی خیال رکھیں تو بہتر ہے، طلوع آفتاب کے بعد زوال تک سورج چڑھتا ہے اور زوال کے بعد وہ گھٹنا شروع ہوتا ہے۔

رات کو جو عمل کئے جاتے ہیں ان کا افضل ترین وقت عشاء کے دو گھنٹے بعد کا ہے، علم نجوم کے اعتبار سے ہم جس کے لئے نقش لکھ رہے ہیں ہمیں اس کا برج معلوم کرنا چاہیئے، برج تاریخ پیدائش سے ہی برآمد ہوتا ہے۔ اگر کسی کا برج اسد ہے تو اس کا ستارہ شمس ہوگا، جس کا برج اسد ہو اور اس کا ستارہ شمس ہو تو اس کے لئے اگر نقش ساعت شمس میں مرتب کیا جائے تو نقش کے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں، پھر دیکھنا یہ بھی چاہیئے کہ شمس ستارے کے دوست کونسے ستارے ہیں، آپ تحقیق کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ زہرہ و زحل کے علاوہ تمام ستارے شمس کے موافق ستارے ہیں لیکن ستارہ شمس کا سب سے قریبی دوست قمر مریخ اور مشتری ہیں، اگر کسی وقت شمس اور قمر کی تثلیث یا تسدیس ہو یا ان کا قران ہو اسی طرح اگر کسی وقت شمس و مریخ کی تسدیس و تثلیث یا ان کا قران ہو یا شمس و مشتری کی تثلیث یا تسدیس یا دونوں کا قران ہو تو یہ وقت اس شخص کے لئے سعید ترین وقت ہے جس کا ستارہ شمس ہے۔ ان باتوں کا لحاظ رکھنا روحانی طور پر دائرہ اسباب میں آتا ہے اور اسباب کا لحاظ رکھ کر کام کرنا عین سنت رسولؐ ہے۔ اس لئے عامل ان تمام باتوں کو اگر ملحوظ رکھے تو کوئی خلاف شرع بات نہیں ہوگی اور انشاء اللہ اسباب کا لحاظ رکھنے سے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

عزیمتیں اور بخورات کی بھی ایک حقیقت ہے ان کو بھی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ دنوں کی بخورات اور ساعتوں کی بخورات الگ الگ ہیں جس ستارے میں کام کرنا ہو اسی کی بخورات کو بوقت عمل روشن کرنا

چاہئے۔ عاملین نے عزیمت بھی نشاندہی کردی ہے۔ اگر عمل کے بعد عزیمت یا قسم تحریر کردی جائے یا پڑھ کر عمل کو ختم کیا جائے تو اس کے نتائج عامل کی مرضی کے مطابق برآمد ہوتے ہیں، انشاء اللہ ہاشمی روحانی مرکز عنقریب تمام ستاروں کی بخورات تیار کررہا ہے تاکہ عاملین اس سے استفادہ کرسکیں۔

حمعسق اور کھیعص کی تختی چاندی کی کسی سنار سے آپ کو خود تیار کرانی چاہئے پھر اس سے مذکورہ حروف مقطعات کندہ کراکے ان پر پانچ ہزار یا کم وبیش پڑھ کر دم کردینا چاہئے۔ مذکورہ تفصیل کے علاوہ بھی بے شمار اور جزویات ہیں جن کو اگر عامل ملحوظ رکھے تو تاثیر یقینی بن جاتی ہے اور نتائج جلد از جلد سامنے آجاتے ہیں۔

لیکن ہم سب کو یہ حقیقت بھی حرز جان رکھنی چاہئے کہ تمام تر اسباب تمام تر قواعد اور تمام تر شرائط کو اختیار کرکے بھی کام اسی وقت ہوتا ہے۔ جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر زہر بھی اپنا اثر نہیں دکھاتا اور تریاق بھی اپنا کام نہیں کرتا۔

روحانی عملیات میں تمام شقیں اور تمام جزویات اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں، ان کو نظر انداز کرنا درست نہیں ہے لیکن ان کا اہتمام کرکے یہ دعویٰ کرنا کہ بس اب کام ہوکر رہے گا غلط ہے۔ دنیا کے کسی بھی معاملہ میں تمام تر اسباب اختیار کرکے بھی بات جب ہی بنے گی جب اللہ کا حکم ہوگا اور اس کی مرضی شامل حال ہوگی۔ دوا کام کرتی ہے ان کے حکم سے اور تعویذ میں اثر پیدا ہوتا ہے ان کی مرضی سے، ہر معاملہ میں ہر صورت میں، ہر حال میں یہ مقولہ ذہن نشین رکھئے مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ

آپ نے اپنے خط کے آخر میں کچھ عملیات اور کچھ کتابوں اور نمبروں کی اجازت مانگی ہے اگر آپ کا شاگردی والے کتابچے کا نصاب پورا ہوگیا ہے تو ہماری طرف سے ان کتابوں کی اور نمبرات وغیرہ کے عملیات کی اجازت ہے، لیکن اگر آپ کی بنیادی ریاضتیں ابھی پوری نہیں ہوئی ہیں اور غالباً ابھی تک پوری نہیں ہوئی ہیں تو آپ کے لئے ان کتابوں اور نمبرات میں گھسنا آپ کے لئے غلط ہوگا اور اس سے روحانی نقصانات کا اندیشہ رہے گا۔

آپ نے جن کتابوں کے نام لکھے ہیں یہ کتابیں عاملین کے استفادے کے لئے ہیں لیکن چونکہ ابھی عامل نہیں بنے ہیں ابھی آپ کو استاد کی طرف سے کوئی سند حاصل نہیں ہوئی ہے تو آپ ان عملیات کو اس وقت تک کرسکنے کے اہل نہیں ہیں جب تک آپ اپنی نوک پلک درست نہ کرلیں۔

بنیادی ریاضتوں کی تکمیل کرنے کے بعد سب سے پہلے آپ تحفۃ العاملین کا مطالعہ کریں، اس کے بعد روحانی عملیات کی دیگر کتابوں کی ورق گردانی کریں۔ اگر آپ ایک دم آسمان پر اڑنے کی کوشش کریں گے تو آپ کو نقصان ہوگا اور آسمان پر اڑنے کا شوق آپ کے لئے وبال جان بن جائے گا۔ آپ دھیمی رفتار سے چلئے، مسلسل چلتے چلتے رہئے، جذبات کی رو میں مت بہئے، ہوش وحواس برقرار رکھئے، اعتدال کو ملحوظ رکھئے انشاء اللہ آپ سلامتی کے ساتھ ایک دن اپنی منزل تک پہنچ جائیں گے۔ اگر ایک دم بھاگیں گے تو گرنے کا بھی اندیشہ رہے گا اور کسی حادثہ کا بھی آپ شکار ہوسکتے ہیں۔ روحانی عملیات میں رجعت ایک حادثہ ہوتی ہے اور عمل کا منقلب ہوجانا ایک طرح کا ایکسیڈنٹ اور ایکسیڈنٹ کسی بھی طرح کا ہو اس سے انسان کا جانی مالی نقصان ہوتا ہے۔

ناکامیاں ہی ناکامیاں

سوال از: غفران القدر ــــــــــــ گورکھپوری

اللہ آپ کو عمر میں ساتھ صحت یابی برکتیں عطا فرمائے اور اس رسالہ کو پوری دنیا کے لئے ہدایت کا ذریعہ بنائے۔

حضرت میرا نام غفران القدر، والدہ مرحومہ فخر النساء۔ ہماری تاریخ پیدائش ۲۴ر ستمبر ۱۹۶۰۔ انگریزی میں تاریخ ۱۹۶۰ء۔۹۔۲۴۔ ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ ہے۔ میری شادی ۲۵ر جون ۲۰۰۰ء ہوئی، بیوی کا نام فرزانہ ہے اور تین بچوں کا باپ بھی ہوں۔

حضرت جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے قرض دار ہی رہا ہوں جو بھی کاروبار کیا فیل ہوگی، پڑھنے کے بعد نوکری بھی نہیں ملی جس وجہ سے معاشی پریشانیوں کا شکار ہوتا رہا۔ ہماری پریشانی کو دیکھتے ہوئے حالات سدھرنے کا باعث بنیں مجھے ایسا نسخہ یا وظیفہ بتائیں جس سے میں اپنی زندگی خوش خرم گزار سکوں اور کاروبار بھی تجویز کرکے بتائیں تاکہ کاروبار میں ترقی ہو، میرے نام کا عدد کیا ہے، برج کونسا ہے، ستارہ کونسا ہے، میرے نام کے حساب سے کونسا وظیفہ ورد کروں کہ میری تنگی

معاشی دور ہو، فی الحال میں بے روزگار ہوں، کافی تنگ دست ہوں اور میرا اسم اعظم کیا ہے، میرے نام کے حساب ورد وظیفہ بتادیں جس بنا پر بیروزگاری سے نجات مل سکے۔ ذرہ نوازش ہوگی۔

میرا جواب طلسماتی دنیا کے قریبی شمارے میں عنایت فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی، کیوں کہ میں معاشی وتمام قسم کی مشکلات میں مبتلا ہوں۔

جواب

یاد پڑتا ہے کہ اس سے پہلے بھی ہم آپ کی رہنمائی کر چکے ہیں۔ آپ کا خط ملا، اسی لئے ایک بار پھر آپ کی رہنمائی کی جارہی ہے لیکن کسی بھی سلسلہ میں رہنمائی کا فائدہ اسی وقت ہے جب وہ شخص کہ جس کی رہنمائی کی جارہی ہے سنجیدگی کے ساتھ اُس رہنمائی میں دلچسپی لے اور ایک ایک جزو پر عمل کرنے کی ٹھان لے عمل ہی سب کچھ ہے اور عمل ہی انسان کو کسی صحیح منزل تک پہنچاتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی، یہ خاک اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے۔

ماں کے پیٹ سے کوئی نہ جنت کا حق دار پیدا ہوتا ہے اور نہ ہی ماں کے پیٹ سے کوئی جہنم کے قابل ٹھہرتا ہے، دنیا میں آنے کے بعد اپنے کرتوت یا اپنے کارناموں کی وجہ سے انسان سزا اور جزا کا مستحق قرار پاتا ہے، بالکل اسی طرح اس دنیا میں بھی جدوجہد ہی کی وجہ سے انسان کسی قابل بنتا ہے یا پھر کچھ نہ کرنے کی وجہ سے ٹھیکروں اور ٹھوکروں کا حق دار بنتا ہے، یہ دنیا اسباب کے تحت بنائی گئی ہے۔ صحیح طریقہ سے اسباب اختیار کر کے صحیح طریقہ سے جدوجہد کرنا ہی انسان کو کامیابیوں کی منزل تک پہنچاتا ہے اور دنیا کے تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اللہ کا فضل وکرم بھی ان ہی لوگوں پر ہوتا ہے جو اللہ کے بنائے ہوئے اسباب کے پابند ہو کر جدوجہد کرتے ہیں اور اللہ پر بھروسہ کر کے اپنی کوششوں کو جاری رکھتے ہیں، اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بعض لوگ تمام تر کوششوں کے باوجود بھی ناکام ونامراد ہی رہتے ہیں لیکن اس کی بھی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوتی ہے، کبھی تو انسان صحیح اوقات اپنی کوشش کا آغاز نہیں کرتا، کبھی یہ ہوتا ہے کہ انسان کسی کرنی کرتوت کا شکار ہوتا ہے اس لئے ہر قدم پر اس کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ انسان کی تقدیر کے ستارے الٹی چال سے چل رہے ہوتے ہیں جب تک وہ مستقیم چال پر نہیں آجاتے انسان کو اپنی کوششوں میں صرف ناکامیاں ہی ہاتھ لگتی ہے وہ سونے پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے تو وہ سونا بھی مٹی بن جاتا ہے۔ ایسی بری صورت حال کے باوجود بھی ہمارے مذہب اسلام نے ہمیں مایوسی سے روکا ہے اور یہ کہا ہے کہ مایوسی کفر ہے اور کفر کی راہ اختیار کرنا مسلمان کی شان نہیں ہے۔ مسلمان تو اسے کہتے ہیں کہ جو برے سے برے حالات میں بھی اللہ سے امید قائم رکھے اور نتیجہ خیز نہ ہونے کے باوجود بھی اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور یہ بات ذہن نشین رکھے کہ جس طرح رات کے بعد سحر، خزاں کے بعد بہار، غم کے بعد خوشی کا آنا یقینی ہے اسی طرح مشکلوں کے بعد آسانیوں اور راحتوں کا زمانہ آنا بھی یقینی ہے۔ اس دنیا کا نظام کبھی ایک جگہ نہیں رکتا۔ یہ تو رواں دواں ہی رہتا ہے، کبھی غم کبھی خوشی، کبھی مشکل کبھی آسانی، کبھی کلفت، کبھی راحت، کبھی رونا، کبھی ہنسنا، کبھی شہنائی، کبھی ماتم، کبھی دکھ، کبھی سکھ اسی کا نام دنیا ہے۔ نظام قدرت کسی ایک جگہ نہیں رک جاتا، خوشیاں آتی ہیں تو وہ بھی عارضی ہوتی ہیں، رنج والم بھی وقتی طور پر ڈیرہ ڈالتے ہیں، کسی بھی چیز کو اس دنیا میں دوام نصیب نہیں ہے، ہمیشہ کوئی چیز باقی نہیں رہتی ہمیشہ باقی رہنے والی ذات صرف حق تعالیٰ کی ہے۔ قرآن کہتا ہے۔ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ. اللہ کی ذات گرامی کے سوا ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے، آپ کو بھی یہ یقین رکھنا چاہئے کہ آپ کی مشکلیں بھی ایک دن آسانی میں بدل جائیں گی، آپ کی تقدیر کے اُفق پر بدنصیبی کے جو سیاہ بادل چھائے ہوئے ہیں ایک دن وہ بھی چھٹ جائیں گے اور خوشیوں اور مسرتوں کا آفتاب آپ کی زندگی میں ضرور طلوع ہوگا اور آپ کو دولتوں اور راحتوں سے ضرور ہمکنار کرے گا۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۲ ہے اور آپ کا کلی عدد ۸ ہے، ۸ عدد کی چیزیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور ۸ عدد کی شخصیتیں بھی آپ کے لئے راحت کا ذریعہ بنیں گی، ہر مہینہ کی ۲، ۱۱، ۲۰ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں اپنے اہم کاموں کی شروعات ان ہی تاریخوں سے کیا کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کا مقدر بنیں گی اور ناکامیوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔

آپ کا برج میزان ہے، آپ کا ستارہ زہرہ ہے، زہرہ ہی آپ کی تقدیر کا ستارہ ہے اس لئے جمعہ کے دن آپ کے لئے اہم ہے۔ اپنے اہم

کاموں کو جمعہ کے دن کیا کریں، ورنہ پھر بدھ یا سنیچر کو کریں، اتوار اور پیر کے دن اپنے اہم کاموں کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں، آپ کی راشی کے پتھر پنا اور اوپل ہیں، یہ دونوں پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لاسکتے ہیں، پنا ذرا مہنگا ہے لیکن اوپل دو ہزار روپے تک دستیاب ہوسکتا ہے۔ ۴ کیرٹ کا اوپل ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے بازو کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں اور یقین رکھیں کہ یہ پتھر باذن اللہ آپ کے لئے راحت رساں ثابت ہوگا اور آپ کو نت نئی آفتوں سے محفوظ رکھے گا۔

جن کے نام کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان کے لئے یہ وظیفہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ گیارہ سو مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں، معمول یہ رکھیں کہ ہر قمری مہینہ کی پہلی تاریخ سے گیارہ تاریخ تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ مذکورہ آیت پڑھیں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ ۱۱ ماہ پورے نہیں ہوں گے کہ گھر میں خوشیوں کی بوچھار شروع ہوگی اور پھر اللہ کے فضل وکرم سے موسلا دھار بارش کی طرح خوشیاں برسنے لگیں گی۔ ہمارا تجربہ ہے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر بالکل نہیں ہے اور اگر خوشیاں اور راحتیں آنے میں کچھ دیر لگ رہی ہے تو یقین رکھئے کہ اس میں خود ہماری کوئی کوتاہی ہے، مانگنے کے طریقہ سے اگر کوئی بندہ مانگے تو در کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا، وہ بے شک غفور رحیم ہے اور وہ بے شک دکھی دلوں کی فریاد سنتا ہے شرط یہ ہے کہ ہم اپنی فریاد کو صحیح طریقہ سے اس کے دربار میں پہنچادیں۔

مغرب کے بعد آپ "یاغفور" دو سو مرتبہ پڑھا کریں اور اس کے بعد ۲۱ مرتبہ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. روزانہ اس دعا کو پڑھتے وقت اپنی داڑھی یا سر کے بالوں میں کنگھی کیا کریں، انشاء اللہ اس عمل کو زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آپ کا کل قرض ادا ہوگا اور قرض کی ادائیگی کے لئے غیب سے اسباب پیدا ہوں گے۔ آپ کا اسم اعظم "یاواسع" ہے۔ اگر اس کو بھی کوئی ایک وقت مقرر کرکے روزانہ ۱۳۷ مرتبہ پڑھ لیا کریں تو آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

ہر مہینہ کی ۲۳ اور ۲۸ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں، ان تاریخوں میں کوئی بھی اہم کام شروع کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

لگے ہاتھوں یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، ۵ عدد کی چیزیں اور افراد آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گے آپ ان چیزوں سے اور ان لوگوں سے جتنا بھی خود کو بچا کر رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد آپ کے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ ہے اور آپ کی بیوی فرزانہ کا مفرد عدد بھی آپ کے مفرد عدد کا مخالف نہیں ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ بھی بالکل درست تھی۔ آپ نے اپنے بچوں کے نام نہیں لکھے کہ ہم ان کے ناموں پر غور کرتے اور اگر کسی نام کو بدلنے کی ضرورت ہوتی تو اس کو بدل دیتے۔ اگر اپنی بیوی فرزانہ کو بھی ایک وظیفہ کا پابند کردیں تو انشاء اللہ اس کے نتائج بہت جلد سامنے آئیں گے۔ فرزانہ کو روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل دن میں کسی بھی وقت ۴۵۰ مرتبہ پڑھنا چاہئے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ فرزانہ کا اسم اعظم "یامجیب" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد اس کو روزانہ یہ اسم الٰہی ۵۵ مرتبہ پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ ان سب وظائف کی برکتوں سے گھر میں خوش حالیاں ضرور آئیں گی اور ان مصیبتوں اور قرضوں سے ضرور آپ کو نجات ملے گی جو آپ کے لئے سوہان روح بنے ہوئے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو بہتر قسم کا روزگار عطا کرے اور آپ کی غربت کو مالداری سے بدل دے تاکہ آپ اپنے بچوں کی کفالت حسب منشا کرسکیں۔

خواہ مخواہ خوف

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

میرا نام.......... ہے اور پیدائش ۱۸ رجون ۱۹۸۶ء اور دن بدھ ہے۔ میری ماں کا نام.......... ہے اور باپ کا نام.......... ہے میں کئی سالوں سے پریشان اور ڈر میں ہوں، آپ ہی راستہ بتائیں اور آپ سے التجا کرتی ہوں کہ میرا یہ خط اس ماہ کی کتاب میں ضرور شائع کیجئے گا اور ایک التجا ہے کہ میرا نام رسالہ میں مت شائع کیجئے گا۔

میں نے (D.E.D-B.COM.MAB.E.D) کیا ہے۔ میری پریشانی یہ ہے کہ میرے لئے نوکری اچھی ہے یا نہیں، کونسی،

(Lie) میں میری بہتری ہے، کیا میرے نصیب میں نوکری ہے یا نہیں، کیا میرے لئے نوکری کرنا بہتر ہے یا نہیں، میں یہ سوال اس لئے پوچھ رہی ہوں کہ میں نے بہت ذہنی پریشانی سے اتنا کچھ اسٹڈی کیا ہے بہت ڈر، تکلیف سے اور مشکل سے اس لئے ڈرتی ہوں کہ میرے لئے نوکری بھی بہتر ہے یا نہیں۔ میں (Beauty Parlor) کا کورس کرنا چاہتی ہوں اس میں بھی بہتر ہے کیا نہیں معلوم نہیں ہے آپ ہی بتائیں کہ میرے لئے نوکری کرنا بہتر ہے کیا یہ (Beauty Parlor) کا کورس کرنا بہتر ہے کونسی چیز میں میری کامیابی ہے۔

میں شادی کرنے کے لئے بھی ڈرتی ہوں، میں شادی کرنا نہیں چاہتی، اسمیں بھی ڈر لگتا ہے کہ شادی بھی میرے لئے بہتر نہیں ہے، ہر وقت اس ڈر اور خوف میں رہتی ہوں کہ یہ کروں یا وہ کروں کونسی راہ میرے لئے اچھی اور بہتر ہوگی، ڈرتی ہوں کہ نوکری سے بھی میری زندگی خراب نہ ہو جائے۔ (Beauty Parlor) کورس میں بھی اچھا ہے یا نہیں، یہاں تک کے شادی سے بھی ڈر آتا ہے۔

میرے اس ڈر کو آپ ہی دور کر سکتے ہیں مجھے راستہ بتائیں کہ میرے لئے کونسے کاروبار میں بہتری ہے، کیا میرے لئے نوکری اچھی ہے کہ میں خود کا کاروبار شروع کروں۔ (Beauty Parlor) کونسے میں کامیابی ہے اور کونسی میں بہتری ہے، کیا اچھا ہے میرے لئے۔

آپ سے دل سے التجا ہے کہ میرا اس خط کا جواب ضرور دیں اور میں دل کے ڈر کو دور کرے اور ایک التجا ہے کہ میرا نام آپ کی کتاب میں مت شائع کیجئے گا، مہربانی ہوگی۔

جواب

لڑکیوں کو نوکری کرنے کی ضرورت جب پڑتی ہے جب گھر کے حالات اچھے نہ ہوں، آپ نے اپنے خط میں یہ وضاحت نہیں کی کہ آپ کے گھر میں کون کون لوگ ہیں اور آپ کے معاشی حالات کیسے ہیں۔ اگر آپ کا کوئی بھائی ہے تو وہ کیا کرتا ہے؟ اور آپ کے والد کا پیشہ کیا ہے؟ اگر مائیکہ معاشی طور پر مضبوط ہو تو نوکری کرنا اتنا ضروری بھی نہیں ہوتا لیکن اگر اہل خانہ تنگی معیشت کا شکار ہوں تو پھر نوکری کرنے میں کوئی قباحت بھی نہیں ہے۔ آپ نے بی ایڈ کیا ہے تو آپ کو کسی بھی اسکول میں نوکری مل سکتی ہے، آپ کی تقدیر کا ستارہ عطارد ہے اور عطارد علم وہنر سے جڑا ہوا ستارہ ہے جن لوگوں کا یا جن خواتین کا ستارہ عطارد ہوتا ہے ان کو ایسے پیشے راس آتے ہیں جو علم اور ہنر سے وابستہ ہوں، مثلاً تعلیم وتدریس یا مثلاً سلائی بنائی کڑھائی یا کسی بھی طرح کی کوئی دستکاری وغیرہ۔

کاروبار آپ کے مفید ثابت نہیں ہوگا، کاروبار کے لئے پیسہ بھی چاہئے اور بھاگ دوڑ بھی آپ کے لئے لڑکی ہونے کی وجہ سے بھاگ دوڑ کرنا ممکن نہیں ہوگا اور آج کل کسی بھی کاروبار کو شروع کرنے کیلئے لاکھوں کی ضرورت پڑتی ہے اور اتنی رقم کا انتظام کرنا آپ کے لئے مشکل ہوگا۔ ہماری رائے میں آپ کسی اسکول میں ملازمت تلاش کریں، یہ تلاش آپ جب صحیح طریقہ سے کریں گی تو اللہ کی مدد بھی ضرور آئے گی، ورنہ پھر کسی دستکاری کی طرف دھیان دیں، دستکاری کا کوئی بھی کام شروع کرنے میں زیادہ پیسوں کی حاجت نہیں ہوتی، آپ دستکاری کا کوئی بھی کام اپنے گھر میں کر سکتی ہیں، اس کے لئے بازار میں کوئی دکان لینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔

رہا، آپ کا ڈر تو اس کو اپنے دل سے نکال پھینکئے، جو ڈرتے ہیں وہ اس دنیا میں کچھ بھی نہیں کر سکتے، ایک لڑکی کی شرم تو ہر حال میں برقرار رہنی چاہئے، شرم ہی انسان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانیوں سے روکتی ہے اور عورت کے لئے شرم تو ایک طرح کا زیور ہے لیکن جسے کہتے ہیں خوف اور ڈر وہ تو وہ ایک بیماری ہے اور اس بیماری سے آپ کو نجات حاصل کرنی چاہئے، کیوں کہ یہ بیماری آپ کو زندگی میں کوئی بھی اقدام نہیں کرنے دے گی، آپ شادی سے کیوں ڈرتی ہیں؟ بے شک آج کل مسلم معاشرہ میں شادیاں بہت ناکام ہو رہی ہیں، جب سے موبائل پر بازاری قسم کی عشق بازیاں شروع ہوئی ہیں تب سے مردوں کے دلوں میں عورت کی عزت اور اس کا وقار ختم ہو گیا ہے اور لوگ اپنی بیوی کو پیروں کی جوتی سمجھنے لگے ہیں، لیکن اس دنیا کی کسی بھی برائی کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ ہم لازماً اس کا شکار ہوں گے۔ شادی عورتوں کے لئے ناگزیر ہے، شادی شدہ عورتوں کے بارے میں قرآن حکیم کی رائے یہ ہے کہ وہ ایک طرح سے کسی قلعہ میں محفوظ ہو جاتی ہیں۔ ایک کنواری لڑکی کو اس دنیا میں جتنا آفتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اتنی آفتوں کا سامنا شادی شدہ عورتوں کو نہیں کرنا پڑتا، شادی کے بعد اگر عورتیں خود ہی بگڑ جائیں تو بات اور ہے لیکن وہ بڑی حد تک دوسروں کی شرارتوں اور حملوں سے محفوظ ہو جاتی ہیں۔

شادی عورت کے لئے یوں بھی ضروری ہوتی ہے کہ عورت بغیر سہارے کے زندہ نہیں رہ سکتی، اس کو ہر دور میں اور ہر قدم پر ایک سہارا درکار ہوتا ہے، بچپن میں وہ ماں باپ کی محتاج ہوتی ہے، لڑکپن میں اس کی امیدیں اس کی اپنے بھائیوں سے بندھی ہوتی ہیں، شادی کے بعد وہ شوہر کو اپنا معاون اور اپنا آسرا سمجھتی ہے اور بڑھاپے میں اس کی تمام تر امیدیں اپنے اولاد سے وابستہ ہوتی ہیں اور جن گھر میں یہ افراد عورت کو کسی وجہ سے میسر نہیں آتے ان عورتوں کی بہت درگت بنتی ہے اور وہ سماج کے بگڑے ہوئے لوگوں کے ہاتھوں کا کھلونا بن کر رہ جاتی ہیں، اسلام نے مجرد زندگی مردوں کے لئے بھی پسند نہیں کی ہے، تو پھر اسلام کسی لڑکی یا عورت کا مجرد رہنا کیسے پسند کرسکتا ہے۔

آپ شادی ضرور کرلیں اور کسی دین دار لڑکے سے کریں، آج کے دور میں ایک دین دار انسان ہی صحیح معنوں میں اپنی بیوی بچوں کو خوشیاں دے سکتا ہے۔ دنیادار کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ وہ کب کس بہتے ہوئے سیلاب کا بے جان تنکہ بن کر رہ جائے۔ آپ روزانہ "یاسلام یاحفیظ" دوسو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں، انشاء اللہ آپ سلامتی اور حفاظت سے بہرہ ور رہیں گی اور آپ کے لئے قدرت کوئی ایسا راستہ نکال دے گی جو آپ کے لئے اطمینان بخش ثابت ہوگا۔

۸ عدد کی زد میں

سوال از: بشیر احمد ــــــــــ بانڈی پورہ

خدا سے دعا گو ہوں آپ حضرت کو صحت عافیت عطا فرمائے آمین۔ دیگر احوال عرض یوں ہے کہ آپ حضرت سے فون پر رابطہ ہوا، حکم ہوا خط کے ذریعہ تفصیل کا پتہ لگے گا۔ میرا نام بشیر احمد والدہ کا نام عزی (Azi) تاریخ پیدائش ۱۲ر اکتوبر ۱۹۵۹ء بیوی کا نام فہمیدہ بیگم عرف لالی، والدہ کا نام پوشہ (Posha) گھر میں چھ افراد، ہم دو میاں بیوی اور بچے چار ہیں، پیدائش سے لے کر آج تک زندگی پریشانیوں، مشکلاتوں، رکاوٹوں، قرض تنگ دستی اور مصیبتوں میں گزر رہی ہے۔ میں کریانہ کا کام بہت اچھے درجے پر کررہا تھا ۱۹۹۵ء میں، میں نے ایک سیدھا سادا مکان بنایا، مکان میں داخل ہوتے ہی سب کاروبار چوپٹ ہوگیا ہے، تقریباً آٹھ دس لاکھ کا گھاٹا ہوا، گھاٹے کو پورا کرنے کے لئے جائیداد اور بیوی کا زیور بیچ کر ہم نے تھوڑا بہت قرض چکایا، لیکن قرض کا بوجھ بدستور سوار رہا، زندگی کی گاڑی پیچھے ہی کی طرف گہری کھائی میں گرگئی، اس کے بعد ٹیمپو لایا، اس نے رہی سہی کسر پوری کردی کیوں کہ اس ٹیمپو کا نمبر جمع کرکے ۸ آتا تھا، مکان کے اعداد ۸، میرے نام کے اعداد ۸، بیٹی کے نام اعداد ۸، بیٹے کے نام کے اعداد ۸، میرے محلہ کے اعداد ۸، میرے علاقہ کے اعداد ۸، اس ۸ کے اعداد نے احساس کمتری، ٹھوکریں، رکاوٹیں کھڑی کردی، زندگی بچپن سے ہی مقروض گزر رہی ہے، جس سے قرض لیتا ہوں واپس ادا کرنے میں لاپرواہی ہوتی ہے، ذمہ داری نہیں ہے، اچانک قرض ادا کرنے میں رکاوٹیں ہورہی ہیں، یہ ایک بری عادت ہے، ہزار بار اس عادت سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کامیابی نہیں ہوتی، حالانکہ قرض کے بوجھ اور عذاب اور وعید سے، بہت ڈر لگتا ہے، نمازوں اور دین اور دنیا کے کاموں مستقبل مزاجی سے کام نہیں کرپاتا ہوں۔

آپ حضرت محترم کی کتابیں طلسماتی دنیا، اعداد بولتے ہیں، روحانی تقویم وغیرہ کا مطالعہ کرکر کے میں نے انگوٹھیوں، نگینوں کا کام شروع کیا تھا، بہت سست رفتاری سے کام چل رہا تھا۔ ۲۰۱۵ء کے روحانی تقویم میں آپ حضرت محترم نے ناموں اور پیدائشی اعداد کے حساب پڑھنے کے لئے وظائف عنایت فرمائے تھے، اپنے نام کا وظیفہ پڑھ کر میرے کام میں اچھا خاصا عروج ہوا، فروری ۲۰۱۶ء سے اچانک میرا کام بند ہوا جیسے کسی نے میرا کام بند کردیا جو لوگ نگینے کے لئے مجھے ڈھونڈتے تھے، آج وہی لوگ مجھے انگوٹھیاں واپس دے کر پیسے واپس لیتے ہیں، کوئی بھی مانتا نہیں ہے، نئے گاہک آ آ کر خالی ہاتھ واپس چلے جاتے آڈر دے دے کر نہیں لیتے، گھر کے حالاتوں میں پھر طوفان آگیا، تنگ دستی کا شکار اوپر سے قرض داروں کا بوجھ سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ ۱۱۔۱۲ مئی ۲۰۱۶ کو بیٹی کی شادی ہونے والی ہے اس وجہ سے زبردست ذہنی دباؤ کا شکار ہوں، میری شکل صورت دیکھتے ہی لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں، منہ پھیر لیتے ہیں جن سے توقع وہی رشتہ دار محسن دوست سبھوں نے منہ پھیر لیا، گھر والے بھی نفرت کرتے ہیں کہ تو نے آج تک ہمیں قرض کے سوا کیا دیا، ان حالات کے ہوتے ہوئے گھبراہٹ بے چینی اور خوف ڈر، پریشان کن حالات کا شکار ہوں، کبھی کبھار خودکشی کا ارادہ کرتا ہوں، جو لوگ ہر وقت میرا دم بھرتے تھے آج وہی دور ہوتے چلے گئے، میں اکیلا پڑ

گیا ہوں، کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے، میں نے خود آپ حضرت محترم کے تحریر کردہ نگینوں کے بارے میں پڑھا، یاقوت، موتی، زمرد، مرجان، الماس، پکھراج پہن لیا ہے۔ آپ حضرت محترم سے گزارش ہے کہ میرے نام اور پیدائشی تاریخ کے حساب سے پڑھنے کے لئے کچھ عنایت فرمائیں، جس کے ذریعہ غیبی امداد و نصرت ملے، کام چلے، شادی کا مسئلہ عافیت کے ساتھ حل ہو، انگوٹھیوں، نگینیوں کا کام پھر سے عروج پر چلے اور قرض کے بوجھ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات ملے۔ زندگی میں ترقی، عزت ملے، کیوں کہ ۸ نمبر کے اثرات نے مجھے وقت سے پہلے بوڑھا اور زندہ درگور کردیا ہے۔ جناب والا کرم فرمائیں، جوابی لفافہ اور پرچہ حاضر خدمت ہے، جواب صاف صاف عنایت کریں، مجھ سیہ کار پر رحم کھائیں، فون پر نظر عنایت کیا کریں، مجھے قدم قدم پر کیوں ناکامیاں ملتی ہیں، خط لمبا ہونے کے لئے معافی کا طلب گار ہوں، لیکن دل کا بوجھ ہلکا ہوا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے اور ۸ کا عدد سات کا دشمن عدد نہیں ہے لیکن یہ طے ہے کہ ۸ کا عدد آپ کو کسی وجہ سے راس نہیں آیا ہے، آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے اور یہ عدد ۱۹ مرکب عدد سے دس بن کر پھر ایک بنا ہے۔ ۱۹ کا عدد بہت مبارک ہوتا ہے کیوں کہ بسم اللہ کے حروف ۱۹ ہیں اس لئے جو مرکب عدد ۱۹ سے ۱۰ بن کر پھر ایک عدد میں ڈھلتا ہے وہ بہت ہی مبارک ثابت ہوتا ہے۔ اگر آپ کے والدین آپ کا نام ایسا رکھتے جو ۱۹ سے ۱۰ بن کر پھر ایک بنتا تو آپ کی زندگی میں خوشیاں ہی خوشیاں ہوتیں، آپ کی قسمت کا عدد ایک ہے اور ۷ اور ۶ دونوں اعداد اس ایک عدد سے دشمنی رکھتے ہیں اس لئے آپ کی زندگی طرح طرح کی الجھنوں کا شکار ہے۔ آپ کی بیوی کا نام فہمیدہ ہے ۲ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ ۹ آپ کا لکی عدد ہے اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی تو ٹھیک ہی گزری ہوگی لیکن آپ کی بیوی کی عرفیت لالی بہت خطرناک ہے۔ لالی کے اعداد ۷۱ ہیں، اس ۷۱ میں پہلا ہندسہ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ہے اور دوسرا ہندسہ ۷، آپ کا دشمن عدد ہے اور ان دونوں کا مفرد عدد ۸ ہی بنتا ہے جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنا ہوا ہے۔

آپ کا پہلا مکان جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنا وہ آپ نے ۱۹۹۵ء میں تعمیر کیا، اس سن کے مجموعی اعداد کا مفرد عدد بھی ۶ بنتا ہے اور ۶ آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کا دشمن عدد ہے، اسی لئے یہ مکان آپ کو راس نہیں آیا۔ ۸ کا عدد بجائے خود ایک ٹھوس عدد ہے اس عدد کے لوگ اپنے اندر بہت استحکام رکھتے ہیں، وہ طبیعت اور مزاج کے اعتبار سے بہت مضبوط ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں بھی اچھے برے انقلاب بہت آتے ہیں اور ان کی زندگی میں سکون نام کی کوئی چیز بھی نظر نہیں آتی۔ ۸ عدد کے لوگ اپنی زندگی میں اہم کارنامے انجام دیتے ہیں لیکن ہمیشہ یہ لوگ ناقدری کا شکار رہتے ہیں، لوگ ان کی وہ پذیرائی نہیں کرپاتے جس کے یہ صحیح معنوں میں حقدار ہوتے ہیں۔ اگر آپ اب بھی اپنا نام بدل لیں اور کوئی ایسا نام رکھ لیں جس کا مفرد عدد ایک بنتا ہو تو انشاء اللہ آپ کو ان مصیبتوں سے نجات مل جائے گی جن میں آپ اس وقت مبتلا ہیں۔

حیرت کی بات تو یہ ہے کہ آپ ۸ عدد کی قباحتیں محسوس کررہے ہیں اس کے باوجود آپ نے آج تک اپنے بچوں کے نام تک تبدیل نہیں کئے جب کہ نام عمر کے کسی بھی دور میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، بچے تو بچے آپ کو تو اپنا نام بھی بدل دینا چاہئے، فوری طور پر ان مصائب سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان چند وظائف کی پابندی رکھیں، اپنے کمرے کی دیوار پر "محمد" نام کا ایک طغریٰ لگالیں، ایسی جگہ لگائیں کہ جب صبح کو آنکھ کھلے تو اس طغرے پر نظر جائے، اس طغرے کی طرف دیکھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں، پھر بستر سے اٹھیں، نماز فجر کے بعد "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھیں، پھر اشراق تک لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھتے رہیں، سورج ابھرنے کے بعد چار رکعت نماز بہ نیت اشراق پڑھیں اور نماز کے بعد "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِیْب" ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں، نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، عصر کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْر ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں، مغرب کی نماز کے بعد اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں، عشاء کی نماز کے بعد "یَامُجِیْبُ" ۵ مرتبہ اور اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَاب دوسو مرتبہ پڑھیں، رات کو سوتے وقت پھر "مُحَمَّد" کے طغرے کی طرف دیکھ کر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور سوجائیں، ذلت و مسکنت، غربت وافلاس اور قرض کی لعنت سے نجات دلانے کے لئے ہم ایک عمل لکھ

رہے ہیں، اگر آپ نے لگاتار ۷ دن تک کرلیا تو انشاء اللہ اللہ کی رحمت جوش میں آجائے گی اور آپ غربت و پسپائی کی اس دلدل سے نجات حاصل کرلیں گے جس میں آج کل آپ دھنسے ہوئے ہیں اور دن بہ دن دھنستے ہی جارہے ہیں۔ آپ لکڑی کے سات ٹکڑے لیں، ان پر کالی پینسل سے یہ لکھیں۔

اَنَا عَبْدٌ ذَلِیْلٌ وَاَنْتَ رَبٌّ جَلِیْلٌ.

یَا کریما کم کُن یَارَحِیْمَا رحم کُن.

روزانہ لکڑی کا ایک ٹکڑا بہتے پانی میں یا کسی دریا میں نماز فجر کے بعد چھوڑ دیں، اس عمل کو سات دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ آپ ان مصائب اور ان مسائل سے بری ہوجائیں گے جو ان دنوں آپ پر مسلط ہیں اور جن کی وجہ سے آپ کا جینا دوبھر ہورہا ہے۔

اپنے اور بچوں کے نام میں مناسب تبدیلی کرلیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام مصیبتوں سے اور تمام کلفتوں سے چھٹکارا عطا فرمائے اور آپ آئندہ آسودہ اور مطمئن زندگی گزارنے کے اہل بن جائیں آمین۔

گردوں کی پتھری

سوال از: مقیم احمد ــــــــــــــ دہلی

عرض یہ ہے کہ میرے گردے میں پتھری ہے میں ایک غریب انسان ہوں میں آپریشن کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہوں، مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں کہ میری پتھری بغیر آپریشن کے نکل جائے یا مجھے کوئی تعویذ دیدیں، میں آپ کا مشکور رہوں گا۔

جواب

کسی عامل سے یہ تعویذ لکھوا کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور بارش کے پانی پر ۲۱ مرتبہ سورۃ الم نشرح پڑھ کر دم کرکے رکھ لیں اور روزانہ صبح کو نہار منہ آدھا گلاس پی لیا کریں، لگاتار ۲۱ دن تک پانی پئیں، انشاء اللہ گردے میں سے پتھری نکل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

 ک ن م ق

وَالْمَلِكُ الْقُدُّوس الرَّحمٰن الرَّحِیم

۷۹۵ ۷۹۵ ۷۹۵

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکات

علی احمد کاشف

قارئین کرام السلام علیکم۔ الحمد اللہ کہ کئی سالوں سے آپ مومنین کی خدمت میں حاضر ہونے اور روحانی خدمت کا موقع مل رہا ہے۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے طلسماتی دنیا کے بانیان و کارکنان کا شکر گزار ہوں۔ مومنین کرام! انسانی فطرت ہے کہ وہ جو دشواری سے دستیاب ہو یا سمجھ میں نہ آئے اسے ہم زیادہ اہم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کے گراں قدر تحائف ہمارے بہت قریب ہیں لیکن ہم ان سے فیض نہیں اٹھاتے اور دور دور تلاش کرتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم قرآن کی پہلی آیت ہے۔ قرآن پاک کی سب سے پہلی سورۃ سورۃ فاتحہ کی سب سے پہلی آیت ہے۔ قرآن مجید میں پوری کائنات ہے اور پورے قرآن مجید کی اساس عطر نچوٹ سورۃ فاتحہ ہے۔ جو کچھ سورۃ فاتحہ میں ہے وہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ہے اس طرح بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں پورا قرآن پاک پوری کائنات پنہاں ہے اور بہت سی خوبیاں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس میں پنہاں فرمائی ہیں کچھ راز ہیں جو میری روحانی مجبوری ہے کہ ایک حد سے زیادہ زبان نہ کھونے کا پابند ہوں ورنہ بہت دل مچلتا ہے کہ مومنین پر ظاہر کردوں کہ کیوں نماز اخفائی میں بھی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم آواز سے پڑھی جائے۔ کیوں سورۃ برأت کے علاوہ ہر سورۃ کی پہلی آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہے۔ کیوں گھر کے داخلی دروازہ پر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے سے شیاطین اور بلائیں گھر میں داخل نہیں ہوسکتی۔ کیوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر کھانے سے شیطان کھانے میں شریک نہیں ہوتا۔ کیوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر ہر کام کرنا برکت اور کامیابی لاتا ہے۔ کیوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نہ پڑھنے سے شیطان اولاد میں بھی شریک ہوجاتا ہے اور اولاد بڑی ہوکر شیطان جیسی حرکتیں کرتی ہے۔ کیوں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم جیسی عظیم آیت اس عظیم رسول اکرم ﷺ کی امت کو عطا ہوئی جو پہلے کسی کو نہیں ملی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ایسا کیا اقرار ہے کہ یہ اقرار کرکے ہم آگے کی مزید آیات کی تلاوت کے قابل ہوجاتے ہیں۔ منافقین کو اگر اندازہ ہوجائے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں کیا ہے تو بِسْمِ اللّٰہ پڑھنا ہی چھوڑ دے یا کم از کم دبی زبان سے یا چپکے چپکے ہی پڑھیں۔ جس طرح مولائے کائنات امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب کا ظہور خانہ کعبہ میں ہوا لیکن حج میں طواف کرنے پر مجبور ہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم مومن اور منافق کا فرق ہے۔ علم الاعداد کی رو سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ۷۸۶=۷+۸+۶=۲۱=۲+۱=۳ یہی مقدس ہندسہ اللہ کے اسم ذاتی کا ہے۔ ۶۶=۶+۶=۱۲=۱+۲=۳۔ مولا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا بائے بسم اللہ میں ہوں، با کا نقطہ میں ہوں یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اساس قرآن پنہاں ہے۔ اور آخر میں تھوڑی لب کشائی کرتا ہوں کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اللہ تعالیٰ کا ذاتی اور دو اسماء الحسنیٰ ہیں اور اسماء خاص ہیں اسماء اعلیٰ خاص بھی پوشیدہ ہیں۔

کیوں ہم لوگ اس عظیم آیت سے استفادہ حاصل نہیں کرتے۔ سادہ سا طریقہ ہے باوضو بیٹھ کر ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اور جو اسم بسم اللہ میں جگمگا رہے ہیں ان تمام اسماء کا واسطہ دے کر ۴۱ روز دعا کریں۔ اگر آپ کی حاجت جائز ہوگی اور آپ کے حق میں بہتر ہوگا تو اللہ تعالیٰ آپ کی حاجت روائی فرمائے گا۔ کسی وضاحت یا ہر طرح کی روحانی خدمت کے لئے فون پر حاضر ہوں۔

قسط نمبر:۱

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

قضائے حاجت کے لئے

دینی یا دنیاوی حاجت کے لئے یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ عروج ماہ میں عشاء کی نماز کے بعد چار رکعات بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں۔ اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ. تُوْلِجُ الَّيْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ مرتبہ سورۂ کافرون پڑھیں اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تیسری مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ یہ شعر پڑھیں

فَسَهِّل یا الٰھی کُلَّ مَعْبٍ
بحرمة سَیِّد الأبرارِ مَقِلٍ

صرف ایک رات یہ عمل کرنا ہے اور اپنی حاجت کو اپنے ذہن میں رکھنا ہے، چند ہی دنوں میں انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

نظرِ بد کے لئے

بروایت حضرت معمر رضی اللہ عنہ کہ میں خراسان سے ایک عطر کی شیشی لے کر آیا اور میں نے وہ شیشی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کی۔ حضورؐ نے اس کو پسند فرمایا، پھر وہ عطر مجھے واپس دیتے ہوئے کہا کہ ایک کاغذ پر سورۂ فاتحہ ایک بار، سورۂ اخلاص ایک بار، سورۂ فلق ایک بار اور سورۂ ناس ایک بار لکھ کر اس کاغذ پر اس شیشی پر لپیٹ کر رکھ دینا، اس کے بعد جب بھی کسی کو نظر لگے اس شیشی کا عطر روئی کے ٹکڑے پر لگا کر اس کی پیشانی پر لگا دینا۔ اسی وقت نظر بد سے نجات ملے گی۔

برائے حفاظتِ ایمان

ایمان کی سلامتی کے لئے سورۂ کافرون کو بہت موثر پایا ہے۔ اگر کوئی مسلمان ایسی جگہ مقیم ہو جہاں ایمان کو خطرہ درپیش ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ سورۂ کافرون کو پڑھنے کا معمول بنائے اور اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ ایمان کی حفاظت رہے گی اور طبیعت کبھی بھی کفر و شرک کی طرف مائل نہیں ہوگی بلکہ گناہوں سے صاحب ایمان

بفضل خداوندی محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۷۰۸	۷۱۱	۷۱۴	۷۰۰
۷۱۳	۷۰۱	۷۰۷	۷۱۲
۷۰۲	۷۱۶	۷۰۹	۷۰۶
۷۱۰	۷۰۵	۷۰۳	۷۱۵

اضطرابِ قلب کے لئے

اگر آپ کسی کو اضطرابِ قلب کی بیماری ہو، اکثر و بیشتر وہ اختلاجِ قلب میں مبتلا رہتا ہو، کسی بھی صورت طبیعت کو قرار نہ آتا ہو اور دل ودماغ کی بے چینی اس کو پریشان رکھتی ہو تو اس کو چاہئے کہ گیارہ دن تک یہ عمل کرے۔

رات کو سوتے وقت کلمہ طیبہ اکتالیس بار، سورہ رحمٰن تین بار، اول وآخر درود شریف گیارہ بار پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے، صبح کو نمازِ فجر کے بعد پھر اس عمل کو دوہرائے۔ گیارہ دن تک اسی طرح کرے۔ انشاء اللہ اضطراب قلب سے بلکہ دل کی ہر بیماری سے نجات ملے گی۔

غم وفکر سے نجات کے لئے

حضرت بابا فرید الدین گنج شکرؒ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غم وآلام کا شکار ہو اور اس کا دل ہر وقت متفکر رہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ آیت کریمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھے اور پھر سجدے میں جاکر سو مرتبہ یہ پڑھے یا اللہ یا رحمٰن یا حیُّ یا قیوم۔

اس عمل کو سات دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ غم وآلام اور تفکر وتردد سے نجات مل جائے گی اور دل ودماغ پُرسکون ہوجائیں گے۔

روحانیت کو بڑھانے کے لئے

حالات کی پراگندگی کی وجہ سے انسان کا ذہن مفلوج ہوجاتا ہے اور اس کی فہم وفراست بھی متاثر ہوجاتی ہے اور اس کی قوتِ ایمانی بھی کمزور پڑجاتی ہے۔ اس کے ساتھ ان کو کسی طرح سکون نہیں ملتا، صحت بھی متاثر ہوجاتی ہے اور عزائم اور ارادے بھی متاثر ہوجاتے ہیں، جب کسی انسان پر اس طرح کی کیفیات طاری ہوجاتی ہیں تو وہ خود تو پریشان رہتا ہی اس کے اہل خانہ بھی اس سے شاکی ہوجاتے ہیں، ان کیفیات سے نجات پانے کے لئے اپنی روحانی قوتوں میں اضافہ کرنے کے لئے اس عمل کو اختیار کرنا چاہئے۔ اس عمل سے ہر وقت کے تفکر، تردد، تذبذب سے بھی نجات ملے گی اور روحانی قوتوں میں زبردست اضافہ ہوگا۔

سب سے پہلے کسی بھی ساعت سعید میں جو عروج ماہ کی نوچندی جمعرات کو پڑرہی ہو ایک چاندی کی انگوٹھی پر سولہ خانے بنواکر ایک خانہ میں ۹ کا عدد کندہ کرالیں، اس کے بعد ۱۶۷۸۰ مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر اس انگوٹھی پر دم کردیں، پھر اس انگوٹھی کو سیدھے ہاتھ کی

شہادت کی انگلی میں پہن لیں۔ انشاء اللہ حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ روحانیت روز بروز بڑھے گی اور تفکرات وحالات کی پیچیدگی سے نجات ملے گی۔

فتوحات غیبی حاصل کرنے کے لئے

اگرکسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ فتوحات غیبی سے سرفراز ہوتو وہ عروج ماہ کی کسی بھی شب جمعہ کو درمیانی رات میں غسل کرے، پھر دو رکعت نفل پڑھے اوراس کا ثواب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اوران کے اہل بیت کو پہنچائے۔ اس کے بعد اکیس مرتبہ کھٰیٰعٓصٓ کِفَایَتُنَا پڑھے، پھر اکیس بار سورۂ مزمل پڑھے اور پھر اکیس بار حٰمٓعٓسٓقٓ حِمَایَتُنَا پڑھے۔

اس عمل کو اکیس دن تک جاری رکھے، ۲۲ ویں دن یہی نقش دو کاغذوں پر لکھ کر بیس نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دے اورسب سے آخر میں اکیسواں نقش لکھے، اس کو حفاظت سے رکھے۔ اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔ انشاء اللہ فتوحاتِ غیبی سے سرفراز ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸	۲۳	۲۴
۲۱	۲۵	۲۹
۲۶	۲۷	۲۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲

نافرمان اولاد کے لئے

اگر اولاد ماں باپ کی نافرمانی کرتی ہو اور ماں باپ اولاد کی نافرمانی اورسرکشی کی وجہ سے بہت پریشان ہوں تو اولاد کی اصلاح اور اطاعت کے لئے روزانہ یہ عمل چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پانی سے دھوکر اولاد کو پلائیں، گیارہ دن تک لگاتار پلائیں، انشاء اللہ اولاد کو ہدایت نصیب ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم
یااللہ یارحمن یارحیم دل مارا کن مستقیم
بحق ایاك نعبد و ایاك نستیعن یاوھاب یاولی

یہ عبارت لکھتے وقت زبر زیر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

برے خیالات اور وساوس شیطان سے نجات کے لئے

اگر کسی شخص کو برے خیالات اور وساوس پریشان کرتے ہوں تو ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ذیل کی آیات روزانہ نماز فجر کے بعد سو مرتبہ پڑھا کرے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اور ان ہی آیات گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ اکیس دن کے اندر اندر برے خیالات اور شیطانی وساوس سے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں؟ وَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا. فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

جھوٹی قسموں سے نجات

اگر کسی کو جھوٹی قسمیں کھانے کی عادت پڑ گئی ہو تو اس بری عادت سے نجات حاصل کرنے کے لئے کسی قیمتی چیز پر ان آیات کو پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں اور وہ میٹھی چیز جھوٹی قسمیں کھانے والے کو کھلا دیں۔ یہ عمل جمعہ کے دن کرنا ہے اور پھر اس عمل کو سات جمعوں تک لگاتار جاری رکھنا ہے، انشاء اللہ بری عادت سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الْاَرْوَاحِ وَ صَلِّ عَلٰى قَلْبِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُلُوْبِ وَ صَلِّ وَ سَلِّمْ عَلٰى حَبِيْبِ مُحَمَّدٍ فِى الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِى الْقُبُوْرِ اس کے بعد یہ آیت پڑھیں فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ.

حاسدین سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص حاسدین کے حسد سے پریشان ہو اور حاسدین کے حسد سے مسلسل تکلیف میں ہو تو اس سے نجات پانے کے لئے مندرجہ ذیل نقش تیار کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔ اس نقش کو تیار کرنے کے بعد سورۂ فتح تین بار پڑھ کر اس پر دم کرے اور تعویذ پر موم جامہ کر کے اس کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔

انشاء اللہ حاسدوں کی بدخواہی اور حسد سے چھٹکارا حاصل ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۴۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۲

تسخیر خلائق

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت اور حمیت پیدا ہو اور لوگ اس کے لئے مسخر ہو جائیں تو اس مقصد میں بھرپور کامیابی حاصل کرنے کے لئے ذیل کا نقش عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں تیار کرلیں اور اس نقش کو ریشمی ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں۔ لیکن نقش کو تیار کرنے کے بعد قرآن کریم کی مندرجہ ذیل سورتیں اور اسماءِ الٰہی پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں۔

سورۂ جن، سورہ مزمل، سورہ ق، چاروں قل، آیت الکرسی، سورۂ آلِ عمران۔

یہ آیات: قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

سورۂ شمس، سورۂ یوسف، سورۂ فتح۔

انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے چند ہی ہفتوں میں دنیا مسخر ہوجائے گی اور لوگوں کے دلوں میں زبردست عزت و عظمت اور رعب قائم ہوگا اور تسخیر عام درعام ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶ع۲۱۷ع	۱ع۲۱۷ع	۸ع۲۱۷ع
ع۲۱۷ع۷	ع۲۱۷ع۵	۳ع۲۱۷ع
۲ع۲۱۷ع	ع۲۱۷ع۹	۴ع۲۱۷ع

نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

مصائب وآفات سے نجات اور محفوظ رہنے کا عمل

اگر کوئی شخص طرح طرح کی مشکلات اور آفات کا شکار ہو تو اس کے لئے ذیل کے نقش مفید ثابت ہوں گے۔ ان نقوش کی برکت سے اس کو تمام آفتوں سے نجات مل سکتی ہے اور آئندہ کے لئے وہ ارضی اور سماوی آفتوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ ان دونوں نقوش کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر ان پر سورۂ اعراف سات مرتبہ پڑھ کر اور سورۂ فتح اکیس مرتبہ پڑھ کر اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ

کر دونوں نقوش پر دم کریں۔ پھر تعویذ بنا کر گلے میں ڈال لیں، تعویذ کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرلیں، انشاءاللہ جلد اچھے نتائج ظاہر ہوں گے۔

سورۂ فتح اور سورۂ اعراف کے اول و آخر گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

کھیعص

۶۳۳۹۷	۶۳۴۰۱	۶۳۴۰۴	۶۲۳۹۰
۶۳۴۰۳	۶۳۳۹۱	۶۳۳۹۶	۶۳۴۰۲
۶۳۳۹۲	۶۳۳۰۶	۶۳۳۹۹	۶۳۳۹۵
۶۳۴۰۰	۶۳۳۹۴	۶۳۳۹۳	۶۳۳۰۵

حمعسق

اس نقش کی پشت پہ یہ نقش بنائیں۔

۷۸۶

حمعسق

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۴۱۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۲۷۲۱۴

حمعسق

آفات ومصائب سے محفوظ رہنے کے لئے

تمام آفات و مصائب سے محفوظ رہنے کے لئے یہ نقش بھی بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو لکھنے بعد سورۂ کہف گیارہ مرتبہ اور سورۂ فتح سات مرتبہ پڑھ کر اس پر دم کردیں اور اس کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالیں یا سیدھے بازو پر باندھیں، انشاءاللہ تمام آفتوں اور مصیبتوں سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

یا حفیظ

۷۸۷۹۹	۷۸۸۰۲	۷۸۸۰۶	۷۸۷۹۲
۷۸۸۰۵	۷۸۷۹۳	۳۱۸۷۹۸	۷۸۸۰۳
۷۸۷۹۴	۷۸۸۰۸	۷۸۸۰۰	۷۸۷۹۷
۷۸۸۰۱	۷۸۶۹۶	۷۸۷۹۵	۷۸۸۰۷

یا حفیظ

یا حفیظ

حفظ قرآن کے لئے

قرآن کریم کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے بچے کو نہار منہ پلائیں۔ اس عمل کو اکیس روز جاری رکھیں اور یہی آیت ایک کاغذ پر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بچے کا حافظہ قوی ہو جائے گا اور اس کو سبق یاد کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ آیت یہ ہے: وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

کاروبار کا حاسدین سے بچاؤ

اگر کسی شخص کا کاروبار نہ چلتا ہو یا کاروبار چلتے چلتے رک گیا ہو یا اگر کسی کو اس بات کا شک ہو کہ کسی نے اس کے کاروبار کی بندش کرادی ہے یا کسی کو یہ اندیشہ ہو کہ حاسدین کی ہائے ہائے کی وجہ سے اس کا کاروبار تباہ ہو گیا ہے تو ان تمام صورتوں میں یہ نقش مفید ثابت ہوگا اور کاروبار انشاء اللہ صحیح حالت پر آجائے گا۔ اس نقش میں نوچندی جمعرات کو ساعتِ مشتری میں تحریر کریں۔ ہری روشنائی سے اس نقش کو لکھیں اور آیت کو ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر آگے پیچھے تیرہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ نقش پر دم کر دیں اور نقش کو دوکان کی داہنی دیوار پر آویزاں کر دیں۔ اگر کسی فریم میں لگا کر آویزاں کریں تو بہتر ہے۔ اس نقش کو آویزاں کرنے سے پہلے ایک سو ایک روپے کسی فقیر یا مستحق کو بطور ہدیہ دیدیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.

برائے حفاظت از شیاطین و جنات

اگر کسی مکان یا کسی جگہ میں شیاطین یا جنات کا ٹھکانہ ہو اور اس وجہ سے وہ مکان یا فیکٹری وغیرہ خیر و برکت سے محروم ہو اور اس جگہ کو شیاطین و جنات سے نجات دلانی ہو تو اس عمل کو ایمان و یقین کے ساتھ کریں۔ طریقہ یہ ہے کہ وضو کر کے زمین پر بیٹھ جائیں، سب سے پہلے اپنا حصار کر لیں، سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اردگرد حسبِ قاعدہ حصار کا دائرہ کھینچ لیں، اس کے بعد عمل شروع کریں۔ عمل ختم کرنے کے بعد خاموش بیٹھ جائیں۔ شیاطین و جنات حاضر ہو جائیں گے، وہ پوچھیں گے کہ کیا چاہتے ہو؟ ان کو حضرت سلیمان علیہ السلام کا واسطہ دے کر یہ کہنا کہ وہ یہاں سے چلے جائیں، ورنہ ہم ان کو ختم کر دیں گے۔ یہ سن کر انشاء اللہ تمام جنات و شیاطین وہاں سے چلے جائیں گے۔ اس عمل کو اگر کسی عامل سے کرائیں تو بہتر ہے ورنہ کوئی مضبوط دل والا شخص یہ عمل کرے اور عورتیں اس عمل سے احتیاط برتیں۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ تین سو بار

پہلا کلمہ اکتالیس بار

آیت الکرسی سات بار پڑھ کر اپنے اردگرد دائرہ کھینچ لیں۔ کسی لکڑی سے یا اپنی شہادت کی انگلی سے۔ اس کے بعد یہ عمل کریں۔ قرآن حکیم کی ہر آیت سو مرتبہ پڑھنی ہے۔

سورہ بقرہ کی آیت وَلَا یَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ.

سورہ صٰفّٰت کی آیت وَحِفْظًا مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ مَارِدٍ.

سورہ حٰم سجدہ کی آیت وَ حِفْظًا ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ.

سورہ حجر کی آیت وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ کُلِّ شَیْطٰنٍ الرَّجِیْمِ.

سورہ حجر کی آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰافِظُوْنَ لَهٗ مُعَقِّبَاتٌ مِنْ بَیْنِ یَدَیْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ یَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ

سورہ شوریٰ کی آیت حَفِیْظٌ عَلَیْهِمْ وَمَا اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَکِیْلٍ.

سورہ طارق کی آیت اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ.

سورہ بروج کی آیت بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِیْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ.

سورہ توبہ کی آیت فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

آخر میں یہ پڑھیں، یہ کلمات صرف تین مرتبہ پڑھیں۔

یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ یاحفیظُ احفظنا. اَللّٰهُمَّ بِعَیْنَاتِ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنَا بِکَفْنِكَ الَّذِیْ لَا یَرَامُ یااللّٰه یااللّٰه یااللّٰه یارب العلمین.

ناگہانی خوف سے نجات کے لئے

اس نقش کو جمعرات کے دن ساعتِ مشتری میں لکھ کر اپنے گھر میں فریم میں چسپاں کر کے لگا دیں اور کسی دیوار پر لگانے سے پہلے اکتالیس مرتبہ یہی آیت پڑھ کر نقش پر دم کر دیں۔ انشاء اللہ ناگہانی آفت اور خوف سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

الراحمین	ارحمُ	وهو	حافظاً	خیرٌ	فاللّٰه
فاللّٰه	الراحمین	ارحمُ	وهو	حافظاً	خیرٌ
خیرٌ	فاللّٰه	الراحمین	ارحمُ	وهو	حافظاً
حافظاً	خیرٌ	فاللّٰه	الراحمین	ارحمُ	وهو
وهو	حافظاً	خیرٌ	فاللّٰه	الراحمین	ارحمُ
ارحمُ	وهو	حافظاً	خیرٌ	فاللّٰه	الراحمین

☆☆☆

قسط نمبر ۷

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

آگ کے وجود میں حکمت وراز

فرمان خداوندی ہے۔

اَفَرَاَیْتُمُ النَّارَ الَّتِیْ تُوْرُوْنَ ○ ءَ اَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○ نَحْنُ جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ○ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ○

(سورۂ واقعہ آیت: ۷۱: تا ۷۴)

یعنی اچھا بتلاؤ جس آگ کو تم "سلگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا ہے اس کے درخت کو یا ہم پیدا کرنے والے ہیں۔ ہم نے اس کو یاد دہانی کی چیز اور مسافروں کے فائدہ کی چیز بنایا ہے۔ تو آپ عظیم الشان پروردگار کے نام کی تسبیح کیجئے۔"

اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے آگ کو پیدا کیا لیکن اس کی کثرت اور بہتات میں چونکہ فساد اور بربادی کا سخت اندیشہ تھا اس لئے اس کے وجود کو ارادۂ انسانی کے ساتھ محدود و محصور کیا، یعنی جب حاجت ہو اس کو جلالیں اور اس سے کام لے لیں، البتہ آگ کا مادّہ ہر وقت اجسام میں پوشیدہ فرمایا۔ آگ کے نفعے بے شمار ہیں، کھانے پینے کی چیزیں اس سے پکتی اور ترکیب پاتی ہیں اور ہضم کے قابل بنتی ہیں۔

اسی طرح سونا، چاندی، تانبا، لوہا، سیسہ وغیرہ کو آگ کے ذریعہ قابل نفع بنایا جاتا ہے اور ان سے فائدہ مند چیزیں تیار کی جاتی ہیں، تانبے کو پگھلا کر اس سے برتن بناتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسی بنا پر ان امور کو قابل تشکر ٹھہرا کر فرمایا۔ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا۔ کہ اے داؤد کے خاندان والو! تم سب شکریہ میں نیک کام کیا کرو، لوہے کو پگھلا کر اس سے طرح طرح کے نفع بخش اور کار آمد آلات حرب مثلاً زرہیں اور تلواریں تیار کی جاتی ہیں اور دوسرے بے شمار کام لئے جاتے ہیں، چنانچہ فرمایا۔ وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ.

کہ ہم نے لوہے کو پیدا کیا جس میں شدید ہیبت ہے اور اس کے علاوہ اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں۔

نیز لوہے ہی سے زمین پھاڑنے، کاشت کاٹنے کے اوزار اور ایسے آلات بنائے جاتے ہیں جو کوٹنے، پہاڑوں کو توڑنے، لکڑیوں کو چیرنے کاٹنے کے کام میں آتے ہیں اور جب بے گنتی ہیں، اگر آپ نہ ہوتی تو یہ نفع رساں اوزار و آلات کیسے بنتے؟ آگ نہ ہوتی تو سونے چاندی کے سکے یا زیبائش و آرائش کی چیزیں کس طرح مہیا ہوتیں اور یہ قیمتی دھاتیں مٹی میں ملی پڑی ہوتیں۔

ذرا غور کیجئے لوگ سردی میں آگ سے تپ کر کیسا سکون حاصل کرتے ہیں، رات کی تاریکی میں اس کی روشنی سے کھانے پینے کا کام چلاتے ہیں، اسی کی روشنی میں سونے کا انتظام کرتے ہیں، اذیت کی چیزوں سے اپنی جانوں کو بچاتے ہیں، غرض خشکی اور تری میں اپنی مرضی کے سارے کام اسی سے نکالتے ہیں بلکہ اس کے طفیل یہ محسوس کرتے ہیں کہ گویا سورج غروب ہی نہیں ہوا۔ اگر برف گرتی ہے، ٹھنڈی ہواؤں کے جھونکے چلتے ہیں تو لوگ ان کے خطرات سے آگ ہی کے ذریعہ بچتے ہیں، اگر لڑائیاں چلتی ہیں اور قلعوں کا سر کرنے کا سوال آتا ہے تو آگ ہی سے مدد لی جاتی ہے۔ لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کا زبردست احسان ہے کہ اس نے آگ کے معاملہ کو ہمارے اختیار پر چھوڑا، ہم چاہیں اس کو محفوظ رکھیں اور چاہیں تو اس کو کام میں لائیں۔

ف: آگ کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کے نفعوں کا ایک بڑا باب کھول دیا ہے اور اب بے شمار فائدے اس کے وجود سے وابستہ ہیں، کھانے پینے کے دھندے اسی سے چل رہے ہیں، یہ دن کو ہمارے سیکڑوں کام چلاتی ہے، رات کو اپنی روشنی سے تاریکی کی وحشت کو

دور کرتی ہے۔

سورۂ واقعہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے احسانات کی فہرست میں اس کو بھی جگہ دی ہے اور اس کے دو اہم فائدے شمار فرمائے ہیں ۔ ایک اُخروی، دوسرا دنیاوی۔ اخروی یہ کہ اس کا وجود نارِ دوزخ کی یاد دلاتا ہے، دل کو لرزاتا، کپکپاتا ہے، گناہوں سے قدم کو روکتا ہے اور دوزخ کا بھدّا سا نمونہ یہیں دنیا میں پیش کرتا ہے حالانکہ دنیا کی آگ کو دوزخ کی آگ سے بہت دور کی نسبت حاصل ہے۔ حدیث پاک میں ہے۔

نَارُكُم هٰذِهِ الَّتِي يُوقِدُ هَا بَنُوْا اٰدَمَ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءٍ مِّنْ حَرِّ جَهَنَّمَ. کہ تمہاری یہ آگ جس کو انسان جلاتے ہیں جہنم کی آگ سے ستر درجہ کم گرم ہے۔ انسان جب اس آگ کی گرمی کی تاب نہیں لاسکتا تو جہنم کی آگ کی تاب کب لاسکے گا؟ لہٰذا آگ کا وجود نیک طینت ، عاقبت اندیشوں کے لئے باعث عبرت ونصیحت ہے سبب نجات ومغفرت ہے وہ اس سے اپنا کام بھی لیتے ہیں اور دوزخ کے عذاب سے لرزتے اور کانپتے بھی ہیں۔

دنیاوی نفعوں میں اللہ تعالیٰ نے مسافروں کا نفع پیش فرمایا ہے، گو مقیم کے لئے بھی یہ آگ سراسر نفع ہے لیکن مسافر کی زندگی کا تو یہ زبردست سہارا ہے، یہ دن میں اس سے اپنی ساری حاجتیں پوری کرتا ہے، رات کو اس سے بہت اہم کام لیتا ہے، درندوں اور موذی جانوروں کو بھگانے کا کام بھی اسی سے لیتا ہے، شیر جو نہایت موذی جانور ہے، آگ سے بہت ہی ڈرتا ہے، اسی طرح ریچھ جو نہایت کینہ پرور اور اذیت رساں جانور ہے وہ تو آگ سے بہت ہی لرزتا گھبراتا ہے اور آگ کے پاس نہیں پھٹکتا، نیز بھولا بھٹکا مسافر اسی آگ کی روشنی سے اپنے راستہ کا پتہ لگالیتا ہے اور راستہ پر لگ جاتا ہے۔ عرب کے سخی آگ سے مہمانوں کو جمع کرتے اور مہیا کرنے کا کام لیا کرتے ہیں اور رات رات بھر اپنی جھونپڑیوں میں آگ جلائے رکھتے ہیں تاکہ بھوکا مسافر آگ کی رہنمائی میں سیدھا چلا آئے اور سفر کے خطروں سے اپنی جان کو بچالے، غرض آگ کا وجود انسان کے لئے نعمت عظمیٰ اور رحمت کبریٰ ہے۔

قسط نمبر:۲

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ)
مفسرین نے لکھا (ای فی نفسِكَ) ذکر کر اپنے رب کا اپنے دل میں، اب یہ (وَاذْكُر) کا لفظ سمجھ میں نہیں آتا کہ حکم مل رہا ہے تو قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت نہیں پڑھتے کہ کیسے ذکر کریں؟ فی نفسِكَ کیسے کریں؟ (تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) گڑگڑاتے ہوئے اور بہت خفی انداز میں کہ دوسرے کو پتہ ہی نہ چلے۔

حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کے تحت معارف القرآن میں لکھتے ہیں کہ (تَضَرُّعًا وَخِيفَةً) کے لفظ سے ذکر قلبی کا ثبوت ملتا ہے تو اس کا اللہ نے حکم دیا اور یہی نہیں کہ صرف ذکر کا حکم دیا۔ آگے بتایا بھی کہ ذکر کرنا ہے تو کیسے کرنا ہے، فرمایا۔ (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ) اب یہ ہے نا قرآن پاک کی آیت؟ ذکر کر اپنے رب کے نام کا اب یہ کسی مسلمان کو پوچھیں کہ تمہارے رب کا نام کیا ہے؟ تو ہم کیا بتائیں گے۔ "اللہ" یہ اسم ذات ہے، باقی تو صفاتی نام ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ) ذکر کر اپنے رب کے نام کا تو رب کا نام اللہ، تو ہم اللہ کا ذکر کیوں نہ کریں، تم دنیا کا ذکر سارے دن کرو، تمہیں پوچھنے والا کوئی نہیں، ہم اگر اللہ کا ذکر کریں تو کہتے ہیں کہ یہ کہاں سے دیسی چیز آ گئی، کہتے ہیں جی اللہ اللہ کرنے کا کیا مطلب؟ کیا ملتا ہے؟ اس کا مطلب کیا؟

ہم رٹیں گے گرچہ مطلب کچھ نہ ہو
ہم تو عاشق ہیں تمہارے نام کے

یہ محبت کا معاملہ ہے، جس کے دل کے اندر محبت کی چنگاری نہ ہو اسے یہ باتیں سمجھ میں نہیں آئیں گی، کہتے ہیں جی فقط اللہ اللہ کہنے کا کیا مطلب؟ سبحان اللہ، الحمد للہ ملا لیا کریں، میں نے ایک صاحب سے پوچھا کہ اچھا ایک بات بتاؤ کہ بچہ جب روتا ہے تو کیا کہتا ہے؟ یا می امی یا کوئی لفظ ملاتا ہے؟ کہا نہیں، محبت میں امی امی پکارتا ہے تو ہم بھی محبت میں اللہ پکارتے ہیں۔

دعوت کی ابتدا اور انتہا میں ذکر کا حکم

یہ ذکر اتنا عظیم الشان کام ہے کہ اللہ رب العزت نے اپنے انبیاء کو اس کام کو کرنے کا حکم عطا فرمایا، دیکھئے دو انبیا اور بڑے جلیل القدر انسان، ان کو نبوت سے اللہ نے سرفراز فرمایا اور دعوت کے کام لئے بھیجا اور ان دونوں کو ایک نصیحت کی، غور کا مقام ہے، اللہ تعالیٰ نصیحت کرنے والے ہیں اور انبیاء کو نصیحت کی جارہی ہے تو وہ نصیحت کتنی اہم ہوگی، قرآن پاک میں اس کا تذکرہ بھی کیا جارہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (اذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي) جائیے آپ اور آپ کا بھائی میری نشانیوں کو لے کر، پھر آگے تثنیہ کا صیغہ، دونوں کو خطاب کیا کہ تم دونوں میری یاد سے غافل نہ ہونا، اب بتائیے کہ جب انبیائے کرام کو حکم ہورہا ہے، مین پوائنٹ نوٹ کرکے بتایا جارہا ہے تو دعوت الی اللہ کی ابتدا بھی ذکر سے ہوئی اور دعوت الی اللہ کی انتہا کیا ہوتی ہے؟ کہ جب دوسرا بندہ بات نہیں مانتا، اسلم تسلم والی تو پھر قتال کرنا ہوتا ہے۔ اس موقع پر بھی ذکر کا حکم، جب کشتوں کے پشتے لگ رہے ہوں، خون کے فوارے چھوٹ رہے ہوں، لوگوں کی گردنیں کٹ رہی ہوں، عین اس وقت جب ہوش ہی نہیں ہوتا کسی بات کا، فرمایا تم اگرچہ جان دے رہے ہو میرے راستے میں مگر میں چاہتا ہوں اس حال میں بھی میری یاد سے غافل نہ ہوں۔ سنئے قرآن عظیم الشان اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ)

اے ایمان والو جب تمہارا آمنا سامنا ہو کفار کی جماعت کے ساتھ تم ڈٹ جاؤ (وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا) اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا (لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) کامیابی تمہارے قدم چومے گی، اس حال میں بھی

ذکر کثرت سے کرنا اگر یوں کہہ دیتے بالفرض والتقدیر (یا ایُّھا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ) تو بھی فقرہ پورا ہو جاتا، بات مکمل ہو جاتی، کوئی کمی نہ رہتی، لیکن نہیں درمیان میں ایک پیغام دے گئے (وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا) اس حال میں بھی تم اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اس حال میں بھی کثرت کے ساتھ ذکر کرنے کا حکم ہے۔

اللہ نے جواں مرد کس کو کہا؟

ہمیں چاہئے کہ ہمارے ہاتھ کام کاج میں مصروف ہوں اور ہمارا دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہو، اس کو کہتے ہیں، ''دست بہ کار دل بیار'' ہاتھ کام کاج میں مشغول اور دل اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں (رِجالٌ) میرے جوانمرد بندے وہ ہیں (لَا تُلْهِيْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ) تجارت، خرید و فروخت بھی اللہ کی یاد سے انہیں غافل نہیں کرتی اللہ نے ان کو فرمایا کہ یہ میرے جوانمرد بندے ہیں، ہمت والے لوگ ہیں۔

ذکر نہ کرنے پر وعید

آج کل تو ہم نے دیکھا طلبہ کو بلکہ بعض اپنے علماء کو بھی کہ وہ بھی ذکر کو فقط نفلی کام سمجھتے ہیں، یعنی کوئی بیٹھا ذکر کر رہا ہے تو سمجھتے ہیں یہ تو بیٹھا تسبیح پھیر رہا ہے، نفلی کام کر رہا ہے، ضروری نہیں سمجھتے اور یہ بہت خطرے کی علامت ہے، ذکر نہ کرنے پر عذاب ہوگا، یہ ایسا کام نہیں ہے کہ کریں تو مرضی ورنہ نا سہی۔ قرآن کریم کی آیت پڑھ رہا ہوں۔ سنئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ (وَمَنْ يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا) سارے مفسرین نے ''عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ'' سے رب کی یاد مراد لی ہے، یہاں قرآن کریم مراد نہیں ہے، تو دیکھئے آیت بتا رہی ہے، جو اعراض کرے گا رب کی یاد سے اسے چڑھتا ہوا عذاب ہوگا، تو کرنے کا حکم ہے اور نہ کرنے پر سزا اس لئے یہ خالص مکی مدنی چیز ہے اسے سیکھنا ہے۔

ذکر و اذکار کا مقصود

اچھا بتائیے! اگر آپ ایک مسجد میں جائیں اور قاری صاحب ''ا، ب، ت'' پڑھا رہے ہوں اور کوئی بندہ کہے کہ نبی علیہ السلام نے پوری زندگی کسی کو ''ا، ب، ت'' نہیں پڑھایا، یہ تو خالص یہاں کی دیسی چیز ہے تو آپ کیا کہیں گے؟ آپ یہی کہیں گے نا کہ بھائی مقصود قرآن پاک کا پڑھنا ہے، جس کی تعلیم کا حکم دیا گیا، اس کی ابتدا، ا، ب، ت سے کر رہے ہیں یہی پڑھنے والا کل کو سبعہ عشرہ کا قاری بن جائے گا، بالکل اسی طرح جب ہم کسی کو مراقبہ بتاتے ہیں، ذکر بتاتے ہیں، تسبیحات بتاتے ہیں، تو وہ حقیقت میں اللہ کی یاد، اللہ کی معیت اس کے دل میں پیدا کرنے کی ابتدا ہوا کرتی ہے، یہ مقصود بالذات نہیں ہوتے، یہ مراقبے، یہ تو واسطہ اور ذریعہ ہوتے ہیں۔ ''ا، ب، ت'' کوئی مقصود بالذات ہے؟ آپ بتائیے صحابہ کرام میں سے کسی نے ''صرف صغیر'' پڑھی یا نبی علیہ السلام نے کسی حدیث میں تذکرہ فرمایا؟ کہ بھائی صرف بھی پڑھ لینا، نحو بھی پڑھ لینا، چونکہ یہ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے اس علم کی ضرورت ہے، لہٰذا اس علم کا ذریعہ کے طور پر سیکھنا لازم ہوگیا، اسی طرح یہ ذکر و مراقبہ کی جو محنت بتاتے ہیں کہ بھائی اتنی دفعہ صبح پڑھ لینا اتنی دفعہ شام پڑھ لینا، یہ انسان کے دل میں اللہ کی معیت کا استحضار پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتا ہے۔

علم اور استحضار کا فرق

ایک ہوتا ہے علم، ایک ہوتا ہے اس کا استحضار، یہ دونوں چیزیں مختلف ہیں، علم تو ہر بندہ کو ہے۔ (هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ) اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم جہاں کہیں بھی ہو، لیکن استحضار کتنوں کو ہے، ہر وقت یہ بات طبیعت میں مستحضر رہے، ہر وقت یاد رہے اللہ میرے ساتھ ہیں اور میں اللہ کے ساتھ ہوں، یہ کیفیت کا پیدا کرنا، اس کا حدیث پاک کے اندر حکم دیا گیا ہے، تذکرہ موجود ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: عبادہ بن صامتؓ کی روایت ہے، حدیث پاک میں ہے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا (افضل الایمان ان تعلم ان اللّٰہ معك اینما كنت) اعلیٰ ترین ایمان ہے کہ تو اس بات کو جان لے کہ تو جہاں کہیں بھی ہے، اللہ تیرے ساتھ ہیں، تو یہ کیفیت جس کو حاصل ہوگئی اس کو افضل ایمان والی کیفیت نصیب ہوگئی۔

حصول مقصد کے لئے طریق مشائخ

اب اگر یہ بات کسی کو سمجھانے کے لئے سکھانے کے لئے صبح و شام کے معمولات بتا دیئے جائیں اور دوسرا بندہ کہے جی کہ یہ تو دیسی چیز

ہے تو معلوم ہوا کہ اس نے تو حقیقت کو سمجھا ہی نہیں، تو اصل مقصود اللہ رب العزت کی معیت کا دل میں استحضار پیدا کرنا ہے، ہر وقت دل میں اللہ تعالیٰ کا استحضار رہے، انابت الی اللہ، رجوع الی اللہ، اس کی کیفیت آجائے، اس لئے ہمارے مشائخ شروع میں اللہ اللہ کا ذکر سکھاتے ہیں، پھر اس کے بعد ایک وقت آتا ہے کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ذکر سکھاتے ہیں اور ایک وقت آتا ہے کہ دونوں ذکر ختم کر کے کہتے ہیں فقط اللہ کی طرف دھیان رکھو کہ اس کی طرف سے فیض آرہا ہے بس نہ اللہ کا ذکر نہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ یہ بھی نہیں اس کو کہتے ہیں انابت الی اللہ، رجوع الی اللہ، حقیقت میں یہی ہے ذکر اللہ، کہ بندے کے دل کی توجہ اللہ کی طرف رہے، اسی کو قلب منیب اور ایسے بندے کو عبد منیب کہتے ہیں۔ (مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہ) (ثُمَّ اَنَابَ) (وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْب) تو انابت الی اللہ حاصل کرنے کے لئے یہ ذکر سکھایا جاتا ہے۔

مراقبہ کی تعریف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "القول الجمیل" میں یہ بات لکھی، وہ فرماتے ہیں کہ اس کے لئے بندے کو مراقبہ کرنا پڑتا ہے، مراقبہ کا لفظ استعمال کیا، پھر مراقبہ کی تفصیل آگے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "المراقبہ ان تلازم قلبك للعلم بان الله ناظر اليك" تو مراقبہ یہ ہے کہ تو دل پر اس بات کو لازم کرلے کہ اللہ رب العزت تیری طرف دیکھ رہے ہیں، یہ کیفیت ہوجائے یہ مراقبہ ہے، اب اس چیز کو سکھانے کی اگر محنت کی جائے تو یہ عظیم الشان محنت ہے اس سے عبادات میں جان آجاتی ہے۔

جسم کے لئے جو خون کی حیثیت ہے، عبادت کے لئے وہی ذکر کی حیثیت ہے، جو انسان ذکر سے خالی، اس کی عبادت ایسی ہے جیسے بدن خون سے خالی، تو ذکر کی کثرت سے اللہ رب العزت گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں اور ایسی کیفیت ہوجاتی ہے کہ انسان گناہوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔

حضرت تھانویؒ کا قول

حضرت اقدس تھانویؒ سے کسی نے پوچھا کہ حضرت یہ جو ذکر وسلوک ہے اس کا نچوڑ کیا ہے؟ مقصود کیا ہے؟ آخر کیوں کرتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر کا مقصود یہ ہے کہ انسان کے رگ رگ اور ریشے ریشے سے گناہوں کا کھوٹ نکل جائے۔

ذکر کی برکت

مجدد الف ثانیؒ اپنی مکتوبات میں یہ بات لکھتے ہیں، وہ فرماتے ہیں اس امت میں ایسے محسنین بھی گزرے ہیں، ذاکرین بھی گزرے ہیں کہ بیس بیس سال گناہ لکھنے والے فرشتوں کو کوئی گناہ لکھنے کا موقع نہیں ملا، ایسی زندگیاں گزارتے تھے اللہ اکبر۔

چنانچہ ایک صحابی خشیت الٰہی میں رو رہے تھے، دوسرے نے پوچھا کہ آپ اتنا گریہ فرمارہے ہیں کوئی بھول ہوگئی، کوئی خطا ہوگئی تو ان کے سامنے گندم کا دانہ پڑا تھا، انہوں نے گندم کے دانہ کو اٹھا کر دکھایا اور قسم کھا کر فرمایا کہ میرے گناہوں کا وزن گندم کے دانے کے برابر بھی نہیں ہوگا، میں گناہوں کی وجہ سے نہیں روتا، میں تو اللہ کی عظمت اور ہیبت کی وجہ سے رو رہا ہوں، ایسی زندگی اللہ نے عطا کی تھی، علم اور ارادہ سے گناہ ہوتا ہی نہیں تھا، کرتے ہی نہیں تھے۔ تو یہ ہے مقام احسان، جس کے بارے میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے خوبصورت انداز میں بات سمجھائی (ان تعبدالله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك) تو اس لئے ذکر کا اصل مقصود اس مقام احسان کا حاصل ہوتا ہے اور جو آدمی کہتا ہے کہ جی اس کی ضرورت نہیں تو ہم اسے کہتے ہیں کہ آپ خود اپنے دل میں جھانک کر دیکھیں کہ آپ کو نماز میں وساوس آتے ہیں، دل کے اندر شیطانی شہوانی وساوس آتے ہیں کہ نہیں آتے؟ اور اگر آتے ہیں تو پھر اس کا علاج کہاں اس کا علاج دنیا میں کہیں نہیں ملے گا۔ اللہ والوں کی صحبت میں ملے گا، وہ بھی پھر ذکر کے ذریعہ سے دل کو صاف کردیتے ہیں، حدیث پاک میں فرمایا۔

"ذِكْرُ اللهِ شِفَاءُ الْقُلُوْب" ذکر دلوں کے لئے شفا ہے اور فرمایا "لكل شيء صقالة وصقالة القلوب ذكر الله" ہر چیز کے لئے ایک پالش ہوتی ہے اور دلوں کی پالش اللہ کی یاد ہے تو یہ تو ذکر کے لفظ کی کچھ تفصیل تھی کہ قرآن مجید سے چند آیات پڑھ کر آپ کو سنادی جائیں تاکہ پتہ چل جائے یہ کوئی عجمی چیز نہیں یہ خالص مکی مدنی چیز ہے۔

☆☆☆☆☆

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: ناگپور

نام: سلطان احمد قاسمی

نام والدین: نفیس بانو، عزیز احمد نام زوجہ بلقیس بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۴راگست ۱۹۷۸ء

شادی کی تاریخ: ۴ردسمبر ۲۰۰۸ء

قابلیت: فراغت دارالعلوم دیوبند، ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ایک حرف نقطے والا ہے، باقی ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، ۳ حروف خاکی، ایک بادی، اور ایک حرف آبی ہے، آپ کے نام میں بہ اعتبار تعداد آتشی حروف کو اور بہ اعتبار اعداد آبی حرف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۲۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۰۲ ہیں۔

۴ کا ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے۔ اس عدد کا شخص باتونی قسم کا انسان ہوتا ہے اور اس قدر خوش کن باتیں کرتا ہے کہ اس کے متعلق کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جاسکتی، اس کی صحت قابل رشک ہوتی ہے، اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ پرلطف ہوتا ہے، اس کی لمبی صحت سے بھی کسی طرح کی بوریت محسوس نہیں ہوتی، یہ اپنی چکنی چپڑی باتوں سے لوگوں کو مسحور رکھتا ہے اور ان کے دل ودماغ پر ایک طرح کا تسلط قائم رہتا ہے۔ بہرکیف اس کی شخصیت میں ایک طرح کی کشش ہوتی ہے اور لوگ اس کا قرب تلاش کرتے ہیں، اس شخص میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کے عادی ہوتا ہے، لوگوں پر تنقید کرنا اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ تنقید سے مراد تنقیص نہیں ہے اور تنقید سے مراد تنقید برائے تنقید بھی نہیں ہے بلکہ تنقید سے مراد یہ ہے کہ لوگوں میں جو بھی سچ مچ قسم کی خامیاں اور خرابیاں ہوتی ہیں یہ انہیں تاڑ لیتا ہے اور تاڑنے کے بعد چپ نہیں رہتا، برملا لوگوں کی برائیوں اور خامیوں سے انہیں آگاہ کردیتا ہے، یہ ایک طرح کا آئینہ ہوتا ہے لیکن لوگوں کی اکثریت آئینہ پر تاؤ کھانے کی خوگر ہوتی ہے اس لئے اس کا دائرہ احباب دن بہ دن سکڑتا رہتا ہے، اس میں بحث ومباحثہ کی بھی عادت ہوتی ہے اور یہ عادت بھی اس کو اچھے دوستوں سے دور کردیتی ہے۔

۴ عدد کے شخص میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ دوران گفتگو یہ ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہوجاتے ہیں لیکن خوشنما دلائل سے لوگوں کے ذہن تو متاثر ہوجاتے ہیں البتہ دل مطمئن نہیں ہوتے اس لئے بسا اوقات اس کی طویل بحث، ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے اور اپنی بات کی اُپج کی بنا پر کئی اچھے دوست ۴ عدد والے شخص سے دور اور بہت دور ہوجاتے ہیں اور اس سے اپنا ناطہ توڑ لیتے ہیں اور بحث ومباحثہ کی خصوصیت کی وجہ سے اس کے دشمنوں اور بدخواہوں میں دن بہ دن اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ جو لوگ اس کے قرب کے متمنی رہتے تھے آہستہ آہستہ وہ بھی کچھ فاصلہ پر چلے جاتے ہیں اور اس کی قربت سے احتیاط برتنے لگتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ بالکل صحیح ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا اس طرح کا مزاج کسی کو ستانے یا کسی کا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ ساری دنیا کو اپنی سوچ پر لانے کی کوشش کرتا ہے، وہ فطرتاً اصلاح پسند اور حقیقت نواز ہوتا ہے لیکن دنیا اس کے سچ اور اس کی حقیقت پسندی کو سمجھ نہیں پاتی، دنیا والے بالعموم کذب اور نفاق کو پسند کرتے ہیں اس لئے سچ بولنے والے لوگ نکو بن جاتے ہیں اور لوگوں کو ان کی صداقت پسندی اور ان کی حقائق پرستی کی وجہ سے ان سے توحش ہونے لگتا ہے اور دنیا والے ایسے شخص سے کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ ہوتی ہے کہ وہ مروجہ

قانون اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بھی اپنی زبان کو کھولتا رہتا ہے اور ظاہر ہے کہ اس روش کی وجہ سے اس کے دامن میں صرف نقصان ہی آتا ہے، یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص جو کچھ بھی سخت سست بولتا ہے اس میں اس کی نیک نیتی کو دخل ہوتا ہے، کسی لالچ کی ڈر اور کسی طرح کی وجہ سے وہ اپنی زبان نہیں چلاتا، لیکن مسلسل خسارے کے کچھ بھی نہیں آتا، کیوں کہ دنیادار سے جھوٹ بولنے والوں کو بھی سلامیاں دیتے ہیں اور منافق اور چاپلوس قسم کے حصے ہی میں دنیا کی بہاریں آتی ہیں۔

تجربات زمانہ یہ بتاتے ہیں کہ اگر ۴ عدد والا شخص وکیل بن جائے یا جج بن جائے یا پروفیسر بن جائے تو اسکے حصہ میں زبردست کامیابیاں آتی ہیں اور وہ من چاہی خوشیوں سے بہرہ ور ہوجاتا ہے۔

۴ عدد کے لوگ بے جا رسومات کی زبردست مخالفت کرتے ہیں، یہ دقیانوسیت کو بھی قابل اعتبار نہیں مانتا اگر اس کے سامنے مال و دولت کی بات کی جائے تو اس کو بھی اہمیت نہیں دیتا اس کا رجحان حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور یہ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کا بھی قائل نہیں ہوتا۔ ۴ عدد کا شخص اپنے اندر صبر وتحمل بھی رکھتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی، زہر کو تریاق اور تریاق کو زہر کہنا اس کے بس سے باہر ہے، یہ سفید کو سفید اور سیاہ کو سیاہ ہی کہتا ہے اور پھر اپنی بات پر جما رہتا ہے، لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں جب کہ یہ ضدی اور ہٹ دھرم نہیں ہوتا، یہ مستقل مزاج ہوتا ہے اس کی طبیعت ٹھوس ہوتی ہے اور اس کے اندر زبردست استحکام ہوتا ہے، کچھ بھی ہو اس کے پائے استقلال میں جنبش نہیں آتی۔

۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں، وہ اپنی خوش گفتاری کی وجہ سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر اتفاقاً ان کا سابقہ کسی ایسے شخص سے پڑجائے جو خوش گفتاری اور خوش کلامی میں اس سے بڑھ چڑھ کر ہے تو پھر بحث طویل ہوجاتی ہے اور مقابلہ خاصا وقت برباد کرتا ہے۔

۴ عدد کے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کے دھوکے میں نہیں آتے اور بہت جلدی سے آنکھیں بند کرکے کسی پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ کسی کی خوش حالی اور ترقی سے نہیں جلتے، کسی سے کینہ نہیں رکھتے، کسی سے حسد نہیں کرتے اور کسی کا پیچھا نہیں کرتے، بات بات پر بحث کرتے ہیں اور دل کے صاف ہوتے ہیں اور ان کا دل بغض وعناد کے گرد وغبار سے پاک صاف رہتا ہے۔

عام دنیاوالوں کا مزاج اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے لوگ ان کی بیجا بحث کی بنا پر ان سے بدظن ہوجاتے ہیں اور ان کے خلاف سوچنا اور ان کا شغل بن جاتا ہے۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ حد سے زیادہ محنتی ہیں، آپ صلح پسند ہیں، آپ مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، لیکن آپ انتہا پسند ہیں اور انتہا پسندی کی وجہ سے آپ کو اکثر مشکلات میں پڑجاتے ہیں اور اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں، انتہا پسندی ایک ایسی خامی ہے کہ جو انسان کو بار بار آفتوں سے دوچار کرتی ہے اور انسان کو بار بار آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر مقروض اور تنگ دست بھی ہوجاتے ہیں، بلاشبہ بخل ایک خطرناک بیماری ہے لیکن فضول خرچی بھی کوئی اچھی صفت نہیں ہے، اکثر فضول خرچ لوگ تنگ دامن ہوجاتے ہیں، فضول خرچ لوگوں کو قرآن حکیم میں شیطان کے بھائی قرار دیا ہے، آپ کو فضول خرچی سے گریز کرنا چاہئے۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دیا کریں، انشاء اللہ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے، آپ کا لکی عدد ۶ ہے۔ ۹ عدد کی چیزیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ایک اور ۸ عدد کے لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۷، اور ۹ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے۔ یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے اچھا برا سلوک کریں گے۔ ۳ اور ۵ عدد آپ کے دشمن ہیں۔ ان عدد کی چیزیں آپ کو راس نہیں آئیں گی اور نہ ہی ان عدد کے لوگ آپ کو کوئی فائدہ پہنچاسکیں گے۔ ۳ اور ۵ عدد کی چیزوں کی شخصیات سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور منافق اور چاپلوس قسم کے حصے ہی میں دنیا کی بہاریں آتی ہیں۔

آپ کا مرکب عدد ۲۲ ہے، یہ ایک غیر موافق عدد ہے، یہ نمبر انسان کو زندگی میں بہت ہچکولے کھلاتا ہے، اس نمبر کی وجہ سے انسان یار

دوستوں سے بار بار فریب کھاتا ہے اور بار بار نقصان اٹھانے پر مجبور ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۲۳ ہوتا ہے وہ اکثر ڈپریشن کا شکار رہتے ہیں اور اکثر و بیشتر افسردہ اور نروس ہو جاتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۴ ہے اور اس کا مفرد عدد ۵ بنتا ہے، پانچ آپ کا دشمن عدد ہے اسلئے آپ کی زندگی میں نشیب و فراز اور اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور زندگی میں قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی ہوں گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے۔ یہ آپ کی تقدیر کا عدد ہے اور یہ عدد آپ کی خوشیوں اور کامرانیوں سے جڑا رہے گا اور اکثر و بیشتر آپ کے ساتھ تعاون کرے گا۔

آپ کی زوجہ بلقیس بیگم کا مفرد عدد ۴ ہے اور آپ کی شادی کی تاریخ بھی ۴ ہے اس لئے آپ کی ازدواجی زندگی مطمئن اور آسودہ ہوگی آپ کو بیوی سے امید کے مطابق محبت ملے گی اور ہمدردی بھی، موجودہ زمانہ میں ازدواجی زندگیاں سوفی صد ناکام ہو رہی ہیں، لیکن آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کی ازدواجی زندگی خوشیوں اور سکون و اطمینان سے بھرپور ہے۔

بیوی اگر محبت کرنے والی اور حوصلہ افزائی کرنے والی ہو تو انسان بڑے سے بڑے طوفانوں سے ہنستے کھیلتے گزر جاتا ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج اور ستارہ شمس ہے۔ اتوار کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کو اتوار کے دن کیا کریں، پیر منگل اور جمعرات بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے لیکن جمعہ اور ہفتہ آپ کے لئے مبارک نہیں ہیں، ان دنوں میں اپنے اہم کاموں کو کرنے کی غلطی نہ کریں۔ ہیرا، پکھراج اور پنا آپ کی راشی پتھر ہیں، یہ پتھر آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لانے کا ذریعہ بن سکتے ہیں، ان میں سے کوئی بھی پتھر جو کم سے کم ۴ رتی کا ہو اس کو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے کے ہاتھ کی کسی انگلی میں پہنیں، درمیان کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے احتیاط برتیں کیوں کہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کو منع فرمایا ہے۔

جنوری، فروری اور یکم جولائی سے ۲۰ جولائی تک اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان ایام میں آپ کسی ایسی بیماری کا شکار ہو سکتے ہیں جو آپ کے لئے اذیت دہ بنے گی، عمر کے کسی بھی دور میں آپ کو درد کمر، درد سینہ، امراض ناخن، امراض قلب ہرگی، درد گھٹیا اور امراض حلق کی شکایت ہو سکتی ہے، مذکورہ ایام میں اگر آپ کو کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو وقت ضائع کئے بغیر اس کے علاج کی طرف دھیان دیں اور شکرہ پالنے کی غلطی نہ کریں۔

آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ راس آئیں گی، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود کو تیز مسالوں سے اور تیز مرچوں والی ترکاری سے اور کھٹی چیزوں سے بچائیں، یہ چیزیں آپ کی صحت کو تباہ کر دیں گی۔

آپ کے نام میں ۸ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان حروف کے مجموعی اعداد ۱۵۳ ہیں اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۲۱۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے سکینت و طمانیت کا سبب بنے گا۔

ان اعداد کا نقشِ مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۷	۶۱	۵۷	۵۴
۵۸	۵۳	۴۸	۶۰
۵۲	۵۵	۶۳	۴۹
۶۲	۵۰	۵۱	۵۶

حرف م آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوگا، اس حرف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کے لئے مبارک اور باعث راحت ثابت ہوگی، جیسے مدینہ، ممبئی، مسور، مکئی، موتی وغیرہ اور نج، سرخ اور سنہرا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال مختلف انداز سے آپ کر سکتے ہیں۔ اگر اپنے گھر کی کھڑکیوں پر آپ ان رنگوں کے پردے آویزاں کریں تو آپ کو راحت اور اطمینان محسوس ہوگا اور گھر میں خیر و برکت بھی پیدا ہوگی۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادّہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور نفرتوں کو ناپسند کرتے ہیں اور اختلافات سے دور رہنا آپ کی ذات کا

ایک حصہ ہے لیکن پھر بھی مختلف قسم کے جھگڑے آپ کی ذات سے ہمیشہ جڑے رہیں گے۔ آپ صاحب رائے ہیں، آپ کسی بھی معاملہ میں اچھی رائے دے سکتے ہیں لیکن لوگ آپ کی رائے کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکیں گے اور اکثر لوگ آپ کی رائے کے برخلاف کام کریں گے خواہ ان کو ایسا کرنے کا خمیازہ بھگتنا پڑے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر وضبط، قوت اعتماد، احتیاط، نئی نئی ایجادات، حق پرستی، صداقت نوازی، پاکیزہ سوچ وفکر، توسع اور کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، جلد غصہ آجانا، بلا وجہ کی بحث، ضد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کی اُپج وغیرہ۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		
۸۸		
۷	۴	۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد دو بار آیا ہے جو آپ کی قوت اظہار کی علامت ہے، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہتر انداز میں پیش کر سکتے ہیں، آپ میں اچھی گفتگو کرنے کی اعلیٰ صلاحیت موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات اور جذبات کی بالکل پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے زیادہ حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملہ میں بھی کچے ہیں جب کہ اس دنیا میں جتنے بھی قابل قدر لوگ ہیں وہ سبھی حساب وکتاب کے معاملہ بہت چوکنا رہتے تھے۔ بزرگوں کا قول ہے کہ بخشش لاکھوں کی بھی کی جاسکتی ہے لیکن حساب پائی پائی کا ہونا چاہئے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت تو ہے ہی لیکن آپ کے کام کرنے کی اسپیڈ بھی بہت زیادہ ہے جتنے دیر میں آپ کام نمٹا سکتے ہیں اتنے دیر میں دو آدمی بھی کام نہیں نمٹا سکتے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ دونوں موجود نہیں ہیں جو اچھی علامت نہیں ہے۔ ۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ نقطۂ اعتدال سے محروم ہیں اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اکثر وبیشتر معاملات میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں اور ظلم وستم سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ ظلم وستم کے خلاف احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۸ دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کی صلاحیتوں کو جانچنے میں بہت زیادہ چالاک ہیں، آپ کے اندر ذہنی توانائی حد سے زیادہ موجود ہے، اس توانائی کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے اور اپنے کاروبار پر ہمیشہ عبور رکھیں گے، آپ کی ایک صفت یہ بھی ہے کہ آپ اپنی زندگی ہمیشہ نئی تبدیلی کو خوش آئند سمجھیں گے، آپ ہر قسم کے انقلاب کو احترام کی نظروں سے دیکھنے کے عادی ہیں۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن آپ اکثر عجلت پسندی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں جو نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ اکثر مشتعل بھی ہو جاتے ہیں اور اشتعال آپ کو ہمیشہ نقصان ہی پہنچاتا ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی ہوشیاری اور بیدار مغزی کا ثبوت ہیں، آپ جو بھی قدم اٹھاتے ہیں اس میں احتیاط کو ملحوظ رکھتے ہیں لیکن آپ کے دستخط سے آپ کی خود غرضی اور مفاد پرستی بھی عیاں بیاں ہے۔ آپ کا فوٹو یہ ثابت کرتا ہے کہ عام زندگی میں آپ اپنے دوستوں سے گھل مل کر زندگی گزارتے ہیں لیکن آپ سے کسی عیب اور کسی کی برائیاں برداشت نہیں ہوتیں۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس خاکے کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی اصلاح پر توجہ رکھیں گے اور اپنی خوبیوں میں مزید نکھار پیدا کرنے کی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ ☆

قسط نمبر: ۴۸

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

صحیح مسلم میں ہے کہ چند صحابہ کرام عمرہ کے لئے نکلے، راستہ میں چاند کو دیکھا تو بڑا اور روشن تھا، بعض نے اسے دو رات کا اور بعض نے اسے تین رات کا قرار دیا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے پوچھا کہ تم لوگوں نے کس رات میں پہلی بار اس کو دیکھا تو کہا فلاں شب کو وہ نظر آیا تھا تو ابن عباس نے فرمایا۔

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امدالرؤية فهو لليلة رايتموه. (صحیح مسلم، ص ۳۴۸، ۱۱۴، جلد نمبر:۱)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو رویت کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اس لئے یہ اس رات کا چاند سمجھا جائے گا جس میں اس کی رویت ہوئی ہے۔ اس سے یہ ظاہر ہوا کہ مسئلہ چاند کے وجود کا نہیں بلکہ عام نگاہ سے اس کا دیکھا جانا ضروری ہے، جہاں جہاں شوال کا چاند دیکھا جائے گا وہاں وہاں عید منائی جائے گی، ملک بھر میں عید کی وحدانیت و یکسانیت کی بحث بے معنی ہے۔

رہبانیت

ترک دنیا، موضح القرآن میں حضرت شاہ دہلوی لکھتے ہیں۔ نصاریٰ نے اس فقیری اور ترک دنیا کی رسم نکالی، جنگل میں تکیہ بنا کر بیٹھتے، نہ بیوی رکھتے نہ بچے، نہ کماتے، نہ جوڑتے

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّاِبْرٰهِيْمَ وَجَعَلْنَا فِىْ ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ○ ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِىْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَاْفَةً وَّرَحْمَةً وَّرَهْبَانِيَّةَ ۨابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَاٰتَيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ○

اور ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو (پیغمبر بنا کر) بھیجا اور ان کی اولاد میں پیغمبری اور کتاب (کے سلسلے) کو (وقتاً فوقتاً جاری) رکھا تو بعض ان میں سے ہدایت پر ہیں اور اکثر ان میں سے خارج از اطاعت ہیں، پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے، ان کے پیچھے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو بھی بھیجا اور ان کو انجیل عطا کی اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی، ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی اور رہبانیت خود انہوں نے ایجاد کرلی۔ ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا، ہم نے تو ان پر اللہ کی رضا جوئی فرض کی تھی، انہوں نے رہبانیت کا جو حق تھا اسے بھی ادا نہ کیا، پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں۔ (۵۷:۲۶/۲۷)

مولانا ابوالاعلیٰ مودودیؒ نے لکھا ہے کہ رہبانیت کا مطلب ہے مسلک خوف زندگی اور رہبانیت کے معنی ہیں، مسلک خوف زدگان، اصطلاحاً اس سے مراد ہے کہ کسی شخص کے خوف کی بنا پر (قطع نظر اس سے کہ وہ دنیا کے فتنوں کا خوف ہو یا کسی کے ظلم کا خوف ہو یا اپنے نفس کی کمزوریوں کا خوف) تارک الدنیا بن جانا اور دنیوی زندگی سے بھاگ کر جنگلوں اور پہاڑوں میں پناہ لینا یا گوشہ ہائے عزلت میں جا بیٹھنا، رہبانیت ایک غیر اسلامی چیز ہے اور یہ کبھی دین حق میں شامل نہیں ہے یہی بات ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے کہ لا رھبانیہ فی الاسلام یعنی اسلام میں کوئی رہبانیت نہیں (مسند احمد)

ایک اور حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رھبانیة ھذا الامة الجھاد فی سبیل اللہ یعنی اس امت کی رہبانیت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔ (مسند احمد)

حقیقت یہ ہے کہ انسانی فطرت ان لوگوں سے ضرور انتقام لیتی ہے جو اس سے جنگ کرتے ہیں، جنہوں نے نفس کشی کی مشقتیں کیں

وہی بعد میں بے انتہا بدکاری میں مبتلا ہو گئے۔ ایسے بے شمار غیر مسلم اداروں اور معبدوں کے کچھ چھٹے آئے دن اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اسلام نے رہبانیت کی تعلیم نہیں دی، اگر کوئی نی مکان چھوڑ دیتا ہے تو "من بیوتکم مسکنا" کی نفی کرتا ہے، لباس کا ترک، قل مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہ کی نفی ہے۔ طعام ولذائذ اگر ترک کرتا ہے تو "کلوا من الطیبات" کی نفی کرتا ہے اسی طرح کوئی معاملات سے الگ ہوتا ہے تو بیع وشرع، ہبہ وقف، عطایا اور ہدایہ کے احکام کی نفی کرتا ہے۔

رہن

کوئی شخص سفر میں ہو یا ایسی جگہ ہو جہاں اسے کوئی نہیں جانتا یا کوئی قرض نہیں دیتا تو وہ اپنی کوئی چیز گروی رکھ کر روپے لے سکتا ہے

وَاِنْ کُنْتُمْ عَلٰی سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا کَاتِبًا فَرِھٰنٌ مَّقْبُوْضَۃٌ فَاِنْ اَمِنَ بَعْضُکُمْ بَعْضًا فَلْیُؤَدِّ الَّذِی اؤْتُمِنَ اَمَانَتَہٗ وَلْیَتَّقِ اللّٰہَ رَبَّہٗ ○

اور اگر تم سفر ہو اور (دستاویز) لکھنے والا نہ مل سکے تو (کوئی چیز) ابن با قبضہ رکھ کر قرض لے لو اور اگر کوئی کسی کو امین سمجھے تو امانت دار کو چاہئے کہ امانت ادا کردے اور خدا سے جو اس کا پروردگار ہے ڈرے۔

(۲:۲۸۳)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ غلہ کی ضرورت ہوئی تو آپؐ نے ایک یہودی سے تیس صاع (تقریباً ڈھائی من) غلہ ادھار لیا اور اس کے بدلہ میں اپنی لوہے کی زرہ رہن رکھ دی۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا اس وقت بھی یہ زرہ یہودی کے پاس رہن تھی، اگر راہن اور مرتہن یا اور کسی میں اختلاف اختلاف آجائے تو دلیل مدعی کے ذمہ ہے اور اگر دلیل لا نہ سکے تو مدعی علیہ کے ذمہ واجب ہے۔ ابن مسعود سے روایت ہے کہ جو شخص ایسی قسم کھائے جس سے اس کو کچھ مال ملنے کی امید ہو اور وہ قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناخوش ہوگا اور اس سلسلہ میں آیت نازل ہوئی اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ وَاَیْمَانِھِمْ ثَمَنًا قَلِیْلًا پھر انہوں نے اس آیت کو عذاب الیم تک پڑھا۔ اس کے بعد اشعث بن قیس ہمارے پاس آئے اور کہا ابوعبدالرحمٰن (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) تم سے کیا بیان کرتے تھے۔ ہم نے بیان کردیا تو انہوں نے کہا۔ وہ سچ کہتے ہیں، یہ آیت میرے ہی حق میں نازل ہوئی، میرے اور ایک شخص کے درمیان ایک کنویں کی بابت کچھ جھگڑا تھا، پھر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ مقدمہ پیش کیا تو مجھ سے فرمایا تمہارے دو گواہ (پیش ہونے چاہئیں) ورنہ اس کی قسم پر فیصلہ کردیا جائے گا۔ میں نے عرض کیا وہ تو قسم کھالے گا اور کچھ پروا نہ کرے تو فرمایا کہ جو شخص ایسی بات پر قسم کھالے جس سے وہ کچھ مال کا مستحق ہو جائے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر خشمگین (غصہ کی حالت میں) ہوگا۔ (صحیح بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بقدر اپنے خرچ کے رہن کی سواری (بشرطیکہ وہ سواری کا جانور ہو) کرلی جائے اور دودھ والا جانور رہن میں اگر ہو تو اس کا دودھ دوہ لیا جائے۔ (بخاری)

مرہونہ چیزیں خواہ منقولہ ہوں یا غیر منقولہ، اگر استعمال سے ان میں عیب نہیں پیدا ہوتا ہے تو استعمال اور منفعت کے لحاظ سے مرتہن کو راہن کے قرض میں محسوب کرتے رہنا چاہئے اور جب قرض کی رقم پوری ہو جائے تو اسے راہن کے حوالے کردینا چاہئے اگر مرہونہ چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو راہن عدالتی چارہ جوئی بیع کر اس کی قیمت اپنے پاس رہن رکھ سکتا ہے، اگر رہن کی مدت ختم ہو جائے تو مرتہن قاضی کے سامنے معاملہ پیش کرکے بیچنے کی اجازت حاصل کرے، پھر مرہونہ چیز فروخت کردے۔ زمین یا مرتہن کے مرجانے سے رہن باطل نہ ہوگا، بلکہ ان کے ورثاء ان کی جگہ لے لیں۔

امانت، عاریت، مضاربت اور شرکت کی چیزوں کو رہن رکھنا جائز نہیں، مرہونہ چیز کا نفع چونکہ راہن کا ہوگا اس لئے اس کے بقا اور اس کی منفعت پر جو کچھ خرچ ہوگا وہ راہن کا ہوگا، مثلاً اگر جانور رہن رکھا جائے تو اس کے چارہ کا خرچ اس کی چرواہی کی مزدوری وغیرہ راہن کو دینا ہوگا۔ اسی طرح اگر کھیت ہے تو اس کی بوائی سینچائی وغیرہ کا خرچ راہن کے ذمہ ہے اور پیداوار کا منافع مرتہن کے پاس رہے گا، جب وہ روپیہ ادا کرکے مرہونہ چیز چھڑالے گا تو یہ منافع بھی اسی کو ملے گا۔ اسی طرح باغ اور مکان کے منافع کو بھی سمجھنا چاہئے۔ راہن مرتہن کی مرضی کے بغیر مرہونہ چیز فروخت نہیں کرسکتا۔

ریا کاری

ریا کے معنی ہیں ظاہری دکھاوا، نمود ونمائش نہایت بدترین جذبہ ہے جو بہترین اعمال کی مٹی پلید کرادیتا ہے، دکھاوے اور شہرت کے لئے جو اعمال کئے جاتے ہیں ان کی دربار خداوندی میں کوئی قیمت نہیں۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا، افسوس ہے ان مصلیوں پر جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں اور دکھاوا کرتے ہیں۔ حدیث میں ہے کہ حشر کے روز اللہ تعالیٰ ریاکاروں کو حکم دے گا انہی کے پاس جاؤ جن کے دکھانے کو نمازیں پڑھتے اور عبادت کیا کرتے تھے اور دیکھو وہ کیا صلہ دیتے ہیں۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا.

مومنو! اپنے صدقات (خیرات) احسان رکھنے اور ایذا دینے سے اس شخص کی طرح برباد نہ کردینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لے مال خرچ کرتا ہے اور خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس (کے مال) کی مثال ایسے چٹان کی سی ہے جس پر تھوڑی سی مٹی پڑی ہو اور اس پر زور کا مینہ برس کر اسے صاف کرڈالے۔ (۲:۲۶۴)

دنیا میں عظیم

☆ خدا کا سب سے عظیم نام ہے۔
☆ دنیا کا سب سے عظیم اجتماع حج مبارک ہے۔
☆ دنیا کی سب سے عظیم شخصیت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
☆ دنیا کی سب سے عظیم کتاب قرآن پاک ہے۔
☆ دنیا کا سب سے عظیم مذہب اسلام ہے۔
☆ دنیا کی سب سے عظیم دعوت اذان ہے۔
☆ دنیا کی سب سے عظیم زبان عربی ہے۔
☆ دنیا کا سب سے عظیم شہر مکہ مکرمہ ہے۔

قسط نمبر:۲

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

کچھ دن بعد ایک اور موقع پر حضرت سری سقطیؒ نے جنید بغدادیؒ سے پوچھا تھا۔ "فرزند! مجھے بتاؤ کہ اللہ کا شکر کس طرح ادا کیا جائے؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا تھا۔ "اللہ کی نعمتوں سے اس طرح فائدہ اٹھانا کہ معصیت (گناہ) کے کسی کام میں ان سے مدد نہ لی جائے۔ اسی کا نام شکر ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر حضرت سری سقطیؒ بے اختیار ہو گئے تھے اور نہایت محبت آمیز لہجے میں فرمایا تھا۔ "فرزند! تمہیں یہ باتیں کہاں سے معلوم ہوئیں؟"

حضرت جنیدؒ بغدادی نے جذبۂ عقیدت سے سرشار ہو کر عرض کیا۔ "آپ کی صحبت سے۔"

یہ سن کر حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کو گلے سے لگا لیا اور پیار کرتے ہوئے فرمایا۔ "اے اللہ! میں جنید کے لئے تجھ سے تیری نعمتوں کا سوال کرتا ہوں تو اس کے علم میں اضافہ فرما۔"

الغرض شفیق و مہربان ماموں کی توجہ اور مداخلت سے حضرت جنید بغدادیؒ نے باپ کی شیشے کی دکان چھوڑ دی اور مکتب میں جانا شروع کر دیا، مکتب سے واپس آنے کے بعد حضرت سری سقطیؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور اس عارف وقت کے وعظ و نصیحت کو بہت غور سے سنتے۔ حضرت سری سقطیؒ کا انداز تعلیم اور طریقۂ تربیت نہایت مؤثر اور دلکش تھا۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ ماموں کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں دیکھتے ہی حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔

"آؤ بیٹا جنید! میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔"

انتہائی نوعمری کے باوجود حضرت جنید بغدادیؒ نے سر تسلیم خم کرتے ہوئے کہا۔ "شیخ! میں حاضر ہوں، حکم دیجئے۔"

بھانجے کے اس طرز عمل کو دیکھ کر حضرت سری سقطیؒ کے چہرۂ مبارک پر ایک عجیب سا رنگ آیا، پھر نہایت والہانہ انداز میں فرمایا۔

"میرا ایک کام کر دو۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نہایت ذوق و شوق کے ساتھ خانقاہ سے اٹھے اور وہ کام کر کے واپس آ گئے۔

حضرت سری سقطیؒ نے اپنے پیرہن مبارک کی جیب سے تہہ کیا ہوا ایک کاغذ نکالا اور بھانجے کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا۔

"جنید! تم نے میرا کام بہت مہارت اور تیزی کے ساتھ انجام دیا ہے اس لئے یہ تمہارا انعام ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے وہ کاغذ لے لیا اور اسے کھول کر پڑھنے لگے، کاغذ پر تحریر تھا۔

میں نے صحرا میں ایک شتربان کو دیکھا جو نہایت پرسوز آواز میں یہ اشعار گا رہا تھا۔

میں روتا ہوں اور جانتے بھی ہو کہ میں کیوں روتا ہوں۔
اس خوف سے روتا ہوں کہ کہیں تو مجھے فراق میں مبتلا نہ کر دے۔
اور میری امیدیں قطع کر کے مجھے تنہا نہ چھوڑ دے۔ (ترجمہ)

یہ نصیحت کا عجیب و غریب انداز تھا جس سے متاثر ہو کر حضرت جنید بغدادیؒ بھی رونے لگے اور پھر اپنے محترم ماموں سے لپٹ کر عرض کرنے لگے۔ "اگر یہ کلام میرے لئے ہے تو بس اتنا سمجھ لیجئے کہ میں اس در کو چھوڑ کر کہاں جا سکتا ہوں؟"

بھانجے کا جواب سن کر حضرت سری سقطیؒ کے چہرۂ مبارک پر مسرت و شادمانی کا غیر معمولی رنگ ابھر آیا۔ آپ حضرت جنیدؒ کے دل کو آزمانا چاہتے تھے اور اس دل میں محبت و ایفائے عہد کی پوری صلاحیت موجود تھی۔

حضرت جنیدؒ کی اسی فرماں برداری نے آپ کو ماموں کی نظروں میں اس قدر محبوب بنا دیا تھا کہ حضرت سری سقطیؒ ساری دنیا کی بات ٹال سکتے تھے، مگر جب حضرت جنیدؒ کسی خواہش کا اظہار کرتے تو یہ ممکن نہ تھا کہ ان کا سوال رد کر دیا جاتا۔ یہ اسی زمانہ کا واقعہ ہے کہ جب حضرت جنید بغدادیؒ مکتب میں ابتدائی تعلیم حاصل کر رہے تھے۔ ایک دن مدرسہ سے گھر آئے تو اپنے والد محترم جناب محمد کو انتہائی غمزدہ حالت میں دیکھا، حساس دل رکھتے تھے، اس لئے باپ کو ملول دیکھ کر خود بھی مضطرب ہو گئے۔

"بابامحترم! کیا بات ہے کہ آج میں آپ کے چہرے پر رنج واضطراب کی شدید کیفیات نمایاں پاتا ہوں۔"

جناب محمد نے روتے ہوئے کہا۔ "بیٹے! میں نے اپنے مال کی زکوٰۃ نکالی تھی اور خیال کیا تھا کہ تمہارے ماموں سری سقطیؒ سے زیادہ اس زکوٰۃ کا کوئی مستحق نہیں، اگر وہ اسے قبول کر لیتے تو میری زکوٰۃ کی قبولیت کی اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوتی۔"

"کیا آپ نے ماموں جان کی خدمت میں زکوٰۃ پیش کی تھی؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

"میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا مگر انہوں نے سختی کے ساتھ زکوٰۃ لینے سے انکار کر دیا۔" جناب محمد نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔ "میں نے زکوٰۃ کی یہ رقم خلوص نیت سے نکالی تھی مگر سری سقطیؒ کے انکار سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رقم پاک باطن بزرگوں کے قابل نہیں۔"

والد محترم کو اس قدر مغموم دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ بے قرار ہو گئے اور عرض کرنے لگے۔ "آپ یہ رقم مجھے دیجئے، میں خود جا کر ماموں جان کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔"

"فرزند! یہ کیسے ممکن ہے؟" جناب محمد کے لہجے سے شدید مایوسی کا اظہار ہو رہا تھا۔ "جب انہوں نے میرے رشتے کا لحاظ نہیں کیا تو پھر وہ تمہاری بات کس طرح مانیں گے۔؟"

"مجھے یقین ہے کہ ماموں جان میری درخواست قبول فرمالیں گے؟" یہ کہہ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے والد محترم سے زکوٰۃ کی رقم لی اور اپنے ماموں حضرت سری سقطیؒ کے مکان پر پہنچے اور دروازے پر دستک دی۔

دستک کی آواز سن کر حضرت سری سقطیؒ نے پوچھا۔ "کون ہے؟"

جواب میں حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ "میں ہوں، آپ کا بھانجا جنید!"

"کیوں آئے ہو؟" حضرت سری سقطیؒ نے دوسرا سوال کیا۔

"میں زکوٰۃ کی رقم لے کر حاضر ہوا ہوں۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

حضرت سری سقطیؒ نے دروازہ کھول دیا، پھر حضرت جنیدؒ اندر داخل ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ "کیا تمہیں تمہارے والد نے یہ نہیں بتایا کہ میں اس رقم کو قبول کرنے سے انکار کر چکا ہوں۔"

"والد محترم نے بتایا تھا، جبھی تو میں حاضر ہوا ہوں۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

"جنید! تمام صورت حال جاننے کے باوجود تم کس امید پر میرے پاس آئے ہو؟" حضرت سری سقطیؒ نے اپنے کمسن بھانجے سے پوچھا۔

"صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے بھروسہ پر حاضر ہوا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہیں فرمائیں گے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔

حضرت سری سقطیؒ نے بھانجے کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ "جنید! تم اللہ تعالیٰ کو درمیان میں کیوں لائے ہو؟ یہاں سے بہت سے مستحق لوگ ہیں۔ تم یہ رقم کسی کے بھی حوالہ کر سکتے ہو، زکوٰۃ دینے کی شرط پوری ہو جائے گی۔"

"مگر والد محترم کی خواہش ہے کہ اس رقم کو آپ قبول فرمالیں۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ "اس طرح انہیں زکوٰۃ کی قبولیت پر یقین آجائے گا۔"

"ان کی خواہش اپنی جگہ مگر میری خواہش بھی تو کوئی حیثیت رکھتی ہے۔" حضرت سری سقطیؒ نے پرجلال لہجے میں فرمایا۔ "زکوٰۃ دینے والا مجھے مستحق سمجھتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ مستحق کوئی اور ہے، پھر جھگڑا کس بات پر ہے؟ یہ رقم واپس لے جاؤ اور اللہ کے اس بندے کی خدمت میں پیش کر دو جو واقعتاً مستحق ہے۔"

ماموں کا مسلسل انکار سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ "آپ کو اس ذات عزیز وجلیل کی قسم ہے جس نے آپ پر اپنا فضل فرمایا ہے اور میرے والد کے ساتھ عدل کیا ہے۔ زکوٰۃ کی اس رقم کو قبول فرمالیجئے۔"

حضرت سری سقطیؒ اپنے کمسن بھانجے کی بات سن کر حیران ہوئے، پھر آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو مخاطب کر کے پوچھا۔ تم کس طرح کہتے ہو کہ یہ اللہ کا فضل وعدل ہے، اپنی بات کی وضاحت کرو۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے نہایت پراعتماد لہجے میں عرض کیا۔ "آپ پر اللہ کا فضل یہ ہے کہ اس نے آپ کو درویشی عطا کی اور والد محترم کے ساتھ اللہ کا عدل یہ ہے کہ اس نے انہیں دنیا کے کاموں میں لگا دیا، بے شک! آپ کو اختیار ہے کہ اس رقم کو قبول کرنے سے انکار کر دیں لیکن میرے والد محترم پر زکوٰۃ نکالنا اور اسے اصلی حق دار تک

پناہ اخلاص ہے۔"
حضرت سری سقطیؒ کو اپنے بھانجے کی یہ بات اس قدر پسند آئی کہ آپ نے اپنی عادت کے خلاف زکوٰۃ کی رقم قبول کرلی، یہ اس بے پناہ محبت کا اظہار ہے جو آپ حضرت جنید بغدادیؒ سے فرماتے تھے۔



پھر تقریباً آٹھ سال کی عمر میں اپنے ماموں کی ہدایت پر حضرت جنید بغدادیؒ مشہور فقیہ حضرت ابو ثورؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شاگردی کی درخواست کی۔ حضرت ابو ثورؒ حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ اس بات سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ مسلک کے اعتبار سے حضرت جنید بغدادیؒ "فقہ شافعی" کے پیروکار تھے۔ حضرت ابو ثورؒ نے آٹھ سال کے مختصر سے عرصہ میں اپنا سارا علم حضرت جنید بغدادیؒ کو منتقل کردیا، پھر اہل بغداد نے دیکھا کہ ایک بیس سالہ نوجوان بڑی ذہانت کے ساتھ فتوے دیا کرتا تھا، بڑے بڑے صاحبان علم جن مسائل کی گہرائیوں تک نہیں پہنچ پاتے تھے، ان مسائل تک حضرت جنید بغدادیؒ کو رسائی حاصل تھی۔ یہ قدرت کا عطیہ بھی تھا اور استاد گرامی کی صحبتوں کا فیض بھی۔

علم حدیث اور فقہ حاصل کرنے کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ "یہ بھی میرے ماموں کی محبت اور التفات کا نتیجہ ہے کہ میں ان علوم کی طرف متوجہ ہوا۔ اگر حضرت سری سقطیؒ میری رہنمائی نہ فرماتے تو میں حدیث اور فقہ سے نا آشنا رہ جاتا اور مروجہ تصوف کی پر پیچ گلیوں میں ساری زندگی بھٹکتا رہتا۔ میں ایک دن حضرت سری سقطیؒ کی خدمت میں حاضر تھا۔ اچانک ماموں مجھ سے مخاطب ہوئے اور نہایت جذب کے لہجہ میں فرمایا۔

"جنید! میں حق تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں ایسا محدث بنائے جو علم تصوف سے بھی آگاہ ہو مگر ایسا صوفی نہ بنائے جو علم حدیث سے بھی آشنا ہو۔"

حضرت سری سقطیؒ کے اس قول مبارک کی وضاحت یہ ہے کہ آپ حدیث وفقہ کے علم کو اولیت دیتے تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ "میں نے ساری زندگی اپنے محترم ماموں کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھا اور سب سے پہلے حدیث اور فقہ کا علم حاصل کیا، بعد میں حضرت ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی صحبت اٹھائی اور یہی میری کامیابی کا راز ہے۔ علم تصوف کو قرآن اور سنت کے تابع رہنا چاہئے۔ جس شخص نے تصوف کے کوچے میں قدم رکھنے سے پہلے قرآن حفظ نہ کیا ہو اور حدیث میں سند حاصل نہ کی ہو اور اسے دوسروں کی رہنمائی کا کوئی حق نہیں ہے۔



حدیث اور فقہ میں سند کا درجہ حاصل کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت سری سقطیؒ سے عرض کیا، "اب میرے لئے کیا حکم ہے؟"

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ "اب تم شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی خدمت میں حاضری دو۔" اس کے ساتھ ہی حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو یہ ہدایت بھی کی۔ "تم شیخ حارث محاسبیؒ سے تصوف کی تعلیم حاصل کرو۔"

الغرض حضرت جنید بغدادیؒ، حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو علم وفضل اور زہد وتقویٰ میں یگانہ روزگار تھے۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کا آبائی وطن بصرہ تھا مگر آپ نے بغداد میں سکونت اختیار کرلی تھی۔ روایت ہے کہ حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی ولادت کے وقت حضرت امام حسن بصریؒ حیات تھے۔ اس طرح شیخ حارثؒ کو تبع تابعین ہونے کا شرف حاصل ہے۔ اسلامی نقطہ نظر کے مطابق "تبع تابعین" ان بزرگوں کو کہا جاتا ہے جنہیں "تابعین" کی صحبت کا اعزاز حاصل ہوا اور تابعین وہ بزرگ کہلاتے ہیں جن کی آنکھیں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے دیدار سے منور ہوئی ہوں۔ حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ ان کے باپ ستر ہزار دینار چھوڑ کر مرے، مگر آپ نے اتنے بڑے ترکہ میں سے ایک دینار بھی قبول نہیں کیا، جب لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو شیخ حارثؒ نے فرمایا۔

"میرے باپ مجوسیوں کے ہم عقیدہ تھے، اس لئے میرا ان سے کوئی تعلق نہیں۔"

"مگر بیٹا ہونے کی حیثیت سے ان کی وراثت کے تو آپ ہی حقدار ہیں۔" رشتے داروں نے توجیہہ پیش کی۔

حضرت شیخ حارث محاسبیؒ نے فرمایا۔ "میرے آقا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ ایک دوسرے

کے وارث نہیں ہو سکتے، اس لئے میں بھی اپنے باپ کے ترکے کا حق دار نہیں ہو سکتا۔

حلال روزی کھانے میں حضرت شیخ حارثؒ کی احتیاط اس درجہ کو پہنچ گئی تھی کہ اگر اتفاق سے کوئی حرام لقمہ آپ کے دست مبارک میں آجاتا تو انگلیوں کی ایک مخصوص رگ بے اختیار پھڑکنے لگتی اور آپ فوراً ہاتھ روک دیتے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو حضرت شیخ حارث محاسبیؒ سے اس قدر محبت تھی کہ آپ کو چچا کہہ کر پکارتے تھے۔

معتبر روایت ہے کہ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کو اپنے گھر کی طرف سے گزرتے دیکھا۔ حضرت حارث محاسبیؒ کے چہرے پر شدید نقاہت اور پژمردگی کے آثار نمایاں تھے، حضرت جنید بغدادیؒ نے یہ کیفیت دیکھ کر اندازہ کرلیا کہ شیخ فاقہ سے ہیں، آپ نے کسی تامل کے بغیر عرض کیا۔

"چچا! گھر میں تشریف لائیے اور کچھ نوش فرمالیجئے۔"

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ نے ایک نظر اپنے شاگرد کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ "بہتر ہے" یہ کہہ کر آپ گھر میں تشریف لے آئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کے سامنے دسترخوان بچھایا اور پرتکلف کھانا رکھ دیا، اتفاق سے گزشتہ رات پڑوس میں شادی تھی اور یہ کھانا وہیں سے آیا تھا۔

حضرت شیخ حارث محاسبیؒ نے ایک لقمہ لیا اور اسے منہ میں رکھ لیا، حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت سے دیکھا کہ حضرت شیخ حارثؒ نے کئی بار اس لقمہ کو منہ میں گھمایا اور پھر دفعتاً دسترخوان چھوڑ کر گھر سے باہر تشریف لے گئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ شیخ کے پیچھے پیچھے تھے، حضرت حارث محاسبیؒ نے دروازے سے نکل کر ایک گوشہ میں وہ لقمہ اُگل دیا اور خاموشی کے ساتھ واپس چلے گئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ شیخ سے ان کے اس طرز عمل کے بارے میں کچھ دریافت کرسکیں، دو چار دن بعد جب خلوت میسر آئی حضرت جنید بغدادیؒ نے استاد محترم کو اس روز کا واقعہ یاد دلایا۔

حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ نے جواب میں فرمایا۔

"اس دن میں فاقے سے تھا، میں نے چاہا کہ کچھ کھا کر تمہارا دل خوش کردوں مگر اللہ نے مجھ پر ایک خاص کرم فرمایا ہے کہ اگر غذا کے کسی لقمہ میں کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ میرے حلق سے نہیں اترتا، یہی وجہ تھی کہ میں تمہارا دیا ہوا کھانا نہیں کھا سکا۔" اس کے بعد حضرت شیخ محاسبیؒ نے اپنے شاگرد سے پوچھا۔ "وہ کھانا کہاں سے آیا تھا؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے شرمسارانہ انداز میں عرض کیا۔ "دراصل وہ کھانا پڑوسی نے بھیجا تھا۔"

حضرت شیخ حارثؒ نے فرمایا۔ "مجھے اسی وقت خیال آیا تھا کہ یہ کھانا تمہارے گھر کا نہیں ہو سکتا۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے شیخ کو اپنی طرف متوجہ پاکر درخواست کی۔ "آپ اس روز بغیر کھانا کھائے تشریف لے آئے تھے، اگر آج مجھے سعادت بخشیں تو بڑی عنایت ہوگی۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے محسوس کرلیا تھا کہ شیخ آج بھی فاقے سے ہیں، اسی لئے آپ نے حضرت حارث محاسبیؒ سے گھر چلنے کی التجا کی تھی۔

حضرت شیخ فوراً آمادہ ہوگئے، مگر اتفاق سے اس روز حضرت جنید بغدادیؒ کے یہاں سوکھی روٹی کے سوا کچھ نہیں تھا، آپ کو خفت سی محسوس ہوئی لیکن شیخؒ کے بھوکے ہونے کے خیال سے آپ نے وہی خشک روٹی پیش کردی۔ اس وقت حضرت جنید بغدادیؒ کے تعجب کی انتہا نہ رہی، جب حضرت شیخ حارثؒ نے وہ سوکھی روٹی بڑے ذوق وشوق کے ساتھ کھائی اور پھر بڑے پرجوش لہجے میں فرمایا۔

"جب کسی فقیر کی دعوت کرنا ہو تو ایسی ہی چیز پیش کیا کرو۔"

یہی وہ مرد جلیل تھے جن کی صحبتوں سے حضرت جنید بغدادیؒ تین سال تک فیضیاب ہوئے۔ حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کا انتقال ۲۴۳ھ میں ہوا۔ اس وقت حضرت جنید بغدادیؒ کی عمر مبارک اٹھائیس سال کے قریب تھی، آپ اپنے استاد گرامی کو یاد کرکے اکثر فرمایا کرتے تھے۔

"افسوس! معرفت کا آفتاب غروب ہوگیا اور میں اپنے خانۂ دل کو اس کی ضیاباریوں سے منور نہ کرسکا۔"

بے شک حضرت جنید بغدادیؒ کا جذبۂ طلب تسکین نہ پاسکا مگر حضرت شیخ حارث محاسبیؒ کی شکل میں آپ نے اس مرد جسور وغیور کو دیکھ لیا تھا جس کی پیشانی نیاز اللہ کے سوا کسی کے آستانے پر خم نہیں ہوئی۔

حضرت سری سقطیؒ کا مقصد بھی یہی تھا کہ حضرت جنید بغدادیؒ دوسرے مشائخ کی صحبتوں سے فیضیاب ہوجائیں، پھر جب حضرت ابوثورؒ اور حضرت شیخ حارث محاسبیؒ جیسے بزرگ دنیا سے رخصت ہوگئے تو حضرت جنید بغدادیؒ اپنے حقیقی مرشد کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور حضرت سری سقطیؒ کے دست حق پرست پر باقاعدہ بیعت کی۔ ☆

ساتویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دورانِ جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہِ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح،ہ)

سرور صاحب نے کسی مصلحت کی بنا پر شادی کی تیاریاں زور و شور کے ساتھ شروع کردیں، دونوں گھروں کا ماحول بہت خوشگوار چل رہا تھا، ساجد اور شہناز بھی ایک دوسرے کے ساتھ کاندھے سے کاندھا ملا کر شادی کی تیاریوں میں لگی ہوئی تھیں۔ خوشی کی بات یہ تھی کہ سہیل اور نشا نے بھی آپس میں یہ سمجھوتہ کرلیا تھا کہ بس وہ ایک دوسرے سے کبھی نہیں ملیں گے اور ایک دوسرے کو بھولنے کی کوشش بدستور جاری رکھیں گے۔ سہیل نے اپنی اور بہنوں کی خاطر جو قربانی دی تھی وہ اپنی جگہ بے مثال تھی اس نے یہ تہیہ کرلیا تھا کہ اس کی زندگی کا مقصد ماں کو خوشیاں دینا ہے اور اپنی ان بہنوں کی خاطر زندہ رہنا ہے جن کا دم اس کے اندر اٹکا ہوا تھا۔ اپنی ماں کی خوشیوں کی خاطر وہ روزانہ اپنے ماموں سرور سے ملتا تھا اور نشا کی شادی کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹاتا تھا۔ سرور صاحب ان کی بیوی ساجدہ کو اس بات کا احساس تھا کہ سہیل نے ان کی خاطر اور ان کی آبرو اور عزت کی خاطر نشا کو فراموش کرنے کی ٹھان لی تھی، اس کی بھاگ دوڑ اور شادی کے لئے اس کی کاموں میں مشغولیت کچھ اس انداز سے چل رہی تھی کہ جیسے اس کا اس لڑکی سے کوئی محبت کا رشتہ نہیں تھا جو دوسرے کی ہونے والی تھی، ہاں دونوں ایک دوسرے سے ملتے نہیں تھے، گھر میں مہمانداری اس قدر تھی کہ ایک دوسرے کی شکل دیکھنی بھی نصیب نہیں

ہوتی تھی لیکن دونوں دلوں میں جو ہلچل مچی ہوئی تھی اس کا اندازہ کون لگا سکتا تھا، صورت حال کچھ ایسی تھی کہ ہونٹوں پر مسکراہٹیں تھیں اور دلوں میں کہرام مچا ہوا تھا، چہروں پر نکھار تھا اور آنکھوں میں نمی، جسم خوشی سے اٹھلا رہے تھے اور روحیں بیکل تھیں۔ نشا اور سہیل نے بہت ساری مصلحتوں کی وجہ سے اپنے ارمانوں کا قتل کردیا تھا، اُن یادوں پر پہرے بٹھانا مشکل تھا جو بغیر کسی بہانہ کے بعض چور دروازوں سے دل کی وادیوں میں داخل ہوجاتی تھیں دن تو ہنسی خوشی کٹ جاتا تھا لیکن جب رات آتی تھی تو بستر کی ہر سلوٹ یہ ثابت کرتی تھی کہ نیند بہت دیر میں آرہی ہے اور دونوں طرف تڑپ اضطراب اور بیقراری ہے۔ محبت کا آغاز کتنا ہی خوبصورت اور پرسکون ہو لیکن اس کا انجام اکثر دو دلوں کو رلاتا ہے اور تقدیر کی طرف سے ایسی کسک دونوں کو نصیب ہوتی ہے کہ جو نہ ہنسنے دیتی ہے اور نہ کھل کر رونے دیتی ہے۔

اسی طرح کی کیفیت سے دوچار تھے نشا اور سہیل، دونوں نے ایک دوسرے کو بھول جانے کا فیصلہ کرلیا تھا، دونوں تقدیر کے فیصلہ پر راضی برضا ہوگئے تھے، دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا بھی ترک کردیا لیکن اس کے باوجود بھی ایک گھٹن تھی، دلوں میں ایک عجیب طرح کا سناٹا سا تھا، ایک ہوک سی تھی جو دونوں کو ماہیِ بن آب کی طرح تڑپاتی تھی،

زندگی کسی بھی حال میں آگے بڑھنے سے نہیں رکتی، دنیا کے سب کام چلتے ہی رہتے ہیں لیکن محبت میں ناکام ہوجانے والے لوگوں پر کیا گزرتی ہے اس کا اندازہ کسی کو نہیں ہوتا، کسی کو پتہ نہیں چلتا کہ محفلوں میں ہنسنے والا کتنے غموں اور دکھوں کے نیچے دبا ہوا ہے، کسی کو یہ خبر نہیں ہوتی کہ کسی مجلس میں قہقہے اُچھالنے والا شخص درد والم کے کتنے دریا پار کرکے آیا ہے۔ سہیل تقریب میں اپنی ماں کی خاطر، اپنی بہنوں کی خاطر اس طرح ہنستا تھا جیسے یہ کسی بھی درد وکرب کے مفہوم سے واقف ہی نہ ہو لیکن اس کے دل پر رنج وغم کے کتنے پہاڑ ٹوٹتے تھے اس کا اندازہ بس اسی کو تھا یا اس نشا کو تھا جو اپنی سہیلیوں کے ہجوم میں ہنستے ہنستے اچانک کسی خاموشی کے صحرا میں بھٹک جاتی تھی، یا رنج وغم کے اُس دریا میں غرق ہوجاتی تھی جو اہل دنیا کے ہمیشہ اریب قریب ہی ہوتا ہے لیکن جو کبھی کسی کو نظر نہیں آتا۔

سرور صاحب کو اس بات کی خبر ہو ہی گئی تھی کہ سہیل اور نشا ایک دوسرے کو دیوانہ وار چاہتے ہیں لیکن وہ اپنی عزت کی خاطر اور اپنے بنے ہوئے بھرم کی خاطر اُس سہیل کے لئے اب کچھ نہیں کرسکتے جو انہیں اپنی سگی اولاد سے زیادہ عزیز تھا، انہوں نے کئی بار سوچا کہ کاش مجھے اندازہ ہوجاتا کہ وہ سہیل جوان کے دل کے بہت قریب تھا ان کی بیٹی سے محبت کرتا ہے، کاش انہیں معلوم ہوجاتا کہ ان کی لخت جگر سہیل سے شادی کرنا چاہتی ہے۔ اگر انہیں خبر ہوجاتی تو وہ کسی دوسرے لڑکے کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے اور آج بھی ان کے فیصلہ میں تبدیلی کا امکان تھا، لیکن اُف ان کی انا، ان کی ضد اور ان کا احساسِ برتری انہیں اپنے فیصلہ میں تبدیلی کرنے سے روکتا تھا، ساجدہ شہناز سے بھی زیادہ غمزدہ تھی وہ اپنی چہیتی بیٹی کے دل میں مچلنے والے ہر طوفان سے باخبر تھی، وہ جانتی تھی کہ ان کی بیٹی نشا ہر طوفان الم سے گزر جائے گی لیکن اپنے باپ کی انا کی خاطر اُف تک نہیں کرے گی، وہ ہر دکھ جھیل لے گی، لیکن خاندان کی رسوائی کا سبب نہیں بنے گی لیکن بیٹی کا دکھ، بیٹی کی کڑھن اور بیٹی کی آرزو کا قتل ماں باپ کو کہاں گوارہ ہوتا ہے، ماں باپ کی دم رخصت یہی خواہش ہوتی ہے کہ ان کی بیٹی سسرال میں پھلے پھولے اور اس کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے لیکن ساجدہ جانتی تھی کہ ان کی بیٹی جب بھی ان کے گھر سے وداع ہوگی اس کو دو دو غموں کا سامنا کرنا پڑے گا، ایک غم مائکہ سے جدائی کا غم اور دوسرا غم سہیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محروم ہوجانے کا غم۔ آہ یہ دنیا کے رسم ورواج، اُف یہ دین وشریعت کی پابندیاں اور افسوس یہ خاندانوں کے من گھڑت قوانین کی مجبوریاں، ماں ہونے کی حیثیت سے ساجدہ شہناز بھی زیادہ روتی تھیں اور کئی بار تو روتے روتے نڈھال بھی ہوجاتی تھیں لیکن شاباشی کی مستحق تھی وہ نشا جو سہیل کے سوا کسی کو اپنا شریک حیات بنانے کا تصور بھی نہیں کرسکتی تھی وہ اپنے ماں باپ کی خاطر خوش بخوش نظر آتی تھی، یہ الگ بات ہے کہ اس کا دل غم سہیل سے ہر وقت کسی لوہار کی بھٹی کی طرح تپتا تھا اور گھر میں بکھری ہوئی خوشیاں اسے بے روح اور بے نور نظر آتی تھیں۔

شادی بہت قریب آچکی تھی، صرف ایک ہفتہ ہی باقی رہ گیا تھا، شادی کے رسم ورواج کی گھن گرج پورے شباب پر تھی۔ سرور صاحب کا وقار خاندان میں دوپہر کے سورج کی طرح تمتمارہا تھا، ان کے گھرانے کی عزت وعظمت اور زیادہ واضح ہورہی تھی، گھر میں مہمانوں کا ہجوم تھا، ہر وقت گانے بجانے کا شور، قہقہوں کی موسلا دھار بارشیں اور ہونٹوں پر مسکراہٹوں کا ہجوم، لیکن خوشی کے اس موقع پر کچھ لوگ اُداسیوں کی اتاہ گہرائیوں میں غرق تھے، سہیل کی بہنیں بہت افسردہ تھیں، دلنواز جو اپنی ہم جولیوں کا ہمیشہ دل رکھتی تھی، آج اس کا دل سوچ وفکر کی کسی تاریک ترین قبر میں دفن تھا۔ وہ اپنی ممانی کے گھر کے چکر بدستور لگارہی تھی لیکن اس کا وجود اس قبر کی مانند محسوس ہوتا تھا کہ جس پر مٹی پڑے ہوئے ایک مدت گزرگئی ہو۔ عرشی بات بات پر کس قدر ہنستی تھی، دیکھنے والے یہ سمجھتے تھے کہ ہنسی کا وجود عرشی کے لئے اور عرشی کا وجود ہنسی کے لئے ہے لیکن آج اس کے ہونٹ ہلکے سے تبسم سے بھی محروم تھے، اس کی آنکھوں میں ایک جستجو تھی اور اس جستجو کو کوئی بھی نہیں سمجھ پارہا تھا، وہ گھر میں بکھری ہوئی خوشیوں کے اُس پار اپنے دل وجان سے عزیز بھائی کی تمناؤں کے جنازے کو محرومیوں کے قبرستان کی طرف جاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

اُف یہ مجبوری، اور تقدیر کے سامنے انسان کی بے بسی۔ مسکان، آج مسکان ہنسی اور تبسم سے کس قدر دور تھی، اس کے اور خوشیوں کے درمیان کس قدر فاصلہ پیدا ہوگیا تھا، ایسا لگتا تھا کہ جیسے دریا کے دو کنارے، سہیل جب دوبئی سے واپس ہوا تھا تو سب سے زیادہ قہقہے اپنے گھر میں مسکان ہی نے اُچھالے تھے اور آج وہ اس طرح گم صم تھی کہ جیسے وہ جانتی ہی نہ ہو کہ ہنسی کیا ہوتی ہے اور مسکان کسے کہتے ہیں۔

حنا جو گڑیا کے نام سے مشہور تھی وہ اپنی بیماری کی وجہ سے بھی خاموش تھی اور بھائی کا غم تو اس کے لئے دنیا کا سب سے بڑا غم تھا، وہ خود نشا کی دیوانی تھی اور اب جب کہ اس کو اس حقیقت کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا کہ نشا پرائی ہونے والی ہے، سات دن کے بعد وہ رخصت ہو جائے گی اور اس کا بھائی سہیل ہمیشہ ہمیشہ کے لے اس نشا سے محروم ہو جائے گا جس نشا کے ساتھ اس کا سارا بچپن گزرا تھا، گڑیا پر جنات کے اثرات تھے، اس کی زندگی مسلسل خطرات سے دوچار تھی، ہر وقت اسے اس بات کا اندیشہ رہتا تھا کہ وہ کسی بھی وقت اچانک جاں بحق ہو جائے گی لیکن اس کو اپنی زندگی کے مٹ جانے کا اتنا غم نہیں تھا جتنا غم اس کو اپنے بھائی کے ارمانوں کی ناگہانی موت کا تھا، جب بھی اس کو یہ خیال آتا تھا کہ ایک دن نشا کا ڈولہ ماموں کے گھر سے رخصت ہوگا تو اس کا پورا جسم کانپ اٹھتا تھا، اس کو ایسا لگتا تھا کہ جیسے نشا کی ڈولی کی صورت میں اس کے بھائی سہیل کی حسرتوں کا جنازہ اٹھے گا، وہ سوچتی تھی کہ وہ لمحے کتنے ہوشربا ہوں گے اور اُن لمحوں کی تاب وہ کیسے برداشت کر سکے گی اور نشا! ایک لڑکی کو دلہن بننے کا شوق بچپن سے ہوتا ہے لیکن بے چاری نشا کے سارے ارمان تو خاک میں مل گئے تھے، اپنے ماں باپ کی عزت وآبرو کی خاطر، خاندان کے بھرم کی خاطر اس نے اپنی آرزوؤں کا گلا گھونٹ دیا تھا۔ مگر دولہن بننے کے تصور سے جو قیامت نشا کے دل ودماغ پر ٹوٹ رہی تھی اس کا اندازہ اس کے سوا کس کو ہو سکتا تھا، وہ تندرست تھی، سرخ سفید تھی، اس کی آنکھوں میں قدرتی طور پر ایک چمک تھی لیکن ان دنوں اس کا چہرہ ایسا لگتا تھا کہ کسی نے ہلدی اس کے چہرے پر ملدی ہو، اس کی آنکھوں میں ایک عجیب طرح کی ویرانی تھی، رہی شہناز تو اس کا بھی برا حال تھا، وہ تو خود کو سہیل اور نشا کا مجرم سمجھتی تھی۔ اگر اس نے سرور صاحب سے نشا کا ہاتھ مانگ لیا ہوتا تو وہ ہنسی خوشی نشا کا ہاتھ سہیل کے ہاتھ میں پکڑا دیتے لیکن احساس کمتری نے اسے اپنی خواہش کا اظہار کرنے سے باز رکھا۔

غربت بھی کیا بلا ہے، انسان کتنا ہی اچھا ہو اور کتنی بھی خوبیوں کا مالک ہو، اگر وہ غریب ہوتا ہے تو اپنے جذبات اور اپنے احساسات کا ذکر کرتے ہوئے بھی کسی کے سامنے لرزتا ہے اور اکثر یہ ہوتا ہے کہ جب کوئی خواہش اس کی زبان پر آ بھی جاتی ہے تو وقت نکل چکا ہوتا ہے اور جب چڑیا سارا کھیت نمٹا دیتی ہے پھر پچھتاوے سے کچھ حاصل بھی نہیں ہوتا۔ شہناز کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوا تھا اپنے بیٹے کی محبت کو وہ محسوس کرتی تھی وہ نشا کو خود بھی حد سے زیادہ پیار کرتی تھی، اس کے دل میں بھی ارمان مچلتے تھے کہ نشا اس کے گھر کی بہو بن جائے۔ اس کے بھائی سرور صاحب بھی اپنی بہن سے بہت محبت کرتے تھے وہ اپنی غم زدہ بہن کی دلجوئی کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے تھے، اس کے باوجود شہناز اپنی غربت اور اپنی تنگ دامانی کی بنا پر اپنا مدعا اپنے بھائی کے سامنے بیان نہ کر سکی۔ وہ لیت ولعل کا شکار رہی اور جب اس نے اظہار تمنا کا ارادہ کیا تو اس وقت بہت دیر ہو چکی تھی اور نشا کا رشتہ ایک اچھے گھرانہ سے آ گیا تھا۔

بے شک سہیل بہت خوبصورت تھا، اس کو کوئی بھی لڑکی قبول کر سکتی تھی، لیکن نشا کا منگیتر عارف بھی ایک ڈیل ڈول کا خوبرو نوجوان تھا، اس کے اندر بلا کی کشش تھی اس کو پہلی نظر سے دیکھنے والے بے اختیار "چشم بددور" کہنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ عارف کی آمد سے پہلے اگر شہناز سرور صاحب کے سامنے اپنی ارمان کھول دیتی تو یقیناً سہیل کا رشتہ نشا سے ہو جاتا۔

اب جب کہ شادی کی تیاریاں پوری دھوم دھام سے ہو رہی تھیں اس وقت کتنے ہی دل سوگوار تھے اور کتنی ہی روحیں شدت کرب سے تڑپ رہی تھیں، عجیب ہوتی ہیں یہ رشتوں کی مجبوریاں بھی۔ انسان سوگوار ہو کر بھی ہنستا ہے اور شدت درد سے بے خود ہو کر بھی مسکراتا ہے، اس کے دل ودماغ میں ایک آگ لگی ہوتی ہے لیکن اس کے ہونٹوں پر تبسم ہوتا ہے۔ شہناز اپنے بیٹے کے غم سے تقریباً پاگل سی ہو گئی تھی لیکن اپنے مہربان بھائی اور اپنی چاہنے والی بھاوج کی خاطر وہ ہنس بھی رہی تھی اور پابندی کے ساتھ تمام محفلوں میں اپنی موجودگی بھی ثابت کر رہی تھی۔ آج جب وہ تیار ہو کر سرور صاحب کے گھر جانے کا ارادہ کر رہی تھی کہ اس کی نظر سہیل پر پڑی جو بہت خاموش اور بہت افسردہ نظر آ رہا تھا، وہ ایک کرسی پر بیٹھ کر خلاؤں میں اس طرح گھور رہا تھا جیسے کسی چیز کی تلاش میں ہو۔

شہناز نے اس کے نزدیک پہنچ کر کہا۔

بیٹے میں تمہاری مجرم ہوں، تم مجھے معاف کردو۔

امی، سہیل نے اپنی ماؤں کی طرف دُکھ بھری نظروں سے دیکھا، پھر بولا۔ آپ ایسی باتیں کیوں کرتی ہیں، تقدیر میں یہی لکھا تھا، اس میں آپ کا کوئی قصور نہیں۔

سہیل میں تمہیں جب افسردہ دیکھتی ہوں تو میرا دل تڑپنے لگتا ہے۔
امی کچھ دنوں کے بعد سب ٹھیک ہوجائے گا، آپ یقین کریں، میں آپ کو قصوروار نہیں سمجھتا۔ میری قسمت ہی نے مجھ دھوکہ دیا ہے۔ اگر نشا مجھے ملنے والی نہیں تھی تو مجھے اس سے محبت بھی نہیں ہونی چاہئے تھی۔
سہیل کی آواز بھرا گئی۔
سہیل! میرے لخت جگر خود کو سنبھالو، میں تمہاری آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کرسکتی، تمہیں میرے دودھ کا واسطہ۔
امی میں بہت چاہتا ہوں کہ مجھے نشا کی یاد نہ آئے، پھر بھی کبھی کبھی اس کی یاد مجھے بہت ستاتی ہے۔ مجھے رونے پر مجبور کردیتی ہے لیکن میری امی میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں آہستہ آہستہ اس کو بھول جاؤں گا اور میں آپ کی خاطر اور اپنی بہنوں کی خاطر ایسی زندگی گزاروں گا جو آپ کے لئے باعث اطمینان ہوگی۔
شہناز نے اپنے برقعہ کے پلّو سے اپنی آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔
مجھے تم سے یہی امید ہے اور یہ کہہ کر وہ سرور صاحب کے گھر کی طرف روانہ ہوگئی۔
سرور صاحب کا گھر ان دنوں خوشیوں اور مسرتوں کی آماجگاہ بنا ہوا تھا، سرور صاحب کے تعلقات بہت وسیع تھے اور ان کا حلقہ احباب بہت پھیلا ہوا تھا، ابھی شادی میں ایک ہفتہ باقی تھا، لیکن گھر کی رونق تو ہرروز یہ ثابت کرتی تھی کہ شادی آج ہی ہورہی ہے، آنے جانے والوں کا تانتا اس طرح بندھا رہتا تھا کہ دیکھنے والے حیرت میں ڈوبے جاتے تھے، ان کے گھر میں مہمانوں کی آمدورفت یہ سبق دیتی تھی کہ رشتے کس طرح بنائے جاتے ہیں اور تعلقات کو کس طرح باقی رکھا جاتا ہے، اگرچہ سرور صاحب مزاج کے اعتبار سے بہت سخت تھے اور اصولوں کے اعتبار سے بہت ہی کٹر تھے، وہ مجموعی حیثیت سے ضدی مزاج تھے اور اپنے اصولوں سے ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے، لیکن ان کے اندر ملنساری کا ایک ہنر بھی تھا اور ان کی عام ملنساری کی بنا پر ان کے گھر لوگوں کا تانتا بندھا ہوا تھا، ان کے گھر میں تحفوں کے اتنے ڈھیر لگ گئے تھے کہ اب تحفے رکھنے کی گھر میں جگہ بھی باقی نہیں رہی تھی۔ سرور صاحب کو اس بات کی بھنک پڑ رہی گئی تھی کہ ان کی بیٹی نشا اور سہیل ایک دوسرے کے عشق میں مبتلا ہیں۔ سہیل ان کو بھی دل وجان سے زیادہ عزیز تھا، لیکن اس بھنک سے پہلے وہ کسی کو زبان دے چکے تھے اور اپنے وعدے سے ہٹ جانا اور کسی معاہدہ سے پھر جانا ان کے بس سے باہر تھا، وہ سہیل کو اُداس اور افسردہ دیکھ کر اور اپنی بیٹی کی آنکھوں سے آنسوؤں کا جھرنا بہتا ہوا دیکھ کر وہ خود بھی بہت دُکھی تھے لیکن وہ اپنے اصولوں اور اپنی زبان کی پابندی کے ساتھ اس درجہ غلام تھے کہ ان کے لئے خود اپنی کھینچی ہوئی لکیروں سے اِدھر اُدھر ہونا امر محال تھا۔
شدہ شدہ نشا کی شادی کا دن آگیا، بارات بینڈ باجے کے ساتھ آئی تھی چونکہ شادی کا فنکشن رات کا تھا اس لئے میرج ہال کو رنگ برنگے قمقموں سے سجایا گیا تھا، دور دور تک روشنی بکھری ہوئی تھی، سہیل اور اس کے گھر والے بھی اس خوشی میں دل کی گہرائیوں سے شریک تھے لیکن آج صبح ہی سے گڑیا کی طبیعت کافی خراب تھی، بار بار اس پر غشی طاری ہورہی تھی، شہناز نے کئی بار ساجدہ سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو میں گڑیا کو لے کر گھر چلی جاؤں لیکن ساجدہ نے اجازت نہیں دی۔ اس نے کہا کہ تمہارے بغیر میری خوشی ادھوری رہے گی تمہیں نشا کی رخصت سے پہلے جانے کی اجازت نہیں دوں گی۔
نشا نے دولہن کا لباس تو بیاہ شادی کی رسم ورواج کی خاطر پہن لیا تو تھا لیکن اندر سے اس کا دل پوری طرح ٹوٹ چکا تھا وہ اس ٹوٹے ہوئے شیشے کی مانند تھی جس کی کرچیاں زمین پر بکھری گئی ہوں، ہر لڑکی وداع ہونے سے پہلے روتی ہے، بلکتی ہے، لیکن اس کا رونا اور بلکنا صرف مائکہ سے جدائی کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ اس کی تڑپ اور بلبلاہٹ کی اصل یہ تھی کہ وہ اُس سہیل سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور جارہی تھی جس کے ساتھ جینے اور مرنے کی وہ قسمیں کھا چکی تھی۔ سہیل جب اس سے جدا ہوکر دوبئی گیا تھا تو وہ بھی ایک جدائی تھی لیکن اس جدائی میں ملنے کی اور وصال کی ایک امید برقرار تھی لیکن آج ایجاب وقبول کے دو لفظوں کے ساتھ اس کے اور سہیل کے دوران جو فلک بوس دیوار کھڑی ہونے جارہی تھی اس کے تصور سے بھی اس کے رونگٹے کھڑے ہورہے تھے۔ صبح ہی سے اس کے جسم پر کپکپی طاری تھی اور اس کی روح کے نہاں خانوں میں موت کے سناٹے بکھرے ہوئے تھے۔
اور اسی دوران دو گواہ ایک ولی رجسٹر لے کر اس کے پاس پہنچ گئے، گویا کہ نکاح کی تیاری شروع ہوگئی، سرپرست نے نشا سے سرگوشی کے انداز میں کہا۔ بیٹی تمہارا نکاح اکیاون ہزار مہر متعین کرکے سرفراز صاحب

کے صاحبزادے عارف حسین سے کیا جارہا ہے، کیا تم اس نکاح کی اجازت دیتی ہو؟

دوبار سرپرست نے یہ بات دہرائی لیکن نشا کی طرف سے ہچکیوں اور سسکیوں کے سوا کوئی جواب نہیں ملا، بڑی بوڑھی عورتوں نے کہا چلو بس اجازت مل گئی، یہ دنیا والے بھی عجیب ہوتے ہیں رونے اور بلکنے کو بھی اجازت پرمحمول کرتے ہیں اور پھر چند ہی منٹ کے بعد پٹاخے چھٹنے لگے جو اس بات کی علامت تھی کہ نکاح ہو چکا ہے، نکاح کے وقت سہیل کی افسردگی صاف محسوس ہورہی تھی، اس کی آنکھیں نم تھیں لیکن اس نے اپنی ماں سے اور نشا سے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ صبر وضبط کرے گا اور کوئی ایسی بات اس کی زبان سے نہیں نکلے گی جس کی وجہ سے نشا اور سرور صاحب کی بدنامی ہو، اس کے دل پر کچھ بھی گزرے گی وہ ہنستا ہی رہے گا اور یہ ثابت کرے گا کہ وہ اس شادی سے بہت خوش ہے، نکاح کے بعد سب سے پہلے عارف کو سہیل ہی نے مبارک باد دی۔ سرور صاحب بھی اس وقت تو رو پڑے اور انہوں نے سہیل کو اپنے گلے سے لگا کر کہا، میں شرمندہ ہوں لیکن میں زبان دے چکا تھا۔ بیٹا تم یقین رکھنا کہ میں تمہیں ہر وقت اپنے دل کے قریب ہی رکھوں گا۔

سہیل کچھ بھی نہ بول سکا۔ اس کی زبان تو جیسے گنگ ہو کر رہ گئی تھی، سلامی کے وقت مسکان نے سہیل سے آکر بتایا کہ گڑیا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے، اس لئے امی نشا کو رخصت کرتے ہی گھر واپس ہوں گی۔

مسکان میرے سر میں بھی بہت درد ہے۔ سہیل نے کہا'' میں بھی رخصت کرتے ہی گھر جانا چاہوں گا۔

مسکان بولی، بھیا خود کو سنبھالئے اور گھر جا کر آرام کر لیجئے۔

میں رخصت کر کے ہی جاؤں گا۔'' سہیل بولا'' میں سرور ماموں کی خوشی میں آخر تک شامل رہوں گا۔

ایک بات پوچھوں، نشا کیسی ہے؟

کچھ نہ پوچھو، سہیل بھیا وہ تو روتے روتے پاگل ہی ہو گئی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کے رونے کی وجہ کیا ہے۔ بھیا لڑکیاں کس قدر مجبور ہوتی ہیں اس کو جب دولہن کا لباس پہنایا جارہا تھا اس کے چہرے پر کوئی خوشی نہیں تھی، ایسا لگتا تھا کہ جیسے اس پر کفن ڈالا جارہا ہو۔ بھیا اس کو بلکتا ہوا دیکھ کر ممانی اور ہماری امی بھی بہت روئیں لیکن سب مجبور اور بے بس تھے۔

اب اس کا کیا حال ہے؟'' سہیل نمناک آنکھوں کے ساتھ مسکان سے پوچھا۔''

کیا حال ہوتا، اپنے ماں باپ کے حکم کے سامنے وہ کر بھی کیا سکتی ہے، مجھ سے اس کا تڑپنا نہیں دیکھا جارہا تھا اس لئے میں تو کمرے سے باہر آگئی تھی۔

ابھی ان دونوں کی گفتگو جاری تھی کہ گھر میں کہرام مچ گیا اور گھر میں ایک بہت بڑا حادثہ ہو گیا، ہر طرف ایک ہوک سی مچ گئی اور پھر جو خبر سننے کو ملی، اس سے سہیل اور مسکان کے اوسان خطا ہو گئے۔ گڑیا کو پھر شدید دورہ پڑا تھا اور گڑیا اس دورے کی تاب نہ لا سکی، اس نے چند منٹ تڑپ کر دم توڑ دیا، نشا کی ڈولی اٹھنے سے پہلے ہی گڑیا کی لاش سرور صاحب کے گھر سے رخصت ہو گئی، نشا نے اپنی ماں ساجدہ سے کہا کہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ میری رخصتی آج کے بجائے کل ہو جائے، ساجدہ نے سرور صاحب سے مشورہ کر کے جواب دیا نہیں۔

بیٹا یہ بات تیری سسرال والوں کو پسند نہیں آئے گی، تم صبر وضبط سے کام لو، تمہیں تو اس وقت رخصت ہی ہونا ہے اور تمہیں رخصت کر کے ہم سب شہناز کے گھر چلے جائیں گے، کتنا عجیب اتفاق ہے۔'' ساجدہ'' بولی اور کس قدر بڑا حادثہ ہے، اللہ شہناز کو ہمت دے، اس پر دوہرا غم پڑا ہے، نہ جانے کس طرح وہ ان غموں کو سہہ سکے گی۔

(باقی آئندہ)

سورۃ الماعون کے خادم جن
''اصطیش'' کو بلانے کا عمل

سورۃ الماعون کے خادم جن اصطیش کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں، پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز برائے ایصال ثواب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز نفل حجاب جن ''اصطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، اب آپ مکمل توجہ ویکسوئی کے ساتھ سورۃ ''ماعون'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔ اسی ترکیب کے ساتھ سورۃ ہٰذا کی تعداد ۹۲۰۸ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب واحترام سے عہدوپیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلہ آپ سورۃ ماعون عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اقسمت علیکم یا اصطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ الماعون بحق کھیٰعص وبحق حمعسق وبحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا بلوح یابلوح یابلوح حاضر شو

☆☆☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج کل ابوالخیال فرضی بہت زیادہ چھٹیاں لے رہے ہیں اس لئے بروقت ان کے مضامین ہمیں موصول نہیں ہو رہے ہیں۔ اس ماہ بھی ان کا ایک پرانا مضمون ہدیۂ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ نئے قارئین کے لئے تو یہ نیا ہی ہے لیکن پرانے قارئین بھی اس سے لطف اندوز ہوں گے کیوں کہ اس مضمون میں ایک عجیب طرح کی لذت ہے۔ اس کو ہر بار پڑھ کر نیا مزہ آتا ہے۔ (ادارہ)

آج صبح ہی سے بیگم سلمہ کا موڈ خراب تھا۔ جب ان کا موڈ خراب ہوتا ہے تو وہ چائے مجھے بغیر چینی کی پکڑا دیتی ہیں اور قاری عبدالباسط کے لہجہ میں فرماتی ہیں کہ آپ کو شوگر ہے ذرا احتیاط برتیں۔ میں ان کی اداؤں کو بخوبی سمجھتا ہوں لیکن میں اس کے سوا اور کیا کہتا۔ بیگم میں جانتا ہوں کہ تمہیں میری صحت کی کس قدر فکر ہے۔ میری شوگر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے تم اپنے لب ولہجہ کو بھی کڑوا کر لیتی ہو۔ کیونکہ لب ولہجہ کا مٹھاس بھی شوگر کو بڑھاتا ہے۔ واقعی تم کس قدر خیر خواہ قسم کی وائف ہو ایک دم گڈ لک اور ایک دم ونڈر فل۔

لیکن ڈائیلاگ کتنی ہی پاکیزہ زبان میں بول لیجئے جب بیگم کا موڈ خراب ہو جاتا ہے تو پھر اس کی صورت پہ پونے بارہ ہی بجے رہتے ہیں۔ اور آنکھیں شعلے برساتی رہتی ہیں۔ ایسی صورت حال میں مجھے اپنے نکاح کی سلامتی کی فکر ہو جاتی ہے اور میں جھٹو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد شروع کر دیتا ہوں۔ یہ وظیفہ بہت مؤثر ہے اور یہ مجھے ایک مادر زاد ولی نے عطا کیا تھا۔ مجھے آپ سے کوئی تکلف نہیں بات دراصل یہ ہے کہ میری بیوی پکی وہابن ہے اس کو اولیاء سے اور صوفیاء سے ایک طرح کی چڑ سی ہے۔ یہ مزارات اور درگاہوں کے خلاف اس طرح بولتی ہے جیسے ان پر تنقید کرنا ہی اس کا مقصد حیات ہو۔ کل رات میں نے اس کو بتایا تھا کہ ہمارے گھر ایک درگاہ کے سجادے تشریف لا رہے ہیں یہ درگاہ سہارنپور کے مضافات میں ہے اور اس درگاہ میں جو بزرگ دفن ہیں ان کا نام حضرت چیونٹے شاہ نقش بندی ہے انہیں انگریزوں کے زمانے میں زندہ درگور کیا گیا تھا چنانچہ ان کے بارے میں مشہور عام بات یہ ہے کہ اپنی قبر میں باقاعدہ ابھی تک زندہ ہیں اور لوگوں کی مرادیں بہ نفس نفیس پوری کرتے ہیں۔ مجھے کئی معتبر لوگوں نے بتایا ہے کہ ان کی بڑی بڑی مرادیں چٹکی بجاتے ہی پوری ہو گئیں۔ اس درگاہ کے سجادے الحاج حضرت مولانا شاہ عبدالودود عاشق مسعود، فانی فی اللہ بقائی چغتائی نور اللہ مرقدہ کے ہوش مند صاحب زادے الحاج میاں نور الٰہی عرف مودود احمد شاہ جہانی المعروف بہ ولی کامل جناب صوفی نستعین چشتی، قادری، نقش بندی، صابری صاحب میرے غریب خانہ پر تشریف لا رہے تھے۔ میں خوشی سے پاگل بھی ہو سکتا تھا لیکن بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل میں میرے ہوش وحواس باقی رہے اور جب میں نے بہ ہوش وحواس اپنی مستند بیگم سے مادر زاد یتیموں کے سے لب ولہجہ میں یہ عرض کیا کہ سجادے صاحب آ رہے ہیں ان کیلئے طعام وقیام کا نظم کرنا پڑے گا۔ تو اتنی سیدھی سادی بات اتنے شریفانہ لب لہجہ میں سن کر وہ چراغ پا ہو گئی اور اس کا چہرہ ایسا محسوس ہونے لگا جیسے پٹھا ہوا بنیان کسی کھونٹی پر لٹکا دیا گیا ہو۔

جب اس کا موڈ صبح ۹ بجے تک خراب ہی رہا تو میں نے انتہائی شریفانہ بلکہ بزدلانہ انداز میں پوچھا۔ آخر اس میں ناراضگی کی کیا بات ہے؟ گھر میں بزرگوں کے آنے سے خوش ہونا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کے قدموں کی برکت سے ہمارے وارے کے نیارے ہو جائیں اور کیا بعید ہے کہ تمہاری جوانی پھر سے واپس آ جائے۔

وہ بولی۔ مجھے ان فضول باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں آپ کے صوفی قسم کے دوستوں سے اچھی طرح واقف ہوں۔ ایک صوفی اور کسی مزار کے مجاور پچھلے سال بھی تشریف لائے تھے وہ آپ کی شیروانی ہی

چرا کر لے گئے تھے۔

بیگم۔ خدا سے ڈرو۔ اتنا بڑا الزام کسی صوفی پر مت لگاؤ۔ کسی کی شیروانی اُٹھا لینے کو چوری نہیں کہتے۔ شیروانی لے جانے میں حسن نیت کا بھی دخل ہوسکتا ہے۔ اور حسن نیت کے معاملے میں صوفیوں کا مقام بہت اونچا ہے۔

اس میں حسن نیت کی کیا بات ہے۔؟

بیگم تم نے نہیں سنا کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے اس نیت سے شیروانی اُٹھائی ہو کہ اسے پہن کر وہ نمازیں پڑھیں گے اور میں ان کے ثواب میں برابر کا شریک رہوں گا۔ اگر انہوں نے اسی نیت سے شیروانی اٹھائی ہے تو بغیر محنت کئے مجھے ثواب دارین حاصل ہورہا ہے۔ تم جانتی ہو کہ نماز کی طرف میری طبیعت نہیں چلتی۔

میں آپ سے بحث میں نہیں جیت سکتی۔ لیکن میں تو صاف کہتی ہوں کہ مجھے ان صوفیوں سے وحشت ہوتی ہے پرار کے آپ کے ایک دوست آئے تھے جن کے بارے میں آپ نے زمین وآسمان کے قلابے ملائے تھے۔ انہوں نے خالہ نعیمہ کی نواسی ہی کو چھیڑ دیا تھا۔ کتنا بڑا فتنہ برپا ہوا تھا، کیا آپ بھول گئے؟

بیگم وہ بھی غلط فہمی تھی۔ صوفی شمشاد گل بدن کی آزمائش کرنا چاہ رہے تھے کہ کس طرح کی لڑکی ہے۔ وہ غلط فہمی کا شکار ہوگئی اور اس نے وقت سے پہلے ہی شور مچادیا۔

کیوں آپ الٹی سیدھی تاویلیں کررہے ہیں۔ انہوں نے گل بدن کا ہاتھ پکڑ کر "آئی لو یو" کہا تھا اور ہنگامہ ہوجانے پر انہوں نے معذرت طلب کرلی تھی۔ اگر وہ صرف آزمائش کررہے تھے تو پھر معذرت کرنے کا مطلب کیا تھا؟

دیکھو بیگم! صوفیوں اور ولیوں کی باتوں کو ایک دم نہیں سمجھا جاسکتا۔ ان کی باتیں سمجھنے کے لئے کچھ گہرائی میں جانا پڑتا ہے اگر ہم گہرائی میں نہیں جائیں گے تو پھر بدگمانی کے سوا اور کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا اور بیگم گڑے مردے اُکھاڑنے سے فائدہ نہیں۔ کل کی باتیں بھولو۔ آج کی بات کرو، اور سجادے صاحب کیلئے مہمان نوازی کا اہتمام کرو۔ میں تمہارا نے لئے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف کرنے کو تیار ہوں۔

وہ اکیلے آرہے ہیں۔ یا ان کے ساتھ مریدوں کی فوج بھی ہے۔

"بیگم نے رضامندی ظاہر کرتے ہوئے پوچھا۔"

اکابرین کے ساتھ کم سے کم دو یا تین مرید تو چلتے ہیں۔ دو تین اپنے دوستوں کو مدعو کرلوں گا۔ تم آٹھ دس آدمیوں کا کھانا تیار کرلینا۔

مہینے کا اخیر ہے۔ گھر میں کچھ نہیں رکھا۔ اس نے بیزاری کے ساتھ کہا۔ آپ جو کچھ لادیں گے میں پکادوں گی۔

میں خوشی سے اُچھل گیا۔ سودا سلف لانے کے بعد میں نے باادب باملاحظہ بیگم سے عرض کیا۔ مجھے یقین ہوگیا ہے کہ تم بے حساب جنت میں جاؤ گی۔ واقعی اگر میں تم سے شادی نے کرتا، دونوں جہاں کا نقصان برداشت کرنا پڑتا۔

بس اب جانے دیں۔ مجھے اُلو نہ بنائیں۔

بیگم میں تمہیں اُلو بنانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔ تم قدرتی طور پر بہت بھولی بھالی ہو۔ تمہیں اُلو بنانے سے کیا فائدہ۔ میں تو تمہاری جو بھی تعریف کرتا ہوں وہ ایماناً کرتا ہوں۔ تم واقعتاً اتنی اچھی ہو کہ دل چاہتا ہے کہ تم جیسی دو چار بیوی اور بھی گھر میں رہیں۔

اچھا اب آپ جایئے اور مجھے کام کرنے دیجئے۔

میں اپنے کمرے میں آگیا۔ اور سوچنے لگا کہ میں کس قدر خوش نصیب ہوں کہ مجھے ایسی زوجہ عطا ہوئی ہے جو میرا کہنا مان ہی لیتی ہے ورنہ میں نے تو یہ سنا ہے کہ موجودہ زمانہ کے شوہر پیدا ہی اسلئے ہوئے ہیں کہ وہ اپنی بیویوں کی غلام گیری کریں۔ میں نے بچشم خود اور دن کی روشنی میں بڑے بڑے وکیلوں کو، اور ججوں کو اور تھانیداروں کو اپنی بیویوں کے سامنے اپنی ناک رگڑتے دیکھا ہے۔ دیکھنے میں اچھے خاصے انسان۔ سوفی صد اشرف المخلوقات۔ ناک نقشے کے اعتبار سے ہنڈریڈ پرسینٹ مرد۔ لیکن بیوی کے سامنے بالکل ہی مجبور، بے بس اور بے زبان۔ مردوں کی یہ حالت دیکھ کر رحم آنے لگا ہے اور جب بھی کسی بھی مرد کو اپنی بیوی کے سامنے نیت باندھے دیکھتا ہوں تو مجھے فخر ہوتا ہے کہ میری بانو لاکھوں میں ایک ہے وہ میری ان تمام خرابیوں کو جو شوہر کے اندر پیدائشی طور پر ہوتی ہیں خندہ پیشانی کے ساتھ برداشت کرلیتی ہے آپ سے کیا پردہ میرے کئی دوستوں نے کئی بار بڑی نازیبا حرکتیں کیں۔ ایسی کہ کراماً کاتبین بھی شرما گئے ہوں گے۔ کہاں تک گنواؤں؟ لیکن چند دوستوں کی نازیبا حرکات تو ضرور واضح کروں گا تا کہ آپ کو اندازہ ہوجائے کہ میں

کیسے کیسے لوگوں کو اس دور سائنس میں برداشت کر رہا ہوں اور ان کی دوستی سے بدظن تک نہیں ہوں۔ میرے ایک لنگوٹیا یار ہیں ان کا نام بسمل زبیری ہے یہ الف کے نام بے نہیں جانتے۔ لیکن جب بھی کسی محفل میں جائیں گے اس طرح باتیں کریں گے جیسے کسی یونیورسٹی سے تازہ بتازہ فارغ التحصیل ہو کر آئے ہوں۔ کسی بھی بارے میں انہیں کچھ بھی خبر نہیں لیکن دنیا کے ہر موضوع پر بات کریں گے اور اس طرح بات کریں گے کہ اس موضوع کا مکمل علم رکھنے والے لوگ شرمسار سے ہو جائیں گے۔ دراصل وہ اس اُصول پر چلتے ہیں کہ اپنی بولو اور دوسرے کی نہ سنو۔ مجھ سے تھوڑے گھبراتے ہیں کہ میں اپنی پر آجاتا ہوں تو ان سے بھی بڑا جاہل بن کر بات کرتا ہوں۔ تب وہ بغلیں جھانکتے ہیں۔ انہوں نے کئی بار اس بات کا اعتراف کیا کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس کائنات میں اگر کسی نے مجھے خاموش کیا ہے تو وہ ابوالخیال فرضی ہیں ورنہ بڑے بڑے سورماؤں کے میں نے چھکے چھڑا دیئے ہیں۔ میں انہیں نسلی طور پر شریف انسان سمجھتا تھا۔ جھک کرنا اور بے شرم بن کر لوگوں سے بحث کرنا تو خیر ان کا ذاتی فعل ہے۔ لیکن میرا گمان ان کے بارے میں یہ تھا کہ یہ جیسے بھی سہی ہیں دیانت دار آدمی۔ لیکن ایک دن ایسا ہوا کہ میرے گھر ایک دعوت میں آئے اور جب دعوت کھا کر گئے تو میری بیوی کا برقعہ اُٹھا کر لے گئے۔ کچھ دنوں کے بعد جب میری اہلیہ نے ان کے گھر وہ برقعہ ٹنگا دیکھا تو ان کی بیوی سے پوچھا یہ برقعہ کہاں سے آیا تھا۔ تو اس نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی کے کسی پر پیسے چاہئے تھے جب اس نے نہیں دیئے تو اس کے گھر سے یہ برقعہ اُٹھا کر لے آئے آپ جانتے ہی ہیں کہ میری بیوی میرے بارے میں کچھ بھی سہی لیکن دوسروں کے معاملات میں وہ مطلقاً شریف قسم کی عورت ہے اس نے انہیں رسوا نہیں کیا۔ لیکن گھر آ کر مجھ پر برس پڑی۔ کہنے لگی کیسے کیسے گھٹیا لوگوں سے تمہاری دوستی ہے۔

زبان سنبھالو ــــــ میں نے جھلا کر کہا تھا میرے دوستوں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جب دل میں آتا ہے ان کے خلاف اول فول بکنے لگتی ہو ایسے پیارے پیارے دوست اگر دن میں بھی چراغ لے کر ڈھونڈو گی تو نہیں ملیں گے۔ کیسے کیسے پیارے دوست ہیں میرے۔ صوفی گلبدن، حاجی اللہ گھسیٹے، منشی مروارید، خواجہ بتاشے میاں، قادری خربوزے خاں، مولوی جاپان علی، مرزا شہتوت، صوفی ہدہد، مولوی اذاجاء، صوفی معشوق علی، مولانا گل بکاؤلی وغیرہ وغیرہ۔

میں ان سب کو بھی جانتی ہوں لیکن میں اس وقت بات کر رہی بسمل زبیری کی۔ جو بالکل اجہل ہیں اور خود کو شاعر وقت سمجھتے ہیں۔ حالانکہ مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک سال میں ایک سے زیادہ شعر نہیں کہہ پاتے۔

ان بیچاروں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ ان کے معصوم عن الخطا ہونے میں تو کسی پاگل کو بھی کوئی شک نہیں ہے۔

میں آج ان کے گھر گئی تھی۔

چلو گئی ہوں گی لیکن وہاں تم نے کیا دیکھ لیا؟

چھ ماہ پہلے میرا جو برقعہ گم ہو گیا تھا وہ ان کے گھر ٹنگ رہا تھا۔

بیگم۔ برقعے سب ایک جیسے ہوتے ہیں تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ وہ برقعہ تمہارا ہی تھا۔

اس کی ایک سائڈ میں میں نے بہت ہلکا سا بانو کا B بنا رکھا تھا وہ دونوں میاں بیوی شاید اس بی کو کچھ سمجھ نہ سکے۔ یا انہوں نے اس کو کمپنی کا مارکہ سمجھ لیا ہو گا اس لئے اس کو صاف نہیں کیا۔

آئی سی۔ لیکن بیگم ذرا ٹھنڈے دل سے ایک بات سوچئے۔ ''میں نے کہا تھا'' وہ برقعہ جو شاید تمہارے کند ذہن کی نشانی تھا۔ جب تک گم نہیں ہو گیا ہمیں نیا برقعہ خریدنے کی توفیق نہیں ہوئی۔ وہ گم ہوا تو میں نے تمہارے لئے ایک لاجواب برقعہ خرید کر دیا۔ اسی برقعے کا تو کمال ہے کہ جب تم گھر سے نکلتی ہو تو اللہ کے نیک بندے بھی بادل نخواستہ تمہاری طرف نظر اُٹھانے لگتے ہیں۔

مجھے اس برقعے کا غم نہیں ہے۔ غم تو اس بات کا ہے کہ آپ کے دوست چوریاں کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔ جبکہ آپ ان کے لئے کیسی کیسی قربانیاں دیتے ہو۔ اگر وہ برقعہ ہم سے مانگ ہی لیتے تو اس میں کیا حرج تھا۔

بیگم۔ شریف لوگ مانگا نہیں کرتے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ نیچے والا ہاتھ اوپر والے ہاتھ سے بدتر ہوتا ہے اور چوریاں اتفاق ہی سے کھل جاتی ہیں اس لئے وہ بے چارے چوریاں کر لیتے ہیں ان کا کام بھی بن جاتا ہے اور ان کی شرافت کا بھرم باقی رہتا ہے۔ لیکن ان شریفوں کی تو بدنصیبی یہ ہے کہ ان کی چوریاں بھی نہیں چھپ پاتیں۔

میرے ایک دوست اور ہیں۔ ان کا نام ہے خواجہ بتاشے میاں۔

وہ ہمارے گھر ایک تقریب میں آئے اور انہوں نے عین بڑھاپے میں ایک بچی کو چھیڑ دیا۔ کئی لوگوں نے انہیں یہ حرکت کرتے دیکھ لیا۔ ایک ہنگامہ برپا ہو گیا۔ میں نے انہیں اپنے کمرے میں بلا کر پوچھا۔ اماں خواجہ جی یہ سب کچھ کیا ہے؟ تم نے ایسا کیوں کیا؟

وہ بولے تھے۔ فرضی صاحب بس شیطان لعین نے بہکا لیا تھا۔ ورنہ تمہیں تو معلوم ہی کہ اب میں نے یہ چیزیں بالکل چھوڑ دی ہیں اور اس کمبخت کو بھی تو دیکھو کیسی قیامت لگ رہی تھی۔ اس کو سبز جوڑا پہننے کی کیا ضرورت تھی۔

خواجہ صاحب۔ اللہ نے خیر کرلی۔ میں نے لوگوں کو سمجھا دیا کہ خواجہ صاحب پر جن چڑھ گیا تھا اس لئے وہ ہوش میں نہیں تھے ان کا کوئی قصور نہیں۔ اب وہ عمر کے اس دور سے گزر رہے ہیں کہ جب وہ اپنی بیوی کو بھی نہیں چھیڑ سکتے تو کسی بچی کو کیونکر چھیڑیں گے۔ سننے والے سب شریف بھی تھے اور عقل و فہیم بھی۔ ایک منٹ کی چوتھائی میں انہوں نے میری بات سمجھ لی اور تمہیں وہ قابل رحم سمجھنے لگے۔ ورنہ تمہاری ایسی حجامت ہوتی کہ چھٹی کا دودھ یاد آجاتا۔

خواجہ بہت بے شرم تھے۔ میری بات سن کر بولے تھے کہ یار تم نے ایسی ترکیب بتادی ہے کہ موقعہ ملا تو ایک بار پھر کسی لڑکی کو چھیڑوں گا۔

تقریب ختم ہونے کے بعد بانو نے رات کو مجھ سے کہا تھا۔ سنا ہے کہ خواجہ بتاشے میاں نے ماموں کلن کی بیٹی کو چھیڑ دیا۔ انہیں اس عمر میں ایسی حرکت کرتے ہوئے شرم نہیں آئی۔

بیگم۔ چھوڑو میں نے انہیں ڈانٹ دیا ہے۔ بہت پچھتا رہے تھے اب کیا کریں۔ ہیں تو انسان ہی کوئی فرشتے تھوڑی ہیں۔ عورت جب بن سنور کر نکلیں گی تو لوگوں کے ایمان تو خراب ہوں گے ہی۔

میرا بس چلے تو ایسے لوگوں کی منڈیاں رگڑ دوں۔ بیگم نے دانت پیس کر کہا تھا۔

اب تو خواجہ بتاشے میاں بہت بوڑھے ہو گئے ہیں لیکن اب بھی کس خوبصورت عورت کو دیکھ کر ان کی داڑھی کا ہر بال کھل اٹھتا ہے۔

میرے ایک دوست نورالعین ایک دینی مدرسے کے فارغ ہیں عربی رومال ان کا مونوگرام ہے جب بھی گھر سے نکلتے ہیں گلے میں رومال لٹکا لیتے ہیں لیکن ایک دن وہ میرے گھر آئے تو انہوں نے میری غیر موجودگی میں میری بیوی کو چھیڑ دیا۔ کہنے لگے بھابھی۔ جب بھی تم سے باتیں کرتا ہوں روح کو قرار مل جاتا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ مجھ سے پردہ نہ کیا کریں۔ نہ جانے کیوں میرا دل آپ کی طرف ۲۴ گھنٹے مائل رہنے لگا ہے۔

بانو تو کردار کی بہت مضبوط عورت ہے اس نے کہا۔ نورالعین صاحب امیں نے اپنے شوہر کے سوا آج تک کسی بھی مرد کے بارے میں سوچنا حرام ہی سمجھا ہے۔ اگر آپ کی جوانی آپ کو پریشان کر رہی ہے اور عشق کئے بغیر آپ کی روح کو سکون نہیں مل رہا ہے تو اس شہر میں ہزاروں عورتیں ایسی موجود ہیں کہ وہاں جا کر اظہار تمنا کریں۔ انشاءاللہ آپ کو بروقت مثبت جواب ملے گا۔ میرے گھر سے آپ کو مایوسی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہاں میں اتنا کرم آپ پر کر سکتی ہوں کہ فرضی صاحب سے اس بارے میں کچھ نہیں کہوں گی۔

چند سال کے بعد بانو نے مجھے یہ بات بتائی۔ لیکن یہ سن کر مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میں یہ بات جانتا ہوں کہ پہلے زمانہ میں عشق ایک بیماری ہوا کرتا تھا یہ بیماری تو اب دنیا میں بہت کم ہے اب اس کی جگہ ایک اور بیماری پیدا ہو گئی ہے اور وہ "اظہار عشق"، یعنی عشق بالکل نہیں ہے البتہ اس کا اظہار ہو رہا ہے اس بیماری نے ان لوگوں کی بھی مت ماردی ہے۔ جو مرنے کے بعد بھی شریف سمجھے جاتے تھے اور پیدا ہونے سے پہلے بھی۔

غرضیکہ اس طرح کے دوستوں نے مجھے ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رکھا۔ لیکن خدا گواہ ہے کہ ان کی ان حرکات نازیبا کے باوجود میں نے ان کے دامنوں کو نہیں چھوڑا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ یہ سب کے سب آدم کی اولاد ہیں اور غلطی کرنا ان کی فطرت میں داخل ہے لیکن میری بیوی جو ہے وہ اکثر ان دوستوں کو لے کر مجھ سے الجھنے لگتی ہے۔ میں اس کو سمجھتا ہوں کہ میرے دوست فرشتے نہیں ہیں یہ انسان ہیں اگر یہ غلطیاں نہیں کریں گے تو مجھے ان کی آدمیت میں شبہ ہونے لگے گا۔ میں ان سب کو برداشت کرتا ہوں تم بھی انہیں برداشت کرو اور ان پر رحم کھاؤ۔ تم اہل زمین پر رحم کرو گی تو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ لیکن کچھ بھی سہی میری بیوی ہے بہت ہونہار۔ وہ میری خطاؤں سے جس طرح چشم پوشی کرتی ہے اور کچھ اول فول بکنے کے بعد میرے دوستوں کے حق میں جس طرح ٹھنڈی

ہو جاتی ہے وہ اس کے رحم دل ہونے کی دلیل ہے اب دیکھ لیجئے سجادے صاحب کے آنے پر گھر میں وال آٹا نہ ہونے کے باوجود وہ مہمان نوازی کے لئے راضی ہو گئی۔ میرا دل خوشی سے جھوم رہا تھا۔ ایک طویل عرصے کے بعد مجھے اپنے دوستوں سے گپ شپ کا موقعہ ملنے والا تھا۔ کچھ نہ پوچھئے کہ کیسے دن گزرتا اور کیسے رات پوری ہوئی۔ صبح ہی سے میں دوستوں کا انتظار کرنے لگا۔ سب سے زیادہ خوشی میں سجادے صاحب کے آنے کی تھی ان سے کچھ دعائیں بھی کرانی تھی اور کچھ دعائیں تو واللہ بہت پرائیویٹ قسم کی بھی ہیں وہ میں آپ کو بھی نہیں بتا سکتا۔ جب اس دنیا میں کسی کا بھروسہ نہیں تو پھر میرے قارئین ہی کا کیا بھروسہ کب اور کہاں کوئی فتنہ کھڑا کردیں اور میں داغ یتیمی ایک بار پھر برداشت کرنے پر مجبور ہو جاؤں۔

صبح کے دس بجے تھے سب سے پہلے عزیزم نور علی تشریف لائے یہ میرے رشتے دار بھی ہیں یہ ہماری خالہ کے شوہر کے ماموں زاد بھائی کے بڑے داماد کے یار غار کی سب سے بڑی ہمشیرہ کی منجھلی صاحب زادی کی بڑی بیٹی کے منگیتر ہیں۔ بہت ہی نستعلیق قسم کے نوجوان ہیں۔ مسکراتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ بس یہ مسکرانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ انہیں زندہ رکھے اور مرنے کے بعد فی الفور غریق رحمت کرے۔ مجھ سے بہت عقیدت رکھتے ہیں اور میری تحریروں کو اس طرح پڑھتے ہیں کہ جیسے یہی تحریریں ان کی بخشش کا ذریعہ بنیں گی۔

میں نے نور علی کو بیٹھک میں بٹھایا اور ان کے حال چال پوچھے اسی دوران صوفی معشوق علی تشریف لے آئے یہ بہت ہی عمدہ قسم کے انسان ہیں اور انہیں دیکھ کر ہر آدمی متاثر ہوتا ہے۔ ان کی داڑھی کچھ اس انداز کی ہے کہ لوگ اسے علامات دین سمجھتے ہیں۔ وہ میرے دوستوں میں اس لئے بھی قابل ذکر ہیں کہ انہوں نے عقل و ہوش کے ساتھ دو شادیاں کر رکھی ہیں۔ اکثر لوگ ان سے یہ بات صرف دریافت کرتے ہیں کہ گھر کا ماحول کیسا ہے؟ اس دور میں لوگ ایک ہی بیوی سے پریشان ہیں۔ پھر دو بیویوں پر کیا گزرتی ہوگی اس کا اندازہ کرنا کچھ مشکل بھی نہیں ہے۔ لیکن ہر دیکھنے والا ان سے خواہی نخواہی یہ پوچھ بیٹھتا ہے کہ کیسے ہو۔؟ اور گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ چنانچہ ان کے بیٹھتے ہی میں نے ان سے بھی سوال کیا۔ معشوق بھائی بھابیوں کا کیا حال ہے؟

فرضی صاحب! حال بھابیوں کا نہ پوچھئے۔ مجھ سے میرا حال پوچھئے۔ دو شادیاں کر کے جان مصیبت میں آ گئی ہے۔

کیوں۔؟ کیا ہماری بھابیاں ابھی تک ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں ہو پائی ہیں۔؟

دو عورتیں کب ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ ہوتی ہیں آج کل ایک ہی عورت سسرال میں ایڈجسٹ نہیں ہو پاتی دو کیسے ہو جائینگی، اور اصل بات یہ نہیں ہے اصل بات یہ ہے کہ جب کوئی مرد دو شادیاں کرتا ہے تو اس کے تمام مسائل دگنے ہو جاتے ہیں اور مصارف و مسائل کے علاوہ ہر چیز میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً دیکھئے بیویاں تو دو ہو ہی گئیں۔ اس کے نتیجے میں دو سسر دو ساسیں بارہ سالیاں سات بہنیں پہلی والی کی ہیں اور پانچ دوسری کی۔ آٹھ سالے چار بھائی پہلی والی کے اور چار بھائی دوسری والی کے انکے علاوہ دونوں کے ہزاروں رشتے دار ہیں جو مجھ سے وابستہ ہو گئے ہیں اور ان سب کا کچھ نہ کچھ لحاظ رکھنا میرے لئے ضروری ہے مثل مشہور ہے کہ جورو کا بھائی ایک طرف ساری خدائی ایک طرف۔ اور جب جورو کے ایک نہ شد آٹھ بھائی ہوں تو بتایئے کہ نامراد بہنوئی پر کیا گزرے گی۔؟ آج اندازہ ہوا کہ دوسری شادی میں کس قدر قباحتیں ہیں۔ میں بھئی خواب میں بھی دوسری شادی نہیں کروں گا۔ میرا خیال یہ کہتا ہے معشوق بھائی کہ دو بیویاں والا مرد تو بے حساب و کتاب جنت میں جائے گا" میرے لب ولہجہ میں ایک طرح کا وثوق تھا۔"

وہ کس لئے؟ صوفی معشوق نے پوچھا"

وہ اس لئے کہ دو دو بیویوں کی طناطنی کا عذاب بھگتنے کے بعد پھر کسی عذاب کی گنجائش باقی کہاں رہ جائے گی۔ دوزخ کی آگ تو مسلمانوں کے لئے تہذیب کے لئے ہے نہ کہ تعذیب کے لئے۔ مسلمانوں کو دوزخ کی آگ میں اس لئے ڈالا جائے گا تا کہ ان کا کھوٹ دور ہو جائے اور وہ اصلی سونے کی طرح خالص ہو جائیں جب وہ اسی دنیا میں طرح طرح کے گھریلو سزائیں بھگت کر خالص ہو گئے ہوں تو پھر ان کو جہنم میں ڈالنے سے کیا حاصل؟

تو پھر آپ بھی دوسری شادی کر لیجئے۔ کیونکہ بے حساب جنت میں تو آپ بھی جانا چاہتے ہوں گے۔

بھئی میں دوزخ کی آگ برداشت کرلوں گا لیکن دو دو عورتوں کی

مار برداشت کرنا میرے بس کا نہیں ہے معشوق صاحب۔ آپ یقین کریں میں تو ایک ہی بیوی کو نہ جانے کس طرح بھگت رہا ہوں جب کہ وہ اپنی ذات سے شریف بھی ہے اور محبت کرنے والی بھی۔ بس یہ احساس کہ اس کی دادی نے حضرت آدم کو جنت سے نکلوایا تھا مجھے بہت پریشان کرتا ہے اور کبھی کبھی تو میں انتقام لینے کا منصوبہ بنالیتا ہوں۔

ارے بھائی۔ خربوزہ چاقو پر گرے یا چاقو خربوزے پر نقصان تو بیچارے خربوزے ہی کا ہے۔ اگر تم انتقاماً اسے چھوڑ دو گے تو پھر بھی تمہارا ہی نقصان ہوگا۔ اس کا مہر بھی دو اور جونئی لاؤ گے اس کے دام بھی چکاؤ۔ جھگڑے اور فتنہ الگ رہے۔ بس اسی میں بھلائی ہے کہ جیسی کیسی بھی ہے اسی کو نبھاؤ ہاں تبھی طلاق کی دھمکی دینا ازروئے سمجھ داری بہت ضروری ہے تمام ہوش مند قسم کے شوہروں نے حق طلاق کا استعمال کم سے کم دھمکی کی حد تک ہمیشہ جاری رکھا ہے۔ ایک بہت ہی ولی قسم کے انسان ایک بار فرمارہے تھے کہ بیویوں کو بالکل مت چھوڑو لیکن ہر ہفتے چھوڑنے کی دھمکی ضرور دو اس سے دو فائدے ہوتے ہیں بیوی ڈری بھی رہتی ہے اور خود کو اپنے شوہر ہونے کا اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

تو کیا بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دینے ہی میں شوہر ہونے کا راز پوشیدہ ہے؟

اور نہیں تو کیا۔ باقی مردوں کی دوسری روایات کا تو ستیاناس ہو گیا ہے۔ پہلے زمانہ میں مرد دفتروں میں جاتے تھے اور عورتیں گھریلو کام کیا کرتی تھیں۔ اب عورتیں دفتروں میں ملازمتیں کر رہی ہیں اور شوہر باورچی خانہ کا نظام چلا رہے ہیں۔ وہ ہی بچوں کے پوتڑے دھو رہے ہیں اور گھر میں پونچے لگا رہے ہیں سب ہی کچھ بدل گیا ہے لے دیکے طلاق کی دھمکیاں باقی رہ گئی ہیں اگر ہم یہ بھی نہیں کریں گے تو کیسے سمجھا جائے گا کہ ہم باضابطہ قسم کے شوہر ہیں؟

ویری گڈ۔ تمہاری بات معشوق صاحب ۱۶ آنے صحیح ہے۔ میں طلاق کی دھمکیاں آج سے اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کرلیتا ہوں تاکہ مجھے اپنے شوہر ہونے کا احساس رہے اور کم سے کم اس طرح میں ''الرجال قوامون علی النساء'' کا مظاہرہ کرسکوں باقی تمام حقوق تو حالات کے نذر ہو ہی گئے ہیں۔

ابھی یہی باتیں چل رہی تھیں کہ مرزا امرود بیگ تشریف لے آئے یہ سوفی صد پٹھان قسم کے انسان ہیں اور یہ لڑائی جھگڑا کرنے میں بہت ماہر ہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر لوگوں سے اُلجھ پڑتے ہیں اور طمانچے رسید کرنے میں بہت ہی فیاض ہیں۔ لڑائی کا کوئی بھی موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ لیکن ان کی یہ خوبی قابل ذکر ہے کہ مجھ سے کبھی نہیں لڑتے وہ بیٹھک میں داخل ہوتے ہوئے بولے۔ السلام علیکم ابوالخیال فرضی صاحب، کیسے ہو؟

آپ نے یاد کیا ہم تشریف لے آئے۔

مرزا جی آپ کا بہت مشکور ہوں۔'' میں نے کہا۔'' ابھی آپ کو یاد ہی کر رہا تھا اور سنایئے کیسی گزر رہی ہے۔ کسی سے جھگڑا وگڑا تو نہیں ہوا؟

کوئی خاص جھگڑے بازی نہیں ہوئی۔ یوں معمولی جھڑپیں تو روز کا معمول ہیں۔ اور ان کے بغیر اپنے زندہ رہنے کا احساس بھی نہیں ہوتا۔

پٹھان برادری میں لڑنے مرنے کا کچھ شوق بھی زیادہ ہی ہے۔

شوق کیا۔ لڑائی تو زندگی کی ضرورت بن کر رہ گئی ہے۔ اور صرف پٹھان ہی نہیں ہر برادری لڑائی کو زندگی کی ضرورت سمجھتی ہے لیکن دوسری برادریاں صرف زبان سے لڑتی ہیں ہاتھ پیر چلانا ان کے بس کی بات ہی نہیں۔ ہم پٹھانوں کا کمال یہ ہے کہ صرف ہاتھ پیر چلاتے ہیں زبان نہیں۔

آپ صحیح کہہ رہے ہیں۔ میں نے کئی پٹھانوں کو بالکل چپ چاپ گھونسے رسید کرتے ہوئے دیکھا ہے جب کہ زبان ہلاتے ہوئے بغیر ہاتھ پیر ہلانا ممکن ہی نہیں ہے۔ لیکن میں نے کئی بار ایسی لڑائیاں دیکھی ہیں کہ جوتے، چپل، طمانچے، گھونسے سب ہی کچھ برس رہا ہے اور زبان بالکل بند۔ جیسے منہ میں ہو ہی نا۔ اتنے خضوع اور خشوع کے ساتھ لڑتے ہیں کہ جیسے کسی مذہبی فریضے کی ادائیگی کر رہے ہوں۔

اور تم نے قریشیوں کو لڑتے ہوئے نہیں دیکھا۔ وہاں صرف زبان ہی چلتی ہے۔ نئی نئی گالیاں سنیں گے، طرح طرح کی تہمتوں کی جگالی ہوگی لیکن ہاتھ پیر بالکل حرکت نہیں کریں گے جیسے کسی نے باندھ رکھے ہوں۔ لیکن اس طرح کی لڑائیوں میں ایک فائدہ ہے کسی کا کوئی نقصان نہیں ہوتا ہے۔ دونوں کے اعضاء بالکل محفوظ ہوتے ہیں۔ انہیں کسی طرح کی خراش تک نہیں آتی۔ اور ہم پٹھانوں کی لڑائی، اُف میرے خدا۔ کسی کا سر باقی نہیں رہتا اور کسی کا پیر۔ اور پھر ہماری لڑائیاں نسلوں تک

چنی ہیں۔ صرف ایک دو پیڑھیوں تک نہیں۔

سچ کہہ رہے ہو۔ میں نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے کسی لڑائی میں دو چار قتل تو معمولی بات ہے۔

بھئی ہم پٹھان لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ لڑو تو دل کھول کر لڑو۔ یہ گھٹی گھٹی لڑائیوں میں بہت اعضاء بھی محفوظ اور آبرو بھی سلامت ہمارے بس کا روگ نہیں۔

ابھی مرزاجی کی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی کہ ایک شور مچا اور سجادے صاحب اپنے مریدوں کی فوج سمیت بیٹھک میں داخل ہوئے۔ انہوں نے زری کی شیروانی پہن رکھی تھی زری ہی کی ٹوپی تھی اور زری ہی کے جوتے۔

انہوں نے بڑے ہی عالمانہ انداز میں علیک سلیک کی اور مسہری پر بیٹھ گئے۔ بیٹھتے ہی فرمایا۔ اندر زنان خانے میں ہمارا سلام کہہ دیں۔ ہماری طرف سے مزاج پرسی کریں اور یہ بھی فرمادیں کہ ہم کھانا بہت سادہ کھاتے ہیں۔ بہت زیادہ تکلفات کی ضرورت نہیں۔

میں اندر گیا۔ پھر دس منٹ کے بعد واپس آکر میں نے کہا۔ میری اہلیہ بھی آپ سب کو سلام کہہ رہی ہیں اور سید نستعین صاحب بطور خاص آپ سے دعا کی درخواست کررہی ہیں۔

.اللہ انہیں جیتا رکھے اور تمہیں اس بات کی توفیق دے کہ تم ان کے حقوق ذمہ داری کے ساتھ ادا کرو۔ آج کل مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں سے زیادہ دوسروں کی بیویوں میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ اسی لئے ہمیں اس طرح کی دعائیں کرنی پڑتی ہیں۔

لیکن بندہ پرور''میں بولا'' مثل مشہور ہے کہ اپنی اولاد اور دوسرے کی بیوی اچھی لگتی ہے۔

جانتے ہیں جانتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ لوگوں کے سامنے اصلاح کی بات کریں۔ حالانکہ ہم خود بھی اسی مرض میں مبتلا ہیں کہ اپنی بیوی سے زیادہ دوسروں کی بیگمات چودھویں کا چاند نظر آتی ہیں۔ نہ جانے اس میں کیا راز ہے۔

سجادے صاحب۔ ''صوفی شہتوت بولے'' آپ نے دور شباب میں شاعری بھی تو کی ہے۔ اس زمانہ کا کوئی شعر ہدیۂ ناظرین کرسکتے ہیں ہمارا مطلب ہے کیا آپ سنا سکتے ہیں۔؟

شعر تو سنادیں گے۔ لیکن ہمارے شعروں کو سمجھنے کے لئے ان لوگوں کو بلوانا پڑے گا جو ایک ایک کرکے قبرستان پہنچ گئے۔ دراصل ہمارے اشعار بہت گہرے ہوتے تھے۔ معمولی عقل والوں کے یہ پلے نہیں پڑتے تھے۔ ہم نے شاعری اسی لئے تو چھوڑی تھی ہمارا کوئی شعر اخبار میں چھپ جاتا تھا تو گھر کی کنڈیاں بجنے لگتی تھیں لوگ آکر پوچھا کرتے تھے کہ ذرا اپنے شعر کا مطلب تو سمجھائیے۔ بعض اوقات تو یہ بھی ہوتا تھا کہ ہم اپنے شعر کا مطلب خود کسی شاعر سے پوچھنے چلے جاتے تھے۔

ماشاءاللہ۔ چشم بددور۔ شاعری آپ کی بہت کمال کی تھی۔ ''میں نے تعریف کی۔''

فرضی صاحب ہمارے بعض اشعار کو آثار قدیمہ میں شمار کیا گیا ہے اور ہماری ایک غزل ایک دلہن کے غرارے پر لکھوائی گئی تھی۔ یہ غزل حسن وعشق پر مشتمل تھی اور اس میں دولہے میاں کو محبت کی ترغیب غالب ومیر کی زبان میں دی گئی تھی۔ چنانچہ اس غزل کو پڑھ کر دولہے میاں نے قرآن اُٹھا کر زندگی بھر ساتھ نبھانے کا عہد کیا تھا۔ غزل کیا تھی اچھا خاصا ایک وعظ تھی جو پڑھتا تھا وہ اپنی بیوی سے خواہ مخواہ بھی محبت کرنے لگتا تھا۔

طبیعت بہت پھڑک اُٹھی ہے''میں نے بیتابی سے کہا''حضور والا کچھ شعر عطا کیجئے۔

لیجئے ایک باسی غزل سنئے۔ انہوں نے اپنی بین الاقوامی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے۔

ارشاد ارشاد۔ حاضرین چیخ اٹھے۔

سید نستعین صاحب نے اپنا گلا صاف کرتے ہوئے غزل پڑھنی شروع کی۔

میری بیگم تجھے ہوا کیا ہے
پیلی رنگت ہے عارضہ کیا ہے
تیرے قدموں پہ سرجھکاتا ہوں
میں نہیں جانتا خدا کیا ہے
تیری آواز کا دِوانہ ہوں
میری نظروں میں وہ لتا کیا ہے
میں ہوں شوہر خوشی سے پٹ لوں گا

کیوں میں پوچھوں میری خطا کیا ہے
آج پہلی ہے لاؤں گا تنخواہ
پوچھ لے تو بھی مدعا کیا ہے
جیب تم پر نثار کرتا ہوں
میں نہیں سوچتا بچا کیا ہے
ہم کو ان سے رقم کی ہے امید
جو نہیں جانتے عطا کیا ہے

دوران کلام واہ واہ کی صدائیں بلند ہوتی رہیں اور سجادے صاحب خود بھی جھوم جھوم کر اپنی غزل سناتے رہے۔ منشی نور بخت افروزی جن کا سلسلۂ نسب سات پشتوں کے بعد کسی ولی سے مل جاتا ہے انہوں نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے فرمایا۔ حضور والا آپ کا کلام تو روحانی کلام ہے اس کو سن کر تو فرشتے بھی جھوم جاتے ہوں گے۔

ذرہ نوازی ہے نور بخت صاحب ''سید نستعین خوش ہو کر بولے'' ہمارے کلام کی ایک خوبی اور بھی ہے بزرگوں، ولیوں، صوفیوں اور مادرزاد فقیروں کے طفیل میں ہماری غزل کو عالم برزخ سے ''نجات دہندہ'' کا سارٹیفکٹ ملا ہوا ہے۔ یہ سارٹیفکٹ ہمیں حضور پُر نور صاحب علومِ مستور جان عالم عالی جناب خواجہ گیسودراز کے صاحب زادے حضرت مولانا الحاج الحافظ القاری خواجہ سید مشیت اللہ کے دست مبارک سے موصول ہوا تھا اس میں صاف طور سے یہ تحریر ہے کہ جو ہماری غزل کے دو شعر بھی لکھ کر اپنے گلے میں لٹکا لے گا اس کی بخشش اسی وقت ہو جائے گی اس کے بعد وہ کچھ کرتا پھرے فرشتے اس کی غلطیاں لکھنے کی غلطی نہیں کریں گے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ میں بھی قدرتی طور پر جھوم رہا تھا۔ اس طرح کی باتوں کی وجہ سے فضا کافی نورانی ہو چکی تھی اور صاف طور پر یہ محسوس ہو رہا تھا کہ ہم سب مذہبی لوگ ہیں اور سب خاصان خدا میں شامل ہیں کچھ دیر کے بعد ہم سب کھانا تناول فرما رہے تھے۔ اللہ کا فضل و کرم یہ ہے کہ میرے سب دوست خوش خوراک ہیں اس طرح کھاتے ہیں جیسے یہ لوگ صرف کھانے کے لئے ہی پیدا ہوئے ہوں منشی ودود زعفرانی دیکھنے میں بہت ہی کمزور اور نحیف سے ایسا لگتا ہے کہ ایک جھونکے میں تنکے کی طرح اُڑ کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچ جائیں گے لیکن کھانا کھانے میں ان کا کوئی جواب نہیں۔ خوب کھاتے ہیں اور بہت تیز رفتاری کے ساتھ کھاتے ہیں۔ دس بارہ روٹی کھانے کے بعد تو وہ یہ فرماتے ہیں کہ ماشاء اللہ سالن اچھا بنا ہے ان کے علاوہ بھی باقی یار دوست بھی دل سے کھانا تناول کرتے ہیں۔ کھانا پکانے والی کو بھی خوشی ہوتی ہے کہ اس کی محنت ٹھکانے لگی، بیوی کو ان کی خوراکوں کا اندازہ ہو گیا ہے اس کو جب معلوم ہوتا ہے کہ دس دوست آرہے ہیں تو وہ ۲۵ آدمیوں کا کھانا بناتی ہے اس طرح ہم میاں بیوی رسوائی سے بچ جاتے ہیں۔

کھانے کے دوران کسی دوست نے یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ یہ جو کچھ علماء اور فضلاء بابری مسجد کا سودا کرنے جارہے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

سجادے صاحب بولے۔ بھئی ہماری رائے تو یہ ہے کہ اس طرح کی سودے بازی سے علماء اور صلحاء کو زر کثیر بھی مل جائے گا اور دو چار مولویوں کو کوئی عہدہ بھی ہاتھ لگ جائے گا۔ اس لئے اگر سودا ہو جائے تو بُرا کیا ہے۔

تو کیا بابری مسجد فروخت ہو جائے گی۔''میں نے پوچھا''

سید نستعین بولے۔ ارے بھئی اگر فروخت ہو بھی جائے گی تو کیا ہے اور مسجدیں بنالیں گے لیکن ہمارے نیک فطرت علماء اس کام پر لگے ہیں تو ہمیں ان کی ہاں میں ہاں ملانی چاہئے۔ کیونکہ علماء کی مخالفت کرنا غلط ہے۔ اور اگر علماء خلاف شریعت کوئی کام کر رہے ہوں تو؟'' کسی نے پوچھ لیا''

شریعت علماء کی باندی ہے۔ علماء ہی شریعت بناتے ہیں۔ اس لئے اصل چیز علماء ہیں۔ شریعت کا مقام دوسرے نمبر پر ہے اگر علماء نے کوئی فیصلہ کر ہی دیا تو عوام کو وہ فیصلہ مان لینا چاہئے۔

مجھے اس پر اعتراض ہے۔''میں بولا'' میں یہ کہتا ہوں کہ علماء ہوں یا صلحاء عوام ہوں یا خواص۔ سب سے سب شریعت کے پابند ہیں۔ جب یہ بات مسلم ہے کہ مسجد فرش تا عرش ہمیشہ ہی رہے گی۔ پھر اس کو کسی مذاکرہ کی آڑ میں فروخت کر دینا اسلامی نقطۂ نظر سے گناہ کبیرہ ہے بلکہ حرام ہے۔ آر ایس ایس سے جو لوگ گفتگو کر رہے ہیں وہ سب کے سب دولت پرست لوگ ہیں اور اقتدار کے بھوکے ہیں وہ اس قطعۂ مسجد کو فروخت کر کے اپنی آنے والی نسلوں کا مستقبل بنانے کی فکر میں ہے ایسے

لوگوں کو علماء سمجھنا بھی علم کی توہین ہے۔

برخوردار"تم کافی سمجھ دار ہو گئے ہو تم یہ بھول گئے ہو کہ علماء کا مقام بہت بلند ہے کیا تم نے یہ نہیں سنا کہ اللہ سے صرف علماء ہی ڈرتے ہیں اور کیا تم نے یہ نہیں پڑھا کہ موت العالم موت العالم کہ ایک عالم کی موت ایک عالم موت ہوتی ہے۔

جی ہاں۔سنا ہے اور پڑھا بھی ہے۔"میں زوردار الفاظ میں بولا" لیکن عالی جناب اس کا مطلب یہ بھی تو ہے کہ ایک عالم جب بگڑتا ہے تو ایک عالم بگڑ جاتا ہے۔جب ایک مولوی حرام کاری کرتا ہے تو ایک دنیا حرام کاری میں مبتلا ہو جاتی ہے۔اگر علماء مسجدوں کے سودے کرنے لگے ہیں تو پھر عوام بھی اپنے علاقوں کی مسجدوں کی زمینوں اور ان کی املاک کو فروخت کرنا شروع کر دیں گے کیونکہ علماء اپنے عمل سے ایک نظیر بنادیں گے جو ہر مفاد پرست کو کمک پہنچائے گی۔

لیکن فرضی صاحب ایک بات یاد رکھیں۔ یہ سودے بازی کی محفلیں بھی ہم اہل سنت والجماعت سے زیادہ آپ دیوبندی لوگوں کی طرف سے ہو رہی ہے۔ جمعیۃ العلماء کے فنکار زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں"اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟"

سودے بازی کوئی کرے وہ بریلوی ہو یا دیوبندی۔وہ غلط ہی ہے ۔مسلمانوں کی اکثریت جمعیۃ العلماء کے اس فعل سے خوش نہیں ہے۔ اور اس کی تائید زیادہ تر وہی لوگ کر رہے ہیں جو بے چارے جمعیۃ العلماء کے دفتر میں نوکر ہیں انہیں اپنی نوکری بھی تو بچانی ہے اگر وہ اس طرح کی حرکتوں کی تائید نہیں کریں گے تو ان کی دال روٹی خطرے میں پڑ جائیگی۔ اور ان کی بیویاں ان سے طلاقیں وصول کر لیں گی۔

فرضی صاحب! دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس سودے بازی کو ناکام بنادے ورنہ یہ تو ہمیں بھی نظر آتا ہے کہ اگر سودے بازی کامیاب ہو گئی تو پھر بنارس اور متھرا کے لئے بھی مذاکرے شروع ہو جائیں گے اور پھر کوئی بھی مسجد ایسی نہیں رہے گی جس پر مذاکرہ نہ کیا جاسکے۔

کھانے سے فارغ ہونے کے بعد بھی اسی طرح کی باتیں چلتی رہیں۔تقریباً شام کو پانچ بجے اچھے دوستوں کی یہ انجمن برخواست ہو گئی۔ اور سب نے ایک دوسرے سے دوبارہ ملنے کے وعدے کر کے ایک دوسرے کو رخصت کیا۔منشی وودو جاتے جاتے میرا ہاتھ پکڑ کر بولے بھئی تمہاری بیگم نے کھانا بہت مزیدار بنا رکھا تھا۔بھئی خدا کیلئے کھانے کا ایک موقعہ اور دینا اور جلد دینا زندگی کا کیا بھروسہ۔سجادے صاحب بھی بہت خوش تھے انہوں نے بھی میری بیوی کی تعریف کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھئی تمہاری بیگم صاحبہ کھانا پکانے کے معاملے میں بے مثال ہیں۔ ہماری تو روح تک متاثر ہو رہی ہے۔قیمہ کی ڈش تو اتنی لذیذ تھی کہ دل چاہ رہا تھا کہ سو پچاس روٹیاں اور کھا جاؤں لیکن یہ کمبخت پیٹ دس پندرہ روٹیوں سے زیادہ برداشت نہیں کر پاتا۔ جب سب دوست رخصت ہوئے تو میں بیوی سے کہنے لگا۔ کتنے اچھے دوست ہیں سب تمہاری تعریفیں کر رہے تھے اور منشی نورالہدیٰ کا تو بس نہیں چل رہا تھا کہ تمہیں اُٹھا کر لے جائیں۔ کہہ رہے تھے کہ بیوی ہو تو ایسی ہو۔اب بیگم تمہارا میرے ان معصوم دوستوں کے بارے میں کیا خیال ہے؟اس نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا جیسے کہہ رہی ہو۔تم چغد تمہارے دوست چغد۔

(یار زندہ صحبت باقی)



حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۰

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1124	محمد وقار سیفی	محلہ پرہلاد نگر، میرٹھ (یوپی)	T/1173/15
1125	شیخ محمد سفیان	4ویٹ روڈ، لال باوا، ٹمبانا کا، دریا پور، احمد آباد (گجرات)	T/1174/15
1126	عرفان	کرتپور، بجنور (یوپی)	T/1175/15
1127	صالحہ	4بنگلوز، بھارت نگر سی۔ایچ۔ایس۔اندھیری ویسٹ، ممبئی (ایم ایس)	T/1176/15
1128	عرشی	اسمتار یجنسی 2، بی ونگ اسٹیشن روڈ، میرا روڈ، تھانہ، (ایم ایس)	T/1177/15
1129	محمد زکریا شیخ	شاہدہ مارگ، ڈونگری بمبئی (91)، (ایم ایس)	T/1178/15
1130	محمد ہاشم	گاؤں سوپا، پوسٹ ماہنی، ضلع سنت کبیر نگر، (یوپی)	T/1179/15
1131	سعید احمد	گاؤں کولکی رانگھڑ، ناگ راج ہارنپور (یوپی)	T/1180/15
1132	حافظ عبدالرحیم	مسجد الوحادہ، چتور، (تملناڈو)	T/1181/15
1133	محمد نعیم	بھارت کٹپیس سینٹر، کارنجہ روڈ، بید (ایم ایس)	T/1182/15
1134	عبدالشکور	نایک اسٹریٹ، ویل پاڑ، چتور (اے پی)	T/1183/15
1135	محمد اسداللہ	ملارہ اسٹریٹ، دشانور سرگپا، بیلاری (کرناٹک)	T/1184/15
1136	محمد ناصر احمد رشادی	نرسمہا ریڈی نگر، این، آر پٹیا، کرنول (اے پی)	T/1185/15
1137	میر ساجد علی	نزدار دو گھر، شانتی نگر شادی خانہ، عادل آباد (اے پی)	T/1186/15
1138	حافظ عبدالعلیم	باینہ تھوٹا، محبوب نگر، (تلنگانہ)	T/1187/15
1139	حافظ محمد اکرم	اننتاپور، گڑوال، محبوب نگر (تلنگانہ)	T/1188/15
1140	محمد عرفان قریشی	گاؤں ولور، منورمنڈل، ضلع میدک (تلنگانہ)	T/1190/15
1141	سید خواجہ پاشا	گاؤں ہمیلہ پور، بیدر (کرناٹک)	T/1191/15
1142	عبدالجمشید خاں عرف صدام	سامنے پاشا بھائی (نگر سیوک) قدیر آبا پلاٹ، پربھنی (ایم ایس)	T/1192/15
1143	ابوالحسین ندوی	سامنے مولانا عبدالکلام اسکول، بسیرا کالونی، عنایت نگر، پربھنی، (ایم ایس)	T/1193/15
1144	شیخ ندیم الدین	مسجد گلاب کے پیچھے، عنایت نگر، بسیرا کالونی، پربھنی (ایم ایس)	T/1194/15
1145	محمد نوید ندوی	مسجد گلاب کے پیچھے، عنایت نگر، بسیرا کالونی، پربھنی (ایم ایس)	T/1195/15
1146	محمد خواجہ معین الدین	اے کالونی، رامہ گنڈم، ضلع کریم نگر، (تلنگانہ)	T/1196/15

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1147	محمد عبدالحکیم	پرانی مسجد، کوٹلہ انجیا اسٹریٹ، کوتھا کوٹا، محبوب نگر، (تلنگانہ)	T/1197/15
1148	محمد عشرت علی	جودھپور کلینک، نرمان کالونی، روبلٹی روڈ، منڈور، جودھپور، (راجستھان)	T/1198/15
1149	شیخ آصف	ہنگانی حویلی، ہیراپور، ضلع بید (ایم ایس)	T/1199/15
1150	محمد حزل	گلی نمبر 17، عارف نگر، بھوپال (ایم پی)	T/1200/15
1151	عقیل احمد	سیکٹر 3، وکاس نگر، لکھنؤ (یوپی)	T/1201/15
1152	محمد علی عباس	ورّے گرم، نزد براہمن مندر، مچھلی پٹنم ضلع کرشنا (اے پی)	T/1202/15
1153	حافظ عبدالرزاق	تاج الدین بابا روڈ، بدھا نگر، لاتور، (ایم ایس)	T/1203/15
1154	محمد الٰہی عرف مہر الٰہی	سروے نمبر (1093/7) فورتھ کراس، رائٹ سائڈ امن نگر، بیلگام (کرناٹک)	T/1204/15
1155	محمد خواجہ انوار الدین	ایکتا کالونی، شوارام پلی، سامنے این پی اے، حیدرآباد (تلنگانہ)	T/1205/15
1156	محمد امین	بیجاپور روڈ، بھارت پراوڈا اسکول، عثمانیہ کالونی، افضل پور، گلبرگہ، (کرناٹک)	T/1206/15
1157	محمد اسماعیل	پکدیا روڈ، گاؤں نندی کوٹ کور، کرنول (اے پی)	T/1207/15
1158	بلال احمد شیخ	جنڈوال، ضلع پلوامہ (کشمیر)	T/1208/15
1159	عالم گیر	بیرادیو مندر جادول، ڈونولی کولہاپور، (ایم ایس)	T/1209/15
1160	شعیب احمد	ندف گلی، ڈونولی، شرول، ضلع کولہاپور (ایم ایس)	T/1210/15
1161	محمد شاہ نواز عالم	گاؤں بدھا نگر، جامع مسجد محلہ، سیتامڑھی (بہار)	T/1211/15
1162	سلیقہ	سدھا نگر، ابراما روڈ، ولساڑ (گجرات)	T/1212/15
1163	محسن خان	دیونار، میونسپل کالونی، ممبئی 43 (ایم ایس)	T/1213/15

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور 1000/- روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام خطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ النسواں	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارمیسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمٰن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈ ویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمٰن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نورمحل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفرنگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلندشہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفرنگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب توگی	09916652346

24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317
25	چنئی	حاجی سید وہاج الدین	09840048030
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417
27	پربھنی	مولانا سعید احمد قاسمی	09766057202
28	پلوامہ (کشمیر)	غلام محمد پنڈت	0962276300
29	شاجاپور	محمد اویس ابن شرف الدین	08889397917
30	کشتگی (کرناٹک	مولانا فضل کریم قاضی	09916270797
31	کوپل (کرناٹک)	مولانا محمد ابوبکر	07259090958
32	پلوامہ (کشمیر)	فاروق احمد	09622705779
33	امبیڈکرنگر (یوپی)	محمد عارف	09598005942

ضروری اعلان

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلۂ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دومعزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کریں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09458936786

اجازت یافتہ تمام شاگردوں کو ہاشمی روحانی مرکز کی جانب سے ایک کارڈ روانہ کیا جائے گا جو شاگردی کے لئے ایک طرح کی سند ہوگی۔

نوٹ : کچھ قدیم شاگردوں کے فون نمبر ابھی تک ہمیں موصول نہیں ہو سکے ہیں اور اس وجہ سے شاگردوں کی ڈائریکٹری مکمل کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ تمام شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنا فون نمبر ایک پوسٹ کارڈ پر لکھ کر روزانہ کردیں تا کہ ڈائریکٹری کی تکمیل ہو سکے۔

ناظم

ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی)

فون : 01336-224455

تیس طلسمات منسوب ابن العربی سینا رح

پیر صوفی غلام سرور شباب قادری، ضلع اوکاڑا، پنجاب، پاکستان

ابن عربی اور ابن سینا نے اپنے رسائل میں ان تیس طلسمات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ یہاں ہم ان طلسمات پر تفصیلاً تحریر کرتے ہیں تاکہ قارئین ان سے عظیم فوائد حاصل کرسکیں۔

۱-اس طلسم کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر زعفران سے لکھیں، جاوی اور لوبان کا بخور روشن کریں، نیز گیارہ مرتبہ دعوت پڑھیں، پھر اس ہتھیلی سے جس کو بھی آپ چھوئیں گے وہی آپ کی اتباع کرے گا۔ یقیناً فرطِ محبت سے دیوانہ ہوجائے گا۔ طلسم یہ ہے۔

اااا ۹ ط ۳۳ ۷ ۹ اااا
۹۱۱۱۱۱۱۹۱۸۸۴۷۹
۹۱ ۱۱۱ ۱۱۱۹ ۱۱۱۹ ۱۱۱ ۱۱۱۹۱۱۹

۲-زعفران اور گلاب سے کاسہ پر لکھیں، پھر اس میں پانی ڈال دیں، پھر اس پانی پر گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ پھر اس پانی سے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئیں، پھر آپ جس سے بھی مخاطب ہوں گے یا جس سے سلام لیں گے وہی آپ کا مطیع ہوجائے گا حتی کہ فرطِ محبت سے پاگل ہوجائے گا اور ایک ساعت کی بھی جدائی برداشت نہ کرے گا یا اسی طرح لکھ کر پلائیں تو بھی مطلوب مجنون بن جائے گا، طلسم یہ ہے۔

م ٥ مه مه // مه مه ١١١١

۳-اس طلسم کا تعلق عجائباتِ روحانیات سے ہے، اسے کاسہ پر تحریر کریں، پھر اسے پانی سے دھودیں اور قسم کو گیارہ مرتبہ پڑھیں اور اس پانی سے اپنا چہرہ اور ہاتھ دھوئیں جس کے پاس بھی جائیں گے اور جس مقصد کے لئے بھی جائیں گے وہ فوراً پورا کرے گا، طلسم یہ ہے۔

١١٢-١١٣-١١٣-١١٤-١٣-١٣-٦١١١١٣-١١١-
١٦-١٦١١-١٦١١-١١١٣-١١٣٥-١١٣٥-١١٣-

۴-اس طلسم کا تعلق بھی عجائبات سے ہے، اسے شمع اسکندرانی پر تحریر کرکے روشن کریں اور عمل کا بخور جلائیں، نیز گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں، ابھی تعداد پوری نہ ہوگی کہ مطلوب حیران ہوکر حاضر ہوجائے گا۔ طلسم یہ ہے

١٩:////-٥٤٩٣-٥٩-ف ٤١١١ ء زز ١٣
اسم ٥ ء ب احضروا و اتم حصرة ء ١١١١
١٤٠ هة ٧٦١١١١ ورر ١٣ ك ل ماهية ع الدف ١ ع ر ١٠٩
وتكلوا يا خدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۵-اس طلسم کو کاغذ پر تحریر کرکے اس میں لوبان رکھ کر شب جمعہ کو جلائیں اور اس پر اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں، مطلوب دیوانہ وار حاضر ہوگا۔ طلسم یہ ہے۔

ههه مممم ههههه ل ل م م ٧ ٧ م م
و تكلوا يا خدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۶-اس طلسم کو سات عدد کاغذوں پر تحریر کریں، ان میں تھوڑا تھوڑا لوبان رکھ کر ایک ایک کرکے جلائیں اور ہر کاغذ پر تین تین مرتبہ عزیمت پڑھیں، مطلوب محبت میں بے قرار ہوگا۔ طلسم یہ ہے۔

م م مه مه ٤-٧٣-٥٥٥٥٥١ و و

۷-اپنی ہتھیلی پر اس طلسم کو لکھیں، ہتھیلی کے نیچے بخور جلائیں اور گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں۔ پھر اس ہتھیلی سے جس کو بھی چھوئیں گے وہی آپ کی اتباع کرے گا۔ طلسم یہ ہے۔

بكلكوا ١١١ //// طرااها ١١ه٥ اا ها اه ا ه اا
و تكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۸-نیک ساعت میں جس دن چاہیں یہ طلسم کاغذ پر لکھیں، پھر درخت انار پر معلق کردیں اور اکیس مرتبہ یہ عزیمت پڑھیں، پھر اس طلسم کو پاس رکھیں اور جس سے بھی مخاطب ہوں گے وہ آپ سے محبت سے پیش آئے گا اور ہر حاجت پوری کرے گا۔ طلسم یہ ہے۔

١١٩ ٥١١١١٨١١١١٤٤١١١٥١٠١٤١١ الا و ١١ اها
١١٥٤١١١١٦١ او و ٥ ١١٠ ٩٠ ح ٢ م م ١٤٤ الح
وتكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيجوا كذا بمحبة كذا

۹-روئے زمین پر اس کی مثال ہی نہیں ملتی کہ روٹی کے ٹکڑے پر لکھ کر معلق کردیں، پھر اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں، پھر اسے لے کر شہر سے باہر چلے جائیں، جو بھی کتا سب سے پہلے ملے اسے کھلا دیں تو مطلوب دیوانہ ہوجائے گا اور لحہ بھر بھی جدائی برداشت نہ کرسکے گا۔ طلسم یہ ہے۔

عروق × ۸۱۱۹ ع صح فوه بمحبة هو کلم مه مه مه مم
۱ ط ط ۱۱۱-۱۱۱-۱۱۱-ولا سماء معمو
بحق هذه الاحروف والاسماء ان تحليوا و تهيحوا كذا

۱۰-یہ بھی عجائبات میں سے ہے۔ اسے آئینہ پر لکھ کر پانی ڈالیں اور اکیس مرتبہ عزیمت پڑھیں اور یہ پانی مطلوب کو پلائیں وہ نار محبت میں جل جائے گا اور لحہ بھر بھی آپ کے بغیر نہ رہے گا۔ طلسم یہ ہے۔

۳۳۳-۸٦٤-۸٦۳-٤٩۳-۸٦٤-سراك لا
۱۱-۹۹-۸۷م مـ م مـم مـ-بغطهطليع
وتكلوا ياخدام هذا الطلسم و هيحوا كذا بمحبة كذا

مندرجہ بالا دس طلاسم میں جو عزیمت پڑھی جائے گی وہ یہ ہے۔ جس طلسم کے ساتھ جتنی مرتبہ عزیمت کی تعداد تحریر کی گئی ہے اتنی مرتبہ ہی پڑھی جائے گی۔

عزیمت

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَ الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ اِلٰی قَوْلِہٖ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم اَقْسَمْتُ عَلَیْکُم یَاخُدَّامَ اَسْمَاءِ اللّٰہِ الْکِرَامِ بِحَقِّ هُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ اِلٰی قَوْلِہٖ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْم اَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ بِجَلَالِ اللّٰہِ یَاخُدَّامَ اَسْمَائِہٖ اَنْ تَقْضُوْا حَاجَتِیْ وَ یُجِیْبُوْا دَعْوَتِیْ بِعِزَّةِ الرَّبُوْبِیَّہِ وَعَظْمَةِ الْاُلُوْهِیَّةِ وَ بِحَقِّ ذ.اتِہٖ الْمُنَزَّهَةِ عَنِ الْکَیْفِیَّہِ اَدْعُوْکُم بِاللّٰہِ الْحَیُّ الْقَیُّوْم ذِی الْمَحَابَةِ الْمُتَجَلّٰی بِالْکِبْرِیَاءِ النُّوْرِ الَّذِیْ ظَهَ.رَ بِاِرَادَاتِہٖ مَنْ اَشْرَاقِ بَهَاءِ نُوْرِہِ الْکَرِیْم عَلٰی جَبَلِ طُوْرِ سَیْنَاءَ فَاتْهَدَ وَتَدَ کَقَدَكَ وَ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا لِجَلَالِ هَیْبَتِہٖ وَ خَرَّتِ الْمَلَائِکَةُ سُجَّدًا فِی السَّمٰوٰتِ وَ تَحْتَ الْعَرْشِ وَ فِی الْهَوَاءِ طَائِفِیْنَ مَرْعُوْبِیْنَ مَنْ عِزَّةِ قَهْرِ هَیْبَتِہٖ الْجَلِیْلَةِ طَائِفَةٌ لِاَسْمَائِہٖ الْحُسْنٰی وَصِفَاتِہٖ الْعُلْیَا الطَّاعَةُ لِاَسْمَائِہٖ یَاخُدَّامَ اَسْمَائِہٖ اَدْعُوْکُم بِحَقِّ کِبْرِیَائِہٖ هُوَ دِبِن بَارُوْخ بَاشَخِ شَمَّاخ اَلْعَالِیْ عَلٰی کُلِّ بَرَاخٍ طَشْطَنِیْن شَلِیْشِ اَکْرَایُوْكَ اِلٰہٌ قُدُّوْس عَزِیْز قَدِیْمٌ بَارُوْخِ عِزَّة بَاهِرَة بِعَالِمٌ طِیْمَغْنَا مَنِیْعًا شَدِیْدًا لَا رَمَادَیا طُوْثَا طِیْنًا یَا طُوْثًا مَنِیْعًا وَ یَا طِیْطَامِرْ نِیْثًا وَ یَا عَالِمُ طِیْعُوْجًا وَ یَا طِیْطَفَرْ دُوْثَاہٖ بِعِزَّتِكَ بَابِ جِنْ یَاهَبُوْزَا بَاشَمْخِ قَیُّوْمُ رَحِیْمُ مَنُوْثُ هَوْلَاءِ بِنْ هَلِیْثَا اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ اَیْنَ خُدَّامُ اسْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَجِیْبُوْا بِحَقِّ مَنْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَهِیَ رَمِیْمٌ اَیْنَ خُدَّامُ اسْمِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ السَّلَامِ اَجِیْبُوْا الدَّاعِیْ بِاَسْمَائِہٖ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ زُوْ انْتِقَامٍ اَیْنَ خُدَّامُ اسْمِہِ الْمُؤْمِنِ الْمُهَیْمِنِ الْعَزِیْزِ الْجَبَّارِ اَجِیْبُوْا طَائِعِیْنَ بِنُوْرِ الْاَنْوَارِ وَ سِرِّ الْاَسْرَارِ اَیْنَ خُدَّامُ اسْمِہِ الْمُتَکَبِّرِ اَیْنَ خُدَّامُ اَسْمَائِہِ الْخَالِقِ الْبَارِیْ الْمُصَوِّرُ اللّٰہُ ۳ سَطَمَتْ خَوْرِق بَوَارِق نُوْرُہٗ عَلٰی مَنْ سَمِعَ اسْمَہٗ وَ عَصَاہُ دَعْوَتَکُمْ لِخِدْمَتِیْ وَاسْعَوْا لِطَاعَتِیَا اَیُّهَا الْخُدَّامُ الطَّائِعِیْنَ بِحِیَلَال، مَنْ اَمْرُہٗ بَیْنَ الْکَافِ وَالنُّوْنِ اَللّٰہُ اَکْبَر۳ مَنْ اَطَاعَہ فَقَدْ نَالَ رِضَاہُ وَ مَنْ عَصٰی الدَّاعِیَ بِاَسْمَائِہٖ قُتِلَ بِسَیْفِ مَا اَمْضَاہُ سُبْحَانَہٗ اَللّٰہُ مَا اَسْرَعَ بَرَاهِیْنَ اَسْمَائِہٖ الْکِرَامِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ قَدْ اَشْرَقَتْ اِنْوَار آیَاتِہٖ الْکِرَام وَ اَسْمَائِہٖ الْعِظَامِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُوالجلالِ وَالاکرامِ اللّٰہُ اَکْبَرَ بِہٖ اجلب مِنَ الْخُدَّامِ مَنْ تَاَخَّرَ وَ عَجَبًا لِمَنْ یَتَا جَزُّو واسیوف الْقَهْرِ مسلُوْلَةٌ عَلَیْہِ وَ مَلٰئِکَتُہٗ لِلزَّجْرِ مُحَاطَةٌ بِہٖ وَ سَائِقد اِلَیْہِ فَلَا فَرَارَ مِنْ عَوْنِیْ سَرِیْحًا فَاقْضُوْا حَاجَتِیْ بِعِزَّہِ الْاَبْدِیَ الْاَبَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ الَّذِیق لَا یَزُوْلُ اَبَدًا لَااِلٰہَ اِلَّا هُوَ لَمْ یَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا. اَنْزَلَ فِیْ کِتَابِہٖ تَذْکِرَةً لِمَنِ اهْتَدٰی قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّہٗ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا یَهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِہٖ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا اَحَدًا. وَ اَنَّہٗ تَعَالٰی جَد رَبِّنَا مَااتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا اَجِیْبُوْا وَافْعَلُوْا کَذَا الوحا۲ العجل۲ الساعة۲ بارَكَ اللّٰہُ فِیْکُمْ وَ عَلَیْکُمْ.

۱۱-زنا و حرام سے بچاؤ کے لئے اسے مطلوب کے کپڑے پر لکھیں اور اسے معلق کرکے مقل ارزق کا بخور دیں اور گیارہ مرتبہ عزیمت پڑھیں، پھر اس کو سرمہ دانی میں بند کرکے مطلوب کے گھر میں دفن کردیں، موکلات سے حرام سے بچائیں گے۔ طلسم یہ ہے۔

عر رارو الحروح لا ع رو له ده و و ی او ع ر ط مع و س ۱۱م#هـ و ءم ا ب ع م نعیمنع کذا عن الزواج والحرام۔

(باقی اگلے شمارے میں پڑھیں)

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ت)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (م)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قِران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۶ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جولائی	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۵
۲جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۳۲-۱۱
۲جولائی	قمرومشتری	تربیع	۴۵-۲۱
۴جولائی	قمروعطارد	قران	۰۰-۱۰
۴جولائی	قمروشمس	قران	۳۱-۱۶
۵جولائی	قمروشمس	تسدیس	۳۲-۰۰
۵جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۱۴-۱۰
۶جولائی	قمروزحل	تثلیث	۱۲-۱۷
۷جولائی	قمرومریخ	تربیع	۰۰-۱۶
۹جولائی	قمروزحل	تربیع	۳۲-۰۰
۱۰جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۵۸-۸
۱۲جولائی	قمروعطارد	تربیع	۳۰-۲۰
۱۴جولائی	قمروشمس	تثلیث	۱۴-۰۰
۱۵جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۱۵-۱۳
۱۶جولائی	قمروزحل	قران	۱۳-۱۱
۱۷جولائی	قمرومشتری	تربیع	۵۱-۴
۱۹جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۷-۱۴
۲۰جولائی	عطاردومریخ	تسدیس	۴۰-۰۰
۲۱جولائی	قمروزحل	تسدیس	۳-۳
۲۱جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۲۷-۹
۲۲جولائی	قمرومریخ	تربیع	۲۵-۷
۲۳جولائی	قمروزحل	تربیع	۴۶-۷
۲۴جولائی	قمرومشتری	مقابلہ	۵۴-۱
۲۵جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۱۷-۲۲
۲۶جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۲۴-۸
۲۷جولائی	قمروشمس	تربیع	۲۹-۴
۲۸جولائی	قمروعطارد	تربیع	۴۶-۱۷
۲۹جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۵۵-۱۶
۳۰جولائی	قمرومشتری	تربیع	۳۶-۱۲
۳۱جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۵۹-۲

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اگست	قمرومشتری	تسدیس	۵۴-۱۶
۲راگست	قمرومریخ	تثلیث	۱۳-۶
۳راگست	قمرومشتری	قران	۱۵-۲
۴راگست	قمرزہرہ	قران	۴۳-۹
۵راگست	قمروعطارد	قران	۱۴-۳
۶راگست	قمرومشتری	قران	۵۰-۸
۷راگست	قمروزحل	تسدیس	۴۸-۱۷
۸راگست	قمروشمس	تسدیس	۵۸-۵
۹راگست	قمروزہرہ	تسدیس	۱۳-۲۰
۱۰راگست	قمروشمس	تربیع	۵۰-۲۳
۱۱راگست	قمرومشتری	تسدیس	۵۱-۱۰
۱۲راگست	قمرومریخ	قران	۴-۷
۱۳راگست	قمروعطارد	تربیع	۲۷-۱۰
۱۳راگست	قمرومشتری	تربیع	۵-۲۳
۱۵راگست	قمروزہرہ	تثلیث	۳۵-۷
۱۶راگست	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۸
۱۷راگست	قمروزحل	تسدیس	۵۰-۱۰
۱۸راگست	قمروشمس	مقابلہ	۵۵-۱۴
۱۹راگست	قمروزحل	تربیع	۴۷-۱۴
۲۰راگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۳-۳
۲۱راگست	قمرومریخ	تثلیث	۴۸-۱۴
۲۳راگست	قمروشمس	تثلیث	۹-۳
۲۴راگست	قمروزہرہ	تثلیث	۳۵-۱۷
۲۵راگست	قمروعطارد	تثلیث	۷-۱
۲۵راگست	قمروزحل	مقابلہ	۵۹-۲۱
۲۷راگست	قمروزہرہ	تربیع	۴۲-۱
۲۹راگست	قمرومشتری	تسدیس	۲۴-۹
۲۹راگست	قمروعطارد	تسدیس	۵۳-۱۱
۳۰راگست	قمروزحل	تثلیث	۵۰-۷
۳۱راگست	قمرویورانس	تثلیث	۲۱-۱۳

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم ستمبر	قمروشمس	قران	۳۳-۱۴
کیم ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۹-۰۰
۳ستمبر	قمروعطارد	قران	۲۹-۳
۳ستمبر	قمرومشتری	قران	۴۲-۳
۴ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۲۵-۲
۶ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۲۵-۲۳
۷ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۷-۲۲
۸ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۲-۶
۹ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۲۳-۷
۱۰ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۵۵-۵
۱۱ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۸-۰۰
۱۲ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۴-۸
۱۳ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۵۸-۲۱
۱۴ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۸-۱۲
۱۶ستمبر	قمروزحل	تربیع	۵۴-۱
۱۶ستمبر	قمروعطارد	مقابلہ	۱۴-۱۳
۱۷ستمبر	قمروشمس	مقابلہ	۳۴-۰۰
۱۸ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۳۳-۳
۱۹ستمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۹-۰۰
۲۰ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۲-۱۱
۲۱ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۳۸-۱۵
۲۲ستمبر	قمروزحل	مقابلہ	۴۳-۵
۲۳ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۲۳-۹
۲۴ستمبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۵-۱۶
۲۵ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۶-۰۰
۲۶ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۴۴-۱
۲۶ستمبر	قمروزحل	تثلیث	۴-۱۶
۲۸ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۷-۳
۲۹ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۲۸-۱۷
۳۰ستمبر	قمرومشتری	قران	۲۴-۲۲

شرف قمر

۲۷ر جولائی رات ایک بج کر ۳ منٹ سے ۲۷ر جولائی رات ۲ بج کر ۱۳ منٹ تک۔ ۲۳ راگست صبح ۶ بج کر ۱۱ منٹ سے ۲۳ راگست صبح ۷ بج کر ۵۱ منٹ تک۔ ۱۹ر ستمبر دوپہر ایک بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۹ر ستمبر دوپہر ۳ بج کر ۲۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ مثبت کام کرنے کا موثر ترین وقت، عامل کو اس وقت کا فائدہ اٹھانا چاہئے، انشاء اللہ ان اوقات میں نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۱۳ر جولائی صبح ۶ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۳ر جولائی صبح ۸ بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۹ راگست صبح ۲ بج کر ۲۷ منٹ سے ۹ راگست شام ۴ بج کر ۲۷ منٹ تک۔ ۵ر ستمبر رات ۱۰ بج کر ۱۳ منٹ سے ۶ر ستمبر رات ۱۲ بج کر ۱۳ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، منفی کاموں کا موثر ترین وقت عامل کو اس وقت کا فائدہ اٹھانا چاہئے، انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے لیکن ناحق کسی کو ستانا جائز نہیں ہے۔

قمر در عقرب

۱۳ر جولائی رات ۲ بج کر منٹ سے ۱۵ر جولائی دن ۲ بج کر ۴۳ منٹ تک۔ ۹ راگست صبح ۱۰ بج کر ۲۱ منٹ سے ۱۱ راگست رات ۱۰ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۵ر ستمبر شام ۶ بج کر ۸ منٹ سے ۸ر ستمبر صبح ۶ بج کر ۴۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں، اپنے اہم کاموں سے اگر ان اوقات میں احتیاط برتیں تو بہتر ہوگا۔

تحویل آفتاب

۲۲ر جولائی دوپہر ۳ بج کر ۲۴ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۲ راگست رات ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۲ر ستمبر رات ۸ بج کر ۱۶ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔

اپنی خواہشات اور اپنی ضروریات اپنے رب کی بارگاہ میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور رحمت خداوندی متوجہ ہوگی۔

منزل شرطین

۴ر جولائی شام ۶ بج کر ۳ منٹ پر۔ ۳۱ راگست رات ۱۲ بج کر ۴۸ منٹ پر۔ ۲۷ر ستمبر صبح ۹ بج کر ۵۲ منٹ پر چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

شرف عطارد

۱۰ راگست رات ایک بج کر ۴ منٹ سے ۱۰ راگست رات ۸ بج کر ۴۵ منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔

اس وقت تعلیم وتربیت کے حساب سے نقوش اور عمل تیار کرنا موثر ثابت ہوتا ہے، ڈاکٹر، وکیل، طلباء اور علماء کے لئے نہایت قیمتی وقت۔

اوج مشتری

شرف مشتری کے اوقات کی طرح اوج مشتری کا وقت بھی نہایت قیمتی ہوتا ہے۔ جن لوگوں کے ہاتھوں سے شرف مشتری کا وقت ضائع ہو گیا ہو وہ اوج مشتری کے اوقات میں اس کی تلافی کر سکتے ہیں۔ اوج مشتری کا وقت ۹ر ستمبر شام ۴ بج کر ۲۷ منٹ سے شروع ہو کر ۳۱ منٹ دسمبر رات ۱۲ بجے تک باقی رہے گا۔

تسدیس زہرہ مشتری

یہ نقش ان لوگوں کے لئے لکھا جاتا ہے، جن کا ستارہ مشتری ہے، جن کے حالات اچھے نہیں ہیں اور جو "شرف مشتری" کا نقش تیار کرانے کی پوزیشن میں نہیں ہیں، ایسے لوگ جن کا ستارہ مشتری یا جن کا ستارہ زہرہ ہے لیکن پریشانیاں ان کو گھیرے ہوئے ہیں، اگر پریشانیاں نہ ہوں لیکن کوئی خاص مقصد ان لوگوں کو حاصل کرنا ہو تب بھی ان اوقات میں ان کے لئے یہ عمل کیا جا سکتا ہے۔

یکم جولائی رات ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر زہرہ و مشتری کی تسدیس شروع ہو کر ۲ر جولائی رات ۱۲ بج کر ۴۸ منٹ پر مکمل ہوگی، طالب اپنے نام اور اپنی ماں کے نام کے اعداد نکال کر اس میں ۱۱۲ کلا اضافہ کرے، نقش نئے قلم سے تیار کرے اور زعفران سے حسب قاعدہ آتشی چال کے سے تیار کرے اور نقش تیار کرنے کے بعد اس کو اپنے سامنے رکھ کر ۱۸۴ مرتبہ

"یاباسط" پڑھے اور نقش پر دم کر کے اس کو پیک کردے اور موم جامہ کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ غیب سے مدد ملے گی۔ اگر عامل نقش دوسروں کے لئے تیار کرے تو بھی عمل اسی طرح کرے اور نقش پیک کر کے طالب کو دے، انشاء اللہ حالات میں سدھار پیدا ہوگا، پریشانیاں ختم ہوں گی اور مقاصد حسنہ میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

قران عطارد و مشتری

اس سعد وقت کی شروعات ۲۰ راگست دن ۳ بج کر ۳۳ منٹ سے ہوگی اور یہ وقت ۲۲ راگست دوپہر ۲ بج کر ۴۳ منٹ پر مکمل ہوگا۔

مشتری مال کا ستارہ ہے اور عطارد کو تین قوتیں حاصل ہیں، اس وقت میں حصول ملازمت یا ترقی ملازمت یا حصول دولت کے نقوش تیار کرنا مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

طریقہ نقش بنانے کا یہ ہے کہ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْن کے اعداد نکالیں جو ۲۲۴۱ ہیں، مؤکل اس کا رغفائیل ہے۔ اگر حصول ملازمت کے لئے ہو تو ملازمت لکھیں۔ ترقی کے لئے ہو ترقی لکھیں، دولت کے لئے کرنا ہو تو دولت لکھیں۔ مثلاً سلیم ابن خدیجہ کے لئے حصول ملازمت کا نقش تیار کرنا ہے تو سطریں یوں بنے گی۔

ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْن	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ	ملازمت	سلیم ابن خدیجہ
۱۷۷۴	۴۶۷	۵۱۸	۷۶۴

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

ذُوالْقُوَّةِ الْمَتِیْن	اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ	ملازمت	سلیم ابن خدیجہ
۵۱۷	۷۶۳	۱۷۷۳	۴۶۸
۷۶۴	۵۲۰	۴۶۵	۱۷۷۲
۴۶۶	۱۷۷۱	۷۶۵	۵۱۹

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں تو بہتر ہے ورنہ ہری روشنائی یا ہری پینسل رکھیں اور اس نقش کو مؤثر بنانے کے لئے ہرے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کریں۔

تسدیس زہرہ مشتری

زہرہ مشتری کی اس سعد وقت کی ابتدا یکم رجولائی رات ۲ بج کر ۵۰ منٹ سے ہوگی، یہ وقت ۲ رجولائی اگلی رات دس بج کر ۴۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ حصول دولت، عشق و محبت اور مطلوبہ جگہ رشتہ میں آسانی کے لئے سورۂ یوسف کے خالی البطن نقش سے فیض حاصل کریں۔

سورۂ یوسف کے اعداد ۵۰۳۹۸۰ ہیں۔

تثلیث زہرہ زحل

اس سعد وقت کی ابتدا ۱۹ رجولائی رات گیارہ بج کر ۵۲ منٹ پر ہوگی اس وقت ۲۱ رجولائی دن ایک بج کر ۴۷ منٹ پر ختم ہوگا۔ ناراض زوجین میں الفت و محبت پیدا کرنے، دوستی کو مزید پختہ کرنے، تسخیر خلق کے لئے، اس دوران ہر نماز کے بعد اسمائے عظام یَاوَدُوْدُ یَاعَزِیْزُ یَامَحْمُوْدُ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دعا کی جائے، ساعت زہرہ میں خالی البطن سورۂ یوسف کا نقش لکھ کر پاس رکھیں یا مطلوب کو پلائیں اور دوسرا درخت انار سے باندھیں۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰	یہاں مقصد لکھیں	۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۳

قران عطارد زہرہ

اس سعد وقت کی ابتدا ۱۵ رجولائی شام ۷ بج کر ۲۳ منٹ پر ہوگی اور یہ وقت ۱۷ رجولائی رات ۸ بج کر ۲۰ منٹ پر ختم ہوگا۔ حصول محبت، علم، صحت غرض سبھی نیک مقاصد کے لئے سورۂ فاتحہ کے خالی البطن نقش سے فیض یاب ہوسکتے ہیں۔

۷۸۶

۲۳۶۴	۶۳۰۹	۷۸۸
۵۵۲۱	یہاں مقصد لکھیں	۳۹۴۰
۱۵۷۶	۳۱۵۲	۴۷۳۳

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (،جولائی اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
یکم؍جولائی	تسدیس زہرہ و مشتری	شروع	۲_۵۰
۲؍جولائی	تسدیس زہرہ و مشتری	مکمل	۱۲_۳۸؍رات
۲؍جولائی	تسدیس زہرہ و مشتری	ختم	۲۲_۴۷
۶؍جولائی	تثلیث زہرہ و مریخ	شروع	۴_۴۷
۶؍جولائی	قران شمس و عطار	شروع	۱_۸
۷؍جولائی	تثلیث زہرہ و مریخ	مکمل	۱_۴۸
۷؍جولائی	قران شمس و عطارد	مکمل	۸_۵۴
۷؍جولائی	قران شمس و عطارد	ختم	۱۸_۴۹
۷؍جولائی	تثلیث زہرہ و مریخ	ختم	۲۳_۲
۸؍جولائی	تسدیس عطارد و مشتری	ابتدا	۳_۳۸
۸؍جولائی	تسدیس عطارد و مشتری	مکمل	۱۴_۳۵
۹؍جولائی	تسدیس عطارد و مشتری	ختم	۲_۳۶
۹؍جولائی	تسدیس شمس و مشتری	شروع	۵_۱۷
۱۰؍جولائی	تسدیس شمس و مشتری	مکمل	۱۱_۱۰
۱۰؍جولائی	تثلیث عطارد و مریخ	شروع	۱۹_۲۰
۱۱؍جولائی	تثلیث عطارد و مریخ	مکمل	۷_۳۱
۱۱؍جولائی	تثلیث عطارد و مریخ	ختم	۱۹_۵۰
۱۵؍جولائی	قران عطارد و زہرہ	شروع	۱۹_۲۳
۱۶؍جولائی	تثلیث شمس و مریخ	شروع	۰۰_۵۹
۱۷؍جولائی	قران عطارد و زہرہ	مکمل	۳_۳۵
۱۷؍جولائی	تثلیث شمس و مریخ	مکمل	۹_۱۵
۱۷؍جولائی	قران عطارد و زہرہ	ختم	۲۰_۲۰
۱۸؍جولائی	تثلیث شمس و مریخ	ختم	۱۸_۱۴
۱۸؍جولائی	تثلیث عطارد و زحل	شروع	۲۳_۳۵
۱۹؍جولائی	تثلیث عطارد و زحل	مکمل	۱۱_۵۷
۱۹؍جولائی	تثلیث زہرہ و زحل	شروع	۲۳_۵۲
۲۰؍جولائی	تثلیث عطارد و زحل	ختم	۱۰۰_۳۱
۲۰؍جولائی	تثلیث زہرہ و زحل	مکمل	۱۸_۴۹
۲۱؍جولائی	تثلیث زہرہ و زحل	ختم	۱۳_۴۷
۲۹؍جولائی	تربیع عطارد و مریخ	شروع	۷_۵
۳۰؍جولائی	تربیع عطارد و مریخ	مکمل	۲_۲۳
۳۰؍جولائی	تربیع عطارد و مریخ	ختم	۱۲_۲۷
۳۱؍جولائی	تثلیث شمس و زحل	شروع	۲۲_۴۴
یکم؍اگست	تثلیث شمس و زحل	مکمل	۲۳_۱۹
۲؍اگست	تثلیث شمس و زحل	ختم	۲۳_۵۵
۶؍اگست	تربیع زہرہ و مریخ	شروع	۰۰_۴۰
۶؍اگست	تربیع عطارد و زحل	شروع	۱_۱۶
۶؍اگست	تربیع عطارد و زحل	مکمل	۱۸_۵۰
۷؍اگست	تربیع عطارد و زحل	ختم	۳_۴۶
۷؍اگست	تربیع زہرہ و مریخ	مکمل	۵_۵۰
۷؍اگست	تربیع زہرہ و مریخ	ختم	۳۰_۳۳
۱۲؍اگست	تربیع زہرہ و زحل	شروع	۰۰_۲۸
۱۳؍اگست	تربیع زہرہ و زحل	مکمل	۲۰_۰۰
۱۴؍اگست	تربیع زہرہ و زحل	ختم	۵_۴۷
۲۰؍اگست	قران عطارد و مشتری	شروع	۱۵_۳۳
۲۲؍اگست	قران عطارد و مشتری	مکمل	۱۴_۴۳
۲۲؍اگست	قران مریخ و زحل	شروع	۱۶_۵۰
۲۳؍اگست	قران عطارد و مشتری	ختم	۲۰_۲۶
۲۴؍اگست	قران مریخ و زحل	مکمل	۱۶_۵۵
۲۵؍اگست	قران مریخ زحل	ختم	۱۶_۴۱
۲۷؍اگست	قران زہرہ و مشتری	شروع	۴_۲۵
۲۸؍اگست	قران زہرہ و مشتری	مکمل	۳_۵۸
۲۸؍اگست	قران عطارد و مشتری	شروع	۱۳_۳۴
۲۸؍اگست	قران زہرہ و مشتری	ختم	۱۵_۴۵
۲۹؍اگست	قران عطارد و مشتری	مکمل	۱۲_۰۰
۲۹؍اگست	قران عطارد و زہرہ	ختم	۲۲_۲۶
۳۱؍اگست	قران عطارد و مشتری	شروع	۱۱_۲۲

قسط نمبر: ۱۵۳

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

"اے ویرت کی افواج کے سالار! میرا نام عزازیل ہے اور میں خود کو دنیا کا بہترین ستارہ شناس تصور کرتا ہوں۔ سنو کیچک! میں تمہاری بھلائی اور بہتری کے کام کے سلسلہ میں یہاں آیا ہوں، میں کافی دیر سے باغ کے باہر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ کھڑا تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور میں سوچ رہا تھا کہ جب تم اپنی بہن سے مل کر باہر نکلو گے تو میں تم پر وہ انکشاف کروں گا جس میں تمہاری بہتری اور بھلائی ہے۔" عزازیل کی یہ گفتگو سن کر کیچک نے بڑے غور سے اس کی طرف دیکھا، پھر اسے مخاطب کر کے پوچھا۔

"اے مہربان اجنبی! تم میرے ساتھ کیا بھلائی کرنا چاہتے ہو اور ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے تم مجھے کیا کہنا چاہتے ہو؟"

"سنو کیچک!" عزازیل بولا۔ "اس باغ میں ایک ایسی لڑکی اس وقت موجود ہے کہ اس جیسی کوئی خوبصورت اور پرکشش لڑکی ویرت شہر میں نہ ہوگی۔ اے کیچک اگر تم اس لڑکی سے شادی کر لو تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ نہ صرف یہ کہ تمہاری زندگی انتہا درجے کی خوشحال ہو جائے گی بلکہ اس ریاست میں تمہاری عزت و احترام اور تمہارے جاہ و جلال میں بھی بے پناہ اضافہ ہو جائے گا اگر میری اس بات کا تمہیں یقین نہ ہو تو اس باغ میں داخل ہو کر دیکھو تمہیں خود ہی میری باتوں کی سچائی کا علم ہو جائے گا کہ میں واقعی تمہاری بہتری اور بھلائی کے لئے سب کچھ کہہ رہا ہوں۔" کیچک نے ایک بار پھر بڑے غور سے عزازیل کی طرف دیکھا، پھر وہ مسکراتے ہوئے اس سے کہنے لگا۔

"اے اجنبی ستارہ شناس! اگر تم چاہتے ہو تو میں ایسا کر دیکھتا ہوں، اگر تمہاری باتیں درست ہوئیں تو میں تمہیں مالا مال کر دوں گا، تم یہیں رک کر میرا انتظار کرو۔"

کیچک جونہی باغ میں داخل ہوا، عزازیل نے عارب اور عبیطہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اب ہم یہاں سے چلیں ورنہ یہاں ہمارا رکنا خطرے سے خالی نہ ہوگا۔

کیچک جب دروپدی سے ملے گا تو اس سے اپنا مدعا ظاہر کرے گا تو وہ یقیناً انکار کرے گی پھر اس کے انکار سے عمل میں ایک کشمکش شروع ہو جائے گی۔ کیچک چاہے گا کہ کسی نہ کسی طرح دروپدی سے شادی کر لے اور دروپدی اپنے پانچ شوہروں کو چھوڑ کر ہرگز اس سے شادی کرنے پر آمادہ نہ ہوگی، اس طرح یہ بات آگے بڑھے گی اور اس سے ویرت میں دنگا فساد شروع ہونے کا امکان ہے۔ لہٰذا آؤ میرے ساتھیو! یہاں سے کوچ کریں، اس کے ساتھ ہی عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا تھا۔

باغ میں داخل ہونے کے بعد کیچک جب پھولوں سے لدے ہوئے ایک جھنڈ کے قریب آیا تو وہاں دروپدی پرسکون حالت میں بیٹھی ہوئی تھی۔ کیچک کو باغ میں دیکھتے ہی دروپدی بدک کر اپنی جگہ پر کھڑی ہو گئی تھی، اس موقع پر کیچک نے غور سے دروپدی کی طرف دیکھا۔ اس نے محسوس کیا کہ اس کا سکون آفریں اور فرحت انگیز حسن نغمہ ریز گونج اور افق کی لالی جیسا خوشگن تھا، مجموعی طور پر کیچک کو اس موقع پر سنگم کی سیراب رات جیسی فرحت بخش صبح کے موتی اور قرب وسحر اور زندگی کی تڑپ جیسی پرکشش دکھائی دیتی تھی، چند ساعتوں تک وہ اپنے سامنے کھڑی دروپدی کو بڑے غور سے دیکھتا رہا، پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تم کون ہو اور اس باغ میں کیسے داخل ہوئی ہو؟"

دروپدی نے خود کو سنبھالا اور بولی۔ "میرا نام سرندھری ہے، گو میں رانی سداشنہ کی ایک ملازم ہوں لیکن اس نے مجھے ملازمہ کی طرح نہیں رکھا بلکہ اس نے اپنے ہاں مجھے اپنی چھوٹی بہن کی طرح رکھا ہے۔ مجھے بڑی شفقت اور پیار دیا ہے اور اس نے مجھے یہ بھی اجازت دے رکھی ہے

کہ جب میں اپنے آپ کو تنہا محسوس کروں تو یہاں آکر پھولوں سے لطف اندوز ہوسکتی ہوں۔"

"میرا کیچک ہے اور میں سداشنہ کا بھائی ہوں۔" کیچک اپنا تعارف کراتے ہوئے بولا۔"میں اس ریاست کی افواج سپہ سالار ہوں اور سرحدوں کی دیکھ بھال اوران کی مضبوطی کے سلسلہ میں لشکر کے ساتھ باہر گیا ہوا تھا میں آج ہی آیا ہوں۔ میں اپنی بہن سداشنہ سے ملنے آیا تھا کہ اچانک میں اس باغ میں داخل ہوا اور تم پر میری نگاہ پڑ گئی۔

سنو سرندھری! تم ایک انتہائی خوبصورت عورت ہو، اس باغ میں داخل ہونے کے بعد جونہی میں نے تمہیں دیکھا ہے سمجھو کہ میں تمہارا غلام ہوکر رہ گیا، یہاں رہتے ہوئے تم خود کو ضائع کر رہی ہو، ایک ملازمہ کی حیثیت سے کام کرنا تمہارے جیسی خوبصورت اور پرکشش لڑکی کو زیب نہیں دیتا، تمہارا مقام اس سے بلند ہے کہ تم کسی کو کپڑے پہنائے اور اتارنے میں مدد دو، تم ایک رانی کی حیثیت سے لوگوں کے دلوں میں حکومت کرنے کے لئے پیدا ہوئی ہو۔ تم میرے ساتھ چلو اور میرے محل میں میری رانی بن کر رہو میں تمہاری ضرورت محسوس کرتا ہوں، اس سے پہلے جس قدر میری بیویاں ہیں، تمہاری خاطر میں ان سب کو چھوڑ دوں گا، اگر تم کہوگی تو ان سب کو تمہاری لونڈیاں بنادوں گا اور خود میں تمہارا غلام بن کر رہوں گا اور ہر وہ چیز جس کا تم مطالبہ کروگی، وہ میں تمہارے لئے لاکر رہوں گا۔

کیچک کی اس گفتگو کے جواب میں دروپدی نے کچھ دیر غور سے اس کی طرف دیکھا پھر اسے مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔"سنو کیچک! ویرت کی رانی سداشنہ کے بھائی ہوکر تمہیں زیب نہیں دیتا کہ تم میرے ساتھ اس طرح کی گفتگو کرو، تمہارے مقابلہ میں ایک ہیچ عورت ہوں تم بے شمار ایسی عورتیں حاصل کرسکتے ہیں جو دولت، ثروت اور شہرت میں تمہارے مقابلہ کی ہوں۔ تمہیں میرے ساتھ ایسی گفتگو نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ میں ایسی گفتگو پسند نہیں کرتی اور یہ بھی سن رکھو کہ میں ایک شادی شدہ عورت ہوں اور میں نے تمہاری بہن کے ہاں صرف ایک سال کے لئے پناہ لے رکھی ہے جب کہ اس سے پہلے میں اندر پرساد کی رانی دروپدی کے ہاں ملازمہ تھی، ایک طرح سے میری اور دروپدی کی حالت ملتی جلتی ہے اس لئے کہ وہ بھی پانچوں پانڈو بھائیوں کی بیوی ہے جب کہ میرے بھی پانچ شوہر ہیں۔ دروپدی ان دنوں اپنے شوہروں کے ساتھ جلاوطنی کی زندگی بسر کررہی ہے اور میں یہاں تمہاری بہن کے ہاں پناہ لینے پر مجبور ہوئی ہوں، ایک ستارہ شناس نے میرے شوہروں کو یہ خبر دی تھی کہ تم اپنی بیوی کو ایک سال کے لئے اپنے آپ سے علیحدہ رکھو اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم پر مصیبتوں اور دشواریوں کے پہاڑ ٹوٹ جائیں گے۔ لہٰذا میرے شوہر مجھے ایک سال گزارنے کے لئے یہاں چھوڑ گئے ہیں، اب اس ایک سال میں سے میں دس ماہ کا عرصہ گزار چکی ہوں، اب گیارہواں ماہ شروع ہوچکا ہے۔ لہٰذا مزید دو ماہ گزارنے کے بعد میرے شوہر مجھے یہاں سے آکر لے جائیں گے، میرا یہ جواب سن کر یقیناً تمہاری تسلی ہوئی ہوگی، اب مزید تم یہاں ٹھہرنے کی بجائے یہاں سے چلے جانا ہی پسند کروگے۔" یہ کہہ کر دروپدی تیز تیز قدم اٹھاتی باغ سے نکل گئی۔

دروپدی کے اس رویے پر کیچک تھوڑی دیر تک اپنی جگہ خاموش اور بے حس سا کھڑا دروپدی کے الفاظ پر غور کرتا رہا، پھر وہ باغ سے نکلا اور واپس اپنی بہن کے کمرے میں آیا۔ رانی سداشنہ اپنے بھائی کیچک کو دوبارہ اپنے کمرے میں دیکھ کر پریشان اور فکرمند سی ہوگئی تھی، جب کیچک ایک نشست پر بیٹھ گیا تو سداشنہ بھی اس کے قریب آئی اور اسے بڑے پیار اور شفقت سے مخاطب کرکے پوچھا۔

"اے کیچک! تم دوبارہ لوٹ آئے ہو خیریت تو ہے، تمہارے چہرے اور آنکھوں میں پریشانی کے تفکرات ہیں، کہو تمہارا کیا معاملہ طے ہوا ہے؟

اس پر کیچک نے اپنی بہن ذروپدی اور اس سے اپنی گفتگو کے بارے میں بتادیا۔

کیچک کے اس انکشاف پر سداشنہ تھوڑی دیر تک اپنی جگہ بیٹھی مسکراتی رہی پھر وہ کہنے لگی۔ یہ لڑکی تمہاری عدم موجودگی میں اس محل میں داخل ہوئی تھی اور اس نے مجھ سے پناہ مانگی تھی لہٰذا میں نے اسے پناہ دیدی وہ ایک بہترین فنکارہ ہے۔ اس کا سلوک ہمارے ہاں ایسا ہے کہ ہر کوئی اس کے ساتھ محبت کرنے لگا ہے۔ وہ ایک خوبصورت اور نیک لڑکی ہے اور سن رکھو اگر اس کی کسی نے توہین کی یا اس کے ساتھ کوئی برا معاملہ کیا تو اس کے پانچ شوہر ہیں اور وہ ایسے خونخوار شوہر ہیں کہ جو اس سرندھری کی

توہین کرے گا وہ اس کی گردن کاٹ کر رکھ دیں گے۔

''سنو میرے بھائی! ایک بار میرے شوہر نے بھی اسے باغ میں دیکھ لیا تھا اور اس نے یہ حتمی فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ اس سے شادی کرکے رہے گا لیکن جب میں نے راجہ کو یہ بتایا کہ اس کے پانچ خونخوار شوہر ہیں انہوں نے صرف ایک سال کے لئے اسے میرے ہاں چھوڑا ہے اور جو کوئی بھی اس سے شادی کرنے کی کوشش کرے گا یا اس کی بے عزتی کا باعث بنے گا وہ اس کی گردن کاٹ دیں گے۔ اس انکشاف پر راجہ سر سے پاؤں تک پسینے میں نہایا گیا تھا اور اس کے بعد اس پر ایسا خوف اور لرزہ طاری ہوا کہ اس نے دوبارہ کبھی بھی سرندھری سے شادی کا ارادہ ظاہر نہیں کیا، ان حالات میں بھائی تم اس کا خیال اپنے دل سے نکال دو، یہ آگ کا ایک چلتا پھرتا الاؤ ہے جو بھی اسے ہاتھ لگانے یا اسے اپنانے کی کوشش کرے گا، جل مرے گا۔ سنو کیچک میرے بھائی! میرے پاس اور بہت سی لونڈیاں بھی ہیں تم ان میں سے جسے چاہو اپنا لو، میں اس سلسلہ میں کوئی رکاوٹ کھڑی نہ کروں گی۔'' سداشنہ خاموش ہوئی تو کیچک کہنے لگا۔

''اے میری بہن! اسے ایک بار دیکھنے کے بعد میں کسی اور لونڈی کسی اور لڑکی یا عورت کا خیال نہیں کرسکتا۔ اس کا حسن اس کی خوبصورتی، اس کی جسمانی کشش اور ساخت ایسی ہے کہ اس کے سامنے ہر عورت ہیچ ہوکر رہ جاتی ہے۔ اس کے چہرے پر ایسی کشش اور اس کی آنکھوں میں ایسی روشنی ہے کہ وہ دوسروں کو تسخیر کرلینے کی قوت رکھتی ہے۔ لہٰذا میں بھی اسے دیکھ کر اس کا اسیر ہوکر رہ گیا ہوں، میں کسی بھی صورت اسے نہ بھول سکتا ہوں نہ چھوڑ سکتا ہوں بلکہ میں نے پکا اور مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ جو بھی ہو، میں اسے ضرور اپنی بیوی بنا کر دم لوں گا۔ اے میری بہن! تم بتاتی ہو کہ اس کے پانچ شوہر ہیں اور وہ انتہائی خونخوار ہیں تم جانتی ہو کہ میں بیک وقت کئی جوانوں کا مقابلہ کرسکتا ہوں اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس کے ساتھ شادی کرنے کے بعد وہ جب میرے مقابلے میں آئیں گے تو میں ان سب کی گردنیں کاٹ کر رکھ دوں گا۔ اس طرح سرندھری کی طرف سے ہم ہمیشہ کے لئے پرسکون ہوکر رہ جائیں گے۔ اے میری بہن! سرندھری سے شادی کے بعد میں اسے خوش رکھوں گا۔ تم صرف مجھ پر یہ مہربانی کرو کہ اسے کسی کام کے سلسلہ میں میرے محل میں بھیج دینا جب وہ علیحدگی میں مجھ سے ملے گی تو میں اسے شادی کرنے پر آمادہ کرلوں گا اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ایک بار وہ علیحدگی میں مجھ سے مل جائے تو باقی معاملات میں خود ہی نمٹا لوں گا۔'' یہاں تک کہنے کے بعد جب کیچک خاموش ہوا تو سداشنہ کہنے لگی۔

''اے کیچک میرے بھائی! تم اس کے معاملہ میں بے وقوف کیوں بنتے جارہے ہو، میرے پیارے بھائی مجھے خدشہ ہے کہ اسے تم زبردستی اپنانے کی کوشش کروگے تو اس کے پانچوں شوہر تم پر حملہ آور ہوں گے اور تمہارا کام تمام کردیں گے۔ میرے پیارے بھائی! اس کی خاطر میں تمہیں مرتا ہوا نہیں دیکھ سکتی، اس لئے میں تمہیں اس کام سے منع کررہی ہوں کہ سرندھری کو اپنانے کا خیال ترک کردو لیکن ساتھ ہی اس میں یہ بھی محسوس کررہی ہوں کہ سرندھری کے معاملہ میں تم ایک حد تک دیوانے ہوچکے ہو۔ لہٰذا میں تمہیں ناراض بھی نہیں کرنا چاہتی، اس لئے اس وقت تو میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ تم جاؤ چند دن کا وقفہ ڈال کر میں سرندھری کو تمہارے محل کی طرف بھیجوں گی اور اسے یہ کہوں گی، اس وقت میرے ہاں عمدہ قسم کی شراب نہیں ہے جب کہ میرے بھائی کے ہاں بہترین قسم کی شراب لائی گئی ہے، مجھے وہاں سے شراب کی ایک صراحی لاکر دو۔ مجھے امید ہے کہ سرندھری میرا کہانہ ٹالے گی اور وہ تمہارے محل کی طرف چلی جائے گی اور جب وہ تمہارے ہاں جائے تو تم اس سے اپنا معاملہ نمٹا لینا۔''

رانی سداشنہ کی یہ گفتگو سن کر کیچک خوش ہوگیا تھا، پھر وہ ایک طرح سے چھلانگ لگاتا ہوا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرہ سے نکل گیا۔

چند دن کا وقفہ ڈال کر ایک روز رانی سداشنہ نے دروپدی کو اپنے پاس طلب کیا اور جب دروپدی اس کے سامنے آئی تو سداشنہ نے اس کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔ ''سنو سرندھری! مجھے پتہ چلا ہے کہ میرا بھائی کہیں سے نہایت عمدہ قسم کی شراب لایا ہے۔ اس وقت میں اداس اور تنہا ہوں اور شراب کی ضرورت محسوس کرتی ہوں، وہ جو سامنے سونے کی صراحی پڑی ہے اسے اٹھاؤ اور میرے بھائی کیچک کے محل سے میرے لئے اس میں شراب سے بھر لاؤ۔''

''سداشنہ کا یہ حکم سن کر دروپدی پریشان سی ہوگئی تھی، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ رانی سداشنہ اسے شراب یا کوئی اور کام کے لئے اپنے

بھائی کے محل کی طرف بھیج سکتی ہے، اس نے ایک گہرا سانس لیا اور سداشنہ کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''اے رانی! میں تم سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے اپنے بھائی کے محل کی طرف نہ بھیجو، تمہارا بھائی میرے متعلق اچھی سوچیں اور اچھے خیالات نہیں رکھتا، اس نے ایک بار پہلے بھی باغ کے اندر میرے ساتھ دست درازی کرنے کی کوشش کی تھی۔ لہٰذا میں اس محل کی طرف جانا نہیں چاہتی۔ اے رانی! میں آپ کے پاس پناہ حاصل کرنے کی غرض سے آئی تھی، میں آپ کی ممنون ہوں کہ یہاں رہتے ہوئے مجھے گیارہ ماہ اور کچھ دن گزر چکے ہیں، اس دوران آپ نے میری بہترین حفاظت کا سامان کیا ہے اس کے لئے میں آپ کی ممنون ہوں، میں نہیں چاہتی کہ اس وقت تک جو آپ میری حفاظت کا سامان کرتی رہی ہیں، آپ کے بھائی کے محل میں جا کر وہ سب کچھ اکارت ہو کر رہ جائے۔ لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے وہاں نہ بھیجیں۔ اے رانی! آپ بھی ایک عورت ہیں اور مجھ جیسی عورت کی مجبوری کو سمجھتی ہیں آپ کو مجھ جیسی بے بس عورت پر ان حالات میں رحم دل ہونا چاہئے۔''

دروپدی کا یہ جواب سن کر رانی سداشنہ برہم، غضب آلود اور سیخ پا ہو گئی تھی۔ اس نے انتہائی غصہ میں دروپدی کو مخاطب کر کے کہا۔ ''سنو سرندھری! تم نے میرے پیار، شفقت اور میری نرمی کا غلط ردِ عمل پیش کیا ہے۔ تم فوراً جاؤ اور اس کے ہاں سے میرے لئے شراب لے کر آؤ۔ میں تمہاری مزید کوئی گفتگو سننا پسند نہیں کروں گی اور سنو جس طرح کی گفتگو تم نے میرے بھائی کے متعلق کی ہے میرا بھائی ایسا نہیں ہے۔ میں اسے خوب اچھی طرح جانتی ہوں، اگر اس نے تمہارے ساتھ کسی موقع پر کوئی گفتگو کی ہے تو تم نے اس کا غلط مطلب لیا ہوگا۔ اب جاؤ اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میرا بھائی تم سے اچھا سلوک کرے گا اور تمہیں اس سے کسی طرح سے برے برتاؤ کا خدشہ اور خطرہ محسوس نہیں کرنا چاہئے۔''

دروپدی اپنی جگہ پر مجبور ہو گئی تھی، اسے رانی سداشنہ کا حکم ماننا پڑ گیا تھا۔ لہٰذا اس نے سونے کی صراحی اٹھائی اور گردن جھکائے کمرے سے نکل گئی۔ وہ جب کیچک کے محل کے احاطہ میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کیچک اپنے محل سے باہر کھڑا اس کا منتظر تھا۔ اس کی بہن نے اسے پہلے ہی خبر کر دی تھی، لہٰذا وہ باہر کھڑا دروپدی کا انتظار کر رہا تھا۔ جونہی دروپدی اس کے قریب گئی، اس نے شاندار طریقے سے اس کا استقبال کیا، دھیمی مگر محبت بھری آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''آخر کار تم آ ہی گئیں، میں گزشتہ کئی روز سے تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ تم رک کیوں گئی ہو اندر چلو، یہاں کھڑا رہنا تمہارے لئے مناسب نہیں۔ دیکھو، محل میں تمہارے لئے میں نے ایک خصوصی کمرہ تیار کیا ہے، اسے دیکھو گی تو خوش ہو جاؤ گی، اس کمرے میں اس مسہری پر رات بسر کرو، یہاں میرے محل میں کھاؤ پیو اور خوش رہ کر اپنی زندگی کے دن بسر کرو اور اپنے ان پانچوں شوہروں کو بھول جاؤ جو دکھ اور تکلیف کے موقع پر تمہیں یہاں چھوڑ کر خود غائب ہو گئے ہیں۔'' کیچک جب اپنی بات ختم کر چکا تو دروپدی اسے جواب دیتے ہوئے کہنے لگی۔

''سنو کیچک! یہ تمہاری بھول ہے، تمہاری غلط فہمی ہے، میں تمہارے پاس رہنے کے لئے یہاں نہیں آئی ہوں بلکہ مجھے تمہاری بہن اور رانی سداشنہ نے تمہاری طرف شراب کے لئے بھیجا ہے۔''

دروپدی کی یہ گفتگو سن کر کیچک ایک مکروہ قہقہہ لگاتے ہوئے بولا۔

''اب تم آ ہی گئی ہو تو میں تمہیں کیسے واپس جانے دوں، یہ تمہاری بھول ہے کہ تم واپس چلی جاؤ گی۔ شراب کی یہ صراحی بھر کر میں کسی اور کو اپنی بہن کے پاس بھیج دوں گا جب کہ تمہیں یہاں میرے پاس ہی رہنا ہوگا۔ سنو سرندھری اپنی یہ ضد ترک کر دو۔'' یہاں تک کہنے کے بعد کیچک آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور وہ چاہتا تھا کہ آگے بڑھ کر دروپدی کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لے پر دروپدی اس خیالات کو پہلے ہی بھانپ چکی تھی لہٰذا وہ فوراً حرکت میں آئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک زوردار دھکا دیتے ہوئے اس نے کیچک کو زمین پر گرا دیا اور سونے کی صراحی وہاں رکھ کر بھاگ کھڑی ہوئی تھی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

کوہ نور کے سلسلے میں اطلاع دینے سے مرکز کا انکار

معاملہ عدالت میں ہونے کا حوالہ دے کر معلومات نہیں دی، ہندوستا سمیت چار ممالک کوہِ نور پر دعویٰ کررہے ہیں

نئی دہلی: مرکزی حکومت نے برطانیہ سے کوہ نور ہیرا واپس لانے کو لے کر ہندوستا کی کوششوں کی معلومات دینے سے یہ کہتے ہوئے انکار کردیا کہ معاملہ عدالت میں زیر غور ہے۔ ہندوستانی آثار قدیمہ کے سروے نے پریس ٹرسٹ کی جانب سے دائر آر ٹی آئی کے میں کہا برطانیہ سے کوہ نور واپس لانے کے سلسلے میں ہندوستان کے سپریم کورٹ میں ایک پیٹشن دائر کی گئی ہے۔ چونکہ معاملہ عدالت میں زیر سماعت ہے، اس لئے کوئی اطلاع مہیا نہیں کرائی جاسکتی۔ پریس ٹرسٹ نے وزارت خارجہ میں عرضی دے کر کوہ نور واپس لانے کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کے بارے میں معلومات مانگی تھی۔ عرضی میں برطانیہ کو لکھے گئے خط اور ملے جوابوں کی کاپیاں بھی طلب کی گئی تھیں۔ وزارت خارجہ نے اس عرضی کو ثقافت کی وزارت کے پاس بھیج دیا تھا۔ کوہ نور ہیرا واپس لانے کا مسئلہ گزشتہ چند دنوں سے خبروں میں ہے۔ سپریم کورٹ میں مفاد عاملہ کی عرضی پر سماعت کے دوران حکومت نے کہا تھا کہ ہیرا کو نہ تو چرایا گیا تھا اور نہ ہی زبردستی لے جایا گیا تھا۔ اسے ۱۲۷ سال پہلے پنجاب کے اس وقت کے حکمرانوں نے ایسٹ انڈیا کمپنی کو تحفے میں دیا تھا۔ تاہم اس کے اگلے دن اس نے کہا کہ کوہ نور واپس لانے کی تمام کوششیں کی جائیں گی۔ قابل ذکر ہے کہ کوہ نور ہیرا کی ملکیت تنازع کا موضوع ہے اور اس پر ہندوستان سمیت کم از کم چار ممالک دعویٰ کرتے ہیں۔ اس سے پہلے ایک اور آر ٹی آئی درخواست کا جواب دیتے ہوئے آثار قدیمہ سروے نے کہا تھا کہ ہندوستان صرف ایسی تاریخی اشیاء کو واپس لینے کا مسئلہ اٹھاتا ہے، جسے غیر قانونی طور پر بھیجا گیا ہو۔ آثار قدیمہ سروے نے کہا تھا کہ کوہ نور کو آزادی سے پہلے ملک سے لے جایا گیا تھا۔ ایسے میں ہندوستانی آثار قدیم سروے کارروائی کرنے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ سپریم کورٹ آل انڈیا ہیومن رائٹس اینڈ سوشل جسٹس فرنٹ، کی جانب سے دائر ایک مفاد عامہ کی عرضی پر سماعت کررہا ہے۔ اس میں برطانیہ کے ہائی کمشنر کو یہ ہدایت دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ ہیرا سمیت کئی دیگر خزانہ ہندوستان کو واپس لوٹائے۔ مفاد عامہ کی عرضی میں وزارت خارجہ اور وزارت ثقافت کے علاوہ برطانیہ، پاکستان، اور بنگلہ دیش کو گواہ بنایا گیا۔

رائے پور میں ملک کا سب سے بلند ترنگا لہرایا گیا

رائے پور (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے دارالحکومت رائے پور میں ۸۲ میٹر اونچے پول پر کل قومی پرچم کشائی کی گئی۔ یہ ملک کا سب سے اونچا ترنگا بتایا گیا ہے۔ وزیر اعلیٰ ڈاکٹر رمن سنگھ نے دارالحکومت کے تیلا باندھا تالاب کمپلیکس میں (میرین ڈرائیو) میں ہزروں شہریوں کی موجودگی میں ترنگے کو لہرایا۔ ڈاکٹر رمن سنگھ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ ترنگا چھتیس گڑھ ہی نہیں بلکہ پورے ملک کی آن بان اور شان کی علامت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ چھتیس گڑھ کے لئے یہ ایک تاریخی لمحہ ہے۔ یہ قومی پرچم ہماری قوم اور چھتیس گڑھ ریاست کی تیزی سے ہورہی ترقی کی علامت ہے۔ ڈاکٹر سنگھ نے کہا کہ آزادی کی تحریک میں ہزاروں محبان وطن نے بھارت ماتا کی آزادی کے لئے اسی ترنگے سے ترغیب لے کر مشکل جدوجہد کی اور اپنی جانوں کی قربانی دی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الهاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/



Photex



محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 /عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی :- 9358002992

حسان عثمانی :- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے) :- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

جولائی، اگست ۲۰۱۶ء

سورۂ محمد کے خادم کو بُلانے کا عمل

گلدستۂ عملیات

بسم اللہ کی برکات

عاطف ہاشمی

Rs.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

ایک تشویش۔ ایک درخواست

بقلم خاص

اردو کے رسالوں کی حالت دن بدن خستہ ہوتی جارہی ہے۔ اردو کے وہ رسالے جن کی گونج چہار دانگ عالم میں سنی جاتی تھی اور جن کی آہٹوں کو دوسری زبان والے بھی محسوس کرتے تھے آہستہ آہستہ وہ بھی اپنے چاہنے والوں کی بے اعتنائی کا شکار ہو کر دنیا سے رخصت ہوگئے۔ ان رسالوں میں بیسویں صدی، شاعر، ماہنامہ شمع، ماہنامہ روبی، ادبی دنیا، ہدیٰ وغیرہ جیسے رسائل شامل تھے۔ ان کا انتظار ہفتوں پہلے شروع ہوجاتا تھا، آج ان کا نام ونشان تک موجود نہیں ہے۔

جب سے لوگ موبائل، انٹرنیٹ اور فیس بک جیسے مشاغل میں الجھ کر رہ گئے ہیں تب سے رسائل اور کتب کی ناقدری عام ہو کر رہ گئی ہے۔ رفتہ رفتہ مطالعہ کا ذوق ختم ہوتا جارہا ہے۔ اس سے بھی ادبی اور معلوماتی رسالوں کی دُرگت سی بن کر رہ گئی ہے۔ جو رسالے کسی طرح اپنا وجود باقی رکھے ہوئے ہیں وہ بھی عجیب طرح کی کس مپرسی کا شکار ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ کون سا رسالہ کب آخری ہچکی لے لے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ایک تحریک کی طرح ابھرا تھا اور اس رسالے کی گونج بھی دوسرے معیاری رسالوں کی طرح پوری دنیا میں سنی گئی۔ برصغیر میں تو یہ مقبولیت کی آخری حدیں پار کر ہی چکا تھا لیکن اس کی پذیرائی یورپ کے بھی کئی ملکوں میں ہوئی۔ اس کے پرانے شمارے کثیر تعداد میں امریکہ، برطانیہ، فرانس، اٹلی اور جاپان میں بھی موجود ہیں اور اس وقت بھی طلسماتی دنیا یورپی ممالک کے علاوہ خلیج کے تمام علاقوں سمیت پوری دنیا میں دلچسپی کے ساتھ پڑھا جارہا ہے۔

یہ رسالہ عام روایت سے ہٹ کر شروع ہوا، ایک خشک موضوع کو اپنی بانہوں میں سمیٹ کر اس نے اپنے سفر کا آغاز کیا لیکن بہت کم مدت میں اپنا حلقہ دنیا بھر میں بنانے میں یہ کامیاب رہا۔ اس کا ہر ماہ انتظار کرنے والوں میں عوام، علماء، خواص، مدبرین اور سیاسی رہنما بھی شامل ہیں اور سینکڑوں ہندو بھائی آج بھی اس رسالے کو نہایت دلچسپی کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اس کے مضامین معتبر قسم کی محفلوں میں زیر بحث رہتے ہیں۔

لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا بھی آہستہ آہستہ عوام کی بے اعتنائی کا شکار ہو رہا ہے، اس کے پڑھنے والوں کا ایک بڑا حلقہ جہانِ فانی سے رخصت ہوگیا ہے اور اردو پڑھنے والوں کی تعداد آہستہ آہستہ کم اور معدوم ہوتی جارہی ہے اور نئی نسل کا حال یہ ہے کہ اس کو انٹرنیٹ اور فیس بک سے فرصت نہیں ہے ایسے ناگفتہ بہ حالات میں جو حشر دوسرے اردو رسالوں کا ہوا ہے وہی حشر ایک دن طلسماتی دنیا کا بھی ہوسکتا ہے۔

بے شک طلسماتی دنیا صرف ایک رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ حق وصداقت کا ایک روشن چراغ ہے جو دور دور تک اپنے اجالے بکھیر رہا ہے اور ہزاروں قارئین اس بات کے گواہ ہیں کہ طلسماتی دنیا نے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے آمنے سامنے کی لڑائی لڑی ہے اور حق وباطل کی کشمکش میں دوٹوک انداز میں حق کی کمر تھپتھپائی ہے اور باطل کے گریبان کی دھجیاں بکھیرنے میں کوئی تامل نہیں کیا ہے۔ اس کے باوجود یہ رسالہ آہستہ آہستہ ناقدری کا شکار ہوتا نظر آرہا ہے۔ اگر قارئین یہ سمجھتے ہیں کہ طلسماتی دنیا جیسے رسالوں کو زندہ رہنا چاہئے اور ان کی روشنی دور دور تک پھیلنی اور پھیلتی رہنی چاہئے تو انہیں اپنے تعاون کا ہاتھ بڑھانا ہوگا تاکہ طلسماتی دنیا جیسے رسالے ٹمٹمانے کی بے بسی سے محفوظ رہیں۔ عزیز قارئین! تعاون کی مختلف شکلیں ہیں۔

طلسماتی دنیا کی ایجنسیاں شہر در شہر قائم کی جائیں اور اپنے اپنے حلقہ احباب میں اس کو پھیلانے کی بھرپور جدوجہد کریں۔ جو لوگ اس کے لئے اشتہارات فراہم کرسکتے ہوں وہ اس سلسلے میں تامل نہ کریں۔ اشتہارات سے بھی مالی مدد ملتی ہے، جو رسالوں کے لئے روح کا کام کرتی ہے۔ صاحب حیثیت لوگ ایجنٹوں سے کئی کئی رسالے خرید کر اُن لوگوں کو دے سکتے ہیں جو مطالعہ کا ذوق تو رکھتے ہیں لیکن ان میں قوتِ خریداری نہیں ہوتی اور بھی تعاون اور مدد کی شکلیں ہوسکتی ہیں۔ اگر طلسماتی دنیا کے چاہنے والے یہ خواہش رکھتے ہوں کہ یہ رسالہ برابر پروان چڑھتا رہے اور اس کے اجالے گمراہی کے اندھیروں سے آئندہ بھی برسرپیکار رہیں تو انہیں تعاون اور دستگیری کے لئے اپنے ہاتھوں کو بڑھانا ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ کفِ افسوس ملنے کی نوبت نہیں آئے گی اور ہمیں اپنے بڑوں اور اپنے دوستوں کا تعاون حاصل رہے گا۔ اور طلسماتی دنیا کی چمک دمک انشاء اللہ برسہا برس تک برقرار رہے گی۔

مختلف پھولوں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال

☆ جو بدن حرام مال سے پلا ہو دوزخ میں جائے گا۔

☆ یاد رکھو جو امانت دار نہیں اس میں ایمان نہیں اور جس میں وعدہ کا پاس نہیں اس میں اسلام کا کچھ حصہ نہیں۔

☆ جو دھوکہ بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں دھوکہ دھڑی دوزخ میں لے جانے والی چیز ہے۔

☆ ایسا آدمی کبھی دوزخ میں نہیں جا سکتا جو اللہ کے خوف سے روتا ہو۔ وہ مسلمان نہیں جو خود پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوس میں رہنے والا بھوکا سوئے۔

☆ مصیبت زدوں کی مدد کرو اور بھٹکے ہوئے کو راستہ بتاؤ۔

سنہری باتیں

☆ والدین کا ادب و احترام کرو تاکہ کل تمہاری اولاد تمہارا ادب و احترام کرے۔

☆ انسان کی بہترین دوست کتابیں ہیں۔

☆ دوست وہ ہے جو مشکل وقت میں کام آئے۔

☆ محبت اور شک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

☆ اگر تم نے ہر حال میں خوش رہنے کا فن سیکھ لیا ہے تو یقین کرو کہ تم نے زندگی کا سب سے بڑا فن سیکھ لیا ہے۔

☆ بلند حوصلہ انسان کے ہاتھ میں آ کر مٹی بھی سونا بن جاتی ہے۔

☆ اگر معاشرے میں خود عزت سے رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کی عزت کرو اور کبھی کسی کی برائی نہ کرو۔

☆ انسانی زندگی بغیر محبت کی مصیبت اور بغیر عقل کے حیوانیت ہے۔

☆ ضروریات کو کم کر لینا سب سے بڑی مالداری ہے۔

☆ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرو تاکہ ابدی راحت حاصل ہو۔

قیمتی باتیں

☆ ہمت والوں کے آگے ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے۔

☆ وقت، ہوا اور دولت ہر وقت بدلتے رہتے ہیں۔

☆ جو شخص اپنی قسمت پر راضی اور خوش ہے، دراصل وہی خوش قسمت ہے۔

☆ عظیم ہے وہ دل جس میں دوسروں کے درد کا احساس ہو۔

☆ جو دل محبت سے جیتا جائے وہ بغاوت نہیں کرتا۔

☆ زندگی سے تقاضا اور گلہ نکال دیا جائے تو سکون میسر آتا ہے۔

☆ برا نہ ہونا بھی ایک نیکی ہے۔

☆ امید، باعمل انسان کی کنیز ہے۔

☆ ستارے آسمان کا زیور ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کی زینت۔

☆ اپنے آپ کو دوسروں کی ضرورت بناؤ تم کامیاب رہو گے۔

☆ کام کرنے سے تین برائیوں کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اکتاہٹ، گناہ، اور غربت۔

☆ دوست کو کبھی نہ آزماؤ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری آزمائش میں پورا نہ اترے۔

اقوال زریں

☆ اچھی شہرت علم سے حاصل ہوتی ہے، دولت سے نہیں۔

گل کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☆ انسان کا غرور پانی کے بلبلے کی طرح فوراً ٹوٹ جاتا ہے۔
☆ کام ایسا کرو کہ نام مر کر بھی زندہ رہے۔
☆ دولت سے ہم کتابیں خرید سکتے ہیں لیکن علم نہیں۔
☆ ہتھکڑی خواہ سونے کی کیوں نہ ہوں ہتھکڑی ہی ہے۔
☆ جو شخص عبادت سے محروم ہے وہ ہر بھلائی سے محروم ہے۔
☆ مصائب سے مت گھبراؤ کیوں کہ ستارے اندھیرے ہی میں چمکتے ہیں۔
☆ کسی کے عیب چھپانا انسان کی سب سے بڑی خوبی ہے۔
☆ جو انسان دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔

مشعل راہ

☆ جہاں صداقت اور خلوص نظر آئے، وہاں دوستی کا ہاتھ بڑھاؤ، ورنہ تمہاری تنہائی ہی تمہاری بہترین رفیق ہے۔
☆ زندگی ایسا ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔
☆ اگر کوئی شخص تم کو نقصان پہنچاتا ہے تو اس کا بدلہ اس کی اولاد یا اس کے خاندان والوں سے مت لو۔
☆ عقل جیسی کوئی دولت نہیں، جہالت جیسی کوئی غربت نہیں۔
☆ کردار ایک ایسا ہیرا ہے جو پتھر کو بھی کاٹ سکتا ہے۔
☆ اچھے لوگوں کی خوشبو مخالف سمت بھی پہنچ جاتی ہے۔
☆ ایک مجاہد اللہ کے دین کی سربلندی کے لئے اپنی جان، مال اور اولاد قربان کر دیتا ہے جب کہ منافق ان سے محبت کرتا ہے۔
☆ نقصان وہ نہیں جو آپ کو ذاتی دکھ سے اٹھا دے، نقصان وہ ہے جو آپ کو کسی کی نظر سے گرا دے۔

☆ مارنا ہے تو جڑ پر مارو، شاخیں خود بخود کر جائیں گی۔

بے کار ہے

☆ بے کار ہے وہ علم، جس میں عمل نہ ہو۔
☆ بے کار ہے وہ انسان جس میں صبر نہ ہو، ہمدردی نہ ہو۔
☆ بے کار ہے وہ دوستی جس میں خلوص اور محبت نہ ہو۔
☆ بے کار ہے وہ گھر جس میں اللہ تعالیٰ کا کلام نہ ہو، ذکر نہ ہو۔
☆ بے کار ہے وہ پھول، جس میں خوشبو نہ ہو۔
☆ بے کار وہ دن جس میں نیکی نہ ہو۔
☆ بے کار ہے وہ رات جس میں عبادت نہ ہو۔

فرمایا تجربہ کار لوگوں

☆ جب بہت ''غصے'' میں ہوں تب کوئی فیصلہ مت کیجئے اور جب بہت ''خوش'' ہوں تب کوئی وعدہ مت کیجئے۔
☆ بہترین انسان عمل سے پہچانا جاتا ہے، اچھی باتیں تو برے لوگ بھی کرتے ہیں۔
☆ مبارک ہیں وہ لوگ جن کے پاس نصیحت کو الفاظ نہیں بلکہ ان کے اپنے اعمال ہیں۔
☆ آہستہ آہستہ چلنا اور منزل مقصود تک پہنچنا دوڑنے اور راستے میں رہ جانے سے بہتر ہے۔
☆ فتنہ انگیز سچائی سے مصلحت آمیز جھوٹ بہتر ہے۔
☆ یہ ضروری نہیں کہ جو کوئی خوبصورت ہو، نیک سیرت بھی ہو، کام کی چیز اندر ہوتی ہے باہر نہیں۔

☆دشمن سے ہمیشہ بچو اور دوست سے اس وقت جب وہ تمہاری تعریف کرنے لگے۔

☆جو تجھ سے وابستہ نہیں تو بھی اس سے وابستہ نہ ہو۔

☆مال و دولت آسائش عمر کے لئے ہے، عمر اس لئے نہیں کہ انسان دولت ہی اکٹھا کرتا رہے۔

☆بخیل آدمی کی دولت اس وقت باہر آتی ہے، جب وہ خود زمین کے اندر چلا جاتا ہے۔

☆اس سے تو خاموشی بہتر ہے کہ کسی کو دل کی بات کہہ کر پھر اس سے کہا جائے کہ کسی سے نہ کہنا۔

☆عقل مند آدمی اس وقت تک نہیں بولتا جب تک خاموشی نہیں ہو جاتی۔

☆عقل مند اور بے وقوفوں میں کچھ نہ کچھ عیب ضرور ہوتا ہے مگر عقل مند اپنے عیب کو خود دیکھتا ہے اور بے وقوفوں کا عیب دنیا دیکھتی ہے۔

☆دیوار کا ہر پتھر خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو، اپنی قیمت رکھتا ہے۔

☆آدمی کے علم کا اندازہ تو ایک دن میں ہو جاتا ہے لیکن نفس کی خباثت کا پتہ برسوں میں بھی نہیں چلتا۔

☆گناہ کا آغاز مکڑی کے تار کی مانند نازک ہوتا ہے لیکن انجام جہاز کے رسّے کی مانند مضبوط ہوتا ہے۔

☆برائی کشتی کے پیندے میں سوراخ کی مانند ہے جو چھوٹا ہو یا بڑا ایک نہ ایک دن کشتی ڈبو دیتا ہے۔

☆دنیا بھی کتنی عجیب ہے کہ ”ایماندار“ کو بے وقوف، ”بے ایمان اور دھوکہ باز“ کو عقل مند، اور ”بے حیا“ کو خوبصورت کہتی ہے۔

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆عقل مند پست جان کر بلندی حاصل کرتا ہے جب کہ نادان اپنے آپ کو دانا سمجھ کر ذلت اٹھاتا ہے۔

☆لیاقت یا قابلیت سہولتوں کی محتاج نہیں ہوتی۔

☆جو لوگ صبح کو دیر تک سوتے ہیں، وہ اپنے مقدر کو اپنے ہاتھوں خود سلا دیتے ہیں۔

☆بھوکا پیٹ بھرے ہوئے پیٹ سے اچھا ہے کیوں کہ بھرا ہوا پیٹ انسان کو اپنے خالق سے غافل کر دیتا ہے۔

☆خوش مزاجی ہمیشہ خوبصورتی کی کمی کو پورا کرتی ہے لیکن خوبصورتی کبھی خوش مزاجی کی کمی پوری نہیں کر سکتی۔

☆کسی کو عزت دے کر ہی عزت پائی جا سکتی ہے۔

☆زبان کی خطا، پاؤں کی لغزش سے زیادہ خطرناک ہے۔

☆حیوان کی خوبی اس کی جسمانی طاقت اور انسان کی خوبی اس کا اخلاق ہے۔

☆اچھی کہانی وہ ہوتی ہے جو تمہیں یہ محسوس کروائے کہ اس کے کردار تم بھی ہو سکتے ہو۔

☆اگر تیری دونوں آنکھیں سلامت ہوں تو پھر بھی بے آنکھ والے کو حقارت سے نہ دیکھ شاید وہ تجھ سے زیادہ صاحب نظر ہو۔

☆انسانی شخصیت کی اصل تصویر ایک آئینہ بھی اتنی صاف پیش نہیں کر سکتا جتنا اس کا اخلاق پیش کر سکتا ہے۔

☆درویش وہ ہے کہ کسی چیز کی طمع نہ کرے اور جب لے لے تو جمع نہ کرے۔

☆محنتی آدمی کا ہاتھ اس کو کبھی نہ کبھی دولت مند بنا دیتا ہے۔

☆عادت یا تو بہترین غلام ہوتی ہے یا بدترین آقا۔

☆کتابوں کی سیر میں ہم داناؤں سے ہم کلام ہوتے ہیں اور کاروباری زندگی میں ہمیں احمقوں سے کام پڑتا ہے۔

☆بات کرنے میں سختی اللہ کو بھی پسند نہیں ہے اسی لئے زبان میں ہڈی نہیں رکھی گئی ہے۔

☆جب تو کسی سے احسان کرے تو اس کو مخفی رکھ اور جب تیرے ساتھ کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کر دے۔

☆ہمیں دکھاوے اور نام و نمود کے تباہ کن جذبے سے بہت ہوشیار اور چوکنا رہنا ہوگا، ورنہ ساری محنت برباد ہو جائے گی۔

☆ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆آپ انسان سے سب کچھ چھین سکتے ہیں مگر اس کے جذبے نہیں۔

☆محبوب ترین بندہ وہ ہے جس کے دل میں اللہ نیکی ڈالے اور اس نیکی کو عمل میں لانے کی ترغیب دے۔

☆ہمیشہ چھوٹی چھوٹی خوشیوں کا اچھے دل سے استقبال کرو کیوں کہ انہی کے پیچھے محبتوں کا سیلاب ہوتا ہے۔

☆علم کا کمال یہ ہے کہ پڑھتے پڑھتے اس مقام پر پہنچ جاؤ کہ بلاآخر تمہیں یہ کہنا پڑے کہ ہم کچھ بھی نہیں جانتے۔

لفظ لفظ موتی

☆نیکی کر کے بھول جانا نیکی کو دس گنا کر دیتا ہے۔

☆دس دعوے کرنے سے ایک عملی قدم اٹھانا بہتر ہے۔

☆عقلمندوں کے لئے مشکلات محض عارضی رکاوٹیں ہوتی ہیں۔

☆غم کا سورج کتنا ہی تابناک ہو خوشیوں کے بادلوں میں ڈوب جاتا ہے۔

☆ظلم کی رات کتنی ہی طویل ہو، انصاف کی صبح ضرور ہوتی ہے۔

☆اپنوں کی نصیحت پر عمل کرلو ایسا نہ ہو کہ تمہیں باہر سے کوئی دوسرا نصیحت کر دے۔

☆ مستقبل کی فکر کرنے کے بجائے اگر حال کو بہتر بنانے کی کوشش کرو تو مستقبل خود بخود سنور جائے گا۔

☆ گناہ چھوٹا ہو یا بڑا گناہ ہے، نیکی چھوٹی ہو یا بڑی نیکی ہے۔

☆ محبت دور کے لوگوں کو قریب اور نفرت قریب کے لوگوں کو دور کر دیتی ہے۔

☆انسان کی سب سے بڑی خوبصورتی اچھا اخلاق ہے۔

☆ وہ خواب جو آپ اکیلے دیکھتے ہیں خواب ہی رہتا ہے مگر وہ خواب جو آپ دوسروں کے ساتھ مل کر دیکھتے ہیں حقیقت بن جاتا ہے۔

☆اپنے آپ کو اس قابل بناؤ کہ لوگ تم سے ملنے کے بعد تم سے پھر ملنے کی آرزو کریں۔

☆ آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

☆ سچا دوست برے وقت میں بھی ساتھ نہیں چھوڑتا۔

☆ جو چیز آپ کو اچھی لگتی ہے اس پر رب کا شکر ادا کریں اور اس کی قدر کریں۔

☆عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔

☆خاموشی عبادت ہے بغیر ریاضت کے۔

منتخب اشعار

کون پتھر کی روش ان کو سکھا جاتا ہے
دل تو انسان کے ہوتے ہیں گلابوں کی طرح

☆

یہ الگ بات ہے کہ وہ میرا خریدار نہیں
آ کے بازار کی رونق تو بڑھادی اس نے

☆

وہ آج بھی صدیوں کی مسافت پہ کھڑا ہے
ڈھونڈا تھا جسے وقت کی دیوار گرا کر

☆

کونسا غم تھا جو تروتازہ نہ تھا
زندگی میں اتنے غم تھے کہ اندازہ نہ تھا

☆

کتنے لوگوں سے میرے گہرے مراسم ہیں مگر
تیرا چہرہ ہی مگر میری نگاہوں میں رہا

☆

تمہارا نام لکھنے کی اجازت چھن گئی جب سے
کوئی بھی نام لکھتا ہوں تو آنکھیں بھیگ جاتی ہیں

بڑی باتیں

☆ خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور بنا دیتی ہے۔ (سقراط)

☆ آپ سیکھنا چاہتے ہیں تو آپ کی ہر غلطی آپ کو سبق دے سکتی ہے۔ (ارسطو)

☆ بدطینت وہ ہے جو لوگوں کی برائیاں تو ظاہر کرے مگر نیکیاں چھپائے۔ (افلاطون)

☆ خاموشی دل کے سکون اور روح کے لئے وہی درجہ رکھتی ہے جو جسم کے لئے نیند۔ (ڈبلیو پلیسن)

☆ عقل کی حد ہو سکتی ہے لیکن بے عقلی کی کوئی حد نہیں۔ (ایمرسن)

☆☆☆☆

تیسری قسط

اسم اعظم

حسن الہاشمی

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ میں مسلسل ورد، ردِّ بلیات، آفات، کلیدِ فتوحات ونصرت، کشائش رزق، اولاد صحت، تسخیر وغلبہ، حاجت روائی، ذات واجب الوجود سے متعلق دو اسمائے اعظم قرآن پاک میں تین مقامات پران کا تذکرہ کردیا گیا ہے۔

اول: آیت الکرسی، سورۂ بقرہ (۲۵۵، پارہ نمبر:۳) دوم: آل عمران (پارہ نمبر:۴) سوم: طٰہٰ (پارہ نمبر:۱۶) اول دوم، سورۂ بقرہ آل عمران میں یوں نزول ہے۔ اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم. سورۂ طٰہٰ ۔ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْم، پارہ نمبر:۱۶۔

جنگ بدر ولایت مآب کی ضرب، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا سجدہ

وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَاتَلْتَ یَوْمَ بَدْرٍ قِتَالاً ثُمَّ جِئْتَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ فَاِذَا ھُوَ سَاجِدٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ ثُمَّ ذَھَبْتَ فَقَاتَلْتَ ثُمَّ جِئْتَ فَاِذَ النَّبِیِّ سَاجِدٌ یَقُوْلُ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ فَتَحَ اللّٰہُ. حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! یوم بدر میں نے سخت قتال کیا، پھر میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گیا، انہیں سجدہ میں پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد کررہے تھے، میں پلٹ گیا، پھر واپس آیا، دیکھا رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد جاری رکھے ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے فتح ونصرت عطا فرمائی۔

چاہ بدر، بئر الم پر جنات کا قبضہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جنگ ورد

۱۷ رمضان المبارک کو بدر کی جنگ ہوئی، مسلمان تشنہ لب، چاہ بدر پر سرکش جنات کا قبضہ، مولائے کائنات ؓ نے پانی کے لئے ضرب حیدری سے کام لیا۔ ۲۰ ہزار جنات قتل کئے، ۲۴ ہزار کو قیدی بنایا، زعفر جن نے ولایت علیؓ کو قبول کرلیا۔ امامؓ نے انہیں جنات کا امام بنادیا، یہی جن تھا جو ۶۱ھ کرب وبلا میں نصرت سید الشہداء کے لئے حاضر ہوا تھا۔ بدر میں مولائے کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ورد (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) تھا۔ حضرت امیر المومنین اور تمام ائمہ کا طاہرین کا فرمان۔ (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) اول وآخر درود کے بعد ان اسماء کا مسلسل ورد حاجت روائی، وسعت رزق، تحفظ جان ومال، کشائش، کامیابی کے لئے مجرب ہے۔

امراض قلب کے لئے

سینہ پر دل کے مقام پر ہاتھ رکھیں اور تین مرتبہ اول اور تین آخر درود شریف پڑھ کر درج ذیل دعا پڑھیں تو قلب کے لئے سکون کا باعث ہوگا۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَا لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ.

حاجات کے لئے

ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اول وآخر درود شریف (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم)

آصف بن برخیا کی زبان پر چشم زدن میں ملک سبا سے تخت بلقیس حاضر

حضرت سلیمان علیہ السلام کے دربار سے تخت بلقیس ۱۴ سو میل کے فاصلے پر ہے، آپ کے سوال پر آپ کے وزیر آصف نے کہا، چشم زدن میں لاؤں گا، اتنا کہا اور تخت دربار میں حاضر تھا۔ آصف بن برخیا نے کہا۔ "پالنے والے تو ہی معبود ہے تو" (قیّوم) ہے، درود اور سلام ہو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم وآل محمدؐ پر میری حاجت روائی فرما اور پھر تخت بلقیس دربار میں حاضر ہوگیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام انس وجن حیران رہ

گئے، اللہ نے آصف بن برخیا کا تعارف اس آیت سے کرایا۔ وَقَالَ الَّذِیْ عِنْدَہٗ عِلْمٌ مِّنَ الْکِتَابِ. حضرت سلیمان علیہ السلام کے سوال پر تخت بلقیس لانے والے کے پاس الکتاب کا کچھ علم تھا، جس نے تخت لانے کا اعلان کیا تھا، وہ علم وہ اسم یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبان پر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول تھے، بچپن میں لوگوں کے جواب میں کہا۔ میں اللہ کا بندہ ہوں، کتاب لے کر آیا ہوں، وہ ایک دن میں پچاس پچاس ہزار مریضوں کو تندرست کر دیتے تھے، وردیَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اسی ورد کو اپنائے رکھا اور بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم آل محمدؐ ساتھ ساتھ۔

حضرت خضر علیہ السلام کی زبان پر

حضرت خضر علیہ السلام نے (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) کا ورد ایک جوان جنات کے نمائندے کو بتایا، اس نے کہا، پالنے والے تمام انبیا و رسل نے اپنی حاجتیں طلب کی ہیں۔ اولیاء نے صلحاء نے مرادیں مانگی ہیں، مجھے نصرت عطا فرما، کشائش رزق دے تسخیر و غلبہ حسن تدبر، صعوبت دنیا سے بچاؤ۔ (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ) بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل محمدؐ۔

خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ کا ورد

سیستان کے قصبہ سنجر میں پیدا ہونے والے نجیب الطرفین سید معین الدین، حافظ قرآن و فقہ و تفسیر حدیث کے عالم زمانہ، دمشق، حجاز، مکہ و مدینہ، بغداد، کربلا، نجف اشرف اور متعدد ممالک کے بعد انہوں نے اجمیر کو پسند کیا، لوگ ان کی کرامات سن کر دور دور سے آنے لگے، عقیدتمندوں کا اجتماع بڑھتا چلا گیا، اس دور میں پرتھوی راج چوہان دہلی اور اجمیر کا آخری ہندو راجا تھا، یہ دور بارہویں صدی عیسوی ہے۔ معین الدین چشتیؒ ۶۳۶ھ (۱۴۱۱ء) میں پیدا ہوئے ۶۳۳ھ (۱۲۳۵ء) شاہ است حسینؓ کا آخری ورد کرتے ہوئے شہادت پا گئے۔

اناساگر جھیل اور اعجاز نمائی

خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اجمیر میں ڈیرہ جما دیا، ہر وقت زبان پر عالمین میں گونجنے والی یہ حقیقت

شاہ است حسینؓ بادشاہ است حسینؓ
دین است حسینؓ دیں پناہ است حسینؓ
سردار نہ داد دست در دست یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ است حسینؓ

تمام انبیائے کرام کے پیغام کا نچوڑ رباعی، اس کا شہرہ دور دور تک ہوا، کیا مسلمان، کیا ہنود، کیا سکھ، کیا عیسائی، ہر مذہب و ملت کے لوگ متاثر ہوتے چلے گئے، عقیدت مندوں کا ہجوم بڑھتا چلا گیا، سید کے روحانی اقتدار کے خلاف صفیں درست ہونے لگیں، حاکم وقت کو اطلاعات ملیں، پرتھوی راج نے اپنی سپاہ کے ذریعہ معین الدین کو اجمیر سے نکل جانے کو کہا، چشتی ولی اللہ نے کہا کہ میں پرتھوی راج اور تمہارے لئے کوئی مشکل پیدا نہیں کرنا چاہتا، لیکن پرتھوی راج نے اصرار کیا کہ آپ اجمیر سے چلے جائیں، خواجہ معین الدین چشتی سنتے رہے مگر چپ۔

قریب ہی اناساگر جھیل کے اوپر پہاڑی پر جناب خواجہ کی چلہ گاہ تھی، بہر حال آپ پہاڑی سے نیچے آئے اور سپاہیوں سے فرمایا! جھیل اناساگر سے کاسہ بھرلوں؟ سپاہیوں نے جواب دیا! بھرلیں، جب آپ نے کاسہ جھیل میں ڈالا تو جھیل کا تمام پانی کاسہ میں آگیا، جھیل خشک ہوگئی، اس اعجاز نمائی سے سپاہ گھبرا گئی اور پھر خواجہ معین الدین چشتیؒ کو اجمیر سے بے دخل کرنے سے باز آگئے۔ اسلام کا ڈنکا بج گیا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم و آل محمد کا ذکر شروع ہوگیا، زائرین اجمیر شریف جاتے ہیں، اناساگر جھیل کے اوپر پہاڑی پر نجیب الطرفین سید چشتی کی چلہ گاہ پر یہ شعر لکھا ہے جسے میں نے بھی پڑھا ہے۔

کربلا میں کب بھلا محتاج تھے خواجہ کے بعد
آکے کاسہ میں یہ ثابت اناساگر نے کیا۔

آپ کا ورد مبارک: وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا. (سورۂ طٰہٰ ۱۱۱)

☆ دنیا کی ساری نعمتیں کام میں لاؤ لیکن بے اعتدالی سے بچے رہو۔
☆ برائی کو بھلائی سے رفع کیا کرو۔
☆ انسان جو نیک کام کرتا ہے وہ اپنے لئے ہی کرتا ہے، اللہ کی ذات پاک اس سے بے نیاز ہے۔

روحانی فارمولے

اکابرین کی بیاض سے منسوب

عملِ حب میاں بیوی

میاں بیوی میں محبت پیدا ہونے کے لئے اس آیت شریفہ کو سات سو سات دفعہ سات دن تک پڑھنا پھر جس کو اپنا کرنا مقصود ہو اسے پانی یا کسی اور چیز پر دم کر کے کھلانا یا پلانا نہایت مجرب اور مفید ہے۔ آیت شریفہ یہ ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔

حضرت علیؓ کے اقوال

☆ کمینوں کی دولت تمام مخلوق کے لئے مصیبت ہے۔

☆ دولت فرعون وہامان کا ترکہ ہے۔

☆ دولت خرچ کرنے سے کم ہوتی ہے اور علم ترقی کرتا ہے۔

☆ دولت کو ہر وقت چوری کا خطرہ ہے علم کو نہیں۔

☆ دولت سے دل تیرہ وتاریک ہو جاتا ہے۔

☆ دولت کی کثرت سے ہی فرعون وغیرہ نے الٰہیت کا دعویٰ کیا تھا۔

☆ دولت سے بے شمار دشمن پیدا ہوتے ہیں۔

☆ یوم قیامت دولت پر سخت حساب ہوگا۔

☆ قناعت ہی سب سے بڑی دولت ہے۔

☆ جہاں سے اجل آتی ہے وہیں سے رزق بھی آتا ہے۔

تلاش معاش

تلاش معاش کے لئے ذیل کا عمل نافع اور اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف ایک سوا یک مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت تین تا گیارہ روز کے اندر اندر معاش کا بندوبست پردہ غیب سے بفضل باری تعالیٰ ہو جائے گا۔

ترقی رزق

بعد نماز فجر سو بار اَللّٰهُ الصَّمَدُ (سوائے اخلاص) اول وآخر درود شریف ۱۱، ۱۱ بار پڑھا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق زیادہ ہوگا اور قرض بھی ادا ہوگا۔

نقش محبت

اس نقش کو لکھ کر جسے پلائے گا وہ محبت کرے گا۔ ایک روز چھوڑ کر پلایا جائیگا روز پلانے سے تاثیر باطل ہو جائے گی۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

یَابُدُوْحُ تَبْدُوْ حُسب مِنَالْبُدُوْح فِی الْبُدُوْح بُدُوْحِكَ

یَابُدُوْح بَلَان بِن فَلَان علی حب فلان بن فلان۔

مفلسی ختم ہو

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول وآخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے درمیان میں ستر مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی تنگ دستی کی جگہ خوش حالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

چند ماہ تک بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈرخوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہو اس کے لئے ڈرنے والے کی گردن میں باندھے پھر وہ کبھی خواب میں نہ ڈریگا اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو الو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ پڑھ کر گردن میں لٹکائیں۔ جب تک وہ لٹکی رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتار لیں گے تو نیند آجائے گی۔ الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے۔ لہٰذا کھلی ہوئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

بانجھ عورت کے لئے

چالیس روز تک سورہ مزمل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ ہر روز ایک ہزار بار باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے کھلائے۔ شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نیز حفاظت حمل کے لئے خاص عطیہ ہے۔ زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانے میں ڈورا اتنا بڑا کر دیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کی نقل کر کے پلائے، مجرب ہے۔

بواسیر کے لئے

خونی اور بادی دونوں طرح کی بواسیر کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے پہلے آیت کریمہ ۷۸۶ بار دم کرے۔ انشاء اللہ بانجھ پن دور ہوجائے گا۔

پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کو تیل پر دم کر کے مالش کیا جائے تو انشاء اللہ تمام تکالیف دور ہوجائیں گی۔

درد انگلی

اگر پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

پستانوں کا عدم ابھا

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی دم کر کے پلایا جائے۔

عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہو تو ایک سو ایک بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ خوب دودھ پیدا ہوگا۔

ورم پستان

اگر پستانوں میں ورم آگیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ ورم ختم ہوجائے گا۔

سیلان الرحم سے نجات

سیلان الرحم کی بیماری ہوگئی ہو تو تین سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. عرق گلاب پر دم کر کے اکتالیس روز تک پلائے تو انشاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

کمی حیض سے نجات

حیض بہت کم مقدار میں آتا ہو اسے روزانہ سات سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. آب زمزم پر دم کرکے ہفتہ تک پلایا جائے اور اسی کو لکھ گلے میں بھی ڈالا جائے۔

کثرت حیض کا خاتمہ

اگر حیض کا خون زیادہ مقدار میں آتا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. لکھ کر پیٹ پر باندھی جائے۔

بخار کا خاتمہ

اگر کوئی شخص بخار میں مبتلا ہو تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. تو کاغذ یا برتن پر لکھ کر مریض کے ماں اور باپ کا نام بھی لکھے اور پھر اسے پانی سے دھو کر پیا جائے۔ شدید ترین بخار بھی انشاء اللہ جاتا رہے گا۔

ہر مرض کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. طشتری پر لکھ کر دھو کر پلانا یا تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنا ہر طرح کے مرض میں بہت مفید ہے۔ اگر چہ کتنا ہی سخت مرض کیوں نہ ہو۔ ساتھ آیت کریمہ کا کھلا ورد کرے۔

پریشان کن خواب دیکھنا

جو نیند کی حالت میں پریشان خواب دیکھتا ہو وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. کو لکھ کر گلے میں ڈالے یا سوتے وقت پڑھ لیا کرے تو انشاء اللہ خواب بد سے محفوظ رہے گا۔

بچے کی زبان نہ چلنا

اگر بچے کی زبان نہ چلتی ہو تو سورہ بنی اسرائیل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. آیت کریم زعفران سے لکھ کر دھو کر پلائی جائے تو انشاء اللہ زبان چل پڑے گی۔

آدھے سر کا درد

سورج نکلنے سے پہلے جس شخص کے سر میں آدھے سر کا درد ہو تو در کی جگہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کیا جائے۔ ایک ہی دن میں تین تین مرتبہ اسی وقت یہ عمل کیا جائے۔ یعنی تین مرتبہ گیارہ گیارہ بار، کل ۳۳ بار۔ انشاء اللہ مرض کو پہلے ہی دن ورنہ دوسرے دن اور تیسرے دن تو بالکل آدھا رہ جائے گا۔

دردسر کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. لکھ کر دم اور موم جامہ کر کے سر درد کی صورت میں سر پا باندھا جائے تو فوراً آرام آئے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

گردے میں پتھری

اگر گردہ میں پتھری ہو تو سورہ تبت یدا اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. چینی کی پلیٹ پر لکھ کر عرق مکوہ سے دھو کر گیارہ دن تک پلانا بہت مفید ہے۔

درد مثانہ کے لئے

مثانہ کے درد میں اکتالیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ شَّیْطٰنِ الرَّجِیْم. گلاب کے عرق پر دم کر کے پلانا بہت مفید ہے۔

برائے روزگار

بے روزگا افراد کے لئے یہ عمل بہت ہی نافع ہے۔ ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آچکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہوتا ہو۔ روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں مگر پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے سورہ کوثر کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کے مہینہ کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن سے شروع کرے اور ہر روز بلا ناغہ اکتالیس مرتبہ سورہ کوثر کو اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اسی طرح ہر روز اکتالیس دن تک پڑھے درمیان میں ایک بھی دن کا ناغہ نہ کرے۔ ہر روز جب سورہ کوثر اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اپنی حاجت کے حصول کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا مانگے۔

انشاء اللہ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سورہ کی برکت سے اچھا روزگار نصیب فرمائیں گا پریشانی جاتی رہے گی معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہو جائے گی۔

یقین اور خلوص نیت کے ساتھ ہر روز اس عمل کی برکت سے پردہ غیب سے اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب پیدا فرما دیتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے بے روزگار افراد بہتر روزگار حاصل کر سکتے ہیں۔

روزگار کا ذریعہ

اگر کسی کی روزی کا کوئی ذریعہ نہ ہو کاروبار کے لئے سرمایہ نہ ہو ملازمت کا حصول ناممکن ہو کسی بھی طرح روزگار کا کوئی ذریعہ نہ بنتا ہو تو ایسی صورت میں چاہئے کہ چاند کے مہینے میں جب پہلا جمعہ المبارک آئے تو فجر کی نماز پڑھنے کے بعد اس دن سے اس عمل کو شروع کرے یعنی جمعہ کے دن سے لے کر روزانہ بلا ناغہ اکتالیس مرتبہ سورہ کوثر مع بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اکتالیس یوم تک پڑھے سورہ کوثر پڑھنے کے بعد ایک سوبار ''یـــا رزّاق'' کا ورد کرے پھر اللہ تعالیٰ سے روزگار کے حصول کے لئے دعا مانگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ اس کی روزی کے اسباب بہت جلد پیدا ہو جائیں گے۔ اور اسے کوئی اچھا سا روزگار کا ذریعہ نصیب ہو جائے گا۔

روزگار کے لئے

جو کوئی ہر روز سورہ کوثر باوضو حالت میں لکھے اور تھوڑے سے پانی میں اس کو گھول کر اس پاک پانی سے آٹے کی گولی بنائے اور ہر روز برابر چالیس یوم تک دریا میں ڈال دے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی روزی میں برکت ہوگی اگر وہ بے روزگار ہے تو اس کے لئے غیب سے روزگار کے اسباب پیدا ہوں گے۔

یہی نقش اگر پانی میں گھول کر تین دن مریض کو پلائے تو اسے شفا حاصل ہو اور اگر زبان بندی کے واسطے کسی میٹھی چیز میں ڈال کر کھلائے تو دشمن کی زبان بندی ہوگی اور وہ دوست بن جائے گا۔

روزی میں برکت

کاروبار میں ترقی اور رزق میں خیر و برکت کے لئے سورہ کوثر پڑھنا بہت ہی فائدہ مند ہے جو کوئی کاروبار میں ترقی کا خواہاں ہو وہ چاند کے مہینہ کی پہلی اتوار سے اس عمل کو شروع کرے اور سورہ کوثر اس طرح سے پڑھے یعنی اتوار کو فجر کی نماز کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ساتھ ستر مرتبہ سو کوثر پڑھے۔ دوسرے روز پیر کے دن فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد ساٹھ مرتبہ پڑھے۔ تیسرے دن منگل کے روز پچاس بار پڑھے۔ بدھ کو چالیس بار پڑھے۔ جمعرات کو تیس بار پڑھے جمعہ کو بیس بار، ہفتہ کو دس بار پڑھے پھر اتوار سے دوبارہ اول کی طرح شروع کردے۔ لیکن ہر روز اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک بھی پڑھے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے فراخی کی دعا مانگے۔

انشاء اللہ تعالیٰ دلی مقصد پورا ہوگا اور رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

سورہ کوثر کے اس عمل کے بارے میں ''خزینۃ الاسرار'' کے منصف اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں مجھے علماء ہند میں سے ایک بزرگ نے اس عمل کی اجازت مرحمت فرمائی تھی اور یہ کہا تھا کہ میرے مرشد ایک خالی مکان میں بالکل الگ تھلگ تنہا رہتے تھے اور بہت سے مرید بھی ان کے پاس آتے جاتے تھے اور اسی عمل کی برکت سے میرے مرشد تمام مریدوں کو اپنے پاس کچھ نہ کچھ دیتے رہتے تھے اور جو بھی آتا اس کو اس کی خواہش کے مطابق کھانا بھی کھلاتے تھے۔ سورہ کوثر کا یہ عمل بہت ہی فیوض و برکات کا حامل ہے اس کا عامل رزق کی کمی کا شکار نہیں ہوتا۔

اسرارِ غیبی

کسی کے بارے میں اگر مکمل معلومات حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ مرض، غائب کا پتہ لگانا ہے، چور کے بارے میں تحقیقات کرنا ہے یا کسی مرض کی تشخیص کرنی ہے۔ تو اس عمل ذریعہ کر سکتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد غسل کریں۔ دو نفلیں پڑھیں اور اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۸۴۳۶ مرتبہ پڑھیں اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پڑھتے وقت اپنا مقصد ذہن میں رکھیں اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائیں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر تحریری طور پر جواب مل جائے گا۔

قسط نمبر:۳

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

دو اہم لفظ

دو لفظ ہیں جن کو آج آپ کے سامنے کھولنا ہے، ارشاد فرمایا۔ (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) لوگ بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ اجی فلاں نے دولفظوں میں بات ہی ختم کردی، دولفظوں میں بات سمجھادی، واقعی اللہ رب العزت نے دولفظوں میں بات سمجھادی۔ (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) اگر ہم ان دولفظوں کے مفہوم کو سمجھ لیں کہ پروردگار کیا پیغام دینا چاہتے ہیں تو گویا ہم نے پورے مفہوم کو سمجھ لیا (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) ان دولفظوں کا لفظی ترجمہ ہے۔ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، لیکن ہم تو اللہ کو یاد کرتے ہیں، اللہ کا نام لے کر، نیک اعمال کے ذریعہ سے، عبادات کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں کیسے یاد کرتے ہیں؟ اس کی بھی ذرا حقیقت سن لیجئے۔

ایک مثال

ایک مثال چھوٹی سی سمجھانے کی خاطر کہ اگر ایک بچہ کی نوکری لگوانی ہو اور اس کی سفارش کرنے والا کوئی آدمی اس افسر کا واقف ہو تو وہ اسے کہتا ہے جی اس بچہ کو نوکری پر لگا لیجئے، وہ کہتا ہے بہت اچھا فلاں تاریخ کو مجھے انٹرویو لینے ہیں اسے بھیج دیجئے گا، تو جس دن انٹرویو ہوتا ہے یہ بندہ فون کرکے اسے یاد دلاتا ہے جی اس بچہ کو یاد رکھنا، اب یہاں یاد رکھنے کا کیا مطلب؟ یہاں یاد رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ جب آپ فیصلہ کرنے لگیں تو اس کے حق میں فیصلہ کرنا، اس پر شفقت کرنا تو یوں ترجمہ بنے گا۔ فاذکرونی بندو تم میرا ذکر کرنا اذکرکم میں پروردگار تمہارے رزق کے فیصلے کرتے ہوئے تمہیں یاد رکھوں گا، میں پروردگار تمہیں نئے نئے اعمال کی توفیقیں دیدوں گا۔ (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

یاد کرنے کے چند مطلب

(۱) ایک مفہوم تو یہ کہ اے میرے بندو! تم مجھے فرش پر یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا۔

چنانچہ حدیث پاک میں آتا ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں ''فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسہ'' اگر میرا بندہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں پروردگار اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں۔ ''وان ذکرنی فی ملأ ذکرتہ فی ملأ خیرا منہ'' اور اگر وہ مجھے اپنی محفل میں یاد کرتا ہے میں اس سے بہتر فرشتوں کی محفل میں اسے یاد کرتا ہوں، تو ہم فرش پر اللہ کو یاد کرتے ہیں تو پروردگار عرش پر بندوں کو یاد فرماتے ہیں، سبحان اللہ!

اس لئے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ رب العزت نے میری طرف الہام فرما کر، دل میں یہ بات ڈال دی کہ میرے بندوں سے کہہ دو! ذرا انہیں رزق میں کوئی تکلیف آتی ہے تو یہ فوراً لوگوں میں بیٹھ کر میرے شکوے شروع کردیتے ہیں، او میرے بندو! تمہارے نامہ اعمال گناہوں سے بھرے ہوئے میرے پاس آتے ہیں تو میں فرشتوں کی محفل میں تمہارے شکوے تو نہیں کرتا، تو (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم مجھے فرش پر یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا۔

(۲) دو مفہوم یہ کہ (فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) کہ تم میری اطاعت کرو گے تو میں مخلوق کو تمہاری اطاعت کا حکم دوں گا، تم میرے مطیع بن جاؤ گے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنا دوں گا۔

چنانچہ تابعین میں سے ایک بزرگ فرمایا کرتے تھے، میں نے جب بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی میں نے اس کا اثر اپنی بیوی میں، بچوں میں اپنے نوکروں میں، غلاموں میں اور اپنے جانوروں میں ضرور دیکھا جہاں میں نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی میرے ماتحتوں میں سے کسی نہ کسی نے میری نافرمانی ضرور کی، تم میرے مطیع بنو گے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع

بنادوں گا، مخلوق تمہاری اطاعت کرے گی۔

تین قیمتی باتیں

اور واقعی تین باتیں لوہے کی لکیر ہیں، آپ انہیں دلوں میں لکھ لیجئے۔

پہلی بات کہ جو انسان جس قدر اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا، اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، یہ طے شدہ بات ہے، ابھی جو حضرت فرمارہے تھے کہ سیدنا بلالؓ کی جوتی بھی مل جائے تو ہم چوم کر اپنے سر پر رکھنے کے لئے حاضر ہیں، حالانکہ دیکھا بھی نہیں اس لئے کہ ان کے دل میں اللہ کی محبت تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمارے دلوں میں ان کی محبت ڈال دی، تو اللہ والوں کے ساتھ محبت ہوتی ہے، میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے میرا اتنا مقرب بن جاتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب اللہ محبت کرتے ہیں تو جبرائیل علیہ السلام کو بلاتے ہیں، دعا جبرائیل اور فرماتے ہیں جبرائیلؑ میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، جبرائیل علیہ السلام عرش کے اوپر یہ ندا دیتے ہیں چنانچہ سارے فرشتے اس بندے سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں، پھر جبرائیل علیہ السلام زمین پر آتے ہیں اور زمین پر آکر اعلان کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اس بندے کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتے ہیں۔ ''ثم یوضع له القبول'' پھر اللہ تعالیٰ زمین میں اس کے لئے قبولیت رکھ دیا کرتے ہیں، وہ جنگل میں جائے تو منگل کا سماں، وہ غیروں میں جائیں تو اپنے بن جاتے ہیں، جیسے لوہے کا مقناطیس ہوتا ہے، ان اللہ والوں کے دل دوسرے انسانوں کے دلوں کے لئے مقناطیس ہوتے ہیں، ان کو کھینچتے ہیں، لوگ محبت کرتے ہیں اور یہ محبت کس لئے چونکہ اللہ رب العزت کو ان سے محبت ہوتی ہے، مخلوق خود بخود ان سے محبت کر رہی ہوتی ہے تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے محبت کرے گے اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی۔

دوسری بات جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس کی خدمت کرے گی، آپ اللہ والوں کو دیکھ لیجئے یہ لوگ ان کے غلام تو نہیں ہوتے لیکن ان کی خدمت کے لئے ہر وقت تیار، غلام بے دام بن کر کس لئے؟ وہ اللہ رب العزت کی عبادت کر رہے ہوتے ہیں، اللہ مخلوق کے دل میں ان کی خدمت کا جذبہ اور شوق بھر دیتے ہیں، چنانچہ حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھوپال کی ریاست تھی یا کوئی اور ریاست تھی اس کے نواب نے مدعو کیا، وقت مانگا، حضرت تشریف لائیے، حضرت تشریف لے گئے تو ایک تانگے پر حضرت کو بٹھایا گیا جہاں گھوڑا بندھتا ہے، وہاں نواب صاحب خود جتے اور حضرت کے تانگے کو کھینچ کر گھر تک لے گئے، ریاست کا نواب ہو اور گھوڑے کی جگہ تانگے کے ساتھ اس کو باندھا جائے اور کھینچ کر خود لے جائے، کیوں کہ میرے شیخ آرہے ہیں، میں تانگے کو خود کھینچوں گا اور حضرت کے اپنے گھر تک لے کے جاؤں گا، خدمت کا جذبہ دیکھئے، تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، خدمت میں مشغول رہے گی۔

تیسری بات کہ جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے ڈرے گا اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے مرعوب رہے گی، لوگوں کے دلوں میں رعب ہوگا، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ''نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ'' اللہ نے رعب کے ذریعہ میری مدد کی، ایسا رعب تھا، مسیرۃ شہر ایک مہینے کی مسافت اور بعض جگہوں پر تین مہینے کی مسافت تک جتنے کفار ہوتے تھے ان کے دلوں پر نبی علیہ السلام کی ہیبت بیٹھی ہوتی تھی اور یہی چیز اللہ والوں کی صحبت میں ہوتی ہے، کئی لوگ آتے ہیں کہ ہمیں یہ سوال پوچھنے ہیں، یہ سوال پوچھنے ہیں، جب اللہ والوں کے سامنے بیٹھتے ہیں زبان ہی نہیں کھلتی، بات ہی نہیں کر پاتے، یہ کیا چیز ہوتی ہے، ایک رعب ہوتا ہے۔

نہ تاج وتخت میں نہ لشکر وسپاہ میں ہے
جو بات مرد قلندر کی بارگاہ میں ہے

ان کے دل میں اللہ کی ہیبت ہوتی ہے اللہ ان کے رعب کو لوگوں کے دلوں پر ڈال دیتے ہیں، ہم نے بڑے بڑوں کو دیکھا ہے، یہ اخبار نویس ہیں، یہ فلاں ہیں، یہ فلاں ہیں، کہتے کہ جی ہم آئیں گے ملاقات کریں گے آپ کے شیخ سے اور ہم نے دیکھا جب وہ ہمارے شیخ سے ملنے کے لئے آتے ہیں تو بس نظریں جھکا کر بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں۔

تنہائی کرے کتنی ہی کوئی شیشہ دل کی
مگر شیشہ ہے پھر شیشہ شکستہ ہو ہی جاتا ہے
کوئی کتنا بھی ہو خوددار لیکن ہم نے دیکھا ہے
حضور حسن آکر دست بستہ ہو ہی جاتا ہے

اصل حسن تو ان اللہ والوں کے پاس ہوتا ہے۔

کوئی کتنا بھی ہو خوددار لیکن ہم نے دیکھا ہے

حضورِ حسن آکر دست بستہ ہو ہی جاتا ہے

تو جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے محبت کرے گا، اللہ کی مخلوق اسی قدر اس سے محبت کرے گی، جو انسان جس قدر اللہ رب العزت کی عبادت کرے گا مخلوق اسی قدر اس کی خدمت میں لگی رہے گی اور جو انسان جس قدر اللہ رب العزت سے ڈرے گا خوف کھائے گا اللہ کی مخلوق اس سے اسی قدر مرعوب رہے گی۔

ذاکرین کو ایک تحفہ

اسی لئے اللہ رب العزت ایسے ذاکرین کو مقام تسخیر عطا فرمادیتے ہیں، ایسے محسنین کو مقام تسخیر عطا فرمادیتے ہیں، یہ دلوں کے فاتح ہوتے ہیں دنیا والے تو جسموں پر حکمرانی کرتے ہیں اور یہ اللہ والے دلوں پر حکمرانی کرتے ہیں، دلوں کے حکمران اللہ اکبر۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ نے دیکھا ہوا پر حکم چلتا ہے۔ ''یاساریة الجبل'' کے الفاظ کہے اور کئی سو میل دور لشکر کے پاس ان کی آواز پہنچ گئی، دریائے نیل کو خط بھیجا، دریائے نیل کا پانی چل پڑا، زمین میں زلزلہ آیا آپ نے ایڑی ماری فرمایا زمین تو کیوں ہلتی ہے؟ کیا عمر نے تیرے اوپر عدل قائم نہیں کیا اور زمین کا زلزلہ بند ہوگیا، ایک جگہ سے آگ نکلی آپ نے اپنی چادر دے کر بھیجا جاؤ زمین کے ہاں اس کو پیش کردو وہ اس چادر کو ایسے مارتے جیسے جانور کو کوڑا مارا جاتا ہے، آگ پیچھے ہٹتی چلی گئی جس غار سے نکلی تھی واپس اسی میں چلی گئی تو ہوا پر حکم چلا، پانی پر حکم چلا، زمین پر حکم چلا، آگ پر حکم چلا، جنگل کے جانوروں پر انکا حکم چلا۔

چنانچہ افریقہ کا ایک ملک فتح ہوا وبغیر جنگ کے، کیوں کہ صحابہ کرامؓ کی جب رات آئی تو انہوں نے اعلان کردیا جنگل کے جانوروں آج جنگل کو خالی کردو، یہاں رہنے والی قوم جب اس منظر کو دیکھتی ہے تو پوری قوم بغیر کسی جنگ کے کلمہ پڑھ لیتی ہے، مسلمان ہوجاتی ہے۔

چنانچہ ایک صحابی امیر لشکر جب دریا میں گھوڑے ڈالتے ہیں اور باہر نکلتے ہیں تو پوچھتے ہیں کسی کی کوئی چیز دریا میں تو نہیں رہ گئی، ایک نے جی میرا پیالہ رہ گیا تو دریا کو حکم دیا کہ پیالہ واپس کردو، ایک لہر آتی ہے اور ان کا پیالہ باہر ڈال دیتی ہے، حکم چلتا تھا ان کا (وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ)

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جو کچھ زمین وآسمان میں ہے ہم نے تمہارے لئے مسخر کردیا (وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً) یہ مقام تسخیر اللہ تعالیٰ ان اللہ والوں کو دیدیتا ہے، یہ دلوں کے فاتح ہوتے ہیں، یہ زمین کے ٹکڑوں کے نہیں دلوں کے فاتح ہوتے ہیں، اللہ کے یہاں ان کا مقام ہوتا ہے۔

انوکھے روحانی فارمولے

خواب میں ڈرنا

برائے دفع ڈرخوف۔ جولڑکا یا کوئی اور خواب میں ڈرتا ہو اس کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔بہت مفید ہے۔اس کو لکھ کر ڈرنے والے کی گلے میں ڈالیں پھر وہ کبھی خواب میں نہیں ڈرے گا۔اور ہر خطرے سے محفوظ رہے گا۔

نیند نہ آنے کا طلسم

اگر کسی کو زیادہ نیند آتی ہو تو الو کو ماریں اور مرنے کے بعد اس کی جو ایک آنکھ کھلی رہتی ہے اس کو لے کر کپڑے میں باندھیں اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔پڑھ کر گلے میں لٹکائیں۔جب تک گلے میں رہے گی نیند نہ آئے گی اور جب اتار لیں گے تو نیند جائے گی۔الو کی ایک آنکھ بند رہتی ہے اور ایک کھلی رہتی ہے لہٰذا کھلی وئی آنکھ لیں گے تو نیند نہ آئے گی۔

بانجھ عورت کی لئے

چالیس روز تک سورۂ مزمل اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہر روز ایک ہزار بار باوضو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے کھلائے۔ شروع چاند سے بعد نماز صبح پڑھا کرے۔انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

عورتوں کی ہر بیماری کے لئے

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔عورتوں کی ہر بیماری خصوصاً عورتوں کی جملہ بیماریوں کے لئے نیز حفاظت کے لئے خاص عطیہ ہے۔زعفران سے نقش کی طرح لکھ کر گلے میں ڈالے اور حمل کے زمانے میں ڈورا اتنا بڑا کر دیں کہ ناف سے اوپر رہے اور اسی کی نقل کر کے پلائے مجرب ہے۔

بواسیر کے لئے

خونی اور بادی دونوں قسم کی بواسیر کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔کا تعویذ بنا کر چاندی کے خول میں ڈال کر بازو پر باندھے تو جلدی فائدہ ہوگا۔

بانجھ عورت کے لئے

گیارہ سپاری (چھالیہ) لے کر ہر سپاری پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہزار بار پڑھے اور ہر روز ایک سپاری نہار منہ عورت کو کھلانے سے پہلے آیت کریمہ ۷۸۶ بار دم کرے۔انشاء اللہ بانجھ پن دور ہو جائے گا۔

پاؤں کے امراض

پاؤں میں کسی طرح کی کوئی تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔کو تیل پر دم کر کے مالش کیا جائے تو انشاء اللہ تکالیف دو ہو جائے گی۔

درد انگلی

اگر پاؤں میں درد ہو تو تین مرتبہ...... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

پستانوں کا عدم ابھار

کسی عورت کے پستان ابھرے ہوئے نہ ہوں تو چالیس دن تک اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔روزانہ اکتالیس مرتبہ پانی پر دم کے پلایا جائے۔

عورت میں دودھ کی کمی

اگر عورت کے پستانوں میں دودھ نہ پیدا ہوتا ہو تو ایک سو ایک بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔بارش کے پانی پر دم کر کے پلایا جائے تو انشاء اللہ خوب دودھ پیدا ہوا گا۔

ورم پستان

اگر پستان پر ورم آگیا ہو تو سورہ اخلاص، آیت کریمہ اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ۔دس بار پانی دم کر کے پلائے جائے انشاء اللہ ورم ختم ہو جائے گا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اف یہ غم سسرال

سوال از: (نام مخفی)

میں اپنی سسرال میں بہت پریشان ہوں، میرے شوہر ویسے تو بہت اچھے انسان ہیں لیکن وہ اپنی ماں کی باتوں میں بہت جلدی آجاتے ہیں اور ان کی ماں بہت ہی منفی سوچ رکھنے والی عورت ہے، وہ بظاہر بہت میٹھی لگتی ہیں لیکن ان کی سوچ بہت کڑوی ہے اس طرح لگائی بجھائی کرتی ہیں کہ میں حیران ہوجاتی ہوں اور میرے شوہر کا حال یہ ہے کہ مجھ سے بہت اچھے سے رہتے ہیں لیکن جیسے ہی ان کی ماں ان کے کان بھرتی ہے تو ان کا انداز مجھ سے بدل جاتا ہے۔ میرے ایک دیور اور ایک جیٹھ ہیں وہ زیادہ میرے معاملات میں دخل نہیں دیتے۔ لیکن میری ایک نند ہے جو ہر معاملہ میں ٹانگ اڑاتی ہے اور جب بھی سسرال سے آتی ہے تو کوئی نہ کوئی شوشہ چھوڑ دیتی ہے اور میرے شوہر کا دماغ خراب ہوجاتا ہے۔

مولانا آپ کوئی ایسا کام کردیں کہ میرے شوہر ان کی باتوں میں نہ آئیں اور میرے شوہر مجھ سے محبت کرنے لگیں۔ میں عمر بھر آپ کو دعاؤں میں یاد رکھوں گی اور جو ہدیہ ہوگا میں بھجوادوں گی۔ تعویذ بھی بھجوادیں اور کوئی عمل بھی بھجوادیں اور اس خط کو رسالہ میں نہ چھاپیں بڑی مہربانی ہوگی، اگر چھاپیں میرا نام مخفی رکھیں کیوں کہ میرے کچھ رشتے دار طلسماتی دنیا پڑھتے ہیں۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر دکھ ہوا، جس طرح کا خط آپ نے لکھا ہے اس طرح کے خطوط بے شمار شادی شدہ لڑکیوں کی طرف سے ہمیں موصول ہوتے ہیں، ان خطوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ازدواجی زندگی تباہی کا شکار ہوچکی ہے اور خوف خدا کے فقدان نے مسلم سماج کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔ ساس اور نندوں کے ظلم کی کہانی صرف آپ کے گھر کی کہانی نہیں ہے بلکہ یہ کہانی تو گھر گھر کی کہانی بن کر رہ گئی ہے اور شوہروں کا بھی یہ حال ہے کہ وہ خود کو ماں کا قدر دان ثابت کرنے کے لئے بیوی کی ہر صحیح بات کو بھی ٹھوکر مارنے کے خوگر بن جاتے ہیں اور اس خوش فہمی کا شکار نظر آتے ہیں کہ جنت کو اپنی ماں کے قدموں تلے سے حاصل کر ہی لیں گے۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اپنی جگہ صد فیصد درست لیکن اس فرمان کو آج کل غلط معانی پہنالئے گئے ہیں اور ماں کو عجوبہ بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انسان کو پروان چڑھانے میں ماں کی جدوجہد باپ سے کچھ زیادہ ہی ہوتی ہے اور باپ کے مقابلہ میں ماں کی قربانیاں بھی کچھ سوا ہی ہوتی ہیں لیکن آج کل کی سوچ وفکر نے ماں کی عزت افزائی کو تو آخری منزلوں تک پہنچادیا ہے اور باپ کے بارے میں اس تعریف اور قدردانی سے بھی احتیاط برتی جاتی ہے جو واجبی حیثیت رکھتی ہے جب کہ محسن کائنات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا تھا کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے وہیں یہ بھی فرمایا تھا کہ باپ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

بہت سے گھر جہاں اولادیں کسی قابل بن کر مقام عروج تک پہنچی ہیں وہاں ماں کی اچھی تربیت صاف طور پر نظر آتی ہے اور اندازہ ہوتا ہے

کہ ماں کی قربانیوں اور ماں کی حسن تربیت کی وجہ سے بچوں کو آگے بڑھنے کا اور اچھی زندگی گزارنے کا سلیقہ میسر آیا ہے لیکن جن گھروں میں اولادیں برائیوں اور مختلف خرابیوں کی بنا پر تباہ و بربادی کا شکار ہوئی ہیں وہاں بھی صاف طور پر سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ ماؤں کی غلط تربیت نے اور وقتاً فوقتاً ان کے غلط پارٹ نے ان کی اولادوں کو نکما بنا کر رکھ دیا ہے۔ سسرالی زندگی میں اکثر و بیشتر بہ نسبت سسر کے ساس ہی کا کردار منفی نظر آتا ہے اور جہاں جہاں سسر صاحب بھی ظلم وستم کا مظاہرہ کرتے نظر آتے ہیں وہاں وہاں بھی ساس ہی کے چڑھا بڑھانے سے یہ ہوتا ہے کہ سسر کی عقل بھی پامال ہو کر رہ جاتی ہے اور وہ بھی ان ہی باتوں کی جگالی کرنے لگتے ہیں جو ساس کی زبان سے نکلتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ بہو پر زیادتیاں ان گھروں میں بھی ہوتی ہیں جہاں نماز روزے کی پابندیاں ہیں اور جہاں دین و شریعت کا کچھ نہ کچھ ذکر وفکر بھی ہے، رہے وہ گھر جہاں نہ نماز ہے نہ روزہ ہے اور نہ تسبیح ہے، نہ مصلّی، ان گھروں میں تو خدا ہی جانے کیا کیا ظلم ہوتے ہونگے۔ جب ہم مسلم سماج پر گہری نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں صاف طور پر یہ نظر آتا ہے کہ نماز روزوں کی اور زکوٰۃ وصدقات کی اور حج وعمرہ کی تو کوئی کمی نہیں ہے، نماز روزوں کی فصلیں ہر جگہ ہری بھری نظر آتی ہیں، بلکہ دین پرستی اور مذہب نوازی کی باتیں ایک طرح کا فیشن بن کر رہ گئی ہیں لیکن جسے کہتے ہیں خوف خدا اور جسے کہتے ہیں فکر احتساب آخرت وہ عنقا بن کر رہ گیا ہے، خوف خدا تو بڑی چیز ہے، شرم دنیا سے بھی ہم مسلمان دن بہ دن محروم ہوتے جا رہے ہیں اور جب صورت حال یہ ہوگئی ہے تو پھر مسلم سماج تباہ و بربادی کے آخری دہانے پر جا کر کھڑا ہو گیا ہے۔

بچپن سے لڑکیاں اپنی شادی کے خواب دیکھتی ہیں، اول تو اچھے رشتے ہی نہیں آتے، عمریں گزرتی رہتی ہیں اور ماں باپ اپنی بیٹیوں کے اچھے رشتوں کو ترستے رہتے ہیں، کوشش بسیار کے بعد جب کوئی رشتہ موصول ہو جاتا ہے اور لڑکی کی شادی ہو جاتی ہے تو اس کی ہاتھوں کی مہندی کا رنگ ابھی پھیکا بھی نہیں پڑتا یہ شکایتیں سننے کو ملنے لگتی ہیں کہ اسے ازدواجی سکون میسر نہیں ہے اور اس کو وہ خوشی حاصل نہیں ہو سکی ہے کہ جس کے خواب وہ بچپن سے دیکھتی آئی تھی۔

اکثر لڑکے دینی تعلیم سے نابلد ہوتے ہیں، انہیں یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ دین اسلام بیوی کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں کس قدر حساس ہے اور بیوی سے محبت کرنا اور اس کے حقوق کی ذمہ داری نبھانا سنت رسولؐ ہے۔ شادی ہوتے ہی گھر میں ساس اور بہو کی طناطنی شروع ہو جاتی ہے اور وہ گھر جس کو محبت وسکون کا گہوارہ ہونا چاہئے اچھا خاصا جنگ کا ایک محاذ بن کر رہ جاتا ہے۔ لڑکی اپنے گھر سے ہجرت کر کے آتی ہے، ایک اعتبار سے وہ مہاجر ہوتی ہے، سسرال والوں کو چاہئے تھا کہ اس کے لئے انصار بنتے اور اس کے ساتھ وہ سلوک کرتے جو مہاجرین مکہ کے ساتھ انصار مدینہ کیا تھا۔ انصار مدینہ کا مہاجرین مکہ کے ساتھ حسن سلوک ساری دنیا میں ایک مثال ہے۔ اگر کسی انصار کے پاس دو گھر تھے تو اس نے ایک گھر اپنے مہاجر بھائی کو بخش دیا تھا اور صرف یہی نہیں کہ دو گھروں میں ایک گھر اپنے مہاجر بھائی کو دیدیا تھا اور ایک گھر پر خود قناعت کر لی تھی بلکہ دونوں گھر اپنے مہاجر بھائی کو دکھائے اور کہا کہ جو تمہیں پسند ہے اسے تم لے لو اور جو تم چھوڑو گے اس میں، میں رہائش کر لوں گا، چنانچہ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ اگر مہاجر نے اچھے گھر کو پسند کر لیا تو انصار نے اس کو بخش دینے میں کوئی تامل نہیں کیا اور اس سے بھی بڑی قربانی یہ تھی کہ اگر کسی انصار کے پاس دو بیویاں تھیں تو اس نے اپنی ایک بیوی کو طلاق دے کر بذریعہ نکاح ایک بیوی اپنے مہاجر بھائی کو سونپ دی تھی اور یہاں بھی اسی سوچ کو برقرار رکھا تھا کہ دونوں بیویوں کے حلیہ اور ان کی شکل وصورت کی وضاحت کر کے یہ اظہار کر دیا تھا کہ جو عورت تمہیں پسند ہو اس سے تم نکاح کر لینا اور جو تم ناپسند کرو گے وہ میرے نکاح میں رہے گی۔ جس قوم نے اپنے دینی بھائیوں کے لئے یہ مثال پیش کی ہو اس قوم کی اکثریت آج دوسروں کے ساتھ بلکہ اپنوں کے ساتھ کھلم کھلا ناانصافی کرنے پر تلی ہوئی ہے اور حق داروں کے حقوق مار رہی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو بہو مہاجر ہوتی ہے اور لڑکے کے گھر والے انصار ہوتے ہیں، لڑکے کے گھر والوں کو اور خود لڑکے کو اپنی بیوی کے ساتھ وہ سلوک کرنا چاہئے جو سلوک انصار نے مہاجرین کے ساتھ کیا تھا۔ ساس کا کردار یہ ہونا چاہئے کہ اگر اس کی بیٹی بھی ہو اور گھر میں بہو آئے تو اس کو ہر چیز کے معاملہ میں اور ہر سکھ اور راحت کے معاملہ میں بہو کو ترجیح دینی چاہئے بیٹی کو ثانوی درجہ دینا چاہئے تا کہ وہ سسرال میں بہو اجنبیت محسوس نہ کرے، لیکن آج مسلم سماج کا حال یہ ہے کہ ساسیں بہو کے

ساتھ وہ سلوک روا رکھتی ہے جو دشمنوں اور اپنے بدخواہوں کے ساتھ لوگ کرتے ہیں اور ناانصافی تو ہے ہی مسلم بعض گھروں میں تو بہو کے ساتھ وہ ظلم کئے جاتے ہیں کہ انسانیت مارے شرم کے رونے لگتی ہے۔ ان دنوں ساسوں کے ساتھ نندوں کا رویہ بھی بہو کے ساتھ خراب ہوتا ہے جو نندیں شادی شدہ ہوتی ہیں وہ اپنے گھر ہی سے اپنی ماں کو ہدایتیں کرتی رہتی ہیں اور بہو کے خلاف الٹے سیدھے مشورے دیتی رہتی ہیں، ان سب حرکتوں کی وجہ سے بعض رشتے تو بن ہی نہیں پاتے اور بعض میاں بیوی کے درمیان دن بہ دن فاصلے بڑھتے ہی رہتے ہیں یہ تمام حالات ازدواجی زندگیوں میں اس لئے پیدا ہو رہے ہیں کہ دینی تعلیم سے لوگ نابلد ہیں اور خوف خدا بھی مسلم معاشرے میں روز بروز عنقا ہی ہوتا جارہا ہے، عبادتیں عادتیں بن کر رہ گئی ہیں، ہماری عبادتوں کا اثر نہ ہمارے اخلاق پر پڑتا ہے، نہ ہمارے کردار پر، چنانچہ دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ پانچوں وقت کے نماز پڑھنے والے لوگ اور باجماعت نماز پڑھنے والے لوگ بھی ایسی ایسی خرافات میں مبتلا ہیں کہ الامان والحفیظ۔

مقدمات میں جھوٹی گواہی دینے والے لوگوں کی چالیس دن کی نماز ضائع ہوجاتی ہے اور اگلے چالیس دنوں تک نماز قبول نہیں ہوتی لیکن ہم دیکھتے ہیں ایسے نمازی جو ایک وقت کی نماز کو چھوڑنا گوارہ نہیں کرتے وہ بھی مقدموں میں محض تعلقات کی خاطر یا چند روپیوں کی خاطر جھوٹی گواہیاں دینے کے لئے نہ صرف آمادہ ہوجاتے ہیں بلکہ عدالتوں میں جاکر جھوٹی گواہی دیدیتے ہیں اور انہیں شرم نہیں آتی، نہ انہیں اُس خدا سے ڈرلگتا ہے جو بروز محشر ذرہ ذرہ کا حساب لے گا اور رائی کے دانے کے برابر بھی اگر کوئی خطا ہوگی تو اس کی گرفت کرے گا، حیرت کی بات ہے کہ جس اللہ کی خاطر ہم نماز کے پابند بنتے ہیں اُس اللہ کی خاطر ہم کسی پر ظلم کرنے سے باز نہیں آتے اور اللہ کی خاطر ہم خطائیں چھوڑنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے، ہم نے بے شمار ساسوں کو دیکھا ہے کہ تسبیح اور مصلے سے انہیں خاص لگاؤ ہوتا ہے لیکن ان کا حال بھی یہ ہوتا ہے کہ بہو کے خلاف جو بھی شور شرابا کرسکتی ہیں اس میں وہ کبھی کوئی بھی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتیں۔ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ بعض بہوئیں بھی اچھے مزاج کی نہیں ہوتیں، ان کی غلط باتوں اور غلط عادتوں کی وجہ سے بھی کئی گھرانے برباد ہوچکے ہیں اور کئی خاندان تباہ و بربادی کا شکار ہوچکے ہیں، بری ساس ہو یا بہو دونوں ہی قابل مذمت ہیں اور دونوں ہی کو اپنے اپنے اعمال نامے اپنے رب کے حضور پیش کرنے ہوں گے اور اپنے کیئے کی سزا دنیا میں بھی بھگتنی پڑے گی اور آخرت میں بھی۔

ہم نے آپ کو لفافہ کے ذریعہ تعویذ روانہ کردیئے ہیں، بس آپ سے یہ درخواست ہے کہ اگر آپ کو اسی شوہر کے ساتھ اپنی زندگی گزارنی ہے تو صبر وضبط سے کام لیں اور خدمت ومحبت کے ذریعہ ان سسرال والوں کے دل جیتنے کی کوشش جاری رکھیں، خدمت ومحبت ایسا ہتھیار ہے کہ جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا۔ اس ہتھیار کے ذریعہ سسرال تو سسرال ساری دنیا کو بھی فتح کیا جاسکتا ہے اور آپ اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ شوہر سے کبھی اس کے گھر والوں کی برائی نہ کریں، شوہر خود ہی اپنے گھر والوں کی برائیاں محسوس کرے تو ٹھیک ہے لیکن آپ اپنی زبان سے اس کی ماں اور بہن کو برا نہ کہیں کیوں کہ اس کا ہمیشہ غلط اثر پڑے گا، تھوڑی دیر کے لئے آپ کا شوہر آپ کی ہاں میں ہاں ملادے گا لیکن آپ جو کچھ بھی کہیں گی اسے اپنے ماں باپ اور بہن بھائیوں سے نقل کردے گا اور اس طرح آپ کی اور اہل سسرال کی دشمنی اور بڑھ جائے گی اور آپ ان لوگوں کی نظروں سے اور گرجائیں گی، بہت ساری باتیں ایسی ہوتی ہیں خواہ وہ حقائق پر مبنی ہوں کہ ان کو آپ اپنے شوہر سے چھپا ہی لیں تو اچھا ہے۔

روزانہ پابندی کے ساتھ "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول رکھیں اور جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف کی ایک تسبیح پڑھ لیا کریں جو تعویذ ہم نے روانہ کئے ہیں ان کو حسب ہدایت استعمال میں لائیں، انشاء اللہ ان کا فائدہ آپ محسوس کریں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو ازدواجی زندگی کا اصل سکون اور اصلی راحتیں عطا کرے اور آپ کا گھرانہ مثل جنت ثابت ہو، یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جب آپ کی سسرال والے بھی اپنی اصلاح کریں اور محبت وخدمت کی ڈگر کو اپنائیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان میں سدھار پیدا کرے تاکہ ہماری قوم اور ہمارے مذہب کا نام بدنام نہ ہو، ہم مسلمان اپنی بداخلاقیوں، عاقبت نااندیشیوں اور اپنی بے راہ روی اور دین وشریعت سے بغاوت کی وجہ سے بہت ذلت اٹھا چکے ہیں اور ساری دنیا میں بدنام ہوچکے ہیں اللہ ہماری اور سارے گھروں کی اصلاح فرمائے اور ہمارا کھویا ہوا وقار ہمیں واپس مل جائے۔

دعاؤں کا سلسلہ

سوال از: محمد حمید الدین احمد ناز ـــــــــــ بیدر

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

بقول میرؔ تقی میر

جناب من ایڈیٹر صاحب　　سلام مسنون

رسالہ میں ایک کالم "دعاؤں کا سلسلہ" جاری رکھیں تا کہ قارئین میرے خیال میں اپنے مقصد کے لئے دلی تمناؤں کا اظہار کر سکیں۔ امید کہ غور کیا جائے گا۔

جواب

آپ نے جو مشورہ دیا ہے وہ ہمارے لئے قابل قدر ہے، لیکن ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے تقریباً ہر شمارے میں کسی نہ کسی انداز میں دعاؤں کا کالم موجود رہتا ہے بلکہ اگر دیکھا جائے تو یہ رسالہ دعاؤں پر ہی مشتمل ہوتا ہے۔ اس رسالہ میں تعویذات کا جو سلسلہ جاری ہے وہ بھی ایک طرح سے سلسلہ دعا ہی ہے کیوں کہ ہم اپنے قارئین کی روزاول سے ہی یہ ذہن سازی کررہے ہیں کہ جو مانگو اللہ سے مانگو اور اللہ کے سوا کسی در پر نہ سر جھکاؤ اور نہ اپنے دامن کو پھیلاؤ۔ ہم مختلف انداز سے اپنے قارئین کو وہی بات سمجھا رہے ہیں جو شارع علیہ السلام نے پندرہ سو برس پہلے اپنے صحابہ کرام کو سمجھائیں تھیں۔ اِذَاسَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰهَ وَاِذَا سْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ. جب سوال کرو تو اللہ سے سوال کرو اور جب مدد چاہو تو اللہ ہی سے مدد چاہو۔ یہ سب دعا ہی کے طور طریقے ہیں جن کو اپنے انداز سے طلسماتی دنیا نباہ رہا ہے اور کافی حد تک اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہے، پھر بھی آپ کے قیمتی مشوروں کو ہمیشہ پیش نظر رکھا جائے گا اور دعا کے عنوان کے تحت وقتاً فوقتاً دعاؤں کے سلسلہ کو جاری رکھا جائے گا۔

آپ سے گزارش ہے کہ طلسماتی دنیا کو اپنے احباب اور اپنے معتقدین تک پہنچا کر ہمارے اس کام میں اپنا ہاتھ بٹائیں تا کہ اس لمبی مسافت میں جسے ہم سینہ سپر ہو کر تہہ کررہے ہیں ہمیں تھکن کا احساس نہ ہو اور ہمیں یہ معلوم ہوتا رہے کہ آپ جیسے مدبرین ومفکرین ہماری حوصلہ افزائی کررہے ہیں، دعاءِ خیر میں یاد رکھیں۔

خواب کی تعبیر

سوال از: محمد ناظم ـــــــــــ دہلی

خدمت میں عرض ہے کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے جو وقت صبح کے ۴ بجے کے آس پاس جسے دیکھنے کے بعد میں کافی الجھن میں ہوں۔ خواب کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔ رمضان کی ۲۹ تاریخ ہے میں مسجد میں مغرب کی نماز پڑھنے گیا، مجھے پہلی منزل پر کھڑکی کے پاس جگہ ملی، برابر والے نمازی نے کہا چاند دکھنے والا ہے۔ میں نے کھڑکی سے جھانک کر آسمان کی طرف دیکھا اور کہا چاند تو دکھ رہا ہے اور ایک نہیں دو دو چاند نظر آرہے ہیں، برابر والے نے دیکھا مگر اس کو ایک چاند نظر آیا، میں نے پھر دیکھا تو مجھے سامنے کی بلڈنگ پر ایک چیل نظر آئی جو مجھے دیکھ رہی تھی، میں نے دیکھا چیل کے ایک طرف دو چاند ہیں جو بہت خوبصورت اور اچھے لگ رہے ہیں اور چیل کی دوسری طرف اور دو چاند ہیں جو بہت خوفناک قسم کے لگ رہے تھے اور اس طرف کا موسم بھی خراب تھا، بجلی چمک رہی تھی، ایسا لگ رہا تھا بہت تیز بارش آنے والی ہے، بس اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ برائے مہربانی مجھے اس کی تعبیر بتائیں۔

جواب

آپ نے جو خواب دیکھا ہے غالباً اس کی تعبیر اچھی نہیں ہے، خواب کی تعبیر یہ ہے کہ ہمارے ملک کے حالات آگے چل کر کچھ خراب ہونے والے ہیں، اگرچہ کچھ لوگوں کو اس بات کی خوش فہمی ہوگی کہ اچھے دن آئیں گے اور خوشیوں کے آفتاب وماہتاب طلوع ہوں گے لیکن ایسا مشکل نظر آتا ہے، قصوروار کون ہوگا، سرکار یا دوسرے فرقہ پرست لوگ خدا جانے، لیکن اندیشہ یہ ہے کہ آنے والے موسم بھی معتدل نہیں ہوں گے، طوفان بھی آسکتے ہیں اور بعض علاقوں میں خشک سالی کا بھی امکان ہے اور زلزلوں کی بھی بہتات ہوگی اور بھی ارباب وطن دوہری آفتوں کا شکار رہیں گے۔ (واللہ اعلم)

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: لباس النساء ـــــــــــ احمد نگر

میں بہت بے بس لاچار مجبور عورت ہوں ہر طرح سے پریشان ہوں مجھ پر کسی نے اپنی بیماریاں ڈال دی ہیں، شوگر کا علاج کرتے کرتے

تھک گئی، کبھی سر سے پیر تک بیماری میں مبتلا رہتی ہو، اسپتال میں دو بار بھرتی ہوئی، کچھ فائدہ نہیں ہوا، جسم کام نہیں کرتا ایسا لگتا ہے کہ کوئی مجھے پاگل کر کے گھر سے بھگانا چاہتا ہے۔ ۴۸ سال کی عمر میں ۵۰ سال کی زندگی جی رہی ہوں، کسی بھی طرح سے سکھی نہیں ہوں، کوئی میری پرواہ نہیں کرتا، مقصد میں کامیابی نہیں ملتی، رات بھر سوتی نہیں، بیوی بستر پر لیٹنے کے بعد لگتا ہے، ہاتھ پیر سُن ہو گئے ہیں، شوہر میرے مہاراشٹر میں ۱۶ سال سے ہیں مگر اب تک ایک مکان نہیں بنا پائے، بچے کا ایڈمیشن میں پریشانی ہے، لڑکا انجینئرنگ پاس کر چکا ہے مگر نوکری نہیں ملتی، لڑکی بی ایڈ کر چکی ہے مگر ٹیچر نہیں بنتی۔ میرے پاس ایک مکھی رودراکش ہے، ایک سال پہلے منگوایا تھا، بچوں کی نوکری ریلوے ڈیفینس میں ہو جائے، میری ہی خواہش ہے، ہم نے بہت دکھ مصیبت اٹھائی ہے اور اب بھی تکلیف میں ہوں، کام کاج نہیں کر سکتی، بدن ہاتھ ہمیشہ سست رہتے ہیں، نماز میں بھی دل نہیں لگتا، وظیفہ ہمیں پہلے کی طرح نہیں بیٹھ پاتی، ہم چاہتے ہیں کہ سب کچھ اچھا ہو جائے، سب ٹھیک ہو جائے، برسوں پہلے میں نے عمل کیا تھا، اب سب ختم ہو گیا ہے، لگتا ہے کوئی دعا وظیفہ پڑھوں تو کامیابی نہیں ملتی، دشمنوں نے ایسا گھیرا ہے کہ کیا بتائیں، بنگال چھوڑ کر یہاں آئے ہیں پردیس میں کہ کامیابی ملے گی مگر یہاں بھی ہم کو سکون سے رہنے نہیں دیا جا رہا ہے، پیسہ پیسہ کو محتاج ہوں کوئی مددگار نہیں، کوئی ہمدرد نہیں، آپ کا سہارا ہے، مدد کیجئے ہماری۔

جواب

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ فی الحال ان مصائب اور مسائل کی شکار ہیں کہ جو کسی بھی انسان کو مایوسیوں کی حدوں تک پہنچا دیتا ہے اور اس طرح کے مسائل اور گردش حالات کا شکار ہو کر کوئی بھی انسان مایوسِ محض ہو کر رہ جاتا ہے، لیکن ہمارے مذہب اسلام نے ہمیں حالات خواہ کتنے ہی ابتر ہوں مایوسیوں سے دور رہنے کی تاکید کی ہے اور صاف الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. اللہ کی رحمتوں سے ناامید مت ہو، بے شک اللہ کی رحمتوں سے وہی لوگ مایوس ہوتے ہیں جو کھلے عام اس کے نافرمان ہوں۔ دنیا کے مشاہدات یہ بتاتے ہیں کہ اس فانی دنیا میں بقا کسی بھی چیز کو میسر نہیں ہے، سکون ہو، بے چینی ہو، خوشی ہو، غم ہو، راحت ہو، بے قراری ہو، فراخی ہو، تنگ دستی ہو، صحت ہو، بیماری ہو، غرضیکہ انسانوں کی زندگی سے وابستہ کوئی بھی چیز ہو وہ ہمیشہ کے لئے نہیں ہوتی، ہر چیز ہر انسان کو اس دنیا میں عارضی طور پر ملتی ہے۔ اگر پریشانی یا راحت کسی بھی انسان کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے عطا ہو جاتی تو پھر اس دنیا کے نظام میں اختلال پیدا ہو جاتا، نہ کوئی جدوجہد کرتا، نہ کوئی فضل خداوندی کی تلاش میں گھر سے نکلتا اور نہ ہی اس دنیا میں صبر و شکر کی کوئی حقیقت باقی رہتی، جسے کچھ مل جاتا ہمیشہ کے لئے مل جاتا اور کوئی محروم ہو جاتا وہ ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتا۔ ہم روزانہ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ رات آتی ہے، اندھیرے پوری کائنات کو اپنی آغوش میں لے لیتے ہیں، ہر طرف تاریکی چھا جاتی ہے، لیکن یہ رات ہمیشہ کے لئے نہیں آتی اور اندھیروں کی حکمرانی ہمیشہ کے لئے نہیں ہو جاتی، اس کے بعد پھر صبح ہوتی ہے، آفتاب طلوع ہوتا ہے، اندھیرے غائب ہو جاتے ہیں، ظلمتوں کو شکست فاش ہوتی ہے اور سورج کی ایک کرن پھر اس دنیا میں اُجالے بکھیر دیتی ہے اور لوگ پھر اپنی اپنی ذمہ داریوں میں مصروف ہو جاتے ہیں، خزاں کا دور آتا ہے، درختوں پر مردنی چھا جاتی ہے، پتے زرد ہو کر بکھرنے لگتے ہیں، درختوں کی ہریالی ختم ہو جاتی ہے لیکن کچھ دن کے لئے اس کے بعد پھر بہاروں کا دور آتا ہے، درخت پھر ہرے بھرے ہو جاتے ہیں، باغوں میں ہر طرف پھر ہریالی بکھر جاتی ہے اور درخت پھر پھل اور پھولوں سے سرفراز ہو جاتے ہیں۔ اس طرح کے حقائق یہ ثابت کرتے ہیں، دوام اس دنیا میں کسی بھی چیز کو میسر نہیں ہے، ہر چیز فانی ہے وہ خوشی ہو یا غم، وہ راحت ہو یا کلفت، وہ دورِ مسرت ہو یا لمحۂ رنج والم سب فنا ہو جاتے ہیں، باقی صرف وہ ذات رہتی ہے جس نے اس کائنات کو وجود بخشا، كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ. اللہ تعالیٰ کی ذات گرامی کے سوا ہر چیز فنا کے گھاٹ اترنے والی ہے۔ جب یہ بات ہے تو پھر کسی بھی انسان کو بدترین حالات میں بھی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے، ہر حال میں اپنی جدوجہد جاری رکھنی چاہئے اور ہر حال میں اور ہر صورت میں انسان کو اللہ کے فضل و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے، دعائیں اور امیدیں انسان کا ایک نہ ایک دن بیڑہ پار کر دیتی ہیں اور یہ بات صرف مقولہ نہیں ہے بلکہ عین حقیقت ہے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر ہرگز ہرگز نہیں ہے اور دیر بھی یوں لگتی ہے کبھی تو کوئی مصلحت ہوتی ہے جس کی وجہ سے انسان راحتوں

سے بہرہ ور نہیں ہوتا اور کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اپنے مالک سے مانگنے کے طریقے سے مانگ نہیں پاتا اور اس میں اپنا دامن پھیلانے کا شعور نہیں ہوتا، دعائیں مانگنے کا بھی ایک سلیقہ ہوتا ہے، اس سلیقہ کو اور طے شدہ کچھ آداب کو پیش نظر رکھ کر اور اللہ تعالیٰ کے مکمل اختیارات اور اپنی مکمل بے بسی کا اعتراف کر کے اگر کوئی بھی انسان اپنا دامن پھیلائے تو اللہ تعالیٰ ضرور توجہ دیتے ہیں اور مانگنے والے کو یقیناً عطا کرتے ہیں۔

ہم نے آپ کے خط کو بغور پڑھا ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اگر آپ نے بذریعہ وظائف صحیح طریقہ سے اللہ رب العزت کا دروازہ کھٹکھٹا دیا تو آپ خوشیوں اور راحتوں سے محروم نہیں رہیں گی۔ آپ جانتی ہیں، لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. کے تحت آسمانوں اور زمینوں کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ وہی دُکھ دیتا ہے اور وہی سکھ، وہی عزت عطا کرتا ہے اور وہی ذلت مسلط کرتا ہے وہی صحت دیتا ہے اور وہی بیماریوں کے فیصلے کرتا ہے، سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے تو ہمیں اسی کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلانا چاہئے، اس یقین کے ساتھ کہ اگر اس نے ہمیں محروم رکھنا چاہا تو کوئی بھی ذات ہمیں کچھ عطا نہیں کر سکتی اور اگر اس نے ہمیں عطا کرنے کی ٹھان لی تو دنیا بھر کی تمام طاقتیں مل کر اللہ کے فضل وکرم کو رد نہیں کر سکتیں۔ ہم آپ کے لئے چند وظیفے اور چند روحانی فارمولے پیش کر رہے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ اگر آپ نے ان کو سنجیدگی کے ساتھ اور پابندی کے ساتھ انجام دے لیا تو آپ کی پریشانیاں ختم ہو جائیں گی اور آپ خوشیوں اور مسرتوں سے بہرہ ور ہو جائیں، آپ کو ان بیماریوں سے بھی نجات مل جائے گی جو آپ کے لئے سوہان روح بنی ہوئی ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھنی چاہئے اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھنی چاہئے۔ نماز فجر کے بعد ۱۳۶ مرتبہ "یاسلام" پڑھیں، ظہر کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پڑھیں۔ عصر کی نماز کے بعد تین سو مرتبہ "یا مغنی" پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ. اور ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں، عشاء کی نماز کے بعد ۴۰ بار اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ. اور ایک بار سورۂ ملک پڑھیں۔ جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیں اور ایک تسبیح درود شریف کی پڑھیں، روزانہ اپنی بساط کے مطابق کچھ نہ کچھ صدقہ وخیرات کریں۔

اگر آپ نے ان وظیفوں پر دھیان دے لیا تو آپ کو مزید کوئی زحمت کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی، نہ کسی عامل کا دروازہ کھٹکھٹانے کی نوبت آئے گی، لیکن ہاں شرط یہ ہے کہ آپ ان وظیفوں کو ایمان ویقین کے ساتھ شروع کریں اور یہ بھی یقین رکھیں کہ اللہ آپ کے بہت قریب ہے، وہ شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، وہ سمیع بھی ہے اور بصیر بھی ہے اور اس کا وعدہ ہے کہ جو مجھ سے مانگتا ہے میں اس کو عطا کرتا ہوں اور جو مجھ پر بھروسہ کرتا ہے میں اس کی امیدوں کو پورا کرا دیتا ہوں اور اس کے بھروسہ کی لاج رکھتا ہوں۔

آپ نے پہلے بھی ہم سے رجوع کیا تھا اور آپ کی ہم نے پہلے بھی رہنمائی کی تھی، اگر آپ نے ہمارے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل کیا ہوتا تو شاید آپ کو گردشوں سے نجات مل گئی ہوتی اور اگر وظائف کی پابندیوں کے باوجود آپ ابھی تک خوشیوں سے محروم ہیں تو کوئی بات نہیں، آپ ایک بار پھر اللہ سے وصول کرنے کی ٹھان لیں، وہ سب کا رب ہے تو آپ کا بھی رب ہے وہ، ساری دنیا کو نوازتا ہے تو آپ کو بھی ضرور نوازے گا۔ اس بار اس ارادے کے ساتھ وظائف کی شروعات کریں کہ آپ اس سے لے کر رہیں گی اور اس کی رحمتوں کو اپنے دامن میں سمیٹ کر رہیں گی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ مالک دوجہاں آپ کو آپ کے شوہر کو اور آپ کے بچوں کو تمام بیماریوں سے نجات دے، آپ کی مشکلوں کو دور کرے اور آپ کو آسانیوں سے بہرہ ور کرے، مالک کون مکان ہماری دعاؤں کو آپ کے حق میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں قبول فرمائے آمین۔

عمل کی اجازت کے لئے

سوال از: عمر فاروق قادری ـــــــــ حیدرآبادی

عرض خدمت ہے کہ میں الحاج شیخ فاروقی قادری، عمر تقریباً ۷۴ سال، مقیم چھاؤنی غلام مرتضیٰ کندان حیدرآباد دکن۔

میں ۱۹۹۸ء اکتوبر کے آخر میں ملازمت سے ریٹائر ہوا ہوں اور ماہانہ پینشن سرکاری پر گزارہ کر رہا ہوں، تقریباً سات سال تک ایک

صاحب جو مسلک سے شیعہ ہیں سید محمد رضوی صاحب کے پاس کام کیا ہوں اور بہت ساری چیزیں سیکھ کر میں نے اپنا علیحدہ ایک آفس کھول لیا تھا لیکن قسمت کی کرنی کہ چار پانچ دن تک B.P کی گولی کھانا بھول گیا اور اچانک گھر کے قریب ہی راستہ میں موٹر سائیکل پر سے گر گیا، خدا کا شکر ہے کہ مجھے کچھ زخم وغیرہ نہیں آیا، پھر میں مقامی ڈاکٹر کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے کسی حکیم کے پاس روانہ کیا اور پھر میں حکیم صاحب کے پاس گیا وہ دو تین گھنٹوں تک مجھے کچھ دوا دیئے اور میرا بلڈ پریشر دیکھ کر کہ نارمل ہو گیا تو مجھے گھر جانے کی اجازت مل گئی۔

آخر میں میرے ایک دوست کے وسیلہ سے میں ایک اسپیشل ڈاکٹر کے پاس گیا اور معائنہ کروایا اور ڈاکٹر نے دوا دی جس سے میرے منہ کا مزہ تھوڑا سا کھل گیا میں کھانا کھانے لگا، ۲۰۔۲۲ دن تک بعد میں حج کو چلا گیا اور حج مکمل کیا، اسی اثنا میں ایک کتاب کشکول عملیات مبلغ -/80 روپے میں لایا اس سے استفادہ کیا، لیکن اب میں سب چھوڑ چھاڑ کے رہنے لگا۔ میری ایک بہو اور پوتی آمیر النساء بیگم مرض ایڈز میں مبتلا ہو گئی اور میرے فرزند کا انتقال ہو گیا، اب بچی سن بلوغ کو پہنچ گئی ہے لہٰذا میں آپ کی کتاب کا مطالعہ شروع کر دیا جس میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص جو آپ کا شاگرد نہ ہو تو اسے اجازت لینی چاہئے اور یہ شاگردوں کو پوری اجازت ہے لہٰذا میں ادباً گزارش کرتا ہوں کہ مجھے تعویذات لکھنے کی اجازت دیں، اس سے پہلے کہ آپ کی اجازت ملے میں یہ تعویذ صفحہ نمبر ۴۴ پر مہلک امراض سے نجات کے لئے ہے۔

۷۸۶

۴۶۹۱	۱	۱۶۹۳
۱۶۹۴	۷۶۹۰	۳
۴	۱۶۹۴	۱۶۸۹

اس بچی کی منگنی ہو چکی ہے اور ماں بھی بہت بیمار ہے، سرکاری دواخانہ سے دور لا کر رکھا ہے مجھے امید کہ آپ اس بندہ کو اجازت مرحمت فرما کر مشکور فرمائیں گے۔

جواب

جو حضرات باقاعدہ ہمارے شاگرد بن جاتے ہیں ان کو کچھ شرائط وقیود کے ساتھ روحانی عملیات کی عام اجازت ہم دیدیتے ہیں کہ وہ خدمت خلق کے لئے کوئی بھی عمل کریں اور اللہ کی مخلوق کو اپنی روحانی صلاحیتیں بروئے کار لا کر فائدہ پہنچائیں۔ لیکن اپنی دو کتابوں کی اجازت ایک کشکول عملیات اور ایک علم الاسرار ان کی اجازت اُن عام حضرات کو بھی دیدی جاتی ہے جن میں اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا جذبہ تو ہوتا ہے لیکن وہ باقاعدہ ہمارے شاگرد نہیں ہوتے۔ صورت حال یہ ہے کہ کشکول عملیات اور علم الاسرار میں بے شمار روحانی فارمولے درج ہیں اور ان دونوں کتابوں سے سیکڑوں مسائل کا حل نکل آتا ہے، یہ اجازت اس لئے دی جاتی ہے تا کہ اللہ کے ضرورت مند بندوں کو فائدہ پہنچے اور عاملین کسی نہ کسی شخصیت کی رہنمائی کا پابند ہو کر روحانی عملیات کی لائن میں اپنی کوششیں جاری رکھیں اور اپنی من مانی سے گریز کریں۔ اجازت حاصل کرنا تہذیب علم و تربیت کا ایک حصہ ہے اور بیشک اجازت حاصل کرنے سے خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے، جو لوگ اجازت اور رہنمائی کو نظر انداز کر کے اس دنیا میں کوئی بھی کام کرتے ہیں وہ بالعموم خیر و برکت سے محروم ہی رہتے ہیں، بہر حال ہماری طرف سے کشکول عملیات کے تمام روحانی فارمولوں کی اجازت آپ کو دی جاتی ہے اس شرط کے ساتھ کہ آپ ہر فارمولے کو بغور پڑھیں اور اس کی تمام شرائط کو پیش نظر رکھیں اور اس خدائے تعالیٰ وحدہٗ لاشریک پر بھروسہ کر کے کسی بھی عمل کو اٹھائیں کہ جس کے حکم اور جس کی مرضی کے بغیر کسی بھی انسان کو کسی بھی معاملہ میں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی صلاحیتوں میں مزید نکھار پیدا کرے اور آپ خلوص و للٰہیت کے ساتھ اللہ کے ضرورت مندوں کی خدمت کا فریضہ انجام دیں اور خدمت و محبت کے نتیجہ میں دونوں جہاں کی راحتوں سے سرفراز رہیں۔

اجازتِ خدمت مطلوب

سوال از: عبدالخلیل ———— بھوپالی

بعد سلام عرض ہے کہ میں آپ کا شاگرد ہوں، میرا ٹی نمبر 1014/13 ہے۔ گزشتہ مہینہ آیت اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ کی زکوٰۃ سوالاکھ مرتبہ پڑھ کر ادا کر دی ہے کیا میں اس آیت کا نقش بنا کر کسی دوسرے شخص کو لکھ کر دے سکتا

ہوں اگر ہاں تو اجازت عطا فرمائیے۔ ہاشمی صاحب اس خط کے پہلے مہینہ آپ کو دو خط روانہ کئے تھے، جواب سے محروم رہا، تیسری بار پھر خط لکھ رہا ہوں امید کرتا ہوں کہ اب کی بار طلسماتی دنیا میں ضرور شائع کریں گے۔

سوال نمبر ایک۔ اکتوبر، نومبر ۲۰۱۵ء کے طلسماتی دنیا میں مفتاح الارواح میں قسط نمبر: ۴۸ میں اسم ذات اللہ سے متعلق عمل لکھا ہے کیا میں یہ عمل کرسکتا ہوں اگر ہاں تو عمل کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔

سوال نمبر۲۔ اسی شمارے میں صفحہ نمبر ۱۸ پر اسمائے حسنیٰ کے عامل بننے کا جو طریقہ دیا گیا ہے، گیارہ دن کا عمل، اس عمل کی بھی اجازت چاہتا ہوں اور کیا یہ عمل ذوجسدین کے مہینہ میں کر سکتے ہیں۔

سوال نمبر۳۔ حاضرات کا کوئی مجرب عمل جو سائل اور عامل پر آسانی سے مکمل جاتی ہو عمل بتائیں تینوں عمل کی زکوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا وقت اور پرہیز کو تفصیل سے بیان کر کے اجازت مرحمت فرمائیں۔ امید ہے کہ طلسماتی دنیا میں خط ضرور شامل کیا جائے گا۔

جواب

آپ ہمارے شاگرد ہیں، خوشی کی بات ہے کہ آپ نے ابتدائی ریاضتیں مکمل کرلی ہیں، آپ نے قرآن حکیم کی دوسری آیات کی بھی زکوٰۃ ادا کردی ہے جو خوشی کی بات ہے لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ آپ کے خط میں املے کی کئی غلطیاں موجود ہیں جو اس بات کی چغلی کھارہی تھیں کہ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ اور دوسری کتب کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ نہیں کرتے، آپ مختلف تحریروں کو سرسری طور پر پڑھتے ہیں اور جو لوگ کسی بھی رسالے کو، کسی بھی کتاب کو سرسری طور پر پڑھتے ہوں وہ ہرگز ہرگز الفاظ و معانی کی ندرتوں کو اپنے ذہن میں سمیٹ نہیں پاتے اور جو ہر الفاظ و معانی سے انہیں صحیح معنوں میں انسیت نہیں پیدا ہوتی۔

آپ نے ہمارا نام بھی غلط لکھا ہے، آپ نے "حاشمی" لکھا ہے جب کہ ہاشمی چھوٹی "ہ" سے ہے، آپ نے ضرور کو جو ضاد سے ہے "جرور" جیم سے لکھا ہے، ایک بار نہیں دو بار، اس طرح کی غلطیوں کو دیکھ کر افسوس ہوا اور آپ کو تنبیہ ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ آسمان پر اڑنے کے خواب دیکھنے سے پہلے آپ زمین پر صحیح طور پر چلنا سیکھ لیں۔ یاد رکھیں کہ جب آپ اس طرح کی غلطیاں لکھنے میں کر رہے ہیں اور اس طرح کی غلطیاں بلکہ ان سے بڑی غلطیاں آپ سے پڑھنے میں بھی ہوتی ہوں گی، خدارا احتیاط برتیں اور مطالعہ کے دوران غور کریں کہ کونسے الفاظ کس حروف سے لکھا گیا ہے، املے کی غلطی عاملین کی شان کے خلاف ہے اور اگر ہمارے شاگرد ایسی غلطیاں کریں تو اس میں ہماری بھی کسر شان ہے۔ امید ہے کہ آپ برانہیں مانیں گے اور آئندہ اپنی اصلاح کی بھرپور کوشش کریں گے۔

اگر آپ نے بنیادی ریاضتوں کی تکمیل کرلی ہے اور شاگردی والے کتابچے کو مکمل کرلیا ہے اور آپ نقوش کی زکوٰۃ بھی حسب قاعدہ نکال چکے ہیں اور ساتھ ساتھ آپ نے آیت کریمہ اَللّٰهُ لَطِيْفٌ بِعِبَادِهٖ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ کی زکوٰۃ بھی مکمل قواعد و شرائط کے ساتھ نکال دی ہے تو آپ کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آپ اس آیت کا نقش کسی کو بھی ضرورت مند کو دے سکیں۔

آپ نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ آپ نے سوالاکھ کی تعداد کس طرح اور کتنے دنوں میں پوری کی ہے۔ آیات کی زکوٰۃ نکالنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ وقت اور جگہ کے تعین کے ساتھ روزانہ ایک خاص مقدار میں آیت کو پڑھا جائے، مثلاً مشہور و معروف طریقہ یہ ہے کہ روزانہ آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھا جائے، اس طرح ۴۰ دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری ہوتی ہے اگر کوئی روزانہ اتنی مقدار میں نہیں پڑھ سکتا تو پھر اس کو چاہئے کہ روزانہ کی تعداد ۱۰۴۵ مرتبہ رکھے، اس تعداد کو پڑھنے سے ایک سو بیس دن میں یعنی تین چلوں میں زکوٰۃ ادا ہوگی، لیکن اگر کسی نے چالیس دن سے کم میں یا ۱۲۰ میں دن سے زیادہ وقت میں آیت کو پڑھا ہے تو اس کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ زکوٰۃ کا ایک نصاب مقرر ہوتا ہے اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

ہمیں امید ہے کہ آپ نے صحیح طریقہ سے زکوٰۃ ادا کی ہوگی اس لئے آپ کو یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ آپ مذکورہ آیت کا نقش حسب قاعدہ بنا کر ضرورت مندوں کو دے سکیں لیکن یہ حق آپ کو تب ہی حاصل ہوگا جب آپ نے نقوش کی زکوٰۃ طبعی چال سے ادا کردی ہو جس کی تفصیل شاگردی والے کتابچے میں موجود ہے۔

آپ نے اس عمل کی بھی اجازت چاہی ہے جو مفتاح الارواح میں دیا گیا تھا، ہماری طرف سے اس کی بھی اجازت دی جاتی ہے لیکن اس بات کی تاکید پھر کی جاتی ہے کہ آپ کوئی بھی عمل کریں اس

کو خوب غور وخوض کے ساتھ پڑھ لیں اور اس کی تمام شرطیں اور قاعدے ذہن میں رکھیں، کسی بھی عمل کو شروع کرنے میں جلد بازی نہ کریں، آپ اس عمل کو مثبت یا ذوجسدین مہینوں میں کر سکتے ہیں۔

آپ نے حاضرات کے عمل کی بھی اجازت طلب کی ہے، اس بارے میں یہ عرض ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کا حاضرات نمبر پوری گہرائی کے ساتھ پڑھیں اور پھر جو طریقے آپ کو پسند آئیں ان پر نشان لگاتے رہیں، کم سے کم آپ حاضرات نمبر میں سے دس طریقے چھانٹ لیں، پھر ہمیں بتائیں کہ آپ نے کون کون سے طریقے منتخب کئے ہیں، اس سے آپ کی صلاحیت کا بھی اندازہ ہوگا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ عمل منتخب کرتے وقت اپنی اور اپنے علم کی بساط کو پیش نظر رکھیں، جو لوگ اپنی طاقت اور بساط سے زیادہ کام کرنے کی سوچتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے وہ نہ صرف ناکام ہوتے ہیں بلکہ اپنا کوئی نقصان بھی کر لیتے ہیں اور سب سے بڑا نقصان تو یہی ہوتا ہے کہ اپنی زندگی کا وقت ضائع ہوتا ہے اور اس زندگی میں سب سے زیادہ قیمتی چیز وقت ہی ہے، وقت جب گزر جاتا ہے تو پھر گیا وقت دوبارہ ہاتھ نہیں آتا۔ مجموعی حیثیت سے آپ قابل تعریف ہیں۔ آپ روحانی عملیات کی لائن میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مَنْ جَدَّ وَجَدَ جو کوشش کرتا ہے وہ ایک دن پا لیتا ہے۔ اپنی غلطیوں کی سدھار کر کے اسی طرح جدوجہد جاری رکھیں انشاء اللہ ایک دن آپ کسی قابل بن جائیں گے اور جب کسی قابل بن کر خدمت خلق میں مصروف رہیں گے تو آپ کو لطف آئے گا اور ضرورت مند لوگ بھی راحت محسوس کریں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو خدمت خلق کا اہل بنائے اور ایک بڑی مخلوق آپ کی محنتوں اور خدمتوں سے فیضیاب ہو۔

آہ! یہ غم اولاد

سوال از محمد اسرائیل ـــــــــ بھاگل پور

خیریت سے رہ کر حضرت کی خیریت کا دربار الٰہی میں نیک طالب ہوں، حضرت ہمیں صرف ایک اولاد سے ہی قدرت نے نوازا تھا، وہ بھی سن بلوغ پر پہنچنے کے بعد اپنی مرضی کی شادی اس نے آج سے تین سال قبل رچالی۔ ہم دونوں میاں بیوی نے مجبوراً شادی میں شرکت کر لی، بہو قریب ڈیڑھ سال ٹھیک سے رہی، پھر آج قریب ڈیڑھ سال سے وہ دونوں میاں بیوی بنگال میں اپنے مائیکے میں رہ رہی ہے، یہاں سے وہ بیمار ماں کو دیکھنے کا بہانہ بنا کر گئی کہ دیکھ کر ایک ہفتہ میں چلے آئیں گے لیکن آج تک نہیں آئی اور نہ ہی دونوں نے کوئی رابطہ رکھا ہے۔

حضرت ہم دونوں میاں بیوی بہت ہی بے بسی اور مجبوری کی زندگی سے دوچار ہیں، حضرت میرا لڑکا ایسا بے وفا نہیں تھا وہ والدین کا وفادار تھا، ایسا لگتا ہے کہ اسے بیوی و سسرال والوں نے سحر کرا کر باندھ دیا ہو، میرے لڑکے کو کچھ کھلا پلا کر رکھ لیا ہے۔ حضرت آپ سے التجا ہے کہ میرے لڑکے کو والدین کی خدمت میں لانے کی کوئی صورت ہو تو برائے مہربانی غریب، مجبور اور ضعیف میاں بیوی کی مدد فرمائیں، اللہ رب العزت آپ کی مدد فرمائے گا۔

حضرت آپ میرے لڑکے کو والدین کے پاس واپس بلا دینے کی زحمت فرمائیں، تاحیات حضور کا شکر گزار بنا رہوں گا، حضرت وہی لڑکا واحد دونوں میاں بیوی کا سہارا ہے۔ لڑکے کا نام محمد رضوان اجمیری والدہ کا نام حسن بانو، والد کا نام محمد اسرائیل۔ بہو کا نام شبانہ پروین، والدہ کا نام بی بی رخسانہ، والد کا نام محمد سراج خاں۔

(نوٹ) حضرت میں دو سال سے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، اگر آپ کو سہولت ہو تو روحانی ڈاک میں بھی جواب اور علاج نوازنے کی زحمت فرمائیں۔

جواب

کتنی تمناؤں اور دعاؤں کے بعد انسان کو اولاد نصیب ہوتی ہے، کتنے میاں بیوی کو لڑکے کی آرزو ہوتی ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو ماں باپ بہت خوش ہوتے ہیں کہ ان کو ان کا وارث نصیب ہو گیا ہے، لیکن جب لڑکوں کا یہ حال ہوتا ہے کہ جو آپ نے تحریر کیا ہے تو بہت تکلیف پہنچتی ہے اور پل پل کف افسوس ملنا پڑتا ہے، پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس سے اچھا تو یہ ہوتا کہ ہم بے اولاد ہی رہتے اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر کسی کے اولاد نہیں ہوتی تو اس کو بس ایک ہی غم ہوتا ہے کہ وہ اولاد سے محروم ہے۔ لیکن اولاد والے کو تو ستر غم اولاد کی وجہ سے ہوتے ہیں، اولاد اگر فرمانبردار بھی ہو تو اس کی وجہ سے انسان کو ہزار طرح کے مسائل کا شکار

ہونا پڑتا ہے اور اولاد کی خاطر ایسے جتن بھی کرنے پڑتے ہیں جو انسان خود اپنے لئے نہیں کرتا اور اگر اولاد نافرمان ہو تو پھر انسان ایسے ایسے رنج سہتا ہے کہ بس توبہ ہی بھلی۔

یہ بات قرین قیاس ہے کہ آپ کی بہو نے آپ کے بیٹے کو بذریعہ جادو اپنے بس میں کرلیا ہوگا لیکن اس میں آپ سے بھول یہ ہوئی ہے کہ جب آپ کا بیٹا آپ سے نظریں پھیر رہا تھا اسی وقت اس کا روحانی علاج کرانا چاہئے تھا، جب چڑیا سارا کھیت ہی چگ گئی تو پھر پچھتاوے سے کیا حاصل ہے۔ اس کا فوٹو یا کپڑا دیکھے بغیر ہم یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتے لیکن اگر یہ سچ ہے کہ وہ سحر کی لپیٹ میں ہے تو پھر بھی علاج اس لئے آسان نہیں ہے کہ وہ اس وقت آپ سے دور ہے، سحر زدہ کا علاج اسی وقت ممکن ہے کہ جب ہم اس کے گلے میں تعویذ ڈال سکیں اور اس کو نقوش وغیرہ پلا سکیں، دور بیٹھ کر علاج کیسے ممکن ہے، ہم اس وقت صرف دعا کر سکتے ہیں، جب وہ لوٹ کر آجائے تب ہی آپ اس کا علاج کرا سکتے ہیں۔ فی الحال ان کے دلوں میں محبت ڈالنے کے لئے آپ یہ تعویذ لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گھر میں لٹکا سکتے ہیں۔ اس تعویذ کی برکت سے یہ ممکن ہے کہ وہ دونوں لوٹ کر آجائیں اور آپ سے کچھ معافی تلافی کرلیں۔

اگر اللہ کے فضل وکرم سے بیٹے کی واپسی ہوجاتی ہے تو روزانہ ۲۰۰ مرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کر کے اس کو پلا دیا کریں۔ اس کے گلے میں تعویذ ڈالنا شاید ممکن نہیں ہوگا، لیکن اگر ممکن ہو اور آپ کا بیٹا تعویذ بازو پر باندھنے یا گلے میں ڈالنے کے لئے آمادہ ہوجائے تو یہ تعویذ سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ اس تعویذ کی برکت سے سحر کٹ جائے گا۔ تعویذ یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۰۷	۲۱۰	۱۹۷
۲۰۹	۱۹۸	۲۰۳	۲۰۸
۱۹۹	۲۱۲	۲۰۵	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۱	۲۰۰	۲۱۱

گھر میں لٹکانے والا تعویذ یہ ہے۔ یہ تعویذ ہری روشنائی سے لکھا جائے گا اور ہرے کپڑے ہی میں پیک ہوگا۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

برائے تسخیر قلوب

محمد رضوان اجمیری ابن حسن بانو وشبانہ پروین بنت بی بی رخسانہ علی حب محمد اسرائیل وعلی حب حسن بانو والدین محمد رضوان اجمیری حسن بانو والدین محمد رضوان اجمیری بحق حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

تعویذ گھر میں لٹکانے کے بعد روزانہ آپ دونوں میاں بیوی ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر بیٹے اور بہو کی واپسی کی دعائیں کرتے رہیں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی اور وہ دونوں واپس آجائیں گے۔ اس دوران آپ کے بیٹے کا فون بھی آسکتا ہے، اگر فون آجائے تو آپ ٹھنڈے لب ولہجہ کے ساتھ اس سے بات چیت کریں اور از راہ مصلحت اپنی بہو کو برا بھلا کہنے سے احتراز برتیں۔

اگر آپ اپنے بیٹے کو اپنانا چاہتے ہیں تو فی الحال بہو کی برائیاں نہ کریں بہو کو برا بھلا کہنے سے بات نہیں بنے گی۔ اگر آپ کی بہو واقعتاً بری بھی ہو تب بھی مصلحت کا تقاضہ ہے کہ آپ اس کو برا بھلا نہ کہیں کیوں کہ آپ کے بیٹے کی آنکھوں پر پر اس کی محبت کی پٹی بندھی ہوئی ہے اور وہ غالباً سحر کی لپیٹ میں بھی ہے تو پھر آپ کا کہنا سننا اس پر اثر انداز نہیں ہوگا، البتہ جب اس کی آنکھوں سے پٹی کھل جائے گی تب اس کو اندازہ ہوگا کہ وہ غلطی پر تھا۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کے بیٹے اور بہو کو عقل سلیم دے، انہیں اپنی غلطیوں کا احساس ہو اور وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے آپ کے پاس واپس لوٹیں اور پھر آپ کے ساتھ ہی رہنے بسنے کے لئے تیار ہوجائیں یہ ناممکن نہیں ہے، بس اللہ آپ پر اپنا فضل فرمادے۔

❋ ❋ ❋ ❋ ❋

اقوال دانشمندان عرب

☆جو خیر کو بوتا ہے وہ خوشی کی فصل کاٹتا ہے اور جو برائی کو بوتا ہے وہ ندامت کی فصل کاٹتا ہے۔(الیاس) ☆جس نے کسی سفلہ مزاج اور کمینہ خصلت آدمی کا احترام کیا وہ گویا اس کی کمینگی میں حصہ دار ہے۔(قصی) ☆جو شخص کسی قبیح چیز کو مستحسن سمجھتا ہے وہ اس قبیح چیز کے حوالے کردیا جاتا ہے۔☆عزت وتکریم سے جس کی اصلاح نہیں ہوتی، ذلت ورسوائی اس کی اصلاح کردیتی ہے۔☆تلوار کی حفاظت اس کی نیام ہی سے ہوسکتی ہے۔جو آدمی قبیلہ پر تیر اندازی کرتا ہے، وہ خود بھی اپنے تیر کا نشانہ بنتا ہے۔(حضرت ہاشمؓ) ☆اپنے ہم نشین کی عزت کرو، تمہاری مجلس آباد رہیں گی۔اپنے شریک کار کی حفاظت کرو، لوگ تمہاری پناہ لینے کے مشتاق ہوں گے۔☆اللہ تعالیٰ جب کوئی مملکت بنانا پسند کرتے ہیں تو اس کے قیام کے لئے جوانمرد پیدا فرمایا کرتے ہیں۔☆جب تک کسی شخص کی عزت کو خست اور کمینگی کا داغ نہ لگے اس وقت تک جو لباس بھی وہ پہنے وہی اسے خوبصورت لگتا ہے۔(سموئیل) ☆بیشک شرفاء کی تعداد ہمیشہ قلیل ہوتی ہے۔☆عورتوں کا ظاہری حسن وجمال تمہیں نسب کی پاکیزگی سے غافل نہ کردے۔☆میں ان تمام دلائل کو بھول جاتا ہوں اور جو کچھ بولتا ہوں وہ سب اوٹ پٹانگ ہوتا ہے۔

☆محبوب! تمہیں کہنے کی بہت سی باتیں ہوتی ہیں مگر تماری ملاقات میسر ہوتی ہے تو سب کچھ بھول جاتا ہوں۔☆جہاں جہاں میری روح ہے وہاں وہاں تیرا عشق سما گیا ہے۔☆جب تک کوئی شخص تقویٰ کا لباس زیب تن نہ کرے گا وہ ننگا ہے اگرچہ اس نے کپڑے پہنے ہوں۔☆اگر تو کسی شریف آدمی کی عزت کرے گا تو وہ مدت العمر ممنون رہے گا اور اگر تو کسی کمینہ فطرت آدمی کی عزت کریگا تو وہ اور زیادہ سرکش ہوجائے گا۔☆جہاں تلوار استعمال کرنی چاہئے وہاں سخاوت سے کام لینا مضر ہے۔جس طرح سخاوت کے موقع پر تلوار کا استعمال خطرناک ہے۔☆جہاں عتاب نہ ہو وہاں محبت نہیں ہوتی۔جب تک عتاب کا سلسلہ باقی ہے محبت بھی باقی ہے۔

☆جب تم زندہ لوگوں کی خدمت کرنے کے اہل نہیں تو ان کی روح کی خدمت کیسے کر سکتے ہو؟ ☆ایک نابینا دوسرے نابینا کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں جا گریں گے۔☆جو یہ مان گیا کہ اس سے غلطی سرزد ہوگی ہے لیکن اس غلطی کو درست نہیں کرتا گویا وہ ایک اور غلطی کرتا ہے۔☆سریلی آوازیں اور خوبصورت چہرے عموماً برائی کی طرف لے جاتے ہیں۔

صداقت، انسان کو عظیم بتاتی ہے اور انسان صداقت کو عظیم تر بناتا ہے۔☆ان سے کبھی دوستی نہ کرو جو تجھ سے بہتر نہیں ہیں۔☆اچھے خیالات کسی دولت سے کم نہیں ہوتے۔☆غرور سے زیادہ برائی، حماقت دنیا میں پیدا ہی نہیں ہوئی۔☆ہم جو کہتے ہیں یا تو اوروں کے کلام سے مستعار لے کر کہتے ہیں یا اپنے کلام کو بار بار دہراتے ہیں (کعب ابن زہیر) ☆گناہ سے بچنے کی سب سے بہتر تدبیر ترک تعلقات ہے۔

بیوی کی تلاش

ایک عرب نے اپنے بیٹوں کو نصیحت کی کہ چھ قسم کی عورتوں سے شادی نہ کرنا۔

(۱)انانہ (۲)منانہ (۳)احنانہ (۴)حداقہ (۵)براقہ (۶)شدافہ

انانہ۔یعنی وہ عورت جو ہر وقت سر پر پٹی باندھے رہے درد او شکوہ وشکایت ہی اس کا معمول ہو۔

منانہ۔جو عورت مرد پر احسان ہی جتاتی رہے کہ میں نے تیرے ساتھ یہ احسان کیا اور تجھ سے تو مجھے کچھ بھی حاصل نہ ہوا۔

حنانہ۔یعنی وہ عورت جو ہر وقت اپنے سابقہ خاوند ہی کو یاد کرتی رہے اور کہتے کہ وہ تو بڑا اچھا تھا لیکن تیرے اندر کوئی خوبی نہیں۔

حداقہ۔وہ عورت جو خاوند سے ہر وقت فرمائش ہی کرتی رہے۔جو کچھ دیکھے خاوند سے کہے یہ لا کر دو گے تو بچوں گی۔

براقہ۔وہ عورت جو ہر وقت اپنی چمک دمک بنانے میں لگی رہے۔

داقہ تیز زبان جو ہر وقت باتیں کرنے میں ہی لگی رہے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

قسط نمبر ۸

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

ارشادِ الٰہی ہے:

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ.

(سورہ مومنون:۱۲)

"یعنی اور البتہ ہم نے انسان کو بجتی مٹی سے پیدا کیا۔"

اللہ تعالیٰ جب اپنے علم ازل سے جانتا تھا کہ انسان دنیا میں پیدا ہوگا اور یہ زمین اسی سے آباد ہوگی اور بسے گی اور آزمائش وامتحان کے دور سے لامحالہ یہ گزرے گا تو اس نے انسان کو نسل پھیلانے کا مادہ بخشا اور ایک دوسرے سے نسل چلانے کی قابلیت اس کو عطا کی، مذکر و مؤنث پیدا کرکے محبت والفت کے رشتہ سے ان کو آپس میں جوڑا، مادۂ شہوت ان کو دیا اور اس کو روکنے کی طاقت ان سے چھینی، لامحالہ اسی مادہ کے تحت انہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ ڈھونڈا۔

انسان کی قوت فکریہ کو اس کام پر لگایا کہ مادۂ انسانی کو طبعی راہ سے منتقل کرکے قرارگاہ نطفہ اور پیدائش گاہ انسان میں پہنچائے جہاں اس کی تخلیق کا کام عمل میں آئے، چنانچہ اسی قوت کے زیر اثر یہ مادہ پشت پدر سے منتقل ہوکر شکم مادر میں آیا اور در پردہ اس نے اپنی جگہ بدلی لیکن اس کی اصلیت ذرہ برابر نہ بدلی۔ حالانکہ یہ مادہ اثر لینے میں بہت ہی تیز ہے، غیر چیز کی ملاوٹ سے فوراً فساد پذیر ہوتا ہے اور اپنی اصلیت کو چھوڑ بیٹھتا ہے، اس میں مختلف اجزاء برابر کی مقدار کے ملے ہوئے ہیں، پھر اس مادہ سے مذکر یا مؤنث کی تخلیق ہوئی، اس نے پہلے جمے ہوئے خون کی شکل، پھر گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کی، اس کے بعد یہ ہڈی کی شکل میں آیا اور اس نے گوشت کا لباس پہنا، آخر میں یہ گوشت کا ڈھانچہ رگوں اور پٹھوں سے جکڑا گیا، سارے اعضاء ایک ایک کرکے اس میں لگے، سر لگا اور اس میں کان، آنکھ، ناک، منہ اور دوسرے روزن کی تخلیق عمل میں آئی، آنکھ کا کام دیکھنا قرار پایا، ملاحظہ کیجئے یہ آنکھ کس انوکھے طریقہ سے چیزوں کو دکھاتی ہے اور عقل انسانی کو حیرت میں ڈالتی ہے، یہ سات پرتوں سے بنی ہے، ہر پرت کا خاص خاصہ اور مخصوص صفت ہے، اگر ان میں سے ایک پرت بھی نہ ہو یا بگڑ جائے تو آنکھ اپنا کام چھوڑ بیٹھے۔ آنکھوں کے چاروں طرف پلکوں کا کیسا عجیب حصار کھینچا گیا ہے اور ان کو کیسی تیز حرکت عطا ہوئی ہے تاکہ یہ آنکھ کی ہر موذی چیز مثلاً غبار وغیرہ کو آنکھ میں جانے سے تیزی سے روک دیں۔

گویا پلکیں آنکھوں کی حفاظت کے دروازے ہیں کہ بوقت حاجت کھلتے ہیں اور رفع حاجت پر بند ہوجاتے ہیں، پلکوں سے نہ صرف حفاظت منظور تھی، بلکہ آنکھ اور چہرے کی خوبصورتی بھی، اس لئے ان کو نہ ضرورت سے زیادہ درازی ملی کہ جمال میں فرق نہ بدنما کوتاہی عطا ہوئی کہ بدزیبی بھی پیدا ہو اور آنکھ میں ان کے چبھنے کا اندیشہ بھی ساتھ ساتھ ہو، نیز آنسوؤں میں ایک کھار پیدا کی گئی جو آنکھ میں پڑے ہوئے میل کچیل کو کاٹ کر باہر نکالے۔

ذرا غور کیجئے کہ آنکھوں کے ہر دو اطراف یعنی کوئے وسطی حصہ کی نسبت سے قدرے پست رکھے گئے ہیں کہ اگر کوئی چیز آنکھ میں پڑ بھی جائے تو اطراف کی طرف آسانی سے ڈھل جائے۔

چہرہ کی خوبصورتی کو دوبالا کرنے کے لئے آنکھوں کے اوپر ابرو پیدا کی گئیں اور ان سے بھی آنکھوں کے بچاؤ کا کام لیا گیا۔ ان کے بالوں کو بھی ضرورت سے زیادہ درازی نہیں ملی کہ بدرونقی پیدا ہو، البتہ سر اور داڑھی کے بالوں کو درازی اور کوتاہی دونوں کی قابلیت نصیب ہوئی، لہٰذا ان کو جمال کے پیش نظر دراز اور کوتاہ کرلیا جاتا ہے۔ پھر نظر عبرت منہ اور زبان پر بھی ڈالئے اور ان کی حکمتوں کو ذہن نشین کیجئے، قدرت نے ہونٹوں کو منہ کے لئے پردہ بنایا اور ایک ایسے دروازے کا ان سے کام لیا جو ضرورت ختم ہونے پر بند ہوجاتا ہے۔

ہونٹوں سے مسوڑھوں اور دانتوں کی حفاظت کا کام بھی لیا گیا اور چہرہ کی خوبصورتی بھی ان سے بڑھائی گئی، اگر ہونٹ نہ ہوتے تو چہرہ بڑا بدہیئت نظر آتا، ساتھ ساتھ بولنے میں بھی ہونٹوں کا زبردست ہاتھ ہے، دل کی ترجمانی اور صفت گویائی کے لئے زبان کو خصوصیت کے ساتھ پیدا کیا گیا جو الفاظ بھی ڈھال ڈھال کر نکالتی ہے اور غذا کھاتے وقت لقموں کو الٹ پلٹ کرتی ہے ان کو داڑھوں کے اندر ڈال کر اچھی طرح پیستی ہے تاکہ ان کا نگلنا آسان ہوجائے، پھر قدرت نے بہت سے جدا جدا دانت بنائے ان کو مسلسل ایک ہڈی نہیں کیا، یہ اسی مصلحت سے کہ اگر ان میں سے کچھ از کار رفتہ ہوجائیں تو باقی سے کام لیا جاسکے۔ دانتوں سے نفع اور کام بھی مقصود ہے اور چہرہ کا حسن و جمال بھی۔ دانتوں کو بدن کی اور ہڈیوں کی طرح نہیں بنایا بلکہ ان کو مخصوص سختی بخشی کیوں کہ ان سے ہر وقت اور سخت کام لینا تھا۔

داڑھوں پر نظر کیجئے کہ ان کو کیسی بڑائی اور چوڑائی ملی ہے کیوں کہ ان سے غذا پیسنے کا کام لینا تھا اور ہضم غذا کا پہلا زینہ دانت ہی ہیں، آگے کے دانت نوکیلے غذا کاٹنے کے لئے رکھے گئے اور منہ کی خوبصورتی کا سبب بھی بنائے گئے، ان کی جڑوں کو مضبوط اور ان کے سروں کو تیز کیا، ان کو سفید رنگ عطا کیا اور مسوڑھوں کو سرخ رکھا، دانتوں کو کیا برابر برابر جوڑا گویا کہ موتیوں کی ایک لڑی ہے، منہ میں قدرت نے ایک خاص مقدار میں تری ہر وقت پوشیدہ رکھی کہ بوقت ضرورت کام آئے، اگر یہ ہر وقت معرض ظہور میں رہتی تو انسان کے لئے بڑی تشویش کن ہوتی۔

یہ اسی مقصد کے تحت رکھی گئی کہ اس سے چبایا ہوا کھانا نرم ہوکر بغیر کسی دکھ اور الم کے حلق کے نیچے اتر جائے، اُدھر کھانے کا کام ختم ہوا ادھر یہ پھر روپوش ہوئی، بس پھر اسی قدر تری رہ جاتی ہے جس سے حلق کا کوا اور حلق تر رہیں کہ گویائی میں آسانی ملے کیوں کہ منہ کی بالکل خشکی بھی تو مہلک ہے۔

کھانا کھانے والے کو کھانے میں لذت عطا ہوئی اور زبان کو چکھنے کا مادّہ ملا تاکہ اس مادہ کے ذریعہ زبان پتہ لگالے کہ کونسی چیز اس کے ذوق کے موافق ہے اور کونسی چیز ذوق کے خلاف ہے، صرف اس غرض سے کہ اگر کھانے کی حاجت ہو تو موافق اشیاء کھاپی کر چٹخارہ حاصل کیا جائے اور مخالف ذوق سے بچا جائے نیز زبان ہی سے اشیاء کی گرمی اور سردی کا بھی پتہ چلتا ہے اور مقدار کا علم بھی ہوتا ہے۔

کانوں کی حکمت پر غور کیجئے، ان کو بھی ایک خاص مقدار میں رطوبت ملی ہے کہ اگر کوئی کیڑا مکوڑا اس میں گھس پڑے تو اس کو یہ رطوبت ہلاک کردے، پھر کان کی ساخت ایک سیپی نما ہے، اس مقصد کے ماتحت کہ آواز پہلے اس کے حلقہ میں جمع ہو اور پھر یہاں سے نکل کر کان کے پردے پر ٹکرائے اور اس پردہ میں بے پناہ احساس کا مادّہ رکھا کہ اگر چھوٹے سے چھوٹا کیڑا بھی پاس آکر بھنبھنائے تو وہ پتہ لگالے، پھر دیکھئے کان کو کیا موڑ اور خم ملے ہیں اور پردہ تک کیسے پیچ ہیں تاکہ کان میں گھسنے والی شئے کی راہ لمبی ہوجائے اور پردہ تک پہنچنے میں اس کو کئی رخ میں حرکت کرنی پڑے اور اس درمیان میں انسان غفلت سے بیدار ہوکر کان کی حفاظت کرے۔ نیز سونگھنے کی طاقت بھی کچھ کم حیران کن نہیں، بس اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے کہ ناک میں ہوا داخل ہونے سے اچھی بری بو کا کیسے احساس ہوتا ہے، دیکھئے قدرت نے چہرہ کے بیچ میں ناک کو کیسا بلند پیدا فرمایا۔ اچھی شکل اس کو دی اور اس میں دو سوراخ نتھنے لگادیے اور مادّہ احساس ان کو بخشا کہ ہوا سونگھ سونگھ کر یہ کھانے پینے کی چیزوں کی اچھی بری بوؤں کا پتہ لگائیں، اچھی بو سے لطف لیں اور بری سے بچیں نیز ہوا سونگھ کر زندہ رکھنے والی روح دل تک پہنچائیں اور اس طرح اس کی اندرونی حرارت مٹا کر اس کو تسلی بخشیں، ساتھ ساتھ ذخیرہ اور حلق کو دیکھئے کہ وہ آوازوں کے نکلنے کے لئے بنایا گیا اور قدرت نے زبان کو منہ میں گھمایا تاکہ وہ آوازوں کو مختلف مقامات میں حرکت دے کر ان کو جدا جدا حروف کی شکل میں لے آئے اور بولنے کی مدت کچھ بڑھ جائے۔

پھر نرخرہ کو تنگی و فراخی، چکناہٹ اور کھردے پن میں سختی و نرمی درازی اور کوتاہی پن مختلف اشکال میں پیدا کیا اور اسی اختلاف سے آوازیں آپس میں مختلف اور جدا جدا ہوگئیں اور ایک آواز دوسرے سے نہ مل سکی جس طرح ایک شکل دوسری شکل سے نہیں ملتی اور ہر شکل میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آواز سننے والا بہت سوں کو محض آواز ہی سے پہچان لیتا ہے بالکل جس طرح ہر شخص اپنی شکل و شباہت سے شناخت میں آجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا و علیہ السلام کو پیدا فرمایا اور پھر حضرت حوا علیہا السلام کو تو ان کی صورتوں میں فرق و تمیز رکھا اور ان

جب نسل چلی تو وہ اپنے باپ اور ماں بھی مختلف الشکل ہوئے اور آپس میں ایک دوسرے سے بھی یہ صرف اس مقصد سے کہ ہر شخص صاف شناخت میں آسکے۔

اب آیئے ہاتھوں کی ساخت کو دیکھئے کہ قدرت نے ان کو مقصد حاصل کرنے اور نقصان دور کرنے کی کیسی قابلیت عطا کی ہے، ہتھیلی کو چوڑا بنایا اور اس میں جدا جدا پانچ انگلیاں لگائیں جو کئی پوروں پر تقسیم ہیں، چار انگلیوں کو ایک رخ میں رکھا اور انگوٹھے کو ایک رخ میں اور اس کو تمام انگلیوں پر گھومنے کی صلاحیت بخشی، اگر اگلی پچھلی ساری مخلوق مل کر سوچ و بچار کرے اور انگوٹھے اور انگلیوں کی ساخت موجودہ ساخت سے جدا گھڑنے کی کوشش کرے اور انگلیوں کی درازی اور ترتیب کو بھی نئی شکل دینے لگے تو وہ اپنی اس کوشش میں قطعاً عاجز و قاصر رہے۔

موجودہ ساخت سے ہاتھ آسانی سے چیز پکڑتے اور اس کو لیتے دیتے ہیں۔ اگر ہاتھ کو بالکل پھیلا دیں تو وہ پھیلی ہوئی چیز ہے جس پر آپ جو چاہیں رکھیں، اگر بند کر کے مکا بنالیں تو وہ مارنے کا ہتھیار ہے، اگر کچھ بند کرلیں اور کچھ کھلا ہوا رکھیں تو وہ ایک چلو ہے، اگر ہتھیلی کو تو کھول لیں لیکن انگلیوں کو ملالیں اور موڑ لیں تو وہ ایک بیلچہ اور پھاوڑہ کی شکل ہے، پھر انگلیوں کے سروں پر ناخن لگائے کہ انگلیاں خوب صورت نظر آئیں اور انگلیوں کے اوپر کی جانب سے بچاؤ بھی ہو سکے اور ایک گونہ ان میں مضبوطی آجائے نیز اس مقصد سے بھی کہ ناخن ہی کے ذریعہ انگلیاں چھوٹی سے چھوٹی چیز زمین پر سے چن لیں اور اگر بدن میں کہیں بھی چلے تو کھجلا بھی لیں۔ (باقی آئندہ)

گلدستہ عملیات

کالے جادو کی کاٹ

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . قرآن پاک میں ہر مشکل وبیماری کا حل موجود ہے۔ بس عقیدہ مضبوط ہونا چاہئے۔ قرآن پاک میں اللہ پاک کا ارشاد ہے کہ اور ہم قرآن میں وہ چیز اتارتے ہیں جو شفا و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے۔

سورۂ یٰسین پاک کی آیت سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . میں بہت سے پوشیدہ راز اسرار اور بے شمار فضائل اور ہر قسم کے امراض سے شفاء کامل موجود ہے۔ ہر چیز کا دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل یٰسین پاک ہے۔ اور یٰسین پاک کا دل یہ آیت ہے۔ آج کل کالے علم اور کالے جادو کا مرض بڑھتا جارہا ہے۔ آئے دن کوئی نہ کوئی ہر گھر میں اس مرض میں مبتلاء نظر آتا ہے۔ خلق خدمت کا جذبہ رکھتے ہوئے میں یہ عمل ان بہن اور بھائیوں کی خدمت میں پیش کررہا ہوں، جو کالے علم کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔

اگر کسی پر کالا جادو کردیا گیا ہو جس کے باعث وہ شدید بیمار رہتا ہو، ایسے مریض کو صحت یاب کرنے کی غرض سے باوضو حالت میں تین سومرتبہ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . پڑھ کر پانی پردم کریں اور تین سو دفعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں۔ دم کیا ہوا پانی روزانہ سات یوم تک پلائیں۔ اول وآخر درود پاک لازمی پڑھیں۔ انشاء اللہ کیسا ہی جادو ہوگا، اس کا خاتمہ ہوجائے گا۔

ملازمت کے لئے

اگر کسی حاسد نے جادو کے ذریعہ کسی کی ملازمت یا کاروبار میں رکاوٹ ڈال دی ہو، اس کے واسطے ہر نماز کے بعد سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . کو ۳۱۳ ر مرتبہ پڑھا کریں اور اس آیات کا نقش لکھ کر کاروبار کی جگہ فریم کروا کر لگائیں اور ایک عدد نقش اپنے بازو پر باندھے یا گلے میں ڈالے، انشاء اللہ ہر قسم کی رکاوٹ دور ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

سَلَام	قَوْلًا مِن	رَبّ	رَحِيم
رَحِيم	رَبّ	قَوْلًا مِن	سَلَام
قَوْلًا مِن	سَلَام	قَوْلًا مِن	رَبّ
رَبّ	قَوْلًا مِن	سَلَام	قَوْلًا مِن

یاالٰہی ہر قسم رکاوٹ وجادو سفلی علم ختم شود بحق سلام قول من رب الرحیم

لڑائی جھگڑے سے بچنے کے لئے

اگر گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو تو، اس مقصد کے لئے سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . کو تین سومرتبہ پڑھ کر پانی پردم کریں اور گھر کے تمام افراد کو تین دن تک پلاتے رہیں اور سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . کا ورد جاری رکھیں۔ گھر کے چاروں کونوں میں ۲۱، ۲۱ ر مرتبہ پڑھ کر بعد نماز فجر کرلیا کریں۔ انشاء اللہ لڑائی و جھگڑا ختم ہوجائے گا۔

جلد شادی کے لئے

اگر کسی نے جادو سفلی علم کے ذریعے کسی کی شادی یا رشتہ میں رکاوٹ ڈال دی ہو تو اس مقصد کے لئے آپ کو چالیس دن تک اس آیت مبارک کو تین سومرتبہ بعد نماز فجر تلاوت کریں اور اس آیت مبارکہ کا نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھے۔ انشاء اللہ آپ کا کام ہوجائے گا۔ وہ نقش یہ ہے۔

یاسلام	۷۸۶		یاسلام
۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

(اپنا مقصد لکھیں)

جادو کا وار نہ چلے۔ اگر آپ کو کسی دشمن وحاسد کا خوف ہو کہ وہ کوئی بھی جادو حملہ نہ کرنے اور آپ اس سے بچ کر رہیں تو اس مقصد کے لئے اور جادو سے محفوظ رہنے کی غرض سے نماز فجر کی ادائیگی کے بعد طلوع آفتاب سے قبل باوضو حالت میں آیت مبارکہ کا یہ نقش لکھیں۔ اپنے بازو یا گلے میں باندھے اور آیت مبارکہ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ . کو ۴۱ ر مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیا کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کے ہر وار سے محفوظ رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

یا حفیظ ۷۸۶ یا حفیظ

سلام	قولامن	رب	رحیم
سلام	قولامن	رب	رحیم
سلام	قول من	رب	رحیم
سلام	قول من	رب	رحیم

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ .

بحق یا حفیظ

قسط نمبر:۲

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

دعاءِ محرابِ اعظم

بزرگوں نے اس دعا کے بے شمار فضائل لکھے ہیں۔ حضرت امام غزالیؒ نے مشکوٰۃ الانوار میں تحریر فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ صدقِ دل اور حسنِ نیت کے ساتھ اکیس مرتبہ پڑھے گا وہ کسی بھی حاکم اور افسر کے سامنے جائے اس کو عزت و سرخروئی حاصل ہوگی اور اگر افسر ظالم بھی ہوگا تو اُس پر مہربان ہوگا اور اس کی گزارشات کو انسان محفوظ رہتا ہے۔ اس دعاء کی برکت سے پریشانیوں سے نجات بھی ملتی ہے اور پریشانیوں سے انسان بھی محفوظ رہتا ہے۔ اس دعا کی برکت سے مقدمات میں بھی کامیابی ملتی ہے اور ہر طرح کی مقابلہ آرائی میں فتح حاصل ہوتی ہے۔

دعا یہ ہے: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. یاعظیمُ یااحدُ یَاصمدُ یاسلامُ یامؤمنُ یامھیمنُ یاسمیعُ یابصیرُ یاعلیمُ یاکبیرُ یادلیلُ یاقویُ یامنانُ یاتوابُ یامجیدُ یامحمودُ یامعبودُ یاحدودُ یاحیُّ یاقیومُ برحمتکَ یاارحم الراحمین اللّھم یستولی امری بجاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم.

دفعِ نظرِ بد کا موثر طریقہ

اگر کسی بچے یا بڑے پر نظر بد کا اثر ہو تو ایک سو گیارہ بار یہ آیت پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس کو پلایئے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا.

مرگی کا تیر بہدف علاج

شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ زادالمتقین میں لکھتے ہیں کہ مرگی سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک تیر بہدف دعا مجھے میرے شیخ سے پہنچی ہے، وہ یہ کہ مندرجہ ذیل آیات کو سفید کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. اَلَّذِیْ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ. ثُمَّ سَوّٰہُ وَ نَفَخَ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِہٖ وَ جَعَلَ لَکُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَۃَ قَلِیْلًا مَّا تَشْکُرُوْنَ.

پھر ان آیات کو ایک چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر عرقِ گلاب سے دھو ڈالئے اور اس کو کسی بوتل میں رکھ لیں، مریض کو سات دن تک صبح شام یہ عروق پلائیں۔ انشاء اللہ مرگی سے نجات مل جائے گی۔ شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس عمل کو مرگی کے جس مریض پر آزمایا ہے موثر پایا ہے۔

رجوع خلق کے لئے دعا

حضرت خواجہ عبدالباقیؒ انوار السالکین میں لکھتے ہیں کہ یہ دعا مقبول مجھے اپنے شیخ طریقت سے پہنچی ہے۔ یہ رجوع خلق کے لئے تیر بہدف ہے۔ اگر کوئی شخص اس دعا کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا تو اللہ کی مخلوق اس کی طرف متوجہ ہوگی اور اس شخص کی گفتگو میں ایک طرح کا اثر رہے گا جو سننے والوں کو متاثر کرے گا۔ اس شخص کے روحانی مرتبے بلند ہوں گے اور لوگ اس کی اطاعت کرنے پر مجبور رہیں گے۔

دعاء مقدس یہ ہے۔ اس دعا کو نمازِ فجر کے بعد مکمل تنہائی میں روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

یا مجیبُ یا اللّٰہ یارؤف یا اللّٰہ یا رحمٰن یا اللّٰہ یا رافعُ یا اللّٰہ یا سمیعُ یا اللّٰہ یا قدوسُ یا اللّٰہ یا سلامُ یا اللّٰہ یا خالقُ یا اللّٰہ یا عزیزُ یا اللّٰہ یا حیُّ یا اللّٰہ یا قیومُ یا اللّٰہ یا باسطُ یا اللّٰہ یا معطیُ یا اللّٰہ یا فتاحُ یا اللّٰہ یا ذوالجلال والاکرام۔

سورہ انا انزلنٰہ کی تاثیر

شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ ضیاء القلوب میں لکھتے ہیں کہ سورہ انا انزلناہ کو کاغذ پر گلاب وزعفران سے صاف صاف لکھ کر اس کو آبِ زم زم سے دھو کر پینے سے ان لوگوں کی نظروں میں معظم ہوجاتا ہے، لوگوں پر اس کا رعب قائم ہوتا ہے۔ اگر رمضان المبارک کا چاند دیکھ کر اس سورۃ کو ۲۱ مرتبہ پڑھ لیا جائے تو عام سال آسمانی آفتوں سے حفاظت رہے۔ اگر حمل ٹھہرنے کے بعد حاملہ روزانہ ایک بار اس سورت کو پڑھتی رہے تو حمل محفوظ رہے اور بچوں میں تندرستی پیدا ہو۔ اگر کوئی شخص اس سورت کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے تو وہ خلقِ خدا کی نظروں میں محبوب ہوجائے۔ اگر کوئی قیدی روزانہ اس سورت کو نمازِ فجر کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے تو بہت جلد اس کو قید سے رہائی نصیب ہوجائے۔ اگر ہر جمعہ کو کوئی شخص اس سورت کو بعد نماز جمعہ ۲۱ ربار پڑھنے کا معمول رکھے تو وجاہت حاصل ہو۔ دشمنوں پر رعب طاری ہو اور ظالم افسران بھی اس کے سامنے جھکنے پر مجبور ہوں۔ ایک بزرگ نے فرمایا ہے کہ اگر امتحان کے زمانہ میں کوئی طالب علم اس سورت کو روزانہ فجر کے بعد سو بار پڑھ لے تو اس کو امتحان مین اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل ہو۔

دعاءِ نور

ایک دن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام لکھ دیا ہے اور دعاءِ نور کا یہ تحفہ بھجوایا ہے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دعا اس سے پہلی امتوں پر بھیجی گئی تھی مگر اس دعا میں کچھ اور اضافہ کرکے آپ کی امت کو ایک تحفہ کی طرح بھجوائی ہے۔ مزید یہ فرمایا کہ اس دعاء کا پڑھنے والا اور اس دعا کو اپنے پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش حالی کی پُرسکون زندگی گذارے گا، ہر طرح کے فتنہ وفساد سے محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا۔ میدانِ حشر میں اس کو دیکھنے والے کہیں گے کہ کسی ولی یا شہید کا چہرہ ہے جس مثل آفتاب و ماہتاب چمک رہا ہے۔ حضرت جبرئیل نے مزید ارشاد فرمایا کہ اس دعا کا پڑھنے والا ظالموں کے ظلم سے آزاد رہے گا۔ اگر وہ کسی سے کوئی مقابلہ کرے گا تو سرخ رو رہے گا اور اس کو فتح حاصل ہوگی۔ اگر سفر پر جائے تو صحیح سلامت

واپس ہوگا اور دورانِ سفر ہر طرح کی آفت سے محفوظ رہے گا اور اس دعا کے پڑھنے والے کی موت قابلِ رشک موت ہوگی، اس کا خاتمہ ایمان ویقین پر ہوگا۔ اس دعا کے وردر کھنے والے کے مرتبے بلند ہوں گے اور اس کو ترقی کرنے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکے گی۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ يَانُوْرُ تَنَوَّرْتَ بِالنُّوْرِ وَالنُّوْرُ فِى النُّوْرِ نُوْرِكَ يَانُوْرُ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَدَيْنَا و . اِدْفَعْ عَنَّا بَلَائَنَا يَا رءُوْف لَبَّيْكَ وَاَكْرِمْ لَبَّيْكَ وَ اَنْ يَبْعَثَ مَنْ فِى الْقُبُوْرِهِ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا خَيْرَ الدَّارِيْنَ مَعَ الْقُرْبِ وَالْاِخْلَاصِ وَالْاِسْتِقَامَةِ بِلُطْفِكَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا. بِرَحْمَتِكَ يَااَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

وہ چھتیس آیات جن میں لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ آیا ہے

ان ۳۶ ر آیات کے بزرگوں نے بے شمار فوائد لکھے ہیں۔ ان میں سے چند فائدے یہ ہیں:

جو شخص نمازِ فجر کے بعد ان آیات کو پڑھے گا وہ کھوئی ہوئی طاقت سے بہرہ ور ہوگا۔ اس کو خوش حالی حاصل ہوگی، امرا اور افسران اس کی تابعداری کریں گے، مخلوق مسخر ہوگی، بیوی بچے فرماں بردار رہیں گے، قرضوں سے نجات ملے گی، دوسروں کی طرف جو قرض ہوگا وہ وصول ہوگا۔ اگر کوئی شخص کسی مقدمہ کا شکار یا کسی ظالم کے ظلم کی زد میں ہو یا قرض بے تحاشہ بڑھ چکا ہو اور ادا ہونے کی کوئی امید نہ ہو یا اپنے بچوں کے شادی سے پریشان ہو، لڑکیوں کے پیغام نہ آتے ہوں تو ایسے تمام صورتوں کو میں ان آیات کو جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ ہر مصیبت سے نجات ملے گی، بچوں کی شادیوں کی سبیل پیدا ہوگی، قرض اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوگا تو ادا ہو جائے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ ہمیشہ انوار روحانی میں رہے گا، دشمنوں پر اس کا رعب رہے گا، مخلوق مسخر ہوگی، رزق کی فراوانی ہوگی اور ہمیشہ خیر و برکت میسر رہے گی۔

وہ چھتیس آیات یہ ہیں:

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (سورہ بقرہ)

(۲) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا فِى الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِىْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَىْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِىُّ الْعَظِيْمُ. (سورہ بقرہ)

(۳) الٓمّٓ. اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَىُّ الْقَيُّوْمُ (سورہ آل عمران)

(۴) هُوَ الَّذِىْ يُصَوِّرُكُمْ فِى الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (سورہ آل عمران)

(۵) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (سورہ آل عمران)

(۶) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا، (سورہ آل عمران)

(۷) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَىْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ وَّكِيْلٌ. (سورہ انعام)

(۸)اِتَّبِعْ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِکِیْنَ. (سورہ انعام)

(۹)قُلْ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا الَّذِیْ لَہٗ مُلْکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ. (سورہ اعراف)

(۱۰)وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوْا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ (سورہ توبہ)

(۱۱) فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورہ توبہ)

(۱۲)قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا الَّذِیْ اٰمَنَتْ بِہٖ بَنُوْ اِسْرَآئِیْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سورہ یونس)

(۱۳)فَاِلَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ وَاَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَھَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (سورہ ہود)

(۱۴)قُلْ ھُوَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ مَتَابِ (سورہ رعد)

(۱۵)اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖ اَنْ اَنْذِرُوْا اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاتَّقُوْنِ (سورہ نحل)

(۱۶)اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (سورہ طٰہٰ)

(۱۷) اِنَّنِیْ اَنَا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدْنِیْ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ (سورہ طٰہٰ)

(۱۸)اِنَّمَا اِلٰھُکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَسِعَ کُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا (سورہ طٰہٰ)

(۱۹)وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِکَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْ اِلَیْہِ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِ (سورہ انبیاء)

(۲۰) وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّھَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْہِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ (سورہ انبیاء)

(۲۱)فَتَعٰلَی اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (سورہ مؤمنون)

(۲۲)اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ (سورہ نمل)

(۲۳)وَھُوَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ لَہُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰی وَالْاٰخِرَۃِ وَلَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ قصص)

(۲۴)وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ (سورہ قصص)

(۲۵)ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ یَرْزُقُکُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُؤْفَکُوْنَ (سورہ فاطر)

(۲۶)اِنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یَسْتَکْبِرُوْنَ (سورہ صافات)

(۲۷)یَخْلُقُکُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ خَلْقًا مِّنْ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ لَہُ الْمُلْکُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ (سورہ زمر)

(۲۸)حٰمٓ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ مِنَ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ. غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِیْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلَیْہِ الْمَصِیْرُ (سورہ غافر)

(۲۹) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ (سورہ غافر)

(۳۰) هُوَ الْحَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورہ غافر)

(۳۱) لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَائِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ (سورہ دخان)

(۳۲) فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَمَثْوٰاكُمْ (سورہ محمد)

(۳۳) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورہ حشر)

(۳۴) هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ (سورہ حشر)

(۳۵) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (سورہ تغابن)

(۲۶) رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا (سورہ مزمل)

نجات دلانے والی سات سورتیں

بزرگانِ دین نے قرآن حکیم کی سات سورتوں کو منجیات ونجات دلانے والی فرمایا ہے، وہ سات سورتیں یہ ہیں:

(۱) الم سجدہ (۲) سورۂ یٰسین (۳) سورۂ دخان (۴) سورۂ واقعہ (۵) سورۂ ملک (۶) سورۂ دہر (۷) سورۂ بروج

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ ہر نماز کے بعد ان پانچوں سورتوں کی پابندی فرماتے تھے اور اپنے متعلقین کو بھی تاکید فرماتے تھے۔

اس طرح (۱) نمازِ فجر کے بعد سورۂ یٰسین (۲) نمازِ ظہر کے بعد سورۂ فتح (۳) نمازِ عصر کے بعد سورۂ نبا (۴) مغرب کے بعد سورۂ واقعہ (۵) نمازِ عشاء کے بعد سورۂ ملک۔

بعض اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ جو شخص نمازِ عصر کے بعد سورۂ نبا کی تلاوت پانچ مرتبہ کرے گا وہ فرشتوں میں امیر اللہ کے نام سے مشہور ہو جائے گا اور اس عمل کو اسرار الاولیاء میں شمار کیا گیا ہے۔

پریشانی سے نجات کا نسخہ

امام ابن ابی الدنیا اور حاکم نے حضرت مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ سلم پر کوئی غم یا پریشانی آتی تو آپ یہ کلمات پڑھنے لگتے تھے اور پریشانی ختم ہو جاتی یَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ.

اسم اعظم کے ذریعہ دعا

ابی الدنیا نے حضرت غالب القطان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں دس سال تک اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتا رہا کہ مجھے اپنے اسم اعظم سکھا دیں تاکہ میں اس کے ذریعہ سے آپ سے دعا کروں اور میری دعا قبول ہو، وہ فرماتے کہ دس سال کے بعد تین راتوں تک میرے خواب میں ایک نورانی چہرہ آیا اور اس نے مجھے اس اسم اعظم کی تعلیم دی اور کہا اپنے رب سے ان کلمات کے ذریعہ

اپنی حاجت بیان کرو۔ یَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا صَادِقَ الْوَعْدِ یَا مُوْفِیًا بِالْعَهْدِ یَا مُنْجِزًا لِلْوَعْدِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ. اس کے بعد انہوں نے فرمایا کہ ان کلمات کے ذریعہ جب بھی میں نے دعا کی میری دعا قبول ہوئی۔

بندشِ خونِ حیض

مندرجہ ذیل آیت کولکھ کرعورت کی بائیں ران پر باندھیں، اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لَرَآدُّكَ اِلٰی مَعَادٍ. لِكُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. لِكُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. لِكُلِّ نَبَاءٍ مُّسْتَقَرٌّ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اور مندرجہ ذیل کلمات کے تین تعویذ بنائیں، ایک عورت کے سامنے والے دامن پر باندھیں، ایک پیچھے والے دامن پر باندھیں اور ایک ناف کی جگہ باندھ دیں۔

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ یَا آدَمُ بالفٍ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. هج هج هج بع هج بع هج هج لمعلا س هے حطاس هی۔

کسی بھی حاجت کے لئے

عشاء کے بعد تین راتوں تک چار رکعات نماز نفل بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھیں، شب بدھ، شب جمعرات اور شب جمعہ کو یہ نماز پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ. پڑھے۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پچیس مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. پڑھے۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد سومرتبہ درود شریف پڑھے اور اپنی حاجت کے لئے دعا کرے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

حاجت کے لئے ایک اور عمل

کوئی بھی حاجت ہو اور کیسی بھی ضرورت ہو بحالتِ خلوت گیارہ راتوں تک عروج ماہ میں یہ عمل کریں یا والہی چار ہزار نوسو چھ مرتبہ پڑھیں، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، انشاء اللہ کیسی بھی ناجائز خواہش ہوگی پوری ہوجائے گی۔

۷۸۶

۱۱۱۷	۱۱۳۱	۱۱۲۷	۱۱۲۴
۱۱۲۸	۱۱۲۳	۱۱۱۸	۱۱۳۰
۱۱۲۲	۱۱۲۵	۱۱۳۳	۱۱۱۹
۱۱۳۲	۱۱۲۰	۱۱۲۱	۱۱۲۶

مصائب ومسائل سے نجات پانے کے لئے

کیسے بھی مصائب ہوں اور کتنے بھی تہہ در تہہ مسائل ہوں ان سے نجات حاصل کرنے کے لئے ان کلمات کولکھ کراور آخر میں اپنا نام مع والدہ لکھیں، فجر کی نماز کے بعد آب جاری میں چھوڑ دیں اور اس عمل کو لگا تار سات دن تک کریں، انشاء اللہ رحمت خداوندی جوش میں آئے گی اور مصائب ومسائل سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم مِنَ الْعَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلی المولی الجلیل رَبِّ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْن. اللّٰھم بحرمۃ محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم و آلِہٖ وَاکشف ضرّیْ وَ ھَمِّیْ وَفرّج عَنِّیْ وَ غَمِّیْ مِنْ جانب فلاں ابن فلاں۔

ہرحاجت اور ہرمرض کے لئے

کیسی بھی حاجت ہو اور کیسا بھی موذی مرض ہو، اس کے لئے یہ عمل کریں، انشاء اللہ تین دن تک کرنے سے ضرورتیں پوری ہوں گی اور مرض سے نجات ملے گی۔ مندرجہ ذیل نقش پانچ عدد بنائیں، یہ نقش بعض اکابرین کی رائے کے مطابق اسم اعظم کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی برکت سے مقاصد میں کامیابی ملتی ہے۔

پانچ نقوش میں سے ایک تعویذ کو تو اپنے پاس رکھے، دوسرے کو آٹے میں گولی بنا کر پانی میں ڈالے، تیسرے کو جلادے، چوتھے کو زمین میں دفن کردے اور پانچویں کو کسی درخت پر لٹکادے۔ تین دن تک یہ عمل روزانہ کرے اور تین دن کے بعد سات دن تک نمازِ فجر کے بعد دس مرتبہ سورۂ کافرون کی تلاوت کرے اور اس کے بعد نمازِ فجر کا وقت ہونے سے پہلے سجدے میں جا کر اکیس مرتبہ یاذالجلال والاکرم پڑھے۔

نقش یہ ہے۔ ااااااا ب ب ب ر ر ر ر ش ع ع ع ل ل م م م م ن ن ن ن۔

خیر وبرکت کے لئے

روزانہ صبح شام سورۂ اخلاص کو دس مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسے گا اور اگر تینوں وقت کھانا باوضو کھانے کی عادت ڈال لیں تو اتنی خیر وبرکت ہوگی کہ عقلیں حیران ہوں گی۔ یاد رکھیں باوضو سونے سے برے خوابوں سے نجات ملتی ہے اور مبشرات کا نزول ہوتا ہے۔

زبان دراز خاوند کے لئے

اگر کسی عورت کا خاوند زبان دراز ہو اور اس کی بیوی خاوند کی زبان درازی سے بہت پریشان ہو تو عورت کو چاہئے کہ اس تعویذ کو اپنے ہاتھوں سے لکھ کر کسی ویران جگہ دفن کردے، انشاء اللہ خاوند کی دل خراش باتوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۳	۳۵۰	۲	۷
۶	۳	۳۴۷	۳۴۶
۳۴۹	۳۴۴	۸	۱
۴	۵	۳۴۵	۳۴۸

زبان بند کردم فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

حصولِ ملازمت کے لئے

حصولِ ملازمت کے لئے اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

اجب یا جبرائیل بحق باسط

۶۹۳	۶۹۷	۷۰۰	۶۸۶
۶۹۵	۶۸۷	۶۹۲	۶۹۱
۶۸۹	۷۰۲	۶۹۵	۶۹۱
۶۹۶	۶۹۰	۶۸۹	۷۰۱

اجب یا جبرائیل بحق باسط

اجب یا جبرائیل بحق باسط

برائے پیغامِ نکاح

جس لڑکی کے رشتے نہ آتے ہوں اس لڑکی کی کمر میں یہ نقش لکھ کر باندھیں، نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ کے اندر اندر اچھے پیغام موصول ہوں گے۔

۷۸۶

ک	ر	ع	ط	ص
ف	ح	ط	ص	ک
ع	ط	ص	ک	ق
ع	ص	ی	ن	ح
ع	ع	ی	ف	ط

قید سے رہائی کے لئے

اگر کسی کو ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں اور اس کو اٹھتے بیٹھتے لاتعداد مرتبہ درود شریف پڑھنے کی تاکید کریں، انشاء اللہ جلد ہی اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

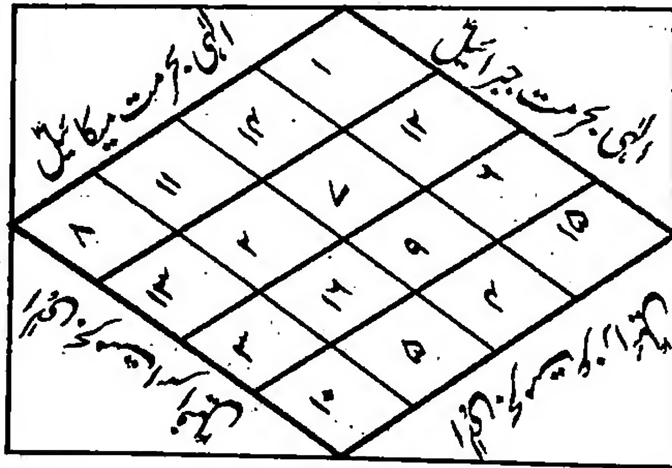
۷۸۶

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

دشمنوں کی سازش سے محفوظ رہنے کے لئے

دشمنوں اور بدخواہوں کی سازشوں اور ان کی بری حرکتوں سے محفوظ رہنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کریں، انشاء اللہ دشمن سازش سے اور اپنی بری حرکتوں سے باز آجائے گا۔

۷۸۶



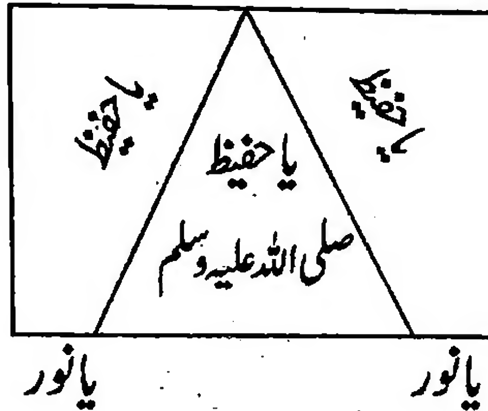
عمل دکان کی ترقی کے لئے

اگر کسی کی دوکان نہ چلتی ہو یا کم فائدہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ کوری مٹی کی چار سکوریاں لے، ایسی سکوریاں جن کو پانی نہ لگا ہو اور جو کسی استعمال میں نہ آئی ہوں، ان سکوریوں پر جمعرات یا جمعہ کے دن یا پیر کے دن مشتری کی ساعت میں مندرجہ ذیل آیت لکھے اور سکوریوں کو دکان کے چاروں کونوں میں اُلٹا کر کے لگادے، انشاء اللہ دکان زبردست طریقے پر چلے گی اور فائدہ بھی زیادہ ہوگا۔ آیت یہ ہے: اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلَاةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ. لِيُوَفِّيَهُمْ

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ اِنَّهُ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ.

خوبصورتی حاصل کرنے کے لئے

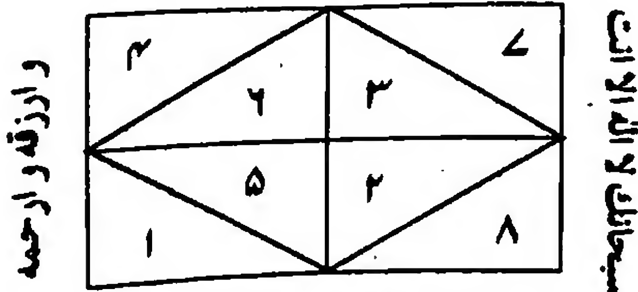
اس نقش کو تازہ دودھ میں گھول کر ان اسماء کو تین سو مرتبہ پڑھیں، اس عمل کو لگاتار اکیس روز تک کریں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یاحفیظ یاخالق یاکریم نقش کو دودھ میں آدھے گھنٹے پہلے گھول دیں، پھر اسی دودھ کو اپنے چہرے پر ملنے کے بعد وضو کریں اور نماز فجر ادا کریں۔ انشاء اللہ چہرہ خوبصورت ہو جائے گا۔



اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں اور لکھتے وقت درود شریف پڑھتے رہیں، اس نقش کو روزانہ بھی لکھ سکتے ہیں اور اکیس نقوش ایک ہی مرتبہ میں لکھ کر بھی رکھ سکتے ہیں، پھر ۲۱ لاکھ تک روزانہ مذکورہ طریقہ سے استعمال کرتے رہیں۔

جیب خالی نہ رہے

چاند کی ۱۴ ر تاریخ کو بعد نماز عشاء چاندی کے پترے پر مندرجہ ذیل نقش کو باوضو ہو کر کندہ کریں اور اس نقش کو تین طرف جو کلمات لکھے ہیں ان کو سات سو مرتبہ پڑھ کر نقش پر دم کر دیں، اس کے بعد اس پترے کو تعویذ کی شکل دے کر اس پر ہرا کپڑا چڑھا کر اپنی جیب میں رکھ لیں، انشاء اللہ خوب خیر وبرکت ہوگی اور جیب کبھی پیسوں سے خالی نہیں ہوگی۔



چہرے کو پُرکشش بنانے کے لئے

نمازِ فجر کے بعد اور نمازِ عشاء کے بعد ۴۱ مرتبہ درود عام پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لیں اور اس عمل کو ہمیشہ جاری رکھیں، انشاء اللہ چہرے میں زبردست کشش پیدا ہوگی اور چہرہ پُرنور ہو جائے گا۔ درود عام یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ.

بندش توڑنے کے لئے

اگر یہ خیال ہو کہ گھر یا دوکان کی بندش کر دی گئی ہے تو اس کو توڑنے کے لئے اس نقش کو گھر کی چوکھٹ سے باہر لٹکا دیں۔ ۴۱ دن تک لٹکا رہنے دیں، اس کے بعد اس کو پانی میں بہا دیں۔ انشاء اللہ بندش ختم ہو جائے گی۔

۷۸۶

یا اللہ	۱	۶
۳	۵	۷
۴	بحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم	۲

حصولِ دولت کے لئے

ہر فرض نماز کے بعد چودہ مرتبہ "یاوہاب" پڑھنے کا معمول بنائیں اور اپنے نام کے اعداد میں ۱۴ کا اضافہ کر کے ایک نقش مربع بنائیں اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ چند ماہ کے بعد دولت ہر طرف سے آنی شروع ہوگی، ہمیشہ رزق حلال پر دھیان دیں اور باوضو رہنے کی کوشش کریں۔

جمیع حاجات ومشکلات کے لئے

یہ اسماء الٰہی تمام حاجات ومشکلات کے لئے خاندانِ عالیہ قادریہ کا معمول رہے ہیں۔ نہایت سریع التاثیر ہیں، اس عمل کو کم سے کم چالیس دن جاری رکھیں۔

هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْم. بعد نمازِ فجر ایک ہزار مرتبہ
هُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْم. بعد نمازِ ظہر ایک ہزار مرتبہ
هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْم. بعد نمازِ عصر ایک ہزار مرتبہ
هُوَ الْعَلِيُّ الْحَمِيْد. بعد نمازِ مغرب ایک ہزار مرتبہ
هُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْر. بعد نمازِ عشاء ایک ہزار مرتبہ

اگر ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھنا چاہیں تو ہر فرض نماز کے بعد سو بار پڑھنے کا معمول رکھیں۔

☆☆☆

تیسرا کلمہ تمجید یا تسبیحات اربعہ کی روح

تسبیح کے مفہوم کو اردو جیسی محدود زبان میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ "اللہ تعالیٰ کے جلال کے سامنے اس کی صفات کو ہر عیب و برائی سے بلند و بالا جانتے ہوئے اس کی شان و عظمت کی توصیف کو زبان کی زینت بنایا جائے" ورنہ تو ہر شے جس پر لفظ مخلوق کا اطلاق ہوتا ہے حتیٰ کہ انسان کا سایہ بھی ملائکہ اور اہل جنت کے ساتھ شریک تسبیح ہیں۔ اسی سبب فقراء کے ذکر خاص کو اسی لفظ سے نسبت دی جاتی ہے۔

سورۂ یونس میں اس لفظ کا استعمال بطور "اسم اعظم" ہوا ہے اسی سبب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تسبیح اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ ہی بزرگ ہے۔

مگر مدینۃ العلم اور باب العلم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی چوکھٹ پر جھکنے والوں کو اس کی ایک درجہ بڑھ کر ان الفاظ سے ادائیگی بھی قبولیت دعاء کے لئے سرمہ بصیرت ہے۔ جو کہ درج ذیل ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

اللہ پاک ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اور اللہ ہی برتر ہے (میں) اللہ سے بخشش چاہتا ہوں۔

قابل توجہ امر یہ ہے کہ مکمل کلمہ تمجید اور "تسبیحات اربعہ" کے یہ الفاظ مسلمانوں کا مشترکہ سرمایہ ہے اور روشن خیال نسل میں اس کی اہمیت کو اجاگر کروا کر عمل کی طرف رغبت دلوانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۵ + ۴ + ۹ + ۶ + ۷ + ۵ + ۴ = ۴۰

۴۰ کے عدد کی اہمیت قرآن کریم میں بیان انبیاء علیہم السلام کے تذکرے سے ہو یہ ظاہر ہوتی ہے کہ۔

☆ آدم علیہ السلام ۴۰ سال تک زمین پر اترنے کے بعد گریہ و استغفار کرتے رہے۔

☆ جناب نوح علیہ السلام کا سفینہ ۴۰ دن تک پانی میں رہا۔

جناب یونس علیہ السلام ۴۰ دن مچھلی کے پیٹ میں رہے پھر توبہ قبول ہوئی۔

☆ جناب موسیٰ علیہ السلام کو ۳۰+۱۰=۴۰ راتوں کی ریاضت کے بعد تورات عطا فرمائی۔

☆ قیامت اکبر سے پہلے ۴۰ دن مسلسل بارشیں ہوتی رہیں گی۔ جن سے بنی نوع انسان زندہ ہو جائیں گے۔ قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے۔

☆ جناب موسیٰ علیہ السلام کی قوم نافرمانی کے سبب ۴۰ سال سرگرداں رہی پھر دعا قبول ہوئی۔

اسی طرح ہر عامل، پر ایک چلے یعنی ۴۰ دنوں کے ورد کی بلاناغہ نصیحت کرتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔ مزید قرآن کریم کی نصیحت پر غور و فکر کے حلقے کو وسعت دی جائے تو ان ۴۰ حروف کے زبر و بنیات یا ملفوظی انداز میں جو کہ جفری قواعد میں استعمال ہوتے ہیں یا تبدیل کئے جائیں تو سبحان اللہ کے ۵ حروف کے ملفوظی سین + با + حا + الف + نون بن جاتے ہیں۔

۳ ۲ ۲ ۳ ۳ = ۱۳

اس طرح اللہ کے۔

اللہ کے وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

۱۱ ۲۵ ۱۷ ۲۰ ۱۴ ۱۰ = ۱۱۰

بنتے ہیں جبکہ علی کے اعداد قمری ع + ل + ی ۷۰ + ۳۰ + ۱۰ = ۱۱۰ مطابقت۔ آخر کلام میں جن افراد کے نام کے اعداد خاک سے منسوب ہیں یعنی د۔ ذ۔ ل۔ ع۔ ر۔ خ۔ غ۔ ان کی سرپرستی جناب جبرائیل کے ذمہ ہے ان افراد کو اول و آخر درود کے ساتھ سورۂ والصفت کی آیت ۱۲۰ فائدہ کا باعث ہوگی۔ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ تعداد ۶۹ مرتبہ یا ۶۱۸ مرتبہ۔ اگر یقین خلوص کے ساتھ عمل کی توفیق نصیب ہوگی تو قرآن کریم کی تلاوت کا شرف علیحدہ ہوگا اور مصائب و آلام سے نجات انشاء اللہ مقدر کا حصہ ثابت ہوگی۔ اس فقیر کے سکون کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی

سوال: پیشاب پخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا جائز نہیں ہے اور عام طور پر مسلمان اس کا خیال رکھتے ہیں لیکن اکثر عورتیں اپنے بچوں کو جب پوٹی وغیرہ پر بٹھاتی ہیں تو اس کا لحاظ نہیں کرتیں تو کیا پوٹی کرتے وقت بچوں کا منہ بھی قبلہ کی طرف نہیں ہونا چاہئے؟

جواب: ہرگز نہیں ہونا چاہئے، عورتوں کو اس بات کی احتیاط رکھنی چاہئے کہ پوٹی کراتے وقت پوٹی کا رخ بیت اللہ کی طرف منہ ہو۔

سوال: اگر نماز کے دوران چھینک آجائے اور بے اختیار زبان سے الحمدللہ نکل جائے تو کیا نماز باطل ہوجاتی ہے؟

جواب: اگر دوران نماز چھینک آجائے اور بے اختیار الحمدللہ زبان سے نکل جائے تو نماز ہوجاتی ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ الحمدللہ نہیں کہنا چاہئے البتہ کسی اور کو چھینک آجائے اور نمازی یرحمک اللہ کہہ دے تو نماز باطل ہوجائے گی۔

سوال: اگر کوئی نمازی کے آگے سے گزر جائے تو کیا نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: اگر کوئی جانور یا کوئی انسان نمازی کے سامنے سے گزر جاتا ہے تو نماز پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑتا البتہ نمازی کے آگے سے گزرنے والا سخت گناہ گار ہوتا ہے، البتہ مسجد میں نماز کی نیت ایسی جگہ باندھنی چاہئے جہاں سے کسی کے گزرنے کا احتمال نہ ہو اور گزرنے والے کو نمازی کی نماز ختم ہونے کا انتظار کرنا چاہئے، جو لوگ نمازی کے آگے سے گزر جاتے ہیں وہ بہت بے ادب ہوتے ہیں اور وہ سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

سوال: زکوٰۃ کس شخص پر واجب ہوتی ہے؟

سوال: ہر صاحب ایمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ واجب ہے، بشرطیکہ وہ صاحب نصاب ہو، صاحب نصاب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے پاس ساڑھے ۵۲ تولہ چاندی، یا ساڑھے ۷ تولہ سونا موجود ہو، یہ چیزیں اس کی ملک ہوں اور ان پر اس کا قبضہ بھی ہو، یعنی یہ چیزیں کہیں گروی نہ رکھی ہوں اور ان پر حولان حول ہو چکا ہو یعنی ان کا مالک بنے ہوئے پورا ایک سال گزر چکا ہو۔ واضح ہو کہ چاند کی تاریخوں سے ایک سال مراد ہے، سال پورا ہونے پر زکوٰۃ واجب ہوجائے گی، ہر ۱۰۰ روپے پر ڈھائی روپے ہر چالیس روپے پر ایک روپیہ زکوٰۃ دینا ضروری ہے، اگر کوئی بھی مسلمان صاحب استطاعت ہو اور وہ کسی کا مقروض بھی نہیں ہے تو اس کو ہر سال پابندی کے ساتھ زکوٰۃ نکالنی چاہئے، زکوٰۃ نکالنے سے مال میں، کاروبار میں اور دیگر چیزوں میں خیر و برکت ہوتی ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ رمضان کے مہینے میں لوگ زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام اس لئے کرتے ہیں کہ اس ماہ میں ایک روپیہ خیرات کرنے پر ۷۰ روپے کے بقدر ثواب ملتا ہے جب کہ عام مہینوں میں ایک روپیہ خیرات کرنے پر دس روپے خیرات کرنے کے بقدر ثواب ملتا ہے لیکن اگر کسی ضرورت مند کو عام مہینے میں جب کہ اس کی ضرورت شدید ہو خیرات دینے سے جو ثواب اللہ تعالیٰ عطا کریں گے اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔

سوال: زیر ناف بالوں کو کتنی مدت میں صاف کرنا چاہئے؟

جواب: مستحب یہ ہے کہ زیر ناف کے بالوں کو ہر ہفتہ جمعہ کے دن صاف کرنا چاہئے یا پھر پندرہویں دن صاف کرنا چاہئے لیکن چالیس دن میں صاف کرنا ضروری ہے اگر چالیس دن گزرنے پر بھی صاف نہیں کرے گا تو گنہگار ہوگا۔

سوال: اگر کسی عورت کا شوہر نامرد ہو لیکن شادی کے بعد ایک رات تنہائی مل چکی ہو لیکن نامردی کی وجہ سے مباشرت کی نوبت نہ آسکی ہو پھر طلاق ہوجائے تو کیا شوہر کے ذمہ پورے مہر کی ادائیگی ہوگی؟

جواب: تنہائی اگر میاں بیوی کو مل گئی تو شوہر کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ پورا مہر ادا کرے، مہر میں کسی طرح کی کٹوتی کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال: ایسے میاں بیوی جو دونوں کافر ہوں لیکن اللہ کی عطا کردہ توفیق سے وہ دونوں اسلام قبول کرلیں تو کیا ان دونوں کو اسلامی طریقے سے

نکاح کرنا ضروری ہوگا؟

جواب : جو مرد اور عورت اسلام قبول کرنے سے پہلے اپنے مذہب کے مطابق شادی کر چکے ہوں، اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں، البتہ اسلام قبول کرنے کے بعد ان دونوں پر نکاح وطلاق کے اسلامی قوانین لاگو ہوجائیں گے اور شوہر پر مہر بھی واجب ہوجائے گا۔

سوال : شدید غصہ کی حالت میں طلاق دینے سے کیا طلاق پڑجاتی ہے؟

جواب : طلاق ایسی چیز ہے کہ وہ غصہ کی حالت میں دینے سے بھی پڑجاتی ہے بلکہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو مذاق میں طلاق دے تب بھی پڑجائے گی اور کوئی شخص حالت نشہ میں طلاق دیدے تب بھی طلاق ہوجائے گی۔

سوال : دوران نماز اگر پیشاب پخانہ کی شدید حالت ہوتو کیا کرنا چاہئے؟

جواب : نماز توڑ دینی چاہئے اور پیشاب پخانہ سے فارغ ہوکر پھر نماز ادا کرنی چاہئے۔

سوال : اگر پیشاب وغیرہ کا شدید تقاضہ ہو اور نماز کا وقت آجائے تو پہلے کیا کرنا چاہئے؟

جواب : اگر نماز کھڑی ہونے والی ہے اور بول وبراز کی شدید حاجت درپیش ہو تو پہلے بول وبراز سے فارغ ہوجانا چاہئے اس کے بعد نماز پڑھنی چاہئے۔

سوال : میلے کچیلے کپڑوں میں نماز پڑھنا کیسا ہے؟

جواب : اگر دوسرے کپڑے میسر نہ ہوں اور میلے کچیلے کپڑے پاک ہوں تو ان کپڑوں میں نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن اگر کپڑے صاف ہوں تو بہتر ہے اور قرین ادب ہے۔

سوال : تحیۃ الوضو سے مراد کیا ہے؟

جواب : تحیۃ الوضو سے مراد یہ ہے کہ وضو کرنے کے بعد اگر وقت ہو دو رکعت نفل بہ نیت تحیۃ الوضو پڑھ لینی چاہئے، ان نفلوں کا بہت ثواب ملتا ہے لیکن اس وقت مکروہ وقت نہ ہو، مکروہ وقت میں کوئی بھی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

سوال : کیا عصر کی نماز کے بعد کوئی بھی نماز پڑھنا منع ہے؟

جواب : عصر کی نماز کے بعد نفلیں پڑھنے کی ممانعت ہے، اگر ظہر کی نماز یا فجر کی نماز قضا ہوگئی ہو تو عصر کی نماز کے بعد اسی دن کی قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

سوال : آج کل مسجدوں میں جماعت ثانیہ کرنے کا بہت دستور ہوگیا ہے اگر کسی مسجد میں جماعت ثانیہ ہورہی ہو تو تکبیر پڑھی جاسکتی ہے؟

جواب : جماعت ثانیہ میں افضل یہ ہے کہ تکبیر نہ پڑھیں، تکبیر پڑھنا گناہ نہیں ہے لیکن احناف کے نزدیک افضل یہ ہے کہ جماعت ثانیہ کرتے وقت تکبیر نہ پڑھیں۔

سوال : ماہ مبارک میں حافظ حضرات قرآن جب یاد کرتے ہیں تو سجدے کی آیات کو بار بار پڑھتا ہے تو انہیں کتنے سجدے کرنے چاہئیں؟

جواب : ایک آیت کو ایک مجلس میں چاہے سو بار پڑھا جائے سجدہ ایک ہی واجب ہوگا لیکن قرآن یاد کرنے والے حافظوں کو اپنی نشستوں کے اعتبار سے سجدے ضرور کر لینے چاہئیں ورنہ سجدے والی آیات کا حق ادا نہیں ہوگا۔

سوال : ماہ مبارک میں جو لوگ تین راتوں میں پورا قرآن ختم کر لیتے ہیں تو کیا یہ جائز ہے؟

جواب : دس سے کم راتوں میں قرآن ختم کرنا خلاف احتیاط ہے، آج کل تین رات یا ایک رات میں جو شبینے پڑھے جارہے ہیں یہ سب بزرگوں کی روش کے خلاف ہیں ان سے احتیاط برتنی چاہئے۔

فقہی مسائل

کے کالم میں کوئی بھی شخص ایک پوسٹ کارڈ پر تین سوال کرسکتا ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ سوالات مختصر ہوں اور پوسٹ کارڈ پر تحریر ہوں۔ قارئین کی دینی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ کالم شروع کیا جارہا ہے۔

ادارہ

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: احمد آباد

نام: سرفراز احمد

نام والدین: زلیخا، شریف احمد

تاریخ پیدائش ۲۲؍ جولائی ۱۹۹۶ء

قابلیت ہائی اسکول

آپ کا نام ۱۴ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں، باقی ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۶ حروف آتشی، ۶ حروف خاکی، اور ۲ حروف آبی ہیں بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں آتشی اور خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام کے مفرد عدد ۹، مرکب عدد ۱۸ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۶۹۳ ہیں۔

۹ کا عدد جولانی طبع کی علامت ہے۔ ۹ عدد کا حامل فنون لطیفہ سے بہت دلچسپی رکھتا ہے اور قدرتی مناظر کا دلدادہ ہوتا ہے، حد سے زیادہ عقلمند ہوتا ہے، اس کی فراست اپنے ہم عصروں میں ضرب المثل بن جاتی ہے۔

۹ عدد کے لوگ اپنی دھن کے پکے ہوتے ہیں، یہ جس کام میں ہاتھ ڈالتے ہیں اسے پورا کر کے ہی چھوڑتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں کے مزاج میں استحکام ہوتا ہے، یہ ضدی قسم کے بھی ہوتے ہیں، کبھی کبھی کا لاابالی پن انہیں کئی کامیابیوں سے محروم کر دیتا ہے لیکن عمومی طور پر یہ جس منزل پر پہنچنے کے لئے قدم اٹھاتے ہیں اس منزل تک پہنچ کر ہی دم لیتے ہیں، چلنا اور چلتے رہنا ان کی ایک فطرت ہے۔

۹ عدد کے لوگ خود اعتمادی کی دولت سے ہمیشہ بہرہ ور رہتے ہیں، خدا کے بعد ان کا اصل اعتبار خود اپنی ذات پر ہوتا ہے، خود اعتباری کے ساتھ ساتھ ان میں خود اختیاری بھی پائی جاتی ہے، یہ خود مختاری کے ساتھ ہی زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں اور جہاں جہاں یہ اپنے کام دوسروں پر چھوڑ دیتے ہیں وہاں وہاں انہیں بھاری نقصان سے دوچار ہونا پڑتا ہے، یہ ہر ہر معاملہ میں اپنی عقل کو اپنا امام مانتے ہیں اور سچ یہ ہے کہ ان کی عقل ہی انہیں کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے، فراست ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے، نہایت ذہین ہوتے ہیں، بقول شخصے اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔ ۹ عدد والوں کو دوراندیشی مسلم ہوتی ہے، کسی بھی بات کی گہرائی میں پہنچ جانا ان کے لئے بہت آسان ہوتا ہے، جو مسائل دوسرے لوگ گھنٹوں میں نہیں سلجھا پاتے وہ مسائل یہ منٹوں میں سلجھا دیتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے حاسدین اور بدخواہ بہت ہوتے ہیں، تمام عمر ان کے خلاف سازشوں کا بازار گرم رہتا ہے، لیکن ۹ عدد والوں کی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہمت نہیں ہارتے بلکہ یہ عمر بھر حالات کا مقابلہ کرتے ہیں اور اپنے مخالفین کے دانت کھٹے کر کے ہی چھوڑتے ہیں، ان کو برے سے برے حالات میں بھی کبھی مایوس ہوتے نہیں دیکھا، نازک مزاج ہوتے ہیں لیکن بڑی سے بڑی مصیبت اور مخالفت کرنے والوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے ہیں اور جلدی سے کسی ظالم کے سامنے سر جھکانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

۹ عدد کے لوگوں کو غصہ بہت جلد آجاتا ہے، یہ بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور حالتِ اشتعال میں اکثر غلط فیصلے کر گزرتے ہیں جو ان کے لئے وجہ مصیبت بھی بنتے ہیں اور وجہ رسوائی بھی لیکن ۹ عدد کے لوگ دل کے صاف ہوتے ہیں، ان کا دل عناد اور بغض کے کوڑے کرکٹ سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے، بہت جلد مشتعل ہو جاتے ہیں اور پھر بہت جلد ہی اپنی غلطی کو محسوس بھی کر لیتے ہیں اور نرم دلی کا مظاہرہ شروع کر دیتے ہیں، ان کا ظاہر و باطن یکساں رہتا ہے، حالات کیسے بھی ہوں، منافقت ان کے بس کی بات نہیں، جو ان کے دل میں ہوتا ہے وہی ان کی زبان پر ہوتا

ہے،ان کی یہ خوبی ان کو اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رکھتی ہے،ان کی زندگی میں نشیب وفراز بہت آتے ہیں،لیکن عموماً ان کی زندگی کامرانیوں سے بہرہ ور رہتی ہے۔

۹ عدد والے لوگوں کی آمدنی کے ذرائع متعدد ہوتے ہیں، یہ لوگ بغیر کسی منصوبہ بندی کے کام کرتے ہیں اور اکثر کامیابیوں سے ہمکنار ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی تقدیر قدم قدم پر ان کا ساتھ دیتی ہے اور زندگی کے ہر ترچھے موڑ پر بھی انہیں سرخرو رکھتی ہے۔ ۹ عدد والے لوگوں سے گرمی اور دھوپ برداشت نہیں ہوتی، گرمی ان کی صحت پر برے اثرات ڈالتی ہے اور گرمی کے موسم میں یہ لوگ تھکے سے محسوس ہوتے ہیں، انہیں سردیوں کا موسم راس آتا ہے اور یہ اسی موسم کو پسند بھی کرتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں کے خیالات اور رجحانات مذہبی ہوتے ہیں، یہ لوگ قدامت پرست ہوتے ہیں، یہ لوگ محبت پرست بھی ہوتے ہیں بلکہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے، جنس مخالف سے انہیں خاص دلچسپی ہوتی ہے، عورت اور محبت کے نام پر یہ بہ آسانی فریب کھالیتے ہیں، عشق ومحبت کی راہوں سے گزرتے وقت یہ کئی بار رسوا بھی ہوجاتے ہیں اور کئی بار آوارہ مزاجی کا الزام بھی ان پر لگ جاتا ہے، ان میں ایک خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ لوگ دوستوں کا انتخاب کرنے میں غلطی کرتے ہیں، یہ دوست بناتے وقت اچھے برے کی تمیز نہیں کرپاتے، دور اندیش اور صاحب فراست ہونے کے باوجود دوستی اور رشتے بنانے کے معاملہ میں غلطی کربیٹھتے ہیں اور برے دوستوں کی وجہ سے بدنام بھی ہوتے ہیں اور انہیں غم وآلام بھی جھیلنے پڑتے ہیں، شاہ خرچی ان کی فطرت ہوتی ہے، خرچ کرتے ہیں اور دل کھول خرچ کرتے ہیں، بخل اور کنجوسی سے ان کا دور دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہوتا، حد سے زیادہ بڑھی ہوئی فیاضی کی وجہ سے یہ اکثر تنگ دست اور مقروض ہوجاتے ہیں لیکن برے سے برے حالات میں بھی ان کا ہاتھ دوسروں کے سامنے نہیں پھیلتا، جلد بازی ان کی فطرت ہوتی ہے، کوئی بھی فیصلہ لیتے وقت یہ عجلت پسندی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور عجلت پسندی کی وجہ سے یہ کئی بار بڑے بڑے مسائل اور مصائب سے دوچار ہوجاتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۹ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے مزاج میں استحکام ہوگا، مستقل مزاجی کی دولت سے آپ پوری طرح مالا مال ہوں گے، محبت آپ کی کمزوری ہوگی اور محبت کی وجہ سے آپ کو کئی بار خدانخواستہ رسوائی اور بدنامی کا بھی سامنا کرنا پڑا ہوگا، آپ جلد مشتعل ہوجاتے ہوں گے اور حالت اشتعال میں آپ ایسے فیصلے بھی کرگزرتے ہوں گے جن سے آپ کی شخصیت پامال ہوجاتی ہوگی۔ آپ کا دل بغض وعناد کی گرد سے ہمیشہ صاف رہتا ہوگا لیکن طبیعت کی جھلاہٹ کی وجہ سے اکثر راہ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہوجاتے ہوں گے، لوگوں سے جلد ناراض ہوجاتے ہوں گے اور جلد ہی ان کی غلطیوں کو معاف بھی کردیتے ہوں گے۔ آپ منافقت اور ریاونمود سے ہمیشہ دور رہیں گے، لیکن جسے کہتے ہیں سکون دل اس سے آپ ہمیشہ محروم رہیں گے، صاف گوئی آپ کی فطرت ہوگی لیکن صاف گوئی کی وجہ سے آپ کا حلقہ احباب سے ہمیشہ آپ سے بدظن رہے گا، آپ کے حاسدوں اور بدخواہوں کی تعداد خاصی ہوگی لیکن آپ کے دشمن اور حاسد آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچاسکیں گے، صبر وضبط اور خاموشی کے ہتھیار کی وجہ سے آپ ہمیشہ سرخرو رہیں گے اور آپ ہمیشہ اپنوں اور غیروں میں ایک اعتبار سے ممتاز ہی رہیں گے، محبت چونکہ آپ کی کمزوری ہے، بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ آپ ایک دل پھینک قسم کے انسان ہیں تو غلط نہیں ہوگا، آپ کو محبت اور عشق کے معاملہ میں احتیاط برتنی چاہئے ورنہ آپ کسی ایسی رسوائی اور جگ ہنسائی سے بھی دوچار ہوسکتے ہیں جو آپ کیلئے اذیت ناک بن جائے گی، محبت میں محتاط نہ ہونے کی وجہ سے آپ کو اپنی زندگی میں ایک سے زائد نکاح کرنے پڑسکتے ہیں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۹، ۱۸ اور ۲۷ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ آپ کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔ ۲، ۳، اور ۶ عدد بھی آپ کے لئے مثالی معاون ثابت ہوں گے اور آپ کے لئے خوش حالی کا ذریعہ بنیں گے۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ سے وفا کریں گے یا آپ کی مخالفت کرنے میں مصروف ہوں گے، ان لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ ہوگا نہ قابل ذکر نقصان۔ ۷ آپ کا دشمن عدد ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے درپئے آزار رہیں گی۔

عدد والے لوگوں سے اور چیزوں سے آپ جتنا بھی خود کو بچائیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۸ ہے، یہ عدد جنگ، ہنگاموں اور لیڈرشپ سے منسوب مانا گیا ہے، یہ طاقت ور عدد ہے۔لیکن کافی حد تک خطرناک، دشمنی، طلاق، قانونی مسائل، قانونی پیچیدگی، زخم، حادثہ، ایکسیڈنٹ، آگ اور پانی سے نقصانات وغیرہ سے بھی اس کو منسوب مانا گیا ہے اس کے ساتھ ساتھ حصول مرادات، زبردست جدوجہد، دولت اور کامیابی کے امکانات بھی اس نمبر سے وابستہ رہتے ہیں اگر یہ عدد تاریخ پیدائش کا عدد بنتا ہو تو پھر یہ وقتی طور پر ہار تو سکتا ہے لیکن یہ ہمیشہ کے لئے پسپا نہیں ہوتا اور آسانی سے یہ اپنی شکست تسلیم بھی نہیں کرتا، مصنف، لیکچرار، ادبی شخصیات اور انتظامیہ سے منسلک لوگ اکثر اس عدد کے حامل ہوتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہے جو آپ کے نام کے مفرد عدد کا مثالی معاون عدد ہے، یہ عدد آپ کی خوش حالیوں کا ضامن رہے گا۔آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے، جو آپ کے نام کے مفرد عدد کے مثل ہے، اس لئے یقین کے ساتھ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں بھرپور قسم کی کامیابیوں سے بہرہ ور رہیں گے اور کامرانیاں بہرصورت آپ کا مقدر بن کر رہیں گی۔

آپ کا اسم اعظم "یاباسط" ہے، آپ عشاء کی نماز کے بعد ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو آپ زندگی کے اُتار چڑھاؤ سے کافی حد تک محفوظ رہیں گے اور ناگہانی حادثوں اور مصیبتوں سے آپ کی خاص طور پر حفاظت رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶، ۱۲، ۱۷، ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے کسی بھی اہم کام آپ پیر کے دن کرسکتے ہیں، بشرطیکہ یہ دن غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑرہا ہو اور اس دن چاند برج عقرب میں نہ ہو۔

خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی تقدیر کا ستارہ قمر ہے اور ستارہ قمر کا کوئی ستارا دشمن نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے ہفتہ کا کوئی دن بھی غیر مبارک نہیں ہے، آپ کسی بھی دن اپنے کسی بھی کام کی شروعات کرسکتے ہیں لیکن اگر آپ اپنے اہم کاموں کے لئے پیر کو ترجیح دیں تو بہتر ہے۔

یمنی عقیق اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ اس پتھر کی برکت سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ کو غیر معمولی خوشیوں سے وابستہ کرے گا۔

مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی درجہ کی بھی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج سے غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی دور میں آپ درد سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی، نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابی خون کا آپ شکار ہوسکتے ہیں، آپ کے لئے پیاز، ادرک، لہسن، ہری مرچ اور تمام پھل مفید ثابت ہوسکتے ہیں، ان چیزوں کا استعمال مختلف انداز سے وقتاً فوقتاً کرتے رہیں انشاء اللہ اپنی صحت پر اچھا پڑے گا اور آپ کے اعضاء کو تقویت ملے گی۔

سبز اور زرد رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کا استعمال کسی بھی طرح کریں، یہ رنگ آپ کے لئے راحت کا باعث ثابت ہوں گے۔

آپ کے نام میں ۱۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۶۰۶ ہیں، اگر ان اعداد میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ جمع کردیئے جائیں تو کل اعداد ۶۶۶ ہوجاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۶۶	۱۶۹	۱۷۲	۱۵۹
۱۷۱	۱۶۰	۱۶۵	۱۷۰
۱۶۱	۱۷۴	۱۶۷	۱۶۴
۱۶۸	۱۶۳	۱۶۲	۱۷۳

ح اور ہ آپ کے مبارک حرف ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوں گی۔

آپ کا مفرد عدد یہ ثابت کرتا ہے کہ زندگی میں کامیابی حاصل

کرنے کے لئے آپ انتھک جدوجہد کرنے کے عادی ہیں، آپ زبردست مستقل مزاج ہیں، آپ خوداعتمادی کی دولت سے بہرہ ور ہیں اور آپ خودمختار بننے کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ عشق ومحبت کا معاملہ میں آپ کو حد سے زیادہ محتاط رہنا چاہئے کیوں کہ یہ عادت جب حد سے تجاوز کرجاتی ہے تو انسان کے قدم عیاشی کی طرف بڑھنے لگتے ہیں اور اس کی شخصیت کا اصل جوہر پامال ہوجاتا ہے، آپ فطرتاً عافیت پسند ہیں۔ لڑائی جھگڑوں سے آپ کو وحشت ہوتی ہے لیکن اختلافات اور مخالفتوں کا سامنا آپ کو بار بار کرنا پڑے گا اور زندگی کا کوئی بھی دور ایسا نہیں گزرے گا کہ آپ سکون وعافیت سے رہ سکیں، آپ کے اندر انتظام کی اعلیٰ صلاحیتیں ہیں لیکن آپ کا حسن اخلاق اور آپ کے دل کی نرمی آپ کو کبھی اچھا منتظم نہیں بننے دے گی، آپ اپنے ماتحت لوگوں کی غلطیوں کو نظرانداز کرکے ہمیشہ نقصان اٹھائیں گے اور انتظام کے اندر بھی خلل پیدا ہوگا، آپ معاملہ فہم ہیں، دوراندیش ہیں، صاحب عقل وخرد ہیں لیکن ہر کس وناکس پر بھروسہ کرلینے سے آپ کو بار بار نت نئے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے، حد سے زیادہ خوداعتمادی اور عجلت پسندی سے بھی بچیں اور ہر کس وناکس پر بھروسہ کرکے آپ بار بار فریب خوردگی کا شکار نہ ہوں، شرافت اچھی چیز ہے لیکن حد سے زیادہ بڑھی ہوئی شرافت ہر دور میں بے وقوفی سمجھی گئی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: جوشِ طبع، جرأت، اعلیٰ ہمتی، ارادوں کی پختگی، کامیاب زندگی، ہنرمندی، معاملہ فہمی، قوت ادراک، ہمدردی، غربا پروری، وفاشعاری، طبیعت کا استحکام وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں : طبیعت کی جھلاہٹ، اشتعال، جلدبازی، آوارہ مزاجی، زبان کی بے لگامی، عورتوں میں دلچسپی، ہر کام کو ادھورا چھوڑنے کی خامی، غصہ سے بے قابو ہوجانے کا مرض وغیرہ۔

اس دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہے کہ جس میں کوئی نہ کوئی خوبی اور کوئی نہ کوئی خامی موجود نہ ہو جس میں ایک بھی خوبی نہ ہو وہ شیطان ہوتا ہے اور جس میں ایک بھی خامی نہ ہو وہ فرشتہ کہلاتا ہے، انسان خوبیوں اور خامیوں کا مرقع ہوتا ہے، آپ بھی انسان ہیں آپ نے یہ کالم پڑھ کر اندازہ کرلیا ہوگا کہ آپ کے اندر خوبیاں بھی ہیں اور خامیاں بھی۔ اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی ٹھان لی اور اپنی خامیوں سے حتی الامکان نجات حاصل کرنے کی جدوجہد شروع کردی تو سمجھئے آپ نے اس کالم کا حق ادا کردیا۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	٦	٩٩
٢٢		
١		٧

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنا مافی الضمیر کسی بھی محفل میں اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں، آپ گفتگو کرنے کے ماہر ہیں لیکن کتنا اچھا کہ آپ کی گفتگو سے کسی کی دل شکنی نہ ہو کیوں کہ جب آپ بولتے ہیں تو پھر کسی چیز کا لحاظ رکھے بغیر بس بولتے ہی رہتے ہیں اور کسی بھی بارے میں جھجکنے کا کہیں نام نہیں لیتے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ دوبار آیا ہے، یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا ادراک اور شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن آپ اس ادراک اور شعور کی طرف دھیان نہیں دیتے، آپ حساس ہیں، لیکن کبھی کبھی آپ اپنی حس گنوا بیٹھتے ہیں جب کہ قابل تعریف زندگی گزارنے کے لئے آپ کو ہمیشہ حساس رہنا چاہئے اور بے حسی سے خود کو بچانا چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی حساس ہونا چاہئے، آپ حساب وکتاب کے معاملات میں بھی بہت لاپرواہ ہیں جب کہ معاملات کو درست کرنے کے لئے انسان کو حساب وکتاب کے معاملہ میں چوکنا رہنا چاہئے، اچھی زندگی گزارنے کا اصول یہ ہے کہ بخشش لاکھوں میں کیجئے لیکن حساب پائی پائی کا کیجئے تب ہی تعلقات کا حسن برقرار رہے گا۔

۵،۴ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور کام بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل سے کام لیتے ہیں اور اس طرح کبھی کبھی بہت قیمتی وقت گنوا بیٹھتے ہیں۔

۶ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں آپ کو اپنے گھر کی زیب و زینت سے خاص لگاؤ ہے لیکن اس کے لئے آپ وقت اور پیسے کی بربادی سے گریز نہیں کرتے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں، کسی کے ساتھ بھی ناانصافی آپ کو برداشت نہیں ہوتی۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی شخصیت بہت مضبوط ہے، آپ کے اندر فطری خوبیاں کافی تعداد میں موجود ہیں۔ آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ خیر سگالی بھی۔ اس طرح کی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں کوئی بھی کامیابی مکمل نہیں ہوسکے گی آپ کو ہمیشہ ایک ادھورے پن کے غم سے دوچار ہونا پڑے گا۔

آپ کے دستخط، آپ کے مزاج کی پختگی اور آپ کی شخصیت کی گہرائی کو واضح کرتے ہیں اور آپ کے دستخط سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے اندر ایک ایسا فنکار چھپا ہوا ہے جو اپنے اخلاق اور اپنے کردار سے ساری دنیا کو متاثر کرسکتا ہے۔

آپ کے فوٹو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بے شمار خوبیوں کے ہوتے ہوئے کہ آپ کسی حد تک خود پرست بھی ہیں، آپ دوسروں سے ہمدردی رکھتے ہیں، دوسروں کے لئے قربانی بھی دیتے ہیں لیکن آپ کبھی بھی اور کسی بھی حالت میں بھی اپنے مفادات کو نظر انداز نہیں کرتے۔

اگر اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی خامیوں سے پیچھا چھڑا کر اپنی خوبیوں میں اضافہ کرلیا تو آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ کے حسن کردار کو اہل دنیا دیر تک یاد رکھیں گے۔

☆☆☆☆

کانگریس اور مسلمان

تبسم فاطمہ

کانگریس اقتدار کے نشے میں چور، کبھی بھی مسلمانوں کی حمایت میں سامنے نہیں آئی۔

کیا جواہر لعل نہرو سے سونیا گاندھی اور راہل گاندھی تک آتے آتے کانگریس پارٹی کی آئندہ آئیڈیالوجی میں ملک کے مسلمانوں کو لے کر کوئی مثبت تبدیلی آئی ہے؟ یہ سوچنا بھاری بھول ہوگی اور اسی فکر کے نتیجہ میں ہندوستانی مسلمانوں نے کانگریس کے زیر سایہ ایک طویل عمر قربان کردی۔ اسی بھول نے نہ کسی مسلم قیادت کو پروان چڑھنے دیا اور نہ کبھی مسلمانوں کو کانگریس سے الگ سوچنے کا موقع دیا۔ اور اسی لئے ملک کی دوسری سب سے بڑی اکثریت ہونے کے باوجود مسلمانوں کی بڑی آبادی وہ سیاسی طاقت کبھی نہ بن سکی جس کی ضرورت کل بھی تھی اور جس کی ضرورت عدم تحمل اور عدم تحفظ کے ماحول میں آج آج بھی ہے۔ یہ کانگریس کا مفاد پرست چہرا تھا، جس کو دیکھتے ہوئے مولانا محمد علی جوہر کو یہ کہنا پڑا کہ گاندھی، نہرو کے علاوہ تمام کانگریسی لیڈران مسلمانوں کے دشمن ہیں۔ افسوس کہ مولانا محمد علی جوہر بھی نہرو کے اندر چھپے ہوئے اس دور اندیش ہندو کی شناخت نہیں کر سکے جس نے ۱۹۵۰ء، میں مسلمانوں کو رزیرویشن سے الگ کردیا۔ ۱۹۳۵ء، سے ۱۹۵۰ء، تک دلت ریزویشن میں تمام مذاہب کے ماننے والوں کو حقوق حاصل تھے لیکن ۱۰ر فروری ۱۹۵۰ء، کو جواہر لعل نہرو نے صدر جمہوریہ سے سرکلر جاری کرانے کے بعد مسلمانوں کو ریزرویشن کے حق سے محروم کردیا۔ دراصل نہرو اس حقیقت سے واقف تھے کہ مضبوطی کی ایک اینٹ کھسکا دو تو مستقبل آہستہ آہستہ عمارت کی بنیاد مزید کمزور ہوتی چلی جائیگی اور یہی ہوا۔ تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان اتنے پسماندہ ہوتے چلے گئے کہ رنگ ناتھ مشرا کمیشن اور سچر کمیٹی کو اپنی سفارشات میں اس کا ذکر کرنا پڑا کہ حکومت کو مسلمانوں کے لئے کچھ بہتر سوچنا چاہئے۔ کانگریس مسلمانوں کے لئے سنجیدہ ہوتی تو آج اتنا برا وقت مسلمانوں پر کبھی نہ آیا ہوتا ۱۹۲۸ء، میں نہرو کمیٹی کی رپورٹ پر مباحثہ کے دوران یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ کانگریس ہندو مہاسبھا کے ساتھ ہے۔ اور اسی کے بعد محمد علی جوہر نے کانگریس کا ساتھ چھوڑ دیا۔ جبکہ حکیم اجمل خاں، مولانا ابوالکلام آزاد اور ڈاکٹر مختار احمد انصاری کانگریس کے ساتھ جڑے رہے۔ یہ کل کی بات تھی۔ آج بھی کانگریس کے مسلم لیڈران کبھی ہندوستانی مسلمانوں کے تئیں سنجیدہ نظر نہیں آئے۔ ان میں کسی نے بھی ہندوستانی مسلمانوں کی حمایت میں کبھی کوئی آواز بلند نہیں کی۔

المیہ دیکھئے کہ وہ کانگریس جو مسلمانوں کی کبھی نہیں رہی پچھلے لوک سبھا انتخابات میں نریندر مودی اور امت شاہ نے اسی کانگریس پارٹی کو مسلمانوں کی پارٹی کہہ کر ہندو اکثریت کا کارڈ کھیلا اور یہ کارڈ اپنا کام کرگیا۔ مزے کی بات یہ کہ جب تب سے اب تک کانگریسی لیڈران اور راہل گاندھی مسلمانوں کے مسائل پر گفتگو کرنے بھی کتراتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ دہلی انتخاب میں جامع مسجد کے شاہی امام نے کجریوال کی حمات کی تو عام آدمی پارٹی نے پریس کانفرنس کر کے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا۔ سیاست وہاں آچکی ہے جہاں عام آدمی پارٹی سے کانگریس تک کو مسلمانوں کا ووٹ تو چاہئے، مگر مسلمانوں کا فروغ اور مفاد کسی کو منظور نہیں۔ کانگریس کو اس بات کا احساس ہے کہ آزادی ۸۶ر برسوں میں وہ مسلمانوں کی پارٹی بن کر رہ گئی تھی اور اسی لئے ۲۰۱۴ء، کے لوک سبھا انتخابات میں شکست فاش کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے خوفناک کوئی مذاق نہیں ہوسکتا۔ کانگریس کا نرم ہندو تو وہی تھا جو مودی یا بھاجپا کا گرم ہندوتو۔ بھاجپا نے کبھی سیکولر کردار کا راگ نہیں الاپا۔ اور کانگریس اس راگ، کے ساتھ نرم ہندوتو کی راہ پر چلتی رہی۔ تاریخ گواہ ہے کہ سب سے زیادہ فسادات کانگریس کے دور حکومت میں ہوئے۔ بھیونڈی، ملیانہ، بھاگلپور، گجرات جیسے فسادات کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آزادی کے بعد ہندوستان میں کوئی بھی فیصلہ

مسلمانوں کے حق میں نہیں آیا۔ بابری مسجد کی شہادت کانگریس کے دور حکومت میں ہوئی اور اس کی ذمہ داری سابق وزیراعظم نرسمہاراؤ پر بھی آئی۔ یہاں تک کہا گیا کہ یہ کام نرسمہاراؤ کے اشارے پر ہوا۔ ہائی کورٹ نے جب بابری مسجد کا فیصلہ سنایا تو اس وقت کانگریس کی حکومت تھی اور فیصلہ آنے سے قبل تک کانگریس مسلمانوں کو بے وقوف بنانے کا کام کرتی رہی۔ ایسے ہزروں واقعات ہیں جو آزادی کے بعد سے لے کر اب تک یہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں کہ کانگریس اقتدار کے نشے میں چور کبھی بھی مسلمانوں کے حق میں سامنے نہیں آئی۔ مسلمانوں کو دہشت گرد ٹھہرانے کی کہانی بھی کانگریس کے وقت سے شروع ہوئی۔ فرضی انکاؤنٹر کا قصہ بھی کانگریس نے ہی شروع کیا۔ کانگریس چاہتی تو پولیس اور فوج میں مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو سکتا تھا۔ اسکولوں، سرکاری نوکریوں، خفیہ ایجنسیوں میں مسلمانوں کی تعداد تناسب کے حساب سے اضافہ ہوسکتا تھا۔ مگر مسلمانوں کی تعداد بڑھی تو جیلوں میں۔ یہ انکشاف بھی سامنے آیا کہ ہندوستانی جیلوں میں مسلمان قیدیوں کی تعداد ۵۰ رفیصد سے بھی زیادہ ہے۔ جس کا کانگریس پارٹی پر مسلمانوں کے تحفظ کی ذمہ داری تھی، اسی کانگریس نے مسلمانوں کو ایک طرف دلتوں سے بدتر بنادیا اور دوسری طرف بہت سے معصوم بے گناہ مسلمانوں کو جیل کوٹھریوں میں نظر بند کردیا۔

آر ایس ایس کے فروغ کا زمانہ وہی تھا، جب اندرا گاندھی نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی۔ ۱۹۲۵ء، سے اب تک آر ایس ایس کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو کانگریس کا رویہ نہ صرف نرم بلکہ شک وشبہات پیدا کرنے والا لگتا ہے۔ اگر آر ایس ایس ملک وقوم کو نقصان پہنچانے والی پارٹی تھی تو کانگریس اپنے دور حکومت میں خاموش کیوں رہی؟ آر ایس ایس مکت بھارت کا جو نعرہ بہار کے وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے اب دیا، یہ کام کانگریس کیوں نہ کرسکی؟ اپنے طویل دورا اقتدار میں کیا فرقہ پرستوں یا فرقہ واریت کو کمزور کرنا اتنا مشکل کام تھا کہ کانگریس محض تماشائی بنی رہی؟ مودی نے ہندوتو کو آگے کیا تو کانگریس کے چہرے سے بھی نقاب اتر گئی۔ کیا موجودہ صورت حال اور ملک کی موجودہ سیاست کے لئے ذمہ دار کانگریس ہے؟ اس کا جواب دینا آسان ہے۔ یہ راستہ کانگریس کا ہی دکھایا ہوا راستہ ہے۔ لیکن ساری ذمہ داری صرف کانگریس پر ڈالنا مناسب نہیں۔ اس کے ذمہ دار کسی حد تک ہندوستانی مسلمان بھی ہیں۔ یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ تقسیم کے بعد پاکستان ایک علیحدہ ملک تھا۔ اور اسے جمہوریہ اسلام پاکستان کے نام سے شناخت ملی۔ آزادی کے بعد کا ہندوستان کوئی مسلمانوں ہندوستان نہ تھا۔ جہاں مسلمانوں کی ہر بات مان لی جاتی۔ یہ بھی نہیں بھولنا چاہئے کہ آزادی کے بعد کی پہلی نہرو حکومت شیاما پرساد مکھرجی اور سردار پٹیل جیسے سخت گیر ہندوتو کے ترجمان لیڈران بھی شامل تھے۔ یہ ہندوستانی مسلم قیادت کی بھی غلطی تھی کہ اس نے خود کو کانگریس کے بھروسے چھوڑ دیا تھا۔ کانگریس ہی اسے واحد متبادل کے طور پر نظر آرہی تھی۔ جہاں نہ صرف مسلمانوں کا مستقبل محفوظ تھا بلکہ مسلمان اپنے جمہوری، آئینی حقوق اور آزادی کے ساتھ زندگی کے سفر کو آسان بنا سکتے تھے۔ اور یہی مسلمانوں کی بھول تھی۔ اور اس بھول کو کیش کرنے اور ووٹ میں تبدیل کرنے میں کانگریس نے کوئی تاخیر نہیں کی۔ خوفزدہ مسلمان آہستہ آہستہ بھاجپا اور آر ایس ایس کے خوف سے کانگریس کا ووٹ بینک بن کر کانگریس کی جھولی میں گرتا گیا۔ کانگریس نے ابھی بھی ماضی کی غلطیوں سے کوئی سبق نہیں سیکھا۔ مسلمانوں کی موجوگی اگر سیاست سے سماج تک صفر ہے تو اس کے پیچھے بھی کانگریس کا ہاتھ ہے۔ یہ کانگریس تھی جو مسلسل مسلمانوں کو کمزور کرتی ہوئی ان کا استعمال کرتی آئی۔ اور آج بھاجپا محض کانگریس کے اسی خیال کو آگے بڑھا رہی ہے۔ ابھی حال میں ایک کانگریسی لیڈر نے جب اگلے لوک سبھا انتخاب کے لئے وزیراعظم کے طور پر نتیش کمار کا نام اچھالا تو کانگریس کے خیمے میں انتشار اور ناراضگی پائی گئی۔ یہ طے ہے کہ راہل اور سونیا کی کانگریس ابھی آگے کئی برسوں تک عوام کا اعتبار حاصل کرنے میں ناکام ہی رہے گی۔ مستقبل میں اتحادی پارٹیوں کا وہ فارمولہ اپنایا جائے گا جو بہار اسمبلی انتخاب میں اپنایا گیا۔ کانگریس کو اس بارے میں بھی سوچنا چاہئے اور مسلمانوں لے کر بھی اپنا نظریہ صاف کرنا چاہئے۔ کانگریس یہ نہ بھولے کہ مسلمان اس ملک کی دوسری بڑی اکثریت ہے اور اسے نظر انداز کر کے مستقبل میں وہ جیت کا کوئی بھی پیمانہ طے کرنے میں ناکام رہے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۳

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

حضرت سری سقطیؒ کے حلقۂ ارادت میں شامل ہونے سے پہلے حضرت جنید بغدادیؒ اپنے والد محترم کی دوکان پر بیٹھتے تھے۔ اس وقت جناب محمد کا انتقال ہو چکا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے شیشے کی آبائی تجارت چھوڑ کر ریشم کا کاروبار شروع کر دیا تھا اور یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ آپ کو کسی کے سامنے دست طلب دراز نہ کرنا پڑے، پھر یہ دوکان بھی بند کر دی اور حضرت سری سقطیؒ کے مکان میں گوشہ نشین ہو کر شدید مجاہدے کئے۔

حضرت سری سقطیؒ نے بڑے عجیب انداز سے آپ کی روحانی تربیت کی۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے پیر ومرشد سے عرض کیا۔ "مجھے کوئی ایسا قصہ سنایئے جس سے عشق کی سچائی کا اظہار ہوتا ہو۔"

حضرت سری سقطیؒ نے ایک کاغذ پر کچھ تحریر کیا اور کاغذ حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف بڑھاتے ہوئے فرمایا۔ "اسے پڑھ لینا، یہ تمہارے لئے سات سو قصوں سے بہتر ہے۔"

جب حضرت جنید بغدادیؒ نے تنہائی میں اس کاغذ کو کھول کر دیکھا تو عربی زبان کے تین اشعار درج تھے۔

"جب میں نے محبت کا دعویٰ کیا تو وہ بولی کہ تم جھوٹے ہو۔"

"اگر تمہیں محبت ہے تو تمہارے ہاتھ پاؤں اتنے درست کیوں نظر آ رہے ہیں؟"

یاد رکھو کہ محبت اس وقت تک نہیں ہوتی کہ جب تک پیٹ کمر سے نہ لگ جائے۔"

"اور تم اتنے کمزور ہو جاؤ کہ کوئی تمہیں پکارے تو جواب نہ دے سکو۔"

"اور اس قدر گھل جاؤ کہ گوشۂ چشم کے سوا کچھ باقی نہ رہے جس سے تم آنسو بہاؤ اور عاجزی کرو۔"

یہ اشعار پڑھ کر حضرت جنید بغدادیؒ پر گریہ طاری ہو گیا اور آپ کے سینے میں آتش عشق اس طرح بھڑکی کہ حق تعالیٰ کی یاد کے سوا سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا۔

حضرت سری سقطیؒ کے روحانی اسباق بہت سادہ نظر آتے ہیں مگر ان کی گہرائی کو سمجھ کر عمل پیرا ہونا بہت دشوار ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے پیر ومرشد کے درس کو بغور سنا اور اس پر سختی کے ساتھ عمل کیا، یہاں تک کہ آپ پر معرفت کے عجیب وغریب اسرار منکشف ہونے لگے۔ آپ اپنے اسی روحانی انقلاب کے بارے میں فرماتے ہیں۔

"میں نے پیر ومرشد کو اکثر یہ کہتے سنا تھا کہ عشق میں بندہ ترقی کر کے اس درجے تک پہنچ جاتا ہے کہ اگر کوئی اس کے چہرے پر تلوار بھی مارے تو اسے خبر نہ ہو۔ مجھے اس بات کے درست ہونے میں شک تھا کہ کیا انسان پر ایسی کیفیت بھی طاری ہو سکتی ہے؟ مگر جب میں خود اسی حالت سے گزرا تو مجھے پیر ومرشد کے قول مبارک پر یقین آیا کہ آپ سچ فرماتے تھے۔"

بچپن میں حضرت سری سقطیؒ نے آپ کے بارے میں فرمایا تھا کہ اللہ تیری زبان سے فیض جاری کرے گا۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اس بات کا بہت قلق تھا، آپ سمجھتے تھے کہ پیر ومرشد کا اشارہ تقریر وکلام کے ذریعہ دنیاوی کامیابی میں شامل ہوئے تو اکثر پیر ومرشد کی اس پیش گوئی کو یاد کر کے اداس ہو جاتے تھے۔ حضرت جنید بغدادیؒ سمجھتے تھے کہ آخرت کی کامیابی آپ کی قسمت میں نہیں ہے، وقت گزرتا رہا اور حضرت جنید بغدادیؒ ریاضت ومجاہدات کے ساتھ پیر ومرشد کی خدمت گزاری میں مصروف رہے، آخر ایک دن ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس نے آپ کا سارا رنج وملال دور کر دیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ ایک روز میرے پاس چار درہم تھے، میں نے انہیں پیر ومرشد کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

"یہ آپ کی نذر ہیں، انہیں قبول فرمالیجئے۔"

حضرت سری سقطیؒ اپنے مرید خوش اعتقاد کے اس طرز عمل سے بہت خوش ہوئے اور کسی تامل کے بغیر وہ درہم قبول فرمائے۔ پھر حضرت

جنید بغدادیؒ کو مخاطب کرتے ہوئے بولے۔ ”نوجوان! تجھے فلاح اخروی حاصل ہونے کی بشارت ہو۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کو پیر و مرشد کے ارشاد گرامی پر حیرت ہوئی، پھر نہایت پرشوق لہجہ میں عرض کرنے لگے۔ ”آپ کس وجہ سے فرماتے ہیں؟“

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ”مجھے اس وقت چار ہی درہم کی ضرورت تھی اور میں نے دعا مانگی تھی کہ الٰہی یہ رقم مجھے اس شخص کے ہاتھ سے دلوا جو تیرے نزدیک فلاح پانے والا ہو۔“

علامہ یافعیؒ کا بیان ہے کہ اس خوشخبری کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ کا وہ ملال دور ہو گیا جو پیر مرشد کی پہلی پیش گوئی سے آپ کے دل پر نقش ہو گیا تھا۔ پھر حضرت جنید بغدادیؒ کی روحانیت اس درجے تک پہنچ گئی کہ حضرت سری سقطیؒ بھی آپ کی گفتگو سن کر حیران رہ جاتے تھے، ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عجیب منظر دیکھا، ایک شخص خانقاہ میں بے ہوش پڑا تھا اور حضرت سری سقطیؒ اس کے قریب حیران و پریشان بیٹھے تھے، حضرت جنید بغدادیؒ نے فکر مندانہ لہجہ میں عرض کیا۔

”آخر اس شخص کو کیا ہوا ہے کہ یہ اپنے ہوش و حواس میں کھو بیٹھا ہے؟“

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ ”میں نے اس کے سامنے قرآن حکیم کی ایک آیت تلاوت کی تھی جسے سنتے ہی یہ بے ہوش ہو گیا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ ”آپ وہی آیت دوبارہ تلاوت کیجئے؟ یہ شخص ہوش میں آجائے گا۔“

حضرت سری سقطیؒ نے بڑی حیرت کے ساتھ اپنے مرید اور بھانجے کی طرف دیکھا، پھر بہ آواز بلند وہی آیت مقدسہ تلاوت کی، چند لمحوں بعد وہ شخص ہوش میں آ گیا۔ حضرت سری سقطیؒ کو اس بات پر تعجب ہوا، مگر آپ اجنبی کی موجودگی میں خاموش رہے، پھر جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے حضرت جنید بغدادیؒ سے پوچھا۔

”تمہیں یہ تدبیر کس طرح معلوم ہوئی؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے بصد احترام عرض کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے پیرہن مبارک سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی چلی گئی تھی اور پھر اس کرتے سے آپ کی آنکھوں کی روشنی بحال ہوگئی تھی۔“

حضرت سری سقطیؒ کو حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ جواب بہت پسند آیا۔ دراصل یہ اس تاریخ ساز واقعہ کی طرف اشارہ تھا جب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے آپ کو ایک کنوئیں میں پھینک دیا تھا اور آپ کے پیرہن مبارک کو کسی بھیڑ بکری کے خون سے رنگین کرکے حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا تھا۔

”یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا اٹھا کر لے گیا اور یہ خون آلود پیرہن ان کی نشانی ہے۔“

حضرت یعقوب علیہ السلام اپنے محبوب فرزند کے پیرہن کو آنکھوں سے لگائے دن رات روتے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ آنکھوں کی روشنی سے محروم ہوگئے، پھر جب کئی سال بعد حضرت یوسف علیہ السلام سخت ترین آزمائشوں سے گزر کر مصر کے بادشاہ بنے تو آپ کے تمام بھائیوں نے حاضر ہو کر اپنے گناہ کی معافی مانگی، حضرت یوسف علیہ السلام نے بھائیوں کو معاف کرنے کے بعد حضرت یعقوب علیہ السلام کا حال دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ بیٹے کے غم میں روتے روتے اپنی بینائی گنوا چکے ہیں، یہ جاں گداز خبر سن کر حضرت یوسف علیہ السلام بہت آزردہ ہوئے پھر اپنا پیرہن مبارک اتار کر بھائیوں کو دیا جب حضرت یعقوب نے بیٹے کا کرتا آنکھوں سے لگایا تو گمشدہ بینائی لوٹ آئی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اسی واقعہ کی روشنی میں حضرت سری سقطیؒ کو مشورہ دیا تھا کہ جس آیت کے سننے کے بعد وہ شخص بے ہوش ہوا ہے، اسی آیت کو دوبارہ سن کر ہوش میں آجائے گا۔ یہ حضرت جنید بغدادیؒ کے کشف اور ذہانت کی ایک اعلیٰ مثال ہے۔

اب حضرت جنید بغدادیؒ معرفت کے اس درجہ پر پہنچ گئے تھے کہ استاد گرامی حضرت سری سقطیؒ بھی بعض مسائل میں آپ سے مشورہ لیا کرتے تھے اور شاگرد کی رائے کو اپنی رائے سے افضل قرار دیا کرتے تھے۔

ایک دن آپ پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت سری سقطیؒ کو نہایت متفکر پایا، حضرت جنید بغدادیؒ نے سبب پوچھا تو پیر و مرشد نے فرمایا۔

”جنید! کچھ دیر پہلے ایک نوجوان میرے پاس آیا تھا۔“ اس نے پوچھا، ”شیخ! توبہ کے کیا معنی ہیں؟“

میں نے کہا۔ "توبہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے گناہوں کو نہ بھولے۔"

نوجوان نے بے ساختہ کہا۔ "شیخ! آپ کا جواب غلط ہے۔"

میں نے حیران ہوکر پوچھا۔ "آخر تم یہ بات کس طرح کہہ سکتے ہو؟"

نوجوان بڑے پریقین لہجہ میں بولا۔ "توبہ تو یہ ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یکسر فراموش کردے۔"

یہ کہہ کر وہ چلا گیا، میں اسی وقت سے پریشان ہوں کہ نوجوان کے اور میرے جواب میں نمایاں فرق ہے۔

پیرومرشد کی گفتگو سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ "اس میں تشویش اور فکر کی کیا بات ہے؟ میرے نزدیک تو وہ نوجوان ہی سچ کہتا تھا۔"

حضرت سری سقطیؒ نے بڑی حیرت سے اپنے شاگرد کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا۔ "جنید! تم اس نوجوان کی تائید میں کوئی دلیل بھی رکھتے ہو؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے عرض کیا۔ "شیخ محترم! صفائی کے وقت غبار کا خیال گزرنا بھی غبار ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب اس قدر منطقی تھا کہ حضرت سری سقطیؒ نے بلاتامل اسے قبول کرلیا۔ یہی وہ موقع تھا جب پیرومرشد نے اپنے ذہین اور نکتہ آفریں مرید سے کہا۔

"جنید! اب وقت آگیا ہے کہ تم وعظ کہنا شروع کرو، قدرت نے بہت پہلے ان آنکھوں کو جو کچھ دکھایا تھا، اب اس منظر کے متشکل ہونے کی ساعت آگئی ہے، مخلوق خدا کے درمیان اپنی زبان کھولو کہ حق تعالیٰ نے تمہیں اعجاز بیانی سے متصف کیا ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے پیرومرشد کا ارشاد گرامی سن کر سر جھکالیا۔

حضرت سری سقطیؒ آپ کی قوت گفتار پر گواہی دے رہے تھے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ حال تھا کہ انسانی مجمع میں بات کرتے ہوئے گھبراتے تھے، گوشہ نشیں ہوکر خانقاہ میں بیٹھتے تو سیر روحانی کرتے کرتے اس مقام تک جاتے جہاں اس زمانہ کے بڑے بڑے مشائخ کا بھی گزر نہیں تھا لیکن جب کسی مجلس میں کوئی فقہی مسئلہ بیان کرنے کی کوشش کرتے تو جھجک آڑے آجاتی، الغرض اسی کشمکش میں روز وشب گزرتے رہے، حضرت سری سقطیؒ وعظ کہنے کے لئے فرماتے اور حضرت جنید بغدادیؒ پیرومرشد کے احترام میں خاموشی اختیار کرلیتے۔

کبھی کبھی تنہائی میں خود کو مخاطب کرکے فرماتے۔ "جنید! تو لوگوں سے کیا کہے گا اور تیری بات کون سنے گا؟"

آخر ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے سرور کونین حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ "جنید! اللہ نے تمہیں ایک نعمت خاص بخشی ہے۔ اس کا شکر ادا کرنے کے لئے وعظ کہا کرو۔"

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی ذہنی گرہ کھل گئی۔

روایت ہے کہ اسی رات پچھلے پہر جب یہ مبارک ترین خواب دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ بیدار ہوئے تو حضرت سری سقطیؒ تشریف لائے اور آپ کے دروازے پر دستک دی۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے دروازہ کھولا تو پیرومرشد کو موجود پایا۔

"جنید! ہم تو کب سے کہہ رہے تھے کہ وعظ کہا کرو مگر تم نے ہماری باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دی۔" حضرت سری سقطیؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "لیکن اب تو تمہیں رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار اقدس سے بھی اجازت مل گئی ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت وادب کے ساتھ سر جھکالیا، پھر نہایت عاجزانہ لہجے میں عرض کیا۔ "میرا خیال تھا کہ میں فصاحت زبان اور بلاغت بیان سے محروم ہوں۔ اسی لئے ڈرتا تھا کہ کہیں لوگ میری بات سننے سے انکار نہ کردیں۔"

حضرت سری سقطیؒ نے فرمایا۔ "تمہاری جھجک اور ڈر اپنی جگہ مگر اب تو تمہیں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سند حاصل ہوگئی ہے، بندگان خدا کا ہجوم تمہارا منتظر ہے، خلوت سے مجلس کی طرف آؤ۔"

دوسرے دن حضرت جنیدؒ جامع مسجد میں حاضر ہوئے، نماز ادا کرنے کے بعد حاضرین مسجد کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ اہل ایمان! میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔"

"جنید! ہم تو برسوں سے گوش برآواز ہیں مگر آپ کچھ کہتے ہی نہیں۔" حاضرین مجلس میں سے چند معمر افراد نے بغداد کے ایک نوجوان فقیر کی بات

سن کر کہا۔ "ہمیں یقین ہے کہ آپ بڑی پرتاثیر گفتگو کریں گے اور لوگوں کو سوئے ہوئے ذہنوں کو جگائیں گے اور مردہ دلوں میں نئی روح پھونکیں گے۔"

لوگوں کا یہ انداز پذیرائی دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ حیران رہ گئے، دراصل یہ بھی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی برکت تھی کہ اللہ تعالیٰ نے وعظ بیان کرنے سے پہلے سامعین کو حضرت جنیدؒ کی طرف متوجہ فرمادیا تھا۔

اس مختصر سی گفتگو کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے رب کی کبریائی بیان کی، پھر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں اپنے جذبات عقیدت کا اس طرح اظہار کیا کہ حاضرین کی آنکھیں بھیگ گئیں۔ پھر آپ نے فقر کے موضوع پر تقریر شروع کی تو سننے والے وارفتہ ہوگئے۔ بعض لوگوں پر آپ کے پرسوز لہجے کا اتنا اثر ہوا کہ وہ شدت جذبات سے مغلوب ہوکر مسجد کے فرش پر تڑپنے لگے۔

اپنی پہلی تقریر کے سلسلہ میں خود حضرت جنید بغدادی کا بیان ہے ہونٹوں کو جنبش دینے سے پہلے مجھے اپنے عجز بیان کا شدید احساس تھا مگر جب میں نے سامعین کو حد سے زیادہ پرجوش دیکھا تو مجھے یقین نہیں آیا کہ مسجد کے منبر سے جنید بول رہا ہے اور لوگ اس کے کلام کی تاثیر سے بے خود ہوئے جارہے ہیں۔

آپ کی پہلی تقریر کے بعد بغداد کے گلی کوچوں میں ایک ہی بات کا شور تھا کہ اس شہر میں حضرت جنید بغدادیؒ جیسا فصیح البیان کوئی دوسرا نہیں، کعبی کا شمار فرقہ معتزلہ کے معتبر ائمہ میں ہوتا ہے۔ ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ کے چند شاگرد کعبی کی مجلس میں پہنچے، اس وقت کعبی بڑے زوروشور کے ساتھ کسی موضوع پر تقریر کررہے تھے، پھر جب تقریر ختم ہوئی تو حاضرین مجلس نے ان کی بہت تعریف کی، کعبی نے حضرت جنید بغدادیؒ کے شاگردوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے بغداد میں ان کے شیخ کو دیکھا ہے جن کا نام جنیدؒ ہے، ادیب ان کے پاس الفاظ کی بندش سیکھنے آتے ہیں، فلسفی اس لئے حاضر ہوتے ہیں کہ جنیدؒ سے فلسفے کی موشگافیوں کو سمجھ سکیں اور شعراء اس لئے آتے ہیں کہ فصاحت وبلاغت کا عروج دیکھ سکیں۔"

اگرچہ کعبی مختلف نظریات کے حامل تھے مگر حضرت جنید بغدادیؒ کے فضل وکمال کو خراج تحسین پیش کئے بغیر نہ رہ سکے، وہ لوگ جو صوفیاء پر کم علمی اور بے خبری کا الزام عائد کرتے ہیں انہیں کعبی کی گواہی کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔



قسط نمبر: ۴۹

اسلام الف سے ی تک

دال مہملہ، (د) دال ہندی (ڈ) ذال معجمہ (ذ)

مختار بدری

زاھد: بیزار ہونے والا، متقی پرہیز گار۔

زبور

وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُوْنَ ٥ اور ہم نے نصیحت (تورات) کے بعد زبور میں لکھ دیا تھا کہ میرے نیکوکار بندے ملک کے وارث ہوں گے۔ (۲۱:۱۰۵)

امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ زبور اس آسمانی کتاب کو کہتے ہیں جس میں حکمت ودانش کی باتیں ہوں، احکام شریعت نہ ہوں اور کتاب اس کو کہتے ہیں جس میں دونوں باتیں ہوں چنانچہ زبور میں احکام شریعت نہیں ہیں، زبور منظوم ومسجع عبادتوں میں خداوند قدوس کی حمد وثنا اور مضامین حکمت وموعظت کا ایک مجموعہ تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام اپنی مسحور کن آواز میں اسے پڑھتے تھے تو جن وانس اور وحوش وطیور وجد میں آجاتے تھے۔

زراعت

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ کام جس کا فائدہ عام ہو وہی افضل ہے اور اگر صحیح طور پر زراعت نہ ہو تو ملک میں غذا کی کمی ہو جائے۔ ایک اور حدیث قدسی یہ ہے کہ جس کے پاس زمین ہے وہ یا تو خود کھیتی کرے یا اپنے کسی دوسرے بھائی کو دیدے۔ (بخاری ومسلم)

اپنی کھیتی کو دوسروں سے کروانے کے کئی طریقے رائج ہیں، ایک یہ کہ کوئی اپنا کھیت کسی کو بٹائی پر دے سکتا ہے، یعنی زمین اور بیج وغیرہ، مالک زمین کا اور محنت ہل بیل وغیرہ کسی اور کا، اس اشتراک میں پیداوار برابر برابر بانٹ لیتے ہیں، یا نقد لگان طے کر کے اپنی زمین دوسرے کو دیدیتے ہیں، اس صورت میں مالک زمین کو پیداوار میں سے کچھ نہیں ملتا، تیسری شکل یہ ہے کہ زمین بیج، ہل بیل وغیرہ ایک کا ہو اور مزدور کو نقد اجرت دے کر سارا کام لیا جائے، اس صورت میں جو کچھ پیداوار ہو وہ مالک زمین کا حق ہوتی ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کوئی درخت لگایا یا کوئی فصل اُگائی اور اس سے کسی پرندے، انسان یا جانور نے کچھ کھالیا تو اس کے عوض اس شخص کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

زکریا علیہ السلام

بنی اسرائیل کے ایک مشہور پیغمبر جن کا ذکر قرآن مجید میں چار مقامات پر آیا ہے۔ حضرت زکریا بیت المقدس کے امام ومتولی تھے، جب حضرت مریم کو ان کی والدہ حنہ بنت ناقوذ نے اپنی نذر کے مطابق بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردیا تو حضرت زکریا علیہ السلام ہی ان کے کفیل بنے، حضرت زکریا علیہ السلام اس وقت ۷۷ سال کے ہو چکے تھے اور اولاد سے محروم تھے، جب حضرت مریم وہاں آئیں تو ان کی دیکھ بھال کے لئے وہ جب بھی ان کی محراب میں جاتے تو بے موسم کے تازہ بہ تازہ پھل رکھے ہوئے پاتے۔ انہوں نے بھی خدائے عزوجل سے التجا کی کہ وہ انہیں بڑھاپے میں اولاد صالح عطا کرے، ان کی دعا قبول ہوئی اور حضرت یحییٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔

زکوٰۃ

اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے:

وَاَقِيْمُو الصَّلٰوةَ وَاٰتُو الزَّكٰوةَ. نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔ ہر صاحب نصاب پر زکوٰۃ فرض ہے، شریعت میں صاحب نصاب اس شخص کو کہتے ہیں جو ۲/۱ ۵۲ تولے چاندی یا ۲/۱ ۷ تولے سونے کا مالک ہو یا

جس کے پاس اس قدر مال ہو، ایک مقررہ اور متعین حصہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ دینے سے اس آدمی کا بقیہ مال پاک ہوجاتا ہے۔ اسلام کے پاس مقررہ مقدار میں مال ودولت ہوتو اس کا حساب لگا کر اس کا چالیسواں حصہ غرباء کو سے اور نیک کاموں میں خرچ کرکے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی ہیں۔ ۲ھ میں مسلمانوں پر زکوٰۃ کے ساتھ ساتھ زکوٰۃ کی سخت تاکید کی گئی ہے اور زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کی نشان دہی بھی کی گئی ہے۔

اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝

صدقات (یعنی زکوٰۃ وخیرات) تو مفلسوں، محتاجوں اور کارکنان صدقات کا حق ہے اور ان لوگوں کا جن کی تالیف قلوب منظور ہے اور غلاموں کے آزاد کرانے میں اور قرض داروں (کے قرض ادا کرنے میں) اور خدا کی راہ میں اور مسافروں (کی مدد) میں (بھی یہ مال خرچ کرنا چاہئے، یہ حقوق) خدا کی طرف سے مقرر کردیئے گئے ہیں اور خدا جاننے والا حکمت والا ہے۔ (۶۰:۹)

اور زکوٰۃ نہ دینے کے عذاب کی وعید بھی آئی ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو خدا کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے، ان کو اس دن کے عذاب الیم کی خوش خبری سنادو، جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیل لوگوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا کہ) یہ وہی جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب اس کا مزہ چکھو) (۳۴:۹، ۳۵)

زکوٰۃ مدد کے لئے ہے، کوئی شخص اپنی ضروریات زندگی یعنی غذا، لباس، مکان، علاج اور بچوں کی تعلیم سے محروم نہ رہنے پائے، یتیم بچے، بوڑھے اور معذور لوگ جو اپنی روزی خود کما نہ سکتے ہوں وہ کچھ مدد پاکر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوسکیں، ان کی دست گیری کے لئے زکوٰۃ مقرر کی گئی ہے۔ زکوٰۃ کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں نہ ہی لینے والے کے لئے کوئی ذلت کی بات ہے اور نہ ہی دینے والے کے لئے فخر وعظمت کی کوئی وجہ ہے۔ یہ تو دینے والے کی ایک ذمہ داری اور لینے والے کا حق ہے جسے خدا نے خود مقرر کردیا ہے۔ زکوٰۃ کے مستحق لوگوں میں فقیر وہ آدمی جس کی کوئی ملکیت نہ ہو، مسکین، مسافر، مقروض وغیرہ شامل ہیں اور یہ تقسیم وصولیابی کے اخراجات نکالنے کے بعد کی جائے گی۔

بیں مثقال یعنی ۷/۵۰ تولہ سونے پر اس کا چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے، نقد، بانڈ، سیونگ، سرٹیفکٹ وغیرہ پر ڈھائی فی صد ہے، جانوروں میں اونٹوں کی زکوٰۃ پانچ اونٹوں سے ۹ اونٹوں تک ایک بکری ۹ سے ۱۴ اونٹوں تک دو بکریاں اور اس کے بعد ۲۰ سے ۲۴ اونٹوں تک تین بکریاں اور ۲۵ سے ۵۳ تک ایک ایک سالہ اونٹنی ۳۶ سے ۴۵ تک دو سالہ اونٹنی، ۴۶ سے ۶۰ تک ایک تین سالہ اونٹنی، ۶۱ سے ۷۵ تک چھ سالہ اونٹنی، ۷۵ سے ۹۰ تک دو سالہ اونٹنیاں دو عدد ۱۰ کا ۹۰ سے، ۱۲۰ تکسین اونٹنیاں۔ اس کے بعد پھر سے حساب شروع ہوگا، یعنی ہر پانچ پر ایک بکری اور ہر دس پر دو عدد بکریاں یا ان کی قیمت ہوگی۔ اگر کسی کے پاس صرف چار اونٹ اور ایک بکری ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے، گدھے، گھوڑے اور خچر سواری یا بوجھ لادنے کے لئے ہوں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں، اگر تجارت کے لئے ہوں تو ان کی قیمت کا اندازہ کرکے ۴۰/۱ دینا چاہئے یا پھر فی راس ایک دینار سالانہ دینا ہوگا، ان جانوروں کا سائمہ ہونا شرط نہیں ہے، بیل گائے، بھینسوں پر ۲۹ مویشیوں تک کوئی زکوٰۃ نہیں ہے، ۳۰ اور ۳۰ سے زیادہ مویشیوں پر جو سال کے بیشتر حصہ میں چراگاہ میں رہیں ایک ایک سالہ بچھڑا، چالیس سے اوپر مویشیوں پر دو سالہ بچھڑا دیں، اس سے زیادہ مویشیوں پر اسی طرح حساب کیا جائے، مثال کے طور پر ساٹھ مویشیوں پر دو یک سالہ بچھڑے اور ستر پر دو یک سالہ اور ایک دو سالہ بچھڑے، ۹۰ مویشیوں پر تین یک سالہ بچھڑے، ایک سو مویشیوں پر دو یک سالہ اور ایک دو سالہ بچھڑے دیئے جائیں، بکریوں اور مینڈھوں پر چالیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں، ایک سو بیس جانوروں تک ایک بکری اور ایک سو اکیس سے دو سو تک دو بکریاں دی جائیں۔

دو سو درہم کی مالیت سے زیادہ چاندی اور چاندی کی چیزیں سال

بر کسی کے قبضہ میں رہیں تو اس کی زکوٰۃ پانچ درہم ہے، اس کے اوپر چالیس درہم تک کی مالیت تک ایک درہم اور اس کے اوپر چالیس درہم کی مالیت پر ایک ایک درہم زکوٰۃ ادا کریں، اسی طرح بیس مثقال سونے پر آدھا مثقال اور اس سے بڑھ کر ہر چالیس مثقال سونے پر دو قیراط زکوٰۃ ہے۔ تجارتی وصنعتی سامان پر زکوٰۃ واجب ہے، اگر یہ سامان دو سو درہم سے زیادہ ہو تو ڈھائی فی صد زکوٰۃ ہے۔ شرط یہ ہے کہ ان پر پورا سال گزر جائے، اگر اپنے استعمال کے لئے یا آرائش کے لئے چیزیں جمع کی گئی ہیں تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہوگی، آپ کے گھر میں بڑی بڑی دیگیں، تانبے کے پتیلے، فرنیچر، اونی، ریشمی، سوتی کپڑے یا غلہ موجود ہو تو ان پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اگر کسی کے پاس کارخانہ ہے اور اس میں کوئی چیز تیار ہوتی ہے تو اس نے جتنا مال فروخت کیا اور جتنا اسٹاک کیا اس پر بھی زکوٰۃ واجب ہے۔ زمین کی پیداوار کی زکوٰۃ کو عشر کہتے ہیں، صرف بارش کے پانی سے یا پانی کے بغیر جو پیداوار ہوتی ہے مثلاً باجرہ، جوار، ارہر وغیرہ اس کی قیمت کا دسواں حصہ زکوٰۃ ہے، اور جو پیداوار سینچائی کے ذریعہ یعنی نہر یا تالاب سے یا کنوئیں سے ہوتی ہے اس کا ۲۰ واں حصہ زکوٰۃ ہے، زمین سے برآمد ہونے والی چیزوں معدن، رکاز اور کنز وغیرہ پر بھی زکوٰۃ ہے، رکاز اور کنز پر بیس فی صد اور معدنیات پر ڈھائی فیصد زکوٰۃ مقرر ہے۔ سمندر سے نکلنے والی چیزوں یعنی موتی مونگے پر ان کی قیمت کا پانچواں حصہ زکوٰۃ ہے۔ ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ وسق (تقریباً تیس من کھجوروں سے کم پر زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی پر زکوٰۃ واجب نہیں اور پانچ راس اونٹوں سے کم پر زکوٰۃ نہیں۔ بخاری ومسلم) حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترکاریوں پر زکوٰۃ واجب نہیں اور نہ ان درختوں پر میں جو مستعار دیئے جائیں اور نہ تیس من سے کم کی مقدار (کھجور) پر اور نہ کام کے جانوروں پر زکوٰۃ ہے اور نہ جبہ پر زکوٰۃ واجب ہے۔ (دار قطنی) جبہ سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہیں۔ (باقی آئندہ)

سورۃ ''مُحَمَّد'' کے خادم جن ''ویطیش'' کو بلانے کا عمل

سورہ ''محمد'' کے خادم جن ویطیش کو اپنے پاس بلانے کے لئے سب سے پہلے اپنی چلہ گاہ میں لوبان کی دھونی دیں، پھر تمام گناہوں سے توبہ کی نیت کرتے ہوئے دو نفل نماز برائے ایصال ثواب سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز نفل حاجت جن ''ویطیش'' کو اپنے پاس بلانے کی نیت سے ادا کریں، اب آپ مکمل توجہ و یکسوئی کے ساتھ سورہ ''محمد'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورت پڑھ چکیں تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں۔ اسی ترکیب کے ساتھ سورہ ہٰذا کی تعداد ۱۸۶۵۵ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم جن ہٰذا کی حاضری ہوگی، جب یہ حاضر ہوں تو ان سے بڑے ادب واحترام سے عہد و پیمان کریں، پھر اس پر تاحیات عمل کرتے رہیں، بعد چلہ آپ سورہ ''محمد'' مع عمل حاضری کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اقسمت علیکم یا ویطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۃ مُحَمَّد بحق کٓھٰیٰعٓصٓ وبحق حٰمٓعٓسٓقٓ وبحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق یا بدوح یابدوح یابدوح حاضر شو

☆☆☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

منشی مروارید کے منجھلے صاحبزادے جو کبوتر بازی میں اچھے خاصے بدنام ہو چکے تھے اور جن کی لاپرواہیوں کے چرچے افغانستان اور پاکستان تک پوری طرح پھیل چکے تھے، اچانک ان میں قیامت خیز قسم کی تبدیلی پیدا ہوئی۔ انہوں نے اچانک داڑھی بھی رکھ لی اور لباس بھی وہ اس قسم کا پہننے لگے کہ صحیح قسم کے صوفیا کرام بھی ان کے لباس کو دیکھ کر احساس کمتری کا شکار ہو جاتے تھے، ان کا کرتا ان دنوں اتنا نیچا ہوتا ہے کہ دامن زمین کو چھونے کے لئے بے چین اور پجاما اس قدر اونچا کہ دونوں پنڈلیوں کی ہیئت کذائی دو اور چار کی طرح واضح۔ ان کے اس مرنجا مرنج قسم کے لباس سے وہ خواتین بھی متاثر ہو جاتی ہیں جو خالص دنیادار ہوتی ہیں اور ان کے اگلے سو سال میں بھی سدھرنے کا کوئی ارادہ تک نہیں ہوتا لیکن ان کا لباس دیکھ کر ان کو بھی رشک آنے لگتا ہے اور انہیں چند سیکنڈوں کے کے لئے سہی یہ احساس ہو جاتا ہے کہ آخرت بھی کوئی چیز ہے۔

برخوردار کا نام شاہ دلدل ہے، نام بھی دیکھئے کتنا پرکشش ہے کہ اس کے ایک ایک حرف سے تصوف کی بو آتی ہے، ننھیالی رشتے داروں نے اس نام میں مزید کشش پیدا کرنے کے لئے ''میاں'' کا الفاظ بھی ٹانک دیا ہے اور ان کے پردادا مرحوم نے عالم برزخ سے یہ فرمائش ظاہر کی تھی کہ ان کے نام سے پہلے ''حضرت'' کا کلمہ جوڑ دیا جائے۔ اب ان کا پورا نام حضرت شاہ دلدل میاں اشکباری۔ جی ہاں اشکباری بھی ان کے اسم گرامی کا ایک جزو ہے، اشکباری کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان کے خاندان کی عورتیں رونے دھونے میں بہت ماہر بھی تھیں اور مشہور بھی۔ بڑے لوگ جب مرجاتے تھے اور ان کے مرنے کے بعد ان کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے ان کے ورثاء اپنا یہ فریضہ سمجھتے تھے کہ کم سے کم چالیس دن گھر میں خوب ماتم رہے اور مسلسل رونے دھونے کے پروگرام چلتے رہیں، گھر والوں کا حال یہ تھا کہ ایک دن سے زیادہ رونا دھونا ان کے بس سے باہر تھا، مجبوراً ایسے خواتین کو اس خدمت کا موقع دیا جاتا تھا اور وہ رو دھو کر گھر کی فضا کو بنائے رکھتی تھیں، آنے جانے والے سمجھتے تھے کہ واقعی اس گھر میں کوئی ہستی تھی جس کا مسلسل سوگ منایا جارہا ہے۔ منشی مروارید کے خاندان کی عورتوں کو رونے کی مشق بھی کچھ زیادہ ہی تھی، یہ عورتیں اتنے سلیقے سے روتی تھیں کہ اچھی خاصی عقل رکھنے والے لوگ بھی انہیں بلکتا دیکھ کر غمزدہ سے ہو جاتے تھے، اس طرح سوگواری اور ماتم خیزی کا ایک ماحول سا بنا رہتا تھا اور آنے جانے والے بھی دو دو آنسو بہانے پر مجبور ہو جاتے تھے، فی البدیہہ رونا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہوتی، یہ تو خداداد صلاحیت تھی جو منشی مروارید کے خانوادے کی عورتوں کو پوری طرح حاصل تھی، رونے دھونے کے شاندار کارناموں کی وجہ سے انہیں ''اشکباری'' کا خطاب شاید کسی مغل بادشاہ کی طرف سے وصول ہوا تھا، اب یہ لقب اس خاندان کی ایک پہچان بن گیا ہے۔

منشی مروارید کے اُس صاحبزادے کا نام نامی جیسا کے ذکر کیا گیا حضرت شاہ دلدل میاں اشکباری ثم قہقہہ زاری ہے لیکن ان دنوں یہ ''منے میاں'' کے نام سے مشہور ہیں۔ ان کے بارے میں ایک درجن لوگوں کے ایک درجن خیالات ہیں، لیکن میں ان سے بہت متاثر ہوں، میں انہیں جب بھی دیکھتا ہوں مجھے دفعتاً اللہ میاں یاد آجاتے ہیں۔ ماشاء الہ ایسا معتبر حلیہ اور ماشاء اللہ ایسے صوفیانہ کپڑے کہ جنہیں دیکھ کر اپنی قبر کا کونہ نظروں میں گھوم جاتا ہے۔ صاحبزادے کل کچھ بھی تھے آج دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں اور آناً فاناً دین پرست بن کر لوگوں کو زبردستی دین کی دعوت کی طرف دھکیل رہے ہیں، میں اس طرح کے لوگوں سے کبھی متاثر نہیں ہوتا لیکن نہ جانے کیا وجہ ہے کہ میں منے میاں سے خواہ مخواہ اس درجہ متاثر ہو گیا ہوں کہ موقع نصیب نہ ہونے پر بھی ان کے انگوٹھے

چومنے کو دل بے قرار رہتا ہے۔ ایک دن میں نے جب یہ دیکھا کہ علی الصبح سے بانو کا موڈ بہت خوشگوار ہے میں نے موقع غنیمت جان کر قاری باسط علی کے لب ولہجہ میں کہا۔

بیگم دل چاہتا ہے کہ ایک دن منشی مروارید کی دعوت مع اہل وعیال کردوں، ان کے دعوت دین۔ بیں غرق بیٹے حضرت منے میاں بھی تشریف لے آئیں گے اور ہمارے گھر کی ساری گردشیں نو دو گیارہ ہوجائیں گی۔

بانو، ہنستے ہنستے رنجیدہ سی ہوگئی اور اس طرح مجھے گھورنے لگی کہ جیسے میں کوئی نابالغ بچہ ہوں اور میں نے ایسی کوئی بات زبان سے نکال دی ہے کہ جس کا انسان عقل سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہ ہو۔

جب بھی مجھے یہ یقین ہوتا ہے کہ" بانو نے بہت سنجیدگی کے ساتھ اسٹارٹ لیا" کہ اب آپ سدھر گئے ہیں اور اب آپ نے اپنے غیر سنجیدہ دوستوں سے اپنا پلہ چھاڑ لیا ہے آپ پھر اپنے دوستوں کا ذکر شروع کردیتے ہیں اور پھر ان کی دعوتیں کرنے کے منصوبے بنانے لگتے ہیں۔

بانو، آخرت بھی کوئی چیز ہے، میرا اللہ گواہ ہے کہ میں یہ دعوت خالصتاً دین پرستی کی وجہ سے کررہا ہوں، میں اپنی آنکھوں سے دیکھ بھی رہا ہوں اور اپنے کانوں سے بار بار یہ سن بھی رہا ہوں کہ حضرت شاہ لدل میاں اشکباری منے میاں آسمان تصوف پر بغیر پروں کے اڑ رہے ہیں اور دنیا والوں کے لئے بذات خود ایک معجزہ بنے ہوئے ہیں۔ اجنبی قبیلے کی عورتیں تک ان سے بیعت ہورہی ہیں اور مردوں کا حال تو یہ ہے کہ ایک ایک مردان سے چار چار بار بیعت ہورہا ہے تاکہ کسی طرح اللہ کی نظروں میں آجائے اور بغیر حساب وکتاب کے مرنے سے پہلے ہی جنت الفردوس میں داخل ہوجائیں۔

حیرت بلکہ افسوس کی بات ہے کہ آپ بھی یعنی تنوں عقل رکھنے والا انسان بھی ایسے لوگوں کو معتبر سمجھتا ہے جو بہر حال ننگ اعتبار قسم کے لوگ ہیں، یہ منشی مروارید وہی تو ہیں جو کسی کی بیوی کے ساتھ بلاٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے تھے اور جنہوں نے اپنی بیوی کا غرارہ تک دس روپے میں گروی رکھ دیا تھا۔

پتہ نہیں کب کب کے مردے اکھاڑتی ہو۔ میرے لب ولہجہ میں بہت ناگواری تھی، بیگم ہر انسان میں کوئی نہ کوئی خرابی ہوتی ہے، ہر انسان خطا اور نسیان سے مرکب ہوکر بنا ہے، اپنے بھائی صاحب ہی کو دیکھو جو آج کل مولانا حسن الہاشمی، محسن ملت وغیرہ وغیرہ کے نام سے مشہور ہیں۔ اپنے ملازمین پر اس طرح سختیاں کرتے ہیں کہ جیسے دور جدید کے فرعون وقت یہی ہوں۔ تنخواہ ضرور وقت پر پکڑا دیتے ہیں لیکن محبت کے دو لفظ کسی کے لئے نہیں بولتے، کل ہی ایک غریب ملازم یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے اس آدمی کو سو سال سے مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا، عجیب طرح کی رعونت ہے جوان پر چھائی ہوئی ہے۔

آپ کو تو بھائی صاحب سے خدا واسطے کا بیر ہے، دراصل آپ تو جس تھالی میں کھاتے ہیں اسی تھالی میں چھید کرنے کے عادی ہیں۔

چڑھ گیا پارہ،" میں نے جھلاتے ہوئے کہا" ساری دنیا کی غیبتیں کرلیتی ہو لیکن مولانا کے خلاف ایک حرف صداقت بھی برداشت نہیں ہوتا۔

مجھے تو ان جیسا دور دور تک نظر نہیں آتا۔

بیگم اللہ سے ڈرو، اپنی عاقبت کی فکر کرو، اس طرح کی تعریفوں سے نکاح نامہ کی دھجیاں بکھر جاتی ہیں او. بغیر طلاق وخلع کے میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے حرام ہوجاتے ہیں، میں نے اس طرح کی تعریفیں جو تم اپنے بھائی صاحب کی کرتی ہو ایک مفتی اعظم قسم کے مفتی کو بتائی تھیں انہوں نے اللہ میاں کو حاضر ناظر جان کر کہا تھا۔ تمہاری بیوی کا عقیدہ خراب ہوگیا ہے، کسی نامحرم کی اتنی تعریف کرنے سے ایمان مفصل کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔ بیگم ابھی وقت ہے توبہ کرلو، ورنہ ہوسکتا ہے کہ تمہیں مرتے وقت کلمہ نصیب نہ ہو۔

میں سوبار ایک اچھے انسان کی تعریف کروں گی، میں نے تمہارے مفتیوں کا کبھی اعتبار ہی نہیں کیا، جن مفتیوں کا آپ ذکر کررہے ہیں" بانو نے سینہ ٹھونک کر کہا" ایسے مفتی تو بازار میں ایک سو روپے کے ایک درجن ملتے ہیں۔

لاحول ولاقوۃ، بیگم تم کس قدر بگڑ چکی ہو، تمہاری غلطیاں تو کراماً کاتبین لکھتے لکھتے تھک جائیں گے۔

آپ نے تو منشی مروارید کو طلاق دیدی تھی کہ پھر دوبارہ ان سے ملنے لگے کیا۔" بانو نے کہا۔"

طلاق رجعی دی تھی، اس لئے میں نے ان سے رجوع کرلیا۔

میں آپ کو ان کا نیا کارنامہ بتاؤں۔" بانو نے مجھے تمسخر آمیز انداز میں دیکھا۔"

بڑی آپا مس اُقلیدس کی بڑی بیٹی جو خالہ مسمریزم کی درمیانی صاحب زادی کی دودھ شریک بہن ہے، اس نے ایک لڑکی لے کر پالی تھی، سنا ہے کہ موبائل اور انٹرنیٹ کی فضیلتیں حاصل کرنے کے لئے آج منشی مروارید ۷۰ سال کی عمر میں ان سے مسیج بازیاں کر رہے ہیں اور ۲۰ سالہ لڑکی سے عشق ومحبت کی طرح ڈال چکے ہیں۔ میں نے اپنے گھر کی چہار دیواری میں ان کا یہ کارنامہ سن لیا اور آپ کو باہر سڑکوں پر مٹرگشت کرتے ہوئے ایسا کچھ سننے کو نہیں ملا۔

تمہیں کس نے بتایا؟

مجھے کالے چور نے بتایا، لیکن جس نے بھی بتایا سچ بتایا۔

بیگم، یہ ان کا ذاتی فعل ہے، ہمیں کسی کے ذاتی عیبوں سے کیا لینا دینا۔

واہ بھئی واہ۔ آپ کو کسی اچھے انسان کی تعریفیں بھی کھلتی ہیں اور اپنے بدترین دوستوں کو برائیاں بھی بری نہیں لگتیں اور آپ بھول گئے، چار سال پہلے انہوں نے آپ سے کتنی ضد کی تھی کہ وہ مجھ سے براہ راست ملنا چاہتے ہیں۔

تو اس میں کیا خراب بات تھی۔ بیگم تم ہو ہی اتنی اچھی کہ تمہارا دیدار کرنے کی تمنا تو کوئی بھی کر سکتا ہے۔ الحاج فدائے قوم حضرت مولانا کمال الدین اجمیری کتنے پائے کے مولانا ہیں ان کے دامن پر درجنوں ملائکہ نے نماز عشاء ادا کی ہے وہ بھی ایک دن اپنی بزرگانہ داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ اگر ممکن ہو تو ایک بار اپنی بیگم کا دیدار کراؤ۔

تب ہی تو میں کہتی ہوں کہ آپ کے سبھی دوست چاہے وہ اجمیری ہوں یا بدایونی سب کے سب بگڑے ہوئے ہیں۔

چلو چھوڑو ان باتوں کو۔" میں بولا" میں تو منے میاں کو مدعو کرنا چاہتا ہوں جو دعوت کے کام سے جڑ کر بھی لوگوں کی نظروں میں قابل اعتبار ہو گیا ہے، ہر وقت محلے میں گشت، ہر وقت ہاتھ میں تسبیح، ہر وقت دعوت وتبلیغ کی باتیں، واقعی اللہ میاں جب بھی کسی کو کچھ دیتے ہیں تو چھپر پھاڑ کر ہی دیتے ہیں۔

میں ان منے میاں کے بارے میں بھی کچھ عرض کرتی لیکن آپ کو مجھ سے بھاری بھرکم قسم کی شکایت ہو جائے گی۔

اور چلئے آپ ہمیشہ خوش فہمیوں کی گنبد میں رہیں میرا کیا جاتا ہے۔

یعنی بیگم! تمہیں اس صاحبزادے پر بھی شک ہے، جس کے پیروں کے نیچے آج کل فرشتہ پر بچھا رہے ہیں، کل علامہ پیر مغاں فرمارہے تھے کہ منشی مروارید کا بیٹا کس قدر والہانہ صفات کا مالک ہو گیا، اس نے تو یہ ثابت کر دیا کہ حسن بصری اس دور میں بھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

چھوڑیئے۔ میں آپ کی خوش فہمیوں کا قتل کرنا نہیں چاہتی۔" بانو نے کہا" آپ اپنے دوستوں اور ان کی اولادوں کے بارے میں جو سنہرے خواب دن کی روشنی میں جیتے جاگتے بھی دیکھتے ہیں، وہ دیکھتے رہئے مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن جو سچ مچ کے اچھے لوگ ہیں ان کے بارے میں اپنی زبان کو لگام دیجئے اچھے لوگوں کو برا کہنا اللہ میاں کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔

میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ منشی مراوارید کی دعوت اگر مع اہل وعیال کر دیں تو میں نے ان سے برسہا برس پہلے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو جائے گا اور میں سرخرو ہو جاؤں گا تو تم بھی ثواب دارین کی حق دار بن جاؤ گی۔

عورتوں کو مت بلایئے۔" بانو نے کہا" ان کے گھر میں جتنے بھی مرد ہوں سب کو بلا لیجئے میں آپ کی خاطر دل سے مہمان داری کروں گی لیکن عورتیں نہیں آنی چاہئیں۔

چلو ٹھیک ہے۔" میں نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔" میں ان کے گھر کے مردوں کے ساتھ ساتھ دو چار اور دوستوں کی بھی دعوت کروں گا اگر ان کو بھی تم نے برداشت کر لیا تو تمہاری نوازش ہوگی۔

آپ کو معلوم ہے۔" بانو بولی" کہ میں آپ کی خاطر سب ہی کچھ برداشت کر لیتی ہوں لیکن ایک بات یاد رکھنا، اس نے میری طرف جواب طلب نگاہوں سے دیکھا۔

بیگم حکم دیجئے، آج میں بھی تمہاری قربانیوں کی وجہ سے اس درجہ موڈ میں ہوں کہ اگر تم کہو گی تو میں یہیں سے سمندر میں چھلانگ لگا دوں گا۔

یار دوستوں کی صرف دعوت ہوگی۔" بانو نے فیصلہ کن انداز میں کہا،" ان کی کسی اسکیم میں اور کسی بھی طرح کی منصوبہ بندی میں ہرگز ہرگز

میں آپ کو شرکت کی اجازت نہیں دوں گی۔

یقین کرو، بیگم، منے میاں تو اس درجہ سدھر گئے ہیں کہ اس سے زیادہ سدھرنے کا اس دنیا میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اب تو ان کا حال یہ ہے کہ ایک دن رکشے میں بیٹھ کر آرہے تھے تو انہوں نے رکشے میں بیٹھ کر دین کی دعوت کا ذکر چھیڑ دیا، رکشے والا ان کی نیکیوں سے اتنا متاثر ہوا کہ اس نے رکشہ اسی وقت فروخت کردیا، سیدھا نظام الدین پہنچ گیا اور چار مہینے سے زیادہ ہوگیا اس کا اب تک پتہ نہیں ہے کہ کہاں چلا گیا۔

آپ کے نزدیک یہ نیکی ہے؟'' بانو نے خاص روایتی انداز سے مجھے دیکھا۔''

بھئی بیگم۔ اس سے بڑی نیکی کیا ہوگی کہ منے میاں دنیا دار لوگوں کو آناً فاناً آخرت کی طرف بھگا رہے ہیں، اگر تم اس کو بھی نیکی نہیں مانتی تو پھر اس دنیا میں نیکی کس چیز کو کہتے ہیں۔

خدا ہی جانے آپ جان بوجھ کر کچھ نہیں سمجھتے یا پھر آپ کی قوت سمجھ سلب ہوگئی ہے، میں آپ سے بحث کرنا نہیں چاہتی، جایئے نماز کا وقت ہورہا ہے، مسجد جائیں، اللہ میاں آپ کا انتظار کررہے ہیں۔

میرے پیارے قارئین بس یہی تو بانو کا کمال ہے، صبح سے شام تک میرے دوستوں کو برا کہتی ہے، جب میں دعوت کا نام لیتا ہوں تو بپھر جاتی ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ قیامت تک میرے کسی دوست کو گھر میں گھسنے نہیں دے گی، پھر چند ہی منٹ میں ایسے راضی ہوجاتی ہے کہ جیسے یہ خود چاہتی ہو کہ میرے احباب ہمارے گھر میں آتے جاتے رہیں، نماز پڑھنے کا اس وقت موڈ تو نہیں تھا لیکن بیگم کے موڈ کی خوشگواری برقرار رکھنے کے لئے میں الٹی سیدھی وضو کرکے مسجد کی طرف رواں دواں ہوگیا، نماز سے فارغ ہوکر جب گھر لوٹ رہا تھا تو صوفی بلغم مل گئے، کہنے لگے یار تم نے کچھ سنا۔

کیوں کیا ہوا؟

وہ میرا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف کو لے گئے اور مجھے ایک دیوار کے اندر دھنسا کر بولے۔

مولوی عجیب الحسن کی بیٹی تین دن سے لاپتہ ہے۔

زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔'' میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔''

نہ زمین نے نگلا نہ آسمان نے لقمہ بنایا بلکہ ایک عشق تھا جو رنگ لاکر رہا۔

اللہ کی قسم ''میری حیرت چار سے ضرب کھا گئی'' میں انہیں گھورے جارہا تھا۔

انہوں نے میرا ہاتھ دبا کر کہا۔ بتاؤ مولویوں کی بیٹیاں بھی بغیر پروں کے اڑ رہی ہیں۔

افسوس کی بات ہے جب ماں باپ اپنی بیٹیوں کو دھڑا دھڑ موبائل خرید کردیں گے تو یہی سب کچھ ہوگا۔ سنا ہے کہ پچھلے مہینے مولوی اکڑفوں کی صاحبزادی کسی کے ساتھ فرار ہوگئی تھیں۔

فرضی صاحب روزانہ اخباروں میں اسی طرح کی خبریں آرہی ہیں، ۷۰، ۷۰ سال کے بوڑھے دریائے عشق و محبت میں گلے گلے ڈوب رہے ہیں اور پانچ پانچ بچوں کی مائیں لیلیٰ کی سنت ادا کرنے کے لئے اپنے آپے سے باہر ہورہی ہیں۔

ارے ایسی خبریں سن سن کر بڑا لالچ آتا ہے۔

لالچ؟ انہوں نے اپنی آنکھوں کے ساتھ ساتھ اپنی ناک سے بھی تعجب کا اظہار کیا۔

ہاں یار دل چاہتا ہے کہ مرنے سے پہلے ایک بار ہم بھی اس دولت حسن و عشق سے مستفیض ہوجائیں۔

اور آپ کی یہ داڑھی؟!

داڑھی کیا کہتی ہے، ہم تو اس بات کے قائل ہیں دوست کہ عشق اپنی جگہ اور داڑھی اپنی جگہ۔

اور فرضی صاحب، وہ جو لوگ دن دھاڑے یہ بکتے ہیں کہ یہ مولوی حضرات داڑھی کی آڑ میں نہ جانے کیا کیا گل کھلاتے ہیں، اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا یہ حقیقت ہے یا کوری الزام تراشی؟

چھوڑو ان واہیات باتوں کو، اس طرح کی باتوں میں وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ، آج کے جدید ترین دور نے یہ ثابت کردیا ہے کہ عشق و محبت میں نہ کرتا پجامہ رکاوٹ بنتا ہے اور نہ داڑھی۔

داڑھی رکھ کر جب انسان جھوٹ بول سکتا ہے، غیبتیں کرسکتا ہے، دوسروں کے گھر تھما سکتا ہے، حرام روزی کھا سکتا ہے تو عشق کیوں نہیں کرسکتا، کیا عشق و محبت پر صرف داڑھی منڈوں کی اجارہ داری ہے؟

ان سے پیچھا چھڑا کر میں گھر پہنچا تو بانو نے افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولوی عجیب کی لڑکی کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔

بیگم نماز پڑھتے ہی ایک معتبر شخص نے مجھے یہ اطلاع عطا کردی تھی لیکن آپ نے اس میں اپنی طرف سے کچھ اضافہ سا کردیا ہے۔

آپ نے کیا سنا؟

میں نے سنا ہے کہ مولوی عجیب الحسن کی صاحب زادی مس نازنین بانو تین دن سے لاپتہ ہیں اور لاپتہ ہونے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ وہ کسی کے ساتھ بھاگ گئی ہے، ممکن ہے کہ وہ اپنی خالہ کے یا پھوپھی کے یا اپنی چاچی کے گھر گئی ہو، آجائے گی۔

اوف فو، بانو تو جھلا گئی۔ کہنے لگی بعض اوقات تو آپ اتنے نیک سے ہوجاتے ہیں کہ جیسے بدگمانیوں اور غلط فہمیوں سے آپ کا دور پرے کا بھی کوئی رشتہ نہیں۔

بیگم! تم سے دن میں کئی کئی بار یہ سنتا ہوں کہ ہر معاملہ میں حسن ظن سے کام لینا چاہئے اور جب میں حسن ظن سے کام لیتا ہوں تو آپ کو ناگواری سی ہونے لگی ہے۔

سنو حضور والا۔ نازنین کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوئی ہے، اس کا تعلق کئی مہینوں سے اس لڑکے کے ساتھ چل رہا تھا، ماں باپ نے بہت ہاتھ پیر جوڑے، نہیں مانی اور اب اسی کے ساتھ فرار ہوگئی ہے۔

اگر ایسا ہی ہے تو بہت بری بات ہے اور بیگم سچ تو یہ ہے کہ ہمارا مسلمانوں کا معاشرہ بالکل ہی تباہ و برباد ہوکر رہ گیا ہے۔

ابھی میری بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ دروازے کی بیل بجی، میں باہر نکلا تو دیکھا کہ مولوی عجیب الحسن دروازے پر کھڑے تھے اور ان کے بڑے صاحب زادے فقیر الزماں بھی ان کے ہمراہ تھے۔ عجیب الحسن کے چہرے پر ۱۲ بج رہے تھے لیکن فقیر الزماں کا چہرہ سپاٹ تھا، مجھے وہاں کچھ بجتا ہوا نظر نہیں آیا۔

میں نے بیٹھک کھول کر انہیں بٹھالیا اور میں نے بانو سے آکر چائے کے لئے کہا اور بتایا کہ تشریف لے آئے مولوی عجیب الحسن، اب ان کی عجیب و غریب باتیں سننی پڑیں گی۔

کچھ بھی ہو۔ بانو نے ناصحانہ انداز میں کہا، اس وقت وہ ہمدردی کے مستحق ہیں، ان کو تسلی دیجئے اور میری طرف سے بھی افسوس کا اظہار کردیجئے۔

میں نے بیٹھک میں پہنچ کر کہا، ابھی نماز کے بعد یہ اندوہناک خبر سننے کو ملی کہ صاحب زادی کئی دن سے لاپتہ ہیں۔

ہاں فرضی بھائی، وہ ایک ہندو لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہے۔

میں نے سنا ہے کہ آپ کو معلوم تھا کہ اس کا کسی لڑکے سے چکر چل رہا تھا۔

میری بیوی کو معلوم تھا، لیکن وہ مجھ سے چھپاتی تھی، جب پانی سر سے گزر گیا تب انہوں نے مجھے بتایا، اب میں کر بھی کیا سکتا تھا، وہ فیصلہ کرچکی تھی کہ شادی تو اسی لڑکے کے ساتھ کروں گی۔

آئی سی۔“ میں نے مدبرانہ انداز میں کہا” یہ نتائج ہیں کالجوں میں پڑھانے کے۔

اور فرضی صاحب آج کے دور میں لڑکیوں کو جاہل بھی تو نہیں رکھا جاسکتا۔

لیکن لڑکیوں کو عزت و آبرو کا پابند تو رکھا جاسکتا ہے، تعلیم سے کون روک سکتا ہے لیکن اپنے بچوں کے کیرکٹر و کردار کی دیکھ ریکھ تو بہت ضروری ہے نا۔ اگر ماں باپ چوکنا رہیں تو بچوں کی نگرانی کرنا کچھ ناممکن بھی نہیں ہے۔

اس میں ہماری بیوی کا بہت قصور ہے، اس کو معلوم تھا لیکن وہ اس پر پردے ڈالتی رہی، اگر وہ شروع ہی میں بتادیتی تو میں اس پر پابندی لگادیتا اور شاید ہے کہ وہ سنبھل جاتی۔

یہی تو مشکل ہے، عجیب بھائی، مائیں اپنے بچوں کی باتیں اپنے شوہروں سے چھپاتی ہیں اور جب غلطیاں دُنبے کی طرح موٹی تازی ہوجاتی ہیں جب اپنے شوہروں کو اولاد کی حرکتوں سے آگاہ کرتی ہیں اور یہ خوش فہمی کہ ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے، اس نے بہت تباہ کیا ہے۔

فرضی صاحب اب کیا ہوگا۔“ انہوں نے روتے ہوئے کہا۔” عزت تو ہماری خاک میں مل ہی گئی۔ لیکن اگر بیٹی نے اس لڑکے سے شادی کرلی تو اس کی تو آخرت ہی برباد ہوجائے گی۔

بہتر تو یہ تھا کہ لڑکے کو کسی طرح مسلمان کرلیتے۔“ میں بولا” کم سے کم پھر شرعاً نکاح تو ہوجاتا، غیر مسلم سے تو نکاح ہوجانے کا سوال

ہی نہیں پیدا ہوتا۔
لڑکی نے بہت اصرار کیا لیکن وہ لڑکا مسلمان ہونے کے لئے تیار نہیں ہوا۔
پھر بھی لڑکی اس کے ساتھ بھاگ گئی۔
اس پر لڑکے کا بھوت سوار ہو چکا تھا، وہ کسی بھی طرح اس کا ساتھ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں تھی، کسی سے تعویذ کرالئے ہوتے، مجھے ایسا لگتا ہے کہ آپ نے سنجیدگی سے اس بارے میں کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔
فرضی صاحب مجھے تو معلوم ہی نہیں تھا اور میری بیوی نے اس سلسلہ میں کوئی ٹھوس قدم نہیں اٹھایا۔
مجھے افسوس اسی بات کا ہے کہ میری بیوی اپنے بچوں کی تربیت نہ کرسکی اس میں ایک مصیبت یہ بھی ہے کہ وہ اپنے بچوں کے خلاف کچھ سنتی ہی نہیں، ایک دن ہمارا چھوٹا والا بیٹا کھڑے ہو کر موت رہا تھا میں نے اسے ڈانٹا تو بیوی بولی، کیا حرج ہے، کبھی کبھی تو کھڑے ہو کر بھی موت ہی لیتے ہیں، عیب ہے اس کے اندر اولاد کی طرف داریوں کا۔
یہ بیٹھے ہیں، انہوں نے اپنے بیٹے کی طرف اشارہ کیا، خوب کما رہے ہیں، خوب اڑا رہے ہیں، ایک پیسہ گھر میں نہیں دیتے، لیکن جب میں انہیں کچھ کہتا ہوں تو وہ ان کا دفاع کرنا شروع کر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اس عمر میں سب ایسے ہی ہوتے ہیں، بیوی کی ان حرکتوں کی وجہ سے ہمارا گھر تو جہنم کدہ بن کر رہ گیا ہے۔
اب کوئی کام کی بات کرلو۔" فقیر الزماں نے اُکتاہٹ کا اظہار کیا"
مولوی عجیب الحسن شرمندہ سے ہوگئے اور مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ عجیب الحسن صاحب کی زوجہ نے اپنے بچوں کی تربیت کس انداز سے کی ہے، آج کل ہر گھر کی صورت حال کچھ ایسی ہے کہ بچے کھلم کھلا سرکشی کرتے ہیں اور اس ماں کو زیادہ اہمیت دیتے ہیں جو ہر غلط کام میں ان کی تائید کرتی ہے اور ان کی خطاؤں پر پردے ڈالتی ہے، شاعروں اور ادیبوں نے ماں کی تعریفیں کچھ اس انداز سے کر ڈالی ہیں کہ بے چارہ باپ اپنے ہی گھر میں لاوارث بن کر رہ گیا ہے، جب کہ قدیم تجربات یہ بتاتے ہیں کہ اگر باپ کا ڈنڈا مضبوط رہے تو بچے بے راہ روی کا شکار نہیں ہوتے لیکن آج کل کی مائیں باپ کے ڈنڈے کو مضبوط ہونے ہی نہیں دیتیں، میں نے چند منٹ چپ رہ کر ان سے پوچھا۔

آپ لوگوں نے کیا سوچا ہے؟
ایف آئی آر تو کرادی ہے۔" فقیر الزماں نے بتایا"
آج کل ایف آئی آر سے کیا ہوتا ہے، غیر مسلم لڑکی کسی مسلمان کے ساتھ فرار ہوتی ہے تو پولیس کا انداز کچھ ہوتا ہے اور اگر مسلمان لڑکی کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ بھاگ گئی ہو تو پولیس کا رول کچھ اور ہوتا ہے اور پھر کچھ بھی ہو ماں باپ کی عزت تو خراب ہو ہی جاتی ہے۔
اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔" عجیب الحسن بولے"
اب جب آپ لوگوں نے ایف آئی آر کرا ہی دی ہے تو پولیس سے رابطہ بنائے رکھئے اور پولیس والوں سے خشک قسم کی ملاقاتیں نہ کریں، پولیس تر ملاقاتوں ہی سے خوش ہوتی ہے، کیوں کہ پولیس کے مسلک میں رحم کا خانہ نہیں ہوتا، وہ کسی کی بھی مدد کچھ لینے دینے کی بنیاد ہی پر کرتی ہے۔ اگر خدانخواستہ آپ کا ہاتھ آپ کی جیب میں داخل ہونے کی غلطی نہیں کرتا تو پھر آپ کو عدل و انصاف سے محروم رہنا پڑے گا۔
اور اگر لڑکی کا کہیں سراغ لگ جائے تو وہ بذات خود اس سے ملنے کی کوشش کروں گا اور اس کو غیرت دلاؤں گا، ممکن ہے کہ اس کو آپ کی اور خاندان کی اور اپنے مذہب کی رسوائی کا کچھ احساس ہو جائے اور اس ماں کا کیا حال ہے جو بیٹی کی خطاؤں پر پردے ڈالتی تھی۔" میں نے پوچھا"
بس اب تو ہر وقت رو رہی ہے اور روتے روتے نڈھال سی ہوگئی ہے۔
اگر وہ آپ کو شروع ہی میں آگاہ کر دیتی تو آپ کچھ پیش بندی کر سکتے تھے اور بیٹی پر پہرے بھی بٹھا سکتے تھے۔
اور جب چڑیا سارا کھیت چگ گئی تو اب پچھتانے سے اور بے تحاشہ رونے دھونے سے کیا حاصل؟
میں نے پوچھا۔ نازنین کی کوئی سہیلی ہے؟
اس کی تو درجنوں سہیلیاں ہیں۔" فقیر الزماں نے کہا"
کوئی سہیلی ایسی بھی تو ہوگی کہ جس سے وہ اپنے دل کی بات کرتی رہی ہو۔
ایک ہے۔" مولوی عجیب الحسن بولے۔" صوفی آر پار کی صاحبزادی گوری بانو، وہ اکثر اس کے گھر جاتی بھی تھی۔
کہاں رہتی ہے؟
نئی بستی میں، بیری والے باغ میں اس کا مکان ہے۔

ٹھیک ہے میں کل اس سے ملوں گا اور میں اس کا سراغ لگانے کی کوشش کروں گا۔

چائے وائے سے فارغ ہوکر وہ لوگ چلے گئے، اگلے دن میں صبح ۱۰ بجے بیری والے باغ میں پہنچ گیا اور جب تلاش کرنے سے خدا بھی مل جاتا ہے تو تھوڑی سی کوشش کے بعد مجھے گوری بانو کا گھر مل گیا، اس بہانہ ایک طویل عرصہ کے بعد صوفی آر پار سے ملاقات ہوگئی، صوفی آر پار کسی دور میں میرے لنگوٹیا یار تھے، ایک زمانہ ہم دونوں کا عشق پورے شباب پر تھا، حالت یہ تھی کہ کھانا میں اپنے گھر میں کھاتا تھا تو پانی ان کے گھر جا کر پیتا تھا اور ان کی بھی یہ حالت کہ اگر میں دھوپ میں چلتا تھا تو پسینہ انہیں آتا تھا، کیا زمانہ تھا ان بیتے ہوئے دنوں کی اگر کبھی یاد آجاتی ہے تو فرطِ غم میں نبضیں ڈوبنے لگتی ہیں، کچھ نادان لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں اچھے دن آئیں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اچھے دنوں کو گزرے ہوئے تو ایک عرصہ ہوگیا۔ اچھے دن تو اب خوابوں میں بھی میسر نہیں ہیں۔ ایک طویل عرصہ کے بعد آج میں نے صوفی آر پار کو دیکھا، پان کھانے کا شوق ان کا ابھی تک برقرار تھا اور ان کے دامن پر پڑی ہوئی پیک کی چھینٹیں آج بھی ان کی انفرادیت کا بھرم بنی ہوئی تھیں۔ ان کا وہ منحنی سا جسم آج بھی جوں کے توں تھا، موٹاپا کی لہر چلی تو دنیا بھر کے سارے مولوی موٹے ہوگئے وہ حضرات علماء جنہیں چوبیس گھنٹے قوم کا غم ستاتا رہتا ہے۔ انہوں نے بھی فربہ ہونے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔ ہمارے مولوی صواد ضواد فدائے قوم کہلاتے ہیں اور ہر وقت غم قوم میں اس طرح مبتلا رہتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم سا آجاتا ہے لیکن جسم ان کا دن بہ دن پھلتا پھولتا جارہا ہے لیکن صوفی آر پار جیسے پچاس سال پہلے تھے، دبلے پتلے بالکل سینک سلائی جیسے کل بھی تھے ویسے ہی آج بھی نظر آرہے تھے، ان کے چہرے پر چھوٹی چنگل داڑھی ہے، جو داڑھیوں کو بدنام کرنے کا ہنر رکھتی ہے، داڑھی کے نام پر چند بال ہیں جو ان کی ٹھوڑی پر لٹکے ہوئے ہیں، ان بالوں کو بھی صوفی آر پار چین سے نہیں رہنے دیتے، بار باران پر ہاتھ پھیر کر نہ جانے کونسی لذت سے آشنا ہوتے ہیں، بس خدا ہی جانے مجھے آپ کی صاحب زادی گوری بانو سے ملاقات کرنی ہے۔ ''میں نے وقت ضائع کئے بغیر بول دیا۔''

فرضی صاحب خیریت؟ ''وہ متعجب سے ہوگئے۔''

اگر خیریت ہوتی تو میں آپ کو پریشان نہ کرتا، بس آپ بیٹی کو بلالیں تو نوازش ہوگی۔

صوفی آر پار گھر میں گئے اور جب واپس آئے تو گوری ان کے ساتھ تھی، گوری نے سر جھکا کر سلام کیا اور میرے سامنے بیٹھتے ہوئے بولی۔ انکل! میں حاضر ہوں۔

عزیز بیٹی میں اس یقین کے ساتھ کچھ سوال کروں گا کہ تم مجھے ایک ایک سوال کا جواب صحیح دوں گی۔

بیٹی، ''میں گوری کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے بولا۔ ''غیرت ملی کا تقاضہ بھی کہ تم میری صحیح رہنمائی کرو اور جو بات میں تم سے نہ بھی پوچھوں اور تم اس بات سے واقف ہو تو تم وہ بات بھی تم مجھ پر ظاہر کردینا، کسی مسلمان لڑکی کا کسی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ فرار ہوجانا نہ صرف ایک خاندان کی رسوائی ہے بلکہ پوری قوم کی اور مذہب اسلام کی بدنامی ہے۔

کیا ہوا؟ گوری نے انجان بنتے ہوئے کہا، انکل کون لڑکی بھاگ گئی اور کس کے ساتھ بھاگ گئی۔

میں نے سنا ہے کہ تم نازنین کی سہیلی ہو اور جب تم اس کی سہیلی ہو تو تم اس کے بھاگنے والے منصوبے سے ضرور واقف ہوں گی۔

دیکھئے انکل! اگر ''گوری معذرت کرنے کے انداز سے بولی۔''

سنو بیٹا! میں یہاں اگر مگر سننے کے لئے نہیں آیا ہوں، مجھے تم سے دوٹوک جواب چاہئے کیوں کہ مجھے معلوم ہوا کہ بھاگنے سے ایک دن پہلے بھی وہ تم سے ملنے آئی تھی، یہ بات میں نے محض ہوا میں گرہ لگانے کے لئے بول دی۔

گوری آنکھیں جھکا کر بیٹھ گئی۔

صوفی آر پار بولے، میری بیٹی ابوالخیال فرضی صاحب سے کچھ نہ چھپانا، ان سے میرے تعلقات صدیوں پرانے ہیں اور ایسی پکی دوستی ہے جو مرنے کے بعد بھی ختم ہونے والی نہیں ہے، اگر تم اس بارے میں کچھ جانتی ہوں تو ان کو حرف بہ حرف بتادو اور ان کے یہاں آنے کی لاج رکھو۔

ابا جان! گوری نے اپنے باپ کی طرف مخاطب ہوکر کہا، بے شک وہ اپنا راز مجھ پر ظاہر کردیا کرتی تھی اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ اس کا افیئر کسی ہندو لڑکے کے ساتھ چل رہا ہے لیکن وہ اس کے ساتھ اس طرح

بھاگ جائے گی اس کا مجھے اندازہ نہیں تھا۔

بیٹا! میں نے تو یہاں تک سنا ہے کہ اس نے بھاگنے سے پہلے گھر سے جو کچھ اٹھایا تھا وہ بھی ایک دو دن پہلے اس نے تمہارے پاس ہی رکھوادیا تھا تا کہ گھر سے بھاگتے وقت اس کو پریشانی نہ ہو۔ میں نے ہوا میں ایک گرہ اور لگادی۔

یہ بات آپ کو کس نے بتائی؟'' گوری نے حیرانی کا اظہار کیا۔''

تمہیں معلوم ہے۔''میں نے اپنے سینے کو پھلا کر کہا'' کہ میں مولانا حسن الہاشمی کے یہاں ملازمت کرتا ہوں اس لئے دو چار مؤکل تو ہر وقت میری جیب میں بھی پڑے رہتے ہیں۔

ہاں یہ تو ہوا تھا کہ کچھ سونے اور چاندی کے زیور اور تقریباً پچاس ہزار روپے وہ میرے پاس رکھوا کر گئی تھی اور بھاگنے سے ایک دن پہلے وہ مجھ سے واپس لے گئی۔

عزیزی، اس دن بر سبیل تذکرہ وہ تمہیں یہ بھی بتا گئی ہوگی کہ اس کا پروگرام کہاں جانے کا ہے؟

وہ یہ سب کچھ مجھے کیوں بتاتی۔'' گوری نے ہمیں مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی۔''

بیٹا اس لئے کیوں کہ وہ تم پر بھروسہ کرتی تھی اور تم سے اپنے دل کی ہر بات کرلیا کرتی تھی۔

انکل! آپ مجھے آزمائش میں کیوں ڈال رہے ہیں؟'' گوری کے چہرے پر انجان سی تشویش کروٹیں لے رہی تھیں۔

ہمارے کسی کرم فرما دوست، یہ صوفی آر پار ہمیں یہ بتاتے رہے ہیں کہ تم ہر امتحان میں ہمیشہ اچھے نمبروں سے پاس ہوتی رہی ہو۔''میں نے اپنے چشمے کے شیشوں کو صاف کرتے ہوئے کہا'' مجھے یقین اس وقت جو تمہارا امتحان ہو رہا ہے اس میں بھی تم اچھے نمبروں سے پاس ہوجاؤ گی۔

لیکن انکل!'' اس کے لہجہ میں تذبذب تھا۔''

میری بیٹی! لیکن ویکن کرنا معیاری لوگوں کا کام نہیں ہوتا، کسی کی بیٹی، کسی مسلمان کی بیٹی، کسی ہندو لڑکے کے ساتھ بھاگی ہے، اس کے ماں باپ کی عزت وآبرو کا جنازہ نکل گیا ہے، پورے شہر میں خاندان کی آبرو کٹی پتنگ کی طرح لاوارث بن کر اڑی اڑی پھر رہی ہے، دین اسلام کی عظمتوں کے پرخچے اڑ گئے ہیں۔

برادری کی ناموس اپنا سینہ پیٹ رہی ہے ایسے خراب حالات میں ہمیں تم سے یہ امید ہے کہ تم ہمارا ساتھ دوگی، اس لڑکی کے ماں باپ کا کرب محسوس کروگی، اس کے بہن بھائیوں کے آنسوؤں کا خیال کروگی، ان دونوں کے ملنے میں جتنی دیر لگے گی اتنا ہی قوم وملت کا کباڑہ ہوگا اور خاندان کی عزتیں پامال ہوں گی۔

میں ان کی ایک ایک بات کی تائید کرتا ہوں۔''صوفی آر پار اپنی بلغمی آواز میں بولے۔'' اس کے بعد انہوں نے اپنی داڑھی کے چند بالوں کو زحمت دیتے ہوئے کہا۔ بظاہر تم اپنی سہیلی کا راز فاش کر رہی ہو لیکن حقیقت میں تم اپنی سہیلی کی خیر خواہی کا کام کر رہی ہو۔ اگر تم جانتی ہو کہ وہ دونوں کس شہر میں گئے ہیں تو دیر مت کرو بتادو، یہ تمہارا نام نہیں لیں گے، اپنے طور پر وہاں پہنچیں گے اور اپنے انداز سے انہیں پکڑیں گے۔

لیکن ابا جان! وہ کہاں گئے ہیں یہ بات میرے علاوہ تو کسی کو خبر نہیں ہے۔

میری نور نظر، ہر لیکن کے بعد کی تمام باتیں قطعاً غیر معیاری ہیں۔ تم جیسی معیاری لڑکی سے ہمیں یہ امید ہے کہ تم اس نیک کام میں لیکن ویکن اور اگر مگر کی دلدل سے باہر نکل کر ہمارا ساتھ دوگی اور ان دونوں کو پکڑوانے میں ہماری مدد کروگی، میری آواز میں بڑی للکار تھی، میں بول رہا تھا اور صوفی آر پار مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جیسے میں حکومت ہند کی طرف سے سراغ رسانی کا کوئی اہم پارٹ ادا کر رہا ہوں۔ انہوں نے ایک پان کا بیڑہ اپنے منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

گوری۔ اب دیر مت کرو، بتادو کہ تمہاری سہیلی اور وہ لڑکا کدھر کہہ کر گئے ہیں۔

ابا جان!

بڑوں کا حکم ماننا چاہئے، بڑوں کی بات نہ ماننا بہت بڑی گستاخی ہے۔''صوفی آر پار کے لہجہ میں غم پوشیدہ تھا۔''

اسی وقت میں کھڑا ہوگیا اور میں نے افسردگی کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔ اس گھر سے آج پہلی بار مایوس ہوکر جارہا ہوں، مجھے کھڑا ہوتے ہوئے دیکھ کر گوری بھی بلبلا اٹھی، کہنے لگی، انکل خدا کے لئے بیٹھئے میں بتاتی ہوں۔

میں بیٹھ گیا اور کھڑا ہونے کا تو میں نے صرف ڈرامہ ہی کیا تھا، میں کہاں تحقیق کے بغیر ان کے گھر سے نکلنے والا تھا۔

اس کے بعد گوری نے بتادیا کہ ان لوگوں نے دہلی سے ممبئی کا فلیٹ پکڑا ہے اور ممبئی میں وہ باندرہ کے ہوٹل میں موجود ہیں اور ایک دو دن میں وہ کورٹ میرج کرنے کی پلاننگ کر رہے ہیں۔

یہ خبر وصول کرنے کے بعد میں لڑکی کے والد اور بھائی کو لے کر ممبئی پہنچ گیا، گوری نے بالکل صحیح نشاندہی کی تھی، میں نے اسی ہوٹل میں موجود پایا، جس ہوٹل کی نشاندہی گوری نے کی تھی۔

وہ دونوں ہمیں دیکھ کر ہکا بکا رہ گئے، لیکن لڑکا جس کا نام ارجن تھا اس نے پرشوق لہجہ میں ہم سے کہا۔ میں باہر بیٹھا ہوا ہوں تم نازنین سے خود بات کرلو اگر یہ تمہاری بات مان لے تو تم اس کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو، میں تم سے کوئی جھگڑا نہیں کروں گا۔

ارجن کمرے سے باہر چلا گیا، ہم تینوں نے مل کر ہزار دلیلوں سے یہ بات نازنین کو سمجھائی کہ مسلمان لڑکی کا نکاح ہندو لڑکے کے ساتھ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک وہ اسلام قبول نہ کرے، اگر تم مسلمان اور وہ ہندو رہے گا تو تمہاری شادی نہیں ہوسکتی لیکن لڑکی ٹس سے مس نہیں ہوئی وہ یہی کہتی رہی کہ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی، میں نے کہا، نادان لڑکی! ذرا اپنی ماں کی تڑپ کا خیال رکھ، اپنے بوڑھے باپ کی عزت وآبرو کے بارے میں سوچ، اپنے بہن بھائی کے بارے میں نظر ڈال جو آج کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے ہیں، ہم اس لڑکے کو مسلمان بنانے کی کوشش کریں گے اس وقت تو ہمارے ساتھ واپس چل۔

میرے گھر والوں کی عزت کا جنازہ تو نکل ہی گیا۔'' وہ بولی'' کیا کوئی جنازہ قبرستان جاکر پھر واپس آتا ہے، میں تو ان کے لئے اب مرچکی ہوں، مجھے مرا ہوا سمجھ کر سب بھول جائیں اور میری زندگی میں زہر نہ گھولیں۔

زہر تو اپنے گھر والوں کی زندگی میں تم نے گھولا ہے اور تم نے اپنی اُن بہنوں کا قتل عام کردیا ہے جو شادی کے قابل ہوچکی ہیں، لیکن اب ان کی شادی آسانی سے ہونے والی نہیں ہے۔

دو گھنٹے تک ہم نازنین کو سمجھاتے رہی اور اسے عار دلاتے رہے لیکن نازنین ٹس سے مس نہیں ہوئی اور اس کے اوپر اس کے والد اور بھائی کے آنسو بھی اثرانداز نہیں ہوسکے، وہ ایک ہی بات بولتی رہی، میں گھر اسی شرط پر لوٹوں گی جب ارجن کے ساتھ میری شادی کردی جائے گی، اس نے دوران بات چیت یہ دھمکی بھی دیدی کہ اگر آپ پولیس کارروائی کرائیں گے تو میں بالغ ہوں میں صاف صاف کہہ دوں گی کہ میں ارجن کے ساتھ ہی شادی کرنا چاہتی ہوں اور میں اپنی مرضی سے ارجن کے ساتھ گئی ہوں، اس میں ارجن کا کوئی قصور نہیں ہے، اس طرح کی شرانگیز باتیں سننے کے بعد کسی بھی طرح کی قانونی کارروائی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا، ویسے بھی اس طرح کے مسائل میں اور ملک کے موجودہ حالات میں پولیس اور قانون مسلمانوں کا ساتھ نہیں دیتا، بلکہ فریاد کرنے والے مزید آفتوں کا شکار ہوجاتے ہیں اور رسوائیاں اور زیادہ مقدر بن کر رہ جاتی ہیں بہرحال ہم مایوس ہوکر اپنے گھر لوٹ آئے اور پوری رامائن ہم نے لڑکی کے اہل خانہ کو سنادی۔ روداد سن کر جو کچھ اس کی ماں بہنوں پر گزری اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے اس کے گھر والوں سے یہ بھی نہیں کہا کہ لڑکی کے یہ غلط قدم تو ہے ہی افسوسناک لیکن اس سے بھی زیادہ افسوسناک یہ ہے کہ ہم بھی اپنے بچوں کی تربیت نہیں کر پا رہے، آج ہمارے بچے اور بچیاں جو بھی افسوسناک اور شرمناک قدم اٹھا رہے ہیں اور اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لئے رسوائی اور جگ ہنسائی کا سبب بن رہے ہیں اس کے ذمہ دار ہم خود ہیں، لڑکیوں کو مخلوط تعلیم نے خطرات سے دوچار کردیا ہے، دوران تعلیم ہمیں اپنی لڑکیوں پر گہری نظر رکھنی چاہئے اور ان کی مکمل دیکھ ریکھ کرنی چاہئے کوئی بھی لڑکی ایک دو دن کی عشق بازی کا شکار ہوکر اتنا بڑا قدم نہیں اٹھا سکتی، اس طرح کی حرکت کرنے کے لئے اس نے مہینوں منصوبہ بندی کی ہوگی لیکن تم سب غافل رہے اور چونکہ آپ کو میں نے اس کی ماں کی طرف مخاطب ہوکر کہا پتہ چل گیا تھا کہ آپ کی بیٹی کیا گل کھلا رہی ہے لیکن آپ نے اس کے والد کو اس کے اس خطرناک اقدام سے آگاہ نہیں کیا، آپ اس پر پردے ڈالتی رہیں اور ایک اعتبار سے اس کی کمر تھپتھپا رہی ہیں۔ آج ہماری بچیوں کو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ کسی بھی غیر مسلم لڑکے کے ساتھ عشق بازی کے نتائج کیا ہوتے ہیں اور شرعی طور پر مسلمان لڑکی اور ہندو لڑکے کا نکاح جائز نہیں ہے اور ماں باپ کی مرضی کے بغیر مسلمان لڑکی کا نکاح کسی مسلمان لڑکے کے ساتھ بھی قباحتوں

سے خالی نہیں ہے کیوں کہ ماں باپ کی اپنی اولاد کے مستقبل کے بارے میں سوچ وفکر کی کوئی غلطی تو ہوسکتی ہے لیکن اپنی اولاد کے بارے میں ان کی نیت پر شبہ نہیں کیا جاسکتا، وہ باپ جنہوں نے ہزار قسم کی قربانیاں دے کر اپنی اولاد کو پروان چڑھایا ہو، ان ماں باپ کے جذبات واحساسات کو جب اولاد اپنے پیروں سے روند ڈالتی ہے تو ماں باپ کے دلوں پر جو کچھ بھی گزرتی ہے اس کا اندازہ کون کرسکتا ہے، آج کے دور کی مشکل یہ ہے کہ ہم اتنے معروف ہوکر رہ گئے ہیں کہ ہمیں اپنی اولاد کی تربیت کی فرصت ہی نہیں ہے، اسکولوں اور کالجوں میں داخل کراکر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوگئے، ملک کے موجودہ حالات میں اگر ہم نے اس طرح کی غیر ذمہ داریوں کا ثبوت دیا اور اپنی اولاد کی طرف سے اسی طرح کی بھیانک غفلتوں کا ہم لوگ شکار رہے تو پھر آنے والا کل اور بھی خطرناک ہوگا، روزانہ ہمیں اس طرح کی رسوائیاں اور بدنامیاں جھیلنی پڑیں گی، موڈ میرا خراب تھا ہی، اس طرح کی ناصحانہ باتیں کرکے میں اپنے گھر لوٹ آیا، جب گھر تک پہنچا تو دیکھا کہ منشی مروارید اور ان کے صاحب زادے شاہ دلدل عرف منے میاں میرے دروازے پر کھڑے ہیں، علیک سلیک کے بعد میں نے پوچھا، کیسے زحمت فرمائی؟

منشی مروارید بولے، بس یہ عرض کرنا تھا کہ صاحب زادے پر اپنا دست شفقت رکھنا اور ان کو وقتاً فوقتاً رہنمائی بھی کرتے رہنا کیوں کہ آپ کی رہنمائی کے بغیر یہ کسی بھی لائن میں دوقدم بھی نہیں چل سکتے، یہ جب سے دعوت کے کام سے جڑے ہیں انہیں ہر وقت اسی بات کی دھن سوار ہے کہ کس طرح لوگوں کو چلے پر اُکسائیں، یہ تو آتش نمرود میں بے دھڑک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی کود پڑتے ہیں، پرسوں کی ہی بات ہے کہ دوران سفر بس میں انہوں نے تشکیل شروع کردی اور ایک شخص کو وقت لگانے کے لئے راضی بھی کرلیا۔

میں ان کی یہ سب باتیں برداشت کرنے کے بعد کہا۔ دعوت کا کام ایک عظیم الشان کام ہے اور یہ بہت سی حکمت عملی چاہتا ہے اس کام کے لئے عظیم الشان قسم کی سوچ وفکر کی بھی ضرورت ہے اور صحیح معنوں میں اپنی اصلاح بھی آج سماج میں بالخصوص مسلم سماج میں جو خرابیاں پھیلی ہوئی ہیں ان کے خلاف جہاد کرنا بھی ضروری ہے۔ ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ دعوت کا کام کرنے والے تو ہزاروں پیدا ہوگئے لیکن برائیوں سے روکنے والی کوئی تحریک شروع نہیں ہوئی اور جب تک ہم لوگوں کو برائیوں سے، گناہوں سے اور فحش قسم کی لغزشوں سے باز رکھنے کی کوئی مہم شروع نہیں کریں گے تو دعوت کے کام کے نتائج خاطر خواہ سامنے نہیں آئیں گے، اس میں کوئی شک نہیں کہ جب سے دعوت کی جدوجہد شروع ہوئی ہے لوگ نماز کے پابند ہوگئے ان کے چہروں پر داڑھیوں کے نور بھی نظر آنے لگا ہے، لوگوں کی وضع قطع اور ان کا لباس بھی کافی حد تک شرعی قسم کا ہوگیا ہے لیکن خود دعوت کے کام میں مصروف رہنے والے نوجوان بہت سی خرابیوں کا شکار بھی ہیں، صرف وقت لگانے سے بھی بات نہیں بنے گی، ہر مدعی کو جھوٹ سے، غیبتوں سے، الزام تراشیوں سے، سودخوری سے، اتراہٹ سے، غرور وتکبر سے، نیکیوں کے زعم سے خود کو محفوظ رکھنا پڑے گا، ورنہ ہم خود تو تنقید کا نشانہ بنیں گے اور ساتھ ساتھ ہم دعوت کے عظیم الشان کام پر بھی انگلیاں اٹھانے کے ذمہ دار ثابت ہوں گے۔ آج جو ماحول چل رہا ہے اور دین اسلام کے خلاف یہودیوں، نصرانیوں اور مشرکوں نے جو جنگ چھیڑ رکھی ہے اس سے نمٹنے کے لئے صرف نمازیں اور صرف داڑھیاں کافی نہیں ہے، اس جنگ میں فتح پانے کے لئے ہمیں اپنے کردار پر نظر ثانی کرنا پڑے گی اور ہر وہ برائی چھوڑ دینی پڑے گی جو اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی کا سبب بنتی ہے، بیٹا آپ دعوت کے کام میں لگ گئے ہیں، خوشی کی بات ہے۔" میں شاہ دلدل کی طرف مخاطب ہوا، لیکن اس کام کا حق ادا کرنے سے پہلے علماء اور صلحاء کی مجلسوں میں جاکر اپنی اصلاح کی بھی فکر کرنا، جب تک مکمل طور پر اپنی اصلاح نہ ہوجائے اس وقت تک کسی خوش فہمی میں مبتلا ہونا صرف شیطان کو راضی کرنے والی روش ہے، صحابہ کرامؓ سب کچھ کرکے بھی اللہ سے ڈرتے تھے اور اپنی ہر نیکی کے بارے میں یہ خطرہ محسوس کرتے تھے کہ کہیں کسی وجہ سے منہ پر نہ ماردی جائے۔ آج کل ہم ایسے ہزاروں چھٹ بھیوں کو دیکھتے ہیں کہ ایک چلے کے بعد ہی نہ وہ کسی عالم کی عزت کرتے ہیں، نہ کسی مدرسہ کو اہمیت دیتے ہیں۔ اس طرح کے وطیروں نے مولانا الیاسؒ کی عظیم الشان تحریک کو کافی نقصان پہنچایا ہے اور اس تحریک کے بعد جو معاشرہ بننا چاہئے تھا وہ نہیں بن سکا۔ یاد رکھنا صرف چلت پھرت ہماری نیا کو پار نہیں لگائے گی بلکہ اس چلت پھرت سے پہلے ہمیں ہر وقت اچھی

سوچ وفکر سے بھی وابستہ ہونا پڑے گا۔ آج ہمیں جس دور سے گزر رہے ہیں اس دور کے تمام ہتھکنڈوں سے واقف ہو کر ہمیں اپنے کردار، اپنے کیرکٹر سے اور محبت وخدمت سے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرنے سے اور اسلام کی مکمل تعلیمات پر عمل کرکے یہ ثابت کرنا ہے کہ مسلمان ایسے ہوتے ہیں اور دین اسلام کی خوبیاں یہ ہیں، اب تم جاؤ، میں بہت تھک گیا ہوں۔

میں نے انہیں رفو چکر ہونے کے لئے کہا۔

گھر میں داخل ہوا تو بانو نے پوچھا۔ "کس سے بات کر رہے تھے۔"

وہی منشی مروارید اور ان کے صاحب زادے، اچھا ہے کہ دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں لیکن ان پر تو ایک بولیڈ سی سوار ہوگئی ہے، بیچارے یہ چاہ رہے ہیں کہ دو چار دن ہی میں پورے نظام الدین اولیاء کو فتح کرلیں اور شاہ دولہا بن جائیں۔

اور وہاں کیا رہا، کیا نازنین کا کوئی سراغ لگا؟

تم جانتی ہو کہ میں، میں ہوں، میں کسی چیز کی جستجو میں نکلوں اور کامیابی نہ ملے ممکن نہیں ہے۔

ماشاءاللہ، بانو نے پانی کا گلاس پیش کرتے ہوئے کہا، کیا نازنین سے ملاقات ہوگئی تھی؟

ملاقات بھی ہوئی اور دو گھنٹے بات چیت بھی ہوئی، میں نے نصیحت وموعظت کے تمام ہتھکنڈے استعمال کرلئے لیکن نازنین ٹس سے مس نہ ہوئی ان کے والد عجیب الحسن مسلسل روتے رہے اور اس کا بھائی فقیر الزماں بلبلاتا رہا اور اپنی بہن کے سامنے ہاتھ جوڑتا رہا، لیکن اس کا دل پسیج کر نہیں دیا، وہ یہی کہتی رہی کہ میں ارجن کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔

بڑی۔ بے شرم لڑکی ہے۔" بانو نے کہا" میرا بس چلے تو ایسی لڑکیوں کو زندہ در گور کردوں، آج کل کی لڑکیاں کس قدر بے حیا ہوگئی ہیں، انہیں اپنے ماں باپ کی رسوائی کا غم ہے، نہ قوم کی بدنامی کا۔

بیگم! لڑکیاں اتنی قصوروار نہیں ہے جتنے قصوروار ماں باپ بلکہ بالخصوص وہ ماں ہے کہ جس کے پیروں کے نیچے سنا ہے کہ جنت ہوتی ہے، اپنی اولاد کی زندگی کو جہنم بنانے میں ماؤں کا بہت بڑا رول ہے۔ ہمیں افسوس ہے ہم ناکام ونامراد واپس آئے اور ہم نے ان کے گھر والوں کو تسلی دے کر آئندہ کے لئے انہیں سمجھا دیا ہے کہ اس بھیانک قسم کے نقصان اور نتیجے کے بعد اپنی دوسری بیٹیوں پر نظر رکھیں اور اس عشق ناجائز کو اپنے گھر میں طاعون کی طرح نہ پھیلنے دیں، بات صرف ایک نازنین کی نہیں ہے بلکہ وہ تمام بچیاں خطرے میں ہیں جو مخلوط تعلیم حاصل کررہی ہیں، جن کے ہاتھوں میں موبائل ہے اور جو فیس بک وغیرہ سے دلچسپی رکھتی ہیں۔ شیطان ایسی لڑکیوں کو کسی وقت بھی بہکا سکتا ہے۔ بیگم میں نے تو اپنا فرض ادا کردیا ہے لیکن میں جانتا ہوں کہ یہ قوم مردہ ہو چکی ہے اور قبرستان میں اذان دینے کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۱۵۴

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

دروپدی کے اس رویئے اور سلوک پر کیچک بے حد برہم اور غضب ناک ہوا، وہ فوراً اٹھ کھڑا اور دروپدی کو پکڑنے کے لئے اس کے پیچھے بھاگا۔ دروپدی سیدھی راج محل کے اس حصہ کی طرف بھاگ رہی تھی جہاں ویرت کا راجہ رہائش پذیر تھا۔ اس نے خیال کیا تھا کہ کیچک سے اسے صرف ویرت کا راجہ ہی بچا سکتا ہے، ورنہ ویرت کا کوئی اور شخص کیچک کے خلاف نہیں اٹھے گا۔ وہ ابھی تھوڑی ہی دور گئی تھی کہ پیچھے سے کیچک نے اسے آلیا اور اسے اس کے لمبے لمبے بالوں سے پکڑ کر اسے زمین پر پٹخ دیا اور غصے میں اسے پاؤں پاؤں کی ایک ٹھوکر دے ماری، جس وقت کیچک نے دروپدی کو پاؤں کی ٹھوکر ماری تھی، اس وقت اس کے ہاتھوں سے اس کے بال چھو گئے تھے، دروپدی نے اس موقع کو غنیمت جانا اور وہ فوراً بجلی کی تیزی سے اٹھی اور دوبارہ بھاگ کھڑی ہوئی تھی جب کہ کیچک بھی بڑی تیزی سے اس کا تعاقب کرنے لگا تھا۔

جب دروپدی تیزی سے بھاگتی ہوئی ویرت کے راجہ کی رہائش گاہ کے بیرونی حصہ میں داخل ہوئی تو اس نے دیکھا کہ اس عمارت کے سامنے والے حصہ میں جو چھوٹا سا باغیچہ تھا وہاں ویرت کا راجہ اور یدھشٹر دونوں بیٹھے ہوئے تھے، دروپدی بھاگتی ہوئی دونوں کے سامنے جا کھڑی ہوئی، اتنی دیر تک کیچک بھی اس کا تعاقب کرتا ہوں وہاں پہنچ گیا تھا، اسی دوران بھیم سین بھی باورچی خانہ سے نکلا، اس نے بھی دروپدی کو بھاگتے ہوئے دیکھ لیا تھا۔ لہٰذا وہ بھی اس جگہ آ کھڑا ہوا جہاں راجہ اور یدھشٹر بیٹھے ہوئے تھے۔ دروپدی جب ان کے سامنے آئی تو راجہ اور یدھشٹر نے غور سے اس کی طرف دیکھا جب کہ ان کے پیچھے کھڑا ہوا بھیم سین بھی انتہائی غضب ناک حالت میں کیچک کی طرف دیکھ رہا تھا، اس کے انداز بتاتے تھے کہ وہ ابھی آگے بڑھ کر کیچک پر حملہ آور ہوگا اور اسے کاٹ کر رکھ دے گا۔ یدھشٹر نے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین ضرور آگے بڑھ کر کیچک پر حملہ آور ہوگا اور سارا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ اس موقع پر بھیم سین نے قریبی درخت کی ٹہنی کی طرف ہاتھ بڑھایا، شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ ٹہنی توڑ کر کیچک کو مار مار کر ادھ موا کر دے، یدھشٹر نے اسے مخاطب کو کر کے کہا۔

''سنو والا! اگر تم باورچی خانہ میں جلانے کے لئے لکڑیوں کی ضرورت محسوس کرتے ہو تو اس درخت کی شاخیں نہ توڑو، یہ شاخیں ابھی ہری ہیں اور تمہارے باورچی خانہ میں نہیں جلیں گی۔ لہٰذا ایسی شاخیں توڑنے پر تمہیں اپنی قوت ضائع نہیں کرنی چاہئے جب کہ آس پاس بہت سے خشک درخت ہیں، جس سے تم لکڑی حاصل کر سکتے ہو، سنو والا وقت کا الاؤ ابھی پکا نہیں ہے کہ ہم وہ کام کریں گے جس کے کرنے کا ابھی وقت نہیں آیا اور بعد میں ہمیں پچھتانا پڑے۔''

بھیم سین سمجھ گیا کہ باتوں ہی باتوں میں اس کا بڑا بھائی کس طرف اشارہ کر رہا ہے وہ جان گیا تھا کہ اس موقع پر اگر اس نے کیچک پر حملہ کر دیا تو ان کا بھید ظاہر ہو جائے گا، یہ خیال آتے ہی بھیم سین کی گردن جھک گئی تھی اور وہ خاموشی سے زمین کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

دروپدی نے تھوڑی دیر تک خود کو سنبھالا، پھر وہ راجہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔ ''اے راجہ آپ جانتے ہیں کہ میں یہاں پناہ کی خاطر آئی تھی اور آپ اور آپ کی رانی سداشنہ نے مجھے نہ صرف محل میں رہنے کی اجازت دی بلکہ میری حفاظت کا بہترین انتظام بھی کیا تھا۔ اے راجہ کیا آپ اس شخص سے میری حفاظت نہیں کر سکتے جو میرا تعاقب کرتا ہوا یہاں تک آیا ہے۔ اے راجہ! میں آپ سے التجا کرتی ہوں کہ اس شخص سے میری حفاظت کی جائے، آپ جانتے ہیں کہ میرے پانچ شوہر ہیں لیکن ان دنوں وہ اس حالت میں نہیں کہ میری حفاظت کر سکیں۔ لہٰذا میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ مجھے کیچک کے ظلم اور اس کی دست درازی

سے بچائیے۔" اس کے بعد دروپدی نے کیچک کے ساتھ جو معاملہ پیش آیا تھا، تفصیل کے ساتھ راجہ کے سامنے بیان کر دیا تھا۔

دروپدی کی داستان سن کر راجہ خاموش گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، شاید کیچک جو اس کی فوج کا سپہ سالار تھا، وہ اس کے خلاف کوئی حکم صادر نہ کرنا چاہتا تھا۔ لہٰذا دروپدی کے سارے حالات تفصیل کے ساتھ سننے کے بعد اس نے خاموشی اختیار کر رکھی تھی، وہ اپنے آپ میں اس قدر ہمت نہ پا رہا تھا کہ کیچک کے خلاف کوئی فیصلہ کرے، آخر کار کافی سوچ و بچار کے ویرت کے راجہ نے دروپدی کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اے سرندھری جو کچھ تم نے کہا ہے یہ سچ ہی ہوگا لیکن میں اس بات کا اس المیے کا اور اس حادثہ کا کیسے فیصلہ کر سکتا ہوں جو میری آنکھوں کے سامنے پیش ہی نہیں آیا میں نے اس پورے حادثہ کا صرف انجام اس صورت میں دیکھا ہے کہ تم دونوں آگے پیچھے بھاگتے ہوئے آئے ہو اور جب تک میں اس پورے واقعے کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھ پاتا، میں صحیح فیصلہ نہیں کر سکتا، میں سمجھتا ہوں جیسا کہ تم نے کہا ہے کہ کیچک نے تمہیں تمہارے بالوں سے پکڑ کر اور زمین پر گراتے ہوئے تمہیں اپنے پاؤں کی ٹھوکر ماری تو ہو سکتا ہے تمہاری طرف سے کسی انگیخت اور برہمی کا سلوک کیا گیا ہو جس کی بنا پر غصہ میں آکر کیچک نے تمہارے ساتھ ایسا سلوک کیا ہو۔ لہٰذا میں تم دونوں کے اس جھگڑے کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکتا اور اس موقع پر میں تم سے صرف یہ ہی کہہ سکتا ہوں کہ تم جاؤ اور اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو۔"

ویرت کے راجہ کا یہ فیصلہ سن کر بھیم سین، یدھشٹر اور دروپدی غضب ناک اور پیچ پا سے دکھائی دے رہے تھے۔ قبل اس کے دروپدی یا بھیم سین میں سے کوئی اس معاملے کو خراب یا چوپٹ کرتا، معاملہ کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یدھشٹر فوراً دروپدی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سنو سرندھری! ہمارے راجہ انصاف پسند، شریف اور ایماندار انسان ہے اور یہ باتیں تم بھی جانتی ہو جو کچھ تمہارے ساتھ پیش آیا ہے اسے بھول جاؤ، تمہارے شوہر تمہیں رانی سداشنہ کے پاس ایک سال کے لئے چھوڑ گئے تھے اور اس ایک سال کے دوران رانی سداشنہ نے تمہاری بہترین حفاظت اور نگہداشت کی ہے، اس کے لئے تمہیں رانی کا ممنون اور شکر گزار ہونا چاہئے۔ سنو سرندھری! تمہارا ایک سال پورا ہونے میں صرف پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں جو بھی حالات یہاں تمہیں پیش آرہے ہیں انہیں اور پندرہ کے لئے جبر و صبر کر کے برداشت کر جاؤ اور اس کے بعد تم جانتی ہو کہ تمہارے شوہر آئیں گے اور تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے، اس کے بعد نہ تم یہاں رہوگی اور نہ ہی تم سے متعلق اس راج محل میں کوئی جھگڑا یا فساد اٹھے گا اور اگر تم نے میری بات نہ مانی اور ان پندرہ دن کے اندر اس راج محل میں کوئی جھگڑا کھڑا کر دیا تو تم جانو تمہارے ساتھ ساتھ تمہارے شوہر بھی کسی اذیت میں مبتلا ہو کر رہ جائیں گے اور جس طرح وہ اس وقت تم سے علیحدہ ہو کر خانہ بدوشی کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہو سکتا ہے ان کی خانہ بدوشی کی زندگی میں اور اضافہ ہو جائے۔"

دروپدی، یدھشٹر کی ان باتوں کا مطلب سمجھ گئی تھی لہٰذا اس نے خود کو سنبھالا، اپنے غصہ کو ٹھنڈا کیا پھر وہ چپ چاپ وہاں سے چلی گئی تھی۔

دروپدی واپس اپنے کمرے میں آئی، تھوڑی دیر تک وہ اپنی بے بسی اور بے چارگی پر سسک سسک کر روتی رہی، اس کے بعد اس نے اپنے آپ کو سنبھالا دینے کی کوشش کی، ہاتھ منہ دھویا اور کمرے میں بیٹھ گئی تھی، اتنی دیر تک رانی سداشنہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی اور بڑے حیرت انگیز انداز میں اس نے دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے دریافت کیا۔

"سنو سرندھری! ایسا لگتا ہے کہ تم روتی رہی ہو، کیا بات ہے، تمہاری افسردگی اور اُداسی کی کیا وجہ ہے؟"

دروپدی نے کسی قدر خفگی میں رانی سداشنہ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "سنو رانی! یہ سب کچھ جانتے ہوئے بھی کہ میرے ساتھ تمہارے بھائی کے محل میں کیا حادثہ پیش آئے گا۔ تم نے مجھے اس کی طرف بھیج دیا، اب تم بیگانگی کا اظہار کرتے ہوئے مجھ سے پوچھ رہی ہو کہ کیا ہوا۔" پھر جو کچھ اس کے ساتھ کیچک کے محل میں پیش آیا تھا اور بعد میں راجہ کے سامنے جو گفتگو ہوئی تھی وہ تفصیل کے ساتھ اس نے سداشنہ سے کہہ دی تھی۔ سداشنہ یہ ساری داستان سن کر تھوڑی دیر تک متفکر اور مغموم بیٹھی رہی۔ اس دوران دروپدی اس کی طرف بڑے غور سے دیکھتی رہی، یہاں تک کہ دروپدی نے پھر بولنے کی ابتدا کی اور سداشنہ کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"سنو رانی! تمہارے بھائی نے اپنے محل میں جو سلوک میرے ساتھ کیا اور بدی کا جو معاملہ وہ میرے ساتھ کرنا چاہتا تھا، اس کا مجھے

افسوس نہیں ہے کہ میرے پانچوں شوہروں کو اس واقعہ کی خبر ہو چکی ہے جو تمہارے بھائی کیچک کے باعث میرے ساتھ پیش آچکا ہے اور اے رانی! میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ عنقریب میرے پانچوں شوہر وارد ہوں گے اور تمہارے بھائی کیچک کا کام تمام کر کے رکھ دیں گے۔ اے رانی میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ مجھے صرف ایک برس کی جلاوطنی کی زندگی تمہارے ہاں گزارنی ہے اس دوران کوئی میری بے عزتی یا میری توہین کا باعث بنا تو میرے شوہر اسے زندہ نہ چھوڑیں گے۔ سنو اے رانی! اب اس وقت کا انتظار کرو جب میرے شوہر یہاں آئیں گے اور اس کیچک کا کام تمام کر کے رکھ دیں گے۔"

رانی سداشنہ جو ہمیشہ دروپدی کے ساتھ شفقت اور نرمی سے پیش آیا کرتی تھی دروپدی کے اس انکشاف پر اس کے لئے اس کی آنکھوں میں دور دور تک نفرت پھیل گئی، وہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور پاؤں پٹختی ہوئی غصہ سے وہاں سے چلی گئی تھی۔

اس روز سورج غروب ہونے کے بعد جب رات وارد ہوئی اور لوگ اپنے اپنے گھروں میں دُبک کر سو گئے تو دروپدی اپنے کمرے سے نکلی، آہستہ آہستہ اور دبے پاؤں چلتی ہوئی وہ راج محل کے باورچی خانہ کے قریب اس کمرے کی طرف گئی جہاں بھیم سین رہتا تھا، اس نے دیکھا بھیم سین اس وقت گہری نیند سویا ہوا تھا، دروپدی آگے بڑھ کر بھیم سین کے پلنگ پر بیٹھ گئی اور اس کا شانہ ہلاتے ہوئے اسے جگانے لگی۔ بھیم سین اور دروپدی کے جگانے پر فوراً اٹھ بیٹھا اور بڑی حیرت اور پریشانی میں دروپدی کی طرف دیکھنے لگا تھا۔ دروپدی نے بڑی دھیمی آواز میں اور بڑے رازدارانہ انداز میں بھیم سین کو مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

بھیم سین! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم گھوڑے بیچ کر یوں گہری نیند سوئے ہوئے ہو، میں پوچھتی ہوں کہ تمہیں کیسے نیند آسکتی ہے جب میں اپنا وقت دکھ، تکلیف اور پریشانی میں کاٹ رہی ہوں۔ سنو بھیم سین میرے شوہر کی حیثیت سے تم کیسے پرسکون نیند سے بغل گیر ہو سکتے ہو جب میں رات کے اس حصہ میں جاگ کر وقت کاٹنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ بھیم سین نے ہاتھ بڑھا کر دروپدی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور سرگوشی میں دروپدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"دروپدی! یہ تم نے کیا حماقت کی ہے یہاں اس وقت میرے کمرے میں تم کیوں آئی ہو، اگر کسی نے تمہیں یہاں میرے پاس دیکھ لیا تو لوگوں کو اس رشتے کا علم ہو جائے گا جو میرے اور تمہارے درمیان ہے، اس طرح لوگوں پر ہماری اصلیت اور حقیقت بھی ظاہر ہو جائے گی اور ہمیں بارہ سال اور جلاوطنی کی زندگی بسر کرنا پڑے گی، دروپدی جو کچھ تم نے کہنا ہے کہ وہ دن کی روشنی میں آکر باورچی خانہ میں کوئی چیز لینے کے بہانے مجھے بتا دینا، اب جاؤ اور جلدی کرو اگر کسی نے تمہیں میرے پاس یہاں دیکھ لیا تو ہمارا سارا بنا بنایا کھیل اکارت جائے گا۔

دروپدی تھوڑی دیر تک بیٹھی رہی۔ اس درمیان اس نے کچھ سوچا پھر بھیم سین کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"سنو بھیم! مجھے اب ہر وقت کیچک کی طرف سے خدشہ اور خطرہ لاحق رہنے لگا ہے، وہ کسی بھی وقت مجھے بے آبرو کر سکتا ہے، لہٰذا میں تمہاری طرف آئی ہوں اس موقع پر میں یدھشٹر کی طرف نہیں جا سکتی تھی کہ وہ محل کے اندرونی حصے میں رہتا ہے۔ ارجن، نکولہ اور سہادیو کی طرف بھی نہیں جا سکتی، اس لئے کہ ان کے کمرے یہاں سے دور ہیں، لہٰذا میں سیدھی تمہارے پاس آئی ہوں۔"

بھیم سین جس وقت راجہ کے سامنے میں نے کیچک کی زیادتیوں کی ساری داستان سنائی تھی، اس وقت تم بھی وہاں موجود تھے۔ کیچک نے میرے ساتھ بہت زیادتی کی ہے، اس نے مجھے مارا اور مجھے محل میں بند کر کے بے آبرو کرنا چاہا، میں بڑی مشکل کے ساتھ بھاگ کر اپنی عزت بچانے میں کامیاب ہوئی تھی، جب سے یہ حادثہ پیش آیا ہے مجھے نہ سکون ہے نہ میرا کھانے پینے کو دل کرتا ہے، بس ہر وقت ایک ہی پکار میرے دل میں رہتی ہے کہ کیچک سے اس توہین اور بے عزتی کا بدلہ لیا جائے۔

سنو بھیم! کیچک کے ساتھ میرے اس حادثہ کے بعد ویرت کی رانی سداشنہ بھی میرے خلاف ہو گئی ہے، پہلے وہ میرے ساتھ انتہائی پیار اور محبت سے پیش آتی تھی لیکن گزشتہ دن کے حادثہ کے بعد وہ بھی میرے خلاف ہو چکی ہے، پہلے وہ مجھ سے کوئی محنت مشقت کا کام نہ لیتی تھی پر آج اس نے مجھ سے اپنے لئے خوشبو میں تیار کرنے کے لئے بہت سے چیزیں پسوائیں اور وہ چیزیں پیس پیس کر میرے ہاتھوں میں چھالے پڑ گئے ہیں۔

[illegible]پدی نے اپنے دونوں ہاتھ بھیم سین کے سامنے کر دیئے،

اندھیرے میں بھیم سین نے دروپدی کے ہاتھوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے جائزہ لیا اور محسوس کیا کہ اس کے ہاتھوں پر واقعی چھالے پڑ چکے تھے، اسے تسلی دینے کی خاطر پہلے اس کے دونوں ہاتھ اس نے چوم لئے پھر پیار بھرے انداز میں اس نے دروپدی کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو دروپدی! میں جانتا ہوں کیچک نے تمہارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کی تھی، تم جانتی ہو کہ میں نے کبھی بھی تمہارا کہا نہیں ٹالا، کل جب تم بھاگتی ہوئی راجہ کے پاس آئی تھیں تو میں سارے معاملہ کو سمجھ گیا تھا، اس وقت مجھے کیچک پر ایسا غصہ آیا تھا کہ میں آگے بڑھ کر اس کا کام تمام کر دیتا، پر اپنے بھائی یدھشٹر کی بروقت نصیحت اور اشارے کے باعث میں باز رہا۔ سنو دروپدی! مجھے تم سے اس قدر پیار ہے کہ میں تو ابھی تک تمہارا وہ حادثہ بھی فراموش نہیں کر سکا دریودھن کا بھائی تمہیں گھسیٹ کر بڑے ہال میں لایا تھا۔ دریدی یہ جلاوطنی کے دن کامیابی کے ساتھ گزر جانے دو پھر تم دیکھنا کہ میں اس کیچک اور دریودھن کے بھائی دسونا سے تمہاری بے عزتی کا کیسا بھیانک انتقام لیتا ہوں مگر ان دنوں ہمیں بڑا محتاط رہنا چاہئے، ہمارے تیرہ برس پورے ہونے میں صرف پندرہ دن باقی رہ گئے ہیں اگر ان پندرہ دنوں کے اندر ہم نے یہاں پر کوئی ہنگامہ کھڑا کر دیا تو لوگوں پر ہماری شناخت ظاہر ہو جائے گی اور تم جانتی ہو کہ اگر ایسا ہو گیا تو ہمیں مزید تیرہ سال کا عرصہ جنگلوں میں گزارنا ہوگا اور میں ایسا نہیں چاہتا، میں بڑا بے چین ہوں کہ یہ پندرہ دن بڑی تیزی سے گزر جائیں گے۔''

دروپدی نے بھیم سین کی بات ماننے سے انکار کر دیا اور روتی ہوئی آواز میں اس نے بھیم سین سے کہا۔ ''بھیم! مجھے امید نہ تھی کہ تم ایسی سنگدلی اور بیگانگی سے میری خواہش اور میری آرزو کو ٹھکرا کر رکھ دو گے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب میرے لئے زندہ رہنے کا کوئی راستہ نہیں، اب موت ہی میرے ان مسائل کا حل ہے۔ اگر تم کیچک کو قتل نہیں کرتے تو سنو بھیم سین! میں تم سے وعدہ کرتی ہوں کہ آج رات ہی زہر پی کر اپنا خاتمہ کرلوں گی۔''

دروپدی کے اس انکشاف پر بھیم سین تڑپ اٹھا اور آگے بڑھ کر پہلے بڑے پیار سے اس نے اس کے دونوں بازو تھام لئے، پھر اپنے اوپر لی ہوئی چادر سے دروپدی کی آنکھیں خشک کیں پھر وہ بڑے پیار سے اس کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو دروپدی! میں تم کو افسردہ، اُداس اور روتا ہوا نہیں دیکھ سکتا، تمہاری حالت دیکھتے ہوئے اب میں تم کو یہ مشورہ بھی نہیں دے سکتا کہ ان حالات میں پندرہ دن صبر کرو۔ سنو دروپدی میں کیچک سے انتقام لوں گا اور تمہاری خاطر میں اسے کل ہی ختم کر دوں گا؟''

بھیم سین کے اس فیصلہ پر دروپدی پر خوش ہوگئی تھی اور اس کے چہرے پر اب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔ اس نے اپنے دونوں بازو چھڑاتے ہوئے بھیم سین کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھامتے ہوئے انہیں چوم لیا تھا۔ اس موقع پر وہ بھیم سین سے کچھ کہنا ہی چاہتی تھی کہ بھیم سین نے پہلے بولتے ہوئے اور اسے مخاطب کرتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''سنو دروپدی! اس وقت تم اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو اور کل کیچک سے اس کے محل میں جا کر ملو اور اس سے کہو کہ میں کل کے واقعے اور حادثے پر شرمندہ ہوں اور یہ کہ میں اپنے اس رویئے پر معافی مانگتی ہوں۔ کیچک اگر وہاں تمہارے ساتھ دست درازی کرنا چاہے تو تم بڑے پیار اور بڑی چاہت سے اسے کہنا کہ اس کے محل میں تم اس کے ساتھ رات بسر نہیں کر سکتیں اس لئے کہ اگر کسی کو علم ہو گیا تو وہ بدنام ہو کر رہ جائے گی اور راج محل میں رہنے کے قابل نہ رہو گی، لہٰذا تم راج محل سے متصل جو نیا ناچ گھر ہے وہاں تم اس کا انتظار کرو گی، وہ یہ سن کر خوش ہو جائے گا اور وہ تم سے ملنے ضرور آئے گا، پھر میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا۔ تم دیکھنا میں کیسے وہاں اس کا کام تمام کر کے رکھ دیتا ہوں۔''

بھیم سین کی یہ گفتگو سن کر دروپدی پرسکون اور خوش ہوگئی تھی پھر وہ وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دبے پاؤں چلتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی تھی۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

عدلیہ اپنی حدود میں رہ کر کام کرے، حکومت کے کام کاج میں عدلیہ کی دخل اندازی پر نتین گڈکری کو اعتراض

نئی دہلی (یو این آئی) روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی وے کے مرکزی وزیر نتین گڈکری نے حکومت کے کام کاج میں عدلیہ کی دخل اندازی پر اعتراض ظاہر کرتے ہوئے آج کہا کہ اگر یہ دونوں آئین کے مطابق اپنا کام کریں تو یہ پوری قوم کے مفاد میں ہوگا۔ مسٹر گڈکری نے آج یہاں صحافیوں سے کہا کہ اگر حکومت کام نہیں کرتی ہے تو عوام کو اسے تبدیل کرنے کا حق ہے۔ حکومت، عدلیہ اور میڈیا کے حقوق اور ذمہ داریاں کیا ہیں۔ آئین میں اس سلسلے میں پوری طرح وضاحت ہے لیکن اگر کوئی حد کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ ملک کے مفاد میں نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ سب کو اپنی بات کہنے کا حق ہے، لیکن ملک کے چیف جسٹس کا عاملہ پر انگلی اٹھانا ٹھیک نہیں ہے۔ مرکزی وزیر کا یہ تبصرہ سپریم کورٹ کے جسٹس ٹی ایس ٹھاکر کے اس بیان پر آیا ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ حکومتیں مناسب طریقہ سے اپنا کام کرنے میں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔ اس لئے عدلیہ کو دخل دینا پڑتا ہے مسٹر گڈکری نے کہا کہ وہ سپریم کورٹ کا بہت احترام کرتے ہیں لیکن چیف جسٹس کو کسی معاملے پر تشویش ہے تو اس کا حل مل جل کر نکالا جا سکتا ہے۔ اس طرح کے معاملات میں الزام تراشی نہیں ہونی چاہئے۔

مالیگاؤں بم دھماکہ: کلیدی ملزم پروہیت کو دھچکہ

ضمانت عرضی مسترد

ممبئی (یو این آئی) مسلم آبادی والے شہر مالیگاؤں میں سال ۲۰۰۸ء ہوئے بم دھماکوں کے کلیدی ملزم لفٹیننٹ کرنل پرساد پروہیت کو آج اس وقت شدید دھچکہ لگا جب اس کی ضمانت عرضداشت ممبئی ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس نریش پاٹل اور پرکاش نائیک نے مسترد کر دی اور حکم دیا کہ نچلی عدالت سے رجوع ہوں، اس معاملے میں جمعیت علماء مہاراشٹر (ارشد) نے بم دھماکوں کے متاثرین میں سے ایک نثار احمد سید بلال کی جانب سے بطور مداخلت کار حصہ لیا تھا۔ ممبئی ہائی کورٹ کے روبرو کرنل پروہت نے اسے ضمانت پر رہا کئے جانے کے تعلق سے دو عرض داشتیں داخل کیں تھیں جس کی سماعت گذشتہ کئی دنوں سے جاری تھی، آج عدالت میں جمعیت کی عرض داشت کا ذکر بھی کیا ہے۔ جسٹس نریش پاٹل نے کرنال پروہت کی ضمانت مسترد کرتے ہوئے نچلی عدالت یعنی کے خصوصی مکوکا عدالت کو حکم دیا کہ وہ کرنل کی جانب سے داخل ضمانت عرض داشت پر فیصلہ چھ ہفتوں کے اندر صادر کرے۔ کرنل پروہیت کے وکیل ششی کانت شیواڑے نے عدالت کو تفصیل سے بتایا کہ قومی تفتیشی ایجنسی NIA کی جانب سے داخل کردہ تازہ فرد جرم میں کرنل پروہیت کے خلاف کوئی بھی ثبوت نہ ہونے کی بات کہی ہے لہٰذا اس کے موکل کو ضمانت پر رہا کیا جائے لیکن ججوں نے کرنل پرساد پروہیت کے وکیل کو حکم دیا کہ وہ خصوصی این آئی اے عدالت میں تازہ ضمانت عرضداشت داخل کرے کیونکہ این آئی اے نے فرد جرم خصوصی عدالت میں داخل کی ہے اور خصوصی مکوکا جج کو اس تعلق سے زیادہ معلومات ہے کہ تازہ فرد جرم میں کس ملزم کے خلاف کیا ثبوت و شواہد موجود ہونے کی بات این ائی اے نے کی ہے۔

اسی درمیان کرنل پروہیت کے وکیل نے وقت مقررہ پر چار شیٹ نہیں داخل ہونے کی وجہ سے اسے ضمانت پر رہا کئے جانے والی عرضداشت واپس لے لی ہے۔ جمعیت علماء کی جانب سے دفاعی وکلاء کی ٹیم جس میں ایڈوکیٹ افروز صدیقی، ایڈوکیٹ متین شیخ، ایڈوکیٹ انصار تنبولی، ایڈوکیٹ ارشد شیخ و دیگر شامل تھے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا
ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند
دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/



Photex


محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

ستمبر ۲۰۱۶ء

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے ان کی زبان بندی اور ان کی تباہی کے اعمال

سورۂ اخلاص سے مشکلات کا حل

عاطف ہاشمی

عجیب و غریب داستان میں جنات کی وارننگ

Rs.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

دعوتِ غور و فکر

بقلم خاص

آج کل ہر طرف دعوت کے کام کا شور وغل ہے، وہ چھوٹ بھئے جو اپنے گھر کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے اہل نہیں ہیں وہ بھی دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں اور انہوں نے بھی دین کی تبلیغ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے۔ مسجدوں میں دینی باتوں کی چرچا عام درعام ہو کر رہ گئی لیکن جسے کہتے ہیں ''دینِ اسلام'' وہ مسلم معاشرے میں دور دور تک کہیں نظر نہیں آتا۔ مسجدیں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں، لیکن ان نمازیوں میں اللہ سے ڈرنے والے اور احتسابِ آخرت کی فکر رکھنے والے معدودے چند ہی حضرات ہوتے ہیں۔ ان میں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ عبادت ازراہِ عادت کرتے ہیں۔ چنانچہ مسجدوں میں ہونے والے جھگڑے اور نمازیوں کی صفوں میں انتشار یہ ثابت کرتا ہے کہ خوفِ خداوندی مسجدوں میں بھی اور نمازیوں کی بھیڑ میں بھی موجود نہیں ہے۔

اللہ ہی جانے ہمیں کیا ہو گیا ہے، ہم جس اللہ کے لئے دن رات اپنی پیشانیاں رگڑتے ہیں اُس اللہ کی خاطر ہم وہ برائیاں چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن برائیوں میں ہم پوری طرح رچ بس گئے ہیں۔

جھوٹ، غیبت، لعن طعن، بے کرداری، بداخلاقی، بدگمانی، بے راہ روی، تمسخر، چھچھور پن وغیرہ کتنے عیب ہیں جو ہماری پہچان بن کر رہ گئے ہیں۔ ہماری نمازوں کا اور ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی دین کی دعوتوں کا اثر ہمارے کردار پر کیوں نہیں پڑتا؟ ہمارا معاشرہ مسلمانوں کا معاشرہ کیوں نہیں محسوس ہوتا؟ ہم دن بدن اُن خوبیوں سے کیوں محروم ہوتے جا رہے ہیں جو صحابہ کرام کا جز ولاینفک تھیں۔ ایک دور وہ بھی تھا جب مسلمان اپنے گھر کے بند کمروں میں بھی اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے تھے کیوں کہ انہیں یقین تھا کہ ان کا رب انہیں بند کمروں میں بھی دیکھ رہا ہے۔ اللہ کے ڈر کی وجہ سے وہ رات کی تاریکیوں میں اور اپنے گھر کے بند کمروں میں بھی گناہ سے دور رہتے تھے۔ پھر ایک دور وہ بھی آیا کہ خوفِ خداوندی مسلمانوں میں کچھ کم ہو گیا تھا لیکن دنیا کی شرم ان میں پھر بھی باقی رہی۔ اس دور میں مسلمان اس لئے گناہوں سے باز رہتے تھے کہ دیکھنے والے کیا کہیں گے اور جب ہم کسی معصیت کا ارتکاب کریں گے تو بے شمار اُنگلیاں ہم پر اٹھنے لگیں گی۔ دنیا کی شرم کی وجہ سے اور دنیا والوں کے اعتراضات کی بنا پر مسلمان گناہوں سے اور بے کرداریوں سے باز رہتے تھے۔

اور یہ دور...... افسوس در افسوس ایسا دور ہے کہ نہ اللہ کا خوف باقی رہا اور نہ دنیا کی شرم۔ اب گناہ گھر کے بند کمرے میں نہیں ہوتے بلکہ سرِ محفل ہوتے ہیں، چوراہوں پر ہوتے ہیں، اور کھلم کھلا کئے جاتے ہیں، دیکھنے والے شرما جاتے ہیں لیکن گناہ کرنے والوں کو شرم نہیں آتی۔

موبائل، فیس بک، وہاٹس ایپ، انٹرنیٹ کہاں کہاں ہم بے حیائی اور اللہ کی نافرمانیوں کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں۔ ہر ضرورت کی چیز کو ہم نے وسیلہ معصیت بنالیا ہے اور ہر ایجاد ہمارے لئے آلۂ گناہ بن کر رہ گئی ہے۔

قرآن تو یہ کہتا ہے کہ نماز انسان کو گناہوں سے محفوظ کر دیتی ہے لیکن ہماری آنکھیں دن رات یہ دیکھتی ہیں کہ نماز پڑھنے والے جھوٹ بھی بول رہے ہیں، غیبتیں بھی کر رہے ہیں، دوسروں پر تہمتیں بھی اچھال رہے ہیں، ماں باپ کی نافرمانی بھی کر رہے ہیں، بڑوں کی بے عزتی بھی کر رہے ہیں اور سینکڑوں ایسی برائیوں میں بھی مبتلا ہیں جو اللہ کے عذاب کا سبب بنتی ہیں۔ تو کیا ہم صرف نمازی ہیں؟ تو کیا ہم مسلمان نہیں ہیں؟ تو کیا نمازی اور مسلمان میں فرق ہوتا ہے؟ کسی شاعر نے یہ شعر کیوں کہا تھا:

دل ہے مسلماں نہ تیرا نہ میرا
تو بھی نمازی، میں بھی نمازی

مختلف پھولوں

علم کی فراوانی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرمار ہے تھے کہ میں ایک مرتبہ سو رہا تھا، میرے سامنے دودھ کا پیالہ لایا گیا، میں نے اسے پی لیا یہاں تک سیرابی میرے ناخنوں سے ظاہر ہونے لگی۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطاب کو دیدیا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "اس کی تعبیر علم ہے۔"

(صحیح البخاری)

چار موتی

☆ جو لوگ خود غرض ہوتے ہیں وہ کبھی بھی اچھے دوست نہیں ہوتے۔ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ)

☆ جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائیں اس پر اعتماد نہ کرو۔ (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

☆ محبت سب سے کرو مگر اعتبار چند لوگوں پر۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ اچھے لوگوں کی یہ خوبی ہے کہ انہیں یاد رکھنا نہیں پڑتا وہ یاد رہتے ہیں۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

اقوال

☆ زمین کے اوپر عاجزی سے رہنا سیکھ لو، زمین کے نیچے سکون سے رہ پاؤ گے۔

☆ کسی کا دل مت دکھاؤ، ہوسکتا ہے وہ تمہیں ایسے چاہتا ہو جیسے مرنے والا زندگی چاہتا ہے۔

سکون

☆ سکون حاصل کرنے کی کوشش چھوڑ دو سکون دینے کی فکر کرو تو سکون مل جائے گا۔ اللہ کے فیصلوں پر تنقید نہ کرنا، سکون مل جائے گا۔

☆ بے سکونی تمنا کا نام ہے، جب تمنا تابع فرمان الٰہی ہو جائے تو سکون شروع ہو جاتا ہے، اپنی زندگی میں آپ کو جو چیز سب سے اچھی نظر آتی ہے اسے تقسیم کرنا شروع کر دو سکون مل جائے گا۔

وقت

☆ وقت کا پہیہ اپنی رفتار سے گھومتا رہتا ہے، یہ کسی کے لئے نہیں رکتا ہے۔ وقت کی بہت بری فطرت ہے کہ یہ خود سے پیچھے رہ جانے والوں کا تھوڑی دیر بھی رک کر انتظار نہیں کرتا، نہ ہی خود سے آگے بھاگنے والوں کو پکارتا ہے۔

☆ موسم، رتیں، چہرے، فطرتیں سب بدلتی رہتی ہیں، مگر دکھ، یہ جو دکھ ہوتے ہیں ناں، یہیں رکے رہتے ہیں، ان کی تکلیف کم ضرور ہو جاتی ہے ختم کبھی نہیں ہوتی۔

اچھی بات

☆ جو شخص اپنی قسمت پر خوش ہے دراصل وہی انسان خوش قسمت ہے کیوں کہ وہ اللہ کی رضا میں راضی ہے۔

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی
خوشبو کی

☆اپنی زندگی میں ہر کسی کو اہمیت دو، جو اچھا ہو گا خوشی دے گا، جو برا ہو گا سبق سکھائے گا۔

☆اگر تم سے کوئی بدسلوکی کرے تو اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اسے خود ہی احساس ہو جائے گا اپنے برے رویئے کا۔

☆اگر تم اپنے بزرگوں کی خدمت کرتے ہو تو اپنے بچوں سے بھی امید رکھو، کیوں کہ پھر وہ تمہاری بھی خدمت کریں گے۔

موت

☆انسان پورا ایک دم نہیں بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے مرتا ہے۔ ہر دوست کے مرنے کے ساتھ یہ تھوڑا سا مر جاتا ہے، ہر عزیز کے رخصت ہونے کے ساتھ اس کا کچھ حصہ جھڑ جاتا ہے۔ ہر خواب تحلیل ہونے کے ساتھ اس کا ایک گوشہ فنا ہو جاتا ہے۔

☆یہ سب اجزاء بے جان ہوئے!!

تو تب جا کر موت کو ایک مردہ ہاتھ آتا ہے جو اس ریزہ ریزہ انسان کو اٹھاتی ہے اور چلی جاتی ہے۔

حکمت کی باتیں

☆ادب بہترین کمال ہے اور خیرات افضل ترین عبادت ہے۔

☆جو چیز اپنے لئے پسند کرو وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کرو۔

☆بھوکے شریف اور پیٹ بھرے کمینہ سے بچو۔

☆گناہ پر ندامت گناہ کو مٹا دیتی ہے، نیکی پر غرور نیکی کو تباہ کر دیتا ہے۔

☆اگر آپ اپنی زندگی کو خوشگوار بنانا چاہتے ہیں تو عیب جوئی اور نکتہ چینی سے دور رہئے۔

شمع فروزاں

☆جو چیزیں اپنے وجود میں تیری محتاج ہیں ان سے تیرے لئے کیوں کر استدلال کیا جا سکتا ہے۔

☆زندگی کو ہمیشہ مسکرا کر گزارو کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ یہ کتنی باقی ہے۔

☆صالح افراد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا فلاح و بہبود کی طرف دعوت دینا ہے۔ علماء کا ادب کرنا عقل میں اضافہ کا سبب ہے۔

☆ایک عالم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں وہ ستر ہزار عابدوں سے بہتر ہے۔

مشعل راہ

☆زبان سے زیادہ ضرر رساں کوئی چیز نہیں۔

☆نیک لوگوں کو دشمنی سے بھی نفع حاصل ہوتا ہے۔

☆سچے کا تھوڑا سا سامان، جھوٹے کی بہت سی دولت سے اچھا ہے۔

☆اگر خود نیکی نہیں کر سکتے تو دوسروں کو برائی کی دعوت نہ دو۔

☆وقت، موت اور گاہک تینوں ہی کسی کا انتظار نہیں کرتے۔

☆کسی کو الزام دیتے وقت اپنے گریبان میں جھانک لینا چاہئے۔

ماں

وہ ایک لفظ کہ "جس میں محبتیں پنہاں"۔

وہ ایک لفظ کہ "جس سے وجود میرا"۔

وہ ایک لفظ کہ "جس کا ازل سے ناطہ ہے"۔

وہ ایک لفظ کہ "جس کا ابد سے رشتہ ہے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس سے تمام حسن وحیات۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس پر میری یہ جاں نثار۔"
وہ ایک لفظ کہ "جس کو ملا ہے اوج کمال۔"
وہ ایک لفظ کہ "پکاروں تو سبز چھاؤں ملے۔"
وہ ایک لفظ کہ "میں روؤں تو اس کا پیار ملے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جو میری روح کا حوالہ ہے۔"
وہ ایک لفظ کہ "جو لیمرا اسم اعظم ہے۔"

کیا تم جانتے ہو؟

☆تم کسی پر اعتبار کرو یا نہ کرو لیکن اتنا یاد رکھنا کہ اگر کوئی تم پر اعتبار کرے تو وہ نہ ٹوٹے۔

☆جس دن تمہارا وفادار دوست تمہیں چھوڑ کر چلا جائے سمجھ لینا کہ تمہاری آدھی زندگی ختم ہوگئی۔

☆زندگی میں جو بھی بہتر نظر آئے اور وہ تم لے سکتے ہو تو لے لو کیوں کہ زندگی جب کچھ لینا شروع کردے تو آخری سانس تک نہیں چھوڑتی۔

ہری مرچیں

☆کیا شادی جنت کا دروازہ ہے؟
جی ہاں! باہر جانے کا۔

☆انسان اپنی بےوقوفی پر کب خوش ہوتا ہے؟
شادی کے دن۔

☆کیا زبانی لڑائی میں عورت سے کوئی جیت سکتا ہے؟
جی ہاں، دوسری عورت۔

☆طلاق کی سب سے بڑی بنیاد کیا ہے؟
شادی۔

☆دنیا کی خطرناک ترین پولیس کون سی ہے؟
بینڈ باجے والی، ان کا قید کیا ہوا قیدی عمر بھر رہا نہیں ہوتا۔

اچھی باتیں

اپنی نیکی چھپانا آپ کی سوچ کا امتحان ہے اور دوسروں کے گناہ کو چھپانا آپ کے کردار کا امتحان ہے۔

☆کھانے میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا علاج ہے مگر کان میں کوئی زہر گھول دے تو اس کا کوئی علاج نہیں۔

☆زندگی ایسے جیو کہ اپنے رب کو پسند آجاؤ کیوں کہ دنیا والوں کی پسند تو پل میں بدل جاتی ہے۔

اقوال زرّیں

☆لوگوں سے اس طرح ملو کہ اگر مرجاؤ تو وہ تم پر روئیں اور زندہ رہو تو تمہارے مشتاق ہوں۔

☆معاف کرنا سب سے زیادہ اسے زیب دیتا ہے جو سزا دینے پر قادر ہو۔

☆جس نے اپنی پریشانی دوسروں پر ظاہر کی وہ ذلت پر آمادہ ہوگیا۔

☆تھوڑا دینے پر شرماؤ نہیں کیوں کہ خالی ہاتھ پھیرنا اس سے بھی گری ہوئی بات ہے۔

☆زیادہ قسمیں کھانے والا زیادہ جھوٹ بولتا ہے۔

☆مرض میں جب تک ہمت ساتھ دے چلتے پھرتے رہا کرو۔

☆جس نے کسی کو اکیلے میں نصیحت کی اس نے اسے سنوار دیا اور جس نے کسی کو سب کے سامنے نصیحت کی اس نے اسے مزید بگاڑ دیا۔

☆جس کو تم سے سچی محبت ہوگی وہ تم کو فضول اور ناجائز کاموں سے روکے گا۔

☆وہ چیز بھی آزمائش میں نہیں آتی کہ جس کی خواہش نہ کی گئی ہو اور نہ ہی بالکل ترک کردیا جائے۔

☆اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیوں کہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

☆دنیا تمہیں اس وقت تک نہیں ہرا سکتی جب تک تم خود سے نہ ہار جاؤ۔

☆اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارے معاشرے میں عزت ہو تو ہر کسی سے مسکرا کے ملو اور سب کی سنوں جتنا ہو سکے چاہتیں بانٹو۔

☆اگر کوئی تم سے بھلائی کی امید رکھے تو اسے مایوس مت کرو، کیوں کہ لوگوں کی ضرورت کا تم سے وابستہ ہونا تم پر اللہ کا خاص کرم ہے۔

☆اگر تم کسی کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو یہ نہ سمجھنا وہ کتنا بے وقوف ہے بلکہ یہ سوچنا کہ اس کو تم پر اعتبار کتنا تھا۔

☆اچھی کتابیں بہترین دوست ہیں۔

☆والدین کی طرف محبت کی نگاہ سے دیکھنا عبادت ہے۔

☆عاقل وہ ہے جو اپنی عمر کو غیر ضروری کاموں میں صرف نہ کرے۔

☆عورت کا بہترین زیور اس کا شوہر پرست ہونا ہے۔

☆خود غرضی مت کرو جلد بدنام ہو جاؤ گے۔

☆جس مقام پر حرام کاری ہوتی ہے وہاں کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

☆ناجائز کمائی جلد ضائع ہو جاتی ہے۔

☆کھانے پینے کی اشیاء میں ملاوٹ کرنے والا ظالم ہے۔

☆کوئی آئینہ انسان کی اتنی سچی تصویر پیش نہیں کرسکتا جتنی کہ اس کی گفتگو۔

☆لاکھوں کو دوست بنانا کوئی بڑی بات نہیں، بڑی بات یہ ہے کہ ایک ایسا دوست بناؤ جو تمہارا اس وقت ساتھ دے جب لاکھوں تمہارے مخالف ہوں۔

☆دعائیں لو اور دعائیں دو وقت پر کام آئیں گی۔

جن باتوں سے خوشبو آئے

☆مسکراہٹ بھی کیا عجیب شئے ہے اگر دوست کے لئے اپنے ہونٹوں پر سجالو تو وہ راحت محسوس کرے، اگر دشمن کے لئے سجالو تو وہ ندامت محسوس کرے اور اگر کسی ناواقف کے لئے سجالو تو یہ صدقہ بن جائے۔

☆جب انسان اپنی وقعت کھودے تو اس کے لئے بہترین پناہ خاموشی ہے۔

☆وضاحت کبھی سچا ثابت نہیں کرسکتی، ندامت کبھی نعم البدل نہیں ہوسکتی۔

☆الفاظ کبھی بھی انسان کو اس کا کھویا ہوا مقام واپس نہیں دلا سکتے، ہاں خاموشی مزید تذلیل سے بچا لیتی ہے۔

☆اہمیت الفاظ کی ہوتی ہے مگر اثر ہمیشہ لہجوں کا ہوتا ہے۔

☆انا بھی کیسی چیز ہے کہ حق کو ماننے ہی نہیں دیتی، اس لئے ایسے شخص سے بحث مت کریں اور نہ اسے شرمندہ کریں کیوں کہ سمجھ تو اسے پہلے ہی آچکی ہوتی ہے اس لئے وہ کبھی مانے گا نہیں۔

☆رشتہ جتنا مضبوط ہوتا ہے رنجش بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے لیکن جو لوگ فاصلوں کو سمیٹنے کا ہنر جانتے ہیں ان کے لئے محبت ہمیشہ مہربان رہتی ہے۔

☆توپ کوئی نہیں چلاتا، پتھر کوئی نہیں مارتا، باتیں صرف باتیں ہی گھروں میں دراڑیں ڈالتی ہیں، ان کو توڑتی ہیں، رشتے کاٹتی ہیں صرف باتیں۔

☆بچے کو غصہ میں ہلکی سی چپت لگادیں تو رو پڑے گا، مگر مذاق میں زور کے تھپڑ سے بھی ہنستا رہے گا۔ نفسیاتی درد جسمانی درد سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور زبان کا لگا ہوا زخم کلہاڑی کے زخم سے زیادہ دردناک۔

منتخب اشعار

تجھ سے محبت تیری اوقات سے زیادہ کی تھی
اب بات نفرت کی ہے تو سوچ تیرا کیا ہوگا

☆

فرشتہ مجھ کو کہنے سے میری تحقیر ہوتی ہے وہی
میں تو مسجودِ ملائک ہوں مجھے انسان رہنے دو

☆

تم کسی راستے سے آجانا
میرے چاروں طرف محبت ہے

☆

محبت چھوڑ دینے پر دلوں کو توڑ دینے پر
عجب دستور ہے صاحب کوئی فتویٰ نہیں لگتا

☆

محبت کی عجیب مثال دی اس نے
اُداس رہنے کی عادت سی ڈال دی اس نے

☆

اے زندگی مجھے کچھ مسکراہٹیں ادھار دیدے
اپنے آرہے ہیں ملنے کی رسم نبھانی ہے

☆

اگر ہم حسرتوں کی قبر میں دفن ہو جائیں
تو یہ کتبہ پہ لکھ دینا کہ محبت مر نہیں سکتی

پانچویں قسط

اسمِ اعظم

حسن الہاشمی

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت زندگی، شخصیات و کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جا سکتی ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش و خرم زندگی گزارنا چاہتے ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو، گھریلو پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جا سکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جا سکتا ہے۔ تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی ورد کیا جائے تو ہر قسم کی جائز مراد کے لئے دعا کی جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ نقش اسم اعظم کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا۔ سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق اسم الٰہی معلوم کریں۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال

م ح م د ـ ۴+۴=۸+۴+۴=۲۰=۲۰ ـ ا ق ب ا ل

۱+۱+۲+۱=۳=۸+۲=۱۰=۱

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کا وہ اسم معلوم کرنا چاہئے جس کا مفرد عدد ا ہو، ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ۹۹ نام مشہور ہیں۔ میں یہاں ایک عدد سے لے کر ۹ تک کے مفرد عدد سے منسوب اسمائے باری تعالیٰ درج کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے نام کے مفرد کے مطابق کسی بھی اسم باری تعالیٰ کا ورد کر سکیں۔

"۱" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری۔

یَااول (۳۷) یَاجَلِیْلُ (۷۳) یَارَحْمٰنُ (۸۱۲) یَارَشِیْدُ (۵۱۴) یَامُجِیْبُ (۵۵) یَامُقِیْتُ (۵۵۰) یَامُؤْمِنُ (۱۳۶) یَامُهَیْمِنُ (۱۴۵) یَاوَاجِدُ (۱۹) یَاوَلِیُّ (۶۴)

"۲" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری۔

یَاخَالِقُ (۷۳۱) یَاخَبِیْرُ (۲۸۱) یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام (۴۹۷) یَارَزَّاقُ (۳۰۸) یَاضَارُّ (۱۰۰۱) یَاعَلِیُّ (۱۱۰) یَامُبْدِئُ (۵۶) یَامُتَعَالِی (۵۵۱) یَامُغْنِیُ (۱۱۰۰) یَامُقْسِطُ (۳۰۹) یَامُنْعِمُ (۲۰۰) یَاوَاسِعُ (۱۳۷) یَاوَالِیُ (۱۳۷) یَاوَدُوْدُ (۲۰) یَاهَادِیُ (۲۰)

"۳" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری۔

یَااللّٰهُ (۶۶) یَاعَظِیْمُ (۱۰۲۰) یَاغَفُوْرُ (۱۵۶) یَاغَفَّارُ (۱۲۸۱) یَافَتَّاحُ (۴۸۹) یَاقَابِضُ (۹۰۳) یَاقَیُّوْمُ (۱۵۶) یَامَجِیْدُ (۵۷) یَامُصَوِّرُ (۳۳۶) یَالَطِیْفُ (۱۲۹) یَامُعْطِیُ (۱۲۹) یَانَافِعُ (۲۱۰) یَاوَکِیْلُ (۶۶)

"۴" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری

یَااَحَدُ (۱۳) یَابَرُّ (۲۰۲) یَاتَوَّابُ (۴۰۹) یَاشَکُوْرُ (۵۲۶) یَاشَهِیْدُ (۳۱۹) یَاعَزِیْزُ (۹۴) یَامَالِكُ الْمُلْكِ (۲۱۱) یَامُحْصِیُ (۱۴۸) یَامُحْیِیُ (۵۸) یَامُقَدِّمُ (۱۸۴) یَامُمِیْتُ (۴۹۰) یَانُوْرُ (۲۵۶)

"۵" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری

یَابَاقِیُ (۱۱۳) یَابَدِیْعُ (۸۶) یَابَصِیْرُ (۳۰۲) یَاحَکَمُ (۶۸) یَاخَافِضُ (۱۴۸۱) یَاسَلَامُ (۱۳۱) یَاعَدْلُ (۱۰۴) یَامَتِیْنُ (۹۵۰۰) یَامُذِلُّ (۷۷۰) یَامُتَکَبِّرُ (۶۶۲) یَاوَاجِدُ (۱۴) یَاوَارِثُ (۷۰۷) یَاوَهَّابُ (۱۴)

"۶" عدد سے منسوب اسماء الحسنٰی مع اعداد قمری

یَابَارِیُ (۲۱۳) یَابَاعِثُ (۵۷۳) یَاجَامِعُ (۱۱۴) یَاحَکِیْمُ (۷۸) یَارَحِیْمُ (۲۵۸) یَارَقِیْبُ (۳۱۲) یَاعَلِیْمُ (۱۵۰) یَامُعَظِّمُ (۱۰۵۰) یَامُقْتَدِرُ (۷۴۴)

"۷" عدد سے منسوب اسماءالحسنیٰ مع اعداد قمری

یَاحَلِیْمُ (۸۸) یَارَؤُفُ (۲۸۶) یَاغَنِیُّ (۱۰۶۰) یَاکَبِیْرُ (۲۳۲) یَامُعِیْدُ (۱۲۴)

"۸" عدد سے منسوب اسماءالحسنیٰ مع اعداد قمری

یَابَاطِنُ (۶۲) یَاجَبَّارُ (۲۰۶) یَاحَسِیْبُ (۸۰) یَاحَمِیْدُ (۶۲) یَارَافِعُ (۳۵۱) یَاصَمَدُ (۱۳۴) یَاظَاهِرُ (۱۱۰۶) یَاغَفُوْرُ (۱۲۸۶) یَاقَادِرُ (۳۰۵) یَاقُدُّوْسُ (۱۷۰) یَاقَوِیُّ (۱۱۶) یَامَانِعُ (۱۶۱)

"۹" عدد سے منسوب اسماءالحسنیٰ مع اعداد قمری

یَاآخِرُ (۸۰۱) یَابَاسِطُ (۷۲) یَاحَقُّ (۱۰۸) یَاحَفِیْظُ (۹۹۸) یَاحَیُّ (۱۸) یَاسَمِیْعُ (۱۸۰) یَاصَبُوْرُ (۲۹۸) یَاقَهَّارُ (۳۰۶) یَاکَرِیْمُ (۲۷۰) یَامَاجِدُ (۴۵) یَامُعِزُّ (۱۱۷) یَامُنْتَقِمُ (۶۳۰) یَامَالِکُ (۹۰) یَامُؤَخِّرُ (۸۴۶) اس طرح مندرجہ بالا دیئے گئے اسماءالحسنیٰ میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد "۱" کی مناسبت سے جدول نمبر ایک کے مطابق اللہ تعالیٰ کے "۹" نام درج ہیں اس میں اسم یااول (۳۷) مرتبہ اول وآخر ۲۱۔۲۱ مرتبہ درودشریف کے ساتھ پڑھیں۔

نماز فجر مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کریں اور تاحیات پڑھتے رہیں، ساتھ میں پنج وقت نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں۔ ہر اعداد سے منسوب افراد اپنے نام کے مطابق اسم الٰہی نکال کر اس کا ورد کر سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۴

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

محمود غزنوی کا واقعہ

ابوالحسن خرقانیؒ کے پاس سلطان محمود غزنوی آیا، اللہ اکبر حضرت کے یہاں اس دن خانقاہ میں صفائی ہورہی تھی اور حضرت کو سر میں خارش ہورہی تھی، آپ نے ایک شاگرد سے کہا کہ ذرا دیکھو کہ یہ خارش خشکی کی وجہ سے ہے یا جوئیں پڑگئیں تو وہ بیٹھا بالوں کو دیکھ رہا تھا، اتنے میں سلطان غزنوی بھی آگیا، اب جو بچے جھاڑو دے رہے تھے وہ طلبا تو ڈرے کہ بادشاہ سلامت آگئے، ہم نے جھاڑو دی اور اس کی وجہ سے گرد اڑی ہوئی ہے تو ایک بھاگا کہ حضرت کو جا کر بتاؤں اس نے دوڑ کر اس بندے کو اشارہ کیا جو بال دیکھ رہا تھا کہ وہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں، تو یہ جلدی سے کہتا ہے کہ حضرت! حضرت! حضرت نے اس کی طرف دیکھا، فرمایا کیا ہوا، کہنے لگا حضرت وہ بادشاہ سلامت آرہے ہیں، حضرت نے فرمایا او ہو میں سمجھا کہ کوئی بڑی سی جوں تیرے ہاتھ آگئی۔

ادھر سلطان محمود غزنوی کی یہ عقیدت تھی کہ وہ اس گرد کو اپنے ہاتھوں سے چہرے پر مل رہا تھا، کہنے لگا کہ اللہ والوں کے جوتوں کی مٹی ہے یہ تو میرے چہرے کے اوپر لگنی چاہئے، اس کی عقیدت کا یہ معاملہ تھا۔

خیر سلطان محمد غزنوی آیا، لمبی بات ہے میں مختصر آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں اس نے کہا جی میں ایک ملک پر متعدد حملہ کرچکا ہوں لیکن وہ فتح نہیں ہوتا میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ کسی اللہ والے سے دعا کراؤں، آپ مہربانی کیجئے، دعا کیجئے، اللہ اسلام کو فتح عطا فرمائے۔

حضرت نے دعا بھی کردی اپنا ایک جبہ پڑا ہوا تھا وہ جبہ بھی دیدیا اور فرمایا کہ یہ ساتھ لے جاؤ اور جب جنگ ہو اور تمہیں محسوس ہو کہ کمزوری ہے تو اس وقت اس جبہ کو سامنے رکھ کے دعا مانگنا، اے اللہ! اگر آپ کے یہاں اس جبے والے کا کوئی مقام اور مرتبہ ہے اس کی برکت سے اے اللہ میری اس مراد کو پورا کردے، سلطان محمود غزنوی چلا، سترہویں دفعہ جب حملہ کیا اب کا فر سارے مخالف آچکے تھے، مسلمان تعداد میں تھوڑے تھے، چنانچہ پھر جنگ ہوئی کچھ دیر کے بعد ایسا محسوس ہوا کہ اب میرے لئے فتح حاصل کرنا مشکل ہے، مسلمانوں کی ہمتیں کمزور ہورہی تھیں، سلطان محمود غزنوی پیچھے ہٹا اور اس نے اس جبہ کو نکالا اور سامنے رکھ کر دعا مانگی اے اللہ! اگر اس جبہ والے کا تیرے یہاں کوئی مقام ہے، اے اللہ اس کی برکت سے مجھے فتح عطا فرمادے! اللہ تعالیٰ نے رحمت کی جنگ کا ایسا پانسہ پلٹا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو قلعہ کا فاتح بنادیا، خیر جب فاتح بن گیا، بہت عرصے کے بعد ایک دفعہ حضرت کے پاس آنا ہوا، حضرت نے پوچھا کیا گزری، اس نے سارا واقعہ سنایا، حضرت نے پوچھا کیا دعا مانگی تھی؟ حضرت دعا مانگی تھی اگر ان کا آپ کے یہاں کوئی مقام ہے تو اللہ قلعہ کا فاتح بنادیجئے! فرمایا تو نے سستے دام لگائے، اگر یوں کہہ دیتا اللہ مجھے پوری دنیا کا فاتح بنادیجئے، اللہ تمہیں پوری دنیا کا فاتح بنادیتے، تو ان اللہ والوں کے دلوں میں اللہ کی محبت ہوتی ہے اس لئے اللہ کے یہاں ان کا ایک مقام ہوا کرتا ہے۔

مخلوق کے مطیع ہونے کا واقعہ

(فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم مجھے فرش پر یاد کروگے میں پروردگار تمہیں عرش پر یاد کروں گا، تم میری اطاعت کروگے، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنادوں گا۔

شیخ عبدالواحد

چنانچہ شیخ عبدالواحدؒ ایک بزرگ گزرے ہیں انہوں نے ایک مرتبہ دعا مانگی کہ اے اللہ! جنت میں آپ نے جسے میرا ساتھی بنایا ہے اگر دنیا میں وہ زندہ ہے تو مجھے اس سے ملادیجئے، اللہ والوں کی دعائیں بھی عجیب ہوتی ہیں، چنانچہ انہوں نے ایسی دعا مانگی اللہ تعالیٰ کے یہاں قبول

ہوگئی، ان کو بتادیا گیا کہ ایک جبشہ کی رہنے والی عورت ہے، میمونہ اس کا نام ہے، میمونہ حبشن آپ کی وہ ساتھی بنے گی زندگی کی جنت میں، اب وہ چلے اس گاؤں کی طرف وہاں جاکر پوچھا، میمونہ کہاں ہے، وہاں والوں نے کہا کہ وہ تو بڑی عمر کی عورت ہے، بکریاں چراتی ہے وہ کہیں باہر بکریاں چرا رہی ہوگی، یہ وہاں پہنچ گئے، دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے کھڑی وہ نفلیں پڑھ رہی ہیں اور ان کی بکریاں قریب قریب چر رہی ہیں مگر وہ وہیں چر رہی ہیں، اِدھر اُدھر بھاگتی دوڑتی نہیں، بکریوں کی تو عادت ہے وہ بکھر جاتی ہیں انہوں نے جب غور کیا تو کیا دیکھا دوران کو دو چار ایسے جانور نظر آئے درندے بھیڑیئے، وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بکریاں ان کے ڈر کی وجہ سے قریب قریب ہی چر رہی تھیں، ادھر جاتی نہیں تھیں، اب یہ حیران کہ بکریاں تو نہیں جاتیں تو بھیڑیئے تو ان کو کھالیتے، بھیڑیئے بھی نہیں کھا رہے ہیں اور یہ خدا کی بندی نفل پڑھ رہی ہے جب انہوں نے سلام پھیرا تو اللہ نے اس کے دل میں بھی ڈال دیا۔ اتقوا فراسۃ المومن تو انہوں نے کہا کہ عبدالواحد! اللہ تعالیٰ نے ملاقات کی وعدہ گاہ تو جنت کو بنایا ہے، آپ یہاں کیسے آگئے؟ انہوں نے کہا کہ میں نے دعا مانگی تھی لیکن ایک بات یہاں آکر جو میں نے دیکھی تو اس نے حیران کردیا، آپ نماز پڑھ رہی ہیں، بکریاں چر رہی ہیں، بھیڑیئے بیٹھے ہیں، ان کو کہتے کچھ نہیں، تو وہ کہنے لگی عبدالواحد! یہ بات سمجھنی آسان ہے، جس دن سے میں نے اللہ تعالیٰ سے صلح کرلی، بھیڑیوں نے اس دن سے میری بکریوں کے ساتھ صلح کرلی، ہم اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری کریں گے، اللہ تعالیٰ ماتحتوں کو ہمارا مطیع اور فرمانبردار بنادیں گے تو فرمایا تم میرے مطیع بن جانا، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنادوں گا۔

بشر حافیؒ

(فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ) تم میری عزت کرنا میں تمہیں عزتیں عطا کروں گا۔

بشر حافیؒ ایک بزرگ گزرے ہیں ان کے بارے میں آتا ہے کہ شروع میں پولیس محکمہ میں تھے اور شراب پینے کی عادت تھی، ایک مرتبہ جارہے تھے راستہ میں کیا دیکھا کہ ایک کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہے اور اس پر اللہ کا نام لکھا ہوا ہے، یہ دیکھ کر دل پر چوٹ لگی کہ اللہ کا نام اور نیچے پڑا ہوا ہے اس کاغذ کے پرزکو اٹھایا اور اس کو اونچی جگہ پر رکھ دیا، فوراً دل میں یہ بات ڈالی گئی، میرے بندے آپ نے میرے نام کو پاؤں سے لے کر سر تک اٹھایا میں پروردگار تمہارے نام کو فرش سے عرش تک اٹھادوں گا، چنانچہ توبہ کی توفیق نصیب ہوئی اور وقت کے بڑے اولیاء میں سے گزرے تو میری عزت کرو، میں تمہیں عزتیں دوں گا۔

ادب سے ہی انسان انسان ہے

چنانچہ ہمیں چاہئے ہم اللہ کی بھی عزت کریں اور شعائر اللہ کی بھی عزت کریں، شعائر اللہ کہتے ہیں ہر وہ چیز جس کو دیکھنے سے اللہ یاد آئے، جس کی نسبت اللہ کے ساتھ ہو، کلام اللہ، بیت اللہ، یہ سب شعائر اللہ ہیں، کامل اولیاء اللہ یہ بھی شعائر اللہ ہیں، اولیاء اللہ کی بات کیا کرنا، ان اولیاء کاملین کے جہاں قدم لگ جاتے ہیں اللہ ان جگہوں کو بھی شعائر اللہ میں شامل فرمالیا کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں فرمادیا۔ (انَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ) صفا، مروہ تو شعائر اللہ میں سے ہیں، ہاجرہ صابرہ کے قدم لگے تو اللہ نے صفا مروہ کو شعائر اللہ میں سے بنادیا تو الہ رب العزت کا ادب کریں اور ان شاعر اللہ کا بھی ادب کریں۔

آج کلام اللہ کا ادب نہیں ہے، ہمارے ایک دوست حج عمرہ کے لئے گئے، حرم شریف میں ایک صاحب کو دیکھا کہ وہ سویا ہوا ہے اور سر کے نیچے اس نے قرآن مجید کو رکھا ہوا ہے، اب پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش کے لوگوں کی علماء نے تربیت ایسی کی ہے ان کے دل میں قرآن پاک کی اہمیت ہی ایسی بٹھائی ہوتی ہے جب کوئی ایسی حرکت دیکھتے ہیں تو ہم تو تڑپ ہی اٹھتے ہیں، تصور ہی نہیں کرسکتے اب وہ بیچارا گیا، جاکر اس نے اس کے سر کے نیچے سے قرآن پاک نکالا، اس کی آنکھ کھلی اس نے کہا کہ تم نے سر کے نیچے سے کیوں نکالا؟ اس نے کہا یہ اللہ کا کلام ہے، سر کے نیچے لے کر کر پڑے ہو، آگے سے جواب دیتا ہے کہ میں نے سر کے نیچے رکھا ہوا ہے، پاؤں کے نیچے تو نہیں رکھا ہوا ہے، اب بتائیے! اللہ کے کلام کا ادب سیکھو۔

بیت اللہ شریف کی طرف پاؤں کرکے سو رہے ہیں بھائی چار سائڈیں ہیں تین سائڈوں کی طرف پاؤں کرلیتے، ضروری ہے کہ ادھر ہی پاؤں کرکے سونا ہے، کہتے ہیں جی اس میں حرج کیا۔

ایک اور مصیبت ہے آج کل ننگے سر آکر نمازیں پڑھتے ہیں کہتے ہیں جی حرج ہی کیا ہے، ہو جاتی ہے۔ میں نے ایک بچے کو سمجھایا کہ بھائی مسجد میں آؤ تو سر ڈھانک کر آؤ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت استمراری ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام عادۃً سر مبارک کے اوپر عمامہ لے کر ٹوپی لے کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے اور جامع ترمذی کے حاشیہ پر حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث نقل فرمائی کہ عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنا بغیر عمامہ کے پڑھنے سے ستر گنا زیادہ فضیلت رکھتی ہے تو چلو وہ بھی نہیں ہو سکتا، ٹوپی سہی تو ننگے سر تو نہ آؤ کہنے لگا جی ہو جاتی ہے، حیران ہوا کہ بھائی اسے کیسے سمجھاؤں، پھر میں نے اسے بلایا میں نے کہا کہ اچھا ایک بات سنو! اگر ایک آدمی کے پاس کپڑے نہ ہوں تو فقط ایک پہننے کے لئے چھوٹا سا پائجامہ ہے جو ناف کو بھی ڈھانپ لیتا ہے اور گھٹنوں تک آجاتا ہے۔ اگر وہ اتنے سے کپڑوں سے نماز پڑھے تو فقہاء نے لکھا ہے کہ نماز تو اس کی بھی ہو گئی، میں نے کہا بتاؤ! کل کو آپ کے امام صاحب مصلے پر اس حال میں آکر کھڑے ہو جائیں اور کہیں کہ آؤ! میں تمہیں نماز پڑھاتا ہوں تو پڑھ لوگے؟ تو سوچ کر کہنے لگا نہیں، یہ تو اچھا نہیں لگتا کہ امام صاحب آکر کچھ پہن کر کھڑے ہو جائیں، جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے کہا ایک بات سنو، آپ کا ایک دوست اگر یہی کچھا پہنا ہوا آپ کا دروازہ کھٹکھٹائے اور کہے دروازہ کھولو میں نے آکر بیٹھنا ہے تو پسند کروگے، تو کہنے لگے نہیں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اس لباس میں کوئی میرے گھر آئے میں نے کہا اس لباس میں تمہارے گھر آئے تو تمہیں برا لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو برا نہیں لگتا، سنئے قرآن، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں یہ لوگ جو میرے گھر میں آنے والے تھے (اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ) ان کو چاہئے تھا کہ اگر مسجد میں داخل ہوتے تو اس طرح جس طرح کسی شہنشاہ کے دربار میں بڑا ہیبت زدہ ہو کر کوئی داخل ہوتا ہے، یہ بندے میرے گھر میں اس طرح داخل ہوتے، تو میں نے کہا کہ یہ خائفین کی نشانی ہے؟ بھاگے آتے ہیں ننگے سر، ذرا بنیان پہن کر جائیں، نہ دفتر میں کسی دن، کہتے ہیں (Dress code) ہے، تمہاری دنیا کے (Dress code) اور پروردگار کے گھر کا کوئی (Dress code) نہیں ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے حرج کیا ہے، میں نے کہا اچھا یہ بتاؤ اللہ تعالیٰ اگر کسی کو بندر بنا کر جہنم میں پھینک دیں تو حرج ہی کیا ہے، ادب سیکھنے کی ضرورت ہے، کہتے ہیں جی ہو جاتی ہے، بہت ساری چیزیں ہو جاتی ہیں لیکن آداب ہوتے ہیں۔

سیدنا علی رضی اللہ علیہ کا خوف

سیدنا علیؓ جن کو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت کی بشارت دی جن کو "باب العلم" فرمایا، آپ جب مسجد میں داخل ہونے لگتے تھے تو چہرہ مبارک زرد ہو جاتا تھا، پیلا ہو جاتا، کسی نے کہا حضرت ہم نے تو ایسا خوف زدہ آپ کو کسی حال میں بھی نہیں دیکھا، فرمایا تجھے پتہ ہے میں کس شہنشاہ کے دربار میں داخل ہو رہا ہوں تو مسجد کا ادب سیکھئے! کلام اللہ کا ادب سیکھئے!! اہل اللہ کا ادب سیکھئے!!! آج علم سیکھنے سے پہلے ہمیں ادب سیکھنے کی ضرورت ہے، تو فرمایا کہ تم میری عزت کرو، میں پروردگار تمہیں عزت عطا کروں گا۔ (فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

اس اسم کا ذاکر روحانی درجات میں بلندی پاتا ہے

یا مقدم

''یامقدم'' اللہ تعالیٰ کے پاک ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنوں کے بارے میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔

امام علی احمد بونی اپنی کتاب شمس المعارف میں اس کی تشریح فرماتے ہوئے کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ جب کسی کو اپنے قرب میں مقام عطا فرماتا ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ حاکم اعلیٰ نے فلاں شخص کو مقدم کیا ہے اور تقدیم کبھی مکانی ہوتی اور کبھی درجات میں۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کافروں پر مقدم کیا ہے۔ ایک اور ولی اللہ اس کی صفت یوں بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مقدم ہے وہ اپنی مخلوق میں بعض پر فضیلت دے دیتا ہے اور ان کو اپنے قرب سے نوازتا ہے۔ یعنی مقام اور قرب آگے کر دینے والا مقدم کہلاتا ہے۔ اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ مقدم ہے۔ چونکہ وہ بعض کو بعض پر مقدم کر دیتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں اس کا ذکر ہے کہ باپ کو بیٹے پر یا انبیاء کو انسانوں پر مقدم کیا یا استاد کو شاگرد پر لیکن ان تمام وضاحتوں سے اللہ تعالیٰ کی صفت مقدم کی کھل کر تشریح نہیں ہوتی۔ میرے نانا پیر فضل شاہ قادری فرماتے ہیں مقدم وہ ہوتا ہے جس کو سب پر فضیلت حاصل ہو، کائنات کی تمام مخلوق اس کے سامنے ہیچ ہوں۔ وہ ذات صرف اور صرف اللہ ہی کی ذات ہو سکتی ہے کہ وہ مقدم بھی ہے اور دوسروں کو بھی مقدم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی بے پایاں قوتوں اور صفتوں کے سبب تمام انبیاء سے مقدم ہے لیکن اس کو مقدم کرنے والا کوئی نہیں، وہ خود ہی اپنی ذات میں مقدم ہے جبکہ دنیا کے تمام انسانوں کو مقدم کرنے کے لئے کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت پڑتی ہے۔ کوئی حاکم کی وجہ سے مقدم ہوتا ہے اور کسی درجہ سے لیکن اللہ تعالیٰ اپنی ہی وجہ سے مقدم ہے۔ تمام تر تشریحات اس بات کی غمازی کرتی ہیں کہ مقدم وہ ہستی ہوتی ہے جس کو کسی پر فوقیت دی جائے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو تمام کائنات میں فوقیت حاصل ہے اس لئے وہ مقدم ہے۔ جب کوئی شخص کسی اللہ کے نام کے بارے میں تشریح کرتا ہے اور وہ شخص ولایت کے درجے پر فائز ہوتا ہے تو وہ تشریح کرتا ہے۔

اس لئے یہ کہنا کہ فلاں کی تشریح غلط ہے اور فلاں کی ٹھیک، درست بات نہیں ہے۔ سب نے اپنی اپنی جگہ پر اس کی تشریح کرنے میں اپنا پورا پورا حق ادا کیا ہے۔ تاثیر کے لحاظ سے یہ اسم جلالی ہے، اس کے اعداد ۱۸۴ر ہیں اور اس کے مقرب فرشتے کا نام اقرائیل ہے جس کے ماتحت چالیس افسر فرشتے ہیں ہر فرشتے کے پاس ۱۸۴ر صفیں ہیں اور ہر صف میں ۱۸۴ر فرشتے ہیں۔ اس کے فوائد و عملیات مندرجہ ذیل ہیں۔

روحانی درجات میں بلندی کے لئے

اہل طریقت لوگ جو اپنی منزلیں عبور کر رہے ہیں، انہیں اگر کسی جگہ پر رکاوٹ کا سامنا ہو تو وہ اسم پاک یا مقدم کو اول وآخر ۷ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷ر مرتبہ ۷ر دن پڑھیں۔ نہ صرف ان کے درجات میں بلندی ہوگی بلکہ مقام سے نکل وہ پرواز میں چلے جائیں گے یعنی اپنی اگلی منزل کی طرف تیزی سے گامزن ہوں گے۔ ایسے لوگ جب اپنی منازل طے کر رہے ہوتے ہیں اور خالصتاً ان کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے تو اس وقت اگر وہ کسی کے لئے دعا کر دے تو دعا بہت جلد شرف پاتی ہے اور لوگوں کی نگاہ میں ان کی عزت اور بڑھ جاتی ہے۔

ہنگامی حالات میں حفاظت

بعض اوقات ملک میں اجتماعی طور پر آفات آنے لگتی ہیں۔ یہ آفات سیلاب کی صورت ہوتی ہیں یا اجتماعی طور پر ہنگامے ہو سکتے ہیں۔ فتنے فساد پھیلتا ہے، بلوے ہوتے ہیں غنڈہ گردی عام ہونے لگتی ہے، ایسے حالت میں اپنی جان و مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کے لئے اسم پاک ''یامقدم'' کا پڑھنا بہت ہی مؤثر ہے۔ تمام لوگوں کو انفرادی طور پر اول وآخر ۱۱ر مرتبہ درود پاک کے ساتھ اسم پاک ''یامقدم'' کو ۱۱۱ر مرتبہ پڑھنا چاہئے اور جب تک خطرہ ٹل نہیں جاتا اسے پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل مسلسل تین دن تک کر لیا جائے تو انشاء اللہ تکلیف شر کا خطرہ ٹل جائے گا۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

اسم ''یامقدم'' ذاکر کو ملازمت میں بہت جلد کامیابی حاصل ہوتی ہے، کسی افسر یا ملازم کی ترقی رکی ہوئی ہو اور اس کی ترقی کا کوئی امکان نظر نہ آتا ہو تو اس صورت میں اسم پاک ''یامقدم'' کو اول وآخر ۳؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳؍مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے جب ۲۱؍دن پورے ہوجائیں تو اللہ کے حضور شکرانے کیک ۲؍نوافل ادا کر کے غرباء میں کھانا تقسیم کریں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں ترقی ہوجائے گی۔

ملازمت پر بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو ناجائز طور پر ملازمت سے نکال دیا ہو اور اس کی دادفریاد کوئی نہ سنتا ہو تو وہ اسم پاک ''یامقدم'' کو اول وآخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۰۷ مرتبہ پڑھے۔ عمل کی میعاد ۴۱؍دن ہے ۴۱؍دن بعد شکرانے کے نوافل ادا کرے نوافل کی تعداد مقرر نہیں ہے۔ انشاء اللہ انہیں ۲۱؍دنوں میں ملازمت کی بحالی کے آثار پیدا ہوجائیں گے۔

نافرمان کو تابع کرنا

اگر کوئی شخص اپنے بزرگوں کی نافرمانی کرتا ہو اور سمجھانے سے اس پر اثر نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ بچے کے والدین اسم پاک ''یامقدم'' کو ۹۲؍مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ۲۱؍دن بچے کو کھلائیں۔ اول وآخر ۱۱؍مرتبہ درود پاک لازم ہے۔ اس عمل کی میعاد ۲۱؍دن ہے۔ اس دوران نافرمان بچہ یا بڑا فرمانبردار اور تابعدار ہوجائے گا۔

بچوں کو نماز پڑھانے کے لئے

جس شخص کے بچے نماز نہ پڑھتے ہوں نصیحت پر کان نہ دھرتے ہوں تو وہ اسم پاک ''یامقدم'' کو اول وآخر ۱۱؍مرتبہ دورد پاک کے ساتھ ۱۱۱؍مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے ان بچوں کو کھلائے۔ یہ عمل ۱۱؍دن کرنے سے بچوں دل خود بخود نماز کی طرف راغب ہوگا۔ اور وہ پکے نمازی بن جائیں گے۔ اگر بچے کسی اور ملک میں ہوں تو ان کی تصویر پر اسم مبارک ''یامقدم'' پڑھ کر دم کردیا جائے تو بھی یہی نتائج حاصل ہوں گے۔

امتحان میں کامیابی

امتحان میں کامیابی کے لئے انسان کی اپنی محنت بے حد ضروری ہے۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ امتحان دینے والا بالکل نہ پڑھے اور اسم پاک ''یامقدم'' کی مداومت کرے کہ پاس ہوجائے تو وہ ناکام ہوگا۔ امتحانات میں کامیابی کے لئے خود پڑھنا انتہائی ضروری ہے۔ لہٰذا جو بچے امتحانات میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ بے حد اچھی طرح سے اور بہت اچھی طرح سے تیاری کر کے امتحان دیں۔ امتحان شروع ہونے سے قبل اسم پاک ''یامقدم'' کا ورد شروع کردینا چاہئے اور اس اسم پاک کی ایک تسبیح روزانہ اول وآخر درود پاک کے ساتھ اس وقت تک پڑھتے رہیں جب تک امتحان ختم نہ ہوجائیں۔ انشاء اللہ جو بچہ اس پر عمل کرے گا کامیابی اس کے قدم چومے گی۔

ملازمت میں ترقی کے لئے

کوئی شخص ملازم ہو اور اس کی ترقی نہ ہوتی ہو جبکہ وہ ترقی کا حقدار بھی ہو۔ سفارش کرنے کے باوجود بھی ترقی نہ ملتی ہو تو وہ اسم پاک ''یامقدم'' سات دن ۷۰۷؍مرتبہ اول وآخر ۷؍مرتبہ درود پاک پڑھے۔ یہ عمل بعد نماز عشاء کیا جائے اور وتر بعد میں ادا کرے، انشاء اللہ اس کی حق تلفی کرنے والا اس کا مالک یا افسر اسے ترقی دینے پر مجبور ہوجائے گا۔ حق حاصل کرنے لئے یہ انتہائی مفید پایا گیا ہے۔ عمل کی میعاد جب ختم ہوجائے تو ۲؍نفل شکرانے کے اللہ تعالیٰ کے حضور ادا کرے کہ اس نے اس شخص کو یہ توفیق بخشی کہ وہ اس کے پاک نام کو لے سکتے۔ انشاء اللہ مقررہ وقت میں اس کی ترقی ہوجائے گی۔ ترقی نہ ہو تو اس کے آثار ضرور پیدا ہوجائیں گے۔

کسی مشکل مہم کو سر کرنے کے لئے

کسی شخص کو کوئی مشکل درپیش ہو اور مشکل ختم ہونے میں نہ آتی ہو اس کی تمام کوششیں بیکار جارہی ہوں تو ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ اسم پاک ''یامقدم'' کو ۷؍دن مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۸۰؍مرتبہ روزانہ ۴۱؍دن تک پڑھے انشاء اللہ ۴۱؍یوم پورے نہ ہوں گے کہ اس کی مشکل آسان ہوجائے گی۔ اور مہم سر ہوجائے گی۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ذوق خدمت خلق

سوال از: عرفان الحق لاہور ———— (پاکستان)

عاقر کو عرفان الحق کہتے ہیں۔ میرے داداجی مرحوم نے پاکستان بننے کے سے کچھ عرصہ پہلے گوالیار سے ہجرت کر کے جہلم شہر پاکستان میں سکونت اختیار کی، میرے والد صاحب کی پیدائش گوالیار کی ہی ہے اس نسبت سے میں خود کو گوالیاری مانتا ہوں۔

میں ۱۴ رمضان (بمطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۷۵ء) کو جہلم میں پیدا ہوا عارضی طور پر آج کل لاہور میں سکونت پذیر ہوں۔ ایم بی اے فنانس اور ایم بی اے مارکیٹنگ کرنے کے بعد میرا لگ بھگ پندرہ سال کا جاب ایکسپرینس ہے۔ شادی شدہ ہوں اور الحمدللہ ایک بیٹے اور ایک بیٹی کا باپ ہوں۔

مختصر تعارف کے بعد آپ کی قیمتی وقت کے پیش نظر سیدھا اپنے مدعا کی طرف آتا ہوں۔

مجھے عرصہ دراز سے دینی علوم حاصل کرنے کا شوق ہے اور بچپن سے حسب توفیق دینی کتب کا مطالعہ کرتا آرہا ہوں۔ ۲۰۱۱ء سے مجھے روحانی علوم سے شغف ہوا اور آج تک بے شمار کتب روحانی کا مطالعہ کر چکا ہوں اور شوق کے مرہون منت عملیات وتعویذات وجفر ونجوم کے ابتدائی اصول اپنے تئیں سیکھ چکا ہوں، اردگرد کے پریشانیوں میں دربدر بھٹکتے ہوئے اور شاطر لوگوں کے سنگین شکنجوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر اور یہ علم باقاعدہ سیکھنے کا جذبہ پیدا ہو گیا۔ میں جانتا ہوں کہ استاد کے بغیر کسی بھی علم میں ترقی ناممکن ہے اور میرا یہ بھی ماننا ہے کہ جس طرح اعلیٰ تعلیم کے لئے اعلیٰ ادارے کا انتخاب بہت ضروری ہوتا ہے ایسے ہی کوئی بھی علم مستند استاد کے بغیر صرف ایک ایسا خواب ہوتا ہے، جس کی کبھی کوئی تعبیر نہیں ہوتی، اسی بات کے پیش نظر کھوج میں جب نکلا تو معلوم ہوا کہ جتنے ڈھونگی روحانی شعبہ میں پریشان حال اور سیکھ کی لگن والے لوگوں کو الٹی چھری سے حلال کر رہے ہیں، دنیا کی کسی اور شعبہ میں نہیں ہیں۔

ایک وقتی متبادل کے طور پر روحانی کتب سے سیکھنے کا عمل جاری رکھا لیکن اب ایک اچھے استاد کی تشنگی بہت بڑھ گئی ہے، اسی ڈھونڈ میں کافی لوگوں کی تصانیف پڑھیں، پھر لگ بھگ دو سال پہلے آپ کی تحاریر اور آپ کے انداز تحریر نے میری توجہ کو ایک رخ دیا اور ہر آنے والے دن میں دل آپ کے علم اور اخلاص کا مداح ہوتا گیا، میں نے نوٹ کیا کہ اس شعبہ کے لوگ آپ کا نام بڑے ادب سے لیتے ہیں، جس کی دو ہی وجہیں سمجھ میں آتی ہیں، ایک پختہ علم اور دوسرا اخلاص، انہی انمول وجوہ نے مجھے بے چین کر رکھا تھا کہ آپ کے در پہ کچھ سیکھنے کے لئے دستک دوں سو آج اپنے (قمری) جنم دن میں باقاعدہ آپ کے در پہ آ گیا ہوں اس امید کے ساتھ کہ اب یہ دن میری شخصیت میں ایک نئی دنیا کا جنم دن ہوگا، اتنی دور سے (لاہور سے دیوبند) علم حاصل کرنا شاید میرے لئے دوہرے ثواب وبرکت کا سبب بن جائے کہ یہ نبی پاک کی حکمیہ حدیث (کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین تک جانا پڑے) کی تکمیل میں ایک کاوش ہے، آپ سے سیکھ کر میری جہاں روحانی علم کی تشنگی رفع ہوگی وہاں آپ کے لگائے ہوئے پودے چراغ سے بے شمار پریشان وبدحال لوگوں کی مدد بھی ہوگی جو

کہ آپ کے دنیاوی واخروی درجات میں مزید ترقی کا موجب ہوگی، اللہ سے پوری امید ہے کہ یہ میری قبر کے لئے ایک اچھا ذخیرہ بن جائے اور آپ کے لئے بہت بڑا صدقہ جاری ہوانشاءاللہ

میں نے پانچ سال سے زائد اس فیلڈ میں گوائے ہیں اب آپ سے التجا ہے کہ آپ اپنی شاگردی میں لینے کا شرف عطا کردیں تاکہ میری جستجو کو ایک منزل مل جائے اور میرے کھوئے وقت کا بھی کچھ ازالہ ہو جائے۔ آپ مجھے انشاءاللہ اچھے شاگردوں میں پاؤ گے، میں آپ کے زیر سایہ ایک اچھا ایماندار اور خدمت خلق سے مزین مستقبل کا متمنی ہوں۔

میرے بڑے ادب سے دو سوال ہیں جن پر آپ کی رہنمائی اور شفقت درکار ہے۔

(۱) آپ کی فیس کتنی ہے اور مجھے کب کب ادا کرنی ہوگی اور پاکستان سے ادائیگی کا آسان ترین طریقہ کیا ہوگا تاکہ میں بہ سہولت، وقت پہ آپ کی فیس ادا کرسکوں؟

(۲) میں خط وکتابت ڈاک کے ذریعہ آپ سے نہیں کرنا چاہتا اس کی وجہ ہے کہ میں جہاں رہتا ہوں ادھر مجھے میرے خط ڈائریکٹ وصول نہیں ہوتے اور خاص طور پہ انڈیا سے آیا ہوا خط لوگوں کے تجسس میں مجھ تک پہنچنے سے پہلے راستے سے اُچک لیا جائے گا، کیا آپ برائے مہربانی مجھے خط وکتابت ای میل کے ذریعہ کرنے کی سہولت دے سکتے ہیں؟ مجھے انگلش لکھنے اور پڑھنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے، میں آپ کی اس خاص مہربانی پہ بہت بہت مشکور ہوں گا۔

آخر میں آپ کے بہت بہت شکریہ کے ساتھ جلد جواب کی التجا کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمیشہ قائم رکھے آمین۔

جواب

روحانی عملیات کے سلسلہ میں آپ کا حسن طلب دیکھ کر خوشی ہوئی، طلب اور طلب کے بعد لگن ہی انسان کو منزل مقصود تک پہنچاتی ہے، جو لوگ اللہ کا نام لے کر کسی بھی منزل تک پہنچنے کے لئے اپنے قدم اٹھاتے ہیں اور پھر ہر حال میں اور ہر صورت میں اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں، اللہ کا فضل وکرم ان ہی کا مقدر بنتا ہے، حسن تدبیر، حسن طلب اور حسن لگن اگر باہم مربوط ہوجائیں تو تقدیر دست بستہ انسان کے سامنے آکر کھڑی ہوجاتی ہے، جو لوگ تقدیر پر بھروسہ کرکے

ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہتے ہیں اور اپنی کامیابی کے لئے کسی معجزہ کا انتظار کرتے ہیں وہ کبھی کسی بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے۔ جو اسباب اللہ نے بنائے ہیں، ان اسباب کا احترام کرنا اور زندگی میں کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے ان اسباب کو ملحوظ رکھنا ہی ایمان اور یقین کی علامت ہے۔

روحانی عملیات کی لائن سے ہمارے بزرگوں نے اللہ کے ضرورتمند بندوں کی زبردست خدمت کی ہے، روحانی عملیات کی ایک مسلم تاریخ ہے۔ اس تاریخ کا انکار کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی چاند اور سورج کا انکار کردے لیکن ہمارے اکثر بزرگوں نے روحانی عملیات کے معتبر ذخیرے کو اپنے سینے میں چھپائے رکھا اور اس کو طشت ازبام کرنے سے محض اس لئے گریز کیا مبادا یہ ذخیرہ نااہل لوگوں کے ہاتھ نہ لگ جائے اور وہ اس روحانی ذخیرے کے ذریعہ اللہ کے سادہ لوح بندوں کو پریشان اور بلیک میل نہ کرنے لگیں۔ ہمارے اکابرین کی سوچ غلط نہیں تھی لیکن اس سوچ وفکر کی وجہ سے اہل لوگ اس ذخیرے سے محروم ہوگئے جو حقیقتاً خدا ترس تھے اور جو روحانی علوم کے ذریعہ اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے اہل تھے۔ ایک طویل عرصہ تک روحانی لائن اور روحانی لائن سے دلچسپی رکھنے والے لوگ محرومی، تذبذب، تردد اور کس مپرسی کا شکار رہے لیکن تاریخ انسانی گواہ ہے کہ باصلاحیت لوگوں کی جستجو جاری رہی اور روحانی عملیات کے چراغ جلے اور پھر چراغ جلنے جلانے کا سلسلہ بدستور جاری رہا، آہستہ آہستہ پوشیدہ اور مخفی علوم بھی اہل لوگوں کے ہاتھ لگتے رہے۔ اس سلسلہ کی ریاضتیں اور محنتیں جاری رہیں، علم کے درخت بونے اور ان کی حفاظت کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ بزرگوں کی محنت ومشقت رنگ لائی اور علم وعمل کا ایک پورا باغ وجود میں آگیا، کنز الحسین، نافع الخلائق، نقش سلیمانی، نقش روحانی اور علامہ بونی کی تصانیف وغیرہ اس سلسلہ کی کڑیاں ہیں، یہ سلسلہ مختلف مراحل سے گزرتا ہوا دیو بند اور بریلی تک بھی پہنچا اور ہندوستان وپاکستان کے بے شمار علماء اس سلسلہ سے مستفیض ہوئے، حلقۂ بریلی سے مولانا احمد رضا خاں صاحب کے روحانی عملیات کو عالی جناب اقبال نوری صاحب نے شمع شبستان رضا کے نام سے مرتب کیا، دہلی میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث کی شفاء العلیل، ابر رحمت بن کر دنیا میں پھیلی اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی اعمال قرآنی اور علامہ انور شاہؒ کی گنجینۂ اسرار اور شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ

کی بیاض الحسین کی مخصوص کتابیں عوام وخواص کے ہاتھوں میں آگئیں اور وہ علم جو عرصۂ دراز تک مخفی رہا ایک بار پھر اس کی جلوہ گری دوپہر میں سورج کی دھوپ کی طرح عام ہوگئی اور ساری دنیا میں پھیل گئی اور اب تو روحانی عملیات کا قابل اعتبار ایک کارواں تیار ہوگیا جو ہندوستان پاکستان بلکہ ساری دنیا میں اللہ کے ضرورت مند بندوں کی خدمت کررہا ہے۔

ہم نے جب طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی عملیات کو عام درعام کرنے کی بنیاد ڈالی تو سب سے زیادہ مخالفت دیوبندی حلقہ کی طرف سے ہوئی، کچھ لوگوں نے اس کو شرک بتایا، کچھ نے بدعت سمجھا اور کچھ نے گمراہی سے تعبیر کرکے ہمارے خلاف اور ہماری تحریک کے خلاف اچھا خاصا غل بھی مچایا۔ ہم نے جو چراغ جلایا تھا اس کو بجھانے کی بھی کوشش جاری رہیں لیکن ہم نے کسی مخالفت کی کوئی پرواہ نہیں کی، ہم نے دیوبند میں بیٹھ کر ہی اپنا سفر جاری رکھا۔ ہم دیوبند کو اس لئے بھی اہمیت دیتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کی درسگاہوں میں بیٹھ کر ہی ہم کسی قابل بنے تھے، مادر علمی کا ہم پر احسان تھا اور اس احسان کا تقاضا تھا کہ ہم دیوبند میں بیٹھ کر اس روحانی تحریک کو جاری رکھیں، کسی اور شہر میں منتقل کرنے کی غلطی نہ کریں، مخالفتوں کے طوفان جاری رہے، آندھیاں پرزور انداز میں چلتی رہیں لیکن ہمارا جلایا ہوا چراغ جلتا رہا، یہ کئی بار ٹمٹمایا ضرور لیکن مخالفین اس کو بجھا نہ سکے اور اب تو اللہ کے فضل وکرم سے حال یہ ہے کہ اس چراغ سے ہزاروں چراغ دنیا بھر میں روشن ہوگئے، اتنی تعداد میں کہ اب ان کا بجھانا آسان نہیں ہے۔ فاضلین دیوبند کی ایک بڑی تعداد ہمارے روحانی قافلے میں شامل ہوگئی اور علماء اور صلحاء کی ایک جماعت نے یہ بات تسلیم کرلی کہ یہودیوں اور نصرانیوں اور مشرکوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں سے نمٹنے کے لئے روحانی عملیات کی پشت پناہی کرنا ضروری ہے۔ آج ہمارے شاگردوں میں ایک پوری صف دارالعلوم دیوبند کے فارغین کی موجود ہے، ہندوپاک میں بے شمار لوگ روحانی عملیات کے سلسلہ کو مزید معتبر بنانے کی خدمت میں مصروف ہیں، یہ تمام حضرات اس قابل ہیں کہ ان کا احترام کیا جائے اور ان کی روحانی خدمات کی قدر کی جائے کیوں کہ یہی لوگ گمراہی کے اندھیروں کے خلاف ایک انتھک جدوجہد کررہے ہیں اور ان سب کی جدوجہد کی وجہ سے آج علم ومعرفت کے چراغ روشن کرنا آسان ہوگیا ہے۔

یہ پڑھ کر دلی مسرت ہوئی کہ آپ کو روحانی عملیات کی لائن سے بہت دلچسپی ہے اور آپ نے ہماری تصنیفات کے علاوہ اس موضوع کی دوسری کتابوں کا مطالعہ بھی کیا ہے لیکن عزیزم آپ یہ تو جانتے ہوں گے کہ کتابوں کا مطالعہ کرنے سے علم نہیں آتا، صرف معلومات میں اضافہ ہوتا ہے، علم صحیح کی دولتوں سے انسان اس وقت بہرہ ور ہوتا ہے جب وہ کسی استاد کے سامنے باقاعدہ زانوئے ادب تہہ کرکے اور علم ومعرفت کا سفر کسی معتبر رہنما کی رہنمائی میں جاری رکھے۔ آج کل دینی مدارس کا مکمل نصاب اردو زبان میں چھپ چکا ہے، صحاح ستہ بھی اردو زبان میں دستیاب ہے لیکن ان کا مطالعہ کرلینے سے کسی بھی شخص کو کوئی بھی فرد عالم دین سمجھنے کی غلطی نہیں کرتا، اس دنیا میں معتبر عالم اسی کو سمجھتے اور مانتے ہیں جس نے کسی دینی درسگاہ سے فراغت کی ہو اس لئے آپ سے بھی ہماری گزارش یہ ہے کہ غیر معمولی فاصلہ ہونے کی وجہ سے اگر آپ ہم سے رجوع نہ کرسکیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس لائن کا تشفی بخش علم حاصل کرنے کے لئے پاکستان ہی میں کسی قابل اعتبار عامل کی پناہوں میں پہنچ جائیں اور ان کی رہنمائی میں سبقاً سبقاً روحانی عملیات کی مسافت تہہ کریں۔ پاکستان میں حکیم سرور شباب جیسے معتبر عاملین موجود ہیں ان کی قربت میسر آنے سے بھی آپ کے ذوق کی تکمیل ہوجائے گی اور آپ کے لئے منزل مقصود تک پہنچنا آسان ہوجائے گا تاہم اگر آپ کی خواہش یہی ہے کہ آپ ہمارے شاگردوں میں شامل ہوں تو آپ یہ چیزیں ہمیں روانہ کردیں۔

(۱) اپنا مکمل نام (۲) اپنے والدہ کا نام (۳) اپنا پہچان پتر (فوٹو اسٹیٹ) (۴) اپنا مکمل پتہ (۵) پاسپورٹ سائز چار فوٹو اور انڈین کرنسی میں ایک ہزار روپے اگر ایک ہزار روپے وہاں سے بھیجنا مشکل ہو تو ہم آپ کو خط میں اتنی مالیت کی کچھ کتابیں لکھیں گے وہ کتابیں آپ کسی کتب خانہ سے بھجوادیں۔

ہم آپ کو شاگردوں کی فہرست میں شامل کرلیں گے اور جو واجبی کارروائی اس سلسلہ میں ہوگی انشاء اللہ اس میں تاخیر نہیں کریں گے لیکن ہم ایک بار پھر بھی یہ مشورہ دیں گے کہ اگر پاکستانی کسی عامل سے شاگردی والا واسطہ قائم کرلیں تو آپ کے لئے آسان ہوگا۔

آپ کا ای میل نمبر نوٹ کرلیا ہے، اگر آپ بذریعہ ای میل بات چیت کرنا چاہیں گے تو آپ کو اجازت ہوگی۔ ہمارا ای میل نمبر طلسماتی دنیا میں ہر ماہ چھپتا ہے لیکن ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ ای میل کے ذریعہ طویل باتوں سے اور غیر ضروری باتوں سے احتیاط برتیں اور بار بار ای میل کرنے کی کوشش نہ کریں، آپ کو اندازہ ہی ہوگا کہ ہماری زندگی بہت مصروف زندگی ہے، ایک ہی شخص سے بار بار گفتگو کرنے کا ہم موقع نہیں نکال پاتے، ای میل کے ذریعہ جب بھی بات کریں مختصر کریں، لمبا ای میل کبھی نہ بھیجیں، غیر ضروری باتوں سے پرہیز کریں صرف روحانی عملیات کے موضوع پر بات کریں اور ای میل بھیجنے کے بعد صبر وضبط کے ساتھ ہمارے جواب کا انتظار کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ روحانی عملیات کی ان بنیادی ریاضتوں کو پابندی کے ساتھ پورا کریں گے جو اس لائن کی اساس ہیں اور جن کی پابندی کے بغیر آپ قابل اعتبار عامل نہیں بن سکتے۔ ہماری طرف سے ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا کتابچے کی ریاضتیں مکمل کرنے میں آپ کو دوڈھائی سال لگیں گے، ان کی تکمیل کے بعد آپ کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا ہوجائیں گی جو اس لائن کی بنیاد ہوتی ہیں، ان کو پورا کئے بغیر کسی بھی طالب علم کا رجعت اور انقلاب عمل سے محفوظ رہنا ممکن نہیں ہوتا۔

دوڈھائی سال زیادہ نہیں ہوتے ایک مستند عامل بننے کے لئے اگر پانچ سال بھی کوئی طالب علم محنت کرے تو اس کے لئے یہ خوش آئند بات ہوتی ہے، ایک اچھا ڈاکٹر بننے کے لئے سات آٹھ سال تک پڑھنا پڑتا ہے اور مسلسل پیسے بھی خرچ کرنے پڑتے ہیں، داخلہ لینے میں لاکھوں روپے ڈونیشن بھی دینا پڑتا ہے تب جاکر کلاس میں بیٹھنا نصیب ہوتا ہے۔ عامل بننے میں اتنے جھمیلوں سے گزرنا نہیں پڑتا اور عزت ومقبولیت اور آمدنی کے لحاظ سے کوئی بھی اچھا عامل کسی اچھے ڈاکٹر سے کمتر نہیں ہوتا لیکن ہوتا یہ ہے کہ طلباء سے بنیادی ریاضتیں ہی پابندی کے ساتھ ادا نہیں ہو پاتیں، زیادہ تر طلباء ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی باتیں کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ روحانی عملیات کی ہفت اقلیم منٹوں اور سکینڈوں میں انہیں نصیب ہوجائے اور کسی چوردروازے سے کوئی موکل اور ہمزاد بھی ہاتھ لگ جائے اس طرح کی سوچوں نے روحانی عملیات کی لائن کی سنجیدگی کو بہت نقصان پہنچایا ہے لیکن ہم آپ سے ایسی کچی پکی باتوں کی امید نہیں رکھتے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ ڈھائی تین سالوں کی محنت سے سرمو انحراف نہیں کریں گے اور روحانی عملیات کی بنیادی ریاضتوں کی ذمہ داریاں کماحقہ ادا کریں گے۔ بنیادی ریاضتوں کے بعد چند ماہ تک آپ کو فن کی کتابوں کا مطالعہ کرنا پڑے گا، اگر آپ ہماری مرتب کردہ تحفۃ العالمین ہی کا مطالعہ کرلیں گے تو آپ کو پھر دوسری فن کی کتابوں کی ورق گردانی کرنی نہیں پڑے گی۔ بنیادی ریاضتوں والے کتابچے کے ساتھ ہم آپ کو "قلب قرآن" نامی ایک کتاب اور بھی روانہ کریں گے، اس کتاب میں جو اوراد وظائف ہوں گے ان کی پابندی کرنے سے آپ کو روحانیت کی عظیم الشان دولت حاصل ہوگی اور ممکن ہے کہ ملائکہ اور جنات سے آپ کی ملاقات بھی ہو، ورنہ مبشرات کا سلسلہ تو لازما شروع ہوگا اور آپ کو روحانی طور پر وہ سب کچھ عطا ہوگا جن کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ آپ رب العالمین آپ کو روحانی عملیات پر چلنے کی توفیق بخشے اور آپ کی ہر ریاضت کو شرف قبولیت سے سرفراز کرے، ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ آپ باقاعدگی کے ساتھ اس لائن پر چل کر اللہ کی مخلوق کی خدمت کرنے کے اہل بنیں اور ساری دنیا کو اس خدا سے جوڑنے کی جدوجہد کریں جس سے دور ہوکر دنیا جہالت اور گمراہی کے صحراؤں میں بھٹک رہی ہے اور دن بہ دن روحانی سکون سے محروم ہوتی جارہی ہے۔

ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کو فائدہ پہنچاتے وقت اس کے تمام بندوں کی خواہ وہ کسی بھی مذہب اور کسی بھی ملک اور کسی بھی قوم اور وطن سے تعلق رکھتے ہوں عزت کریں اور انہیں اپنی خدمات کا حق دار سمجھیں، اگر آپ کا دشمن بھی آپ کے بارے میں کسی ضرورت سے آجائے تو اس کو بھی اپنی محبت اور خدمت سے محروم نہ کریں، یہی اس لائن کا تقاضہ ہے اور یہی اس اسلام کا فلسفہ ہے جس سے اچھا مذہب قیامت تک پیدا نہیں ہوسکتا، آپ نے سنا ہوگا۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء تم زمین پر والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ یہ اسلام کی آواز ہے اور یہ حدیث رسول ہے۔ اس حدیث کی روشنی میں جوں جوں آپ اللہ کے بندوں سے محبت کرنے لگیں گے آپ کا مالک آپ سے محبت کرنے لگے

گا اور آپ کی کوششوں کو اثر انگیزی کی آخری حدوں تک پہنچا دے گا۔

اس خط کو پڑھنے کے بعد شاگردی کے لئے جن چیزوں کی ضرورت ہے وہ ہم نے اس خط کے شروع میں بیان کردی ہیں ان کو روانہ کرنے میں تاخیر نہ کریں انشاء اللہ یہ چیزیں موصول ہوتے ہی آپ کو کتابیں روانہ کردی جائیں گی۔

بات اعداد کے ٹکراؤ کی

سوال از: محمد یعقوب ابن عبدالعزیز ———— کشمیر

آپ کی دعا سے علم الاعداد پر بہت سارے تجربات کرنے کا موقع ملا اور آپ کی تحریروں نے متاثر کرکے ہی چھوڑا اور آپ کے بعد جس سے خاص متاثر ہوا وہ ہیں "حضرت کاش البرنی صاحب" ان کی کتابیں و تجربات پڑھ کر انگشت بدنداں ہوئے بغیر نہ رہ سکا، خود بھی اس علم پہ تجربات کئے اور الحمدللہ آج میں بنا کسی کتابی وسیلے کے کسی بھی نام و تاریخ پیدائش سے اس کے بارے میں تھوڑا بہت، زیادہ حالات واشارات بیان کرنے کے کم و بیش آپ کی مہربانی سے قابل ہوں اور الحمدللہ ہر ایک طریقہ میں ایک نیا طریقہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتا ہوں۔

اب میرا جو سوال ہے کچھ یوں ہے، اگر کسی کے نام و تاریخ پیدائش کے عدد میں ٹکراؤ ہو تو اس کا مطلب اس کی زندگی میں نشیب و فراز، اتھل پتھل کا ہونا، اس کے لئے نام کی تبدیلی کرانی ضروری ہے، نام تبدیل ہوا تو عدد تبدیل ہوگا مگر میرے زیر غور جو معاملہ ہے وہ کچھ اس طرح ہے، کاش البرنی صاحب کی ایک کتاب "عددوں کی حکومت" سے ایک مثال دیتا ہوں۔ اس کے حصہ دوم باب چہارم، صفحہ ۱۱۳، پیراگراف نمبر ۳۔ مالی حالات جاننے کا طریقہ (سطر نمبر ۸) اس میں وہ مختصراً کچھ یوں لکھتے ہیں۔

نام کے حروف کی تعداد اور سال پیدائش کے عدد کو آپس میں جمع کرکے مفرد کریں پھر اس میں مالی عدد "۴" جمع کریں جو عدد مفرد حاصل ہو اس کا موافق و ناموافق (صفحہ ۱۰۵ پر جدول) دیکھیں، مثال:

محمد یعقوب = ۹ حرف + سال پیدائش ۱۹۹۳ = ۴

۴+۹=۱۳=(۱+۳) "۴" جمع مالی عدد "۴" (۴+۴) ۸ ہوا۔ اب اس کے موافق اور ناموافق عدد دیکھنے میں جو کہ اس طرح ہیں

صفحہ نمبر ۱۰۵ کا جدول

عدد مفرد	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
موافق	۶	۷	۸	۹	تمام نمبر	۱	۲	۳	۴
ناموافق	۲	۱	۴	۳	کوئی نمبر نہیں	۷	۶	۹	۸

عدد ۸ = موافق = ۳ ناموافق = ۹

اس کا مطلب ہر وہ سال جس کا مفرد عدد ۳ ہوگا وہ مالی لحاظ سے بہتر ہوگا اور جس کا عدد ۹ ہوگا وہ بہت خستہ سال ہوگا، مالی لحاظ سے اب جو سوال میرے ذہن میں اٹھتا ہے وہ یوں ہے کہ ۹ عدد کے اثرات کیسے ختم کریں؟ نام تبدیل تو پھر کس معاملہ میں نہیں کرسکتے۔ اس ۹ کا مطلب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سال (جس کا عدد ۹ ہو) مالی کاموں میں نقصان کا اندیشہ ہے تو احتیاط برتیں مگر ہم مالی کام کرنا اس سال بند بھی نہیں کرسکتے اور دوسری طرف میرے سال پیدائش حتی کہ پوری تاریخ پیدائش کا عدد ہی ۴ ہے جو کہ بذات خود مالی نمبر ہے یا پھر یہاں یہ مالی نمبر نہیں مانا جائے؟

مولانا صاحب میری ایک پریشانی ہے وہ یہ کہ میں جہاں بھی کام کرتا ہوں ٹک نہیں پاتا، اب خود کا کوئی کام کرنا لیکن حالات مالی اجازت نہیں دیتے، باہر بھی گیا پر بے سود اور اتفاق کی بات یہ ہے کہ جہاں بھی گیا ہوں جو بھی کام کرنے گیا، دن جمعہ ہوا کرتا تھا۔

مثال: ڈھابے پر کام کیا، شروعات جمعہ کے دن، سیکورٹی گارڈ کے طور پر ایک فیکٹری میں گیا جمعہ ہی کے دن، منالی (H.P) آسام، درزی کا کام سیکھنے جمعہ کے ہی دن وغیرہ وغیرہ، کچھ مشورہ مرحمت فرمائیں یا پھر عمل۔ پڑھائی بیچ میں چھوڑ دی (B.A.1sT) ۲۵ نومبر ۲۰۱۲ء کے دن میں نے بی، اے کا فارم بھردیا، اگست ۲۰۱۳ء کو امتحان اور آخری پرچہ انگلش تھا جس میں میری دائیں طرف بیٹھی ایک جان پہچان والی محسنہ نے ایک چٹ (نقل کی پرچی) نکالی اور اپنے بنچ پر اتار کے رکھ دیں، چٹ سامنے پھینک دی (بے خبری میں) یہاں ایک قانون تھا کہ جہاں سے چٹ وغیرہ اٹھائی جائے گی اس کے گرد کے چاروں طالب علم سے پوچھ کچھ کی جاتی تھی جس میں بھی آگیا، ہر کوئی خود کو بچا رہا تھا، میں نے ہاتھ کی لکھائی ملانے کا سجھاؤ دیا (ہینڈ رائٹنگ) پر استاد مانا نہیں جس کی وجہ

سے پون گھنٹہ ضائع ہوا، جب ہال سے نکلے تب جا کر پتہ چلا کہ یہ ان محسنہ کا کمال تھا اور آخر میں وہی کتاب واپس () پہلی بار میرے ساتھ ایسا ہورہا تھا یایوں کہنا غلط نہیں ہوگا کہ پہلی بار میں فیل ہوا تھا، میں مایوس ہوگیا اور پڑھائی بنا معقول وجہ کے چھوڑ دی۔

خیر اب آپ کی پڑھائی پڑھ رہا ہوں شکر ہے میری اب ایک ہی خواہش ہے کسی کام پہ ٹک جاؤں، کچھ مرحمت فرمائیں، ہوسکے تو یہ احسان بھی کردیں، آخر میں یہ بتائیں "صنم خانہ عملیات" کا ہدیہ کیا ہے اور علم الاعداد کے متعلق کوئی اور کتاب ہو تو آگاہ کریں (کرشمہ اعداد، اعداد بولتے ہیں، اعداد کا جادو، علم الاعداد) وغیرہ کا مطالعہ کرچکا ہوں۔

جواب

تعلیم جاری رکھنے کے دوران طالب علم پاس بھی ہوتا ہے اور فیل بھی، کسی بھی طالب علم کا فیل ہوجانا ایک تکلیف دہ بات ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ ہے کہ کوئی طالب علم ایک بار کی ناکامی کی وجہ سے تعلیم چھوڑ دے اور عمر بھر جاہل رہنے کا فیصلہ کرلے۔

تم تو صرف ایک بار فیل ہوئے ہو تے، ہم نے تو کئی ایسے طالب بھی دیکھے ہیں کہ وہ ایک ہی کلاس میں کئی بار فیل ہوئے لیکن انہوں نے آس کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا، انہوں نے تعلیم جاری رکھی اور بالآخر وہ پاس ہوگئے اور انہوں نے آگے چل کر تعلیم وتدریس کے میدان میں اپنا نام پیدا کیا۔ چلئے یہ بھی اچھی بات ہے کہ آپ کسی اور طرح علم ومعرفت کی لائن سے جڑے رہے لیکن اگر اپنی بقیہ تعلیم کو پرائیویٹ امتحانات دے کر مکمل کرلیں تو بہتر ہوگا۔ آج کل تعلیم بالغان کی کلاسیں جگہ جگہ لگتی ہیں اور گھر بیٹھے گریجویشن کرنے کے سلسلے بھی عام ہیں آپ کو ان سلسلوں سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اپنی تعلیم کو مکمل کرلینا چاہئے۔

علم الاعداد کے موضوع پر آپ ہماری تربیت دی ہوئی کئی کتابیں پڑھ چکے ہیں، علم الاعداد، اعداد بولتے ہیں کے پڑھنے کے بعد آپ کو اس موضوع پر کسی اور کتاب کے مطالعہ کی چنداں ضرورت نہیں ہے لیکن اگر آپ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اس موضوع کی کوئی اور کتاب بھی پڑھنا چاہیں تو ہماری مرتب کردہ اعداد کی دنیا کا مطالعہ بھی کرلیں، اس کے مطالعہ کرنے سے آپ کی معلومات میں مزید اضافہ ہوگا۔

"صنم خانہ عملیات" ابھی زیر ترتیب ہے، چونکہ اس کتاب کو ہم روحانی عملیات کی سب سے بڑی کتاب بنا کر ہدیۂ ناظرین کرنا چاہتے ہیں اس لئے اس پر محنت بہت زیادہ کرنی پڑرہی ہے، یہ کتاب مطبوعہ قسطوں پر مشتمل بے شمار اضافوں کے ساتھ چھپے گی اور اگر اللہ نے چاہا تو عوام وخواص کے دل ودماغ پر چھا جائے گی، یہ کتاب ہماری زندگی کے پچاس سالوں کی محنت کا نتیجہ ہوگی اور انشاء اللہ اس کتاب کے دوررس نتائج ظاہر ہوں گے، ایک اندازے کے مطابق صنم خانہ عملیات ۲۰۱۷ء میں منظر عام پر آجائے گی۔

نام کے مفرد عدد اور تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں اگر ٹکراؤ ہو تو اس کا آسان طریقہ بھی ہے کہ نام بدل دینا چاہئے کیوں کہ تاریخ پیدائش تو کسی کی بھی بدلنا ممکن نہیں ہے، تبدیلی نام ہی میں ممکن ہے، کسی کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد کو اپنے نام کے مفرد عدد سے ہم آہنگ کرنے کے لئے نام کو بدل دیا یا نام میں کچھ اضافہ کرکے اس کو تاریخ کے مفرد عدد کے برابر کرلیں انشاءاللہ اس تبدیلی سے آپ کو فائدہ ہوگا۔

حضرت کاش البرنیؒ کی تحقیقات اپنی جگہ درست ہیں ان سے استفادہ کرتے وقت کوئی تردد دل میں نہ لائیں۔ انہوں نے عددوں کی حکومت میں جو کچھ بھی اعداد سے متعلق لکھا ہے وہ حرف بہ حرف درست ہے، اپنے نام میں مناسب تبدیلی کرنے کے بعد آپ کو کئی الجھنوں سے نجات مل جائے گی اور آپ کے کئی اشکالات خود بخود دور ہوجائیں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ نام عمر کے کسی بھی دور میں تبدیل کیا جاسکتا ہے، بعض صحابہ کرام کے نام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بدلے جب ان کی عمر پچاس سال سے تجاوز ہوچکی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق کا نام دور جہالت میں عبدالکعبہ تھا، آپؐ نے ان کا نام اس وقت بدلا جب وہ ادھیڑ عمر کو پہنچ چکے تھے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نام کسی بھی وقت تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ بعض حضرات کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ جب نام بدلیں گے تو پھر دوبارہ عقیقہ کرنا پڑے گا، یہ سب فضول باتیں ہیں، نام تبدیل کرتے وقت کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بس نئے نام کی تشہیر ضروری ہے تاکہ آئندہ لوگ نئے نام سے تمہیں پکار سکیں اور نام بدلنے کے بعد خود بھی تمہیں دستخط وغیرہ تبدیل کردینے چاہئیں اور گھر والوں کو تاکید کردیں کہ وہ تمہیں نئے نام سے پکاریں۔

آپ علم الاعداد، علم حروف اور روحانی عملیات سے متعلق دوسری

کتابوں کا مطالعہ کرتے رہیں اور بقیہ تعلیم بھی مکمل کر لیجئے۔ تعلیم کی تکمیل انشاء اللہ آپ کی ترقی کا باعث بنے گی اور آپ فیل ہونے کے برے احساس سے بھی ہمیشہ کے لئے نجات پالیں گے۔

خدمت خلق کی آرزو

سوال از: شیخ ناصر ــــــــــــ جلگاؤں

حضرت میں بہت پریشان ہوں، زندگی سے اکتا گیا ہوں، ہمیشہ پریشانیاں، مصیبتیں، رکاوٹیں، غم وغصہ اور عزت ومقبولیت سے محرومی جیسے یہ ساری چیزیں میری زندگی کا حصہ بن گئی ہیں۔ ہمیشہ کاروباری لائن سے پریشان حال رہتا ہوں اور جو کاروبار کرتا ہوں اس میں رکاوٹ آتی ہے تو اس کو چھوڑنا پڑتا ہے، پھر بے روزگار ہو جاتا ہوں پھر نیا کاروبار ڈھونڈتا ہوں۔ حضرت مہربانی فرما کر زندگی کی ان ابتلاؤں سے نجات عطا کرا دیں۔ حضرت ۳۰ سال سے پہلے طلسماتی دنیا کا رسالہ جب میرے سامنے سے گزرا تو بہت پسند آیا پھر دھیرے دھیرے اس کی محبوبیت دل میں اترتی گئی۔ ہر ماہ طلسماتی دنیا خریدتا ہوں اور ہر نئے رسالے کا بے صبری سے انتظار کرتا ہوں اور آپ کی لکھی ہوئی تقریباً ساری کتابیں میں نے خرید رکھی ہیں اور اس کا مطالعہ کیا ہوں اور بہت سارے علوم پر مہارت حاصل کی۔ حضرت اتنی ساری کتابوں کا ذخیرہ اگر میرے لئے کچھ نہ آئے یہ ساری چیز بے کار ہو جائے گی اس لئے مہربانی فرما کر آگر آپ وہ ساری کتابوں کے اعمال اور جو میرے پاس موجود ہے اور جو آئندہ کتابیں خریدوں گا اس کے اعمال اور آئندہ طلسماتی دنیا کے آنے والے اعمال کی اگر آپ اجازت دیدیں تو آپ کی مہربانی ہوگی۔ ورنہ اتنی ساری کتابیں اور رسالے اگر میرے کام نہ آئے تو بے کار ہو جائیں گے اور میں ان سے فائدے اور برکت نہ لے سکوں گا۔ مہربانی فرما کر اجازت عطا فرمایئے تاکہ ان اعمال سے اپنی ذات اور گھر والوں کے لئے نفع اٹھا سکوں۔

الحمدللہ میں ۶ پارہ کا حافظ ہوں اور گھر پر ہی حفظ کر رہا ہوں اور اللہ نے صلاحیتیں بھی دی ہیں، علوم کو سمجھنے کی اور کسی اللہ والے سے بیعت ہونے کا بھی ارادہ ہے اور اسی کوشش میں ہوں، عاجز کے لئے دعا فرمایئے کہ کسی اللہ والے سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہو جائے۔

حضرت کچھ سوالات کا جواب بھی عطا فرمائیں۔

(۱) میرے نام کا باموکل عمل کیا ہے اور اس کو تابع کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

(۲) نادعلی کیا ہے؟

(۳) اور گھر کی تمام نحوستوں اور پریشانیوں کو ختم کرنے اور گھر میں خوشحالی آنے کے لئے کوئی عمل بتایئے، اللہ آپ کو دنیا وآخرت میں بہترین بدلہ عطا فرمائے اور آپ کی تمام دلی تمناؤں کو پورا فرمائے اور رسالہ طلسماتی دنیا کو دونوں جہاں میں مقبولیت عطا فرمائے۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ تو ہو ہی گیا کہ آپ ذہنی اور مالی طور پر بہت پریشان ہیں، لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں یہ تاثر بھی ملا کہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے آپ کوئی جدوجہد نہیں کر رہے ہیں، منصوبے بنانا، خوش فہمی کے دریاؤں میں غوطے لگانا اور بغیر پروں کے آسمان پر اڑنا بہت آسان ہے، لیکن حقائق کی کسی سنگلاخ زمین پر چلنا اور چلتے رہنا بہت مشکل ہے، بے شک اس دنیا میں کوئی بھی نعمت اور کوئی بھی منصب اللہ کے فضل وکرم کے بغیر نہیں ملتا لیکن اللہ کا فضل وکرم کے حق دار بالعموم وہی لوگ بنتے ہیں جو جدوجہد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے، محنت کرنے ہی سے راحتیں عطا ہوتی ہیں اور بھاگ دوڑ کرنے والوں ہی کو خوش حالیاں نصیب ہوتی ہیں۔

آپ نے ۶ سیپارے حفظ کر لئے ہیں اگر آپ کا ذوق وشوق باقی رہا اور آپ محنت بھی کرتے رہے تو انشاء اللہ آپ پورے حافظ قرآن بن جائیں گے لیکن قرآن حکیم حفظ کرنے کے لئے آپ کو کسی درسگاہ سے استفادہ کرنا چاہئے گھر میں بیٹھ کر آپ کتنی بھی محنت کر لیں آپ معتبر قسم کے حافظ قرآن نہیں بن سکتے۔ قرآن حکیم صحیح انداز میں حفظ کرنے کے لئے آپ کسی استاد اور کسی مدرسہ سے رجوع کریں، قرآن حکیم کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد بھی آپ اپنی تعلیم کو آگے بڑھائیں، دینی اور دنیاوی تعلیم میں اپنی دسترس بنائیں، کسی بھی لائن میں قدم جمانے کے لئے علم کا حاصل کرنا ضروری ہے اور آج کے دور میں علم دین کے ساتھ دنیاوی تعلیم بھی بہت ضروری ہے۔ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ نہایت ذوق وشوق کے ساتھ کر رہے ہیں یہ خوشی کی بات ہے ہمیں اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی علوم سے بہت دلچسپی ہے۔ آپ نے لکھا

ہے کہ آپ کے پاس ہماری لکھی ہوئی ساری کتابیں موجود ہیں، پھر تو یقیناً آپ کو روحانی عملیات کی کافی معلومات ہوگئی ہوں گی لیکن عزیز من! کتابیں پڑھنے سے معلومات میں تو اضافہ ہو ہی جاتا ہے لیکن علم حاصل نہیں ہوتا، علم حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ناگزیر ہے، استاد کی رہنمائی کے بغیر علم میں پختگی اور گہرائی پیدا نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمائش کی ہے کہ ہم آپ کو ان تمام عملیات کی اجازت دے دیں جو ہم نے اب تک لکھے ہیں اور ان عملیات کی بھی اجازت دے دیں جو ہم آئندہ لکھیں گے۔ اگر ہم اجازت دے بھی دیں تو آپ کا بھلا ہونے والا نہیں ہے جب تک آپ باقاعدگی کے ساتھ آپ سبقاً سبقاً اس لائن میں نہ چلیں، جہاں تک اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے کا معاملہ ہے تو ہم خدمت کے شائقین کو اپنی تصنیف کشکول عملیات کی اجازت دے دیتے ہیں خواہ شائق ہمارا شاگرد ہو یا نہیں لیکن اپنی تصانیف اور طلسماتی دنیا میں چھپے ہوئے روحانی عملیات کی اجازت عام ہم ان ہی حضرات کو دیتے ہیں جنہوں نے شاگرد بن کر روحانی عملیات کے بنیادی نصاب کو پورا کیا ہو۔ اگر آپ شاگرد بننا چاہیں تو اپنا نام، اپنے والدین کا نام، اپنا شناختی کارڈ اور اپنا مکمل پتہ روانہ کریں، اپنے چار فوٹو بھجوائیں اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر بھیجیں۔ ہم شاگردوں کے رجسٹر میں آپ کی انٹری کرلیں گے اور آپ کو وہ نصاب روانہ کریں گے جو اس لائن کی اساس ہے اور جس کی تکمیل کے بغیر معتبر قسم کا عامل بننا ممکن نہیں ہے۔ آپ کے نام کا موکل "جدائیل" ہے۔ روزانہ آپ "یا جدائیل" ۲۴۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اس کے پڑھنے سے غائبانہ طور پر آپ کی امداد ہوگی اور آپ کا نفس بھی آپ کے تابع رہے گا۔ نادعلی ایک عزیمت ہے، جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب ہے۔ اکابرین نے اس کے بہت فوائد لکھے ہیں۔ نادعلی کئی بار ہم طلسماتی دنیا میں اور روحانی تقویم میں چھاپ چکے ہیں۔ آپ کے پاس طلسماتی دنیا کا ذخیرہ موجود ہے، آپ کے لئے اس عزیمت کو تلاش کرنا مشکل نہیں ہے۔ اگر آپ اپنے گھر نحوست یا اثرات بد محسوس کرتے ہوں تو ۴۰ دن تک سورۂ بقرہ کی تلاوت کرلیں اور روزانہ ایک ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل بھی پڑھیں اس کے ساتھ ساتھ آیت کریمہ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھا کریں انشاء اللہ نحوستوں سے، گردشوں سے اور ہر طرح کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ایک بار پھر آپ سے تاکیداً عرض ہے کہ قرآن حفظ کرنے کے لئے کسی دینی درسگاہ کی مدد حاصل کریں اور اپنی تعلیم کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں تاکہ آپ کا جذبہ خدمت کارگر ثابت ہو اور آپ صحیح معنوں میں خدمت خلق کرنے کے اہل بن سکیں۔

کچھ صحیح بھی، کچھ وہم بھی

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

آج کل کچھ عامل حضرات دوسروں کو نقصان پہنچانے کے کام خوب کررہے ہیں، اپنے عمل کی طاقت سے دوسروں کے عمل، روحانی طاقت کو سلب کررہے ہیں اور ان کو کورا کررہے ہیں، ان کے قلب کو، ذکر الٰہی، تلاوت کو باندھ دیتے ہیں، گزارش ہے کہ ان عامل حضرات سے کیسے بچا جاسکے، ان سے حفاظت کا طریقہ کیا ہے، ان کا عمل کام نہ کرے اور دوسرے لوگ حفاظت میں رہیں، روحانی طاقت برقرار رہے۔

جواب

سفلی عاملین سے کچھ بعید نہیں ہے کہ وہ ایسا کرتے ہوں کیوں کہ ان کی اکثر کارکردگی دوسروں کو نقصان پہنچانے کے لئے ہی ہوتی ہے، دراصل سفلی کام کرنے والے عاملین شیاطین کی مدد سے کام کرتے ہیں اور شیاطین کسی بھی انسان کی اچھے کاموں میں مدد نہیں کرتے، وہ ایسے ہی کاموں میں مدد کرتے ہیں جو دوسروں کو نقصان اور اذیب پہنچانے والے ہوں۔ کچھ نادان قسم کے لوگوں کو یہ خوش گمانی ہوتی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عامل ہی کرسکتا ہے، اس لئے وہ سفلی عاملین کی دکانوں پر پہنچ جاتے ہیں اور مزید اپنا نقصان کرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ یہ ہے کہ سفلی عامل کسی کی تباہی کے کام کرنے کے بعد اس کو تباہی سے بچانے کے لئے اگر خود کوئی اقدام کرے تو اس کو اس میں کامیابی نہیں ملتی، کیوں کہ شیاطین کسی کو نقصان سے بچانے کے لئے اس کی مدد نہیں کرتے۔ لیکن آپ نے جو کچھ کہا ہے کہ وہ اتنا آسان نہیں ہے۔ سفلی عامل کسی بھی علوی عامل کا بہت آسانی سے کوئی عمل سلب نہیں کرسکتا، آپ خواہ مخواہ کے وہم میں مبتلا نہ ہوں۔ علوی عامل کی طاقت سفلی عامل سے کہیں زیادہ ہوتی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ منفی کام کے نتائج جلد ظاہر ہوتے ہیں اور مثبت کام کے کچھ دیر کے بعد، لیکن پائیداری اچھے کام کو ہی نصیب ہوتی ہے اور سفلی کام کرنے والوں کا انجام عبرتناک ہوتا ہے۔

قسط نمبر: ۳۰

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

حصولِ حاجت کے لئے

چار رکعت نماز بہ نیت برائے حاجت پڑھے، اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ. دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَ نَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۲۵ رمرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۲۵ رمرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد اپنی حاجت کے لئے دعا کرے، انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

دلی مراد کے لئے

۷ردن تک روزہ رکھے اور عشاء کی نماز کے بعد چار ہزار نو سو چھ مرتبہ "یاوالیُ" پڑھے، اول و آخر ۲۱ رمرتبہ درود شریف پڑھے۔ ۷ردن کے بعد اس تعویذ کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے اور دعا کرے کہ اللہ اس کی مراد پوری کرے، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ مراد پوری ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۴	۱۱۲۷	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۵	۱۱۲۲
۱۱۲۶	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲

برائے قضاءِ حاجت

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت بہ نیت قضاءِ حاجت پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک بار یہ دعا پڑھے یَا فَارِجَ الْھَمِّ یَا کَاشِفَ الْغَمِّ یَا رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَ رَحِیْمَھُمَا فَرِّجْ ھَمِّیْ وَاکْشِفْ غَمِّیْ یَا اَللّٰہُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ وَ اَعْطِنِیْ طَھُوْرِیْ وَاذْھَبْ بِلَتِیْ. اس کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار معوذتین اور ایک بار درود شریف پڑھے۔ دل میں اپنی حاجت کا تصور رکھے، انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی۔

تکمیل آرزو کے لئے

تین راتوں کی متواتر ایک ہزار مرتبہ یہ عزیمت پڑھے: اِلٰهِیْ قَدْ تَقَطَّعَ رَجَائِیْ عَنِ الْخَلْقِ وَ اَنْتَ رَجَائِیْ.

مصیبت سے نجات کے لئے

عشاء کی نماز کے بعد سات راتوں تک ۷۰۰ رسو مرتبہ یہ آیت پڑھے: اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَ یَكْشِفُ السُّوْٓءَ اور آخر میں ۳ رمرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ مصیبت سے نجات ملے گی۔

برائے حاجت وخواہش

کسی بھی حاجت کے حصول اور کسی بھی خواہش کی تکمیل کے لئے نمازِ فجر کے بعد کسی سے بات چیت کرنے سے پہلے ۳ ر بار سورۂ اخلاص اور ۳ ر بار درود شریف پڑھ کر حضرت سلمان فارسیؓ کی روح کو ثواب پہنچائے اس کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم یاقدیمُ یادائمُ یافردُ یاوترُ یاحیُّ یاقیومُ یا واحدُ یااحدُ یاصمدُ یامن لم یلِدْ ولم یولدْ لم یکُن لهٗ کُفوًا احد. اس عمل کو ۳ ر دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ جو بھی حاجت یا خواہش ہوگی پوری ہوگی۔

برائے محبت

عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل برائے محبت پڑھے، اس طرح کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ یہ آیت پڑھے عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ عَادَيْتُمْ مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِيْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْم. جب نماز سے فارغ ہوجائے تو سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ. اس کے بعد دو مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ لَيِّنْ قلب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ علیه السلام وَ سَخِّرْ لِیْ كَمَا سَخَّرْتَ لِلرِّيْحَ لِسلَيمان علیه السلام بن داؤد علیه السلام. یہ عمل شوہر بیوی کے لئے اور بیوی شوہر کے لئے کرسکتی ہے۔

غصہ کو دفع کرنے کے لئے

جس شخص کے سامنے تین بار اَطْفَأْتَ غَضَبَكَ ئیا فلان بلاَ لاَ اِلٰهَ الا اللّٰه پڑھ دیا جائے تو اس کا غصہ ختم ہوجائے گا۔

برائے دشمن

نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد چار سو نناوے مرتبہ "القهار" پڑھا کرے اور دشمن کا تصور کرے، انشاء اللہ دشمن کو اظہارِ دشمنی کا موقع نہ مل سکے گا۔

برائے حفاظت

ہر فرض نماز کے بعد ۶۶۸ مرتبہ بحالتِ سجدہ دشمن کا تصور کرتے ہوئے اَلْمُهْلِكُ پڑھیں، چند دن اس عمل کو جاری رکھیں، انشاء اللہ

دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گے۔

ایضاً

مغرب کی نماز کے بعد چار رکعت نماز نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۲؍مرتبہ سورۂ الم ترکیف پڑھے، نماز سے فارغ ہونے کے بعد اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ستر مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دشمن کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔

دشمنوں کوذلیل کرنے کے لئے

اگر کسی دشمن کو ذلیل وخوار کرنا مقصود ہو تو زوالِ ماہ سے ۳؍راتوں تک نصف رات کے بعد ایک ہزار مرتبہ "یـاقـابضُ" پڑھیں، اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں، انشاء اللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا، اس کے تمام عزائم ناکام ہوجائیں گے۔

دشمن کوناکام کرنے کے لئے

اگر کوئی چاہے کہ اس کا دشمن اپنی سازشوں اور اپنے ناپاک ارادوں میں ناکام ہوجائے تو ۳؍ماہ تک چاند دیکھ کر اسی رات دشمن کے گھر کی طرف اپنا دایاں ہاتھ اوپر اٹھا کر ۳؍مرتبہ یہ پڑھے: اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ تَجْرِىْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَاَصَابَهُ الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ. اس کے بعد اپنا بایاں ہاتھ اٹھا کر ۳؍مرتبہ یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ طَمَّهُ بِالْبَلَاءِ طَمًّا وَ غَمَّهُ بِالْبَلَاءِ غَمًّا وَ اَدمِهِ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيْلٍ وَ طَيْرٍ مِنْ اَبَابِيْلَ يَا عَلِيُّ يَاعَظِيْمُ.

ظالم کوبربادکرنے کے لئے

سورۂ رعد اماوس کی راتوں میں لکھیں اور اس کے نیچے ظالم کا نام اور اس کی ماں کا نام لکھ کر ظالم کی چوکھٹ پر دفن کردیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو ظالم کے پہنے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر کسی فاسق وفاجر کی قبر میں دبادیں، انشاء اللہ ظالم اپنے انجام کو پہنچے گا۔

دشمن کورسواکرنے کے لئے

زوالِ ماہ میں ۳؍راتوں تک نصف شب کے بعد چار ہزار چار سو چالیس مرتبہ "يَا مُنْتَقِمُ اِنْتَقِمْ" پڑھے، اس کے بعد ۱۲؍مرتبہ یہ پڑھے اِنَّا كَفَيْنٰكَ الْمُسْتَهْزِءِيْنَ. اس عمل کو مکمل تنہائی میں کریں، اگلے دن زوال آفتاب کے وقت ایک ہزار مرتبہ یَادَافِعُ یَاجبارُ یَامَانِعُ یا قہارُ ایک ہزار مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ دشمن زبردست بدنامی اور رسوائی کا شکار ہوجائے گا۔

ظالم کی بربادی کے لئے

ایک مٹھی مٹی کسی ویران مکان سے اٹھائیں اور ایک مٹھی مٹی کسی استعمال نہ ہونے والے حمام سے اٹھائیں، اگر یہ ممکن نہ ہو تو مرغیوں کے دڑبے میں سے اٹھائیں، ایک مٹھی مٹی کسی ویران مسجد سے اٹھائیں جہاں نماز نہ ہوتی ہو، ان تینوں مٹیوں کو ایک جگہ کرلیں،

پھران پر سات بار سورہ بینہ پڑھ کر دم کر دیں اور ظالم کے گھر میں یا اس کی چوکھٹ پر پھینک دیں، بحکم خدا ظالم تباہ و برباد ہو جائے گا۔

(ایضاً)

سورۂ رعد کو کالی روشنائی سے لکھ کر رکھ لیں، جب آندھی کے ساتھ بارش ہو اور بجلی بھی کڑک رہی ہو تو بارش کا پانی ایک جگ کے بقدر جمع کر لیں، اس کے بعد اس پانی میں اُس کاغذ کو ڈال دیں جس پر سورۂ رعد لکھی ہو، چوبیس گھنٹے کے بعد یہ پانی ظالم کے در و دیوار پر چھڑک دیں، ظالم بہت جلد تباہ و برباد ہو جائے گا۔

دشمن کو مقہور کرنے کے لئے

اماوس والی رات کو اپنی پیشانی کو زمین پر رکھ کر دو ہزار مرتبہ "اَلْمُذِل" پڑھے، اس کے بعد ایک بار یہ پڑھے یَا مُذِلُّ الْجَبَّارُ یا مُبِیْدُ الظَّالِمِیْنَ اِنَّ فلاناً اَذَلَّنِیْ فَخُذْہُ فِیْ حَقِّیْ مِنْہُ انشاءاللہ دشمن مقہور و مغلوب ہوگا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

کسی ایسی جگہ سے ایک فٹ زمین کھود کر مٹی نکالیں جہاں سورج کی دھوپ نہ پڑتی ہو، مٹی رات کو زمین کھود کر نکالیں، پھر شب تاریک میں یہ آیت ۱۳ر مرتبہ پڑھ کر اُس مٹی پر دم کر دیں اور ایسی جگہ ڈال دیں کہ دشمن اس پر سے گزر جائے، بحکم خدا دشمن ذلیل و خوار ہوگا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. طٰسٓمّٓ. تِلْکَ آیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ. لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَلَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ. اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَۃً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُھُمْ لَھَا خَاضِعِیْنَ.

تنویر قلب کے لئے

روزانہ ۷۸۶ر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن پڑھیں، اول و آخر ۲۱ر مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لیں، ۴۰ر دن کے بعد روزانہ بسم اللہ صرف ۱۹ار مرتبہ پڑھا کریں، انشاءاللہ قلب منور ہو جائے گا۔

۷۸۶

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

کشف والہام کے لئے

دن میں بہ کثرت "الفتاح" پڑھیں، رات کو بہ کثرت "یانصیر" پڑھیں، قلب پر الہام نازل ہوگا، اسرارِ غیبی منکشف ہوں

گے، غیب سے سوالوں کے جواب ملیں گے۔

ایضاً

روزانہ ۱۲۴۴ مرتبہ "یانورُ یاباسطُ یاظاهرُ یاباطنُ" پڑھیں، اول وآخر ۱۱ ر بار درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ چند مہینوں کے بعد دل پر کشف والہام کی بارش ہوگی۔

دولتِ کشف حاصل کرنے کے لئے

لگاتار ۴۰ روزے رکھے، روزوں کی شروعات جمعہ کے دن سے کرے، ہر روزہ لقمۂ حلال سے افطار کرے، حتی الامکان حرام کی روزی سے بچے، روزانہ عشاء کی نماز کے بعد بوقت نوم سات بار سورۂ شمس، سات بار سورۂ واللیل، سات بار سورۂ والضحی اور سات بار سورۂ الم نشرح اور سات بار یہ آیت پڑھے: قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اور آخر میں ایک بار یہ پڑھے: اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِقُدْرَتِكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ وَ تَسْخِيْرُكَ بِكُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرِ يَااَحَدُ يَاصَمَدُ يَاوِتْرُ يَاحَىُّ يَا قَيُّوْمُ اَنْ تُصَلِّىَ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ اَنْ تَيَسَّرَ لِىْ الْعِلْمَ الَّذِىْ عَشْرَةُ عَنْ كَثِيْرٍ مِنْ خَلْقِكَ وَ اَكْرَمْتُ بِهٖ كَثِيْرًا مِّنْ عِبَادِكَ وَ تُغْنِيْنِىْ بِهٖ عَمَّنْ سِوَاكَ فَالْمَلِكُ الْمُلْكُ وَ بِيَدَيْكَ مَقَالِيْدَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.

کشائشِ رزق کے لئے

چالیس امیر اشخاص کے پرنالوں کے نیچے سے ایک ایک سنگریزے اٹھالائے اور جب چودھویں کا چاند ہو تو اس وقت عشاء کے بعد ہر سنگریزے پر "ہا" لکھ دیں، پھر ان سنگریزوں کو اپنے گھر کے اس کونے میں دفن کر دیں جہاں کبھی کوئی ممنوع کام ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔ ان سنگریزوں کو "ہا" لکھنے سے پہلے کنکروں کو پانی سے دھوکر پاک کرلیں اور گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد لکھنا شروع کریں، انشاء اللہ کچھ عرصہ کے بعد دولت ہر طرف سے کھنچی چلی آئے گی۔

امیر کبیر بننے کے لئے

۔ سورۂ یوسف کو ہری روشنائی سے لکھیں، نوچندی اتوار کو ساعتِ شمس میں لکھنا شروع کریں، لکھنے سے پہلے سو مرتبہ درود شریف پڑھیں، لکھنے کے بعد اس کو اپنے گھر کی الماری میں رکھیں، سات دن تک وہیں رکھیں، ساتویں دن کے بعد اس کو کسی پھل دار درخت کی جڑ میں دبادیں، اس کے بعد اس سورت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرلیں اور لگاتار اس پانی کو سات دن تک صبح شام پیتے رہیں۔ سورۂ یوسف کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ بہت جلد امیر کبیر بن جائیں گے اور گھر میں انشاء اللہ دولت کے انبار لگ جائیں گے۔

سورۂ یوسف کا نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۲۵۹۶	۱۲۵۹۹	۱۲۶۰۲	۱۲۵۸۹
۱۲۶۰۱	۱۲۵۹۰	۱۲۵۹۵	۱۲۶۰۰
۱۲۵۹۱	۱۲۶۰۴	۱۲۵۹۷	۱۲۵۹۴
۱۲۵۹۸	۱۲۵۹۳	۱۲۵۹۲	۱۲۶۰۳

معیشت میں کامیابی کے لئے

جب کسی بھی کاروباری سفر کے لئے یا کسی بھی طرح طرح کے جائز روزگار کو ترقی دینے کی نیت سے گھر سے نکلیں تو سفر شروع کرنے سے پہلے اپنے گھر کی قریبی مسجد میں جا کر دو نفل نماز ادا کریں اور پھر یہ دعا پڑھیں: غَدَوْتُ بِحَوْلِ اللّٰهِ وَ قُوَّتِهٖ وَ غَدَوْتُ بِلَا حَوْلَ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةَ بَلْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ یَارَبِّ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَهْدُكَ التَمَسُ مِنْ فَضْلِكَ كَمَا اَمَرْتَنِیْ فَیَسِّرْ لِیْ ذٰلِكَ وَاَنَا حَافِظٌ فِیْ عَافِیَتِكَ۔

دولت مند بننے کے لئے

چاند کی پہلی تاریخ کو مغرب کی نماز کے بعد سورہ واقعہ ایک مرتبہ پڑھیں اور اس سورۃ کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں، دوسری تاریخ کو سورہ واقعہ دو مرتبہ پڑھیں، تیسری تاریخ کو تین مرتبہ پڑھیں، ۱۴ر تاریخ تک روزانہ ایک مرتبہ بڑھاتے رہیں۔ اس کے بعد یہ عمل ترک کردیں، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ دولت کے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے، رزق حلال ملے گا اور وافر مقدار میں ملے گا، سورہ واقعہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۰	۲۵۷۴۳	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۴
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۱	۲۵۱۳۸
۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

ایضاً

نوچندی اتوار کو سورۂ آلِ عمران کا نقش بنا کر اپنے گلے میں ڈالے اور اس سورۃ کی تلاوت روزانہ ایک مرتبہ کرتے رہیں۔ لگاتار ۱۴ر دن تک، انشاء اللہ دولت کے لئے دروازے کھل جائیں گے۔

سورۂ آلِ عمران کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۶۲۳۸	۴۶۲۴۲	۴۶۲۴۵	۴۶۲۳۱
۴۶۲۴۴	۴۶۲۳۲	۴۳۲۳۷	۴۶۲۴۳
۴۶۲۳۳	۴۶۲۴۷	۴۶۲۴۰	۴۶۲۳۶
۴۶۲۴۱	۴۶۲۳۵	۴۶۲۳۴	۴۶۲۴۶

مال و دولت سمیٹنے کے لئے

نیا چاند دیکھ کر سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۱ دن تک پڑھتے رہیں، روز عمل کے اختتام پر یہ دعا پڑھیں: یَا مُفَتِّحُ فَتِّحْ یَا مُفَرِّجُ فَرِّجْ یَامُسَبِّبُ سَبِّبْ یَامُبَشِّرُ بَشِّرْ یَامُسَهِّلُ سَهِّلْ یَامُتَمِّمُ تَمِّمْ وَ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل.

جیب کبھی پیسے سے خالی نہ رہے

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا ایک مرتبہ پڑھے گا وہ کبھی پیسے سے خالی نہیں رہے گا: یَاخَیْرُ الْمَسْئُوْلِیْنَ وَ یَا خَیْرُ الْمُعْطِیْنَ اَرْزُقْنِیْ وَارْزُقْ عَیَالِیْ مِنْ فَضْلِكَ فَاِنَّكَ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْمِ.

ناگہانی اوقات میں

کوئی بھی خطرہ درپیش ہو جب تک خطرہ ٹل نہ جائے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف، کسی بھی طرح کا کوئی اندیشہ ہو وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ ۱۲۵۱ مرتبہ اُس وقت تک روزانہ پڑھیں جب تک اندیشوں سے نجات نہ ملے، اول وآخر سات بار درود شریف پڑھیں۔ مقدمات کے دوران اسمانی اور ارضی آفتوں کے دوران اور رنج وغم کے زمانہ میں آیت کریمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھیں، اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مذکورہ مصائب سے چھٹکارا حاصل نہ ہو جائے۔ تنگی معیشت میں روزانہ مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه ۱۰۴۷ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس وظیفے کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک تنگی معیشت سے نجات نہ مل جائے۔ اگر کسی ویران جگہ سے یا کسی وحشت ناک جگہ سے گزر رہے ہوں یا گھر میں کوئی وحشت محسوس کر رہے ہوں تو سو بار یہ پڑھیں، بسم اللّٰه الرحمن الرحیم. مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ الطَّیِّبِیْنَ.

سند راحت

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان اسماء اعظم کا ورد روزانہ نمازِ فجر یا نمازِ عشاء کے بعد صرف ایک مرتبہ کرے گا وہ دنیا کے تمام مصائب اور تمام آفتوں سے محفوظ رہے گا۔ ہر حال میں اور ہر دور میں اس کا دل پرسکون رہے گا اور اس کو ہر وہ راحت نصیب ہوگی جو اس دنیا میں ہر انسان کو مطلوب ہوتی ہے، اس کے ورد سے طبیعت میں غنا پیدا ہوگا، دولتِ قناعت نصیب ہوگی اور روح کو وہ غذا میسر

آئے گی جو روح کی تقویت کا باعث بنتی ہے۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک بار، سورۂ فاتحہ، ایک بارہ سورۂ اخلاص، ایک بار آیت الکرسی، ایک بار سورۂ قدر، اس کے بعد یہ پڑھیں:

☆اَللّٰھُمَّ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَاحَنَّانُ يَابَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَ مَا لَوْ اَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَكْبَرِ الْاَكْبَرِ.

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَخْزُوْنُ الْمَكْنُوْنُ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ الْمُقَدَّسِ.

☆ يَا فَارِجَ الْهَمِّ وَ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ وَ يَا مُوْفِيَ الْعَهْدِ وَ يَا حَيُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

☆ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَا اَعْلَمُ وَ اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِيْتَ بِهٖ اَجَبْتَ وَ اِذَا سُئِلْتَ بِهٖ اَعْطَيْتَ فَاِنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ.

☆ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ يَااَللّٰهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَ ذُوالْاَسْمَاءِ الْعِظَامِ وَ ذُو الْعِزِّ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

☆بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. وَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

تسخیر عوام

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ عوام الناس اس سے محبت کریں اور اس کی عزت وشہرت عام ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ درود عام چلتے پھرتے لاتعداد مرتبہ پڑھا کرے اور رات کو سوتے وقت درود عام سو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور جمعہ کے دن درود ابراہیم جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اس کی ایک تسبیح نماز جمعہ کے بعد پڑھے۔ درود عام یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ وَسَلِّمْ۔ روزانہ نماز فجر کے بعد "الرافع" سو مرتبہ اور نماز عشاء کے بعد یا رافع ایک سو ایک مرتب پڑھے اور اول وآخر درود شریف سات مرتبہ پڑھے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاءاللہ عوام میں زبردست مقبولیت پیدا ہوگی۔

۷۸۶

۸۷	۹۰	۹۴	۸۰
۹۳	۸۱	۸۶	۹۱
۸۲	۹۶	۸۸	۸۵
۸۹	۸۴	۸۳	۹۵

بحق یا رافع

جسمانی بیماریوں کا قرآنی علاج

ہاتھ پاؤں میں درد کا علاج

☆ وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۝

جس کے ہاتھوں پیروں میں درد ہو اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے انشاءاللہ اچھا ہو جائے گا۔

☆ پچھلی رات ان آیات کو سفید کاغذ پر لکھ کر مقام درد پر باندھیں تو ہاتھ پاؤں کے ہر درد سے انشاءاللہ صحت کلی حاصل ہوگی۔

وَاِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗٓ اِلَّا ھُوَ وَاِنْ یَّمْسَسْکَ بِخَیْرٍ فَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۝ وَھُوَ الْقَاھِرُ فَوْقَ عِبَادِہٖ وَھُوَ الْحَکِیْمُ الْخَبِیْرُ۝

درد بازو کا علاج

وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۝

جس کے ہاتھوں پیروں میں درد ہو اس کو لکھ کر تعویذ بنا کر باندھے انشاءاللہ اچھا ہو جائے گا۔

☆ سورہ ہمزہ بابونہ کے تیل پر دم کر کے بازو میں لگانا درد وغیرہ کے لئے بہت مفید ہے۔

☆ ایک سو ایک مرتبہ یہ آیت پانی پر دم کر کے پلایا جائے انشاءاللہ ان کا درد جاتا رہے گا۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَرَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۝

☆ پنڈلی میں درد ہو تو یہ آیت لکھ درد کی جگہ باندھا جائے انشاءاللہ درد جاتا رہے گا۔

وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ۝ اِلٰی رَبِّکَ یَوْمَئِذِ الْمَسَاقُ

پنڈلی کے درد میں یہ آیت لکھ کر مقام درد پر باندھنا بہت مفید ہے۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ مَا لَکُمْ مِّنْ دُوْنِہٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا شَفِیْعٍ اَفَلَا تَتَذَکَّرُوْنَ۝

☆ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِہٖٓ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا فَلَمَّا کَشَفْنَا عَنْہُ ضُرَّہٗ مَرَّ کَاَنْ لَّمْ یَدْعُنَآ اِلٰی ضُرٍّ مَّسَّہٗ کَذٰلِکَ زُیِّنَ لِلْمُسْرِفِیْنَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ

مٹی کے کورے پاک برتن پر اس آیت کو سیاہی سے لکھیں اور روغن زیتون سے حروف دھو کر اس روغن کو ہلکی آنچ یا گرم راکھ پر گرم کر کے اس کی مالش کرنے سے پنڈلیوں کا درد جاتا رہے گا۔

☆ اس آیت کو لکھ کر اپنے پاس رکھے انشاءاللہ العزیز ہاتھ پاؤں کے درد اور زخم چشم سے محفوظ رہے گا:

وَمَا لَنَا اَلَّا نَتَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ وَقَدْ ھَدٰنَا سُبُلَنَا وَلَنَصْبِرَنَّ عَلٰی مَا اٰذَیْتُمُوْنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۝

انگلیوں کے درد کا علاج

انگلیوں پر کسی قسم کی تکلیف ہو تو تین سو مرتبہ یہ آیت پڑھ کر تل کے تیل پر دم مالش کی جائے انشاءاللہ تمام تکالیف دور ہو جائیں گی:

یُصَدَّعُوْنَ عَنْھَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ۔

☆ اگر پاؤں کی انگلیوں میں تکلیف ہو تو ایک سو ایک بار یہ آیت پانی پر دم کے پلانا بہت مجرب ہے۔

اِنَّہٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّہٗ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۝ اَلَّا

تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَo

☆ پاؤں کی انگلی میں درد ہو تو تین مرتبہ یہ آیت ہاتھ پر دم کر کے انگلیوں پر پھیرا جائے۔

اَلَّنْ نَجْمَعَ عِظَامَهٗo بَلٰى قَادِرِيْنَ عَلٰى اَنْ نُسَوِّيَ بَنَانَهٗo

پاؤں کے جملہ امراض کا علاج

پاؤں میں کسی طرح تکلیف ہو تو گیارہ مرتبہ ان آیات کو تیل پر دم کے مالش کی جائے انشاءاللہ تمام تکالیف دور ہو جائے گی۔

اَفَمَنْ يَّمْشِيْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖ اَهْدٰى اَمَّنْ يَّمْشِيْ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍo اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُo لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْo وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌo

جوڑوں کے درد کا علاج

جس جگہ درد ہو اس جگہ کو مضبوط پکڑ کر دس مرتبہ سورۂ فاتحہ اور دس مرتبہ سورۂ کافرون پڑھ کر دم کریں اور چھوڑ دے پھر مریض سے سے دریافت کرے کہ آرام آیا یا نہیں اگر نہ آیا ہو تو دوبارہ اسی طرح کرے۔ تین بار کرنے سے انشاءاللہ درد جاتا رہے گا۔

☆ سورۂ علق (اقرأ باسم ربک) صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے سے پہلے سات مرتبہ پڑھنا پھر ایک سجدہ تلاوت کرنا اور سجدہ میں حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ. سات مرتبہ پڑھنا جوڑوں کے درد کو زائل کرنے کے لئے نہایت مفید ہے۔

☆ جس شخص کے پاؤں میں رعشہ پیدا ہو گیا ہو اور وہ کھڑا ہونے سے لاچار ہو وہ شخص پاؤ بھر روغن زیتون پر تین ہزار تین سو تیرہ دفعہ ان آیتوں کو پڑھ کر تھتکار کر (بہت زور سے) دم کرے۔ پھر دن میں تین مرتبہ اور رات میں ایک دفعہ ٹانگوں پر مالش کرے انشاءاللہ بہت جلد رعشہ وغیرہ اور درد جو کچھ ہو گا سب کچھ جاتا رہے گا اور ٹانگیں درست ہو جائیں گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo اَلَا يَظُنُّ اُولٰٓئِكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَo لِيَوْمٍ عَظِيْمٍo يَّوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

☆ سورۂ فاتحہ فجر کی سنت وفرض کے دریمان اکتالیس بار پڑھ کر دم کرنے سے ہر قسم کا درد جاتا رہے گا۔

☆ جو کوئی سورۂ عنکبوت کو لکھے اور دھو کر پئے انشاءاللہ العزیز جسم سے ہر قسم کا درد دفع ہو۔ مجرب ہے۔

☆ سورۃ العادیات مٹی کے کورے برتن میں لکھ کر بارش کے پانی سے دھولیں ہر طرح کے درد کے مریض کو شکر ملا کر تین دن تک پلائیں۔ انشاءاللہ صحت پائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ o

صبح کے وقت سات مرتبہ پڑھ کر چہرے پر دم کریں انشاءاللہ تعالیٰ تمام دردوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔

درد عرق النساء سے نجات

اگر کسی کی ٹانگ میں عرق النساء کا درد ہو اور اٹھنا بیٹھنا مشکل ہو گیا ہو تو چرخے کا کاتا ہوا سوت کا دھاگہ لے کر اس کے سات تار کیجا ناپ کے لئے اور ان میں سات گرہ لگائے۔ پھر آیات ذیل باوضو ایک بار پڑھ کر پہلی گرہ پر پھونک مارے اسی طرح پھر آیات ذیل پڑھے اور دوسری گرہ پر پھونک مارے اسی طرح ساتویں گرہوں پر ایک ایک بار پڑھ کر دم کرے اور درد کی جگہ پر وہ گنڈہ باندھ لے۔ انشاءاللہ تعالیٰ درد سے نجات ملے گی۔

اقوال زریں

☆ طاعتِ باری تعالیٰ اتنی زیادہ کر جتنی کہ تجھے اس کے ساتھ احتیاج ہے۔

☆ گناہ اس قدر کم کر کہ ان کی عقوبت کی تاب لا سکے۔

☆ اپنے تھوڑے کو دوسروں کے زیادہ سے بہتر جان۔

☆ ایسی راستی سے جو کسی کا فائدہ نہ پہنچا سکے اور لوگوں کا دل دکھائے، پرہیز کر۔

☆ ایسے فائدے سے درگزر کر جو دوسروں کے نقصان کا باعث ہو۔

☆ جب غصہ تجھ پر غلبہ پائے تو خاموشی اختیار کر۔

جادو کی تباہ کاریاں

اور ان کا علاج

جادو (سحر) سے شفا کا عمل

مندرجہ ذیل آیات پڑھ کر پانی کے برتن پر دم کرے اور مریض کے سر پر ڈال دے اس طرح کہ تمام بدن پر پانی بہہ جائے انشاء اللہ فوراً صحت یاب ہو جائے گا۔ پانی گندی نالی یا گٹر میں نہ جانے پائے۔ آیات درج ذیل ہیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْ قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُ اِنَّ اللّٰهَ لَایُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِکَلِمَاتِهٖ وَلَوْکَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ. فَغُلِبُوْا هُنَالِکَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِیْنَ. وَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سَاجِدِیْنَ .قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ. رَبِّ مُوْسٰی وَهَارُوْنَ.

ردسحر

بیری کے سات سبز پتے لے کران کو دو پتھروں سے پیس کر پانی میں ڈال دیں اور اس پانی پر آیت الکرسی اور چاروں قل پڑھ کر دم کریں اور پھر بیمار کو تین گھونٹ پلا دیں اور باقی پانی سے وہ بیمار غسل کرلے یہ نسخہ بیمار کے لئے تیر بہدف ثابت ہوگا۔ جب جادو کے ذریعہ مرد کو بیوی کی مجامعت سے روک دیا گیا ہو یہ عمل چودہ دن کیا جائے تین مرتبہ چاروں قل اور ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھی جائے۔ مریض کے مستعمل پانی کو دفن کرنا چاہئے۔

برائے دفع سحر وخواب

بیری کے سات پتے بلا نمک مرچ کی سل پر باریک پیس کر چھان لیں اور پانی ملالیں اس پر سورہ فاتحہ آیت الکرسی، سورہ جن اور چاروں قل پڑھ کر دم کریں، تھوڑا پانی کسی وقت روزانہ پئیں، باقی پانی میں اور پانی ملاتے رہیں چالیس یوم غسل کریں انشاء اللہ تعالیٰ سحر کا اثر دفع ہو جائے گا۔

ہر قسم کے نقصان، سحر جادو اور شر سے محفوظ رہنے کا عمل

سورہ فاتحہ سات بار، سورہ اخلاص سات بار، سورہ معوذتین، قل اعوذ برب الفلق، قل اعوذ برب الناس ۷/۷ بار روزانہ باوضو ایک وقت پڑھ لیا کریں۔

سحر اور جادو کا علاج

سات عدد سبز بیری کے پتے لے کر باوضو ان کو دو پتھروں سے پیس لیں، سل بٹہ پر پیس لیں۔ ان پسے ہوئے پتوں کو ایک پاک اور صاف بالٹی پانی میں ڈال دیں اور گلاس یا مگھے سے بالٹی میں پانی ڈالتے جائیں اور آیت الکرسی پڑھتے جائیں گیارہ مرتبہ، جب بالٹی پانی سے بھر جائے تو ان پسے ہوئے پتوں کو بالٹی میں اچھی طرح ملا کر حل کرلیں اب مریض کو اس پانی سے تین گھونٹ پانی پلا کر باقی پانی سے اس کو نہلا دیں یہ عمل تین دن مسلسل بلا ناغہ کریں انشاء اللہ سحر اور جادو سے نجات حاصل ہوگی۔

دفعیہ سحر

جس شخص پر کسی نے سحر کیا ہو ان آیتوں کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں یا طشتری پر لکھ کر پلائیں۔

فَلَمَّا اَلْقَوْ قَالَ مُوْسٰی مَاجِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ، اِنَّ اللّٰهَ

سَیُبْطِلُ اِنَّ اللّٰہَ لَایُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ وَیُحِقُّ اللّٰہُ الْحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ وَلَوْکَرِہَ الْمُجْرِمُوْنَ.

جادو اُتارنا

ایک گھڑا بارش پانی ایسی جگہ سے لیں، جہاں بارش کے وقت کسی کی نظر نہ پڑی ہو اور ایک گھڑا ایسے کنویں سے لیں جس کا پانی کوئی استعمال نہ کرتا ہو پھر جمعہ کے دن ایسے سات درختوں کے پتے لیں جس کا پھل نہ کھایا جاتا ہو دونوں کا پانی ملا کر اس میں ساتوں پتے ڈال دیں اور ان آیتوں کو کاغذ پر لکھ کر اس پانی سے دھو کر سحر زدہ کو دریا کے کنارے لے جا کر پانی میں کھڑا کر دیں اور رات کے وقت اس پانی سے غسل دیں۔ انشاء اللہ سحر باطل ہو جائے گا۔

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَۃُ سے عَمَلَ الْمُفْسِدُوْنَ. (سورہ یونس)

گھر یا کسی دوسری جگہ دفن شدہ سحر کو نکالنا

اگر کسی نے جادو کر کے زمین میں دفن کر دیا ہو یا گھر میں دفن ہو اس کو نکالنے کے لئے سورہ کوثر یا تکویر (پارہ ۳۰، رکوع ٦) کو مسلسل بلا ناغہ باوضو روزانہ ایک بار پڑھے اور جب تک دفن کئے ہوئے جادو کا پتہ نہ چلے برابر پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر گھر میں جادو دفن ہوگا تو سورہ پاک پڑھنے سے اس کی جگہ معلوم ہو جائے گی آیت الکرسی اور چاروں قل تین تین بار پڑھ کر نکال لے انشاء اللہ کسی قسم کا نقصان نہ ہوگا۔

جادو سے محفوظ رہنا

یہ آیت لکھ کر بازو پر باندھیں اگر کوئی شخص اس پر جادو کرے گا تو اثر نہ ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَاُمْلِیْ لَھُمْ اِنَّ کَیْدِیْ مَتِیْنٌ.

ردِ سحر و عورت

اگر کوئی شخص ان کلمات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اور ہر نماز کے بعد ورد کرے گا اگر کسی نے اس پر جادو کیا ہوگا تو کرنے والے پر لوٹ جائے گا اور تمام جنات، شیاطین اور انسانوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ سَدَّتْ اِخْوَاۃُ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیَاطِیْنِ وَالسِّحْرِ وَالْاَبْلَستِ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالشَّیْطَانِ وَاَعُوْذُبِھِمْ بِاللّٰہِ الْعَزِیْزِ الْاَعَزِّ وَبِاللّٰہِ الْکَبِیْرِ الْاَکْبَرِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

جادو کے کارگر ہونے کی علامت

مرد عورت میں نفاق

اول علامت سحر کی یہ ہے کہ میاں بیوی آپس میں محبت و الفت کی زندگی گزار رہے ہیں، یکا یک مرد و عورت میں تنازعہ کی شکل کھڑی ہو جائے اور ایک دوسرے کی شکل سے بھی بیزار ہو جائیں۔

شوہر کی شکل بری لگے

دوسری علامت یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر کی محبت میں فریفتہ ہو اور سحر کر کے اس کی برگشتہ کر دیا جاتا ہے اور وہ شکل دیکھ کر آگ بگولہ ہو جاتی ہے۔

عورت نفرت کرے

تیسری علامت ہے کہ عورت اپنے شوہر کے اوصاف بیان کرتے کرتے نہیں تھکتی بلکہ دن رات شوہر کی محبت کا دم بھرتی ہے مگر سفلی سحر کے ذریعہ اس کو بدظن، متنفر کر دیا جائے اور اس کو شوہر کی شکل مثل کتے خنزیر کے نظر آنے لگتی ہے۔

رشتہ سے انکار

چوتھی علامت سحر کی یہ ہے کہ نوجوان حسین و خوبصورت لڑکی ہونے کے باوجود لڑکے والے لڑکی دیکھ کر اچاٹ ہو جاتے ہیں اور رشتہ سے انکار کر دیتے ہیں۔ اس طرح عرصہ دراز گزر جاتا ہے۔

رشتے آنا بند ہونا

پانچویں علامت یہ ہے کہ لڑکیوں کے رشتے آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی بغیر دیکھے ہی لوگ بدظن ہو جاتے ہیں اس کے ذکر سے نفرت

اوراچاٹ پن دلوں میں ہونے لگتا ہے۔

مرد نفرت کرے

چھٹی علامت یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی بچوں پر محبت میں جان دیتا ہے مگر سحر زدہ ہونے کے بعد نفرت وبغض کرنے لگتا ہے اور سمجھانے والا بھی دشمن لگتا ہے۔

جانوروں کا دودھ سوکھنا

ساتویں علامت یہ ہے کہ یہ بھیڑ بکریاں، گائے اور بھنسوں پر یعنی دودھ دینے والے جانوروں پر کیا جاتا ہے جو ان کے راستہ میں ڈال دیتے ہیں ان جانوروں کا دودھ سوکھ جاتا ہے بچہ مرجاتا ہے دودھ پینے والے بیمار ہوجاتے ہیں

چوپایوں پر سحر کرنا

آٹھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ جو کہ چوپایوں کے لئے مخصوص ہے اس سحر کے کرنے سے چوپایوں کے جوڑوں میں درد ہوجاتا ہے اور وہ جانور گھاس کھانا چھوڑ دیتے ہیں اگر بروقت علاج نہ ہو تو مر بھی جاتے ہیں۔

بچے ضائع ہونا

نویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر دودھ دینے والے جانوروں اور بچہ جننے والی ماؤں پر کیا جاتا ہے خواہ جانور ہوں یا عورتیں، اس کے کرنے کے بعد بچہ پیٹ سے بے وقت ضائع ہوجاتا ہے۔

بچوں کو سوکھنا

دسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر کے ذریعہ خاص کر اولاد کو نشانہ بنایا جاتا ہے یعنی نومولود اور شیر خوا بچوں پر یہ سحر کیا جاتا ہے اور وہ سوکھ کر مرجاتے ہیں۔

لڑکیاں پیدا ہونا

گیارہویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دوپہر میں بروز منگل یا جمعہ کو ایک پُتلا بنا کر عورت کے راستے میں ڈال دیتے ہیں وہ پتلا جس عورت کے پیروں میں آئے گا اس عورت کے ہاں لڑکیاں پیدا ہوں گی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔

مباشرت کے قابل نہ رہنا

بارھوقسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کو بستہ کر دیا جاتا ہے یعنی وہ مرد ہم بستری کے قابل نہیں رہتا۔

ہم بستری سے نفرت

تیرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ دلہن کو اپنے شوہر سے یا جس سے وابستہ کیا ہے اس کے ساتھ ہم بستری سے نفرت ہوجاتی ہے۔

مرد بیکار ہونا

چودھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ مرد کے مفاصل (جوڑوں) میں درد پیدا کر دیا جاتا ہے اور مرد بے کار ہوجاتا ہے۔

پیٹ اور سر میں پانی

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کے پیٹ میں یا سر میں پانی بھر جاتا ہے۔

شکل وصورت بھیانک ہونا

پندرھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ سحر زدہ ہونے کے بعد عورت رنگ بدلنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد تبدیلی رونما ہوتی ہے اور شکل وصورت بھیانک ہوجاتی ہے۔

بانجھ پن

سترھویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور عورت عقیمہ ہوجاتی ہے ماہواری بھی ہوتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

مویشی مرجائیں

اٹھارویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی شخص کا روزگار باندھ دیا جاتا ہے اور سحر زدہ کا مال واسباب تلف ہوجاتا ہے مویشی مرجاتے ہیں اور آئے دن نقصان کا سامنا رہتا ہے۔

ازدواجی رشتے منقطع

انیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ ازدواجی رشتہ منقطع کردیا جاتا ہے اور مرد عورت جدا جدا ہو جاتے ہیں۔

گھر ویران

بیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس قسم کے ذریعہ کسی کو ویران و برباد کیا جاتا ہے اس گھر کی خیر و برکت اڑ جاتی ہے، محبت والفت جاتی رہتی ہے، ایک دوسرے کو دشمن سمجھتا ہے رات دن جھگڑا بنا رہتا ہے۔

بیماری

اکیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ سے کسی شخص مرد یا عورت کو شدید بیماری میں مبتلاء کردیا جاتا ہے اور کسی صورت صحت یاب نہیں ہوتا۔

مردوزن میں ناچاقی

بائیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی بھی شخص کو ذلیل کردیا جاتا ہے ہر کوئی بلاوجہ ان سے نفرت کرنے لگتا ہے کوئی اعتبار نہیں کرتا۔

عہدہ سے معطل

تیئسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ اس سحر کے ذریعہ کسی افراد یا حاکم یا ملازم کو نوکری سے یا افسر کو عہدہ سے ہٹا دیا جاتا ہے سحر زدہ ہونے پر نوکری یا عہدہ سے معطل ہو جاتا ہے۔

فقیر وکنگال

چوبیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ امری تجار، وزیر کو عہدہ سے گرادیا جاتا ہے اور فقیر وکنگال بنادیا جاتا ہے۔

عورت کی بربادی

پچیسویں قسم سحر کی یہ ہے کہ عورتوں کو اجاڑ دیا جاتا ہے یعنی طلاق دلادی جاتی ہے جب تک اس سحر کا دفیعہ نہ ہو کتنے ہی نکاح کرلئے جائیں سب منقطع ہو جاتے ہیں۔

تبادلہ

اس قسم کے سحر میں افسر یا حاکم کا تبادلہ کردیا جاتا ہے اور شہر سے دور کردیا جاتا ہے۔

حسن وجمال خراب

اس قسم کے سحر میں خوبصورت حسین وجمیل عورت کے حسن وجمال کو خراب کردیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنے پرایوں میں ذلیل ہو جاتی ہے۔

مکان اجاڑ دینا

اس قسم کے سحر میں ہر ترقی کو مسدود کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ تعمیر شدہ مکان کو اجاڑ دیا جاتا ہے اس گھر میں کوئی آباد نہیں ہو پاتا بلکہ ویران رہتا ہے جو بھی مکان میں آتا ہے جلد ہی بھاگ جاتا ہے۔

اقوال حکیم اُقلیدس

☆ جو شخص کہ علم رکھے اور اس پر عمل نہ کرے، وہ ایک بیمار ہے جس کے پاس دوا تو ہے مگر علاج نہیں کرتا۔
☆ جو شخص کسی ایسی چیز کی تعریف کرے جو در حقیقت تجھ میں نہ ہو، وہ ایسی برائی سے بھی تجھے منسوب کرے گا جو تجھ میں نہ ہوگی۔
☆ دو بھائیوں میں دشمنی نہ ڈال کہ وہ معمولی بات پر صلح کرلیں اور تجھے ہمیشہ کی برائی حاصل ہوگی۔
☆ سلطان غیر عادل پر، اس متمول پر جو حسن تدبیر نہ رکھتا ہو، اس وزیر پر جس کا صدق کلام معلوم نہ ہو، اس بخشش کرنے والے پر جو مال کو بے موقع صرف کرتا ہو، اس صاحب فضیلت پر جو رائے صائب نہ رکھتا ہو، تاسف کرنا چاہئے کہ عنقریب ان کا کام تباہ ہو جائے گا۔
☆ ایک آزردہ دل تمام انجمن کو افسردہ کردیتا ہے۔
☆ دانا کون ہے؟۔ جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔

جنات کی دنیا

از تحریر : غلام قادر بلوچ

تسخیر جنات

عمل ہذا عامل جنات حاجی صدیق مرحوم کا عطیہ اور تجربہ رسیدہ ہے۔ جنات جیسی عظیم مخلوق کو مسخر کرنے کے خواہش مند حضرات کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے اور جو لوگ اس عمل کو بجالائیں گے اس کی تاثیر خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

ترکیب: عروج ماہ نوچندی اتوار یا جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ عمل کے لئے کسی ایسے مکان کا انتخاب کریں جو آبادی سے دور ہو تو بہتر ہے اور جس میں کسی فرد کا عمل دخل نہ ہو۔ دوران چلہ پرہیز جلالی و جمالی رکھے۔ ترک حیوانات، صلوٰۃ وصوم کی پابندی بے حد ضروری ہے۔ بخور کندر، میعہ سائلہ کا سلگائیں اور چار مٹی کے کورے سکورے چراغ روغن زیتون سے چاروں کونوں میں رکھ کر روشن کریں۔ اول عامل اپنا حصار کرے اس کے بعد عمل کی عبارت کو تین سو تیرہ مرتبہ (۳۱۳) مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ لیں۔ اکتالیس یوم انہیں کسی فرد پر ظاہر نہ کریں۔ اختتام چلہ چار جنتی (عورتیں) حاضر ہوں گی اور وہ بلانے کا سبب پوچھیں گی۔ عامل سوچ سمجھ کر ان سے عہد لے اور انہیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے کر قول واقرار کرلیں بعد ازاں عامل جو کام ان کے سپرد کرے گا چشم زدن میں بجالائیں گے۔ مداومت کے طور پر اکتالیس بار روزانہ پڑھ لیا کریں۔ عمل یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. طَالُوْ طَالُوْ یَامَلِکَ الجنی یا عروس الجنی یا خوزی الجنی یا شریفه الجنی بحق بسم الله تعالی حاضر شو حاضر شو حاضر شو.

نوٹ : بغیر اجازت یہ عمل کام نہ دے گا۔

تسخیر ملکہ نجمہ

متلاشی حضرات کی خدمت میں ایک نایاب عمل پیش کر رہا ہوں اس عمل مبارک کے ذریعہ ملکہ نجمہ بنت ملک الاحمر مسخر ہوتی ہے اور تابع فرمان ہو کر اپنے عامل کا حکم بجالاتی ہے اور ہر کام چشم زدن میں کرتی ہے جس کا جی چاہے تجربہ کر کے دیکھ لیں۔

استخدام ملکہ نجمہ : اس عمل مبارک کو کرنے یا بجالانے کا جب ارادہ ہو تو خلوت اختیار کریں۔ نوچندی جمعرات سے اس عمل کا آغاز کریں۔ نماز پنج گانہ پابندی سے پڑھیں۔ دوران چلہ وریاضت پرہیز جلالی وجمالی رکھیں عمل کے لئے آبادی سے باہر کسی پاک صاف جگہ کا انتخاب کریں۔ عمل سے قبل حصار ضرور کرلیں تاکہ رجعت یا نقصان کا اندیشہ نہ ہو۔ لباس پاک صاف احرامی زیب تن کریں۔ دوران عمل بخور صندل سرخ سلگائیں۔ اول یوم رجال الغیب کو پشت میں رکھیں۔ عمل سے قبل استخارہ ضرور کریں۔ اکتالیس یوم کا عمل ہے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اور درمیان میں اکتالیس بار بعد نماز عشاء پڑھیں۔ پڑھائی سے قبل ذیل خاتم کو اپنے سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھیں۔ جب آپ یہ عمل پڑھنا شروع کریں گے تو دوران عمل ارواح مختلف شکلوں میں آئیں گی اور وہ خوف دلائیں گی تاکہ آپ اپنا عمل جاری نہ رکھ سکیں۔ لیکن آپ اپنا قلب قوی رکھیں اور ان کی طرف توجہ نہ دیں پھر مختلف صورتوں میں عورتیں آئیں گی اور طرح طرح کے لالچ دیں گی آپ ہرگز ان کی باتوں میں نہ آئیں اور جو کچھ مشاہدات ہوں کسی پر ظاہر نہ کریں۔ آخری یوم ملکہ نجمہ حاضر خدمت ہوگی اور وہ آپ سے حاجت دریافت کرے گی آپ ان کو حضرت سلیمان بن داؤد کی قسم دے کر تابعداری کا عہد لیں وہ اپنی چند

شرائط پیش کریں گی لہٰذا آپ بہت سوچ سمجھ کر شرائط کرلیں بعد وہ اپنی نشانی ایک خاتم عطا کرے گی۔ آپ دل وجان سے اس کی حفاظت کریں اور کسی پر یہ راز افشاء نہ کریں کہ آپ نے ملکہ نجمہ کو مسخر کیا ہے۔ بوقت ضرورت اس کے بتائے ہوئے طریقے پر حاضر کیا کریں۔ خاتم جو ہاتھ پر لکھنی ہے وہ یہ ہے۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

انه من سليمان وانه
بسم الله الرحمن الرحيم الاتعالو على
واتونى مسلمين

عزرائیل اسرافیل

احضری یا ایتها الملکة نجمه بنت الملک الاحمر العجب الو حالساعة.

عبارت عمل یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم. اقسمت عليک يا ملک سمسمائيل بالله العظيم القديم فى ازليته الحكيم فى حكمه اقسمت عليک بحق فجيش لظخز الفرد الجبار الشكور الثابت اظهير الخبير الزكى اجب ياملک سمسمائيل انت وخدامک من الروحانية والارضية بحق ماتلوته عليكم من اسماء الله العظام اشهيد الشكور الشديد العقاب علىٰ من عصىٰ اسماء القسمت عليک ياملک سمسائيل الملک المؤكل بفلک المريخ بحق من لهٗ الملک والكبرياء والعظمة الشفاء تبارک الله احسن الخالقين. عالم الغيب والشهادت الكبير المتعال اجب يا ملک سمسمائل بحق هذه الاسماء عليک وتوكل بحضور الملک نجمه انت اعوانک خدامک بحق ماتلوته عليكم الطاعة الله والا سمعه العجل الوحا الساعة بارک الله فيكم وعليكم.

عہد نامہ جنیاں

اگر کوئی شخص اس عہد نامہ جنیاں کو بروز پنجشنبہ بعد نماز فجر لکھ کر اور تعویذ بنا کر گلے یا بازو پر باندھ لے تو انشاء اللہ ہر قسم کے جنات آسیب وخبیثات سے محفوظ ومامون رہے گا۔ سحر، جادو اور کسی جن وبشر کی نظر بد کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ وہ عہد نامہ یہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم. الحمد الله الذى خلق السمٰوٰت والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفرو بربهم يعدلون قل لن يصيبنا اَلّاَمَا كَتَبَ اللّٰه لنا هوامولٰنا وعلى الله فليتوكل المؤمنون ومالنا الا نتوكل على الله وقد هدٰنا سبلنا ولنصبرن على ماأذيتمونا وعلى الله فليتوكل المؤمنون انى توكلت على الله ربى وربكم مامن دابة اِلّاَ هُوَ اخذبناصيتها ان ربى على صراط مستقيم . قل حسبى الله عليه يتوكل المتوكلين ان ولى الله الذى نزل الكتب وهو يتول الصالحين وقل رب ادخلنى مدخل صدق واخرجنى مخرج صدق وجعلى من لدنک سلطاناً نصيرا. وقل جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقًا وننزل من القرآن ماهو شفاءٌ ورحمة اللمومنين ولايزيد الظالمين الاخسارا. هذا كتاب من محمد وال محمد الى قبائل الجن والانس من اهل المدائن ولا مصار الجميع الارضين اقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة على التبعة السادات ليس بصاجبها ومن بيوت الخميص واخلاط والاسباق والاشعار ومن احيى فقد انى كل حرام فاستمعوا قول النبى ودعوتهٗ احفظو وامتثلواالامرو كونو امن الخادمين المنقادين والاتكونو امن الفٰسقين المتمردين فان الله لايحب كل خوان كفورٍ. اثيم متمردٍ لعين هوالعزيز الحكيم ان الدين عند الله الاسلام قف نور وحكمة وحول وبرهان وقدرة وسلطان والامن الايتام ولاافعل الله لااله الا الله ابراهيم خليل الله لااله الا الله موسىٰ كليم الله لااله الا الله عيسىٰ روح الله. لا اِله الا الله محمد رسول الله وعلىٰ خير خلقه محمد وآله واصحابه اجميعن.

برائے دفع آسیب جنات

اول اس عزیمت کی زکوٰۃ ادا کرے۔ طریقہ یہ ہے کہ بروز

پنجشنبہ بعد عشاء کسی صاحب مزار بزرگ کی قبر کے قریب بیٹھ کر روزانہ ۱۵؍بار بلا ناغہ پڑھے۔ انشاء اللہ چالیس روز میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چالیسوں روز ایصال ثواب کرے اور شیرینی تقسیم کرے انشاء اللہ عامل ہوگا۔ بعدۂ عزیمت کو تین مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے انشاء اللہ جن وآسیب فوراً حاضر ہوکر کلام کریگا۔ اگر حاضر کرنا مقصود ہو تو احضر واپڑھے اور اگر دفع کرنا چاہے تو "اخرجوا" پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً ہوش میں آجائے گا۔ وہ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. عزمت علیکم یامعشر الجن والانس والارواح وصاحب السر والواسواس الخناس من کنوز ملکہ بحق میمون زنگی وبحق میمون حبشی اخرج الجن والجنین اخرج الامراض والافراد اخرج من کل مکان ومقام بحق خاتم سلیمان بن دائود علیہما السلام یاقوقل یا قوقلان یا ھر کل یا ھر کلان یا عجوز ام الصبیان خد ھذا وھذہ بحق تورۃ موسیٰ وانجیل عیسی وزبور دائود وفرقان محمد رسول اللہ وبحق جمیع الکتب بحق سلام قول من رب الرحیم ادفع ادفع یا ایھا الجن والشیاطین بحق شیخ المشائخ حضرت سلطان شیخ عبد القادر جیلانی علیقًا ملیقًا طلیقاً انت تعلم مافی قلوبھم طلیقًا ملیقًا بحق جمیع مؤکلان وملائکان احضر وابحق یابدوح یا بدوح بادوح.

دستک سلیمانی

اگر کسی مکان میں سخت قسم کے آسیب وجنات ڈیرہ جمائے ہوئے ہوں تو اس دستک کو داہنے ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر مکان کے دروزاوں پر دستک دے تو انشاء اللہ تعالیٰ مکان سے سخت

ہ ۱۷۵۵ ۱ | 2 ہ ۱۷۵۵ ۱ | 2 ہ ۱۷۵۵ ۱ | 2

آسیب وجنات چلے جائیں گے۔ مجرب ہے۔ دستک سلمانی یہ ہے۔

اخرج یا ایھا الجن والشیاطین بحق نبی سلیمان بن دائود علیہما السلام.

قسط نمبر ۹

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

ذرا غور کیجئے کہ بدن کی حقیر سی چیز ناخن اگر انگلی میں لگا نہ ہو اور خارش محسوس ہو تو انسان مخلوقات میں کمزور اور عاجز ترین ثابت ہو کہ نقصان کی چیز خود سے دور نہ کر سکے اور نفع کی چیز حاصل نہ کر سکے اور ناخن کے علاوہ کوئی دوسری چیز کھجانے میں ایسا کام انجام نہیں دے سکتی کیوں کہ ناخن کی تو تخلیق ہی اس کام کے لئے اور اس کے دیگر خصوصی کاموں کے لئے ہوئی ہے، پھر اس کا قائم مقام کون بن سکے، نہ بدن کی ہڈی کی طرح یہ سخت ہے، نہ کھال کے مانند یہ نرم ہے۔ دراز اور لمبا ہوتا ہے تو اس کو کاٹ کر چھوٹا کرلیا جاتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے سوتے یا جاگتے میں انسان جب کھجلی محسوس کرتا ہے تو ناخن کس قدر تیزی اور آسانی سے کھجلی کی جگہ پہنچ کر کھجالیتا ہے۔ اگر کسی اور چیز سے کھجانے کا کام لیں تو بڑی دقت کا سامنا ہو، خاص مقدار میں لمبی چیز لی جائے اور اس کو بہ تکلف کھجلی کے مقام تک پہنچایا جائے تب کہیں جا کر مطلب حل ہو۔

دیکھئے رانیں اور پنڈلیاں لمبی کی گئیں اور قدموں کو چوڑا پیدا کیا گیا تاکہ انسان آسانی سے دوڑ سکے، قدموں کو بھی انگلیوں سے زینت دی گئی اور ان کو ان کی قوت کا سبب بنایا گیا نیز قدم کی انگلیاں دوڑنے میں بھی زبردست مدد دیتی ہیں، پھر ان انگلیوں کو ناخنوں سے قوت پہنچائی اور ان کی زینت کا ان کو ذریعہ کیا۔

اس کے بعد یہ بھی نہ بھلایئے کہ اس حیران کن ڈھانچہ انسانی کی تخلیق ایک حقیر نطفہ سے عمل میں آئی ہے، اس گوشت و پوست کے لوتھڑے میں سخت اور مضبوط ہڈیاں بھی بنائیں تاکہ بدن کی ساخت قوت دار ہو جائے اور ہڈیاں بدن کے لئے ستونوں کا کام دیں اور ان ہڈیوں کو مختلف مناسب شکلیں دیں، چھوٹی بڑی گول، کھوکھلی، ٹھوس، چوڑی اور باریک سب ہی قسم کی ہڈیاں پیدا کیں، ان ہڈیوں کی تقویت کے لئے بھی ان کی نلیوں میں گودا پیدا کیا اور اس گودے سے ہڈیوں کی حرکت میں بھی مدد لی گئی۔

انسان اپنی حاجات میں پورے جسم کا بھی محتاج ہے اور جدا جدا اعضاء کا بھی، اس لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کے بدن میں سراسر ایک ہڈی نہیں پیدا کی بلکہ بہت سی ہڈیوں کو وجود بخشا اور ان کے درمیان جوڑ رکھے تاکہ ان کے ذریعہ حرکت آسان ہو جائے اور جس ہڈی سے جس قدر حرکت مطلوب تھی اسی کے مطابق اس کو شکل ملی، یہ جوڑ مضبوط تانتوں سے جڑتے ہیں اور انہوں نے ہڈیوں کو مضبوط رسی کے مانند ایک دوسرے سے کس رکھا ہے، مزید احتیاط یہ بھی برتی گئی کہ ایک ہڈی میں کچھ اُبھرا ہوا حصہ رکھا اور اس کے ساتھ کی دوسری ہڈی میں اُبھرے ہوئے حصہ کے مطابق گڑھا بنایا تاکہ وہ اس گڑھے میں صحیح بیٹھ جائے، اب انسان جس حصہ بدن کو چاہتا ہے حرکت دیتا ہے، بدن کا دوسرا حصہ حرکت میں نہیں آتا۔ اگر بدن میں جوڑ نہ پیدا کئے جاتے تو یہ صورت ممکن نہ ہوتی۔

سر کی بھی عجیب ساخت ہے، مختلف شکل وصورت کی پچپن کی ہڈیوں سے سر کی ترکیب عمل میں آئی ہے، یہ سب ایک دوسرے سے جڑی ہیں اور ان کے جوڑ اور ترکیب سے سر کا ایک گولہ سا بن گیا ہے۔ چھ ہڈیوں سے کھوپڑی بنی ہے، چودہ سے اوپر جبڑا اور دو سے نیچے کا جبڑا بنا ہے۔ دانتوں کی موٹی تقسیم یہ ہے کہ بعض ان میں چوڑے ہیں جو غذا کو پیسنے کے کام میں آتے ہیں اور بعض تیز سروں والے ہیں جو غذا کو کاٹنے کا کام دیتے ہیں۔ اب گدی یا گردن آجاتی ہے اس میں سر گرا ہے اور خود سات گول اور کھوکھلے مہروں سے بنی ہے، یہ مہرے آپس میں ایک دوسرے میں پیوست ہیں، اس ساخت میں نہ معلوم کیا کیا حکمتیں مضمر ہیں، پھر گردن پیٹھ کے سلسلہ میں بیٹھی ہے اور پیٹھ گردن کے آخری حصہ سے لے کر کولہے کی ہڈی تک چوبیس مہروں یا کڑیوں سے بنی ہے، کولہے

نے تین دوسری ہڈیوں سے ترکیب پائی ہے اور یہ کولہا نیچے کی جانب سرین سے ملا ہے جو جدا جدا تین ہڈیوں سے بنا ہے، پھر پیٹھ، سینہ، مونڈھا، ہاتھ، زیر ناف کولہا، ران، پنڈلی، پاؤں ان سب کی ہڈیاں ایک دوسرے سے جڑی ہوئی اور ملی ہوئی ہیں ۔غرض پورا جسم انسانی ۲۴۸ ہڈیوں سے مرکب ہے اور یہ ان چھوٹی ہڈیوں کے علاوہ ہیں جن سے جوڑ جڑے ہوئے ہیں۔

غور کیجئے خالق عالم نے ایک حقیر معمولی نطفہ سے نظام جسمانی کو کیا حیرتناک تشکیل دی ہے، ہم نے ہڈیوں کے اعداد وشمار اس لئے بیان کئے کہ قدرت کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ لگایا جاسکے۔ اول تو ہر ایک ہڈی کی خلقت ہی عجیب ہے، پھر کسی کی شکل وصورت دوسرے سے نہیں ملتی اور اس انداز سے ان کو رکھا ہے کہ اگر ان میں ایک کی تعداد بھی بڑھادی جائے تو وہ بھی وبال جان ہوجائے اور اس کے دور کرنے کی انسان انتہائی کوشش کرے، اسی طرح اگر ایک گھٹ جائے تو اس کو پورا کرنے کی سخت ضرورت محسوس ہو، درحقیقت قدرت کی یہ عقل ربا کاریگری اہل عقل وبصیرت حضرات کے لئے خالق وموجد کی عظمت وبزرگی پر کھلی دلیل ونشانی ہے۔

ملاحظہ کریں ہڈیوں کی حرکت کے لئے پورے بدن انسانی میں پانچ سو انتیس عضلات پیدا کئے اور ہر عضلہ کی ترکیب گوشت پٹھوں اور جھلیوں سے ہوئی، پھر یہ سب شکل وصورت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں، ہر ایک کو موقع ومحل اور ضرورت کے مطابق شکل ملی ہے۔ چوبیس عضلات تو صرف آنکھ اور اس کی پلکوں کی حرکت میں کارفرما ہیں۔ اگر ان میں سے ایک کو گھٹا دیا جائے تو آنکھ کا نظام درہم برہم ہوجائے۔ اسی طرح ہر عضو، بدن خاص خاص تعداد میں عضلات رکھتا ہے: جن کی ضرورت متقاضی ہے نیز پٹھوں اور رگوں کا نظام جدا حیرت ناک ہے، کیا کیا کام قدرت نے ان سے لئے ہیں اور کیا کیا فائدے ان کے وجود سے وابستہ ہیں، دراصل ان کی ساری صفتیں حواس کے ادراک سے بالاتر ہیں، انسان اپنی خلقت اور ساخت میں ساری مخلوقات میں ممتاز ہے۔

اس کا بدن ایسا بنا ہے کہ یہ چاہے سیدھا کھڑا ہوجائے چاہے بیٹھ جائے اور جو کام چاہے ہاتھ پیر اور اعضائے بدنی سے کرسکتا ہے کسی کام سے معذور ومجبور نہیں۔ قدرت نے اس کو اور حیوانات کی طرح چہرے کی جانب سے جھکا ہوا نہیں پیدا کیا۔ اگر اس کے بدن کی ساخت ایسی ہوتی تو یہ اپنے سب کام بخوبی انجام نہیں دے سکتا تھا۔

انسان کے نظام پرورش کو دیکھیں تو اور حیرت ہوتی ہے کہ قدرت نے کس حکمت سے کام لیا ہے اور کس کاریگری کا اظہار فرمایا ہے، اعضاء کی پرورش غذا پر موقوف رکھی اور غذا رسانی برابر جاری رہی لیکن خداوند قدوس نے اعضاء کے بڑھنے کو ایک حد پر روک دیا ورنہ اگر غذا سے اعضاء برابر بڑھتے ہی رہتے تو نہ معلوم انسان کا بدن کس قدر بڑھ جاتا، یہ حرکت کرنے سے بھی مجبور ہوجاتا اور اس کے کام کاج رک جاتے بلکہ مناسب غذا حاصل کرنے سے بھی یہ محروم ہوکر رہ جاتا، نہ لباس پہن سکتا، نہ اس کے لئے مناسب رہائش گاہ ملتی۔

خالق عالم نے بہت بڑا احسان فرمایا اور زبردست کرم سے کام لیا کہ بدن انسانی کو ایک خاص مقدار اور حد تک بڑھایا اور پھر اس کو آگے بڑھنے سے روک دیا، قدرت کی یہ عجوبہ کاری ایک حقیر سے قطرۂ پانی کی رکھی ہے اسی سے انسان اندازہ کرسکتا ہے کہ دیگر زبردست کائنات عالم میں قدرت نے کیا کچھ صنعت سے کام لیا ہوگا، مثلاً آسمان وزمین، سورج، چاند ستارے وغیرہ کو ان میں ہر ایک کی خاص شکل وصورت ان کی ساخت وبناوٹ، ان کی تعداد وشمار ان کا آپس میں ملنا اور جدا ہونا، ان کا طلوع کرنا اور غروب کرنا یہ سب کچھ بے پناہ مصلحتوں اور حکمتوں کو شامل ہے بلکہ صحیح معنی میں کہا جاسکتا ہے کہ آسمان وزمین کا ایک ایک ذرہ بھی حکمت ومصلحت سے خالی نہیں اور بہت سی مصلحتیں تو عقل انسانی کی رسائی سے بالاتر ہیں اور ان کو صرف اللہ تعالیٰ ہی سمجھ سکتا ہے۔ فرمان خداوندی ہے۔

ءَأَنْتُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَمِ السَّمَاءُ بَنَاهَا ○ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰهَا ○ "یعنی پیدائش میں کیا تم سخت تر ہو یا آسمان کہ بنایا اس کو اور اس کا مٹاپا بلند کیا۔"

سارے انس وجن اگر مل کر نطفہ کو پیدا کرنا چاہیں اور اس میں کان اور آنکھ لگانے کی کوشش کریں تو اس پر قطعاً قدرت نہ رکھ سکیں۔

سوچئے شکم مادر میں انسان کی تخلیق کیا خوبی سے ہوئی ہے، اس کو بہتر سے بہتر شکل وصورت عطا ہوئی، نہایت خوشنما ودل پسند ساخت ملی، ہر عضو وبدن کو جدا جدا ہیئت نصیب ہوئی، ہڈیاں اپنی جگہ پختگی کے ساتھ

بچھائی گئیں، رگوں اور پٹھوؤں سے بدن کو مضبوطی سے جکڑا گیا، ظاہر بھی خوب بنا اور باطن بھی عمدہ طریقہ سے وجود میں آیا، غذا اندرون بدن میں پھیلانے کے لئے عجیب عجیب پرپیچ ختم راستے رکھے گئے تا کہ انسان ان راہوں سے غذا حاصل کرکے زندگی کے سانس لے سکے۔

بدن کے اندرونی اعضاء کو دیکھئے تو حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی، دل جگر، معدہ، تلی، پھیپھڑہ، رحم، مثانہ اور آنتیں یہ سب پر حیرت طریقہ سے جمائے گئے اور ایک دوسرے کے ساتھ جوڑے گئے ہیں۔ ان میں سے ہرایک کو علیحدہ علیحدہ شکل ملی ہے اور کام بھی ہرایک کا جدا جد ہے، معدہ کی بناوٹ سخت قسم کے مضبوط پٹھے سے ہوئی اور اس کو کھانا ہضم کرنے کے لئے بنایا، یہ کھانے کو کاٹتا ہے اور اس کو پیتا ہے، کھانا پہلے داڑھوں میں پستا ہے اور ہضم کا پہلا زینہ وہیں طے کرلیتا ہے اور اس ہضم سے معدہ کو بڑی سہولت ملتی ہے۔

جگر کا کام یہ ہے کہ وہ غذا کو خون کی شکل میں تبدیل کرلیتا ہے اور معدہ سے ہر عضو کے مناسب غذا حاصل کرتا ہے، مثلاً ہڈیوں کے لئے ہڈیوں کے مناسب گوشت کے لئے گوشت کے مناسب رگوں، پٹھوں اور بالوں وغیرہ کے لئے ان کے مطابق غذا لے لیتا ہے، تلی اور پتہ کو جگر کی خدمت پر لگایا گیا، تلی جگر میں سے سودا، جذب کرلیتی ہے، پتہ صفراء اور گردہ اس سے پانی چوس لیتا ہے، پھر مثانہ گردہ سے پانی حاصل کرکے پیشاب کی نالی میں اس کو پہنچادیتا ہے، رگیں بدن سے خون لیتی ہیں اور سارے اطراف جسم میں اس کو پہنچاتی ہیں اور یہ گوشت سے پختہ اور مضبوط تر ہوتی ہیں کیوں کہ یہ گوشت کی محافظ ہیں، یہ خون کے لئے گویا برتنوں کا کام دیتی ہیں۔

قسط نمبر: ۵۰

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

جس آدمی پر اتنا قرض ہو جو اس کی جملہ ملکیت کے برابر ہو تو اس پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے، رہائشی مکان، گھر والوں کی ضرورت کے مویشی، غلاموں، ملازموں پر زکوٰۃ نہیں ہے، وہ ہتھیار اور آلہ جات جو روزمرہ کی زندگی میں کام آئیں اور سائنس وفقہ کی کتابیں جو علماء کے کام آئیں اور وہ اوزار جو صنعت کاروں کے لئے ضروری ہیں زکوٰۃ سے مستثنیٰ ہیں۔

امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ شہد میں زکوٰۃ کے قائل ہیں۔

حضرت ابوسیارہ المتعیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے خدمت نبویؐ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس شہد کے چھتے ہیں، آپؐ نے فرمایا، ادّ للعشور ،اس کا عشر ادا کرو (احمد ابن ماجہ المنتقی)

دوسرے ائمہ اور محدثین کہتے ہیں کہ یہ روایتیں ضعیف ہیں۔

زلزال : قرآن حکیم کی ۹۹ویں سورت جو آٹھ آیتوں پر مشتمل ہے اس کا نزول مدینہ منورہ میں ہوا تھا۔

زمرہ

زمرۂ لایحزنون سے مراد اولیاء اللہ کے گروہ سے ہے، خدائے تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

الآ انّ اولیآء اللّٰہ لا خوف علیہم ولاھم یحزنون ○ الّذین اٰمنوا وکانوا یتّقون ○ لھم البشریٰ فی الحیٰوۃ الدّنیا وفی الاٰخرۃ ط

ہاں اولیاء اللہ کو کوئی خوف اور غم نہیں ہے جو ایمان لائے اور تقویٰ کرتے ہیں ان کو دنیا اور آخرت میں بھی بشارت ہے۔

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اب خوش خبریوں کے علاوہ نبوت کا کوئی حصہ باقی نہیں رہا اور وہ خوشخبریاں رویائے صالحہ یعنی سچے خواب ہیں اور نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک ہیں۔ "یہ خوش خبریاں امر غیب اور مستقبل کی اصطلاحات اور مناظر ہوتی ہیں، جن لوگوں کو یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے ان کو اصطلاحاً اولیاء اللہ کہتے ہیں اور ان کے رتبہ کا نام ولایت ہے، یہ وہ لوگ ہیں جو دل میں خدا کا خوف رکھتے ہیں اور احکامات خداوندی کو بجالاتے ہیں، ہمارے اسلاف کا جذب دروں بھی یہی تھا اور ان کی اکثریت ان صفات کی حامل تھی۔ (تلمیحات)

زمزم : چاہ زمزم جو مکہ معظمہ کے اندر مسجد الحرام میں واقع ہے۔ (دیکھئے آب زمزم)

زمین

وہ شخص بڑا گناہ گار ہے جو کسی کی زمین زبردستی سے لے لے۔

حضرت ابوسلمہؓ کا بیان ہے کہ ان کے اور چند لوگوں کے درمیان زمین کے سلسلہ میں کچھ جھگڑا تھا، حضرت عائشہؓ کو اس کی خبر ہوئی تو فرمایا۔ اے ابوسلمہؓ زمین سے بچو اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص ایک بالشت زمین بھی کسی کا حق لے لے تو اس زمین کے ساتوں طبقے مثل طوق کے اس کو پہنائے جائیں گے۔ (بخاری ومسلم) قرآن مجید میں ہے۔ ھو الّذی جعل لکم الارض ذلولا فامشوا فی مناکبھا وکلوا من رزقہ والیہ النشور ○

اور وہ اللہ ہی کی ذات ہے جس نے زمین تمہارے لئے ہموار بنائی ہے تو تم اس کے اوپر چلو اور اس کا اگلا ہوا رزق کھاؤ۔ (۱۵:۶۷)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے پاس زمین ہو وہ یا تو خود کھیتی کرے یا پھر اس کو اپنے کسی دوسرے بھائی کو دیدے (بخاری ومسلم) زمین کو بٹائی پر دینے کا نام مزارعت اور پھل دار درختوں کو بٹائی پر دینے کو مساقاۃ کہتے ہیں۔

زمین سے جو سیال مادے نکلتے ہیں، مثلاً مٹی کا تیل، پیٹرول، تارکول، گندھک اور جواہرات وغیرہ میں امام ابوحنیفہؒ عشر کے اور امام احمد بن حنبلؒ ڈھائی فیصد زکوٰۃ کے قائل ہیں۔

زنا

حرام کاری، کسی اجنبی عورت سے غلط طریقے سے اپنی نفسانی خواہش پوری کرنا نہایت برا کام ہے۔ قدیم زمانہ سے آج تک انسانی معاشروں میں زنا کو جرم سمجھا گیا اور اس کی برائی کو شدت سے محسوس کیا گیا۔ اسلام میں شرک باللہ اور قتل نفس کے بعد زنا کو کبیرہ گناہ اور بدترین اور قبیح جرم قرار دیا گیا ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، بڑا گناہ کیا ہے، فرمایا یہ کہ تو کسی کو اللہ کا مدمقابل ٹھہرائے، حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے، پوچھا گیا پھر اس کے بعد، فرمایا کہ تو اپنے بچے کو اس خوف سے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانے میں شریک ہو جائے گا، پوچھا گیا اس کے بعد، تو فرمایا اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرے۔

(بخاری و مسلم، ترمذی، نسائی)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدمی اپنے تمام حواس سے زنا کرتا ہے، کسی کو نظر بھر کے دیکھنا، آنکھوں کا زنا ہے، لگاوٹ کی باتیں کرنا زبان کا زنا ہے، آواز سے محظوظ ہونا کانوں کا زنا ہے، ہاتھ لگانا اور ناجائز مقصد کے لئے چلنا پھرنا پاؤں کا زنا ہے اور آخر میں شرمگاہیں اس کی تکمیل کر دیتی ہیں یا تکمیل کرنے سے رہ جاتی ہیں۔ (بخاری)

ابوامامہ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کی نگاہ کسی عورت کے حسن پر پڑے اور نگاہ پھیر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی عبادات میں لطف لذت پیدا کر دیتا ہے۔ (مسند احمد) ہاں البتہ آدمی جس عورت سے نکاح کا خواستگار ہو اسے ایک نظر دیکھ لینے میں برائی نہیں۔ مغیرہ بن شعبہؓ کی روایت ہے کہ میں نے ایک جگہ نکاح کا پیغام دیا، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم نے لڑکی کو دیکھا۔ میں نے عرض کیا نہیں فرمایا، اسے دیکھ لو اس طرح زیادہ توقع کی جا سکتی ہے کہ تمہارے درمیان موافق ہوگی۔ (احمد، ترمذی، نسائی)

زنا گناہ کبیرہ میں سے ہے اور اس کے مرتکب پر حد لازم ہے بشرطیکہ وہ عاقل و بالغ ہو۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِىْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَة.

زنا کار عورت اور زنا کار مرد دونوں میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو (۲:۲۴) یہ دراصل محض زنا کی سزا ہے اگر بدکار مرد اور عورت شادی شدہ اور آزاد ہیں تو دونوں کو سنگسار کر دیا جائے مگر ثبوت کے طور پر چار گواہوں کا ہونا لازمی ہے۔ اگر کوئی آدمی خود ہی اقبال جرم کرنا چاہے تو وہ قاضی کے سامنے چار بار اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور اس کی سزا پانے سے پہلے کسی بھی وقت وہ اپنے بیان سے انحراف بھی کر سکتا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز عشاء کی نماز ادا کر کے لوٹا تو دیکھا ایک عورت میرے دروازہ پر کھڑی ہے۔ میں نے اسے سلام کیا اور اپنے حجرہ کا دروازہ بند کر کے نفل پڑھنے لگا، تھوڑی دیر بعد دستک ہونے پر دروازہ کھولا تو اس عورت کو کھڑا پایا، میں نے پوچھا۔ کیا چاہئے، بولی، ایک سوال پوچھنا ہے۔ میں نے زنا کا ارتکاب کیا ہے ناجائز حمل ہوا، بچہ پیدا ہوا تو میں نے اسے مار ڈالا کیا اب میرے گناہ کی معافی کی کوئی صورت ہے۔ میں نے نفی میں جواب دیا تو وہ بڑی حسرت کے ساتھ آہیں بھرتی ہوئی چلی گئی، یہ کہتی تھی کہ افسوس، یہ حسن آگ کے لئے پیدا ہوا ہے۔ صبح میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کا واقعہ سنایا تو فرمایا تم نے بڑا غلط جواب دیا، کیا تمہیں قرآن مجید کی یہ آیت یاد نہیں۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا○ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا○

اور وہ جو خدا کے ساتھ کسی اور کو معبود نہیں پکارتے اور جن جاندار کا مارڈالنا خدا نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے مگر جائز طریق پر (حکم شریعت کے مطابق) اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے گا سخت گناہ میں مبتلا ہوگا، قیامت کے دن اس کو دوگنا عذاب ہوگا اور ذلت و خواری سے اس میں ہمیشہ رہے گا مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے تو خدا ایسے لوگوں کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور خدا تو بخشنے والا مہربان ہے (۲۵:۶۸، ۷۰)

اس کے بعد میں نے اس کو ڈھونڈا، رات کو عشاء کے وقت وہ ملی، میں نے اسے بشارت دی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب بتادیا تو وہ سجدے میں گر گئی، اپنے گناہ سے توبہ کر کے اس نے اپنی لونڈی کو اس کے بیٹے سمیت آزاد کر دیا۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّسَآءَ سَبِيْلًا ۝

اور زنا کے قریب بھی نہ پھٹکو، حقیقت یہ ہے کہ وہ سراسر بے حیائی ہے اور بدترین راستہ ہے۔ (۳۲:۱۷)

اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ط

بدکار مرد نکاح نہیں کرتا مگر بدکار عورت سے یا شرک کرنے والی عورت سے، بدکار عورت کو بھی بدکار یا مشرک مرد کے سوا کوئی اور نکاح میں نہیں لاتا اور یہ (یعنی بدکار عورت سے نکاح کرنا) مومنوں پر حرام ہے۔ (۳:۲۴)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص زنا کرتا ہے اس کا ایمان قلب سے نکل کر سائبان کی طرح اوپر اٹھ جاتا ہے اور بعد (توبہ) واپس آتا ہے۔ حضرت میمونہؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت میں اس وقت تک خیر باقی رہے گی جب تک ان میں ولدالزنا نہیں ہوں اور جب ان میں ولدالزنا کی کثرت ہو جائے تو قریب ہے کہ عذاب الٰہی انہیں اپنی لپیٹ میں لے لے۔

زنار

یہودی اور نصاریٰ جو پٹی باندھتے ہیں اسے فارس میں زنار کہتے ہیں۔ ہندوستان میں برہمن بھی ڈوری باندھتے ہیں، صوفیوں کے نزدیک دین کی راہ میں خلوص وسعی کرنا زنار کہلاتا ہے۔

زنانہ : مسلمان گھروں میں عورتوں اور بچوں کے لئے گھر کے جس حصہ کو مخصوص کیا جاتا ہے اسے زنانہ کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر:۴

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

پھر جب حضرت جنید بغدادیؒ کے وعظ کی شہرت عام ہوئی تو ایک دن ایک عیسائی نوجوان آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا۔ "لوگ آپ کو شیخ زمانہ کہتے ہیں۔"

"یہ لوگوں کا حسن ظن ہے۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے عیسائی نوجوان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "اگر تم یہی بات کے کہنے کے لئے میرے پاس آئے ہو تو اپنا وقت برباد نہ کرو، میں اللہ کا ایک بندہ ہوں، اس کے سوا کچھ نہیں، مقام شیخ بہت بلند ہے، جو میری دسترس سے باہر ہے۔"

"دراصل میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کی زبان سے پیغمبر اسلام کے اس قول کی تشریح سن سکوں۔" یہ کہہ کر عیسائی نوجوان نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک سنائی۔ "مومن کی فراست سے ڈرو کہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے، اس کا کیا مطلب ہے؟"

عیسائی نوجوان کا سوال سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے سر جھکا لیا، حاضرین مجلس نے محسوس کیا جیسے حضرت شیخ کسی خاص نکتے پر غور فرما رہے ہیں، چند لمحوں بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے سر اٹھایا اور عیسائی نوجوان کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "اس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ اب تم مسلمان ہو جاؤ۔"

حضرت جنید بغدادیؒ کا ارشاد گرامی سنتے ہی عیسائی نوجوان آپ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا اور اس نے بر سر مجلس بہ آواز بلند اللہ کی وحدانیت اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر گواہی دی۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی مجلس میں اس وقت جو لوگ موجود تھے ان میں سے بعض افراد نے عیسائی نوجوان سے پوچھا۔ "تمہارا سوال کچھ اور تھا اور حضرت شیخ نے جواب کچھ اور دیا۔"

"حضرت شیخ نے میرے سوال کا صحیح جواب دیا۔" عیسائی نوجوان کہنے لگا۔ "میں بہت دنوں سے ایک عجیب سی ذہنی کشمکش میں مبتلا تھا کہ مذہب اسلام اختیار کروں یا نہ کروں؟ میرا دل اسلام کی حقانیت کی طرف کھنچتا تھا مگر میرے پیروں میں آباو اجداد کے عقائد کی زنجیر تھی، اسی دوران میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ سنی اور اس کی تشریح کے لئے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضرت شیخ کے کشف باطنہ کا یہ حال ہے کہ میری ذہنی کشمکش سے آگاہ ہو گئے، پھر مجھے یقین آ گیا کہ واقعتاً مومن اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ کا یہ روحانی سفر بلندیوں کی طرف جاری تھا کہ آپ کو اپنی زندگی کے دوسرے جانگداز صدمے سے دوچار ہونا پڑا، پہلا صدمہ آپ کے استاد گرامی حضرت شیخ ابوعبداللہ حارث محاسبیؒ کی جدائی کا تھا۔ یہ المناک واقعہ ۲۴۳ھ میں پیش آیا تھا، آٹھ سال بعد یعنی ۲۵۱ھ میں حضرت شیخ سری سقطیؒ بھی دنیا سے رخصت ہو گئے، اگرچہ حضرت جنید بغدادیؒ کے والد محترم جناب محمد بھی چند سال پہلے وفات پا چکے تھے لیکن اس موقع پر آپ نے صبر و ضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ "مجھے والد محترم کی جدائی شاق ہے لیکن میں ابھی یتیم نہیں ہوا ہوں۔"

لوگوں نے پوچھا۔ "شیخ! یہ بات آپ کس طرح کہہ رہے ہیں؟"

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "ابھی میرے شیخ حضرت سری سقطیؒ حیات ہیں۔"

اور یہ واقعہ بھی ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ سات سال کی عمر سے حضرت سری سقطیؒ کے ساتھ اس طرح وابستہ تھے کہ وہی آپ کے لئے باپ تھے اور وہی ماں کا درجہ رکھتے تھے، حضرت سری سقطیؒ کو بغداد کے اس خطے میں دفن کیا گیا جسے "شونیزیہ" کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اہل دل کی نظر میں اس خطۂ ارضی کی بہت اہمیت ہے، یہی وہ مبارک مقام ہے جہاں بڑے بڑے مشائخ محو خواب ہیں۔

☆☆☆☆

اگرچہ اب حضرت جنید بغدادیؒ کو تصوف کے سلسلہ میں کسی رہنما کی ضرورت نہیں تھی لیکن سوز عشق آپ کو ہمہ وقت مضطرب رکھتا تھا، پھر اسی اضطراب نے حضرت جنید بغدادیؒ سے مطالبہ کیا کہ آپ حضرت شیخ ابو حفص عمر حدادؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر دل اور روح کی تشنگی مٹائیں۔

حضرت حدادؒ کا شمار اس زمانہ کے جلیل القدر اولیاء میں ہوتا ہے۔ حضرت حدادؒ کے سامنے جب بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا تو آپ کا چہرۂ مبارک اس قدر متغیر ہو جاتا کہ حاضرین مجلس بھی آپ کی اس کیفیت کو محسوس کر لیتے۔ حضرت حدادؒ نہایت سختی کے ساتھ شریعت پر عمل کرتے تھے، اس خارزار کبھی کسی نے آپ کے قدموں کو لڑکھڑاتے نہیں دیکھا۔

حضرت ابوحفص حدادؒ کا مشہور قول ہے۔ "جو شخص ہر وقت اپنے اعمال اور حالات کا اندازہ قرآن وحدیث کی روشنی میں نہیں کرتا اور اپنے دل کے جذبات کو ملزم نہیں ٹھہراتا اس کا نام مردوں کی فہرست میں نہیں ہے۔"

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ حضرت ابوحفص حدادؒ کی خدمت میں حاضر ہونے کے متعلق سوچ ہی رہے تھے کہ خوبیٔ تقدیر سے حضرت حدادؒ اپنے مریدوں اور خدمت گاروں کے ساتھ خود ہی بغداد میں جلوہ افروز ہوئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ کو اطلاع ملی تو آپ کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی، دوسرے دن ہی حضرت حدادؒ کی زیارت کے لئے حاضر ہوئے، جب خانقاہ کے اندر داخل ہوئے تو ایک عجیب منظر دیکھا۔ حضرت ابوحفص حدادؒ کے تمام مرید اور خدام سر جھکائے دست بستہ پیرو مرشد کے سامنے کھڑے تھے، حضرت جنید بغدادیؒ کو یوں محسوس ہوا جیسے حضرت حدادؒ کوئی شہنشاہ ہیں، دربار آراستہ ہے اور غلام گردنیں خم کئے کھڑے ہیں۔

ایک روحانی درسگاہ میں دربار سلطانی کی شان دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ آگے بڑھے اور حضرت ابوحفص حدادؒ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا۔ "شیخ! آپ اپنے مریدوں اور شاگردوں کو دربار شاہی کے آداب واطوار سکھاتے ہیں؟"

حضرت ابوحفص حدادؒ نے فرمایا۔ ابوالقاسم! جو کچھ تم کھلی آنکھوں سے دیکھ رہے ہو در اصل ایسا نہیں ہے، میں شاہی رعب وجلال کی حاجت نہیں رکھتا، مگر تم یہ بات ذہن نشین کر لو کہ ظاہری حسن ادب، باطنی حسن ادب کا عنوان ہوتا ہے، جس شخص کو اس ظاہری دنیا میں آداب کی تعلیم نہیں ملی ہے وہ دوسری دنیا میں بھی آداب کے لوازم کو بجا نہ لاسکے گا۔"

حضرت ابوحفص حدادؒ کا جواب سن کر حضرت جنید بغدادیؒ خاموش ہو گئے۔ واضح رہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ اس قدر محتاط صوفی تھے کہ زندگی بھر خرقہ نہیں پہنا، آپ کی درسگاہ کے آداب دوسری تمام خانقاہوں کے آداب سے مختلف تھے اور اسی وجہ سے آپ نے حضرت ابوحفص حدادؒ کی روش پر اعتراض کیا تھا مگر حضرت حدادؒ نے اپنے اس عمل کی وضاحت اس طرح کی کہ حضرت جنید بغدادیؒ پوری طرح مطمئن ہو گئے۔

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حضرت شیخ حدادؒ کو انتہائی عقیدت کے ساتھ مہمان بنایا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نہایت سادہ غذا استعمال فرماتے تھے مگر اپنے محترم مہمان اور ان کے خدمت گاروں کے لئے لذیذ اور پر تکلف کھانے پکواتے۔

حضرت ابوحفص عمر حدادؒ کچھ دن تک اس رسم میزبانی کو بغور دیکھتے رہے مگر جب حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف سے مسلسل پر تکلف دعوتوں کا اہتمام ہوتا رہا تو ایک دن حضرت حدادؒ نے فرمایا۔

"جنید! میرے ساتھیوں کو یہ نعمتیں کھلا کھلا کر ان کے نفس کو سرکش نہ بناؤ، فقیر کے نزدیک سچی مہمان نوازی یہ ہے کہ تکلف چھوڑ دو اور جو کچھ حاضر ہے اسے لا کر پیش کرو، اکثر ایسے تکلفات کا انجام یہی ہوتا ہے کہ میزبان اور مہمان میں مفارقت ہو جاتی ہے، اس کے برعکس بے تکلفی میں مہمان کا جانا اور قیام کرنا یکساں معلوم ہوتا ہے۔"

حضرت ابوحفص کا انتقال ۲۶۰ھ میں ہوا، حضرت جنید بغدادیؒ ۹ سال تک اس مرد جلیل کی روحانی صحبتوں سے فیضیاب ہوئے۔

آپ کے دیگر اساتذہ میں حضرت شیخ محمد بن علیؒ اور حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ کے اسمائے گرامی نمایاں ہیں۔ حضرت شیخ محمد بن علیؒ کا انتقال ۲۷۶ھ میں ہوا۔ حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ ۲۹۸ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے، اسی سال حضرت جنید بغدادیؒ نے انتقال فرمایا۔ ان تاریخی حوالوں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد بن مسروق طوسیؒ وہ بزرگ تھے جن سے حضرت جنید بغدادیؒ نے آخر عمر تک استفادہ کیا۔

علامہ ابن جوزی نے حضرت جنید بغدادیؒ کے ایک اور استاد حضرت یعقوب زیاتؒ کا بھی ذکر کیا ہے۔ حضرت یعقوب زیاتؒ کی عارفانہ شان کے بارے میں خود حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔

"میں پہلی بار اپنے استاد کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضرت شیخ یعقوبؒ کے دروازے پر بہت سے طالبات دیدار کھڑے تھے، ہمارا خیال تھا کہ حضرت شیخؒ ہمیں اندر آنے کی اجازت دیدیں گے مگر یکایک خانقاہ کے دروازے پر ایک خدمت گار نمودار ہوا اور اس نے ہم لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''شیخ نے فرمایا ہے کہ کیا تم لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا مشغلہ کافی نہیں جو اس کا ذکر چھوڑ کر میرے پاس آئے ہو؟''

حضرت شیخ یعقوب زیاتؒ کا ارشاد گرامی سن کر دوسرے درویش تو کچھ نہیں بولے مگر میں نے آپ کے خادم سے عرض کیا۔ ''جب حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہونا بھی اسی کے شغل میں داخل ہے تو پھر ہم لوگ کیوں حاضر نہ ہوں۔''

جب حضرت شیخ یعقوب زیاتؒ نے حضرت جنید بغدادیؒ کی بات سنی تو آپ کو اندر آنے کی اجازت دیدی۔ حضرت جنید بغدادیؒ نہایت ادب اور عقیدت کے ساتھ حضرت شیخ یعقوبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور توکل کے موضوع پر بحث چھیڑ دی۔ اتفاق سے اس وقت حضرت شیخ یعقوبؒ کے پاس ایک درہم موجود تھا، آپ نے فوراً اپنے ایک خدمت گار کو طلب کیا اور وہ درہم اس کے حوالے کر دیا پھر اس کے بعد ''توکل'' کے موضوع پر نہایت عالمانہ تقریر کی جسے سن کر حضرت جنید بغدادیؒ بہت متاثر ہوئے، پھر جب تقریر ختم ہوگئی تو آپ نے حضرت جنیدؒ کو مخاطب کر کے فرمایا۔

''مجھ اس بات سے شرم آئی کہ توکل پر گفتگو کروں اور خود میرے پاس کچھ رقم موجود ہو۔''

اس واقعہ سے قارئین اندازہ کر سکتے ہیں کہ حضرت شیخ یعقوب زیاتؒ کس شان کے صوفی تھے۔

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ ''میں نے دوسو اساتذہ سے اکتساب علم کیا، مگر یہ اہل طلب کی کم نصیبی ہے کہ وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے چند ہی استادوں کے حالات اور نام سے باخبر ہو سکے۔ باقی بزرگوں کے اسمائے گرامی اور حالات زندگی پر گہرا پردہ پڑا ہوا ہے، تاہم جن اساتذہ کے نام اور علمی کارنامے تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہیں انہیں دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ نابغۂ روزگار انسان تھے اور ان ہی کے بے داغ ہاتھوں نے اس لالۂ صحرائی کی حنابندی کی تھی۔

☆☆☆☆☆

عام طور پر اولیائے کرام نے طلب علم اور جذبۂ عشق کی پیاس بجھانے کے لئے انتہائی طویل اور دشوار گزار سفر اختیار کئے، مثال کے طور پر حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ ہی کو دیکھئے کہ بجستان (ایران) میں پیدا ہوئے، پھر اپنے پیر و مرشد حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ کے ساتھ مسلسل چودہ سال تک سفر میں رہے، پھر ملتان تشریف لائے جو اس وقت کفر و باطل کے اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔ اس کے بعد اجمیر تشریف لائے اور اس سنگلاخ علاقے میں ہمیشہ کے لئے سکونت پذیر ہوگئے جہاں کے دیوتا بھی پتھر کے بنے ہوئے تھے اور زمین بھی پتھر کی تھی اور اس پر بسنے والے انسان بھی پتھر کے دل و دماغ رکھتے تھے، اگر آپ تاریخ تصوف کا مطالعہ کریں گے تو ایسے بہت سے نام نظر آجائیں گے مگر شاید جنید بغدادیؒ وہ تنہا صوفی ہیں جو بغداد میں پیدا ہوئے، اسی شہر میں تعلیم حاصل کی اور اسی خطۂ ارض میں آسودۂ خاک ہوئے۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنی زندگی میں صرف دو بار حج بیت اللہ کی سعادت حاصل کی، ایک بار حضرت سری سقطیؒ سات سال کی عمر میں اپنے ہمراہ حجاز مقدس لے گئے تھے، پھر دوسری مرتبہ عہد جوانی میں آپ مکہ معظمہ حاضر ہوئے، ارکان حج ادا کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ مشائخ کی ایک مجلس میں تشریف فرما تھے۔ عشق الٰہی کا مسئلہ چھڑا ہوا تھا، ہر بزرگ اپنے اپنے تجربے اور مشاہدے کے اعتبار سے عشق کے رموز و نکات بیان کر رہا تھا۔ حضرت جنید بغدادیؒ پورے انہماک کے ساتھ مشائخ کی تقریریں سن رہے تھے، آخر بہت دیر بعد ایک بزرگ آپ سے مخاطب ہوئے۔

''شیخ بغدادیؒ! آپ بھی تو کچھ فرمائیے کہ عشق الٰہی کیا ہے؟''

مشائخ کی فرمائش سن کر حضرت جنید بغدادیؒ نے سر جھکا لیا اور کچھ دیر تک اسی حالت میں بیٹھے رہے، پھر آپ نے سر اٹھایا تو آنکھوں میں آنسو تھے۔ ''اے رہروان کوچۂ عشق! میں تم سے کیا کہوں کہ عشق الٰہی کیا ہے؟ جو بندہ اپنے نفس سے گزر جائے وہ اللہ کے قریب ہے، ظاہر کی آنکھ ہو یا دل کی، وہ ہر حال میں اسی کا جمال دیکھ رہا ہے۔ ایسے بندے کا دل اگر تجلیات حق سے جل جائے تو کیا تعجب ہے؟ اور اگر وہ مست و بیخود ہو جائے تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ قادر مطلق اس پر غیب کے پردے اٹھا دیتا ہے، پھر وہ کلام کرتا ہے تو اللہ کا اس کی زبان اللہ کے سوا کسی لفظ سے آشنا نہیں ہوتی ہے، وہ حرکت کرتا ہے تو اللہ کے حکم سے اور اگر ٹھہرتا ہے تو اللہ کی مرضی سے مختصر یہ کہ وہ اللہ کے لئے ہے اور اللہ ہی کے ساتھ ہے۔''

ابھی حضرت جنید بغدادیؒ اتنا ہی کہہ پائے تھے کہ تمام مشائخ بے چین ہو کر رونے لگے، پھر سب نے بیک زبان کہا۔ ”اے تاج العارفین! اس سے بڑھ کر عشق کی تعریف نہیں ہوسکتی، اللہ آپ کے کمالات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔“

☆☆☆☆☆☆

اسی سفر حج کا واقعہ ہے کہ ایک رات حضرت جنید بغدادیؒ تن تنہا طواف کعبہ کے لئے حاضر ہوئے تو اندھیرے میں ایک عورت بھی خانہ خدا کا طواف کررہی تھی، اچانک عورت کی پرسوز آواز اُبھری وہ طواف کے ساتھ کچھ عاشقانہ اشعار بھی پڑھتی جاتی تھی۔ حضرت جنید بغدادیؒ عورت کے اس عمل کو کچھ دیر تک برداشت کرتے رہے، پھر جب اس خاتون کی آواز طواف میں خلل انداز ہونے لگی تو آپ اس کے قریب پہنچے اور نہایت پرجلال لہجے میں فرمانے لگے۔

”اے بے خبر! تجھے اس مقدس و محترم مقام پر اپنا ناپاک آرزوئیں بیان کرتے ہوئے شرم نہیں آتی۔“

عورت نے معذرت کرنے کے بجائے اسی قسم کے چند اور عاشقانہ اشعار پڑھ دیئے۔ حضرت جنید بغدادیؒ مزید کچھ کہنا چاہتے تھے کہ وہ عورت آپ سے پوچھنے لگی۔ ”میں کیا کررہی ہوں، اسے چھوڑو، تم یہ بتاؤ کہ خدا کا طواف کرتے ہو یا خانہ خدا کا؟“

حضرت جنید بغدادیؒ نے کسی تامل کے بغیر فرمایا۔ ”ہم اہل ایمان خانہ خدا کا طواف کرتے ہیں۔“

حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سن کر عورت بے قرار ہوگئی اور اس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے نہایت پرسوز لہجے میں کہا۔ سبحان اللہ! تیری مخلوق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو پتھر کی طرح بے حس ہیں اور پتھر کے گرد طواف کرتے ہیں، انہیں بتا کہ تیری مرضی کیا ہے اور تو ان سے کیا چاہتا ہے؟“

عورت کی زبان سے ادا ہونے والے الفاظ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ پر وجد کی ایسی کیفیت طاری ہوئی کہ دنیا ومافیہا سے بے خبر ہوگئے، پھر جب ہوش آیا تو وہ عورت غائب تھی جس نے آپ کو بڑے موثر انداز میں توحید پرستی کا سبق دیا تھا۔

☆☆☆☆☆

آٹھویں قسط

ایک عجیب وغریب داستان

جو دلچسپ بھی ہے اور ہوش ربا بھی

محسن ہاشمی

ایک ایسے شخص کی داستان جو حقیقتاً حق کی تلاش میں تھا۔ دوران جستجو اس کی ملاقاتیں مختلف مسالک کے لوگوں سے ہوئیں وہ غیر مقلدین سے بھی ملا، وہ دیوبندی، بریلوی، جماعت اسلامی کے لوگوں سے بھی ملا۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں سے بھی اس کی ملاقاتیں رہیں۔ اس کا گھر جنات کی آماجگاہ تھا، لیکن وہ تعویذ گنڈوں اور روحانی عملیات کا قائل نہ تھا۔ اس کا حشر کیا ہوا؟ وہ اپنی ذاتی محبت میں کامیاب رہا یا ناکام؟ جنات کی شرارتوں سے اس کو نجات مل سکی یا نہیں اور اس نے بالآخر کس مسلک کو راہ اعتدال پر پایا؟ یہ سب کچھ جاننے کے لئے اس داستان کو پڑھیں۔ اس داستان میں خوف بھی ہے، کرب بھی ہے، راحتیں بھی ہیں اور صدمات بھی۔ اس داستان کا ایک ایک حرف آپ کو متاثر کرے گا اور آپ کے ذہن کو یقیناً کسی منزل تک پہنچائے گا۔ (ح،ہ)

گڑیا کی ناگہانی وفات نے شہناز کی کمر توڑ ڈالی، یہ حادثہ بھی شہناز کے لئے پچھلے حادثوں کی طرح بہت بڑا تھا، اس حادثہ کو بھی عمر بھر بھلانا ممکن نہیں تھا، گڑیا شہناز کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھی اور اس کے مرحوم شوہر کی خاص منظور نظر بھی تھی، گھر کے بھی افراد اس پر اپنی جان چھڑکتے تھے، آج اس کی جدائی کا غم سبھی کے لئے بہت بڑا تھا۔ سہیل بہت افسردہ تھا اور بہت شرمندہ بھی تھا، گڑیا کے معاملہ میں وہ خود کو قصوروار سمجھ رہا تھا، اس کی سوچ یہ تھی کہ اس نے جنات کے اثرات کو ایک طویل عرصہ تک لایعنی بات سمجھا اور گڑیا کے علاج کی طرف سنجیدگی کے ساتھ توجہ نہیں دی اور جب اسے اثرات باتوں کا کچھ یقین آیا تو اس وقت تک بہت دیر ہو چکی تھی اور جنات نے اس کو حسب وعدہ ختم کر دیا تھا۔ سہیل کو یقین تھا کہ گڑیا کی موت جنات کی کارستانیوں کا نتیجہ ہے، آج اس کے دل پر غموں کے پہاڑ ٹوٹ گئے، نشاء کی جدائی کے ساتھ ساتھ گڑیا کی بھی جدائی اس کے لئے قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھی لیکن انسان پر کچھ بھی گزرے زندگی کا بوجھ تو اسے اٹھانا ہی پڑتا ہے۔

نشا کی رخصت پر سرور صاحب بہت اُداس تھے وہ اپنے اصولوں کے پکے تھے، اپنی روایتوں اور اپنی عادتوں سے اِدھر اُدھر ہونے کو وہ اپنی شان کے خلاف سمجھتے تھے، لیکن نشا کی رخصتی پر انہیں نشا کی جدائی کے غم کے ساتھ سہیل کا بھی غم تھا، وہ بار بار سہیل کو بہ نظر شفقت دیکھ رہے تھے، جب نشا رخصت ہو گئی اور گڑیا کا جنازہ بھی اگلے دن قبرستان کی طرف روانہ ہو گیا تو سرور صاحب کی حالت غیر ہو گئی تھی، ان کے پورے جسم میں لرزہ طاری ہو گیا تھا، وہ قوی اعضاء کے انسان تھے اور پچپن سال میں بھی پوری طرح تندرست دکھائی دیتے تھے لیکن اس دن ان کے ہاتھ پیروں میں دم نہیں تھا، ان کی آنکھوں میں کبھی ایک آنسو بھی نظر نہیں آتا تھا، بڑے بڑے صدمات کو وہ ہنستے ہوئے جھیل لیتے تھے، لیکن گڑیا کا جنازہ رخصت کرتے وقت وہ بری طرح کانپ رہے تھے اور ان کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ انہوں نے شہناز کے سر پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ شنو صبر سے کام لینا، بچوں کو بھی صبر کی تلقین کرنا، ہم نے گڑیا کے اثرات کو سنجیدگی سے نہیں لیا، ہم سبھی قصوروار ہیں، اس وقت انہوں نے سہیل کو بھی لپٹا کر پیار کیا اور اس کو بھی صبر وضبط کی تلقین کی۔

دن تو گزر ہی جاتے ہیں، لیل ونہار کی گردش کہاں رُکتی ہے، کچھ دن رو پیٹ کر سب اپنے اپنے دھندوں میں لگ گئے۔ سہیل اور اس کی بہنیں بھی رونے اور تڑپنے کی رسم ادا کر کے آپس میں ہنسنے بولنے پر مجبور ہو گئیں۔ اس دوران نشا بھی شہناز کے گھر آئی اور کافی دیر تک وہ شہناز سے گڑیا کی باتیں کرتی رہی اور رو رو کر گڑیا کو یاد کرتی رہی، اس نے تنہائی

میں اپنی پھوپھی سے کچھ اور باتیں بھی کیں جن کی خبر گڑیا کی بہنوں کو نہیں ہوسکی۔ اتفاقاً اس سہیل کو سرور صاحب نے کسی کام کے لئے بھیج دیا تھا، اس لئے اس کی ملاقات نشا سے نہ ہوسکی، نشا کے چلے جانے کے بعد جب سہیل گھر واپس ہوا تو اس نے اپنی ماں کو بہت اُداس پایا، اس نے محسوس کیا کہ شہناز حد سے زیادہ افسردہ ہے، اس نے اپنی افسردگی کی وجہ معلوم کی۔ شہناز نے کوئی جواب نہیں دیا وہ بے اختیار رو پڑی اور اتنا روئی کہ اس کی آنکھوں کے کٹورے آنسوؤں سے بھر گئے، جب وہ روتے روتے بے قابو ہوگئی تو سہیل نے اس کی کولی بھرتے ہوئے کہا۔ امی مرنا جینا تو لگا ہی رہتا ہے اور کسی موت پر انسان رونے پر بھی مجبور ہوجاتا ہے لیکن عمر بھر تو کوئی نہیں روتا، گڑیا کی وفات کا دکھ ہمیں بھی ہے لیکن ایک دوسرے کی خاطر ہمیں جینا بھی ہے اور ہنسنا بھی ہے، آپ اگر اس طرح روتی رہیں اور اسی طرح بلکتی رہیں تو بات کیسے بنے گی آپ تو اپنی صحت کو تباہ کرلیں گی اور اگر ہم نے بھی رونا اور بلکنا شروع کردیا تو ہمیں کون سنبھالے گا۔

بیٹا مجھے گڑیا کی جدائی کا اتنا غم نہیں ہے۔" شہناز نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔"

تو پھر آپ کس کے لئے اتنے ڈھیر سارے آنسو بہا رہی ہیں۔ "سہیل نے پوچھا۔"

تھوڑی سی خاموش رہنے کے بعد اور اپنے ڈوپٹے سے اپنے آنسو پونچھنے کے بعد شہناز نے کہا کہ آج مجھے اندازہ ہوا ہے کہ انسان لمحوں میں جو غلطی کرتا ہے اس کی سزائیں اس کو صدیوں تک بھگتنی پڑتی ہے۔

کیا مطلب؟" "مسکان بولی۔"

آج میرا دل بہت کٹا، آج مجھے اس بات کا بہت دکھ ہوا کہ میری خواہ مخواہ کی غیرت اور بے وجہ کی جھجک نے مجھے سرور بھائی سے شہناز کا ہاتھ مانگنے سے روکا، کاش میں تمہارے لئے نشا کو مانگ لیتی تو اتنے سارے دل ٹوٹنے سے محفوظ رہتے۔

اب جو ہوا سو ہوا۔" "سہیل نے غم سے بھری آواز میں کہا۔" میں تو آپ کی خاطر اور اپنی پیاری پیاری بہنوں کی خاطر اسے بھولنے کی کوشش کررہا ہوں اور نشا اپنی دنیا میں خوش بخوش ہے، اس کو ایک خوبصورت ساتھی مل گیا ہے، اسے اب سہیل زیادہ دنوں تک یاد نہیں رہے گا۔

تم غلط سمجھتے ہو، نشا تمہیں عمر بھر نہیں بھول سکتی، وہ بھول بھی جاتی اگر اس کو اس کا شوہر صحیح مل جاتا۔

امی! یہ تم کیا کہہ رہی ہو، سہیل شہناز کی بات سن کر ہکا بکا رہ گیا، وہ سراپا سوال بن گیا، اس نے اپنی ماں کی بھیگی ہوئی آنکھوں کو صاف کرتے ہوئے کہا، نشا آئی تھی کچھ بتا رہی تھی کیا؟

نشا خوش نہیں ہے، اس کی زندگی برباد ہوگئی ہے، اس نے بتایا وہ بہت دکھی ہے۔

آخر کیوں؟" مسکان اور عرشی نے ایک ساتھ کہا۔" اور سہیل تو محو حیرت بنا رہا۔

تم بچے ہو، میں تمہیں کیا بتاؤں، شہناز بولی۔ میں تمہیں کیسے سمجھاؤں ایک عورت کو جو کچھ اپنے شوہر سے چاہئے وہ اسے کبھی نہیں مل سکتا اور یہ ایسی بات ہے کہ نشا کسی سے صاف طور پر کہہ بھی نہیں سکتی، شاید اس کو ساری زندگی گھٹ گھٹ کر گزارنی پڑے گی۔ کاش مجھے اسے تمہارے لئے مانگ لیتی، نہ تمہارا دل ٹوٹتا نہ نشا کو عمر بھر کے صدمات برداشت کرنے پڑتے۔

اُدھر سرور صاحب بھی کئی دن سے بہت اُداس تھے، نشا گھر آئی ہوئی تھی، وہ بظاہر ہر وقت ہنستی رہتی تھی اس کی کھلکھلاہٹ ایک عام لڑکیوں کی طرح تھی جو شادی کے بعد اپنے مائیکہ میں ہنس ہنس کر اور کھلکھلا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہیں کہ وہ سسرال میں بہت خوش ہیں لیکن ماں باپ کا دل تو ماں باپ کا ہی دل ہوتا ہے وہ ایسی بہت سی باتوں کو تاڑ لیتا ہے جن کو سمجھنے کے لئے الفاظ کا سہارا لینا نہیں پڑتا، آج صبح سرور صاحب نے اپنی بیوی ساجدہ سے کہا۔ بیگم مجھے ایسا لگتا ہے کہ ہماری نشا خوش نہیں ہے۔

ہاں۔ ساجدہ نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیتے ہوئے کہا۔ مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے کہ لیکن میں پوچھتی ہوں تو وہ کچھ نہیں بتاتی زیادہ پوچھتی ہوں تو رونے لگتی ہے۔

میرے نزدیک عارف کا مزاج بھی کچھ اچھا نہیں ہے۔" سرور صاحب نے کہا۔" وہ ہمارے یہاں آتا جاتا بھی نہیں ہے اور ہمارے کسی بھی کام میں کسی بھی طرح کی دلچسپی کا اظہار بھی نہیں کرتا۔ میں ایک دن جب اس کو اپنی فیکٹری دکھا رہا تھا تو اس نے کسی بات کو دلچسپی کے ساتھ

نہیں سنا، حد تو یہ ہے کہ ابھی میں اس کو اپنے نئے منصوبوں سے آگاہ بھی نہیں کر پایا تھا کہ اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھ کر کہا، پاپا مجھے جانا ہے، میں پھر کبھی آپ کی باتیں سنوں گا۔ بیگم سچ جانو اس دن مجھے بہت برا لگا، جب کہ دوبئی سے واپس آنے کے بعد سہیل نے ہماری ایک ایک بات کو پوری دلچسپی سے سنا اور ہماری فیکٹری اور ہمارے پھیلے ہوئے کاموں کو دیکھ کر بار بار وہ یہ کہتا رہا کہ ماموں جان آپ اتنے بہت سارے کام اکیلے کس طرح سنبھالتے ہیں۔

سہیل تو ایک ہیرا ہے۔'' ساجدہ بولی۔''

اور اس ہیرے کو ہم نے خود ہی کھو دیا ہے۔'' آج جو سرور صاحب کی زباں پر یہ بات آ ہی گئی۔''

کیا آپ پچھتا رہے ہیں۔'' ساجدہ نے پوچھا۔''

جی ہاں۔ مجھے دکھ ہے کہ میں نے اپنے فیصلے پر نظر ثانی نہیں کی، مجھے سہیل پر رحم آتا ہے، میں نے اپنی بیٹی کا دل بھی توڑا، مجھے پہلی بار یہ محسوس ہو رہا ہے کہ انسان کی انا اور اس کے اصول کبھی کبھی اس کے لئے وجہ مصیبت بن جاتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میری پیاری سی بیٹی کو وہ خوشی نہیں ملی ہے جو ہر لڑکی کا پیدائشی حق ہے وہ ہنستی ہے، قہقہے لگاتی ہے لیکن اس کی ہنسی اور اس کے قہقہوں کے پیچھے مجھے کوئی غم کروٹیں لیتا ہوا نظر آتا ہے، خیر بیگم! برا ہوا جو کچھ ہوا، لیکن تم یہ جاننے کی کوشش ضرور کرنا کہ ہماری بیٹی اپنی سسرال میں خوش بھی ہے یا نہیں۔

وہ آپ کی بیٹی ہے۔'' ساجدہ نے غمگین لہجہ میں کہا۔'' مرتے مر جائے گی لیکن کوئی بات نہیں بتائے گی، پھر بھی میں اس سے پوچھنے کی کوشش کروں گی۔

ابھی ساجدہ کی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی کہ کمرے میں نشا داخل ہوئی، آج اس نے نیلے رنگ کا غرارے کا سوٹ پہن رکھا تھا، وہ بے حد خوبصورت لگ رہی تھی، اسے دیکھ کر سرور صاحب بولے، آؤ بیٹا بہت عمر ہوگی تمہاری، ابھی تمہارا ہی ذکر چل رہا تھا۔

تمہارے پاپا کہہ رہے تھے کہ تم کچھ کھوئی کھوئی نظر آ رہی ہو۔'' ساجدہ نے بات بنائی۔''

نہیں پاپا۔ میں تو آپ کی دعاؤں سے بہت خوش ہوں، عارف بہت اچھے ہیں اور ان کے گھر والے بھی مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔ پاپا آپ یقین رکھیں کہ میں آپ کے فیصلہ کا تمام عمر احترام کروں گی۔

ہمیں تم سے یہی امید بھی ہے۔'' سرور صاحب نے کہا۔'' لیکن اگر زندگی میں کوئی بات تمہاری منشا کے خلاف ہو تو مجھے ضرور بتا دینا، ماں باپ کو اپنا ہمدرد سمجھنا، اگر تم اپنا دکھ، اپنا غم ماں باپ کو بتاؤ گی تو صحیح مشورہ کسی کے بھی بارے میں تمہارے ماں باپ ہی دے سکتے ہیں۔

میں جانتی ہوں۔'' نشا نے کہا'' ماں باپ اولاد کے لئے مخلص بھی ہوتے ہیں اور اچھے مشیر بھی، ان کی خواہش تو یہی ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کی زندگی میں کوئی غم نہ آئے لیکن پاپا ماں باپ اولاد کی اچھی تقدیر نہیں بن سکتے۔ کاتب تقدیر کا قلم ماں باپ کے جذبات واحساسات کا لحاظ کر کے نہیں چلتا، اس لئے تقدیر کے لکھے ہوئے غم جھیلنے ہی پڑتے ہیں۔

تو پھر ہماری یہ سوچ صحیح ہے کہ تم کسی بنا پر غم زدہ ہو۔

نہیں، میں بہت خوش ہوں۔ آپ نے مجھے دنیا کی تمام نعمتیں دیں مجھے آپ نے سونے کے اتنے زیور بنا دیئے کہ میں سر سے پیر تک پیلی ہو گئی، آپ نے مجھے سب کچھ تو دیدیا۔

اور عارف؟'' سرور صاحب نے نشا کی آنکھوں میں اپنی آنکھیں گاڑتے ہوئے کہا۔''

نشا نے ایک ٹھنڈا سانس لیا پھر بولی۔ عارف بھی ٹھیک ہی ہیں، صحت مند ہیں، دیکھنے میں خوبصورت ہیں اور مجھ سے محبت بھی کرتے ہیں۔

پھر تم اُداس کیوں ہو؟'' ساجدہ نے پوچھا۔''

کون کہتا ہے کہ میں اُداس ہوں۔'' نشا بولی'' صبح سے شام تک میں سیکڑوں بار ہنستی ہوں اور ہزار بار قہقہہ لگاتی ہوں۔

لیکن ہمارا دل یہ کہتا ہے کہ کوئی غم ہے جس پر تم پردے ڈالنے کی کوشش کر رہی ہو۔

نہیں امی، مجھے کوئی غم نہیں ہے، آپ دونوں خواہ مخواہ فکر مند نہ ہوں، نشا کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ اٹھ کر کمرے سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد سرور صاحب نے کہا۔ اب تمہارا کیا خیال ہے؟ کیا یہ اپنی سسرال میں خوش ہے؟

مجھے تو نہیں لگتا کہ یہ خوش ہے لیکن یہ صحیح بات ہمیں نہیں بتائے گی اس کے لئے ہمیں اور کوئی راستہ اختیار کرنا پڑے گا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کی شادی سہیل ہی سے ہونی چاہئے تھی، سب کچھ معلوم ہونے کے

بعد بھی ہم نے اس کو دوسری جگہ بیاہ دیا یہ اس کے لئے سب سے بڑا ظلم تھا لیکن یہ ہماری عزت و آبرو کی خاطر ہنسی خوشی یہ غم سہہ گئی، بس اب دعا کیجئے کہ آگے ٹھیک ہی رہے، مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ کسی وجہ سے عارف سے اس کا دل نہیں مل رہا ہے۔

سہیل نے اپنی امی کی زبانی جب یہ سنا کہ نشا خوش نہیں ہے اور اس کو وہ خوشیاں نہیں ملیں جن کے خواب ہر لڑکی لڑکپن سے دیکھتی ہے تو اس کو بہت رنج ہوا، نشا کی جدائی اس کے لئے سوہان روح تھی لیکن وہ یہ سوچ کر مطمئن تھا کہ نشا کو اچھا شوہر اور اچھی سسرال مل گئی ہے، وہ سوچتا تھا کہ غم تو میں جھیل لوں گا لیکن نشا کی زندگی میں کوئی غم نہیں آنا چاہئے، آج اپنی امی کی باتیں سن کر اس کو بہت بڑا دھکا لگا اور بار بار اس کو نشا کی یاد آنے لگی اور اس کا چہرہ سہیل کی نظروں میں گردش کرنے لگا۔ وہ اپنی ماں کی باتیں سن کر ایک عجیب سی الجھن کا شکار ہو گیا، اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے اور کیا نہ کرے، اسی شام سرور صاحب نے اس کو بلایا اور پوچھا کہ اب تمہارا کیا ارادہ ہے، اسی شہر میں کام کروگے یا ایک بار پھر دوبئی جاؤگے؟

سہیل نے کہا۔ ماموں جان، میرا دل نہیں لگ رہا ہے میں جلد ہی دوبئی جانا چاہتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ کچھ پیسے کما کر اپنی بہنوں کی اچھی جگہ شادی کر دوں تا کہ امی بہنوں کے فرائض سے سبکدوش ہو جائیں۔

اور تمہاری شادی؟'' سرور نے سوالیہ نظروں سے سہیل کو دیکھا۔

ماموں جان، بس سمجھئے کہ میری شادی تو ہو گئی۔

وہ بھئی واہ، ہم ایسا کیسے سمجھ لیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے لئے لڑکی میں خود دیکھوں، اگر تمہاری اجازت ہو۔

ماموں جان، آپ تو میرے باپ کے درجہ میں ہیں، آپ کا مجھ سے کسی بھی بارے میں اجازت مانگنا میرے نزدیک ٹھیک نہیں ہے، آپ تو کسی بھی بارے میں مجھے اپنا حکم سنا سکتے ہیں، میں آپ کے حکم کی تعمیل کرنے میں کسی تامل کا اظہار نہیں کروں گا۔ اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد میں نے تو آپ ہی کو اپنا باپ مانا ہے۔

سرور صاحب نے سہیل کے خلوص کے سامنے اس طرح گردن جھکا لی جیسے وہ سہیل کے خلوص کے سامنے ہار گئے ہوں، انہیں اب آ کر یہ اندازہ ہو رہا تھا کہ سہیل ہی ان کا داماد بننے کا حق دار تھا لیکن اب کیا ہو سکتا تھا، اب تو جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا، اب پچھتانے سے کچھ حاصل بھی نہیں تھا۔

میں جلد از جلد دوبئی جانا چاہتا ہوں۔'' سہیل نے کہا'' میں چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسہ کماؤں اور اپنی بہنوں کو اور اپنی والدہ کو کچھ خوشیاں دے سکوں۔ ماموں جان میری زندگی کا اصل مقصد اپنی ماں اور بہنوں کو خوش رکھنا ہے اور اس کے لئے مجھے اپنا وطن چھوڑنا ہی پڑے گا۔

میری خواہش تو یہ تھی کہ یہاں رہ کر تم میرا کام سنبھالو لیکن تمہاری خواہش کے سامنے میں اپنی خواہشیں پوری کرنے کی ضد نہیں کروں گا تم جو بہتر سمجھو کرو، میری دعائیں تمہارے ساتھ اور مجھ سے اگر تمہیں کسی طرح کی مدد درکار ہو تو بے تکلف بتا دینا، تم نے مجھے باپ کہا ہے تو مجھے اپنا باپ ہی سمجھنا، انشاء اللہ میں ہر وقت تمہاری ہر طرح کی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں گا۔ کیوں کہ تمہارا تعاون کرنا میرا فرض منصبی ہے اور میں اس فرض سے بھی غفلت نہیں برتوں گا۔

سہیل، آؤ اندر آؤ، چائے پی کر جانا ہے۔'' ساجدہ نے کمرے میں داخل ہو کر کہا۔'' آجاؤ میں چائے بنا رہی ہوں، سہیل کو اندر جانا پڑا، چائے نوشی کے دوران اس کی نظر نشا پر پڑی، نیلے جوڑے میں وہ کوہ قاف کی پری لگ رہی تھی، محبت بھی کیا چیز ہوتی ہے، یہ کسی بھی حسن میں دس گنا اضافہ کر دیتی ہے۔ سہیل نے نشا کی ایک جھلک دیکھ کر اپنی آنکھیں جھکا لیں لیکن اس نے نشا کی اُداسی کو بھانپ لیا۔ سہیل نے ایک بار پھر اس کے دیدار کے لئے اپنی نظروں کو اٹھایا لیکن نشا وہاں سے ہٹ چکی تھی، وہ یہ جانتی تھی کہ سہیل اس کی افسردگی کو تاڑ جائے گا اور پھر ہفتوں پریشان رہے گا اور نشا سہیل کو پریشان کرنا نہیں چاہتی تھی۔

ساجدہ نے چائے نوشی کے دوران پوچھا۔ بیٹا کیا دوبئی جانے کا پکا ارادہ کر لیا ہے؟

سہیل نے کہا، ہاں ممانی جان، بہت رنگ رلیاں منا لیں، سوچتا ہوں اب اپنی ذمہ داریوں کو ادا کروں پڑے پڑے اپاہج سا ہو گیا ہوں۔

تم نے نشا کی شادی میں جو ہم لوگوں کا ہاتھ بٹایا وہ قابل قدر ہے، تمہارے ماموں تمہاری خدمتوں سے بہت متاثر ہیں، جب بھی تمہارا ذکر ہوتا ہے تمہاری تعریفوں کے پل باندھتے ہیں۔

تم شادی کے بعد سے ابھی تک نشا سے نہیں ملے، جاؤ وہ کمرے میں اکیلی ہے اس سے اس کا حال چال پوچھ لو۔

ممانی جان۔ سہیل نے یہ کہہ کر حیرت سے اپنی ممانی کو دیکھا۔

جاؤ۔ میں اجازت دے رہی ہوں، مجھے تم دونوں پر بھروسہ بھی ہے، جاؤ کمرے میں جاؤ۔

سہیل لڑکھڑاتے قدموں سے نشا کے کمرے میں پہنچ گیا، نشا نے سر جھکا کر ہاتھ کے اشارے سے سہیل کو سلام کیا اور بہت ہی آہستہ سے کہا، زہے نصیب تشریف لائیں۔

مجھے خود ممانی نے بھیجا ہے۔

تو کیا ہوا؟ ہمارا تمہارا ایک ہی رشتہ تو نہیں تھا۔

کیسی ہو؟

کیسا ہونا چاہئے۔

خوش ہو؟

خوشی کس چیز کا نام ہے؟ اگر اچھے کپڑوں کا نام ہے تو دیکھ لو میں نے کتنے اچھے کپڑے پہن رکھے ہیں اگر جسم پر زیور لادنے کا نام ہے تو دیکھو میں نے کتنے سارے زیور بھی پہن رکھے ہیں، اگر اچھا کھانے پینے کا نام ہے تو صبح ناشتے میں ممی نے اتنی ساری چیزیں کھلادی ہیں کہ بس اللہ کی پناہ، اور اگر خوشی ....

خوشی نام ہے دل کے اطمینان وسکون کا، سہیل نے نشا کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ روح کی گہرائیوں میں مچلنے والی اُن مسکراہٹوں کا جو کسی کو نظر نہیں آتیں لیکن انسان کی مسرتوں کا سب سے بڑا ثبوت ہوتی ہیں۔

سہیل، دل اور روح تو جب خوش ہوتے ہیں جب انسان کی دلی آرزوئیں پوری ہوجائیں، جب اس کے ارمانوں کے سر پر خوشیوں کا سہرا بندھ جائے اور اگر ایسا نہ ہو تو انسان کا دل کیسے خوش ہوگا، باقی دنیا کی ساری رسمیں تو انسان کو ہر حال میں ادا کرنی ہی پڑتی ہیں۔ سہیل کبھی کبھی تو دلہن کو سرخ جوڑا کفن کی طرح محسوس ہوتا ہے اور کمرہ سہاگ رات جو خوبصورت جھنڈیوں اور رنگ برنگے قمقموں سے سجایا جاتا ہے ایسا لگتا ہے جیسے یہ ایک قبر ہے اور اسی خوبصورت قبر میں انسان کی زندگی بھر کے سارے ارمان اور ساری خواہشیں دفن ہونے جارہی ہیں۔

تم ایسی باتیں کیوں کررہی ہو؟

میں جانتی ہوں کہ سچ کسی سے برداشت نہیں ہوتا، کیوں کہ سچ کڑوا ہوتا ہے اور کڑوی چیز کسے اچھی لگتی ہے۔

نشا! میں کتنا بدنصیب ہوں۔ ''سہیل نے کہا۔'' میں نے اپنی ہر خوشی کا گلا گھونٹ دیا تھا، محض اس لئے کہ میرے گھر والے اور تم خوش رہو اور تمہاری زندگی غموں سے دور رہے، تمہاری شادی پر میں نے سوچا تھا کہ میری جدائی کا احساس تمہیں وقتی طور پر رنجیدہ رکھے گا اس کے بعد تمہیں نئے گھر میں جاکر وہ تمام خوشیاں میسر آئیں گی جن خوشیوں کی خواہش ایک لڑکی کو اس وقت سے ہوتی ہے جب اس کے گڑیوں سے کھیلنے کے دن ہوتے ہیں لیکن آج تمہاری باتوں سے مجھے یہ اندازہ ہورہا ہے کہ شاید تمہیں..........

سہیل۔ ''نشا نے سہیل کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔'' تم میری چنتا چھوڑو، تمہیں زندہ رہنا ہے، زندہ رہنے کا مظاہرہ کرنا ہے، ہر قدم پر اس عورت کے لئے جس کا نام شہناز ہے اور جس نے اپنی غمناک زندگی میں صرف اور صرف تم سے ہی اپنی ساری امیدیں وابستہ کررکھی ہیں اور تمہاری معصوم بہنیں جنہوں نے اپنے باپ کی وفات کے بعد اگر خوشیوں کی کوئی آس رکھی ہے تو صرف تمہاری ذات سے۔ اگر تم نے اپنے ارادوں میں اپنے جوش اور اپنے استحکام کو باقی نہیں رکھا تو تمہارے گھر والے جیتے جی مرجائیں گے۔

نشا، یہ سب کچھ کہتے ہوئے جذباتی ہوگئی تھی، وہ ابھی کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی کہ اچانک ساجدہ کمرے میں داخل ہوئی اور اس نے آکر بتایا، سہیل تم فوراً گھر پہنچو۔ ساجدہ نے فون کرکے تمہیں بلایا، شاید گھر میں کوئی حادثہ ہوا ہے۔

سہیل یہ سنتے ہی کمرے سے نکل گیا اور وہ اپنے گھر کی طرف بھاگ کھڑا ہوا، گھر پہنچا تو اس نے دیکھا کہ گھر میں خون ہی خون بکھرا ہوا ہے اور اس کی امی عرشی کو لپٹی ہوئی ہیں، عرشی تقریباً بے ہوش تھی، شہناز زاروقطار رورہی تھی اس نے کانپتے ہوئے لب ولہجہ میں سہیل سے کہا، جس طرح کے دورے گڑیا کو پڑتے تھے اسی طرح کا دورہ اس عرشی کو بھی پڑا اور اس پر کوئی چیز حاضر ہوکر بول رہی تھی کہ ایک کو تو ہم لے گئے ہیں اب ہم دوسروں کو لے کر جائیں گے۔

سہیل نے دیکھا، عرشی کا جسم بالکل ٹھنڈا تھا اور گھر میں خون کی بارش ہوئی تھی، پورے صحن میں اس طرح خون پھیلا ہوا تھا جیسے سیکڑوں جانور ذبح کئے گئے ہوں۔ (باقی آئندہ)

نظر لگ جانا

جانوروں پر نظر

اگر گائے، بیل، بھینس، گھوڑے، اور نٹ، بکری یا بھیڑ پر نظر لگ گئی ہو جس سے جانور کا دودھ سوکھ گیا ہو یا اس کی تازگی ختم ہوگئی ہے اور جانور سست ہوگیا ہو یا سواری سے انکار کرتا ہو تو ایک پاؤ گیہوں کا آٹا لے کر اس کو گوندلے اور اس کا پیڑا بنالے اس پر سات بار باوضو الحمد شریف، آیۃ الکرسی سات بار، قل یا ایھا الکافرون سات بار قل ھو اللہ احد سات بار قل اعوذ برب الفلق سات بار قل اعوذ برب الناس سات بار، پڑھ کر اس آٹے پر دم کرکے اس آٹے کو پیڑے پر پھونک مار دے اور جانور کو کھلادے انشاء اللہ نظر بد دور ہو جائے گی۔

نظر کی شناخت

نظر کا علاج اور پہچان کہ آیا مریض کو نظر لگی ہے یا کوئی بیماری پیدا ہوئی ہے۔ ایک انڈہ مرغی کا لے کر اس پر یہ کلمات سات جگہ لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ تَسْلِیْمًامَدَحَ قَرَعَ اور پھر انڈہ کو اپنی ہتھیلی میں لے کر اس کے نیچے سبز دھنیہ خشک کے ہوئے کی دھونی آگ جلا کر دیں اور دھونی دیتے وقت قل ھو اللہ احد کی پوری آیت پڑھتے رہیں انڈہ جب از خود کھڑا ہو جائے تو پھر اس انڈے کو توڑ دیں، اس کے اندر سے خون کے سرخ نقطے نظر آئیں تو جان لیں کہ نظر لگی ہے اسی انڈہ کی زردی میں تھوڑی سی لے کر نظر لگے ہوئے کے ماتھے (پیشانی) پر مالش کریں اس وقت اچھا ہو جائیگا۔

برائے نظر بد

اگر کسی بچے کو بار بار نظر لگتی ہو یا بار بار بیمار ہوتا ہو اس کے لئے مندرجہ ذیل کلمات باوضو ایک کاغذ پر لکھ کر موم جامہ کرکے اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ بچہ کو نظر بد اور بار بار بیمار ہونے سے محفوظ رہیگا۔ وہ کلمات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ ٥ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِہٖ وَعِقَبِہٖ وَشَرِّ عِبَدِہٖ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیْطَانِ وَاَنْ یُّحْضُرُوْنَ٥

انسان اور جانور سے نظر بد دور کرنا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ٥وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِھِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّہٗ لَمَجْنُوْنٌ٥ وَمَا ھُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعَالَمِیْنَ٥ (القلم) پاک پانی لے کر اس پر یہ آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں مریض کو کہیں کہ وہ اس پانی میں سے نو گھونٹ پیئے اور ہر گھونٹ پر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھے۔ باقی بالٹی یا کسی بڑے برتن میں ڈال کر اس میں اور پانی ملا کر پورے جسم پر بہالے انشاء اللہ سخت سے سخت نظر دور ہو جائے گی۔ یہ عمل جانوروں پر بھی کیا جاسکتا ہے انہیں پانی پر دم کرکے پانی پلایا جائے۔ نیز جس پر نظر لگی ہو اس پر یہ آیات پڑھ کر دم بھی کیا جاسکتا ہے انسان ہو یا جانور نیز وہ جنہیں اکثر و بیشتر نظر لگ جاتی ہے انہیں یہ آیات روزانہ سات مرتبہ پڑھنی چاہیے۔

نظر بد کا علاج

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حَرَّ وَبَرْدَھَا وَوَ صَبَھَا.

یہ دعا سات بار پڑھ کر دم کریں بے حد نافع ہے۔

نظر بد کا مسنون علاج

جس کی نظر لگی ہو وہ وضو کر کے استعمال شدہ پانی اس شخص پر چھڑکے جسے نظر لگی ہو ویسے بھی وضو کا پانی چھڑنے سے نظر کا علاج ہو جاتا ہے۔

گجرات تجربہ گاہ کی کسوٹی پراب پورا ہندوستان

تبسم فاطمہ

۲۰۰۳ء میں گجرات خوف ودہشت کی پہلی مسلم مخالف لیبارٹری بن کرسامنے آیا۔اس وقت مودی کی مخالفت این ڈی اے میں بھی ہوئی اورمیڈیانے بھی کھل کر گجرات کے معصوم مقتول مسلمانوں کا ساتھ دیا۔ مگر تب امید نہیں تھی کہ گجرات کا تجربہ اتنا ہٹ ثابت ہوگا کہ مودی اس ملک کے ہیرو بن جائیں گے۔اورایک دن اسی ہٹ فامولے کی بنا پر وزیراعظم کا تاج ان کے سر پر ہوگا۔بارہ برس قبل جومیڈیا مودی کے خلاف تھاوہی میڈیا مودی کے اشاروں پر ناچنے لگے گا۔ایک بنیادی سوال ہے کہ آج جس طرح کے واقعات سامنے آرہے ہیں۔کیا یہ محض دو برس کی پیداوار ہیں؟ اس کا سیدھا جواب ہے، نہیں۔اس کا ایک جواب آج بھی ملک کی تقسیم اور پاکستان سے وابستہ ہے۔جبکہ آزادی کے بعد پیداہونے والی نسلیں بھی بزرگ ہوچکی ہیں اورنئی نسل ملک کی غلامی اور جنگ آزادی سے اس حد تک واقف نہیں،جس حد تک ہونا چاہئے۔ یہ ایک پہلو ہے۔ دوسرا پہلو خطرناک ہے۔ آئین اور جمہوریت اقلیتوں کو کمزور کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ راشٹر واد اور حب الوطنی کے جذبوں کی نمائش کا کھیل ان دنوں زوروں پر ہے۔ جے این یو کے بعداب یہی قصہ ان آئی ٹی کشمیر میں دوہرایا جارہا ہے۔مودی حکومت کے کچھ وزیراس بات کو دہراچکے ہیں کہ حب الوطنی کا اظہار ضروری نہیں۔خود یہی بات آرایس ایس کے سربراہ موہن بھاگوت بھی اٹھاچکے ہیں۔ پھر کیا بات ہے کہ یہ آگ بڑھتی چلی جارہی ہے اور حکومت خاموش ہے۔ان آئی ٹی کشمیری کے طلباء پر پہلی بار نقاب یا حجاب لگاکراپنا بیان دے رہے ہیں۔انہیں خدشہ اس بات کا ہے کہ معاملہ کوسیاسی رنگ دے کر کہیں انہیں دیش دروہی ،مجرموں کی قطار میں نہ کھڑا کردیا جائے۔وزیراعظم نریندرمودی کواس بات کا احساس ہونا چاہئے کہ یہ معاملہ کسی بھی دوسرے سیاسی معاملے سے زیادہ حساس اورسنگین ہے۔

مودی تجربہ گاہ کومضبوط بنانے کا کام کانگریس نے کیا۔کانگریس کی سیاسی حکمت عملی یہ تھی کہ مسلمانوں کا شکار بھی کرواوران کی حمایت بھی کرو۔ نام نہاد سیکولر کردار کو بحال رکھنے اور ووٹ بینک کے لئے کانگریس مسلمانوں کواپنا مہرہ بنایا۔کانگریس مسلمانوں کے لئے درد مندی اور ہمدردی کا مظاہرتو کرتی رہی لیکن کبھی بھی مسلمانوں کا مستقبل سنوارنے کے لئے کوئی ٹھوس قدم اٹھانے سے کتراتی رہی۔نہرو نے ۱۹۵۰ میں ریزرویشن سے بھی مسلمانوں کوکنارے کردیا۔آزادی کے بعد ہونے والے چھوٹے بڑے فرقہ وارانہ فسادات میں کانگریس کے کردار سے انکارنہیں کیاجاسکتا۔کانگریس کی ہارڈکورسیاست یہ تھی کہ مسلمان بھاجپااور آرایس ایس کے خوف سے بھی اس خیمے میں نہیں جا سکتا۔اوراسی لئے کبھی رنگناتھ مشرا کمیشن اور کبھی سچر کمیٹی جیسے لالی پوپ سے مسلمانوں کو بہلانے کی کوشش کرتی رہی۔کبھی کسی کمیٹی یا کمیشن پر عمل نہیں ہوا بلکہ نفسیاتی ردعمل کے طور پر مسلمانوں کی بڑی آبادی میں یہ سوچ کرسناٹا چھا گیا کہ ان کی حالت تودلتوں سے بدتر ہے۔غور کریں تو آزادی کے بعد سے لےکراب تک سیاسی پارٹیوں کے نشانہ پر مسلمان ہے۔کانگریس نے مسلمانوں کو پیچھے سے ٹارگیٹ کیااور مودی نے سامنے سے۔ پہلے بھی نقصان مسلمانوں کا ہوااوراب بھی کانگریس کی غلطیوں کا خمیازہ مسلمان ہی اٹھارہے ہیں۔کانگریس نرم ہندوتو کا تجربہ کرتی رہی مودی نے گجرات تجربہ گاہ کا فائدہ اٹھاتے ہوئے گرم ہندوتواورراشٹرواد کا تجربہ شروع کیاجواب خوفناک شکل اختیار کرچکاہے۔ جھارکھنڈ بنگلوراوراب دلی میں مدرسہ کے طلباء کو بھارت ماتا کی جے نہ کہنے پرتشدد کا نشانہ بنایا جاچکا ہے۔محمد اخلاق کے بیف تنازعہ سے راشٹرواد کی نئی چکی تک اگرکوئی پس رہاہےتووہ مسلمان ہے۔نشانہ دلتوں پر بھی ہے مگر اصل نشانہ کی زد میں ہندوستانی مسلمان ہیں۔

پاکستان میں ہونے والے تشدد کے واقعات ، داعش کے حملے اور اشتعال انگیز بیانات، امریکی صدراتی امیدوار ٹرمپ کی مسلمانوں کے خلاف بدزبانی آگ میں گھی ڈالنے کا کام کررہی ہے۔ میڈیا کے ذریعہ ان معاملات کواس لئے بھی اچھالا جارہا ہے کہ مسلمانوں کے دہشت گرد ہونے کے زیادہ سے زیادہ ثبوت جمع کئے جاسکیں۔ اور حالیہ راشٹرواد کی بحث چھیڑکر یہ بتانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ دراصل مسلمانوں کے اندر حب الوطنی کا کوئی بھی جذبہ نہیں ہے۔ اویسی نے کوئی غلط بیان نہیں دیا مگر اویسی کے بہانے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کے گھیرنے کی قواعد شروع ہوئی۔ پارلیامنٹ سے لے کر عام اجلاس میں مودی جیٹلی، راج ناتھ سنگھ بھارت ماتا کی جئے کا نیا شگوفہ چھوڑنے میں کامیاب رہے ہیں۔ وقف کونسل کی سالانہ میٹنگ میں مختار عباس نقوی نے بھی اس بات پر زور دیا کہ بھارماتا کی جئے بولنا ہمارا جنون ہونا چاہئے، یہ جنون رنگ دکھا رہا ہے۔ یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ مسلمان دیوی دیوتاؤ کی پوجا کو گناہ تصورت کرتے ہیں اور جب بھارماتا کا باضابطہ کئی جگہوں پر مندر بنایا جاچکا ہے تو مسلمان کبھی بھی دیوی یا ماتا کی جے کا نعرہ نہیں لگا سکتے۔ راشٹرواد کی روٹیاں سینکنے اور مسلمانوں کی حب الوطنی پر شک کرنے کے لیے یہ بہتر موقع ہے جس کا فائدہ اٹھانے کی کوشش ہورہی ہے۔ جس طرح انگریز فرنگی جھنڈے کو سلام نہ کرنے پر ہندوستانیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑا کرتے تھے، اسی طرح بھارت ماتا کی جئے نہ بولنے کی صورت میں ہندوستانی مسلمانوں پر ہونے والے تشدد کی نئی روایت شروع ہوچکی ہے۔ ٹویٹر پر امت جانی نام کے شخص نے کنہیا اور خالد کو جے این یو میں داخل ہو کر ہلاک کرنے کی بات لکھی۔ فیس بک اور سوشل ویب سائٹس پر اشتعال انگیز تحریروں کی باڑھ آچکی ہے۔ اگر اس طرح کی باتیں کوئی مسلمان لکھتا تو وہ کب کا حراست میں لیا جاچکا ہوتا۔ پولس اور حکومت خاموش ہے تو اس ملی بھگت سے کون انکار کرسکتا ہے۔؟ ۱۹۹۹ء میں بھاجپا کے قومی اجلاس میں کہا گیا تھا، ان ڈی اے کے ایجنڈے کے سوا بھاجپا کا کوئی ایجنڈا نہیں ہے اور اسی لئے ایودھیا میں رام مندر کی تعمیر یکساں سول کوڈ اور آرٹیکل ۳۷۰ کو کنارے کردیا گیا تھا۔ آر ایس ایس راشٹرواد کو ملک کی سنسکرتی یعنی تہذیب کے ساتھ جوڑتی ہے۔ تہذیبی راشٹرواد کے نام پر یہ تمام قضیے آج پارٹی کی شناخت کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس لئے جے این یو میں فرضی نعروں کا معاملہ جب سامنے آیا تو راشٹرواد کا جن باہر آگیا۔ فرضی اسٹنگ آپریشن اور ویڈیو سی ڈی پر چھیڑ چھاڑ کا الزام لگنے کے باوجود اس معاملے کو پارٹی اپنے حق میں استعمال کرتی رہی ہے۔ حالات اتنے مضحکہ خیز ہیں کہ جس کا کوئی حل نہیں۔ آپ کنہیا کا ساتھ دیتے ہیں تو دیش دروہی۔ آپ جے این یو معاملے پر دلیل دیتے ہیں تو یہ قدم راشٹرواد کے خلاف مانا جائے گا۔ مسلمانوں نے اس تنازعہ کو خود سے دور رکھنا چاہا تو یہ بات بھی بھاجپائیوں کو ہضم نہیں ہوئی۔

مودی نے پاٹی میٹنگ میں بھی اس بات کو دہرایا کہ راشٹرواد ہماری طاقت ہے اور ہمیں اس کو لے آگے بڑھنا چاہیے۔ امت شاہ نے پارٹی کے گیارہ کروڑ ممبران سے راشٹرواد کے معاملہ کو آگے بڑھانے کی وکالت کی ہے۔ ٹویٹر فیس بک اور سوشل ویب سائٹس پر حب الوطنی کے معاملے کو لے کر مسلمانوں کے لئے جس نفرت اور تشدد کا مظاہرہ کیا جارہا ہے اس کو سمجھنا مشکل نہیں ہے۔ دراصل گجرات تجربہ گاہ کی کسوٹی پر اب پورا ہندوستان ہے۔ مسلمانوں کو ٹارگیٹ کرنے والے تجربوں نے ائین اور جمہوریت کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ منفی خبروں کو روکنے کے لئے باضابطہ میڈیا سیل بنائے گئے ہیں۔ کئی علاقوں میں ان ڈی ٹی وی پر پابندی لگادی گئی ہے۔ مودی حکومت میں سرکاری معلومات تک عوام کی رسائی محدود کرنے کی کوششیں تیز ہیں۔ ۹۹ رفیصد آرٹی آئی کی درخواستیں غیر قانونی جوزدے کر مسترد کری گئی ہیں۔ آپ کچھ پوچھ نہیں سکتے۔ کچھ جان نہیں سکتے۔ حکومت میڈیا کے ذریعہ جو دکھانا چاہتی ہے، آپ وہی دیکھنے پر مجبور ہیں۔ راشٹرواد کے نعروں کی گونج میں مسلمانوں کے کسی بھی احتجاج کی کوئی حیثیت نہیں رہی ہے۔ مودی حکومت جانتی ہے کہ اس تنازعہ کو ہوا دے کر آسانی سے مسلمانوں کو حاشیہ پر ڈلا جاسکتا ہے اور اس کا فائدہ اگلے لوک سبھا انتخابات میں آسانی سے اٹھایا جاسکتا ہے۔ عالمی پیمانے پر مسلمانوں کے خلاف جو لہر ہے، مودی حکومت اس کا فائدہ بھی اٹھانے کی کوشش کرے گی۔

(مضمون نگار، مصنف، تجزیہ نگار اور میڈیا سے وابستہ ہیں)

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: وارانسی

نام: عبدالحمید خاں

نام والدین: زہرہ بیگم، سلطان احمد خاں

تاریخ پیدائش: ۱۹۸۰۔۳۔۱۹

قابلیت: ہائی اسکول

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۲ حرف نقطے والے ہیں، باقی ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف خاکی، ۲ حرف بادی اور حرف آتشی ہیں۔ بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام میں ایک بھی حرف آبی موجود نہیں ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ مرکب عدد ۱۶ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۶۹ ہیں۔ سات کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے۔ سات عدد کے حامل کو سیر و سیاحت کا بہت شوق ہوتا ہے اور اکثر سمندری طویل سفر کے مواقعات اس کو میسر آتے ہیں۔ ۷ عدد کا حامل علم کلام، فلسفہ، اور ادب وشاعری میں کافی مہارت رکھتا ہے، اگر یہ شخص تصنیف وتالیف کی طرف رجحان رکھے تو جلد ترقی اور مقبولیت کی منزلیں تہہ کرلیتا ہے۔ اس شخص کے اندر ایک زبردست خامی ہوتی ہے، یہ شریفوں کو ذلیل اور کمینوں کو عزت دار گردانتا ہے، اس کی قوت فیصلہ اکثر غلط ہوتی ہے، یہ خود کو معزز، عقل مند، اور صاحب اثر ورسوخ سمجھتا ہے، حد سے زیادہ حساس ہوتا ہے اور بہت جلد غلط فہمی اور بدگمانی میں مبتلا ہوجاتا ہے۔

۷ عدد کا شخص اپنے مفاد کی خاطر دوسروں کو نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرتا۔ سات عدد کے لوگوں میں روحانیت ہوتی ہے، اس کو مخفی علوم سے بھی ایک گونہ دلچسپی ہوتی ہے لیکن مجموعی طور پر اس عدد کے لوگ خوش قسمت نہیں ہوتے، البتہ جن خواتین کا عدد سات ہوتا ہے ان کی شادیاں بڑے گھرانوں میں ہوتی ہیں اور یہ زندگی عیش وعشرت کے ساتھ گزارتی ہیں۔

۷ عدد کے لوگ سوچتے بہت ہیں لیکن عمل کم کرتے ہیں، غفلت اور تساہل ان کی ذات کا ایک حصہ ہوتے ہیں، ان میں کاہلی کا مادّہ بھرا ہوتا ہے، ان کا مزاج سیمابی قسم کا ہوتا ہے، ان کی کیفیت دم میں تولہ دم میں ماشہ جیسی ہوتی ہے، یہ لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں، اس لئے اچھی بری باتوں میں مبالغہ آمیزی کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگوں میں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے، یہ بہت کم پر قناعت کرلیتا ہے، لیکن کبھی کبھی کی حرص اس کو تباہی وبربادی کے آخری کناروں تک پہنچادیتی ہے۔

۷ عدد کے لوگ امن پسند اور صلح جو ہوتے ہیں، تن تنہا رہ کر نئے حقائق کی جستجو کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ان کو دوسروں سے توقعات رہتی ہیں، ان میں وفاداری کا جذبہ بھی ہوتا ہے لیکن معمولی معمولی باتوں سے جلد متاثر ہوجاتے ہیں اور خواہ مخواہ اپنی روش بدل دیتے ہیں اور روش بدلنے کی وجہ سے انہیں بھاری نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ ۷ عدد کے لوگ علم دوست ہوتے ہیں، کتابیں انہیں عزیز ہوتی ہیں، مطالعہ ان کا خاص مشغلہ ہوتا ہے، ان کے خیالات عموماً نیک ہوتے ہیں، لیکن یہ اپنی زندگی میں بار بار انقلابات دیکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان کی خوشیاں طویل المدت نہیں ہوتیں۔

۷ عدد کے لوگوں کی مسرتوں کا دارومدار دوستوں پر ہوتا ہے، اگر دوست اچھے نصیب ہوجاتے ہیں تو ان کو سکون میسر رہتا ہے اور اگر دوست ازارہ بدنصیبی غلط مل جاتے ہیں تو ان کی زندگی طوفانوں میں کسی کشتی کی طرح ہچکولے کھاتی رہتی ہے۔ ۷ عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے، بلکہ ان میں سوچ وفکر کا مادّہ ہوتا ہے اور اس مادّے کی بنا پر یہ لوگ

اپنا راستہ بدل دیتے ہیں۔ ۷ عدد کے لوگوں کی قوت فیصلہ اٹل ہوتی ہے لیکن اپنی غفلت شعاری کی وجہ سے اکثر یہ اپنی محنت کو رائیگاں کر دیتا ہے اور خود کو احباب و اقارب کا نشانہ بنالیتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۷ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ کے اندر صبر وضبط کا مادّہ موجود ہے، آپ کے اندر اپنے نفس کو کچل دینے کی صلاحیت ہے، آپ خاموشی اور تنہائی پسند ہیں، آپ کو محفلوں سے اور ہنگاموں سے وحشت ہوتی ہے، البتہ آپ ان مجلسوں کو پسند کرتے ہوں گے جو سنجیدگی اور سلیقہ سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ اگر چہ آپ اپنی زندگی میں بے اختلافات کا بار بار شکار ہوتے رہیں گے لیکن بہ ذات خود آپ امن اور عافیت پسند ہیں اور آپ کشمکش اور رسہ کشی کی زندگی سے محفوظ رہنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوں گے، آپ کے اندر بے شمار خوبیاں ہیں لیکن آپ پست ہمتی اور احساس کمتری کا شکار رہتے ہیں اور پست ہمتی کی وجہ سے چونکہ آپ بروقت اقدام کرنے سے گریز کرتے ہیں اس لئے اکثر آپ خوشیوں اور عطایا سے محروم رہ جاتے ہیں، دوسروں پر تنقید کرنا آپ کی فطرت ہے اور اس فطرت کی وجہ سے اکثر آپ اچھے احباب سے دور ہو جاتے ہیں، آپ کے مزاج میں کسی قدر ترش روئی بھی ہے، یہ ترش روئی بھی آپ کے لئے اکثر نئے نئے مسائل کھڑے کرتی ہے اور آپ کو خون کے آنسو رُلاتی ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۱۶ اور ۲۵ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی عدد ۳ ہے۔ ۳ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی اور تعلقات ان لوگوں سے خوب جمیں گے جن کا عدد ۲ اور ۶ ہو۔ ۴، ۵، ۸ اعداد آپ کے لئے عام سے اعداد ہیں، ان اعداد کے لوگوں آپ کے ساتھ حالات کے تحت معاملہ کریں گے۔ ان اعداد کے لوگوں سے نہ آپ کو خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن اعداد ہیں، ان اعداد کی چیزوں سے اور لوگوں سے آپ خود کو بچائیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۶ ہے، یہ عدد غداری، حادثوں اور ایکسیڈنٹ کا عدد ہے اس عدد کے لوگ بے اطمینانی، ذہنی پریشانی اور مسلسل کشمکش کا شکار رہتے ہیں۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہوتا ہے اگر وہ کسی جھیل، سمندر یا نہر کے قریب اپنی رہائش گاہ اختیار کریں تو ان کے حق میں سودمند ہوتا ہے، آپ کو الکوحل سے بنے ہوئے تمام مشروبات سے احتراز کرنا چاہئے کیوں کہ یہ مشروبات بطور خاص آپ کی جسمانی اور روحانی صحت کے لئے تباہ کن ثابت ہوں گے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے خاص کاموں کے لئے جمعرات کو اہمیت دیں۔ اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے البتہ بدھ اور جمعہ کو اپنے خاص کاموں سے اگر آپ پرہیز رکھیں تو آپ کے لئے بہتر ثابت ہوگا۔ مونگا، پنا اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لیں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ خوش حالیوں سے بہرہ ور ہوں گے۔

جنوری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی سی بھی کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو پیروں کی تکلیف، آنکھوں کی بیماری، آنتوں کی تکالیف، پھیپھڑوں اور جگر کی شکایات، اعصابی تناؤ اور قوت حافظہ کی کمی کی شکایت لاحق ہو سکتی ہے۔ آپ کو پھلوں کا جوس فائدہ پہنچائے گا، وقتاً فوقتاً اس کا استعمال کرتے رہیں، روزانہ سلاد میں پیاز اور کھیرے کا استعمال جاری رکھیں انشاء اللہ آپ کی صحت متاثر ہونے سے محفوظ رہے گی۔

آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۵۷ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ شامل کر لئے جائیں تو کل اعداد ۲۲۳ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

۵۵	۵۸	۶۲	۴۸
۶۱	۴۹	۵۴	۵۹
۵۰	۶۴	۵۶	۵۳
۵۷	۵۲	۵۱	۶۳

آپ کے مبارک حرف چ اور د ہیں، ان حروف اور ان حروف کے فیملی حروف سے جو بھی چیزیں شروع ہوگئیں وہ آپ کو انشاءاللہ راس آئیں گی۔

چ کے فیملی حروف ج، ح، خ ہیں اور د کا فیملی حرف ذ ہے۔

آپ کے مزاج میں ٹھہراؤ نہیں ہے، آپ قانون کے اور پیٹ کے بہت کچے ہیں، لوگوں کی باتوں میں جلد آجاتے ہیں اور آسانی سے گمراہ بن جاتے ہیں، آپ اپنے راز کو محفوظ نہیں رکھ پاتے، کسی اور کا راز بھی محفوظ رکھنا آپ کے بس سے باہر ہے، اپنے راز از خود طشت از بام کرنے کی بنا پر آپ زندگی میں بار بار نقصان اٹھائیں گے اور ندامت و شرمندگی سے بھی دوچار ہوں گے، غیر معمولی خساروں سے بچنے کے لئے آپ کو اپنے رازوں کو حفاظت کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ھیں

نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی قوت برداشت مادہ، غور وفکر، پراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ھیں

بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، نقادی، پیٹ اور کانوں کا کچاپن وغیرہ۔

ہر انسان میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی، لیکن اچھے لوگ اس دنیا میں وہ کہلاتے ہیں کہ جن کی خوبیاں ان کی خامیوں سے زیادہ ہوں۔

ہمیں امید ہے کہ اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی جدوجہد بھی کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹۹
		۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی زبردست صلاحیتیں موجود ہیں، آپ باتونی قسم کے انسان ہیں اور آپ کی باتیں بہت چٹخے دار قسم کی ہوتی ہیں، جنہیں سن کر لوگ متاثر ہوتے ہیں اور آپ کی باتوں کی وجہ سے لوگ آپ کے گرویدہ بن جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کے بارے میں حساس ہونا چاہئے اور دوسروں کے جذبوں اور سوچ وفکر کو اہمیت دینی چاہئے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوت بڑھی ہوئی ہے اور آپ بوقت ضرورت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ عدد میں ایک ایسی طاقت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوتی ہے اور جو انسان کی باطنی قوت کی بھی غمازی کرتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے مواقعات پر خوب چاق وچوبند رہتے ہیں، علمی کاموں میں غفلت کبھی کبھی آپ کو بڑے مسائل سے دوچار کردیتی ہے اور پیدا ہونے والے مسائل آپ کے لئے بہت سی الجھنوں کا باعث ثابت ہوتے ہیں۔

۵ اور ۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری طرف اشارہ کرتی ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ گھریلو مسائل سے اکثر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، یہ ایک اعتبار سے پست ہمتی کی علامت ہے، جس سے احساس کمتری کی بھی بو آتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، شاید آپ کو تنہائی سے بھی خوف ہوتا ہے اور آپ کسی بھی وقت کسی وہم کا شکار بھی ہوسکتے ہیں اور آپ یہ تو جانتے ہی ہوں گے کہ وہم کا علاج تو حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ

حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت سے وحشت ہوتی ہے اور بدبو سے بھی بے حد نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو آپ محبوب رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا دو بار آنا اس بات کی علامت بھی ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبہ خیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور محبت آپ کی کمزوری بھی ہے، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے احباب واقارب میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، زندگی میں بے شمار انقلابات کے باوجود آپ کا سر ہمیشہ اپنے ہم عصروں میں اونچا رہے گا۔

آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے جو زندگی کے ادھورے پن کی طرف اشارہ کرتی ہے اور درمیان کی لائن بالکل خالی ہے، یہ زحل کی لائن کہلاتی ہے، اس کا خالی ہونا اس بات کی علامت ہے کہ آپ ضرورت کی چیزوں کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ کرنے کا رجحان موجود ہے اگرچہ آپ اپنی خودداری کی وجہ سے کسی سے کچھ نہیں کہہ پاتے لیکن دوسروں سے یہ توقع رکھتے ہیں کہ وہ خود آگے بڑھ کر آپ کی مدد کریں گے لیکن یہ آپ کے لئے مناسب نہیں ہے، آپ کے اندر بہت سی خوبیاں موجود ہیں، آپ اپنے مسائل میں کسی دوسرے کے محتاج نہیں ہیں، آپ دوسروں سے امیدیں باندھ کر زندگی میں کئی بار صدمات سے دوچار ہوں گے اور آپ کی جب امیدوں پر پانی پھرے گا تو آپ کو بہت رنج ہوگا اور آپ کی روح تڑپ اٹھے گی۔

آپ کی تصویر آپ کی شرافت، آپ کی خودداری اور آپ کی انفرادیت کی غمازی کرتی ہے اور یہ بھی کہتی ہے کہ آپ کے اندر خود اعتماد بن سکنے کا حوصلہ موجود ہے۔

آپ کے دستخط آپ کی پراسرار شخصیت کو واضح کرتے ہیں۔

اس کالم میں آپ کی شخصیت کی جو تفصیل پیش کی گئی ہے آپ کو اس سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے اگر اس کالم کو پڑھ کر آپ نے اپنی کمیوں کو دور کر کے اپنی اچھائیوں میں اضافہ کرلیا تو ہماری محنت ٹھکانہ لگ جائے گی اور آپ مزید سرخرو ہوجائیں گے۔ ☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ایک دن علی الصبح جب کہ میں بے ہوش وحواس بستر پر اظہار سستی کے مزے لوٹ رہا تھا اور حسب معمول فجر کی نماز قضا ہو چکی تھی۔ بانو نے تین بار مجھے بستر سے اٹھنے کی آواز لگائی لیکن میں نے حسب عادت اس کی آواز کو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیا، تیسری آواز لگانے کے بعد بانو کمرے میں آکر بولی، میں محسوس کر رہی ہوں کہ آپ کی دلچسپی جس قدر صوفیوں سے بڑھتی جا رہی ہے اسی قدر آپ عبادتوں سے بیزار سے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس ہفتے میں آپ ایک بار بھی فجر کی نماز ادا نہ پڑھ سکے۔ میں اچھا خاصا اپنی سستی سے لطف اندوز ہو رہا تھا کہ بانو نے آکر مزہ کرکرا کر دیا، میں نے برجستہ اس کی بات کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”بیگم! تم صوفیوں کی تاریخ سے نابلد ہو، تمہیں یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ نماز روزے اللہ میاں کے عام بندوں کے لئے ضروری ہیں، رہے وہ صوفیاء کرام کہ جن کے اگلے پچھلے گناہ ان کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی معاف کر دیئے جاتے ہیں اور ان کے چاہنے والوں کی بھی چھوٹی بڑی خطائیں مطلقاً معاف کر دی جاتی ہیں، ان پر نماز روزے کی پابندیاں عائد نہیں کی گئی ہیں، میں ایسے کئی صوفیوں سے واقف ہوں جو ایک وقت کی بھی نماز نہیں پڑھتے تھے لیکن ان کا مقام عالم برزخ میں درجنوں نمازیوں سے بہت بلند تھا۔

تب ہی تو بھائی صاحب کہتے ہیں۔“ بانو نے اپنا سینہ پھلا کر کہا“ کہ غلط دوستوں میں بیٹھ کر ابوالخیال کی ذہنیت خراب ہوتی جا رہی ہے۔

تمہارے بھائی صاحب عرف حسن الہاشمی خود صوفیوں کے مخالف ہیں، ان بے چاروں کو اس بات کی خبر ہی نہیں کہ صوفیوں کی اڑان کونسے آسمان تک ہے، وہ صوفیوں کے خلاف اتنا بولتے ہیں کہ مجھے ان پر رحم سا آنے لگتا ہے کہ نہ جانے کسی صوفی کی بددعا انہیں ان کی اوقات یاد دلا دے اور وہ نہ جانے کب الٹے منہ گر پڑیں۔

اچھا اب اٹھ جاؤ اور فجر کی نماز کم سے کم قضا تو پڑھ لو۔ بانو یہ کہہ کر کمرے سے نکل گئی، میں بھی بستر سے اٹھ تو گیا لیکن معاً مجھے یہ خیال آیا کہ مجھے صوفیوں پر ریسرچ کرنی چاہئے، مجھے صوفیوں کا پورا بائی ڈاٹا اس دنیا کے سامنے رکھنا چاہئے جو صوفیوں سے خواہ مخواہ بدظن ہے۔ اس کے بعد میں نے نماز فجر تو جیسی پڑھنی چاہئے پڑھ لی، لیکن میں ناشتے کی میز پر بیٹھ کر بولا۔ بیگم میرے دل میں ابھی ابھی ایک نیک کام کرنے کا جذبہ منجانب اللہ پیدا ہوا ہے اور مجھے اس جذبے کو تکمیل تک پہنچانے میں تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔

جذبہ! کیسا جذبہ؟

بیگم! خدارا مجھے اس طرح گھور کر مت دیکھو، میں خطا کار سہی، تمہارے نزدیک طفلِ مکتب سہی، بہ اعتبار عقل نابالغ سہی لیکن میں باضابطہ تمہارا شوہر ہوں اور مجازی خدا ہونے کا مجھے سرٹیفکیٹ حاصل ہے، کچھ بتاؤ تو سہی۔“ بانو کے لہجہ میں جھلاہٹ تھی“ یا بس یوں ہی بچکانہ قسم کے ڈائیلاگ بولتے ہوں گے۔

کیا بتاؤں! موڈ تو پہلے ہی خراب کر دیتی ہو، کبھی کبھی تو مجھے یہ شک ہونے لگتا ہے کہ ہم دونوں میاں بیوی ہیں بھی یا نہیں۔

یہ کیا بات ہوئی؟ اس نے مجھے پھر گھور کر دیکھا۔

جب تک مجھے اس طرح گھور کر دیکھتی رہوگی کہ جیسے میں تمہارا شوہر نہیں کوئی مردار قسم کا چوہا ہوں اور جیسے تم میری بیوی نہیں بلکہ کوئی ایسی بلی ہو جسے ایک سال سے کھانے کی کوئی چیز نصیب نہیں ہوئی ہے تو میں اپنا مدعا کیا بیان کر سکوں گا، کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ تم میرے پہلو میں بیٹھ کر بہ انداز دلبرانہ کہو۔ میرے سرتاج بولو آپ کی خواہش کیا ہے اور آپ کے زخمی جذبات اور احساسات کی مرہم پٹی میں کیسے کر سکتی ہوں، لاحول ولاقوۃ، میری زبان سے کیا کیا نکل جاتا ہے۔ اُف میرے ماں باپ کے اللہ تعالیٰ۔

نہ جانے کیوں، بانو بھی مسکرادی، مجھے اطمینان سا ہوا، میں نے موقع غنیمت جان کر اس سے کہا کہ میں صوفیوں پر ریسرچ کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں اُن حضرات کی غلط فہمیوں کو دور کرسکوں جو مادرزاد شریف ہوکر بھی ان صوفیوں سے بدظن ہیں جن سے فرشتوں کو بیعت ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بانو میری یہ بات سن کر صرف ہونٹوں ہی سے نہیں بلکہ ناک سے بھی مسکرائی۔

میرے پیارے قارئین سمندر میں آگ لگ سکتی ہے، پتھروں میں درخت اُگ سکتے ہیں، بنجر زمین میں کھیتیاں لہلاسکتی ہیں اور بکری کے پیٹ سے بھیڑیا پیدا ہوسکتا ہے لیکن بانو میرے پیارے پیارے صوفیوں کے بارے میں کوئی تائیدی جملہ زبان سے نکال دے یہ نہیں ہوسکتا۔

لیکن اس وقت یہ ہوا اور ایک ناممکن چیز ممکن بن کر رہ گئی۔ بانو نے سنجیدگی کی دونوں ٹانگیں توڑتے ہوئے کہا۔ چلو میں آپ کو اس کام کی اجازت دے دیتی ہوں لیکن اس سے فائدہ کیا ہوگا؟ کیا آپ کسی زعفران کے کھیت کے مالک بن جاؤ گے یا آپ کے اندر فضاؤں میں اڑنے کی صلاحیت پیدا ہوجائے گی۔

بیگم! ہر بات کو خالص دنیاداری کے نقطہ نظر سے نہیں دیکھنا چاہئے۔

بانو مجھے استفہامیہ نظروں سے گھورتی رہی، اس نے کہا کچھ نہیں۔

پھر میں نے ہی اسٹارٹ لیا، میں نے کہا۔ جب میں صوفیوں پر ریسرچ کروں گا اور دوران اپنی صلاحیتوں کے پَر کھولوں گا، جب میں صوفیوں کی کرامتوں کے انبار لگادوں گا تو پڑھنے والے تقریباً مدہوش ہوجائیں گے اور انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ صوفیوں سے اچھی مخلوق کوئی دوسری اس دنیا میں آج تک پیدا ہی نہیں ہوئی۔

کیا یہ مناسب نہیں ہوگا کہ اس بارے میں قلم اٹھانے سے پہلے آپ بھائی صاحب سے مشورہ کرلیں۔" بانو نے کہا۔"

ہرگز نہیں۔ وہ صوفیوں کے پہلے ہی سے مخالف ہیں اور جب میں ان صوفیوں کے بارے میں تعریفی کلمات لکھوں گا تو وہ اور بھی زیادہ مخالف ہوجائیں گے۔ بیگم گستاخی معاف، ان سے کسی کی تعریف برداشت ہی نہیں ہوتی اور صوفیوں سے تو وہ للّٰہی بغض رکھتے ہیں۔

یہ محض بدگمانی ہے۔" بانو نے ناگواری کے ساتھ کہا۔"

بھائی صاحب تو ان صوفیوں کی مخالفت کرتے ہیں جو صرف دیکھنے کے صوفی ہوتے ہیں اور اندر ان کے کچھ بھی نہیں ہوتا اور سچ تو یہ ہے میں بھی ایسے ہی صوفیوں پر تنقید کرتی ہوں جو صرف سر پر پگڑی باندھ کر اور اونچا نیچا لباس پہن کر صوفی بن جاتے ہیں اور تقویٰ اور خوف خدا ان میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہوتا۔

بیگم چھوڑو ان باتوں کو، ان باتوں سے ذائقہ خراب ہوتا ہے، بس جب تم نے مجھے اجازت دیدی تو مجھے کسی اور سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

ٹھیک ہے، آپ جیسے کسی ایک صوفی پر ریسرچ کرکے دکھاؤ، مجھے اچھا لگا تو میں اس سلسلہ کو آگے بڑھانے کی اجازت دوں گی، ورنہ پہلے ہی صوفی پر فل اسٹاف۔

مجھے منظور ہے۔" میں نے عرض کیا" اور مجھے یقین ہے کہ صوفیوں پر میری تحقیقات کے بعد تم خود صوفیوں سے ملنے کے لئے اور ان سے مستفیض ہونے کے لئے بے تاب ہوجاؤ گی اور تمہیں صوفیوں سے اظہار عقیدت کے بغیر چین نہیں پڑے گی۔

بانو سے اجازت حاصل ہوتے ہی میں نے سوچا کہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے مجھے کسی باکمال صوفی سے ملاقات کرنی چاہئے تاکہ میری ریسرچ کی شروعات اپنی نوعیت کے اعتبار سے معتبر رہے، چنانچہ میں سب سے پہلے صوفی البلاغ سے ملا۔ آج کل ان کی بزرگی کے چرچے عالم برزخ تک ہیں اور فرشتے ان کے بھیگے ہوئے دامن کو نچوڑ کر وضو کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں اور سنا ہے کہ قبرستان کے مردے جب ہفتہ واری اپنی کوئی مجلس منعقد کرتے ہیں تو سب سے زیادہ ذکر اس مجلس میں صوفی البلاغ ہی کا ہوتا ہے، ان کا حلیہ بھی بہت متاثر کن ہے، شلوار بہت اونچی پہنتے ہیں اور کرتا اتنا لمبا چوڑا کہ اس کو دو طویل وعریض شخص ایک ساتھ پہن سکتے ہیں، سر پر پگڑی باندھتے ہیں، داڑھی کافی لمبی ہے اور مونچھیں بھی خوب ہری بھری ہیں، انہیں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے ابھی ابھی کوئی جہاد کرکے اپنے گھر لوٹا ہو، نہ جانے کیوں ان کی آنکھیں شعلے برساتی رہتی ہیں، شاید اپنا رعب باقی رکھنے کے لئے انہیں آنکھوں کو سرخ رکھنا پڑتا ہے، غصہ بھی جی بھر کے کرتے ہیں، غصے میں کچھ الٹے سیدھے الفاظ ایسے بھی اپنی زبان سے نکال دیتے ہیں کہ جنہیں

سن کر کوئی بھی شریف آدمی ایک بار سن کر کئی بار شرمندہ ہوتا ہے، بہت موٹے دانوں کی تسبیح ہاتھ میں رکھتے ہیں، اس تسبیح سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کتنے پہنچے ہوئے ہیں، ان کا اُگالدان عجیب قسم کا ہے، بتاتے ہیں کہ یہ انہیں کسی جن نے بخشا تھا، دعویٰ کرتے ہیں کہ جنات سے بھی ان کی قرابت داری رہی ہے اور بچپن میں کئی جن مؤکلوں کے ساتھ انہوں نے آنکھ مچولی کھیلی ہے۔ ایک دن بتارہے تھے کہ ان کی شادی میں جنات کے کئی قبیلے باقاعدہ شریک ہوئے تھے اور انہوں نے صوفی البلاغ کو ایسے ہدیئے عطا کئے تھے جو جنت الفردوس کے علاوہ کہیں سے بھی دستیاب نہیں ہوتے، ان کی کرامتیں سن کر فرشتے عش عش کرتے ہیں اور شیاطین کے تو پسینے چھوٹ جاتے ہیں۔ میں نے اپنی خداداد عقل سے کام لیتے ہوئے یہ پروگرام بنایا کہ اپنی ریسرچ کی ابتدا صوفی البلاغ ہی سے کروں تاکہ فرسٹ امپریشن از دالاسٹ امپریشن والی بات ہوجائے، میں ایک دن صبح کو نہا دھو کر صوفی البلاغ کے دولت کدے پر پہنچ گیا۔

ان کے دروازے پر ان کے صاحب زادے سے ملاقات ہوئی، ان کی حرکات وسکنات سے ظاہر ہورہا تھا کہ بہت چالاک ہیں، میں نے سن رکھا تھا کہ قاضیوں کے گھر کے تو چوہے بھی ہوشیار ہوتے ہیں۔ صاحبزادے نے پوچھا۔

آپ کون ہیں اور کہاں سے تشریف لائے ہیں؟

برخوردار! آپ مجھے نہیں جانتے میں تو بہت بدنام زمانہ قسم کا انسان ہوں، اردو میں مجھے ابوالخیال فرضی کہتے ہیں۔

ہم نے آپ کا نام تو سنا ہے۔ ابا حضور آپ کا بہت ذکر کرتے ہیں۔

ہمیں اپنے ابا حضور سے ملوایئے، ان سے ملنے کے لئے ہماری روح بے قرار ہے۔

لیکن اس وقت تو وہ آرام کررہے ہیں۔" صاحبزادے نے کہا" اگر ان سے ملنا ہے تو شام کو تشریف لائیں۔

اس وقت دس بجے ہیں، یہ کوئی آرام کا وقت ہے؟

دراصل وہ رات بھر نفلیں پڑھتے ہیں، تھکن بہت ہوجاتی ہے، فرشتوں کی ہدایت کی وجہ سے، انہیں اس وقت آرام ہی کرنا پڑتا ہے۔ صاحبزادے اس طرح فرافر بول رہے تھے جیسے کوئی بچہ اپنا یاد کیا ہوا سبق سناتا ہے۔

اور فجر کی نماز؟!" میں نے کہا۔"

نمازیں تو ان کی معاف کردی گئی ہیں، بس جمعہ اس لئے پڑھتے ہیں کہ جمعہ پڑھے بغیر ان کو قرار نہیں آتا۔

ماشاء اللہ۔" میں نے حیرت کا اظہار کیا۔" بزرگی کے آسمان پر اتنا اونچا اڑ رہے ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں۔

ہر جمعرات کو ساتویں آسمان کے فرشتے ان کی دعوت کرتے ہیں اور جنت کے جنگلات میں سے ہرن کا شکار کرکے ابا حضور کے لئے پلاؤ بناتے ہیں۔ صاحبزادے نے ایک اور شگوفہ چھوڑا۔ ایک بار یہ پلاؤ ہمارے لئے بھی پیک کراکے لے آئے تھے اسے کھا کر ایک سال تک ہمارے منہ سے پلاؤ کی خوشبو آتی رہی۔

بھئی تم تو بہت ہی نستعلیق قسم کے لڑکے ہو۔" میں نے کہا" اب تو مجھ سے برداشت ہی نہیں ہورہا ہے، مجھے فوراً سے پیشتر ان سے ملواؤ، مجھے ان پر ایک کتاب لکھنی ہے، یہ سن کر صاحبزادہ اندر چلا گیا، پھر دو منٹ کے بعد آکر بولا، آجایئے آپ بیٹھک میں آجایئے۔

چند منٹ کے بعد میں صوفی البلاغ کے روبرو تھا اور ان کی بلاغت وفصاحت سے پوری طرح محظوظ ہورہا تھا۔

آپ کا نام البلاغ بہت انوکھا نام ہے، اس نام کے انگ انگ سے ایک بڑائی ٹپکتی ہے۔" میں نے مکھن لگانے کی شروعات کی۔"

فرضی صاحب! نام تو ہمارا کچھ اور تھا، لیکن چونکہ ہم تین سال کی عمر ہی میں بالغ ہوگئے تھے اس لئے اس زمانہ کے کچھ ہوش مندوں نے ہمیں "البلاغ" کا خطاب عطا کردیا تھا۔

کیا مطلب؟

دیکھئے مطلب تو ہمیں بھی نہیں پتہ۔ ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد سے جو سنا ہے وہ آپ کو بتارہے ہیں۔

اپنے بچپن کا کوئی اہم کارنامہ بتائیں گے؟" میں نے اپنے مقصد کی طرف آتے ہوئے کہا۔"

دو سال کی عمر میں ہم نے صحاح ستہ صرف تین دن میں ازبر کرلی تھیں۔

سبحان اللہ۔ کیا صحاح ستہ آپ کو ابھی تک ازبر ہیں۔

نہیں۔ وہ تو ہم نے ایک دن میں بھلادی تھیں۔

بچپن کا اور کوئی کارنامہ؟

۷ سال کی عمر میں ہم فجر کی نماز روزانہ مسجد نبوی میں پڑھا کرتے تھے اور اشراق پڑھ کر واپس ہوتے تھے۔

وہ کس طرح؟

باقاعدہ فرشتوں کا ایک غول آتا تھا اور ہمیں اپنی گود میں اٹھا کر لے جاتا تھا۔ اس وقت ہم وضو کی ضد کرتے تھے تو فرشتے ہمیں سمجھاتے تھے کہ وضو طہارت حاصل کرنے کے لئے کی جاتی ہے لیکن آپ تو مادرزاد پاک صاف ہیں، آپ کو وضو کی ضرورت نہیں ہے۔

اب آپ پانچوں وقت کی نماز کہاں پڑھتے ہیں۔

فرضی صاحب! عرصہ ہوا، ہمیں ان ذمہ داریوں سے سبک دوش کردیا گیا ہے، ہاں کبھی کبھی جب موڈ ہوتا ہے تو دو چار نفلوں پر قناعت کر لیتے ہیں۔

لیکن میں نے تو یہ سنا ہے کہ بزرگ اس کو کہتے ہیں جو سنن وفرائض میں ایک بال کے برابر بھی کوتاہی نہیں کرتے۔" میں نے طالب علمانہ انداز میں کہا۔"

یہ گئے گزرے وقت کی باتیں ہیں، اس زمانہ کے پیرو مرشد اللہ کے فضل وکرم سے بزرگ بنتے ہیں انہیں پہنچا ہوا بننے کے لئے رکوع اور سجدے کی حاجت نہیں ہوتی، میرے اپنے شیخ بالکل دنیادار تھے اور ایک دن اچانک آناً فاناً ایک سیکنڈ کے اندر فنافی اللہ ہو کر شیخ کامل بن گئے تھے، فرضی میاں تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے، کیوں کہ تم ولایت اور بزرگی کی خوبو سے مطلقاً محروم ہو، ہم جیسے کسی بزرگ کی دعا سے اگر تمہارا شعور بیدار ہو گیا اور تمہاری روح حساس ہو گئی تو تب تمہیں اندازہ ہوگا کہ بزرگی کیا چیز ہے اور یہ کن حضرات کو عطا ہوتی ہے۔ دیکھو بھائی نماز روزے آسان ہیں لیکن بغیر جدوجہد کئے کسی مقام ولایت تک پہنچنا بہت مشکل ہے۔

کچھ سمجھے؟" انہوں نے مجھے سوالیہ نظروں سے گھورا۔"

میں چپ رہا۔ وہ بولے، میں سمجھتا ہوں کہ تم کچھ نہیں سمجھے، جب تک ہماری صحبت میں نہیں رہو گے اور ہم سے بیعت نہیں ہوں گے تمہارے کچھ پلے نہیں پڑے گا۔

میں آپ جیسے کسی بزرگ سے بیعت بھی ہو جاؤں گا لیکن پہلے میری ریسرچ مکمل ہونے دیں۔

میرا اگلا سوال آپ سے یہ ہے کہ آپ سے اب تک کتنی کرامتیں سرزد ہوئی ہیں۔

سرزد؟ فرضی میاں کیا ہمارا مذاق اڑا رہے ہو۔" انہوں نے منہ بنا کر کہا۔"

سوری۔ البلاغ صاحب، میرا مطلب تھا کہ آپ سے کتنی کرامات کا صدور ہوا ہے؟

آسمان پر کتنے ستارے ہیں؟ بس سمجھو اتنی ہی کرامتوں کا صدور ہو چکا ہے، دن بھر میں سیکڑوں کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن ہم خود ان پر پردہ ڈال دیتے ہیں کیوں کہ کرامتوں میں رکھا ہی کیا ہے، ہمیں تو ہر وقت اللہ کی رضا حاصل ہے اور ہمارے نزدیک تو یہی سب سے بڑی کرامت ہے۔

سبحان اللہ۔ مجھے آپ پر رشک آرہا ہے، کتنے پہنچے ہوئے ہیں آپ؟ آپ کی تو ایک ایک بات سے بزرگی ٹپکتی ہے، آپ کو سعودی عرب میں پیدا ہونا چاہئے تھا، آپ بت پرستی کی ان وادیوں میں کیوں پیدا ہو گئے۔

اللہ میاں نے کسی مصلحت کی وجہ سے ہمیں یہاں پیدا کیا ہے۔ اگر ہماری چل گئی تو دوبارہ ہم کسی مقدس مقام پر پیدا ہوں گے۔

تو آپ کو امید ہے کہ آپ مرنے کے بعد پھر پیدا ہوں گے۔

بھائی یہ ایک راز کی بات ہے، ہم کئی بار مر کر کئی بار پیدا ہوں گے، یہ بات تم کسی کو مت بتانا ورنہ یہ بات سن کر لوگ گمراہ ہو جائیں گے اور ہمارے مرنے سے پہلے ہی ہمارے اگلے جنم کا انتظار کرنے لگیں گے۔

اچھا مجھے یہ بتایئے کہ آپ اپنے پیر سے بیعت ہونے کا شرف کب اور کیسے حاصل ہوا؟

یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ مختصر یہ سمجھو کہ جب میں شکم مادر میں تھا تب ہی میرے دل میں کسی بزرگ سے بیعت ہونے کا جذبہ سر ابھارتا تھا اور میں تمہیں یہ بتا چکا ہوں کہ میں تین سال کی عمر میں پوری طرح بالغ ہو چکا تھا، بالغ ہوتے ہی میری طبیعت نیکیوں کی طرف چل پڑی تھی۔ اس زمانہ میں جب میرے دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے تھے میں سورہ یٰسین ایک ہی سانس میں پڑھ لیا کرتا تھا، جب میں دس سال کا ہوا تو میں ایک بزرگ کی خدمت میں پہنچا اور ان سے فریاد کرنے کے انداز میں، میں نے کہا کہ آپ مجھے حلقہ بگوشۂ بیعت کر لیجئے۔ انہوں نے مجھے سر سے پیر

تک کئی بار دیکھا، پھر فرمایا کہ تمہاری پیشانی سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تم ولایت میں اس منزل تک پہنچو گے جس منزل تک فرشتے بھی نہیں پہنچ پاتے۔ میں تمہیں جنت الفردوس میں بیعت کروں گا۔ فرضی صاحب! میں اس وقت تک کچھ سمجھا نہیں، میں سمجھا کہ مجھے ٹلا رہے ہیں، چند ہفتوں کے بعد ان کا انتقال ہوگیا، ان کا اسم گرامی پیر طریقت محسن اقدام رہنمائے مسلمین امام المومنین الحاج حضرت مولانا ذوالجلال صابری، چشتی، نقش بندی نور اللہ مرقدہ تھا، بزرگی انہیں ورثہ میں ملی تھی اور اہل علم وعمل کے معتبر قول کے مطابق بزرگی ان کے آنے والی نسلوں میں تاقیامت باقی رہے گی۔

میں پوچھ رہا تھا کہ آپ بیعت کب ہوئے؟'' میں نے اپنا سوال دوہرایا''

وفات کے ایک ہفتہ کے بعد حضرت میرے خواب میں آئے اور انہوں نے فرمایا کہ میں اسی وقت جنت الفردوس میں ہوں اور وعدے کے مطابق میں تمہیں بیعت بھی کرتا ہوں اور مقرب ترین ایک درجن فرشتوں کی موجودگی میں تمہیں خلافت بھی عطا کرتا ہوں، اس طرح مجھے آنا فانا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا خلیفہ بننے کا شرف حاصل ہوا۔

البلاغ صاحب! میں نے سنا ہے کہ آپ مرید بنانے کی فیس بھی لیتے ہیں؟ میں نے ایک چبھتا ہوا سوال کیا۔

فیس نہیں، وہ تو ایک معمولی سا ہدیہ ہے اور وہ محض اس لئے ہے کہ ہمارے مریدوں کا پیسہ اگر حرام کا ہو تو وہ ہدیہ کی برکت سے منجملہ حلال ہوجائے اور ہمارے تمام مرید اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں۔

آپ کے مریدوں کی تعداد کتنی ہے؟ اتنی ہے کہ انگلیوں پر گنی نہیں جاسکتی۔

آپ سے بیعت ہوکر مریدوں کا فائدہ کیا ہوتا ہے؟ کیا ان کی اصلاح ہوجاتی ہے؟

پیری مریدی کا سلسلہ اصلاح کے لئے نہیں ہوتا، آخرت میں بخشش کے لئے ہوتا ہے۔ ہمارے مرید میدان حشر کی کٹھنائیوں سے محفوظ رہیں گے اور بے حساب جنت میں جائیں گے، اب تک جتنے مرید ہمارے اللہ کو پیارے ہوئے ہیں وہ سب جنت میں مرچ مسالے پیس رہے ہیں اور موج مستی کررہے ہیں ان سے قبر میں من ربک ما ڈیٹنگ جیسے سوال بھی نہیں کیے گئے۔

میرا آخری سوال یہ ہے۔ میں نے عرض کیا، کہ کچھ لوگ پیری مریدی پر تنقید کرتے ہیں ان کا منہ توڑ جواب ہم کیسے دیں؟

پیری مریدی صحابہ کرام کے دور سے چلی آرہی ہے، جو لوگ اس کی مخالفت کرتے ہیں ان سے سوال وجواب کرنے کے بجائے ان کا منہ توڑ دینا چاہئے۔

حضرت میں نے سنا ہے کہ آپ اپنا پیسہ سیونگ اکاؤنٹ میں رکھتے ہیں اور ہر ماہ اس پر آپ کو ہزاروں روپے انٹرلیس کے حاصل ہوتے ہیں۔ تو کیا بینک سے ملنے والا انٹرلیس جائز ہے؟

برخوردار یہ ہمارا ذاتی معاملہ ہے، اس بات کا تعلق نہ ہماری بزرگی سے ہے اور نہ ہماری پیری مریدی سے، اس لئے ہم اس طرح کے سوالوں کا جواب دے کر اپنا قیمتی وقت ضائع نہیں کرسکتے۔

آپ کے لڑکے داڑھی نہیں رکھتے، ان کا حلیہ قطعاً غیر اسلامی ہے۔ اس بارے میں انہیں ترغیب وترہیب نہیں کرتے۔

یہ سوال ہم سے کرنے کا نہیں ہے۔ اگر کرنا ہی تو ہمارے بچوں سے کیجئے، ہم ان کے ذاتی معاملات میں دخل نہیں دیتے، البتہ جب اللہ انہیں توفیق دے گا تو وہ داڑھی بھی رکھ لیں گے اور سدھر بھی جائیں گے۔ سدھرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے اگر اللہ کا فضل ہوجائے تو بگڑے ہوئے لوگ ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں سدھر جاتے ہیں۔

اور تم کونسے سدھرے ہوئے ہو، سنا ہے کہ تم تو اس عمر میں بھی کامیاب قسم کے عشق لڑا لیتے ہو۔

بے شک میں ایک گناہ گار انسان ہوں اور آپ کے سامنے تو طفل مکتب ہوں لیکن میں نہ نیکی کا دعویٰ کرتا ہوں اور لوگوں پر کرامتوں کا رعب ڈالتا ہوں لیکن آپ اور آپ کا خاندان تو معتبر سمجھا جاتا ہے، آپ کے بچے اگر گمراہی کی راہ اختیار کریں تو لوگوں کی انگلیاں ضرور اٹھیں گی؟

عزیزم! تمہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہم اس خاندان سے تعلق رکھتے ہیں کہ جن کی غلطیاں نوٹ کرنے کی فرشتے غلطی نہیں کرسکتے۔ آپ مرنے کے بعد دیکھ لینا کہ ہمارے خاندان کا ہر بچہ بے حساب داخل جنت ہوگا اور جنت میں بھی کنکوے اڑائے گا۔

میں ان سے رخصت ہوکر جب گھر آیا تو بانو نے پوچھا کہ آپ کی

تحقیقات کی شروعات کیسی رہی۔

میں نے بانو کو صوفی البلاغ کے تمام جوابات سنائے اور کہا میں تو ان کی ایک ایک بات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اب تم بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے؟

بانو نے مجھے کھاجانے والی نظروں سے دیکھا پھر بولی۔ مجھے صوفی البلاغ کی باتیں جھوٹ کا پلندہ محسوس ہو رہی ہیں، ان من گھڑت باتوں سے وہ اللہ کے سادہ لوح بندوں کو بے وقوف بنا کر اپنا الو سیدھا کرتے ہیں اور انہیں مرید بنا کر ان کی جیبیں خالی کراتے ہیں جو مرید بنانے کا چارج وصول کرتا ہو پیر نہیں ہوسکتا۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوتی ہے کہ آپ اڑتی چڑیا کے پروں کو گن لیتے ہیں اور ان بناوٹی مولویوں اور صوفیوں کی حقیقت نہیں سمجھ پاتے۔

بیگم!

بس بیگم وبیگم کی رٹ مت لگائیے۔ میں نے آپ کی ریسرچ کی حقیقت سمجھ لی ہے میں آپ کو اس فضول کام کی اجازت نہیں دے سکتی، آپ کی اس ریسرچ سے تصوف کا بھی مذاق بنے گا اور جو سچ مچ کے صوفی ہیں جنہیں دیکھ کر واقعتاً خدا یاد آتا ہے ان کے بارے میں بھی شکوک پیدا ہوں گے۔

میرے پیارے قارئین! بانو کی ضد کے آگے میری کبھی چلتی ہی نہیں، اس لئے میرے جذبات اور میرے ولولے ہمیشہ تلملا کر ہی رہ جاتے ہیں اور میں ہمیشہ ہی بانو کی خاطر اپنے ارمانوں کا قتل کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں، کتنا قابل رحم ہوں میں! کیا آپ کو مجھ پر رحم نہیں آتا؟

(یار زندہ صحبت باقی)

☆ جو شخص مانگنے کی عادت ڈالتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ (حدیث)

☆ بڑے آدمی کی پہچان یہ ہے کہ وہ بدلہ دیئے بغیر کسی سے کوئی چیز لینا گوارہ نہیں کرتے۔

☆ امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسب چھوڑ کر مسجد میں نہ بیٹھنا اور یہ دعا مانگو اے اللہ! مجھے رزق دے کیوں کہ یہ خلاف سنت ہے، تمہیں معلوم ہی ہے کہ آسمان سے سونا چاندی نہیں برستا اور اللہ اسباب اختیار کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

کل امر مرھون باوقاتہا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۶ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتہا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۶ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۵ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۴-۱۶
۲ر اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۱-۹
۲ر اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۳۶-۲۰
۳ر اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۹-۲۰
۴ر اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۳۰-۱۶
۵ر اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۲-۳
۶ر اکتوبر	قمروزحل	تثلیث	۵۳-۱۶
۷ر اکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۱۰-۱۷
۹ر اکتوبر	قمروزہرہ	قران	۳۱-۱
۱۰ر اکتوبر	قمرومشتری	قران	۵۳-۲
۱۱ر اکتوبر	زہرہ وزحل	تربیع	۰۰-۶
۱۳ر اکتوبر	قمروشمس	قران	۳۵-۵
۱۴ر اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۲-۱۲
۱۵ر اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۱-۳
۱۵ر اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۷-۶
۱۶ر اکتوبر	قمروزحل	قران	۳۶-۱۹
۱۷ر اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۴۶-۴
۱۷ر اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۴۹-۱۷
۱۸ر اکتوبر	مریخ ومشتری	قران	۹-۴
۱۹ر اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۴۲-۱۵
۲۰ر اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۵-۴
۲۱ر اکتوبر	قمروشمس	تربیع	۵۹-۱
۲۲ر اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۴۰-۳
۲۳ر اکتوبر	قمروشمس	تثلیث	۵۰-۹
۲۴ر اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۳-۱۶
۲۶ر اکتوبر	زہرہ ومشتری	قران	۳۲-۱
۲۷ر اکتوبر	قمروشمس	مقابلہ	۳۴-۱۷
۲۸ر اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۹-۱۳
۲۹ر اکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۱۰-۱۸
۳۱ر اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۲۲-۸

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمروشمس	تثلیث	۱۳-۵
۲نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۵-۹
۳نومبر	زہرہ ومریخ	قران	۳۹-۶
۴نومبر	قمروشمس	تربیع	۵۳-۱۷
۵نومبر	قمروزحل	تربیع	۵-۱۷
۶نومبر	قمروشمس	تسدیس	۴-۱۱
۶نومبر	قمرومشتری	قران	۳۳-۱۹
۷نومبر	قمرومریخ	قران	۵۳-۱۳
۸نومبر	قمروزحل	تسدیس	۴۰-۶
۱۱نومبر	شمس ومشتری	تسدیس	۴۶-۷
۱۱نومبر	قمروعطارد	قران	۱۸-۱۵
۱۲نومبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۳-۲۰
۱۴نومبر	قمرومشتری	تربیع	۴۷-۸
۱۵نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۱-۲۰
۱۶نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۱۷
۱۷نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۲-۱۷
۱۸نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۲۸-۷
۱۹نومبر	قمروشمس	تربیع	۵۶-۱۱
۲۰نومبر	قمروزحل	تربیع	۳۷-۴
۲۱نومبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۵-۳
۲۲نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۴۴-۵
۲۴نومبر	مریخ وزحل	تسدیس	۴۸-۱۰
۲۵نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۵۵-۶
۲۵نومبر	مریخ وعطارد	تسدیس	۱-۲۲
۲۶نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۳-۱۱
۲۷نومبر	قمرومشتری	تربیع	۵۴-۸
۲۸نومبر	قمرومریخ	تربیع	۳-۱۷
۲۹نومبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۴-۱۳
۳۰نومبر	شمس وزحل	قران	۲۵-۵
۳۰نومبر	قمروزحل	تثلیث	۱۸-۲۰

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۷-۲
۲دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۳۹-۸
۳دسمبر	قمروزحل	تربیع	۱۰-۷
۴دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۲۲-۹
۴دسمبر	عطارد ومشتری	تربیع	۲۲-۱۸
۶دسمبر	قمرومریخ	قران	۶-۸
۶دسمبر	شمس ومریخ	تسدیس	۴۳-۱۵
۷دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۳۲-۷
۹دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۷-۱۲
۱۰دسمبر	قمروزحل	قران	۳۱-۲۰
۱۱دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۴۲-۱۱
۱۲دسمبر	قمروعطارد	قران	۱۲-۱۹
۱۳دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵-۵
۱۴دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۳۶-۴
۱۵دسمبر	قمروزہرہ	تربیع	۵۶-۱۵
۱۶دسمبر	قمرومریخ	تثلیث	۵۳-۴
۱۷دسمبر	قمروزحل	تربیع	۴۲-۱۵
۱۸دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۹-۱
۱۹دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۳۱-۱۹
۲۰دسمبر	قمروعطارد	تربیع	۱۰-۴
۲۱دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۳۰-۳
۲۲دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۵-۱۶
۲۴دسمبر	زہرہ ومشتری	تسدیس	۴۶-۲۲
۲۵دسمبر	قمروشمس	مقابلہ	۴۱-۱۶
۲۶دسمبر	عطارد ومشتری	تثلیث	۵۰-۱
۲۷دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۲۱-۳
۲۸دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۴۸-۱۱
۲۹دسمبر	عطارد ومریخ	تربیع	۲۷-۲۰
۳۰دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۵۸-۱۶
۳۱دسمبر	قمرومشتری	قران	۲۰-۲۲

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۶ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
یکم ستمبر	تربیع شمس و زحل	شروع	۷_۱۵
۲/ستمبر	تربیع شمس و زحل	مکمل	۸_۵۱
۲/ستمبر	تربیع شمس و زحل	ختم	۲۱_۵۰
۲/ستمبر	قران عطارد و مشتری	مکمل	۲۲_۱۳
۳/ستمبر	قران عطارد و مشتری	ختم	۱۹_۶
۶/ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	شروع	۲۰_۴۸
۷/ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	مکمل	۱۷_۳
۸/ستمبر	تسدیس زہرہ و زحل	ختم	۱۳_۲۰
۱۱/ستمبر	تربیع شمس و مریخ	شروع	۸_۴۵
۱۲/ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	شروع	۹_۴۲
۱۲/ستمبر	قران شمس و عطارد	شروع	۱۷_۷
۱۲/ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	مکمل	۰۰_۲۸
۱۳/ستمبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۵_۱۰
۱۳/ستمبر	تربیع عطارد و مریخ	ختم	۷_۵۱
۱۳/ستمبر	قران شمس و عطارد	ختم	۱۱_۱۲
۱۴/ستمبر	تربیع شمس مریخ	مکمل	۲_۹
۱۵/ستمبر	تربیع شمس مریخ	ختم	۱۱_۲۴
۱۸/ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	شروع	۰۰_۵۹
۱۹/ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	مکمل	۱۷_۲۳
۲۱/ستمبر	تسدیس زہرہ و مریخ	ختم	۱۰_۱۰
۲۵/ستمبر	قران شمس و مشتری	شروع	۵_۵
۲۶/ستمبر	قران شمس و مشتری	مکمل	۱۲_۲۹
۲۷/ستمبر	قران شمس و مشتری	ختم	۴_۱۰
۳/اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	شروع	۲۰_۴
۳/اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	شروع	۲۲_۴۴
۴/اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	مکمل	۲۲_۲۸
۶/اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	ختم	۰۰_۵۴
۶/اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	مکمل	۳_۱۳
۷/اکتوبر	تربیع مریخ مشتری	ختم	۵_۱۳
۱۰/اکتوبر	قران عطارد و مشتری	شروع	۲۳_۱۶
۱۱/اکتوبر	قران عطارد و مشتری	مکمل	۱۵_۱۴
۱۱/اکتوبر	قران عطارد و مشتری	ختم	۲۳_۱۰
۱۳/اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	شروع	۳_۲۹
۱۴/اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	مکمل	۲_۲۹
۱۴/اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	شروع	۹_۴۳
۱۴/اکتوبر	تربیع عطارد و مریخ	ختم	۱۳_۵۹
۱۴/اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	مکمل	۰۰_۱۶
۱۵/اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	ختم	۱۴_۴۹
۲۵/اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	شروع	۲۰_۴۸
۲۶/اکتوبر	قران شمس و عطارد	شروع	۹_۱۹
۲۶/اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	مکمل	۲۰_۴۸
۲۷/اکتوبر	تسدیس زہرہ و مشتری	ختم	۲۲_۴۸
۲۷/اکتوبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۲۱_۴۸
۲۸/اکتوبر	قران شمس و عطارد	ختم	۱۶_۱۹
۲۹/اکتوبر	قران زہرہ و زحل	شروع	۸_۳۰
۳۰/اکتوبر	قران زہرہ و زحل	مکمل	۶_۱۴
۳۰/اکتوبر	قران زہرہ و زحل	ختم	۱۷_۷
۲۴/نومبر	تربیع زہرہ مشتری	شروع	۱۹_۲۰
۲۵/نومبر	تربیع زہرہ و مشتری	مکمل	۱۹_۱۴
۲۶/نومبر	تربیع زہرہ و مشتری	ختم	۷_۱۱
۲۴/دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	شروع	۱۸_۳۸
۲۵/دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	مکمل	۱۸_۵۲
۲۶/دسمبر	تثلیث زہرہ و مشتری	ختم	۱۹_۸
۲۸/دسمبر	قران شمس و عطارد	شروع	۱۴_۱۳
۲۸/دسمبر	قران شمس و عطارد	مکمل	۰۰_۱۶
۲۹/دسمبر	قران شمس و عطارد	ختم	۵_۱۸

شرف قمر

۱۶؍اکتوبر رات ۱۱بج کر۴۶منٹ سے ۱۷؍اکتوبر رات ایک بج کر منٹ تک۔ ۱۳؍نومبر صبح ۱۱بج کر۵منٹ سے ۱۳؍نومبر دوپہر۱۲بج کر۳۹ منٹ تک۔ ۱۰؍دسمبر رات ۹بج کر۲۸منٹ سے ۱۰؍دسمبر رات ۲بج کر۹ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کام کے لئے موزوں ترین اوقات ہیں۔

ان اوقات کی قدر کرنی چاہئے، ان اوقات میں عاملین اگر مثبت کام کریں گے تو انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۳؍اکتوبر صبح ۵بج کر۱۷منٹ سے ۳؍اکتوبر صبح ۷بج کر۱۷منٹ تک۔ ۳۰؍اکتوبر دن ۱۱بج کر۳۶منٹ سے ۳۰؍اکتوبر دوپہر ایک بج کر ۳۶منٹ تک۔ ۲۶؍نومبر شام ۵بج کر۳۷منٹ سے ۲۶؍نومبر رات ۷ بج کر۳۸منٹ تک۔ ۲۳؍دسمبر رات ۱۲بج کر۸منٹ سے ۲۴؍دسمبر رات ۲بج کر۹منٹ تک قمر حالت ہبوط میں ہوگا۔ یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں۔ عاملین کو ان اوقات کا فائدہ اٹھانا چاہئے، ان اوقات میں جو منفی کام کئے جائیں ان کے نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر درعقرب

۳؍اکتوبر صبح ۷بج کر۳۱منٹ سے ۱۲منٹ تک۔ ۲۶؍نومبر دن ایک بج کر۳۱منٹ سے ۲۹؍نومبر رات ۲بج کر۱۵منٹ تک۔ ۲۳؍دسمبر رات ۸بج کر۲منٹ سے ۲۶؍دسمبر صبح ۸بج کر۴۹منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ یہ اوقات غیر مبارک مانے گئے ہیں، ان اوقات میں اپنے اہم کاموں کی شروعات سے احتیاط برتنی چاہئے۔

تحویل آفتاب

۲۲؍اکتوبر صبح ۵بج کر۴۰منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲؍نومبر رات ۳بج کر۱۷منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱؍دسمبر شام ۴بج کر۳۸منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے موثر مانے گئے ہیں، اپنی خواہشات، اپنی ضروریات، اپنی حاجتیں ان اوقات میں اپنے رب کے حضور پیش کریں انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور حاجتیں پوری ہوں گی۔

منزل شرطین

۱۴؍اکتوبر، رات ۸بج کر۳۸منٹ پر۔ ۱۱؍نومبر صبح ۷بج کر۱۵ منٹ پر۔ ۸؍دسمبر ۳دن بج کر۴۵منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقع۔

ہبوط شمس

۱۱؍اکتوبر رات ۳بج کر۲۱منٹ سے ۱۲؍اکتوبر رات ۳بج کر۳۶ منٹ تک منفی کاموں کے لئے موثر ترین وقت۔

اوج عطارد

۲۷؍اکتوبر دن ۱۲بج کر۱۳منٹ سے ۲۸؍اکتوبر رات ۲بج کر۴۵ منٹ تک تعلیم وتدریس سے متعلق امور میں کامیابی کے لئے اوقات، بچوں کے امتحان میں کامیابی کے لئے اگر نقوش ان اوقات میں تیار کئے جائیں تو نقوش موثر ثابت ہوں گے۔

اوج مشتری

۹؍ستمبر شام ۴بج کر۴۷منٹ سے ۳۱؍دسمبر رات ۱۲بجے تک جن حضرات سے شرف مشتری کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت کی قدر کریں کیوں کہ اس کے بعد یہ وقت ۱۲سال کے بعد ہاتھ لگے گا۔

''شرف مشتری'' اور اوج مشتری کے اوقات میں مال ودولت سے متعلق نقوش تیار کئے جاتے ہیں جو اللہ کے فضل وکرم سے بہت موثر ثابت ہوتے ہیں اگر یہ نقش کسی کے لئے کارگر ثابت ہوجائیں تو اس کی زندگی خوشیوں سے بہرہ ور ہوجاتی ہے اور اس کے گھر میں دولت موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتی ہے۔ ہاشمی روحانی مرکز خواہش مند حضرات کی فرمائش پر شرف مشتری کے نقوش تیار کرتا ہے، آپ بھی چاہیں تو اس فون پر رابطہ کریں۔

09897320040

قسط نمبر: ۱۵۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

ایک روز علی الصبح یوناف اپنے بستر سے چونک کر اٹھ کھڑا ہوا، اس نے محسوس کیا کہ سرائے کے صحن میں بہت سے لوگ جمع تھے جن کی وجہ سے سرائے میں ایک شور اور طوفان مچا ہوا تھا، جونہی یوناف اٹھا، اس وقت اس کے ساتھ والی مسہری پر لیٹی ہوئی بیوسا بھی اٹھ گئی اور استفہامیہ انداز میں یوناف کو دیکھنے لگی پھر وہ دونوں جب اصطبل کے سامنے سرائے کے کھلے احاطے میں آئے تو انہوں نے دیکھا کہ وہاں بہت سے، بہت لوگ جمع تھے اور بڑی بے بسی کے عالم میں اپنے درمیان کسی چیز کو بڑے غور اور انہماک سے دیکھ رہے تھے، ایک طرف چند عورتیں سوچوں کا بوجھ لئے اور دکھ کے عمیق غموں میں ڈوبی سسکیاں لیتی ہوئی فاختاؤں کی طرح رو رہی تھی۔ یوناف اور بیوسا نے ایک بار سارے ماحول کا جائزہ لیا، پھر وہ لوگوں کے اس جمگھٹے کے اندر گھس گئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں جمع ہونے والے لوگوں کے درمیان تین لاشیں پڑی ہوئی تھیں، ایک طرف سرائے کا مالک گردن جھکائے کھڑا تھا، اس کی رنگت پیلی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں، بالکل اس دیئے کی مدھم لو کی طرح جس سے ساری رات کی نیندیں الجھتی رہی ہوں۔ یہ سارا سماں دیکھنے کے بعد یوناف نے اپنے قریب کھڑے ایک شخص کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے بھائی یہ سارا معاملہ کیا ہوا اور یہ مرنے والے کون لوگ ہیں۔" اس پر وہ شخص غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔

"یہ مرنے والے تینوں اس سرائے میں ٹھہرے ہوئے تھے اور وہ ایک طرف بیٹھی ہوئی عورتیں جو رو رہی ہیں وہ بھی ان کے ساتھ تھیں، رات کو نہ جانے کیا چیز ان تینوں پر حملہ آور ہوئی کہ ان تینوں کو ان کے کمرے سے نکال کر یہاں پھینک گئی ہے۔ تم ان کے چہروں کی حالت دیکھو، بالکل مسخ کر دیئے گئے ہیں، ان کے کپڑے بھی چیر پھاڑ دیئے گئے ہیں اور ان کے جسموں سے گوشت بھی کاٹ دیا گیا ہے، بالکل اس انداز میں جیسے کوئی درندہ ان پر حملہ آور ہوا ہو اور ان کے جسم کے گوشت کو نوچ نوچ کر کھاتا رہا ہو۔" اس انکشاف کے بعد یوناف نے مڑتے ہوئے ایک بار پھر ان عورتوں کی طرف دیکھا، وہ دیمک آلود در و بام، محرومیوں کی داستان اور مسمار خوابوں کی طرح ایک طرف بیٹھی نوحہ کناں تھیں۔

یہ دیکھ کر یوناف کا ہر نفس، طوفان اور ہر سانس زلزلہ بنتا جا رہا تھا، اتنے میں سرائے کا مالک تیز تیز چلتا اور لوگوں کو ادھر اُدھر ہٹاتا ہوا یوناف کے پاس آیا اور روتی ہوئی آواز میں اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے یوناف! تم ایک عرصہ سے میری اس سرائے میں قیام کئے ہوئے ہو، کیا تم نے میری سرائے میں کوئی ایسا حادثہ ہوتے ہوئے دیکھا ہے لوگ میرے ہاں بڑے سکون سے اپنا وقت گزارتے ہوئے اپنی اپنی منزلوں کی طرف روانہ ہو جاتے رہے ہیں لیکن یہ جو آج حادثہ پیش آیا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے خلاف کوئی سازش کی جا رہی ہے تا کہ لوگ میری سرائے میں آنا بند ہو جائیں اور میرا کاروبار ختم ہو کر رہ جائے۔"

وہاں موجود لوگوں نے اسے سنبھالا اور دلاسہ دیتے ہوئے یقین دلایا کہ وہ سب مل کر اس سازش کا پردہ چاک کریں گے اور مجرم کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے، پھر یوناف کی تجویز پر ان لاشوں کی تدفین کے انتظامات کئے گئے، تدفین سے فارغ ہو کر لوگ اپنے اپنے معمولات میں مشغول ہو گئے، بظاہر یہ معاملہ رفع دفع ہو گیا تھا لیکن اگلی صبح پھر وہی ہنگامہ کھڑا تھا، اس بار چار لاشیں صحن میں پڑی تھیں۔

سرائے کا مالک یہ حال دیکھ کر غصہ اور غم میں بُری طرح چلانے لگا تھا۔ یوناف نے پہلے روز کی طرح پھر اسے ڈھارس دی اور ان لاشوں کی تدفین کا بندوبست کر دیا تھا پھر جب سرائے کے مطبخ میں کھانا کھانے کے بعد یوناف، بیوسا کے ساتھ اپنے کمرے میں آیا تو اس نے مدھم اور دھیمی آواز میں اہلیکا کو پکارا۔

تھوڑی دیر بعد اہلیکا نے جب یوناف کی گردن پر لمس دیا تو یوناف نے اسے سنجیدہ اور غم آلود سی آواز میں مخاطب کر کے کہا۔

''اہلیکا! شاید تم جانتی ہوگی کہ سرائے میں گزشتہ روز تین مسافروں کو قتل کر کے اوران کی لاشوں کو بری طرح ادھیڑ کر صحن میں ڈال دیا گیا تھا اور آج چار مسافروں کے ساتھ بھی ایسا معاملہ کیا گیا ہے۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم اپنے اطراف میں گھوم جاؤ اور دیکھو کہ سرائے میں قیام کرنے والے ساتھیوں کے ساتھ ایسا معاملہ کون کر رہا ہے اور وہ کونسی قوت ہے جو ان مسافروں کو ان کے کمروں سے نکال کر اور ان کی لاشوں کو بری طرح ادھیڑ کر صحن میں پھینک جاتی ہے۔''

جواب میں اہلیکا نے بڑی پرسکون اور حیات بخش سی آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ ''اے یوناف! تم فکر مند نہ ہو، میں ابھی جاتی ہوں اور اس بات کا پتہ کرتی ہوں کہ ایسا خونی کھیل کون کھیل رہا ہے؟'' اس کے ساتھ ہی اہلیکا یوناف کی گردن سے علیحدہ ہو کر چلی گئی۔

☆☆☆☆

بھیم سین سے ملنے کے بعد دروپدی نے رات کا وہ حصہ پرسکون انداز میں گزار دیا تھا، دوسرے روز صبح کا کھانا کھانے کے بعد وہ راج محل میں اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی کہ کیچک اندر داخل ہوا اور دروپدی کے سامنے کھڑا ہوتا ہوا کہنے لگا۔

''اے سرندھری! تو نے دیکھا راجہ نے ایک لفظ بھی تمہارے حق میں اور میرے خلاف نہیں کہا اور راجہ کا یہ رویہ اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ میرے خلاف کچھ کہتے ہوئے اور میرے خلاف کوئی قدم اٹھاتے ہوئے ڈرتا ہے۔ اس بات کو تم یوں کہہ سکتی ہو کہ راجہ مجھ سے خوفزدہ رہتا ہے کہ ریاست کے لشکر میرے ماتحت ہیں اور اگر اس نے میرے خلاف کوئی عملی قدم اٹھانے کی کوشش کی تو میں اسے راج پاٹ سے علیحدہ کر کے رکھ سکتا ہوں۔ لہٰذا میں کچھ بھی کروں، راجہ میرے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتا۔

''سرندھری تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ میری پیش کش کا مثبت جواب دو، میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور تم سے شادی کا خواہاں ہوں، تمہارے وہ پانچوں شوہر کیسے شوہر ہیں جو تمہیں یہاں بے بسی اور لاچارگی کی حالت میں چھوڑ گئے ہیں، سنو! وہ اس قابل نہیں کہ تم ان کی بیوی بن کر رہو، تم میرے ساتھ شادی کرو اور میرے محل میں ریاست کی حقیقی رانی بن کر زندگی بسر کرو اور سنو سرندھری اگر تم نے میرا کہا نہ مانا تو مجھے اپنے انتقام کی تکمیل کے لئے زبردستی کرنا پڑے گی اور اس معاملہ میں تمہارے شوہر بھی یہاں آئے تو میں ان کے بھی سر قلم کر کے تمہیں حاصل کرنے میں کامیاب رہوں گا لہٰذا میری ان سب باتوں پر غور کرنے کے بعد مجھے اپنے کسی آخری فیصلے سے آگاہ کرو۔''

کیچک کی یہ گفتگو سن کر دروپدی تھوڑی دیر کے لئے خاموش رہی، پھر اس نے اپنے چہرے پر ایک خوشگوار اور انتہائی پرکشش مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے اور اپنا ہاتھ اٹھا کر اپنے سامنے والی نشست کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

''پہلے بیٹھو پھر میں تم سے بات کرتی ہوں۔''

کیچک اور دروپدی کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ اور اس کے اس بدلے ہوئے رویئے کو دیکھ کر خوش ہوا اور بڑی تیزی سے سامنے والی نشست پر بیٹھ گیا اور اس کی طرف دیکھنے لگا۔ دروپدی نے اپنے خوبصورت ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ کو اور زیادہ جاذب نظر اور پرکشش بناتے ہوئے کہا۔

''سنو کیچک! مجھے تمہارے ساتھ اپنے رویئے کی پر شرمندگی اور ندامت ہے، میں نے کافی سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ تم مجھے دیوانگی کی حد تک چاہتے ہو اور مجھ سے پیار کرتے ہو، میں تمہارے ساتھ تعلقات استوار کرنے اور تم سے شادی کرنے پر رضامند ہوں لیکن اس کے لئے میری دو شرائط ہیں۔'' دروپدی کی یہ گفتگو سن کر کیچک ایک طرح سے اپنی جگہ سے اچھل سا پڑا تھا پھر اس نے فوراً دروپدی کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''سرندھری! تمہاری کیا شرائط ہیں جن کی بنا پر تم میرے ساتھ شادی پر آمادہ ہو؟'' دروپدی پھر پہلے کی طرح خوشگوار انداز میں کہنے لگی۔

''سنو کیچک! جب میرے پانچوں شوہروں کو تمہارے ساتھ میرے تعلقات کی خبر ہوگی تو وہ ضرور نہ صرف یہ کہ تم پر بلکہ مجھ پر حملہ آور ہوں گے اور مجھے قتل کرنے کی کوشش کریں گے، میری پہلی شرط یہ ہے کہ تم ان پانچوں سے میری حفاظت کرو گے۔''

اس پر کیچک نے فوراً ہامی بھرلی، کچھ سوچ بچار کے بعد دروپدی

کہنے لگی۔ ”میں اس وقت تک تمہارے ساتھ باقاعدہ شادی نہیں کروں گی جب تک میرے پانچوں شوہر ٹھکانے نہیں لگا دیئے جاتے۔“

یہ سن کر کیچک کے چہرے پر اُداسی اور افسردگی چھا گئی، وہ اداس لہجے میں بولا۔ ”تو کیا اس وقت تک میں تمہیں دیکھنے کو ترستا رہوں گا؟“ اس پر دروپدی تڑپ کر کہنے لگی۔ ”نہیں ایسا معاملہ نہیں ہے، ہم روزرات کے وقت ملتے رہیں گے، تم جانتے ہو کہ راج محل کے قریب ہی راجہ نے ایک نیا ناچ گھر تیار کیا ہے، وہاں بڑے کمرے کے ایک کونے میں ایک انتہائی اعلیٰ قسم کی مسہری بھی ڈالی گئی ہے جہاں رقص کرنے والے باری باری آرام کرتے ہیں۔ اے کیچک! میں ہر روز آدھی رات کے وقت وہاں تمہارا انتظار کیا کروں گی اور میری دوسری شرط یہ ہے کہ آدھی رات کے وقت اس ناچ گھر میں تم مجھ سے ملنے اکیلے آیا کرو گے۔ اگر تم کسی ساتھی یا سنگی کو بھی لاؤ گے تو پھر میں کبھی بھی تم سے ملنے وہاں نہ آؤں گی، بس تمہارے ساتھ تعلقات استوار کرنے کے لئے میری یہی دو شرائط ہیں۔“

اس پر کیچک بڑے پیار بھرے انداز میں دروپدی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے یقین دلانے لگا اور پھر رات ملنے کا وعدہ لے کر خوش خوش وہاں سے رخصت ہو گیا۔

سردی کا موسم زوروں پر تھا، رات بڑی تیزی سے بھاگتی چلی جارہی تھی، آدھی رات سے کچھ پہلے دروپدی اپنے کمرے سے نکلی اور دبے پاؤں چلتی ہوئی باورچی خانہ سے ملحق اپنے کمرے میں بھیم سین کے پاس پہنچ گئی اور اسے تمام حالات بتا دیئے۔

بھیم سین مطمئن انداز میں کہنے لگا۔ ”آدھی رات میں ابھی تھوڑی دیر ہے ہمیں اس کے آنے سے پہلے ہی وہاں پہنچ کر اس کا انتظار کرنا چاہئے۔“

جواب میں دروپدی نے کچھ بھی نہ کہا اور وہ خاموشی سے بھیم سین کے ساتھ ہو لی تھی، دونوں دبے پاؤں مگر کسی قدر تیزی سے چلتے ہوئے ناچ گھر کی طرف گئے، سردی چونکہ اپنے عروج پر تھی، اس لئے ناچ گھر کے نگراں اور منتظمین ناچ گھر سے ملحقہ اپنے اپنے کمروں میں گہری نیند سوئے ہوئے تھے لہٰذا دروپدی اور بھیم سین بھی بے فکر ہو کر ناچ گھر کے بڑے کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔

ناچ گھر میں جو بڑا سا پلنگ بچھایا گیا تھا اس کے قریب آکر بھیم سین رک گیا اور دروپدی کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

”دروپدی! تمہاری جگہ میں اس پلنگ پر لیٹ کر کیچک کا انتظار کرتا ہوں۔“ پھر بھیم سین نے ایک قریبی ستون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”تم اس ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو جاؤ اور جب کیچک اس کمرے میں داخل ہو تو تم بالکل کوئی آواز یا کھٹکا پیدا نہ کرنا، اس کمرے میں داخل ہونے کے بعد کیچک سیدھا مسہری کی طرف آئے گا اور مجھے یہاں سوتا پا کر وہ ضرور یہ اندازہ لگائے گا کہ تم اس کا انتظار کر رہی ہو پھر جونہی وہ قریب آئے گا تو پھر میں اس پر موت اور اجل طاری کر کے رکھ دوں گا۔“

بھیم سین کے کہنے پر دروپدی اس قریبی ستون کی اوٹ میں کھڑی ہو گئی تھی، خود بھیم سین پلنگ پر لیٹ گیا تھا اور اپنے اوپر وہ عورتوں والی چادر ڈال لی تھی، جو وہ اپنے کمرے سے اوڑھ کر آیا تھا۔

بھیم سین اور دروپدی کو زیادہ انتظار نہ کرنا پڑا تھا اس لئے کہ تھوڑی ہی دیر بعد کیچک دبے پاؤں، آواز پیدا کئے بغیر ناچ گھر میں داخل ہوا تھا، اندھیرے میں وہ اِدھر اُدھر دیکھتا ہوا سیدھا اس پلنگ کی طرف گیا جہاں بھیم سین لیٹا ہوا تھا، اس کی آمد پر ستون کی اوٹ میں کھڑی ہوئی دروپدی سانس روک کر رونما ہونے والے واقعات کا انتظار کرنے لگی تھی۔ کیچک جب پلنگ کے قریب آیا اور اس نے دیکھا کہ پلنگ پر کوئی لیٹا ہوا ہے تو وہ خوش ہو گیا کیوں کہ اسے یقین تھا کہ دروپدی ہی اس کا انتظار کر رہی ہو گی جونہی وہ پلنگ پر آکر بیٹھا اور اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے یہ چاہا کہ وہ دروپدی کا شانہ پکڑ کر ہلائے کہ ایک دم بھیم سین نے ریشمی چادر سے اپنا ہاتھ نکالا اور کیچک کا ہاتھ اپنی گرفت میں لے لیا۔ کیچک کو وہ مردانہ ہاتھ اور سخت لگا، وہ کسی قدر پریشان اور حیران ہو گیا کیوں کہ اس کے تو ذہن میں یہ بات سمائی ہوئی تھی کہ وہاں صرف دروپدی ہی ہو گی، ابھی وہ کوئی فیصلہ کرنے کے لئے سوچوں ہی میں الجھا ہوا تھا کہ بھیم سین لمحوں کے طوفان اور صدیوں کے سربستہ راز کی طرح پلنگ سے اٹھ کھڑا ہوا، کیچک صبر کی چٹان کی طرح اپنی جگہ پر بیٹھا رہا، تاہم وہ پریشان ضرور دکھائی دے رہا تھا، پھر اس نے حقیقت جاننے کے لئے کسی قدر دھیمی آواز میں بھیم سین کو مخاطب کر کے پوچھا۔

”تم کون ہو اور سر ندھری کہاں ہے، اگر تم اس کے کوئی جاننے والے

ہوتو بتاؤ میرے ساتھ یہ دھوکا کیوں کیا گیا ہے۔ یاد رکھو تم جانتے ہوں گے کہ میں کیچک ہوں اور دھوکا کرنے والے دشمن کو زندہ نہیں چھوڑتا۔"

جواب میں بھیم سین نے کڑکتی ہوئی آواز میں کہا۔ "سنو کیچک! میں سناٹوں کی اس کھوج میں تجھے موت واجل کے سیاہ خانوں کے اندر بانٹنے کے لئے اس ناچ گھر میں آیا ہوں، اس سرندھری کی خاطر جب تم مجھ سے اس ناچ گھر میں ٹکراؤ گے تو تمہاری حالت میں تشنہ دہن مسافر جیسی بنا کر رکھ دوں گا۔"

بھیم سین کی یہ گفتگو سن کر کیچک غصے سے کھولنے لگا، پھر وہ بھیم سین کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"تم جو کوئی بھی، میں تمہارے اس رویئے پر حیران اور پریشان نہیں ہوں اور یہ جو تم نے ابھی ابھی دعویٰ کیا ہے تو اس کے جواب میں، میں یہ کہتا ہوں کہ تم بکواس کرتے ہو، تم جانتے ہو کہ میرا نام کیچک ہے اور میں اپنے دشمنوں کی روحوں پر وحشت اور ان کی جانوں پر سلسلۂ کرب وفراق طاری کر دینے کا عادی ہوں۔"

بھیم سین نے پھر پھر کراڑتے ہوئے بگولوں اور اُمنڈتے طوفان کے سے انداز میں کیچک کو مخاطب کر کے کہا۔ "سنو کیچک! آج تک تمہارا واسطہ میرے جیسے جوان سے نہ پڑا ہوگا، میں تیری حیات کا تاریک محور قیامت کے مراحل سے گزار کر رکھ دوں گا، تیرے جیون کے جنجال کو، تیری اس کش مکش دنیا، تیرے سود وزیاں کے اس جہان کو موت کی پاتال میں اُتار کر رکھوں گا۔ کیچک میں تیری نگاہ آوارہ گرد اور تیری ساعت کو معطل بنا دوں گا، اٹھو اس ناچ گھر کی تاریکی میں بغیر کسی ہتھیار کے میرا مقابلہ کرو اور پھر دیکھو رات کی اس تاریکی، سکوت اور ویرانی کے اندر کون کس کو زیر اور مغلوب کرتا ہے۔"

بھیم سین کی اس شرط پر کیچک اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا، بھیم سین بھی جست کے ساتھ اٹھا۔ وہ دونوں اس تاریکی میں ایک دوسرے سے ٹکرا گئے تھے، وہ بری طرح ایک دوسرے پر مکے، لاتوں اور گھونسوں کی بارش کرنے لگے تھے، جب کہ دروپدی خاموشی کے ساتھ ستون کی اوٹ میں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی۔ تھوڑی دیر تک کیچک ڈٹ کر بھیم سین کا مقابلہ کرتا رہا لیکن جلد ہی اس نے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور زور آور ہے، یہ خیال آتے ہی کیچک پر سستی اور پژمردگی چھانے لگی۔ اسی لمحے بھیم سین نے فوراً اسے اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا اور زوردار انداز میں اسے ناچ گھر کے فرش پر پٹخ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی بھیم سین اچانک کیچک پر وارد ہوا، اپنا گھٹنا اس نے کیچک کی چھاتی پر رکھ کر اپنے نیچے اسے دبائے رکھا، پھر اس نے زوردار گھونسے مار کر کیچک کی رانیں اور گردن توڑ دی تھی۔

بھیم سین نے جب یہ اندازہ لگایا کہ کیچک اب مر چکا ہے تو وہ ستون کے پاس کھڑی دروپدی کے پاس آیا اور رازداری سے اسے مخاطب کر کے بولا۔

"سنو دروپدی! اب میں واپس اپنے کمرے کی طرف جاتا ہوں، میرے جانے کے بعد تم ناچ گھر کے نگرانوں اور محافظوں کو جگانا اور انہیں یہ بتانا کہ کیچک تمہیں تمہارے راج محل کے کمرے سے زبردستی اٹھا کر یہاں لے آیا تھا اور وہ تمہارے ساتھ برے ارادے کی نیت رکھتا تھا کہ اسی دوران تمہارے شوہروں میں سے ایک یہاں آن گھسا اور کیچک کو مار مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا اور وہ جب تم سے یہ پوچھیں کہ تمہارا وہ شوہر کدھر گیا تو تم لاعلمی کا اظہار کر دینا کہ وہ رات کی تاریکی میں اِدھر آیا اور کیچک کا کام تمام کر کے نہ جانے کدھر چلا گیا، جب ناچ گھر کے منتظمین کو کیچک کی موت کا علم ہوگا تو وہ سب لوگوں کو یہ بتاتے پھریں گے کہ کیچک کو سرندھری کے شوہر نے مار دیا ہے اور جب یہ خبر پھیلے گی تو اس محل میں کوئی بھی تمہیں بری نیت سے دیکھنے کی کوشش نہیں کرے گا اور یہ جو ایک سال کی مدت پوری ہونے میں ہمارے صرف تیرہ دن باقی رہتے ہیں یہ ہمارے سکون اور آرام کے ساتھ گزر جائیں گے۔"

(باقی آئندہ)

عمل خواص سورۂ مزمل

ماہِ ستمبر میں مشتری مقام اوج میں ہوگا، یہ وقت ۹ ستمبر شام ۴ بجکر ۴۷ منٹ سے ۳۱ دسمبر رات ۱۲ بجے تک رہے گا۔ جو بارہ سال میں ایک بار آتا ہے۔ عوام اہل سنت کے لئے اس وقت سے مستفیض ہونے کے لئے مندرجہ ذیل نقش و عمل درج ہیں۔

۳۰۰۱۹	۳۰۰۳۲	۳۰۰۲۹	۳۰۰۲۶
۳۰۰۳۰	۳۰۰۲۵	۳۰۰۲۰	۳۰۰۳۱
۳۰۰۲۴	۳۰۰۲۷	۳۰۰۳۴	۳۰۰۲۱
۳۰۰۳۲	۳۰۰۲۲	۳۰۰۲۳	۳۰۰۲۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الٰہی بحق ہو الغفور الودود ذوالعرش المجید
فعال لما یرید حسب ضرورت خرچ روز مرہ از خزانہ
غیب رسا السعہ برسد

یہ نقش خاص اوج مشتری کے وقت سونے یا چاندی کی تختی پر کندہ کرالے، کندہ کرنے کے دوران مشتری کا بخور روشن رکھے (اسی شمارے میں مشتری کے بخور کی تفصیل موجود ہے) اگر سونے یا چاندی کا پترا میسر نہیں تو مشک وزعفران سے کاغذ پر لکھے اور بازو پر باندھے یا جیب میں رکھے اور سورہ مزمل کا مندرجہ عمل روزانہ وقت کی پابندی سے بعد نماز فجر صرف ایک بار پڑھ لے۔ اس نقش و عمل کی برکت سے کبھی جیب خالی نہ رہے گی، دینی اور دنیاوی جائز ضروریات حسب منشاء پوری ہوں گی، کبھی کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے کی نوبت نہیں آئے گی، بلکہ وقت سے پہلے غیب سے سامان ہوجایا کرے گا۔

ترکیب: اوّل درود شریف ۱۰ بار، آیت الکرسی ایک بار، اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْهِ ۷۰ بار یا ۷ بار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ (ایک سانس میں ۷ بار) زَمِّلْنِیْ بِلُطْفِكَ الْخَفِیِّ ۳ بار قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا. نِصْفَهٗ اَوِانْقُصْ مِنْهُ قَلِیْلًا. اَوْ زِدْ عَلَیْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا (وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا. وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ. اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ. قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا) ۵۰ یا ۵ بار، اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْكَ قَوْلًا ثَقِیْلًا. اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْئًا وَّاَقْوَمُ قِیْلًا. اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا. وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا. رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا. ۱۰۰ بار یا ۱۰ بار رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. (۳۰۰ بار یا ۳۰ بار) وَاصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا. وَذَرْنِیْ وَالْمُكَذِّبِیْنَ اُولِی النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِیْلًا. اِنَّ لَدَیْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِیْمًا. وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِیْمًا. یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِیْبًا مَّهِیْلًا. اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَیْكُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا. فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا. فَكَیْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبًا. السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا. اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا. رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰیَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ. ۳۰ بار یا ۳ بار اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ وَاللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَالنَّهَارَ عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَاٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاٰخَرُوْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا. اَلَآ اِلَى اللّٰهِ تَصِیْرُ الْاُمُوْرُ (۲۱ بار ایک سانس میں) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

درود شریف دس بار، پھر سجدے میں جا کر یہ دعاء ۷ بار پڑھے، اَللّٰهُمَّ یَا مُفَتِّحُ فَتِّحًا یَا مُسَبِّبُ سَبَبًا یَا مُفَرِّجُ فَرَجًا یَا مُسَهِّلُ سَهِّلْ وَ یَا مُیَسِّرُ یَسِّرْ وَ یَا مُدَبِّرُ وَ یَا مُتَمِّمُ تَمِّمْ بِالْخَیْرِ. بہتر ہوگا کہ اول چالیس روز تک پہلی تعداد سے پڑھ لیں، چالیس روز کے بعد سے کم والی تعداد سے ہمیشہ ورد میں رکھیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

خوشی کی بات ہے کہ حضرت مولانا سید ارشد مدنی جمعیۃ علماء ہند کے چوتھی بار صدر منتخب ہوئے

دیوبند۔ 27 جولائی۔ عالمی روحانی تحریک کے سربراہ ادارہ خدمت خلق کے قومی صدر مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ خوشی کی بات ہے کہ حضرت مولانا سید ارشد مدنی جمعیۃ علماء ہند کے چوتھی بار صدر منتخب ہوئے۔ ہم حضرت مولانا ارشد مدنی اور ان کے تمام چاہنے والوں کو مبارکباد دیتے ہیں اور مولانا کی صحت اور طویل عمری کی دعا کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ جمعیۃ العلماء ہند کے باہمی اختلاف کے شروع میں ہم یہ کہہ چکے تھے کہ جمعیۃ العلماء ہند کا صدر بننے کے حق دار حضرت مولانا سید ارشد مدنی ہی ہیں، ان کی صلاحیتوں، ان کی جرأتوں اور قوم وملت سے متعلق ان کی قربانیوں کے پیش نظر ان ہی کو جمعیۃ العلماء کے امیر کارواں بننے کا استحقاق حاصل ہے۔ مولانا نے کہا کہ جمعیۃ العلماء ہند کی مجلس عاملہ کی صوابدید کی ہم تائید کرتے ہیں اور مولانا کی صدارت کا دل کی گہرائیوں سے خیر مقدم کرتے ہیں۔ مولانا نے کہا کہ ہم امید کرتے ہیں کہ موجودہ کشمکش اور طناطنی کے دور میں جب کہ ملت کا شیرازہ پوری طرح بکھر چکا ہے اور فرقہ پرستی کے طوفان بدتمیزی کی بنا پر مسلمانوں کی جانیں ان کی املاک اور ان کی آبرو پوری طرح خطرے میں ہے۔ مولانا سید ارشد مدنی ملت کی ڈوبتی ہوئی نیا کو پار لگانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اور اُسی سیاسی جماعت کی ہمنوائی کریں گے جو مسلمانوں کے حق میں خیرخواہ ثابت ہو۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ جمعیۃ العلماء کے تمام کارکنان اور تمام ممبران سے ہماری درخواست ہے کہ جانشین شیخ الاسلام حضرت مولانا سید ارشد مدنی کو بلا تامل جمعیۃ العلماء ہند کا تاحیات صدر نامزد کردے اور آئندہ ان ہی کی سربراہی میں کارکنان جمعیۃ العلماء کی مسافت تہہ ہوتی رہے کیوں کہ ان سے زیادہ فعال، دیانت دار اور ان سے زیادہ جرأت مند پوری جماعت میں کوئی دوسرا موجود نہیں ہے۔

غازی آباد میں حج ہاؤس کے افتتاح کی بی جے پی نے کی مخالفت

غازی آباد (یو این آئی) حج ہاؤس کے افتتاحی پروگرام کی مخالفت کرنے کی منصوبہ بندی بھارتیہ جنتا پارٹی کے کارکنوں نے تیار کرلی ہے۔ نہرو نگر میں واقع علاقائی دفتر پر جمعرات کو کی گئی پریس کانفرنس کے دوران بی جے پی لیڈروں نے افتتاحی پروگرام کی مخالفت کرنے کا اعلان کیا۔ ۴ر اگست کو وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو حج ہاؤس کا افتتاح کرسکتے ہیں۔ شہر صدر راجے شرما نے بتایا کہ ۴ر اگست کو وزیر اعلیٰ کے متوقع پروگرام کا پارٹی کارکن پرزور طریقے سے مخالفت کریں گے۔ ٹرانس ہنڈن میں ۲۰ر لاکھ آبادی پر کوئی سرکاری اسپتال نہیں ہے۔ اس کے علاوہ گرلس اسکول کے لئے بھی علاقہ ترس رہا ہے۔ ایسے میں حج ہاؤس کا افتتاح کرنا ضروری نہیں ہے۔ ریاستی حکومت نے کروڑوں روپے خرچ کر کے حج ہاؤ کی تعمیر کرائی ہے۔ جس کا استعمال صرف ایک ماہ کے لئے ہوگا۔ ایک مذہب خاص کے لئے سرکاری فنڈ کی بربادی کی جارہی ہے۔ افتتاحی پروگرام سے پہلے اگر اس پر فیصلہ نہیں لیا گیا تو احتجاج کے ساتھ ساتھ دھرنا مظاہرہ کیا جائے گا۔ اس کی مخالفت میں اگر پارٹی کارکنوں کو جیل بھی جانا پڑے تو کارکن پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ کونسلر راجندر تیاگی نے بتایا کہ قوانین کو بلائے طاق رکھ کر حج ہاؤس کی تعمیر کرائی گئی ہے۔ اس میں این جی ٹی نے حکومت سے جواب بھی مانگا ہے۔ حج ہاؤس کے نیچے گیس پائپ لائن بھی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شروعات میں خیرات گھر بنانے کا اعلان ریاستی حکومت نے کیا تھا، جسے بعد میں حج ہاؤس میں تبدیل کردیا گیا۔ پریس کانفرنس میں بی جے پی کارکنان موجود تھے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993




محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دنیا

اکتوبر ۲۰۱۶

اپنی نوعیت کا ایک منفرد رسالہ جو ساری
دنیا میں علم و آگہی کی روشنی پھیلا رہا ہے

زبر نہ بن زیر ہو جا کیونکہ
آگے چل کر تجھے پیش ہونا ہے

عاطف ہاشمی

Rs.25/=

کیا اور کہاں

☆☆☆

اداریہ

بقلم خاص

ایک التجا - ایک گذارش

ماہنامہ طلسماتی دنیا گذشتہ بائیس (۲۲) سالوں سے مسلم معاشرے میں اپنی روشنی پھیلا رہا ہے۔ گمراہی اور ضلالت کے اندھیروں میں یہ ایک روشن چراغ کی مانند ہے۔ جہاں جہاں اس کے اُجالے بکھرتے گئے وہاں وہاں گمراہی، جہالت اور دین اسلام سے لاپرواہی کی تاریکیاں چھٹ گئی ہیں۔ بظاہر یہ رسالہ روحانی عملیات کا رسالہ ہے لیکن درحقیقت یہ رسالہ بھٹکے ہوئے بندوں کو اپنے خدا سے ملوانے میں اہم رول ادا کر رہا ہے۔

کتنے ہی لوگ جو کفر، شرک اور ارتداد کے قریب پہنچ گئے تھے وہ اس رسالے کا مطالعہ کر کے دینِ اسلام سے نزدیک ہو گئے ہیں۔ بلکہ ان میں روحانی طور پر غیر معمولی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔

لاریب یہ رسالہ دعوتِ دین وحق کا ایک ترجمان بن چکا ہے، اس رسالہ کا مسلسل مطالعہ کرنے کی برکت سے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی اصلاح ہوئی ہے بلکہ بے شمار ہندو بھائی بھی اس رسالے کو پڑھ کر حلقہ بگوشہ اسلام ہو گئے ہیں۔ کتنے ہی غیر مسلمین نے اس رسالے سے استفادہ کرنے کے لئے اردو زبان سیکھی ہے۔ اس رسالے کی مدد کرنے کا مطلب ہے کہ آپ حق و باطل کی کشمکش میں حق کی سرپرستی کر رہے ہیں اور دعوت دین اسلام کو بڑھاوا دینے کی جدوجہد میں مصروف ہے اور اردو نوازی کا حق بھی ادا کر رہے ہیں۔ ہم آپ سے التجا کر رہے ہیں کہ اس چراغ کے اُجالے دنیا بھر میں پھیلانے کے لئے برائے تعاون اپنا ہاتھ بڑھائیں اور اس چراغ کو آندھیوں کی زد میں نہ آنے دیں۔ ہمیں آپ کا تعاون درکار ہے۔ تعاون کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ صرف آپ کی توجہ کی ضرورت ہے۔ لائف ممبری، ایک دو سال کا چندہ، مہذب قسم کے اشتہارات کی فراہمی، حلقۂ احباب میں طلسماتی دنیا کو پھیلانے اور اپنے دوستوں کو ہمارے ایجنٹوں سے خرید کر طلسماتی دنیا ہدیۂ پیش کرنے کی جدوجہد، جگہ جگہ اس کے ایجنٹوں کا قیام اور اگر اللہ نے آپ کو وسعت دی ہے اور آپ حق و صداقت کے اس ترجمان کی مدد کرنے کے اہل ہیں تو جو بھی ممکن ہو اس کی مدد کر کے ثواب دارین کے حق دار بنیں، طلسماتی دنیا کا اکاؤنٹ نمبر کو یاد رکھیں۔

TILISMATI DUNYA		AC. NO. 019105000253

BRANCH : SAHARANPUR		IFSC CODE : ICIC0000191

مختلف پھولوں

اقوال زرّیں

☆لوگوں سے دعا کی التماس کرنے سے بہتر ہے کہ انسان خود ایسا ہو جائے لوگوں کے دل سے خود بخود اس کے لئے دعائیں نکلیں۔

☆اگر مفلسی وغربت مجھے کسی شکل یا وجود میں نظر آئے تو ہر کفر و باطل سے پہلے میں اسے قتل کروں گا کیوں کہ افلاس وغربت ہی وہ چیز ہے جو انسان کو سب سے زیادہ کفر کی طرف لے کر جاتی ہے۔

☆گفتگو سے سمجھ بوجھ میں اضافہ ہوتا ہے لیکن تنہائی وہ مدرسہ ہے جہاں پر عظیم ذہین بنتے ہیں۔

☆اگر کسی کا بننا چاہتے ہو تو پوری حقیقت سے اس کے بن جاؤ۔

☆اپنی ذات میں ایسی حقیقت پیدا کرلو کہ دوسرے حقیقت میں تمہارے بن جائیں۔

☆عقل مند ہمیشہ غم وفکر میں مبتلا رہتا ہے۔

☆آدمی کے چہرے کا حسن خدا تعالیٰ کی عمدہ عنایت ہے۔

☆خاموشی عالم کا زیور ہے اور جاہل کی جہالت کا پردہ۔

☆دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ ہے۔

☆لوگ بیماری کے خوف سے غذا پہلے چھوڑ دیتے ہیں مگر عذاب الٰہی کے خوف سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

☆دنیا کی سب سے بڑی خیانت قوم کے ساتھ غداری ہے۔

☆انسان کے لئے کتنا برا ہے کہ باطن بیمار اور ظاہر حسین ہو۔

☆علم دولت سے بہتر ہے تم دولت کی حفاظت کرتے ہو اور علم تمہاری حفاظت کرتا ہے علم حاکم ہے دولت محکوم، دولت خرچ ہونے سے کم ہوتی ہے اور علم بڑھتا ہے۔

☆آزادی کی حفاظت نہ کرنے والا غلامی میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

☆دن کو رزق کی تلاش کرو اور رات کو اسے تلاش کرو جو رزق دیتا ہے۔

☆لمبی (دنیوی) امیدوں سے پرہیز کرو کیوں کہ یہ (عمل) دیگر نعمتوں کو تمہاری نظر میں حقیر بنادے گا اور تم ناشکری کروگے۔

☆جب تم پر رزق کی تنگ دستی آجائے اور معاش کا کوئی ذریعہ نہ نکلے تو (اللہ کی راہ میں) صدقہ دے کر اللہ تعالیٰ سے تجارت کرو۔

☆رحمت کے زیادہ مستحق یہ تین شخص ہیں (۱) وہ عالم جس پر جاہل کا حکم چلے (۲) وہ شریف جس پر کمینہ حاکم ہو (۳) وہ نیکوکار جس پر کوئی بدکار مسلط ہو۔

☆احمق کی عقل اس کی زبان کے پیچھے اور عقل مند کی زبان اس کی عقل کے پیچھے ہوتی ہے۔

☆دوسروں کو عزت سے دیکھو گے تو خود ان کی نظروں میں معزز بن جاؤ گے۔

☆جو شاگرد اپنے استاد کی سختیاں نہیں جھیلتا اسے زمانہ کی سختیاں جھیلنی پڑتی ہیں۔

☆سچائی دنیا میں سب سے قیمتی شئے ہے۔

☆خوشی صرف ایک دفعہ آکر دروازہ کھٹکھٹاتی ہے مگر مصیبت دن اور رات میں کئی مرتبہ تم پر حملہ آور ہو سکتی ہے۔

☆جب تک انسان علم حاصل کرتا رہتا ہے وہ عالم رہتا ہے اور جب اسے یہ خیال آجائے کہ اب میں علم سیکھ چکا ہوں وہ جاہل تصور کیا جاتا ہے۔

روشنی کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

روشنی ہی روشنی

☆ اگر تم وہ دیکھتے ہو جسے روشنی ظاہر کرتی ہے اور وہی سنتے ہو جس کا اقرار آواز کرتی ہے تو دراصل نہ تو تم دیکھتے ہو اور نہ ہی سنتے ہو۔

☆ اندھیرا کتنا ہی کیوں نہ ہو، روشنی کی ایک کرن اسے ختم کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

☆ دانش مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ تفصیل پر اختصار کو ترجیح دی جائے، تفصیل ہمیشہ صبر آزما ہوتی ہے۔

☆ ایک انسان وہی کچھ ہے جو وہ تمام دن سوچتا ہے اس لئے آپ وہ نہیں جو آپ سمجھتے ہیں بلکہ وہ ہیں جو سوچتے ہیں۔

☆ ضرورت واحد چیز ہے جو قانون نہیں دیکھتی۔

☆ مشکل ایسا عذر ہے جسے تاریخ کبھی تسلیم نہیں کرتی ہے۔

☆ اچھے ثمرات محنت سے حاصل ہوتے ہیں، قسمت سے نہیں۔

☆ دعائیں اس وقت کارگر ہوتی ہیں جب ان کے ساتھ جدوجہد کی جائے۔

☆ خواہ کچھ بھی ہو مصیبت کے دن گزر ہی جاتے ہیں۔ اگر یہ نہیں گزرتے تو آخر انسان خود ہی گزر جاتا ہے۔

☆ ایک گھر میں پیدا ہونے والے ایک دسترخوان پر کھانے والے ایک ذائقہ اور ایک جیسی فطرت نہیں رکھتے۔

☆ انسان شکل سے صرف جانا جاتا ہے، پہچانا کبھی نہیں جاتا۔

☆ جو تمہارے چہرے سے تمہاری خواہش پڑھ لے تم سمجھ لے کہ وہ تمہارا سچا دوست ہے۔

☆ جو شکل دیکھتے رہتے ہیں عقل پر ان کی نظر نہیں جاتی۔

☆ جو عقل دیکھ لیتے ہیں ان کو شکل دیکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

☆ عقل مند دوسروں کی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں جب کہ بیوقوف اپنی غلطیوں سے سبق سیکھتے ہیں۔

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت، تعلیم کا مقصد علم حاصل کرنا نہیں بلکہ عمل کی قوت بیدار کرنا ہے۔

☆ قلت عقل کا اندازہ کثرت کلام سے ہوتا ہے۔

☆ جو لوگ میانہ روی اختیار کرتے ہیں کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

☆ جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے، علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

☆ جب خلقت کے پاس آؤ تو زبان کی نگہداشت کرو۔

☆ بعض اوقات اللہ کا بندے کی درخواست کو قبول نہ کرنا بندے پر شفقت کی وجہ سے ہوتا ہے۔

☆ دین کی اصل عقل، عقل کی اصل علم اور علم کی اصل صبر ہے لہٰذا صبر کا دامن ہاتھ سے کبھی نہیں چھوڑو۔

دل سے نکلے ہیں الفاظ

☆ رشتے کا تقاضہ اس بات میں نہیں کہ کوئی تمہیں مکمل کردے لیکن کوئی تو ایسا ہونا چاہئے جس کے ساتھ تم اپنے ادھورے پن کو بانٹ سکو۔

☆ کسی کے برا کہہ دینے سے نہ ہم برے ہوجاتے ہیں نہ وہ اچھے، ہر شخص اپنی زبان سے اپنا "ظرف" دکھاتا ہے نہ کہ دوسرے کا عکس۔

☆ انسان تب سمجھ دار نہیں ہوتا جب وہ بڑی بڑی باتیں کرنے لگے بلکہ تب سمجھ دار ہوتا ہے جب وہ چھوٹی چھوٹی باتیں سمجھنے لگے۔

انمول موتی

☆ انسان محبت صرف ایک بار کرتا ہے اور باقی محبتیں اس کو بھلانے کے لئے کرتا ہے۔

☆ محبت اور نفرت اگر حد سے بڑھ جائیں تو جنون کی حد میں داخل ہو جاتی ہے۔

☆ ہم خیال لوگ ہم سفر ہو تو زندگی آسان ہو جاتی ہے۔

☆ خوب صورتی چند دن کی حکومت ہے۔

☆ اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ بتاؤ زندگی کیا ہے؟ ہتھیلی پر ذرا سی خاک رکھنا اور اڑا دینا۔

اچھی باتیں

☆ اگر غلط فہمیاں دور نہ کی جائیں تو وہ نفرتوں میں بدل جاتی ہیں۔

☆ اہمیت دکھ کی نہیں بلکہ دکھ دینے والی کی ہوتی ہے، دور بھاگیے ایسے دوستوں سے جو کھیل ہی کھیل میں زندگی سے کھیل جاتے ہیں۔

☆ کسی ایک انسان کو متاع گل سمجھنا زندگی برباد کرنے کے مترادف ہے کیوں کہ توحید کی صفت صرف اللہ کے لئے ہے۔

☆ ایسا ادب جو صرف برائیوں کے بارے میں باتیں کرے، اس ماں کی مانند ہے جو اپنے بچوں کو ادب نہ سکھائے اور صرف اس کے بارے میں بولتی رہے۔

☆ جذبات انسانی میں سب سے زیادہ کارآمد جذبہ امید ہے۔

کڑوا سچ

☆ انسان ماں کے پیٹ سے برائی نہیں سیکھ کر آتا بلکہ اس کے اردگرد بسنے والے لوگ اور اس کے حالات ہی اسے برا بنا دیتے ہیں۔

☆ اگر ہم کسی شخص سے صرف اس لئے تعلق ترک کرتے ہیں کہ وہ برے کام کرتا ہے تو اس کے آدھے گناہوں کے ذمہ دار ہم ہوتے ہیں کیوں کہ ہم نے اس کی اصلاح کرنے کی کوشش نہیں کی۔

ذرا غور کیجیے

☆ ہم اندھیرے سے ڈرنے والے بچے کو بہ آسانی درگزر کر سکتے ہیں لیکن زندگی کا حقیقی المیہ یہ ہے کہ لوگ روشنی سے ڈرتے ہیں۔

☆ اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملاؤ۔

☆ مجھے بتاؤ کہ تمہارے دوست کون ہیں میں تمہیں بتاؤں گا تم کون ہو۔

☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔

زندگی کے رہنما اصول

بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔

☆ خونی رشتوں سے قطع تعلق کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

☆ اس شخص پر دوزخ حرام ہے جو نرم مزاج اور نرم خو ہو۔

☆ دولت مت جمع کرو، کفن میں جیب نہیں ہوتی۔

☆ دنیا کے بازار میں زندگی کا سب سے قیمتی سکہ حوصلہ ہے۔

احساس

☆ کائنات کی سب سے مہنگی چیز "احساس" ہے جو دنیا کے ہر انسان کے پاس نہیں ہوتی۔

عشق و محبت

☆ عشق جب پتلا ہوتا ہے تو خامیاں گاڑھی ہو جاتی ہیں۔

☆ عشق کا اہل آدمی کے دل کا بہلاوا ہے۔

☆ محبت کبھی مطالبہ نہیں کرتی، وہ تو ہمیشہ دیتی ہے نہ کبھی جھنجلاتی ہے نہ انتقام لیتی ہے۔

☆ سزا دینے کا حق صرف اسے ہے جو سزا دینے والے سے محبت کرتا ہے۔

☆ نفرت شیطان کا حصہ ہے، معافی انسان کا وصف ہے اور محبت فرشتوں کا۔

☆ محبت میٹھا زہر ہے۔

☆ محبت نہ ملے تو انسان جی لیتا ہے لیکن جسے وہ محبت سمجھتا ہے اگر وہی شخص آپ کا مان نہ رکھے تو انسان ایسے بکھرتا ہے کہ پھر ریزے بھی نہیں ملتے۔

☆ محبت انسانیت کا دوسرا نام ہے۔

☆ محبت کبھی بے سبب نہیں ہوتی، کبھی اس کا سبب انسان کی کوئی خواہش ہوتی ہے، کبھی کسی پر ترس کھا کر محبت کی جاتی ہے اور کبھی انسان محبت کی طلب میں محبت کرتا ہے۔

☆ محبت دل اور جسم چاہتی ہے جب کہ عشق بس روح۔

کھٹے میٹھے ٹوٹکے

☆ اگر آپ کا وزن زیادہ ہے اور لوگ آپ پر ہنستے ہیں نیز آپ پتلا ہونا چاہتی ہیں تو نیوز چینل باقاعدگی سے دیکھیں، امید ہے وزن کم ہوگا۔

☆ اگر آپ کو خوشگوار خواب نظر نہیں آتے اور ڈر لگتا ہے تو سونے سے پہلے آئینہ ضرور دیکھیں، کبھی ڈر نہیں لگے گا۔

☆ اگر آپ میٹھے خواب دیکھنا چاہتی ہیں تو سونے سے پہلے آنکھوں میں چینی ڈال لیا کریں اس سے آپ کو میٹھے خواب نظر آئیں گے۔

☆ اگر آپ کے شوہر گھر سے زیادہ تر باہر رہتے ہیں بلکہ اکثر راتوں کو بھی غائب ہو جاتے ہیں تو فکر نہ کریں، اپنے آپ کو خوش رکھیں اور ہر وقت خوب بن سنور کر تیار رہیں، شوہر گھبرا کر گھر پر رہنا شروع کر دیں گے۔

☆ اگر آپ کھانا بناتے ہوئے اکثر جلا دیتی ہیں اور گھر والوں کے طعنے سننے پڑتے ہیں تو گھبرائیں نہیں، جلے ہوئے سالن کو برنال لگا کر پیش کریں اس طرح گھر والوں کی جلن بھی ختم ہوگی اور سالن کی بھی۔

خیال میرا خوشبو سا

☆ کمزور انسان کبھی معاف نہیں کر سکتا، معاف کرنا مضبوط لوگوں کی صفت ہے۔

☆ گناہوں کی بدبو کی وجہ سے ہماری دعائیں مردہ ہو جاتی ہیں۔

☆ تم اچھا کرو اور زمانہ تم کو برا سمجھے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے بجائے اس کے کہ تم برا کرو اور زمانہ تم کو اچھا سمجھے۔

چند نصیحتیں

☆ تمہارا چال چلن اس بات سے معلوم ہو سکتا ہے کہ تم کس چیز کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔

☆ عمدہ چیز کا حاصل کرنا خوبی نہیں بلکہ اس کو عمدہ طریقے سے استعمال کرنا خوبی ہے۔

☆ عقل مند کے سامنے زبان کو، حاکم کے سامنے آنکھ کو اور بزرگوں کے سامنے دل کو قابو میں رکھنا چاہئے۔

☆ حقیقی خوبصورتی کا سرچشمہ دل ہے اور اگر یہ سیاہ ہو تو چمکتی آنکھ کچھ کام نہیں دیتی۔

☆ دولت اس کی ہے جو اسے کھاتا ہے اس کی نہیں جو اسے کماتا ہے۔

منتخب اشعار

روز ہی بھول جاتے ہو تم ہمیں
ہم تمہارے دوست ہیں کوئی سبق تو نہیں

☆

بدن سے روح جاتی ہے تو بجھتی ہے صرف ماتم
مگر کردار مرجائے تو کیوں ماتم نہیں ہوتا

☆

وہ بے رخی سے دیکھتے ہیں دیکھتے تو ہیں
میں خوش نصیب ہوں کہ کسی کی نظر میں ہوں

☆

تصویر شاہکار تھی لاکھوں میں بک گئی
جس میں بغیر روٹی کے بچہ اُداس تھا

☆

بوند گری تو آنکھوں میں آنسو بھی آگئے
بارش کا اس کی یاد سے رشتہ ضرور تھا

☆

مزہ برسات کا چاہو تو ان کی آنکھوں میں آبیٹھو
وہ برسوں میں نہیں برسے یہ برسوں سے برستی ہیں

☆

یوں درپردہ رقیبوں سے گلے شکوے نہیں اچھے
تمہیں جو بھی شکایت تھی ہمارے روبرو کرتے

قسط نمبر: ۵

اسم اعظم

حسن الہاشمی

تقدیر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) تقدیر مبرم (۲) تقدیر معلق۔

تقدیر مبرم جو نہ ٹلنے والی ہو جیسے موت، یا رزق انسان کو ایسے ڈھونڈتا ہے جیسے موت، دوسری تقدیر معلق جیسے آپ حضرات میں یا آپ بہ ذات خود جتنے عامل کامل جفار ہیں سب تقدیر معلق کے لئے کام کرتے ہیں، آپ صرف دعا کریں گے۔ دعا کے معنی ہیں پکارنا، کیوں کہ دعا عبادت کا مغز ہے، کسی کو اپنی طرف متوجہ کرنا جیسے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ سب سے عاجز شخص وہ ہے جو دعا نہ کر سکے جیسے ایک بچہ رو رو کر ماں سے دودھ طلب کرتا ہے۔ امیر کائنات حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ تم اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتے رہو گے آخر ایک دن کھل کر رہے گا۔ اللہ خود فرماتا ہے تم مجھے یاد کرو عاجزی خلوص دل ودماغ صاف ہو، ادارہ قوی ہو، مانگنے کا ڈھنگ ہو جو بھی ارادہ ہو جائز نیک حلال کے لئے ہو، الحاح وزاری سے دعا کرو، محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسم اعظم رب پاک کے اسماء الحسنٰی کائنات کے شہنشاہوں کے وسیلہ سے چہاردہ معصومین، امام زمانہ علیہ السلام کے وسیلہ سے جیسا کہ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ امام زمانہ حجت خدا کے وسیلہ سے مانگو ہمارے بارہویں آقا امام زمانہ موجود ہیں، کائنات ایک منٹ بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ امام زمانہ کا واسطہ دینا دعا کی قبولیت کے لئے شرط ہے، ان کے وسیلہ سے کچھ مل جائے تو وہ مقام فکر کی ادنٰی منزل پر فیض ہو جاتا ہے۔ محمد و آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسم اعظم کی جو تعریف فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ حرف الف سے شروع ہو اور کسی بھی حرف میں نقطہ نہ ہو ایسا لفظ صرف اور صرف اللہ ہی ہے جیسے (لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه) یہ اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم: حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم اللّٰـه اللّٰـه اللّٰه الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں آپ کو اللہ کا وہ اسم اعظم نہ بتادوں جو حضرت یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں پڑھا۔ (لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ) حضرت خضر علیہ السلام نے عالم خواب میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا تھا یہ اسم اعظم ہے۔ (یَاهُوَ یَامَنْ لَّا هُوَ) لَیْلَةُ الْحَرِیْرِ کی آپ رضی اللہ عنہ کے لبوں پر یہ اسم اعظم جاری تھا۔

حضرت امام خمینی علیہ الرحمہ کا بھی یہی فرمان ہے میرا خود آزمودہ ہے۔ ابوالائمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کوئی مشکل پیش آتی تھی گو آپ (كٓهٰیٰعٓصٓ یَا حٰمٓ عٓسٓقٓ) ورد کا کثرت سے تلاوت فرماتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ (كٓهٰیٰعٓصٓ) اسم اعظم ہے۔

اسم اعظم عمل مصطفائی

پیغمبر اعظم حبیب خدا محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسم اعظم باری تعالیٰ یہ ہے۔ کسی بھی اہم حاجت کے لئے بعد نماز فجر یا عشاء کے بعد پڑھیں، یہ نہایت ہی مجرب ہے۔

(۱) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم. (سورہ آیت الکرسی)

(۲) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیْثًا. (سورہ نساء)

(۳) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی (سورہ طٰہٰ)

(۴) اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم. (سورہ نمل)

(۵) اَللّٰـهُ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُـوَ وَعَلَی اللّٰهِ فَلْیَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (سورہ تغابن) ۱۱ مرتبہ درود شریف، ۱۱ مرتبہ آیت تطہیر اِنَّـمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ. ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ جتنی بھی اہم حاجت ہو ۴۱ دن عمل کریں انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ ۱۲ روپے کسی سادات غریب عورت کو صدقہ دیں۔

اسم اعظم (یاعلی)

یہ بھی ایک اسم اعظم ہے، اپنے نام کے عدد کے مطابق یا اللہ کے

اس نام کو ایک ہزار مرتبہ پکارے یا دن رات میں ایک ہی وقت میں بارہ ہزار مرتبہ پکارا جائے تو جو بھی حاجت مشروع رکھتا ہو انشاء اللہ پوری ہوگی۔اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اکسیر اعظم سریع الاثر

جناب حضرت آصف بن برخیا وزیر حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا ہے، عجیب اثرات کی حامل ہے، کسی بھی اہم ترین حاجت کے لئے نہایت ہی مجرب اور پرتاثیر ہے، بعد از نماز عشاء ورد جاری رکھیں، اس دعا اسم اعظم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم. اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اَنْتَ الْحَیُّ الْقَيُّوْمُ الطَّاهِرُ الْمُطَهِّرُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ الْمُتَعَالِ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تَفْعَلَ بِیْ كَذَا كَذَا.

یہاں بجائے کذا کذا کے اپنی حاجت اور آخر میں درود شریف پڑھیں۔

اسمائے اعظم

یہ اسمائے اعظم مختلف پیغمبروں اور مختلف ائمہ طاہرین ومعصومین وامہات المومنین سے منسوب ہیں۔زندگی میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے وظیفہ جاری رکھیں جو بھی حاجت طلب کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

(۱) حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم اسم اعظم ہے، روزانہ ۷۸۶ مرتبہ حاجت کے لئے پڑھیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ فَاِنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَامَنَّانُ يَابَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام.

(۳) اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا اَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ بِاَسْمِكَ الْعَظِيْمِ الْاَعْظَمِ الْكَبِيْر.

(۴) يَافَارِجَ الْهَمِّ وَيَاكَاشِفَ الْغَمِّ يَا هُوَ فِی الْعَهْدِ وَيَاحَیُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ .

(۵) حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا زوجہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ یہ اسم اعظم ہے۔اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَسْئَلُكَ بِاَسْمَآئِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا اَعْلَمُ وَاَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا اَعْطَيْتُ بِهٖ وَاَحْبَبْتُ وَاِذَا اَسْئَلُكَ بِهٖ اَعْطَيْتُ فَاِنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْحَنَّانُ وَالْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام.

(۶) حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ یہ اسم اعظم ہے۔یہ بہت ہی مجرب ہے اور پرتاثیر ہے۔کسی بھی حاجت کے لئے اپنا ورد رکھیں، دنیا میں انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ يَا اللّٰهُ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام وَذَالْاَسْمَآءِ الْعِظَامِ وَذُوالْعِزِّ الَّذِیْ لَا يُرَامُ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. ☆☆

قسط نمبر: ۵

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

معصیت سے بچنے کے لئے اللہ کی یاد

میرے بندو! تم معصیت سے بچنے کے لئے وقت مجھے یاد کرنا، مصیبت سے بچانے کے لئے میں تمہیں یاد کروں گا۔ سیدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام دیکھئے اپنے گھر سے چلے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا اور جب کنوئیں میں ڈالا تو پھر کنوئیں سے نکالا گیا اس کے بعد ان کو چند کھوٹے سکوں کے عوض بیچا گیا۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ. یہاں ایک عجیب علمی نکتہ ہے، تفاسیر میں لکھا ہے، فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا حسن بے مثال ہے، ضرب المثل ہے، مثال ہے دنیا میں اور یہ مادرزاد تھا یہ ماں کے پیٹ سے ملا تھا تو جب ماں کے پیٹ سے یہ حسن ملا اور اس وقت بھی حسین تھے تو قیمت کتنی لگ رہی ہے۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَة. چند کھوٹے سکے ہوتی ہے، عبرت ہے حسن کے پیچھے مرنے والوں کے لئے جو چند کھوٹے سکوں کی متاع کے پیچھے بھاگے پھر رہے ہیں۔ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ. لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو علم عطا کیا۔ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰىٓ اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا وَّكَذٰلِكَ نَجْزِ الْمُحْسِنِيْنَ.

اور پھر ان پر امتحان آیا اللہ نے کامیاب فرمایا، بالآخر ان کو جیل میں جانا پڑا، پھر اللہ تعالیٰ نے جیل سے نکالا، تختے سے اٹھایا اور ان کو تخت عطا فرمادیا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے معصیت سے بچنے کے وقت میں اللہ کو یاد کیا اور بچ گئے۔ پروردگار نے بچالیا، پردیس ہے، کوئی اپنا نہیں رشتہ دار نہیں، کوئی ایسا بندہ نہیں کہ جوان کا خون کا رشتہ دار ہو لیکن اس پردیس میں جہاں بندہ بے سہارا ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جیل سے ان کو اٹھاتے ہیں اور پورے کے پورے ملک کا ان کو والی بنادیتے ہیں تو فرمایا کہ تم معصیت سے بچنے کے لئے مجھے یاد کروگے تو میں مصیبت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور فرمایا کہ میرے بندو! تم راحت کے وقت میں مجھے یاد کروگے میں پروردگار زحمت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

ایک اور واقعہ

بنی اسرائیل کی ایک عورت کا واقعہ ہے، وہ اپنے بچے کو لے کر جارہی تھی ایک بھیڑیا آیا اور بھیڑیئے نے جو اس پر حملہ کیا تو بچہ نیچے گر گیا، بھیڑیئے نے بچے کو اٹھالیا اور بھاگا، جب ماں نے دیکھا کہ یہ بچے کو لے جارہا ہے تو ماں کے دل سے آہ نکلی اب وہ کیا دیکھتی ہے کہ ایک نوجوان سوار سامنے سے آیا، بھیڑیئے نے جب اس کو آتا ہوا دیکھا تو وہ گھبرا گیا اور بچہ اس کے منہ سے نیچے گر گیا اس نوجوان نے بچے کو اٹھالیا اور آکر ماں کو دیدیا تو وہ بڑی خوش ہوئی کہنے لگی تو کون ہے جس نے میرے بچے کی حفاظت کی اور مجھے بچے سے ملادیا، وہ کہنے لگا کہ میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں، ایک مرتبہ تو گھر بیٹھی کھانا کھارہی تھی ایک فقیر نے تیرے دروازے پر آکر اللہ کے نام پر مانگا تھا تیرے گھر میں اور کھانا نہیں تھا تو نے اپنی روٹی اٹھا کر اس کو دیدی تھی چونکہ تم نے اپنے منہ کا نوالہ نکال کر سائل کو عطا کردیا تھا، اللہ نے بھیڑیئے کے منہ کا نوالہ نکال کر تمہیں واپس عطا فرمادیا۔

تم راحت میں مجھے یاد کروگے میں پروردگار زحمت کے وقت میں تمہیں یاد کروں گا۔

اللہ کے سامنے معذرت

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ. اس کا ایک معنی یہ بھی بنے گا، او میرے بندو! تم معذرت کے ساتھ مجھے یاد کروگے میں پروردگار مغفرت کے ساتھ تمہیں یاد کروں گا۔ چنانچہ جب انسان اللہ سے معافی مانگتا ہے پروردگار پھر اس کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت یونس علیہ

الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ میں ہیں، انہوں نے لا الہ الا اللہ کی آواز سنی پوچھا اے اللہ! یہ کیسی آواز ہے؟ فرمایا کہ اے میرے پیارے یونس علیہ السلام یہ سمندر کی تہہ کی کنکریاں ہیں جو ہماری تسبیح پڑھ رہی ہیں، لا الہ الا اللہ کہہ رہی ہیں، ادھر یونس علیہ السلام کے دل میں اور اللہ کی طرف رجوع ہوا، انہوں نے پڑھنا شروع کیا۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. اب جب انہوں نے یہ پڑھنا شروع کیا پروردگار نے اس آیت کی برکت سے مچھلی کو حکم دیا اس نے آپ کو سمندر کے کنارے پر ڈال دیا، حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمادی، اب دیکھئے! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ عجیب انداز سے اس کو فرماتے ہیں ذرا توجہ کے ساتھ سنئے گا! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اپنے یونس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں۔ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. اگر یونس علیہ السلام ہماری تسبیح وہاں بیان نہ کرتے تو قیامت کے دن تک وہ اسی طرح مچھلی کے پیٹ میں رہتے تو معلوم ہوا وہ مچھلی کے پیٹ میں گھر گئے تھے اب اس سے بچنے کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے معذرت پیش کی۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ. پروردگار نے اس سے نجات عطا فرمادی۔

اب یہ چیز ہمارے لئے بھی سبق ہے، ہم بھی تو مچھلی کے پیٹوں میں گھرے ہوئے نا، ہر ایک کی مچھلی جدا جدا ہے، کسی کی دوکان اس کے لئے مچھلی بنی ہوئی ہے، نکل ہی نہیں سکتا بے چارہ صبح سے شام تک اسی کی فکر، سارا دن یہ دوکان کے اندر اور جب رات آتی ہے تو دوکان اس کے اندر، دوکان میں گھرا ہوا ہے، کہتے ہیں جی کیا کروں دوکان سے فرصت ہی نہیں ملتی اور کسی کے لئے گھر مچھلی کا پیٹ بن جاتا ہے گھر کے معاملات میں الجھ جاتے ہیں، بیوی کی وجہ سے، بیٹے کی وجہ سے، بیٹی کی وجہ سے وہ ان مصیبتوں میں پڑ جاتا ہے کہ وہ بچ نہیں سکتا، یہ بھی مچھلی کا پیٹ ہے، کسی کے لئے اس کا دفتر مچھلی کا پیٹ تو ہر ایک کا مچھلی کا پیٹ جدا جدا ہے اور کسی کے لئے کوئی انسان مچھلی کا پیٹ بن جاتا ہے، کسی انسان سے ایسا تعلق ہو گیا اس کی محبت دل میں ایسی آئی کہ اب اسی کی محبت میں گرفتار ہے اب نجات ہی نہیں ہوتی تو ہر انسان کے مچھلی کا پیٹ مختلف ہے اگر ہم چاہتے ہیں ہم بھی مچھلی کے اس پیٹ سے باہر نکلیں تو ہم استغفار کثرت کے ساتھ کریں اور اگر نہیں کریں گے تو اس مچھلی کے پیٹ میں پھنسے رہیں گے، پروردگار نے کیا فرمایا۔ فَلَوْلَآ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِيْنَ لَلَبِثَ فِيْ بَطْنِهٖٓ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ. قیامت کے دن تک وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر رہتے، اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی معافی مانگیں تو پروردگار ہمیں یہ چیزیں عطا فرمادیں گے، اس سے نجات عطا فرمادیں گے، ہر طرف پریشانی ہوگی لیکن جو نیکوکاری کی زندگی گزارنے والا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو سکون کی زندگی دیدیں گے اور یہ کوئی مشکل نہیں ہے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کئی مرتبہ آدھے گھر میں بارش ہوتی ہے اور باقی آدھے گھر میں دھوپ چمک رہی ہوتی ہے، ایک ہی درخت کی دو شاخیں، ایک مردہ ہوتی ہے دوسری کے اوپر پھل لگے ہوتے ہیں، ایک ہی باپ کے دو بیٹے، ایک بے اولاد ہوتا ہے اور دوسرے کو اللہ تعالیٰ کثرت سے اولاد عطا فرمادیتے ہیں، ایک ہی دریا ہے، سمندر ہے لیکن اس کے ادھر کا پانی لیں تو میٹھا ہے اور ادھر کا پانی لیں تو کڑوا ہے، سمندر کے اندر بھی میٹھے پانی کے دریا چلتے ہیں تو ایک ہی سمندر ادھر کا پانی لیں میٹھا، اُدھر کا لیں کڑوا، ایک گھر آدھے میں بارش آدھے میں دھوپ، ایک ہی درخت آدھا پھل کڑوا اور آدھا پھل میٹھا، کیا مطلب؟ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہیں، اگر ان پریشانیوں کے دور میں ہم یہاں رہ کر اللہ کو راضی کریں گے تو اللہ پریشان حالات کے اندر بھی ہمیں سکون کی زندگی عطا فرمادیں گے وہ اس پر قادر ہے، وہ عطا فرماتا ہے۔

اللہ کا اپنے پیاروں کے ساتھ معاملہ

اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے بندوں کے ساتھ جدا ہوتا ہے اس لئے جو بندہ اللہ رب العزت کے ساتھ محبت کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ کا معاملہ بھی اس کے ساتھ جدا ہوتا ہے، اب اس ساری بات کا لب لباب اور نچوڑ وہ ذرا سمجھ لیجئے! جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی دیتا ہے دوسروں سے بڑھ کر اللہ سے محبت کرتا ہے، اللہ تعالیٰ کا معاملہ اس کے ساتھ جدا ہوتا ہے۔

اب ایک علمی نکتہ ہے کہ قرآن میں کئی دفعہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال پوچھے گئے، اللہ تعالیٰ نے ان سوالوں کے جواب اپنے محبوب کی زبان سے دلوائے تو یہ ایک قرآنی اسلوب ہے، مثلاً پوچھا گیا۔ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ. یہ سوال بیان کیا اے میرے پیارے محبوب یہ آپ سے چاند کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ قُلْ هِيَ مَوَاقِيْتُ لِلنَّاسِ

وَالْحَجّ آپ فرمادیجئے۔

تو اسلوب قرآنی یہ ہے کہ پہلے سوال پھر محبوب کی زبان سے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ. یہ ہے سوال۔

قُلْ. آگے ہے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ. یہ ہے سوال۔

قُلْ هُوَ اَذًى. یہ ہے اس کا جواب۔

يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى. یہ ہے سوال۔

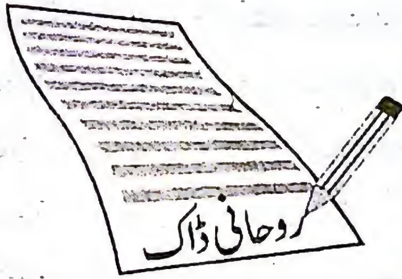
قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ. یہ ہے اس کا جواب۔

تو اللہ تعالیٰ نے سوال بھی نقل کیا اور پھر جواب محبوب کی زبان مبارک سے دلوایا، سارے قرآن میں یہی دستور رہا، لیکن ایک سوال ایسا تھا کہ پوچھنے والوں نے پوچھا تو پروردگار کو بھی جواب دینے کا مزہ آیا اور وہ کیسا تھا؟ کہ پوچھنے والوں نے پوچھا ہی سوال کچھ ایسا تھا، پوچھنے والوں نے اللہ کے بارے میں پوچھا کہ اے اللہ کے محبوب ذرا بتادیجئے؟ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سے دور ہیں یا قریب ہیں تو جب اپنا معاملہ آیا تب اللہ تعالیٰ نے جواب دیتے ہوئے پورا اسلوب بدل کے رکھ دیا، انداز بدل کے رکھ دیا، قرآن پاک میں سوال کا تذکرہ اور انداز سے فرمایا۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. یہ نہیں کہا کہ آپ سے میرے بارے میں پوچھتے ہیں، آپ بتادیجئے، چونکہ اب اپنے تعلق کا مسئلہ تھا، اب انداز بدل دیا اب سوال کا (Pattern) بدل دیا، اب سوال کیسے۔ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. اور جب آپ سے پوچھیں گے یہ بندے میرے بارے میں فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. میں تو بالکل قریب ہوں، سبحان اللہ! تو دیکھئے اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں جب بندوں نے محبت کی وجہ سے پوچھا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً خود جواب عطا فرمادیا، یعنی وہ ''قُل'' کے لفظ کا فاصلہ جو درمیان میں بن جاتا تھا وہ بھی پسند نہ فرمایا۔ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ. میں تو ان کے قریب ہوں، فوراً جواب عطا فرمادیا۔

اور دوسری بات ایک ضابطہ ہے کہ جب بھی کوئی آدمی فوت ہوتا ہے تو اس کی روح ملک الموت قبض کرتے ہیں، وہ نیک ہو، زاہد ہو، عابد ہو، قاری ہو، حافظ ہو، عالم ہو، ولی ہو، غوث ہو، قطب ہو، ابدال جو کچھ بھی ہو ملک الموت روح کو قبض کرتے ہیں لیکن ایک بندہ ایسا جس نے اللہ کے نام پر جان دینے کے لئے دشمن کے سامنے سینہ کھولا اور اللہ کے نام پر جان دی چونکہ نسبت اللہ کی ہوگئی، اب یہاں پر اللہ تعالیٰ نے اپنا ضابطہ بدل دیا۔ چنانچہ تفسیر قرطبی میں لکھا ہے جب کوئی عام آدمی فوت ہوتا ہے تو ملک الموت اس کی روح قبض کرتے ہیں لیکن جب شہید کی شہادت کا وقت آتا ہے تو اس وقت اللہ رب العزت ملک الموت سے فرماتے ہیں، ملک الموت! یہ بندہ میرے نام پر جان دے رہا ہے، اب تو پیچھے ہٹ جا! اس کی روح میں پروردگار قبض کروں گا لہٰذا شہید کی روح کو اللہ تعالیٰ خود قبض فرمایا کرتے ہیں، سبحان اللہ! ☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند



روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

حالات کی ابتری

سوال از: علاؤالدین ــــــــــ نئی دہلی

میرا نام علاؤالدین، میری والدہ کا نام شادی سے پہلے زبیدہ تھا، شادی کے بعد حبیبؔا ہوگیا۔ میری پیدائش ۲؍ اکتوبر ۱۹۷۲ء میں ہوئی۔

میرا سوال ہے، اب سے تین سال پہلے میں خوش تھا، میرے سارے کام چل رہے تھے، کسی چیز کی پریشانی نہیں تھی، لیکن اب جب میں دین کے کام میں ہوں اور میں نے بہت عمل بھی کئے لیکن کچھ نہیں ہوا اور میرے اوپر بہت قرضہ بھی ہوگیا اور میں بہت پریشان ہوں میں نے بہت مولانا کے پاس جاکر ان سے اپنی پریشانی بتائی اور کچھ کہتے ہیں کہ اثر ہے اور کچھ کہتے ہیں کہ تم پر کسی نے جادو کرا رکھا ہے، آپ بتائیے کہ میں کیا کروں، میں بہت پریشان ہوں اب میرا کوئی کام بھی نہیں چل رہا ہے اور پہلے میں مالک تھا، اب میں نوکر بن گیا ہوں۔ اگر مجھے کوئی کام ملنے والا ہوتا ہے تو کوئی اور اس کام کو لے لیتا ہے، اب گھر کا خرچہ بھی بہت مشکل سے چلتا ہے۔

آپ سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں آپ میری رہنمائی کریں کوئی عمل یا وظیفہ تجویز کریں تاکہ جلد از جلد میرا قرض ادا ہوجائے اور کوئی اچھا روزگار مل جائے، آپ کا میری زندگی پر بڑا احسان ہوگا۔

اس خط کا جواب جلد از جلد دینے کی کوشش کریں۔ اس خط کو لکھنے میں اگر کچھ گستاخی ہو تو مجھے معاف کریں۔

جواب

آپ کا خط پڑھ کر افسوس ہوا، آپ نے لکھا ہے کہ آپ کبھی مالک ہوا کرتے تھے اور اب آپ نوکر بن کر رہ گئے ہیں۔ دنیا اور زمانہ کی اُلٹ پھیر بہت سے انسانوں کو بہت سے کرب اور زخم عطا کرتی ہے، گردش لیل ونہار نے بادشاہوں کو فقیروں اور فقیروں کو بادشاہ بنادینے کا ہنر اس دنیا کو دکھایا ہے، جن مغلوں نے صدیوں ہندوستان پر حکومت کی ہے آج ان کی اولادیں دہلی میں سیخ کے کباب بیچ رہی ہیں اور حیدرآباد میں رکشے چلا رہی ہیں، بلندی سے پستی پر آنے میں تخت نشین بن کر فرش نشیں بننے میں اور مالداری کے بعد تنگ دست ہوجانے میں بے شک بہت تکلیف ہوتی ہے، اس کا اندازہ صحیح طور پر وہی لوگ کرسکتے ہیں جو کسی دور میں سب کچھ ہوں اور پھر کسی دور میں کچھ نہ رہیں۔

قرآن حکیم کہتا ہے۔ تِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاس. رب العالمین دنوں اور راتوں کی لوٹ پھیر اس دنیا کے انسانوں پر جاری رکھتے ہیں تاکہ صبر وشکر جیسی عبادتوں کا سلسلہ جاری رہے۔ اگر اس دنیا کے اچھے برے امیر وغریب شاہ وفقیر وغیرہ ایک سی حالت میں رہا کرتے تو پھر اس دنیا میں نہ شکر ہوتا اور نہ صبر۔

یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ کچھ بن جانے کے بعد جب انسان بگڑتا ہے تو اس کو جو تکلیف ہوتی ہے اور جو اذیت پہنچتی ہے اس کا اندازہ ہر صاحب عقل اور ہر صاحب نظر کو ہوتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ تین انسان ایسے ہوتے ہیں کہ جن پر جتنا بھی رحم آئے

کم ہے۔ایک انسان تو وہ جو پہلے تندرست ہو، توانا ہو، قوی ہو اور اس کے بعد وہ بیمار ہوجائے، ناتواں ہوجائے، معذور ہوجائے ایسا انسان ہمیشہ اپنے اس دور کو یاد کرتا ہے جب وہ صحت منداور توانا تھا، بیمار ہونے کے بعد زندگی کا سارا کیف اور ساری لذتیں ختم ہوجاتی ہیں، بیمار آدمی دسترخوان پر ہوتا ہے، اہل خانہ اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے لذتیں اٹھاتے ہیں اور بیمار آدمی ان نعمتوں کو اپنے منہ میں ڈالتے ہوئے ڈرتا ہے، لرزتا ہے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا دوسرا وہ شخص بھی قابل رحم ہے جو صاحب مال ہو اور پھر تنگ دست ہوجائے، تنگ دستی کے دور میں اس کو وہ زمانہ یاد آتا ہے جب اس کی جیبیں پیسوں سے بھری رہتی تھیں اور اس کے دل میں جو خواہشیں پیدا ہوتی تھیں وہ اس کو بہ آسانی پوری کرلیتا تھا، غربت، افلاس طاری ہوجانے کے بعد اس کو دور فراخی کا ایک ایک لمحہ یاد آتا ہے اور اس کو بے چین کرتا ہے، کس قدر اذیت ناک بات ہوتی ہے کہ کوئی دینے والا ہاتھ دوسروں کے سامنے پھیلانے لگے۔

سرکار عالم صلی اللہ نے فرمایا تھا کہ تیسرا وہ شخص بھی قابل رحم ہے جو صاحب علم ہو لیکن جاہلوں میں پھنس جائے، یہ بھی آج کل دیکھنے میں آتا ہے کہ علماء جاہلوں کی جہالتوں کا شکار ہیں اور کسی وجہ سے اُف بھی نہیں کرسکتے، یقیناً قول رسولؐ کے مطابق ایسے علماء بھی اور ایسے پڑھے لکھے بھی رحم کے مستحق ہیں۔

آپ کا یہ فقرہ کہ پہلے آپ مالک تھے اور اب نوکر بن گئے، بہت تکلیف دہ ہے اور ہم نے اس تکلیف کو اپنے دل میں محسوس کیا ہے۔لیکن ہم آپ سے یہ درخواست کریں گے کہ آپ ہمت اور حوصلے سے کام کریں اور روزگار کے سلسلہ میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں، جس طرح اس دنیا میں ہر موسم خواہ وہ سردی ہو یا گرمی یا برسات بس ایک معین وقت کے لئے آتا ہے، کسی بھی موسم کو استقرار اور دوام نصیب نہیں ہوتا۔گرمی بھی جانے کے لئے آتی ہے اور سردی بھی کچھ دنوں اپنی شدت دکھا کر رخصت ہوجاتی ہے، تقدیر کے موسم بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں، انہیں بھی ہمیشگی اور دوام نصیب نہیں ہوتا۔جس انسان کی زندگی میں دکھوں کی دھوپ ہوتی ہے اسی انسان کی زندگی میں راحتوں کا سایہ بھی ہوتا ہے۔جن گھروں سے ایک دن جنازے نکلتے ہیں ان ہی گھروں میں کچھ دنوں کے بعد باراتیں بھی آتی ہیں، کبھی دھوپ، کبھی چھاؤں، کبھی غم، کبھی خوشی، کبھی رونا، کبھی ہنسنا اس دنیا کا چلن ہے۔

ہمارا دین یہ کہتا ہے کہ ہمیں کسی بھی حال میں اور کسی بھی صورت میں اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ مایوسی ایک طرح کا کفر ہے اور کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی دور میں کفر کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ہمارا قرآن کہتا ہے لَا تَيْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَا يَيْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ. اللہ کی رحمتوں سے مایوس نہ ہو، اللہ کی رحمتوں سے صرف کافر لوگ ہی مایوس ہوتے ہیں۔ایمان ویقین کا تقاضہ تو یہ ہے کہ حالات کتنے بھی ابتر ہو، بندے کو امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑنا چاہئے اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھنا چاہئے۔

بے شک آپ آسمان پر اُڑتے اڑتے فرش پر آگرے ہیں اور بیشک آپ نے اچھے دنوں سے وابستہ ہونے کے بعد اب یہ برے دن دیکھے ہیں، جو ایک اذیت ناک بات ہے کہ لیکن ہم پھر بھی آپ سے یہی کہیں گے کہ آپ موجودہ صورت حال سے دل شکستہ نہ ہوں، اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہ ہوں اگر آپ نے جدوجہد جاری رکھی اور خود کو مایوسیوں کے ناپسندیدہ بھنور میں گرنے سے بچالیا تو انشاء اللہ آپ کی زندگی کے چمن میں ایک دن پھر بہاریں آئیں گی، خوشیوں کے پھول پھر کھلیں گے اور مسرتوں کی کلیوں سے ایک دن پھر آپ کی زندگی کا صحن مہک اٹھے گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ حوصلہ نہ ہاریں، جدوجہد کو جاری رکھیں اور اللہ کے فضل وکرم کے امیدوار رہیں، جو ان پر یقین رکھتا ہے جس کی امیدیں ہمیشہ شاداب رہتی ہیں وہ ایک نہ ایک دن ضرور کامیابیوں سے ہمکنار ہوجاتا ہے۔

ہم نے بڑوں سے سنا ہے کہ جس کا پیسہ برباد ہوجاتا ہے اس کا کچھ چلا جاتا ہے جس کی ساکھ خراب ہوجاتی ہے، اس کا بہت کچھ ضائع ہوجاتا ہے اور جس کا حوصلہ ہی ختم ہوجاتا ہے اس کا سب کچھ ختم ہوجاتا ہے۔آپ کا پیسہ بھی برباد ہوا اور آپ کی ساکھ بھی متاثر ہوئی، لیکن خدانخواستہ آپ کا اگر حوصلہ ہی پامال ہوگیا تو پھر سمجھو کہ آپ کا سب کچھ ہی برباد ہوگیا۔اس لئے خدارا آپ اپنے حوصلوں اور ولولوں کو اس مشکل ترین دور میں بھی باقی رکھیں اور اپنے حوصلوں اور اپنے اقدامات پر بدنصیبی کا زنگ لگنے نہ دیں، ورنہ پھر زندگی ناگہانی موت سے بھی بدتر

ہوکر رہ جائے گی۔

ہم نے آپ کے کہنے پر یہ بھی چیک کرلیا ہے کہ آپ کسی اثر کا شکار نہیں ہوئے ہیں، آپ پر جنات کی کارروائی ہے نہ آپ پر کسی نے سحر کرایا ہے، نہ آپ کی بندش کی گئی ہے، اس میں تو کوئی شک نہیں کہ آج کل جو لوگ بغض وعناد اور حسد وجلن میں مبتلا ہوتے ہیں، وہ کرنے کرانے سے باز نہیں آتے جو رشتے دار اللہ کی تقسیم پر راضی نہیں ہوتے وہ حسد وجلن کا شکار بھی ہوتے ہیں وہ دوسروں کے ہرے بھرے چمن کو آگ لگانے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ آج کل بازاری اور سفلی عاملین کی کمی نہیں ہے، آپ ان عاملین سے کسی کا قتل کرادیں، کسی کا گھر برباد کرادیں، کسی کی آبروریزی کرالیں، ان کو صرف اپنی لوٹ مار سے غرض ہے، انہیں نہ دنیا کی شرم ہوتی ہے اور نہ احتساب آخرت کی فکر۔ انہیں تو پیسے دو اور کچھ بھی کراؤ اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ کسی پر بھی جو کارروائی ہوتی ہے وہ اپنے رشتے داروں کی طرف سے ہوتی ہے یا پھر احباب اور آس پاس کے رہنے والے لوگ بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں، لیکن ہماری رائے یہ ہے کہ آپ پر نہ جادو ہے اور نہ ہی آپ آسیبی اثرات کا شکار ہوئے ہیں، آپ کو آپ کی تقدیر کی گردش نے ہی بے حال کیا ہے، آپ کی تقدیر کے ستارے الٹی چال چل رہے ہیں، آپ کو اللہ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ آپ کو اس گردش سے نجات ملے اور آپ کی قسمت کے ستارے سیدھی چال چلنے لگیں، ستارے راہِ استقامت پر ہوتے ہیں تو انسان اگر مٹی کو ہاتھ میں اٹھاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور جب یہی ستارے رجعت میں چلے جاتے ہیں اور ان کی چال الٹی ہوجاتی ہے تو انسان اس وقت اگر سونے کو بھی اپنے ہاتھ میں لیتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ آپ چونکہ اسی طرح کی گردشوں کا شکار ہیں اس لئے آپ جو بھی قدم اٹھا رہے ہوں گے آپ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہوگا۔ لیکن بڑے لوگوں کا یہ جملہ آپ حرز جان بنالیں۔ ہمتِ مرداں مددِ خدا

جی ہاں جو لوگ ہمت کرتے ہیں، حوصلہ رکھتے ہیں، اپنی بھاگ دوڑ جاری رکھتے ہیں اللہ ان ہی کی مدد کرتا ہے اور پھر ایک دن ان ہی پر اپنے فضل وکرم کی بارشیں برساتا ہے۔

چند وظائف کی پابندی کریں، تاکہ آپ کی نیا جلد از جلد مصائب کے بھنور سے نکل کر ساحل مقصود تک پہنچ سکے۔

دن میں کسی بھی وقت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، اول وآخر ۱۱ مرتبہ درودشریف اور رات میں کسی بھی وقت نَصْرٌ مِنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب ۳۰۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اول وآخر ۷ مرتبہ درودشریف اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں، انشاء اللہ بہت جلد آپ کی زندگی کے افق پر خوشیوں کا آفتاب طلوع ہوگا اور بدنصیبی کی گھنگھور گھٹائیں چھٹ جائیں گی۔ ہم بھی دعا کریں گے کہ اللہ آپ کو مصائب اور مسائل سے نجات دے اور آپ کو پہلے سے بھی زیادہ مالدار بنائے تاکہ آپ خود کفیل ہوکر اللہ کے دوسرے ضرورت مند بندوں کی مدد کرسکیں۔

کچھ فنی معلومات

سوال از: احمد ابراہیم ——— پٹنہ

مکرمی!　　سلام مسنون۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

عرض ہے کہ میں "طلسماتی دنیا" کا قاری ہوں مگر ان میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو میرے دائرہ فہم سے باہر ہوتی ہیں، مثلاً نقوش کی چالیں، نقوش کی اقسام، آبی، آتشی، بادی وغیرہ نقوش بنانے کی ترکیب۔ مثلاً "مصور" کا نقش عددی بنانا ہو تو کس طرح بنایا جائے گا، حالانکہ اس کا کل عدد ۳۳۶ ہوتا ہے، اب اس کل میزان ۳۳۶ کو کل سولہ خانوں میں پر کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ اور ساعت کا تعین کس طرح پہچان سکتے ہیں؟ دیگر اینکہ "طلسماتی دنیا" میں چھپنے والے عملیات وتعویذات سے ہم دوسرے حضرات کا علاج کرسکتے ہیں یا نہیں؟ کیا ہر نقش لکھتے یا استعمال کرتے وقت باقاعدہ اجازت حاصل کرنی پڑے گی؟ یا اذن عام ہے، نیز نقش بناتے وقت چال کی رعایت ملحوظ رکھنی پڑے گی؟ یا کیف ما اتفق لکھ سکتے ہیں، مزید برآں عامل بننے کے لئے اگر آپ سے اجازت لی جائے تو آپ کی اجازت کا دائرہ کہاں تک محدود ہوگا اور اس کے لئے کون کونسی کتب مستند، معتبر ہیں۔

براہ کرم نشان دہی فرمائیں، نیز ضخیم خانہ عملیات معرضِ اشاعت میں آئی ہے یا نہیں؟ اگر شائع ہوچکی ہے تو اس کی کیا قیمت ہے؟ تحریر فرمائیں، بصورت دیگر کس وقت شائع ہوگی؟ تمام مسئولہ تفصیلات کے

جواب کا انتظار رہے گا۔ امید ہے کہ آپ تمام سوالات کا تشفی بخش جواب مرحمت فرمائیں گے۔

جواب

انسان کو قدرت خداوندی نے ۴ عناصر سے مرکب کر کے بنایا ہے، مٹی، آگ، پانی، ہوا، ان چاروں عناصر سے انسان کا خمیر تیار کیا گیا۔ انسان کے اندر مٹی بھی ہے اور انسان کے جسم پر وقتاً فوقتاً جو میل جم جاتا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس خمیر میں مٹی کی آمیزش ہے، بلکہ اصلاً یہ مٹی ہی سے بنایا گیا ہے اس لئے انجام کار اس کے جسم کو مٹی ہی کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس کے جسم میں پانی کی آمیزش بھی ہے، روتے وقت اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاب اُمنڈ پڑتا ہے جو اس کے اندر سے آنکھوں کے راستے باہر آتا ہے اور یہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ انسان میں پانی کی بھی آمیزش ہے، علاوہ ازیں مختلف بیمار یوں کی صورتوں میں کان، ناک اور جسم کے دوسرے حصوں سے پانی نکلتا ہے جو انسان کی آبی فطرت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے، انسان جب سانس لیتا ہے تو اس کے منہ سے ہوا خارج ہوتی ہے جو یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان کے خمیر میں ہوا بھی شامل ہے۔ انسان بخار کی حالت میں خاص طور سے گرم ہو جاتا ہے اور بھی بعض امراض کی صورت میں اس کا بدن تپنے لگتا ہے جو یہ ثابت کرتا ہے کہ انسان کے جسم میں آگ کی آمیزش بھی ہے، اس کی فطرت سے بھی ان چاروں عناصر کا ثبوت ملتا ہے۔ مثلاً کبھی انسان حد سے زیادہ عاجزی کا اظہار کرتا ہے، یہ اس وقت ہوتا ہے جب اس کی خاکی فطرت دوسرے عناصر پر غلبہ پالیتی ہے۔ مٹی کی فطرت میں سرنگوئی ہے، مٹی کو اگر آسمان پر بھی اچھالو گے تو وہ زمین پر آگرے گی، کیوں کہ سر اُبھارنا مٹی کو پسند نہیں ہے اس لئے جب خاکی عنصر کا غلبہ ہوتا ہے تو انسان میں حد سے زیادہ جھکاؤ اور دبنے کی ادا پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان کی فطرت میں جب آتشی عنصر غالب ہوتا ہے تو انسان غیض و غضب کا مظاہرہ کرتا ہے اور اس وقت وہ آگ کی طرح سر اُبھارتا ہے۔ آگ کی فطرت یہ ہے کہ اگر اس کو زمین پر روشن کرو تو یہ آسمان کی طرف لپکتی ہے اور اس کی چنگاریاں اوپر کی طرف اُڑتی ہیں۔ انسان کی فطرت میں چوں کہ آگ کی آمیزش بھی ہے اس لئے اس میں تکبر اور غرور بھی کبھی کبھی سر اُبھارتے ہیں اور اکثر یہ انسان سرکشی اور تمرد کی راہ اس طرح اختیار کر لیتا ہے جس طرح ابلیس نے اختیار کی تھی جو خالصتاً آگ سے بنایا گیا تھا۔

انسان کی فطرت میں پانی کا عنصر بھی موجود ہے، اس لئے بسا اوقات وہ پانی پانی بھی ہو جاتا ہے اور جب آبی عنصر اس کی فطرت میں غالب ہو جاتے ہیں تو انسان شرمساری کا اظہار بار بار کرتا ہے۔ اسی طرح انسان کی فطرت میں جب ہوا کا غلبہ ہوتا ہے تو وہ دوسروں کے ساتھ لطف و کرم کا معاملہ کرتا ہے اور ہوا کی طرح ساری دنیا کے لئے فیض رساں بننے کی کوشش کرتا ہے۔

عاملین نے گہرے تجربات کے بعد انسانی فطرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے تعویذوں کی تقسیم چار عناصر کے مطابق کی ہے۔ آتشی، بادی، آبی، خاکی، جن لوگوں کی فطرت آتشی ہوتی ہے ان کو آتشی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں، جن کی فطرت بادی ہوتی ہے ان کو بادی تعویذ فائدہ پہنچاتے ہیں، ان تعویذوں کی زکوٰۃ کے طریقے بھی خاص اصول کے تحت بنائے گئے ہیں، بہ نیت زکوٰۃ آتشی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو آگ میں جلایا جاتا ہے۔ آبی چال سے جو نقش لکھے جاتے ہیں ان کو پانی میں بہایا جاتا ہے، خاکی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو زمین میں دبایا جاتا ہے، بادی چال سے جو نقش بنائے جاتے ہیں ان کو درختوں پر لٹکا دیا جاتا ہے۔

مربع کے نقوش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۴ کا نقش چاروں چالوں سے لکھ کر مذکورہ تفصیل کے مطابق عمل میں لائے جائیں گویا کہ کل نقش ۱۳۶ روزانہ بنائے جائیں گے، ان میں ۳۴ نقش آتشی چال سے ہوں گے اور ان کو آگ میں جلایا جائے گا۔ ۳۴ نقش آبی چال سے ہوں گے، ان کو پانی میں ڈالا جائے گا۔ ۳۴ نقش خاکی ہوں گے ان کو زمین میں دفن کیا جائے گا۔ ۳۴ نقش بادی چال سے ہوں گے ان کو درخت پر لٹکا دیا جائے گا اور اس سلسلہ کو لگاتار ۳۴ دن تک کیا جائے گا، اس طرح ان چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

اس کے بعد عامل جب کسی بھی چال سے نقش لکھے گا باذن اللہ اس میں خاص اثر ہوگا۔

آتشی چال یہ ہے۔

آگے ملاحظہ فرمائیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۳۰ وضع کر کے ۴ سے تقسیم کردیں، خارج قسمت سے نقش شروع کریں۔ اگر تقسیم برابر ہوجائے تو ایک سے ۱۶ تک نقش بھرتے چلے جائیں اور تقسیم کے بعد ایک بچے تو ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کردیں اور اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو پانچویں خانہ میں ایک کا اضافہ کریں اور اگر تقسیم کے بعد ۲ بچیں تو نویں خانہ میں ایک کا اضافہ کریں، مثلاً مصور کے کل اعداد ۳۳۶ ہوتے ہیں اس میں سے ۳۰ وضع کئے تو ۳۰۶ باقی رہے، ان کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۳۰۶(۷۶
۲۸
۲۶
۲۴
۲

۴ سے تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے اور خارج قسمت ۷۶ آیا تو نقش ۷۶ سے شروع ہوگا اور نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کر کے نقش مکمل کیا جائے گا، اس طرح (یہ نقش آتشی چال سے پر کیا جارہا ہے)

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

ساعت کی تعین کے لئے آپ کو علم نجوم کا مطالعہ کرنا ہوگا اور اس کے لئے روزمرّہ کی ساعتوں کو سمجھنا پڑے گا کہ کون سے دن کونسی ساعت سے دن شروع ہوکر کونسی ساعت پر ختم ہوتا ہے، ستارے کل ۷ ہیں اور دن میں ساعتیں ۱۲ اور دن رات میں کل ساعتیں ۲۴ ہوتی ہیں، ان کو سمجھنے کے لئے نجوم کی کتابوں کا مطالعہ کریں، اگر ہم اس کی تفصیل میں آپ کو سمجھائیں گے تو جواب بہت لمبا ہوجائے گا۔

اب رہی اجازت کی بات تو دنیا کا کوئی بھی علم ہو وہ بغیر استاد کے پوری طرح حاصل نہیں ہوتا۔ اگر آپ جوتے پر پالش کرنے کا طریقہ سیکھنا چاہیں گے تو اس کے لئے بھی آپ کو کسی کی رہنمائی حاصل کرنی ہوگی، تب آپ کو جوتے پر پالش کرنے کی مہارت حاصل ہوگی۔ جوتے پر صرف برش پھیر دینے کا نام پالش نہیں ہے۔

روحانی عملیات کا فن تو ایک عظیم الشان فن ہے، اس فن کو بغیر کسی رہنما اور بغیر کسی استاد کے کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے، عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ پہلے کسی کی رہنمائی میں اس فن کا مطالعہ کریں اور باقاعدہ الف بے سے مطالعہ شروع کریں اور استاد کی رہنمائی میں مختلف

ریاضتوں اور مشقتوں سے گزرنے کے بعد پھر استاد سے اس فن عملیات کی اجازت طلب کریں۔

اب رہے اپنی ذات کے لئے یا اپنے گھر والوں کے لئے تعویذ کرنے کی بات تو اس کو آپ بغیر اجازت اور بغیر سیکھے بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنے کی ٹھانیں تو پہلے با قاعدہ اس فن کا علم حاصل کریں پھر کسی معتبر عامل سے اجازت لیں، تب اس میدان میں قدم رکھیں۔

اکثر لوگ اپنے گھر میں ہنگامی اور وقتی طور پر کام آنے والی دوائیں رکھتے ہیں اور انہیں بوقت ضرورت خود بھی کھاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی استعمال کراتے ہیں اور ان سے فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن اس فائدے سے لوگ خود کو ڈاکٹر نہیں سمجھنے لگتے اور با قاعدہ مطلب اور کلینک کھول کر نہیں بیٹھ جاتے لیکن عملیات کی لائن بے چاری ایسی لائن ہے کہ اس میں اگر کوئی شخص کسی پر کچھ پڑھ کر دم کردے اور وہ مریض اتفاقاً دم کرنے سے ٹھیک ہو جائے تو دم کرنے والا خود کو عامل سمجھنے لگتا ہے اور تعویذ گنڈے اور جھاڑ پھونک شروع کر دیتا ہے جو سراسر ظلم اور جہل کی علامت ہے۔

اس تفصیل کے بعد یہ سمجھیں کہ اگر آپ طلسماتی دنیا کے نقوش سے ذاتی طور پر فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو آپ کو اجازت ہے لیکن اگر آپ عامل کی حیثیت سے دوسروں کا علاج کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو اس وقت تک اجازت نہیں دی جاسکتی جب تک آپ کو مختلف ریاضتوں سے نہ گزارا جائے۔ مختلف ریاضتیں کرانے کے بعد ہی آپ کو اہم عملیات کی مشق کرائی جائے گی اور اس کے بعد آپ کو عمل کی اجازت دی جائے گی، تب ہی آپ باضابطہ عامل بن سکیں گے۔

آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں اس کے علاوہ آپ اس فن کی دیگر کتب کا مطالعہ بھی کرتے رہیں لیکن مشق آہستہ آہستہ کریں اور بتدریج اس راستے پر قدم اٹھائیں، عجلت ہرگز ہرگز نہ کریں اور ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بھی آرزو نہ کریں، ورنہ رجعت اور نقصان کا خطرہ رہے گا۔

"ضخیم خانہ عملیات" کی طباعت میں کچھ وقت لگے گا لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب اپنے موضوع پر انشاء اللہ مکمل کتاب ثابت ہوگی اور اس کو عاملین کی طرف سے خراج عقیدت موصول ہوگا، اس کی طباعت کا انتظار کریں اور دعا کریں کہ اس کتاب کو ہم اپنی آرزو کے مطابق بہتر سے بہتر اور مفید سے مفید تر بنا کر پیش کر سکیں۔

قسط نمبر: ۴

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

سورۂ یٰسین پڑھنے کا ایک نادر طریقہ

اگر اسی طرح سورۂ یٰسین کی تلاوت نوچندی جمعرات میں عروج ماہ کی کسی بھی جمعرات میں ایک بار کر لی جائے یعنی ہر قمری مہینے میں ایک بار اور ایک سال میں بارہ مرتبہ پڑھ لی جائے تو ساری دنیا عامل کے قدموں میں آجاتی ہے۔ اس سے دنیا کی ہر چیز مسخر ہو جاتی ہے اور انسان تو انسان چرند و پرند بھی اطاعت اور احترام کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اسلاف اسی طرح کے اعمال سے دنیا کو مطیع کرتے تھے اور ان کا رعب سارے عالم پر قائم رہتا تھا۔ اس طریقہ سے جب بھی قلب قرآن کی تلاوت کریں اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ حیرتناک بشارتیں ہوں گی اور حیرتناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ. اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ. لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ. لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّا جَعَلْنَا فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ. وَجَعَلْنَا مِنْ م بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ. اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ. اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ.

اس کے بعد ایک بار سورۂ شمس پڑھیں اور اپنے کسی بھی خاص مقصود اور تسخیر خلائق کی نیت کریں اور اپنے سیدھے ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی طرف موڑ لیں اور دس مرتبہ یہ پڑھیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اور دس مرتبہ کہیں اَنَا الْفَقِيْرُ ذُوالْحَاجَتِ پھر کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ. اگر کسی خاص شخص کی تسخیر مطلوب ہو تو اس کا نام اور اس کی ماں کا نام لیں، اس کے بعد کہیں كَمَا سَخَّرْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عَلَيه السلام وَ لَيِّنْ قَلْبَهُ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاوٗد عليه السلام لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهُ وَ نَاصِيَهُ فِيْ قَبْضِكَ وَ فِيْ يَدِكَ وَ جَلَّ ثَنَاؤُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ اَجْذِبْ قَلْبَ فلا ابن فلاں كَمَا يَجْذِبُ الْحَدِيْدَ الْمَقْنَاطِيْسُ وَجَذْبُ رُوْحَهُ وَ جَسَدَهُ وَ جَمِيْعَ اَعْضَائِهٖ بِحَقِّ اَنْبِيَائِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْمَلَائِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَ بِحَقِّ يٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ. وَ بِحَقِّ الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَ بِحَقِّ الٓمٓ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ. وَ بِحَقِّ الٓمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَارَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَ حٰمٓعٓسٓقٓ ذِكْرُ رَحْمَةِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَاءً خَفِيًّا. قَالَ رَبِّ اِنِّيْ وَهَنَ

الْعَظْمُ مِنِّیْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَیْبًا. وَ بِحَقِّ طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓی. اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی. وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ یُوْحِیْٓ اِلَیْكَ وَ بِحَقِّ طٰهٰ وَالطُّوْرِ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ. رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ. وَّالْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ. وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ. وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ. وَ بِحَقِّ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ. وَ بِحق جمیع سورۃ القرآن العظیم و بحقِ اسمائِكَ الْحُسنیٰ المدِینة المنورۃ وَالْمُتَطَهَّرَةِ وَ بِحَقِّ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِیِّ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ وبحرمۃ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِیْنَ السَّبْعِ وَمَافِیْهِنَّ وَالْكَوَاكِبُ الشَّارِقِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ. وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ. وَبِحَقِّ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ. النَّجْمُ الثَّاقِبُ. اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ. وَالْفَجْرِ. وَلَیَالٍ عَشْرٍ. وَّالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ. وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرِ. وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ. وَطُوْرِ سِیْنِیْنَ. وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ. و بحرمۃ بیت الحرام و بیتُ المقدس و بحرمۃ انبیائِكَ وَ اَوْلِیَائِكَ وَ اَصْفِیَائِكَ وَ عِبَادِكَ الصَّالِحِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ یَا خَیْرَ النَّاصِرِیْنَ وَ یَا قَاضِیْ حَوَائِجَ الطَّالِبِیْنَ وَ یَا مُجِیْبَ الدَّعْوَاتِ وَ یَا مُقْبِلَ الْعَثِیرات و یَا وَلِیُّ الْحَسَنَاتِ وَ یَا دَافِعُ السَّیِّئَاتِ اِقْضِ حَاجَتِیْ بحق محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم و بحرمۃ الطَّاهِرِیْنَ برحمتِكَ یا ارحمَ الراحمین. وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ اِذْجَآئَهَا الْمُرْسَلُوْنَ. اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَیْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ. قَالُوْا مَآ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا لا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ. قَالُوْا رَبُّنَا یَعْلَمُ اِنَّآ اِلَیْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ. وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ.

اس کے بعد پڑھیں اَللّٰهُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. حَصِّلْ مُرَادَاتِیْ اس کے بعد پڑھیں سورۃ کافرون اور چھوٹی انگلی کے برابر والی انگلی کو بھی بند کرلیں اور گیارہ مرتبہ کہیں اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ. انا الفقیر ذوالحاجۃ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِیْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتِ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِیْ فلاں ابن فلاں كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰی وَ لَیِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْد لداؤد فَاِنَّهٗ لَا یَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَیٰوتَهٗ وَ نَاصِیَهٗ وَ فِیْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِیْ یَدِیْكَ جَلَّ ثَنَاءُ كَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِحَقِّ هٰذِهِ الدَّعْوَاتِ. اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ. یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا. العجل العجل العجل اَقْسَمْتُ عَلَیْكُمْ یَا خُدَّام هٰذِهِ الْاَسْمَاء اَنْ تَاْتُوْنِیْ طَائِعِیْنَ مُبِیْن فِیْ مُبِیْن وَ بِحَقِّ صِرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرُ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَتُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ. كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَانُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ. لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِیْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ

الْكٰفِرِيْنَ. اهيا اشراهياً اهياً آتونی الساعة بالف لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ. يَامُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ يَا وَلِيَّ الْحَسَنَاتِ يَا مُقِيْلَ الْعثراتِ يَا دَافِعَ السَّيِّئَاتِ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِمُحَمَّدٍ برحمتك ياارحم الراحمين. یہاں اپنی حاجت و خواہش کا تصور کرے۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ. قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ. وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ. اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ. وَمَالِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ. ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ. اِنِّيْٓ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اس کے بعد سورۂ کوثر پڑھیں اور درمیانی انگلی کو ہتھیلی کی طرف موڑلیں اور ۱۵ مرتبہ کہیں اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلان ابن فلان كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداؤد فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَةَ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدِيْكَ جَلَّ ثَنَائُكَ. وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ. وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ. اِذْ تَمْشِيْٓ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ يَّكْفُلُهٗ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰٓى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ. وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّيْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنّٰكَ فُتُوْنًا. اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ. كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَانُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ. لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ. اِنِّيْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ. قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ. بِمَا غَفَرَلِيْ رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ. وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ. اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ. يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ. اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ. وَجَعَلْنَا فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ. لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ وَمَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ. سُبْحٰنَ الَّذِيْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَمِنْ اَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَاهُمْ مُّظْلِمُوْنَ. وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ. لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ. وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ. وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ. وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ. وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَاهُمْ يُنْقَذُوْنَ. اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَمَا خَلْفَكُمْ

لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ. وَمَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ. وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗٓ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ. اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. اب شہادت کی انگلی کو موڑ لیں اور کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. يا سريعَ الحِسابِ يا قريبُ يا مجيبُ اَجِبْ اَنْتَ يَا بُرْهَانُ سَامِعًا مُّطِيْعًا بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی خاص شخصیت کی تسخیر کرنی ہو تو کہیں اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلاں ابن فلاں كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداود فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَهٗ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدِيْكَ جَلَّ ثَنَاءُ كَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحمين. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ. اَعْزِمُ عَلَيْكُمْ يَااَرْوَاحَ النَّارِ وَ يَا اَرْوَاحَ اِترابِى وَ يَا اَرْوَاحَ الْمَائِى لِعَزَائِمِ اللّٰهِ اِنْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُم خٰمِدُوْنَ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى سَبِيْلًا. وَ بِحَقِّ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَاهُوَ شِفَاءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا. بحق اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتُ اِقْضِ حَاجَتِيْ بِحُرْمَةِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ سُبْحٰنَكَ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَ وَارِثَهٗ يَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَفِيْعَ جَلَّ جَلَالُهٗ يَااللّٰه الصَّمَدُ فِيْ كُلِّ فِعَالِهٖ (یہاں دعا کرے قرض اور قید سے نجات کے لئے اور تمام رنج والم سے نجات کے لئے)

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. مَايَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ. فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَآ اِلٰٓى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ. وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَاِذَاهُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ. قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ. اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَاهُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ. فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ. اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ. هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ. لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ. سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ. اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ. اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. یہاں تک پڑھ کر انگوٹھے کو موڑ لے اور کہے اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ كُلَّ مَخْلُوْقَاتٍ اور اگر کسی فرد واحد کی تسخیر کرنی ہو تو یہ کہے اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِيْ فلاں ابن فلاں كَمَا سَخَّرْتَ الفرعون لِمُوْسٰى وَ لَيِّنْ قَلْبَهٗ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لداود فَاِنَّهٗ لَا يَنْطِقُ اِلَّا بِاِذْنِكَ حَيٰوتَهٗ وَ نَاصِيَهٗ وَ فِيْ قَبْضِكَ وَ قَلْبَهٗ فِيْ يَدِيْكَ جَلَّ ثَنَاءُ كَ يَا اَرحم الرَّاحِمِيْن. الٓمّٓ. ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. اس کے بعد آیت الکرسی خالدون تک پڑھیں، پھر کہے اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ اَوْلِيَائِكَ وَ اَصْفِيَائِكَ وَ بِدَمِ ظَهْرِ شُهَدَائِكَ اِقْضِ لِيْ حَاجَتِيْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرحم الرَّاحِمِيْن. (یہاں چاہے تو بلندی مرتبہ کے لئے دعا کرے) وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ. وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ. هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ. اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ. اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ

وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ. وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ. اس کے بعد کہے بِحَقِّ اَوْلِيَآئِكَ وَ اَتْقِيَآئِكَ وَ بِدَمِ اَطْهَرِ شُهَدَآئِكَ اِقْضِ حَاجَتِىْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. (بلندی مرتبہ کا تصور کرے) وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ. اس کے بعد ۵ مرتبہ کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ دُعَائِىْ كَمَا قُلْتَ اُدْعُوْنِىْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِىْ وَ اَنْتَ وَعْدُكَ صَادِقٌ فَنَجِّنِىْ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ غِيَاثُ كُلِّ مَكْرُوْبٍ وَ اَنْتَ قُلْتَ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ وَ اَنْتَ لَيْسَتْ بِمُكَذِّبٍ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِىْ مِنِى الْاٰفَاتِ وَالْاٰهَاتِ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَا تَفْضَحْنِىْ عَلٰى رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ فِى الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا ضِدٌّ لَكَ وَ نِدًّا لَهٗ وَلَا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ لَهٗ اَسْئَالُكَ يَاعَزِيْزُ يَاعَزِيْزُ اَنْ فِىْ مَقَامِىْ مَا يَقْرُبُ مِنْكَ وَ تُكْرِمُنِىْ بِمَغْفِرَةٍ وَ خَطِيْئَتِىْ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ شَهِيْدٌ. وَ اِنَّكَ عَلٰى مَا تَشَاءُ قَدِيْرٌ. وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِىِّ الْعَظِيْمِ. يَا رَبُّ يَاحَنَّانُ يَامَنَّانُ يَابُرْهَانُ يَاعَلِيْمُ يَاحَكِيْمُ يَاشَهِيْدُ يَامَجِيْدُ يَارَءُوْفُ يَارَحِيْمُ كُلُّ مَعْبُوْدٍ مِمَّا دُوْنَ عَرْشِكَ اِلٰى قَرَارِ الْاَرْضِيْنَ بَاطِلٌ مَا خَلَا وَجْهَكَ الْكَرِيْمُ اٰمَنْتُ بِكَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَلَا اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ اَغِثْنِىْ يَاغِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ (۳ بار کہے) يَااَثْلِيْثًا بَعْدِ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ. لِيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ. اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ. وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ. وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ. وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ. لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ لا وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ. فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ. اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ. اس کے بعد ۵ مرتبہ کہے اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ. انا الفقير ذو الحاجة اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ خَيْرِكَ وَ فَضْلِكَ وَ كَرَمِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِىَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَآ اَسَرُّوْا فِىْٓ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ. اَلَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ. قَدْ نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَىْءٍ. وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِى الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِىْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ. اِنَّ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَاسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَلَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِىْ سَمِّ الْخِيَاطِ. عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ. وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰٓى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ. اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَآءَكُمُ الْفَتْحُ وَاِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ. وَلَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ. وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا

فِيهِ يَعْرُجُونَ. حَتَّى إِذَا فُتِحَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. حَتَّى إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا مِنَ السَّمَاءِ. ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ. وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا. وَادْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ. وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى. وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا. لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا. إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا. وَلَهُمْ رِزْقُهُمْ فِيهَا بُكْرَةً وَعَشِيًّا. وَ يُلَقَّوْنَ فِيهَا تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا. قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ. إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ. سَلَامٌ عَلَى عِبَادِهِ الَّذِينَ اصْطَفَى اللَّهُ خَيْرٌ أَمَّا يُشْرِكُونَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجَاهِلِينَ. تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ وَ أَعَدَّ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيمًا. سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِيمٍ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ. إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ. سَلَامٌ عَلَى نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ. إِنَّا كَذَلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ. سَلَامٌ عَلَى مُوسَى وَ هَارُونَ. سَلَامٌ عَلَى إِلْيَاسِينَ. فَاصْفَحْ عَنْهُمْ وَقُلْ سَلَامٌ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ. سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ. وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ. أُدْخُلُوهَا بِسَلَامٍ آمِنِينَ. قَالُوا سَلَامًا. قَالَ سَلَامٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُونَ. إِلَّا. قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا. فَسَلَامٌ لَكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ. قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنْشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ الَّذِي جَعَلَ لَكُمْ مِنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا فَإِذَا أَنْتُمْ مِنْهُ تُوقِدُونَ. أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَادِرٍ عَلَى أَنْ يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ بَلَى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ. اس کے بعد سجدے میں جائے، ۹ مرتبہ کہے بَلَى قَادِرٌ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتِي اور اپنے مطلب کا اظہار کرے، پھر سر کو سجدے سے اٹھائے اور کہے بَلَى قَادِرٌ أَنْ يَقْضِيَ حَاجَتِي اور اپنے مطلب کا اظہار کرے پھر سر کو سجدے سے اٹھائے اور کہے بَلَى وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ. إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَنْ يَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ. وَ إِلَهُكُمْ إِلَهٌ وَّاحِدٌ. اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ. لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاؤُهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ. هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ. اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا رَيْبَ فِيهِ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِينَ. وَ مَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ حَدِيثًا. ذَلِكُمُ اللَّهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَاعْبُدُوهُ. وَاتَّبِعْ مَا يُوحَى إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ. لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ وَأَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

فوائد : اکابرین نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص سورۂ یٰسین کو مذکورہ طریقہ سے ۲۷ مرتبہ پڑھ کر ایک گلاس پانی پر دم کرے، پھر اس پانی کو آدھا خود پی لے اور بقیہ آدھا جس کو بھی پلائے گا وہ اس سے اندھی محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔

☆ اگر کوئی غائب ہو گیا ہو تو سات مرتبہ اسی طرح سورۂ یٰسین پڑھ کر اس کا تصور کرے اور مشرق کی طرف تھوک دے تو وہ واپس آجائے گا۔

☆ اگر سورۂ یٰسین اس طرح سات مرتبہ پڑھ پانی پر دم کر کے کسی بھی مریض کو پلائے تو وہ مریض کیسے بھی شدید مرض میں مبتلا ہو اس سے نجات پالے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے لکھ کر ایک کاغذ اپنے پاس رکھے تو ہر قدم پر قدرت کے عجائب دیکھے اور قلب پر طرح طرح کے انکشافات ہوں اور ہر شخص اطاعت کرنے پر مجبور ہو۔

☆ اگر اس سورۃ کو پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے دشمن کو کھلا دے تو دشمن مہربان ہو جائے گا۔

☆ اگر اس سورت کو بغرض اولاد ایک گلاس پانی پر دم کر کے میاں بیوی دونوں پی لیں تو بفضل خدا عورت حاملہ ہوگی اور صالح اولاد پیدا ہوگی۔

☆ اس طرح تین بار سورۂ یٰسین پڑھ کر پیاز پر دم کر کے پیاز کو کوئلوں پر رکھے اور اس کا دھواں اس شخص کو دیں جو جادو کا شکار ہو تو جادو ختم ہو جائے گا۔

☆ اگر اس سورۃ کو تین بار پڑھ کر اس کے لئے دعا کریں جو گھر سے فرار ہو گیا ہو تو ایک دو دن کے اندر گھر واپس آجائے گا۔

☆ اس طرح سورۂ یٰسین کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی غبی اور کند ذہن بچوں کو پلائیں تو ان کو کند ذہنی سے نجات ملے، اس کے بعد وہ جو کچھ بھی یاد کریں گے ان کے یاد ہوگا اور یاد کیا ہوا کبھی نہیں بھولیں گے۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد اگر اس سورۃ کو اس طرح ایک بار پڑھے اور اول وآخر سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو روزی اس قدر فراخ ہو جائے کہ دیکھنے والے حیرت میں پڑ جائیں گے۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس عمل کو سات جمعراتوں تک جاری رکھنا چاہئے اور اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے۔

☆ جن میاں بیوی کے اولاد نہ ہوتی ہو وہ دونوں اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور جب تک حمل نہ ٹھہر جائے دونوں یہ پانی پیتے رہیں تو انشاء اللہ بہت جلد حمل قرار پائے گا۔

☆ اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے اگر وہ لڑکا اور لڑکی جن کی شادی ہونے والی ہو صرف ایک بار پڑھ کر اپنی شادی کی کامیابی کی دعا کریں تو ان کی شادی کامیاب ہو اور انہیں عمر بھر ازدواجی زندگی کا حقیقی سکون میسر رہے اور عورت کے بطن سے صالح اولاد پیدا ہو۔

☆ سورۂ یٰس کے اس طرح پڑھنے سے کشف والہام کی دولتیں عطا ہوتی ہیں اور انسان بصیرت اور فراست کا حقدار بن جاتا ہے۔

☆ اس سورۃ کے فضائل وخواص بیان کرنا ممکن نہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورۃ کو مذکورہ طریقہ سے جس مقصد کے لئے بھی پڑھا جائے گا اُس مقصد میں کامیابی انشاء اللہ یقینی طور پر ملے گی اور پڑھنے والا دین ودنیا کی دولتوں سے یقیناً سرفراز ہوگا۔

☆☆☆

باب الجفر

اوجِ مشتری

سید سلطان قادری

۹ ستمبر شام ۴ بجکر ۴۷ منٹ سے ۳۱ دسمبر رات ۱۲ بجے تک ستارہ مشتری سعد اکبر ہے، ہر برج کو تقریباً ایک سال میں طے کرتا ہے اور تمام فلک کو یعنی بارہ برجوں کو گیارہ سال ۲۷ روز میں طے کرتا ہے۔ روز جمعرات کا حاکم ہے۔ جب مشتری برج میزان کے دو درجہ پر پہنچتا ہے تو مشتری کو اوج کی سعادت ملتی ہے۔ لہٰذا قارئین سے میری گذارش ہے کہ اس وقت کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اس وقت کو گنوانا کفِ افسوس ملنا ہوگا۔

جو لوگ غریبی، تنگی، مفلسی کی زندگی بسر کرتے ہوں اور دولت کے پیچھے دوڑ کر تھک چکے ہوں ایسے حضرات مندرجہ ذیل اعمال ونقوش میں سے کسی ایک عمل کا انتخاب کریں اور ان چودہ دنوں کے بیچ جو جمعرات آئے اس جمعرات کی پہلی ساعت میں عمل کریں۔ بخور جو ہم آگے بتائیں گے اسے کوئلوں کی آگ میں روشن کریں اور نقش تیار کریں، انشاء اللہ تاحیات اس فقیر کو دعاؤں سے یاد کریں گے۔ دنیا بھر کے ماہرین جفر وعاملین شرف یا اوج مشتری کا شدت سے انتظار کرتے ہیں۔ ہر قسم کی بدبختی دور کرنے اور خوش بختی کے حصول ونصیب یاوری کا وقت ہے۔ یاد رکھئے یہ وقت آپ کو دوبارہ بارہ سال بعد میسر آئے گا۔

عمل نمبرا: پہلے نام مع والدہ، آیت اور اسم الٰہی ذوالکتابت سے پر کرے۔ مثلاً ایک شخص کا نام محمد جعفر ہے، جو آئندہ مالی وسعتوں کے لئے اس موثر وقت سے تاثیر حاصل کرنا چاہتا ہے۔

طالب محمد جعفر کے اعداد	۴۴۵
آیت یغنیھم اللہ من فضلہ کے اعداد	۲۱۸۶
اسم الٰہی یامنعم کے اعداد	۲۱۱
میزان	۲۸۴۲

کل میزان سے ذوالکتابت کا نقش تیار کیا جائے گا تا کہ نقش کے اندر آیت نام اور اسم اللہ قائم رہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ چار خانے کا نقش بنائیں جس کے اضلاع قولہ الحق ولہ الملک کے ہو اور پر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ لکھیں، چاروں کونوں پر ملائکہ کے اسماء لکھیں، لوح کے اوپر صرفیائیل موکل مشتری کا نام لکھیں اور نیچے اعوان کا نام لکھیں، السید شمھورس اب خانوں کو پر کریں۔

۷۸۶

محمد جعفر (۱	یغنیھم اللہ (۶	من فضلہ (۱۱	یامنعم (۱۶
۱۰۰۶ (۱۲	۲۱۰ (۱۵	۴۴۶ (۲	۱۱۸۰ (۵
۲۰۹ (۱۴	۱۰۰۳ (۹	۱۱۸۳ (۸	۴۴۷ (۳
۱۱۸۲ (۷	۴۴۸ (۴	۲۰۸ (۱۳	۱۰۰۴ (۱۰

السید شمھور

خانۂ اول میں طالب کا نام بجائے عدد کے لکھیں۔ خانہ ۲ میں ۴۴۶ خانہ ۳ میں ۴۴۷، خانہ ۴ میں ۴۴۸، اب پہلا دور مکمل ہوگیا، پھر خانہ ۵ میں ۱۱۸۰ لکھیں، خانہ ۶ میں بجائے ۱۱۸۱ کے یغنیھم اللہ لکھیں۔ خانہ ۷ میں ۱۱۸۲، خانہ ۸ میں ۱۱۸۳، دوسرا دور مکمل ہوگیا۔ پھر خانہ ۱۰،۹، ۱۱، ۱۲ بھی اسی ترتیب سے پُر کریں۔ پھر خانہ ۱۳ مین ۲۰۸، خانہ ۱۴ میں ۲۰۹، خانہ ۱۵ میں ۲۱۰، خانہ ۱۶ میں بجائے اعداد کے یامنعم لکھیں۔ چار دور نقش کے مکمل ہوگئے۔ اس کو جس طرف سے میزان کریں گے تو وہ ۲۸۴۲ ہی آئے گا۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ نقش صحیح پر کیا گیا ہے، چوں کہ اس لوح کی کل اعداد ۲۸۴۲ ہیں، اس لئے اس لوح کا موکل بمصغفائل ہوا، لہٰذا س لوح کے دوسری طرف لوح کا موکل، طلسم مشتری اور موکلات کے نام لکھیں گے جو خدام ہیں اور اسباب مال پر متعین ہیں۔

☆☆☆

قسط نمبر:۵۱

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

زنجبیل: سونٹھ، جنت کے ایک چشمہ کا نام۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ عَيْنًا فِيهَا تُسَمَّىٰ سَلْسَبِيلًا ۝
اور وہاں ان کو ایسی شراب پلائی جائے گی جس میں سونٹھ کی آمیزش ہوگی یہ بہشت میں ایک چشمہ ہے۔ جس کا نام سلسبیل ہے۔
(۷۶:۱۷، ۱۸)

زہد

زہد کے معنی تقویٰ کے ہیں، یعنی دنیا کی لذتوں کو چھوڑ دینا، جب خوف الٰہی کمال کو پہنچتا ہے تو دنیا سے بے رغبتی پیدا ہو جاتی ہے اسی کو زہد کہتے ہیں، یہ عشق الٰہی کی وہ منزل ہے جہاں انسان اپنی نفسانی خواہشات سے آزادی حاصل کرتا ہے۔ عامر بن سعد کا بیان ہے کہ سعد بن ابی وقاصؓ اپنے اونٹوں میں تھے کہ ان کا بیٹا عمرؓ ان کے پاس آیا۔ سعدؓ نے انہیں دیکھ کر کہا کہ میں اس سوار سے خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔ عمرؓ نے سواری سے اتر کر کہا، آپ اپنے اونٹوں اور بکریوں میں آپڑے، اور لوگوں کو حکومت کے معاملہ میں لڑنے جھگڑنے پر چھوڑ دیا۔ سعدؓ نے عمرؓ کے سینہ پر ہاتھ مار کر کہا۔ "خاموش رہو، میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خداوند تعالیٰ پرہیزگار، بے پروا (یعنی لالچ سے نفرت کرنے والا) اور گوشہ نشیں آدمی سے محبت کرتا ہے (مسلم)

زیارت

کسی قبر پر جانے کو زیارت کہتے ہیں۔ بعض علماء کا خیال ہے کہ کسی عقیدت کے تحت کسی کے مزار پر جانا غلط ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ کی قبر کی زیارت کی اور روئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ان کی مغفرت طلب کرنے کی اجازت چاہی مگر نہیں ملی، میں نے ان کی زیارت کی اجازت چاہی جو مل گئی، قبروں کی زیارت کرو کہ وہ تمہیں موت کی یاد دلاتی ہے۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ سرور جہاں صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں قبروں پر گزرے، ان کی طرف منہ کیا اور فرمایا۔ السلام علیکم یا اهل القبور ویغفر الله لنا ولکم وانتم سلفنا ونحن بالاثر (اے اہل قبور، آپ پر سلامتی ہو، ہم آپ کی مغفرت مانگتے ہیں، آپ لوگ آگے گئے اور ہم پیچھے آنے والے ہیں، ترمذی)

زیتون

ایک درخت کا نام جس سے تیل نکلتا ہے، ایک پہاڑ کا نام جو بیت المقدس سے متصل ہے۔ قرآن کریم میں خدا نے زیتون کی قسم کھائی ہے۔ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ۔ یعنی قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔

زید

ان کے والد کا نام حارثہ بن شرجیل تھا، بنی کلب کے قبیلہ سے تھے، بچپن ہی میں غارت گروں کے ہاتھ قید ہو گئے، بازار عکاظ میں حضرت خدیجہؓ کے لئے خریدے گئے، انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی پرورش اولاد کی طرح کی، پھر ان کی شادی اپنی پھوپھی کی بیٹی زینبؓ بنت جحش سے کر دی مگر نباہ نہ ہو سکا اور طلاق ہو گئی۔ حضرت زید ۷ ہجری میں غزوہ موتہ میں امیر لشکر کی حیثیت سے شریک ہوئے اور وہیں شہادت پائی۔ یہ واحد صحابی ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں آتا ہے۔

وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ فَلَمَّا قَضَىٰ زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَاكَهَا لِكَيْ لَا يَكُونَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ حَرَجٌ فِي أَزْوَاجِ

اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا○

اور جب تم اس شخص سے جس پر خدا نے احسان کیا اور تم نے بھی احسان کیا، یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور خدا سے ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ رکھتے تھے جس کو خدا ظاہر کرنے والا تھا اور تم لوگوں سے ڈرتے ہو حالانکہ خدا اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو، پھر جب زید نے اس سے (کوئی) حاجت متعلق نہ رکھی (یعنی طلاق دیدی) تو ہم نے تم سے اس کا نکاح کردیا تاکہ مومنوں کے لئے ان کے منہ بولے بیٹیوں کی بیویوں (کے ساتھ نکاح کرنے) میں جب وہ ان سے حاجت نہ رکھیں کچھ تنگی نہ رہے اور خدا کا حکم واقع ہو کر رہنے والا تھا۔ (۳۳:۳۷)

زینت: بناؤ سنگھار، یوم الزینہ، عید کا دن

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا۔ مال اور اولاد صرف دنیوی زندگی کی زینت ہے۔ (۱۸:۴۶)

سین مھملہ

سادة: سردار لوگ واحد، سید۔

ساعت: گھڑی، وقت، قیامت کا دن، قیامت کو ساعت اس لئے کہا گیا ہے کہ خدائے عزوجل اپنے بندوں کا حساب یوں لے گا جیسے معلوم ہو کہ ساعت میں سب کچھ ہو گیا یا لوگوں کو محسوس ہوگا کہ دنیا کی زندگی کی مدت ساعت کے برابر تھی۔

یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةً یَسْئَلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَا قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ○

قیامت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہ اس کے واقع ہونے کا وقت کب ہے، کہہ دو اس کا علم تو میرے پروردگار ہی کو ہی اسے اس کے وقت پر ظاہر کردے گا وہ آسمان اور زمین میں ایک بھاری بات ہوگی اور ناگہاں تم پر آجائے گی، یہ تم سے اس طرح دریافت کرتے ہیں گویا تم اس سے بخوبی واقف ہو، اس کا علم خدا ہی کو ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔ (۷:۱۸۷)

سالک: طریقت کی راہ چلنے والا، جس کی زندگی کدورت بشری سے آزاد اور آفت نفسانیہ سے پاک اور آرزوؤں سے بے نیاز ہو۔

سامری

اس شخص کا نام جس نے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف لے جانے کے بعد گوسالہ پرستی میں مبتلا کردیا۔ مولانا آزاد نے ترجمان القرآن میں لکھا ہے کہ قیاس کہتا ہے کہ یہاں سامری سے مقصود سمیری قوم کا فرد ہے۔ جس قوم کو ہم نے سمیری کہہ کر پکارنا شروع کردیا ہے وہ عربی زبان میں زمانہ قدیم سے سامری ہی مشہور ہے اور عراق میں اب بھی ان کا بقایا اسی نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہاں پر قرآن میں سامری کہہ کر اسے پکارنا صاف کہہ رہا ہے کہ یہ نام نہیں ہے بلکہ اس کی قومیت کی طرف اشارہ ہے۔ آگے لکھتے ہیں کہ گائے بیل اور بچھڑے کے تقدس کا خیال سمیریوں میں بھی تھا اور مصریوں میں بھی، مصری اپنے دیوتا حورس کا چہرہ گائے کی شکل میں بناتے تھے اور خیال کرتے تھے کہ کرۂ ارض ایک گائے کی پشت پر قائم ہے، جب سامری نے دیکھا کہ بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں مضطرب ہو رہے ہیں تو اس نے کہا مجھے سونے کے زیور لادو، پھر انہیں گلا کر بچھڑے کی ایک مورتی بنادی، مصری مندروں کی کاریگریاں اسے معلوم تھیں، اس نے مورتی کے اندر ہوا کے نفوذ و خروج کی ایسی کل بٹھادی کہ اس میں ایک طرح کی آواز آنے لگی۔ (ترجمان القرآن)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نہایت اشتیاق کے ساتھ کوہ طور پر پہنچے، حق تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ تم نے ایسی جلدی کیوں کی کہ اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ آئے ان کو آزمائش میں ڈال دیا ہے اور سامری نے انہیں بہکادیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام غصہ میں بھرے، پچھتاتے ہوئے اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ○ قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَكَذٰلِكَ سَوَّلَتْ لِیْ نَفْسِیْ○ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ وَاِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَّنْ تُخْلَفَهٗ وَانْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ عَاكِفًا لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا○

پھر (سامری سے کہنے لگے کہ سامری تیرا کیا حال ہے) اس نے کہا کہ میں نے ایک ایسی چیز دیکھی ہے جو اوروں نے نہیں دیکھی تو میں نے فرشتے کے نقش پا سے (مٹی کی) ایک مٹھی بھر لی، پھر اس کو (بچھڑے کے قالب میں) ڈھال دیا اور مجھے میرے جی نے (اس کام کو) اچھا بتایا۔ (موسیٰ علیہ السلام نے) کہا جا تجھ کو دنیا کی زندگی میں یہی (سزا) ہے کہ کہتا رہے کہ مجھ کو ہاتھ نہ لگانا اور تیرے لئے ایک اور وعدہ ہے (عذاب کا) جو تجھ سے ٹل نہ سکے گا اور جس معبود (کی پوجا) پر تو معتکف تھا اس کو دیکھ ہم جلا دیں گے۔ (۲۰:۹۵،۹۷)

ساہرہ

بعث، یعنی دوبارہ اٹھائے جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خلق کو میدان حشر میں بغرض حساب جمع کرے گا، اسی موافق کا نام ساہر ہے۔ قرآن کریم میں آیا ہے۔

اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ○ فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ○

لغت میں ساہرہ روئے زمین کو کہتے ہیں، شاید اس سے مراد یہ ہو کہ اللہ تعالیٰ شکم زمین سے سب کو روئے زمین پر اکٹھا کرے گا۔

(۷۹:۱۴)

قسط نمبر ۱۰

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

نیز ملاحظہ کیجئے قدرت نے رحم میں بچہ کی پرورش کس خوبی سے فرمائی اور اس پر وہ مہربانیاں کیں کہ اگر ان کو زیر بیان لایا جائے تو کلام بہت دراز ہو جائے اور دراصل ان کا صحیح علم تو بس خالق دوجہاں کو ہی ہے اور ان کو دیکھنے والا ان کو دیکھ کر انگشت بدنداں رہ جاتا ہے، بچہ کو مطالبہ کی حاجت نہیں، ضرورت کے اظہار کا وہ دست نگر نہیں، طبیعت فطریہ اس کی غذائی خواہش بوقت حاجت خود بخود پوری کرتی ہے، اگر ایسا نہ ہوتا تو ماں اس کی مطلب برآری سے اُکتا جاتی اور پرورش سے گھبرا جاتی۔

پھر جب اس کا جسم زور پکڑ لیتا ہے اور اس کے ظاہری اور باطنی اعضاء ہضم غذا کی قوت حاصل کر لیتے ہیں تو دانتوں کا آغاز ہوتا ہے، گویا عین حاجت کے وقت دانت پیدا ہوتے ہیں، نہ پہلے نہ بعد میں ساتھ ساتھ دیکھئے کہ بچہ میں عقل وتمیز دھیرے دھیرے آتی ہے اور یوں وہ درجہ کمال تک پہنچتا ہے۔ ابتدائے آفرینش سے وہ محض جاہل اور عقل وہم سے خالی ہوتا ہے، اگر پیدا ہوتے ہی اس میں عقل آجائے تو وہ وجود ہی میں آنا پسند نہ کرے اور ایک سخت حیرانی کے عالم میں پڑ جائے، پراگندہ عقل ہو جائے کیوں کہ وہ ایسی ایسی چیزیں دیکھے جو اس نے کبھی نہ دیکھی ہوں، ایسے ایسے امور سے دوچار ہو جن کا وہ کبھی عادی نہ رہا ہو، جب وہ اپنے کو ہاتھوں یا گودوں میں اٹھایا ہوا پائے یا گہوارے میں پڑا ہوا، کپڑوں میں لپٹا ہوا دیکھے تو بوجہ سمجھ بوجھ کے وہ اپنی بڑی ذلت وخواری محسوس کرے، حالانکہ پرورشی دور میں اس کا ان حالات سے گزرنا بھی لابدی ہے کیوں کہ ابتدائے آفرینش سے وہ نازک بدن نرم جسم کا ہوتا ہے، ان احتیاطوں کے بغیر چارہ نہیں۔

نیز بڑوں کے دلوں میں اس کے لئے محبت وشفقت کا وہ مادہ باقی رہے جو اب وہ ہر چھوٹے بچہ کے لئے اپنے دلوں میں پاتے ہیں کیوں کہ بچہ اپنی عقل کی بنا پر بڑوں کے کاموں میں اعتراض ونکتہ چینی کا دروازہ کھول دے اور اپنی راہ الگ نکالے اور یوں بڑوں کی ہمدردی کھو بیٹھے، لہٰذا قدرت کی کیا زبردست مصلحت ہے کہ بچہ میں عقل اور سمجھ رفتہ رفتہ بڑھائی جائے یک بیک نہیں۔ جب مصلحت کا تقاضہ ہوا تو عقل ملی، سمجھ کا تکمیلی درجہ پایا اور ہر شئے میں خطا اور صواب کی تمیز نصیب ہوئی، بچہ بڑھتے بڑھتے بلوغ کے درجہ پر جب گامزن ہوا تو نسل چلانے کے اسباب اس میں رونما ہونے لگے، چہرہ پر سبزہ کا آغاز ہوا اور اب صورت میں بچوں اور عورتوں سے جدا ہوا، نیز خوبصورتی کا جامہ بھی پہنا اور اگر بوڑھا ہو جائے تو چہرہ کی سلوٹوں اور شکنوں پر سبزہ نے پردہ کا کام بھی دیا۔

اگر بچی ہے تو قدرت نے اس کے چہرے کو بالوں سے خالی رکھا تاکہ اس کا چہرہ جمال اور خوب صورتی نہ کھو بیٹھے اور اس کی طرف مردوں کی رغبت نہ مٹ جائے اور اس طرح نظام نسل میں خلل پڑ جائے۔ پس ان تمام بیان کردہ حالات کو دیکھ کر سوچئے کہ یہ مصلحتوں سے بھرا قدرت کا نظام خدا کے سوا کسی اور کے ہاتھوں سے کب وجود پا سکتا ہے؟

شکم مادر میں بچہ کی حالت پر ایک اور پہلو سے نظر عبرت ڈالئے، قدرت نے رحم میں اس کے لئے خون کی غذا مقرر فرمائی، اگر اس کو خون نہ ملے تو یہ رحم میں پڑا پڑا سوکھ جائے جس طرح پودا زمین میں پانی نہ ملنے سے سوکھ جاتا ہے اور ختم ہو جاتا ہے، پھر بوقت پیدائش اگر دردِ زہ نہ اٹھے تو یہ شکم مادر کو نہ چھوڑے اور نتیجہ یہ ہو کہ رحم میں رہ کر خود بھی ہلاک ہو اور ماں کو بھی ہلاکت کے گھاٹ اتار دے۔

پیدا ہونے کے بعد اگر ماں کا دودھ اس کو موافق نہ آئے تو یہ بری طرح بھوک پیاس کا شکار بن جائے اور ہلاک ہو، اگر دوسری غذا اس کو دی جائے تو وہ اس کو موافق نہ آئے اور اس کا بدن اس کو قبول نہ کرے، مقررہ وقت پر اگر دانت نہ پیدا ہوں تو یہ روٹی کو کیسے چبائے اور لگے، دودھ پر کب تک اپنی گزر بسر رکھے، محض دودھ سے اس کا جسم قوت نہ

پکڑے، چہرہ پر بال نہ اُگیں تو مرد، عورت اور بچہ کے مشابہ ہو جائے اور مذکر ومؤنث، چھوٹے اور بڑے میں تمیز اٹھ جائے نیز بغیر بالوں کے مرد میں ہیبت وجلال شان ووقار نہ پیدا ہو جو مرد کا زیور ہے۔

خیال کیجئے کہ کون سی ایسی ذات ہے جس نے ان سب چیزوں کو ایسے انداز سے پیدا کیا کہ ان سے مذکورہ مقاصد پورے ہوں، لامحالہ یہ وہی ذات ہوسکتی ہے جس نے ہر شئے کو کتم عدم سے نکال کر اس کو وجود کا جامہ بخشا اور پھر اس پر ہر طرح کا احسان وکرم فرمایا۔

ہر امر میں عجیب کرشمہ نظر آتا ہے، دیکھئے آئندہ نسل چلانے کے لئے شہوت کا مادّہ پیدا ہوا اور یہ مادّہ مرد وعورت کے میل ملاپ کا ذریعہ بنا اور مخصوص راہ اور ممتاز اسلوب سے نطفہ نے رحم عورت میں جگہ پکڑی۔ اس نطفہ نے رحم میں پہنچ کر عجیب عجیب رنگ بدلے، انسانی شکل اختیار کی، ہر عضو انسانی خاص، خاص مقصد کے لئے بنا آنکھوں نے صرف دیکھنے کا کام دیا، ہاتھوں نے پکڑنے، کھینچنے اور ضرر کو دور کرنے کا مقصد پورا کیا، پاؤں دوڑنے کے کام میں آئے، معدہ کا کام کھانا، ہضم کرنا قرار پایا، جگر غذا سے خون بنانے کا کام دینے لگا، منہ کا مقصد بولنا ٹھہرا، نیز منہ سے یہ غرض بھی پوری ہوئی کہ یہ غذا کو اندرون بدن پہنچانے کا راستہ بنا اور اسی نے باطن بدن کے فضول مادّے کو نکالنے کا کام بھی دیا، بس اسی طرح آپ اگر ہر عضو بدن کے مقاصد واغراض پر غور کریں گے تو ہر ایک میں بیش از بیش مصالح اور حکم پائیں گے اور حیرت میں پڑ جائیں گے۔

غذا اِدھر معدہ میں پہنچی اُدھر اس نے غذا کو پکانا شروع کیا، غذا کو پکا کر اس سے ایک لطیف رقیق مادہ نکالا اور اس کو باریک باریک رگوں کے ذریعہ جگر میں بھیجا، یہ باریک رگیں اس رقیق مادّے کے لئے چھلنی کا کام دیتی ہیں اور گاڑھے مادّہ کو چھانٹ دیتی ہیں کیوں کہ جگر اس کو برداشت نہیں کرسکتا، یہ چونکہ خود باریک پیدا ہوا ہے رقیق مادّے کو قبول کرتا ہے، پھر ایسے لئے ہوئے مادّہ کو جگر خون کی شکل میں تبدیل کر کے اس کو مقررہ راستوں سے سارے بدن میں بھیج دیتا ہے اور ہر حصہ بدن خواہ خشک ہو خواہ تر اپنے مناسب حصہ لے لیتا ہے، اس غذائی مادّۃ میں جو فضلہ ہوتا ہے وہ اپنے مخصوص اعضاء میں پہنچ جاتا ہے۔

یہ فضلات کے اعضاء گندے غلیظ مادّہ کو اپنے اندر لے کر اس کو بدن میں جانے سے روک لیتے ہیں کیوں کہ یہ اگر بدن میں پھیل جائے تو بدن کو بیمار ڈال دے، بدن کے ایک ایک حصہ پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ قدرت نے کونسا عضو بیکار پیدا کیا ہے۔ آنکھ پیدا کی تاکہ چیزوں کو دیکھے، رنگوں کا پتہ لگائے۔ اگر رنگ پیدا ہوتے اور آنکھ نہ پیدا ہوتی تو رنگوں کی پیدائش کا مقصد ہی فوت ہوتا یا آنکھ ہوتی مگر اس سے نور خارج نہ ہوتا تو آنکھ سے فائدہ کیا پہنچتا؟ کان آواز سننے کے لئے بنے ہیں، اگر آواز تو ہوتی مگر کان نہ ہوتے تو آوازوں کی خلقت ہی بے کار ٹھہرتی۔

یہی حال سارے حواس بدن کا ہے، ساتھ ساتھ ایک اور فلسفہ بدن پر غور کیجئے کہ ہر حس کے کام کرنے میں دوسری چیزوں کو بھی دخل ہے جن کے بغیر حس بیکار رہتی ہے، مثلاً اگر روشنی نہ ہو تو آنکھ چیزوں کو کیا دکھائے؟ ہوا نہ ہو تو کان آوازیں کیسے سنیں؟ اندھے کو دیکھئے کہ اس کو پتہ نہیں کہ اس کا قدم کہاں پڑتا ہے؟ اس کے سامنے کیا ہے؟ کس رنگ کا ہے؟ کونسا دشمن اس پر حملہ آور ہے؟ کیا آفت اس پر آرہی ہے؟ اسی طرح اور بہت سی معلومات سے غافل رہتا ہے۔

بہرے کو دیکھئے کہ بے چارہ بات چیت اور گفتگو کے مزے سے محروم رہتا ہے، اچھی خوشگوار آوازوں اور دلنشیں سروں سے ناواقف ہوتا ہے، مخاطب پر بوجھ اور بار ہوتا ہے، آخر وہ ناامید ہو کر اس سے جان چھڑاتا ہے، لوگوں کے حالات نہیں سنتا، موجود رہ کر بھی غائب کی طرح بنا رہتا ہے، زندہ ہو کر بھی مردہ سے بدتر ثابت ہوتا ہے، ہمیں طورا گر انسان عقل ہی سے محروم ہو تو چوپایوں سے بدتر ہے۔

لہٰذا غور کیجئے کہ قدرت نے ان اعضاء سے انسانی مقاصد واغراض کس حسن وخوبی سے حل فرمائے اور یوں انسان کو صلاح وکامرانی کے درجہ پر پہنچایا۔ اگر ان میں سے ایک بھی نہ ہو تو انسانی نظام سخت خلل پذیر ہو اور انسان بڑی مصیبت میں پڑ جائے، اب جو انسان ان اعضاء میں سے کسی عضو کو کھو بیٹھتا ہے اس کی بھی مختلف مصلحتیں پیش نظر ہوتی ہیں، مثلاً یہ کہ مبتلا شخص اپنی محرومی سے کچھ نصیحت وہدایت حاصل کرلے، نعمت الٰہی کی قدر شناسی کا سبق سیکھے اور مصیبت پر صبر وشکر کر کے آخرت میں اجر وثواب کا مستحق بنے۔

ملاحظہ کیجئے خالق عالم کی طرف سے نعمت کے ملنے اور نہ ملنے دونوں میں کیا کیا مصلحتیں مضمر ہیں، اعضاء میں بعض تنہا اور اکیلے پیدا ہوئے ہیں اور بعض دُہرے اور جوڑے۔ اس عمل میں بھی عجیب حکمت و

راز پوشیدہ ہے۔ مثلاً سر صرف ایک ہے اور وہ سب حواس کو اپنے اندر لئے ہو ہے۔ اگر ایک سر نہ ہوتا بلکہ دو ہوتے تو دوسرا سر بدن پر صرف بوجھ ہوتا، حاجت روائی میں اس کو کچھ دخل نہ ہوتا، کیوں کہ اگر تکلم یا گفتگو کا کام مثلاً ایک سر سے لیا جاتا تو دوسرا سر محض بے کار ثابت ہوتا۔ اس کی کوئی حاجت نہ ہوتی اور اگر تکلم کا کام دونوں سے لیا جاتا تو بھی ایک سر فضول ہی ثابت ہوتا، حاجت روائی ایک سے ہو جاتی۔ اگر ایک سر سے ایک گفتگو ہوتی اور دوسرے سے دوسری اس کے مخالف تو بے چارہ مخاطب مقصد کا پتہ لگانے سے عاجز رہتا، مخاطب تو واضح کلام کو سمجھتا ہے، اختلاف کلام میں اس کی عقل کوئی نتیجہ نہیں نکالتی، ہاتھ دہرے پیدا ہوئے، ایک ہاتھ ہوتا تو انسان کو فائدہ نہ پہنچتا اور کارآمد برآری اس کے لئے مشکل ہو جاتی۔

غور کیجئے جس شخص کا ایک ہاتھ سوکھ جاتا تو اس کا کام ادھورا ہی رہ جاتا ہے، وہ کس قدر بھی کوشش کرے اس کے کام میں مضبوطی نہیں آ ... ور ہاتھوں والے کا مقابلہ ہرگز نہیں کرسکتا، دونوں پاؤں کا فائدہ بھی واضح ... ہے، آواز میں کام آنے والے اعضاء کو دیکھئے کہ کیا حیرت کاری دکھا رہے ہیں؟ زخرہ کی نالی کی تخلیق آواز نکالنے کے لئے ہوئی، زبان، ہونٹ اور دانتوں کا کام الفاظ کو مختلف سانچوں میں ڈھالنا ٹھہرا، چنانچہ جس شخص کے سارے دانت گرجائیں تو اکثر اس کی گفتگو میں بہت فرق آجاتا ہے۔

حلق کی نالی ٹھنڈی تازہ ہوا کو پھیپھڑے تک پہنچاتی ہے اور پے در پے سانسوں سے دل میں فرحت پیدا کرتی ہے، زبان جیسا کہ بیان ہوا کھانے کو الٹ پلٹ کرتی ہے، کھانے پینے کی چیزوں کو نگلنے میں بہت کچھ مدد دیتی ہے، دانت کھانا کھانے میں زبردست حصہ لیتے ہیں نیز ہونٹوں کے لئے ٹیک کا کام بھی دیتے ہیں کہ ان کو منہ کے اندر کی جانب جھکنے سے روکتے ہیں، ہونٹ پینے کی چیز کو چوستے ہیں اور چیز کو دھیرے دھیرے بقدر خواہش اندر حلق میں پہنچاتے ہیں اور یہ منہ کے لئے دروازے کا کام بھی دیتے ہیں۔ ہمارے اس بیان سے یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ ہر عضو بدنی بیش از بیش فائدے اپنے اندر رکھتا ہے، نہ اس میں زیادتی کی جاسکتی ہے نہ کمی، کیوں کہ یہ قادر مطلق اور علام الغیوب کی کاریگری ہے۔



قسط نمبر:۳

بچے اور ستارے

حضرت کاش البرنیؒ

برج جوزا والے بچوں کی شخصیت

اس کا نشان دو بچے ہیں، لڑکا اور لڑکی جو ہاتھوں میں ہاتھ لئے قدموں کی ہم آہنگی کے ساتھ مصروف ہم سفر دکھائی دیتے ہیں، اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے بچے کی شخصیت دو حصوں میں منقسم ہوتی ہے۔

ظاہری وجاہت

لمبے تڑنگے، متوازن اور دبلی پتلی جسامت کے مالک ہوتے ہیں، نقوش یا تو عقابی ہوں گے یا پھر سادے، خصوصاً منہ کی شکل خوبصورت ہوتی ہے، ناک اور منہ کے درمیانی خدوخال بڑے تیکھے اور خوبصورت ہوتے ہیں، اکثر کی آنکھیں بڑی چمکدار مگر بے سکونی کی مظہر ہوتی ہیں، سر لمبا مگر پیشانی تنگ ہوتی ہے، یہ بچے پھرتیلے ہوتے ہیں کیوں کہ ان کی عادات میں اضطراب کی علامات ہوتی ہیں، لہٰذا کہیں بھی یہ سکون سے نہیں بیٹھ سکتے، انگلیاں گوشت پوست سے ڈھکی ہوئی مگر لمبی ہوتی ہیں، ناخن لمبے مگر خوبصورت ہوتے ہیں۔

عادات وخصائل

جونہی یہ پیدا ہوتے ہیں اس وقت سے اپنا شور وشغف شروع کر دیتے ہیں، یہی ان کی فطرت کا کا خاصا ہوتا ہے، ان کے دماغ میں سکون قطعاً نہیں ہوتا، اضطرار اور بے قراری کے ساتھ رونا دھونا، تڑپنا، کسمسانا ان کی عادت ہوتی ہے، مگر حساس ہوتے ہیں، فوراً کسی آواز کی طرف متوجہ ہونا، غور وخوض سے آواز سننا حساس ہونے کی دلیل ہے۔ ابتدائی یادداشت بہرحال اچھی ہوتی ہے مگر بعد میں بے سکونی کا شکار ہوجاتے ہیں، بعض حالات کا اثر ان پر شدید ہوتا ہے، جیسے بے چینی میں بخار اور پریشانی میں تشنجی کیفیت کا اظہار۔

یہ بچے اصول کی پابندی سے بری ہوتے ہیں، ابتدا میں اچھی غور وپرداخت کے سبب بہتر انسان بن سکتے ہیں، کیوں کہ طبع جذباتی اور ہر چیز کے اثر کو فی الفور قبول کر لینے والی ہوتی ہے۔

کمزوریاں

عادات میں بے اطمینانی، بے وفائی، خودغرضی، تضیع اوقات کی عادت اور بری باتوں کی عادت ہوتی ہے اور عامیانہ تصورات کے خالی خولی ڈھانچے بنے رہتے ہیں۔

تربیت

پابندی سے اوصاف حمیدہ سکھانے کی کوشش ہونی چاہئے، ان کے ذہن سے بے سکونی کو نکالنے کا مؤثر طریقہ اختیار کرنا چاہئے چنانچہ یہی کوشش ان کو دوسروں کے ساتھ بھائی چارہ، دوستی اور اخلاق سے پیش آنے پر مجبور کر سکتی ہے، کبھی ان کی حرکات کو نظر انداز نہ کیجئے، ماسوائے اس کے کہ ان میں کوئی اچھی عادات پیدا ہو رہی ہوں اور ان کی محرک وہ وجہ ہوسکتی ہے جو آپ کی نگاہ میں ہو، چنانچہ کسی حد تک مناسب موقع دیجئے تا کہ وہ اپنے طور پر کچھ اچھی قوت فیصلہ کے عادی ہوسکیں کیوں کہ اچھی عادتیں جو آپ سکھا رہے ہیں، وہ یقیناً ان کا اثر لیں گے، قبل اس کے کہ کوئی چیز غلط ہوجائے، بنیادی طور پر ان کی نگرانی کیجئے اگر آپ کی باز پرس سے کسی وقت وہ بے سکونی محسوس کریں تو بردباری سے دوسری طرف متوجہ کرنے کی کوشش کریں اور ان کے ذہن سے اس بازگشت کو کسی طرح محو کرا دیں، جس کا اثر ان کے ذہن پر بھاری بوجھ بن کر چھا گیا ہوا ہے، کسی دوسری مناسب تفریح کا موقع دیجئے، عین ممکن ہے، آپ کی یہ بردباری ان کی شخصیت میں تعمیری کردار ادا کر جائے۔

پابندیٔ وقت کا عادی بنائیے، مناسب وقت پر مناسب غذا،

مناسب ورزش اور مناسب نیند کا بندوبست کیجئے اور جب وہ ہوشیار ہوجائیں تب بھی انہی کا اصول کی پیروی کرائیں، ان کو ہر وقت کتابوں کا کیڑا نہ بننے دیں، بے وقت کھیل کود، بوکسنگ اور لڑائی جھگڑے سے بچائیں، بعض اوقات ان کو سزا بھی دیں اور غلطیوں کا احساس دلائیں، تب ہی وہ اچھی شخصیت میں ڈھل سکتے ہیں۔ اگر وہ بلوغت کی حدود سے آگے بڑھ گئے ہوں تو بھی ان کی نگرانی سے غافل نہ ہوں۔

منازل نشو ونما

ان بچوں کے لئے پانچ سال سے دس اور پندرہ سال کا عرصہ بڑا اہم اور فائدہ مند ہوتا ہے، اس میں آپ کی نگہداشت ان کو بہتر انسان بناسکتی ہے، کیوں کہ یہی عرصہ ان کی شخصیت کی تعمیر کی منزل ہوتی ہے۔

ان کا جوڑ برج دلو (پیدائش جنوری ۲۰ سے فروری ۱۸) والے: پھر برج میزان (پیدائش ستمبر ۲۴ سے پیدائش فروری ۱۹ سے مارچ ۲۰) کے ہیں یا پھر برج سنبلہ (پیدائش اگست ۲۴ سے ستمبر ۲۳) کے درمیان پیدا ہوئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

☆ اپنے پڑوسی سے بھی تم اسی طرح پیار کرو جس طرح تم اپنی ذات سے پیار کرتے ہو۔
☆ اللہ کسی فخر کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔
☆ شریفانہ انداز میں گفتگو کرو، ہمیشہ سیدھی اور صاف بات کرو۔
☆ دنیا کی ساری نعمتیں کام میں لاؤ لیکن بے اعتدالی سے بچے رہو
☆ برائی کو بھلائی سے رفع کیا کرو۔
☆ والدین، رشتہ داروں، مسکینوں اور مسافروں کے ساتھ سلوک کیا کرو

پراسرار مخلوقات

مرتب: انتخاب عارف صدیقی امروہہ موبائل:9897863008

آج ہم ایک ایسے دور سے گزرر ہے ہیں کہ جب روحانی علوم اور صاحب علم دونوں معدوم ہوتے جار ہے ہیں، عوام روحانی علوم سے بدظن اور خواص غیر مطمئن نظریہ رکھتے ہیں۔

ایسا کیونکہ ہے؟ اس لئے کہ وہ لوگ روحانی علوم کی الف سے بھی واقف نہیں تھے، ان شعبد بازی نے روحانی عامل کا لبادہ اوڑھ کر عوام کو خوب لوٹا حصول علم کے لئے ایک عمر چاہئے ۔یہ علوم برسوں اساتذہ کی خدمت اور محنت کے بعد حاصل ہوتے ہیں۔

عام طور سے ہمارے ذہنوں میں ''پراسرار مخلوق'' کے بارے میں کچھ سوالات جنم لیتے رہے ہیں، خواہ کوئی پڑھا لکھا شخص ہو یا ان سوالوں کے بارے میں ضرور سوچتا ہے اور اکثر محفلوں میں ان سوالات پر بحث تکرار ہو جاتی ہے قصوں، کہانیوں میں بھی ان چیزوں کو مرکزی کردار دے کر ان کو مزید پراسرار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔اس روحانی مخلوق کی کیا حقیقت ہے، عاملین وکاملین (روحانی اسکالر) کیا فرماتے ہیں ان پراسرار مخلوقات کے بارے میں ملاحظہ ہو۔

۱۔ ھـواتف : یہ ایک مخفی مخلوق ہے یہ عمل کے دوران عامل کے گردش ایک معاون و مددگار قوت کے طور پر مامور مقرر کی گئی ہے۔ ہر شخص فکر وذکر اور اپنے مرشد و روحانی پیشوا کی نگرانی و درجات کے ساتھ ہواتف جیسی نادیدہ مخلوق کی تسخیر کر سکتا ہے، یہ ایک نورانی مخلوق ہے یہ مخفی مخلوق انسان کے جیتے جی یعنی جب تک انسان کے مادی جسم میں اس کی روح موجود رہتی ہے اس وقت تک انسان کے ساتھ ہی رہتی ہے اس سے کبھی جدا نہیں ہوتی، یہ مخلوق روحِ انسانیہ سے ایک مافوق قوت ہے جو روح اور صاحب روح دونوں کی حفاظت کا فریضہ انجام دیتی ہے۔(انوار طلسمات ص ۱۶۶)

۲۔رجـال الـغـيـب : بعض عاملین نے ان کو فرشتوں کی ایک جماعت کہا یہ اللہ کے بندوں کی غیبی مدد کرتی ہے ان فرشتوں سے عاملین کا سابقہ پڑتا ہے، ماہرین عملیات کا کہنا یہ ہے دوران عمل ان فرشتوں سے عاملیں کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے۔ بلکہ ان فرشتوں کی پشت عامل کے سامنے ہونی چاہئے اگر رجال الغیب عامل کے روبرو ہوں تو عامل کو نقصان اٹھانا پڑے گا۔''حیات نظام'' کے مصنف کہتے ہیں کہ رجال الغیب ایک مخلوق ہے جس کو بعض لوگ جن کہتے ہیں، بعض ملائکہ کہتے ہیں، لیکن حیات نظام کے مصنف کی تحقیق یہ ہے رجال الغیب کا تعلق جنوں سے ہے نہ کہ ملائکہ سے ہے، اعلیٰ حضرت بریلوی قدسرہٗ بھی رجال الغیب کو ملائکہ تسلیم نہیں کرتے ،آپ فرماتے ہیں رجال الغیب ملائکہ نہیں لفظ ''رجال'' سے واضح ہو رہا ہے ملائکہ پاک ہے رجال اور نساء ہے۔(الملفوظ کامل حصہ ۴، ص ۱۰)

عاملین نے رجال الغیب کو بیس اقسام میں منقسم کیا ہے۔

(۱) قطب الاقطاب (۲) قطب الارشاد (۳) قطب المدار (۴) غوث (۵) ابدال (۶) اوتاد (۷) امامان (۸) مفردان (۹) مستورین (۱۰) اخیار (۱۱) ابرار (۱۲) نقبا (۱۳) نجبا (۱۴) مکتوبان (۱۵) متوکلان (۱۶) معمان (۱۷) سابقان (۱۸) مدبران (۱۹) دستگیران (۲۰) محسنان۔

رجال الغیب کو مردانِ خدا بھی کہا جاتا ہے سید الرجال الغیب ''سیدنا خضر علیہ السلام'' کہلاتے ہیں مزید تفصیلات کے لئے مطالعہ کریں حضرت پیرزادہ اقبال احمد فاروقی قدسرہٗ کی مایہ ناز تصنیف ''رجال الغیب''

۳۔ ابـدال : یہ دنیا میں سات اقالیم پر متعین ہیں یہ سات انبیاء کے مشرب پر کام کرتے ہیں یہ لوگوں کی روحانی امداد کرتے ہیں اور عاجز اور بے کسوں کی فریاد رسی پر مامور ہیں۔ اقلیم اول کے ابدال قلب ابراہیم کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالحیٔ ہے، اقلیم دوم کے ابدال قلب موسیٰ کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالمعنم ہے، اقلیم سوم کے ابدال قلب ہارون کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالمرید ہے، اقلیم چہارم کے ابدال قلب اودریس کے تحت کام کرتے

ہیں ان کا نام عبدالقادر ہے، اقلیم پنجم کے ابدال قلب یوسف کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالقدیر ہے، اقلیم ششم کے ابدال قلب عیسی کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالسمیع ہے، اقلیم ہفتم کے ابدال قلب آدم کے تحت کام کرتے ہیں ان کا نام عبدالبصیر ہے، ان سات حضرات میں عبدالقادر اور عبدالقاہر کو ان سرکش قوموں پر مسلط کیا جاتا ہے جو ظلم وستم کو اپنی زندگی کا شعار بنالیتی ہیں۔

اخیار : ابدال میں چالیس اخیار کہلاتے ہیں۔

نقبا : یہ تین سو ہیں سب کا نام علی ہے۔

نجباء : یہ تعداد میں ستر ہیں نام حسن ہے مصر میں رہتے ہیں۔

عمد : یہ چار ہیں محمد ان کا نام ہے زمین کے مختلف خطوں میں کام کرتے ہیں۔

مکتومان : یہ حضرات چار ہزار کی تعداد میں ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں، مگر لطف کی بات یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے آپ کو نہیں پہچان سکتے ان پر اپنا حال آشکار نہیں ہوتا۔

۴۔ **قلندر** : صوفیہ کے ہاں قلندر کا مقام بہت بلند مانا گیا ہے یہ لفظ سریانی زبان میں اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے قلندر حالات ومقامات اور کرامات سے تجاوز کرتا ہے عالم ہے مجرد ہو کر اپنے آپ کو گم کر دیتا ہے، حضرت شاہ نعمت اللہ والی کی رائے میں ''جب ایک صوفی منتہی اپنے مقاصد کو پالیتا ہے تو وہ قلندر کے مقام پر پہنچ جاتا ہے'' اہل شریعت کے نزدیک قلندر وہ شخص ہے جو دونوں جہاں سے پاک وآزاد ہے اگر ذرا بھی اسے کونین سے لگاؤ ہو تو وہ مذہب قلندر سے دور اور صاحبان غرور میں شامل ہیں یہ جو مشہور ہیں دنیا میں ڈھائی قلندر ہوئے ایک بوعلی شاہ قلندر، شہباز قلندر اور حضرت رابعہ بصری، اہل شریعت کے نزدیک یہ غلط ہیں قلندروں کی تعداد شمار سے باہر ہے فقط ڈھائی قلندر کا تصور بے اصل (حقیقت) نہیں ہے۔

۵۔ **غول بیابانی** : عاملین نے فرمایا یہ جنگلوں اور ویرانوں میں رہتے ہیں ہاتھوں میں شمعیں روشن کر کے جنگل میں دوڑتے ہیں لوگوں کو راستے سے بہکاتے ہیں، غول بیابانی کا جس کسی پر اثر ہو جاتا ہے اس میں یہ علامتیں پائی جاتی ہیں زمین کی مٹی یا درختوں کے خشک ورتر پتے کھاتا رکھاتی ہے کبھی جانوروں جیسی آواز نکالتا رنکالتی ہیں، نہ کھانا کھاتا رکھاتی ہے کبھی جانوروں جیسی آواز نکالتا رنکالتی نہ پانی پیتا رپیتی ہے، اگر چہ غول بیابانی کا اثر بہت کم ہوتا ہے جب غول بیابانی کا لشکر نکلتا ہے تو سرخ آندھی آیا کرتی ہے، آسمان سرخ ہو جاتا ہے، آفتاب چھپ جاتا ہے، ایسے وقت میں عاملین وکاملین (روحانی اسکالر) فرماتے ہیں، عورتوں اور بچوں کو ضرور بچایا جائے اس کے بادشاہ کا نام ''عادل شاہ بیابانی'' ہے جو عامل اس بادشاہ کی تسخیر (تابع) کر لیتا ہے وہ آسیب زدہ مریض پر صرف توجہ کے لئے کہتا ہے مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

۶۔ **چھلاوہ** : یہ ایک مسخر روح ہے اور انسان کو دھوکہ دے کر اپنا جی خوش کرتی ہے مگر انسان کو نقصان نہیں پہنچاتی ہے یہ انسان وحیوان کی شکل وصورت اختیار کر لیتی ہے اور پھر اپنا جسم، قد اور وزن مبالغہ کی حد تک بڑھنا شروع کر دیتی ہے، انسان سارے خوف سے ڈر جاتے ہیں، چاندنی راتوں میں پیدال سفر کرنے والے صحرا (جنگل) کے مسافر اکثر اس کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔

۷۔ **بیر** : یہ شیطان کے اقسام میں سے ہوتے ہیں منتر اور سفلی اعمال کے مطیع رہتے ہیں اسمائے باری تعالیٰ سنتے ہی بھاگ جاتے ہیں اور کلمات کفریہ وشرکیہ دل سے سنتے ہیں اہل ہنود کے اعمال میں بارہ بیر اور باون جوگن مشہور ہیں۔

۸۔ **کالی مائی** : کالی مائی سے متعلق بکھرے ہوئے واقعات کا سرے سے انکار نہیں کیا جاسکتا اس کی کچھ نہ کچھ حقیقت ہے، کالی مائی سفلی عمل کرنے والی جادوگرنی کی روح بد سے اور اس کے کسی بگڑے ہوئے جادو (عمل) کی صورت ہیں جو خوفناک صورت اختیار کر کے اللہ کی مخلوق کو ستاتی پھرتی ہے یہ بات واقعات ومشاہدات سے ثابت ہے کہ سفلی جادو جن کی طرح بولتا ہے گویا کہ یہ اس کا اپنا ایک وجود ہوتا ہے جو دنیا میں بھٹکتا رہتا ہے اور اللہ کی مخلوق کو گزند پہنچاتا ہے عام لوگ اس بڑبڑاہٹ اور بکواس کی وجہ سے یہ سمجھتے ہیں جن بول رہا ہے جب کہ وہ جادو (سحر) ہوتا ہے اور کسی کا چڑھایا ہوا ہوتا ہے یا پھر کسی کا بھٹکا ہوا عمل ہوتا ہے الحمد اللہ ہم صاحب ایمان، صاحب عقیدہ ہیں ہمارا ایمان ویقین کہتا ہے اس دنیا میں بے شمار ولاتعداد مخلوق الٰہی پیدا کی گئیں ہیں جو انسانوں کی ظاہر نظروں سے پوشیدہ ہیں نہ انسانوں کو اس

کا علم ہے ورنہ مشاہدہ ممکن ہے باقاعدہ ''کالی مائی'' کی کوئی نسل بھی اور وہ سب کی سب کالی مائی کے نام سے پہنچانے جاتے ہوں۔

لم یلد ولم یولد : تو صرف اور صرف ہمارے رب کی صفت ہے اللہ کے ماسوا کوئی بھی متصف نہیں ہے یہ تو میرے رب کی خاص صفت ہے نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی کو جنیں اس کے علاوہ دنیا میں جتنی بھی مخلوقات ہیں چاہے وہ ظاہر ہو یا پوشیدہ ماسوا فرشتوں کے وہ باذن اللہ پیدا ہوتے ہیں باقی تمام مخلوقات میں توالدوتناسل کا سلسلہ ہے اور حد ہے کہ شیطان کی بھی آس اولاد ہے اور شیطان کی آبادی میں بھی انسانوں کی طرح ترقی ہورہی ہے کالی مائی۔ کالی مائی کی بدکردار اور نافرمان عورت کی روح ہے جو دنیا میں صبح قیامت تک بھٹکتی رہے گی۔ آسمان وزمین اس کو پناہ دینے کے لئے تیار نہیں جیسے کہ فرعون کو آج تک زمین نے پناہ نہ دی۔ (واللہ اعلم)

۱۰۔**شیخ صدو** : ۱۲ روی صدی ہجری کے نصف آخر کے سنین امروہہ کی قدیم جامع مسجد (مسجد کیقبادی) کا ایک موذن شیخ صدرالدین عرف شیخ صدو تھا، روایات کے مطابق شیخ صدو کو عملیات کا بہت شوق تھا عملیات کے توسل سے شیخ صدو نے ''زین خان'' نام کا ایک موکل اپنے تابع کرلیا۔ زین خان نے شیخ صدو کی کسی بے احتیاطی کی وجہ سے باحالت جنابت (ناپاکی) اس پر قابو پالیا۔ اور اس کو مارڈالا اس وقت سے شیخ صدو کی روح آوارہ پھرتی ہے، جس طرح پنجاب میں مکار یا بیمار عورتوں پر ''سخی سرور'' آجاتے ہیں، اسی طرح اس صوبہ میں خصوصاً اضلاع ایٹہ، متھرا، علی گڑھ وغیرہ کے ادنیٰ اور جاہل طبقہ کے ہندو ومسلم میں شیخ صدو بدنام ہیں، شیخ صدو کے معتقدین اس پر یقین رکھتے ہیں کہ عامل کی زندگی میں اس کے موکل خوبصورت اور جوان عورتیں اس کے پاس لایا کرتے تھے اس لئے مرنے کے بعد سے اس کی روح خوبصورت اور جوان عورتوں پر آجاتی ہے۔

اولیائے ظاہرین اور اولیائے مستودین : ان کے سپرد انصرام امور تکوینی ہوتا ہے، یہ اغیار کی نگاہوں سے مستور اور پوشیدہ ہوتے ہیں مگر یہ صاحب خدمت ہوتے ہیں انہیں صوفیہ میں رجال الغیب اور مردان غیب کہا جاتا ہے ان میں سے ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی اتباع میں ان کے قدم بہ قدم چل کر عالم شہادت تک رسائی حاصل کرتے ہیں اور ''مستویٰ الرحمٰن'' کا مقام پاتے ہیں وہ نہ تو پہچانے جاسکتے ہیں اور نہ ہی ان کے وصف بیان کئے جاسکتے ہیں، حالانکہ وہ عام انسانی شکل میں رہتے ہیں اور عام انسانوں کے درمیان صبح شام مصروف رہتے ہیں، بقول کسی شاعر کے۔

نگاہ میں برق نہیں چہرہ آفتاب نہیں
یہ بات کیا ہے؟ انہیں دیکھنے کی تاب نہیں

۱۱۔اقطاب : ہر زمانے میں صرف ایک قطب ہوتا ہے یہ قطب سب سے بڑا ہوتا ہے مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے قطب عالم، قطب کبریٰ قطب الارشاد، قطب مدار، قطب الاقطاب، قطب جہاں اور جہانگیر عالم، عالم علوی اور عالم سفلی میں ایسی کا تصرف ہوتا ہے اور ہارا عالم اسی کے فیض وبرکات سے قائم ہوتا ہے اگر قطب عالم کا وجود درمیان سے ہٹادیا جائے تو سارا عالم درہم برہم ہوکررہ جائے گا، قطب عالم براہ راست اللہ تعالیٰ سے احکام وفیض حاصل کرتا ہے اور ان فیوض کو اپنے ماتحت اقطاب میں تقسیم کرتا ہے، بڑی عمر پاتا ہے نور محمدی ﷺ کی برکات ہر سمت سے حاصل کرتا ہے۔

۱۲۔**امامان** : قطب القطاب کے دووزیر ہوتے ہیں جنہیں ''امامان'' کہتے ہیں ایک قطب کے دہنے ہاتھ رہتا ہے جس کا نام عبد المالک ہے دوسرا بائیں ہاتھ بیٹھا ہے ان کا نام عبدالرب ہے۔

۱۳۔ **اوتاد** : دنیا میں چار اوتاد ہوتے ہیں یہ عالم کے چاروں آفاق (گوشوں) پر متعین ہیں مغربی افق والے اوتاد کا نام عبدالودود ہے۔ مشرقی افق والے کا نام عبدالرحمٰن، جنوبی والے اوتاد کا نام عبدالرحیم اور شمالی والے کا نام عبدالقدوس ہے۔

۱۴۔**بھوت پریت** : عاملین کے ارشاد کے مطابق جن وانسانوں کی طرح ایک مخلوق ہے جسے آدمی ہیں اور آدمی مرنے کے بعد کسی اخلاقی خرابی یا بدموت یعنی خودکشی یا ناحق قتل وغیرہ کی وجہ سے ارواح بھٹکتی رہتی ہیں اور ان کو ہی بھوت پریت کہا جاتا ہے (واللہ اعلم) بعض اہل اصحاب کا کہنا ہے کہ بعض زندگی میں انتھک محنت وکوشش کے بعد بھی اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہنے ولی ارواح بعد مرنے کے بھٹکتی رہتی ہیں اور عالم سفلی میں بعض انسانوں کو نظر آتی ہیں۔ محنت میں بری طرح ناکام ہونے والی ارواح کے بارے میں یہی کہا

جاتا ہے کہ بعد مرنے کے یہی ارواح کو بھولی بھٹکی اور پیاسی ارواح کہا جاتا ہے جو روحیں اکثر ہوا کے اندر رہتی ہیں انکو بھوت کہا جاتا ہے اکثر یہ روحیں ناپاک ہوتی ہیں اس لئے ان کو بھوت پلید کہا جاتا ہے عاملین نے فرمایا بھوت پریت ایک مشابہ انسان ہیبت ناک چوٹی والا ناک میں باتیں کرتے ہیں بڑے بڑے ہاتھ لمبی لمبی ٹانگیں اور چہرہ بڑا ہیبت ناک ہوتا ہے۔

۱۵۔ **پلید** : اس کے بارے میں عاملین نے فرمایا جو کوئی نجات کی حالت میں ہلاک ہوجاتا ہے یا خودکشی کرتا ہے وہ ایک ہولناک قسم کا وجود اختیار کرلیتا ہے اس کو پلید کہا گیا ہے۔

۱۶۔ **دیو** : یہ عجیب الخلقت بہت جاندار جسم ہے سر پر اس کے دو سینگ اور بدن و پاؤں ہاتھی جسے اور پیچھے ایک دم جانوروں کی طرح جبکہ بازوں پر دو پر ہوتے ہیں یہ مختلف شکل صورتوں میں پائے جاتے ہیں ان کی مونث پری ہوتی ہے۔

۱۷۔ **ڈائن (چڑیل)** : یہ ایک عورت ہے جو چراغ پر سوار بڑے بڑے جوش و خروش میں کسی مقام پر انسانوں وحیوانوں کا کلیجہ چٹ کرجاتی ہے۔

۱۸۔ **موہنی** : عاملیں نے فرمایا اگر سانپ کی مادہ قسم بارہ برس تک پانی نہیں پیئے تو وہ ایک انتہائی خوبصورت کا روپ دھار کر انسانوں کو اپنے دامن میں پھانستی ہے۔

۱۹۔ **شہابہ** : یہ ایک لشکر ہاتھی گھوڑوں اور اونٹوں وغیرہ کے ہمراہ نمودار ہوکر ریگستانی سحراؤں میں یا پہاڑوں پر خیمہ زن ہوتا نظر آتا ہے اوجوں جوں قریب جائے یہ دور ہوتا چلا جاتا ہے اور اکثر مسافر اس کے دھوکہ میں آجاتے ہیں۔

۲۰۔ **شہید** : گردن سے پاؤں تک ایک جسم خن آلود اور سفید پوش ہوتا ہے اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں لٹکا ہوتا ہے یا آگے آگے الگ چلتا ہے اگر ایسا منظر انسان عالم بیدای میں دیکھ لے تو مارے دہشت کے ہارٹ فیل ہوجائے۔

۲۱۔ **خبیث** : ایک ہیبت ناک شکل وصورت کا شخص ہے جس کے منہ میں انگارے اور ناک کے دونوں نتھنوں سے چنگاریاں نکلتی ہیں سانس کے ساتھا آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور یہ اندھیری راتوں میں جہاں سخت اندھیرا ہو نظر آتا ہے۔

۲۲۔ **بھینسا** : سور کی مانند ایک قوی الجثہ جانور خوفناک شکل میں نظر آتا ہے جس کے منہ سے سور کی طرح دو بڑے بڑے دانت نکلے ہوتے ہیں۔

۲۳۔ **زچا** : اگر کوئی غیر مسلم عورت جو بچہ جننے کے فوراً بعد چلے کے اندر مرجائے عاملین فرماتے ہیں تو وہ ایک قسم کی ڈائن کا روپ دھار لیتی ہے اور اکثر شیر خوار بچوں کا کلیجہ چٹ کرجاتی ہے۔

۲۴۔ **چڑیل** : اس کے پاؤں عموماً پیچھے مڑے ہوتے ہیں، ایڑیا سامنے اور پنجے پیچھے کو پھرے ہوئے اور ان کے پستان اتنے لمبے ہوتے ہیں کہ اپنے کندھوں پر سے پیچھے کو لئے ہوئے یعنی لٹکائے ہوئے ہیں۔

۲۵۔ **جوگنا** : یہ ارواح خبیثہ کی اقسام میں سے ہیں سفلی علم والے منتروں کے ذریعہ اس کی تسخیر کرکے کام لیتے ہیں اہل ہنود اور سفلی عاملین کے یہاں بارہ بیر اور باون جوگن کا عامل بڑا طاقتور سمجھا جاتا ہے۔

۲۶۔ **روح** : یہ موضوع بہت ہی نازک اور طویل موضوع ہے، عاملین وکاملین کے منتخب ارشاد پیش خدمت ہیں۔

بہت سے عاملین نے روح کی دو قسمیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (۱) روح سلطانی (۲) روح حانی۔ روح حیوانی۔ بہت سے عاملیں نے تین قسمیں ارشاد فرمائی ہیں۔ (۱) روح روحانی (۲) روح سلطانی (۳) روح جسمانیہ۔

روح سلطانی۔ اس کا مقام دل ہے، اس سے زندگی قائم ہے یہ موت کے وقت خارج ہوگی۔

روح حیوانی۔ اس کا مقام دماغ ہے جس سے ہوش وحواس بر قرار ہے یہ روح سونے کی حالت میں نکل جاتی ہے اور عالم خواب بن جاتی ہے۔

روح جسمانیہ۔ یہ گوشت خون اور رگوں وہڈیوں میں رہتی ہے، کفار ومشرکین کی ارواح سجین میں ہے عذاب میں مبتلاء ہیں۔

انبیاء اولیاء اہل ایمان کی ارواح علین میں راحت وآرام والی ہیں آپس میں ملتی ہیں دنیا میں جو واقعات گزرے اور جو بعد والوں کو پیش آئے ان پر گفتگو کرتی ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا مومن کی روح مرنے کے بعد ایک ماہ تک اپنے گھر کے گرد پھرتی ہیں اور یہ دیکھا کرتی ہیں اس کے وارث مال کس طرح تقسیم کرتے ہیں، پھر مہینے بعد ایک سال تک قبر کے گرد پھرتی ہیں اور دیکھتی ہیں کہ مرنے والے کے لئے کون کون غمگین ہوتا ہے اور کون دعائیں مغفرت (ایصال ثواب) کرتا ہے پھر سال ختم ہونے کے بعد یہ روح عالم ارواح میں جالتی ہیں۔

۲۷۔ **پری** : اکثر و بیشتر حضرت سلیمان علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتی تھی بہت سے مخفی راز بتایا کرتی تھیں ایک آتشی مخلوق نہایت حسین و جمیل اور وجیہہ و شکیل بڑی خوبصورت عورت کی صورت ہے۔ سب کی سب ہوا میں پرواز کرتی ہیں پریاں نورانی و قرآنی عمل کے ذریعہ تسخیر بھی ہو جاتی ہیں۔

۲۸۔ **نادان** : شیرخوار بچے ''ام الصبیان'' کے مرض یا خلل آسیب سے مرجاتے ہیں تو مرنے کے بعد ایک ایسی چیز بن جاتے ہیں کہ جب وہ کسی کے سر پر سوار ہو جاتے ہیں تو ان کا اترنا بہت مشکل ہو جاتا ہے کیونکہ یہ نہ تو کسی عامل کی سنتے ہیں اور نہ ان کی کوئی سمجھتا ہے، اس کے زیر اثر مریض کے سر میں شدت کا درد ہوتا ہے کسی میڈیسن سے افاقہ نہیں ہوتا، سر ہر وقت بھاری رہتا ہے۔

۲۹۔ **وبلو بلیات** : یہ ارواح خبیثہ ہے ہر مشکل میں نظر آسکتی ہیں اور قلب میں سماسکتی ہے انسانوں کی دشمن ہیں اور ہلاکت کے در پے رہتی ہیں۔ مختلف اشکال میں سامنے آجاتی ہیں شیخ محقق نے عوثقی مدنی قدسہٗ سے انھوں نے سید محمد یمنی سے روایت کیا۔ حضرت محمد یمنی اپنے گھر سے نماز فجر کے لئے تشریف لے گئے دیکھا مسجد کے منبر پر ایک بچہ بیٹھا ہے، آپ نے نماز ادا کی کچھ سوال نہ کیا گھر تشریف لے آئے وقت ظہر اسی منبر پر ایک جوان بیٹھا ہے آپ نے نماز ظہر ادا کی واپس بغیر کچھ سوال کئے تشریف لے گئے، اس طرح وقت عصر دیکھا وہاں ایک بوڑھا بیٹھا تھا آپ نے نماز عصر ادا کی بغیر سوال کئے گھر تشریف لے آئے، جب وقت مغرب تشریف لائے دیکھا اسی منبر پر ایک بیل بیٹھا ہے اب کہ بار آپ نے نماز مغرب میں پوچھ ہی لیا تو کیا ہے؟ اتنی مختلف حالتوں میں میں نے تجھ کو دیکھا اس نے کہا ''میں بلاء و وبا'' ہوں اگر آپ اس وقت مجھ سے کلام کرتے جب میں بچہ کی شکل میں تھی تو یمن شریف میں کوئی بچہ باقی نہ رہتا، اور اگر اس وقت کلام کرتے جب میں جوان تھا تو یہاں کوئی جوان نہ رہتا، یوہی اگر آپ اس وقت کلام کرتے جب میں بوڑھا تھا تو اس وقت شہر میں کوئی بوڑھا نہ رہتا۔ اب آپ نے اس حالت میں مجھ سے کلام کیا جب میں بیل ہوں اب یمن میں کوئی بیل نہ رہے گا۔ یہ کہہ کر وہ غائب ہوگئی۔

حضرت محمد یمنی فرماتے ہیں یمن میں بیلوں میں مرگ عام ہوگی اگر اس وقت کوئی تندرست بیل ذبح کیا جاتا اس کو گوشت ایسا خراب ہو تا کہ کوئی کھا نہیں سکتا تھا، اس میں گندھک کی بوآتی۔ یہ رب کا حضرت محمد یمین پر خاص کرتھا آپ نے پہلی دوسری اور تیسری حالتوں میں اس سے کلام نہ فرمایا۔ وبا و بلا کا ذکر حدیث مبارکہ سے بھی ثابت ہے، حضور ﷺ نے فرمایا صدقہ ستر بلاؤں کو روکتا ہے، صبح تڑکے میں دیا گیا صدقہ بلا کو آگے نہیں بڑھنے دیتا، جب بندا صدقہ دیتا ہے آنے والی بلا وبا میں جنگ ہوتی ہے بلا وبا کہتی ہے مجھے جانا ہے، صدقہ روکتا ہے یہاں تک کہ صدقہ بلاء وباء پر غالب آجاتا ہے۔

حضور علیہ السلام نے فرمایا دعاؤں سے آنے والی بلاء و وبا دفع ہو جاتی ہے موجودہ بلاء وبا بھی دفع ہو جاتی ہیں۔ (اوکم قال رسول ﷺ)

۳۰۔ **ھمزاد** : انسان کے سایہ کو ہمزاد کہا جاتا ہے یہ ہر انسان کے ساتھ ہے، عاملین و کاملین عمل و اجازت کے ذریعہ اس کو تابع کرتے ہیں اور اس سے کام لیتے ہیں۔ ہمزاد کا وجود حدیث نبویؐ سے ثابت ہے۔

۳۱۔ **جنات** : قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے اس مخلوق کا وجود ثابت ہے بے شمار آیت مبارکہ اس مخلوق کے وجود پر شاہد ہیں، ۲۵ سورتوں میں جنات کا تزکرہ موجود ہے، ایک پوری سورت کا نام ہی سورۂ جن ہے، جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی، ان کا وجود انسانوں سے پہلے سے ہے، جس طرح حضور علیہ السلام انسانوں کے نبی ہیں اسی طرح جنات کے بھی۔ اسی لئے آپ کو نبی الثقلین کہا جاتا ہے۔

نبی کریم نے ان کے لئے گوبر، ہڈی، کوئلہ غذا مقرر کی کہا تمہیں اس میں لذت ملے گی اپنی امت کو کوئلہ ہڈی سے استنجا کرنے کو منع فرمادیا۔ جنات میں مذکر (مرد) مونث (عورت) بھی ہوتے ہیں شادی بیاہ کا سلسلہ بھی جاری ہے، جنات سے نکاح کرنا جمہور حضرات ائمہ کرام اور احناف کے نزدیک جائز نہیں۔ حضور علیہ السلام نے ایک مرتبہ صحابہ کے

جم غفیر میں فرمایا آج رات مجھ کو جنوں کے وفد میں جانا ہے اگر تم میں کوئی میرے ساتھ جانا چاہے تو اس کو اجازت ہے۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں میں تیار ہوگیا اور سرکار کے ساتھ چل پڑا چنانچہ ہم مکہ سے باہر دور پہنچے سرکا نے زمین پر ایک لکیر (حصار) کھینچ کر فرمایا اس نشان سے باہر نہ جانا میں اسی نشان میں ٹھہر گیا اور سرکار آگے نکل گئے۔ میں نے دیکھا کہ سرکار کے اردگرد ایک عجیب عجیب شکلوں کی مخلوق جمع ہے اور اس اجتماع میں سرکار میری نظروں سے اوجھل ہوگئے سرکار رات بھر وہیں رہے اور صبح واپس تشریف لائے۔ اور فرمایا میں نے گوبر، ہڈی، جنوں کے لئے غذہ مقرر کردی ہے ان دونوں چیزوں میں ان کو لذت ملے گی۔ غزوہ تبوک میں لوگوں نے ایک بڑا سانپ دیکھا جو بہت طویل تھا لوگ ڈر گئے سرکار سانپ کے سامنے آئے تھوڑی دیر بعد وہ سانپ غائب ہوگیا آپ ﷺ نے فرمایا یہ ۸؍مسلمان جنوں میں ایک جن تھا اور تم سب کو اسلام علیکم کہہ کر گیا ہے۔ (ابونعیم)

آپ ﷺ نے جنوں کی تین قسمیں ارشاد فرمائیں۔

۱۔ ایک قسم وہ جو ہوا میں اڑتی ہے۔ ۲۔ دوسری وہ جو سانپ اور کتوں دیگر جانوروں کی شکل میں ہوتی ہے۔ ۳۔ تیسری وہ جو سفر اور قیام کرتی ہے۔ (بیہقی)

۳۲۔ منگل چمادی : اس کا تعلق قوم جنات کے مالدار گھرانے سے ہیں یہ کسی کی نہ بہن بننا پسند کرتی ہے نا ماں صرف بیوی بن کر رہنا پسند کرتی ہے۔

۳۳۔ مجذوب : صوفیہ میں مجذوب کا مقام نہایت ہی نازک اور منفرد ہے ملامتیہ ریا کاری سے بچنے کے لئے سنگ باری طفلاں امانہ کے مقام پر آ کھڑا ہوتا ہے، قلندر علم وخرد کی قائم کردہ حدود کو توڑ کر دور اور پرے نکل جاتا ہے اور ان سرحدوں سے گزرتا ہوا کہتا ہے۔ ''آنجا رسیدہ ایم کہ عنقا نمی رسید'' صفیہ اسلام کے مجذوبین کی ایک خاصی تعداد ایسی ہے جسے تاریخ اور سیر نے اپنے دامن میں جگہ دی ہے۔ ''یہ بہشتی لوگ ہیں جو خاص کار بال پریشان اور میلے لباس والے ہیں کوئی ان کی قدر ومنزلت نہیں کرتا وہ اگر امرء (کسی مالدار) کے گھر داخل ہونا چاہیں تو ان کو اجازت نہ دیں اور اگر نکاح کرنا چاہیں تو کوئی شخص ان کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اگر بات کریں تو کوئی ان کی باتوں کا نہ سنے اور ان کی آرزوئیں ان کے دلوں میں جوش مارتی ہیں۔ قسم خدا کی اگر ان کا نور قیامت میں مخلوق میں تقسیم کیا جائے تو سب کے حصہ میں آئے گا، دوسری روایت میں ان کے مناقب یوں بیان ہوئے ہیں۔ بہت سے خاکسار پورانے لباس والے ایسے ہیں اگر وہ خدا سے جنت کے طالب ہوں تو خدا ان کو عطا فرمادے۔ اگر دنیا کی کوئی چیز مانگے تو نہ دی جائے۔ میری امت میں بہت سے لوگ ایسے ہیں اگر وہ تم سے دینار یا درہم مانگے تو تم نہ دوگے لیکن اگر وہ حق تعالیٰ سے بہشت مانگے تو ان کو عطا کردے گا۔ (کیمیائے سعادت) سچے مجذوب کی اعلیٰ حضرت یہ پہچان ارشاد فرماتے ہیں جو سچا مجذوب ہوگا وہ شریعت مطہرہ کا کبھی مقابلہ نہ کرے گا۔ سچے مجذوب کے حالات پڑھیں تو پتا چلے گا وہ اپنا سر تو دے دیں گے پر شریعت کا مقابلہ نہ کریں گے حضرت سرمد شہید، ہرے بھرے شاہ، حضرت منصور حلاج اور حضرت موسی سہاگ (رحمہم اللہ اجمعین) کے حالات شاہد ہیں سر تو دے دیا پر شریعت کا مقابلہ نہ کیا۔ اللہ کے نیک بندوں اور اولیاء کرام میں ایک خاص قسم مجذوبوں کی بھی ہے یہ وہ لوگ ہیں۔ جو خدائے تعالیٰ کی محبت اور اس کی یاد میں اتنا غرق ہو جاتے ہیں اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ دنیا والوں کو پاگل اور دیوانے نظر آتے ہیں۔ لیکن ہر پاگل اور دیوانے کو مجذوب نہیں خیال کرنا چاہئے۔ آج کل عام لوگوں میں یہ مرض پھیلا ہے کہ جس پاگل کو دیکھتے ہیں اس پر ولایت اور مجذوبیت کا حکم لگا دیتے ہیں اور اگر کوئی ہے بھی تو اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیجئے وہ جانے اور اس کا رب خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی مجذوب ہے اور وہ خدا کی یاد میں بیہوش ہو تو اس کا صلہ اور بدلہ اللہ دینے والا ہے آپ کے لئے دوری ہی بہتر ہے اور جو اہل علم وفضل اولیاء علماء کی صحبت اختیار کرنے کی فضیلتیں آئیں ہیں یہ مجذوبو کے لئے نہیں۔ حضور مفتی اعظم ہند فرماتے ہیں ہر کس ونا کس کو مجذوب نہیں سمجھ لینا چاہئے اور مجذوب ہو تو اس سے بھی دور ہی رہنا چاہئے کہ اس سے نفع کم ضرر زائد پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ (فتاوی مصطفویہ)

۳۴۔ مجدّد : دین کو دوبارہ سے نئے سرے سے زیادہ کرنے والے کو مجدد کہتے ہیں، حدیث میں پاک ہے بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی پر ایسے شخص کو قائم کرے گا جو اس دین کو

از سر نو نیا کر دے گا، مجدد کبھی صدی میں ایک ہوتا ہے اور کبھی دو اور کبھی ایک جماعت۔

۳۵۔ کر کبان : عاملین فرماتے ہیں ایک نوری علوی مخلوق ہے، بہت طاقتور اور زبردست قسم کی مخلوق تسلیم کیا جاتا ہے۔

۳۶۔ مسان : اس کے بارے میں سفلی عاملین کا اتفاق ہے کہ مسان روح حیوانی کا نام ہے جس کا تعلق جملہ مخلوقات جن وانس کے باطن سے ہے سفلی عملیات کے باب میں مسان سے مراد مردہ انسان وحیوان کی روح ہے جسے مرنے کے بعد جلا دیا جائے اور عامل اس روح کو اپنے ارادہ وعمل کی قوت سے تسخیر (تابع) کرے یہ ایک مخصوص اور مہلک (خطرناک) قسم کا مرض بن جاتا ہے جس میں جنات وشیطان وانسان وحیوانات کی ارواح خبیثہ انسان کے جسم میں حلول کر جاتی ہے مسان اپنے باطنی وجود کے ساتھ مریض پر وارد ہوتا ہے یہ مرض دورے کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے جس سے مریض کے اعصاب متاثر ہو کر جسم میں تشنج کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے مریض خوفناک صورت کا مشاہدہ کرتا ہے جن سے وہ خوفزدہ ہو کر چلاتا ہے، بڑبڑاتا، واہی، تباہی مار دھاڑ کرتا اور زمین پر گر پڑتا ہے، ایسے مریض کا علاج ابتدائی زمانہ میں ہی ممکن ہوتا ہے کیونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مرض مسان انسان کے جسم اور ارواح سے ایک تعلق پیدا کر لیتا ہے جو موت کے بعد ہی منقطع سے دور کر سکتا ہے البتہ عامل وکامل اپنی قوت ارادی اور روشن ضمیری سے اپنے مسان کو دور کر سکتا ہے۔ (بوستان طلسمات)

۳۷۔ شیطان : اس کے متعلق اللہ کریم نے قرآن کریم میں جگہ جگہ ارشاد فرمایا یہ تمہارا کھلا ہوا دشمن ہے یہ بہت تکبر کرنے والا گھمنڈ، حاسد، رب کا نافرمان، رب کی رحمت سے دور ہے عربی زبان میں ہر سرکش اور متکبر کو شیطان کہا جاتا ہے، شیطان اس لئے بھی کہا جاتا ہے اس نے رب سے سرکشی کی اس کا دوسرا نام ابلیس ہے جس کے معنی ہیں رب کی رحمت سے محروم اس کو طاغوت بھی کہا جاتا ہے جو حد سے تجاوز کر کے اپنے رب سے سرکشی کرے اور خود معبود بن کر بیٹھا، شیطان وہ بدبخت ہے جس کو رب کبھی معاف نہ کرے گا، علماء سلف نے فرمایا اللہ کی نافرمانی سے پہلے شیطان کا نام عزازیل تھا اس کا وجود قرآن کریم اور احادیث نبوی سے ثابت ہے شیطان کے وجود کا انکار گویا قرآن حکیم اور احادیث نبوی سے انکار ہے، یہ ایک مخلوق ہے جو سمجھ بوجھ عقل و ادراک اور حرکت وارادہ کی صلاحیت رکھتی ہے، ابلیس (شیطان) کی بیگم کا نام طرطبہ ہے اس کی بے شمار اولادیں ہیں، شیطان کو خود نہیں معلوم اس کی اولاد کتنی ہیں البتہ پانچ لڑکے اس کے لئے قابل ذکر ہیں۔ ''شبر، اعود، مسوط، واسم اور کنبوذ'' ان کے کارنامے مختلف ہیں لوگوں میں وسوسے پیدا کرنا، بدکاری، زناکاری کے لئے اکسانا، جھوٹ، غیبت، فریب پر آمادہ کرنا وغیرہ، روایات میں آتا ہے شیطان اپنی زندگی میں چار بار اتنا رویا کہ ہچکیاں بندھ گئی۔

سب سے پہلے جب رویا جب اللہ تعالیٰ نے اس سے نظر رحمت پھیر لیں، اور لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا، دوسری مرتبہ جب اس کو عرش الٰہی سے راندۂ درگاہ کر کے زمین پر اتارا گیا، تیسری مرتبہ جب ملک کائنات حضورﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی چوتھی مرتبہ جب سورۂ فاتحہ نازل ہوئی، نبی کریمﷺ نے فرمایا شیطان ابن آدم کے جسم میں خون کی طرح دوڑ رہا ہے، شیطان لعین بہت مقرب اور بڑے بڑے بلند درجات ومراتب سے سرفراز تھا۔ حضرت کعبؓ فرماتے ہیں ابلیس ۴۰۰۰ ربرس تک جنت کا خزانچی رہا اور ۸۰۰۰ ربرس تک ملائکہ کا ساتھی رہا اور ۴۰۰۰۰ ربرس تک فرشتوں کو وعظ سناتا رہا، اور ۳۰۰۰ ربرس تک مقربین کا سردار رہا، اور ۱۰۰۰ ربرس تک روحانین کے منصب پر رہا، اور ۴۰۰۰ ربرس تک عرش اعظم کا طواف کرتا رہا اور پہلے آسمان پر اس کا نام عابد، دوسرے آسمان پر زاہد، اور تیسرے آسمان پر عارف اور چوتھے آسمان پر ولی، پانچویں آسمان میں تقی اور چھٹے آسمان میں خازن اور ساتویں آسمان میں عزازیل اور لوح محفوظ میں اس کا نام ابلیس لکھا ہوا تھا اور یہ اپنے انجام سے غافل اور خاتمہ سے بے خبر تھا لیکن جب اللہ نے حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تو اس نے انکار کر دیا اور حضرت آدم کی تحقیر اور اپنی بڑائی کا اظہار کر کے تکبر کیا، اس جرم کی سزا میں رب تعالیٰ نے اس کو مردود بارگاہ کر کے دونوں جہانوں میں ملعون فرما دیا اور اس کی پیروی کرنے والوں کو جہنم میں عذاب نار کا سزاوار بنا دیا۔ شیطان سے متعلق مزید تفصیلات کے مطالعہ کریں۔ ''لقط المرجان فی احکام الجان'' حضرت جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی کتاب۔

۳۸۔ گدھلیاں اور گدھیلے : یہ قوم جنات اور

ارواح خبیثہ کے بھنگی ہیں چوڑ بھری اور چماری نام کی چڑیلیں بھی اس قسم سے تعلق رکھتی ہیں ان کی رہائش گاہ گندی گی اور گندگی کے ڈیروں پر ہوتی ہیں، جب سفلی عاملین ان کی حاضرات کرتے ہیں تو پورے ماحول میں بدبو پھیل جاتی ہے، گدھیلوں کے عامل اکثر کم ذات چوہڑے چمار بھنگی ہوتے ہیں۔

یاجوج وماجوج : یاجوج وماجوج کی قوم تمام انسانوں اور جناتوں کے درمیان برزخی مخلوق ہے۔ جیسا کہ حضرت کعب اور علامہ نودی نے فتاویٰ میں جمہور علماء سے نقل کیا کہ ان کا سلسلہ باپ کی طرف سے حضرت آدم منتھیٰ ہوتا ہے اور ماں کی طرف سے حضرت حوا تک نہیں پہنچتا۔ گویا وہ عام آدمیوں کے محض باپ شریک بھائی ہوئے۔ یہ لوگ سام بن نوح کی اولاد ہیں ان لوگوں نے ذولقرنین بادشاہ کے زمانے میں روئے زمین پر بڑا فساد مچایا تھا جس کی وجہ سے ذولقرنین نے تخریب کاری سے بچنے کے لئے ایک آہنی دیوار قائم کردی تھی جس میں آج تک وہ مقید ہیں۔ پھر قرب قیامت میں حد سکندر توڑ کر باہر آئیں گے، دنیا میں فساد مچائیں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے معمولی موت مریں گے پوری دنیا میں تعفن پھیل جائے گا پھر عالمگیری بارش کی ذریعہ پوری دنیا کی صفائی ہوگی، یاجوج ماجوج بہت فسادی لوگ ہیں، حدیث پاک میں ہے یاجوج ماجوج روزانہ اس دیوار کو توڑتے ہیں اور دن بھر جب محنت کرتے کرتے اس کو توڑنے کے قیرب ہوجاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی کہتا ہے کہ اب چلو باقی کو کل توڑ ڈالیں گے، دوسرے دن جب وہ لوگ آتے ہیں تو خدا کے حکم سے وہ دیوار پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے جب اس دیوار کے ٹوٹنے کا وقت آئے گا تو ان میں کا کوئی کہنے والا کہے گا کہ اب چلو انشاء اللہ کل اس دیوار کو توڑیں گے انشاء اللہ کہنے کی برکت اور اس کلمہ کا ثمرہ ہوگا کہ دوسرے دن دیوار ٹوٹ جائے گی یہ قیامت قریب ہونے کا وقت ہوگا، دیوار ٹوٹنے کے بعد یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے اور زمین میں ہر طرف فتنہ فساد اور قتل وغارت کریں گے، چشموں اور تالابوں کا پانی پی ڈالیں گے، جانوروں اور درختوں کو کھا ڈالیں گے زمین پر ہر جگہ میں پھیل جائیں گے مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ وبیت المقدس ان تین شہروں میں داخل نہ ہوسکیں گے قرآن کریم میں اس مخلوق کا ذکر سواءٔ الانبیاء میں ہوا ہے۔

۳۹۔ **فرشتے** : فرشتے نوری جسم کی مخلوق ہیں، جن کو اللہ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں اختیار کرلیں، رب کے حکم کے خلاف کچھ نہیں کرتے نہ جان بوجھ کر نہ بھول کر، فرشتے بے شمار لاتعداد ہیں معصوم عن الخطا ہیں، رب کی عبادت میں مصروف عمل ہیں، ہر قسم کے گناہ صغیرہ وکبیرہ سے پاک ہیں، اللہ نے بہت سے کام فرشتوں کے سپرد کئے ہیں، کوئی فرشتہ جان نکالنے پر مقرر ہے کوئی پانی برسانے پر، کوئی ماں کے پیٹ میں بچے کی صورت بنانے پر، کوئی نامہ اعمال لکھنے پر، کوئی مردے سے سوال جواب کرنے پر کوئی آقائے کریم ﷺ کی بارگاہ میں امت کا درود وسلام پہنچانے پر فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت ان کو قدیم ماننا اور خالق جاننا کفر ہے، کسی فرشتے کی ذراسی بے ادبی بھی کفر ہے، بعض لوگ اپنے دشمن یا سختی کرنے والے کو مالک الموت کہتے ہیں ایسا کہنا ناجائز اور قریب کفر ہے، فرشتوں کے وجود کا انکار یا یہ کہنا کہ فرشتے نیکی کی قوت کو کہتے ہیں اور اس کے سوا کچھ نہیں، یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ (قانون شریعت) نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے سدرۃ المنتہیٰ کے پاس حضرت جبرائیل کو دیکھا ان کے چھ سو بازو تھے حضرت جبرائیل اکثر اپنا پیکر بدل کر بارہ گاہ رسالت مآب ﷺ میں آیا کرتے، فرشتوں ومؤکلین کی تسخیر شرعاً جائز نہیں البتہ غائبانہ طور پر ان سے علم وعمل کے ذریعہ مدد طلب کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۴۰۔ **دجال** : روایات میں آتا ہے یہ کانہ ہوگا اس کی ایک آنکھ ہوگی خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کے ماتھے پر ف لکھا ہوگا یعنی کافر جس کو مسلمان پڑھے گا اور کافر کو نہ دکھائی دے گا۔ یہ بہت تیزی سے ساری دنیا کی سیر کرے گا۔ چالیس دن میں حرمین شریف کے سوا تمام روئے زمین پر گشت کرے گا۔ اس چالیس دن میں پہلا دن سال بھر کے برابر ہوگا اور دوسرے مہینے بھر کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی دن چوبیس چوبیس گھنٹے کے برابر ہونگے اس کا فتنہ بہت سخت ہوگا۔ ایک باغ اور آگ اس کے ساتھ ہوگی جس کا نام جنت دوزخ رکھے گا۔ جہاں جائے گا ان کو ساتھ لئے گا۔ اس کی جنت دراصل آگ ہوگی اور اس کا جہنم آرام کی جگہ ہوگی لوگوں سے کہے گا میں خدا ہوں، مجھے خدا مانو جو اس کو خدا کہے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا اور جو انکار

کرے گا۔ اسے اپنے جہنم میں ڈالے گا۔ مردے جلائے گا، پانی برسائے گا زمین کو حکم دے گا وہ سبزے اگائے گی۔ اس قسم کے بہت سے شعبدے دکھائے گا، حقیقت میں یہ سب جادو (سحر) کے کرشمے ہوں گے واقع میں کچھ نہ ہوگا اسی لئے اس کے وہاں جاتے ہی لوگوں کے پاس کچھ نہ دیے گا۔ جب حرمین شریفین میں جانا چاہے گا، فرشتے اس کا منہ پھیر دیں گے دجال کے ساتھ یہودیوں کی فوج ہوگی مالک رقاب دوعالم ﷺ نے وقتاً فوقتاً دجال کے فتنے سے اللہ کی پناہ مانگی اور اپنی امت کو بھی حکم دیا وہ اللہ سے دجال فتنے سے پناہ مانگے روایات کے مطابق جب دجال ساری دنیا میں گھوم کر ملک شام پہنچے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے اس وقت نماز فجر کے لئے اقامت ہو چکی ہوگی آپ امام مہدیؑ کو امامت کا حکم دیں گے اور وہ نماز پڑھائیں گے دجال ملعون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس کی خوشبو سے اس طرح گھلنا شروع ہو گا جس طرح پانی میں نمک گھلتا ہے جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی دجال بھاگے گا آپ اس کا تعاقب فرمائیں گے اور اس ملعون کو بیت المقدس کے قریب مقام لُدّ میں قتل کردیں گے۔

۴۱۔ **حوریں** : نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی ایک خوبصورت مخلوق ہے جسے حوریں کہا جاتا ہے، ان کا چہرہ سفید، سرخ، سبز، اور زرد چار رنگوں سے بنا ہے، بدن زعفران اور مشک اور کافور سے، بال لونگوں سے پاؤں کی انگلیوں سے لیکر گھٹنوں تک کو خوشبودار زعفران سے، گھٹنے سے سینے تک عنبر سے، سینے سے سر تک کافور سے بنا ہے اگر کوئی جنتی حور اپنی چھنگلی انگلی اندھیری رات میں دنیا کے اند دکھادے تو ساری دنیا روشن ہوجائے، شب معراج میں نبی کریم ﷺ نے حوروں سے گفتگو کی اپنے جاں نثار صحابہ کے لئے حوروں کا انتخاب بھی کیا اور اپنے صحابہ کو اس مخلوق کے بارے میں بتایا بھی۔ (کیا آپ جانتے ہیں ص ۱۹۶، چوتھا باب)

رکبان (فرسان) : حضرت محی الدین ابن عربی قدس سرہٗ اپنی کتاب فتوحات مکیہ میں فرماتے ہیں راکبان (فراسان) اہم مناصب پر فائز ہوتے ہیں یہ لوگ ہر وقت گھوڑوں پر سوار رہتے ہیں ان میں زیادہ تعداد عجمی حضرات کی ہوتی ہے رکبان اونٹوں اور گھوڑوں پر قطار در قطار چلتے ہیں، یہ سارے اونٹ اور گھوڑے عرب ممالک سے تعلق رکھتے ہیں جو راکبان اونٹوں پر سوار ہوتے ہیں وہ مشرق و مغرب پر بڑی تیز رفتاری سے سفر کرتے رہتے ہیں لوگوں کی حاجت روائی کرتے ہیں حضرات فصاحت و بلاغت میں کمال کا درجہ رکھتے ہیں زبان میں بڑی شیرنی اور حلاوت ہوتی ہے جس سے بات کرتے ہیں وہ ایک عرصہ تک ان کے کلام کی چاشنی سے مسرور رہتا ہے۔

۴۳۔ **ریح احمر**۔ امراض جسمانی کا تعلق علم طب سے واقع ہوا ہے، ڈاکٹر، حکیم، وید (سرجن) ہر سہ طبقات اپنی مہارت وصلاحیت فی انجام دیا کرتے ہیں۔ جس کی تصریح و تاکید سے عام مخلوق واقف ہے مگر روحانی امراض سے مذکورہ ماہرین فن محروم ہیں، یہی وجہ ہے کہ روحانیت کا بگڑا ہوا مریض کسی دوا سے صحت یاب نہیں ہوا کرتا، اصحاب کاملین وعاملین اور ماہرین فنون علی مرتب روحانی معالج واقع ہوئے ہیں، زمانہ قدیم سے روحانی علوم کی تعلیمات ہر قوم و مذہب میں پائی جاتی ہے روح کی حقیقت و ماہیت کا معلوم کرنا ایک نہایت ہی مشکل اور دشوار ترین مسئلہ ہے اس کا تجزیہ کسی سائنسی تجربہ گاہ میں ممکن نہیں ہے دنیا میں تمام مادی اشیاء کی تین حالتیں ہیں۔

۱۔ ٹھوس (جامد) مثلاً اینٹ پتھر، لکڑی۔ ۲۔ مائع بہنے والی مثلاً پانی، دودھ، تیل وغیرہ۔ ۳۔ گیس (اڑنے والی) مثلاً بھاپ، ہوا، دھواں وغیرہ۔ پانی کے اندر یہ تینوں حالتیں موجود ہوتی ہیں مثلاً برف کی حالت میں جامد، پگھل کر مائع، اور جب گرم کیا جائے حرارت دی جائے تو بھاپ اور گیس کی صورت اختیار کر لیتا ہے ان تینوں صورتوں میں گیس کی صورت بہت لطیف، غیر مرئی اور غیر محسوس ہے۔ اب اسی ہوا کو لیا جائے اور اس کے اجزائے ترکیبی کو دیکھا جائے تو وہ زیادہ لطیف گیسوں، آکسیجن، ہائیڈروجن، وغیرہ کا مرکب ہے اسی طرح یہ گیسیں بھی ایتھر کے ذرات برقیہ کا مرکب ہیں، لیکن انسانی حواس کی پہنچ اور علم سائنس اور کیمسٹری کے تجربات اور مشاہدات یہاں آکر ختم ہوجاتے ہیں اور اس کے آگے تجاوز نہیں کرسکتے اس لئے حضرت انسان اس لئے زیادہ اشیاء کی دنیا کو خلاء یا عدم کا نام دے کر اس کی ترتیب اور بناوٹ کی تشریح کو ختم کر دیتا ہے حالانکہ اشیاء کا یہ سلسلہ لطافتِ عالم غیب اور عالمِ ارواح کی سرحد پر جا کر ختم ہوتا ہے اور اس سے آگے غیب

کا لطیف ترین جہاں شروع ہوتا ہے اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہ لطیف روحانی دنیا اس ہمارے کرۂ زمین کے ہوائی طبقے کے اوپر کہیں دوسرا کرہ ہے، بلکہ وہ لطیف ر روحانی عالم ہمارے اس عالم آب وگل سے آمیختہ اور مخلوط بلکہ اس کا مغ اور مغز ہے۔

سائنس داں، کیمسٹ اطباء اور ڈاکٹر اس پوشیدہ روحانی برقی روح کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ عربی میں ہوا کو ریح کہتے ہیں اور یہ لفظ روح اسی عربی لفظ ریح سے ماخذ اور نکالا ہوا ہے اور نفس (بفتحہ فاء) پھونک اور ہوا کو کہتے ہیں اور یہ لفظ نفس (بسکون فاء) جان اور روح کے معنی اور ہم معنی الفاظ ہیں اور ہر دو ایک چیز ہیں یہ اس لئے کہ روح ہوا کے ساتھ ایک قریب کا رشتہ اور باطنی تعلق ہے اور روح ہوا کی طرح ایک لطیف اور غیر مرئی چیز ہے لہٰذا روح کے لطیف جوہر کو صانع حقیقی نے ہوا کے لطیف دھاگے سے جسم انسانی میں باندھ رکھا ہے۔

ماہرین حاضرات سے یہ پوشیدہ نہیں کہ ریح یعنی ہوا کے تعلق کے بغیر ارواح کی لطیف غیبی مخلوق جن، ملائکہ اور ارواح کی اس دنیا میں آمد اور حاضرات ناممکن ہے اور جب کبھی اس مادی دنیا میں عالم غیب کی لطیف مخلوق بلائی جاتی ہے اور ان کی حاضرات شروع ہوتی ہے تو اس کے ساتھ بند مکانوں میں ریح یعنی ہوا کے جھونکے آتے ہیں اور ہوا چلنے لگتی ہے غرض اس لطیف رو روحانی مخلوق کو دنیا کے کثیف جہاں میں ریح (ہوا) کی لطیف رفاقت اور معیت میں بھیجا جاتا ہے اسی لئے عام لوگ ارواح کو ہوائی اثر کہتے ہیں۔

ریح احمر ایک وبا ہے روایات میں آتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے ریح احمر کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ آپ کے وزیر حضرت آصف بن خیار ''ریح احمر'' کو قید کر کے بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے عجیب وغریب صورت میں ریح احمر حاضر ہوئی۔ درازی اس کی چہل ذراع یعنی چالیس ہاتھ یا چالیس گز تھی اور اس کا عرض و پھن اس قدر تھا کہ اس سے شعلے آگ کے نکلتے، حضرت سلیمان علیہ السلام نے تین بار با آواز بلند اللہ اکبر کہا اور اس کی طرف موتوجہ ہوئے۔ ریح احمر نے کہا تھا یا نبی اللہ میں بہت بڑا آزر (یعنی بیماری) ہوں، جب اللہ تعالیٰ اپنی خلق میں کسی شخص پر اپنا قہر نازل فرماتا ہے اور مجھے اس پر مسلط کر دیتا ہے میرے ہمراہ بہت سے اعوان وانصار (مددگار) ہیں۔ میرے سپرد چار سو امراض (چار سو بیماریاں) کی گئی ہیں۔ رب تعالیٰ نے اپنے بندوں پر اپنا فضل وکرم کر کے ہر ایک مرض کے لئے جو میرے مرضوں (بیماریوں) میں سے ہے دوا پیدا کی ہے اور مجھے وہ سب دوائیں بتائیں ہیں تب یہ گفتگو سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا اے ریح احمر میں تجھے اس پاک پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس نے تجھے اور سب کو پیدا کیا اور خلق کیا تیرے کتنے فرع (یعنی ہم جنس) اور ہم شکل ہیں؟ اس نے کہا یا نبی اللہ میرے فروع تو بہت ہیں لیکن ۱۳ مرض (بیماریاں) میرے ساتھ خاص ہیں۔ ۱۔ بواسیر، ۲۔ ناسور، ۳۔ درد کمر، ۴۔ کمر کا ٹوٹنا، ۵۔ ریاح، ۶۔ پیٹ میں گڑگڑاہٹ، ۷۔ پیٹ کا بھاری پن، ۸۔ پیٹ کا پھولنا، ۹۔ قلب ومعدہ کا ماؤف، ۱۰۔ فساد معدہ، ۱۱۔ درد پوشیدہ ایک جا سے دوسری حرکت کرنے والا، ۱۲۔ ناف کا اینٹھنا، ۱۳۔ جگر کا فعل کا سست ہونا۔ آخر شب ہوا کا چلنا لوگوں پر میرے ریاح سے ہے جس کی وجہ سے کنپٹی اور آدھے سر کا درد لاحق ہوتا ہے، باعث ریاح اور زیادتی خون کے سر دھنتا ہے دمویت جو عارض ہوتی ہے تو اس سے تخیلات پیدا ہوتے ہیں کہ آگ نظر آتی ہے کبھی مریض کہتا ہے اسے لوگ مارنے آرہے ہیں جو کوئی اس کے پاس جاتا ہے اس سے لپٹ جاتا ہے یا زور سے چلاتا ہے اور اسی طرح کی حرکتیں کرتا ہے ایک علت کابوس ہے اور وہ یہ ہے کہ آدمی کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کو کوئی بھاری شئے دابے ہوئے ہے وحرکت نہیں کرتا ہے اس کا دل ڈوبنے لگتا ہے سوتے میں چیخ پڑتا ہے۔ ریح احمر نے کہا جب میں چلتی ہوں درختوں کو اکھیڑ اور توڑ ڈالتی ہوں، کھیتوں کو اجاڑ ڈالتی ہوں، بادِ خزاں جس سے پیڑوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں اور عاصم اور سموم ہے جو نحس ایام میں چلتی ہو، پہنچاننے والے عاملین وکاملین مجھے پہچان لیتے ہیں اس ایام میں نکلنے سے پرہیز کرتے ہیں، حضرت سلیمان علیہ السلام نے پوچھا و تیری ریاح میں کچھ اور بھی ہے؟ اس نے جواب یا نبی اللہ مجھ سے اور بھی ریاح شدیدہ اور غلیظہ ہیں جن سے خدا نے ہلاک کیا مدائن (ایک شہر کا نام ہے) کو اور مجھ سے وہ تاریخ ہے کہ جو آخر زمانے میں منہدم کرے گی پہاڑوں کو اور مجھ ہی سے ایک فرع (جنس) ہے اس کا نام حبوب ہے اگر وہ بنی آدم کے کسی ایک بال پر گزر کرے تو اس کا آدھا دھڑ یا پورا دھڑ بیکار کر دے۔ (یعنی فالج، لقوہ، وغیرہ) امراض

(بیماریاں) لگ جائیں۔ اس سے حرکت وجنبش نہ کرسکے جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو شفاء کا ارادہ کرے تو کسی نہ کسی روغن (تیل) کی مالش مثلاً روغن بلسان، روغن زقوم، روغن شونیز وغیرہ عطا کر دے۔ ریح احمیر ایک خطرناک وبا ہے جو دماغ میں داخل ہو جائے تو عقل زائل کر دیتی ہے جنون زدہ کر دیتی ہے جسم کے جس حصہ سے مس ہو جائے اس حصے کو بے کار کر دیتی ہے ریح احمر قیامت تک زندہ ہیں، اس کو عمر درراز دی گئی ہے۔ روایات کے مطابق ریح احمر حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے جسم اقدس سے مس ہوئی آپ کے شکم مبارک میں شدت کا درد ہو خون کی الٹی ہوئی، سرکار کریم ﷺ نے دعا کی سیدنا جبرائیل امین حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ حسن (رضی اللہ عنہ) کو ریح نے مس کیا ہے حق تعالیٰ نے یہ ہدیہ (تحفہ) آپ کو بھیجا ہے یہ تحفہ ایک دعائے مستجاب ہے جو سرکار کو عطاء کی گئی۔ سرکار دوجہاں نے اس دعا کو پڑھا امام حسن پر دم کیا اللہ نے آپ کو شفاء دی آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو ساری عمر میں ایک بار پڑھے تو "ریح احمر" سے امان پائے یہ دعا طویل ہونے کی وجہ سے شائع نہیں کی جارہی ہے۔ خواہش مند حضرات دعا کی فوٹو کاپی راقم الحروف سے حاصل کر سکتے ہیں۔ بعض عاملین وکاملین نے فرمایا جو اس دعا کو پاک برتن پر لکھ آپ گلاب سے دھو کر نہار منہ مریض کو پلائیں کسی روغن (تیل) پر دم کر کے بدن پر ملیں انشاء اللہ جمیع اقسام علل سے امن میں رہے گا۔ رب تعالیٰ ہر سنی مسلمان کو ارضی وسماوی آفات وبلیات سے اپنی پناہ عطا فرمائیں۔

۴۴۔ **ام الصبیان**: بچوں کا مشہور مرض ہے، جیسے ا۔ جدہ، ۲۔ شہاقہ، ۳۔ الحرم، ۴۔ ام للیل، ۵۔ الخفہ بھی کہتے ہیں۔ بعض علماء کے نزدیک ان کے ساتھ نام ہیں اور بعض کے نزدیک دس اور بعض کے نزدیک بارہ نام ہیں۔ ام الصبیان ایک نہایت ہی طاقت ور اور مہیب صورت کی جن عورت ہے یہ ایسی خطرناک اجنبیہ ہے کہ جس پر اس کی نظر ستم ہو جاتی ہے۔ اس کی خیر نہیں۔۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب اس ملعون کو گرفتار کر کے اپنے دربار میں حاضر کیا تو اس نے بتایا کہ میری ہی نظر سے دنیا میں قبریں مردوں سے پر ہوتی ہیں۔

میری ہی نظر سے لوگ بیمار ہوتے ہیں، چھوٹے بچے میرے اثر سے سوکھ کر مرجاتے ہیں، میری وجہ سے عورتوں کی گودیں بچوں سے خالی ہو جاتی ہیں، اگر کسی شیر خوار بچے کو آپ دیکھیں کہ اسے دست اور قے آتے ہیں، آنکھیں اندر کو دھنس گئیں ہیں ٹانگیں بالکل پتلی اور پیٹ بڑھ گیا ہے، بچے کے جسم کا رنگ کبھی لال، پیلا اور کبھی نیلا ہو جاتا ہے تو سمجھیں کہ اس کو یہی بیماری ہے۔ روحانی وجسمانی دونوں علاج کروائیں قدیم اساتذہ عظام امام غزالی، امام جلال الدین سیوطی، خوجہ احمد دیربی فرماتے ہیں کہ ام الصبیان سے حضرت سلیمان علیہ السلام نے جو عہد ومیثاق لئے وہ سات عہد ہیں یہاں ان کا تفصیلاً ذکر باعث طوالت ہوگا۔

ام الصبیان وہ ڈائنہ اور اجنہ ہے کہ جو گھروں کو اگرا دیتی ہے، محلوں کو برباد کر دیتی ہے، لوگوں کی محنت پر پانی پھیر دیتی ہے اور شرارت وخباثت کے ذریعہ اور مسائل پیدا کر دیتی ہے۔

ایک روایت میں حضرت جبرئیل نے حق تعالیٰ کا پیغام حضرت سلیمان علیہ السلام کو پہنچایا کہ تمام سرکش وشریر جنوں اور شیطانوں کو قید کیا جائے تو تمام لشکرِ جنات جو کہ زمین وآسمان کے درمیان تھے باذن سلیمان علیہ السلام حاضر ہوئے مگر ام لصبیان نہیں آئی۔ جنات کے لشکر میں سے کسی نے عرض کیا، یا نبی اللہ! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دی ہے؟ حالانکہ اُم الصبیان بنی آدم کو زیادہ نقصان پہونچاتی ہے اور ان کے کاموں میں رکاوٹیں ڈالتی ہے، یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے آصف برخیال کو حکم دیا کہ جلد گرفتار کر کے ام الصبیان کو حاضر کرو۔ چند ساعتوں کے بعد ام الصبیان کو زنجیروں میں جکڑ کر لایا گیا۔

یہ بہت ہی ہیبت ناک اور خطرناک صورت کی ایک عورت تھی۔ جس کے دانت ہاتھی کے دانتوں کے مانند تھے اس کے بال کھجور کے ریشوں کی طرح تھے۔ اس کی آنکھیں دہکتے ہوئے انگاروں کی طرح تھیں اس کے منہ اور ناک کے نتھنوں سے دھواں نکلتا تھا اس کی آواز گرجدار بادلوں جیسی تھی۔ اس کے ناخن زہریلے کانٹوں کی طرح تھے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام اس کی منحوس صورت دیکھ کر اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہوئے پھر سجدہ سے سر اٹھا کر اس ملعونہ سے مخاطب ہوئے اور پوچھا کہ بتا تیرا نام کیا ہے؟۔

اس نے کہا میرا اصل نام ہمنہ ہے اور کنیت ام الصبیان ہے، میں زمین وآسمان کے درمیان میں رہتی ہوں، میں گھروں کو منہدم

کردیتی ہوں، بستیوں کو ویران کرتی ہوں، بچوں کو ہلاک کرتی ہوں لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتی ہوں، حمل ساقط کرتی ہوں میاں بیوی کے درمیان فتنے پیدا کرتی ہوں، ماں کے پیٹ میں بچوں کو نقصان پہنچانے پر قادر ہوں، تاجروں کے کام میں خلل ڈالتی ہوں، نیک لوگوں کی نیکی میں رخنے پیدا کرتی ہوں، پھلوں کو خراب کردیتی ہوں، خرمنِ اناج کو گھن لگادیتی ہوں، پانی میں زہر ڈال دیتی ہوں، میں انسان کی ہڈیوں کا گودا کھا جاتی ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس ملعونہ کے زبان سے یہ الفاظ سن کر فرمایا۔ کیا ان تمام باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جا سکتی ہے؟ ہرگز نہیں، میں تجھے قید و بند کی سزا دوں گا تاکہ بنی نوع تیری شراتوں سے محفوظ رہیں۔

یہ سن کر ملعونہ ام الصبیان نے کہا بے شک آپ مجھے ہر طرح کی سزا دینے پر قادر ہیں، لیکن یہ بات بھی یاد رکھیں کہ مجھے عمر دراز عطا کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے خود مجھے کچھ لوگوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے پیدا کیا ہے، میں کچھ بھی سہی مگر اللہ کے سامنے میری طاقت ہیچ ہے اور میں اس کی مرضی کے بغیر تو کچھ بھی نہیں کرسکتی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا بتا وہ کون لوگ ہیں جن پر تجھ کو مسلط کیا گیا جاتا ہے۔؟

ام الصبیان نے کہا یا نبی اللہ! جو لوگ علمِ کلام الٰہی سے محروم ہیں، اللہ کی یاد سے غافل ہیں، اور جن لوگوں کے پاس اسم ذات وصفات کا علم نہیں ہے اور جن کے پاس خاتم سلیمانی بھی نہیں ہے میں ان ہی لوگوں پر اپنا تسلط جماتی ہوں، صاحب علم دین پر میرا بس نہیں چلتا۔ حالانکہ میں عورتوں، بچوں اور مردوں کے جسموں میں اس طرح دوڑتی پھرتی ہوں جس طرح رگوں میں خون دوڑتا پھرتا ہے، میں ہزار رنگ بدلتی ہوں، گدھے کی طرح رینگتی ہوں، اونٹ کی طرح کراتی ہوں، بھیڑیے کی طرح چیختی ہوں، درندوں کی طرح چنگھاڑتی ہوں، کتے کی طرح بھونکتی ہوں، بلی کی طرح روتی ہوں، سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں، اور چیتے کی طرح غراتی ہوں، لوگ مجھے مسان خام اور مسان پختہ کی بیماری کا نام بھی دیتے ہیں اور میرے ایک، دو نہیں بارہ نام ہیں لیکن مشہور ام الصبیان کے نام سے زیادہ ہوں۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے پھر فرمایا، کیا ان باتوں کے باوجود تیرے ساتھ رعایت کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں میں بنی آدم پر رحم وکرم کے لئے تجھے سخت سزا دوں گا، اور ایسی عبرت ناک سزا دوں گا کہ جنات وشیطان بھی لرز کررہ جائیں گے اور انسانوں کو ستانے اور ضرر پہونچانے سے باز آجائیں گے۔

یہ سن کر ام الصبیان ملعون نے کہا کہ آپ مجھے معاف کردیں، مجھے آزاد کردیں، میرے پاس ایک خاتم ہے جس پر اللہ کا نام تحریر ہے، میں آپ سے عہد و میثاق کرتی ہوں کہ جس کے پاس ایسی چیز ہوگی جس پر اللہ نام ہوگا اور جس کے دل میں اللہ کا کلام ہوگا اور جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہوگا میں اس کے پاس ہرگز نہیں جاؤں گی۔ اگر کوئی شخص اللہ کے ذکر اور اللہ کے نبی کے فرمودات سے وابستہ رہے گا تو میں اس کے گھر سے نکل جاؤں گی۔ میرے پاس ۷/عہد ربانی تحریر ہیں اگر یہ کسی کے پاس ہوں گے تو میں اسکو نہیں ستاؤں گی اور اگر ستانا بھی چاہوں گی تو ستا نہ سکوں گی۔ اس کے بعد ام الصبیان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ان عہدوں سے آگاہ کیا جن میں اللہ کی کبرائی پاکی اور بے نیازی کا ذکر تھا، حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس شرط کے ساتھ کہ وہ اچھے لوگوں پر کبھی اپنا تسلط نہیں جمائے گی آزاد کردیا۔ واضح رہے کہ ام الصبیان آج بھی زندہ ہے اور وہ آج بھی لوگوں کو ستاتی ہے اور انہیں برباد کرنے کی کوشش کرتی ہے اور ان کے جسموں میں سرایت کرکے ان کی ہڈیوں کا گودا چباتی رہتی ہے بالخصوص بچوں کی وہ خاص طور پر دشمن ہے۔

ام الصبیان کی علامات (شیر خوار بچوں میں)

بچے کا چہرہ خوشنما رہتا ہے، گردن اور ٹانگیں کمزور ہوجاتی ہیں، کھانسی، اور دست لاحق ہوجاتے ہیں، کان کی لو دبانے سے بھی تکلیف نہیں ہوتی کان کا وہ حصہ بے حس ہوجاتا ہے ہر وقت بچہ دودھ پیتا ہے پر پیٹ نہیں بھرتا، دن بہ دن بچہ سوکھتا چلا جاتا ہے ام الصبیان بچے کے حق میں بحرِ قلزم کا پانی ڈال دیتی ہے بچہ چیخیں مار کر بے ہوش ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں کھنچ جاتے ہیں، آنکھوں کے ڈیلے اوپر کی طرف چڑھے ہوئے ہوتے ہیں، منہ سے جھاگ آتے ہیں، پیشاب نکل جاتا ہے، ٹھنڈے پسینے آتے ہیں، سانس مشکل سے آہستہ آہستہ آتا ہے یہ حالت کبھی کبھی منٹوں میں ختم ہوجاتی ہے کبھی وقفہ دے کر بار بار آتی ہے، اگر وقت پر صحیح علاج نہ ہو تو بچہ قبر کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔

ذخیرۂ عملیات

فراخی رزق کے لئے

روزی میں اضافے اور خیر و برکت کے لئے ہر روز بلاناغہ چالیس یوم تک نمازِ فجر یا نمازِ عشاء کے بعد چالیس مرتبہ سورہ کوثر اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر چالیس چالیس بار درود پاک پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے فراخی رزق کی دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں خوب اضافہ ہوگا، سورہ کوثر کی برکت سے تنگی رزق کی شکایت ختم ہو جائے گی۔

رزق میں اضافہ

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے سورہ کوثر پڑھنا فوری طور پر فائدہ دیتا ہے۔ اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو، سخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر چاند رات کو نماز مغرب اور نمازِ عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور درمیان میں ایک ہزار مرتبہ سورہ کوثر پڑھے۔ اس کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے۔ جب یہ پڑھ چکے تو اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، بفضل باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب مہیا ہوں گے۔ رزق میں برکت پیدا ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی۔ اگر سورہ کوثر ایک ہزار مرتبہ پڑھ سکے تو پھر ایک سو پچیس مرتبہ پڑھ کر بھی عمل مکمل کر سکتا ہے۔

کاروبار خوب چلے

اگر کسی کی دوکان نہ چلتی ہو، کاروبار سخت مندے کا شکار ہو تو وہ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد باوضو حالت میں قبلہ رخ بیٹھ کر عرق گلاب و مشک سے ایک سفید کاغذ پر سورہ کوثر لکھے اور اپنے کاروبار والی جگہ یا دوکان کے اوپر اونچی جگہ دیوار پر چسپاں کردے اور دوکان پر بیٹھ کر ہر روز صبح کے وقت ایک سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ گاہکوں کی خوب آمد و رفت ہوگی اور دن بدن کاروبار خوب چمکے گا۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد بیس مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا، انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں فراخی ہوگی، سورہ کوثر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرما دے گا۔ پردہ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے، اس کا کاروبار ٹھیک ہو جائے گا، رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہو جائے گا۔

اس مقصد کے لئے وہ اس پر مداومت کرے اور ہر روز بلاناغہ پڑھے، کم از کم اکتالیس یوم تک بلاناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہو سکے ہر نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے، بفضل باری تعالیٰ رزق میں خوب فراوانی ہوگی۔

کاروبار میں کامیابی

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ جو بھی جائز کام شروع کرے اس میں اسے کامیابی حاصل ہو، ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے، کامیابی اس کے قدم چومے تو وہ ہر روز فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد اول و آخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھے، اس کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

جب تک کامیابی نہ ہو ہر روز بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے، توجہ اور یکسوئی کے ساتھ عمل کرے، یقین کامل رکھے کہ اللہ تعالیٰ ضرور کامیابی سے ہم کنار فرمائے گا، انشاء اللہ تعالیٰ چالیس دن پورے نہ ہوں گے کہ

اللہ تعالیٰ مطلوبہ مقصد میں کامیابی عطا فرمائے گا۔

کشائش رزق

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کو کبھی رزق میں کمی نہ آئے، اس کا رزق دن بدن بڑھتا رہے، اس کی مفلسی و غربت دور ہوجائے تو وہ ہر روز بلاناغہ نماز فجر کے بعد سورہ کوثر پڑھنے کا معمول بنائے اور پڑھنے کے بعد کشائش رزق کی دعا مانگے تو بفضل باری تعالیٰ اس کے رزق میں خوب اضافہ ہوگا۔

کشائش رزق کے لئے

رزق میں خیر و برکت اور کشائش کے لئے ہر روز بلاناغہ نماز فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے، درمیان میں تین مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، انشاء اللہ تعالیٰ ب سے اس کی روزی کے اسباب پیدا ہوں گے، اس کو معلوم بھی نہ کہ اس رزق کی فراوانی کیسے ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم نازل فرمائے گا اور کبھی بھی رزق میں کمی نہ ہوگی۔

وسعت رزق

حلال رزق میں اضافے کے لئے سورہ کوثر کا یہ عمل مخفی اور نایاب عمل ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد تنہائی میں بیٹھ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی پڑھے، اس کے بعد گیارہ مرتبہ استغفار پڑھے، پھر ایک مرتبہ مزید درود وسلام پڑھے، اس کے بعد ایک مرتبہ سورہ فاتحہ مع بسم اللہ پڑھے، پھر بسم اللہ کے ساتھ سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھے، پھر بسم اللہ کے ساتھ ایک مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے۔ اسی ترتیب سے اکتالیس مرتبہ پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، اس عمل کی مداومت کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ پھر کشائش رزق کے لئے کوئی اور عمل کرنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

رزق میں ترقی

رزق حلال میں خیر و برکت کے لئے چاند کے مہینہ کی پہلی جمعرات کو غسل کرکے پاک صاف کپڑے پہنے اور خوشبو لگائے۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد سورہ کوثر اکتالیس مرتبہ اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے، پھر جب نماز عشاء ادا کرلے تو خاموشی سے اٹھے اور باوضو حالت میں بغیر کسی سے کوئی بات چیت کئے اپنے بستر پر لیٹ جائے اور سوجائے، نماز فجر کے وقت جب اٹھے تو وضو وغیرہ کرنے کے بعد ایک مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور پڑھنے تک کسی سے کلام نہ کرے، اس کے بعد اپنے کاروبار میں مشغول ہوجائے۔

چالیس یوم تک بلاناغہ اسی طرح کرے، چالیس یوم کے بعد ہر روز سات مرتبہ سورہ کوثر پڑھنے پر مداومت کرے اور کبھی ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی رزق میں کمی نہ ہوگی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکسی مرتبہ سورہ کوثر اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کردے اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے۔

انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی، جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلاناغہ جاری رکھے، ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو، بفضل باری تعالیٰ سورہ کوثر کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ بہت جلد حل ہوجائے گا۔

ملازمت کے لئے

حسب منشاء ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے چاند کے مہینے کے عروج میں پیر یا جمعرات کے دن اشراق کے وقت اس طرح سے عمل شروع کرے کہ پہلے گیارہ بار درود پاک پڑھے، پھر سات سو مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور گیارہ بار درود پاک پڑھ کر اپنی حاجت کی دعا مانگنے سے پہلے تین بار سورہ مزمل ضرور پڑھے۔

ترقی کاروبار

جو شخص اس بات کا خواہاں ہوں کہ اس کے کاروبار میں روز افزوں ترقی ہو اور گاہکوں کا ہجوم ہر وقت اس کی دوکان پر رہے تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ بخش ہے۔

اس کے لئے ہر روز بعد نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ اور درود شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا کرے اور تصور میں اپنی دوکان پر چاروں طرف پھونک مار دے، انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے کاروبار میں دن بدن اضافہ ہو جائے گا اور اسو کو گاہکوں سے فرصت بھی نہیں ملے گی، مگر شرط یہ ہے کہ اس عمل کی مداومت بلاناغہ کرتا رہے۔

عمل حب

محبت میں یقینی کامیابی کے لئے یہ نقش اور عمل نہایت مجرب اور فائدہ مند ہے۔ اگر بروز جمعرات اس نقش کو چاندی پر کندہ کروا کر اس کے گرد اس کے موکل کا نام بھی لکھوا کر پہنیں اور اس کے علاوہ مضروب کے موافق اس کا ذکر بھی پڑھیں تو انشاء اللہ بندہ مخلوق میں پسند کیا جائے گا اور جس سے محبت کرنا چاہے وہ اس کو مثبت جواب دے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ال	م	ل	ک
۳۱	۱۹	۳۲	۳۹
۱۸	۲۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۱۷	۲۹

اس کے موکل کا نام ہیمائیل ہے اور اس کے اعداد مضروب ۱۲۱ ہیں، اگر کسی افسر اعلیٰ یا حاکم وقت کے سامنے زیر لب پڑھا جائے تو وہ لازمی قدر و منزلت کرے گا اور اگر خلوت میں پڑھے تو اس کا موکل حاضر ہو کر اس کا ہر جائز کام کرے گا۔

دعوت یا ذکر درج ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ مُحْيِ الْاَرْوَاحِ وَالنُّفُوْسِ مَالِكُ الرِّقَابِ وَ مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَ مُقَرِّبُ الْبَعِيْدُ وَ مُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ لَا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ذَلَّتْ لَكَ رِقَابُ الْمُلُوْكِ وَ صَارَ كُلُّ مِلْكٍ لَكَ عَبْدًا مَّمْلُوْكًا اَسْئَلُكَ بِاِسْمِكَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَنْ تُمَلِّكَنِيْ نَاصِيَتِيْ وَ تَكْشِفَ لِيْ عَنْ حَقَائِقِ عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ لِاُخْطٰى بِالْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَةِ وَالْاٰيَاتِ الْمَلَكُوْتِيَةِ وَ اُسَوِّدُ بِاِشْرَاقِيْ عَلٰى اَبْنَاءِ جِنْسِيْ وَ مَلِّكْنِيْ اللّٰهُمَّ نَاصِيَةَ عَوَالِمِ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تَعَزَّزْتَ بِهٖ وَلَا يُسَمّٰى بِهٖ غَيْرُكَ يَا مَلِكُ يَا قُدُّوْسُ يَامَلِكَ الْمُلْكِ يَاذَالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَجِبْ اَيُّهَا السَّيِّدُ الْجَلِيْلُ هٰذَا الْاِسْمُ الْجَلِيْلَ وَ اَمِدَّنِيْ بِرُوْحٍ مِنْ رُوْحَانِيَتِكَ يَخْلِمُنِيْ فِيْ حَوَائِجِيْ.

محبوب کو بے قرار کرنے کے لئے

اگر کوئی چاہے کہ اس کا سنگ دل محبوب اس کی محبت میں بے قرار ہو جائے تو طالب کو چاہئے کہ درج ذیل نقش کو حسب قاعدہ تیار کر کے ایک درخت کی مضبوط شاخ کے ساتھ لٹکا دے۔ یہ نقش مشک و زعفران سے اور کسی پاک قلم سے تحریر کرے، جب ہوا سے یہ نقش ہلے گا تو مطلوب بے قرار ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

روزگار میں ترقی

یہ عمل تجارتی و ترقی روزگار کے لئے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم اور ''یامسبب الاسباب'' ایسی جگہ کھڑے ہو کر برہنہ سر جہاں سایہ کسی چیز کا سر پر نہ ہو، پڑھے، اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے رزق ملے گا اور اگر پہاڑ کے برابر قرض ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے۔

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: لکھنؤ

نام: عزیز احمد خان

نام والدین: نگہت پروین، سلطان احمد

تاریخ پیدائش: ۲۲ ر ستمبر ۱۹۷۹ء

نام شریک حیات: صبا انجم

شادی کی تاریخ: ۱۵ ر مارچ ۲۰۰۴ء

قابلیت: بی ایڈ

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف خاکی، ۲ حروف آبی، ۲ حروف آتشی اور ایک حرف بادی ہے، بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ مرکب عدد ۱۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۴۷ ہیں۔

۳ کا عدد جوش طبع کی علامت مانا گیا ہے، اس عدد کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ اپنے حامل کو آزاد رہنے کی تربیت دیتا ہے، چنانچہ وہ تمام لوگ جن کے نام کا مفرد عدد ۳ ہو آزادی کے ساتھ زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں، انہیں پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے اور یہ لوگ بہت جلدی سے کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے۔ ۳ عدد کے لوگ خود تو کسی کی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے لیکن یہ خود حکمراں بننے کی خواہش رکھتے ہیں، دوسروں کو اپنے دست نگر رکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگ اصول اور ضابطوں کو پسند کرتے ہیں، یہ خود بھی اصولوں، قاعدوں اور ضابطوں کا لحاظ رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی با اصول زندگی گزاریں اور ضابطوں کی حدیں پار کرنے سے گریز کریں۔ ۳ عدد کے لوگوں میں حمیت اور غیرت ہوتی ہے، یہ لوگ خوددار بھی ہوتے ہیں، دوسروں کے سامنے اپنا دامن پھیلانا انہیں اچھا نہیں لگتا۔ ۳ عدد کے لوگ ہر محفل اور ہر مجلس میں خود کو نمایاں کرنے کی کوشش کرتے ہیں، ان کی اکثر و بیشتر جدوجہد یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ ناظرین کی نظروں میں رہیں اور ان کی خوبیاں اور اچھائیاں دیکھنے والوں پر واضح رہیں۔ ۳ عدد کے لوگ حسن پسند ہوتے ہیں، انہیں خواتین کی زلف گرہ گیر میں الجھنے کا شوق بھی ہوتا ہے، عشق و محبت ان کی زندگی کا خاص مشغلہ ہوتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں زبردست خود اعتمادی ہوتی ہے، بروقت اقدام کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے اور اس خوبی کی وجہ سے یہ کئی میدان سَر کر لیتے ہیں اور کسی بھی لائن میں بہت جلد پہلی صف میں اپنا تمکن بنانے کے حق دار بن جاتے ہیں، خوش اخلاق ہوتے ہیں، خوش طبع ہوتے ہیں، خوش مزاج ہوتے ہیں اور اپنی خوش اخلاقی، خوش طبعی اور خوش مزاجی کی وجہ سے ہر دور میں اپنا حلقہ احباب وسیع کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ جب اعتدال اور توسط سے اِدھر اُدھر ہو جاتے ہیں تو پھر یہ خود پر قابو نہیں رکھ پاتے اور ایسی صورت میں ان کا کردار ڈانواڈول ہو جاتا ہے، ان میں ایک کمی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ اپنا راز محفوظ نہیں رکھ پاتے اور اس کمی کی وجہ سے انہیں کئی بار کئی صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں اور مالی نقصانات کا بوجھ بھی اپنے کاندھوں پر اٹھانا پڑتا ہے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مبالغہ آمیزی کی بھی بری عادت ہوتی ہے، یہ جب کسی کی تعریف کرنے پر آتے ہیں تو اس کو عزت و عظمت کے ساتویں آسمان تک پہنچا دیتے ہیں اور جب کسی کی برائی کرنے کی ٹھان لیتے ہیں تو تحت الثریٰ میں پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں۔

۳ عدد کے لوگ پکے عناد پرست ہوتے ہیں، معاملہ کوئی بھی ہو انہیں ہر حال میں اپنا مفاد عزیز ہوتا ہے، بغیر کسی غرض اور مفاد کے کسی سے تعلقات نہیں بڑھاتے۔ ۳ عدد کے لوگ زندہ دل ہوتے ہیں، یہ دوسروں

کی زندہ دلی کی قدر بھی کرتے ہیں، یہ خشک زندگی گزارنے کے قائل نہیں ہوتے۔ ۳ عدد کے لوگوں میں مطلب پرستی کے ساتھ ساتھ ایک طرح کا غرّہ بھی ہوتا ہے، یہ جلدی سے کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتے اور جلدی سے کسی کی بڑائی اور اہمیت تسلیم نہیں کرتے، ان کا یہ گھمنڈ کبھی کبھی ان کی شخصیت کو اتنا داغ دار کر دیتا ہے کہ یہ معتبر لوگوں کی نظروں سے گر جاتے ہیں۔ چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۳ ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ جولانیٔ طبع سے بہرہ ور ہوں گے، آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی شوخی اور ایک طرح کا بانکپن موجود ہوگا، آپ دل پھینک قسم کے انسان ہیں اور عشق ومحبت کے رنگ برنگے چمن میں خوبصورت تتلیوں کے پیچھے دوڑنا آپ کا خاص الخاص مشغلہ ہے، اس مشغلہ کی وجہ سے کئی بار آپ رسوائیوں کے جال میں بھی پھنس جاتے ہیں اور بدنامی آپ پر مسلط ہونے لگتی ہے لیکن آپ اپنی فطرت سے باز نہیں آتے، آپ کسی صنف نازک سے اظہار محبت کرنے میں ذرا بھی نہیں جھجکتے، آپ کے اندر ایک طرح کا احساس بڑائی ہے، آپ بیشک خوش اخلاق ہیں اور اپنی خوش اخلاقی کی وجہ سے لوگوں کو مسحور کرنے اور اپنا تابع بنانے میں کامیاب رہتے ہیں، آپ کے اندر مال ودولت کمانے کی بھی صلاحیت موجود ہے لیکن اپنی شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر تنگ دست نظر آتے ہیں، آپ بغیر کسی غرض اور مفاد کے کسی کی خاطر کوئی مصیبت مول نہیں لیتے، آپ کے پیش نظر ہمیشہ اپنے ذاتی مفاد ہوتے ہیں اور آپ ہمیشہ اپنے مفادات کی بھول بھلیوں میں کھوئے رہتے ہیں، محبت کرنا آپ کا مشغلہ ہے لیکن محبت کے معاملہ میں بھی آپ اپنے مفادات کو نظر انداز نہیں کرتے، آپ کے خیالات بہت بلند ہیں، آپ کی سوچ وفکر پاکیزہ ہے، آپ کی طبیعت میں نفاست ہے اور آپ دوسرے لوگوں میں بھی نفاست اور طہارت تلاش کرتے ہیں۔ اگر آپ خود کو بیجا انا اور خود پسندی سے بچائے رکھیں تو لوگ آپ کی دوستی اور آپ کی قربت پر فخر کرنے پر مجبور ہوں گے اور اپنے بلند خیالوں اور نکھری ہوئی سوچ وفکر کی بنا پر اپنے ہم عصروں کی نظروں میں ایک بے مثال انسان بن جائیں گے اور آپ کا قد سب دوستوں سے اونچا ہو جائے گا۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں، آپ کا لکی عدد ۷ ہے، سات عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی اور آپ کی کامیابی اور ترقی کا موجب بنیں گی۔

۵، ۶ اور ۹ عدد کے لوگوں کے ساتھ آپ کی دوستی خوب جمے گی، ایک اور ۲ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے۔ ۴ اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزوں اور لوگوں سے اگر آپ دور ہی رہیں گے تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔ آپ کا مرکب عدد ۱۲ ہے، یہ عدد اچھا نہیں، یہ بدنصیبی کا عدد مانا گیا ہے، اس عدد کی وجہ سے دوسرے لوگ حامل عدد کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں اور ان کی رسوائی اور ذلتوں کا سبب بنتے ہیں۔ اس عدد کی وجہ سے خدانخواستہ آپ کو چوری، ڈکیتی، لوٹ مار اور راہزنی سے سابقہ پڑ سکتا ہے اس لئے احتیاطی تدابیر کو ہر وقت ملحوظ رکھنا آپ کے لئے ضروری ہے۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲۲ ہے اس کا مفرد عدد ۴ بنتا ہے اور ۴ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے، اس لئے اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ آپ کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آئیں گے اور اکثر آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ جائیں گے۔ لیکن خوبی کی بات یہ ہے کہ آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے جو آپ کے نام کے مفرد عدد سے میل کھاتا ہے اس لئے اس بات کا زبردست امکان ہے کہ آپ ترقی اور کامیابیوں کی راہوں میں تیز رفتاری کے ساتھ چلتے رہیں گے اور ناکامیاں کچھ دنوں کے بعد اپنا سامنہ لے کر رہ جائیں گی۔ مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد اس بات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے کہ عمر کا آخری دور آپ کا خوش حالی میں گزرے گا اور آپ کو دولت سکون بھی میسر رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۶ اور ۱۷ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے احتیاط برتیں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سنبلہ اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے اہم ہے اور جمعہ اتوار بھی آپ کے لئے اہمیت رکھتے ہیں، آپ اپنے کاموں کی شروعات بدھ، جمعہ اور اتوار کو بھی کر سکتے ہیں، انشاءاللہ کامیابی ملے گی۔ پیر کا دن آپ کے لئے ہمیشہ غیر مبارک ثابت ہوگا، اس دن بھی اپنے اہم کاموں سے گریز کریں۔ پکھراج، ہیرا، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کے استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے۔ پتھر چار یا ساڑھے چار ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں اور اللہ کی قدرت پر بھروسہ رکھیں، اسی کی مرضی

سے اس دنیا کی ہر چیز اپنا اچھا برا اثر دکھاتی ہے۔

فروری، جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی آپ پر حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف دھیان دیں، غفلت ہرگز ہرگز نہ برتیں۔ آپ عمر کے کسی بھی دور میں امراض معدہ، اعصابی کمزوری، امراض پیٹ، السر، پھیپھڑوں کے امراض، جوڑوں کے درد، امراض کمر، پتے اور گردے کی بیماریوں کی شکایت ہوسکتی ہے۔ چقندر، کاسنی، سیب، زیتون، انار، اناس، کھجور، انجیر اور پودینہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے اور آپ کی تندرستی کو تقویت پہنچائیں گے۔ آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۱۲۳ ہیں۔ اگر ان اعداد میں اسم ذاتی الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۸۹ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے انشاء اللہ بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

۷۸۶

۴۷۷	۴۵۰	۴۵۳	۳۹
۴۵۲	۴۰	۴۴۶	۴۵۱
۴۱	۴۵۵	۴۴۱	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۲	۴۵۴

آپ کے مبارک حرف پ اور غ ہیں ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو راس آئے گی، سبز اور آسمانی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔ گھر کے پردوں میں، در و دیوار پر کلر کرانے میں اور لباس وغیرہ میں ان رنگوں کو فوقیت دیں انشاء اللہ آپ فرحت اور سکون محسوس کریں گے۔

آپ فطرتاً آزادی پسند ہیں، آپ کی سنجیدگی آپ کی شخصیت کی روح ہے، آپ بے حد امید پرست ہیں، بڑے سے بڑے حالات میں بھی آپ امید کا دامن اپنے ہاتھوں سے نہیں چھوڑتے آپ کے اندر بزنس کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، آپ کاروبار میں کسی بھی طرح کا نقصان اٹھانے کو پسند نہیں کرتے، اگرچہ آپ کے مزاج میں تعلّی اور احساس بڑائی کا عنصر موجود ہے لیکن اس کے باوجود آپ اپنے ہم عصروں میں مقبول ہیں، آپ میں کسی قدر انتقام لینے کی عادت بھی موجود ہے۔ اگر آپ کسی کے مخالف ہوجائیں تو پھر آپ اس کے ہاتھ دھو کر پیچھے پڑجاتے ہیں اور اسے نقصان پہنچا کر ہی دم لیتے ہیں لیکن اگر آپ کا کوئی دشمن آپ کے سامنے اپنا سر جھکادے تو آپ جلد ہی اس کو معاف کردیتے ہیں، ناگوار حالات میں بے راہ روی اور بلیک میلنگ جیسے عیوب کا سرزد ہوجانا بھی آپ کی ذات سے عین ممکن ہے لیکن اگر آپ گمراہی کی ڈگر اپنالیں تو سیکڑوں برے لوگوں میں بھی اپنی انفرادیت قائم کرسکتے ہیں، آپ تعیش پسند بھی ہیں، آپ کی خواہشات میں نیند کو سب سے پہلا درجہ حاصل ہے، فراغت کے دن آپ سو کر گزارنا ہی پسند کرتے ہیں۔

اپنی شخصیت کا یہ خاکہ پڑھنے کے بعد جس میں ہم نے آپ کی خوبیاں بھی اور آپ کی خامیاں بھی کھول کر رکھ دی ہیں ہم یہ امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں گے اور حتی الامکان ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی جدوجہد کریں گے جو آپ کی شخصیت کو داغ دار بناتی ہیں اور دیکھنے والوں کی نظروں میں آپ کی اہمیت کو کم کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹۹
۲۲		
۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اپنا مافی الضمیر کسی بھی مجلس میں اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری یہ ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں اپنے خیالات کو بہتر انداز میں پیش کریں، گھریلو زندگی میں آپ کی خاموشی خواہ وہ کسی مصلحت کی بنا پر ہو آپ کے خلاف بدگمانی پیدا کرتی ہے اور آپ کی شریک حیات کو بدظنی کے پرہول صحرا میں لے جاکر چھوڑ دیتی ہے، جس سے آپ کی خانگی زندگی اتھل پتھل کا شکار ہوکر رہ جاتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کا عدد ۲ بار آیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن آپ اس بڑھے ہوئے شعور سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے، آپ بہت حساس ہیں لیکن کبھی کبھی آپ اپنی حس کو گنوا بیٹھتے ہیں جب کہ اچھی زندگی گزارنے کے لئے آپ کو ہمیشہ حساس اور بیدار رہنا چاہئے، غفلت اور بے حسی سے آپ خود کو جتنا دور

رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے احساسات کو اور ان کے جذبات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے لئے بھی چاق و چوبند ہونا چاہئے، آپ حساب و کتاب کے معاملہ میں بہت کچے ہیں جب کہ معاملات کو درست رکھنے کے لئے حساب و کتاب کے سلسلہ میں انسان کو ہوشیار رہنا چاہئے، معتبر قسم کی زندگی گزارنے کے لئے انسان کو یہ روش اختیار کرنی چاہئے کہ بخشش چاہے لاکھوں کی ہو لیکن حساب و کتاب پائی پائی کا ہونا چاہئے، اس حساب و کتاب کے معاملے میں آپ اپنے لئے بھی چوکنا رہیں اور دوسروں کے حساب و کتاب کے معاملے میں بھی آپ ہمیشہ ہوشیار رہیں اور ادائیگی کی فکر کو ہمیشہ زندہ رکھیں تب ہی آپ کی زندگی قابل اعتبار بنے گی اور لوگ آپ سے معاملات کرکے فرحت محسوس کریں گے۔

آپ کے تاریخ پیدائش کے چارٹ میں

۴، ۵، ۶ کی غیر موجودگی آپ کی اس کمزوری کو ظاہر کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور اپنے کاموں کو بروقت کرنے میں کبھی کبھی تساہل اور تغافل کا مظاہرہ کرتے ہیں اور یہ خامی آپ کو خوشیوں اور خوش حالیوں سے محروم کرنے کا سبب بن سکتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی نقطۂ اعتدال پر قائم نہیں رہتے، مختلف امور میں آپ افراط و تفریط کا شکار ہو جاتے ہیں اور اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو کر اپنی شخصیت کو پامال کر دیتے ہیں۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل و انصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم و ستم اور ناانصافی سے آپ کو وحشت ہوتی ہے، آپ ظلم و ستم کے خلاف اکثر احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ لاپرواہ قسم کے انسان ہیں، حالانکہ آپ کو اپنے تمام کاموں میں منظم ہونا چاہئے، ہر حال میں اور ہر صورت میں آپ کو لاپرواہی سے سستی اور کاہلی سے پرہیز کرنا چاہئے، تمام مادی کاموں میں آپ کی دلچسپی برقرار رہنی چاہئے اور روپے پیسوں کی آمد و رفت کے سلسلہ میں آپ کو چوکنا رہنا چاہئے، پیسہ کس طرح آرہا ہے اور کس طرح خرچ ہو رہا ہے اس بارے میں آپ کو مکمل محتاط رہنا چاہئے۔

۹ کا عدد آپ کے چارٹ میں ۳ بار آیا ہے جو آپ کے حالات اور آپ کے مستقبل کو قوی تر بنانے کا ذمہ دار ہے یہ عدد تین بار آکر یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ کی ذہنی قوتیں زبردست ہیں۔ اگر آپ ان کو بروئے کار لانے میں ہچکچاہٹ سے کام نہ لیں تو آپ کو بام عروج تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا، یہ عدد یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ آپ محبت پرست ہیں اور آپ اپنے اہل خانہ کی بے توجہی ذرا سی بھی برداشت نہیں کر سکتے، آپ کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیان کی لائن بالکل ہی خالی ہے، جو یہ ثابت کرتی ہے کہ زندگی میں کئی بار آپ کی خوشیاں کامیابیاں اور راحتیں ادھوری رہ جائیں گی، کئی بار پایۂ تکمیل تک پہنچنا آپ کے لئے ممکن نہ ہوگا۔ درمیانی لائن جوزحل کی لائن کہلاتی ہے اس کی خالی پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اپنی ضرورت کی چیزوں سے اور اپنی خواہشات کے اظہار سے ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہیں، آپ کے اندر دوسروں سے امیدیں وابستہ رکھنے کا رجحان موجود ہے، آپ اگر اپنی خودداری اور غیرت کی وجہ سے کسی سے کچھ کہہ نہیں پاتے لیکن دوسروں سے مدد اور تعاون کی توقعات ضرور رکھتے ہیں۔ آپ کے لئے یہ بات مناسب نہیں ہے کیوں کہ آپ بہ ذات خود بہت کچھ کر سکتے ہیں، آپ کی حمیت ہرگز ہرگز دوسروں کی محتاج نہیں ہے اس لئے آپ کے لئے یہ رجحان قطعاً غیر مناسب ہے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے پیروں پر کھڑے ہوں اور اپنا مددگار اور مستعان صرف رب العالمین کو سمجھیں۔ آپ کی تصویر سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کہ آپ شریف بھی ہیں، صاحب اخلاق بھی ہیں، خوددار اور غیرت مند بھی ہیں، آپ کی آنکھوں میں ایمان و یقین کی چمک دمک موجود ہے اور ان آنکھوں میں ہمدردی اور جذبہ خیر سگالی کے آثار بھی نمایاں ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کی شخصیت کے گہرے پن کو واضح کرتے ہیں اور یہ بھی ثابت کرتے ہیں کہ آپ خود کو نمایاں کرنے کی ہرگز ہرگز کوشش نہیں کرتے لیکن آپ خود کو پوری طرح چھپا بھی نہیں پاتے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ یہ کالم پڑھنے کے بعد ایک لمحہ ضائع کئے بغیر آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کریں گے اور اپنی ان خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں گے جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔

ہمزاد النور

از : ڈاکٹر سید ملک محمد صادق راد

جب کبھی ہمزاد کے متعلق گفتگو یا عمل کی بات کی اور لکھی جاتی ہے تو تصور میں ایک مخفی قوت سامنے آتی ہے اور یکا یک خیال ایک نہایت طاقتور شئے بنام ہمزاد کی صورت میں سامنے آتی ہے کہ ہمزاد یا ہم جنس کہیں یا انسان کا اپنا متحرک سایہ یا ہم شکل واضح شباہت جو آپ کی شکل سے مشابہت رکھنے والی وہ لاثانی قوت جو آپ کے پیدائش کے ساتھ پیدا ہوتی ہے لیکن یہ ہر ایک کے بس کی بات نہیں جب کہ ہمزاد اُس بندے کی اپنی متحرک جسم لافانی ہوتی ہے وہ جسم متحرک جو ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہمزاد کے عمل کو ہر ایک کر بھی نہیں سکتا۔ اگر کر بھی لیا جائے تو ہمزاد کو سنبھالنا ہمزاد کے عہد و پیا کے مطابق چلنا اور اس کے لوازمات اور عادات کے مطابق چلنا بہت مشکل کام ہے چوں کہ ہر شخص کا ہمزاد اُس کی اپنی عادات واطوار کے مطابق ہوتا ہے جیسی خصلت کے بندے ہوں گے ویسی ہی خصلت کے ہمزاد۔ وہی عادات وہی حرکات وسکنات۔ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ہر ایک عامل کا اپنا اپنا ایک طریقہ کار ہوا کرتا ہے۔ بعض عامل تو جو کتابوں میں لکھے ہوئے عمل ہوتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں۔ میرے خیال میں عمل کرنے والے کو عمل کی ابتداء کرنے سے پہلے صاحب عمل کے مصنف سے اجازت لینی چاہئے۔ بغیر کسی جھجک کے عمل کے بارے میں پوچھنے سے اور معلوم کرنے سے کسی کی شان نہیں گھٹتی۔ ہر شخص کسی نہ کسی سے ضرور پڑھتا ہے۔ اس سے پوچھنے والا، اجازت لینے والا عامل چھوٹا نہیں ہو جاتا۔ عامل جو ہے سو ہے اور جیسا ہے ویسا ہی رہے گا، البتہ معلومات کے ساتھ ساتھ اس کے علم میں اضافہ کے ساتھ روحانی وسعت اور سعادت حاصل ہوتی ہے اور غلطی کرنے کا امکان بھی نہیں رہتا۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ کسی کے استاد محترم نے ایک چند عمل بتا دیئے۔ سنو بھائی تجھے یہ عمل کرنا ہے، (کس طرح اُن دونوں کو معلوم نہیں) بہرحال بے چارے شاگرد صاحب اپنی دھن میں لگے ہوئے ہیں یا یوں کہئے کہ کسی بندے کو اُن کے پیر صاحب نے کہا جا بیٹا تجھے یہ عمل یوں کرنا ہے۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ یاد رکھئے پچھلے زمانے کے پیر اب زندہ نہیں ہیں، نہ اب آج کے پیروں میں وہ کرامات ہیں جو سابقہ پیروں میں ہوا کرتی تھیں (عطائی پیروں کی بات کر رہا ہوں) دیکھئے فرماں بردار مرید بیٹھ کر اور جھوم جھوم کر پڑھنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ابھی ہمزاد میرے سامنے اور میرے پاس آئیں گے اور مسخر ہو جائیں گے اور افسوس کہ دور دراز تک ہمزاد کا نام ونشان نہیں ہوتا۔ اس کی بھی چند وجوہات ہوسکتی ہیں۔ بعض کی سماعت کے ساتھ روحانی بصیرت ہی نہیں ہوتی اور بعض جو لفظ تلفظ ادا کرتے ہیں، جس طرح تلفظ ادا کرنا چاہئے تو تلفظ کی ادائیگی میں غلطی کر جاتے ہیں۔ جب تلفظ میں ادائیگی درست نہیں ہوتی تو ان اشیاء کی وجہ سے بھی ہمزاد ساتھ سامنے نہیں ہوتے اور بعض کی روحانی قوت وبصیرت اس قدر کم اور ایسی ہوتی ہے جو نہ ہونے کے برابر تو ہمزاد کس طرح سامنے آئے گا اور وہ بندہ جو جس بھی عمل کو کر رہا ہوگا اور کر رہا ہے یقیناً ہمزاد کے سامنے نہ آنے کی صورت میں اس عمل سے بدظن ہو کر اس عمل کو صداقت سے ہٹ کر دیکھے گا بلکہ یوں بھی ہے وہ عمل جسے وہ کر رہا ہوتا ہے، استاذ کو جیسا آتا ہوگا، ویسا ہی اپنے شاگرد کو بتلائے گا۔ یہ بھی وضاحت کردوں جس بھی پیر صاحب یا استاذ محترم نے اپنے شاگرد یا مرید کو جو عمل کرنے کو کہا اور بتا دیا جیسا استاد نے پڑھا ہوگا ویسا ہی اپنے شاگرد کو پڑھا دیا گیا اور ممکن ہے وہ عمل اپنی جگہ درست ہے فقط بات اتنی سی ہے، کیا جو عمل آپ کو بتا دیا گیا ہے استاد اس کے تجربات سے گزرے ہیں، اس کے علاوہ کچھ اپنی بھی غلطیاں اور کوتاہیاں شامل ہوتی ہیں جس کی وجہ سے ہم کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اکثر میرے پاس ایسے بھی لوگ آتے ہیں جو ہمزاد کو مسخر کرنے کا

شوق رکھتے ہیں، اول تو ہمزاد اتنی آسانی سے ہاتھ آنے والی شئے نہیں ہے اور ایسی بھی بات نہیں کہ اس عمل کو کوئی نہیں کرسکتا اور یہ بھی نہیں کہ ہمزاد سے سامنا نہیں ہوگا۔ ہاں وہ طالب علم جو ذہن کے پکے اپنی دُھن کے ساتھ لگن میں مگن رہنے الاشخص کرسکتا ہے وہ جو ہمزاد کا سچا عاشق ہو اس میں ایک ہلکی سی وضاحت کی ضرورت ہے، آج کل لوگ کچھ زیادہ ہی پڑھے لکھے ہوگئے ہیں اور یہ پڑھ چکے ہوتے ہیں کہ ہمزاد کو یوں اور اس طرح قابو کیا جاسکتا ہے یا کسی سے یہ سن چکے ہوتے ہیں کہ ہمزاد سے ہم سال بھر کا کام منٹوں میں لے سکتے ہیں۔ ہمزاد ایک ایسی لاثانی قوت کا نام ہے، جس کی دنیا شائق ہے اور جس کی طاقت کا کوئی ثانی نہیں ہے، ہمزاد کی قدرت کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا۔ ہمزاد ایک جھٹکے سے زمین میں پیوست تناور درخت کو جڑ سے اکھاڑ پھینک سکتا ہے، اس میں کوئی شک نہیں ایسا ہوسکتا ہے اور ہمزاد کرسکتا ہے اور یہ سب ممکن بھی ہے کیوں کہ ہمزاد اس قدر قوت رکھنے والی جنس ہے کہ سانس کی لس کی طرح پلک جھپکتے کہیں سے کہیں پہنچ کر جو کام کرنے کو بتایا گیا ہوگا اس کام کو کر جاتا ہے۔ ہزاروں میل کی مسافت وکام کو منٹوں میں فی الفور کرسکتے ہیں۔ ہمزاد جس برق رفتاری کو مشہور ہے، اس طرح ایسے ہی برق رفتار اور حاضر دماغ بندہ بھی ہونا چاہئے چوں کہ ہمزاد سیکنڈوں میں کچھ سے کچھ کرسکتا ہے، ایسا نہیں ہو کہ بھوکا ننگا اور بیمار ہمزاد ہاتھ آئے تو ایسا ہمزاد کس کام کا، اندھے، لنگڑے کا ہمزاد اندھا لنگڑا ہی رہے گا، وہ ہمیشہ دیواروں سے ٹکرائے گا یا اندھے کنوئیں میں گر جائے گا، نتیجہ صفر۔ ہمزاد کو حاضر دماغی کے ساتھ ساتھ طاقت ور دل اور صحت مند قوی ہونے کے ساتھ خوبصورت ہونا بھی نہایت ضروری ہے چوں کہ ہمزاد آپ کے قرب میں آپ کے قریب آکر آپ سے کھیلنے لگتا ہے اور ہمزاد سے کھیلنا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے اور ہمزاد آپ سے کھیلتے کھیلتے سامنے آجاتا ہے اور یہ وقت دانائی اور نادانی پر منحصر ہے۔ ہمارے ایسے ہی بھائی ہیں جو صرف ہمزاد کی باتیں کرنا جانتے ہیں اور ایسے بندے صرف اپنا دل خوش کرنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ البتہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو حق وصداقت کے ساتھ بھی صادق اور امین ہیں۔ اس کے لئے وہ اپنی جان کو کھو سکتے ہیں۔ ایک اور بات ذہن میں یہ سوال آتا ہے کیا ایسا بندہ جو ہمزاد کو مسخر کرنے کے شوق میں ایسی زحمتیں جو تکلیف دہ ہوں اور مشقتوں کے ساتھ مصائب جیسے حالات جو اس کو پیش آئیں گزر سکتے ہیں جو ہمزاد کو قابو کرتے ہیں وقت جھیلنے پڑتے ہیں۔ یقین محکم کے ساتھ اگر آپ واقعی اپنی جگہ مضبوط و مستحکم اور مخلص ہیں تو لیجئے اس عمل میں اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی وکامرانی نصیب فرمائے۔ سوغات مبارک ہو، عزیمت ہمزاد یہ ہے:

عزمت عليكم يا ايها الارواح المعشر الجن والقوم الهمزاد باقسم حضرت سليمان ابن داؤد عليه السلام ياهمزاد من حاضر شو نهيں من بحق الله الا الله الا هو الحي القيوم العجل الساعة.

چاندی، تانبا، سونا ہم وزن دھات کا ایک دیہ بنالیں لیکن چراغ کی بتی کی جگہ خاص الخاص صرف سونے کی ہونی چاہئے۔ اس طرح ایک ایسا کمرہ جس میں ہمیشہ خلوت رہے۔ وظائف کے وقت یا بعد میں آپ کے سوا وہاں کوئی نہیں جائے گا۔ ایک عدد چٹائی بچھانے کے لئے ایک عدد جائے نماز اور ایک 2570 دانوں کی تسبیح ہے۔

ان اشیاء کے علاوہ آپ کے کمرہ میں اور کوئی شئے نہیں ہوگی اور نہ کمرے کے درودیوار پر کچھ آویزاں ہو۔ حسب منشاء دیواروں پر رنگ کر سکتے ہیں۔ اس عزیمت کو چراغ کے اردگرد کندہ کرالیں۔ آپ ان تمام لوازماتی اشیاء کو کمرے کے وسط میں عمل کے لئے سجائیں۔ اب آپ عمل کو کرنے کے لئے تیار ہیں تو اپنے آپ کو حصار کیجئے اور کمرہ کے وسط میں بیٹھ کر چراغ کو روشن کردیں، آپ جائے نماز پر ہیں اور چراغ ایک سوا میٹر کے فاصلے پر روشن ہے یعنی آپ کے اور اس چراغ کے درمیان سوا میٹر کی دوری ہے، اب آپ چراغ کی لو پر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتے رہئے گا اور وہ عزیمت کو 2570 مرتبہ پڑھیں اور اس طرح یہ وظائف کا سلسلہ 50 یوم ہوگا۔

اس عمل کے دوران آپ اپنی خوراک کی حد کو کم کردیں، اس کے ساتھ جلالی و جمالی پرہیز کے علاوہ مباشرت سے پرہیز ہوگی اور خلوت میں رہیں کیوں کہ یہ نورانی عمل ہے جو صرف نیکی اور نیک نیتی سے سرشار ہے، جس کے ہر پہلو میں محبت، خلوص، نیکی اور اچھائی موجود موجزن ہے

اور ہر بدی اور ہر بداعمالی اور بداعتدالی سے مبرا ہے۔ اللہ کرے آپ اپنی نیک نیتی سے اس عمل میں کامیاب ہو جائیں اور کامیاب ہونے کے بعد آپ کبھی بھی ایسی غلطی نہ کریں کہ آپ کبھی غلطی سے بھی فعل بدی کی طرف مائل ہو کر اُسے اپنائیے اس صورت میں یقیناً آپ کی مٹی پلید ہوگی بلکہ کبھی بھی ایسی کوئی غلطی کو جو آپ کے خیال و عمل کو جگہ دے، ہاں پوری کوشش رہے کہ ایسی کوئی بات یا غلطی سرزد نہ ہو جو خلاف شریعت ہو اور نہ ہونے پائے اس میں بھی آپ کی بہتری ہے اور یہی تمہاری کامیابی ہے جس میں تمہاری دین و دنیا کی فلاح اور آخرت کا توشہ و سامان ہے۔

وظائف : جب آپ ان وظائف کو کرنے کے لئے آمادہ تیار ہو جائیں تو وقت ابتداء قصہ وظیفہ سے لے کر یوم الآخر تلک ظہر سے لے کر دوران عصر تک آپ کچھ دیر کے لئے آرام کرلیں تاکہ وظائف کے دوران آپ کی آنکھ نہ لگنے پائے اس لئے کہ آپ کو نیند تو دور کی بات ہے بلکہ اونگھ بھی نہیں آنی چاہئے چوں کہ آپ کو ہر وقت ہوشیار اور چاق و چوبند رہنا پڑے گا اور کسی وقت بھی آپ کو ہمزاد کے ساتھ دوچار ہونا ممکن ہے۔ اگر اس دوران صورت نیند کی رہی یا اونگھ کی سی کیفیت ہوئی تو آپ کی پوری محنت رائیگاں جائے گی، بہتر یہی ہے کہ آپ اس عمل کو نہ کریں تو اچھا ہے۔ اگر واقعی آپ کو عمل کرنا ہے ضرور کریں، اس صورت میں کہ اگر عمل کو کیا جائے تو آپ کو زکوٰۃ ادا کرلینی چاہئے تاکہ آپ کی محنت رائیگاں نہ جائے۔

ابتداءِ عمل : جب آپ اس عمل کی ابتداء کریں گے تو پہلے آپ کو چراغ کی لو میں ہلکی ہلکی روشنی ستاروں کی طرح جھرمٹ جھرمٹ سے دکھائی دینے لگتا ہے۔ یہ اس بات کی علامات ہیں کہ اس عمل کے کرنے سے ہمزاد آپ کے قریب ہو رہا ہے، جب آپ کو یہ صورت حال سامنے نظر آئے تو آپ مزید مستحکم حالت میں پڑھائی کو جاری رکھیں گے، چوں کہ یہ آپ کی کامیابی کی پہلی سیڑھی ہوگی اور رفتہ رفتہ آپ کے سامنے چراغ کی لو بڑھتی جائے گی اور مزید بڑی ہوتی ہوئی نظر آئے گی اور اس کے ساتھ ساتھ لوح کا دائرۂ اختیار بڑھتا چلا جائے گا اور وقت کے ساتھ ساتھ آپ کا ہمزاد ٹھیک آپ کی شکل و صورت کے ہو بہو مشابہ آپ کے سامنے آنا شروع کردے گا، اس وقت قدرتی طور پر آپ کی خوشی کی انتہا نہ ہوگی اور آپ کے پورے وجود میں ایک ایسی خوشی کی لہر دوڑے گی کہ اس سے پہلے نہ کبھی آپ نے محسوس کی ہوگی یقیناً آپ ایک ایسی انجانی خوشی کو محسوس کریں گے جو آپ نے کبھی اپنی زندگی میں محسوس نہیں کی ہوگی، آپ اس صورت حال سے خائف نہ ہوں بلکہ جب کبھی آپ کا ہمزاد آپ کے سامنے آئے تو آپ ایک بیگانہ کی صورت میں رہئے گا اور صرف اپنے ورد عمل میں مشغول رہے گا کیوں کہ بعض اوقات ہمزاد آپ کو چکمہ دینے کے لئے مختلف حیلے بہانے سے آپ کو عمل پڑھنے کے لئے روکے گا تاکہ آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں بلکہ ایسی صورت حال میں بالکل اس کی طرف توجہ نہ دیں بلکہ توجہ سے اپنے عمل کو پڑھنے میں مشغول رہئے گا۔ ہاں بہت زیادہ قریب ہونے کی صورت میں عمل پڑھنے کے بعد آپ اپنے ہمزاد سے مصافحہ کے ساتھ گفت و شنید کر سکتے ہیں۔ دوران پڑھائی نہیں۔ بعض اوقات یہ بات بھی سامنے آتی ہے کہ بعد از پڑھائی عمل بات چیت کے دوران بھی عامل کے ہمزاد عامل کو چکمہ دے جاتے ہیں کہ اب آپ کے پاس ہوں آپ کے قابو میں ہوں جیسا اب چاہیں گے ویسا ہی ہوگا اور جب کبھی آپ جس کام کے لئے حکم کریں گے میں اس وقت اس کام کو سرانجام دوں گا۔ یاد رکھئے اور توجہ دیجئے یہ بھی ہمزاد کی گولی بازی ہے۔ ہمزاد کی اس طرح کی باتوں میں نہ آیئے بلکہ آخری دنوں تک اپنے عمل کو جاری رکھیں۔ عمل کے آخری دن وعدے کے مطابق اپنی رائے کو سبقت دیں اور آپ اپنے ہمزاد کو اپنے عہد و پیمان میں جکڑ لیجئے اور آپ ایسی کوئی شرط قبول نہ کریں جس کو آپ بعد میں پورا نہ کرسکیں بلکہ کسی طرح بھی آپ اس کی کسی طرح بھی پورا نہیں کرسکتے۔ بندے میں چونک ہے، اس لئے کہ بعد میں آپ کو ہمزاد کے ساتھ بڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا کیوں کہ ہمزاد کے مزاج کے خلاف کوئی بھی غیر شرعی کام کو کرنا تمہارے لئے زحمت کے ساتھ ساتھ تمہاری جان کی خیر نہیں کیوں کہ یہ ایک زبردست مجرب نورانی عمل ہے جو صرف پاکیزگی کو پسند کرتا ہے اور ایسے ہمزاد صرف پاکیزگی کے ساتھ شریعت خدا اور قانون خدا کے پابند رہتے ہیں، آپ کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ عہد آغاز سے عہد انتہا پر رہے جس کو آپ وفا کرسکیں۔

☆☆☆

قسط نمبر: ۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ مکہ معظمہ میں قیام فرماتے کہ عجمیوں کی ایک جماعت آئی اور آپ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ گئی۔ (عجمی دنیا کے ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو عرب سے تعلق نہیں رکھتا) یہ عجمی لوگ حضرت جنید بغدادیؒ سے مذہبی مسائل پر گفتگو کررہے تھے، اچانک ایک شخص آیا اور حلقہ توڑ کر آگے بڑھا، پھر وہ حضرت جنید بغدادیؒ کے قریب پہنچ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے ایک تھیلی آپ کے سامنے رکھ دی۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیرت سے تھیلی کی طرف دیکھا اور اس شخص سے پوچھا۔ "یہ کیا ہے؟"

"اس میں پانچ سو دینار ہیں۔" اجنبی شخص نے نہایت عقیدہ مندانہ لہجے میں عرض کیا۔ "میری شدید خواہش کہ آپ انہیں اپنے مبارک ہاتھوں سے فقراء میں تقسیم فرمادیں۔"

"یہ کام تو تم خود بھی انجام دے سکتے ہو۔" حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ "دراصل میں نہیں جانتا کہ مستحق لوگ کون ہیں؟" اجنبی شخص نے عرض کیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک نظر اس شخص کی طرف دیکھا، پھر فرمایا۔ "اس کے علاوہ تمہارے پاس کچھ اور رقم بھی ہے؟"

"جی ہاں! اللہ کا دیا بہت کچھ ہے۔" اس شخص نے اپنی آسودہ حالی کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔

کیا تم اپنے موجودہ سرمائے کے علاوہ مزید دولت بھی کمانا چاہتے ہو؟ حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

"کیوں نہیں؟" اجنبی شخص نے کہا۔ "یہی رسم دنیا ہے کہ انسان اپنے کاروبار کے فروغ کے لئے دن رات کوششیں کرتا رہتا ہے۔"

حضرت جنید بغدادیؒ نے دیناروں سے بھری ہوئی تھیلی اٹھائی اور اس شخص کو لوٹاتے ہوئے فرمایا۔ "پھر تو تم ہی اس رقم کے زیادہ مستحق ہو، اسے واپس لے جاکر اپنے خزانہ میں جمع کردو۔"

☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ قدرت نے عجیب عجیب انداز سے میری دستگیری کی اور عبرت کے لئے عجیب عجیب مناظر دکھائے۔ ایک بار میں سفر حج کے دوران ریگستان سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص ببول کے درخت کے نیچے بیٹھا ہوا نظر آیا، میں نے قریب جاکر دیکھا تو وہ ایک نوجوان تھا جو حق کی تلاش میں گھر سے نکلا تھا۔

"لوگ آرہے ہیں، جارہے ہیں مگر تم ایک ہی جگہ بیٹھے ہو۔" میں نے نوجوان سے دریافت کیا۔ "آخر اس کی کیا وجہ ہے؟"

نوجوان نے بڑی اداس نظروں سے میری طرف دیکھا اور کف افسوس ملتے ہوئے بولا۔ "مجھ پر ایک کیفیت طاری تھی مگر جب یہاں پہنچا تو وہ کیفیت ختم ہوگئی، میں اسی کی تلاش میں بیٹھا ہوں۔"

حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس نوجوان کی بات سنی اور اپنا سفر جاری رکھا۔

پھر جب میں ارکان حج ادا کرنے کے بعد واپس آیا تو اسی نوجوان کو دیکھا، وہ اس جگہ سے ہٹ کر تھوڑے فاصلے پر بیٹھا تھا مگر اس بار اس کے چہرے پر افسردگی کے بجائے خوشی کے آثار نمایاں تھے۔

میں قریب پہنچا اور اس نوجوان سے مخاطب ہوا۔ "اب یہاں کیوں بیٹھے ہو؟"

"مجھے میری کھوئی ہوئی چیز اسی جگہ ملی ہے۔" نوجوان نے پر جوش لہجے میں کہا۔ "اسی لئے میں اس مقام پر پاؤں توڑ کر بیٹھ گیا ہوں۔"

یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے حاضرین مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی بات زیادہ اچھی تھی۔ کھوئی ہوئی چیز کی تلاش میں بیٹھنا یا اس جگہ بیٹھ رہنا جہاں جہاں گوہر مراد ہاتھ آیا ہو۔"

اس واقعہ کی سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ کو غیب سے قدم قدم پر ہدایت دی جاتی ہے اور عجیب عجیب انداز سے معرفت کے رموز و نکات سمجھائے جاتے تھے۔

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کبھی تنہا سفر کرتے تھے اور کبھی ارباب ذوق کے ساتھ، ایک بار آپ بہت سے مشائخ اور خدام کے ہمراہ جارہے تھے، راستے میں جبل سینا (کوہ طور) پر سے آپ کا گزر ہوا، وہاں عیسائی راہبوں کی ایک خانقاہ تھی، جس کے نیچے ایک چشمہ جاری تھا، حضرت جنید بغدادیؒ نے اپنے رفقاء کے ساتھ اسی چشمے کے کنارے قیام فرمایا۔

اس سفر میں ایک قوال بھی آپ کے ہمراہ تھا، کچھ دیر بعد مجلس سماع گرم ہوئی، دیکھتے ہی دیکھتے تمام صوفیاء اور مشائخ بے خود ہوگئے اور بے تابانہ رقص کرنے لگے، سماع کے دوران حضرت جنید بغدادیؒ پر بھی وجد کی انتہائی کیفیت طاری ہوجاتی تھی مگر آپ اپنی جگہ سے حرکت تک نہیں کرتے تھے۔ راہب اور ان کا پیشوا بڑی حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہا تھا۔ آخر وہ خانقاہ سے نکل کر نیچے آیا، حضرت جنید بغدادیؒ کے تمام ساتھی حالت جذب میں تھے، راہبوں کے پیشوا نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

''تمہیں تمہارے خدا کی قسم! میری بات سنو! تم لوگ یہ کیا شغل کررہے ہو؟'' راہبوں کا پیشوا حضرت جنید بغدادیؒ کے ایک ایک ساتھی کو پکڑ کے یہ الفاظ دہراتا مگر وہ مست و بے خود لوگ ذرا بھی اس کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

آخر بہت دیر بعد جب محفل سماع ختم ہوئی اور تمام بزرگ اپنی اپنی نشستوں پر قرینے کے ساتھ بیٹھ گئے تو راہبوں کے پیشوا نے مشائخ سے پوچھا۔ ''میں آپ حضرات کو بار بار اپنی طرف بلاتا تھا مگر آپ لوگ میری بات سنتے ہی نہیں تھے۔''

''تمہارا ہمیں اس حالت میں پکارنا ایک کار بے سود تھا۔'' ایک بزرگ نے راہبوں کے پیشوا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

راہب نے مسلمان بزرگ کی بات بڑی حیرت سے سنی۔ ''مگر اب تو تم لوگ میری بات سن رہے ہو؟ اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگئی تھی؟''

''ہم نہیں بتاسکتے کہ سماع کے وقت ہماری کیا کیفیت ہوتی ہے؟'' دوسرے بزرگ نے کہا۔ ''بس ہم اپنے اللہ کے تصور میں گم رہتے ہیں اور ماسوا سے ہمارا کوئی رشتہ باقی نہیں رہتا۔''

راہبوں کے پیشوا کو بڑی حیرت تھی کہ آخر انسان پر جذب کی یہ کیفیت کس طرح طاری ہوتی ہے؟ پھر اس نے حضرت جنید بغدادیؒ کے ساتھیوں سے پوچھا۔ ''تمہارا شیخ کون ہے؟''

تمام لوگوں نے حضرت جنید بغدادیؒ کی طرف اشارہ کردیا۔

راہبوں کا پیشوا اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت جنید بغدادیؒ کے قریب پہنچ کر کہنے لگا۔ ''شیخ! میں نے کچھ دیر پہلے آپ لوگوں کو ایک عجیب کھیل میں مشغول پایا آپ کے تمام ساتھی اس طرح مست و بے خود تھے کہ انہیں اپنے گردوپیش کی بھی خبر نہیں تھی۔''

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''جسے تم کھیل سمجھ رہے ہو، یہ دنیاداروں کا نہیں، اہل دل کا مشغلہ ہے، جب ہم لوگ یہ شغل کرتے ہیں تو پھر اپنے ہوش میں نہیں رہتے۔''

''کیا تم لوگوں کو اس کھیل میں کوئی خاص لذت حاصل ہوتی ہے؟'' راہبوں کے پیشوا نے استعجابیہ انداز میں پوچھا۔

''تم اس لذت کو نہیں سمجھوگے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا۔

''کیا تم نے ایسی کوئی لذت دیکھی ہے کہ جسے پاکر انسان دیگر تمام لذتوں کو فراموش کردے، یہ ہمارا روحانی کھیل ہے، جسے سماع کہتے ہیں۔''

''کیا سماع دوسرے مذاہب میں بھی پایا جاتا ہے؟'' راہبوں کے پیشوا نے ایک اور سوال کیا۔

''نہیں! سماع صرف ہمارے ساتھ ہی مخصوص ہے۔'' حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ''مگر ہمارے نزدیک سماع کی ایک شرط ہے کہ اس عمل سے شریعت کے کاموں میں کوئی خلل نہ پڑے اور انسان کا زہد وتقویٰ متاثر نہ ہو۔''

''میں اور میرے ساتھی بھی برسوں سے سخت ترین ریاضتیں کررہے ہیں، مگر ہم لوگوں کو یہ کیفیت کبھی حاصل نہیں ہوئی۔'' عیسائی پیشوا نے اعتراف کرتے ہوئے کہا۔

''ہمارے دماغ اور دل شب و روز ایک عجیب سے اضطراب میں مبتلا رہتے ہیں، آج تم لوگوں کو دیکھا تو اپنی محرومیوں کا احساس ہوا۔'' یہ کہہ کر عیسائی پیشوا حضرت جنید بغدادیؒ کے دست حق پرست پر ایمان لے آیا، پھر اس کے دوسرے ساتھی راہب بھی حلقۂ اسلام میں داخل ہوگئے، یہ آپ کی محفل سماع کی ایک ادنیٰ کرامت تھی کہ جسے دیکھتے ہی

راہبوں نے اپنا آبائی مذہب بدل ڈالا۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ اپنی زندگی کا ایک عجیب واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ”ایک دن میرا گزر کوفہ کی طرف ہوا، وہاں میں نے ایک عالیشان مکان دیکھا جو کسی بڑے رئیس کی ملکیت معلوم ہوتا تھا، مکان کے چاروں طرف بڑی چہل پہل نظر آرہی تھی، قدم قدم پر دولت کے کرشمے نمایاں تھے، اس مکان کے کئی دروازے تھے اور دروازے پر نوکروں اور غلاموں کا ہجوم نظر آرہا تھا، ابھی میں دل ہی دل میں ان لوگوں کی بدمستی اور بے خبری پر افسوس کررہا تھا کہ اچانک ایک خوش گلو عورت کی آواز سنائی دی۔ میں نے غور سے سنا، وہ عورت نہایت دلکش آواز میں یہ اشعار گارہی تھی۔

”اے مکان! تیری چاردیواری کے اندر کبھی کوئی غم نہ آئے۔“

”اور تیرے رہنے والوں کے ساتھ یہ ظالم زمانہ کبھی مذاق نہ کرے۔“ (جیسے کہ اس کی عادت ہے کہ وہ بڑے بڑے محلات کو آن کی آن میں ویران کردیتا ہے)

جب کوئی مہمان بے گھر ہو تو ایسے مہمان کے لئے تو کیسا اچھا گھر ہے؟“

ترجمہ: حضرت جنید بغدادیؒ نے عورت کے اشعار سنے تو یہ کہتے ہوئے آگے تشریف لے گئے۔ ”ان لوگوں کی حالت بہت نازک اور سنگین ہے، یہ دنیا اور اس کی رنگینیوں میں مکمل طور پر غرق ہوچکے ہیں۔“

پھر ایک مدت کے بعد اتفاق سے حضرت جنید بغدادیؒ کا گزر اسی محل نما مکان کی طرف سے ہوا۔ آپ نے حیران ہوکر اس عشرت کدے پر نظر ڈالی، کوئی نوکر اور غلام وہاں موجود نہیں تھا، درودیوار انتہائی خستہ ہوچکے تھے اور جگہ جگہ سے اینٹیں گررہی تھیں، ریشمی پردے دھجیوں میں تبدیل ہوکر پیوند خاک ہوچکے تھے، دروازے تباہ ہوگئے تھے، اب نہ صاحب جائیداد تھا، نہ دربان، فانوسوں اور قمقموں کی جگہ چمگادڑوں نے اپنے مسکن بنالئے تھے، جن کمروں میں شہر کے بڑے بڑے امراء جمع ہوکر دادِ عیش دیا کرتے تھے، اب وہاں آوارہ کتوں نے ڈیرے ڈال دیئے تھے، ہر طرف ذلت ونحوست برس رہی تھی اور ہاتف غیب یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔

”اس کی ساری خوبیاں جاتی رہیں اور رنج والم نمایاں ہوگئے، زمانہ کا یہی مزاج ہے کہ وہ ایسے کسی مکان کو صحیح وسالم نہیں چھوڑے گا۔

”لہٰذا اس مکان کے اندر جو انس (محبت) پایا جاتا تھا، اسے وحشت میں بدل دیا گیا اور کیف وسرور کی جگہ شور ماتم برپا کردیا گیا۔“

مکان کی یہ حالت دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ کو بہت افسوس ہوا، پھر آپ نے ایک پڑوسی سے پوچھا۔ ”اس عشرت کدے کے مکیں کہاں چلے گئے؟“

”اب اس مکان میں کوئی بھی نہیں رہتا؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے افسردہ لہجے میں پوچھا۔

”ایک بوڑھی عورت کسی کمرے میں پڑی رہتی ہے۔“ پڑوسی نے بتایا۔ ”محلے والے ترس کھاکر اسے کھانا کھلادیتے ہیں ورنہ وہ عورت مکان کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاتی۔“

حضرت جنید بغدادیؒ اضطراب کے عالم میں اس کمرے تک پہنچے اور دروازے پر دستک دی۔

اندر سے ایک غمزدہ عورت کی آواز اُبھری۔ ”کون ہے؟“

”میں اللہ کا ایک بندہ ہوں۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”واپس چلے جاؤ!“ عورت نے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔ ”اب میرے سوا یہاں کوئی نہیں رہتا، وہ زمانے رخصت ہوئے، مجھ غریب کو پریشان نہ کرو۔“

”دروازہ کھولو! حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا، مجھے تم سے ایک ضروری کام ہے۔“

عورت نے دروازہ کھول دیا اور حضرت جنید بغدادیؒ کو حیرت سے دیکھنے لگی۔

”اس مکان کی وہ آب وتاب وہ چاند سورج (پری چہرہ لوگ) وہ کنیزیں اور غلام اور وہ عیش وعشرت کے دلدادہ لوگ کہاں چلے گئے؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس عورت سے پوچھا۔

یہ سن کر وہ عورت زاروقطار رونے لگی۔ ”آسائش کی وہ چیزیں کسی اور کی تھیں۔ اس مکان کے رہنے والے غلطی سے انہیں اپنا سمجھ بیٹھے تھے، سارا ساز وسامان کرائے کا تھا، جہاں سے آیا تھا وہیں چلا گیا۔“

”کئی سال پہلے جب میں اِدھر سے گزرا تھا تو میں نے ایک عورت کو یہ اشعار پڑھتے سنا تھا۔“ حضرت جنید بغدادیؒ نے وہی اشعار

دہرادیئے۔

اس عورت نے ایک آہ سرد کھینچی اور نہایت رقت آمیز لہجے میں بولی۔ ”خدا کی قسم! میں وہی عورت ہوں جس کی زبان سے آپ نے یہ اشعار سنے تھے۔“

”پھر یہ عالیشان مکان اور اس کے مکین اس حال کو کیسے پہنچے؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

”انسان جس دنیا پر غرور کرتا ہے وہ دنیا باقی نہیں رہتی، بس اس کے حال پر ماتم اور عبرت کرنے والے باقی رہ جاتے ہیں۔“ عورت کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔

”پھر تم اس ویرانے میں اکیلی کیوں پڑی ہو؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے اس شکستہ حال عورت سے پوچھا۔

”آپ بھی کیسا ظلم کرتے ہیں کہ مجھ سے اس مکان کو چھوڑ کر کہیں اور چلے جانے کے لئے کہتے ہیں؟ اس عورت نے نہایت غم زدہ لہجے میں جواب دیا۔ ”کیا یہ مکان میرے دوستوں اور پیاروں کا مسکن نہیں تھا؟ کیا یہ ان اگلی محبتوں کی یادگار نہیں ہے؟ پھر میں اسے چھوڑ کر کیسے چلی جاؤں، کہنے والے کیا کہیں گے کہ میں صرف رونقوں اور خوشیوں کی ہم نشیں تھی، بدحالی اور ویرانی کی شریک نہیں، یہ تو بڑی بدعہدی ہوگی۔ لوگ میرے عمل کو بدترین بے وفائی سے تعبیر کریں گے، میں اس وقت تک یہاں سے نہیں جاؤں گی جب تک میرا جسم اس عمارت کے ملبے میں دفن نہیں ہوجائے گا۔“ یہ کہہ کر اس عورت نے ایک اور شعر پڑھا جو محبت کی خلش اور سوز وگداز سے لبریز تھا۔

”میرا دل مقامات محبت کی تعظیم کرتا ہے، اگرچہ ان کے کمرے نعمت ومال سے محروم ہوچکے ہیں۔“

ترجمہ : یہ شعر سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔ ”سچ کہا تم نے“ حضرت جنید بغدادیؒ پر کیف جذب کی عجیب کیفیت طاری تھی، پھر آپ اسی عالم میں بغداد تشریف لے آئے۔

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے۔ ”آج بھی مجھے اس عورت کے خلوص اور استقلال پر حیرت ہوتی ہے۔ دراصل عشق صادق اسی کو کہتے ہیں کہ انسان ایک در کا پابند ہوجائے، پھر چاہے موج خوں سر سے گزرے یا قیامت نازل ہوجائے، مگر عاشق اسی آستانے پر پڑا رہے۔ بیشک! وہ عورت اپنے عشق میں سچی تھی اور اسی کے ذریعہ معلم غیب نے مجھے یہ سبق دیا، یہ عشق کیا ہے اور وفاداری کسے کہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

جو بے خبر لوگ صوفیائے کرام کو گوشہ نشیں، کم ہمت اور تن آسانی سمجھتے ہیں انہیں جان لینا چاہئے کہ صوفی سے زیادہ اولوالعزم کوئی دوسرا انسان نہیں ہوتا۔ صوفیاء زندگی بھر اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے ہیں جو دنیا کا سب سے مشکل کام ہے، صوفی کی تعریف یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں تسبیح بھی ہوتی ہے اور شمشیر بھی، وہ حالت جمال میں اپنے نفس پر ”لا الٰہ الا اللہ“ کی ضرب لگاتا ہے اور جلال کے عالم میں کفار کی شہ رگ پر ضرب نوک سناں، وہ برسر منبر فصاحت وبلاغت کے دریا بھی بہاتا ہے اور سر مقتل اپنے خون میں بھی نہاتا ہے۔ مشہور صوفی بزرگ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ اور حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ معرکہ حق وباطل میں اس طرح شہید ہوئے کہ ان کی شمشیر میں کفار کے خون سے رنگین تھیں۔

اسی رسم ایمانی کو تازہ کرنے کے لئے ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ کے دل میں بھی شوق جہاد پیدا ہوا۔ نتیجتاً آپ ہتھیاروں سے لیس ہوکر گھر سے نکلے اور لشکر اسلام میں شامل ہوگئے، ابھی یہ سفر جاری تھا کہ ایک دن آپ پر امیر لشکر کی نظر پڑی۔ حضرت جنید بغدادیؒ اپنے ظاہری لباس سے پریشان حال نظر آرہے تھے، امیر لشکر نے مفلس وفادار سمجھ کر آپ کے لئے کچھ رقم بھیجی اور ہدایت کی کہ اس سے اپنے سفر کا خرچ پورا کریں۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے وہ رقم قبول کرلی اور پھر ان نمازیوں میں تقسیم کردی جو بہ ظاہر آپ سے بھی زیادہ محتاج نظر آرہے تھے۔

اسلامی لشکر ایک مقام پر خیمہ زن ہوا اور لوگ ظہر کی نماز میں مشغول ہوگئے، حضرت جنید بغدادیؒ نے بھی نماز ادا کی اور سوچنے لگے کہ مجھے وہ رقم قبول نہیں کرنی چاہئے تھی اور اگر قبول کرلی تھی تو اسے نمازیوں میں تقسیم نہیں کرنا چاہئے تھا کیوں کہ جو بات مجھے پسند نہیں وہ بات میں نے اپنے بھائیوں کے لئے کیوں پسند کی؟ ابھی حضرت جنید بغدادیؒ اسی غور وفکر میں تھے کہ آنکھ لگ گئی، آپ نے دیکھا کہ نظروں کے سامنے بہت سے عالیشان محل جگمگا رہے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

ملک کہاں جا رہا ہے؟

کیرانہ میں جو بھی کچھ ہوا، کیا اسے مسلم مکت بھارت کی ایک چھوٹی سے رہرسل کہا جاسکتا ہے

ونسٹن چرچل نے کہا تھا، آزادی سب کے لئے نہیں ہے۔ کچھ لوگ آزادی کا صرف غلط استعمال کر سکتے ہیں۔ ان دنوں سیاست میں ہونے والی اشتعال انگیز بیان بازیوں کی روشنی میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ مودی حکومت یا تو لفظ آزادی سے واقف نہیں اور اگر واقف ہے تو آزادی کا استعمال عیارانہ سیاست کو ہوا دینے اور مسلم مخالفت میں کر رہی ہے۔ دو برس کی مودی حکومت میں اب کسی شک وشبہ کی کوئی گنجائش باقی نہیں بچی ہے کہ مسلمانوں کے لئے حکومت کے ارادے کیا ہیں۔ عیارانہ سیاست کا ایک رخ یہ ہے کہ مسلم مکت بھارت، کے نعرے کو ہوا دی جاری ہے۔ ان سب کا پس منظر کیا ہے، یہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ آسام میں جیت کیا ملی مودی حکومت کو اتر پردیش کا انتخاب آسان نظر آنے لگا۔ مودی حکومت یہ بھول گئی کہ کانگریس سے ناراض مسلمانوں کے ایک بڑے طبقے نے بھی آسام میں بھاجپا میں اعتماد ظاہر کیا تھا اور اس اعتماد کو مودی کے قریبی لیڈران حواس باختہ ہو کر اس طرح توڑیں گے اس کی امید نہیں کی گئی تھے۔

اترا کھنڈ کے بھاجپا لیڈر کنور پرتاپ سنگھ چیمپین نے کہا کہ ہندو اگر متحد ہو کر مسلمانوں کا گھر جلادیں تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہوگی۔ ہندوؤں کو ایسا کرنے کا حق ہے۔ ہم ایک ایسے سیاسی معاشرہ میں آگئے ہیں جہاں پروین توگڑیا ملک کے ہندوؤں کو مردانگی کی دوا بنا کر کھلانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مودی کے ڈیجیٹل انڈیا سے یہ زیادہ بڑا کام ہوگا۔ یعنی نامرد ہندوؤں میں جب مردانگی جاگ جائے گی تو یہ مسلمانوں کو تہہ تیغ کرنے اور قتل کرنے کے کام آئے گی۔ ہم ایک ایسے سیاسی معاشرہ میں ہیں جہاں سکنڈ میں بیف مٹن بن جاتا ہے۔ ویڈیو بدل جاتے ہیں۔ میڈیا فروخت ہوجاتا ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں بھاجپا لیڈر کیلاش وجے ورگیہ مہاتما گاندھی کو مجاہد آزادی تسلیم نہیں کرتے اور بھاجپا لیڈران ناتھورام گوڈسے کا نام عقیدت واحترام سے لیتے ہیں۔ ایک سادھوی ڈنکے کی چوٹ پر مسلم مکت بھارت کا نعرہ لگاتی ہے اور مودی حکومت اس نعرے پر یوں خاموش رہتی ہے، جیسے یہ سب اس کے اشاروں پر ہو رہا ہو۔ مسلم مکت بھارت، کے بیان کو محض ایک اشتعال انگیز بیان تصور کرنا صحیح نہیں ہے۔ یہ ایک سوچا سمجھا منصوبہ ہے جس پر پچھلے دو برس سے مسلسل کام ہو رہا ہے۔ ابھی حال میں راج ٹھاکرے نے یہ بیان دیا کہ یعقوب کی پھانسی کے سہارے بھاجپا فساد کرانا چاہتی تھی۔ راج ٹھاکرے کو اب اس کا خیال کیوں آیا یہ تو وہی بتا سکتے ہیں، مگر مسلم مکت بھارت کے ایجنڈے پر مودی کے آنے کے ساتھ ہی عمل شروع ہو گیا تھا۔ جن سنگھ کی شروعات ہی مسلم مخالفت کی بنیاد پر ہوئی۔ جن سنگھ نے جب بھارتیہ جنتا پارٹی کے نام سے دوسری پاری کی شروعات کی تو حوصلے بڑھ چکے تھے۔ مگر ملک کی دوسری بڑی اکثریت کو زیر کرنا آسان نہیں تھا۔ اٹل بہاری واجپئی اور اڈوانی کی جوڑی اقتدار میں آئی تو مسلم مخالفت کے ساتھ مسلمانوں کے لئے نرم رویہ بھی شامل تھا۔ دراصل اس نرم رویہ کے پیچھے اقتدار کی بھوک بھی تھی کہ ملک کے تمام مسلمانوں کو ناراض کر کے زیادہ دنوں تک اقتدار پر قابض نہیں ہوا جا سکتا یہی وہ نکتہ تھا، جسے مودی نے سمجھا۔ مودی کی سیاسی منصوبہ بندی کام آگئی کہ اگر مسلمانوں کی مخالفت میں ملک کی ہندو اکثریت کو کھڑا کر دیا جائے تو کام بن سکتا ہے۔ لوک سبھا ۲۰۱۴ء کے انتخابات میں یہ فارمولہ کام کر گیا۔ براک اوباما نے کہا تھا کہ فتح کے جشن میں سیاسی توازن کو قائم رکھنا ایک چیلنج ہے۔ دہلی سے بہار اسمبلی انتخاب تک نشے میں ڈوبی مودی حکومت نے مسلمانوں کو پاکستان بھیجنے

تک کی تیاری کر لی۔ اور اب پارٹی اس حد تک اپنا توازن کھو چکی ہے کہ بے لگام سفید جھوٹ سے لے کر تحقیر آمیز بیانات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ افسوس کہ ہندوؤں کو نامرد کہنے والے توگڑیا کے بیان پر کوئی ردعمل سامنے نہیں آیا۔ یوگی ادتیہ ناتھ نے تو مثال قائم کر دی۔ بیان دیا کہ ہندو پارن سائٹ دیکھیں۔ مذہب کو بنیاد بنا کر اور مسلم مخالفت میں ایک ساسی اور پارٹی کے لیڈران اس حد تک ننگے ہو چکے ہیں کہ عالمی سیاست سے سوشل ویب سائٹ تک پر اب ان وحشیانہ، مضحکہ خیز باتوں کا مذاق اڑنے لگا ہے۔

مسلم مکت بھارت کے خواب کو عملی جامہ پہنانے کی شروعات یقیناً بھاجپا کو اپنے گھر سے کرنی ہوگی۔ شاہنواز حسین ویسے بھی کسی کام کے نہیں رہے۔ کام کے ہوتے تو راجیہ سبھا میں تو بھیجا ہی جا سکتا تھا۔ مختار عباس نقوی، نجمہ ہپت اللہ۔ خدا معلوم ایسی نوبت آئے۔ وہ مسلمان ہونے اور نہ ہونے کے حق میں پارٹی کو کیا بیان دیں۔ اقلیتی سیل سے لے کر بھاجپا اقلیتی مورچہ ہے، ظاہر ہے۔ تلواریں ان پر بھی گریں گی۔ ایم جے اکبر، شاذیہ علمی، ظفر سریش والا جیسے سیاست داں بھی ہیں۔ دوسری طرف مودی کا بچاؤ کرنے والے سلمان خاں کے باپ سلیم خاں ہیں۔ ایک لمبی فہرست ہے۔ ہوسکتا ہے سادھوی پراچی کے بیان کے بعد مودی حکومت اس بات پر غور کر رہی ہو کہ ان مسلمان چہروں کو پہلے پارٹی اور پھر ہندوستان سے کیسے مکتی دی جائے۔ وزیر اعظم مودی سے پوچھا جانا چاہئے کہ کیا کیرانہ میں جو کچھ ہوا، اسے مسلم مکت بھارت کا ایک چھوٹا سا ریہرسل کہا جا سکتا ہے؟ ہندوؤں کی نقل مکانی کا معاملہ اٹھا کر بھاجپا لیڈر حکم سنگھ کے اشارے پر فرقہ واریت کا جو گھناؤنا کھیل کیرانہ میں شروع ہوا، ابھی یہ مستقبل میں لکھی جانے والی خوفناک کہانی کی پہلی قسط ہے۔ بکاؤ میڈیا نے حکم سنگھ کی فہرست پر اعتبار کرتے ہوئے کیرانہ کو کشمیر سے جوڑنے میں دیر نہیں کی۔ کیرانہ میں ہندو مسلم اتحاد کے نعرے ضرور بلند ہوئے لیکن سوال ہے، ان نعروں کی تازگی کب تک قائم رہے گی؟ یہاں بیف، مٹن بن جاتا ہے۔ نقلی ویڈیو کو عدالت اصلی ویڈیو ثابت کر دیتی ہے۔ گجرات قتل عام سے لے کر سمجھوتہ ایکسپریس تک کے ملزمان بری کر دیے جاتے ہیں۔ عشرت جہاں کیس کی فائلیں گم کر دی جاتی ہیں۔ جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنا دیا جاتا ہے۔ حکم سنگھ کے دعویٰ آج مسترد ہوئے، حکومت کل ان دعووں کو صحیح قرار دے گی اور صرف کیرانہ یا اتر پردیش نہیں، پورے ملک میں مسلمانوں کے خلاف باضابطہ سنگھیوں کے ٹریننگ کیمپ پورے ملک میں چلائے جا رہے ہیں۔ لو جہاد کا معاملہ آج بھی گرم ہے اور علیگڑھ جیسے شہر میں ہندو لڑکیوں کو اسلحوں سے ٹریننگ دی جا رہی ہے۔ حالیہ امریکی رپورٹ کے مطابق ہندو دہشت گرد تنظیموں کو حکومت کی حمایت حاصل ہے۔ ہندوستان کو بے روزگار کر دیں گے، کہنے والے ممکنہ امریکی صدارتی امیدوار ٹرمپ مسلم مخالفت کی علامت بن کر ابھرے ہیں۔ دو برس میں فوج خفیہ ایجنسی، میڈیا اور عدلیہ پر جس طرح حکومت کا قبضہ ہوا ہے، وہاں مسلمانوں کے لئے بچتا ہی کیا ہے؟ پچھلے دو برس کے تمام اشتعال انگیز بیانات کا جائزہ لیجئے اور ساتھ ہی دو برس میں ہو نے والے تمام حادثات وواقعات کا محاسبہ کریں تو سچ صاف ہو جائے گا کہ ہر واقعہ پچھلے واقعہ کی ایک کڑی ہے۔ مودی اور امت شاہ منصوبہ بند سازش کے تحت مسلمانوں کو خوف ودہشت کے ایسے ماحول میں جینے پر مجبور کرتے آئے ہیں۔ جہاں زندگی گھٹن اور قید بن جائے۔ مسلمانوں کے خوف سے ہندوؤں کے خاندان نقل مکانی پر مجبور ہوں، اس سے خوفناک لطیفہ اس ملک میں دوسرا نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب سوال مسلمانوں سے بھی ہے اور مسلم رہنماؤں سے بھی۔ کانگریس سے بھی ہے اور خود سیکولر کہلانے والی پارٹیوں سے بھی۔ کیا کیرانہ کے پردے میں مودی اب جو کھیل کھیلنے جا رہی ہے، اس کا انجام کیا ہوگا؟ کیا سیاسی سیکولر پارٹیاں متحد ہو کر اس کھیل کو ناکام بنا پائیں گی؟ اس میں شک لگتا ہے۔ کیونکہ ان سیاسی پارٹیوں کے لئے مسلمانوں کی حیثیت ووٹ بینک سے زیادہ نہیں اور اپنے اپنے مفاد کے کاروبار میں الجھے ہوئے مسلم رہنما شاید اس بار بھی خاموش رہ جائیں گے۔ مگر یہ سمجھ لیجئے کہ، کیرانہ کے بعد اس ملک میں مسلمانوں کے تحفظ وبقا کا معاملہ سنگین ہو چکا ہے۔ ہم ابھی بھی نہیں جاگے تو کل بہت دیر ہو چکی ہوگی۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ خدمت خلق کا شوق مجھے بچپن ہی سے تھا، ایک زمانہ وہ بھی تھا کہ کسی کی خدمت کئے بغیر میری روٹی ہضم نہیں ہوا کرتی تھی۔ ایک دور میں قابل اعتبار قسم کی مستورات میری خدمتوں کا خاص نشانہ تھیں۔ عورتوں کے کام آ کر مجھے یہ یقین ہو جاتا تھا کہ میں جنت الفردوس کا سو فیصد حق دار بن گیا ہوں، کراماً کاتبین گواہ ہیں کہ میں پوری ایمانداری سے خواتین کی خدمت کرتا تھا، میرے اخلاص کا عالم یہ تھا کہ اگر کوئی خاتون میری خدمت سے متاثر ہو کر مجھے کوئی دعا بھی دیتی تھی تو مجھے برا لگتا تھا، میں یہ سمجھتا تھا کہ عورتوں کی دعاؤں سے میرا اخلاص مجروح ہوگا اور میری حسن نیت کے پرخچے اڑ جائیں گے۔ میں نے اپنے بزرگوں سے سنا تھا کہ نیکی کرو اور کنوئیں میں ڈالو، شہر بھر میں اب کنوئیں تو کہیں رہے نہیں تھے کہ میں ان میں اپنی نیکیاں ڈالتا، میں تو بس یہ کرتا تھا کہ نیکی کرتے ہی بھول جاتا تھا اور جو بھی کوئی شخص خواہ وہ کوئی بنت حوا ہی کیوں نہ ہو اگر مجھے میری کوئی نیکی مجھے یاد دلاتی تھی تو میں آپے سے باہر ہو جاتا تھا اور میرا بس نہیں چلتا تھا کہ میں اسے کوئی ایسی سزا دوں جو میری نیکیاں یاد دلانے والوں کے لئے عبرتناک بن جائے۔ خاتون سے نہ جانے کیوں مجھے ہمیشہ دلچسپی رہی، دراصل میں عورتوں ہی میں پلا بڑھا، نانی، دادی، دادی کی پردادی، پھوپھی، چاچی، تائی، ممانی، وغیرہ وغیرہ کتنی عورتیں تھیں جو ہمیشہ میرے ارد گرد رہتی تھیں، ممانیوں سے مجھے خاص اُنس تھا، ایک دو ممانی تو ایسی بھی تھیں کہ پلک جھپکتے ہی وہ میرے خواب میں آ جاتی تھیں اور لمحات کتنے ہی مقدس ہوں میرے ساتھ وہ آنکھ مچولی کھیلنے سے باز نہیں آتی تھیں۔ آپ یقین کریں اور اگر آپ میرا یقین نہ بھی کریں تو مجھ پر کوئی فرق نہیں پڑتا، ایک سچ مچ کی ممانی تو ایسی بھی تھیں جو میری رازدار بھی تھیں، میں انہیں نہ جانے کیوں قسم سے اپنا دوست سمجھتا تھا، میں نے بالغ ہونے سے پہلے جتنے بھی تابڑ توڑ قسم کے عشق کئے وہ ممانی ان سب کی رازدار تھیں اور وہ مجھے اپنی محبوباؤں کو لبھانے اور پٹانے کے اتنے طور طریقے بتایا کرتی تھیں کہ بس الامان والحفیظ۔

یہ انٹرنیشنل قسم کا فلسفہ انہوں نے ہی مجھے بتایا تھا کہ عورت ہنسی تو بس سمجھو پھنسی، لیکن ایک بار اسی فلسفہ کی وجہ سے میری دھنائی بھی خوب ہوتی تھی اور مجھے دوپہر کو آسمان پر کھلے ہوئے چاند تارے نظر آ گئے تھے۔

اب آپ سے کیا پردہ، ایک دن یہ ہوا کہ میں نے چار بچوں کی اماں سے بے تکلف اظہار عشق کر دیا اور اظہار عشق بھی اُن گرم گرم الفاظ میں کیا جو صرف نوجوانوں کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ میں نے عرض کیا تھا کہ مجھے آپ سے پیار ہو گیا ہے، میں تمہارے بغیر جینے کا اب تصور بھی نہیں کر سکتا، اس نے مجھے گھور کر دیکھا، میں سمجھا یہ بھی کوئی ادا ہوگی۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا تھا کہ سانپ کی قسموں کی اور عورتوں کی اداؤں کی کوئی انتہا نہیں ہے، میں مسکراتا رہا تو اس نے میری طرف قدم بڑھائے میں سمجھا کہ میرا دردِ عشق کام کر گیا، وہ اب میری بانہوں میں اپنی بانہیں ڈالنے کے لئے میری طرف بڑھ رہی ہے لیکن اس نے قریب آ کر مجھ پر اتنے جوتے برسائے کہ مجھے پہلی بار اس عمر میں یہ اندازہ ہوا کہ بعض عورتیں غیرت مند بھی ہوتی ہیں، جب یہ حادثہ میں نے اپنی ممانی کو سنایا تو انہوں نے تسلی دیتے ہوئے کہا کہ جب اس کانٹوں سے بھری راہ پر چلو گے تو ایسے حادثے بار بار ہوں گے لیکن تمہیں ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ میں کئی بار پٹا لیکن اللہ کا کرم یہ ہے کہ میں عورتوں سے کبھی بدظن نہیں ہوا، اب بوڑھا ہو گیا ہوں لیکن عورتوں سے حسن ظن کا عالم یہ ہے کہ جسے بھی دیکھو وہ اپنی دکھائی دیتی ہے۔

میری خدمت خلق کی کہانی بہت لمبی ہے، میں نے ہر شعبے میں طبع آزمائی کی ہے، مفت علاج کے لئے ایک شفاخانہ کھولا تو دسیوں مریض بے موت مر گئے لیکن چونکہ میری نیت صاف وشفاف تھی اس لئے

فرشتوں نے میرے خلاف کوئی رپٹ عالم برزخ کے کسی تھانہ میں درج نہیں کرائی۔ ایک بار اردو زبان کی خدمت کرنے کا جذبہ پیدا ہوا تو راتوں رات شاعر بن گیا اور ایسی ایسی غزلیں لکھ ماریں کہ ان کو سمجھنے کے لئے ایسی پر مغز لغت کا انتظار کرنا پڑا جو قیامت تک کم سے کم اس دنیا میں نہیں چھپ سکے گی، میں شعر اچھے کہتا تھا لیکن ان کا مفہوم سمجھنے کے لئے دوسرے شاعروں کے گھر کے چکر لگاتا تھا۔ اچھے شاعر میرے بالغ ہونے سے پہلے ہی عنقا ہو گئے تھے، جس شاعر کے پاس جاتا وہ کہتا تھا کہ رات آل انڈیا مشاعرہ سے آیا ہوں، داد بٹورتے بٹورتے تھک گیا ہوں، ابھی تمہارے شعر سمجھ میں نہیں آرہے ہیں، ان شعروں میں جن الفاظ کی بھرمار ہے اس کے لئے مجھے لغت کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، جب پوری طرح یہ اندازہ ہو گیا کہ مشاعروں میں اپنی دال نہیں گلے گی تو شاعری چھوڑ دی، ملک وملت کی خدمت کے لئے میدان سیاست میں بھی آیا، جھوٹ بولنے کی اور فریب دینے کی مشق بھی کی، اس میدان میں بھی منہ کی کھانی پڑی کیوں کہ اس میدان میں پہلے ہی سے بڑے بڑے کذاب اور فریبی موجود تھے، بہت جھوٹ بولے، لوگوں کو بہت دغا دی تھیں، پھر بھی اپنا قد مانے ہوئے نیتاؤں کے سامنے بہت چھوٹا رہا اور میں کہاں تک سرکس کے جوکروں کی طرح اپنی ٹانگوں میں بانس باندھ کر اپنا قد اونچا کرتا، عافیت اسی میں سمجھی کہ میدان سیاست سے نجات حاصل کرلی جائے۔

خدمت خلق کے دوران سب سے خوبصورت دور وہ رہا جب میں نے اپنے چند دوستوں کو اپنے ساتھ لگا کر شادی کرانے والی ایک سوسائٹی کو جنم دیا۔ واضح رہے کہ یہ کام میں دوبار کرسکتا ہوں، ایک بار زیادہ کامیابی نہیں ملی تھی لیکن ایک بار اتنی کامیابی ملی کہ کامیابی کی انتہاؤں سے ڈر کر میں نے یہ سوسائٹی بند کردی۔ اس خدمت عالیہ کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دن میرے چند احباب جو مادر زاد قسم کے مدبر تھے ان کے دلوں میں ایک ساتھ یہ خیال آیا کہ کوئی ایسا ادارہ قائم کیا جائے کہ جس کے ذریعہ شادیاں طے کرانے کی ذمہ داریاں ادا کی جائیں، یہ سب لوگ ایک دن بھری دوپہر میں میرے پاس آئے اور انہوں نے فرمایا کہ چونکہ تم ہم سب میں سب سے زیادہ ہونہار ہو اور سب سے زیادہ گہری عقل رکھتے ہو، اس لئے تم ہی اس سوسائٹی کے سربراہ رہو گے۔ ان دوستوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ منشی مروارید، صوفی قالوبلی، صوفی ہل من مزید، مولوی گلاب جامن، ماسٹر حیرت علی، صوفی آر پار، صوفی تاشقند اور صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں۔

ان حضرات کے پرنور چہروں اور باتوں سے میں ہمیشہ متاثر رہا، اس حد تک کہ میں جنت کی ان حوروں کو خوش نصیب سمجھنے لگا تھا جو مرنے کے بعد ان کے حصہ میں آنے والی تھیں۔

میں نے علیک سلیک کے بعد پوچھا کہ آپ حضرات کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟

سب سے پہلے صوفی قالوبلی نے اپنی چونچ کھولی، انہوں نے اپنی معروف نسوانی آواز میں کہا۔

سڑکوں پر لڑکے بھٹک رہے ہیں اور گھر کی چہار دیواری میں خوبصورت قسم کی لڑکیاں رشتوں کے انتظار میں بوڑھی ہو رہی ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ بروقت سب کی شادیاں ہو جائیں، اس نیک کام کے لئے ہم نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ ایک ایسا ادارہ کھول لیں جو رشتے طے کرانے کی ذمہ داری نبھائے۔

منشی مروارید اپنی بلغمی آواز میں بولے۔ اللہ نے تمہیں بے شمار خوبیوں سے نوازا ہے، اس لئے ہم نے سوچا ہے کہ اپنی سوسائٹی کا سربراہ تمہیں بنائیں گے۔

میرے اندر کونسے لعل لگے ہیں۔ "میں نے بناوٹی عاجزی کا اظہار کیا۔"

اماں، تم لاکھوں میں ایک ہو۔ "مولوی گلاب جامن لہک اٹھے" تم جھوٹ بھی اس انداز سے بولتے ہو کہ سچ بولنے والوں کو پسینہ چھوٹ جاتا ہے اور حقیقت پسند لوگ خواہ مخواہ غش کھا کر گر جاتے ہیں۔

بحث کرنیکی ضرورت نہیں۔ "صوفی آؤں تو پھر جاؤں نے کہا" تم ہی میر کارواں بنوگے اور تمہارے ہی ہاتھوں میں ہمارے سفینے کی پتوار ہوگی۔

جب آپ سب نے ٹھان ہی لی ہے تو میری کیا مجال کہ میں راہ فرار کے لئے کوئی گلی تلاش کروں۔ میں نے کہا بتائیے اس نیک کام کی شروعات کب سے ہوگی۔

ماسٹر حیرت علی نے فرمایا، ہمیں دفتر قائم کرنے کے لئے چند چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ ایک کمرہ، ایک کرسی، ایک میز، ایک رجسٹر، ایک البم اور دو چار رنگ کی پنسلیں۔

میں ایک بات یاد دلا دوں ہم دوستوں میں سے مالی اعتبار سے سب سے زیادہ برا حال ماسٹر حیرت علی کا تھا، یہ ایک اسکول میں ٹیچر تھے لیکن اس زمانہ کی بات ہے کہ جب ٹیچر اچھے خاصے پھٹیچر ہوا کرتے تھے اور آج کل کے ماسٹروں کی طرح ان کے منہ میں گھی شکر نہیں ہوا کرتا تھا۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ اس نومولود اور سوسائٹی کی کیا مدد کر سکتے ہیں؟

انہوں نے کہا، میں صرف دعا دے سکتا ہوں، کیوں کہ میرے پاس دعا کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

مختصر یہ ہے کہ صوفی قالوبلیٰ نے ایک ایسی کرسی عطا کی جس کے ہیئت کذائی یہ بتا رہی تھی کہ یہ نوح علیہ السلام کے طوفان میں بہہ کر آئی ہوگی جوان کے آباؤ اجداد کے ہاتھ لگ گئی۔

صوفی ہل من مزید نے ایک ٹیبل بخشی یہ اتنی بدنما تھی کہ اسے دیکھ کر کسی بھی شریف آدمی کو مارے شرم کے پسینہ آسکتا تھا۔

صوفی آر پار نے ایک بوسیدہ سی کاپی اور چند پرانی اور کافی حد تک نمٹی ہوئی پینسلیں پیش کیں۔

صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں نے اپنی ایک دوکان جو برسہا برس سے بند پڑی ہوئی تھی اور اس میں ہر طرف مکڑی کے جالے تنے ہوئے تھے، دوکان کی صورت حال واقعی ایسی تھی کہ جیسے یہ بننے سے پہلے ہی یتیم ہوگئی ہو، اس دوکان کی صفائی ہم سب نے مل کر خود کر لی تھی اور ہم نے ایک بینر جو گھر میں پڑے ہوئے ایک پرانے کپڑے پر لکھوالیا تھا، بورڈ کے الفاظ یہ تھے۔

کامیاب شادیوں کے لئے

ہم سے ملئے

پہلے آیئے پہلے پایئے

ہمارے اسٹاک میں ہزاروں شاندار لڑکے اور خوبصورت

لڑکیاں موجود ہیں۔ بوڑھے رانڈ اور گئے گزرے لوگ بھی

اپنی قسمت آزما سکتے ہیں، معمولی سی فیس پر یہ خدمت کئی

سالوں سے جاری ہے

میرج بیورو سوسائٹی دیوبند

ہمارے اس دفتر کا افتتاح صوفی بلغم علی نے کیا جو اسی وقت قوم کی نظروں میں بہت معتبر تھے۔ انہوں نے افتتاح کے موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ابوالخیال فرضی اور ان کے ساتھیوں نے یہ نیک کام شروع کر کے ملت پر ایک احسان کیا ہے، جو لوگ اپنی شادی کے لئے بے چین ہیں وہ فوراً سے پیشتر میرج بیوروس سے رجوع کریں۔

ہم ان کی تقریر کے دوران تالیاں بجا کر ان کی تقریر کی تائید کی ان کا تقریر کا اثر یہ ہوا کہ اگلے ہی دن ایک درجن سے زیادہ لوگ آئے اور انہوں نے اپنے نام اندراج کرائے، ان میں زیادہ لوگ وہ تھے جو دوسری شادی اور خفیہ نکاح کے متمنی تھے، ایسے لوگ بھی کہ جن کی روانگی کی سیٹ اور تاریخ کنفرم ہو چکی تھی، ان کی درخواستیں بھی موصول ہوئیں۔ بیوی کی موجودگی میں ایک اور نکاح کی فضیلت حاصل کرنے والوں کی تعداد اچھی خاصی تھی، حد تو یہ ہے کہ صوفی شہوت جو بھی حلقوں میں فنافی اللہ مانے جاتے تھے ایک دن انہوں نے بھی مجھے طلب کر لیا، اپنی نورانی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولے، برخوردار تم نے تو بہت عظیم الشان کام شروع کیا ہے، بہت خوشی ہوئی اور دل سے بہت دعائیں نکلیں، اس وقت کمرے میں کوئی نہ تھا، لیکن یہ جملہ اتنی آہستہ سے کہا کہ تا کہ کراماً کاتبین تک نہ سن سکیں اور تقوے کی بدنامی نہ ہو، فرمانے لگے تمہاری حوصلہ افزائی کے لئے ہم نے یہ سوچا ہے کہ اِدھر اُدھر کسی حاشیہ میں ہمارا نام بھی درج کر لیں۔

حضرت! آپ کس طرح کا نکاح کرنا چاہتے ہیں؟ ''میں نے طالب علمانہ انداز میں پوچھا۔''

وہی جو ایجاب وقبول کے ذریعہ ہوتا ہے۔

حضرت میرا مطلب یہ ہے کہ اعلانیہ یا خفیہ؟

عزیزم! اس عمر میں جب کہ ہماری بھوئیں بھی سفید ہوگئی ہیں اعلانیہ نکاح تو ٹھیک نہیں رہے گا، دنیا انگلی اٹھائے گی۔

اور بیوی بیلن۔ ''میں زیر لب بولا۔''

ہاں ہاں اس میں کیا شک ہے، تم ہمارے لئے کوئی ایسی عورت تلاش کرو جو قبول صورت ہو صحت مند ہو، ہمارے ہر حکم پر سمعنا واطعنا کہنے کی صلاحیت رکھتی ہو اور ہم سے نان ونفقہ کی طالب نہ ہو کیوں کہ اس ڈھلتی ہوئی عمر میں ہم دو دو عورتوں کا خرچ نہیں اٹھا سکتے لیکن اس سے محبت میں انشاء اللہ ہم کوئی کٹوتی نہیں کریں گے، اتنا پیار کریں گے کہ وہ

ہمارے پیار سے تھک جائے گی۔

اس طرح کے پیغامات ایک نہیں سیکڑوں موصول ہوئے اور اندازہ ہوا کہ نکاح ثانی کی خواہش رکھنے والے حضرات اکابر کی تعداد توقع سے کہیں زیادہ ہے۔

ایک دو مطلقہ قسم کی عورتیں بھی ہمارے دفتر میں ایسی آئیں جو خفیہ نکاح کی امیدوار تھیں اور انہیں بھی کوئی ایسا مرد درکار تھا جو محبت بھی کر سکے اور اپنی دولت بھی لٹا سکے۔

بعض خواتین ایسی بھی تھیں جو باضابطہ طور پر جن کے نام سے مشہور تھیں وہ شوہر کے ہوتے ہوئے بھی اِدھر اُدھر تانک جھانک کرنے کی عادی تھیں کہ اگر کوئی موٹی کمائی والا مل جائے تو شوہر کو ریجیکٹ کر کے کوئی نیا ناطہ جوڑ لیں اور اپنا در بدل دیں، ایسی کئی خاتون خوب بن سنور کر ہمارے دفتر میں حاضر ہوئیں، ان کی آواز سے ان کی نیت کا اندازہ ہو رہا تھا لیکن کچھ کہنے سننے کی ہمت نہ کر سکیں۔ دراصل ہمارا دفتر دیکھنے میں اتنا گھٹیا تھا اور بدنصیبی سے اس میں کھٹمل بھی بے تحاشہ تھا، جو ہمارے کسٹومروں کو پریشان کرتے تھے، اس دفتر کو دیکھ کر کوئی بھی مرد یا عورت اگر وہ اتفاقاً صاحب عقل ہوں تو یہ اندازہ کرنے میں کوئی دیر نہیں لگا سکتے تھے کہ یہ لوگ کسی بھی بیل کو منڈھے نہیں چڑھا سکتے۔

محنت ہم نے بہت کی تھی، ہزاروں فوٹو بھی البم میں لگا لئے تھے، اس زمانہ میں رنگین فوٹو عام نہیں تھے زیادہ تر فوٹو بلیک اینڈ وہائٹ ہوتے تھے، اس لئے کسی بدصورت لڑکی کو خوبصورت ثابت کرنا آسان نہیں تھا لیکن ہمارے دوستوں نے بدصورت لڑکیوں کی تعریفوں میں زمین و آسمان کے قلابے ملا کر انہیں کوہ قاف کی پری ثابت کرنے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی تھی، تعریفیں اتنی بے تحاشہ ہوتی تھیں کہ سننے والا کالی لڑکی کو گوری سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتا تھا، چنانچہ مجھے یاد ہے کہ ایک لڑکی جو کالی ہونے کے ساتھ ساتھ بھینگی بھی تھی اور اس کی ٹانگ میں لنگ بھی تھا، اس کے بال بھی چھوٹے اور بدنما تھے اور ناک نقش بھی قابل قبول نہیں تھا لیکن جب اس کا ایک جگہ سے رشتہ آیا تو ہمارے دوستوں نے لڑکے والوں سے کہا کہ یہ لڑکی جس کا نام عذرا ہے اپنے خاندان کی چہیتی لڑکی ہے اور اس نے میٹرک پاس کر کے پورے خاندان والوں کا سر اونچا کر دیا ہے، یہ کالی اور بھینگی ہونے کے باوجود اس قدر پرکشش ہے کہ اس کو بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس الفاظ نہیں، کھانا ایسا عمدہ بناتی ہے کہ چار روٹی کھانے والا شخص آٹھ روٹیاں کھا کر بھی سیر نہیں ہو پاتا۔ شوہر سے محبت کرنے کی زبردست صلاحیت موجود ہے، یہ ان لڑکیوں میں سے ہے جو سسرال کے لے اپنی جان بھی قربان کر سکتی ہے۔ اس طرح کی جھوٹی سچی تعریفیں کر کے اس زمانہ میں ہم نے درجنوں لڑکیوں کی شادیاں کرا دی تھیں، لیکن اُن بے چاریوں کو پھر طلاقیں عطا ہونے میں دیر نہیں لگی تھیں، بعض لڑکیوں کو شادی کے اگلے دن ہی طلاق ہو گئی تھی۔

ہمارے دوستوں کا کمال یہ تھا کہ ہم پر بنائے مصلحت انصاری کو پٹھان، تیلی کو شیخ اور قریشی کو سید ثابت کرنے سے بھی نہیں جھجکتے تھے، شادیوں کے بعد جب حقیقت کھلتی تھی تو میاں بیوی میں اور ان کے قرابت داروں میں بہت جھگڑے ہوتے تھے۔

اس زمانہ میں خفیہ نکاح کا کاروبار بہت زوروں پر رہا، کتنے ہی مادرزاد شریف لوگ رات کے ۱۲ بجے دفتر کی گھنٹی بجاتے تھے اور عورتوں کی طرح چادر اوڑھ کر دفتر میں حاضر ہوتے تھے اور ایک دن تو غضب ہو گیا، ایک صاحب اپنی بیوی کا برقعہ اوڑھ کر ہی آدھمکے اور اپنی اُکھڑی ہوئی سانسوں کو سمیٹتے ہوئے بولے۔

آپ کی خدمات کا چرچا گلی گلی ہو رہا ہے، ہم نے سوچا ہم بھی کچھ استفادہ کر لیں۔

آپ کون ہے؟" میں نے ہی ان سے پوچھ لیا تھا۔"

میں خاندانی حافظ قرآن ہوں، میرے آباؤ اجداد سب کے سب حافظ تھے، میری عمر اس وقت ۷۰ سال ہے لیکن مجھے بیوی کی آغوش سے وہ سکون نہ مل سکا جس کا میں شرعی طور پر حق دار تھا۔

ہم آپ کی کیا خدمت کر سکتے ہیں؟" میں نے پوچھا۔"

میں بھی ایک عدد بیوی کا طلب گار ہوں۔

کیا آپ کی بیوی بیمار ہیں؟

اجی بیمار ہوں اس کے دشمن ـــــ" انہوں نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔"

تو کیا وہ عادت واخلاق کی اچھی نہیں ہیں؟

برخوردار وہ تو لاکھوں میں ایک ہے، اس میں اتنی خوبیاں ہیں کہ اگر گننے میں آؤ تو ہفتوں لگ جائیں اور اس کی خوبیاں تمام نہ ہوں۔

آپ اس عمر میں دوسری شادی کیوں کرنا چاہتے ہیں؟
بس دوسری بیوی کا ایک شوق ہے۔ اگر آپ کی معرفت پورا ہوجائے تو سبحان اللہ۔
نان ونفقہ؟
بالکل نہیں، بلکہ اگر کوئی ماسٹرنی واسٹرنی ہو تو اچھا ہے، ۱۰، ۲۰ ہزار روپے سے اگر وہی ہماری ماہ بہ ماہ مدد کرے گی تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔
مہر؟
بے جا رسم ورواج کے ہم قائل نہیں ہیں لیکن ۱۲۵ روپے سے کم اگر بندھیں گے تو وہ اعلیٰ ظرفی کے خلاف ہوگا اور ان مہروں کا کیا ڈر؟ اگر ممکن ہوا تو ہم معاف بھی کرا سکتے ہیں۔
کیا نکاح اعلانیہ ہوگا؟
ارے توبہ۔ تم تو اس بڑھاپے میں ہماری آبرو کا جنازہ ہی نکلوادوگے، کچھ دیر وہ چپ رہے اور اس طرح اِدھر اُدھر دیکھتے رہے جیسے در ودیوار میں کان تلاش کر رہے ہوں، پھر آہستہ سے بولے۔
ایک دم خفیہ، جو خاندانی شریفوں کی ایک روایت رہی ہے۔
الحمدللہ۔ ''میں نے کہا تھا'' ہمارے اسٹاک میں ایسی بہت ساری بیوائیں اور مطلقائیں موجود ہیں جو خود خفیہ نکاح کی خواہش مند ہیں، کل آجائیے، ہم ان کے فوٹو آپ کو دکھادیں گے، پسند کرلیجئے۔
تمہارے منہ میں گھی شکر، ان کی باچھیں کھل گئیں۔
وہ جانے لگے تو میں نے کہا، پچاس روپے نقد لے کر آیئے، تاکہ ہم آپ کی انٹری کرسکیں۔ شاید یہ سن کر آپ کو بھی شرم آجائے گی، یہ صاحب جن کا نام خواجہ بقاء اللہ اجمیری ثم کلیری تھا اگلے دن صرف پچیس روپے لے کر حاضر ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ پچیس نقد اور پچیس روپے اُدھار رہیں گے۔ غور کیجئے کیسے کیسے ارباب ذوق سے ہمیں سابقہ پڑا تھا، صرف ۲۵ روپے میں عمر بھر کے لئے ایک عورت چاہ رہے ہیں، ایسے بے شمار لوگوں نے ہمارا ناک میں دم کردیا تھا۔
اس ادارے کو کھولنے کے بعد ہمیں شریفوں کی شرافت اور ارباب تقویٰ کی پرہیزگاری کا بہت اچھی طرح اندازہ ہوگیا تھا اور یہ بھی کافی حد تک پتہ چل گیا تھا کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور ہوتے ہیں اور کھانے کے اور۔

اور تو اور صوفی اذا جاء کے والد جو دیکھنے میں اللہ میاں کی گائے لگتے تھے اور برتنے میں اولیاء اللہ کی چھڑی، وہ ایک بغیر پریس کی ہوئی اچکن پہن کر ہمارے دفتر میں آکر اس طرح بیٹھ گئے کہ جیسے بیوی لئے بغیر یہاں سے اٹھیں گے نہیں۔ کافی دیر کی خاموشی کے بعد گویا ہوئے۔
اس دفتر کا انچارج کون ہے؟
مجھے ہی سمجھ لیجئے۔ ''میں بولا''
اس دفتر میں رازوں کو فاش تو نہیں کیا جاتا۔
آپ مطمئن رہیں اس جیالی قوم اور قوم کے بزرگوں کے لاکھوں راز اس دفتر کے سینے میں محفوظ ہیں یہ سن کر انہوں نے اطمینان کا سانس لیا، پھر اپنا چشمہ اُتار کر اس کو صاف کرتے ہوئے بولے، بڑی اچھی خدمت کررہے ہیں آپ، اس خدمت سے سماج میں سدھار آئے گا اور لوگ زنا کاری سے محفوظ ہوجائیں گے۔
حضرت! آپ کی تشریف آوری کا مقصد کیا ہے؟
بندہ آپ کی صلاحیتوں سے استفادہ کرنے کے لئے آیا ہے، اور اس یقین کے ساتھ آیا ہے کہ آپ میری مرضی اور آرزو کے مطابق ایک شریک حیات میرے دامن میں ڈال کر مشکور فرمائیں گے۔
اس خدمت خلق سے ہم جلدی ہی اُکتا گئے تھے کیوں کہ ''خفیہ نکاح کرنے والے شریف اور نیم شریف لوگوں نے ہمارا ناک میں دم کردیا تھا اور لڑکے اور لڑکیوں کی جھوٹی تعریفیں کرتے کرتے ہماری عاقبت پوری طرح سے برباد ہوگئی تھی، اس خدمت کے دوران سیکڑوں گھرانوں کی ہمیں خوب جم کر تعریفیں کرنی پڑیں اور ان میں بیشمار خوبیاں ثابت کرنی پڑیں، حالانکہ ان میں کوئی ایک خوبی بھی موجود نہیں تھی، آپ یقین کریں کہ کوئی پلاٹ اور مکان فروخت کرنے کے لئے جتنے جھوٹ بولے جاتے ہیں اس سے زیادہ جھوٹ ہمیں کوئی رشتہ طے کرانے کے لئے بولنے پڑتے تھے، وہ بھی محض اپنی فیس حلال کرنے کی خاطر بالآخر ایک دن یہ دفتر بند کرنا پڑا، دفتر بند کرنے کے بعد بھی کئی مہینوں تک بوڑھے لوگ خفیہ نکاح کی خواہش ہمارے گھروں پر دستک دیتے رہے اور یہ ثابت کرتے رہے خواہ دونوں ٹانگیں قبر میں لٹک جائیں لیکن یہ مرد قوم عورتوں کی خواہش سے باز نہیں آتی۔
(یار زندہ صحبت باقی)

چالیس کا عدد

مولانا ناظم علی خیرآبادی

احادیث پیغمبر اکرم ﷺ اور روایات ائمہ معصومین میں چالیس کے عدد کی بڑی اہمیت وارد ہوئی ہے، حروف الجبری میں میم کو محور اور اعداد اور قلب حروف قرار دیا گیا ہے جس کے عدد چالیس ہیں، درحقیقت یہ عدد مظہر کمال، جلوۂ واستحکام، تجلی ایمان، حکایت گرمتانت ہونے کے ساتھ ساتھ ہوشیاری کا اولین مرحلہ ہے اور عدم عجلت پسندی کے راز کو بھی بتاتا ہے مثلاً قربانی بیان کے اعتبار سے جناب موسیٰ کو خذر نے میقات (کوہ طور) پر تیس روز کے لئے بلایا تھا لیکن حکم خدا سے دس روز اضافہ ہوا، یا مثلاً پیغمبر اسلامؐ نے چالیس سال کی عمر میں اعلان رسالت فرمایا۔

علوم اسلام میں علم جعفر کی بنیاد اعداد وحروف پر استوار ہے جو اعداد وحروف میں پوشیدہ رازوں کی محنت ندہی کرتا ہے، تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ہے کہ بہت سی مدتوں میں چالیس کا عدد بے حد اہمیت کا حامل تھا قدیم مصری علم نجوم کے ادوار میں چالیس سال پر حساب کئے جاتے تھے۔ عبرانی اور مصری لوگ چالیس سال پر حساب کئے جاتے تھے۔ عبرانی اور مصری لوگ چالیس کو انسانی عمر کے دوران کی تقسیم کی بنیاد قرار دیتے تھے۔ عرب اور یہودی قوم اس عدد کو مقدس خیال کرتی تھیں۔ بابل کے رہنے والوں کا ماننا تھا کہ اگر ثریا ستارہ چالیس دن غائب ہوجائے تو یہ مہلک دور کی علامت ہوتا ہے۔

اسرائیل قدیم میں موت کے سلسلے میں سوگ چالیس دن کا ہوتا تھا، طوفان نوح چالیس روز رہا، چالیس روز تک جناب عیسیٰ قبر میں لیٹے رہے، انجیل کے عہد قدیم میں چالیس سے مراد ایک نسل ہے، فیثا غورس کے نظام میں چالیس مربع ایک کامل عدد مانا گیا ہے۔

اسلامی تاریخ میں بھی چالیس کا عدد کلیدی علامت کا حامل ہے اب سے پہلا مسئلہ بعثت رسول اکرم ﷺ سے جو چالیس سال کی عمر میں ہوئی۔ یہ عمر انسانی عقل کے کمال کی ہوتی ہے۔

دوسرا اہم ترین مسئلہ اربعین حسینی ہے کہ امام حسینؑ کی شہادت کے بعد چہلم کے روز اہل بیتؑ اطہار دمشق سے کربلہ پہونچے اور چالیس روز کے بعد قبر امامؑ کی زیارت سے مشرف ہوئے، غالباً اس کی یادگار کے طور پر شیعان حضرت علیؑ کسی شخص کی رحلت کے چالیسویں روز مجالس عزا برپا کرتے ہیں اور ائمہ معصومین کہ تذکرہ کے ساتھ مرجانے والے کو یاد کرتے ہیں۔ علماء عرفان اور تصوف کی نظر میں بھی چالیس کا عدد نہایت عظمت رکھتا ہے۔ شاعر کہتا ہے۔

زاحد تا احد یک میم فرق است جہانے اندر ایک میم غرق است

عرفا معتقد ہیں کہ اگر چہ موجودات عالم جزوی اعتبار سے غیر محصور ہیں لیکن کلی طور پر ان کے چالیس مرتبے ہیں اور اس چالیس مرتبہ کلی کا مجموعہ حقیقت محمدیؐ کو ظاہر کرنے والا ہے اور پیغمبر حقیقتاً تمام پر ظاہر اور متجلی ہیں احمد کی میم اس اعتبار سے شاعر نے فرمایا ہے کہ تمام کہ تمام مراتب کو یہ حقیقت محمد ﷺ کے اجزا ہیں اور سب کے سب آں حضرت ﷺ کے معنی ومفہوم کو بتاتے ہیں۔ (کہ پیغمبر ﷺ نہ ہوتے تو ہمارے وجود کا پتہ بھی نہ چل پاتا) درویش اور اہل معرفت اپنے کمال فن کی تحصیل کے لئے چالیس روز گوشہ نشین ہوتے ہیں جسے چلہ کشی کہا جاتا ہے۔ کسی شخص نے محدث نوری سے معلوم کیا کہ درویش لوگ کیوں چالیس دن گوشہ نشین رہتے ہیں تو انہوں نے فرمایا کہ عرفان ومتشرعین نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ کسی مخصوص عمل پر مواظبت چالیس روز میں ہوتی ہے۔

علامہ سحروردی میں چلہ نشینی کی حکمت کے بارے میں جو خوبصورت تشریح کی ہے وہ لکھتے ہیں کہ جب خداوندی عالم نے جناب آدم کو خلافت کے لئے منتخب کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی ترشیح وتخمیر چالیس روز تک کی ان چالیس دنوں میں ہر روز ایک صفت پیدا ہوتی رہی جو اس

دنیا سے تعلق کا سبب بنتی رہی اور ہر تعلق ایک حجاب ہو گیا جو جمال حق کے مشاہدہ سے محروم کرتا ہے کہ یہ حجاب عالم غیب سے دوری کا سبب بنا یہاں تک کی چالیسویں روز یہ حجاب تہ درتہ ہو گئے اور جناب آدمؑ کے تخلیق ہوئی۔ مالک راہ عرفان ان چالیس دنوں میں خدا کی بارگاہ میں اخلاص عمل کی بناپر ایک ایک حجاب کو اٹھاتا رہتا چالیس دن میں تمام حجاب ختم ہو جاتے ہیں لہٰذا چالیس روز کے تعین میں (تخلیق آدم کی ترتیب) کے برعکس ہے۔(مصباح الھدایہ ۱۶۲) ذیل میں احادیث پیغمبر اسلام اور بیانات ائمہ معصومینؑ کی روشنی میں عدد چالیس کی اہمیت وعظمت کو نقل کیا جارہا ہے۔

۱۔ چالیس احادیث کا یاد کرنا

امام جعفر صادق نے فرمایا ہے کہ جو شخص ہمارے شیعوں میں سے چالیس حدیثوں کو یاد کرلے (اوراس پر عمل کرے) تو خداوند عالم اس کو روز قیامت عالم فقیہ مبعوث کریگا اور اس پر عذاب نہیں کریگا۔
(بحارالانوار ج ۲ ـ ۱۵۳، امالی صدق ۳۰۶)

(۲) دوسری حدیث میں وارد ہے کہ رسول اکرم نے حضرت علی کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا

میری امت میں سے جو شخص رضاء خدا کے لئے اور آخرت کے واسطے چالیس حدیثوں کو یاد کریگا خداوند عالم اس کو قیامت میں انبیاء صدیقین، شہداء، اور صالحین کے ساتھ محشور کریگا اور یہ لوگ بہترین رفیق ودوست ہیں۔(بحارالانوار ج ۲ ـ ۱۰۴ خصال صدوق ج ۲ ـ ۳۲۰)

(۲) چالیس رروز علماء کی مجلس میں حاضر نہ ہونا

رسول اسلام نے ارشاد فرمایا ہے اے علی اگر چالیس روز مومن کے لئے اس حال میں گذر جائیں کہ علماء کی مجلس میں حاضر نہ ہو تو وہ قصی القلب ہو جاتا ہے اور گناہان کبیرہ کرنے کے لئے جری ہو جاتا ہے۔

۳۔ چالیس برس عبادت کا ثواب

نبی کریم نے ارشاد فرمایا جو شخص طلب علم کے لئے نکلے تا کہ باطل کو حق کی طرف اور گمراہی کو ہدایت کی جانب لوٹائے تو اس کا یہ عمل چالیس سال عبادت کرنے والے عابد کے مثل ہوگا۔

بحارالانوار ج ۱ ـ ۱۸۲ اجتہ ایضاء ج ۱ ـ ۱۹

۴۔ چالیس روز اہل قبر سے عذاب کا ختم ہونا

ارشاد رسول اعظم ہے جب کوئی عالم یا متعلم مسلمانوں کے کسی شہروقصبہ سے گزرتا ہے درانحالیکہ اس میں مسلمانوں کے کھانے اور پانی کو استعمال نہیں کرتا ایک جانب سے داخل ہو کر دوسری جانب سے نکل جاتا ہے تو خدا ان کی قبروں سے چالیس دن کے لئے عذاب کو اٹھالیتا ہے۔(جامع الاخبا ۲۰۹)

۵۔ لقمہ حرام کا اثر

ارشاد نبوی ہے۔ جو شخص لقمہ حرام کو کھائے تو اس کی نماز چالیس رات قبول نہیں ہوتی اسکی دعا چالیس صبح بارگاہ اجابت تک نہیں پہونچتی۔ حرام لقمہ سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ جہنم کا سزاوار ہے اور ایک لقمہ سے گوشت پیدا ہوتا ہے۔
(سفیۃ البحار ج: ۱ ـ ۳ ـ ۵۰ تبصرۃ المومنین ۱۳۹)

۶۔ غیبت کرنے والے کی حالت

ارشاد رسول اکرم ہے جو شخص کسی مومن یا مومنہ کی غیبت کرتا ہے تو خدا چالیس روز تک اور اس کو قبول نہیں کرتا ہے مگر یہ کہ اس کو وہ شخص معاف کردے جس کی غیبت کی گئی ہے۔
(بحارالانوار ج ۷۵ ـ ۳۵۸)

۷۔ اصحاب امام قائم کی قوت

امام زین العابدینؑ نے فرمایا ہے کہ جب ہمارے قائمؑ کا ظہور ہو گا تو خداوند عالم شیعوں سے عیب اور سستی کو ختم کردے گا ان کے دل کوہ آہنی کی طرح محکم ہونگے ان کے ہر ساتھی کو چالیس انسان کی قوت عطا ہوگی وہ روئے زمین پر حاکم ہوں گے۔
(خصال صدوق ج ۲ ـ ۵۴۱ منتھی الامال ۲۵۵)

امام صادقؑ نے فرمایا عصر کی عمر ظہور کے وقت چالیس سال سے

تجاوز نہ کرے گی یعنی وہ چالیس برس کی عمر کے ہو نگے بڑھاپے کا ان پر کوئی اثر نہ ہوگا اور نہ ظاہری حالت میں کوئی تبدیلی ہوگی۔
(سفینۃ البحار ج ا۔۵۰۴ منتھی الآمال ج۔۲،۴۵۴)

۹۔طوفان نوح سے چالیس سال قبل نسل قوم نوح کا منقطع ہونا

راوی کا بیان ہے کہ میں نے امام رضا سے پوچھا کہ طوفان نوح کے زمانہ میں دنیا کے تمام لوگوں کو کس وجہ غرق کیا جب کہ اس میں بہت سے بچے ایسے تھے جن کا کوئی گناہ نہیں تھا۔ جواب میں امامؑ نے فرمایا کہ اس وقت بچے نہیں تھے کیوں کہ خداوند عالم نے قوم نوح کی نسل اور عورتوں کے رحم کو چالیس سال سے عقیم بنادیا تھا تو ان کی نسل کا سلسلہ باقی نہیں تھا لہٰذا طوفان نوح میں بچوں کے علاوہ غرق ہوئے تھے خداوند عالم کسی ایسے شخص کو عذاب میں بتلانہیں کرتا ہے جو گناہ گار نہ ہو، قوم نوح کے باقی لوگ نبی وقت کی تکذیب کی بنا پر غرق ہو گئے اور جو لوگ باقی تھے وہ تکذیب کرنے والوں کی تکذیب پر راضی تھے اس لئے ڈوب گئے، کیونکہ راضی رہنے والا عمل کرنے والے کے مثل ہوتا ہے جناب نوح کے زمانہ میں طوفان اور آسمان سے بارش چالیس روز ہوتی رہی۔ (وسائل الشیعہ)

۱۰چالیس روز گریہ

جناب آدم فراق جنت میں چالیس دن روتے رہے، نیز جناب ہابیل کے قتل پر بھی حضرت آدم چالیس رات گریہ کرتے رہے۔
جناب یعقوبؑ جناب یوسف کے فراق میں روتے رہے۔
امام صادقؑ نے فرمائی کہ آسمان چالیس دن خون کے آنسو اور زمین سیاہی کے ساتھ امام حسین کی شہادت پر روتی رہی، آفتاب گہن کے ذریعہ رذیا اور ملائکہ نے چالیس روز امام کے لئے گریہ کیا۔
(تبصرۃ المومنین ۱۲۱)

۱۱۔نمرود کی چالیس سالہ بیماری

(نمرود کی حق دشمنی تکبر عزذر اور خدائی کے اعلان کے ساتھ گمراہی پھیلانے کی بنا پر) خداوند عالم نے ایک کمزور مچھر کو حکم دیا کہ وہ ناک سے اندر داخل ہوکر دماغ کی طرف جائے مچھر نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ وہ اس کی وجہ سے اتنا پریشان ہوتا تھا کہ کچھ لوگوں کو مامور کیا کہ وہ اس کے سر پر گرز گداں (یا جوتے) سے مارا کریں ہوسکتا ہے کہ سکون سے وہ چالیس برس اس حالت میں رہا ایمان نہیں لایا اور واصل جہنم ہوا۔ (حدیقۃ الشیعہ ۶۹۰ حجۃ البیضاء ۲۱۸)

۱۲۔چالیس سال میں عقل کا مکمل ہونا

مشہور ہے کہ اکثر انسان چالیس برس کی عمر میں کمال عقل کے مرحلہ پر پہونچ جاتے ہیں اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ زیادہ تر انبیاء چالیس برس کی عمر میں مبعوث بہ نبوت ہوئے۔ (تفسیر نمونہ ۲۱۔۳۲۸)

۱۳۔چالیسویں روز روح کا جسم سے قطع تعلق کرنا

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ موت کے تین روز بعد روح خدا کی بارگاہ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اپنے جسم کو دیکھے اجازت پا کر قبر کی جانب جا کر بدن کو اس حالت میں دیکھتی ہے کہ آب دماغ دونوں خاک کے نتھنوں سا خارج ہوتا ہے منہ اور کانوں سے جاری ہے تو وہ گریہ کرتی ہے اور بعض راز کی بات کہہ کر چلی جاتی ہے۔
پھر پانچویں روز اجازت طلب کر کے آتی ہے پھر راز کے امور کہتی ہے اور افسوس کرتی ہوئی چلی جاتی ہے۔
ساتویں روز آ کر پھر احوال پرسی کر کے چلی جاتی ہے پھر نہیں آتی ہے لیکن چالیس روز تک روح جسم سے رابطہ رکھتی ہے چالیس دن کے بعد روح کا تعلق بدن سے روز قیامت تک کے لئے ختم ہوجاتا ہے۔
(عشرات ۲۷۳)

۱۴۔مومن کے لئے زمین کا چالیس روز گریہ کرنا

رسول اکرم ﷺ نے جناب ابوذر سے فرمایا کہ جب مومن دنیا سے جاتا ہے تو زمین چالیس دن تک گریہ کرتی رہتی ہے۔ (عین الحیوۃ ۴۳۱)

اس کے علاوہ بھی عدد چالیس سے متعلق واقعات کتابوں میں موجود ہیں اختصار کے پیش نظر چودہ امور کا تذکرہ کیا گیا ہے۔



قسط نمبر: ۱۵۶

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اپنے شوہر بھیم سین کی یہ بات سن کر کہ اس نے کیچک کا کام تمام کر دیا ہے، خوشی اور مسرت سے اس کے جسم کا ہر خط شبنمی گلاب بن کر دہکنے لگا تھا، وہ آگے بڑھ کر بھیم سین سے کچھ کہنا چاہتی تھی پر بھیم سین فوراً حرکت میں آیا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ناچ گھر سے چلا گیا تھا۔ اس کے پیچھے پیچھے درو پدی بھی ناچ گھر سے باہر آئی اور ایک جگہ رک کر کھڑی ہوگئی اور انتظار کرنے لگی، تھوڑی دیر تک وہ وہیں کھڑی رہی اور جب اس نے اندازہ لگالیا کہ بھیم سین اپنے کمرے میں پہنچ گیا ہوگا تو وہ ناچ گھر سے ملحقہ کمروں کی طرف بڑھی جہاں ناچ گھر کے نگراں اور منتظمین رہتے تھے وہ ان کمروں کی طرف بڑھی اور ایک دروازے پر زوردار انداز میں دستک دینے لگی، تھوڑی ہی دیر بعد دروازہ کھلا اور ناچ گھر کے دو منتظمین باہر نکلے، رات کی تاریکی میں وہ درو پدی کو اپنے سامنے دیکھ کر حیرت اور تعجب سے پوچھنے لگے۔

”اے عورت تو کون ہے، رات کی تاریکی میں تم کس غرض سے یہاں آئی ہو؟“

اس پر درو پدی تھوڑا سا آگے بڑھ کر بولی۔ ”میرا نام سرندھری ہے، میں راج محل کے زنان خانے میں رہتی ہوں تم مجھے ضرور جانتے ہوں گے، شاید تمہیں خبر نہ ہوگی کہ رانی سداشنہ کا بھائی کیچک مجھے کئی دنوں سے اس امر پر مجبور کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ میں اس کے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو جاؤں جب کہ میں بار بار اس پر ظاہر کر چکی تھی کہ میں شادی شدہ عورت ہوں اور اگر اس نے مجھ پر بری نگاہ ڈالی تو میرے شوہروں میں سے کوئی نہ کوئی آکر ضرور اس کا خاتمہ کر دے گا، میری ان باتوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ برابر مصر رہا کہ میں اس کی محبت کا جواب دوں اور اس کے ساتھ شادی پر آمادہ ہو جاؤں لیکن جب میں نے ایسا کرنے سے انکار کیا تو آج رات وہ مجھے زبردستی اٹھا کر لے آیا، پر وہ ابھی اپنے ارادے کی تکمیل کرنا ہی چاہتا تھا کہ میرے شوہروں میں سے ایک یہاں پہنچ گیا اور اس نے کیچک کو مار مار کر موت کے گھاٹ اُتار دیا بس میں تم لوگوں کو یہی بتانا چاہتی تھی کہ کیچک نے میرے ساتھ برائی کرنا چاہی لہٰذا میرے شوہر نے اسے موت کے گھاٹ اُتار دیا لہٰذا تم اس کی لاش کو سنبھالو جو ناچ گھر میں پڑی ہے۔“

نگراں، درو پدی کے اس انکشاف پر دنگ رہ گئے تھے مگر درو پدی سے مزید کچھ پوچھنے کی بجائے انہوں نے اپنے دیگر ساتھیوں کو نیند سے اٹھایا اور اکٹھے ہو کر ناچ گھر میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دیکھا وہاں واقعی کیچک کی لاش پڑی ہوئی تھی لہٰذا وہ وہاں سے بھاگے اور راجہ اور رانی کے علاوہ وہ ریاست کے سرکردہ لوگوں کو اس کی موت کی اطلاع کرنے لگے تھے جب کہ درپدی خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔

راج محل اور ویرت میں صبح ہونے تک کیچک کے لئے ماتم کیا جاتا رہا، دوسرے دن جب کیچک کی لاش کو جلانے کے لئے لے جایا جا رہا تھا تو کیچک کے پانچ بھائی راجہ کے پاس آئے اس وقت بھیم سین بھی راجہ کے پاس کھڑا تھا اور اسے کھانے کے لئے مختلف اشیاء پیش کر رہا تھا، کیچک کے پانچ بھائیوں میں سے ایک نے جس کا نام اپا کیچک تھا، راجہ کو مخاطب کر کے کہا۔

”اے راجہ! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ہمارے بھائی کی قاتل آپ کے محل میں رہنے والی سرندھری نام کی وہ عورت ہے، ہمارا بھائی اس سرندھری کو پسند کرتا تھا اور اسے چاہئے تھا کہ ہمارے بھائی کے ساتھ شادی کر لیتی اسی میں اس کی بہتری، بھلائی اور خوشی تھی، پر جب ہمارا بھائی اسے اٹھا کر ناچ گھر میں لے گیا تو وہاں اس کا ایک شوہر اس کی مدد کے لئے آ گیا اور اس نے کیچک کو قتل کر دیا۔ اے راجہ! میں حیران اور

پریشان ہوں کہ اس کا صرف ایک شوہر کیچک کو کیسے قتل کرسکتا تھا، میرا دل کہتا ہے کہ ہمارے بھائی کے قتل کے سلسلہ میں ان گنت اور بہت بڑے ہاتھ ہیں لہٰذا ہم سب بھائیوں نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ یہ سرندھری چونکہ ہمارے بھائی کے قتل کی ذمہ دار ہے، اس لئے ہم اسے بھی اپنے بھائی کے ساتھ جلادیں گے۔ اسی سلسلہ میں ہم آپ سے اجازت طلب کرنے آئے ہیں کہ ہمیں سرندھری کو مرگھٹ کی طرف لے جانے کی اجازت دی جائے، یہاں ہم چتا میں اپنے بھائی کے ساتھ اس سرندھری کو بھی جلادیں گے۔"

اپا کیچک کی یہ تجویز سن کر راجہ کچھ دیر خاموش رہ کر سوچتا رہا، پھر وہ فیصلہ کن انداز میں بولا۔ "میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں، سرندھری کو واقعی کیچک کے ساتھ جلادینا چاہئے لہٰذا اس سرندھری کو اپنے ساتھ لے جاسکتے ہو لیکن میری بات دھیان سے سننا، سرندھری اس وقت اپنے کمرے میں ہیں، تم پانچوں بھائی جاؤ اور اسے اٹھا کر اپنے بھائی کی چتا کی طرف لے جاؤ پر ایک بات اپنے پلے باندھ کر رکھنا کہ سرندھری کو عام راستے سے چتا کی طرف نہ لے جانا اس طرح لوگوں میں جب یہ خبر پھیلے گی کہ سرندھری کو بھی کیچک کے ساتھ جلایا جانے لگا ہے تو لوگ ہمارے خلاف باتیں کریں گے، اس لئے کہ لوگوں میں یہ خبر پہلے ہی عام ہوچکی ہے کہ کیچک سرندھری کو بے آبرو کرنا چاہتا تھا، اس کے اس فعل پر لوگ اس سے نالاں ہیں، ہوسکتا ہے کہ اس وجہ سے شہر میں امن درہم برہم ہوجائے۔"

"اے راجہ!" اپا کیچک نے بڑی خوشی اور سکون میں راجہ کو مخاطب کرکے کہا۔ "ہم آپ کے ممنون ہیں کہ آپ نے ہمیں سرندھری کو کیچک کے ساتھ جلانے کی اجازت دے دی ہے۔ آپ بالکل بے فکر رہیں، ہم سرندھری کو یہاں سے اٹھا کر ایسے راستے سے چتا کی طرف لے کر جائیں گے کہ کوئی سرندھری کو دیکھ نہ سکے گا اور کسی کو خبر نہ ہونے پائے گی۔"

چنانچہ وہ سب بھائی وہاں سے حرکت میں آئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے دروپدی کے کمرے کی طرف جارہے تھے۔ پانچوں بھائی طوفانی انداز میں سرندھری کے کمرے میں داخل ہوئے اور اسے اٹھالیا۔ دروپدی نے اپنے طور پر مزاحمت کی اور اپنے آپ کو بچانے کی بے حد کوشش کی لیکن ان پانچوں کے سامنے اس کی حجت جواب دے گئی، چنانچہ وہ پانچوں اسے اٹھا کر چتا کی طرف لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔

بھیم سین نے بھی یہ سارا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا چنانچہ وہ دروپدی کو اٹھانے والے پانچوں بھائیوں سے پہلے ہی سنسان راستے میں آکر بیٹھ گیا، جب وہ پانچوں دروپدی کو ایک چارپائی پر رسیوں سے باندھ کر چتا کی طرف لے جارہے تھے تو ایک مناسب جگہ بھیم سین گھات سے نکلا اور اچانک اس نے پانچوں پر حملہ آور ہوکر انہیں موت کے گھاٹ اُتار دیا پھر اس نے جلدی جلدی دروپدی کو رسیوں سے آزاد کیا اور بولا۔

"دیکھو دروپدی میں اپنا چہرہ اور جسم کے زیادہ حصہ ڈھانپ کر ان بھائیوں پر حملہ آور ہوا ہوں اور کوئی مجھے پہچان نہیں سکا کہ حملہ آور کون ہے، تم فی الفور بھاگ کر راج محل کی طرف چلی جاؤ، میں بھی اپنے کمرے کی طرف جاتا ہوں، اس لئے کہ ہمارا یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا خطرے سے خالی نہیں ہے اگر کسی نے مجھے پہچان لیا تو لوگ یہ جان جائیں گے کہ کیچک اور اس کے پانچوں بھائیوں کا میں ہی قاتل ہوں۔" اتنا کہنے کے بعد بھیم سین بھاگتا ہوا وہاں سے چلا گیا تھا جب کہ دروپدی بھی پرسکون حالت میں وہاں سے چل گئی تھی۔"

جب یہ خبر راج محل اور لوگوں میں پھیلی کہ کیچک کے بھائیوں کو بھی گمنام حملہ آوروں نے قتل کردیا ہے جو سرندھری کو کیچک کی چتا کی طرف لے جارہے تھے تو نہ صرف یہ کہ راج محل میں بلکہ شہر میں بھی خوف پھیل گیا، سرندھری کا سامنا کرتے ہوئے لوگ ڈرنے لگے اور اسے کوئی مافوق الفطرت عورت خیال کرنے لگے تھے، ان حالات میں راجہ اپنی رانی سداشنہ کے کمرے میں آیا اور اسے مخاطب کرکے بولا۔

"سداشنہ! یہ سرندھری نام کی عورت بے حد خوبصورت ہے اور جو بھی اسے نظر بھر کر دیکھتا ہے اس کی محبت کا شکار ہوتا ہے اور اس کا گرویدہ ہوجاتا ہے تو پھر اس کے شوہر کہیں سے نمودار ہوتے ہیں اور اس سے محبت کرنے والے کو موت کے گھاٹ اتار دیتے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں کہ اس سرندھری کے شوہر اس کی حفاظت کرنے کے لئے اسی شہر میں بھیس بدل کر رہتے ہیں جب بھی اسے کوئی خطرہ لاحق ہوتا ہے وہ اس خطرے کو ٹال دیتے ہیں مجھے خدشہ ہے کہ یہ عورت ہمارے لئے کوئی مستقل خطرہ ثابت نہ ہو تو تم ابھی اور اسی وقت اسے بلاؤ اور اسے کہو کہ

اسے کافی پناہ دے دی گئی ہے لہٰذا اب اسے مزید یہاں نہیں رکھا جاسکتا، وہ محل کو چھوڑ دے اور جہاں بھی چاہے چلی جائے اگر تم اس عورت کو مزید یہاں رکھو گی تو میں سمجھتا ہوں یہ عورت ہمارے لئے مسائل ہی مسائل کھڑے کرے گی۔ اب میں جاتا ہوں میری غیر موجودگی میں اسے یہاں بلاؤ اور اسے کہو کہ اب وہ یہاں مزید نہیں رہ سکتی لہٰذا کسی اور پناہ گاہ کی تلاش میں نکل جائے۔''

راجہ کے جانے کے بعد سداشنہ نے دروپدی کو اپنے کمرے میں بلایا اور اسے مخاطب کر کے کہنے لگے، سرندھری اب تم مزید یہاں نہیں رہ سکتی ہو لہٰذا میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ کسی مناسب پناہ گاہ کی تلاش میں یہاں سے چلی جاؤ۔ سرندھری! تم ایک خوبصورت اور پرکشش عورت ہو اور ہمیں تمہاری طرف سے خدشہ اور خطرہ لاحق ہے اس لئے کہ جو بھی تمہاری طرف مائل ہوتا ہے تم اس کے لئے موت کا پیغام بنتی جارہی ہو، تمہاری خاطر میں اپنے سگے بھائی سے ہاتھ دھو بیٹھی اور تمہاری وجہ سے میرے پانچ سوتیلے بھائی بھی موت کی نذر ہوگئے، تم ایک سنگ دل عورت ہو اور تم نے میرے بھائی کی محبت اور چاہت کا مذاق اڑایا ہے۔ میں نے ایک اچھے جذبے اور نیک نیتی کے تحت تمہیں پناہ دے تھی لیکن تم نے مجھے یہ صلہ دیا ہے جو میرا سگا بھائی تھا اور ریاست کی فوج کا سپہ سالار تھا وہ بھی ضائع ہوا اور اس کے علاوہ تم نے میرے مزید پانچ بھائی بھی مجھ سے جدا کردیئے لہٰذا میں تم سے یہ کہتی ہوں کہ راج محل چھوڑ دو اور پناہ لینے کے لئے کہیں اور چلی جاؤ۔''

سداشنہ خاموش ہوئی تو دروپدی نے نہایت عاجزی سے اور کسی قدر روتی ہوئی آواز میں اس سے کہنا شروع کیا۔ ''سنو رانی! میں بے حد شرمندہ ہوں کہ میری وجہ سے آپ کی ریاست میں یہ حادثہ پیش آیا اور میری ہی وجہ سے آپ کو اپنے چھ بھائیوں سے ہاتھ دھونا پڑے، پر اے رانی! میں نے پہلے ہی آپ کو اور آپ کے بھائی کو بتادیا تھا کہ جو کوئی بھی مجھے بری نظر سے دیکھنے کی کوشش کرے گا میرے شوہر اسے موت کے گھاٹ اتار دیں گے۔ اے رانی! آپ کے بھائی نے میری اس نصیحت پر کوئی عمل نہ کیا اور وہ دیوانہ وار میرے پیچھے پڑ گیا لہٰذا وہ موت کا شکار ہوگیا۔ سنو رانی! آپ جانتی ہیں کہ ایک بدشگونی کے تحت مجھے ایک سال کے لئے یہاں چھوڑا گیا تھا اور وہ سال پورا ہونے میں اب صرف تیرہ دن باقی ہیں، میں آپ سے التماس کرتی ہوں کہ مجھے صرف تیرہ دن یہاں رہنے کی اجازت دے دیں اور اس کے بعد میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ یہ تیرہ دن پورے ہونے کے بعد میں خود بخود یہاں سے کوچ کر جاؤں گی۔ اے رانی! اس میں نہ صرف میری بلکہ تمہاری بھی بہتری ہے۔ اے رانی! میں یہ ۱۳ دن گزارنے کے بعد جب اپنے شوہروں کے پاس جاؤں گی تو وہ تم سے اور راجہ سے بے حد خوش ہوں گے اور آنیوالے دور میں وہ کسی مصیبت کے وقت تمہارے اور راجہ کے کام آسکتے ہیں۔'' دروپدی کی اس گفتگو پر رانی سداشنہ گردن جھکا کر کچھ سوچتی رہی پھر شاید اس نے کوئی آخری فیصلہ کیا اور دروپدی کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو سرندھری! تمہاری گفتگو سننے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تم اپنے یہ ۱۳ دن یہاں گزار سکتی ہو اور اس کے بعد تم اپنے شوہروں کے پاس چلی جانا لہٰذا اب تم یہاں سے جاؤ اور ساتھ ہی میں تم سے یہ کہوں گی کہ یہ جو مزید ۱۳ دن تم نے یہاں گزارنے ہیں اس دوران زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا کہ اپنے کمرے میں ہی رہنا ایسا نہ ہو کہ مزید کوئی حادثہ تمہاری وجہ سے یہاں پیش آئے۔''

سرندھری، سداشنہ کا یہ فیصلہ سن کر خوش ہوگئی تھی، اس نے سداشنہ کے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ ان ۱۳ دنوں میں کوشش کرے گی کہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت اپنے کمرے میں رہے، پھر وہ سداشنہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے نکل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆

لاشوں کی بستی کی طرح خاموش، چپ اور ویران رات قطرہ قطرہ ٹپکتی ہوئی اپنے انجام کو پہنچ گئی تھی پھر مشرق کی طرف سے رنگین، حسین اور سرشار صبح کی روشنیوں کا فشار شروع ہوا اور مہکتے شاداب کھیت کھل کھلا اٹھے تھے۔ رات کے جاگنے، چاند کے ڈوبنے اور صبح کے طلوع ہونے کے بعد ٹوٹے رشتے اور بھولے نام پھر استوار ہونے لگے تھے۔ یوناف اور بیوسا سرائے کے اپنے کمرے میں بیٹھے آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ یوناف ایک دم خاموش ہوگیا، کیوں کہ اہلیکا نے اسی لمحے ملائم لمس یوناف کی گردن پر دیا تھا۔ یوناف کو خاموش ہوتے دیکھ کر بیوسا بھی سمجھ گئی تھی کہ یوناف سے اہلیکا مخاطب ہورہی ہے لہٰذا اس نے بھی سلسلہ کلام

بند کر دیا تھا۔ یوناف کی گردن پر اپنا لمس دینے کے بعد ابلیکا نے یوناف کو مخاطب کیا۔

"سنو یوناف، جس کام پر تم نے مجھے لگایا تھا، میں اس کام کی صحیح طور پر تکمیل تو نہیں کر سکی، پر میں ایک نشاندہی ضرور کر سکتی ہوں۔ سنو یوناف! میرا خیال ہے کہ سرائے میں لوگوں کے حلیے بگاڑ کر انہیں قتل کر دیا جاتا رہا ہے تو یہ کام خود عارب کر رہا ہے یا پھر اپنی نیلی دھند کی قوتوں سے لے رہا ہے، تم جانتے ہو کہ عارب، نبیطہ کے ساتھ دریائے گنگا کے کنارے ماہی گیروں کی بستی میں رہتا تھا لیکن اب وہاں کی رہائش ترک کر کے وہ یہاں آ گیا ہے۔ اس سرائے کے بالکل سامنے ملاحوں اور ماہی گیروں کی جو بستی ہے وہ وہیں رہنے لگے ہیں۔ میں نے خود ان دنوں کو اس ملاحوں کی بستی میں دیکھا ہے اور انہیں یہاں دیکھنے کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سرائے میں جو لوگوں کو قتل کیا گیا ہے اس میں ضرور عارب اور نبیطہ کا ہاتھ ہے۔"

ابلیکا کے اس انکشاف پر یوناف تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "ابلیکا! تم نے صحیح کہا، اس کام میں ضرور عارب اور نبیطہ ملوث ہو سکتے ہیں اور سنو آج اس سرائے کے اصطبل میں تین گھوڑوں کو قتل کیا گیا ہے۔ اب تمہارے اس نئے انکشاف پر میں اور بیوسا بستی کی طرف جاتے ہیں اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرتے ہیں کہ عارب اور نبیطہ کہاں رہتے ہیں اور یہ کام ہم ان کی نگاہوں سے اوجھل رہ کر کریں گے۔"

اپنے کمرے سے نکل کر یوناف اور بیوسا جب سرائے کے صحن میں جمع ہونے والے لوگوں کے پاس آئے تو اتنے میں ایک نوجوان بھاگتا ہوا سرائے میں داخل ہوا اور وہاں جمع لوگوں بدحواسی میں بتانے لگا کہ گھوڑوں کے مرنے کے ساتھ ساتھ میں تمہیں ایک اور بری خبر سناتا ہوں، آج رات دریائے گنگا کے کنارے ملاحوں کی بستی میں بھی ایک کشتی کے اندر چار مچھیروں کو بری طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ وہ لوگ رات کے وقت مچھلیاں پکڑ رہے تھے کہ کوئی مافوق الفطرت قوت ان پر حملہ آور ہوئی اور چار مچھیروں کا کام تمام کر کے رکھ دیا، یہ خبر سن کر وہاں جمع ہونے والے لوگوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی تھی، دکھ اور افسوس میں یوناف اور بیوسا کی گردن بھی جھک گئی تھی، پھر وہ دونوں ایک دوسرے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سرائے سے نکل گئے تھے۔

یوناف اور بیوسا کے نکلنے کے تھوڑی ہی دیر بعد عزازیل سرائے میں داخل ہوا اور لوگوں کو مخاطب کر کے بلند آواز میں کہنے لگا۔ "اے لوگو! میری بات غور سے سنو، میں تمہاری تکلیفوں اور تمہارے دکھوں کا ایک حل لے کر آیا ہوں۔"

عزازیل کی یہ گفتگو سن کر آپس میں گفتگو کرتے ہوئے لوگ چپ ہو گئے اور ہمہ تن متوجہ ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ اس پر عزازیل پھر ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "سنو لوگو میرا نام عزازیل ہے اور میں ایک بے مثل ستارہ شناس ہوں، مجھے یہ جان کر دکھ ہوا ہے کہ گزشتہ دو روز سے سرائے میں لوگوں کو قتل کیا جاتا رہا ہے اور آج اس سرائے کے اصطبل میں کچھ لوگوں اور گھوڑوں کو بھی موت کے گھاٹ اُتارا گیا ہے اور گنگا کے ساحل پر ماہی گیروں کو قتل کر دیا گیا ہے۔ سنو لوگو! تم میرے ایک سوال کا جواب دو تو میں تمہارے ان دکھوں کا حل تلاش کر سکتا ہوں میں ایک ایسے شخص کو جانتا ہوں جو ایسے کام کر کے سکھ اور سکون حاصل کرتا ہے۔"

اس پر کچھ لوگوں نے عزازیل کو مخاطب کر کے کہا۔ "پوچھو تم کیا چاہتے ہو؟"

اس پر عزازیل کہنے لگا۔ "پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ اس سرائے میں کوئی ایسا جوان مقیم ہے جس کا نام یوناف ہو اور اس کے ساتھ کوئی ایسی لڑکی بھی ہو جس کا نام بیوسا ہو۔" سرائے کے ملازموں میں سے چند ملازم بیک وقت بولنے لگے، ان کی بات سن کر عزازیل فیصلہ کن انداز میں کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

سورۂ ''الغاشیہ'' کے خادم جن ''ولطیش'' کو بلانے کا عمل

رات علیحدہ صاف اور پاکیزہ کمرہ میں پہلے سے تیار کردہ سفید جائے نماز بچھائیں اور احرام زیب تن کر کے پہلے دو رکعت نماز توبہ پھر دو رکعت نماز برائے ایصال ثواب تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر دو رکعت نماز حاجت برائے حاضری سورۂ ''الغاشیہ'' کے خادم جن ولــطیــش کی نیت سے ادا کریں، اب مکمل حصار باندھ کر سورہ ہذا کو پڑھیں، جب سورہ ہذا ختم ہو تو تین مرتبہ عمل تسخیر پڑھیں۔اسی طرح آپ سات یا گیارہ دن میں سورۂ ''الغاشیہ'' کی تعداد ۳۷۴۴۹ کو پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ اعظیم جن ''ولطیش'' کی حاضری ہوگی، حاضری ہونے پر بڑی ہوشیاری کے ساتھ عہد و پیمان کریں، بعد چلہ آپ سورہ مع عمل تسخیر کو ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تاکہ عمل ہذا کی روحانیت و نورانیت آپ کے پاس رہے گا۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔بسم اللہ الرحمن الرحیم. عزمت علیکم یا ولطیش حاضر شو بحق سورۃ الغاشیہ بحق سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق تورات وانجیل بحق زبور وقرآن مجید المدد یااللّٰہ یااللّٰہ یااللّٰہ .

☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

گائے کے نام پر پہلے مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا تھا
اب دلتوں کو مارا جارہا ہے، مولانا حسن الہاشمی

دیوبند۔22 جولائی (رضوان سلمانی)

عالمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ان دنوں ملک کی صورت حال اچھی نہیں ہے، گائے کے نام پر پہلے مسلمانوں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا تھا اب دلتوں کو مارا جارہا ہے۔ مولانا نے کہا کہ جو لوگ ''گائے ماتا'' کی رٹ لگاتے ہیں وہ خود گائے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے، وہ گائے کو اسی وقت تک اپنے کھونٹے سے باندھے رکھتے ہیں جب تک وہ دودھ دیتی ہے اس کے بعد بے چاری یہ ماں سڑکوں پر بھٹکتی ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سو برس پہلے کہہ دیا تھا کہ گائے کا گوشت بیماری لاتا ہے اور اس کا دودھ شفایاب بنتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ گائے کا گوشت والے ہندو ہوں یا مسلمان اسلام کی منشا کے خلاف چل رہے ہیں لیکن بدنام صرف وہ ہو رہے ہیں جو اسلام سے وابستہ ہیں۔ مولانا نے کہا کہ اس ملک میں مسلمانوں اور دلتوں کے خلاف جو سازشیں ہو رہی ہیں وہ سازش اس ملک کی پرم پراؤں کا قتل کر رہی ہیں۔ دادری سانحہ کے بعد گجرات اور پونا میں جو دلتوں پر ظلم ہوئے ہیں وہ اس ملک کے سیکولرازم کے خلاف ایک وارننگ ہے۔ مولانا نے کہا کہ اس وقت تمام مسلمانوں کو دلتوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنی چاہئے، مظلوم کوئی بھی ہو اس کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنا اسلام کی بنیادی تعلیمات میں شامل ہے۔ مولانا نے کہا کہ دلتوں کو بھی یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ان کو عزت دامن اسلام ہی سے نصیب ہوسکتی ہے کیوں کہ اسلام ہی دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جو چھوت چھات اور بھید بھاؤ کی کھل کر مخالفت کرتا ہے، دنیا بھر کی مسجدیں اس بات کی گواہ ہیں کہ ایک امام کے پیچھے امیر غریب، جاہل، عالم فقیر، بادشاہ، عثانی، انصاری، افسر، چپراسی نماز پڑھتے ہیں اور ان کے درمیان بھید بھاؤ نہیں ہوتا۔ مولانا نے کہا کہ ہندوستان میں آج بھی لاکھوں مندر ایسے موجود ہیں جن میں دلتوں کو گھسنے کی اجازت نہیں ہے۔ مولانا حسن الہاشمی نے کہا ابھی حال ہی میں بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایک بڑے لیڈر نے مایاوتی پر جاہلانہ حملہ کیا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کی نظروں میں آج بھی دلتوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے، آج بھی ٹھوکروں میں رہتے ہیں اور ان کے خلاف برے برے الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں اور ان کو تحقیر و تذلیل کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ مولانا ہاشمی نے کہا کہ اگر دلت اور مسلمان سنجیدگی کے ساتھ ایک ہو جائیں اور اپنے ان ہندوؤں کو بھی شامل کر لیں جو صاف ستھری سوچ رکھتے ہیں تو اس ملک کی نیا پار ہوسکتی ہے ورنہ فرقہ پرستی کی گھن گرج اور ناجائز قسم کے شور وغل کی وجہ سے اس بات کا اندیشہ پیدا ہو رہا ہے کہ اس ملک کے تانے بانے نہ بکھر جائیں۔ آج ہمارا ملک فرقہ پرستی کی وجہ سے خطرات کے دہانہ پر کھڑا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993

کتاب کیلئے رابطہ کریں

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

https://www.facebook.com/groups/



Photex



freeamliyatbooks/

محسنِ ملت استاذ العالمین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام 1000/= روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

نومبر سنہ ۲۰۱۶ء

رشتوں میں کڑواہٹ کی ایک وجہ یہ
بھی ہے کہ کوئی بھی چھوٹا کسی بڑے
کے سامنے جھکنے کو تیار نہیں ہوتا

اگر آپ اپنے رب کے اور اپنے درمیان
حائل تمام دیواروں کو گرا دینا چاہتے ہیں
تو اس رسالے کو پابندی سے پڑھیے

عاطف ہاشمی

RS.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

روحوں کو مہکا دینے والی باتیں

بقلم خاص

☆ جو شخص اپنے ساتھ انصاف نہیں کرسکتا وہ دنیا میں کسی کے ساتھ بھی انصاف نہیں کرسکتا اور اپنے ساتھ انصاف یہ ہے کہ انسان اپنی صحت کا خیال رکھے اور خود کو ان گناہوں سے بچائے جو نفس پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں اور جن کی وجہ سے انسانی ضمیر کا قتل عام ہوتا ہے۔

☆ کسی کے عیب تلاش کرنے والے اور خامیوں پر اُنگلی اٹھانے والے بدخواہ ہوتے ہیں، دوست اس کو کہتے ہیں جو خامیوں کی اصلاح کی فکر کرے اور برملا کسی کی خوبیوں کا اعتراف کرے سامنے بھی اور پیٹھ پیچھے بھی۔

☆ کسی کے غم پر اظہار افسوس کرنا کمالِ انسانیت نہیں ہے، کمالِ انسانیت یہ ہے کہ کسی کی خوشیوں پر انسان خوشی کا اظہار کرے اور اس کی خوشیوں میں دل سے شامل رہے۔

☆ حسد ایک ایسی آگ ہے جس میں حاسد کو دن رات جلنا پڑتا ہے، حاسد کو جلنے اور جھلسنے کے سوا کچھ نہیں ملتا اور کبھی کبھی محسود کی راحتیں اور خوشیاں قدت تاحدِ نظر پھیلا دیتی ہے، کسی سے حسد کرنے والے درحقیقت خود اپنے دشمن ہوتے ہیں اور اپنی دنیا اور عاقبت کو تباہ کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

☆ اس کسان کو بے وقوف سمجھا جاتا ہے جو جو بو کر گیہوں کاٹنے کی خواہش رکھتا ہے لیکن اس دنیا میں ہزاروں انسان ایسے ہیں جو کانٹے بو کر پھول کاٹنے کی اور برائیاں بو کر بھلائیاں کاٹنے کے آرزومند نظر آتے ہیں۔

☆ ہر پھل اپنے درخت سے پہچانا جاتا ہے، دوراندیش ہیں وہ ماں باپ جو اولاد پیدا کرنے سے پہلے خود کو سدھار لیتے ہیں اور اپنی اولاد کی اچھی پہچان بننے کی خاطر اپنے نفس کا گلا گھونٹ دیتے ہیں۔

☆ قرابت داریاں اس لئے اپنی اہمیت کھو بیٹھیں کہ بڑے اور چھوٹے کا احساس ختم ہوگیا اور رشتے اس لئے پامال ہوگئے کہ لوگوں نے ایک دوسرے کے سامنے اپنی گردن جھکانے کو عیب سمجھ لیا۔

☆ زندگی اللہ کی عطا کردہ ایک نعمت ہے اور اچھی زندگی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ خود بھی جیو اور دوسروں کو بھی جینے دو۔

☆ دوراندیش ہیں وہ لوگ جو دوسروں کے ماں باپ کی عزت کرتے ہیں، انہیں اسی دنیا میں اس کا صلہ یہ ملتا ہے کہ لوگ ان کے ماں باپ کی عزت کرنے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔

☆ دوسروں پر کیچڑ اُچھال کر تعریفی کلمات کا انتظار کرنے والا نرا بے وقوف ہے۔

☆ زندگی ایک محبت ہے اور محبت ہی کا نام زندگی ہے، پرسکون زندگی ان لوگوں کا حصہ بنتی ہے جو سب سے محبت کرتے ہیں، محبت کبھی ناکام نہیں ہوتی، محبت اپنا انعام خود ہوتی ہے، جس کے پاس محبت کی دولت ہو اس کو کسی اور دولت کی ضرورت نہیں۔

☆ کم آمدنی پر زیادہ خرچ کرنے والا صرف مقروض ہی نہیں بنتا بلکہ وہ دنیا کی نظروں سے بھی گر جاتا ہے اور دنیا اس پر رحم کھانے سے زیادہ اس کی عاقبت نااندیشی کا تذکرہ کرتی ہے۔

☆ دوسروں کے لئے گڑھے نہ کھودو، ایک دن ان گڑھوں میں خود کو بھی گرنا پڑے گا۔

☆ بڑائی یہ نہیں ہے کہ تم دوستوں کی مدد کرو، بڑائی یہ ہے کہ جب دشمن کسی طوفان کی زد میں ہو تو تم اس کو بچانے کے لئے سمندر میں کود پڑو۔

☆ اگر یہ چاہتے ہو کہ تمہاری عمر چاند ستاروں سے بھی بڑی ہو تو پھر اچھے کام کرو تاکہ تمہارے اچھے کارناموں کی وجہ سے تمہیں رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے اور تم مر کر بھی زندہ ہی رہو۔ ☆☆☆

مختلف پھول

سب سے بڑی نیکی

☆حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے تعلق جوڑے۔

☆عبداللہ بن دینار حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آدمی عبداللہؓ کو مکہ کے راستے میں ملا۔ حضرت عبداللہؓ نے اس کو سلام کیا اور اس کو اپنے گدھے پر سوار کیا جس پر خود سوار تھے اور اس کو وہ عمامہ عنایت کیا جوان کے سر پر بندھا ہوا تھا، عبداللہ بن دینار کہتے ہیں کہ ہم نے ان سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو بھلا کرے، یہ دیہاتی لوگ تو معمولی چیز پر بھی راضی ہو جاتے ہیں (اور آپ نے اس کو اپنا عمامہ عنایت فرمادیا) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا اس کا باپ میرے والد کا دوست تھا اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے، بے شک سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوستوں سے بھلائی کا سلوک کرے۔

انمول موتی

☆ضد اور ہٹ دھرمی صحیح رائے کو دور کر دیتی ہے۔

☆دل زبان کی کھیتی ہے اس سے اچھی باتوں کی تخم ریزی کرو، دانے جب نہ اگیں گے کچھ نہ کچھ تو ضرور اگیں گے۔

☆یہ زندگی ہماری خواہشات کے مطابق نہیں ہوتی جہاں ہماری پسند کی چیز ہمیں میسر نہ آئے یا کھو جائے صبر وہاں کام آتا ہے۔

☆کسی کی حوصلہ شکنی نہ کرو، کیا پتہ وہ اپنی آخری امید لے کر آیا ہو۔

☆اگر آپ سب کچھ کھو چکے ہیں تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں کیوں کہ جو سب کچھ کھو دیتا ہے اس کے پاس پانے کے لئے پوری دنیا ہوتی ہے۔

خواہش

☆انسان کی خواہشات سے اللہ کو دلچسپی نہیں ہے وہ اس کی تقدیر اپنی مرضی سے بناتا ہے اسے کیا ملتا ہے اور کیا نہیں ملتا اس کا فیصلہ وہ خود کرتا ہے۔ جو چیز آپ کو ملتی ہے اس کی آپ خواہش کریں یا نہ کریں وہ آپ ہی کی ہے وہ کسی دوسرے کے پاس نہیں جائے گی مگر جو چیز آپ کو نہیں ملتی وہ کسی کے پاس بھی چلی جائے مگر آپ کے پاس نہیں آئے گی۔ انسان کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ جانے والی چیز کے غم میں مبتلا رہتا ہے، آنے والی چیز کی خوشی اسے مسرور نہیں کرتی۔

لفظ لفظ موتی

☆انسان دکھ نہیں دیتا، انسان سے وابستہ امیدیں دکھ دیتی ہیں۔

☆اپنے دشمن کو ہزار موقع دو کہ وہ آپ کا دوست بن جائے مگر دوست کو ایک موقع بھی نہ دو کہ وہ آپ کا دشمن بن جائے۔

☆اخلاق کے دائرے میں رہو، اخلاق وہ ہیرا ہے جو پتھر کو کاٹ سکتا ہے۔

☆ہمیشہ سمجھوتہ کرنا سیکھو کیوں کہ تھوڑا سا جھک جانا کسی رشتہ کو ہمیشہ کے لئے توڑنے سے بہتر ہے۔

مہکتے الفاظ

ایڑیاں اٹھا کر چلنے سے بونے قد آور نہیں ہو جاتے۔

زندگی کی خوشبو

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

☆ زندگی میں دو باتیں تکلیف دیتی ہیں ایک جس کی خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری جس کی خواہش نہ ہو اس کا مل جانا۔

☆ دو چہرے انسان کو کبھی نہیں بھولتے، ایک مشکل میں ساتھ دینے والا، دوسرا مشکل میں ساتھ چھوڑنے والا۔

☆ ایک بات ہمیشہ یاد رکھو کہ کبھی کسی کو دھوکہ نہ دینا، دھوکے میں بڑی جان ہوتی ہے، یہ کبھی نہیں مرتا گھوم پھر کر ایک دن واپس آپ کے پاس پہنچ جاتا ہے کیوں کہ اس کو اصل ٹھکانہ کی پہچان اور اس سے بڑی محبت ہوتی ہے۔

اچھی باتیں

☆ مسکراہٹ وہ واحد لباس ہے جو ہمیشہ فیشن میں رہتا ہے۔

☆ اپنے چہرے پر مسکراہٹ کا میک اپ اس طرح سجا دیں کہ اس پر دکھوں کی جھریاں نمایاں نہ ہوں۔

☆ چہرے ہم اس وقت نکھار سکتے ہیں جب ہمارے پاس ایک عدد چہرہ ہو۔

☆ زندگی کے رنگ محل میں اگر صحت کا رنگ نہ ہو تو وہ ویران لگتا ہے۔

اقوال زرّیں

☆ اگر تاجر عالم نہیں ہے تو وہ بار بار سود میں مبتلا ہوتا رہے گا۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ غیر عالم ہمارے بازاروں میں تجارت نہ کرے (یعنی جو تجارت کے مسائل سے واقف نہ ہو) (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ بازاروں کی صورتوں کو نہ دیکھو ان کے کپڑوں میں سانپ ہوتے ہیں، رئیسوں کے پڑوس میں بھی نہ رہا کرو، بازاری قاریوں اور سرمایہ دار مولویوں سے پرہیز کرو۔ (حضرت سفیان ثوریؒ)

☆ وہ تاجر و مال دار مراد ہیں جو تجارت میں احکام خداوندی کی پرواہ اور حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر جھوٹ، بے ایمانی اور بد دیانتی کے ساتھ مال جمع کرتے ہیں اسی طرح بازاری قاریوں اور سرمایہ دار مولویوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو قرآن و حدیث کو دنیا کمانے کا ذریعہ بناتے ہیں، اسی لئے مالداروں کی خوشامد میں لگے رہتے ہیں، ایسے علماء اور قراء سے بچنا مناسب ہے۔

☆ حلال روزی کمانا ایک پہاڑ کو دوسرے پہاڑ کی طرف منتقل کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ (ابن عباس رضی اللہ عنہ)

☆ صدقہ فقیر کے سامنے عاجزی سے باادب پیش کرو کیوں کہ خوش دلی سے صدقہ دینا قبولیت کا نشان ہے۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ گناہ سے توبہ کرنا واجب ہے مگر گناہ سے بچنا واجب تر ہے۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے، کیوں کہ نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق وہ ہیں جو زندہ اور برہنہ ہیں۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

☆ صبر کی دو قسمیں ہیں ایک ناپسندیدہ چیز ملنے پر اور دوسرا محبوب چیز نہ ملنے پر۔

☆ اپنے آپ کو بہتر سمجھ لینا جہالت ہے، ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھنا چاہئے۔

☆ اگر برائی کو ابتدا میں نہ روکا جائے تو وہ آہستہ آہستہ ضرورت بن جاتی ہے۔

☆ معاشرے پر تمہارا اس سے بڑا کوئی احسان نہیں ہوسکتا کہ تم خود سنور جاؤ۔

☆ دو بھائیوں میں صلح کرادینا نماز، روزہ اور صدقے سے بڑی نیکی ہے۔

☆ دوسروں کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا خیال رکھنے سے بری بڑی محبتیں جنم لیتی ہیں۔

☆ آپ کا ایک لفظ زخم بھی لگا سکتا ہے اور مرہم بھی بن سکتا ہے، اختیار آپ کے پاس ہے۔

☆ زندگی کا ہم پر کتنا بڑا احسان ہے کہ وہ ہم سے صرف ایک بار روٹھتی ہے۔

☆ کچھ لوگ محبت بھرے خطوں کی طرح ہوتے ہیں کہ جنہیں بار بار پڑھ کر بھی دل نہیں بھرتا۔

☆ کچھ لوگ نگاہ کی طرح ہوتے ہیں کہ جو اگر ساتھ ہوں تو اندھیروں میں بھی منزلیں مل جاتی ہیں۔

☆ کچھ لوگ گھر کی طرح ہوتے ہیں، وہ چاہے کتنا بھی دور کیوں نہ ہوں، دل ان کی روح میں سمٹ جانے کو بے چین رہتا ہے۔

رہنما باتیں

☆ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہوگیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔

☆ تمہیں اس دن پر رونا چاہئے جو تم نے نیکی کے بغیر گزار دیا۔

☆ انسان خود عظیم نہیں ہوتا بلکہ اس کا کردار عظیم ہوتا ہے۔

☆ جہاد کفار جہاد اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر۔

☆ عورت کے حقوق کا سب سے بڑا علمبردار اسلام ہے۔

☆ مال کو ضائع نہ کرو، مال ضائع کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

☆ ڈوبنے والے کے ساتھ ہمدردی کا یہ مطلب نہیں کہ تم خود ڈوب جاؤ بلکہ تیر کر اس کو بچانے کی کوشش کرو۔

☆ دنیا میں آزادی انسان کا بنیادی حق ہے۔

☆ جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہتے ہیں ان کے دوست بنو۔

☆ نفرت دل کا پاگل پن ہے۔

☆ دوسروں کی فکر میں اپنے آپ کو مت بھول۔

☆ گناہ کے بعد ندامت بھی توبہ کی شاخ ہے۔

☆ شکوہ وشکایت کا ترک کردینا بھی صبر کی نشانی ہے۔

☆ زبان اکثر آدمی کو مصیبت میں پہنچاتی ہے۔

☆ بدکلامی جانوروں کو بھی پسند نہیں۔

☆ جسے ہارنے کا خوف ہے وہ ضرور ہارے گا۔

☆ میں شکست کے لفظ سے آشنا نہیں۔

☆ نیک نامی انسان کا زیور ہے۔

☆ جھوٹ تمام گناہوں کی ماں ہے۔

☆ شریعت پر عمل کرنے میں مسلمانوں کے لئے امن ہے۔

☆ انسان کو عمل پر اختیار ہے اس کے نتیجے پر نہیں۔

☆ دشمن ایک بھی بہت ہے اور دوست زیادہ بھی کم ہیں۔

☆ جس نے آرزوؤں کو طویل کیا اس نے عمل کو خراب کیا۔

☆ ستارے آسمان کی زینت ہیں اور تعلیم یافتہ لوگ زمین کی زینت ہیں۔

☆ صندل اس کلہاڑی کا منہ بھی خوشبودار کردیتا ہے جو اسے کاٹتا ہے۔

بیوی کی نظر سے

کیا آپ نے اپنی بیوی کی نظر سے دنیا کو دیکھا ہے؟ تو ایک بار دیکھیں تو آپ کو پتہ چلے گا۔

☆ دنیا کا سب سے پرفیکٹ آدمی اس کا باپ۔

☆ دنیا کا سب سے دکھی شوہر اس کا بھائی

☆ دنیا کا سب سے خوبصورت لڑکا اس کا چھوٹا بھائی۔

☆ دنیا کا سب سے خوش نصیب آدمی اس کا بہنوئی۔

☆ دنیا کا سب سے عقل مند آدمی اس کا ماموں۔

☆ دنیا کا سب سے مطلبی 'جھوٹا' کنجوس اور بے کار آدمی اس کا شوہر۔ میں نے اتنی ہی ریسرچ کی ہے ابھی تک۔

میرا تعارف

میرا نام .... مشرقی لڑکی

میری زندی .... وفاداری

میرا لباس .... شرم وحیا

میری سوچ .... بزرگوں کا فیصلہ

میرا کام .... سب کی بھلائی

میرا سرمایہ .... یادیں اور کتابیں

میری دوست .... میری ماں اور میری تنہائی

میری پسند .... میرا بچپن

میرے جذبات .... وطن سے محبت

میری آواز .... برائی روکنے کے لئے پکارنا

میرا ہتھیار .... میرا قلم

لاکھوں کی ایک بات

☆کم بولنے والے نہایت طاقت ور ہوتے ہیں۔

☆وہم سب سے بڑی بیماری ہے۔

☆صاف پانی اور گہری نیند سب سے اچھے ٹانک ہیں۔

☆تندرستی مفت میں ملتی ہے، بیماری لوگ خود خرید لیتے ہیں۔

☆تمہارا جسم اللہ کی امانت ہے اسے کمزور نہ ہونے دو۔

☆تھوڑا کھاؤ گے تو کبھی نہیں پچھتانا پڑے گا۔

☆ہنسی انسانی جسم کی مشین کے لئے تیل کا کام کرتی ہے۔

☆تندرستی اور خوبصورتی کی آدھی جان "صفائی" ہے۔

☆دوا کرنے سے پہلے اپنی غلطیوں کو سدھارنے کی عادت ڈالو۔

☆علاج سے پرہیز آسان ہے۔

☆پاؤں کے تلوے صاف رکھنے سے دماغ صاف رہتا ہے۔

☆جسمانی تندرستی دنیا بھر کے مال ودولت سے زیادہ قیمتی ہے۔

☆موت ذی نفس کا ایک بے خبر ساتھی ہے۔

☆اللہ تبارک وتعالیٰ کے نزدیک سب سے پیاری بات یہ ہے کہ اولاد اپنے والدین کی اطاعت گزار رہے۔

☆عورت کے بغیر گھر ایک ویران قبرستان کی مانند ہے۔

☆سخت سے سخت دل انسان کو عورت کے آنسوؤں سے موم کیا جاسکتا ہے۔

منتخب اشعار

غم کے موسم میں پڑا خود کو ہنسانا صاحب
کتنا مشکل ہے یہاں حال چھپانا صاحب

☆

لگے جو تیر سے اک دن وہ بھر ہی جاتا ہے
زباں کا زخم ہمیشہ ہرا دکھائی دے

☆

حالِ دل پھر سے آنکھوں کو کہنا پڑا
ساتھ ہی دے نہ پائی زباں آج بھی

☆

کہ تری طرح میں خود کو بدل بھی سکتا ہوں
مگر نہیں ہے بدلنا مرے اصولوں میں

☆

سنے گا حال تمہارا بار بار کوئی
بڑے نصیب سے ملتا ہے غمگسار کوئی

☆

مجھے بتادے کہ اب کونسی دعا مانگوں
تو میرے پاس ہے سب کچھ ہے اور کیا مانگوں

☆

یہ مشورہ ہے چراغوں کہ تم ہی بجھ جاؤ
یہاں پڑا ہی کٹھن ہے ہوا کو سمجھانا

وفا

☆وفا وہ پھول ہے جو محبت کے دامن میں آنے سے پہلے ہی چھا جاتا ہے۔

☆وفا ایک آئیڈل ہے جو کبھی محبت کو حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆وفا وہ منزل ہے جس کا پتہ محبت آج بھی ڈھونڈ رہی ہے۔

قسط نمبر:۶

اسم اعظم

حسن الہاشمی

بے شمار محدثین اور مفسرین کا خیال ہے۔ ''اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم'' ہی اسم اعظم ہے۔ اس اسم کی برکت سے پروردگار عالم اپنے بندوں کی دعاؤں کو فی الفور قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے بندوں کی توقع سے زیادہ عطا کرتا ہے۔

حضرت امام فخر الدین رازیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر صحابہ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے کہ غزوۂ بدر کے موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم دوران جہاد تپتی ہوئی زمین پر سجدہ ریز ہوکر ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم'' لاتعداد مرتبہ پڑھتے تھے، پھر اپنی کامیابیوں کی دعا کیا کرتے تھے۔ اسلام کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ کفار ومشرکین کے مقابلہ میں صحابہ کی تعداد بہت کم تھی اور صحابہ کے پاس لوازمات جنگ بھی برائے نام تھے لیکن صحابہ کو شاندار فتح نصیب ہوئی اور مسلمانوں کا سر اونچا رہا۔ یہ دراصل صحابہ کے جذبۂ جہاد کے ساتھ اللہ کا فضل وکرم تھا اور دعاؤں کی برکت تھی۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ میرا اپنا ذاتی خیال یہ ہے کہ اسم اعظم الحی القیوم ہی ہے۔ میں نے اس اسم کے ذریعہ جب بھی کوئی دعا کی ہے وہ قبول ہوگئی ہے۔

علامہ عزیزیؒ شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں کہ اکثر محققین کا ذہنی رجحان یہ ہے کہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْم ہی اسم اعظم ہے، وہ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم کا ذکر قرآن حکیم میں تین جگہ ہوا ہے۔ سورۂ بقرہ میں، سورۂ آل عمران میں اور سورۂ طٰہٰ میں۔ تفسیر البیان میں صاحب تفسیر نے فرمایا ہے کہ اکثر علماء اور اکثر محدثین نے ''یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم'' کو اسم اعظم قرار دیا ہے، چنانچہ اکثر اکابرین نے اس اسم کے ذریعہ اپنے رب سے دعائیں کی ہیں جو بہ فضل تعالیٰ قبول ہوئی ہیں۔ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ آصف بن برخیا نے جو دعا مانگی تھی وہ یاحی یاقیوم کے وسیلہ سے مانگی تھی۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے اپنی مشہور زمانہ تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کا دربار لگا ہوا تھا جس میں ہزاروں انسان اور ہزاروں جنات موجود تھے، انسانوں اور جنوں کو حضرت سلیمان علیہ السلام نے ایک خاص مقصد کے لئے جمع کیا تھا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے حاضرین سے مخاطب ہوکر کہا۔ کہ تم میں سے کون شخص ایسا ہے کہ جو ملکۂ بلقیس کا تخت میرے سامنے لاکر حاضر کرے۔

یہ سن کر ایک جن نے کہا کہ حضور! آپ کا دربار ختم ہونے سے پہلے میں ملکہ کا تخت حاضر کردوں گا اور میں یہ وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے تخت میں جو ہیرے جواہرات جڑے ہوں گے ان کو لالچ کی نظروں سے نہیں دیکھوں گا اور نہ ہی کسی طرح کی کوئی خیانت کروں گا۔

جن کی بات سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میرا دربار تو ۱۲ گھنٹوں تک جاری رہتا ہے، یہ وقت تو بہت زیادہ ہے، مجھے اس سے کم وقت میں اس کا تخت چاہئے۔ یہ بات واضح ہے کہ ملکہ سبا کی حکومت اتنے فاصلے پر تھی کہ موجودہ زمانہ کے ہوائی جہاز وہاں کئی دن کی مسافت تہہ کرکے پہنچ سکتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کی مجلس میں ایک ولی صفت جن آصف بن برخیا بھی موجود تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں علم الٰہی کی دولتوں سے سرفراز ہوں اور مجھے اسم اعظم کی دولت بھی عطا ہوئی ہے، میں اسم اعظم کے ذریعہ اپنے رب سے دعا کروں گا اور میں امید کرتا ہوں کہ میرا رب مجھے شرمندہ نہیں ہونے دے گا اور دعا کے بعد پلک جھپکتے ہی بلقیس کا تخت آپ کے قدموں میں ہوگا۔ یہ سن کر حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تمہارا دعویٰ مبنی برحق ہوا تو تمہیں میرے دربار میں بہت بڑا مرتبہ حاصل ہوگا۔

آصف بن برخیا اٹھے، انہوں نے وضو کیا اور اسم اعظم کے توسل سے دعا کی اور پلک جھپکتے ہی ملکہ سبا بلقیس کا تخت حضرت سلیمانؑ کے قدموں میں آکر رکھا گیا۔

حافظ ابن کثیرؒ سورۂ مائدہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جب بھی کوئی تکلیف پہنچتی تو آپ اللہ کے اسماء حسنیٰ کا ذکر فرماتے اور بطور خاص یہ دعا مانگتے تھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰن

یَا رَحِیْم. یَاذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم.

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کو دولت روحانیت حاصل ہو جائے اور اس کا دل شیشے کی طرف صاف وشفاف ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ صبح شام "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" ۷۰ مرتبہ پڑھا کرے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ ایک سال گزرنے کے بعد یہ شخص کسی بھی مریض پر اگر سات مرتبہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" پڑھ کر دم کردے گا تو اس کو فوراً مرض سے نجات مل جائے گی۔

علامہ بونیؒ فرماتے ہیں کہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" کے ذریعہ ساری دنیا کو اپنی مٹھی میں بند کیا جاسکتا ہے۔ علامہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص روزانہ نماز فجر کے بعد سات سو مرتبہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" سات سو دن تک پڑھ لے تو ساری دنیا مسخر ہو جائے، انسانوں کے ساتھ ساتھ جنات بھی اس کی اطاعت کرنے پر مجبور ہوں۔ بعض حضرات عاملین کی رائے یہ ہے کہ اس عمل کی شروعات نوچندی جمعہ سے ہونی چاہئے اور روزانہ اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف بھی پڑھنا چاہئے۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تنگ دستی اور غربت میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ چالیس مرتبہ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" پڑھے اور ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ غربت وافلاس سے نجات مل جائے گی۔

اگر عبادت میں سستی اور کسلان کی شکایت ہو تو اٹھتے بیٹھتے بہ کثرت "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" پڑھتے رہیں، انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد عبادت کی طرف دل مائل ہوگا اور عبادت میں طبیعت لگے اور بار بار اللہ کے سامنے سر جھکانے کو دل چاہنے لگے گا۔

کیسی بھی بیماری ہو "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" کے ذریعہ اس سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم" سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے جس بیمار کو بھی پلائیں گے اس کو بفضل رب العالمین شفا عطا ہوگی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس اسم اعظم سے استفادہ کرنے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کرنی چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ اس کا ورد کریں اور لگاتار ۴۰ دن تک کریں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ پھر جس مقصد کے لئے اس اسم اعظم کے ذریعہ دعا مانگی جائے گی دعا قبول ہوگی اور اس اسم اعظم کے ذریعہ جو بھی عمل کیا جائے گا وہ مؤثر ثابت ہوگا۔

جو لوگ اس کا ورد کرنے پر قادر نہ ہوں تو اس اسم اعظم کا نقش بھی دیا جاسکتا ہے، یہ نقش بھی اللہ کے فضل وکرم سے مؤثر ثابت ہوتا ہے، تمام بیماریوں میں، تمام آفتوں میں اور تمام مقاصد میں اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے ضرورت مند کے گلے میں ڈلوادیں، اس کے بعد قدرت کا کرشمہ دیکھیں، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اسم اعظم پڑھنے کے فوائد زیادہ ہیں، کوشش یہ ہونی چاہئے کہ لوگ دن رات اس کا ورد رکھیں صرف نقش پر قناعت کر کے نہ بیٹھ جائیں اور اگر اس اسم کا ورد بھی بہ کثرت رکھیں اور نقش بھی اپنے گلے میں رکھیں تو پھر سونے پر سہاگہ ہوگا اور اللہ کی رحمتوں کے حق دار ثابت ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶	۴۹	۴۶	۴۳
۴۷	۴۲	۳۷	۴۸
۴۱	۴۴	۵۱	۳۸
۵۰	۳۹	۴۰	۴۵

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ صبح شام ایک تسبیح اس طرح پڑھنی چاہئے۔ "یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ نَسْتَغِیْثُ"

محدثین نے فرمایا ہے کہ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم لاحق ہوتا تو آپ اس اسم کو اسی طرح بہ کثرت پڑھتے تھے اور آپ کو راحت عطا ہو جاتی تھی۔

آیت الکرسی اور اس کے خواص

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کے خواص وفیوض بیان کرنے کے بعد خیال آیا کہ قرآن پاک کی ایسی ہی ایک دوسری آیت کریمہ کے خواص وبرکات کو مختصر بیان کروں۔ سواس بار آیت الکرسی کے حوالہ سے ایک مجرب اور لاثانی عمل متعارف کروارہا ہوں۔ یقیناً یہ ایک عمل ہے جو آپ کو تاحیات دنیائے عملیات سے بے نیاز کردے گا۔ اگر اس نعمت قدسیہ کو حاصل کرنے کا خیال دل میں آئے تو عامل کو لازم ہے کہ پیر منگل بدھ کو عمل کی نیت سے روزہ رکھے اور ترک حیوانات جلالی کرے دیگر لوازمات چلہ کے علاوہ بخورات پر سختی سے کاربند رہے۔ یاد رکھیں کہ کسی بھی عمل کی کامیابی میں بخورات کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے۔ اول گیارہ مرتبہ درود شریف، اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مَعدَنَ الجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَ مَنْبَعَ الْعِلْمِ وَالحِلْمِ وَالحِکْمِ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے پھر معہ تسمیہ آیت الکرسی ایک صد ستر مرتبہ پڑھے اور آخر میں پھر درود شریف گیارہ مرتبہ بعدازاں کھڑے ہوکر ایک مرتبہ سورہ مزمل شریف کی تلاوت کرے ہر روز بعد اختتام عمل دو رکعت نماز نفل حاجت پڑھ کر مخصوص الفاظ میں عمل کی کامیابی اور اس کے فیض وبرکات کے حصول کے لئے دعا مانگے۔ صبح بعد طلوع آفتاب ہر روز گیارہ نقش خالص مشک وزعفران سے لکھ کر عین آیت الکرسی کے وسط میں رکھے یہ عمل مسلسل چالیس یوم بجالائے۔ یاد رہے عمل کی ابتداء نوچندی جمعرات سے بعد نماز مغرب کے کرے نیز وقت اور جگہ کا قطعی دھیان رکھے۔

دوران عمل سترویں یوم آپ کے حجرہ کی مغربی دیوار کے وسط میں ایک سفید روشنی کا ہالہ پیدا ہوگا جو صرف چند سیکنڈ رہنے کے بعد غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد حجرے میں ایک عجیب سی خوشبو پھیل جائے گی جسے اس سے قبل آپ نے کبھی محسوس نہیں کیا ہوگا۔ درحقیقت یہاں سے بھی عمل میں کامیابی کی نوید ہے۔ چند روز بعد تقریباً اکیسویں روز پھر اس طرح کا نورانی ہالہ پیدا ہوگا۔ جو قدرے سفید ہالے سے بڑا ہوگا اس کی روشنی بہت تیز ہوگی جو سارے کمرے کو روشن کردے گی۔ اس کا دورانیہ ایک منٹ سے چند سیکنڈ کم ہوگا اس کے غائب ہوتے ہی پھر ایک عجیب سی خوشبو پیدا ہو گی جو دل ودماغ کو تر کردے گی۔

اب یہ سلسلہ آخری یوم تک جاری رہے گا۔ اس دوران سنہری ہالہ کا دورانیہ اور قطر بڑھتے جائیں گے جس کی زیادہ سے زیادہ حد تین منٹ ہوگی۔ عمل کے آخری عشرہ میں آپ کو کسی دوسرے کی موجودگی کا احساس ہوگا ایسے لگے گا جیسے کوئی دوسرا کمرے میں موجود ہے۔ لیکن آپ اس طرف بالکل توجہ نہ دیں اور نہ ہی کسی قسم کا خوف دل میں لائیں اور اگر کبھی ظاہر بھی ہوئے تو انتہائی نورانی شکل میں کسی پیرومرشد کی طرح نہ وہ آپ سے کوئی کلام کریں گے اور نہ آپ کوشش کریں۔

اسی دوران خواب میں ایک بہت بڑے مزار پر آپ کی ملاقات ایک بزرگ ہستی سے ہوگی وہ جو بھی حکم دیں اسے حرف آخر سمجھنا ہے اور تاحیات روگردانی نہیں کرنی۔ تب وہ فرمائیں گے بیٹا بس یہی نقش سائلین کو دیئے جاؤ اللہ پاک رحمت فرمائے گا۔ ہر نوچندی جمعرات کو اول آخر سوسو مرتبہ درود شریف اور درمیان میں ایک صد مرتبہ سورۃ اخلاص قبرستان جاکر پڑھنا اور اس کا ثواب ان تک پہنچانا۔ غرباء اور مساکین کی خدمت کرنا اور سائل کو بھی خالی ہاتھ نہ بھیجنا۔ حقوق اللہ، حقوق العباد اور صوم وصلوٰۃ کا پابند رہنا اور یہ بھی فرمائیں گے کہ تم کو لازم ہے کہ شر، اہل شر اور ان کے اعمال سے ہمیشہ بچنا اور اس آیت مقدسہ کو ہمیشہ شریعت جہاں اجازت دے تصرف میں لانا اس کے بعد وہ تمہارے سر پر ہاتھ پھیریں گے اور دعا دیں گے۔

محترم دوستوں! عمل کے بعد اللہ پاک کا شکر بجالائیں اور موکلات آیت الکرسی، تمام انبیاء علیہ السلام، صحابہ کرامؓ صالحین و بزرگان دین کے علاوہ بالخصوص نبی کریم حضرت محمد ﷺ کی ذات پاک کے حوالہ سے ختم دلوائیں اور صدقہ وخیرات کریں عمل کی اجازت صرف اس عامل سے حاصل کریں جس کا آپ کو یقین ہو کہ جو شخص اجازت دے رہا ہے واقعی وہ عامل ہے اور یہی عمل اس کے تصرف میں ہے۔ اس کے لئے استخارہ یا کشف سے مدد حاصل کریں۔ حاضرات وغیرہ سے حاصل کی گئی معلومات، استخارہ اور کشف کی نسبت قوی اور ٹھوس نہیں ہوتیں۔ یاد رکھیں بغیر اجازت عمل شروع کرنا حماقت ہے جس کا ادارہ یا احقر ذمہ دار نہیں ہوگا۔

محترم قائین! اس عمل کو میں نے اس طرح بیان کیا ہے جس طرح میرے سامنے گزرا ہے۔ نہایت باریک بینی سے ساری تشریحات ذہن میں لاتے ہوئے میں نے اسے قلم میں پرودیا ہے۔ اور کسی بھی امر کو مخفی نہیں رکھا۔ ویسے بھی میرے کئی مضامین آپ کی نظر سے گذرتے رہتے ہیں۔ لیکن پھر بھی کہیں ابہام ہو تو حسب سابق جوابی لفافہ بھیج کر مولانا حسن الہاشمی سے عمل کے متعلق معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ یہاں ایک بات یاد آگئی کہ بعض اوقات کئی احباب کے خطوط ملتے ہیں جواب کے لئے رجسٹرڈ یا کوریئر سروس کا تقاضا ہوتا ہے اور اپنا لفافہ بھی بغیر ٹکٹ کے۔ یہ اچھی بات نہیں۔

عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے روزانہ تینتیس مرتبہ آیت الکرسی کا ورد اور تین نقش لکھ دیا کریں اور کسی فرصت کے وقت تمام نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں مچھلیوں کو ڈال دیا کریں۔ عمل انشاء اللہ قائم رہے گا۔

جبرائیل

۱۵۴۷۳۷	۲۱۱۰۰۵	۴۲۲۰۱۰	۴۲۲۰۱	۹۸۴۶۹
۵۶۲۶۸	۱۱۲۵۳۶	۱۶۸۸۰۴	۲۲۵۰۷۲	۳۲۵۷۴۲
۲۳۹۱۳۹	۳۷۹۸۰۹	فکحطبکنہل	۱۳۶۶۰۳	۱۸۲۸۷۱
۷۰۳۵۵	۱۹۶۹۴۸	۲۵۳۳۰۶	۳۹۳۸۷۶	۱۴۰۶۷
۴۰۷۹۴۳	۲۸۱۳۴	۸۴۳۰۲	۱۴۰۶۷۰	۲۶۷۲۷۳

میکائیل

اس نقش کے علاوہ وہ میرے پاس آیت الکرسی کے بہت سے مستند اعمال، الواح ونقوش تصرف میں ہیں جنہیں وقتاً فوقتاً آپ کے لئے پیش کروں گا۔ لیکن یہاں ایک اور چھوٹا سا عمل ان حضرات کے لیے لکھ دیتا ہوں جنہیں کھیلوں اور میدانوں کو بند کرنے میں دلچسپی رہی ہے اس عمل کی تفصیل بالکل نہیں لکھوں گا۔ کھیلوں تک محدود رہوں گا حالانکہ یہ عمل بندش حروف صوامت سے بہت بڑھ کر ہے اور ہر قسم کی بندش کے کام آتا ہے ہر ایک مقصد کے لئے علیحدہ طریقہ کار ہے۔ اب عمل مثلاً اگر آپ والی بال کھیل (جو عام طور پر دیہات میں کھیلا جاتا ہے) ایک ٹیم کی برتری اور دوسری ٹیم کی پسپائی کے لئے کرنا چاہیں تو پانچ کنکریاں سڑک کے کنارے سے اٹھا کر لائیں عامل کو لازم ہے کہ کنکریاں خود اٹھائے اور یہ بھی خیال رہے کہ کنکریاں کالے رنگ کے پتھر کی ہوں۔ ہر ایک کنکری پر ستر مرتبہ آیت الکرسی کا یہ حصہ "بِشَیۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖ" پڑھ کر دم کرے۔ پانچ منٹ کا عمل ہے۔ تصور رکھیں کہ فلاں ٹیم کی بندش کا عمل کر رہا ہوں۔ اب ان کنکریوں کو میدان کے اس حصے میں درمیان میں جا کر ڈال دیں جس طرف مخالف ٹیم کھڑی ہو۔ انشاء اللہ وہ ٹیم کبھی بھی نہیں جیت سکے گی۔ اسی طرح کرکٹ، ہاکی، فٹ بال کے علاوہ پرندوں اور جانوروں کے کھیل بھی بند کئے جاسکتے ہیں تاکہ مخالف ٹیم اچھا کھیل پیش نہ کرسکے اور اسے پسپائی ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کو طلسماتی دنیا کی وساطت سے اچھے اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے خدمت خلق کے جذبہ سے نوازے۔ (آمین)

قسط نمبر: ۶

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

عام دستور ہے، جب کوئی مر جائے بڑا بزرگ ولی کیوں نہ ہو، حکم ہے شریعت کا اسے نہلا دیجئے اور اسے کفن کا لباس پہنا دیجئے تا کہ حاضر ہو سکے میرے دربار میں لیکن جب کوئی بندہ شہید ہوا، اے اللہ اب اس کو بھی نہلا دیں؟ پروردگار نے ضابطہ بدل دیا فرمایا نہیں یہ تو خون میں نہا چکا ہے، اب اس کو پانی میں نہلانے کی کیا ضرورت ہے، اب خون میں نہانا اس کا کافی ہو گیا، اللہ ہم اس کا ڈریس بدل دیں کفن پہنا دیں؟ فرمایا نہیں یہ خون کے دھبے جسم پر لگے ہیں، کپڑوں پر لگے ہیں، مجھے تو وہ ایسے لگ رہے ہیں جیسے پھول اس کے جسم پر جڑے ہوں، اس لئے اسی لباس میں دفن کر دو، قیامت کے دن انہیں زخموں کے پھولوں کو لے کر آئے گا، میں پروردگار قبولیت عطا فرمادوں گا تو دیکھئے جس نے اللہ کے نام پر جان دی۔ پروردگار نے اس کے لئے ضابطہ بدل دیا تو بالکل اسی طرح جو بندہ اللہ کا بن جاتا ہے، پھر پروردگار اس کے بن جایا کرتے ہیں۔ ہمارے مشائخ نے فرمایا کہ ''من کان للہ کان اللہ لہ'' جو اللہ کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ہو جاتے ہیں۔

تو گویا لب لباب یہ نکلا کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

تم مجھے فرش پر یاد کرو، میں تمہیں عرش پر یاد کروں گا۔

تم میری اطاعت کرو، میں مخلوق کو تمہارا مطیع بنا دوں گا۔

تم میری عزت کرو گے، میں مخلوق میں تمہیں عزتیں دیدوں گا۔

اگر تم راحت کے وقت مجھے یاد کرو گے میں تمہیں زحمت کے وقت یاد کروں گا اگر مجھے معذرت کے ساتھ یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں مغفرت کے ساتھ یاد کروں گا۔

بلکہ یہاں تک فرمایا (فَاذْکُرُوْنِیْ فی مھدکم اَذْکُرْکُمْ فی لحدکم) تم مجھے اپنے بستروں پر یاد کرو گے میں پروردگار تمہیں قبروں میں یاد کروں گا۔

تو یہ لفظ ہیں مگر دو لفظوں میں بات سمجھا دی کہ اے بندو میرے ساتھ جیسا معاملہ کرو گے، میری طرف سے ویسا معاملہ ہوگا۔

تو مجھ سے محبت کرنا، میں تم سے محبت کروں گا۔

تم مجھے یاد کرنا میں تمہیں یاد کروں گا۔

تم مجھے منانا میں تمہیں مناؤں گا۔

تم عبادات لے کے آؤ گے میں پروردگار قبول کر لوں گا۔

تم دعا کے لئے ہاتھ پھیلاؤ گے میں پروردگار جھولیاں بھر کے رکھ دوں گا۔

تم قیامت کے دن ایمان کا تحفہ لے کر آنا، میں پروردگار اپنے جمال کے حسن کا دیدار عطا فرما دوں گا۔ (فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ)

تم میرے بن جاؤ گے میں پروردگار تمہارا ہو جاؤں گا ـــــ اللہ رب العزت ہمیں اپنی یاد کی توفیق عطا فرمادے۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔

محبت کے چند مجرب اعمال

مولانا اعجاز احمد صاحب مدظلہ

عمل مجرب

عروج ماہ سے شروع کریں اور روزانہ بعد نماز عشاء سورۃ قریش (لایلف قریش) پوری دو ہزار بار معہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیاہ بار پڑھ کر معہ تصور مطلوبہ وہر چہار اسماء، عطرِ حنا خالص پر دم کر دیا کریں۔ چالیس روز تک روزانہ یہی عمل کریں۔ عمل میں آجائے گا۔ اثنائے عمل میں پیاز، لہسن اور گوشت سے پرہیز کریں۔ زمانہ ومکان وقت مقررہ ہو اور پڑھنے کی جگہ بھی وہی ہوگی پابندی کریں۔ اور عمل کے کپڑے علیحدہ رکھیں۔ معطر عطر بعد تکمیل چلہ، کسی نوعیت سے مطلوبہ کو سنگھادیں۔ مطلوب پیچھے پیچھے پھرے گا، انشاء اللہ۔ بعد جب ضرورت ہو، دو ہزار بار سورۂ مذکورہ معہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیاہ مرتبہ پڑھ کر عطر پر دم کر دیا کریں۔ مجرب وبسیار وقابل تعریف ہے۔ صرف جائز کاموں میں کرنے کی اجازت ہے۔ ناجائز کام کے لئے کرے گا تو نقصان ہوگا۔

نقش برائے حب ومہربانی حاکم

نقش سورۂ الم نشرح، عروج ماہ میں ساعت سعید دیکھ کر لکھے اور اور موم جامہ کر کے داہنے بازو پر باندھے یا گلے میں باندھے۔ بادشاہ وحاکم ظالم مہربان ہو اور درندہ مقابلہ سے بھاگ جاوے، انشا اللہ تعالیٰ۔ یہ نقش رجب کی چار تاریخ کو لکھا جاوے۔ جس قدر چاہیں لکھ لیں۔

۷۸۶

۳۰۸۱	۳۰۸۵	۳۰۸۸	۳۰۷۴
۳۰۸۷	۳۰۷۵	۳۰۸۰	۳۰۸۶
۳۰۷۶	۳۰۹۰	۳۰۸۳	۳۰۷۹
۳۰۸۴	۳۰۷۸	۳۰۷۷	۳۰۸۹

برائے حب مجرب عمل

''یـا ودود'' طالب اور مطلوب...... تینوں کے اعداد نکالے۔ جس قدر اعداد آئیں اتنی ہی مرتبہ پڑھا جائے (یا ودود کے اعداد، طالب اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد، مطلوب اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد) ایک ہفتہ، دو ہفتہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

دیگر برائے حب

یَامُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ قَلِّبْ قَلْبِهَا اِلَیَّ. طالب ومطلوب کے نام کے اعداد نکالے جاویں۔ اس کے موافق ایک چلہ تک پڑھا جاوے۔ اگر اعداد زیادہ نکل آویں جن کا پڑھنا دشوار ہو تو ایک سوا ایک مرتبہ پڑھ لینا کافی ہے۔

برائے حب

نمک پر اکیس (۲۱) بار سورۂ قریش پڑھ کر رکھ لے۔ بوقت دوپہر، قدرے قدرے آگ میں ڈالنا چاہئے۔ تین روز تک ہی کرے۔

برائے حب

سورۃ العصر ایک سوایک (۱۰۱) مرتبہ اول وآخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ بعد عصر ایک ہفتہ تک پڑھے۔ ان شاء اللہ کامیابی ہوگی۔

برائے حب

هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ، اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ ،یَا غَفُوْرُ یَا غَفُوْرُ یَاغَفُوْرُ.

کسی میوہ یا کھجور پر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور مطلوب کو کھلائیں۔

جادو وسحر

جادو کی قسمیں

جادو کی آٹھ قسمیں امام رازیؒ نے بیان کی ہیں

ا۔ایک جادو تو ستارہ پرست فرقہ کا ہے۔وہ سات ستاروں کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ بھلائی برائی انہی کے باعث ہوتی ہے،اس لئے ان کی طرف منسوب کرکے مقررہ الفاظ پڑھتے ہیں اور انہی کی پرستش کرتے ہیں،اسی قوم میں حضرت ابراہیم آئے اور انہیں ہدایت کی۔

۲۔دوسرا جادو قوی نفس اور قوت واہمہ والے لوگوں کا ہے۔وہم اور خیال کا بڑا اثر ہوتا ہے۔دیکھئے اگر ایک تنگ پل زمین پر رکھ دیا جائے تو اس پر انسان بہ آسانی چلا جائے گا۔لیکن یہی تنگ پل اگر کسی پر ہو تو نہیں گزر سکے گا۔اس لئے کہ اس وقت خیال ہوتا ہے کہ اب گرا تو واہمہ کی کمزوری کے باعث جتنی جگہ پر زمین میں چل پھر سکتا تھا۔اتنی جگہ پر ایسے ڈر کے وقت نہیں چل سکتا۔حکیموں طبیبوں نے بھی مرعوب شخص کو سرخ چیزوں کے دیکھنے سے روک دیا ہے اور مرگی والوں کو زیادہ روشنی والی اور تیز حرکت کرنے والی چیزوں کے دیکھنے سے منع کیا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قوت واہمہ کا ایک خاص اثر پڑتا ہے عقلمند لوگوں کا اس پر بھی اتفاق ہے کہ نظر لگتی ہے۔صحیح حدیث میں آیا ہے کہ نظر کا لگنا حق ہے۔اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرنے والی ہوتی تو نظر ہوتی۔اب اگر نفس قوی ہے تو ظاہری سہاروں اور ظاہری کاموں کی کوئی ضرورت نہیں،اور اگر اتنا قوی نہیں تو پھر ان آلات کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔جس قدر نفس کی قوت بڑھ جائے گی وہ روحانیات میں ترقی کرتا جائیگا اور تاثیر میں بڑھتا جائے گا اور جس قدر یہ قوت کم ہوتی جائے گی،اسی قدر یہ گھٹتا جائے گا۔یہ بات کبھی غذا کی کمی لوگوں کے میل جول کے ترک وغیرہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے۔کبھی تو اسے حاصل کر کے انسان نیکی کے کام شریعت کے مطابق اس سے لیتا ہے۔اس حال کو شریعت کی اصطلاح میں کرامت کہتے ہیں۔جادو نہیں کہتے۔اور کبھی اس حال سے باطل میں اور خلاف شرع کاموں میں مدد لیتا ہے اور دین سے دور ہو جاتا ہے۔ایسے لوگوں کے یہ خلاف عادت کاموں سے کسی کو دھوکا کھا کر انہیں ولی نہ سمجھ لینا چاہئے کیونکہ شریعت کے خلاف چلنے والا ولی اللہ نہیں ہو سکتا۔تم دیکھتے نہیں کہ صحیح حدیثوں میں دجال کی بابت کیا کچھ آیا ہے۔وہ کیسے کیسے خلاف عادت کام کرکے دکھائے گا۔لیکن ان کی وجہ سے وہ خدا کا ولی نہیں بلکہ وہ ملعون مردود ہے۔

۳۔تیسری قسم کا جادو جنات وغیرہ زمین والوں کی روحوں سے امداد واعانت طلب کرنے کا ہے۔معتزلہ اور فلاسفر اس کے قائل نہیں۔ان روحوں سے بعض مخصوص الفاظ اور اعمال سے تعلق پیدا کرتے ہیں۔اسے سحر بلعزائم اور عمل تسخیر بھی کہتے ہیں۔

۴۔چوتھی قسم خیالات کا بدل دینا،آنکھوں پر اندھیرا ڈال دینا اور شعبدہ بازی کرنا ہے،جس سے حقیقت کے خلاف کچھ کا کچھ دکھائی دینے لگتا ہے۔تم نے دیکھا ہوگا کہ شعبدہ باز پہلے ایک کام شروع کرتا ہے۔جب لوگ دلچسپی کے ساتھ اس طرف نظریں جما لیتے ہیں اور اس کی باتوں میں متوجہ ہو کر ہمہ تن اس میں مصروف ہو جاتے ہیں،وہ پھرتی سے ایک دوسرا کام کر ڈالتا ہے۔جو لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہتا ہے اور اسے دیکھ کر وہ حیران رہ جاتے ہیں،بعض مفسرین کا قول ہے کہ فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اسی قسم کا تھا۔اس لئے قرآن کریم میں ہے۔

سَحَرُوْٓا اَعْيُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ الخ

لوگوں کی آنکھوں پر جادو کر دیا اور ان کے دلوں ڈر بٹھا دیا۔

ایک جگہ۔

موسیٰ علیہ السلام کے خیال میں وہ سب لکڑیاں اور رسیاں

بن کر دوڑتی نظر آنے لگیں۔ حالانکہ در حقیقت ایسا نہ تھا واللہ اعلم۔

۵۔ پانچویں قسم بعض چیزوں کی ترکیب دے کر کوئی عجیب کام اس سے لینا، مثلاً گھوڑی کی شکل بنا دینا اس پر ایک سوار بنا کر بٹھا دیا، اس کے ہاتھ میں ترہی ہے، جہاں ایک ساعت گزری اور اس کرنائے میں سے آواز نکلی۔ حالانکہ کوئی اسے نہیں چھیڑتا، اسی طرح انسانی صورت اس کاریگری سے بنائی کہ گویا اصلی انسان ہنس رہا ہے یا رو رہا ہے، فرعون کے جادوگروں کا جادو بھی اسی قسم کا تھا کہ وہ بنائے سانپ وغیرہ زیبق کے باعث زندہ حرکت کرنے والے دکھائی دیتے تھے۔ گھڑی اور گنٹے اور چھوٹی چھوٹی چیزیں جن سے بڑی بڑی وزنی چیزیں کھنچ آتی ہیں۔ سب اسی قسم میں داخل ہیں، حقیقت میں اسے جادو ہی نہ کہنا چاہئے، کیونکہ یہ تو ایک ترکیب اور کاریگری ہے۔ جس کے اسباب بالکل ظاہر ہیں، جو انہیں جانتا ہو وہ ان کلموں سے یہ کام لے سکتا ہے، اسی طرح کا وہ حیلہ بھی ہے کہ جو بیت المقدس کے نصرانی کرتے تھے کہ پوشیدگی سے گرجے کی قندیلیں جلادیں اور اسے گرجے کی کرامت کردی اور لوگوں کو اپنے دین کی طرف جھکالیا، بعض کرامیہ صوفیوں کا بھی خیال ہے کہ اگر ترغیب وترہیب کی حدیثیں گھڑلی جائیں اور لوگوں کو عبادت کی طرف مائل کیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن بڑی غلطی ہے۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنی جگہ جہنم میں مقرر کرلے۔ اور فرمایا میری حدیثیں بیان کرتے رہو، لیکن مجھ پر جھوٹ نہ باندھو، مجھ پر جھوٹ بولنے والا قطعاً جہنمی ہے۔ ایک نصرانی پادری نے ایک مرتبہ دیکھا کہ کہ ایک پرندے کا ایک چھوٹا سا بچہ جسے اڑنے اور چلنے پھرنے کی طاقت نہیں ایک گھونسلے میں بیٹھا ہے، جب وہ اپنی ضعیف اور پست آواز نکالتا ہے تو اور پرندے اسے سن کر رحم کھا کر زیتوں کا پھل اس کے گھونسلے میں لا لا کر رکھ جاتے ہیں۔ اس نے اسی صورت کا ایک پرندہ کسی چیز کا بنایا اور نیچے سے اسے کھوکھلا رکھا اور ایک سوراخ اس کے چونچ کی طرف رکھا، اسے لاکر اپنے گرجے میں ہوا کے رخ رکھ دیا، چھت میں ایک چھوٹا سا سوراخ کر دیا، تاکہ ہوا اس سے جائے، اب جب ہوا اور اس کی آواز نکلتی تو اس قسم کے پرندے جمع ہوجاتے اور زیتوں کے پھل لالا کر رکھ جاتے، اس نے لوگوں میں شہرت دینی شروع کی کہ اس کے گرجے میں یہ کرامت ہے، یہاں ایک بزرگ کا مزار ہے اور یہ کرامت انہی کی ہے، لوگوں نے بھی جب یہ انہونی عجیب بات اپنی آنکھوں سے دیکھی تو معتقد ہوگئے اور اس قبر پر نذر ونیاز چڑھنے لگی، اور یہ کرامت دور دراز تک مشہور ہوگئی۔ حالانکہ کوئی کرامت تھی نہ معجزہ، صرف ایک پوشیدہ فن تھا۔ جسے اس ملعون شخص نے پیٹ بھرنے کے لئے پوشیدہ طور پر رکھا ہوا تھا اور وہ لغتی فرقہ اس پر ریجھا ہوا تھا۔

۶۔ چھٹی قسم جادو کی بعض دواؤں کے مخفی خواص معلوم کرکے انہیں کام میں لانا، اور یہ ظاہر ہے کہ دواؤں میں عجیب عجیب خاصیتیں ہیں، مقناطیس ہی کو دیکھو کہ لوہا کس طرح اس کی طرف کھنچ جاتا ہے۔ اکثر صوفی اور فقیر اور درویش انہی حیلہ سازیوں کو کرامت کرکے لوگوں کو دکھاتے ہیں اور انہیں مرید بناتے پھرتے ہیں۔

۷۔ ساتویں قسم لیتا دل پر ایک خاص قسم کا اثر ڈال کر اس سے جو چاہتا منوالیتا ہے مثلاً اس سے کہہ دیا کہ مجھے اسم اعظم یاد ہے۔ یا جنات میرے قبضے میں ہیں، اب اگر سامنے والا کمزور دل کا اور کچے کانوں کا اور بودے عقیدے والا ہے تو وہ اسے سچ سمجھ لے گا اور اس کی طرف سے ایک قسم کا خوف اور ڈر ہیبت اور رعب اس کے دل پر بیٹھ جائے گا، جو اس کو ضعیف بنادے گا۔ اب اس وقت وہ جو چاہے گا کرے گا اور اس کو کمزور دل اسے عجیب عجیب باتیں دکھاتا جائے گا، اس کو متبدلہ کہتے ہیں اور یہ اکثر کم عقل لوگوں پر ہوجایا کرتا ہے اور علم فراست سے کامل عقل والا اور کم عقل والا انسان معلوم ہوسکتا ہے اور اس حرکت کا کرنے والا اپنا فعل قیافے سے کم عقل شخص معلوم کرکے ہی کرتا ہے۔

۸۔ آٹھویں قسم چغلی جھوٹ سچ ملا کر کسی کے دل میں اپنا گھر کر لینا اور خفیہ چالوں سے اسے اپنا گرویدہ کرلینا، یہ چغل خوری اگر لوگوں کو بھڑکانے بدکانے اور ان کے درمیان عداوت ودشمنی ڈالنے کے لئے ہو تو شرعاً حرام ہے۔ جب اصلاح کے طور پر آپس میں ایک دوسرے مسلمان پر سے ٹل جائے یا کفار کی قوت ذائل ہوجائے ان میں بددلی پھیل جائے اور مخالفت وپھوٹ پڑجائے تو یہ جائز ہے۔

ساحر کے احکام

شریعت اسلامیہ میں ساحر کے لئے کوئی حد نہیں ہے۔ لیکن جرم

کے بعد اس پر سزا ہے۔ جو امام کی مرضی پر موقوف ہے جسے ہم تعزیز کہتے ہیں، فضالہ بن عبید کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے اپنے ایک فرمان میں لکھا تھا کہ ہر ایک جادوگر مرد وعورت کو قتل کردو۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کی گردن ماردی۔ صحیح بخاری میں ہے کہ امّ المومنین حضرت حفصہ پر ان کی ایک لونڈی نے جادو کر دیا جس پر اسے قتل کیا گیا۔ حضرت امام احمد ابن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ تین صحابیوں سے جادوگر کے قتل کا فتویٰ ثابت ہے۔ ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جادوگر کو تلوار سے قتل کر دینا ہے۔

جادوگر کا قتل جائز ہے الحماد میں ہے کہ:۔

اَلْمُسْلِمُ وَالذِّمِّيُ والحروَ الْعَبْدُ مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ اِنَّهُ سَاحِرٌ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ وَتُقْبِلُ وَلَا يُقْبَلُ تَوْبَتَهُ. جو شخص جادو کا اقرار کرے، خواہ وہ مسلمان ہو یا ذمی، آزاد ہو یا غلام اس کا قتل جائز ہے اور اس کی توبہ مقبول نہیں۔

ایک جگہ اور فتویٰ الحماد میں ہے کہ

يُقْتَلُ السَّاحِرُ وَالْخَنَّاقُ فَاِنْ تَابَ. الا يُقْبَلُ تُوْ بَتُهَمَا.

سا حرا اور گلا گھونٹنے والے کا قتل جائز ہے اور اس کی توبہ قبول نہیں۔

رہی سحر کی بات تو اس کے متعلق یہ ہے کہ قرآن وحدیث کی اصطلاح میں جس کو سحر کہا گیا ہے وہ حرام اور نا جائز ہے۔ جیسا کہ روح المعانی میں ابو منصورؒ سے روایت ہے کہ مطلقاً سحر کی سب اقسام کفر نہیں، بلکہ صرف وہ سحر کفر ہے، جس میں ایمان کے خلاف اقوال واعمال کئے گئے ہوں۔ لہٰذا اس کا سیکھنا اور سکھانا حرام ہے۔ اس پر عمل کرنا بھی حرام ہے۔

البتہ اگر مسلمانوں سے دفع ضرور کے لئے بقدر ضرورت سیکھا جائے تو بعض فقہا کے نزدیک اس کی اجازت ہے۔ اسی طرح عامل جو تعویذ گنڈے وغیرہ کرتے ہیں اور اگر الفاظ مشتبہ ہوں، معنی معلوم نہ ہوں اور اس میں استمد ادشیطان کا احتمال ہو تو بھی نا جائز ہیں۔ یہ مسئلہ بھی شامی میں ہے اگر کسی کو ناحق ضرر پہنچانے کے لئے جائز کلمات اختیار کئے تو یہ حرام ہے۔

اب ہم جادو کے دفیعہ کے بارے میں بزرگوں انسانوں اور بزرگ جنات وموکلات کے بتلائے ہوئے اعمال ووظائف اور تعویذات پیش کر رہے ہیں۔ جادو کے دفیعہ کے اعمال سے پہلے یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ اس کائنات میں فعال ذات خدا کی ہے۔ نفع وضرر، عزت وذلت، خیر وشر سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ انسان صرف تدابیر اختیار کرتا ہے اور اثر وتاثیر اللہ دیتا ہے۔ جب بھی کوئی عمل کے دوران بعض اوقات جوابی حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ جیسے ہی کسی کو یہ علم ہو جائے کہ اس پر جادو ہے یا بندش ہے تو اس کا فوراً علاج کروایے ورنہ جادو آدمی کے لئے امراض کی شکل میں اور گھر کے لئے نحوست کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمارے پاس ایسے بہت کیس آتے ہیں جس میں جادو مرض کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور پھر بہت مشکل سے ہی جاتا ہے۔ کیونکہ وہ خون میں شامل ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے۔ اس لئے ابتدا سے ہی علاج کروالینا چاہئے۔

حفاظتی اعمال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات شروع ہو جائے تو اپنی اولاد کو باہر جانے سے روکو۔ کیونکہ شیاطین اس وقت منتشر ہوتے ہیں (پس جب تھوڑی سی رات گزر جائے تو ان کو چھوڑ دو) دروازوں کو بند کر دو اور اللہ کا نام ذکر کرو (یعنی بسم اللہ کہو) کیونکہ شیاطین ایسے بند دروازوں کو نہیں کھولتے اور اپنے مشکوں کا منہ باندھ دو اور اللہ کا نام لو اور اپنے برتنوں کو چھپا دو اور اللہ کا نام لو اگر چہ عرض میں اس پر کوئی چیز رکھ دو اور اپنے چراغوں کو بجھا دو۔ کیونکہ شیاطین مغرب کے وقت اپنے گھروں کو واپس لوٹتے ہیں اور اسی وقت فرشتے تبدیل ہوتے ہیں۔ یعنی صبح کے فرشتے مغرب کے وقت آسمانوں پر واپس جاتے ہیں اور رات کے فرشتے آتے ہیں۔ تبدیلی کے ان لمحات میں شیاطین زیر آسمانوں پر واپس جاتے ہیں اور رات کے فرشتے آتے ہیں۔ تبدیلی کے ان چند لمحات میں شیاطین زیر آسمان بچوں بچیوں اور خصوصا کھلے ہوئے بالوں پر اثر ڈالتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اثرات اتنا زبردست ہوتا ہے اور نظر بد اتنی زوردار ہوتی ہے کہ اس کا علاج ممکن نہیں رہتا۔ اور بہت سے لوگ اسی وجہ سے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم مغرب کے وقت احتیاط رکھیں اور بتائے ہوئے اعمال اختیار کریں۔ تا کہ جان ومال تلف ہونے سے بچیں۔ ان شرور سے بچنے اور بلاؤں

سے حفاظت کے کے لئے یہ دعا ارشاد فرمائی۔

مال کی حفاظت کے لئے قرآنی دعا

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس کھجوروں کا ایک ڈھیر تھا۔ وہ گھٹتا جاتا تھا۔ ایک رات جو انہوں نے اس ڈھیر کی نگہبانی کی تو ان کو ایک جانور بالغ لڑکے کے مشابہہ نظر آیا۔ انہوں نے اس کو سلام کیا، اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے؟ جن ہے یا آدمی؟ اس نے کہا میں جن ہوں۔ انہوں نے کہا ذرا اپنا ہاتھ مجھے دے۔ اس نے اپنا ہاتھ ان کو دیا۔ تو کیا معلوم ہوا کہ ہاتھ کتے کا ہے اور اس کے بال کتے کے بال ہیں۔ انہوں نے کہا جن کی خلقت ایسی ہوتی ہے، اس نے کہا کہ جن اس بات کو جانتے ہیں کہ ان میں مجھ سے زیادہ سخت کوئی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا تو کیوں آیا؟ اس نے کہا ہم کو خبر پہنچی ہے کہ تم صدقہ کو دوست رکھتے ہو۔ ہم اس لئے آئے ہیں کہ تمہارے کھانے میں کچھ حصہ ہم بھی لیں۔ انہوں نے کہا کیا چیز ہم لوگوں کو تم سے نجات دے سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ یہ آیت جو سورۃ البقرہ میں ہے۔ جو شخص شام کے وقت اس کو کہہ لے تو صبح تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص صبح کے وقت اس کو کہہ لے تو صبح تک ہم لوگوں سے محفوظ رہے گا۔ اور جو شخص صبح کو اسے پڑھ لے تو شام تک ہم لوگو سے محفوظ رہے گا۔ جب صبح ہوئی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس خبیث نے سچ کہا۔

☆☆☆☆☆

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان





ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جنات کی ریشہ دوانیاں

سوال از: زینت ________ کرناٹک

میں طلسماتی دنیا کی پرانی قاری ہوں، ہمارے گھر میں کل ۱۳۲ افراد رہتے ہیں اور تقریباً سبھی لوگ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتے ہیں، میں تو جب تک طلسماتی دنیا کا ایک ایک حرف پڑھ نہ لوں چین نہیں آتا اور ہر ماہ طلسماتی دنیا کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ طلسماتی دنیا کو دن دونی رات چوگنی ترقیاں عطا ہوں۔ محترم مولانا! میری بھابھی کے بھائی ان کے نام مصطفیٰ ماں کا نام حسین بی ہے، عمر ۳۴ سال ۱۹۸۲ء تاریخ یاد نہیں ہے انہیں۔ مولانا انہیں پہلے تو سر میں شروع ہوا، پھر جسم میں درد، پیروں میں نسیں کھنچنے جیسا ہوتا تھا، ڈاکٹری علاج کروانے پر تکلیف اور زیادہ بڑھنے لگی، یہ نیا گھر تعمیر کیا ہے، تقریباً دو سال ہوئے نئے گھر میں جاکر کچھ دن ٹھیک رہے۔ ۱۸ ماہ ہوئے انہیں کچھ نہ کچھ ہو رہا ہے، ان ۱۸ ماہ میں وہ ایک دن بھی چین سے نہیں رہے، جسم میں کیلیں یا سوئیاں چبھنے جیسا معلوم ہوتا ہے اور خواب میں سانپ نظر آتے ہیں، ایک بار ان کے سر پر خود ہلدی گری تھی اور تلووں میں اور گھر میں خون کے دھبے نظر آتے ہیں اور گھر میں سے ان کے کپڑے بھی غائب ہو گئے ہیں، ڈاکٹروں سے علاج نہ ہونے کی صورت میں یہ جب مولانا لوگوں کے پاس گئے تو پانچ مولانا لوگ ویسے تو خوب نوٹ لئے لیکن علاج صحیح نہیں کرپائے۔ یہ جب بھی کسی مولانا کے پاس علاج کرواکر گھر آتے ہیں تو گھر میں سانپ ضرور نکلتا ہے، یہ حد سے زیادہ تکلیف میں ہیں اور پریشان بھی، جسمانی طور پر یہ بہت تکلیف میں ہیں۔ دل بہت زور زور سے دھڑکتا ہے، ہیبت بھی بہت ہے۔ ہر طرح کا علاج کرواکر مایوس ہو چکے ہیں پھر میری بھابھی نے مجھے آپ کو خط لکھنے کو کہا تو میں آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں، محترم مولانا بہت ہی بڑی امیدوں کے ساتھ آپ کو یہ خط لکھ رہی ہوں ان کے چھوٹے بچے ہیں، یہ بہت پریشان اور مایوس ہو گئے ہیں، ان کا علاج آپ ضرور کیجئے، ان کے گھر کے سامنے ہندوؤں کا قبرستان ہے، روحانی ڈاک کے ذریعہ یا پوسٹ کے ذریعہ جواب سے نوازیں، تعویذات کا ہدیہ بھی بتادیجئے، ہم A/C کے ذریعہ ہدیہ بھیج دیں گے۔ جواب سے ضرور نوازیں، یہ زندگی بھر آپ کے ممنون رہیں گے۔

خط طویل ہوگیا ہو تو معافی چاہتی ہوں، ہر طرح کا علاج کرواکر یہ مایوس ہو چکے ہیں۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ کا پورا گھرانہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہے اور آپ خود عرصہ دراز سے طلسماتی دنیا کے شیدائیوں میں سے ہیں، اس بات پر ہمیں فخر ہوتا ہے کہ طلسماتی دنیا کے کیسے کیسے چاہنے والے ہیں اور ہم اپنے اُس رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں طلسماتی دنیا نکالنے اور روحانی عملیات کے چہرے سے گرد وغبار صاف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آج طلسماتی دنیا کی گونج پوری دنیا میں ہے اور لاکھوں لوگ طلسماتی دنیا کے شہ پاروں سے استفادہ بھی کر رہے ہیں

اور اپنی روحانی کاوشوں کی نوک پلک بھی درست کررہے ہیں۔ آپ سے ہماری التجا یہ ہے کہ آپ طلسماتی دنیا کو گھر گھر پہنچانے میں ہماری مدد کریں اور اس حدیث کا عملی نمونہ بن جائیں کہ جو چیز اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی چیز اپنے بھائیوں کے لئے بھی پسند کرو۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا آپ کو محبوب ہے، اب حدیث رسول کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ اس رسالے کو زیادہ سے زیادہ ہاتھوں تک پہنچائیں تا کہ اس کے اُجالے دور دور تک پھیل سکیں اور جہالت وگمراہی کی تاریکیوں کا قلع قمع ہوسکے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہماری درخواست پر غوروفکر کریں گی اور اس چراغ کو تقویت پہنچانے میں دامے درمے سخنے ہماری مدد کریں گی، ہمارا ادارہ آپ کا شکر گزار رہے گا۔

آپ نے اپنے گھر کے جو حالات تحریر کئے ہیں انہیں پڑھ کر یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے گھر میں باقاعدہ جنات قیام پذیر ہیں اور آپ لوگوں کے خلاف مسلسل ریشہ دوانیاں کررہے ہیں، جس طرح انسانوں میں بعض لوگوں کا مزاج ستانے والا ہوتا ہے وہ جب تک کسی کو ستا نہیں لیتے تو انہیں چین ہی نہیں آتا، اسی طرح جنات میں بھی کچھ جنوں کا مزاج ستانے والا ہوتا ہے یہ جب تک انسانوں کو ستا نہیں لیتے انہیں چین نہیں پڑتی۔ اِدھر انسانوں کا حال بھی یہ ہے کہ وہ بھی احتیاط نہیں برتتے۔ سب کچھ جاننے کے بعد اور ہر اچھی بُری بات سے واقف ہونے کے بعد بھی ان سے پرہیز نہیں ہوتا۔ احتیاطی تدابیر میں یہ تدبیر بھی شامل ہے اور گھر کو بنانے سے پہلے اسے کلوالینا چاہئے، اکثر زمین جنات کے زیر اثر ہوتی ہیں جب اُن زمینوں پر مکان بنتے ہیں جنات آسانی سے ان میں آباد ہوجاتے ہیں، اسی طرح پرانے گھروں میں کوئی تبدیلی کی جاتی ہے، کھڑکیاں کھولی جاتی ہیں یا بند کی جاتی ہیں، نئی دیواریں کھڑی کی جاتی ہیں یا نئی چوکھٹیں لگائی جاتی ہیں تو اس گھر میں رہنے والے جنات کو غصہ آتا ہے اور وہ اس گھر کے مکینوں کو ستانا شروع کردیتے ہیں، اس لئے پرانے مکانوں میں تبدیلی کرنے سے پہلے عاملین سے رجوع کرنا چاہئے اور انہیں بھی کلوالینا چاہئے، آپ کا مکان بھی تعمیر سے پہلے کلوایا نہیں گیا، بعد میں آپ کے بڑوں نے جب عاملین سے رجوع کیا تو انہوں نے خوب پیسے بٹورے لیکن شاید کوئی مکان کو صحیح طریقے سے کیل نہیں سکا، اس لئے اثرات جوں کے توں باقی رہے اور آپ کے گھر والوں کی جیب خالی ہوتی رہی، مکان کیلنا ہر عامل کی بس کی بات نہیں ہوتی، کچھ خاص ہی عامل ہوتے ہیں جو اس فن سے واقف ہوتے ہیں اور ان ہی کو مکان کیلنے کا استحقاق ہوتا ہے۔ آپ اپنے مکان کی بندش پر نظر ثانی کریں اور پھر کسی معتبر عامل سے رجوع کریں۔ سردست یہ کریں کہ روزانہ ظہر سے پہلے سورۂ بقرہ کی ایک مرتبہ تلاوت خود کریں یا کسی سے کرائیں اور تلاوت کے دوران ایک بالٹی پانی کی بھر کر سامنے رکھ لیں، سورۂ بقرہ پڑھ کر اس پانی پر پھونک دیں، تھوڑا پانی گھر کے سب افراد کو پلادیں اور بقیہ پانی گھر کے درودیوار پر اور گھر کے سب کونوں پر چھڑک دیں، اس عمل کو ۴۱ دن تک جاری رکھیں، انشاء اللہ ۴۱ دن میں اثرات سے نجات ملے گی اور جنات کی شرارتوں میں کمی پیدا ہوگی۔

گھر میں جتنے بھی افراد ہیں سب کے گلے میں یہ تعویذ لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے ڈالیں، اس نقش کو آتشی چال سے پر کریں اور کالی روشنائی یا کالی پینسل سے نقش بھرلیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۲
۳۲۷	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۲

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اوپر والے نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر بوتل میں ڈال کر تین

دن تک گھر کے سب افراد کو پلائیں، دن میں دو بار صبح شام، انشاء اللہ گھر کے بھی افراد کو اثرات سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔ اس نقش کو کالی پینسل سے لکھ کر لیمینیشن کرا کر گھر کی مغربی دیوار پر لگادیں، اس نقش کو ہر کمرے کی مغربی دیوار پر بھی لگا سکتے ہیں، یہ بھی آتشی چال سے پُر ہوگا، اندر کے چھوٹے نقش ہندسوں کے اعتبار سے لکھ دیں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

یہ علاج وقتی تسلی کے لئے ہے لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مکمل اور مستقل علاج کے لئے کسی معتبر عامل سے رجوع کیجئے، بے شک آپ کو کئی بازاری قسم کے عاملوں نے کافی لوٹا ہے اور آپ کو فریب بھی دیا ہے لیکن سب عامل ایک جیسے نہیں ہوتے، لوٹ مار کرنے والوں کی تعداد زیادہ سہی لیکن دیانت اور ذمہ داری کے ساتھ روحانی علاج کرنے والے اس دنیا میں موجود ہیں۔ اگر آپ انہیں تلاش کریں گی تو انشاء اللہ اچھے عاملوں سے آپ کی ملاقات ضرور ہوگی، کسی بھی نئے عامل سے ملنے کے بعد آپ انہیں ماضی کی داستانیں بالکل نہ سنائیں، نہ یہ بتائیں کہ کس نے آپ سے کیا ہڑپ لیا ہے، آپ تو صرف اپنے گھر کے اثرات کی بات کریں اور یہ بتائیں کہ جنات یا اوپری اثرات آپ کو کس طرح ستارہے ہیں اور کتنے دنوں سے ستارہے ہیں۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ جس دن آپ کسی معتبر اور مستند عامل سے ملنے میں کامیاب ہوگئیں اسی دن آپ کو ان اثرات سے اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے نجات مل جائے گی، اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی بھی مرض کو دفع کرنے میں کامیابی اسی وقت ملتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو، اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی معالج کسی مریض کے سر کے درد کو بھی ٹھیک نہیں کرسکتا، لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ مریض کو مرض سے نجات جب ہی ملتی ہے جب وہ کسی بھی صحیح معالج تک پہنچ جائے، نیم ملا اگر خطرۂ ایمان ہوتا ہے تو نیم حکیم بے شک خطرۂ جان ہی ہوتا ہے، ناگہانی خطرات سے بچنے کے لئے ہمیں صحیح لوگوں تک پہنچنا چاہئے اور صحیح لوگوں کی کھوج کرنے کے لئے اپنا وقت کھپانا چاہئے، دو چار گلیوں میں تانک جھانک کو جدوجہد نہیں کہتے، کسی بھی صحیح عامل کی جستجو کرنے کے لئے اگر ہمیں سو دو سو کلو میٹر کا سفر کرنا پڑے تو اس سے پہلو تہی نہیں کرنی چاہئے۔

ہم دعا کریں گے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے تمام اہل خانہ کو جنات کی تمام ریشہ دوانیوں سے نجات دے اور آپ کے معاشی حالات میں سدھار پیدا کرے جو ان دنوں آپ کے لئے اذیت ناک بنے ہوئے ہیں، آمین بجاہ سید المرسلین۔

آیت کا شانِ نزول

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ کا شانِ نزول کیا ہے، یہ آیت کریمہ کس موقع پر اتری، یہ آیت پاک کس مقصد کے لئے پڑھی جاتی ہے، اس کے فوائد وفضائل سے روشناس فرمائیں۔ قارئین طلسماتی دنیا کو اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

جواب

ایک جنگ کے موقع پر یہ آیت نازل ہوئی، ہر معرکہ کی طرح اس معرکہ میں بھی کفار ومشرکین کے مقابلہ میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور آلاتِ حرب نیز گھوڑے، اونٹ اور ہاتھی وغیرہ بھی برائے نام تھے۔ اس وقت کچھ مسلمان سہمے ہوئے تھے لیکن مسلمانوں کی اکثریت کا حال یہ تھا کہ انہوں نے اپنے مالک پر پورا بھروسہ تھا وہ یہ یقین رکھتے تھے کہ ہم اس خالق کائنات پر بھروسہ کرتے ہیں جو ہمارا سب سے اچھا مددگار ہے اور اس کی نصرت اور مدد پر ہمیں کلی طور پر اطمینان ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی تربیت کچھ اس انداز سے کی تھی کہ دنیا کے عیش وآرام اور میدان جنگ کے دوسرے لوازمات ان کی نظروں میں ہیچ تھے، یہ لوگ اپنی جانوں کو اپنی ہتھیلی پر رکھ کر دشمنان اسلام کا مقابلہ کرتے تھے اور ان کی ہیبت اور بہادری دیکھ کر ہتھیار والوں پر ان کا رعب قائم ہوجاتا تھا، لوگ ان کی بہادری کو دیکھتے اور ان کی بے سروسامانی کا مشاہدہ کرتے اور ان کے اطمینان پر حیرت کرتے، ہر طرف وحشتیں بکھری ہوتی تھیں، کفار ومشرکین کی طرف سے ایک یلغار ہوتی

تھی، لاتعداد دشمنوں کے مقابلہ میں کہنے کوتو مسلمان مٹھی بھر ہی ہوتے تھے لیکن ان کی زبان پر یہ کلمات جاری رہتے حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کافی ہے ہم کو ہمارا اللہ جو بہترین مدد کرنے والا ہے۔ رب العالمین نے ان کلمات کو اتنا بابرکت بنادیا کہ آج ان کلمات کا ورد کرنے والا رب العالمین کے فضل وکرم کا حق دار بن جاتا ہے اور اس پر عنایات کی وہی بارشیں ہونے لگتی ہیں جو خیرالقرون میں اصحاب رسولؐ پر ہوا کرتی تھیں۔ تجربہ کار عالمین کا دعویٰ ہے کہ جو شخص اس آیت کو روزانہ ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اس کی غیب سے مدد ہوتی ہے اور اس کے تمام کام تمام رکاوٹوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کو چاروں سمت کھڑے ہوکر پڑھے اور آخر میں سجدے میں جاکر اسی تعداد میں پڑھے اور اس عمل کو ۴۵ دن تک جاری رکھے تو جس مقصد کے لئے بھی یہ عمل کرے گا اس کو کامیابی ملے گی اور دوران چلہ اس کو ایسی بشارتیں ہوں گی جن کی برکتوں سے اس کی روحانیت اور اس کے ایمان وعقیدے میں زبردست اضافہ ہوگا، اس عمل کو کھڑے ہوکر کریں، سب سے پہلے مشرق کی طرف، اس کے بعد مغرب کی طرف، پھر شمال کی طرف، پھر جنوب کی طرف اور اس کے بعد سجدے میں جاکر۔ مشرق کی طرف پڑھنے سے پہلے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جب سجدے سے سر اٹھائیں تو پھر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا کریں، انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور روحانیت کی دولتوں سے بھی سرفراز ہوں گے۔

عامل کیا کرے؟

سوال از: ولی ________ گجرات

بعض غیر مسلم علاج کے لئے آتے ہیں، وہ عموماً مستقبل کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کیا ہے؟ بعض برادران وطن تو غیر شرعی کام کے لئے آتے ہیں، مثلاً ہماری دوکان چلے دوسرے کی بند ہوجائے، فلاں ہمیں ستاتے ہیں وہ مرجائے، یا ہماری شراب کی دوکان ہے، برکت کا تعویذ وغیرہ۔ ایسے حالات میں کام کرنے سے انکار کردیں تو وہ ہمیشہ کے لئے دور ہوجاتے ہیں اور بدظن بھی ہوجاتے ہیں، عاملین کو کیسے کام کرنا چاہئے۔

جواب

عامل کے اندر مکمل صبر وضبط ہونا چاہئے، عامل کے لئے ضروری ہے کہ مریض کا علاج کرنے کے ساتھ ساتھ مسلسل اس کی ذہن سازی بھی کرے، مشفقانہ لب ولہجہ میں اس کو یہ سمجھائے کہ غیب کی باتیں صرف خدا کو معلوم ہے، ہم یقین کے ساتھ یہ نہیں بتاسکتے کہ آنے والے کل میں کیا پیش آنے والا ہے، تم آباد ہوں گے یا برباد، یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے لیکن ہم روحانی علاج کے ذریعہ پیش آنے والی بربادیوں سے تمہیں کافی حد تک بچاسکتے ہیں اور ہمارا یہ بچانا بھی اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اس طرح کی ذہن سازی ناممکن نہیں ہے، لیکن مشکل تو یہ ہے کہ عاملین چٹکیاں بجاتے ہی کام ہونے کے دعوے کرتے ہیں اور ایران وتہران کی باتیں بناکر آنے والوں کی جیب جھاڑنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے کئی بار بالکل سفید جھوٹ بول کر مستقبل کی باتیں کرنی پڑجاتی ہیں جو صرف لاف وگزاف پر مبنی ہوتی ہیں۔

علم الاعداد اور علم نجوم کے ذریعہ ایسی کچھ نشاندہی ممکن ہے کہ عمر کے اس حصے میں حالات ایسے رہیں گے اور عمر کے اس حصے میں صورت حال کچھ اس طرح کی ہوجائے گی لیکن یہ باتیں بھی علوم ظنی کے ذریعہ اخذ کی جاتی ہیں، ان کو بھی یقین کا درجہ حاصل نہیں ہوسکتا، اس لئے امن وامان کی راہ یہی ہے کہ مریضوں سے الٹے سیدھے دعوے نہ کئے جائیں اور خود کو سرخرو اور تیس مارخاں ثابت کرنے کے لئے زمین وآسمان کے قلابے نہ ملائے جائیں۔ مریضوں کا علاج کریں ان کی معیشت کو مضبوط بنانے کے لئے روحانی علاج انہیں بخشیں لیکن ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے رہیں کہ کامیابی جب ہی ملے گی جب رب العالمین کی مرضی شامل حال ہوگی، الٹے سیدھے دعوے کرنا اور سرکس کے جوکروں کی طرح ٹانگوں پر بانس باندھ کر اپنا قد اونچا کرلینا اور خود کو سب سے بڑا ثابت کرنا یہ تمام باتیں غلط ہوتی ہیں اور اس کے نتائج بھی ہمیشہ غلط ہی ہوتے ہیں اور اس طرح کی واہی قسم کی چرب زبانی سے روحانی عملیات کی لائن بدنام ہوتی ہے اور ہورہی ہے۔

عوام تو کالانعام ہوتے ہیں، وہ تو الٹے سیدھے سوال کرتے ہی رہیں گے لیکن ہمارا فرض یہ ہے کہ ہم ان کے سوالوں کے جواب وہی

دیں جوان کو حقیقت اور سلامتی کے قریب کردیں۔ انہیں گمراہی کے گڑھوں میں گرنے سے محفوظ رکھیں، عامل کو اپنی کارکردگی کچھ اس طرح جاری رکھنی چاہئے کہ اپنی عقیدے کی حفاظت بھی رہے۔ آنے والوں کے عقائد بھی درست رہیں اور غیر ضروری باتیں بنانے کے بعد عامل کو کسی شرمندگی سے دوچار ہونا ہی نہ پڑے۔

چمتکار دکھانے والے عاملین نے بہت افراتفری مچائی ہے اور ان کی پھیلائی ہوئی گند کو صاف کرنے میں معتبر قسم کے عاملین کو بہت جدوجہد کرنا پڑی ہے۔ لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ صحیح کام کرنے والے عاملین کو جو عزت شہرت اور مقبولیت ملتی ہے اس کا عشر عشیر بھی بازاری اور مداری قسم کے عاملین کے حصہ میں نہیں آتی۔

مسلم کی فرمائش ہو یا غیر مسلم کی، غیر شرعی کام کو کرنے ہی نہیں چاہئیں، کسی کی چلتی چلاتی دوکان کو بند کرنے کرانے کے لئے کوئی بھی عمل کرنا شرعاً حرام ہے اور بہت بڑا گناہ ہے، منفی کاموں کو کرنے کے لئے عامل بہت محتاط رہنا چاہئے اور صرف پیسوں کی خاطر کسی کو تباہ کرنے کے لئے اعمال انجام نہیں دینے چاہئیں اور کسی کو جان سے مارنے کے اعمال تو قطعاً ناجائز ہیں، اب اس طرح کے اعمال کر کے کوئی بھی عامل اپنی عاقبت کو داؤ پر لگا دیتا ہے، کسی کا گلا چھری سے کاٹو، کسی کے پیٹ میں چاقو اُتار دو، کسی پر گولی چلادو، کسی کا گلا گھونٹ دو یا کسی کو کسی عمل کے ذریعہ مار ڈالو سب ایک جیسے گناہ ہیں اور سب کی سزا ایک ہی جیسی ہوگی۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ جس نے کسی کو جان بوجھ کر یعنی دانستہ طور پر قتل کردیا اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ اگر کوئی اس طرح کی فرمائش کرے تو وہ پوری نہیں کرنی چاہئے البتہ اگر کوئی کسی کو ناحق ستائے تو اس کے لئے اس طرح کے عمل کرنے چاہئیں کہ اول تو وہ ستانے سے باز آجائے اور اگر اس کو اپنی زیادتیوں سے باز آنے کی توفیق نصیب نہ ہو تو اس طرح کے نقصانات اسے پیش آتے رہیں کہ جو اس کے لئے عبرتناک ثابت ہوں۔

ہم پچاس سالوں سے روحانی عملیات کا کام کررہے ہیں، ہمارے پاس بھی ایسے کچھ لوگ آجاتے ہیں جن کی فرمائش قطعاً غلط ہوتی ہیں، ہم انہیں کورا سا جواب دیدیتے ہیں، کچھ لوگ ہمارے جواب سے ناراض بھی ہوجاتے ہیں اور ہمارے پاس آنا بھی چھوڑ دیتے ہیں لیکن ہماری سوچ وفکر ایک رہتی ہے، دنیا ناراض ہوجائے لیکن اللہ ناراض نہیں ہونا چاہئے اور ہم نے یہ دیکھا ہے کہ کسی وجہ سے دو آدمی ہمارے یہاں آنا چھوڑتے ہیں تو اللہ بیس آدمیوں کو ہم سے علاج کرانے کی توفیق عطا کرتا ہے۔

عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی نیت کو گدلا نہ ہونے دے اور اس یقین سے بھی کبھی تہی دامن نہ ہو کہ جس قدر مقدر میں ہے وہ مل کر رہے گا، کسی کے آنے نہ آنے سے تقدیر الٰہی پر کوئی اثر نہیں پڑتا جو ملنا ہے مل کر رہے گا اور جو قسمت میں نہیں ہے اس کے لئے بھاگ دوڑ کرنے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

میت کا کھانا کیسا ہے؟

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد گھر آکر لوگ کھچڑی کھاتے ہیں، پھر میت کا وارث دوسرے دن یا تیسرے تیجہ کی فاتحہ کرتا ہے اس میں لوگ آتے ہیں، فاتحہ کا کھانا الگ ہوتا ہے اور سادہ کھانا یعنی بغیر فاتحہ کا کھانا الگ ہوتا ہے۔ عامل ورد وظائف پڑھنے والے کو میت کا کھانا کھانا چاہئے یا نہیں یا فاتحہ کا کھانا یا سادہ کھانا۔

جواب

اس طرح کے سوالوں کا جواب حاصل کرنے کے لے آپ کو اُن رسائل سے رجوع کرنا چاہئے جو فقہی اور علمی انداز میں دین وشریعت کی خدمت کررہے ہیں اور فقہی سوالوں کے جوابات دینے کی ذمہ داریاں بنا رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا الگ سی نوعیت کا رسالہ ہے وہ اس طرح کے سوالوں کے جوابات دے کر ایک نئے طرز کی شروعات نہیں کرسکتا، جہاں میت کے گھر میں کھانا نہ پکنے کی بات ہے تو اس مصلحت کی وجہ سے ہے کہ چونکہ میت کے گھر میں لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا ہے اور میت گھر میں رکھی ہوتی ہے تو اہل خانہ پرسہ کرنے والوں سے بات چیت میں لگے رہتے ہیں انہیں کھانا پکانے کی فرصت ہی کہاں ہوتی ہے اس دن کسی قریبی رشتے دار کے گھر سے کھانا بن کر آتا ہے اور جو لوگ میت کے گھر میں موجود ہوتے ہیں ان کو کھانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ اکثر لوگ کھانا کھالیتے ہیں اور کچھ لوگ کھانا کھاتے بھی نہیں، پرانے دور میں میت کے

گھر میں جو کھانا پکا کر بھیجا جاتا تھا وہ کھچڑی کی طرح سے ہوتا تھا، جو بہت لذیذ بھی نہیں ہوتا تھا، کھچڑی عام طریقے سے تیار کی جاتی تھی لیکن اب شہروں میں بالخصوص یہ دستور شروع ہوگیا ہے کہ میت والے گھر عمدہ عمدہ کھانا بنا کر بھیجے جاتے ہیں اور بعض علاقوں میں باقاعدہ دعوتیں بھی دی جاتی ہیں اور کھانا بھیجنے کا سلسلہ تین دن تک چلتا ہی رہتا ہے۔ اس سلسلہ کو جالو رکھنے میں جھگڑے بھی ہوتے ہیں، ماموں کہتا ہے کھانا بھیجنے کا میرا حق ہے، چچا کہتا ہے کہ حق میرا ہے، دوسرے لوگ بھی اپنا اپنا حق جتا کر خوب بریانی اور قورمے بنا بنا کر میت کے گھر میں روانہ کرتے ہیں، درحقیقت یہ تمام باتیں منجملہ بدعات ہیں، اس طرح کی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے، ازراہ ہمدردی ایک آدھ وقت سیدھا سادا کھانا بھیجنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن لذیذ پکوان میت کے گھر میں بھیجنا اور اس کو دین وشریعت کا جز و سمجھنا نادانی کی بات ہے اور یہ نادانی منجملہ جہالت بھی ہے، از قبیلۂ بدعت تو ہے ہی۔

رہی کھانوں پر فاتحہ پڑھنے کی بات تو محتاط علماء نے اس کو بھی احداث فی الدین میں شمار کیا ہے لیکن جو لوگ اس کو ضروری سمجھتے ہیں ان سے الجھنے کے بجائے محبت اور پیار سے ان کو سمجھانا چاہئے۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان سے جنگ وجدال کرنے کے بجائے ان کے حق میں دعا کرنی چاہئے۔ اس دور میں مسلک کی باتوں کو ہوا دینا اور باہم دست وگریباں ہونا بے شمار دینی مصلحتوں کے خلاف ہے۔

مردے کے لئے دعا

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد کئی لوگ قبر پر گلاب کے پھول ڈالتے ہیں اور ہاتھ اٹھا کر فاتحہ کرتے ہیں اور مردے کی مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے، جواب عطا ہو۔

جواب

قبر کے سرہانے مردے کو دفنانے کے بعد اگر کسی درخت کی ہری بھری ٹہنی لگادی جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن قبر پر پھول پاشی سے گریز کرنا چاہئے۔ نماز جنازہ مردے کے لئے خود ایک دعا ہے، اس دعا کے بعد دوسری دعا کرنے کی ضرورت نہیں، لیکن قبر میں مردے کو دفن کرنے کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص کو پڑھ کر اس کا ثواب جو بقدر پورے قرآن کے ہوتا ہے مردے کو پہنچادیا جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

اکابرین کا معمول یہ بھی رہا ہے کہ تدفین مکمل ہونے کے بعد ایک صاحب قبر کے سرہانے کھڑے ہوجاتے ہیں اور دوسرے صاحب مردے کے پیروں کی طرف کھڑے ہوجاتے ہیں جو سرہانے کھڑے ہوتا ہے وہ سورۂ بقرہ کا پہلا رکوع پڑھتا ہے، جو پیروں کی طرف کھڑا ہوتا ہے وہ سورۂ بقرہ کا آخری رکوع پڑھتا ہے اس طرح پڑھنے سے بھی مردے کی مغفرت ہوجاتی ہے اور پروردگار میت پر اپنی رحمتوں کی کھڑکیاں کھول دیتے ہیں۔ قبر کے قریب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنے کو منع کیا گیا ہے اگر اس طریقہ سے پرہیز ہی کریں تو بہتر ہے۔

روحانی علاج کے لئے کہاں جائیں

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ مسلمانوں کو اپنی دکھ تکلیف جادو ٹونا سے نجات کے لئے مسلمان عاملوں کے پاس جانا چاہئے یا ہندو پنڈتوں اور ہندو عاملوں کے پاس جانا چاہئے۔ اگر کوئی مسلمان ہندو عامل پنڈت کے پاس چلا گیا تو کیا وہ گنہ گار ہوگیا، برائے کرام جواب عطا ہو۔

جواب

کوئی بھی صاحب ایمان کسی بیماری کا شکار ہو یا آسیبی اثرات یا جادو ٹونے کا شکار ہو تو اس کو روحانی علاج کے لئے مسلمان عامل کو ترجیح دینی چاہئے اور مسلم عاملوں میں بھی اس عامل سے رجوع کرنا چاہئے جو قرآن حکیم کی آیتوں یا اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج کرتا ہو اور نماز روزے کا پابند ہو، رہے دوسری قسم کے علاج جو جسمانی امراض سے تعلق رکھتے ہیں ان میں معتبر اور تجربہ کار حکیم یا ڈاکٹروں سے رجوع کرنا چاہئے خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان۔

آج کل لوگ سادھوؤں، پنڈتوں یا سفلی عمل کرنے والوں کے پیچھے دوڑ رہے ہیں جو غلط ہے، ان میں اکثر عاملین مسلمانوں کا عقیدہ بھی خراب کررہے ہیں اور انہیں گمراہی کی طرف ہنکا رہے ہیں جو ایک خطرناک بات ہے۔ جو لوگ اپنے ایمان وعقائد کی پرواہ کئے بغیر ان

چوکھٹوں پر اپنے ماتھے ٹیک رہے ہیں جو چوکھٹیں ایمان کی دولت اور عقائد کا سرمایہ اُچک لیتی ہیں ان کے گنہگار ہونے میں کیا شبہ ہے، اللہ سب کی حفاظت فرمائے۔ اور اللہ اُن مسلمانوں کو عقل سلیم عطا کرے جو خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

رشتے داروں کے عطا کردہ ناسوروں کی چبھن

سوال از: (نام مخفی)

حضرت اس ناچیز سے پتہ نہیں کیوں ہر چیز، ہر خوشی روٹھی ہوئی ہے جسے اپنا سمجھا، جس کی مدد کی، جس کو حوصلہ دیا اس سے دھوکہ کھایا، یتیموں کو اپنا سمجھا، اپنا دست شفقت ان کے سر پر رکھا، ان کی ہر طرح کی مدد کی، ان کے درد کو اپنا جانا، بدلے میں بڑے ہونے پر وہ زہر اگلنے لگے، اچانک نفرت بھری نگاہ سے دیکھنے لگے، دشمن سمجھنے لگے، سب رشتے تو پہلے سے ہی قطع کر چکی ہوں، تکلیف بھری دنیا میں نادانی میں کسی کو جینے کا بہانہ سمجھ رہی تھی، ان کی طرف سے تکلیف دینے والا سلسلہ شروع ہو چکا ہے، خون کے رشتوں میں بھی لالی نہیں ہے، ہر رشتے میں دنیا بھر کی کھٹاس بھری ہے۔ حضرت معافی چاہتی ہوں میں دنیا کے ہر رشتوں کی توہین نہیں کر رہی ہوں بلکہ یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے لئے دنیا میں دنیا کا ہر رشتہ کھوکھلا ثابت ہوا۔

حضرت مجھے ایسا لگتا ہے کہ جو رشتے اپنوں کے بچ گئے تھے انہیں دشمنوں نے کسی عمل کے ذریعہ دور کر دیئے ہیں، حضرت مجھے آپ اس طرح کا عمل عطا کر دیں یا تعویذ عنایت کر دیں گے جس کے عمل سے مجھ سے توڑے گئے رشتے دوبارہ بحال ہو جائیں۔ اگر ان پر کوئی گندے یا سفلی عمل سے کچھ کر کے توڑا بھی گیا ہو تو وہ اثر زائل ہو اور یقینی طور پر جس کے لئے محبت کا جائز عمل کیا جائے وہ معافی مانگ کر قدموں میں آ گرے کیوں کہ نئے دشمن اس طرح کی تکلیف پہنچا رہے ہیں کہ کہتے ہوئے تکلیف محسوس ہو رہی ہے، کتے، بلیوں کی ناپاک غلاظت کو میرے روم میں پھینک دیا جاتا ہے، میری نماز کی جگہ پر گندگی ڈالی جا رہی ہے، مجھے ذہنی اور جسمانی تکالیف کا دردناک دینے والا سلسلہ چالو ہو چکا ہے۔

(..........) نام کی دو عورتوں نے جینا محال کر رکھا ہے، حضرت غلط خیال نہ کریں میں مجبور و مظلوم ہوں مجھے ایک اس طرح کا بھی عمل بتادیں جس کے کرنے سے ان دشمنوں کو دردناک سزا ملے اور کوئی چیز ان کا بچاؤ نہ کر سکے بلکہ ان لوگوں کی زندگی عذاب بن جائے اور یہ تمام گروہ ایک دوسرے سے ٹوٹ کر دشمن بن جائیں۔

خط کی طوالت پر معافی، دعا کی درخواست ہے، خدا آپ کو ہمیشہ خوش رکھے (آمین) حضرت مسئلے کی وضاحت علم کی روشنی میں کردیں کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے اور منشا کیا ہے دشمنوں کا۔

جواب

دنیا کے تجربات یہی بتاتے ہیں کہ جو انسان لوگوں کے زیادہ کام آتا ہے اس کو لوگوں کی طرف سے زیادہ دکھ اور صدمات جھیلنے پڑتے ہیں، آپ جن رشتوں داروں پر احسان کریں گی وہی رشتے دار آپ کی راہوں میں کانٹے بچھانے کی غلطیوں کے مرتکب ہوں گے۔

حسد کرنے والے اور بغض وعناد میں مبتلا ہو کر غیبتیں کرنے والے اور تہمتیں اُچھالنے والے غیروں میں نہیں ہوتے اپنے رشتے دار ہی میں ہوتے ہیں اور بعض لوگوں کو اپنے قرابت داروں سے اتنے دکھ اور اتنے صدمات ملتے ہیں کہ ہر رشتے سے اعتبار اٹھ جاتا ہے۔ آج کل یہ سب کچھ اس لئے بھی ہو رہا ہے کہ لوگ دین وشریعت کو بالکل نظر انداز کر بیٹھے ہیں اور خوف خدا اور احتساب آخرت کی فکر لوگوں کے دلوں سے نکل گئی ہے، صاحب ایمان لوگ بھی من مانیوں کے بھیانک جنگلوں میں اس طرح بھٹک رہے ہیں کہ دیکھ کر حیرت بھی ہوتی ہے اور افسوس بھی۔

فضائل کی پگڈنڈیوں پر بے تحاشہ بھاگتے ہوئے مسائل سے بہت دور ہو گئے ہیں، انہیں یہ تک خبر نہیں ہے کہ ان کے اپنے فرائض کیا ہیں اور لوگوں کے ان پر حقوق کیا ہیں، مسجدیں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی ہیں اور دین کی دعوت کا کام کرنے والے بھی لاکھوں کی تعداد میں سر اُبھار رہے ہیں لیکن مسلم سماج دن بہ دن ابتری کا شکار ہو رہا ہے اور اللہ کی نافرمانیوں کے سلسلہ میں روز بروز اس قدر پھیلتے جا رہے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر وحشت ہونے لگی ہے اور یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ شاید قیامت بہت نزدیک آ گئی ہے، جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، بے ایمانی، رشوت خوری، حق تلفی، معاملات کی خرابی، شراب نوشی، زناکاری، نفاق، عیاری مکاری کونسا ایسا گناہ ہے جو مسلم معاشرہ میں برسات کی کیچڑ کی طرح بکھرا ہوا نہیں ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ تمام گناہ ان لوگوں کی زندگی کا

بھی جزو لاینفک بنے ہوئے ہیں جو پنج وقتہ نمازی ہیں اور جن کو عوام عبادت گزار سمجھتے ہیں، ان کے اخلاق و کردار کی صورت حال بھی کچھ اچھی نہیں ہے۔

قرآن حکیم نے فرمایا تھا کہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان ۔احسان کا بدلہ احسان کے سوا کچھ نہیں۔ لیکن آج کل کی صورت حال یہ ہے کہ جو احسان کرتا ہے وہ زیادہ دکھ جھیلتا ہے اور اس کے دامن میں زیادہ تہمتیں آتی ہیں، رشتے داروں میں جو لوگ کبھی کسی کے کام نہیں آتے ان کی بس ایک ہی غلطی ہوتی ہے کہ کسی کے کام نہیں آتے لیکن جو لوگ کام آتے ہیں، اپنا وقت بھی دیتے ہیں اور رشتے داروں پر اپنے پیسے بھی خرچ کرتے ہیں ان میں طرح طرح کے عیب ڈھونڈے جاتے ہیں اور ان کی خرابیوں اور کوتاہیوں کی باقاعدہ جستجو کی جاتی ہے کہ فلاں کام میں یہ غلطی کی تھی اور فلاں معاملے میں یہ کوتاہی ان سے سرزد ہوئی ہے، ان کی بال برابر غلطیوں کو بھی محسوس کیا جاتا ہے بلکہ اُچھالا جاتا ہے اور انہیں رسوا کرنے کے منصوبے بنائے جاتے ہیں اور یہ حرکتیں وہ لوگ کرتے ہیں کہ جنہیں از راہ نماز روزہ، پرہیزگاری کا سرٹیفکیٹ حاصل ہے اور بزعم خود دعوت دین کے ٹھیکیدار بھی بنے ہوئے ہیں۔

احسان شناسی اور مشکل ناقدری کا عالم یہ ہے۔

کہ میں جس کے ہاتھ میں ایک پھول دیکے آیا تھا
اسی کے ہاتھ کا پتھر مری تلاش میں ہے

آپ کسی پر احسان کر کے دیکھ لیجئے اس کی فتنہ انگیزیوں سے محفوظ رہنا آپ کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ ایسے ناگفتہ بہ حالات میں صبر کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے اس لئے ہم آپ سے گزارش کریں گے کہ آپ اپنے رشتے داروں کی ریشہ دوانیوں، سازشوں اور دوسری عیاریوں اور مکاریوں کو نظر انداز کر کے اپنے رب سے لو لگائیے اور اپنے رب کی رضا کی خاطر قرابت داروں کے بخشے ہوئے تمام زخموں کو لالہ و گل سمجھ لیجئے اور یہ یقین اپنے دل میں جما لیجئے کہ بروز محشر ایک ایک زخم کے بدلے میں آپ کو سو سو راحتیں عطا ہوں گی، از روئے دین و شریعت۔ آپ کو یہ حق حاصل ہے کہ آپ اپنے ہر بدخواہ سے اس کی بدخواہی کے بقدر اس پر کوئی وار کر سکیں اور جیسے کو تیسا کے تحت آپ بھی اس کے سامنے بدخواہی اور ایذا رسانی کی کوئی داغ بیل ڈال دیں لیکن ایسا کرتے وقت تاریخ کے اس واقعہ کو اپنے ذہن میں رکھئے کہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے دشمنوں اور بدخواہوں کی ایذا رسانیوں کا گلہ کیا تھا اس وقت ان کے رب نے ان سے فرمایا تھا کہ انہوں نے جو کچھ تمہارے ساتھ کیا ہے تم بھی ایسا ہی بُرا سلوک ان کے ساتھ کر سکتے ہو، تمہیں اختیار ہے مگر وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ۔ لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ تمہارے حق میں زیادہ بہتر ہے۔

اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دشمنوں اور بدخواہوں کا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا اور دشمنوں سے بدلہ لینے کا تصور آپ کے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اگر آپ بھی اس اُسوۂ رسول کو اپنائیں تو نہیں کہا جا سکتا کہ آپ کے رب کی بارگاہ میں آپ کا مقام کتنا بلند ہو جائے گا۔ اس عارضی دنیا کی تمام عارضی تکالیف کو جھیل لینا اور دائمی زندگی کی دائمی راحتوں پر نظر رکھنا ہی بندگی اور عبدیت کا کمال ہے لیکن اس کمال سے مسلمانوں کی اکثریت محروم ہے۔ تاہم اگر آپ اپنے بدخواہوں کو مزا چکھانے کی ٹھان چکی ہوں اور انہیں نظر انداز کرنے میں آپ کو کوئی دلچسپی نہ ہو تو روزانہ ۱۳سو۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھا کریں۔

فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللَّهُ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔

اس آیت کو بے وضو پڑھیں، اول و آخر درود شریف نہ پڑھیں اور اس کا ورد دن میں بوقت زوال کریں، ورد کرتے وقت بسم اللہ بھی نہ پڑھیں اور اگر ورد کرتے وقت اپنے کپڑے الٹے کر کے پہن لیں تو اچھا ہے، انشاء اللہ جتنے دکھ آپ کے بُرے رشتے داروں نے آپ کو دیئے ہوں گے اتنے ہی دکھ بلکہ اس سے ان سے کہیں زیادہ دکھ اور صدمے انہیں برداشت کرنے پڑیں گے اور ان کا چین و سکون غارت ہو جائے گا۔ اس عمل کو ۱۳ دن تک جاری رکھنا ہے اور چاند کی ۱۵ ویں تاریخ سے اسے شروع کرنا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو رشتے داروں کی سازشوں اور مکاریوں سے نجات عطا کرے اور رشتے داروں کی بخشی ہوئی ایک ایک چوٹ اور ایک ایک کسک کے بدلے میں ایک ایک ہزار راحتیں اور رحمتیں آپ کو دونوں جہان میں عطا کرے آمین ثم آمین۔

من آنم کہ من دانم

سوال از: یوسف خان ———— راجستھان

میں خاکسار یوسف خاں بالوت بن حسینی والد کا نام بھا مکمل بالوت طلسماتی دنیا کا پرانا قاری ہوں اور آپ کا شاگرد ہوں، میرا ٹی نمبر 448/8 ہے۔ طلسماتی دنیا ایک ایسا کشکول ہے جس میں سوکھے ٹکڑے بھی ہیں تو حلوا بھی اور چٹنی بھی اور اقسام اقسام کی بہت سی چیزیں، خاص بات یہ ہے کہ طلسماتی دنیا کے دسترخوان پر کوئی ایسی چیز نہیں چنی جاتی، دودھ بالائی نہیں ہے جس سے کسی کو گھن آئے، اردو میں اکثر جو رسالے نکل رہے ہیں وہ سبھی ایک صنف کے ہوتے ہیں کوئی طبی ہے تو اس میں از سرتا پا طب ہی طب کے مضامین ہوتے ہیں اور اگر کوئی مذہبی ہے تو اس میں اول سے آخر تک مذہبی مضامین ہی ملیں گے اور اگر کوئی سیاسی ہے تو سیاست ہی پر بحث ہوتی ہے مگر طلسماتی دنیا ایک روحانی رسالہ ہے اور اس میں سب قسم کے مضامین ہوتے ہیں۔ طلسماتی دنیا روحانی دنیا کا کوئی قاری نراش نہیں ہوتا۔

طلسماتی دنیا میں حکماء کے ارشادات ہوتے ہیں
متاع زندگی یعنی تجربات ہوتے ہیں
یہ رسالہ رسائن ہے جواہر الجواہر کا
نکات زرّیں سے بھرپور صفحات ہوتے ہیں
وہ تشخیص امراض جہاں میں رہنما یہ ہے
کہ اس میں کاشف اسرار واقعات ہوتے ہیں
خاص وعام گویا علمبردار صحت ہے
تمشا جزو کل اس میں دنیا دیکھ سکتی ہے
رموز جزوی مبرکات ہوتے ہیں
مجرب آزمودہ اس میں نسخہ جات ہوتے ہیں
دواؤں پر غذاؤں پر تبصرہ خوب ہوتا ہے
مبصر ہستیوں کے خاص اشارات ہوتے ہیں
حسن الہاشمی صاحب کمالات ہوتے ہیں
یعنی قیمتی عیاں ومخفی معجزات ہوتے ہیں

جواب

آپ کی تعریف وتحسین کی ہم قدر کرتے ہیں اور اُس وحدہٗ لاشریک کا ہم شکر ادا کرتے ہیں کہ جس نے ہمیں طلسماتی دنیا نکالنے اور اس کے ذریعہ روحانی تحریک چلانے کی توفیق عطا کی۔ اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کی بات نہیں، یہ صرف محاورہ نہیں ہے بلکہ یہ حقیقت ہے کہ اگر اللہ کسی توفیق اور ہمت عطا نہ کرے تو کسی انسان کے بس کا کچھ بھی نہیں ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہم کیا ہیں، ہماری بساط اور اوقات کیا ہے لیکن رب العالمین جو ہم سے کام لے رہا ہے بس یہ اسی کا فضل وکرم ہے، اس دوران بہت مشکلیں پیش آئیں، بہت ہی دشواریوں سے گزرنا پڑا، مسائل کے طوفان آئے، مخالفتوں کی آندھیاں چلیں اور بقول شخصے جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے، غیر مقلدین اور دیگر مخالفین کی بات چھوڑیئے ہماری اپنی قاسمی برادری کے مولوی اور مفتی حضرات بھی اُنگلیاں اٹھانے لگے اور بعض مخالفتوں کی جگالی کرنے پر اتر آئے لیکن ہم نے کسی کی پرواہ نہیں کی اور کسی کی اچھالی ہوئی تہمت پر کوئی دھیان نہیں دیا، ہم اپنی منزل کی طرف بدستور بڑھتے رہے، ہمارا روحانی سفر جاری رہا اور درمیان سفر ایک بار ہم نے مڑ کر دیکھا تو ہزاروں لوگ ہمارے پیچھے آتے ہوئے ہمیں نظر آئے، گویا کہ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہ رو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

اب بے شمار قاسمیوں کو یہ بات سمجھ میں آنے لگی ہے کہ ”روحانی عملیات“ سیکھنا بھی وقت کا تقاضہ ہے، ہم یہودیوں، نصرانیوں اور مشرکوں کی کرنی کرتوت اور ساحرانہ حملوں اور حرکتوں کا مقابلہ تب ہی کرسکتے ہیں جب ہم اس راہ کی شدھ بدھ سے واقف ہوں۔ میرے رب کا کرم ہے کہ اس نے اس راستے میں مجھے استقامت بھی بخشی اور سفر جاری رکھنے کا حوصلہ بھی عطا کیا اور آپ جیسے مخلص شاگرد اور مخلص کرم فرما بھی عطا کیے جن کی دن رات کی دعاؤں میں ناچیز حقیر وفقیر بھی شامل رہتا ہے اور شاید مخلصین کی دعاؤں ہی کا نتیجہ ہے کہ ۲۲ سالوں سے طلسماتی دنیا وقت پر چھپ رہا ہے اور سارے عالم میں پھیل رہا ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کی جس انداز سے تعریف کی ہے اس نے ہمیں متاثر کیا ہے ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سے اور ماہنامہ طلسماتی دنیا سے آپ کو اور آپ جیسے ہزاروں لوگوں کو جو حسنِ ظن ہے وہ ہمیشہ باقی

رہے اور ہم اللہ کے بندوں کی رہنمائی کرتے کرتے اس جہان فانی سے رخصت ہوں۔ طلسماتی دنیا دراصل ایک چراغ ہے یہ ایک شمع ہے جو علم ومعرفت کے اُجالے ساری دنیا میں پھیلا رہی ہے، ارباب خلوص کو دعا کرنی چاہئے کہ یہ چراغ اسی طرح جلتا رہے اور اسی طرح اس کی روشنی سے وہ اندھیرے مٹتے رہیں جو جہالت اور گمراہی کی وجہ سے ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں، ان اندھیروں کا مقابلہ کرنا ہی طلسماتی دنیا کی اصل ذمہ داری ہے۔ ہمیں فخر ہے کہ طلسماتی دنیا سے غیر مسلمین نے بھی استفادہ کیا ہے اور انہیں یہ اندازہ ہوا ہے کہ اسلام کتنا سچا مذہب ہے۔

طلسماتی دنیا بظاہر روحانی عملیات کا رسالہ ہے لیکن وہ بین السطور میں اسلام کی حقانیت اور اس کی نورانیت کو بھی واضح کرتا ہے اور یہ بتانے کی کوشش کرتا ہے کہ دنیا میں اسلام سے اچھا اور پیارا کوئی مذہب نہیں ہے۔ طلسماتی دنیا نے اس طرح صرف روحانی عملیات کو فروغ نہیں دیا بلکہ اس نے بہت خاموش طریقے سے دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری بھی نبھائی لیکن اس ایمان ویقین کے ساتھ۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

باتیں طالب علمانہ

سوال از: عبدالخلیل ________ بھوپال

خدمت اقدس میں عرض ہے ناچیز اللہ کے فضل وکرم اور آپ کی دعا سے خیر وعافیت سے ہوں گے۔ میرا ٹی نمبر 1014/13 ہے۔ بندہ کو آپ کی شاگردی میں آئے تین سال ہو گئے، یہیں بندہ کا ارادہ عملیات کی لائن میں خدمت کا ہی ہے، اس لئے بندہ بار بار آپ سے سوال کرتا ہے، اس بار بھی ایک سوال کا جواب بندہ چاہتا ہے۔ برائے مہربانی طلسماتی دنیا میں جواب شائع کردیں تو آپ کی عین نوازش ہوگی۔

جون ۲۰۱۵ء طلسماتی دنیا کے صفحہ نمبر ۴۸ پر یرقان کے لئے جو بوٹی بس کبرا کی بوٹی ہے، یہ بوٹی کہاں سے حاصل ہو سکتی ہے۔

جواب

بس کبرا ایک جڑی بوٹی کا نام ہے جو ایک طرح کی گھاس ہوتی ہے اور مختلف یونانی دواؤں میں کام آتی ہے۔ اگر آپ کسی حکیم یا عطار سے رجوع کریں گے تو وہ آپ کی رہنمائی صحیح معنوں میں کردیں گے اور آپ کو بس کبرا مہیا بھی کرادیں گے، اس کو حاصل کرنے کے بعد آپ یرقان کے علاج کی طلسماتی دنیا چھاپی ہوئی ہدایت کے مطابق کریں اللہ پر بھروسہ رکھیں جو ہر مرض سے بندے کو شفا عطا کرنے پر قادر ہے۔

معوذتین؟

سوال از: (ایضاً)

ستمبر ۲۰۱۵ء کی طلسماتی دنیا میں صفحہ نمبر: ۱۷، ۱۶ پر قسط نمبر ۴۷ مفتاح الارواح میں جادو سے نجات کا جو کالم ہے وہ یہ کہ قرآن کریم کی آخری دونوں سورتوں کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ دیا ہے، آپ کا شاگرد یہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہے، اجازت عطا فرمائیں اور پرہیز ضرور رکھیں۔

جواب

معوذتین کی زکوٰۃ دینے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ان دونوں سورتوں کو ایک سو پچیس مرتبہ لگاتار چالیس دن تک پڑھیں، جگہ اور وقت ایک رکھیں اور درمیان میں ایک بار بھی ناغہ نہ کریں بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، دوران چلّہ پرہیز جمالی رکھیں، بدبودار چیزوں سے کچے لہسن اور پیاز سے، سرکہ سے اور ہر طرح کے گوشت سے اجتناب کریں، زبان سے متعلق جو گناہ ہیں، جھوٹ، غیبت، تہمت، فضول بکواس وغیرہ سے مطلقاً احتراز کریں اور دن رات کا فاضل وقت اللہ کے ذکر وفکر میں گزاریں۔ زکوٰۃ کے بعد دونوں سورتوں کو روزانہ سات مرتبہ پڑھتے رہیں۔

کتنے دنوں تک؟

سوال از: (ایضاً)

دسمبر ۲۰۱۵ء کے طلسماتی دنیا میں صفحہ نمبر ۳۵ پر آخری قسط مفتاح الارواح میں نقش سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ درج ہے۔ وہ یہ ہے کہ سورۂ اخلاص ۴۰ مرتبہ پڑھی جائے لیکن یہ پتہ نہیں چل رہا ہے کہ کل کتنے دنوں تک سورۂ اخلاص پڑھی جائے گی اور نقش کو روز کے روز ۹۰ دن مرتبہ لکھ کر دریا میں ڈالنا ہے تو اس میں مغالطہ یہ ہو رہا ہے کہ ہفتہ عشرہ میں ڈال سکتے ہیں یا روزانہ ہی ڈالنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کی اجازت عطا فرمائیں اور پرہیز ضرور لکھیں، برائے مہربانی آنے والے شمارے

میں ضرور جواب دیں۔

جواب

سورۂ اخلاص کی زکوٰۃ بھی چالیس دن میں ادا ہوتی ہے، روزانہ ۴۰ مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن پڑھیں، بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں اور پرہیز جمالی کریں، زبان سے متعلق گناہوں سے باز رہیں، انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ سورۂ اخلاص ۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔

پانی میں ڈالنے والے نقوش کو روزانہ بھی ڈال سکتے ہیں، تین دن یا سات دن میں بھی ڈال سکتے ہیں، بہتر یہ ہے کہ آٹے کی گولیاں بنا کر گولیوں میں نقش رکھ کر روز کے روز کے بنائی جائیں اور انہیں تین دن میں، سات دن میں یا دس دن میں پانی میں ڈال دیا جائے۔

خدمت خلق کے دوران اللہ کے بندوں کی ذہن سازی کرتے رہیں اور ان پر یہ بات بار بار واضح کرتے رہیں کہ ہم صرف ذریعہ ہیں اور تعویذ اور دوا بھی صرف وسیلہ ہی ہوتے ہیں، باقی بیماری سے نجات دینا اور علاج کے بعد شفا عطا کرنا محض اللہ کا کام ہے۔ اس کی مرضی کے بعد آسیب وسحر تو بڑی چیزیں ہیں، سر کے درد سے بھی انسان کو نجات نہیں ملتی۔ ہر عامل کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کو ضلالت اور گمراہی سے اور کفر وشرک سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے اور خود بھی گمراہی سے، شرک سے محفوظ رہے۔ جو عاملین ڈینگیاں مارتے ہیں اور غلط سلط دعوے کرتے ہیں وہ شرک اور گمراہی پھیلاتے ہیں اور عوام کو گمراہی کی جھاڑیوں میں الجھا دیتے ہیں۔ آپ خود بھی محتاط رہیں اور اس بات کی کوشش عمر بھر جاری رکھیں کہ لوگوں کے عقیدے محفوظ رہیں اور ان کا ایمان سلامت رہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے (آمین)

اپنے بچوں کو عامل بنانے کی خواہش

سوال از: سلیم باشا ——— ویلور

عرض خدمت اینکہ بندہ ناچیز کا چوتھا چلہ ختم ہوگیا، اور الحمد للہ ۲ر شوال ۱۴۳۷ھ بروز جمعرات مطابق ۸۔۷۔۲۰۱۶ء سے پانچواں چلہ شروع کر چکا ہوں حضرت والا کی خاص نگرانی و دعا مستجاب کا طلب گار ہوں اور دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنے دو فرزندوں کو آپ کی شاگردیت کا شرف حاصل کرنے کی بڑی تمنا اور خواہش ہے میں ان کی تفصیلات بھیج چکا ہوں۔ لہٰذا حضرت والا سے عاجزانہ گزارش ہے کہ میری اس درخواست کو شرف قبولیت سے نوازے۔

جواب

آپ کافی سست رفتاری سے چل رہے ہیں، آپ ۲۰۱۰ء میں شاگرد بنے تھے اور ابھی تک آپ کے سورۂ یٰسین کے چلے مکمل نہیں ہوسکے ہیں، اب تک تو آپ کو خدمت خلق کی خاطر اس لائن میں اُتر جانا چاہئے تھا کیوں کہ شاگردی والا کتابچہ دو سال میں مکمل ہوجاتا ہے اور اس کے بعد فن کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے لئے اور ان سے بھرپور استفادہ کرنے کے لئے ایک سال کافی ہے، تین سال کے بعد ہم روحانی عملیات کرنے کی اجازت بھی دیدیتے ہیں اور ایک سال کی خدمات کے بعد اجازت یافتہ شاگردوں میں شاگرد کا نام بھی چھاپ دیتے ہیں۔ اس حساب سے آپ کا نام ۲۰۱۵ء کی لسٹ میں چھپ جانا چاہئے تھا لیکن آپ کی سست رفتاری کی وجہ سے کافی دیر ہوگئی۔ خیر اب نویں چلے سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف، حصار، ودیگر ریاضتیں کرنے کے بعد آپ حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کریں اور آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں، نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد جو تقریباً ۶ ماہ میں ادا ہوگی۔ اگر آپ نے پھرتی کا ثبوت دیا اور اگر سیدھے سادے طریقے سے ادا کی تو اس کو ادا کرنے میں آپ کے ۲۶۱ دن لگیں گے۔ نقوش کی زکوٰۃ کے بعد آپ کو تحفۃ العاملین کا یکسوئی کے ساتھ مطالعہ کرنا ہوگا تاکہ آپ فن عملیات کی باریکیوں سے واقف ہوسکیں۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اپنے دو صاحبزادوں کو بھی روحانی عملیات کی تعلیم وتربیت کے لئے قدم اٹھایا ہے، آپ اپنی نگرانی میں ان کی بنیادی ریاضتوں کی تکمیل کرالیں اور ان صاحبزادوں کو تساہل اور تغافل سے دور رکھیں تاکہ زندگی کا قیمتی وقت ضائع نہ ہو اور یہ مقررہ وقت میں روحانی ریاضتوں سے فارغ ہوجائیں، بچوں کی ذہنی تربیت بھی کرتے رہیں اور یہ بات ان کے ذہنوں میں اُتارتے رہیں کہ اس دنیا میں اصل کرنیوالی ذات رب العالمین کی ہے، ان ہی کے حکم سے بہاریں آتی ہیں ان ہی کے حکم سے دنیا میں خوشیاں اور غم تقسیم ہوتے ہیں، ان ہی کی مرضی سے دوائیں اپنا اثر دکھاتی ہیں اور ان ہی کی مرضی سے تعویذوں میں اثر پیدا ہوتا ہے، یہ ذہن سازی ان بچوں کی بہت ضروری ہے جو آنے والے کل کے عامل بننے والے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

نایاب حاضرات

خضر عباس پیاسی

جو لوگ حاضرات کے شائقین ہیں ان کے لئے یہ مضامین کسی گوہر نایاب سے کم نہ ہوں گے۔ تمام ہدایت وقواعد حاضرات پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ذیل کے اعمال مکمل توجہ یکسوئی کے ساتھ کریں، انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔ وہ دوست احباب جو کہ ابھی عملیات کی دنیا میں نومولود ہیں، ایسے اعمال سے دور رہیں اور ابھی اپنے استاذ صاحب کی ہدایت کے مطابق عمل کریں۔

حاضرات سورۃ عنکبوت : اس آیت مبارکہ میں فضل وکرم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ یہ کلام الٰہی ہے، اگر ایمان ویقین ہے تو دنیا کے تمام خزائن ہیچ ہیں اور جن کے سینے وسوسوں بھرے ہوئے ہیں ان کے لئے اس دنیا میں بھی اندھیرا ہے اور آخرت میں بھی ان کی عقل وسماعت اندھیرے میں ہی رہے گی، جو نابینا بہرے ہوتے ہیں انہیں کیا معلوم روشنی کیا ہوتی ہے اور ہوا کی سرسراہٹ میں کیا راز پوشیدہ ہیں۔ یہ تو عقل والوں کے لئے ہے، جو ایمان ویقین کی قوت سے خزانے کھوج لیتے ہیں۔ اس آیت کے ذریعہ آپ حج کر سکتے ہیں، جس شخص کی خواہش ہو اور آرزو پر جوش ہو کہ حج کرے، کوشش وبسیار کے سوا کوئی وسیلہ نہیں بن رہا ہے، اس آرزومند کو چاہئے کہ وہ بعد نماز عشاء یا فجر مندرجہ ذیل آیت تین ہزار بار اول وآخر تین ہزار گیارہ مرتبہ درود شریف کے درمیان پڑھے۔ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْ اُسطَ

یہ چلہ اکیس روز کا ہے، یہ عمل اکیس روز کر کے چھوڑ دیں پھر دوسرے مہینے گیارہ دن کریں اور تیسرے مہینے سات روز اور چوتھے مہینے پانچ روز، انشاء اللہ تعالیٰ کوئی نہ کوئی آپ کی آرزو کی تکمیل کا سامان واسباب اس طرح پیدا ہو جائیں گے کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے۔ لیکن لگن سچی اور عشق جنوں ہونا چاہئے۔

اس آیت مبارکہ کی بے شمار فضیلت ہے، یہ حاضرات بھی اسی آیت کی ہیں۔

۷۸۶

جبرائیل

٦٨٨٢٣	٦٨٨٢٧	٢٨٨٣٠	٦٨٨١٦
٦٨٨٢٩	٦٨٨١٧	٢٨٨٢٣	٦٨٨٢٨
٦٨٨١٨	٦٨٨٣٢	٢٨٨٢٥	٦٨٨٢٢
٦٨٨٢٦	٢٨٨٢١	٢٨٨١٩	٦٨٨[illegible]

میکائیل

طریقہ استعمال : جس روز حاضرات کا ارادہ ہو کسی بھی سات سے بارہ سال کے لڑکے یا لڑکی جو آپ کے کی باتوں پر پوری طرح عمل کرتے ہوں، معمول کو بھی غسل کرائیں اور خود بھی غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر کپڑوں پر خوشبو لگائیں اور نذر ونیاز کے لئے اس قدر شیرینی دو الگ قسم کی لیں کہ جو سات سات بچوں میں تقسیم کر سکیں۔ اگر صاحب حیثیت ہیں تو حسب مقدور لیں۔ کسی بھی پاک صاف کمرے میں معمول کو قبلہ رو بٹھائیں اور درمیان میں مذکورہ بالا نقش کسی سفید گتے پر بنائیں اور سیاہی کے خانے میں تھوڑا سا عطر لگائیں، اسے کسی چوکی پر رکھیں، ایک دوسرے کے روبرو، درمیان میں نقش، کمرے میں اگربتیاں سلگائیں اور بچے سے کہیں وہ اپنی نظریں اس سیاہ خانے پر مرکوز رکھے۔ پہلے شیرینی کے ایک حصہ پر نبی پاک ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام اور اولیا کرام کی فاتحہ دے کر ان کی روحوں کو ایصال ثواب پہنچائیں اور اپنی کامیابی کے لئے دعا مانگیں۔ اس کے بعد شیرینی کے دوسرے حصہ پر اس آیت مبارکہ کے مؤکلوں کی نیاز دیں۔ اس کے بعد گیارہ بار درود شریف پڑھ کر بچے پر پھونکیں، پھر مندرجہ ذیل آیت پڑھیے۔ الم سورۃ عنکبوت کی حاضرات حاضر ہو بحق الم پھر حرف الم کی تکرار کرتے رہیں اور معمول پر دم کرے۔ کچھ ہی دیر میں حاضری ہو جائے گی۔

سورۂ ''طارق'' کے جن ''زیطیش'' کی تسخیر کا عمل

پرسکون ماحول اور الگ کمرہ میں یہ عمل کریں، عمل شروع کرنے سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی ہر چیز بند کردیں اور جماع سے مکمل پرہیز کریں، یہ عمل آپ نوچندی جمعرات یا جمعہ سے شروع کریں گے، غسل کرکے احرام سفید کپڑے کا پہن لیں، پھر کمرہ میں داخل ہوجائیں، پہلے لوبان مہکائیں پھر حصار باندھ کر قبلہ رخ کھڑے ہوکر دو نفل نماز توبہ، دو نفل برائے ایصال ثواب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دونوں رکعت میں پھر سورۃ الفاتحہ، سورۃ اخلاص ۳۔۳ مرتبہ پڑھیں اور پھر دو نفل نماز حاجت تسخیر جن کی نیت سے ادا کریں۔ اب آپ سورۃ ''طارق'' ایک مرتبہ اور عمل تسخیر ۳ مرتبہ پڑھیں، اسی ترکیب سے سورت کی تعداد ۱۷۶۵ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ سورت ہٰذا کے جن ''زیطیش'' کی حاضری ہوگی، جب وہ حاضر ہو تو ہدایات کے مطابق عہد و پیان کریں، بعد چلہ سورت مع عمل تسخیر کو ۱۱ مرتبہ ورد میں رکھیں۔

عمل تسخیر

عمل حاضری یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم. اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ یا زیطیش بحق سورۃ بحقِ کٓھٰیٰعٓصٓ بحقِ سلیمان ابن داؤد علیہ السلام وبحق لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِب اُحْضُرُوْا مِنْ جَانِبِ الجنوب والشمال یازیطیش یازیطیش یازیطیش حاضر شو.

☆☆☆☆☆

قسط نمبر: ۵۲

اسلام الف سے ی تک

(زا)

مختار بدری

سائبہ

وہ جانور جو بتوں کے نام پر آزاد چھوڑ دیئے جائیں جس طرح ہمارے زمانہ میں سانڈ چھوڑے جاتے ہیں۔

مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْ بَحِيْرَةٍ وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ وَّلٰكِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَاَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۝

خدا نے نہ تو بحیرہ کچھ بنایا ہے اور نہ سائبہ اور نہ وصیلہ اور نہ حام بلکہ کافر خدا پر جھوٹ افترا کرتے ہیں اور یہ اکثر عقل نہیں رکھتے۔ (۵:۱۰۳)

بحیرہ وہ اونٹنی ہے جو بتوں کی نذر کی جاتی تھی، اس کے کان پھاڑ کر چھوڑ دیتے تھے اور کوئی اس کا دودھ نہیں دوہتا تھا، سائبہ وہ جانور جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جاتا تھا اور اس پر بوجھ نہیں لادتے تھے۔ وصیلہ وہ اونٹنی جو اوپر تلے دو مادہ بچے دیتی تو اسے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے۔ حام وہ اونٹ جس کی نسل سے چند بچے لے کر سواری وغیرہ کا کام لینا ترک کردیتے تھے۔

سائحون

پارسا مرد، روزہ دار مرد، ہجرت اور جہاد کرنے والے مرد، مؤنث، سائحات۔

اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ۝

توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے سجدہ کرنے والے، نیک کاموں کا امر کرنے والے اور بری باتوں سے منع کرنے والے، خدا کی حدوں کی حفاظت کرنے والے (یہی مومن لوگ ہیں) اور اسے پیغمبر مومنوں کو (بہشت کی خوش خبری سنادو) ۹:۱۱۲

سائل

وفی اموالھم حق السائل والمحروم۝

اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے والے (دونوں) کا حق ہوتا ہے۔ (۵۱:۱۹)

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ۝

اور جن کے مال میں حصہ مقرر ہے، مانگنے والے کا اور نہ مانگنے والے کا۔ (۷۰:۲۴/۲۵)

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا (۹۳:۱۰)

سبا

ایک شخص کا نام جو یمن کا جد امجد تھا، یمن کی ایک قدیم قوم کا نام۔ یمن کے ایک قدیم شہر کا نام۔ مولانا سید سلیمان ندوی نے اس کی تحقیق کر کے لکھا ہے کہ تورات میں سبا ایک جد قبیلہ کا نام ہے۔ عرب روایتکے مطابق اس جد قبیلہ کا نام عمر یا عبدالشمس اور لقب سبا تھا، جدید محققین بھی اس کو لقب ہی قرار دیتے ہیں، یہ سبی سے مشتق ہے جس کے معنی غلام بنانے کے ہیں، چونکہ عبدالشمس بڑا فاتح تھا اور اس نے بہت لوگوں کو گرفتار کر کے غلام بنایا اس لئے اس کا لقب سب قرار پایا۔ جدید تحقیق یہ ہے کہ سبی اور سبا اس معنی سے ماخوذ ہے جس کا مفہوم تجارت ہے، کتبات میں عموماً سبا کا تجارتی سفر کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ عربی زبان میں یہ اب تک شراب کی تجارت اور خرید وفروخت اور اس کے لئے سفر کے معنی میں مستعمل ہے۔ سبا چونکہ قوم تھی اس لئے اس لقب سے مشہور ہوئی۔

سبا (سورت)

قرآن مجید کی ۳۴ویں سورت جو مکی ہے اس میں چھ رکوع اور ۵۴ آیتیں ہیں۔

لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِيْ مَسْكَنِهِمْ اٰيَةٌ جَنَّتَانِ عَنْ يَمِيْنٍ وَشِمَالٍ كُلُوْا مِنْ رِزْقِ رَبِّكُمْ وَاشْكُرُوْا لَهٗ بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وَرَبٌّ غَفُوْرٌ ○ فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّاَثْلٍ وَّشَيْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ○ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا وَهَلْ نُجٰزِيْٓ اِلَّا الْكَفُوْرَ ○

(اہل) سبا کے لئے ان کے مقام بودوباش میں ایک نشانی تھی (یعنی) وہ باغ (ایک) داہنی طرف اور (ایک) بائیں طرف تھا، اپنے پروردگار کا رزق کھاؤ اور اس کا شکر کرو (یہاں تمہارے رہنے کو یہ) پاکیزہ شہر ہے اور (بخشنے کو) خدائے غفار، تو انہوں نے (شکر گزاری سے) منہ پھیر لیا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب چھوڑ دیا اور انہیں ان کے باغوں کے بدلے ایسے باغ دیئے جن کے میوے بدمزہ تھے اور جن میں کچھ تو جھاؤ تھا اور تھوڑی سی بیریاں، یہ ہم نے ان کی ناشکری کی سزا ان کو دی اور ہم سزا ناشکرے ہی کو دیا کرتے ہیں۔ (۳۴:۱۵/۱۷)

قرآن حکیم کی ۳۴ویں سورت سبا ہے، چونکہ اس میں سبا کا ذکر آیا ہے اس لئے اس کا نام سبا رکھا گیا، اس مکی سورت میں ۶ رکوع اور ۵۴ آیتیں ہیں۔

سبت

ہفتہ کا دن، قرآن میں پانچ مقامات میں اس کا ذکر آیا ہے۔

بنی اسرائیل کے لئے یہ قانون مقرر کردیا گیا تھا کہ وہ ہفتہ کو عبادت کے لئے مخصوص کریں، یہاں تک تاکید کردی گئی تھی کہ اس مقدس دن کی حرمت کو توڑنے پر قتل لازمی ہے۔ بعد میں شرپسندوں نے اس قانون کو توڑ دیا اور اس کی سخت سزا پائی۔

وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِيْنَ ○

اور تم ان لوگوں کو خوب جانتے ہو جو تم میں سے ہفتہ کے دن مچھلی کا شکار (کرنے) میں حد سے تجاوز کر گئے تھے تو ہم نے ان سے کہا کہ ذلیل وخوار بندر ہو جاؤ۔ (۲:۶۵)

یہود کو حکم تھا کہ ہفتہ کے دن کی تعظیم کریں اور اس میں مچھلی کا شکار نہ کریں تو وہ کیا حیلہ کرتے کہ دریا کے کنارے گڑھے کھود کر ہفتہ کے روز سے ایک دن پہلے دریا کا پانی ان میں بھر دیتے اور اس طریق سے ہفتہ کے دن مچھلیاں ان گڑھوں میں جمع ہو جاتیں تو وہ اتوار کے دن گڑھوں میں سے مچھلیاں نکال لیتے اور کہتے یہ شکار ہفتہ کا نہیں بلکہ جمعہ کا ہے۔ خدا نے اس حیلے اور بہانے کے سبب ان کو بندر بنا دیا۔

سبحان

پاک مقدس اسم الٰہی، حدیث میں ہے کہ من قال سبحان اللہ فلہ عشرۃ حسنات. جو شخص سبحان اللہ کہتا ہے اسے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ سبحان اللہ، یعنی اللہ تعالیٰ پاک ہے، کسی چیز کو دیکھ کر یا کھا کر اس کی تعریف کرنے کے لئے سبحان اللہ کہتے ہیں۔ یہ بے حد موزوں اور درست طریقہ ہے۔

سبعۃ

سات، سبعۃ احرف: قرآن میں سات قسم کی آیات ہیں، امر، نہی، قصہ، مثال، وعظ، وعدہ اور وعید یا یہ کہ اس وقت عرب میں سات قسم کے لسانی انداز تھے۔ قریش، طائی ہوازن، یمن ثقیف، خزیل اور تمیم، اپنے اپنے انداز میں عربی پڑھتے تھے۔

(۲) سبع المثانی، سورۂ فاتحہ کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سبع المثانی فرمایا ہے کیوں کہ یہ سات آیتیں بار بار دہرائی جاتی ہیں۔

(۳) اس میں سات حرف دو دو بار آتے ہیں اللہ، رحیم، رحمان، ایاک، صراط، علیم اور ان کے ساتھ غیر اور لا (بمعنی نہیں)

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ○

اور ہم نے تم کو سات آیتیں دیں جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں۔ (سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے۔ (۱۵:۸۷)

وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ○

اور ان سب کے وعدے کی جگہ جہنم ہے اس کے سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لئے ان میں جماعتیں تقسیم کردی گئی ہیں۔ (۱۵:۴۵/۴۶)

سب و شتم

حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اسے جان سے ہلاک کرنا کفر۔ (بخاری) حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ایک دوسرے کو گالی دینے والوں کا وبال پہل کرنے والے پر ہے، جب تک مظلوم حد سے تجاوز نہ کرے۔ (مسلم)

ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ بندہ بعض وقت ایسی بات کہتا ہے کہ جس کی وجہ سے جہنم میں مشرق اور مغرب کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ گہرائی میں جا پڑتا ہے۔ (مسلم) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا اپنے ماں باپ کو گالی دینا گناہ کبیرہ ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کوئی آدمی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دیتا ہے۔ فرمایا ہاں، وہ کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ بدلے میں اس کے باپ کو گالی دیتا ہے، یا کسی کی ماں کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے ماں کو گالی دیتا ہے۔ (مسلم)

☆☆☆☆☆☆

قسط نمبر:۵

عکسِ سلیمانی

حسن الہاشمی

دعائے محبت

اس دعا کو لکھ کر اپنے پاس رکھیں، ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں یا اپنے گلے میں ڈالیں یا کسی بھی طرح ۲۴ گھنٹے اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ مطلوبہ محبتوں سے محروم نہیں رہیں گے اور اگر اسی دعا کو شربت پر یا کسی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے اپنے مطلوب کو کھلا دیں گے یا پلا دیں گے تو مطلوب کے دل میں محبت پیدا ہوگی اور وہ محبت اور اطاعت کرنے پر مجبور ہوگا۔

دعا یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سب سے پہلے سورۂ فاتحہ، پھر معوذتین، پھر آیت الکرسی، پھر سورۂ حشر کی آخری آیت لکھیں یا پڑھیں، اس کے بعد یہ آیات لکھیں یا پڑھیں: لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَا اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ. وَمِنْ اٰیَاتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوْا اِلَیْهَا وَجَعَلَ بَیْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَاتٍ لِقَوْمٍ یَتَفَكَّرُوْنَ. وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِنْهَا كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیَاتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ. عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَجْعَلَ بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِنْهُمْ مَوَدَّةً وَاللّٰهُ قَدِیْرٌ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَحِیْمٌ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ. اِذْ تَمْشِیْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ یَكْفُلُهٗ فَرَجَعْنَاكَ اِلٰى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا. یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ.

برائے تسخیر خلائق

مخلوق کو مسخر کرنے کے لئے اس دعاء کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. وَلَا تفكّم الْیَوْمَ اَختِهٗ بِقُوَّةِ اللّٰهِ عَلٰى اَفْوَاهِكَ تَهْتَدِی الْعُلَمَاءُ مَقِیْتُ هٰذَا لَهٗ كَیْنَاحِ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ لِمَنْ اَسْمَعْهُ وَمِنْ كُلِّ آیَةٍ وَاخْتِمْ بِاللّٰهِ قُلُوْبَ مَخْلُوْقٍ وَ اَخْرَسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ كَمَا قُلْتَ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَیْنِیْ. اِذْ تَمْشِیْ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ یَكْفُلُهٗ فَرَجَعْنَاكَ اِلٰى اُمِّكَ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَقَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنَاكَ مِنَ الْغَمِّ وَفَتَنَّاكَ فُتُوْنًا سَرِیْعًا جِدًّا شَدِیْدًا لِمَسْجِدْ ااا ک کے ااا۸ ۳۲۲۲ ۹ ک العجل ا ل ہ معنیے اعوله مسح قلل متلیسا مستحیقا باطیموسا یا شفیق یاجالیوس یالبوس یامبین مثایا مشلیکیثاً یامعطا کنت یاقیفولون یامحال بن یاشیاثام یاشافی لع یا مستطع ۳و۹۲۲۸ط۷م۱ط۳۱۲ط۲۱۲۲ مطیع وصعل الفة والوزراء و الا کا والساعة.

میاں بیوی میں محبت کے لئے

مندرجہ ذیل کلام کو دو کاغذوں پر لکھ کر تعویذ بنائیں، پھر ہرے کپڑے میں پیک کریں اور میاں بیوی کے تکیوں میں انہیں رکھ دیں، انشاء اللہ دونوں کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوگی اور جب تک تعویذ تکیوں میں رہیں گے دونوں کی محبت دن بدن بڑھتی ہی رہے گی۔

کلام یہ ہے: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. ابراھیم خلیل اللہ موسٰی کلیم اللہ عیسٰی روح اللہ محمد حبیب اللہ و رسول اللہ. لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰہِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ. وَوَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ. (فلاں ابن فلاں مطلوب اوراس کی ماں کا نام صالحاً داعاً علیٰ محبّةِ فلاں ابن فلاں طالب اوراس کی ماں کا نام) کَمَا اَلَّفْتَ بَیْنَ آدَمَ وَ حَوَّا وَ بَیْنَ یُوْسُفَ و زلیخا وَ بَیْنَ مُوْسٰی و صفوراً و بَیْنَ محمد و خدیجة الکبریٰ و بَیْنَ علی و فاطمة الزھراء و اصلَحَ بَیْنَھُمَا اِصْلَاحًا فیه بردًا صمدًا.

ایضاً

مندرجہ ذیل کلام طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر میٹھے پانی سے دھو کر ناشتہ میں میاں بیوی کو پلادیں، انشاء اللہ دونوں کے درمیان زبردست محبت پیدا ہوگی۔ اس عمل کو بہ جمعراتوں تک جاری رکھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّھْرِ لَمْ یَکُنْ شَیْئًا مَّذْکُوْرًا. اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًا بَصِیْرًا. اس کے بعد لکھے یا صرف زبان سے کہے کَذٰلِکَ یَبْتَلِیْ فلاں ابن فلاں لِمُحَبَّةِ فلاں ابن فلاں (پہلے مطلوب اوراس کی ماں کا نام لیں پھر طالب اوراس کی ماں کا نام لیں)

ایضاً

کسی کی محبت حاصل کرنے کے لئے اس عمل کو تجربہ میں لائیں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ عشاء کی نماز کے دو گھنٹے کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نفل نماز اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ یہ آیت پڑھیں: عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَّجْعَلَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ عَادَیْتُمْ مِّنْھُمْ مَّوَدَّةً وَاللّٰہُ قَدِیْرٌ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. نماز سے فارغ ہونے کے بعد ستر مرتبہ یہ کہیں: اَللّٰھُمَّ لَیِّنْ قَلْبَ فلاں ابن فلاں (نام مطلوب مع والدہ) کَمَا لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لِدَاوٗدَ علیه السلام انشاء اللہ یہ عمل تیر کی طرح کام کرے گا اور زبردست کامیابی ملے گی۔

کسی کی محبت حاصل کرنے کے لئے

اس عمل کو لکھ کر ہرے رنگ کے ریشمی کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مطلوب بے قرار ہو کر حاضر

ہوگا اور اظہار محبت کرے گا عمل یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ یَااَللّٰہُ یَاوَاحِدُ یَاصَمَدُ یَا مَنْ مِائَتَتْ اَرْمَانَۃُ السَّمٰوٰتِ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْخِرْ لِیْ قَلْبَ فلاں ابن فلاں کما سخرتَ الْحَیَّۃَ لِمُوْسٰی وَ اَنْ تَسْخِرَ لِیْ قَلْبَہٗ کما سَخَّرْتَ لسلیمان من الجن والانس والطَّیْرِ فَھُمْ یُوْزَعُوْنَ وَ اَسْئَلُكَ اَنْ تَسْخِر لی وَ تُلِینُ لِیْ قلبہٗ کما لَیَّنْتَ الْحَدِیْدَ لداؤد علیہ السلام و اَسْئَلُكَ اَنْ تَذْلِیل لِیْ و قلبہٗ کما ذَلَّلْتَ نُوْرَ الْقَمَرِ لِنُوْرِ الشَّمْسِ یااللّٰہ ھُوَ عَبْدُكَ و ابن اُمَّتِكَ اَخذتَہٗ بِقُدْسِہٖ وَ بِنَاصِیَتِھَا فَسَخِّرْہُ حتی اَیقضِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ وَمَا اُرِیْدُ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر. وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِہِ الطَّاھِرِیْنَ.

ایک عظیم الشان دعاء

اس دعا کے بے شمار فائدے بزرگوں نے نقل کیے ہیں۔ان میں چند فائدے بیان کیے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو ترغیب ہو اور انہیں اس دعا سے استفادہ کرنے کا شوق پیدا ہو۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص روزانہ ایک مرتبہ اس دعا کو ایک بار پڑھ لے اس کو کوئی بھی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ جلنے سے، ڈوبنے سے کسی مکان کے نیچے دبنے سے اور کسی حادثہ کا شکار ہونے سے وہ شخص محفوظ رہے گا۔اس پر زہر اثر نہیں کرے گا، وہ مرض جس کو ڈاکٹروں اور حکیموں نے لاعلاج قرار دیدیا ہو تو اس کے لئے یہ عمل کریں کہ اس دعا کو لکھ کر موم کے گولے میں لپیٹ لیں اور اس گولے کو پانی کے مٹکے میں ڈال دیں، پھر اس دعا کو گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی کے برتن میں ڈال دیں، بوتل میں یا کسی اور برتن میں۔ پھر یہ دونوں پانی مریض کو پلاتے رہیں، انشاء اللہ ہفتہ عشرے میں مریض شفایاب ہوجائے گا۔اگر کسی کے اولاد نہ ہوتی ہو اس دعا کو لکھ کر موم میں گولی بنا کر کسی مٹی کے برتن میں ڈال دیں اور اس میں پانی بھردیں۔ یہ عمل نوچندی جمعرات کو کرلیں، جمعرات ہی کے دن سے تین دن تک میاں بیوی روزے رکھیں اور روزانہ دونوں میاں بیوی اس پانی سے روزہ افطار کریں۔تین دن کے بعد میاں بیوی لگاتار تین دن تک رات کو خلوت کریں، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

اگر کوئی شخص اس دعا کو لکھ کر اپنے گھر میں لٹکائے تو وہ گردش لیل ونہار سے محفوظ رہے گا۔اس کو راحتیں نصیب ہوں گی، اس کی ہر مصیبت دفع ہوجائے گی، اس کو تنگ دستی سے نجات ملے گی، جو فسادی اس کو پریشان کررہا ہوگا اس کو اس کی فسادی کے شر سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔اس دعا کے پاس رکھنے سے جادو، جنات اور مہلک امراض سے حفاظت رہتی ہے۔اس دعا کی برکت سے برے لوگوں کی برائی، ساحروں کے سحر سے اور درندوں اور وحشی جانوروں کے حملے سے بھی انسان محفوظ رہتا ہے۔جس کے گھر میں یہ دعا ہوگی اس گھر کے افراد طاعون اور وبائی امراض سے محفوظ رہیں گے۔اس کے علاوہ بھی اس دعا کے بے شمار فائدے اکابرین سے منقول ہیں۔ان سب کو بیان کرنے سے قلم قاصر ہے۔بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. سُبْحَانَ الْمَلِكُ الْجَبَّار سُبْحَانَ اَنْتَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّار سُبْحَانَ اَنْتَ اللّٰہ العزیزُ الجبّار یا عالمُ السرّ و الخفیات یاقاضی الحاجات یَا سَامِعُ الْاَصْوَاتِ یَا سَامِعُ الْمُنَاجَات یَاسَامِعُ الدَّعْوَات اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ سَعِیْدًا وَ اَمِتْنِیْ سَعِیْدًا وَاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ السُّعَدَاءِ اِغْفِرْلِیْ سَیِّئَاتِیْ یَا عَظِیْمُ بِعَظْمَتِكَ یَا کَرِیْمُ بِکَرَمِكَ یَاجَوَادُ بِجُوْدِكَ یَااللّٰہُ یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ یَاعَظِیْمُ یَاغَفُوْرُ یَاشَکُوْرُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ

وَاِلَیْكَ اَسْلَمْتُ نَفْسِی وَاِلَیْكَ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ وَ اِلَیْكَ الْحَاجَات ظَهْرِیْ فَاحْفَظْنِیْ بِحِفْظِ الْاِیْمَانِ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَ عَنْ یَمِیْنِیْ وَ عَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمَاقَبْلِیْ وَارْفَعْ عَنِّیْ بِحَوْلِكَ وَ قُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِیْنَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ الْحَاجَاتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَ رَهْبَةً وَّلَا مَلْجَأً وَلَا مُنْجِیْ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِرُسُلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ اَحْفِظْنِیْ عَنْ جَمِیْعِ آفَاتِ الدُّنْیَا وَ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ. وَذَا النُّوْنِ اِذْ ذَهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰی فِی الظُّلُمٰتِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنَاهُ مِنَ الْغَمِّ وَ کَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ. اَللّٰهُمَّ احْفِظْ صَاحِبَ هٰذَا الدُّعَاءِ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَاءِ وَالْعِلَلِ وَالْاَعْرَاضِ وَالْوَجْعِ وَ مِنْ شَرِّ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ بَیْنَ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِحَقِّ آدَمَ صَلَّی اللّٰهُ وَ بِحَقِّ نُوْحٍ نَجِیِّ اللّٰهِ وَ بِحَقِّ اِبْرَاهِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰهِ وَ بِحَقِّ مُوْسٰی کَلِیْمُ اللّٰهِ وَ بِحَقِّ عِیْسٰی رُوْحُ اللّٰهِ وَ بِحَقِّ مُحَمَّد حَبِیْبُ اللّٰهِ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

اس کے بعدان کلمات کولکھ کراپنے پاس رکھیں ما ع و و یمه حه سه مصو مغوی حع مله م۹۹ه [۵] سه۹سه

بدخواہوں کی زبان بند کرنے کی ایک عظیم دعا

یہ دعا بھی قدیم کتب میں اکابرین سے منقول ہے۔اس دعا کے بارے میں بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جوشخص اس دعا کولکھ کراپنے پاس رکھے گا اس کے دشمنوں کی زبانیں اس کے حق میں بند ہوجائیں گی، وہ اگر دشمنوں کی بھیڑ میں بھی پہنچ جائے گا تو محفوظ رہے گا اور کوئی بھی دشمن اس پر کبھی غالب نہ ہوسکے گا۔جس کے پاس یہ دعا ہوگی تو وہ دشمنوں کے علاقے سے گزرتے ہوئے دشمنوں کے وار سے ان کے ہتھیاروں سے اوران کی سازشوں سے انشاء اللہ محفوظ رہے گا۔اس دعا کی برکت سے دشمنوں کی زبانوں پر تالے پڑجائیں گے اورایک حرف ناروا ان کی زبانوں پرنہیں آسکے گا۔

دعا یہ ہے:بسم اللہ الرحمٰن الرحیم. لا الٰہ الا اللہ خصمانِ لا الٰہ الا اللہ زمین سے تا آسمان لا الٰہ الا اللہ آسمان سے تا عرش لا الٰہ الا اللہ عرش سے تا کرسی لا الٰہ الا اللہ کرسی سے تالوح لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ۔ میں نے زبان باندھی تمام برا کہنے والوں کی دشمنوں کی گلا کرنے والوں کی حسد کرنے والوں کی سیاہ دشمن کی سفید دشمن کی تمام روئے زمین کے دشمنوں کی اور چھ سورگ بنی آدم کی ☐ اکی بیٹیوں کی اس ہیکل رکھنے والے کے حق میں بحق لا الٰہ الا اللہ میں نے مہر کردی بحق محمد رسول اللہ میں نے زبان باندھی بحق ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کے جن کے اول کا آدم اور جن کے آخر کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔میں نے زبان باندھی بحق آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ آیات کلام اللہ بار الٰہا میں نے زبان باندھی تمام دشمنوں کی وہ سیاہ ہوں، سفید ہوں، سرخ ہوں، کمزور ہوں، قوی ہوں تمام دشمنوں کی ازاول تا آخر بحق توریت و بحق موسیٰ و بحق انجیل و بحق عیسیٰ بحق زبور و بحق داؤد و بحق صحف ابراہیم و بحق فرقان و بحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم و بحق ایک سو چودہ سورۂ کلام اللہ و بحق اٹھائیس حروف ابجد، ہوز، حطی، کلمن، سعفص، قرشت، ثخذ، ضظغ۔ میں نے میں نے زبان باندھی بحق سال کے بارہ مہینوں و بحق افادات و بحق چوبیس ساعات میں نے زبان باندھی بحق بارہ بروج حمل، ثور، جوزا،

سرطان، اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت میں نے زبان باندھی بحق ہفت سیارگان زحل، مشتری، مریخ، شمس، زہرہ، عطارد، قمر میں نے زبان باندھی بحق عرش کرسی لوح قلم صراط میزان بہشت وجہنم میں نے زبان باندھی بحق کعبہ، زمزم، حرم رکنین، صفا مروہ، منیٰ عرفات، مکہ مدینہ، کربلا، نجف میں نے زبان باندھی بحق خاتم سلیمان ابن داوؑد میں نے زبان باندھی بحق اسماءِ عظیم و اسماء قدیم اور میں نے زبان باندھی بحق تمام اولین وآخرین وبحق لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ وبحق اہل بیت محمد رسول اللہ وبحق وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ. و بحق صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ. خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ وَعَلٰى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ عقدلسان بنی آدم و بنات حوا بدوستی هذه الاسماء فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ.

آیاتِ قرآنی کے خواص

قرآن حکیم کی پانچ آیات میں اس اعظم پوشیدہ ہے۔ اگر کوئی شخص ان پانچ آیات کی روزانہ تلاوت کرے تو اس کو اس دنیا میں عظیم مرتبہ حاصل ہو اور اگر کوئی شخص ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو وہ اخروی حاکموں کے روبرو جب بھی جائے گا وہ اس کی ہر بات مانیں گے اور اس کے سامنے اپنا سر جھکانے پر مجبور ہوں گے۔ وہ پانچ آیات یہ ہیں:

(۱) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ (سورۂ بقرہ)

(۲) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَيَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ لَا رَيْبَ فِيْهِ. وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا. (سورۂ نساء)

(۳) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى (سورۂ طٰہٰ)

(۴) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. (سورۂ نمل)

(۵) اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ. (سورۂ تغابن)

لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے

اپنا رعب قائم کرنے اور لوگوں کو خوف زدہ کرنے کے لئے سورۂ اخلاص کو شیر کی کھال پر اس طرح لکھ کر اپنے پاس رکھیں جو بھی دیکھے گا اس پر اپنا رعب قائم ہوگا اور لوگ اپنے اندر ایک طرح کا خوف محسوس کریں گے۔

سورۂ اخلاص کو اس طرح تحریر کریں۔

قلهو اللهاحد اللها الصمد لميلد ولميولد ولميكن لهكفوا احد.

برائے دولت برائے ملوکیت، برائے حصولِ عظمت، برائے محبت

اس تعویذ کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھ کر چاندی کی ڈبیہ میں بند کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ دولت بھی حاصل ہوگی اور منصب بھی عطا ہوگا۔ لوگوں کے دلوں میں محبت اور مقبولیت بھی پیدا ہوگی اور دنیا کی عظمتیں قدموں کی خاک بن جائیں

گی۔ نقش یہ ہے۔

ولقد	فتنا	سلیمان	و القینا	علیٰ کرسیہ	جسدا	ثم اناب
فتنا	فتنا	سلیمان	والقینا	علیٰ کرسیہ	جسدا	ثم اناب
سلیمان	سلیمان	سلیمان	و القینا	علیٰ کرسیہ	جسدا	ثم اناب
والقینا	والقینا	والقینا	والقینا	علیٰ کرسیہ	جسدا	ثم اناب
علیٰ کرسیہ	علیٰ کرسیہ	علیٰ کرسیہ	علیٰ کرسیہ	علیٰ کرسیہ	جسدا	ثم اناب
جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	جسدا	ثم اناب
ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب	ثم اناب

نقش سورۂ یٰسین برائے مسخرات عالم

یہ وہ قیمتی عمل ہے کہ جس کے ذریعہ اولیاء اللہ نے اپنی عاقبت بھی سنواری، انہیں عبادت و ریاضت کی توفیق بھی عطا ہوئی اور دنیا بھی ان کے قدموں میں آئی، نیز اہل دنیا نے انہیں زندگی میں وہ مقام عطا کیا جو قابل رشک ہوتا ہے اور مرنے کے بعد ان کے مزارات بھی مرجع خلائق بنے۔ پورے عالم کو مسخر کرنے کا یہ عمل ہمارے اکابرین نے اپنے پسماندگان کے لئے علمی کتابوں میں ایک ترکہ کی طرح چھوڑا ہے۔ عام استفادہ کے لئے ہم اس کو نقل کررہے ہیں۔ اس عمل کا طریقہ یہ ہے سات دھاتوں کا چار بتیوں والا چراغ کسی پابند صوم و صلوٰۃ کاریگر سے بنوائیں، جس میں سونا ایک ماشہ، چاندی ایک تولہ اور پانچ دھاتوں کا وزن کاریگر اپنی مرضی سے شامل کرلے۔ اور اس چراغ میں مندرجہ ذیل نقش کو چاند گرہن کی شب کندہ کرائے تو بہتر ہے۔ واضح رہے کہ چراغ سورج گرہن کے دن سورج گرہن کے وقت تیار کرانا ہوگا۔ چراغ تیار ہونے کے بعد اور چاند گرہن کی شب میں نقش کندہ ہونے کے بعد عمل کی تیاری نوچندی جمعہ کی شب کو کرے۔ عمل اس طرح شروع کرے کہ چراغ میں چنبیلی کا تیل ڈالے اور اس تیل پر دو سو مرتبہ ''یا ودودُ'' پڑھ کر دم کرے، اس کے بعد مصلی پر بیٹھ جائے، اپنا رخ خانہ کعبہ کی طرف کرلے اور چراغ کو اپنے روبرو رکھ لے۔ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ۴۱ رمرتبہ سورۂ یٰسین پڑھے، یہ عمل لگاتار ۴۱ رراتوں تک کرنا ہے۔ چراغ میں چار بتیاں ایک ساتھ جلائی ہوں گی، بتیوں کا رخ مشرق و مغرب، شمال و جنوب کی طرف ہوگا، لیکن عامل اپنا رخ مغرب کی طرف رکھیں۔ بتیاں ختم ہونے پر نئی بتیاں جلائی جائیں گی۔ چنبیلی کے تیل پر یا ودود ۲۰۰ رمرتبہ پڑھ کر دم کر کے رکھ لیں اور تیل چراغ میں ختم ہوجانے پر پڑھا ہوا تیل چراغ میں ڈالیں۔ ۴۱ ویں دن اس نقش کو جو چراغ میں کندہ ہے گلاب و زعفران سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور چراغ کو صاف کر کے اپنے گھر میں کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیں۔ انشاء اللہ اس عمل کا عامل عمر بھر سارے عالم پر حکومت کرتا رہے گا اور ساری دنیا اس کے قدموں پر اپنا سر جھکاتی رہے گی۔ یہ عمل ایک بہت بڑی دولت ہے، دنیا کی ہر دولت اس کے سامنے ہیچ ہے۔ جو نقش چراغ کے پیندے میں کندہ ہوگا وہ یہ ہے۔ اس نقش کو آتشی جال سے کندہ کرائیں۔

۷۸۶

۵۶۸۱۷	۵۶۸۲۱	۵۶۸۲۴	۵۶۸۱۰
۵۶۸۲۳	۵۶۸۱۱	۵۶۸۱۶	۵۶۸۲۲
۵۶۸۱۲	۵۶۸۲۶	۵۶۸۱۹	۵۶۸۱۵
۵۶۸۲۰	۵۶۸۱۴	۵۶۸۱۳	۵۶۸۲۵

آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

برائے محبت : اس نقش کو زعفران سے لکھ کر میٹھے پانی سے دھو کر اپنے مطلوب کو کھلائیں، انشاء اللہ محبت میں بے قرار ہوگا۔ نقش کی چال کھول دی گئی ہے، اسی چال سے نقش کو پر کریں اور نیچے طالب و مطلوب کا نام مع اسم والدہ لکھیں۔

۷۸۶

یاودود ۱	یارحیم ۱۴	یارحمٰن ۱۱	یافتاح ۸
یافتاح ۱۲	یارحمٰن ۷	یارحیم ۲	یاودود ۱۳
یارحیم ۱۶	یاودود ۹	یافتاح ۶	یارحمٰن ۳
یافتاح ۱۵	یارحمٰن ۴	یاودود ۵	یارحیم ۱۰

فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

خوف وہراس سے نجات کے لئے کسی بھی طرح کے خوف میں کوئی مبتلا ہو، اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ ہر طرح کے خوف وہراس سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

یاعلی ۶	یاعلی ۱	یاعلی ۸
یاعلی ۷	یاعلی ۵	یاعلی ۳
یاعلی ۲	یاعلی ۹	یاعلی ۴

اداره

اس ماہ کی شخصیت

از: حیدرآباد

نام: خورشید الحق قاسمی

نام والدین: نسیم الحق، مومنہ خاتون

نام: شریک حیات، عذرا بیگم

تاریخ پیدائش: ۱۹رجون ۱۹۷۵ء

شادی کی تاریخ: ۱۱رنومبر ۲۰۰۵ء

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت، ہائی اسکول

آپ کا نام ۱۰حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۵ حروف خاکی، ۲ حرف بادی، ۲ حرف آتشی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار اعداد اور بہ اعتبار تعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے جو آپ کے منکسر المزاجی کی علامت ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۸، مرکب عدد ۱۷ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۹ ہیں۔

۸ کا عدد ستارہ زحل سے منسوب مانا گیا ہے، یہ ستارہ ایک اعتبار سے بہت کمزور اور ایک اعتبار سے بہت قوی مانا جاتا ہے۔ راشی کے حساب سے یہ دلو اور جدی کا ستارہ ہے اور یہ ستارہ اپنے حامل پر مثبت اور منفی دونوں طرح کے اثرات چھوڑتا ہے۔ ۸ عدد کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ عدد اپنے حامل پر بہت گہرے اثرات مرتب کرتا ہے اور حامل عدد کی شخصیت میں بہت گہرائی ہوتی ہے جو لوگوں کی سمجھ سے بالاتر ہوتی ہے۔

۸ عدد کا شخص اپنی زندگی میں اہم اور نمایاں کام انجام دیتا ہے، اس کی فطرت مستحکم ہوتی ہے اور اس کی سوچ وفکر بہت گہری اور صاف ستھری ہوتی ہے، اس میں غور وخوض کا مادّہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور اس کے خیالات روشن اور بلند ہوتے ہیں، وہ کسی بھی معاملہ میں سطحی سوچ کا اظہار کرتا ہے بلکہ ہر ہر معاملہ میں اس کی سوچ بلند اور معیاری ہوتی ہے۔

۸ عدد کا انسان ہر وقت جھلاہٹ میں مبتلا رہتا ہے اور اس کے غصے اور اشتعال سے لوگ بہت ڈرتے ہیں اور اس سے دور دور رہنا پسند کرتے ہیں، اس کا حلقہ احباب وسیع نہیں ہوتا لیکن جو دوست اس کے مزاج اور اس کی خوبیوں کو پہچان لیتے ہیں وہ کبھی اس سے دور نہیں بھاگتے بلکہ اس کی دوستی اور اس کی قربت پر فخر کرتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگوں میں قائدانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں، لیکن ان کا اشتعال اور ان کی جھلاہٹ ان کی شخصیت کی اعلیٰ خصوصیات کو پامال کردیتی ہے اور یہ لوگوں کی نظروں میں مشکوک ہوکر رہ جاتے ہیں، ان کے خیالات بہت گہرے ہوتے ہیں، لیکن یہ اپنے خیالات کی گہرائیوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ ان کی زندگی میں نشیب وفراز بہت آتے ہیں، ان کی زندگی انقلابات سے بھری رہتی ہے، پستی اور بلندی سے بار بار ان لوگوں کو گزرنا پڑتا ہے، از راہ تقدیر کبھی یہ اتنے اونچے اڑنے لگتے ہیں کہ ساتویں آسمان کو چھونا بھی ان کے لئے آسان ہوجاتا ہے اور کبھی یہ اتنی پستی میں اتر جاتے ہیں کہ دیکھنے والوں کو ان پر رحم آنے لگتا ہے، گرنے اور اُبھرنے کا یہ کھیل ان کی زندگی کا ایک حصہ بن جاتا ہے۔

۸ عدد کے لوگوں میں اصلاح پسندی کا جذبہ وافر مقدار میں ہوتا ہے، یہ عوام وخواص میں سدھار چاہتے ہیں، لیکن ان کی یہ چاہت بھی انہیں لوگوں کی نظروں میں معتبر نہیں بناتی، ان کی سب سے بڑی مشکل یہی ہوتی ہے کہ اچھی سوچ اور بہتر کارکردگی اور معیاری رجحانات کے ہوتے ہوئے یہ ہمیشہ ناقدری کا شکار رہتے ہیں اور ان کی شخصیت ہمیشہ شکوک وشبہات میں گھری رہتی ہے، کئی بار بہت اہم اور نمایاں کام انجام دیتے ہیں لیکن ہیروشپ کے مستحق ہونے کے باوجود ہیروشپ انہیں

نصیب نہیں ہو پاتی، ان کے وجود پر تنقید و تنقیص کی بارشیں اور موسلا دھار انداز میں برستی رہتی ہیں۔

۸ عدد کے لوگ بڑے عہدوں کے حق دار ہوتے ہیں، ان میں اعلیٰ مناصب کو سنبھالنے کی زبردست اہلیت ہوتی ہے لیکن یہ ہمیشہ عہدوں اور منصوبوں سے محروم ہی رہتے ہیں۔ ۸ عدد کے لوگ محنت و مشقت کے عادی ہوتے ہیں اور محنت اور انتھک جدوجہد کی وجہ سے یہ اپنی جگہ کسی نہ کسی درجہ میں بنائے رکھتے ہیں لیکن یہ کامیابیوں کی ان منزلوں تک نہیں پہنچ پاتے جن منزلوں کے یہ بجا طور پر حق دار ہوتے ہیں، ان کی ذات پر حملے بھی بہت ہوتے ہیں، یہ ہمیشہ خطرات کی زد میں رہتے ہیں، آگ، پانی اور ہوا سے بھی انہیں ہر وقت خطرہ درپیش رہتا ہے لیکن چونکہ یہ فطرتاً محتاط ہوتے ہیں اور اپنی زندگی کا ہر قدم حزم واحتیاط کے ساتھ اٹھاتے ہیں اس لئے خود کو محفوظ رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں اور جب بھی احتیاط سے بے پرواہ ہو جاتے ہیں تب ہی کسی نہ کسی حادثہ کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۸ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

بے شک آپ حد سے زیادہ محنتی ہیں، محنت اور مشقت سے آپ کبھی دامن نہیں بچاتے، آپ میں صلح کرنے کرانے کا جذبہ موجود ہے، آپ سماج میں سدھار چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگوں میں میل ملاپ باقی رہے اور لوگ ایک دوسرے کی اچھائیوں کی قدر کریں، معاشرے میں سدھار لانے کے لئے آپ وقت بھی دیتے ہیں اور لوگوں سے رابطہ بنائے رکھتے ہیں، آپ کے اندر میر کارواں بننے کی اہلیت موجود ہے لوگ اس سلسلہ میں آپ کو پسند بھی کرتے ہیں اور اہمیت بھی دیتے ہیں لیکن اپنی مشتعل مزاجی کی وجہ سے آپ خود اپنی اہمیت کھو بیٹھتے ہیں اور لوگوں میں توحش پیدا کر دیتے ہیں، اگرچہ آپ کا اشتعال کسی مذموم ہوا کے جھونکے کی طرح آناً فاناً آکر گزر جاتا ہے اور آپ خود کو سنبھال بھی لیتے ہیں لیکن لمحوں کی غلطی کی سزا آپ صدیوں بھگتتے ہیں اور جزاؤں سے مطلقاً محروم ہو جاتے ہیں، آپ محبت کے قائل ہیں لیکن بجائے محبت کے بے جا قسم کی محبتوں سے آپ کوسوں دور رہتے ہیں اور عشق بازیوں کی لعنتوں میں آپ کبھی گرفتار نہیں ہوتے، نفع اندوزی سے آپ کو دلچسپی ہے اور اچھا بزنس کرنے کے آپ بھی متمنی رہتے ہیں لیکن جھوٹ، بے ایمانی اور مکاری سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اس لئے موجودہ زمانہ کی تجارتیں آپ کو راس نہیں آتیں اور آپ دونوں ہاتھوں سے دولت سمیٹنے میں ہمیشہ ناکام رہتے ہیں اور آپ کی سبھی دلی مرادیں ہچکیاں اور سسکیاں لیتی نظر آتی ہیں اور کئی آرزوؤں کی ناحق موت بھی ہو جاتی ہے اگر آپ اپنے رویوں میں تھوڑا سا بدلاؤ لے آئیں تو شاید آپ بہت جلد وہ سب کچھ حاصل کر لیں جو دوسرے لوگ عمر بھر کی محنت اور جستجو کے بعد بھی حاصل نہیں کر پاتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۸، ۱۷ اور ۲۶ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں کی شروعات کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی، آپ کا لکی عدد ۲ ہے۔ ۲ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں خاص طور پر آپ کو راس آئیں گی اور آپ کو آسمان ترقی تک پہنچانے کا ذریعہ بنیں گی۔ ۴ عدد کے لوگ بھی آپ سے جم کر دوستی کریں گے اور ان کی دوستی آپ کے لئے مسرت وراحت کا سبب ثابت ہوگی۔ ۱، ۵، ۷ اور ۹ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ثابت ہوں گے، یہ وقت اور حالات کے ساتھ ساتھ ادلتے بدلتے رہیں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ ہوگا اور نہ کوئی خاص نقصان۔ ۳، اور ۶ آپ کے دشمن عدد ہیں، یہ کبھی آپ کے موافق نہیں ہو سکتے، ان عدد کے لوگوں سے اور چیزوں سے آپ کو ہمیشہ اذیت پہنچے گی اس لئے آپ ان عدد کی چیزوں اور لوگوں سے ہمیشہ دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۷ ہے۔ ۱۷ کا عدد خوشیوں اور مسرتوں کا عدد کہلاتا ہے، جس کا مرکب عدد ۱۷ ہوگا اس کی زندگی کا ابتدائی دور جدوجہد کا دور ہوگا، دوسرا دور نصب کامیابی اور خوشی لائے گا اور زندگی کا آخری دور راحتوں اور عیش وعشرت کا دور ہوگا۔ اس عدد کے لوگ خوش مزاج ہوتے ہیں، یہ عدد تفریحی شعبوں، پراپرٹی، سیاست اور زمین سے متعلق تمام کاموں پر حکمراں ہے اور ان تمام امور میں اپنے حامل کو زبردست کامیابیوں سے ہمکنار کرتا ہے۔ یہ عدد آپ کے لئے خوش آئند ہے اور یہ عدد آپ کو راحتوں اور مسرتوں سے یقیناً بہرہ ور رکھے گا۔

آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹ ہے۔ یہ ایک مبارک تاریخ ہے۔ ۱۹ کا عدد ماہرین اعداد کے نزدیک مبارک مانا گیا ہے۔ ۱۹ بسم اللہ کے حروف بھی ہوتے ہیں، اس لئے بھی ۱۹ کو مقدس خیال کیا جاتا ہے۔ آپ کی

زندگی میں کچھ اتفاقات عجیب وغریب ہیں، مثلاً آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے، اور ۲ آپ کا لکی عدد ہے، آپ کی شادی ۱۱ تاریخ میں ہوئی، ۱۱ کے بھی دو ہی بنتے ہیں، آپ کی شادی نومبر میں ہوئی اور نومبر عیسوی سال کا گیارہواں مہینہ ہے اور گیارہ کے دو بنتے ہیں، آپ کی شریک حیات کا مفرد عدد ۸ ہے جو آپ کا بھی مفرد عدد ہے، یہ سبھی اتفاقات حیرتناک ہیں اور ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی ازدواجی زندگی پرسکون ہے اور آپ شریک حیات کی مخلصانہ محبت سے مالا مال ہیں۔ اس دور میں جب کہ ازدواجی زندگیاں عموی طور پ تباہ وبرباد ہورہی ہیں کسی کو بھی اگر بیوی کی محبت اور اس کا پیار صحیح معنوں میں میسر آجائے تو اس کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، ۲۲ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، ورنہ خدانخواستہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے، اپنے کاموں کی شروعات آپ منگل کے دن کریں تو بہتر ہوگا، اتوار، پیر اور جمعرات بھی آپ کے مبارک دن ہیں، ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کاموں کو اہمیت دے سکتے ہیں، لیکن بدھ کا دن آپ کو کبھی راس نہیں آئے گا، آپ بدھ کو ہمیشہ نظر انداز کرکے چلیں، جمعہ اور ہفتہ آپ کے لئے عام سے دن ہیں، لیکن چونکہ آپ کا مفرد عدد ۸ زحل سے وابستہ مانا گیا ہے اس لئے اگر آپ سنیچر کو بھی اہمیت دے دیا کریں تو بہتر ہے، انشاء اللہ آپ کے مفرد عدد کی بنا پر سنیچر ہمیشہ آپ کو راس آئے گا ،جب کہ سنیچر بہت کم لوگوں کو راس آتا ہے۔

پکھراج، موتی اور یمنی عقیق آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ آپ کو انشاء اللہ راس آئیں گے، ان کے استعمال سے باذن اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا، ان پتھروں کا وزن ۴ کیرٹ سے کم نہیں ہونا چاہئے اور ان کو چار یا ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوانا چاہئے۔

دسمبر، جنوری، فروری اور جولائی میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، ان مہینوں میں اگر کوئی معمولی سی بیماری بھی لاحق ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام نہ لیں آپ کو عمر کے کسی بھی حصہ میں آنتوں کے امراض، خون کی خرابی اور تولید اعضاء کی کمی کی شکایت ہوسکتی ہے۔

آپ کے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۲۴۹ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۳۱۵ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۸	۸۱	۸۵	۷۱
۸۴	۷۲	۷۷	۸۲
۷۳	۸۷	۷۹	۷۶
۸۰	۷۵	۷۴	۸۶

آپ کے مبارک حروف ز، ذ، ض، ظ ن ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء اور مقامات انشاء اللہ آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی، تمام سبزیاں اور تمام پھل آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گے، ان کا استعمال بار بار کریں تاکہ آپ کی تندرستی بحال رہے۔

آپ محنت کرنے کے عادی ہیں، دماغی اعتبار سے آپ چست وچالاک ہیں، اصلاح کرنے کا آپ شوق رکھتے ہیں، آپ کے اندر قائد بننے کی بھی صلاحیت ہے لیکن کبھی کبھی آپ اس میں شدت پیدا کرکے ڈکٹیٹر بن جاتے ہیں جو غلط ہے، آپ کے اندر جذبۂ انتقام بھی ہے جو آپ کے تشخص کو پامال کرنے کا سبب بنتا ہے، آپ میں کارنامے انجام دینے کی اہلیت بھی ہے جو آپ کی شخصیت کو دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: اعتماد، قوت خود اعتباری، احساس ذمہ داری، جذبہ اخوت، یکجہتی، قوت ادراک اور دوراندیشی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: تقدیر پرستی، مایوسی، ناامیدی، مادہ پرستی، قدامت پرستی، ہٹ دھرمی وغیرہ۔

ہم یقین رکھتے ہیں کہ اپنی شخصیت کے اس کالم کو پڑھنے کے بعد آپ اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی جدوجہد بھرپور انداز میں کریں گے اور اپنی اُن خامیوں سے حتی الامکان اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش جاری رکھیں گے جو آپ کی شخصیت کو داغدار بناتی ہیں اور آپ کی کشش کو کم کرنے کی ذمہ دار بنتی ہیں۔ اگر آپ نے ان خامیوں سے نجات حاصل

کرلی تو آپ کے حسن و جمال میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا اور آپ اپنے ہم عصروں میں انشاء اللہ بے مثال بن جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹
	۵	
۱۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک ۳ بار آیا ہے جو زبردست قوت اظہار کی علامت ہے۔ آپ بہت باتونی قسم کے انسان ہیں اور اپنا مافی الضمیر مکمل کر بیان کر لیتے ہیں اور اس وقت چکنی چپڑی باتیں خوب مزے سے لے کر کرتے ہیں، سننے والوں کو لطف آتا ہے اور وہ آپ کے گرویدہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔

۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ دوسروں کے جذبات واحساسات کی آپ قطعاً پرواہ نہیں کرتے اور آپ کی یہ عادت آپ کی اس شخصیت کو پامال کرتی ہے جو آپ کو اپنے ہم عصروں میں ممتاز بناتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنی تخلیقی کاوشوں کو اور اپنی منصوبہ بندیوں کو مکمل کر دنیا کے سامنے پیش نہیں کرپاتے جب کہ آپ کے لئے ضروری ہے کہ اپنی تخلیقات اور اپنی تمام منصوبہ بندیاں اہل دنیا پر واضح کریں اور انہیں بتائیں کہ آپ کے اندر کیسے کیسے گر اور کیسے کیسے ہنر موجود ہیں۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں گاہے گاہے لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں ہمیشہ بیدار اور چوکنا رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی آپ کی سستی علمی کاموں میں رکاوٹ بن جاتی ہے اور یہ رکاوٹ آپ کے لئے کئی حساب سے، کئی الجھنوں کا باعث بنتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم بلند ہیں، ارادے پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ پر امن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں، آپ کو گھر کی زیبائش سے خاص قسم کا لگاؤ ہے لیکن اس کے لئے آپ وقت اور پیسے کی بردباری سے گریز کرتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ اور ہر معاملہ میں انصاف ہی دیکھنا چاہتے ہیں، آپ کو ظلم وستم سے وحشت ہوتی ہے اور آپ ظلم وستم کے خلاف موقع ملتے ہی احتجاج بھی کرتے رہتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ کہ آپ اپنے کاموں میں منظم نہیں رہتے، کبھی کبھی کی کاہلی اور سستی آپ کو اپنے اہم کاموں سے روک دیتی ہے، آپ کو چاہئے کہ تمام مادّی کاموں میں اپنی دلچسپی کو بہر حال برقرار رکھیں اور روپے پیسے کے معاملات میں بھی آپ کو چوکنا اور بیدار رہنا چاہئے۔

۹ کی موجودگی آپ کے حساس ہونے کا ثبوت ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا شعور پختہ ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن آپ اکثر عجلت پسندی کا مظاہرہ کر گزرتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، آپ کو ہر حال میں عجلت اور اشتعال سے بچنا چاہئے کیوں کہ یہ دونوں بری عادتیں آپ کی شخصیت کو مجروم کر دیتی ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک طرح کا ادھورا پن ہمیشہ موجود رہے گا، آپ کی خواہشات اور آپ کی ضروریات کی تکمیل کبھی نہیں ہوسکے گی۔ آپ کی تصویر آپ کے اندر کی گھٹن اور آپ کی احساس کمتری کو واضح کرتی ہے، آپ کی تصویر سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنے دل میں کوئی غم پال رہے ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کی سادگی اور منکسر المزاجی اور آپ کی سوجھ بوجھ کا آئینہ دار ہیں، ان سے یہ بات جھلکتی ہے کہ آپ کھلی کتاب کی طرح زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں، پھر بھی کچھ باب ایسے ہیں جو ابھی تک صیغۂ راز میں ہیں، لیکن ان کو صیغۂ راز میں رکھنے سے آپ کے دل ودماغ میں جو گھٹن ہے وہ آپ کے ذہنی سکون کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔

یہ کالم آپ کے لئے ایک رہنما ہے، اس کو پڑھ کر آپ کی رہنمائی ہوگی اور آپ کے لئے اپنی نوک پلک کو درست کرنا بہت آسان ہوگا، کاش آپ اس طرف دھیان دیں اور ہماری تحقیق ورہنمائی کو اہمیت دیں تاکہ ''اس ماہ کی شخصیت'' کا حق ادا ہوسکے۔

☆☆

فقہی مسائل

مفتی وقاص ہاشمی

سوال: ظہر کی دو بجے ہوتی ہے ابھی دو بجنے میں دو تین منٹ باقی تھے کہ ایک شخص نے ظہر کی سنتوں کی نیت باندھ لی، تیسری رکعت میں دو بج گئے، اس صورت میں کیا امام کو تاخیر کرنے کی اجازت ہے یا نہیں کہ وہ شخص چار رکعت پوری کر لے؟

جواب: اجازت ہے لیکن زیادہ تاخیر کی اجازت نہ ہوگی؟

سوال: کسی شرط پر اگر نکاح کیا جائے تو ہو جاتا ہے یا نہیں؟

جواب: کسی شرط کے ساتھ نکاح کرنے سے نکاح ہو جائے گا اور شرط لغو ہو جائے گی۔

سوال: خدائے تعالیٰ کے سوا کسی اور چیز کی قسم کھانا مثلاً لڑکے یا قرآن شریف وغیرہ کی قسم کھانا درست ہے یا نہیں؟

جواب: غیر اللہ کی قسم کھانا حرام ہے، جیسے بیٹے یا باپ وغیرہ کی قسم کھانا، البتہ قرآن شریف کی قسم کھانے کی گنجائش ہے لہٰذا وہ معتبر ہے اور قسم ہو جاتی ہے۔

سوال: طلاق کے لفظوں میں ط، ت، ق، کا فرق ہونا چاہئے یا نہیں؟

جواب: فرق ہونا ضروری نہیں ہے، بہر صورت طلاق واقع ہو جائے گی۔

سوال: اگر کسی شخص کا انتقال ہوا اور وارثوں میں سے کسی نے اس کی زوجہ سے کہا تیرا حق مہر اس کے ذمہ ہے تو لینا چاہتی ہے تو میں ادا کرنے کو تیار ہوں ورنہ معاف کر دے، بیوہ مذکورہ نے دو گواہوں کے روبرو کہا میں معاف کرتی ہوں، اس صورت میں مہر معاف ہوگا یا نہیں؟

جواب: اس صورت میں مہر معاف ہو گیا، عنداللہ کچھ مواخذہ مہر کا اس شخص پر نہیں ہوگا۔

سوال: اگر بجائے خطبہ کے قرآن شریف کا کوئی رکوع پڑھ دیا جائے تو جمعہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: خطبہ کے لئے کافی ہے ایک دفعہ الحمدللہ پڑھنا یا لا الٰہ الا اللہ پڑھنا یا سبحان اللہ پڑھنا، اسی طرح اگر قرآن شریف کا کوئی رکوع پڑھا جائے تو کافی ہے لیکن اس پر اکتفا کرنا خلاف سنت ہے، سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں۔

سوال: خطبہ کوئی دے اور امامت کوئی کرے کیا یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: بہتر تو یہی ہے کہ خطبہ اور امامت کی ذمہ داری ایک شخص ہی ادا کرے لیکن اگر خطبہ کوئی اور امامت کوئی کرے تو یہ بھی درست ہے، البتہ غیر اولیٰ ہے۔

سوال: کیا قرض لے کر قربانی کی جا سکتی ہے؟

جواب: قرض لے کر قربانی کرنا درست نہیں ہے، قربانی ان ہی لوگوں پر واجب ہے جو صاحب استطاعت ہوں۔ اگر استطاعت نہیں ہے تو پھر قرض لے کر قربانی کرنا صرف ایک شوق ہے اور ایسے شوق سے گریز کرنا چاہئے۔

سوال: جو جانور عیب دار ہو یا خریدنے کے بعد کسی وجہ سے عیب دار ہو گیا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: عیب دار جانور کی قربانی جائز نہیں ہے، اگر کسی نے صحیح جانور خریدا ہو بعد میں اس کی آنکھ پھوٹ گئی ہو یا ٹانگ ٹوٹ گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی کرنا جائز نہیں ہے، البتہ اس کو فروخت نہیں کیا جا سکتا اور اس کے بدلے میں دوسرا جانور کچھ رقم دے کر لیا جا سکتا ہے؟

سوال: کیا قربانی کے جانور کا گوشت فروخت کرنا جائز ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کے گوشت کے ۳ حصے کرنے چاہئیں، ایک حصہ غریبوں میں تقسیم کریں، ایک حصہ رشتے داروں میں بانٹیں اور ایک حصہ اپنے استعمال میں لائیں؟

سوال: اگر کسی قصائی پر کسی کی رقم واجب ہو تو کیا اس رقم کے عوض قربانی کا جانور لے سکتے ہیں؟

جواب: لے سکتے ہیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال: ایک شخص نے غصہ کی حالت میں قسم کھائی کہ اگر تم نے مذاق کیا تو میں تم سے کبھی کلام نہیں کروں گا، خلاف کرنے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: اگر وہ شخص اپنی قسم کے خلاف کرے گا تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا، یعنی دس مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنائے اور اگر یہ نہ ہوسکے تو تین روزے متواتر رکھے۔

سوال: ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا جائز ہے یا نہیں اور اس کا جواب دینا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر کسی وجہ سے آواز پہنچانا مشکل ہو تو ہاتھ کے اشارے سے سلام کرنا جائز ہے اور جواب دینا واجب ہے اور اگر آواز پہنچ سکتی ہو تو صرف اشارہ کافی نہیں ہے، البتہ زبان سے سلام وجواب کے ساتھ ہاتھ سے اشارہ جائز ہے۔

سوال: کوئی شخص حج کرکے آیا اب وہ اظہار مسرت کے لئے اپنے اعزہ واقارب کی دعوت کرے یا دوسرے رشتہ دار اس کی دعوت کریں تو یہ شرعاً کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے مگر اس کا ایسا التزام کہ نہ کرنے کو معیوب اور ایک دوسرے پر قرض سمجھا جانے لگے جائز نہیں ہے۔

سوال: قرآن کریم کے بوسیدہ اوراق کو جلانا کیسا ہے؟

جواب: یہ قرآن کریم کے ناقابل انتفاق اوراق کو جاری پانی میں ڈال دیا جائے یا کہیں محفوظ جگہ دفن کردیا جائے، جلانا جائز نہیں ہے۔

سوال: جنابت کی حالت میں کلمہ طیبہ، درود شریف اور قرآن کریم پڑھنا کیسا ہے؟

جواب: کلمہ طیبہ، درود شریف اور ہر قسم کا ذکر جائز ہے لیکن قرآن کریم کی تلاوت جائز نہیں ہے۔

سوال: خطبہ کے بغیر نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب: خطبہ محض سنت ہے اس کے بغیر بھی نکاح درست ہوگا۔

سوال: عورت خاوند کو اور خاوند بیوی کو غسل دے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے لیکن شوہر اپنی زوجہ متوفیہ کو غسل نہیں دے سکتا۔

سوال: تعزیت کتنے دن تک کرسکتے ہیں؟

جواب: تعزیت تین دن تک کرسکتے ہیں اس کے بعد مکروہ ہے، مگر جو شخص اس وقت موجود نہ ہو وہ بعد میں کرسکتا ہے۔

☆ انسان صوم وصلوٰۃ سے نہیں پہچانا جاتا بلکہ معاملات سے پہچانا جاتا ہے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ)

☆ یہ غلط خیال ہے کہ مفلسوں کو مفلسی بیقرار رکھتی ہے بلکہ دولتمندوں کو ہوسِ دولت ان سے بھی زیادہ بیقرار و پریشان رکھتی ہے۔

ہفت اقلیمے از بگیرد بادشاہ ☆ ہمچناں در فکر اقلیمے دگر

به سلسله علم الاعداد

لائف پاتھ (Life Path)

تاریخ پیدائش کا مفرد عدد

ایک دلچسپ مضمون جو آپ کو آپ کی اور آپ کے دوستوں کی حقیقت سے آگاہ کرے گا

آپ کا لائف پاتھ عدد آپ کی زندگی کا واحد سب سے اہم عدد ہے۔ یہ آپ کی تاریخ پیدائش میں پایا جاتا ہے۔ علم الاعداد میں اس کی اتنی اہمیت ہے جتنی کہ مغربی علم نجوم میں آپ کے اسٹار کی۔ جب کہ آپ اپنے تمام اعداد کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپ کا لائف پاتھ آپ کے تمام چارٹ کی کنجی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ آپ کا لکی نمبر شمار کیا جاتا ہے۔ آیا آپ اس کی طاقت کو آسانی سے استعمال کر سکتے ہیں۔ اس کا دارومدار آپ کے مددگار اعداد پر ہے۔ لائف پاتھ کے راستے پر چلنے سے زندگی آسان ہوجاتی ہے، اسے نظر انداز کرنے سے مشکل ہوجاتی ہے، یہ زندگی میں آپ کا رخ بتاتا ہے، خصوصی مواقع جو آپ کو اپنی طرف مائل کریں گے۔

آپ کی صلاحیتیں اور خصوصیات

آپ اکثر اس راستے کے رخ کو پہچان لیں گے، کبھی کبھار آپ اس پر چلنے سے گریز کریں گے اور اس کے مواقع کو ٹھکرا دیں گے۔ یہ معاملہ اکثر اس وقت ہوتا ہے جب کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد مختلف ہوتا ہے (باب ۴) جب ایسا ہوتا ہے تو آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے جب تک کہ آپ اپنی زندگی کو واپس اپنے ٹریک پر نہ لے آئیں۔

آپ کے دوست آپ کی تاریخ پیدائش کی خصوصیات کو ''زیادہ آپ'' کی شناخت کے لئے استعمال کر سکتے ہیں، لیکن یہ گمان درست نہیں۔

سنسکرت زبان کا لفظ دھرما لائف پاتھ کے فرض منصبی کی تشریح کر سکتا ہے، وہ راستہ جس پر چلنا آپ کے اصل مزاج کے مطابق ہے، ہر لائف پاتھ عدد ان خصوصیات کی نمائندگی کرتا ہے جن کا اس مخصوص لائف پاتھ عدد سے ظاہر ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔ ہم سب اپنی زندگی میں مختلف مواقع پر لیڈر بننے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن صرف لائف پاتھ 1، اس صلاحیت کا مظاہرہ روزانہ کی بنیاد پر کرسکتا ہے۔ یہی غالب صلاحیتیں اور شخصیت کے خدوخال باقاعدگی سے ظاہر ہو کر ایک لائف پاتھ کو دوسرے سے ممتاز کرتے ہیں۔

اپنا لائف پاتھ عدد معلوم کرنے کے لئے اپنی تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو جمع کیجئے، ٹوٹل کو اس وقت تک جمع کرتے رہئے جب تک سنگل ہندسہ رہ جائے۔ مثال کے طور پر ہم ایک شخص کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد جاننا چاہتے ہیں جو ۱۵/ جنوری ۱۹۵۸ء کو پیدا ہوا تھا، اب اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد اس طرح ہوگا:

29=15-1-1958

برآمد 9+2=11

ایک اور ایک 2

اندازہ ہوا کہ مذکورہ تاریخ میں پیدا ہونے والے کا مفرد لائف 2 ہے، یہی لائف پاتھ ہے۔

علم الاعداد میں اعداد کی اصل معلوم کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ۔ مسلسل تمام اعداد کو جمع کرتے جائیں حتی کہ صرف ایک ہندسہ باقی رہ جائے۔ اس کو Fadie Addition کہتے ہیں۔

لائف پاتھ آپ کی زندگی کا رخ اہم مواقع جو حاصل ہوں گے، اہم قابلیتیں اور صلاحیتیں یا آپ کیا کر سکتے ہیں، آپ کو کیا کرنا چاہئے اور آپ کے پاس کیا آئے گا۔

لائف پاتھ 1: لیڈر

ہدایت: خود مختار ہونا، سیکھنا۔

مواقع: قیادت کرنا، پراجیکٹ کا آغاز کرنا۔

کلیدی الفاظ : لیڈر، آغاز کرنے والا۔ مقبول۔ مطلب پرست۔ غالب۔ تخلیق کار (Originator) خود بین۔ اندر سے تحریک حاصل کرنے والا۔ ظالم۔

"1" عدد کے حاصل توانائی اور پختہ عزم کرتے ہیں اور جاذب نظر ہوتے ہیں، یہ سوچنے کے بجائے عمل کرنے پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ اپنی زندگی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں اور انہیں اچھی ارتکاز توجہ کی صلاحیت سے یکسوئی سے زندگی میں جو حاصل کرنا چاہتے ہیں کر لیتے ہیں۔ یہ انتظار کرنے کے بجائے کچھ کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سائڈ لائن پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے، صبر کرنا کبھی کبھار ان کے لئے مسئلہ بن جاتا ہے۔ یہ اکثر عالی ہمت ہوتے ہیں اور قیادت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ کبھی کبھی فوری فیصلہ کر لیتے ہیں لیکن یہ پسند نہیں کرتے کہ دوسرے اسے تبدیل کریں۔ ٹیم ورک ناپسند ہو سکتی ہے، یہ تنہا بہترین طریقے سے کام کرتے ہیں، اگر چہ اپنے رفیق کاروں میں مقبول ہوتے ہیں، کاروبار میں یہ اپنے آپ پر مکمل یقین رکھتے ہیں اور اپنے مسائل کو خود حل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ اور بخیل، دلیر اور حوصلہ مند، یہ مخالفت سے واسطہ پسند نہیں کرتے اور ان کے بس میں ہو تو اس سے بچیں گے۔

منفی اثرات

یہ جو کچھ حاصل کرتے ہیں اس سے کبھی مطمئن نہیں ہوتے اور بے صبرے ہو سکتے ہیں۔ سست روی سے اسٹارٹ لینے والے لوگ ان کے لئے معمہ ہوتے ہیں، تحلیل نفسی سے بے سکونی محسوس کرتے ہیں اور تنقید کو تسلیم کرنے میں مشکل محسوس کرتے ہیں۔ یہ بحث ومباحثے کو پسند نہیں کرتے اور اس سے بچنے کے لئے کبھی کبھی اپنی رائے کے مطابق حتمی ایکشن لینے میں تاخیر کر دیتے ہیں، یہ انتہائی بددلی پیدا کرتا ہے۔ محبت میں ان کا قیادت کرنے کا عزم ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

لائف پاتھ 1 کے جن لوگوں نے اس عدد کی قیادت اور دلیری کی مثبت خصوصیات دکھائی ہیں ان میں پاکستانی سیاست داں علامہ طاہر القادری اور روس کے سابق صدر میخائل گورباچیف شامل ہیں۔ پاکستان کے عالمی شہرت یافتہ اسکوائش کے کھلاڑی جان شیر خان (15-6-1969) سکھ مذہب کے بانی گرونانک ننکانہ صاحب میں پیدا ہوئے (15-11-1469)

لائف پاتھ 2: معاون

ہدایت : تعاون کرنے کا طریقہ سیکھنا۔

مواقع : پارٹنر شپ یا گروہوں میں اچھے طریقے سے کام کرنا۔

کلیدی الفاظ : مددگار، دوست، شرمیلا، بزدل، زمانہ ساز، خوش الحان، تخلیقی تحریک یافتہ، خودترسی۔

لائف پاتھ 2 کے حامل دوسروں کے جذبات کا لحاظ کرتے ہیں، کبھی کبھی اپنوں سے بھی پہلے، یہ ان باتوں کا کریڈٹ بھی دوسروں کو لے دے سکتے ہیں جن پر ان کا اپنا حق ہے۔ اگر چہ 1 کی طرح قدرتی طور پر لیڈر نہیں ہوتے لیکن یہ قیادت کر سکتے ہیں لیکن یہ پسند کریں گے کہ ان کے ساتھ ایک طاقتور ساتھی ہو، یہ توجہ یا شہرت کو کشش کے ذریعہ حاصل کرتے ہیں۔ لوگ ان کی تخلیقی تحریک جو وہ دوسروں کو منتقل کرتے ہیں اس سے مسحور ہوتے ہیں۔ خواتین ہوں یا حضرات وقت کا شعور رکھتے ہیں اور صبر سے اس وقت کا انتظار کرتے ہیں، جب تک آغاز کرنے کے لئے صحیح وقت آجائے۔ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کو عجلت کرنے کو مجبور کیا جائے اور ان کو اس تکلیف دہ رفتار سے چلنے پر مجبور کرنے کی مخالفت کرنا چاہئے۔ میوزک کا شوق اور موسیقی کی صلاحیت اکثر موجود ہوتی ہے۔ یہ ان کاموں میں بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں جہاں تفصیلات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہو۔ ہمیشہ شیریں سخن اور خوش اخلاق، یہ اجڈ اور بدتمیزی پر مبنی سلوک پسند نہیں کرتے۔ حکمت عملی 2 کا قدرتی ہنر ہے کیوں کہ 2 دونوں نقطہ نظر دیکھنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ ایسے شخص کا ساتھ پسند کرتے ہیں جس کے ساتھ اپنی زندگی بانٹ سکیں اور ٹیم میں کام کرنے میں لطف محسوس کرتے ہیں۔ فطری طور پر ذخیرہ کرنے والے (ڈاک ٹکٹ، سکے وغیرہ) یہ اکثر مارکیٹوں کے گرد تلاش کرتے پائے جاتے ہیں۔ یہ دیانت دار لوگ ہیں اور اپنی انا کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت کم ہی محسوس کرتے ہیں۔

منفی اثرات

فیصلے کرنے میں مشکلات پیش آتی ہے کیوں کہ یہ کسی کو بھی ناراض کرنا پسند نہیں کرتے کیوں کہ یہ دونوں نقطہائے نظر دیکھ سکتے ہیں۔ اگر ان کے جذبات کو دبا دیا جائے تو یہ آخر کار ضرورت سے زیادہ ردِعمل دکھاتے ہیں۔ حساس اور آسانی سے رنجیدہ ہونے والے یہ دن میں بہت زیادہ خواب دیکھ سکتے ہیں۔ یہ احمقانہ حد تک تصورات کی دنیا میں اپنے ذہن میں ہی رہنا پسند کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ کوئی ایکشن

لیں۔ شرمیلا پن اور بزدلی ایک مسئلہ ہوسکتا ہے اور اگر حالات میں بہت زیادہ مسابقت پیدا ہوجائے تو یہ بے آرام بھی محسوس کرتے ہیں۔

نامور عالم دین مولانا مودودی اور امریکی صدر بل کلنٹن کا لائف پاتھ 2 ہے۔ 2 کا فطری ترنم ظاہر کرتے ہیں، قتیل شفائی (24-12-1919) اور Shirle Bassey۔

لائف پاتھ 3: دل بہلاوا کرنے والا (Entertainer)

ہدایت : خوشی پیدا کرنا

مواقع : تخلیق کاری اور تخیل کا استعمال

کلیدی الفاظ : عقل پسند، تخلیقی صلاحیت، خوش بخت، زندگی سے محبت، خود بین، خود اظہاری پر قادر (Self Expressive) حاسد، بے چین، آسانی سے بور ہونے والے، حاکمیت اور عالی ہمتی۔

3 عدد والے خوش رہتے ہیں، کمرے میں جگمگاہٹ پیدا کرتے ہیں، مثبت قوت متخیلہ کے مالک، شوخ لوگ جو تخلیقی صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ ان میں حس ظرافت قدرتی طور پر موجود ہے اور ہنر آسانی سے اور جلدی سیکھ لیتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں محبت لازمی جزو ہے۔ بہت سے ڈانسرس لائف پاتھ کے ساتھ پیدا ہوتے ہیں اور وہ ہنسی، لطف اندوزی اور زندگی کے ہلکے پھلکے پہلوؤں کے لئے کشش محسوس کرتے ہیں۔ یہ خوش بخت لوگ نظر آتے ہیں اور یہ واقعی آسانی سے دولت کما لیتے ہیں۔ "3" کے ساتھ اچھے واقعات ہمیشہ پیش آتے رہتے ہیں۔ فصیح اور منفی حالات (بیماری وغیرہ) سے جلد سنبھلنے والے، یہ اچھے میزبان ہیں جو لوگوں میں گھرے رہنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان کو اپنی بیشک وشبہ تخلیق کاری کا اظہار ضرور کرنا چاہئے۔ "3" عدد والے تیز ذہن رکھتے ہیں اور پارٹی کرنا پسند کرتے ہیں۔

منفی اثرات

یہ بہت جلد بور اور بے چین ہوجاتے ہیں، اگرچہ روپیہ پیسہ ان کی طرف کھنچتا ہے لیکن یہ اس کو خرچ کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔ ان کو اکیلے نمٹنے میں مشکل پیش آتی ہے اور تنہائی سے خوف کھاتے ہیں۔ ان میں تحمل اور بردباری کی کمی پائی جاتی ہے۔ ان کو اپنی رفتار میں اضافہ کرنا چاہئے۔ یہ لائف پاتھ ادھر اُدھر بھاگتے اپنی توانائی ضائع کرسکتا ہے۔

"3" کی ہنسی مہیا کرنے کی تخلیقی صلاحیت ہمیں پاکستانی کامیڈین اور کمپیئر معین اختر میں نظر آتی ہے۔ ایک مختلف قسم کی تخلیقی تفریح فلم ڈائریکٹر الفریڈ ہچکاک سے حاصل ہوتی ہے (سسپنس سے بھرپور) اندرا گاندھی (19-11-1917) (حاکمیت اور عالی ہمتی)، (ہما مالنی) (16-10-1948) صبیحہ خانم (22-9-1934)

لائف پاتھ 4: معمار (The Builder)

ہدایت : زندگی کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنا

مواقع : خود نظمی کو تعمیری طریقے سے استعمال کرنا۔

کلیدی الفاظ : عملی، حقیقت پسند، صحیح العقیدہ، سخت محنتی، وفادار، دیانت دار، تنگ نظر، خودرائے۔

"4" عدد والے پریکٹیکل لوگ ہوتے ہیں جو دوڑ دھوپ سے نہیں گھبراتے، یہ پابندیوں کو برداشت کرتے ہیں تاکہ جو کچھ یہ زندگی میں حاصل کرنا چاہتے ہیں اسے حاصل کرسکیں۔ سنجیدہ، بالغ، کام کرنے کا منظم طریقہ، یہ منصوبے کے مطابق کام کرنے سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ اپنے آپ کو سخت تگ ودو پر مائل کرتے ہیں اور مسلسل گھنٹوں کام کرسکتے ہیں۔ یہ جوں جوں بالغ ہوتے ہیں ان کے لئے زندگی آسان ہوجاتی ہے۔ لفظ Foursquare جس کا مطلب ہے ٹھوس بنیادوں پر اور ثابت قدمی کے ساتھ ان کی زندگی صحیح طور پر بیان کرتا ہے۔ یہ تعمیری لوگ ہیں اور مضبوط بنیادیں قائم کرنا پسند کرتے ہیں۔ ان میں اکثر اپنے ہاتھوں سے کام کرنے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہ قابل اعتماد لوگ ہیں، وفادار اور مخلص، تحفظ ضروری ہے، اس بات کا امکان کم ہے کہ یہ اپنی ساری پونجی خرچ کردیں گے۔ صحیح العقیدہ سوچ رکھنے والے جو اپنے منصوبوں سے انحراف پسند نہیں کرتے، یہ فیصلے کرنے میں سست ہوسکتے ہیں۔ ہمیشہ مصروف، کاہلی ان کی فطری خصلت نہیں۔ جب یہ محفوظ محسوس کرتے ہیں تو یہ رسک لے لیتے ہیں، لیکن اس سے پہلے نہیں، زندگی کو ان کی نظر میں ٹھوس بنیادوں پر استوار ہونا چاہئے۔

منفی پہلو

انہیں کام کرنے کا جنون ہوتا ہے اور یہ نہیں جانتے کہ انہیں کب آرام کرنا چاہئے۔ ابتدائی زندگی مشکل ہوسکتی ہے، کسی مسئلے کے لئے

منفرد طرزِ عمل اپنانا ان کو خوف زدہ کرسکتا ہے۔ یہ ہر نئی چیز سے خوف زدہ ہوتے ہیں، کبھی کبھاران کی سوچ بے لچک اور غیر استدلالی ہوجاتی ہے۔

لائف پاتھ 4 برطانوی وزرائے اعظم مارگریٹ تھیچر، ہیرالڈ ولسن اور جان میجر کے اہم اعداد کا حصہ اداکار کلنٹ ایسٹ وڈ اور مشہور باڈی بلڈر آرنلڈ شوارزنیگر عدد 4 کی مروجہ طاقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

لائف پاتھ 5 رائٹر

ہدایت : آزادی حاصل کرنا، سیکھنا۔

مواقع : تبادلہ خیالات کرنا اور تبدیلی لانا۔

کلیدی الفاظ : گفت وشنید کرنے والا، آزادی کا متوالا، ہمہ گیر جہت، مطابقت پذیری، جنسی رغبت رکھنے والا، ترقی پذیر، ملتوی کرنے کا عادی، تفریح کا شائق، متلون مزاج، تجزیہ کرنے والا۔

"5" عدد والے کے لئے آزادی ضروری ہے اور اگر یہ محسوس کریں کہ ان کو چالاکی سے اپنے مقاصد کے لئے استعمال کررہا ہے تو فوراً ردِعمل ظاہر کریں گے۔ تبدیلی سے محبت، ارتقاء کا قائل اور ہر نئی چیز اس عدد کی امتیازی خصوصیات ہیں۔ "5" تبدیلی کی صورت میں فوراً مطابقت پیدا کرلیتے ہیں۔ یہ ہرفن مولا ہیں اور اپنی ہمہ گیریت کو استعمال کرنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ پانچ حواس کا عدد ہے، چنانچہ یہ زندگی کے متعلق جوان اور جذباتی ہلچل پر مبنی ماحول کو پسند کرتے ہیں۔ یہ اعصابی دباؤ کی موجودگی میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان میں ٹیم اسپرٹ مفقود ہوتی ہے لیکن دوسروں سے اس کو چھپاتے ہیں۔ "5" عدد والے دونوں جنسوں میں یکساں مقبول ہوتے ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کے ساتھ تبادلۂ خیالات کرسکتے ہیں۔ یہ بحیثیت سیلز مین نہایت شاندار ہیں، ذہنی طور پر تیز اور گفتار کے غازی، یہ ہمیشہ کاموں کو تیز تر رفتار سے سرانجام دینے کے طریقے تلاش کرتے رہتے ہیں۔ ٹریول سے لگاؤ اور دلچسپی کی وجہ سے آسانی سے ایک سوٹ کیس سے زندگی گزار سکتے ہیں۔ دوسروں کے معاملے میں متجسس، یہ زیادہ معلومات سے محروم نہیں رہتے۔ چالاک اور تجزیہ کرنے والے، یہ دوسروں کو جانچنے میں غلطی نہیں کرتے اور ان کو ویسے ہی تسلیم کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کرتے۔ یہ کامیاب ہونا چاہتے ہیں اور ناکام ہونا پسند نہیں کرتے، لیکن دوسروں سے مدد لینے میں مشکل محسوس کرتے ہیں، ہمیشہ خوش طبع، یہ دوسروں کو متحرک کرسکتے ہیں۔

منفی پہلو

یہ عیاش اور بے صبرے ہوتے ہیں۔ اگر یہ غیر متوازن ہوں تو ان کے طرزِ بود وباش میں بلا روک ٹوک جنس، منشیات اور شراب نوشی شامل ہوجاتی ہے۔ یہ بہت زیادہ رسک لیتے ہیں اور اکثر ملازمت تبدیل کرتے ہیں یا کسی کیریئر یا پراجیکٹ میں ذہنی یا جسمانی لحاظ سے اتنا زیادہ مگن ہوجاتے ہیں کہ ان کے لئے ناممکن ہوجاتا ہے کہ اسے چھوڑ دیں اور تبدیلی کرلیں۔

5 کا فطری جنسی رجحان اور ہراوّل دستے کا رول دیکھا جاسکتا ہے، ان میں مارلن برانڈو (اداکاری) مک جیگر (گلوکاری)، آندرے آگاسی (ٹینس) اور آزادی کی جنگ لڑنے والے عظیم پاکستانی لیڈر محمد علی جناح ہیں۔ 5 کی مقبولیت کا منفی رخ ایڈولف ہٹلر (Adolf Hitler) میں دیکھئے۔ ملکہ ترنم نور جہاں (23-9-1962) ظہیر الدین محمد بابر (14-2-1483)۔

لائف پاتھ 6: استاد

ہدایت : ذمہ داری سے لطف اندوز ہونا سیکھنا۔

مواقع : تخلیق کاری پیدا کرنا اور ہم آہنگی پیدا کرنا

کلیدی الفاظ : ہم آہنگ، تخلیق کار، متوازن، ذمہ دار، انصاف پسند، ایڈورٹائز، مداخلت کرنے والا، پریشان، بے لاگ۔

"6" عدد والے بہترین متوازن زندگی پسند کرتے ہیں۔ یہ مسلسل ہم آہنگی تلاش کرتے ہیں اور خوشگوار اور خوبصورت ماحول کی قدر کرتے ہیں، یہ پارٹنرشپ میں کام کرنا پسند کرتے ہیں اور ٹیم کے ممبر کی حیثیت سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ یہ ذمہ دار لوگ ہوتے ہیں اور جب ان کو اعتبار کے مقام پر فائز کیا جائے تو اس کو سنجیدگی سے لیتے ہیں۔ ان کی زندگیوں میں اکثر ان پر ذمہ داری ٹھونس دی جاتی ہے۔ ان کو بے انصافی سے نفرت ہے اور انصاف کے برتاؤ کو پسند کرتے ہیں۔ انتہائی وفادار، اس لحاظ سے 4 کی طرح، یہ دوست زندگی بھر کے لئے بناتے ہیں۔ یہ ایک گھریلو عدد ہے، ان میں گھر سے محبت ہمیشہ موجود

ہوتی ہے۔ایک پرسکون گھریلو زندگی ان کی ضرورت ہوتی ہے اور جب یہ موجود نہ ہو تو غیر متوازن محسوس کرتے ہیں۔ 6 میں بہت زیادہ تخلیقی صلاحیت موجود ہوتی ہے، فنون لطیفہ سے محبت، آواز کو اکثر تخلیقی لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ "6" عدد والے تعلیم دے سکتے ہیں، ان کو اپنی زندگیاں متوازن بنانا چاہیے۔

منفی پہلو

یہ سمجھتے ہیں کہ ان کو معلوم ہے کہ ان کے دوستوں کو کیا کرنا چاہئے۔ یہ مداخلت کرتے ہیں اور ٹانگ اڑاتے ہیں۔ جنگجوانہ وطن پرستی موجود ہوسکتی ہے۔ بسیار خوری کا مسئلہ ہوسکتا ہے، رسم و رواج کا پوری طرح پابند اور اخلاقیات کا علم بردار، یہ دوسروں کے نقطہ نظر کو دیکھنے میں ناکام رہتے ہیں۔ یہ چھوٹے معاملات میں پریشان ہو کر دیوانے ہوجاتے ہیں۔

احیائے دین کی تحریکوں کے خالق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (2-2-1703) تخلیق کاری اس ذمہ دار عدد کی دیکھی جاسکتی ہے۔ مندرجہ ذیل اداکاراؤں کے لائف پاتھ ہیں۔ Vanesa Redgrave, Mery Streep اور Glenda Jackson ہیں۔ سابق بھارتی وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو کا لائف پاتھ بھی یہی تھا۔ ایٹم بم کے خالق پاکستانی سائنس داں ڈاکٹر عبدالقدیر (1-4-1936) کا لائف پاتھ عدد 6 ہے۔

لائف پاتھ 7: انفرادیت پسند

ہدایت : اپنے ذاتی تجربے سے سیکھنا۔

مواقع : علم اور دانائی کو استعمال کرنا۔

کلیدی الفاظ : روحانی، کاملیت پسند، گہری سوچ والا، پراسرار، وجدانی، تجزیاتی، ملتوی کرنے والا، مشورہ قبول نہیں کرتا۔

"7" والے روزانہ کچھ وقت اکیلے گزارنا چاہتے ہیں، تھوڑا وقت تنہائی میں گزارے بغیر یہ اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کرسکتے۔ ان کے ہنر کسی کام میں خصوصی مہارت کے لئے موزوں ترین ہیں۔ ٹیم ورک ان کے مزاج کے بالکل برعکس ہے۔ یہ اکیلے بہترین کام کرتے ہیں، کارنامے اور کامیابیاں اکثر حیرت انگیز طور پر وقوع پذیر ہوتے ہیں اور نہیں ہوتے جو دراصل مطلوب ہوتے ہیں۔ "7" وجدانی اور تجزیاتی دونوں ہنر رکھتے ہیں لیکن یہ اپنے وجدانی پر اعتبار کرسکتے ہیں۔ یہ اپنی خصوصی رفتار سے کام کرنا پسند کرتے ہیں اور پسند نہیں کرتے کہ انہیں جلدی پر اکسایا جائے۔ کاملیت پسند، یہ ملتوی کرنے والے محسوس ہوتے ہیں جب کہ یہ صرف عمل کرنے سے پہلے کامل حالات کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ یہ رازداری سے لمبی مدت تک منصوبہ بناتے رہتے ہیں اور اچانک ضرب لگاتے ہیں تباہ کن طور پر۔ اس لائف پاتھ کے لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ رنگین خواب دیکھتے ہیں۔ یہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ ان پر حکم چلایا جائے اور یہ ہدایات کو اچھے طریقے سے نہیں لیتے۔ اخفائے راز کے دل دادہ، گہرے جذبات کے ساتھ خود کو ظاہر کرنے پر یہ بہ آسانی آمادہ نہیں۔ مدد کرنے یا مندمل کرنے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ دلی طور پر باغی "7" غیر معمولی اور نئے روحانی عقائد یا مذاہب کی طرف کشش رکھ سکتے ہیں اور حیران کن طور پر اتنا زیادہ تنہائی پسند عدد ہوتے ہوئے بھی یہ پبلک میں بہتر پرفارمنس دے سکتے ہیں۔

منفی پہلو

یہ دردمہر اور متکبر نظر آتے ہیں، خصوصاً پہلی ملاقات پر۔ کچھ "7" دوسروں سے پوشیدہ رہنے کے لئے مسلسل جھوٹ بولتے رہتے ہیں۔ یہ جسمانی مشقت والا کام پسند نہیں کرتے۔ یہ اپنی زندگی کو اپنے لئے اس بنا پر مشکل بنالیتے ہیں کہ یہ کبھی بھی مشورہ نہیں لیتے۔ یہ حقائق سے نمٹنے کے بجائے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں۔

دو منفرد "7" اپنے دور کی مقبول عام خاتون 60 کی دہائی سے تعلق، لیڈی ڈیانا Princess of Wales اور عالمی شہرت یافتہ پاکستانی دست شناس ایم اے ملک کی عظیم سیاسی شخصیات میں امریکی صدر جان ایف کینیڈی، نیکیتا خیروشچیف اور سرونسٹن چرچل، دینا جناح (15-8-1919=7).

لائف پاتھ 8: مقاصد طے کرنے والا

ہدایت : مقاصد متعین کرنا، سیکھنا

مواقع : خودمختاری حاصل کرنا۔

کلیدی الفاظ : عالی ہمت، طاقت ور، منظم، انسان دوست، قابل اعتماد، خودمختار، مادہ پرست، لالچی، بے رحم۔

اس لائف پاتھ میں طاقت کے حصول کی جدوجہد اور جنگ سے لطف اندوزی کی اصل زندگی میں اداکاری کی جاتی ہے۔ آٹھ طاقت ور، جفاکش اور اگر ضرورت پڑے تو بے رحم بھی ہوسکتے ہیں۔ یہ متحرک ہوتے ہیں اور اپنے اوپر اعتماد کرتے ہیں۔ یہ کسی کا محتاج یا دست نگر ہونا پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ خودمختاری کی جدوجہد بہت ضروری ہے۔ اولوالعزم، روحانیت اور مادہ پرستی میں توازن رکھنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں۔ یہ اپنے لئے زندگی بھر مقاصد متعین کرتے ہیں، یہ ایک طاقتور اور خودمختاری کا عدد ہے جو اپنے انعام کی طرف آہستہ آہستہ کام کرتا ہوا بڑھتا ہے۔ مصروف اور بلا کے منظم، ان کے کیریئر عموماً ان کی گھریلو ذمہ داری سے زیادہ اہم۔ یہ انتہا کا عدد ہے: کامیابی یا ناکامی یہ خوبصورت نظر آنا پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ وضع قطع ضروری ہے۔ یہ آسانی سے دوسروں کو دھمکا لیتے ہیں۔ اسپورٹس اور ورزش کے متعلق صلاحیت عموماً ہوتی ہے۔ جب متوازن ہوں تو انسان دوست ہوتے ہیں اور لوگوں کی مدد کر کے خوش ہوتے ہیں۔ مدد کرنے کے بعد ان کی خواہش ہوتی ہے کہ اپنا خیال خود کریں۔ یہ عدد کاروباری دنیا میں بہتر کام کرتا ہے جہاں اس کی خودمختاری اور طاقت چمک سکتی ہے۔ اس کی زندگی ہمیشہ آسان نہیں ہوتی۔ اس کو عموماً اپنی کامیابی کے لئے سخت جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔

منفی پہلو

یہ آسانی سے مایوسی کا شکار ہوجاتے ہیں، یہ اپنے پیاروں سے اظہار محبت کرنے کو نظر انداز کرسکتے ہیں اور گھریلو معاملات میں اپنی بہترین صلاحیتیں دکھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ جب مادہ پرستی حد سے بڑھتی ہے اور بہ ضرورت یہ زیادہ بلند عزائم رکھتے ہیں، یہ بدقسمت نظر آنا شروع کردیتے ہیں۔

طاقتور شخصیات کی ایک بڑی لسٹ میں ہمیں خوداعتمادی کی جھلک نظر آتی ہے۔ جنرل پرویز مشرف، ذوالفقار علی بھٹو، الزبیتھ ٹیلر، سرسید احمد خاں، جین فونڈا، عراقی صدر صدام حسین اور پاکستانی شاعر حفیظ جالندھری، عبدالحلیم شرر (10-1-1860)

لائف پاتھ 9: بنی نوع انسان کا دوست

ہدایت : ہمدردی کرنا سیکھنا

مواقع : مثال پرستی اور تخلیق کاری کو ترقی دینا

کلیدی الفاظ : ہمدردی، انسان دوست، مثال پرست، رومانٹک، ڈرامائی، تخلیق کار، مقناطیسی کشش رکھتا ہے، متلون مزاج، ارتکاز، توجہ کی کمی۔

''نو'' والوں کے مواقع لامحدود ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ عدد 9 اپنے اندر تمام اعداد کو سموئے ہوئے ہے۔ مثال پرست "9" دنیا کو تبدیل کرنا چاہتے ہیں، یہ زندگی کو ہر انسان کے لئے آسان بنانا چاہتے ہیں۔ یہ وسیع النظر، متحمل اور خلاف دستور لائف پاتھ ہے۔ ''نو'' کرشماتی اور تخلیقی افراد ہیں۔ فن کار کی ڈرامائی طاقت موجود ہے، یہ تحاریک، مذاہب، مسالک کے اچھے لیڈر ثابت ہوتے ہیں اور روزمرہ کی زندگی میں مذہب کی ضرورت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ ٹریول کا شوق موجود ہے۔ یہ جذباتی اور محبت کرنے والے لوگ ہیں اور ہمدردی کا مظاہرہ کرنے میں ملکہ رکھتے ہیں لیکن مادہ پرستی ان میں زیادہ شوق پیدا نہیں کرتی۔ ان کے بہت سے دوست ہوتے ہیں، دوسرے لوگ اس عدد کی مقناطیسی کشش سے متاثر ہوتے ہیں۔ حساس اور بے صبرے۔ ان کی زندگی آرٹس اور انسانی کلچر (Humainties) خصوصاً یونانی اور لاطینی کلاسیکل کلچر کو سیکھنے کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ وجدانی صلاحیت موجود ہے۔

منفی پہلو

یہ بے صبرے اور متلون مزاج ہوسکتے ہیں، ان کو اپنے غصے کو کنٹرول میں رکھنے کی ضرورت ہے۔ تفصیلات کی طرف توجہ اور زیادہ عملی رویے کی ضرورت ہے۔ یہ کردار شناسی میں کمزور ہیں۔ چنانچہ ہوشیار لوگ ان کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرسکتے ہیں۔

9 لائف پاتھ کی مقناطیسی شخصیت دیکھی جاسکتی ہے۔ 1965ء کے پاکستانی ہیرو فیلڈ مارشل محمد ایوب خان میں (1970-5-14) 9 لائف پاتھ کی انسان دوستی دیکھی جاسکتی ہے۔ فیض احمد فیض میں 1911-2-13 عالمی شہرت یافتہ گلوکار نصرت فتح علی خان کا لائف پاتھ بھی 9 تھا۔

قسط نمبر:۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیران ہو کر کہا۔ ’’اللہ ہی جانتا ہے کہ یہ محلات زرنگار کس کے لئے ہیں؟

جواب میں کسی مرد غیب کی صدا سنائی دی۔ ’’یہ ان لوگوں کے لئے ہیں جنہیں تم نے وہ رقم دی تھی۔‘‘

’’میرے لئے بھی کچھ ہے؟‘‘ بے اختیار حضرت جنید بغدادیؒ کی زبان سے یہ بات نکل گئی۔

’’وہ سب سے اونچا اور دلکش محل تمہارا ہے۔‘‘ مرد غیب نے کہا۔

’’مجھے فضیلت کیوں دی گئی؟‘‘ حضرت جنید بغدادیؒ نے پوچھا۔

جواب میں مرد غیب نے کہا۔ وہ لوگ اس لئے ثواب کے حق دار ٹھہرے کہ انہوں نے مال خرچ کر دیا اور تم اس لئے انعام کے مستحق قرار پائے کہ اپنے سے زیادہ ضرورت مند لوگوں میں مال تقسیم کر دیا، پھر بھی تمہیں اپنے اس عمل پر ندامت تھی۔ آخر ندامت بارگاہ ذوالجلال میں مقبول ہوئی اور تمہارا ثواب دوگنا کر دیا گیا۔‘‘

حضرت جنید بغدادیؒ اس جہاد میں شریک ہوئے مگر جنت شروع ہونے سے پہلے جب امیر لشکر کو معلوم ہوا کہ آپ کون ہیں تو اس نے درخواست کرتے ہوئے کہا۔ ’’شیخ! آپ واپس تشریف لے جائیں۔‘‘

حضرت جنید بغدادیؒ نے حیران ہو کر امیر لشکر کی طرف دیکھا۔

امیر لشکر آپ کی استفہامیہ نظروں کا مفہوم سمجھ گیا تھا، اس نے بصد احترام عرض کیا۔ ’’آپ خانقاہ کے گوشے میں بیٹھ کر بھی انسانی معاشرے کی برائیوں کے خلاف جہاد کر رہے ہیں، یہ کام ہمارے لئے چھوڑ دیجئے۔‘‘

اس کے بعد حضرت جنید بغدادیؒ اپنی خانقاہ میں واپس لوٹ آئے اور آخری سانس تک اپنے نفس کے خلاف جہاد کرتے رہے۔

حضرت جنید بغدادیؒ کے احباب میں ایک بزرگ حضرت جعفر بن نصیرؒ بھی شامل تھے، وہ آپ کی نفس کشی کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ ’’میں ایک دن جنید بغدادیؒ کی خدمت میں حاضر تھا، اچانک آپ مجھ سے مخاطب ہوئے۔ ’’جعفر! آج میرا دل انجیر کھانے کو چاہ رہا ہے۔‘‘

میں نے عرض کیا۔ ’’شیخ! میں ابھی بازار جا کر انجیر لے آتا ہوں۔‘‘ یہ کہہ کر میں اپنی نشست سے اٹھ کھڑا ہوا۔

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ’’اس طرح نہیں! پہلے پیسے لیتے جاؤ۔‘‘

میں نے عرض کیا۔ ’’شیخ! مجھے کبھی تو اپنی خدمت کا موقع دیجئے۔‘‘

’’میرے پاس اتنے پیسے تو ہیں۔‘‘ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ پھر ایک درہم نکال کر مجھے دیا اور ہدایت کی۔ ’’انجیر وزیری لے کر آنا۔‘‘ (وزیری، انجیروں کی ایک مخصوص اور اعلیٰ قسم ہے)

حضرت جعفر بن نصیرؒ بازار گئے اور انجیر لا کر حضرت شیخ کی خدمت میں پیش کر دیئے۔

پھر جب افطار کا وقت آیا تو حضرت جنید بغدادیؒ نے ایک انجیر اٹھا کر منہ میں رکھا اور دوسرے ہی لمحے اسے نکال کر پھینک دیا، پھر حاضرین مجلس سے مخاطب ہو کر فرمایا۔ ’’انہیں میرے سامنے سے اٹھا کر لے جاؤ اور خواہش مندوں کی تواضع کرو۔‘‘

حضرت جعفر بن نصیرؒ نے جھجکتے ہوئے عرض کیا۔ ’’شیخ آپ نے اس قدر شوق سے انجیر منگوائے، پھر انہیں کھانے سے انکار کر دیا۔ آخر اس کا کوئی خاص سبب؟‘‘

اپنے دوست کی بات سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے، پھر نہایت رقت آمیز لہجے میں فرمانے لگے۔ ’’جب میں نے انجیر منہ میں رکھا تو ایک صدائے غیب سنائی دی۔

’’جنید! تجھے شرم نہیں آتی، تو نے جس خواہش نفس کو میرے لئے چھوڑا اس کے دام میں پھر گرفتار ہوا جاتا ہے۔

☆☆☆☆

ایک موقع پر حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ’’چالیس سال تک زہد و تقویٰ کی زندگی گزارنے کے بعد ایک دن میرے دل میں خیال آیا کہ اب میں اپنے مقصود میں کامیاب ہو گیا ہوں۔‘‘ اس خیال سے مجھ پر

سرشاری کی عجیب سے کیفیت طاری ہوگئی۔
پھر دوسرے ہی لمحے مجھے ایک آواز سنائی دی، میں نے غور سے سنا، یہ آواز میرے ہی دل سے ابھر رہی تھی۔ "جنید! اب وقت آگیا ہے کہ تجھے تیرے زنار کا سرا دکھا دیا جائے۔"
(زنار اس ڈوری کو کہتے ہیں جسے ہندو کمر اور گردن کے گرد اپنے مذہب کی نشانی کے طور پر ڈالتے ہیں حضرت جنید بغدادیؒ نے جو آواز سنی تھی اس کا مفہوم یہ تھا کہ اے اپنی عبادت پر ناز کرنے والے تجھے معلوم ہے کہ تو کتنا گمراہ ہے؟ تجھے اپنی توحید پرستی پر غرور ہے، لیکن درحقیقت تو اپنے گلے میں بت پرستوں کی طرح زنار ڈالے ہوئے ہے)
یہ آواز سنتے ہی حضرت جنید بغدادیؒ پر لرزہ طاری ہوگیا، پھر لرزتی ہوئی آواز میں آپ کی مبان سے نکلا۔ "خداوندا! تیرے بندے جنید سے کیا خطا سرزد ہوئی ہے؟"
غیب سے آواز سنائی دی۔ "اس سے بڑا گناہ اور کیا ہوگا کہ تو ابھی تک موجود ہے؟" (یہاں موجود ہونے سے مراد یہ ہے کہ بندے نے ابھی تک اپنی ذات کی نفی نہیں کی اور خواہشات نفسانی کی پرستش میں لگا ہوا ہے)
یہ آواز سن کر حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، آپ نے سر جھکا لیا اور انتہائی ندامت آمیز لہجے میں کہا۔ "جو وصل کے قابل نہیں ہے، اس کی تمام نیکیاں گناہ ہیں۔"
آپ مریدوں کی تربیت کے لئے اکثر یہ واقعہ سناتے ہوئے اپنے الفاظ دہرایا کرتے تھے۔ "انسان کی معراج طلب یہ ہے کہ اسے وصال کی نعمت حاصل ہو اور اگر اسے محبوب کی قربت حاصل نہ ہو تو اس کی ساری کوششیں رائیگاں ہیں۔"
اردو کے مشہور شاعر فانی بدایونی نے بھی معرفت کے اس نکتے کو بڑے دلکش پیرائے میں بیان کیا ہے۔

حرم و دیر کی گلیوں میں پڑے رہتے ہیں
جو تری بزم میں شامل نہیں ہونے پاتے

☆☆☆☆

حضرت جنید بغدادیؒ کی حیات مبارک میں پیش آنے والا ہر واقعہ درس عبرت تھا یا قدرت کی طرف سے دیا جانے والا ایک ناقابل فراموش سبق۔ ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ "مسجد شونیزیہ" میں تشریف فرما تھے اور کسی جنازے کے منتظر تھے، اسی دوران مسجد میں ایک فقیر داخل ہوا اور اس نے لوگوں سے مانگنا شروع کردیا۔
فقیر کا یہ رنگ دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے دل میں سوچا۔ "کاش! یہ شخص کسی ایک کے سامنے اپنی حاجت بیان کرتا اور اس طرح تمام لوگوں کے آگے ہاتھ نہ پھیلاتا۔"
ابھی آپ یہ سوچ ہی رہے تھے کہ میدان میں ایک جنازہ لایا گیا۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے نماز جنازہ ادا کی اور گھر تشریف لے آئے پھر جب آپ رات کو سوئے تو ایک عجیب منظر دیکھا، حضرت جنید بغدادیؒ ایک کمرے میں تشریف فرما ہیں، اچانک ایک گوشے سے کچھ لوگ برآمد ہوئے، وہ ایک لاش کو اٹھائے ہوئے تھے، پھر وہ لاش حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے رکھی گئی۔ آپ بڑی حیرت اور خاموشی سے اجنبی انسانوں کا یہ عمل دیکھ رہے تھے۔
"جنید! اس کا گوشت کھاؤ" اجنبی لوگوں نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔
"میں مردہ خور نہیں ہوں۔ پھر اس مردے کا گوشت کس طرح کھاؤں؟" حضرت جنید بغدادیؒ نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔
"کل جس طرح مسجد میں بیٹھ کر کھایا تھا، اسی طرح کھاؤ۔" یہ کہہ کر وہ اجنبی لوگ چلے گئے مگر لاش وہی رکھی رہی۔
حضرت جنید بغدادیؒ فوراً سمجھ گئے کہ انہیں اس طرح تنبیہ کی جارہی ہے۔ آپ نے غور سے لاش کی طرف دیکھا، یہ اسی فقیر کی لاش تھی جو مسجد میں بھیک مانگ رہا تھا اور جسے دیکھ کر حضرت جنید بغدادیؒ نے دل میں سوچا تھا کہ کاش یہ شخص کسی ایک کے سامنے اپنا دست طلب دراز کرتا، یہ ایک قسم کی غیبت تھی اور غیبت کے بارے میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جس نے کسی انسان کی غیبت کی، گویا اس نے اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھایا۔ اجنبی لوگوں نے اسی طرف اشارہ کیا تھا۔
حضرت جنید بغدادیؒ نے خود کلامی کے انداز میں کہا۔ "یہ تو غیبت کی سزا ہے، بے شک! اس فقیر کی طرف سے میرے دل میں برا خیال گزرا تھا مگر میرے دل کی بات زبان پر نہیں آئی تھی۔"
فوراً ہی ایک صدائے غیب سنائی دی۔ "جنید! تم جس مرتبے کے

انسان ہو اس کے دل میں اس قسم کا خیال گزرنا بھی ویسا ہی گناہ ہے جیسا کہ کسی دوسرے انسان سے عملی طور پر سرزد ہو۔“

یہ سن کر حضرت جنید بغدادیؒ پر رقت طاری ہوگئی اور آپ نے نہایت عاجزی کے ساتھ توبہ کی۔ ”اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا ہے، اگر تو نے مجھے معاف نہیں فرمایا اور میرے حال پر رحم نہیں کیا تو میں خسارہ پانے والوں میں شامل ہو جاؤں گا۔“

جیسے ہی حضرت جنید بغدادی کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوئے وہ لاش غائب ہوگئی۔

☆☆☆☆

ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد سو گئے، آپ نے خواب میں ایک برہنہ شخص کو دیکھا جو بڑی بے حیائی کے ساتھ اِدھر اُدھر ٹہل رہا تھا، آپ نے اس سے پوچھا۔ ”اے بے حیا شخص! تو کون ہے؟“

وہ بڑی بے شرمی کے ساتھ مسکرایا۔ ”جنید! مجھے نہیں پہچانے، میں وہی ہوں جو روز ازل راندۂ درگاہ قرار پایا تھا۔“

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ تجھے لوگوں سے شرم نہیں آتی جو اس طرح بے لباس ہو کر مارا مارا پھر رہا ہے۔“

”یہ لوگ انسان کب ہیں، پھر میں ان سے کیوں شرم کروں؟“ شیطان نے کہا۔

”تیرے خیال میں اللہ کی زمین انسانوں سے خالی ہوگئی ہے؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔

”مجھے یہی تو غم ہے کہ میں اپنی کوششوں میں مکمل طور پر کامیاب نہیں ہو سکا۔“

شیطان نے انتہائی شکستہ لہجے میں کہا۔ ”ابھی اس زمین پر کچھ انسان باقی ہیں جو مسجد ”شونیزیہ“ میں بیٹھے ہیں، ان ہی لوگوں نے میرے جسم کو زخموں سے بھر دیا ہے اور میرے دل کو جلا کر خاک کر دیا ہے۔“ یہ کہہ کر ابلیس غائب ہو گیا۔

حضرت جنید بغدادیؒ کی آنکھ کھلی تو آپ نے فوری طور پر لاحول پڑھی اور وضو کیا۔ اس وقت آدھی رات کا وقت تھا، حضرت جنید بغدادیؒ گھر سے نکلے اور تیز رفتاری کے ساتھ ”مسجد شونیزیہ“ کی طرف روانہ ہو گئے، وہاں پہنچ کر آپ نے چند لوگوں کو دیکھا جو استغراق کے عالم میں اپنے زانوؤں پر سر رکھے بیٹھے ہوئے تھے۔ جب حضرت جنید بغدادیؒ ان درویشوں کے قریب تشریف لے گئے تو انہوں نے سر اٹھا کر کہا۔

”جنید! اس خبیث نے جو کچھ کہا تم نے سن لیا مگر اس مردود کی باتوں میں نہ آنا یہاں کچھ بھی نہیں ہے۔“

حضرت جنید بغدادیؒ ان درویشوں کی بات سن کر حیران رہ گئے، اس روز آپ کو اندازہ ہوا کہ اللہ کی زمین پر کیسے کیسے برگزیدہ بندے موجود ہیں جنہیں کوئی جانتا تک نہیں۔“

چند سال بعد حضرت جنید بغدادیؒ نے اسی انداز کا خواب دیکھا کہ شیطان بازار میں برہنہ پھر رہا ہے، اس کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا ہے جسے وہ خوشی سے کھا رہا ہے۔ حضرت جنید بغدادیؒ نے ابلیس کو اس حالت میں دیکھ کر کہا۔

”تجھے انسانوں کے مجمع عام میں اس طرح برہنہ پھرتے ہوئے شرم نہیں آتی؟“

”ابوالقاسم! کیا اب بھی زمین پر ایسا کوئی شخص رہ گیا ہے جس سے مجھے شرم آئے؟“ ابلیس نے بڑے بے باکانہ انداز میں کہا۔ ”مجھے جن لوگوں کے سامنے جاتے ہوئے شرم آتی تھی وہ سب زمین میں دفن ہو گئے اور مٹی انہیں کھا گئی۔“

اسی قسم کے سارے خواب حضرت جنید بغدادیؒ کی رہنمائی کے لئے تھے۔

☆☆☆☆☆

ایک دن حضرت جنید بغدادیؒ نے خواب میں دیکھا کہ آپ وعظ کہہ رہے ہیں، یکایک ایک فرشتہ آسمان سے اترا اور آپ کے قریب آکر ٹھہر گیا، پھر اس فرشتے نے حضرت جنید بغدادیؒ سے پوچھا۔

”جن کاموں کے ذریعہ اللہ کے بندے قربت الٰہی حاصل کرتے ہیں، ان کاموں میں سب سے افضل کام کونسا ہے؟“ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا۔ ”وہ کام جو میزان میں بھی مخفی ہے اور کہنے میں بھی۔“

فرشتے نے حضرت جنید بغدادیؒ کا جواب سنا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا۔

”خدا کی قسم! یہ وہ کلام ہے جو توفیق الٰہی کے بغیر زبان سے ادا نہیں ہوتا۔“

اسی طرح ایک بار حضرت جنید بغدادیؒ نے خواب میں دو فرشتوں

کو دیکھا جو آسمان سے اتر کر زمین پر آئے، ایک فرشتے نے آگے بڑھ کر آپ سے پوچھا۔ ''صدق کیا ہے؟'' جواب میں آپ نے فرمایا۔ ''عہد کو پورا کرنا ہی صدق ہے۔''

''سچ ہے۔'' دونوں فرشتوں نے کہا اور آسمان کی طرف پرواز کر گئے۔

اپنے ایک خواب کے بارے میں حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں۔ ''میں نے ایک بار دربار نورانی دیکھا، جس میں ہر طرف تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی، کوئی شئے نظر نہیں آتی تھی، بس ہر طرف نور ہی نور تھا، مجھے محسوس ہوا کہ ہمیں بارگاہ صمدیت میں حاضر ہوں، یکا یک پردۂ نور سے ایک انتہائی پرجلال آواز ابھری جسے سن کر مجھ پر لرزہ طاری ہو گیا۔

''ابوالقاسم! یہ باتیں جو تم کہا کرتے ہو، تمہیں کہاں سے معلوم ہوئیں؟'' مجھ سے سوال کیا گیا۔

میں نے عرض کیا۔ ''میں تو صرف وہی بیان کرتا ہوں جو سچ ہوتا ہے۔''

پردۂ غیب سے ارشاد ہوا۔ ''ابوالقاسم! سچ کہتے ہو''

الہامی خوابوں کا یہ سلسلہ بہت دنوں تک جاری رہا۔ یہ ایک منفرد انداز کی روحانی تربیت تھی، پھر اسی روحانی تربیت نے حضرت جنید بغدادیؒ کو ''سید الطائفہ'' بنادیا، یہ آپ کا لقب تھا، جس کا مفہوم ہے۔ ''اپنے زمانہ کے انسانوں کا سردار۔''

ایک رات حضرت جنید بغدادیؒ نماز تہجد ادا کرنے کے لئے اٹھے، پھر جب آپ نے نیت باندھنے کا ارادہ کیا تو ایک ناقابل بیان اضطراب طاری ہو گیا، حضرت جنید بغدادیؒ کمرے میں ٹہلنے لگے مگر بے قراری کی وہ کیفیت ختم نہیں ہوئی۔ آخر آپ بستر پر جا کر لیٹ گئے اور غور کرنے لگے کہ اس بے چینی کا سبب کیا ہے؟

''خداوندا! میں نہیں جانتا کہ آج یہ بے سکونی کیوں ہے اور مجھے یکسوئی میسر نہیں ہے؟''

☆☆☆☆

حضرت سفیان ثوریؒ جب غفلت سے کبھی زیادہ کھا لیتے تو تمام رات قیام کرتے اور فرماتے، جب گدھے کو زیادہ چارہ دیا جاتا ہے تو اس سے کام بھی زیادہ لیا جاتا ہے۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

معاشرے کی بڑھتی ہوئی گندگیوں کو کھلی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے ایک دن اس خیال نے دل میں انگڑائی لی کہ جب کہ سماج سدھار کمیٹیاں حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہی ہیں اور شریف اور غیر شریف لوگوں کے درودیوار پوسٹر بازی سے لبریز ہو چکے ہیں اور کسی تختۂ مشق پر انگلی رکھنے کی بھی جگہ باقی نہیں رہی ہے تو کیوں نہ ہم بھی کم سے کم ایک عدد کمیٹی ایسی تخلیق کریں کہ جس کے ذریعہ سماج میں سدھار لانے کا شوق پورا کیا جاسکے۔اس خیال کے آتے ہی میں نے صبح ۸ بجے بستر چھوڑ دیا اور منہ پر دو چار پانی کے چھپکے مار کر میں حسب روایت چاق و چوبند ہو کر اپنی بیگم سے گویا ہوا۔

بیگم۔آج کی صبح بہت بابرکت ہے، آپ چائے کی ایک پیالی عنایت کریں تو میں کئی ہفتوں سے کہ یہ میرا دلِ نامراد" میں نے اپنے دل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا" جو ہمیشہ نازنینوں کے کوچۂ حسن و عشق میں بھٹکتا رہتا ہے، اب نہ جانے کیوں شاید کسی فقیر کی بددعاؤں کی وجہ سے وادیٔ حسنات کی طرف بھاگ رہا ہے، سچ مچ کے نیک لوگوں سے اور ٹیک کرتا ہوا اُس منزلِ پُرنور کی طرف رواں دواں ہے جہاں صرف عاقبت ہی عاقبت ہے اور جہاں صرف جزاؤں کا انبار ہے۔بیگم اس نازک وقت میں مجھے آپ کے سہارے کی ضرورت ہے، آپ دل سے اس دل کی سرپرستی کریں اور اپنے مبارک ہاتھوں سے اسے آشیرواد دیں۔

بیگم جی! یہ جو بھی کہے گا مانیں گے، دنیا میں ہمارا دل ہی تو ہے۔

بانو نے مجھے حسب عادت کھا جانے والی نظروں سے دیکھا اور کچھ بولے بغیر کچن کی طرف چلی گئی۔

پیارے قارئین! اس کی ان نازیبا قسم کی اداؤں نے مجھے کئی بار قتل کیا ہے اور کئی بار مجھے خون کے آنسوؤں سے رُلایا ہے۔

اور میرے کتنے ہی ارمان کئی بار اس کی اداؤں کی زد میں آکر بے گور و کفن ساتویں آسمان کی طرف رواں دواں ہو گئے۔یقین کرو میرے پیارے قارئین کئی بار تو ایسا بھی ہوا ہے کہ میری تمناؤں کو مرتے وقت کلمہ تو کیا نصیب ہوتا انہیں ہچکی تک نصیب نہیں ہوئی ہے۔جب کہ آخری ہچکی تو گئے گزرے لوگوں کا بھی پیدائشی حق ہے، میں ابھی اپنی بیوی کے بارے میں کچھ سوچنے بھی نہیں پایا تھا کہ وہ چائے لے کر آگئی اور کھردرے لہجہ میں بولی۔

فرمایئے۔

کیا فرماؤں۔اُف میرے ماں باپ اور میرے خاندان کے اللہ تعالیٰ! میں نے آسمان کی طرف دیکھا اور دل ہی میں دل میں کہا، اے مالک کون و مکاں۔میری کسی بھی گھسی پٹی نیکی کو قبول کر کے میری اس بیوی کے دل میں نرمی پیدا کر دیجئے۔میرے مالک! میں آپ سے بھی اتنا ہی ڈرتا جتنا اس بنت حوا سے ڈرتا ہوں۔

بولئے نا۔اس نے چیخ کر کہا، اس نے کھڑے ہو کر کہا کہ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔

میں نے بے اختیار اس کا ہاتھ پکڑ لیا، لیکن اُف توبہ! اس وقت خوف اور شرمندگی کا ملا جلا کچھ ایسا تأثر تھا کہ جیسے میں نے کسی اور کی بیوی کا ہاتھ پکڑ لیا ہو، یہ کمبخت ڈر بھی اچھے خاصے مردوں کو نامرد بنا دیتا ہے۔
میں نے ہمت کر کے کہا۔بیگم تمہارا یہ تھانہ داروں جیسا انداز میرے جیسے پیدائشی شریف لوگوں کو کاٹو تو لہو نہیں جیسی پوزیشن میں لے آتا ہے، تمہیں ہمارے ایک درجن بچوں کا واسطہ ایک بار مسکرا دو تاکہ میں دل کے ارمانوں کو نیک نیتی کے ساتھ تمہارے قدموں میں ڈال سکوں۔

شاید مجھ پر اللہ میاں مہربان ہو گئے تھے، وہ خلاف مزاج مسکرا دی اور میرے سامنے کسی فرمانبردار اہلیہ کی طرح بیٹھتے ہوئے بولی، فرمادیجئے۔آپ کیا کہہ رہے ہیں، کیا چاہ رہے ہیں۔

میری پیاری بیگم۔ مجھے یقین دلاؤ کہ تم میرا ساتھ دوگی اور مجھے مایوسیوں کے تپتے ہوئے صحراؤں میں بھٹکنے نہیں دوگی، ایک تم ہی تو میرا آخری سہارا ہو، ورنہ اس غم سے بھری دنیا میں کیا رکھا ہے۔

اب بتایئے نا کہ کیا چاہ رہے ہیں آپ؟ جب آپ کچھ بتائیں گے نہیں تو میں کیا آپ کا ساتھ دوں گی۔

بیگم کئی دن سے اس دل میں یہ ارمان مچل رہے ہیں کہ جس طرح دوسرے لوگ سماج سدھار کمیٹیاں دھڑا دھڑ بنا رہے ہیں میں بھی ایک ایسی کمیٹی تشکیل کروں اور میں بھی سماج کو سدھارنے کے وہ ارمان پورے کروں جو پیدا ہونے سے پہلے ہی سے میرے دل میں مچل رہے ہیں۔ اور کود کود کر میرے حلق تک آرہے ہیں، میں کتنا بھی گیا گزرا سہی لیکن میں نتھو مل اور مولوی ککڑوں کوں سے تو بہتر ہی ہوں۔

کون، کون!

بیگم۔ نتھومل وہ جو کبھی ہندو سے مسلمان ہوئے تھے لیکن انہوں نے ابھی تک اپنا نام نہیں بدلا، کئی بار جوا کھیلتے ہوئے پکڑے گئے ہیں، مگر گنڈے دار قسم کی نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور مولوی ککڑوں کوں وہی جنہوں نے شہناز باجی کی لڑکی کو دن دہاڑے چھیڑ دیا تھا اور شہناز باجی کے لڑکے نے بھرے بازار میں ان کی داڑھی پر اس طرح ہاتھ ڈالا تھا کہ دوسروں کی داڑھیاں بھی شرمندہ سی ہوکر رہ گئی تھیں، آج ان لوگوں نے بھی ایک سماج سدھار کمیٹی قائم کرلی ہے اور گلی کوچوں میں مارے مارے پھر رہے ہیں اور اصلاحی جلسے کرکے خود کو سدھرا ہوا ثابت کر رہے ہیں۔

مجھے یاد ہے "بانو بولی" ایک بار آپ نے ایک سماج سدھار کمیٹی قائم کی تھی، تب آپ کو کیا فائدہ ہوا تھا، جتنے بھی بگڑے ہوئے لوگ تھے اس کمیٹی کا ممبر بننے کے لئے آپ کے پاس آگئے تھے کہ آپ کا ناک میں دم ہوگیا تھا، میرے سرتاج آج کے دور کا المیہ یہ ہے کہ جب آپ کوئی تنظیم بناؤ گے تو مسلم معاشرے سے ایک درجن سچ مچ کے نیک اور اچھے لوگ آپ کو دستیاب نہیں ہوں گے، بگاڑ ہمارے معاشرے میں اتنا پھیل چکا ہے کہ بس الامان والحفیظ۔

بیگم! مایوسی کفر ہے۔ "میں کوشش کروں گا" تو اچھے لوگ مہیا ہوجائیں گے اور وہ خدا بھی ہماری مدد کرے گا جو اچھی نیت والوں کی ہمیشہ مدد کرتا ہے۔

میں آپ کو وہی مشورہ دوں گی جو ہمیشہ دیتی ہوں، حالانکہ آپ میرے اس مشورے کو کبھی دل سے اہمیت نہیں دیتے۔

کونسا مشورہ؟

اس بارے میں آپ بھائی صاحب سے ملیں اور پوری سنجیدگی سے ان سے بات کریں، میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گی اور اس بات کا یقین دلاؤں گی کہ آپ دل سے معاشرے کی گندگی ختم کرنا چاہتے ہیں اور اسی لئے یہ کمیٹی بنا رہے ہیں۔

وہ کبھی اجازت نہیں دے سکتے، انہیں اس طرح کے مسائل سے دلچسپی نہیں ہے، انہیں تو بس پیسہ کمانے کی دھن ہے، بے شک وہ چوبیس گھنٹے قلم گھستے ہیں، آرام انہیں نصیب نہیں، لیکن مقصد کیا ہے، بس دولت اکھٹی کرنا......

آپ بھائی صاحب پر الزام لگا رہے ہیں، ان کے اردگرد بکھرے ہوئے بے شمار مسائل کو آپ نہیں دیکھتے، وہ ہر روز لاتعداد لوگوں کی مدد کرتے ہیں وہ آپ کو نظر نہیں آتا، ہم جب بھی کسی مصیبت کا شکار ہوئے اور ہمیں ناگہانی طور پر پیسوں کی ضرورت پڑی تو ہماری مدد صرف بھائی صاحب نے کی، کتنی بار انہوں نے ہمارے بچوں کی اسکول کی فیس ادا کی، عید اور بقرعید پر کئی بار انہوں نے ہمارے کپڑے بنائے اور جب میرا آپریشن ہوا تو پچاس ہزار سے زائد انہوں نے ہمارے گھر پہنچائے وہ پیسہ اس لئے بھی کماتے ہیں تاکہ دکھی لوگوں کی بروقت مدد کرسکیں، لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کو جوان سے بدگمانی ہے وہ کبھی ختم نہیں ہوتی۔ پرسوں کی بات سنو۔ "میں نے شور مچانے کے انداز میں کہا" قریشی محلہ کے کچھ چھچھورے لڑکے عصر کے بعد گشت کر رہے تھے اور وہ مولانا ذیشان الحق کو دبوچے ہوئے تھے اور انہیں زبردستی تقریریں پلا رہے تھے اور ان پر طنز کے نشتر اچھال رہے تھے، اس وقت مولانا حسن الہاشمی صاحب برابر میں سے گزر گئے جب کہ انہیں اس وقت مولانا ذیشان الحق کی مدد کرنی چاہئے تھی اور ان لڑکوں کو یہ سمجھنا چاہئے تھا کہ مولانا ذیشان پنج وقتہ نمازی ہیں اور باجماعت نماز ادا کرنے کے عادی ہیں، تم ان کو کیوں لپٹ رہے ہو اور یہ زور زبردستی گشت کا کونسا اصول ہے، وہ تو تیز رفتار گاڑی کی طرح گزر گئے۔ دراصل انہیں معاشرے میں کسی بھی طرح کا سدھار لانے کی کوئی دلچسپی نہیں، وہ سمجھتے ہیں کہ بس تعویذوں سے ساری دنیا ٹھیک

ہو جائے گی۔

میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں، آج پھر کہہ رہی ہوں کہ بھائی صاحب جو کچھ بھی کر رہے ہیں وہ ٹھیک کر رہے ہیں، میں ان سے کبھی بدگمان نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ ان سے مشورہ نہیں کریں گے اور کوئی کمیٹی سمیٹی قائم کریں گے تو میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گی۔

پیارے قارئین۔ بانو کی اس طرح کی للکار سے کئی بار میرا ہارٹ فیل ہوتے ہوتے رہا ہے، لیکن کیا کروں، ایجاب وقبول کی مجبوریاں میرا گلا گھونٹ کے رکھ دیتی ہیں اور مجھے اپنی باضابطہ قسم کی غلام گیری کو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ آج بھی مجبوراً مجھے یہ کہنا پڑا۔

چلو بھئی بھائی صاحب سے مشورہ کرلیں گے لیکن اس شرط کے ساتھ تم میرا کھل کر ساتھ دو گی اور اس بار میرے دل کے ارمانوں کا قتل عام نہیں ہونے دو گی۔

بانو نے اپنے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ چلئے میرا وعدہ ہے کہ میں کسی نہ کسی طرح بھائی صاحب کو منالوں گا اور آپ کو کمیٹی قائم کرنے کی اجازت دلوادوں گی، اب تو خوش!

میں تو خوش ہی ہوں۔ اگر تم سے خوش نہ ہوتا تو کبھی کا کوہ ارارات میں اپنا مکان بنا چکا ہوتا۔

اگلے دن نہایت کروفر کے ساتھ میں بانو کے ہمراہ مولانا حسن الہاشمی کے در دولت پر پہنچ گیا، یہ احساس کہ بیوی اپنا ساتھ دے رہی ہے، انسان کو کتنا مسرور رکھتا ہے اس کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں حسنِ اتفاق سے جن کی بیویاں ان کا ساتھ دیتی ہیں اور شوہروں کی خاطر کوئی بھی چھلانگ لگانے کے لئے تیار رہتی ہیں۔

مولانا نے ہم دونوں کو دیکھ کر کہا، خیریت تو ہے۔ اس وقت آنے کی وجہ؟

مولانا کا اندازِ گفتگو اکثر وبیشتر اس قدر ظالمانہ ہوتا ہے کہ موڈ کی ایسی کی تیسی ہو کر رہ جاتی ہے، میں بانو کے ہمراہ ان کے گھر پہنچ کر اس قدر خوش تھا کہ روح جسم کے نہاں خانوں میں مارے خوشی کے قلابازیاں کھا رہی تھی اور جسم کے سبھی اعضاء ایک دوسرے سے گلے مل کر عید منا رہے تھے، بانو بھی مجھے خوش بخوش نظر آرہی تھی لیکن جیسے ہی میرے کانوں میں حسن الہاشمی کی طنز بھرے جملے پہنچے، میرے اندر کی عید محرم بن کر رہ گئی اور روح پر سکتہ ساطاری ہو گیا۔ اور بے چارے اعضاء جسمانی تو ایک دوسرے کا منہ تکنے لگے، میں نے حسرت بھری نظروں سے بانو کی طرف دیکھا اور بانو نے میری طرف۔ پھر بانو ان کی طرف دیکھ کر اپنی خوبصورت مسکراہٹ بکھیرتے ہوئے کہا۔ بھائی جان بس آپ سے ملنے کو دل چاہ رہا تھا، کئی بار آپ کو خواب میں دیکھ چکی تھی، آج سوچا کہ مل ہی لوں۔

تمہاری محبت اور قدر دانیوں کو محسوس کرتا ہوں۔" وہ سقراط وبقراط کے لب ولہجہ میں بولے۔" لیکن یہ حضرت کیوں تشریف لائے ہیں، ان کو تو میری یاد کبھی نہیں آتی۔

یہ تو روز کے روز دفتر پہنچتے ہیں نا۔

لیکن ہماری ملاقات ایک مہینے میں بس اس دن ہوتی ہے جس دن میں تنخواہ تقسیم کرتا ہوں۔ بانو یہ تمہارے شوہر بہت بے مروت ہیں، انہیں تو اس بات کی بھی توفیق نہیں ہوتی کہ کبھی ہماری خیریت ہی پوچھ لیں، وہ اناپ شناپ بول رہے تھے، میں ان کے پاس جاتے ہوئے اس لئے ڈرتا ہوں کہ وہ میری شکل دیکھتے ہی نصیحتیں پلانی شروع کر دیتے ہیں اور ان کی نصیحتیں اتنی کڑوی ہوتی ہیں کہ بار بار اُبکائی آنے لگتی ہے، ایک منٹ کے اسٹاپ کے بعد وہ پھر بولے۔

بانو، پچھلے ہفتہ میری طبیعت کافی ناساز تھی، سبھی ملازمین نے میرے کمرے میں آکر میری طبیعت پوچھی لیکن ان برخوردار کو میری مزاج پرسی کی توفیق نہیں ہو سکی۔

حد ہو گئی۔ بانو نے کفِ افسوس ملتے ہوئے میری طرف دیکھا، آخر آپ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ کیوں اپنے سب کرے دھرے پر پانی پھیر دیتے ہیں۔

بیگم۔ میرے تو فرشتوں کو بھی اس بات کی خبر نہیں تھی کہ مولانا بیمار ہیں، ورنہ میں تو ان کی مزاج پرسی کرنے کے لئے ان کے روم میں سر کے بل جاتا۔

بانو نے میری طرف بہت ناگوار قسم کی نظروں سے دیکھا، زبان سے وہ کچھ نہیں بولی، لیکن اس کی آنکھیں یہ کہہ رہی تھیں، کبھی نہیں سدھرو گے، ہمیشہ شرمندہ ہی کراتے رہو گے۔

خیر چھوڑو، تم یہ بتاؤ کہ کیسے آنا ہوا؟" انہوں نے اپنی یتیم سی داڑھی

پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔"

بھائی جان۔ آپ تو جانتے ہی ہیں۔" بانو بولی" یہ کچھ بھی سہی لیکن انہیں بچپن ہی سے خدمت خلق کا بہت شوق ہے، دوسروں کے آنے کی حسرتوں میں انہوں نے اپنی صحت تباہ کرلی ہے، رات رات بھر نہیں سوتے بس یہی سوچتے رہتے ہیں کہ لوگوں کے کس طرح کام آؤں اور ضرورت مندوں میں اپنی ہمدردیاں کس طرح تقسیم کروں۔

میں جانتا ہوں اور اچھی طرح سمجھتا بھی ہوں، لیکن بانو انسان کو دوسروں کی خدمت اپنی بساط اور اپنے وسائل کے مطابق ہی کرنی چاہئے، اُن خوابوں کو دیکھنے سے آخر فائدہ ہی کیا ہے جن کی تعبیر ممکن نہ ہو۔

حضرت!" مجھ سے جب برداشت نہیں ہوا تو میں بول پڑا" ہم غریبوں کے پاس خوابوں اور امیدوں کے سوا اور ہوتا ہی کیا ہے، بیشک ہم تعبیروں کے حق دار نہیں ہوتے تو کیا ہم خواب بھی دیکھنا چھوڑ دیں اور ہم جانتے ہیں کہ ہماری امیدوں کا حشر کیا ہوتا ہے لیکن ہم امیدوں کا گلا کیوں گھونٹ دیں، آپ نے مولانا عامر عثمانی کا یہ شعر تو سنا ہوگا۔

فریب امید کے سہارے گزر تو جاتے ہیں چند لمحے
خدا برے وقت سے بچائے جو یہ بھی نہ ہوگا تو کیا کریں گے

وہ غیر حسب عادت چپ رہے اور معنی خیز نظروں سے مجھے گھورتے رہے، آج پہلی بار میں یہ محسوس کررہا تھا کہ وہ مجھے کچھ اس طرح دیکھ رہے ہیں جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو دیکھتا ہے اور نہ جانے کیوں بانو کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ شاید میرے دل میں مچلنے والے اُس کرب کو محسوس کررہی تھی جو غربت اور تنگ دامانی کی وجہ سے ایک طویل مدت سے میرے دل کے در ودیوار سے چمٹا ہوا ہے۔ بے شک میں ایک کھلنڈر قسم کا انسان ہوں لیکن میں ہی جانتا ہوں کہ میں نے خون کے کتنے دریا پار کرکے ہنسنا ہنسانا سیکھا ہے، ہر شخص اس حقیقت سے آشنا نہیں ہوتا کہ وہ ایک مسکراہٹ جو کسی انسان کے لبوں پر آتی ہے وہ کتنے دکھوں اور غموں کی مقروض ہوتی ہے۔ وہ ابوالخیال فرضی جو ازراہ نوکری اپنے قارئین کو ہنساتا رہے کون جانے کہ اس کو دکھوں اور محرومیوں کے کتنے پہاڑ ڈھونے پڑے ہیں۔

بولو میں تمہاری کیا خدمت کرسکتا ہوں۔" حسن الہاشمی کا لہجہ مشفقانہ تھا۔"

میں کچھ بولنا چاہ رہا تھا لیکن مجھ سے پہلے بانو نے انہیں بتانا شروع کیا۔ بھائی جان ان کی خواہش ہے کہ یہ ایک ایسی کمیٹی کی تشکیل کریں جو معاشرے کے اندر پھیلی ہوئی غلاظتوں اور گندگیوں کو صاف کرنے کا کام کرے اور لوگوں کی اصلاح کرنے کا بیڑہ اٹھائے۔

بہت اچھا جذبہ ہے۔ میں اس جذبے کی قدر کرتا ہوں۔" لیکن سماج سدھار" کمیٹی بنانے کے لئے تمہیں دس ممبران بھی ایسے دستیاب نہ ہوسکیں گے جو خود سدھرے ہوئے ہوں اور جو خود سدھرا ہوا نہ ہو وہ دوسروں کو کیا سدھارے گا بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا جو لوگ اصلاح اور سدھار کی تحریک چلا رہے ہیں آپ ان سے معاملات کرکے دیکھئے تو آپ کو خود یہ اندازہ ہوجائے گا عوام سے زیادہ بگاڑ ان لوگوں میں ہے جو معاشرے میں سدھار لانے کے لئے بے تاب ہیں۔

ہاں بھائی جان!" میں نے بھی یہ محسوس کیا ہے" بانو نے تائید کی" میری ایک ملنے والی ہیں ان کے اندر بے شمار خرابیاں ہیں، جھوٹ بولنے میں ان کا جواب نہیں، غیبت کی محفلیں ان کے یہاں باقاعدہ ہر ہفتے منعقد ہوتی ہیں، قرضے لینے کی وہ عادی ہیں لیکن کسی کا قرض لوٹانے کیے انہیں کبھی فکر نہیں ہوتی، بیوہ ہوئے انہیں ایک زمانہ ہوگیا لیکن آج بھی تر وتازہ نظر آتی ہیں اور میک اپ وغیرہ کرنے میں انہیں ذرا بھی شرم نہیں آتی، بازاروں میں مٹر گشت کرنا ان کا خاص مشغلہ ہے لیکن گاؤں در گاؤں جاکر وہ دعوت کا کام کرتی ہیں اور مسائل اور فضائل کی باتیں اس طرح کرتی ہیں جیسے وہ اسی کام کے لئے پیدا ہوئی ہوں۔

ہاں ہاں بنو مجھے سب خبر ہے اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ایسے نام نہاد نیک مردوں اور عورتوں نے تقوے اور پرہیزگاری کو مشکوک بنایا ہے اور دعوت وتبلیغ سے کام کو غیر مؤثر س بنا کر رکھ دیا ہے، ایسے ہی لوگوں کے بارے میں قرآن حکیم نے یہ فرمایا ہے کہ **لم تقولون مالا تفعلون** جو تم کرتے ہو اس کو کہتے کیوں ہو۔

بھائی جان۔ بانو نے پھر زبان کھولی، آج کل ان گہرائیوں میں کون جاتا ہے۔

ہم نے اپنی آنکھوں سے کئی ایسے پیروں کو دیکھا ہے کہ جو سر پر پگڑی باندھ کر اس طرح اتراتے ہو جیسے ابھی کے ابھی ملاءِ اعلیٰ سے

نازل ہوئے ہوں حالانکہ ان کے پاس ایک متاثر کن حلیے کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا، ان سے بات کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے شاید قاعدہ بغدادی پڑھ کر بھی بھلا دیا ہوگا۔

بانو کی باتیں سن کر ہاشمی صاحب کچھ اس طرح ہنسے جیسے زندگی میں پہلی بار ہنسے ہوں۔

پھر انہوں نے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ برخوردار بولو میں تمہاری کیا مدد کروں؟

حضرت والا مجھے یہ سوسائٹی قائم کرنے کے لئے آپ کی دعاؤں کی بھی ضرورت ہے اور کچھ پیسوں کی بھی۔

پیسوں کی کیوں؟

حضرت والا آج کل پیسوں کے بغیر کیا ہوتا ہے۔

تمہیں کتنے پیسے چاہئیں؟

جتنے بھی آپ خوشی سے دے سکیں۔

تم کیا کہتی ہو۔ انہوں نے بانو سے پوچھا۔

میں تو ان کی یہ خواہش پوری کرنے میں ان کی ہر طرح کی مدد کروں گی اور وقتاً فوقتاً ان کی رہنمائی بھی کرتی رہوں گی لیکن بھائی جان آپ کی دعاؤں اور مالی مدد کے بغیر تو یہ دو قدم بھی نہیں چل سکتے۔

ہاشمی صاحب اٹھ کر اندر اپنے کمرے میں گئے اور جب واپس آئے تو انہوں نے ۲۵ ہزار روپے لاکر مجھے پیش کئے اور فرمایا اگر ڈھنگ سے سوسائٹی قائم کروگے تو انشاء اللہ میں اور بھی مدد کروں گا لیکن ایسی ویسی کوئی غیر سنجیدہ حرکت نہیں کرنا جیسی حرکت تم چند ماہ پہلے کر چکے ہو۔

حضور کونسی حرکت؟

وہ جو تم نے شادی کرانے کا ایک جال سا پھیلا دیا تھا اور ان بوڑھوں کو بھی جن کی روانگی کی سیٹیں کنفرم ہو چکی تھیں، تم ان کو بھی شادی اور ہنی مون کی ترغیب دے رہے تھے۔

جی وہ تو میری غلطی تھی لیکن اس غلطی کی معافی میں براہ راست اللہ میاں سے مانگ چکا ہوں اور شاید مجھے اللہ میاں نے معاف بھی کر دیا ہے کیوں کہ جن کھوسٹ بڈھوں کی شادیاں میں نے کم عمر بیواؤں سے کرادی تھیں وہ سب ساتھ خیر و عافیت اپنے شوہروں سے طلاقیں حاصل کر چکی ہیں، اگر انہیں طلاقیں موصول نہ ہوتیں تو میں تاعمر شرمندہ رہتا۔

ہاشمی صاحب اپنی ہنسی کو دبا رہے تھے لیکن ان کی ناک کے نتھنے بتا رہے تھے کہ وہ ہنس رہے ہیں۔ میں ۲۵ ہزار روپے لے کر بانو کے ساتھ ان کے گھر سے نکلا، تو میں نے ان کے گھر سے اپنے قدم نکالتے ہی کہا۔

آج صبح میں نہیں دیکھ سکا کہ سورج مشرق سے نکلا تھا یا مغرب سے۔

مطلب؟'' بانو نے مجھے گھورا''

آج تمہارے بھائی صاحب کتنے مہربان تھے، آج تو وہ مادرزاد قسم کے شریف لگ رہے تھے، وہ تو شریف ہیں اور ہمیشہ شریف ہی رہیں گے۔'' بانو نے برقعہ کے اندر سینہ پھلا کر کہا'' بدگمانیاں تو آپ کرتے ہیں اور ان کے احسانوں کی قدر نہیں کرتے۔ اگر آپ ان سے ڈھنگ سے مانگتے تو وہ آپ کو کیا کچھ نہیں دے سکتے۔ اس بار آپ سنجیدگی سے سماج سدھار کمیٹی بنا کر ہی دکھا دو، میری بھی سفارش کی بھی لاج رہے گی، آپ بھی سرخرو ہوں گے اور قوم کا بھی بھلا ہوگا اور انشاء اللہ میرے پیارے بھائی جان آپ کی مزید مدد کریں گے۔

کسی بھی نامحرم مرد کے بارے میں تعریف کا انداز یہ نہیں ہونا چاہئے۔'' میں نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔'' اس طرح کی تعریفوں سے ایجاب وقبول پر بجلیاں گر جاتی ہیں اور نکاح نامے کے تانے بانے بکھر کر رہ جاتے ہیں۔

چلو ہٹو۔'' بانوں نے غصہ سے کہا'' خواہ مخواہ کی باتیں کرتے ہو، وہ ہمارے باپ کی جگہ ہیں، ان کی تعریف میں اگر ہم زمین و آسمان کو ایک بھی کر دیں گے تو وہ بھی کم ہے۔

میرے پیارے قارئین مختصر یہ ہے کہ اگلے دن ہی سے میں نے تحریک شروع کردی۔ سماج سدھار کمیٹی کی تشکیل دینے کے لئے۔ سب سے پہلے میں صوفی اذا جاء سے ملا، صوفی اذا جاء میرے احباب میں سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار دکھائی دیتے ہیں، ان کے انگ انگ سے سدھار ٹپکتا ہے، ان کی ہر بات دین و شریعت کا نمونہ محسوس ہوتی ہے، یہ خلاف شرع تھوکتے بھی نہیں۔ میں نے ان کے سامنے اپنا مدعا رکھا اور انہیں کمیٹی کا ممبر بننے کی دعوت دی۔

ابوالخیال فرضی صاحب اس ڈھلتی ہوئی عمر میں ہم کسی کمیٹی کا ممبر بنتے ہوئے کیا اچھے لگیں گے، تم اس کمیٹی میں نوجوانوں کو رکھو اور

نوجوانوں ہی کو آگے بڑھاؤ۔

حضرت یہ سمجھئے کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ سب سے پہلے میں آپ کو ممبر نامزد کروں اور اس کے بعد پھر میں دوسرے حضرات سے رجوع کروں، میں یہ بھی عرض کردوں کہ میں آپ سے نا سننے کے لئے نہیں آیا ہوں آپ کو ''سماج سدھار'' کمیٹی کا ممبر بننا پڑے گا۔

کم سے کم بیوی سے تو مشورہ کرنے دیجئے۔''انہوں نے بڑی لجاجت سے کہا۔آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ بیوی سے پوچھے بغیر تو ہم سانس لینے کی بھی غلطی نہیں کر سکتے۔

بیوی سے اتنا ڈرتے ہیں؟!

ڈرتا نہیں ہوں۔بس اس سے لرز کر اپنی شرافت کا ثبوت دیتا ہوں۔

کیا آپ اپنی بیوی سے نہیں ڈرتے؟''انہوں نے پوچھا''

حضور میں تو اتفاقاً آپ سے بھی زیادہ شریف ہوں، چنانچہ مجھے آپ سے بھی زیادہ اپنی بیوی سے ڈرنا پڑتا ہے لیکن میری بیوی ہے بہت ہونہار۔آپ یقین کریں جنت کی حوریں بھی اس سے متاثر ہیں۔

اور غلمان؟''ان کی آنکھوں میں شرارت تھی۔''

غلمان بھی یقیناً متاثر ہوں گے کیوں کہ اس کی کئی اداؤں پر تو میں آج تک فدا ہوں جب کہ میری شادی کو چالیس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں لیکن بحیثیت شوہر کے میں آج بھی اس سے ویسی ہی محبت کرتا ہوں جیسی لوگ شادی سے پہلے کسی لڑکی سے محبت کرتے ہیں۔

تمہاری زوجہ کی تعریفیں تو ہم نے بھی اِدھر اُدھر بہت سنی ہیں۔''انہوں نے اپنی داڑھی پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔میرے حلقۂ احباب میں ایک دن ایک صاحب آپ کی زوجہ کا ذکر کرتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ میری آرزو ہے کہ ایک دن میں ابوالخیال فرضی کی بیگم کا دیدار کروں اور ان کی خوبیوں سے براہ راست استفادہ کروں۔

ایسے تو کئی لوگ میرے دوستوں میں بھی ہیں۔جنہوں نے مجھ سے باقاعدہ یہ فرمائش کی ہے کہ میں ان کی ملاقات بانو سے کراؤں لیکن بانو پردے کے معاملہ میں بہت سخت ہے، اس کا تو بس نہیں چلتا کہ مجھ سے ہی پردہ کرنے لگے۔حضور! میں تو یہ سمجھتا ہوں دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں، اس لئے سبھی کو دوسروں کی بیویاں اچھی لگتی ہیں، ورنہ عام طور پر تو شوہر باضابطہ مُردوں کی طرح ہوتے ہیں اور ہر مُردہ ہی جانتا ہے کہ اس کی قبر کا اس کے ساتھ کیا سلوک ہے۔

ہائے اللہ، وہ سنبھل کر بیٹھ گئے۔پھر بولے''کیا تم دونوں میں بھی کوئی فساد رونما ہوتا ہے۔''

صرف فساد نہیں، بلکہ فرقہ وارانہ فساد۔''میں نے کہا۔''

فرقہ وارانہ سے مراد؟

بچے سب اس کی طرف ہوتے ہیں۔ہائے ہلہ جب شروع ہوتی ہے تو میں بالکل تنہا ہوتا ہوں مسلمانوں کی طرح، ہاں جس طرح فرقہ وارانہ فساد کے وقت قانون اور ارباب قانون سب مسلمانوں کے خلاف ہو جاتے ہیں اسی طرح اپنے گھر کے جھگڑوں میں، میں اکیلا پڑ جاتا ہوں، بیوی بچے سب متحد ہو جاتے ہیں اور میرے خلاف ہنگامہ شروع کر دیتے ہیں اور آپ اپنی تو سنائیں کیا آپ بیوی کی لے دے سے محفوظ ہیں۔

فرضی صاحب میں بھی تو ایک شوہر ہی ہوں اور شوہر کوئی بھی ہو وہ بیوی کی وارداتوں سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے۔ہماری بیوی کا مزاج تو بالکل ہی آمرانہ ہے وہ تو کسی بھی وقت ہمیں مرغا بنا دیتی ہے اور مرغا بنا کر کہتی ہے کہ تین مرتبہ ککڑوں کوں کہو۔

چلئے اسی زندگی میں آپ کے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے میں نے انہیں تسلی دی، میں نے تو معتبر قسم کے لوگوں سے یہ سنا ہے کہ شادی شدہ لوگ بے حساب جنت میں جائیں گے کیوں کہ ہر طرح کا عذاب وہ اسی دنیا میں جھیل لیتے ہیں، پھر مرنے کے بعد فرشتے ان پر رحم کھا کر انہیں داخل جنت کر دیتے ہیں اور ایک دوسرے سے کہتے ہیں بے چارہ دوسرے شوہروں کی طرح بہت صدمات جھیل کر آیا ہے، اب اسے آرام کی ضرورت ہے۔

میں ذرا بیوی سے مشورہ کرلوں۔''انہوں نے کھڑے ہو کر کہا۔''

ضرور پوچھئے اور اگر ممکن ہو تو ایک کپ چائے پلوایئے اور اگر مزید ممکن ہو تو کچھ بسکٹ وسکٹ بھی۔

وہ زنان خانہ میں چلے گئے اور میں سوچنے لگا کہ واقعتاً اس جہان فانی میں رہتے ہوئے مردوں پر کیا کچھ بیت رہی ہے۔صوفی اذاجاء جیسا معصوم عن الخطا انسان بھی بیوی کے مظالم دن رات برداشت کر رہا ہے، ایسے انمول انسان کہ جنگل کے وحشی جانور بھی جن کا ادب کرتے ہیں اور کتے بلیاں بھی جنہیں دیکھ کر اپنی دُموں کو ہلاتے ہیں لیکن بیوی ہے کہ

انہیں کو مرغا بنا رہی ہے اور ایجاب وقبول کا مسلسل ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اگر موقع مل گیا تو میں ان بیویوں کے خلاف کوئی تحریک ضرور چلاؤں گا اور مظلوم شوہروں کو ان کی چیرہ دستیوں سے ضرور بالضرور نجات دلاؤں گا، ورنہ شوہروں کو یہ مشورہ دوں گا کہ وہ اجتماعی خودکشی کریں، پھر مرنے کے بعد ساتویں آسمان پر جا کر احتجاج کریں۔

وہ بیٹھک میں واپس آئے تو چائے وائے کی ٹرے ان کے ہاتھ میں تھی، بولے بھئی مبارک ہو، ہماری بیگم نے ''سماج سدھار'' کمیٹی کا ممبر بننے کی اجازت دیدی لیکن ساتھ ساتھ ایک شرط بھی لگائی، بہت پیاری سی شرط۔

شرط؟ کیسی شرط؟

ان کا کہنا ہے کہ وہ بھی اس کمیٹی ممبر بنیں گی اور عورتوں میں سدھار لانے کے لئے دن رات جدوجہد کریں گی۔

عورتوں میں سدھار کیسے ممکن ہے؟ ''میں نے حیرت کا اظہار کیا۔''

اس دنیا میں کیا ممکن نہیں ہے؟

جب مودی جیسے جھاڑ و پھینک قسم کے انسان ملک کے وزیر اعظم بن سکتے ہیں، جب برے دنوں میں اچھے دنوں کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے، جب چھپکلی کے پیٹ سے چھچھوندر پیدا ہو سکتے ہیں اور جب مولوی دلدل شاہ جیسے کذاب اور منافق اعظم جیسے لوگ قوم کے قائد اور رہنما بن سکتے ہیں تو پھر خواتین میں سدھار کیوں ممکن نہیں ہے، بے شک عورتیں سدھر جائیں یہ بھی ایک معجزہ ہوگا، لیکن بھائی اس دور جدید میں آئے دن معجزے بھی ہو رہے ہیں اور کراماتیں تو ہم جیسے صوفیوں اور مولویوں کے گھر گھر کی لونڈیاں بن کر رہ گئی ہیں۔

میں چپ رہا اور میں صوفی اذا جاء کے سامنے بول بھی کیا سکتا تھا، ان کے سامنے تو بڑے بڑے مشائخ پانی بھرتے نظر آتے ہیں، مجھے چپ رہ کر وہ بولے۔

کیا تمہیں میرا یقین نہیں۔

نہیں نہیں۔ اللہ میری توبہ آپ کا یقین کر کے میں اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ تھوڑی بھروں گا جب یہ کہہ رہے ہیں کہ عورتوں میں بھی سدھار ممکن ہے تو پھر مجھے کیا اعتراض ہے، ہم عورتوں کو بھی اپنا ممبر بنائیں گے اور عورتوں کے ذریعہ عورتوں میں سدھار لانے کی ایک مہم چلائیں گے، اتنا تو میں جانتا ہوں اگر سوئے اتفاق سے عورتوں میں سدھار آ گیا تو پھر شیطان تو خودکشی کر لے گا کیوں کہ دنیا میں خرابیاں پھیلانے کے لئے وہ ان عورتوں ہی کو استعمال کرتا ہے، گھر گھر میں فتنہ وفساد پھیلا رہا ہے، گھر گھر میں ساسوں کی قیادت میں ظلم وستم۔ نندوں کی اجارہ داری، دیورانی اور جِٹھانی کی اکڑفوں، چچی اور تائی کی زہر بھری باتیں اور عورتوں کی نہ جانے کیا کیا خرافات اور آپ یقین کریں کہ ایک ساس مرنے کے بعد بھی اپنی بہو کو پریشان کرتی تھی، خواب میں کبھی چڑیل بن کر آتی تھی اور کبھی چھلاوہ پیری بن کر اور بہو کو خوف وہراس میں مبتلا کر کے چلی جاتی تھی۔ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے جو ہمارے معاشرے میں برسات کی کیچڑ کی طرح سب گھروں میں بکھری ہوئی ہیں، اصلاح تو ممکن نہیں ہے، لیکن اگر اصلاح ہو جائے تو ہماری ''سماج سدھار'' کمیٹی کا تو بیڑہ ہی پار ہو جائے گا۔

تو کیا ہم اپنی اہلیہ محترمہ کو ممبر بنانے کا اطمینان دلا دیں۔

کیا حرج ہے۔ ''میں نے کہا'' اور عورتوں کے بغیر نہ خزاں ہے نہ بہار ہے، نہ جنت ہے، نہ دوزخ تو ہم کیوں ان عورتوں سے دور دور رہیں اور اب تو ماشاء اللہ تبلیغی جماعت جیسی اللہ والی جماعت بھی عورتوں کو لئے پھر رہی ہے تو ہمیں بھی عورتوں کے بارے میں نرم رویہ رکھنا چاہئے۔

اور اگر کوئی دارالعلوم دیوبند سے فتویٰ لے آیا تو؟

تو کیا دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ تبلیغی جماعت نے مان لیا؟ تو پھر ہم ہی کیوں مانیں گے!

اس کے بعد کیا ہوا، سماج سدھار کمیٹی وجود میں آئی یا نہیں اور اگر وجود میں آ گئی تو اس کا حشر کیا ہوا؟ یہ جاننے کے لئے اگلے شمارے کا یا بعد میں کسی شمارے کا انتظار کریں۔

(یار زندہ صحبت باقی)

حسب منشاء روزگار

سید عامر علی نقوی، سیال کوٹ

جو لوگ بے روزگار ہیں۔ یا حسب منشاء نوکری یا ملازمت کے خواہاں ہوں۔ وہ اس روحانی عمل کو ضرور کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ۱۰۰ رفیصد ملے گی۔ اس عمل میں ابجد شمسی کی جدول ذیل دی جاتی ہے۔

ص	ش	س	ز	ر	ذ	د	خ	ح	ج	ث	ت	ب	ا	حروف
۵۰	۴۰	۳۰	۲۰	۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	اعداد
ی	ہ	و	ن	م	ل	ک	ق	ف	غ	ع	ظ	ط	ص	حروف
۱۰۰۰	۹۰۰	۸۰۰	۷۰۰	۶۰۰	۵۰۰	۴۰۰	۳۰۰	۲۰۰	۱۰۰	۹۰	۸۰	۷۰	۶۰	اعداد

مثال :۔ محمد سلیمان بن امتیاز

م + ح + م + د + س + ل + ی + م + ا + ن + ب + ن + ا + م + ت + ی + ا + ز

۶۰۰ + ۶ + ۶۰۰ + ۸ + ۳۰ + ۵۰۰ + ۱۰۰۰ + ۶۰۰ + ۱ + ۷۰۰ + ۲ + ۷۰۰ + ۱ + ۶۰۰ + ۳ + ۱۰۰۰ + ۱ + ۲۰

میزان میں عدد خاص ۳۳۱ جمع کریں = ۶۶۸۵ = ۶۳۵۴ + ۳۳۱ / اب نقش مربع کے مطابق ۶۶۸۵ ۔ ۴ + ۳۰ = حاصل ۱۶۶۳ / باقی۔ ۳ رکسر خانہ ۵ ر میں جمع کریں۔ عمل ماہ قمری کے ایام عروج میں بعد طلوع آفتاب بروز جمعہ پہلی ساعت زہرہ میں کریں۔ قبل عمل غسل کرکے پاکیزہ سفید رنگ کا لباس عطر لگا کر پہنیں۔ عمل والی جگہ اور کمرہ میں العود میٹرو ملن اگر جلائیں۔ جگہ جسم، لباس خوشبو سے معطر کریں۔ مقررہ وقت پر ۲ر نقش مربع تیار کریں۔ زعفران، گلاب اور کیوڑہ کی سیاہی سے درج ذیل نقوش بنائیں۔

یَارَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ ۶۸۷ یَارَزَّاقُ اُرْزُقْ اُرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ

یاجبرائیل

۱۶۷۱	۱۶۷۴	۱۶۷۷	۱۶۶۴
۱۶۷۶	۱۶۶۴	۱۶۷۰	۱۶۷۵
۱۶۶۵	۱۶۷۹	۱۶۷۲	۱۶۶۹
۱۶۷۳	۱۶۶۸	۱۶۶۶	۱۶۷۸

یامیکائیل

پروردگار بحق محمد وآل محمد حامل لوح محمد سلیمان بن امتیاز " کو حسب منشاء روزگار، وسعت رزق ربرکت رزق عطا فرما۔ بحق یَارَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ

بعد تکمیل نقوش، نقوش کو عطر سے معطر کریں۔ ایک نقش سامنے دیوار پر چسپاں کریں ایک پاس رکھیں۔ اسی وقت کلام پاک " یَارَزَّاقُ اُرْزُقْنِیْ بِلُطْفِکَ " ۱۲۳۴ رمرتبہ ورد کرکے مقصد کی دعا مانگیں۔ کمی بیشی نہ ہو۔ ۲۱ رروز بلاناغہ یہ عمل کریں۔ ۲۱ ردن کے اندر اندر حسب منشاء روزگار یا ملازمت مل جائے گی۔ بعد میں نقش دریا میں بہادیں۔

تبسم فاطمہ

مسلمان کہاں جائیں

ہندوستان کی جمہوریت کے ساتھ کوئی بھی کھیل یا مذاق زیادہ دنوں تک نہیں چل سکتا

لہولہان نفرت آمیز اور تمام بری خبروں کے درمیان ایک حادثہ نے اگر ذہن و دل کو متوجہ کیا تو وہ ہاشم انصاری کے مرنے کی خبر تھی۔ ہاشم انصاری کی موت دو برسوں کی خوفناک تاریخ میں ایک یادگار واقعہ کے طور پر درج ہو چکی ہے۔ ان کی موت نے ہندو مسلم دوستی کا جو پیغام دیا ہے اس نے تاریکی میں روشنی کے امکانات کو بڑھا دیا ہے۔ یہی ہمارے ملک کی اصل جمہوریت ہے۔ اب ذرا بابری مسجد تنازعہ کے پس منظر پر غور کر لیجئے۔ مرحوم ہاشم انصاری نے ساری زندگی اس تنازعہ کے نام کر دی۔ کئی بار ایسا بھی ہوا کہ مقدمہ کی طے شدہ تاریخوں میں ایسے سادھو سنتوں کے ساتھ گئے جو رام مندر کے حق میں تھے۔ ساتھ جاتے مقدموں کا فیصلہ سنتے، پھر ساتھ واپس آتے، ہاشم انصاری بیمار پڑے تو ملنے والوں میں سادھو سنتوں کی بڑی تعداد شامل رہی۔ اور انتقال ہوا تو ان سادھوؤں اور سنتوں کی آنکھیں بھی نم تھیں۔ مذہب کی لڑائی اپنی جگہ تھی۔ ایک اسے اللہ کا گھر کہتا تھا اور دوسرا اسے رام کا مندر، لیکن دونوں طرف نفرت نہیں تھی۔ دراصل یہ نفرت سیاست کی پیداوار ہے۔ ہاشم انصاری اکیلے تھے جنھوں نے آخر آخر کسی کی پرواہ کئے بغیر حق کی لڑائی میں شہ مات کی فیصلہ سے الگ انصاف کے پرچم کو بلند رکھا۔ یہ بھولنا نہیں چاہئے کہ تانا شاہی اور ہر طرح کے ظلم کے باوجود خاموش عوام کا اپنا ایک فیصلہ ہوتا ہے، جس کا ثبوت کچھ دنوں پہلے ہم ترکی میں دیکھ چکے۔ فوجی بغاوت ہو چکی تھی۔ عوام اپنے گھروں میں حیرت اور دہشت سے ٹی وی چینلس پر تختہ پلٹنے کا تماشہ دیکھ رہے تھے۔ اچانک ایک ٹی وی چینل نے ترکی صدر طیب اردغان کا چہرہ دکھایا جو عوام سے سڑکوں پر آنے کی اپیل کر رہے تھے۔ عوام کا سڑکوں پر آنا تھا کہ فوجی بغاوت سناٹے میں آ گئی۔ پھر جو ہوا وہ دنیا کے سامنے ہے۔

ہاشم انصاری کی موت ایک اعلان ہے کہ ہندوستان کی جمہوریت کے ساتھ زیادہ دنوں تک کھیل اور مذاق نہیں ہو سکتا۔ مسلمانوں پر ستم کر کے اور نظر انداز کر کے کوئی بھی حکومت زیادہ دنوں تک کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اسی کا دوسرا حصہ ترکی کا انقلاب ہے۔ ہندوستان میں اس نوعیت کا انقلاب ممکن نہیں۔ مگر ہندوستان کے عوام کے دل میں کیا ہے، اس کو سمجھنا بھی آسان نہیں ہے۔ یہ عوام ہے جس نے آزادی کے بعد کی سب سے بڑی پارٹی کانگریس کی طاقت اور غرور کو خاک مین ملا دیا۔ زمین پر آنے کے بعد بھی کانگریس کو اپنی غلطیوں کا احساس نہیں ہوا تو الگ الگ ریاستوں سے بھی اس کے نام و نشان غائب ہونے لگے۔ اتر پردیش اسمبلی انتخاب میں کانگریس نے قدم جمانے کی کوشش کی تو اسے کہنا پڑا کہ ہم اپنی ناکامیوں سے سبق سیکھ رہے ہیں۔ غلام نبی آزاد اور راج ببر کو یہاں تک کہنا پڑا کہ ہم مسلمانوں کو منانے کی کوشش کریں گے۔ اب ذرا اس منانے والی بات پر غور کیجئے۔ آخر اب جا کر کانگریس کو اس بات کا احساس کیوں ہوا کہ مسلمان کانگریس سے ناراض ہیں ہ؟ لوک سبھا اور دیگر ریاستوں میں اگر ہمیشہ کی طرح مسلمانوں نے کانگریس کا ساتھ دیا ہوتا تو کانگریس کا اتنا برا حشر نہیں ہوتا۔ یعنی کانگریس یہ مان رہی ہے کہ سوائے لالی پاپ تھمانے اور سبز باغ دکھانے کے علاوہ اس نے بھی مسلمانوں کے لئے کچھ نہیں کیا۔ اس بات کی امید کم ہے کہ روٹھنے منانے کے اس کھیل میں یوپی کے مسلمان دوبارہ کانگریس کے پالے میں آ جائیں گے۔ یہ کانگریس کو بھی پتہ ہے کہ مسلمانوں کے جس ووٹ پر وہ آزادی کے بعد سے قابض تھی، وہ اب اس سے دور جا چکا ہے۔ مسلمانوں کے لئے ابھی بھی یہ مسئلہ ہے کہ وہ کس کے ساتھ جائیں۔ ؟ اگر بھاجپا مسلم مخالف ہے تو پھر سماج وادی

کیا ہے؟ جس کی حکومت میں ۶۰۰ رسو سے زائد ہندو مسلم فرقہ وارانہ فسادات سامنے آچکے ہیں۔ اور اب کھل کر یہ کہا جانے لگا ہے کہ سماجوادی اور بھاجپا کے درمیان خفیہ سمجھوتہ ہو چکا ہے۔

اگر مسلمان ایس پی پر بھروسہ نہیں کرتے تو پھر کانگریس اور بی ایس پی رہ جاتی ہے۔ گجرات میں دلتوں پر ہونے والے ظلم اور مایاوتی پر ہونیوالے قابلِ اعتراض تبصرے کے بعد بی ایس پی حرکت میں آگئی۔ مایاوتی نے اسے کیش کرنے میں ذرا بھی تاخیر نہیں کی۔ پچھلے کچھ مہینوں سے بی جے پی، ایس پی اور کانگریس کے ہنگاموں سے جو پارٹی بیک فٹ پر آگئی تھی، اسے بیٹھے بٹھائے ایک بڑا ایشو مل گیا۔ بی جے پی اور ایس پی دلتوں کو اپنی طرف جوڑنے کی جو کوششیں کررہے تھے، ان کوششوں کو اس تنازعہ سے ایک بڑا جھٹکا ملا۔ مایاوتی کے ارادوں سے صاف ظاہر ہے کہ وہ اس معاملے کو ٹھنڈے بستے میں ڈالنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اب اسی کے ساتھ مایاوتی نے دلت پلس مسلم کے گٹھ جوڑ کا راگ الاپنا شروع کردیا ہے۔ جو پارٹی ابھی تک مسلمانوں کو غدار کہہ رہی تھی، اچانک اسے مسلمانوں سے ہمدردی ہوگئی۔ یہ ووٹ کی سیاست ہے، جہاں بھاجپا کو چھوڑ کر ہر پارٹی کو مسلمانوں کی ضرورت ہے۔ اور بھاجپا کو ضرورت اس لئے نہیں ہے کہ وہ مسلم دشمنی کا سیدھا راستہ اپناتے ہوئے ہندوؤں کے مجموعی ووٹوں پر بھرسہ کرتی ہے۔ گئورکشا سے راشٹر پریم تک مسلمان نشانے پر ہیں۔ میڈیا کی طاقت اور سوشل میڈیا ویب سائٹس کے سہارے بار بار یہ بات عام اذہان میں بٹھانے کی کوشش کی گئی کہ مسلمان کبھی وطن سے محبت نہیں کر سکتے۔ جے این یو کے فرضی اسٹنگ معاملے سے لے کر بہار میں پاکستانی پرچم لہرانے کی جھوٹی افواہ تک اب عام مسلمانوں کو پاکستانی ثابت کرنے کی بھی کوشش کی جارہی ہے، بہار کا معاملہ یہ کہ ایک عورت نے منت مانگی اور گھر کی چھت پر ایک سبز پرچم لہرایا جو کہیں سے بھی پاکستانی پرچم نہیں تھا لیکن میڈیا عام مسلمان ذہنیت کو پاکستان سے وابستہ کرنے میں جی جان سے لگ گئی۔

آزادی کے ۶۸ ربرسوں میں مسلمانوں کے خلاف سیاست کی یہ پہلی بساط ہے جہاں ہر غیر مسلم کے دل میں گہرائی سے یہ بات بیٹھانے کی کوشش کی جارہی ہے کہ یہ ملک مسلمانوں کا نہیں ہے۔ مسلمان لٹیرے تھے۔ بابر کے ساتھ بادشاہ اکبر بھی مودی حکومت کی پسند نہیں ہے بلکہ حکومت، نصاب اور مختلف تحریروں کے ذریعہ یہ ثابت کرنے میں جٹی ہے کہ کوئی بھی مسلمان، ہندوستان سے محبت کا جذبہ رکھ ہی نہیں سکتا۔ اور جب تک اس ملک میں مسلمان موجود ہیں، ایک بھی ہندو اور ان کا مذہب محفوظ نہیں۔ اور اسی لئے پہلے راشٹر پریم اور پھر گئورکشا کا معاملہ تیزی سے اٹھایا گیا۔ لیکن دلتوں کے آجانے سے بھاجپا کے اس کھیل میں کچھ دیر کے لیئے رخنہ پیدا ہوگیا ہے۔ مخالفت کا عالم یہ ہے کہ بھاجپا نہ عدلیہ پر بھرسہ کرتی ہے اور نہ سچائی پر۔ اخلاق کے مٹن کا معاملہ ثابت ہونے کے بعد بھی اہلِ خانہ پر مقدمہ درج کرنے کا حکم دیا گیا۔ جے این یو کے فرضی اسٹنگ کو سچ ثابت کرنے کی مہم اب بھی چل رہی ہے۔ بہار میں سبز پرچم کا خلاصہ ہونے کے بعد بھی میڈیا اسے پاکستانی پرچم ہی قرار دے رہی ہے۔ آر ایس ایس اور مودی حکومت ہندوؤں کے جذبات کو برانگیختہ کرکے یوپی اسمبلی انتخاب اور ۲۰۱۹ کے لوک سبھا پر فاتح ہونے کا خواب دیکھ رہی ہے۔

مودی کو شکست تسلیم نہیں۔ بہار میں شکست فاش کے بعد بوکھلائی بی جے پی مختلف شہروں میں دنگا فساد کی سیاست کررہی ہے۔ دلی میں شکست کے بعد مودی حکومت نے کجریوال اور عاپ کا جینا دوبھر کردیا۔ اور اب یوپی نشانے پر ہے۔ لیکن یہ بات مودی اور امت شاہ بھی جانتے ہیں کہ یوپی کا راستہ آسان نہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یوپی جیت لیا تو اگلی لوک سبھا کی جیت کو کوئی نہیں روک سکتا۔ مشن ۲۰۱۷ کا راستہ دلت آندولن نے روک دیا ہے۔ دیاشنکر کی بیوی سواتی سنگھ کو لانے کی چال بھی الٹی پڑ رہی ہے سواتی کا کوئی بھی بیان شوہر کے خلاف نہیں ہے۔ بی ایس پی نے اس معاملہ کو بھی اٹھایا ہے کہ اگر بیٹی بہو کی اتنی پرواہ ہے تو پھر سواتی سنگھ کو مودی کی بیوی کو بھی حق دلانے کی کوشش کرنا چاہیئے۔

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے
ان کی زبان بندی اور تباہی کے اعمال

دشمن کے دل کو نرم کرنے کا عمل

جو شخص فجر کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ یَا رَحِیْمُ پوری توجہ کے ساتھ پڑھے گا ان شاء اللہ تعالیٰ تمام مخلوق اس پر مہربان ہوگی اگر دشمن کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے تو وہ بھی نرم ہو جائے گا اور نقصان پہنچانے سے رک جائے گا۔

دشمن کے مکروفریب سے محفوظ رہنے کا عمل

جو شخص سورۂ ''لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ'' اکتالیس مرتبہ پڑھے بعد نماز مغرب انشاء اللہ دشمنوں سے محفوظ رہے گا۔

حاسد اور دشمن کی زبان بندی کا عمل

صبح شام ان آیات کو تین مرتبہ پڑھا کرے یا لکھ کر تعویذ بنا کر اپنے دہانے بازو پر باندھے، انشاء اللہ تعالیٰ بدگو، حاسد اور دشمن کی زبان بندی ہو جائے گی، اور لوگوں کے سامنے برائی نہ کر سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰی کَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَہٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَیْہِ تُرَابٌ فَاَصَابَہٗ وَابِلٌ فَتَرَکَہٗ صَلْدًا لَا یَقْدِرُوْنَ عَلٰی شَیْءٍ مِّمَّا کَسَبُوْا وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ. (پ ۳، ع ۴)

ن کی بربادی کے لئے

سورۂ کوثر پچاس مرتبہ پڑھ کر مٹی پر دم کرے اور دشمن کے گھر میں ڈال دے دشمن برباد ہو جائے گا۔

بربادی دشمن ظالم کے لئے

اگر دشمن بہت ہی ظالم اور مکار ہو اور مخلوق خدا کو بلا وجہ ستاتا ہو تو کسی متقی عالم دین سے مشورہ کر کے کہ اس کو برباد کرنا جائز ہے تو یَا قَھَّارُ اَقْھِرْہُ بِحَقِّ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ. تین سو ساٹھ بار بعد نماز مغرب ایک تاریک گوشہ میں بیٹھ کر بلا ناغہ اکتالیس روز پڑھے اور دشمن کی صورت پڑھتے وقت دل میں یوں رکھے کہ وہ میرے سامنے تڑپ رہا ہے۔

ہر مشکل کے حل اور دشمن کے شر کے خاتمہ کے لئے اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جو شخص دشمنوں میں گھرا ہوا ہو دشمن اسے ستاتے ہوں یا کوئی ایسی مشکل آگئی ہو صبر کا حل دور دور نظر نہ آتا ہو دل پریشان رہتا ہو دماغ کام نہ کرتا ہو ایسی صورت میں مندرجہ ذیل عمل ہر مشکل سے نجات دلائے گا اور دشمنوں کے شر و فتنہ کا خاتمہ کر دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ وہ عمل یہ ہے۔

بعد نماز عشاء گیارہ بار درود شریف پھر تین سو بار یہ آیت پڑھے اِنَّمَآ اَشْکُوْ بَثِّیْ وَحُزْنِیْ اِلَی اللّٰہِ. پھر پانچ سو پچھتر (۵۷۵) بار پڑھے۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ.

اس کے بعد ایک سو ایک بار سورۂ لِاِیْلَافِ قُرَیْشٍ مکمل پڑھے۔

آخر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگے انشاء اللہ بڑی سے بڑی مشکل حل ہوگی۔ اور دشمن کا شر و فتنہ ختم ہوگا۔ اگر مقدمہ بازی ہو رہی ہو تو مقدمہ میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی یا مقدمہ کرنے والا خود ہی راضی نامہ کرے گا۔

ہر قسم کے دشمن موذی جانور سے حفاظت اور ہرنا گہانی مصیبت سے بچاؤ کے لئے

اگر کوئی آدمی دشمنوں کے نرغے میں پھنس جائے یا موذی جانور

سے واسطہ پڑ جائے یا کوئی ناگہانی مصیبت آجائے تو فوراً ان کلمات کا ورد شروع کردے۔ انشاء اللہ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہے گا۔ ہر نماز کے بعد ایک سو بار پڑھ لیا کرے تو بحکم خداوندی ہر نقصان سے بچا رہے گا۔ وہ کلمات یہ ہیں : اَغِثْنِیْ یَارَحْمٰنُ.

برائے خرابی و ہلاکت دشمن

اگر دشمن جان سے مارنا چاہتا ہو یا جائداد و مکان پر قبضہ کر کے بیٹھا ہو حق پر غاصبانہ قابض ہو اس کے لئے یہ عمل مفید ہے۔

شنبہ (ہفتہ) کے دن چاند کی آخری تاریخوں (آخری عشرہ) میں ان آیات کو باوضو لکھ کر وہ کاغذ ایک شیشی میں رکھے اور اس شیشی پر درخت کے پتوں کا رس ڈال کر دشمن کے گھر وہ شیشی دفن کردے انشاء اللہ دشمن طرح طرح کی آفات و مصائب میں مبتلاء ہو کر خراب و برباد اور ہلاک ہو جائے گا۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِعَادٍ. اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ. الَّتِیْ لَمْ یُخْلَقْ مِثْلُهَا فِی الْبِلَادِ. وَثَمُوْدَ الَّذِیْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. فَاَکْثَرُوْا فِیْهَا الْفَسَادَ. فَصَبَّ عَلَیْهِمْ رَبُّکَ سَوْطَ عَذَابٍ. اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْصَادِ. فَیَوْمَئِذٍ لَا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗ اَحَدٌ وَّلَا یُوْثِقُ وَثَاقَهٗ اَحَدٌ.

دشمن اور ظالم حکمرانوں سے حفاظت

سورۂ قریش کا عمل : مغرب کی نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ سورۂ لایلاف قریش، ہر بار بسم اللہ کے ساتھ پڑھیں۔ بہت مقبول مفید اور موثر عمل ہے۔ اول و آخر درود شریف پڑھیں۔

ایک مسنون دعاء

عصر کی نماز کے بعد ۳۱۳ ر مرتبہ یہ مسنون دعاء پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. اول آخر درود شریف پڑھیں۔

یالطیف کا عمل

ہر نماز کے بعد ایک سو انتیس ۱۲۹ ر مرتبہ یالطیف پڑھیں آخر میں یہ آیت پڑھیں۔

لَاتُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ. (الانعام ۱۰۳)

ایک آزمودہ عمل

دشمنوں سے حفاظت کے لئے درج ذیل دعاء اکسیر ہے اور بار بار کی آزمودہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَاهِرِ الْکَافِیْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ عَدُوِّیْ هُوَ اَقْوٰی مِنِّیْ بِرَبِّ هُوَ اَقْوٰی مِنْهُ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

وہ لوگ جن کے دشمن زیادہ ہیں کم از کم ایک بار صبح شام پڑھ لیا کریں اور زیادہ مشکل کے وقت سو بار پڑھا کریں۔

ظالم و کافر کو مغلوب کرنے کا عمل

جب کسی دشمن ظالم و کافر سے سامنا ہو تو اس کے سامنے یہ دعا پڑھیں وہ سخت مشکل میں مبتلاء ہو جائے گا اور مغلوب ہوگا۔

اَللّٰهُ الْغَالِبُ اَللّٰهُ الْقَادِرُ مُذِلُّ کُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ قَاهِرُ الْحَقِّ حَیْثُ کَانَ وَبِهِ الْحَوْلُ وَالْقُوَّةُ اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خَامِدُوْنَ.

یہ بہت عجیب التاثیر اور سخت دعا ہے، پڑھتے ہی فوراً اثر کرتی ہے بار بار کی آزمودہ ہے اس بارے میں سخت ہدایت یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ دعا نہ پڑھیں اور نہ ہی چھوٹے موٹے جھگڑے یا اختلاف میں استعمال کریں۔

ظالم حکمران کے خطرے سے بچنے کا عمل

ظالم حکمران سے خطرہ ہو تو پورے یقین کے ساتھ درج ذیل دعا پڑھیں۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ.

اس کے آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی کر سکتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ. اَللّٰهُمَّ اکْفِنَا هُمْ بِمَا شِئْتَ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل

ان آیات مبارکہ کو پڑھنے والا دشمنوں کی نظر سے مستور رہتا ہے۔

أُولَـٰئِكَ الَّذِينَ طَبَعَ اللَّـهُ عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ وَسَمْعِهِمْ وَأَبْصَارِهِمْ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ (سورۃ النحل ۱۰۸)

إِنَّا جَعَلْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَن يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا. (الکہف ۵۷)

يٰس (1) وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ (2) إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ (3) عَلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (4) تَنزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ (5) لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا أُنذِرَ آبَاؤُهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ (6) لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ (7) إِنَّا جَعَلْنَا فِي أَعْنَاقِهِمْ أَغْلَالًا فَهِيَ إِلَى الْأَذْقَانِ فَهُم مُّقْمَحُونَ (8) وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ (سورۂ یٰسین ۱ تا ۹)

أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَـٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ وَخَتَمَ عَلَىٰ سَمْعِهِ وَقَلْبِهِ وَجَعَلَ عَلَىٰ بَصَرِهِ غِشَاوَةً (الجاثیہ:۲۳)

ان آیات کو صبح شام تین تین بر پڑھ لیا جائے یا بوقت ضرورت پڑھا جائے۔

دشمنوں سے مستور ہونے کا مختصر عمل

سورۂ یٰسین شریف کی اس آیت کو بوقت ضرورت ورد کیا جائے وَجَعَلْنَا مِن بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ. (یٰس ۹) دشمنوں سے حفاظت اور جائز مقاصد کی تکمیل کے لئے یہ چار اعمال اکسیر ہیں۔

☆ سات بار یہ دعا پڑھیں۔ اَللّٰهُ نَاصِرُنَا، اَللّٰهُ حَافِظُنَا، اَللّٰهُ نَاظِرُنَا، اَللّٰهُ مَعَنَا. اول آخر تین تین بار درود شریف۔

☆ عشاء کی نماز کے بعد چار سو پچاس بار یہ دعا پڑھیں۔ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف۔

☆ بکثرت یہ آیت پڑھیں : وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ. إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ. (المومن ۴۴)

☆ بکثرت "یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ" کا ورد رکھیں۔

دشمنوں کے شر سے حفاظت

جو شخص فجر کی نماز کے بعد سات مرتبہ پڑھے گا دشمنوں کے شر سے محفوظ ہوگا۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْقَوِيُّ لِمَنْ بَغٰى عَلَيَّ حَسْبِيَ اللّٰهُ الشَّدِيْدُ لِمَنْ كَادَنِيْ بِسُوْءٍ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ. دشمنوں کے دفع کرنے اور ان کے نقصان رسانی سے محفوظ رہنے کے لئے۔

دشمن کے لئے

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَائِمِ الْكَافِيْ اَعُوْذُ مِنْ شَرِّ عَدُوٍّ هُوَ اَقْوٰى مِنِّيْ بِرَبٍّ هُوَ اَقْوٰى مِنْهُ۔ بعد نماز عشاء ایک سو گیارہ بار پڑھے اول و آخر درود شریف گیارہ بار۔ انشاء اللہ دشمن دفع ہوگا۔

دشمنوں سے حفاظت کے لئے

یہ آیت دشمنوں سے حفاظت کے لئے اکسیر ہے۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ كَذٰلِكَ يُوْحِيْ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. روزانہ ۱۰۰ ارمرتبہ پڑھیں۔

دشمن یا مصیبت کا خوف

اگر دشمن یا کسی طرح کی بلا کی آمد ہو تو اس آیت کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

دشمن کے شر سے حفاظت کے لئے

جو آدمی ۳۱۳ رمرتبہ درج ذیل کلمات پڑھے گا۔ وہ انشاء اللہ دشمن کے شر سے محفوظ رہے گا۔ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ.

دشمن کو مغلوب کرنے کے لئے

جب دشمن کا سامنا ہو جائے یا دشمن کے سامنے جائے تو کلمات ذیل پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ دشمن اس سے مغلوب ہوگا اور وہ ناکام رہے گا وہ کلمات یہ ہیں۔ یَاسُبُّوْحُ یَاقُدُّوْسُ یَاغَفُوْرُ.

دشمن کی زبان بندی کے لئے

اگر کوئی دشمن چرب زبان ہو اور اپنی زبان زوری سے ہر وقت پریشان کرتا ہو یا عدالت میں جھوٹی شہادت دیتا ہو تو ایسے آدمی کی زبان بندی کے لئے یہ آیت مسلسل بلا ناغہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ مخالفت کے

معاملہ میں دشمن کی زبان بندھ جائے گی اور وہ مخالفت میں کبھی کچھ نہ کہہ سکے گا۔ وہ آیت یہ ہے : قَالَ رَجُلَانِ مِنَ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ، فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ، فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ، عَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ.

دشمن سے حفاظت

اگر جنگل میں کوئی قتل کرنے کے درپے ہو، تو اس آیت کا ورد کریں دشمن کے شر ایذا سے محفوظ رہے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ.

برائے دفع دشمن

دشمنوں کو تباہ و برباد نیست و نابود کرنے کے لئے اس آیت کریمہ کا ورد کیا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَا اَمْتًا. (طٰہٰ ۱۰۵)

دشمن کو زیر کرنے کے لئے دعا

یہ آیت طاقتور دشمن کو زیر کرنے کے لئے لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد ۳۰۳ مرتبہ پڑھا کریں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

دشمنوں کو ہلاک کرنا

جو کوئی اس دعاء کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس کا ورد کرے گا حق تعالیٰ اس کے دشمنوں کو ہلاک کردے گا، خاتمہ بالخیر ہوگا، بادشاہوں اور بڑے لوگوں کی نظر میں اس کی عزت بڑھے گی۔

سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ وَالْعَظَمَتِ وَالْهَيْبَتِ وَالْقُدْرَتِ وَالْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰئِكَةِ وَالرُّوْحِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ.

دشمن پر فتح یابی

ہر کام میں ثابت قدم رہنے اور دشمنوں پر فتح یابی کے لئے۔

رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ.

ظالموں کی صحبت سے نجات

ظالموں کی صحبت سے نجات کے لئے درج ذیل آیات بہ کثرت پڑھنی چاہئے۔ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا.

ہر قسم کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے

ہر قسم کے مقدمہ میں کامیابی کے لئے ہر صبح کو سورۂ فتح پ ۲۶/اور سورہ طور پ ۲۷/ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہوگی۔

مقدمہ سے نجات کے لئے

خدانخواستہ کسی مقدمہ میں پھنس جائے تو اس مصیبت سے نجات کے لئے موقع ہو تو خود پڑھے ورنہ اگر خود بخود مجبور ہے تو اپنے ماں باپ بھائی یا عزیز و اقارب سے پڑھوالے۔ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً بلا اخذ جواب بری ہوگا۔ روزانہ بعد نماز عشاء یا بعد نماز فجر باوضو بارہ سو (۱۲۰۰) مرتبہ پڑھیں ان شاء اللہ خود بخود چھوٹ جائے گا۔

يَا رَحْمٰنُ كُلِّ شَيْئٍ وَّوَارِثَهٗ وَرَحْمَهٗ يَا رَحْمٰنُ.

زبان بندی دشمن

یہ دعاء ۳/مرتبہ پڑھ کر دشمن کی طرف دم کرے زبان بندی ہوجائے گی۔

اَللّٰهُمَّ مِنْ شَانِهٖ اكْفَايَةِ وَسُوَادُقْتِ الرِّعَايَةِ مَنْ هُوَ الْغَايَةُ وَالنِّهَايَةُ اِخْتِمْ عَلٰى لِسَانِ فُلَانٍ وَعَىٰ سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَقْفَالُهَا.



قسط نمبر: ۱۵۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

''اگر ایسا ہے تو پھر میری بات غور سے سنو! یہی جوان لوگوں کے قتل عام کا ذمہ دار ہے، یوناف نام کا یہ جوان لوگوں کے چہرے پر منجمد حسرتیں اور ان کی نگاہوں میں بہتا دکھ دیکھ کر خوش ہوتا ہے، یہ لوگوں کے سکون پر بے انت رتوں کا عذاب اور غم کی بازگشت کی طرح وارد ہو کر ان کے خون کی ہولی کھیلتا ہے اور لوگوں کے جیون کو گھپ سیاہ بنا کر رکھ دیتا ہے، سنو لوگو! اس روک بھرے سنسار پر یوناف نام کا یہ جوان اور اس کی ساتھی لڑکی جس کا نام بیوسا ہے، اپنے سفلی جذبات کو حرکت میں لاتے ہیں اور چلتے پھرتے، ہنستے کھیلتے لوگوں کو موت جیسا سرد، کالی آندھی جیسا بھیانک، سحر زدہ شہر جیسا بے رونق اور ویران رات جیسا سنسان بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ اے لوگو! میں تم لوگوں کو تنبیہ کرتا ہوں کہ یوناف اور اس کی ساتھی لڑکی سرائے میں ٹھہرتے رہے تو نہ صرف وہ اس سرائے کو ویران بنا کر رکھ دیں گے بلکہ ہستناپور کے لوگوں کا خون بھی پی جائیں گے اور یہاں سے لوگ ان کے بھیانک پن کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے، لوگو! جو کچھ میں نے تم سے کہنا تھا کہہ چکا، اب میں جاتا ہوں۔'' اس کے ساتھ ہی عزازیل مڑا اور وہاں سے نکل گیا تھا۔

عزازیل کو سرائے سے نکلے ہوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ یوناف اور بیوسا سرائے میں داخل ہوئے انہیں دیکھتے ہی ایک جوان نے خفگی سے اور غصے کا اظہار کرتے ہوئے وہاں لوگوں کو مخاطب کر کے کہا۔

''یہی دونوں قتل کے ذمے دار ہیں، لوگو ان کے خلاف حرکت میں آؤ، انہیں اتنا مارو کہ ان دونوں کی روحیں ہمارے سامنے پرواز کر جائیں۔''

اس جوان کی یہ زہر بھری گفتگو سن کر لوگ آپے سے باہر ہو گئے اور بے پناہ غصے کا اظہار کرتے ہوئے آگے بڑھے، انہوں نے مل کر یوناف کو پکڑ لیا اور سب یوناف کو مارنے لگے تھے، کچھ لوگوں نے بیوسا پر بھی ہاتھ اٹھانا چاہا، پر چند بوڑھے لوگوں نے انہیں ایک لڑکی پر ہاتھ اٹھانے سے روک دیا۔ یوں لوگوں نے یوناف کو مار مار کر زمین پر گرا دیا تھا، جب کہ بیوسا انتہائی بے بسی کی حالت میں سرائے کی دیوار سے ٹیک لگائے اچانک رونما ہونے والے حادثہ کو پھٹی پھٹی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی، اس کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا کہ اس موقع پر وہ یوناف کی کس طرح مدد کر سکتی ہے جب کہ لوگوں نے یوناف کو مار مار کر ادھ مرا سا کر دیا تھا۔

سرائے کے صحن میں یوناف کو بری طرح مار رہے تھے جب کہ قریب ہی سرائے کی دیوار سے ٹیک لگائے حسین بیوسا یوناف کی اس حالت پر افسردہ کھڑی تھی وہ بے چاری بار بار لوگوں کو چلا چلا کر مخاطب کر کے پوچھ رہی تھی کہ تم اس شخص کو کیوں مارتے ہو؟ آخر اس شخص کا جرم کیا ہے؟ لیکن کوئی بھی اس کے ان سوالوں کا جواب نہ دے رہا تھا اور لوگ اندھا دھند یوناف کو مارتے چلے جا رہے تھے جب کہ بیوسا بیچاری اپنی جگہ پر غمگین کھڑی تھی، اس کے لب بار بار بری بے بسی اور لاچارگی میں تھرتھرا رہے تھے، اتنے میں سرائے کا مالک ایک طرف سے بھاگتا ہوا آیا اور لوگوں کو ایک طرف ہٹاتا ہوا وہ اس مجمع میں داخل ہوا، پھر جو لوگ یوناف کو مار رہے تھے انہیں بلند اور غضب ناک لہجے میں مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''بند کرو یہ ظلم، تم کیوں اس شخص کو مار رہے ہو، مجھے پتہ چلا ہے کہ کوئی ستارہ شناس یہاں آیا تھا جس نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ اس سرائے میں قتل ہونے والے لوگوں کا ذمہ دار یہ یوناف اور بیوسا ہیں، یہ جھوٹ اور بکواس ہے، یہ دونوں ایک عرصہ سے میری سرائے کے اندر قیام کئے ہوئے ہیں، میں ان کی شرافت اور نیکی کا معترف ہوں اور یہ کسی بھی صورت ایسا کام نہیں کر سکتے کسی نے تم لوگوں کو ان لوگوں کے خلاف بھڑکا دیا ہے یہ کام ان کا نہیں کسی اور کا ہے۔ لہٰذا تم فوراً پیچھے ہٹ جاؤ اور اگر اب کسی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تو میں اس کے ساتھ انتہائی برائی کے

ساتھ پیش آؤں گا۔"

یوناف کو مارنے والے جواب جب سرائے کے مالک کی دھمکی آمیز لہجے میں پیچھے ہٹ گئے تو بیوسا بھاگ کر آگے بڑھی، پہلے اس نے زمین پر گرے ہوئے یوناف کو سہارا دے کر اٹھایا، پھر وہ اپنے سر سے رومال اتار کر اس کا چہرہ اس کے بازو اور اس کا لباس صاف کرنے لگی۔ اپنے آپ کو کسی حد تک سنبھالنے کے بعد یوناف ان جوانوں کی طرف متوجہ ہوا جو اسے مار رہے تھے اور انہیں مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔"میں چاہتا تو جواب میں تم لوگوں پر ہاتھ اٹھا سکتا تھا اور تم میں سے کئی ایک کو سرائے کے اس صحن میں ڈھیر کر دیتا لیکن میں ایسا نہیں چاہتا تھا، اس سرائے کا مالک میرا بہترین دوست اور میرا محسن ہے، میں اس کی سرائے کو رزم گاہ میں تبدیل نہیں کرنا چاہتا تھا، قبل اس کے میں انتقامی کارروائی لے کر تم لوگوں کے خلاف آؤں پہلے تو یہ بتاؤ کہ کس جرم کی پاداش میں تم لوگوں نے میرے خلاف ہاتھ اٹھایا ہے؟" یوناف کے اس سوال پر ایک نوجوان اس کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

"سنو یوناف جس وقت تم اپنی اس ساتھی لڑکی بیوسا کو لے کر سرائے سے نکلے تھے اس کے تھوڑی ہی دیر بعد ایک شخص سرائے میں داخل ہوا، اس نے ہمیں اپنا نام عزازیل بتایا تھا اور کہا تھا کہ وہ ایک بے مثال ستارہ شناس ہے اور اس نے ہم پر یہ انکشاف کیا کہ سرائے کے اندر یہ جو گھوڑے مر گئے ہیں اور گزشتہ دو دنوں سے سرائے کے اندر جو لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے وہ اس سرائے میں قیام کرنے والے یوناف اور بیوسا کی وجہ سے ہے، اس کا کہنا تھا کہ وہ یوناف اور بیوسا کو ایک عرصہ سے جانتا ہے اور جہاں جہاں بھی انہوں نے قیام کیا ہے یہ اسی طرح کا کھیل کھیلتے ہیں وہ کہہ رہا تھا کہ یہ یوناف اور بیوسا لوگوں کے چہروں پر منجمد حسرتیں نگاہوں میں خوف دیکھ کر خوش ہوتے ہیں، وہ کہہ رہا تھا، یہ خونریزی کا عادی اور لوگوں کو قتل کرنے کا رسیا ہے، بس ہم چونکہ گزشتہ دو دنوں سے قتل ہونے والے لوگوں کی وجہ سے آپے سے باہر ہو رہے تھے ہم اس شخص کی باتوں میں آ گئے اور جونہی تم سرائے میں داخل ہوئے ہم نے تم پر حملہ آور ہو کر تمہیں مارنا شروع کر دیا تھا اب بتاؤ اس میں ہمارا کیا قصور ہے۔

اس جوان کی گفتگو سن کر یوناف تھوڑی دیر تک کچھ سوچتا رہا اس لمحہ اس کے چہرے پر ہلکی ہلکی طنزیہ سی مسکراہٹ نمودار ہوئی پھر وہ وہاں جمع ہونے والے لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔"سنو لوگو! عزازیل نام کا یہ شخص جو تم لوگوں کا ہمدرد اور غمگسار بنکر اس سرائے میں داخل ہوا تھا اور جس نے تم پر یہ نشان دہی کی تھی کہ سرائے کے اندر حادثہ کا میں اور میرے ساتھی لڑکی ذمہ دار ہیں تو یہ عزازیل اصل میں وہی ہے جسے ہم ابلیس اور شیطان کہہ کر پکارتے ہیں، یہ شخص لوگوں پر درد و فراق طاری کرنے والا اور ان کی زندگی کو لہولہو کرنے والا ہے، یہ ظالم قحط کے جال بچھا دیتا ہے، لوگوں کو یہ موت کے ترانوں اور زہر کے پیمانوں کے سوا کچھ نہیں دیتا، یہ لوگوں کے سامنے بڑے وعدے وعید کرتا ہے ان کے مستقبل کو چار چاند لگانے اور روشن بنانے کے دعوے کرتا ہے، پر وقت آنے پر اس کے سارے وعدے اس کے سارے دعوے راکھ کا ڈھیر ثابت ہوتے ہیں۔"

یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ پہلے سے بھی بلند آواز میں مخاطب کرتے وہاں جمع لوگوں سے کہہ رہا تھا۔"سنو لوگو! تم اپنے میں سے چار سر کردہ اور ذمہ دار اشخاص چن لو جو رات کا ایک حصہ گزرنے پر میرے کمرے میں آئیں اور میں ان کو ساتھ لے کر دریائے گنگا کے کنارے جاؤں گا اور ان پر واضح کروں گا کہ کون اس قتل عام کا ذمہ دار ہے اور یہ قتل کیسے اور کس طرح کئے جاتے ہیں۔" وہاں جمع ہونے والے لوگ یوناف کی یہ گفتگو سن کر خوش ہو گئے تھے، ان جوانوں میں سے ایک آگے بڑھ کر کہنے لگا۔"ہم اپنے میں سے چار سر کردہ اشخاص ضرور آزمائش کے لئے بھیجیں گے کہ قتل کون اور کیسے کرتا ہے تا کہ آئندہ اس تباہی کے سامنے بند باندھا جائے اور اس خونریزی کو روکا جا سکے اور اس کے ساتھ ہی لوگ وہاں سے چھٹتے ہوئے اپنے کمروں کی طرف جا رہے تھے۔

جب سب لوگ وہاں سے ہٹ گئے تو بیوسا یوناف کے اور قریب ہوئی اور اس کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے یوناف سے پوچھا، جب یہ سارے لوگ آپ پر حملہ آور ہوئے تو آپ نے کیوں نہ اپنی سری قوتوں کا استعمال کیا اور ان کے سامنے اپنے دفاع کا بندوبست کیا، میں بھی اس موقع پر یہ ارادہ کر رہی تھی کہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لا کر آپ کا دفاع کروں پھر میں نے سوچا کہ ہوسکتا ہے کہ آپ میری اس حرکت پر ناراض ہوں، لہٰذا میں باز رہی۔"

اس کے جواب میں یوناف مسکراتے ہوئے بیوسا کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔"سنو! بیوسا جس وقت یہ لوگ مار کر مجھے گرا رہے تھے اس وقت

اہلکا نے بھی میری گردن پر لس دیا تھا اور اس نے بھی ارادہ کیا تھا کہ وہ ان لوگوں کے خلاف حرکت میں آئے لیکن میں نے اسے منع کر دیا کہ اگر ہم تینوں میں سے کوئی بھی اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے ان لوگوں کے خلاف حرکت میں آتا تو ان لوگوں کو پکا اور پختہ یقین ہو جاتا کہ سرائے میں اور سرائے کے باہر جتنے بھی قتل ہوئے ہیں ان کے ذمہ دار ہم ہیں کیوں کہ یہ لوگ ہماری سری قوتوں کو جاننے کے بعد ہم کو مافوق الفطرت مخلوق جاننے لگتے اور انہیں یقین کرنے میں دیر نہ لگتی کہ یہ بھیانک کام کرنے کے ذمہ دار ہم ہیں۔" یہ گفتگو سن کر وبیوسا مطمئن اور خوش ہوگئی تھی۔

☆☆☆☆☆

دریودھن نے اپنے جاسوس چاروں طرف پھیلا رکھے تھے تاکہ وہ پانڈو برادران کے متعلق معلومات حاصل کریں کہ وہ کہاں رہ رہے ہیں اور اس طرح ان کی شناخت کو ظاہر کر کے انہیں مزید بارہ سال جنگلوں میں جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کیا جاسکے لیکن یہ سارے جاسوس ناکام لوٹ آئے اور کوئی بھی انہیں تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوا تھا جس وقت یہ جاسوس ایک جگہ جمع ہونے کے بعد اکٹھے دریودھن اپنے بھائیوں کے علاوہ رادیو، درونا، بھیشم اور کچھ دیگر لوگوں کے ساتھ بیٹھا پانڈو برادران سے متعلق ہی گفتگو کر رہا تھا، پھر ان جاسوسوں کا سردار دریودھن کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سنو دریودھن تمہارے کہنے کے مطابق ہم نے پانڈو برادران کو تلاش کرنے کے لئے ہر جگہ دھکے کھائے لیکن ہم کہیں بھی انہیں تلاش کرنے میں کامیاب نہ ہوئے، ہم نے انہیں جنگلوں میں بھی تلاش کیا مگر ہمیں ناکامی ہوئی، لہٰذا اپنی ان ساری کوششوں کے نتیجے میں ہم نے جو اندازہ لگایا ہے وہ یہ ہے دریودھن کہ پانڈو برادران جنگلوں میں دھکے کھاتے کھاتے مرگئے ہیں اور اب ان دونوں متحدہ ریاستوں میں تمہارا کوئی دشمن نہیں ہے اور اپنے باپ کے بعد تم ان ریاستوں کے راجہ بن کر پرسکون زندگی بسر کر سکتے ہو؟ کچھ لمحات کے توقف کے بعد وہ دوبارہ مخاطب ہوا۔ "سنو دریودھن واپسی کے سفر میں ہم ویرت شہر میں سے ہو کر گزرے تھے کہ ہم نے وہاں ایک المناک خبر سنی اور مجھے امید ہے کہ یہ خبر تمہارے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی، اے دریودھن، کیچک کو تم ضرور جانتے ہوں گے جو ویرت کے راجہ کی بیوی کا بھائی تھا اور اس کی افواج کا سالار اعلیٰ تھا ہم نے ویرت شہر میں جو خبر سنی ہے وہ یہ ہے کہ آدھی رات کے وقت کیچک کو کسی نے ویرت شہر کے اندر تعمیر ہونے والے نئے ناچ گھر کے اندر قتل کر دیا ہے، ہم نے لوگوں سے یہ بھی سنا کہ کیچک کسی انتہائی خوب صورت اور پرکشش عورت کو لے کر اس ناچ گھر کی طرف گیا تھا اور اس کی اس حرکت پر اس عورت کے شوہر نے رات کے وقت کیچک کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اے دریودھن یہیں تک ہی معاملہ ختم نہ ہوا بلکہ دوسرے روز جب کیچک کے بھائیوں نے کیچک کے ساتھ اس عورت کو بھی چتا میں جلا دینے کا عزم کیا اور جب کیچک کے پانچ بھائی اس عورت کو پکڑ کر چتا کی طرف لے جا رہے تھے تو اسی عورت کا شوہر پھر اپنی گھاٹ سے نکل کر کیچک کے بھائیوں پر حملہ آور ہوا اور ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ سنو اے دریودھن پانڈو برادران کو تلاش کرتے ہوئے ہم نے طویل سفر طے کیا، اس سفر میں بس یہی ایک اہمیت کی خبر ہے جو ہم تمہیں سنا سکتے ہیں لہٰذا ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ پانڈو برادران اب زندہ نہیں ہیں بلکہ وہ مر کھپ چکے ہیں۔"

جاسوسوں کی یہ گفتگو سن کر دریودھن نے انہیں انعام واکرام سے نوازنے کے بعد واپس بھیج دیا پھر وہ تھوڑی دیر تک خاموش رہا، پھر وہ کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ریاست تری گرت کا راجہ سوسارام اس کمرے میں داخل ہوا، یہ راجہ گزشتہ کئی دنوں سے دریودھن کے مہمان کی حیثیت سے قیام کئے ہوئے تھا، سوسارام کمرے میں داخل ہوا تو دریودھن نے قریب ہی ایک نشست پر ہاتھ مارتے ہوئے اسے بیٹھنے کو کہا لہٰذا سوسارام آگے بڑھ کر دریودھن کے پہلو میں بیٹھ گیا تھا اس کے بعد دریودھن نے وہاں بیٹھنے والے لوگوں کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

پانڈو برادران کو تلاش کرنے کے لئے ہیں ایک اور کوشش کرنا چاہئے اس لئے کہ وقت بہت کم رہ گیا ہے، اب ان کی جلاوطنی کی مدت ختم ہونے میں چند دن باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا ان دنوں ہی پانڈو برادران کو تلاش کر کے اور لوگوں پر ان کی شناخت ظاہر کر کے انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کر دینا چاہئے اور اگر ہم ایسا نہ کر سکے تو پھر یہ چند ہی دن بعد پانڈو برادران اپنی گھات سے نکل کر ریاست میں داخل ہوں گے اور اپنا راج پاٹ ہم سے واپس مانگیں گے جواب میں ان کو

واپس نہیں کرنا چاہتا۔" جب دریودھن خاموش ہوا تو اس کے قریب بیٹھے ہوئے درونا نے کہنا شروع کیا۔

"سنو دریودھن پانڈو برادران سے متعلق تمہارے یہ خیالات یقیناً ناپسندیدہ ہیں تمہیں یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھنی چاہئے کہ لوگ یدھشٹر اور اس کے بھائیوں سے بے پناہ محبت کرتے ہیں اور میں تمہیں یہ بھی تنبیہ کروں گا کہ تم ان کے مرنے کی تمنا نہ کرو بلکہ میرا خیال ہے کہ وہ ایک لمبی مدت تک جیتے رہیں گے، تم نے غیر مناسب ہتھکنڈے استعمال کرتے ہوئے انہیں جنگلوں کی طرف نکل جانے اور جلاوطنی کی زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا تھا اور تم نے دیکھا کہ تمہارے ان اوچھے ہتھکنڈوں کے خلاف انہوں نے کوئی آواز بلند نہ کی تھی بلکہ وہ چپ چاپ وعدے اور شرائط کے مطابق تیسرے سال کی جلاوطنی کے لئے جنگلوں میں چلے گئے تھے ان تیرہ سالوں کے دوران اے دریودھن تم نے ان کی دولت اور ان کی دیگر اشیاء سے پورا پورا فائدہ اٹھایا ہے اب تم کیوں ان کی واپسی سے ہراساں ہو وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ تیرہ سال کی جلاوطنی کے بعد واپس آ کر اپنی ریاست کا مطالبہ کریں اور پہلے کی طرح وہ اپنی ریاست اندر پرساد پر حکومت کریں۔"

یہ گفتگو سننے کے بعد دریودھن غصے اور خفگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔ "سنو دادا پانڈو برادران کے ساتھ میں اپنی نفرت کو کسی بھی صورت ختم نہیں کر سکتا، وہ میرے بدترین دشمن ہیں اور میں ریاست انہیں واپس نہ کروں گا میں اپنی پوری کوشش کروں گا کہ انہیں مزید بارہ سال کی جلاوطنی پر مجبور کر دوں۔" دریودھن شاید کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا مگر اس کی بات کاٹتے ہوئے کرپا بولا۔

"سنو دریودھن، اس صورت حال میں تمہارے اور پانڈو برادران کے درمیان جنگ یقینی ہو جائے گی اور اس جنگ میں ریاست پنچال کا راجہ درو پدھ، دوارکا کا حکمراں کرشن اور ان کے علاوہ بہت سے راجہ حکمراں بھی پانڈو برادران کی طرف داری اور حمایت کریں گے۔ لہٰذا پھر تمہیں ابھی سے جنگ کی تیاری کر لینی چاہئے تمہیں ایسے دوستوں اور حمایتوں کی تلاش میں نکلنا چاہئے جو پانڈو برادران کے ساتھ جنگ کے دوران تمہاری مدد کر سکیں ورنہ یاد رکھو تیرہ سال کی جلاوطنی کے بعد جب پانڈو برادران کو یہ خبر ہو گی کہ تم ان کی ریاست انہیں واپس نہیں کر رہے تو وہ زہریلے اژدہوں کی صورت اختیار کر لیں گے اور تمہیں اور تمہارے حمایتوں میں سے کسی کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے۔ لہٰذا اے دریودھن اٹھ کھڑے ہو اور ان تیرہ دنوں کے دوران اپنی تیاری کر لو، اپنے لشکر میں اضافہ کروا پنی عسکری قوت کو بڑھاؤ تاکہ جنگ کی صورت میں تم پانڈو برادران اور ان کے حمایتوں کا خاتمہ کر سکو۔

کرپا کے خاموش ہونے پر دریودھن گردن جھکا کر کچھ سوچتا رہا پھر اس نے قریب ہی کھڑے ایک محافظ کو کہا کہ اس جاسوس کو واپس بلایا جائے، جس نے ویرت شہر کے کیچک کی موت کی اطلاع دی تھی وہ ملازم بھاگا بھاگا گیا اور اس جاسوس کو بلا کر دریودھن کے سامنے کھڑا کر دیا۔ دریودھن نے اس جاسوس کو مخاطب کر کے کہا ایک بار پھر کیچک کے قتل کے واقعات میرے سامنے تفصیل سے بیان کرو، اس جاسوس نے فوراً کیچک کے مرنے کے حالات پوری تفصیل کے ساتھ دریودھن کے سامنے سنا دیئے، دریودھن نے اس جاسوس کو چلے جانے کی اجازت دیدی، پھر وہ گردن جھکائے اس جاسوس کی باتوں پر غور کرنے لگا تھا۔

تھوڑی دیر کے تفکر کے بعد دریودھن نے اپنی گردن سیدھی کی اور وہاں بیٹھے ہوئے سارے لوگوں کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ "کیچک کی موت صرف ایک شخص کے ہاتھوں اس امر کا انکشاف کرتی ہے کہ بھیم سین زندہ ہے اور اگر بھیم سین زندہ ہے تو اس کے دوسرے پانڈو برادران بھی زندہ ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان کے سد باب کی کوشش کر لینی چاہئے۔"

☆☆☆☆☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

۹۰ فیصد مسلم خواتین شرعیہ قانون کی حمایت کرتی ہیں

طلاق ثلاثہ پر روک کی کوشش یونیفارم سول کوڈ کو نافذ کرنے کی سازش کا حصہ: ظفریاب جیلانی

مظفرنگر (آر کے بیورو) آل انڈیا مسلم لاء بورڈ کے رکن ظفریاب جلانی نے تجویز دی ہے کہ شریعت قانون اور تین طلاق کے معاملے پر مرکزی حکومت ریفرنڈرم کرا سکتی ہے۔ اتر پردیش کے مظفرنگر میں صحافیوں سے بات کرتے ہوئے جیلانی کے کہا ۹۰ رفیصد، مسلم خواتین شریعت قانون کی حمایت کرتی ہیں۔ جیلانی نے کہا کہ مرکزی حکومت تین طلاق پر ریفرنڈرم کرا سکتی ہے۔ مسلمان مسلم پرسنل لاء میں مداخلت کو برداشت نہیں کریں گے۔ اتر پردیش حکومت کے ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل جیلانی نے کہا، تین طلاق پر روک یونیفارم سول کوڈ نافذ کرنے کی سازش کا حصہ ہے۔ جیلانی نے کہا کہ اسلامی طلاق کو المناک مانتا ہے اور اس سے بچنے کے لئے بلاتا ہے، سپریم کورٹ ایک ساتھ تین بار طلاق بول کر طلاق دینے (تین طلاق) کو محدود کرنے کی کچھ مسلم خواتین کی عرضی پر غور کر رہا ہے۔ سپریم کورٹ کی طرف سے پوچھے جانے کے بعد مرکزی حکومت نے ۷ار اکتوبر کو عدالت سے کہا کہ وہ تین طلاق کو صنفی مساوات اور سیکولرزم کے اصولوں کے موافق نہیں مانتی۔

مرکزی قانون وانصاف کی وزارت نے سپریم کورٹ میں دیئے اپنے حلف نامہ میں صنفی مساوات، سیکولرزم، بین الاقوامی معاہدوں، مذہبی رسمو اور مختلف اسلامی ممالک میں ازدواجی قانون کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایک ساتھ تین بار طلاق کی روایات اور تعدادازدواج پر عدالت کی طرف سے نئے سرے سے فیصلہ کئے جانے کی ضرورت ہے۔ وزارت میں اضافی سکریٹری مکلتا وجے ورگیہ کی طرف سے حلف نامہ میں کہا گیا، تین طلاق، نکاح، حلالہ اور تعدادازدواج کی روایت کی منظوری پر صنفی مساوات کے اصولوں اور غیر امتیازی سلوک، وقار اور مساوات کے اصولوں کی روشنی میں غور کیے جانے کی ضرورت ہے۔

مسلمانوں میں ایسی روایات کی منظوری کو چیلینج کرنے کے لئے شاعرہ بانون کی طرف سے دائر پٹیشن سمیت دیگر درخواستوں کا جواب دیتے ہوئے مرکز نے کہا، اس عدالت کی طرف سے خود یقینی کے لئے بنیادی سوال یہ ہے کہ کیا ایک سیکولر جمہوریت میں یکساں درجہ اور ہندوستان کے آئین کے تحت خواتین کو فراہم وقار مہیا کرنے سے انکار کرنے کے لئے مذہب ایک وجہ ہو سکتا ہے۔ آئینی اصولوں کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا کہ کوئی بھی کام جس سے خواتین سماجی، مالی یا جذباتی خطرے میں پڑتی ہیں یا مردوں کی خواہشات کی زد میں آتی ہے تو یہ آئین کے آرٹیکل ۱۵ر مساوات کا حق) کی روح کی مطابق نہیں ہے۔

ان مسائل کو زندگی کا حق اور ذاتی آزادی سے جوڑ کر مرکز نے اپنے ۲۹ر صفحات کے حلف نامہ میں کہا کہ صنفی مساوات اور خواتین کے وقار پر کوئی سودے بازی اور سمجھوتہ نہیں ہو سکتا۔ اس نے کہا کہ یہ اختیار ہر عورت کی خواہشات کا احساس کرنے کے لئے ضروری ہیں جو ملک کی یکساں شہری ہیں۔ ساتھ ہی، معاشرہ کے وسیع فلاح و بہبود کی آدھی آبادی کی ترقی کے لئے بھی ایسا کیا جانا ضروری ہے۔ مرکز کے حلف نامے میں کہا گیا ہے کہ جمہوریت کو جدید بنانا چاہئے۔ مساوات کا حق اور وقار کے ساتھ زندگی جینے کا بنیادی حقوق کی حمایت میں اس نے عدالت عظمیٰ کے مختلف فیصلوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ ساتھ ہی انھیں آئین کے بنیادی ڈھانچے کا حصہ بھی بتایا ہے۔

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P)
R.N.I.66796/92, RNP/SHN/61, 2015-17

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکول عملیات 80/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 45/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 60/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 75/-
سورۂ مزمل کی عظمت وافا 45/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادوٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 75/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	رداعتراضات نمبر 60/-	خوفناک واقعات نمبر 70/-	عملیات اکابرین نمبر 60/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4/عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) **HASHMI ROOHANI MARKAZ** کے نام **1000/=** روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- **9358002992**

حسان عثمانی:- **9634011163** ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- **9557554338**

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19.@gmail.com

ماہنامہ طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل فائل 2016

مدیر شیخ حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند
+919358002993



Photex

